بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

اندرین کتاب مستطاب فوائد انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی مرکب
مخزن جواہر معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اکسیر جلد سوم ہر دو حصہ

فہرست حصہ اول جلد سوم ترجمہ قانون شیخ الرئیس

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ طاوی نکات حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا حصہ اولیٰ جلد سیوم

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو ترجمہ قدوۃ ارباب تحقیق و زبدۃ اصحاب تدقیق یکتا از مضمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس اور ستائش خدای یگانہ کے بعد درود نا محدود نبی آخر الانبیا پر اور اونکی آل اطہار ائمہ اخیار پر ہو — اوسکی بعد بیچمدان غلام حسنین کنتوری کہتا ہی کہ تیسیری جلد ہی مجلدات پنجگانہ قانون سے جسکا ترجمہ خاکسار نے بڑی جانکاہی سے کیا ہی امید ہی کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ مین ملحوظ ہین اونکو شروع ترجمہ جلد اول مین بتفصیل لکھہ چکا ہون اب متوکلاً علے اللہ شروع ترجمہ مین کرتا ہون

کتاب سوم مین امراض جزئیہ کا بیان ہی یعنے جو بیماریان کہ انسان کے اعضا مین سے ہر ہر عضو مین پیدا ہوتی ہین سر سے لیکر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہون خواہ باطنی یعنے اندرون بدن واقع ہون اور اس کتاب مین بائیس فن ہین

پہلا فن شامل ہی پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان مین ہی اوسمین ۱۲ فصلین ہین **پہلی فصل** مین منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہی اونکی منفعت کا بیان ہی جالینوس کہتا ہی کہ منفعت سر کی فقط یہی نہین ہی کہ جو ہر دماغ اوسمین رکھا گیا ہی اور نہ فقط یہی منفعت اوسکی ہی کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو مین رکھی جاے اسلیے کہ یہ اعضا اور جن اعضا مین یہ قوتین ہین ایسے حیوانات مین موجود ہین جنکے سر نہین ہی بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہی کہ آنکھہ کی حالت اچھی رہے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھہ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کیواسطے آنکھہ بنائی گئی ہی اونمین تصرف آنکھہ کا بخوبی ہو سکے اور رودہ عمدگی اور حسن حال آنکھہ کا یہ ہی کہ اوسی بلند جگہہ اور اونچا مقام جملہ اعضا بدنی پر رہے اور جملہ جہات اور اطراف جو پیش رو ہین سب مین آنکھہ اپنا کام دے سکے — اسلیے کہ آنکھہ کو اگر ہم قیاس کرین تو اوسکی مثال اعضا بدنی سے ویسی ہی جو تلایہ لشکر کیواسطے

لشکر سے ملتی ہو اور بخوبی معلوم ہے کہ نہایت مفید اور ضروری ہے ہمارا مناسب مقام آنکھ کا پشتہ کیونکہ اسیطرح ضروری ہے کہ بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہان سے ہر طرف
نظر دوڑ سکے۔ پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کے واسطے ہر ایک حیوان مین سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہین ہے بلکہ اوسی حیوان کے واسطے
سر کی خلقت ضروری ہے جسکی آنکھین نرم اور نازک ہون کہ اونکو بہت حفاظت چشم زخم سے بچانیکی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے اونکے واسطے مقرر
کرنا لازم ہے جیسا کہ اکثر حیوانات کیواسطے بجائے سر کے دو زیادتیان فقط پیدا کرکے اونکی دونو آنکھین اونھین زیادتیون مین درست بٹھا دی گئی ہین
تاکہ ہر ایک آنکھ کیواسطے ایک مقام بلند پیدا ہوگیا اور بصر یعنے قوت باصرہ ایسے حیوان کی مشرف جملہ امور زیر نگاہ پر ہوگئی پھر سر کے پیدا کرنیکی ایسے حیوان مین حاجت
باقی نہی تاکہ اس حیوان کی آنکھ کا ڈھیلا سخت پیدا کیا جائے۔ پھر حاجت بطرف خلقت سر کی اونھین حیوانات کیواسطے ہے جنکی آنکھین محتاج پردہ کی ہین
اور وقایہ یعنے آفات سے بچانیکی اونکو زیادہ حاجت ہے اور اسکے بھی محتاج ہین کہ اون حیوانات کی آنکھون میں بہت سے اعصاب پہنچے بغرض چند حرکات مختلفہ
یعنے آنکھونکے ڈھیلے کی اور پلکونکی حرکت کیواسطے آتے ہین اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو جیسی کہ آنکھ ہے نہین تھی خصوصاً کہ وہ عضو یعنے آنکھ
مبداء عصب حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونے کے مقدار اور جثہ مین بھی نہایت چھوٹا ہے پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلاً سر کے وہ اعصاب
آنکھ تک پہونچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مصلحت کا آنکھ کے باب مین کرینگے اوسجگہ بخوبی یہ مصلحت سمجھ مین آجائیگی۔ سر کے اجزاء مغاتی اور جو قریب اجزاء
ذاتی کے ہین وہ یہی ہین (۱) بال (۲) اوسکے بعد جلد یعنے کھال (۳) پھر جھلی (۴) کھوپڑی یعنے استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جسکو
مشیمی کہتے ہین (۷) پھر جوہر دماغ اور بطنہای دماغ اور جو کچھ بھیجے کے اندر ہے (۸) پھر دو لو جھلیاں جو دماغ کے نیچے ہین (۹) پھر شبکہ یعنے
جال کیصورت پر جو ایک جھلی ہے (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہے دماغ کا

فصل دوسری دماغ کی تشریح

انسان کا دماغ منقسم ہے ایک جوہر
حجابی اور ایک جوہر مخی یا دو تیسری قسم اوسکی تجاویف کی ہے جو دماغ مین رحم سے بھرے ہوئے ہین۔ مگر اعصاب جو دماغ مین ہین اونکی صورت
ایسی ہے جیسے شاخین اور فروع کہ اوسی دماغ سے برآمد ہوئے ہین اور پھیل گئے ہین اور پھران ٹکڑونکی یہ کیفیت بھی نہین ہے کہ خاص جوہر دماغ
اجزا ہون۔ کل حجم دماغ کی تنصیف ہوگئی ہے طول کی جانب مین اور یہ تنصیف تمام حجابہای دماغ اور مخ اور بطون مین نافذ ہوگئی ہے یعنے حجاب
اور مخ اور بطون سب کے برابر دو دو حصہ اسی تنصیف کی وجہ سے ہوگئے ہین۔ اسلیے کہ دو ٹکڑے ہونیسے وہی منفعت جو معلوم ہے حاصل ہوگی اگرچہ
ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغ مین اچھی طرح معلوم ہوتا ہے اور حس بصر فقط اسکو دریافت کرتی ہے۔ دماغ کی خلقت
کی کیفیت اولی مین بارد رطب تجویز ہوئی ہے۔ برودت اسواسطے ہے کہ دماغ مین اشتعال اور بھڑک نہ پیدا ہو اون حرکات کے سبب سے
جو دماغ مین حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو استحالات تخیلیہ مین ہوتی ہین اوسکے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ
مین جو حرکت روح کو ہوتی ہے اوسکی حرارت کے سبب حرکات مورث حرارت ہین لہذا برودت جوہر دماغ کی انکا تحمل کرلیتی ہے۔ ایضاً برودت دماغ کی بھی
ایک منفعت ہے کہ جو روح گرم قلب سے دماغ مین آتی ہے بذریعہ اون دو نو رگون کے جو قلب سے دماغ کو چڑھ کر پہونچتی ہین یا اوس روح گرم کی بھی
تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہے اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اوس جوہر دماغی کو یہ روح گرم باعانت حرکات مختلفہ مذکورہ بالا کے
خشک نہ کردے۔ دوسری منفعت اوسکی رطب ہونے کی یہ ہے کہ تشکل کو اچھی طرح قبول کرے۔ جوہر دماغ نرم اور باوسعت پیدا کیا گیا وسعت
اور چکنائی کا فائدہ یہ ہے کہ جو شئی جوہر دماغ سے اوگتی ہے از قسم مٹھے کے وہ ملک یعنے چسپیدہ بالزوجت ہے۔ اور نرم اسواسطے پیدا ہوا بنا بر قول
جالینوس کے تاکہ اوسکا تشکل بسہولت ہو اور تخیلات سے اوسکا استحالہ باسانی ہوا کرے اسلیے کہ لین یعنے نرم عضو استحالات کو بہت آسانی سے قبول
کرتا ہے یہ تو وہی سبب ہے جسکو جالینوس نے تجویز کیا ہے سو اور مین کہتا ہون کہ نرم اسواسطے مخلوق ہوا کہ باوسعت ہوا اور اوس سے جو غذا اعصاب

جمع کرتی ہیں جسطرح اونکا بیان ہم تشریح مین انہین لگینگے آیندہ کرینگے۔ اسی پیچیدگی اور جوڑ کا ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ جسکے رو پیچیدگی رباطات قرار پاتی ہو
وہ رباطات جو حجاب گندہ سے نکلتے ہین جو درزون مین در رستہ اوس تجویف کے جو متصل اوس حجاب کے ہو۔ مقدم دماغ مین منبت اور جا سے روئیدگی اون
دونون زائدون کے ہو جس سے قوت شم کی پیدا ہوتی ہو اور یہ دونون زائدہ نرمی جوہر دماغ سے جدا ہو گئی ہین یعنے ویسی نرمی اونمین نہین ہو اور تھوڑے
قلیل سخت ہو گئی ہین اور بقدر صلابت پٹھہ کے ان دونون زائدون کی سختی نہین پہونچی ہو۔ سارا دماغ دو جھلیون سے منڈھا ہوا ہو ایک تو رقیق
اور ایک پتلی جھلی ہو جو دماغ سے متصل ہو اور دوسری جھلی صفیق ہو یعنے گندہ جو کہ استخوان سے متصل ہو۔ یہ دونون جھلیان اسواسطے مخلوق ہوئی ہین تاکہ
درمیان بھیجے اور ہڈی کے آڑ اور روک ہو جاوے اور جوہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے چھو نجاوے اور اسی ہڈ لیسے جو ہر دماغ کو آفات نہ پہونچے اور یہ مناسب اور اچھا نہ تھا کہ ہڈی
اور دماغ کا اوس وقت منظور تھا جبکہ دماغ کے جوہر مین پیٹرھکی کشش اور دو سائری پیدا ہوتی خواہ بوقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغ کو بعد انقباض اور
سمٹنے کے عارض ہوتا ہو۔ کبھی جوہر دماغ چھڑ کر قحف تک پہونچ جاتا ہو چند حالتون مین جیسے بوقت زیادہ چھینکنے اور چلانے کے پس ایسی ہی منفعت کیواسطے
درمیان دماغ اور قحف کے دو آڑین اور حاجز بنائے گئے اور اون دونون پردون اور حجابون مین نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا اور دو پردے
جھلیونکے اسواسطے بنائے گئے تاکہ جو شئے ہڈی سے بلا واسطہ ملاقی ہو وہی یعنے مغز اور بھیجے سے بلا واسطہ ملاقی نرہے بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف کے پیدا کیے گئے
۔ اور جو جھلی دماغ کے قریب ہو وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی اور قحف کے متصل جو غشا اور جھلی ہو وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر یہ دونون
جھلیان مثل ایک ہی وقایہ اور نگہبان کی ہو گئین۔ یہ جھلی باوجودیکہ دماغ کے بچاؤ کا ذریعہ ہو اسکے علاوہ رباط یعنے ذریعہ بندش بھی اون رگونکے واسطے ہو جو
دماغ مین مخلوق ہوئی ہین سا کن رگین اور جہندہ دونون کیواسطے اور یہی جھلی مثل مشیمہ کے ہو جسطرح مشیمہ اوضاع جنین کی حفاظت کرتا ہو اوسیطرح یہ جھلی انہی
عروق کی حفاظت کرتی ہو یعنے بناوٹ اون رگون کی ایسی ہو کہ اوسکی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوئی ہو اور اسیطرح جیسے جو مقدار اسکی جوہر دماغ کے اندر
داخل ہو گئی ہو اکثر مقامات مین درزہاے دماغ سے اور جو مقدار اسکے بطون دماغ مین در آئی ہو۔ یہ جھلی موخر دماغ تک پہونچکر منقطع ہو کر
تمام ہو جاتی ہو اسلیے کہ پھر اسکو بسبب صلابت اور سختی جوہر کی کسی چیز سے تعلق اور اتصال کی حاجت نہین ہو گندہ جھلی یعنے غشا صفیق نہ دماغ سے ملصق
اور ملی ہوئی ہو اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہہ چسپیدہ ہو ایسی کہ اوسپر درست ہو کر جم گئی ہو بلکہ وہ گندہ جھلی باریک جھلی سے بے لگاؤ ہو مگر ان
دونو جھلیونمین جو رگین نافذ ہوئی ہین یعنے گندہ جھلی سے باریک جھلی تک پہونچی ہین اونمین باہم اتصال ہو اور وہ اتصال قحف تک مستمر ہو
ایسے روابط اور بندش کی چیزین جو غشائیہ ہین اور گندہ جھلی سے آ رہی ہین اور اون روابط کی مضبوطی درزون کے سبب سے ہوتی ہو تاکہ دماغ
پر بوجھہ ان رباطات کا نہ پڑے۔ جدار یعنے دیوار ان رباطات کی نمایان ہوتی ہو اون شئون سے یعنے اون مقامات سے جو شئون کہلاتے ہین
اور جہان پر جاے وصل اور التقا قبائل راس اور مقدم سر کے اجزا کا ہو پس ان مقامات سے یہ جدار نمایان ہو کر ظاہر قحف تک پہونچ جاتی ہو پھر اسی
جگہہ سے اسقدر یہ دیوار پتلی ہو کہ گندہ جھلی جس سے پوشش قحف کی ہو اوسکی بناوٹ ہوتی ہو اور اسی تار و پود کی وجہ سے بخوبی ارتباط
گندہ جھلی کا قحف سے ہو جاتا ہو۔ دماغ کے جہت طول مین تین بطن ہین اگرچہ یہی تینون بطن ہر ایک کے عرض مین دو دو حصے ہو گئے ہین جز مقدم
ان بطون ثلثہ کا دو حصون پر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہو ایک حصہ بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف یسار کے۔ یہی جز مقدم استنشاق پر بھی
معین ہو اور جو فضلہ دماغی ہو اوسے چھینک کے ذریعہ سے دور بھی کر دیتا ہو۔ اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کر دیتا ہو اور افعال
قوت مصورہ باطنی جو قوتی اور اک سے ہو اوسکا بھی معین یہی جز مقدم ہو۔ بطن موخر وہ بھی بڑا ہو اسلیے کہ وہ تجویف عضو بزرگ کو پر کرتا ہو
اور اسلیے کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہو جسکو نخاع کہتے ہین اور اوسی بطن سے تقسیم اکثر مقدار روح محرک کی ہوتی ہو اور اسی بطن موخر

مین افعال قوت دماغیہ کے پیدا ہوتے ہین اگرچہ یہ بطون [illegible] پیچیدہ بطن مقدم [illegible] ایک بطن مقدم مین دونون حصے جو ہین
ہر ایک حصہ [illegible] اور تنگ بطن [illegible] اسکی [illegible] آئی ہے اور انکا لفف
اسکا [illegible] ہوگیا ہے - بطن اوسط دماغ کا [illegible] بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل
[illegible] درمیان البطن مقدم اور بطن موخر کے [illegible] گئی ہے - اور یہی بطن اوسط عظیم اور [illegible] اس غرض سے بنایا گیا کہ ایک بڑی چیز سے
دوسری [illegible] پہونچاتا ہے - اور اسی بطن اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہے اور اسی بطن سے [illegible] اشباح اور
صورتین [illegible] حافظہ کے [illegible] ہوتی ہین - بطن اوسط کا مبدا اور محل آغاز کی [illegible] ہوتی ہے جیسے [illegible]
گول [illegible] اسکا نام بھی [illegible] رکھا گیا ہے - اس [illegible] کی شکل گول ہونیکا سبب یہ ہے تاکہ [illegible] ہونے کی منفعت
زیادہ [illegible] آفات [illegible] پڑتا ہے اسکی سرشت
بھی اس شکل [illegible] اچھی طرح [illegible] ایسا ہو کہ بطن موخر دماغ سے
[illegible] بطن اوسط کی [illegible] حالانکہ [illegible] ایک بطن ہے جسکو
ہم نے بطن اوسط بیان کیا ہے - اور چونکہ یہ بطن بطور ایسے منفذ کے ہے کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہے اوسے یاد رکھنے تک پہونچا دیتا ہے
لہذا نہایت اچھا مقام تخییل اور تفکر کا بھی یہی ہے چنانچہ کلیات مین اسکو بخوبی معلوم کر چکے ہین - اس غرض یہ کہ یہ بطون مقامات اون قوی
کے ہین جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہین جسطرح سے استدلال کیا جاتا ہے - ایک تو یہ طریقہ ہے کہ جو آفت کسی بطن مین پہونچتی ہے اوسکی وجہ
سے وہی فعل باطل خواہ ماؤف ہوتا ہے جو فعل اوسی قوت سے صادر ہوتا ہے جسکا یہ بطن موضع اور محل قرار دیا گیا ہے - باریک جھلی کا بعض حصہ
بطون دماغ کے اندر جا کر اوس فرجہ اور شگاف تک پہونچ جاتا ہے جو طاق کے نزدیک ہے اور اوس سے جدا اور علاوہ مقامات مین اسکی صلابت
اور سختی جو ہے وہ اسلئے تغشیہ اور ڈھانپنے حجاب کے کافی ہے - جو تزائد یعنے زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر اسمین ہے یا جو افزونی دماغکے
بڑھنے سے پیدا ہوئی اوسکی وجہ یہی ہے تاکہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغ مین اوسی طرح ہو جسطرح کہ بطون دماغ مین نفوذ ہے اسلیے کہ ہر وقت
بطون دماغ متسع اور پھیلے ہوے نہین ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی مین کمی نہین ہوتی ہے کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور زیادہ وسعت
بطون سے ہو - اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روح کا پورا اور تمام کمال استحالہ اوس مزاج سے جو قلب کی موجودگی مین ہوتا ہے بطرف اوس مزاج کے جو دماغ
مین پہونچکر ہو جانا چاہیے اوسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ روح دماغ مین پہونچے اور یہان آکر اوس روح کا طبخ جید ہو اور اس پختگی کا آغاز اوسیوقت
شروع ہوتا ہے جب یہ روح دماغ مین پہونچے اور اول رسائی اسکی بطن اول دماغ مین ہوتی ہے تاکہ اوسکو طبخ ہو بعد ازان بطن اوسط مین
یہ روح نافذ ہوتی ہے یہان پہونچکر اسکا طبخ اور زیادہ ہوتا ہے اور جو مزاج مناسب دماغکے ہے اسی بطن کے طبخ سے اوسکا فیضان روح پر شروع
ہوتا ہے پھر پورا طبخ اسکا بطن موخر مین جا کر تمام ہوتا ہے طبخ کامل ہر ایک شئ کا تو اوسیوقت ہوتا ہے جبکہ شئ مطبوخ مین اجزا طابخ کے داخل اور
مختلط ہو جائین جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ جگر مین پہونچکر غذا کا طبخ جید ہوتا ہے چنانچہ آئندہ بحث مین بمقام جگر ہم اسکو بیان کرینگے -
لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزاء غذا کو بلع اور جذب کر لینا زیادہ ہے بہ نسبت موخر دماغ کے اسلیے کہ نسبت ہضم اور ابتلاع کی طرف دوسرے ہضم اور ابتلاع
کے مثل نسبت عضو کے طرف عضو کے بالتقریب ہے مراد یہ ہے کہ جسقدر کوئی عضو بڑا ہے اوسکا ہضم اور بلع واسطے غذا کے زیادہ ہے بہ نسبت چھوٹے عضو
کے سبب کہ اوسکی وجہ سے بطن موخر کا بلع اور ہضم چھوٹا ہوتا ہے بہ نسبت بطن مقدم کے وہ اوسمین موجود ہے - بطن اوسط اور بطن موخر مین اور پیچھے

ان دونونکی ایک جگہ ایسی ہے جو محل توزیع اور تقسیم ان دونون رگونکی ہے جو بڑی بڑی ہین اور دماغ تک صعود کر رہی ہین اور جنکا ذکر ہم آیندہ کرینگے اور انکا صعود اونکے دونون شعبون تک ہے جنسے شبکہ کی بناوٹ ہوتی ہے دماغ کے نیچے اور ان شعبون نے اعتماد کیا ہے ایک ایسے جرم پر جو کہ انقسام نکو دو سکے ہے کہ ان دونون شعبون کی درمیانی جگہ کو وہی جرم غددی بھر دیتی ہے اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونون کے واسطے ہوتی ہے جیسا حال تمام متوزعات تقسیم کا ہے یعنے اون تقسیم یافتہ چیزونکا ہے جو انقسام رگون کے ہین اسلیے کہ خلا کی شان سے یہ ہے کہ جو خلا درمیان انھین مقامات متوزعہ کے ہوتی ہے وہ لحم غددی سے بھر جاے اور یہ اجزا غددی اوسی شکل سے متشکل ہوتے ہین جس شکل سے وہ شعبہ واقع ہوئے ہین اور انکی ہیئت وہی ہوتی ہے جو توزیع اور تقسیم مذکورہ کی ہیئت ہے پس جسطرح کہ یہ شعبہ خواہ توزیع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہو کر آخر مین جاکر وسیع ہوجاتے ہین اور درود وسعت اسقدر بڑھ جاتی ہے جسکے سبب انبساط اور پھیلاو مقتضی ہے اسیطرح یہ اجزا غددی بھی اسی شکل صنوبری پیدا ہوتے ہین باریک سرا انکا متصل ہے مقام توزیع سے جو محل نسج اور بافت کا ہے فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت کے ہو کر بیان تک بڑھ جاتے ہین کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہونچ جاتی اور اوسی تمامی جگہ پر پہونچکر محل نسج اور بناوٹ شبکہ کا ہوتا ہے پھر اوسی جگہ اوسکا استقرار اور ٹھراو ہوجاتا ہے ــ جو مقدار اجزا سے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہے عام حصہ اوسکا اور وہ اجزا جو اوپر کی طرف ہین وہ بھی متشکل ہین یعنے کیڑونکی ایسی شکل ہے کہ جیسے کیڑ لپٹا ہوا اور یہ کیڑے طول مین اسی بطن اوسط کے رکھے ہوے ہین اور بعض اجزا بعض سے بندھے ہوے ہین اور یہ شکل اسواسطے بنائی گئی ہے تا کہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاو اور تناو سمٹنے اور پھیلنے مین مثل کیڑون کے ہو ــ باطن اور جانب اندرونی اس بطن کی اوس جھلی سے منڈھی ہوئی ہے جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہے ــ اور یہی مقام مرکب ہے دو زائدتین سے اجزا دماغی سے کہ دونون مستدیر ہین احاطہ طولانی مین جسطرح دونون رانین طول اور استدارت مین مخلوق ہوئی ہین اور جدھر دونون زائدتین مین تماس ہوا ہے اوسیطرف قریب قریب ہو گئی ہین اور جدھر انفراج اور کشادگی انکی بڑھی ہے اودھر آپسمین ان دونونکی دوری ہو گئی ہے یہ ترکیب دونون زائدتین کی جیدر باطات سے ہوئی ہے جنکو وترات کہتے ہین تا کہ یہ ترکیب اون زائدتان سے زائل ہو اور ان وترات کی بندش کی وجہ سے وہ اجزا جو کیڑون کی شکل پر ہین جسوقت اونمین تمدد اور کھچاو پیدا ہو اور عرض اونکا تنگ ہوجاے زائدتین مین زیادہ تنگی پیدا کرین تا انکی وہ دونون ملتحم ہوجاوین پس مجری درمیانی ان دونونکا بند ہو جاے اور جسوقت ان کیڑونمین تقلص پیدا ہو اور اینٹھہ کر چھوٹے ہوجاوین اور عرض انکا بڑھجاے اور افتراق اور جدائی کی وجہ سے دونون مین دوری پیدا ہو اوسوقت مجری کھلجاے ــ جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے متصل ہے وہ باریک اور مائل بہ تحدیب زیادہ ہے کہ موخر دماغ مین پوری پوری درست ہو کر سما جاتی ہے جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شے کسی سوراخ مین در آتی ہے اور مقدم اس بطن کا زیادہ تر وسیع ہے موخر سے اوسکے بنا بر اور حیثیت کے جسکا دماغ احتمال کر سکتا ہے دونون زائدتان مذکورہ کا نام کنتیستین رکھا گیا ہے اور ان دونون مین باہم کچھ تزائد اور زیادتی نہین ہے بلکہ یہ دونون مساوی ہین تا کہ انکا بند ہونا اور چسپیدہ ہونا بست درستی کے ساتھہ ہو اور تا کہ قبول کرلینا تحریک کا ان دونونکو کسی سبب محرک سے ایسا یکسان ہو جیسے ایک ہی چیز مین حرکت واحدہ پیدا ہوئی ہے ــ فضول دماغی کے عبور کرنیکے واسطے دو مجرے اور راہین مخلوق ہوئی ہین ــ ایک مجری تو بطن مقدم مین نزدیک اوس حد مشترک کے ہین جو درمیان بطن مقدم اور بطن اوسط کے ہے اور دوسرا مجری بطن اوسط مین ہے اور بطن موخر کیواسطے کوئی مجری جداگانہ اسواسطے نہین ہے کہ وہ کنارہ پر واقع ہے اور چھوٹا بھی ہے اور سوراخ کا تحمل بھی نہین کر سکتا ہے اور اوسکے لیے مع بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہے جو دونونمین مشترک ہے اور خصوصا وہ مجری انحج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اوسی ہے لیبیر بعض فعل

نخاع کی جدا ہو جاتی ہیں اور اسی مجرے سے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہیں یہ دونوں مجرے جب قریب دونوں بطنوں سے نکلتی ہیں اور دماغ میں نفوذ کرتے ہیں
مائل ہوتے ہیں بطرف التقا اور ملجانے کے قریب ایک ہی منفذ ہے جو عمیق اور گہرا ہے مبدا اوس منفذ کا حجاب رقیق ہے اور آخر یعنی تمامی اوسکی وہی نیچے کا اوسکا ہی
نزد ایک حجاب سخت کے اور وہ جز آخری تنگ ہے اسلیئے ہو کہ وہ جز مثل لوٹنی کے ہی جو کشادہ جگہہ سے تدریجاً کسی محل تنگ تک شروع ہو کر پہونچتا ہی اور اسی جہت سے
نام بھی اوسکا قمع یعنی لوٹنی رکھا گیا ہی مستنفع بھی اوسے کہتے ہیں اسلیئے کہ وہ آلہ پاک کرنے فضول کا ہی سبب یہ لوٹنی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہی اور جگہہ
ایک ایسے مجرے سے ملاقی ہوتی ہی جیسے تختی ہو کہ وہ دونوں طرف سے بھری ہوئی ہی اور یہ دونوں طرف جو مقابل ہیں ایک تو اوسکی طرف ہی اور دوسری
نیچے کی طرف اور یہ تختی درمیان سخت جھلی اور مجرے حنک کے ہی پھر اوسی جگہہ منافذ اور سوراخ پائے جاتے ہیں جو نرم ہڈی مصفاۃ میں حنک کے اوپر
واقع ہیں **فصل تیسری بیان عام امراض کا** اور اون اسباب کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہیں ۔ واجب ہی جاننا اس
بات کا کہ جو امراض سر کے شمار کیئے گئے ہیں وہ سب امراض سر کو عارض ہوتے ہیں ۔ مگر ہماری غرض اس مقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہی کہ اوس سے دماغ مراد لیں
اور حجاب دماغ کا ارادہ کریں اور اس مقام پر ہم بالوں کے امراض سے تعرض نکرینگے ۔ اب ہم کہتے ہیں کہ دماغ کو جملہ انواع سوء مزاج کے عارض ہوتے ہیں
اور آٹھوں اقسام کے سوء مزاج دماغ میں پیدا ہوتے ہیں مفرد اور مرکب با مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اوس مادہ میں قوام بھی ہو
اور اکثر امراض رطوبت دماغ میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں اسلیئے کہ ہر ایک دماغ کی اصلی خلقت میں رطوبت ضرور ہوتی ہی اور وہ رطوبت محتاج اسکی ہی کہ یا تو
رحم ہی میں جب تک جنین ہی مٹجائے خواہ اوس زمانہ کے بعد تک بھی باقی رہے اور اگر کچھ رطوبت باقی رہے بڑی دشواری اور مصیبت آفت کا سامنا ہوگا
ہر ایک قسم کا سوء مزاج یا تو جرم دماغ میں عارض ہوتا ہی یا رگوں میں دماغ کے خواہ حجابہائے دماغی میں پیدا ہوتا ہی ۔ امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض
ہوتے ہیں یا تو مقدار میں مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جائے خواہ شکل میں کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغ کی مجرائے طبعی سے بدل جائے اور اس
تبدل کی وجہ سے افعال دماغی میں آفت پہونچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائیں ۔ اور یہ سدہ جنین سے انسداد مجاری
وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہی یا تو بطن مقدم میں پڑتا ہی یا بطن موخر میں یا اینکہ دونوں بطنوں میں اور بہر حال کبھی ناقص ہوتا ہی اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہی
یا اوردہ اور شرائین میں پڑتا ہی خواہ مقام روئیدگی اعصاب میں سدہ پڑتا ہی ۔ یا مرض ترکیب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ جو بساطات اور بندش
کی چیزیں حجابہائے دماغ کی ہیں وہ اوتر جاتی ہیں یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزاء دماغ میں پڑتی ہیں اوسوقت امراض اتصال دماغ میں بسبب انحلال
فرد کے نفس دماغ میں پیدا ہوتے ہیں خواہ شرائین اور اوردہ اور حجابہائے دماغ اور قحف میں انحلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہیں
اورام کے اقسام بھی دماغ میں عارض ہوتے ہیں اسطرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہی اور کبھی باریک جھلی یا گندہ جھلی میں ورم آجاتا ہی
خواہ شبکہ اور بیرونی جھلی میں ورم پیدا ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ باردہ سے ہوتا ہی ۔ جو مادۂ باردہ متعفن ہو جائے اوسکو
اورام حارہ سے لاحق کرنا چاہیئے یعنے اوسکا فعل ورم حار پیدا کرینگا ہی ۔ اور جو مادۂ باردہ کہ ساکن ہی اور حرکت عفونت اوسمیں نہیں ہی اوسکا
فعل ایسے اورام کے پیدا کرینگا ہی جنکو اورام باردہ کہنا سزاوار ہی ۔ امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہیں اور مشترک بھی ہوتے ہیں بسبب مشارکت اور
اعضا کے ۔ اکثر دشواری اور صعوبت امراض مشارکت میں ایسی بڑھ جاتی ہی کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہیں
مثلاً اکثر امراض خوانیق اور ذات الجنب مواد مہلکہ بطرف دماغ کے دفع کر دیتے ہیں اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ اوسکے
کسی عضو مشارک دماغ میں ایکطرح کی ایذا ہوتی ہی **فصل چوتھی بیان اون دلائل کا جنکے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ**
کی درست ہوتی ہی ہم کہتے ہیں کہ مبادی کلام اور احکام کلیہ اون سے معرفت احوال دماغ کی طرف ہو سکے یہ افعال حس ظاہری کی بھی ہی اور انفعال

سیاسیہ یعنی حس باطنی سے مثلاً فکر اور تذکر اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہین اور افعال حرکت سے یعنی جو افعال قوت محرکہ کے ہین کہ بواسطہ عضل کے
تحریک پیدا کرتی ہی اونسے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہی (۲) جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہین اونکے قوام اور رنگ اور مزہ سے مثلاً تیزی اور شوری
اور تلخی اور پھیکاپن سے خواہ اون فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے خواہ اونکے احتباس یعنی بند ہو جانے اور رک جانے سے یا لااصلاً ہی یا تنقل
موافقت ہوا اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالفت سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہوا سے اور غیر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغکو ان سب طرح سے بھی
شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۳) سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اسکی خوب صورت سے جو باب استخوان مین بیان ہوئی ہی خواہ اوسکی بد
صورتی سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی (۴) سر کی گرانی اور سبکی سے بھی (۵) لمس سے (۶) سر کے رنگ سے اور سر کی رگون کے رنگ سے
(۷) قروح اور اورام جو سر کی جلد مین عارض ہوتے ہین (۸) آنکھونکی رنگت سے اور آنکھونکی رگون سے اور آنکھونکی سلامت حال اور مرض اور آنکھون کے
لمس سے احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۹) خواب اور بیداری سے (۱۰) بالون کے حال سے مقدار مین یعنی کمی خواہ کثرت مقدار خواہ موٹا ہونا اور
باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالونکی مثلاً گھونگھر والے ہونا خواہ سیدھے سپاٹ ہونا اور رنگ سے بالون کے مثلاً سیاہ ہونا خواہ میگون یا سرخ ہونا
خواہ جلدی سپید ہو جانا یا دیر مین سپیدی آنی بالونمین خواہ حالت صحت پر بالونکا پایدار رہنا خواہ حالت صحت سے اونکا جدا ہو جانا مثلاً چھٹ جانا خواہ
پریشان ہو جانا یعنی ہروقت پھولا رہنا خواہ بالونکا اکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالون سے متعلق ہین ان سب سے بھی شناخت
احوال دماغکی ہوتی ہی (۱۱) رقبہ اور گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن کا خواہ اورام کا
اوسمین زیادہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا کم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۱۲) اسیطرح لہات یعنی کاگ اور
کوزتین یعنی کانونکی لوتین اور اونسے بھی احوال دماغکی شناخت ہوتی ہی (۱۳) اسیطرح حال سے قوی اور افعال اعضاے عصبانیہ جو مشارک دماغ ہین
جیسے معدہ اور فم معدہ اور مثانہ سے بھی شناخت احوال دماغکی ہوتی ہی اعضاے مشارکہ سے استدلال دو طرح سے کیا جاتا ہی ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغکے
حال سے جو کچھ دماغ کو عارض ہوتا ہی اوسپر استدلال کیا جاے دوسرے اوسکے حال سے جسکی مشارکت سے دماغ کو الم اور ایذا پہونچی ہی اوسکو دیکھتے ہین
کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اوسکو ہی اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہی -- یہ جسقدر طریقے استدلال کے بیان ہوے کبھی انکے ذریعہ سے کیفیت
موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہین اور کبھی آئندہ جو امور اور حالات واقع ہونے والے ہین اونپر استدلال کیا جاتا ہی - مثلاً مریض کا زمانہ
دراز تک محزون اور غمناک رہنا مالیخولیا کے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہی یا قطرب پر جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہی - یا بیجا غصہ جو کسی شخص
کی عادت کے مناسب نہو صرع پر خواہ مالیخولیاے حاریہ یا مانیا پر دلیل ہوتا ہی - یا بیجا ہنسی اور بے سبب عروض حمق یا رعونت یا خمود پر دلیل ہوتی ہی

فصل پانچوین بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا احوال دماغی پر تفصیل ان طریقون کی جنکا شمار اوپر ہوا ہی

ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہونچ جاے **استدلال کلی افعال دماغی سے** جو استدلال از قسم افعال کے مذکور ہوا
پس افعال دماغی اگر صحیح ہون سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہونگے اور اگر افعال دماغ ماؤف ہون آفت پر دماغ کی دلیل ہونگے
افعال کی آفات تین قسم کی ہین جیسے ہمنے بیان کیا ہی ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان - بیان عام افعال کے استدلال
سے یہ ہی کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونون بسبب برودت کے ہوتے ہین اور روح دماغی مین جب خلط بسبب رطوبت کے آجاے خواہ
سدہ منافذ روح مین پڑ جاے اوسوقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہی - حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہین ہوتا ہی ہان اسقدر اگر
حرارت بڑھ جاے کہ سقوط قوت ہو جاے اوسکا تو حساب ہی نہین ہی - تشویش افعال دماغی مین خواہ اور کوئی فتور جو مناسب حرکت کے ہی

کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہی اور کبھی خشکی اور یبوست سے

فصل چھٹی استدلال بذریعہ افعال نفسانی

افعال جس ظاہری ہون خواہ باطنی اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہ بھی از قسم افعال سیاسیہ کے ہین ان افعال مین آفت پہونچی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہی بطلان اور ضعف اور تشویش سے انھین صورتون سے ہوتا ہی۔ مثال اسکی حواس مین ہم بصارت سے شروع کرتے ہین۔ بصر مین آفت کبھی اسطرح پہونچتی ہی کہ بصارت باطل ہو جاتی ہی اور یا اسطرح پر کہ بصارت مین ضعف آجاتا ہی یا اسکے فعل باصرہ مین تشویش پیدا ہوتی ہی اور مجرائے طبعی سے اوسکو تغیر ہو جاتا ہی مثلاً جو شی خارج مین نہین موجود ہی اوسکو تخیل کرتی ہی خیالات اور پتنگے خواہ گھنگے اوڑتے ہوے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نا بود چیزین دکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کی اگرچہ اشکال آنکھون مین انکا مانند نہو ضرور آفت دماغی پر دلیل ہونگے۔ کبھی خیالات اپنے الوان سے بھی دلیل ہوتے ہین۔ کسی معترض کو اس مقام پر زیبا ہی اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سپید بلغم کی زیادتی پر دماغ مین کیونکر دلیل ہو سکتا ہی اسلیے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر مین داخل ہی اور تمنے تشویش کی پیدائش حرارت سے قرار دی ہی۔ ہم اس اعتراض کے جواب مین یہ کہینگے کہ یہ علامت یعنے تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہی واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہی نہ مزاج عارضی کے جو قوت باصرہ مجیہ کی حرارت غریزیہ پر غالب ہو کر سوائے مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراد یہ ہی کہ مزاج مرضی مین تشویش کا برودت سے پیدا ہونا اسکو ہمنے منع نہین کیا ہی۔ قوت سامعہ مین آفت پہونچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اسوجہ سے کیا جاتا ہی کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ جہر یعنے بلند آواز کے سوا نہ سن سکے۔ خواہ تشویش اسطرح کی پیدا ہو کہ جس آواز کا وجود نہین ہی خود بخود سنائی پڑے جیسے کان گونجتا ہی از ین قبیل ہی کہ پانی کے گرنے کیسی آواز کان مین آتی ہے خواہ گھر کے ٹھوکنے کا تڑاقا خواہ ڈھول خواہ درختون کے پتون کی کھڑ کھڑاہٹ یا خفیف سی آواز ہوا ان وغیرہ کی ان سب باتون سے استدلال کیا جاتا ہی ایک یبوست مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ مین عارض ہو یا ریاح اور ابخرہ پر استدلال کیا جاتا ہی جو وسط دماغ مین محتبس ہون خواہ اوسکی طرف صعود کر رہے ہون خواہ اور باتین جو لیسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہین۔ یا یہ کہ بالکل قوت سماعت باطل ہو جاوے۔ ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہی۔ اور جس شخص کو بروقت سننے آواز قریب کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دور کی آواز سن رہا ہی یہ نقصان بسبب رطوبت دماغ کے ہوتا ہی۔ قوت شامہ مین خلل تین طرح سے ہوتا ہی یا تو بالکل یہ قوت معدوم ہو جاتی ہو یا ضعیف ہو جائے یا سونگھنے مین تشویش واقع ہو اسطرح پر کہ جن چیزون کا وجود خارج مین نہین ہی بدبو ہون یا بدبو خوشبو ہون اور نلی ہوا آپ ہی آپ ناک مین پہونچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ ایک خلط مقدم دماغ مین محتبس ہو رہی ہی اور اسی کا یہ فعل ہی کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو خود بخود دماغ مین آیا کرتی ہی مگر یہ استدلال بشرط باین شرط ہی کہ ناک مین خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہو۔ ذائقہ کا خلل اور بطلان لامسہ کا یہ مدلول بھی مثل خلل شامہ کے اسباب مین ہوتے ہین مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجرائے طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کوئی فساد خاص ان دونو کے آلات قریبہ مین پڑ گیا ہی اور کمتر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ان دونون کے فساد مین شرکت دماغ کی بھی ہی خصوصاً وہ خلل قوت لامسہ کا جو تمام بدن مین عام ہو مثلاً تمام بدن مین خدر کا پیدا ہونا اور سن ہو جانا۔ کبھی یہ حواس مذکورۂ بالا ایک خاص قسم کی قوت و ضعف مین مشترک ہو جاتے ہین اور یہ شرکت ایک حالت خاص پر دلالت کرتی ہی جو دماغ مین ہمیشہ رہتی ہی اور یہ کدورت اور صفائی سے تمثیل دی جا سکتی ہی اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ ہر ایک ضعف نفس کدورت نہین ہی اسلیے کہ کمی نور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہی مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہی اور چھوٹی چیزین اسی قسم کی یعنے کم روشن چیزین انکو نزدیک سے دیکھ لیتا ہی پھر جب یہی چیزین بعید ہو جاوین خواہ اونکی چمک اور روشنی بڑھ جاوے اونکے دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہی بس اب یہ قوت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی مدلول ہی

ہوتی ہیں اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہے۔ لیکن کدورت ہمیشہ دلالت کرتی ہے ایک مادہ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہے یبوست پر
یعنی کدورت مذکورہ بالا کبھی مستحکم ہو کر اس سے مرض سدر پیدا ہو جاتا ہے جو دلالت کرتا ہے ایک مادہ بخاری پر جو گرما ہو دماغ اور شبکہ میں موجود ہے
ان جملہ اقسام آفات سے استدلال پر حکم کرنا بھی اسطرح پر ہے جو امراض مذکورہ بالا میں از قسم تشویش ہے وہ تو اکثر تابع مزاج حار یابس کے ہوتا ہے
اور جو چیز از قسم نقصان اور ضعف ہے وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہے ہاں اگر ان میں ضعف یا نقصان کے ہمراہ لشدت ظہور فساد یا سکوت قوت کا ہو
اوسوقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہوگا لیکن چونکہ حرارت قوائے طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہے بہ نسبت برودت کے پس جب تک زیادہ مضرت اور
ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہوا اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہو قوائے طبعی میں نقصان کی صورت نہ ہوگی اسیواسطے
وقت میں مناسب نہیں ہے کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جاوے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر فساد مزاج کیواسطے اوپر مذکور ہو چکے ہیں جن سے مزاج حار
اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہے اوسکا بھی لحاظ کریں کبھی ابطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہے اگر یہ ابطلان کسی سبب باغی کی وجہ سے نہو
اور آفات آلات جن سے فساد اور انقطاع او سدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے انکی وجہ سے یہ ابطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے آلات اپنی صلاحیت سے
زائل ہو جاتے ہیں اون آفات کے سبب سے یہ ابطلان نہ عارض ہوا ہو یہ ابطلان کسی عضو حساس میں خاصکر موجود نہوئے کہ اوسوقت بھی تاکد اسباب
نقصان پر دلیل ہوگا بعض اعضاے حاسہ ایسے ہیں کہ جنکو دماغ زیادہ قریب ہے ایسے عضو کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ انکی آفت دماغ سے شرکت نہ رکھتی ہو جیسے
شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونوں عضو کے بدون تنقیہ اور تعدیل مزاج دماغ نہیں زائل ہوتے۔ اور اسی سبب سے یہ بات ہے کہ سائر حواس پنجگانہ
جسوقت تک محسوسات سے ایذا پاتے ہوں دلیل اسی بات کی ہوتی ہے کہ انھیں حواس میں فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اسقدر پہونچی ہے کہ جو منجر بہ
سقوط قوت نہیں ہوئی۔ اور فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونوں اکثر اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی میں پیدا ہوا ہے اور افعال
سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق ہیں اونسے استدلال امراض دماغ کا اسطرح پر ہوتا ہے کہ وہم قوی اور حدس قوی تمام جوہر دماغ کی قوت مزاج پر
دلالت کرتے ہیں اور ضعف وہم اور حدس اس بات پر دلیل ہوتے ہیں کہ دماغ میں کسی قسم کی آفت ہے جسکے مقام خاص کا علم موقوف اس بات پر ہے
کہ اور افعال دماغ کا بھی اختلال ظاہر ہو جاوے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہوسکے جملہ اون افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور اونکی
آفتیں ہیں ایسے ہی اگر قوی ہو تا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر یقینی ہوتا ہے اور یہ قوت اوسیوقت قوی ہوتی ہے جب انسان بخوبی یاد رکھنے اور
صور محسوسات کے قادر ہو مثلاً اشکال اور صورتیں اور نقوش اور خلقت اور مزاقات اور آوازیں اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر رہو اسلیے کہ
بعض آدمی اس قوت میں ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہیں یا اینکہ کوئی فاضل مہندس کسی شکل مخطوط میں نظر واحد کرتا ہے اسی نظر واحد سے
اوسکے نفس میں صورت اوس شکل کی اور حروف اوسکے سب مرتسم ہو جاتے ہیں اور اسے ایکی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسئلہ سے اوس شکل کو تعلق ہے
ابتدا سے انتہا تک سب پر حکم کر دیتا ہے کچھ اوسکو حاجت دوبارہ نظر کرنے کی نہیں ہوتی۔ یہی حال ایک گروہ کا طرف نغمات موسیقی اور یہی حال ایک گروہ کا
طرف امور مزاقیہ کے ہے اور سوائے اسکے اور بھی چیزیں ہیں اور اسی قوت سے نبض کو تعلق ہے اسلیے کہ نبض شناخت اپنی جودت میں خیال قوی کی محتاج ہے جو نفس میں
بذریعہ ملموسات کے مرتسم ہوتا ہے۔ یہی قوت ایسی ہے جسمیں کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر ابطلان فعل کی عارض ہوا اوسوقت یہ کیفیت جاتی رہیگی
کہ صورت خیال محسوس اوس نسبت پر بعد زوال ہونیکے باقی نہیں رہتی ہے جو درمیان حاس اور محسوس کے اوس زمانے تک ہوتی ہے جب تک
وہ حس کر سکے یا اینکہ ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجرائے طبعی سے ہٹا دے باین طور کہ غیر موجودہ اشیا کا تخیل کرے یہ بات یعنی قوت خیال کا ضعف
اور تغیر اور ابطلان فعل اکثر امتلاء او افراط برودت وہیں مقدم دماغ پر دلالت کریگا یا رطوبت مقدم دماغ پر دلالت کریگا

-برودت سبب ذاتی ان آفات کا ہے اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہے - اسلیے کہ یہ دونون مقدم کی جلا کرتی ہین
- تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہے بنابراسی طریقہ کے جو قواے حاسہ ظاہر کے بیان مین لکھا گیا ہے
کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اسقدر عارض ہوتا ہے کہ شناخت حسن وقبیح کی پوری نہین ہوتی ہے اور کلام کرنا اور نکالنا آدمیون سے تھیم ہوتا ہے اور جو
اس وصف سے کے بہر ایسے عقلا ایک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہین کہ جنکا وجود نہین ہے جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہین ایسی آوازنکو
جو نا موجود ڈھول بجانے والی آتی ہون - یا اور چیزین چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہے کہ اسے اسی طرحکا فساد دماغی عارض
ہوا تھا - از انجملہ فساد قوت فکریہ تخیل کا ہے یا تو ابطال تک پہونچا ہے اور اوسکو زوال عقل کہتے ہین اور یا ضعف ان دونو قوتونکا ہے اسکو حمق کہتے ہین
سبب ان دونو مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے یا وسط دماغ کی برودت سے ہوتا ہے یا اینکہ یبوست یا رطوبت اس بطن مین عارض ہے اس سے
ہوتا ہے اور یہ حکم اکثریہ بنا بر قول بعض اطبا کہا گیا ہے - یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ مین یہان تک پیدا ہوتی ہے کہ غیر موجود اشیا مین فکر کیا کرتا ہے
اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہے اسکو اختلاط عقل کہتے ہین - یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہے یا مادہ صفراوی حار یا جز پر
اور یہی جنون سببی ہے اسمین اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہے یا مادہ سوداوی پر دلالت کرتا ہے اسکا نام مالیخولیا ہے - اسمین اختلاط
عقل بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ سبب اخلاق رزیلہ اگر مائل بجنون ہون زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہونگے اور اگر مائل
بحرارت غضب ہون حرارت مادہ پر دلالت کرینگے مطابق اون فرقونکے جنکو ہم آیندہ بیان کرینگے - اکثر یہ مرض بشرکت کسی اور عضو کے
پیدا ہوتا ہے اور اس شرکت کی شناخت مین وہ دلائل جزئیہ بکار آمد ہوتے ہین جنکو ہم آیندہ لکھینگے خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت انکار مین حرکات
سخت بکثرت واقع ہون اور تشویشین بھی زائد پڑنے لگین اور طرح طرحکے انکار نئے نئے قسم کے ہوا کرین اوسوقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیے
کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ تشویش فکر امراض باردہ مین ہوتی ہے جسوقت یہ امراض باردہ حرارت سے خالی ہون جیسے اختلاط ذہن ...
مین ہوتا ہے - از انجملہ وہ آفت ہے جو قوت ذکر مین پڑتی ہے اسطرح یا تو حافظ مین ضعف ہو جاے یا بالکل باطل ہو جاے چنانچہ جالینوس نے حکایت
کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ مین پیدا ہوئی تھی جسکا عروض اون لوگونمین اس سبب سے تھا کہ بہت سے مردے سڑ رہے ہے ایک شدت خون
اور لڑائی کے بعد پڑے رہگئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہونچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا مین یہ واقعات پیش آئے کہ اونکو ایسا مرض
نسیان عارض ہوا کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے - اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر مین عارض ہوتا ہے بسبب ایسے فساد کے
عارض ہوتا ہے کہ موخر دماغ مین برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہو - یا ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پر ایسے آدمی کو یہ بات
واقع ہوتی ہے کہ یاد کرتا ہے اوس چیز کو جسکا ذکر پہلے کچھ نہوا اور پہلے سے وہ چیز معہود اور معین نہ ہوئی ہو یہ تشویش مزاج حار مادی یا ساذج پر
دلالت کرتی ہے اور مادہ یابسہ لائق ہے کہ یہ تشویش پیدا کرے - یہ سب خرابیان قوت ذکر مین رہتی ہین جب تک اس مزاج نامناسب
مین افراط اسقدر نہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہو جاوے - اب ہم اجمالا بیان کرتے ہین کہ بطلان افعال حواس مذکورۃ بالا کا بیشتر بسبب
غلبہ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہے پس یہ ابتدا اور غلبہ رفتہ رفتہ چند دنون مین پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس بطلان کو یبوست بسرعت پیدا کرتی ہے
یا تحلیل لطیف دماغ پر غلبہ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہے - اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اسکا باعث ہوتی ہے اور کبھی غلبہ یبوست سے
یہ بطلان پیدا ہوتا ہے - یہی حال ضعف افعال حواس کا ہے جو بطلان کا مذکور ہوا ہے - سواے غلبہ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف
افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہوتا ہے یا مزاج صفراوی یا سوداوی کی جہت سے یا حرارت ... کے سبب سے ہوتا ہے

ہو اسباب خیالیہ کے ذریعے سے بھی استدلال کرنا مناسب ہے کہ اس مقام پر بڑھا دیا جاوے اسلیے کہ بکثرت زرد چیزین دیکھنا یا گرم چیزین دیکھنا خواب مین دیکھنا
غلبہ صفرا پر دلالت کرتا ہے اور اسی طرح بکثرت اون چیزون کا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہون کہ ہم اونکے جدا جدا شمار کرنے کے محتاج
نہین ہین۔ خواب ہائے پریشان و مشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہین اسی طرح اون خوابون کا جنکے دیکھنے سے آدمی ڈرے۔ جو خواب بعد بیداری کے
یاد نہین رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہین۔ **فصل ساتوین بیان استدلال احوال حرکت سے** اور جو چیزین
مشابہ حرکت کے ہین مثل خواب اور بیداری کے **افعال حرکت سے** جو دلایل جنس افعال حرکت سے لیے جاتے ہین اونمین سے
بطلان اور ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات حرکت مین یہ رطوبت رقیق بکثرت آگئی ہے اور یہ بھی دلالت ہوتی ہے
کہ بطلان اور ضعف حرکت کسی عضو مین کیون نہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہے لیکن خاصکر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن مین ہو جیسے سکتہ
مین یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوہ نرم مین اسکی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہے۔ کبھی دونون باتین یعنے بطلان اور ضعف حرکت خاصکر
جوہر دماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہے یا ان اعصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہین۔ لیکن یہ بات بعد امراض کثیرہ کے ہوتی ہے اور تھوڑی
تھوڑی اور بہت دنون مین جاکر پیدا ہوتی ہے۔ جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو مین ہو جیسے استرخا وغیرہ بس یہ امراض مخصوص ایسے عضو
سے اکثر ہوتے ہین۔ کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلہ دماغ کے ایسے عضو خاص کیطرف پیدا ہوتا ہے۔ تغیر حرکت یا تو دفعۃً ہوگا پس یہ تغیر رطوبت پر
دلالت کرتا ہے اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کریگا یعنے آلات حرکت کی یبوست پر۔ جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہے مثلاً حرکات مصروع
کا تغیر جو اوس صرع مین ہوتا ہے جسکو تشنج عام کہنا چاہیے ایسا تغیر سوائے رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ تغیر دفعۃً پیدا ہوجاتا ہے
یا بمشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہے چنانچہ ہم اسکو اپنے مقام پر بیان کرینگے پس یہ تغیر بشر کی سدۂ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہے۔ دوسری مثال
تغیر حرکات کی جیسے رعشہ جو سر مین ہوتا ہے کہ یہ سبب تغیر مادۂ غلیظہ پر اوسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہین جسطرف یہ تغیر واقع ہون یا ضعف
اور یبوست پر دلالت کرتے ہون کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوے ہون اور تھوڑے عارض ہوتے جائین۔ جو رعشہ ایسے اعضا مین ہو جو
دماغ سے جدا ہین اوسکا سبب وہی ہوگا کہ جسکو ہم چند مرتبہ بیان کیا یعنے اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے۔ یہ سب حرکات جو اوپر مذکور
ہوے خواہ بیماری سے طبعی ہوتے ہین۔ ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی خوش نما حرکات سے اپنے مزاج دماغی کی وجہ سے پیدا ہوا اصلی خلقت مین
اوسکا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اوسکے حرکات مین کسل اور سستی براہ اصل خلقت ہو اسکا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی مرض
ہو اور حرکات اوسکے مائل بطرف قلق کے ہون وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اوسکے لغو اور بیکار ہون یا حرکات مین سستی
ہو اور قوت مین سکوت زیادہ ہو وہ مرض مائل برودت ہوگا۔ اکثر مناسب اس مقام کے یہ بھی ہوتا ہے کہ خواب اور بیداری کے حال سے
استدلال کیا جائے جسے بھی جاننا ضرور ہے کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہے جو اندر خار اور ڈھیلا پن پیدا کرنے کا
یا تابع مزاج بارد کے ہوتی ہے جو حرکت مین کوتاہی کے جمود اور بستگی پیدا کرے یا تابع زیادہ متحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہے جو افراط
حرکت سے عارض ہو یا تابع مندفع ہونے قوتون کی طرف باطن کے ہوتی ہے کہ واسطے ہضم مادہ وہ قوتین بطرف باطن جاتے ہین پھر اونکے ہمراہ روح
نفسانی بھی بتبعیت جاتی ہے پھر نیند آجاتی ہے جیسے بعد کھانے کے نیند اسی سبب سے آتی ہے۔ پس جب تک نیند اپنے مجرائے طبعی پر ہو اور تابع کسی
تعب اور حرکت کا ہو اوس نیند کا سبب رطوبت یا جمود تھوڑی ہوگا پھر اگر اسباب مجمدہ یعنے بستگی پیدا کرنیوالے نہوے ہون اور افراط برودت پر
وہ دلائل موجود ہون جنکا قریب ہم ذکر کرینگے ایسے لزوم نیند کا سبب رطوبت ہوتی ہے پھر بھی ہر ایک رطوبت کو واجب نہین ہے کہ نیند پیدا کرے

اسلیے مشائخ باوجود اپنی رطوبت مزاج کے مدتون بیداری مین مبتلا رہتے ہین اور جالینوس کی راے مین مشائخ کو نیند نہ آنیکا سبب یہ ہو کہ اونکے رطوبات
بورقیہ کی کیفیت مقتضی بیداری بسبب حرقت کا ہوتی ہو اسلیے کہ وہ رطوبت ایسی ہو جسکی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہو مگر یبوست ہر حال مین
لامحالہ سبب بیداری کا ہوتی ہو۔ جو دلائل کہ جنس انفعال طبعی سے ماخوذ ہین اونکا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہو یا اون فضول کے
برآمد نہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف حنک کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہو۔ بیشتر سر پر چند قروح اور پھنسیان اور ورم ظاہر ہوتے ہین اکثر
بال اوسکے گرتے ہین اسلیے کہ بالونکا اوگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہو۔ بالونکے جلد اوگنے سے یا دیر مین اوگنے سے بھی استدلال احوال دماغ پر کیا جاتا ہو اور نیز تمام وہ امور
جنکو ہم اوپر اجمالاً شمار کر چکے ہین۔ اب چاہیے کہ ہم ذکر کرین اون استدلالونکو جو فضول کے نکلنے سے لیے جاتے ہین بشرطیکہ وہ فضول اونکی
راہ سے نکلین جو اونکے واسطے مقرر ہو چکی ہین۔ یہی فضول اگر زیادہ نکلین مادہ ہاے مذکورہ پر دلالت کرینگے اور اس سبب پر دلیل ہونگے
جو کسی عضو خاص مین ان فضول کو زیادہ کرتا ہو جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہو اور اس بات پر بھی دلیل کرینگے کہ قوت دافعہ دماغی مین ضعف نہین
لیکن اگر یہ فضول نہ نکلین یا کم نکلین اور اوسکے ہمراہ گرانی سر پائی جاے یا کم چھینک جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہو پائی جاے یا لذع اور سوزش پائی
جاے یا کھنچاؤ یا ضربان اور ٹیک یا گھمنی یا طنین یعنے کان کو بجنا پایا جاے یہ سب امور دلالت سدہ پڑ جانے پر کرینگے اور قوت دافعہ کے
ضعیف ہونے پر اور دماغ کے مادہ سے ممتلی ہونے پر۔ اب اس مادہ کی جنس پر اسطرح پر استدلال کیا جاویگا کہ جس مادہ سے سوزش اور چبھن ایسی پیدا
ہوتی ہو کہ جلا دیتی ہو اور گرانی اوسمین کم ہو اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا ہو تو مادہ صفراوی ہو۔ اور جس مادہ سے ضربان پیدا ہو اور دماغ
بوجھل ہو جاے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہو جاے رگین سر کی پھول جائین وہ مادہ دموی ہو جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ
رصاصی ہو جاے نیند اور پینک بہت ہو وہ مادہ بلغمی ہو پھر اگر رنگ تیرہ ہو جاے اور فکر فاسد ہو جاے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب نہو اور تمام علامات
مذکورہ بالا کا وجود نہو تو یہ مادہ سوداوی ہو۔ اگر کوئی شی ان علامات مین سے ہمراہ تمدد اور دوار کے ہو اور اوسکا انتقال اور ہٹنا
کسی طرف معلوم ہوتا ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کے واسطے ایک حرارت ہو
کہ اسمین اپنا فعل کر رہی ہو۔ اگر احتباس فضول ہمراہ خفت اور سبکی سر کی ہو علے الاطلاق یبوست پر دلالت کریگا۔ یہ جتنے قواعد ہمنے بیان کیے
مخصوص ہین مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی اور رقت قوام اور
حرارت اور تلخی اور لذع یعنے سوزش کی ہو یہ دلیل اوسکی صفراوی ہونے پر ہو اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اور شیرینی ہو اور آنکھون اور چہرہ کا
رنگ سرخ ہو جاے کیونکی یہ بھی نمایان ہو اور لمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہو۔ نمکین اور شیرین مادہ جسمین تمام علامات مذکورہ نہون یا اور رقیق
مادہ ہمراہ لمس بارد کے خواہ ہمراہ لمس حار کے بلغم پر دلالت کرتا ہو جسمین کسی حرارت نے فعل کیا ہو۔ پھیکا غلیظ القوام بارد الملمس بلغم خام پر
دلالت کرتا ہو۔ یہ سب استدلال اقسام کیفیت سے اون فضول کی ہین جو دماغ سے برآمد ہوتے ہین بذریعہ طعم اور لون اور لمس اور قوام لیکن خوشبو
اور بدبو کی راہ سے پس بدبو مادہ یا تیزبو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہو اور جن فضول مین بو نہو اکثر برودت پر دلالت کرتا ہو لیکن اسکی
دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہین ہو۔ جو چیزین جلد راس پر نمایان ہوتی ہین خواہ متصل جلد کے قروح اور پھنسیان
یا اورام پیدا ہوتے ہین اونکو دلالت اکثر اونھین مواد پر ہوتی ہو کہ پہلے دماغ مین تھے اور اب نکل آے اور دماغ پر اونکو اسوقت کہ دماغ
اونسے پاک ہو چکا ہو کوئی دلالت واضح نہین ہوتی ہان اگر یہ اورام اور بثور زمانہ تزید مین ہون اوسوقت البتہ کسیقدر حال دماغ پر اونکی
دلالت ہوگی۔ پھر جبکہ تو اسباب اورام حارہ باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہو اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا نہین

پھیلنے والے ان سب کے اسباب کو بخوبی جانتا ہی پھر تجھکو ان چیزون سے حال دماغ پر خواہ بالون پر استدلال کرنا کچھ دشوار نہین ہی کتاب اول کلیات مین سبب پیدا ہونے
بالونکے معلوم ہو چکے اور سبب بالونکے گھونگر والے ہونیکا اور سیدھے سپاٹ ہونیکا اور موٹے ہونیکا اور کم زیادہ ہونیکا اور جلدی سپیدی آنیکا یا دیر مین سپید ہونیکا
معلوم ہو چکا ہی اور قریب ہی کہ سبب بالونکے پھٹ جانیکا خواہ خود بخود گرنیکا یا بالونکے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت مین آتا ہی اونھین تو اسے استدلال
احوال دماغ پر بالونکے ذریعہ سے اور ہم اس بیان کو اوس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے ہین - جو علامات از قسم موافقت اور مخالفت کے ہین خواہ وہ
خواہ سرعت انفعال اور بدیہ منفعل ہونے سے ماخوذ ہین - امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار اونکا ایسی حالت مین کیا جائے جو اونکی اپنی اوس صحت پر [illegible] ہو جو اونکی
حسب حال ہر چیز مین ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے حال پر لحاظ کیا جائے جسوقت اوس شخص کو خروج صحت سے ہی اور مزاج طبعی سے اوسکو تغیر ہو رہا ہی - حالت
صحت کے موافق وہی امور ہین کہ جو مشابہ اوسکے مزاج کے ہین اور مزاج اوسکا اسی سے پہچانا جاتا ہی پس مخالف اوسکے اس حالت صحت مین وہ امور ہین کہ جو اوسکے
مزاج کی ضد پر واقع ہون لیکن جسوقت یہ شخص اپنی صحت سے خارج ہو اور مزاج اوسکا اوس سے متغیر ہو پس حکم موافقہ کا بعینہ حکم سابق ہی اور اوپر ہم کہہ چکے ہین
اور بہت سے امور کلیہ بیان کر چکے ہین کہ صحت تمام ابدان مین مزاج واحد پر نہین ہوتی ہی اور یہ بھی ثابت کر چکے ہین کہ بعض بدنکی صحت ایسے مزاج پر قائم رہتی ہی
کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدن مین ہو مرض پیدا کرے - لیکن واجب ہی کہ امور مخالفہ کا اعتبار دوسری طرف بھی بالقیاس اون امور مخالفہ کے کیا جاوے جو واسطے تشخیص
کے واسطے تجویز ہوے ہین مراد یہ ہی کہ جو امور مخالفہ طرف صحت کے تجویز ہوے ہین اونھین کے قیاس سے امور مخالفہ مرض کے بھی تجویز کرنے چاہیین تاکہ بحدس
صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کے واسطے لائق ہی اسلیے کہ افراط دونون قسم کی صورتون کے مخالف ضرور ہے اور دونون طرف سے ایذا
دیتی ہی صحت مین تو اوس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہی جو زیادہ یا افراط نہو - جو دماغ کہ اوسمین لوگ مزاج حار ہو نسیم بارد
اور طلاہاے بارد اور خوشبوہاے سرد سے کافوری ہون یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہی اور جو چیزین بدبو یا پاکیزہ نہون جیسے سڑے
ہوے پانی جن مین گھاس پڑکے سڑ گئی ہو یا کائی جم کر سڑ آئی اگئی ہو اوس سے بھی نفع پاتا ہی اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہی جس دماغ کو
سوء مزاج بارد عارض ہو اوسکو نفع اون اشیا سے ہوتا ہی جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہین لہذا ایسے شخص کو ہواے گرم سے نفع
ہوتا ہی اور پاکیزہ خوشبو کی چیزین جو گرم مزاج ہون خواہ بدبو اشیاے حارہ سے جنمین قوت ہو تحلیل اور تسخین کی اور کبھی ریاضات اور حرکات سے ایسے شخص کو
نفع ہوتا ہی - جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ مین ہو اوسکو ابتدا استفراغ اور برآمد ہونے اون اشیا سے ہوتی ہی جو اوسکے دماغ سے نکل جاتی ہین
اور جسکو سوء مزاج رطب ہو اوسکو اخراج فضول دماغی سے نفع ہوتا ہی - استدلال سرعت انفعالات سے دماغ کے اسطرف کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی
شخص کا دماغ بسرعت گرم ہو جاتا ہی یا بہت جلد سرد ہو جاتا ہی یہ بات دلیل ہوگی لیکن بسرعت دماغ کا گرم ہو جانا حرارت مزاج دماغ پر بشرط مذکورہ
فن کلیات دلیل ہوگا - اور اسیطرح بسرعت دماغ مین برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کریگا - اسیطرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست
مزاج پر اور کبھی قلت رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہی - مگر فرق ان تینون دلالتون مین یہ ہی کہ یبوست پر دلالت کرے تو قلت ہمراہ اوسکے
اور علامات یبوست بھی موجود ہونگے مثلاً بیداری وغیرہ جنکا بیان ہم آیندہ علامات خاصہ دماغی کی باب مین کرینگے - اور قلت رطوبت کیوجہ سے
جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ یبوست اونھین احیان اور اوقات مین ہوگی جسوقت کوئی حرکت عنیفہ یا حرارت شدیدہ سے پیدا ہوئی ہو خواہ کوئی
اور ایسی ہی بات جو تمامقام اسباب یبوست کے ہی جو اوپر مذکور بھی ہو چکے ہین - پھر بھی جملہ اوقات مین ایسے مزاج کیواسطے دلائل یبوست کا ہونا
کچھ ضرور نہین ہی - جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبہ حرارت کے لاحق ہوتی ہی اوسکے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہی
جو دماغ جلد نمناک اور مرطوب ہو جاتا ہی کبھی تو یہ کیفیت اوسے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہی اور کبھی بسبب بدیہ منفعل ہونے

دماغ سے اور کبھی اسوجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا در اصل مرطوب ہو اور کبھی اس سے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہو کہ اوسکا مزاج اصلی یا بس ہو
اب اگر بسرعت مرطوب ہونا حرارت کی وجہ سے ہو اسوقت اور علامات حرارت بھی موجود ہونگے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہوجاتی ہو — اسکو
دوام اور کثرت پیدا ہونا عارض نہوگا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ مین پہونچکر جذب رطوبت کا بطرف دماغ کے کرتی ہو اور قضاء دماغ کو
اوس سے بھر دیتی ہو — پھر بعد جلب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہو اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اوسکے عقب مین یبوست پیدا ہوگی بسبب تحلیل
اور خارج ہوجانے اوسی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہوگیا پھر تو دماغ بارد رطب ہوجائیگا — اور اگر دونون برابر رہے یعنی حرارت اور رطوبت
سے کوئی غالب نہوا عفونت پیدا ہوگی اور اکثر امراض عفنہ ایسے وقت پیدا ہونگے اور اور دوام بھی اکثر عارض ہونگے — اسلیئے کہ یہ رطوبت
منجذبہ کچھ رطوبت غریزی اور اصلی تو ہی نہین بلکہ رطوبت غریبہ ہو لہذا اسمین حرارت کا تصرف طبعی نہوگا بلکہ تصرف غریب جو خارج از عتدال
وہی ہوگا اور اسی کو عفونت کہتے ہین — اگر حدوث رطوبت کا دماغ مین برودت مزاج کی وجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہوگا بلکہ بعد گذرنے ایام اور
زمانہ دراز کے ہوگا پھر اوسکے بعد ترطیب بسرعت پیدا ہوگی مراد یہ ہو کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات مین البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے
ترطیب دماغ بسرعت ہوجائے گی اور علامات برودت دماغ کی بھی موجود ہونگے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب ترطیب نفس مزاج دماغ کے ہو اوس صورت مین بسرعت
انفعال وہ چیزونمین سے کسی ایک کی وجہ سے ہوگا — یا اسلیئے کہ رطوبت تو فعل برودت کرتی ہو اور برودت کی وجہ سے فساد قوت ہاضمہ مین آجاتا ہو
کہ اس فساد کے رو سے جو شئی دماغ مین اس قابل ہوچکی ہو کہ بعد ہضم دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہو ابفساد ہضم کی وجہ سے خام رہجاتی ہو
لہذا ترطیب دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہو — پھر جسوقت یہ ترطیب جو دفعۃً پیدا ہوتی ہو اوسکے ہمراہ سدہ بھی مجاری دماغ مین پیدا ہوجائنگے
اب فضول دماغی کا اخراج بھی بند ہوجائے گا اور وہ اوسی دماغ مین محتبس ہونگے — پھر یہ بھی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہو اور بطور
ورود کے کا دبیگا نہین ہوتی ہو اور نہ دفعۃً ہوجایا کرتی ہو بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہو — جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست
کے ہوتا ہو کہ دماغ اپنی خشکی کی وجہ سے نشف رطوبت زیادہ کر لیتا ہو یہ انفعال دفعۃً پیدا ہوتا ہو اگر یبوست کا مرض بھی دفعی ہوا ہو اور
نیز اوسکے ہمراہ علامات یبوست دماغ کے جو اوپر مذکور ہوچکے موجود ہوتے ہین اور یہ صورت انفعال بمقتضا یہ سرعت انفعال حرارت کے ہوتا ہو سوائے
اون احوال کے جنمین یبوست اور حرارت باہم مختلف ہین از قسم علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے — یہ دلائل جسقدر سرعت انفعال اور بطوء
انفعال کے لکھے گئے ضرور نہین ہو کہ سرعت انفعال مین ضعف قوای طبعیہ کا بھی لحوظ ہو خصوصًا ترطیب مین سرعت انفعال اسلیئے کہ ضعف قوای
طبعیہ کا تابع ہوتا ہو کسی ایک سبب کے انھین اسباب سے اور ان کے بعد عارض ہوتا ہو لیس اوسکا وجود ہمراہ انکے کے پیوستہ ہوگا — تمام قسم مخالفات
اور موافقات براہ کیفیت ہاے دماغی استدلال ہاے مین نہین ماخوذ ہوسکتی ہین بلکہ کبھی لحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بنظر ہیئت اور حرکت کے بھی
ہوتا ہو جیسے مریض اوس دردسر کا جسکو بیضہ کہتے ہین چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہو

فصل آٹھوین مقدار سر کی وجہ سے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہین اونکا بیان سر کے چھوٹی مقدار رہنے سے خواہ بڑی مقدار ہونے سے
جو معرفت اور شناخت کیجاتی ہو وہ یہ ہو کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت مین کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہو جسطرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت
مادہ کے ہوتا ہو یعنے مادہ نطفہ کا جسکی تقسیم بر قسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اوسی مین کمی بیشی کی وجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا
پھر اگر یہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصورہ اولی بھی قوی ہو اسوقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اچھی ہوگی
اور خرابی اور بدحالی اسکی کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہو اور باوجود چھوٹے ہونیکے خرابی شکل کی اوسمین براہ اصلی خلقت کی ہو

۱۲۰۳

اور یہ امر دلیل اوس سر کے ضعف قوت پر ہے - کبھی یہ قسم سر کی اگرچہ شکل اسکی اچھی ہے مگر دماغ کی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہو گی اور قواے دماغی مین
اسکے ضعف بھی ہوگا اور مبادی قواے سیاسیہ یعنے قواے باطنہ اور قواے طبعیہ مین اسکے تنگی ہوگی - اور اسی وجہ سے صاحبان علم فراست
عصب کہتے ہین اور قیافہ کے علم سے حکم کرتے ہین کہ یہ آدمی بیجیح اور چاپلوس ڈرپوک زود خشم ہوگا اور جلد امور مین تحیر لاکریگا - اور جالینوس کا
قول ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی سے ہیئت دماغ کے خالی نہین ہے اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اسکو دلالت دماغکی جودت حالات پر بھی نہین ہے جب تک
کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہو اسلیے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع یعنے پسلیون کے
بڑے ہونے کی تابع ہے اور پشت اور پسلیونکا بڑا ہونا تابع ہے نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونیکے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا قوت دماغ کے
تابع ہے - اور اس صورت مفروضہ مین سر کی بزرگی سے جو دماغ کی خوشحالی پیدا ہوئی اسکا سبب یہ ہے کہ مادہ کی کثرت جب اسکے ہمراہ قوت اور زور
از جانب قوت مصورہ بھی موجود ہوا اوسوقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور ہوگا - موکدات سے ان دلائل کے یہ بھی ہے کہ اور اعضاے بدنی سے
عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جاے پھر اگر اور اعضاے بدنی مین ضعف کے ہمراہ شکل سر کے جمع ہوا اوسوقت سر کی شکل بھی خراب ہوگی اور گردن ضعیف
ہوگی اور پشت چھوٹی اور جو کچھ از قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیط صلب کے ہے سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہے اور پیدا ہوتی ہے
وہ بھی ماؤف ہوگی - علاوہ برین کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیان پیدا ہوتی ہین جو خلاف امور طبعی کے ہین مثلا رگونمین یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ اونکے سر پھول جاتے ہین اور اسقدر بڑے ہوجاتے ہین جو خلاف مقدار طبعی کے ہے بلکہ وہ بزرگی سر کی بسبیل مرض اور بیماری
کے ہوتی ہے اور سبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش مین آجاتا ہے اسی طرح سر کے بڑے ہونے سے
اقسام درد سر کے ایسے عارض ہوتے ہین جنکا علاج دشوار ہے - کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ زبون حالی پیدا ہوتی ہے کہ یافوخ چھوٹا ہوجاتا ہے
اور صدغ یعنے کنپٹی بروقت استیلا اور غلبہ بحر کے دماغ کے پیوستہ ہوجاتی ہے - اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغکی
جودت اور خراب حالی اسوجہ سے تو معلوم ہوچکی - منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہے کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہوتا ہو خواہ
اون چیزون سے منفعل نہو جنکو ہم بیان کرینگے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجودیکہ سر بخارات شراب سے تو متاثر نہوتا ہو مگر لطیف شراب سے
اور شراب کی حرارت سے منفعل ہوکر ذہن مین اوس شخص کے زیادتی پیدا ہوجاتی ہے **فصل نوین سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہے**
شکل سے سر کی جو دلائل ماخوذ ہین اونکا ذکر اور بیان سر کی ہڈیونکے بیان مین ہوچکا ہے اور یہ امر وہان بیان ہوچکا ہے کہ شکل طبعی سر کی کونسی ہے
اور خراب شکل سر کی کیسی ہوتی ہے - اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ اگر خرابی شکل کی کسی جزو مین اجزاے سر کے عارض ہو لامحالہ اوسی جزو کے افعال کی
خرابی پر ضرور خبر دیگی - جالینوس نے کہا ہے کہ مسفط اور مربع یعنے جس شخص کا سر چپٹا ہوا ہو اور پچو مغزا ہمیشہ اور بہرحال قابل مذمت کے ہے
اور جس شخص کے سر کے دونون کنارے اونچے ہون وہ بھی برا ہے مگر اونکا افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ ترقی طرفین کے پیدا
ہوئی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل سے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینہ کے ہوتی ہے **فصل دسوین سر کے چھونے سے جو
محسوس ہوا اوس سے استدلال** سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور درد ضربان سر وغیرہ سے گرانی اور
سبکی سے سر کے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر مین کسی مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوتا ہے مگر مادہ صفراوی سے گرانی
سر مین کم پیدا ہوتی ہے اور احراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہے - اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادہ صفراوی کے
اور وسوسہ اسکی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونون مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان

اور درد آنکھونکی جڑونمین ایسے مادہ کی وجہ سے اسلیے ہوتا ہی کہ کیموس گرم اسی مادہ کا نفوذ اونھین مقامات مین ہوتا ہی اور سرخی بھی آنکھونمین آجاتی ہی
اور بندرت رگین پھول جاتی ہین - بلغمی مادہ کا ثقل ہر سہ قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہی اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہی بہ نسبت مادہ صفراوی
اور صفراوی کے اور نیند اسمین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر مین بلادت اور نشاط مین کمی ہوتی ہی - چھونے سے گرمی
اور سردی کا سر مین محسوس ہونا اوسکی دلالت کا یہ حال ہی کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہوگی اور اگر یہ حرارت
مستمر رہے پس مزاجی ہی یعنے مزاج سر کا در اصل خلقت حار ہی اور اگر عارض ہوکر حادث ہوا اور ایذا دہی کرے تو یہ حرارت بھی عرضی ہی اور یہی
حکم ہی سر کے بارد ہونیکا بطرف لمس کے اور اسی طرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ یبوست کسی امر خارجی سے نہ پہونچی ہو جیسے کہ خشکی
زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہی - اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہی اگر کسی امر داخلی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اوسنے عرق اور پسینا
زیادہ پیدا کیا ہو - اوجاع آکالہ وہ ہین جنمین متخیل یہ بات ہوتی ہی کہ آدمی کے سر مین کوئی شئ آہستہ آہستہ مثل چیونٹی کے چلتی ہی خواہ رینگتی
پھرتی ہی اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہی اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہین اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتی ہین - اور تمدد کا
لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہی - اوجاع ثقیلہ ضاغطہ یعنے ایسے درد جنمین گرانی اور تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہین
کہ مادہ ثقیل اور بارد ہی اور جن اوجاع مین تمدد اور کھچاوٹ پیدا ہوتا ہی اونکی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہی اور درد کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ سرک
جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہی جو درد ایسا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کہین سے کوئی پھوڑتا ہی خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہی
ایسے درد سر کو دلالت بیضہ اور شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہی - درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہی مثلاً جو درد سر بشرکت
معدہ کے ہوتا ہی وہ ایک جہت پر ہوتا ہی اور جو درد بشرکت جگر ہی وہ اور جہت مین ہوتا ہی چنانچہ اسکو ہم آیندہ مقامات مین بیان کرینگے
- کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہی اسلیے کہ درد اگر مقدم سر یا موخر مین سر کے ہمیشہ رہے منذر ہوگا اوس بیماری پر جسکا نام
قرانیطس ہی

فصل گیارہوین استدلال احوال اون اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہین جیسے آنکھہ اور زبان

اور چہرہ اور مجاری انھین اعضا کی اور دونون لوئین کانون کی اور رقبہ اور ہڈیان - آنکھہ کے ذریعہ سے استدلال کی یہ صورت ہی کہ چند طرق سے استدلال
کیا جاتا ہی از انجملہ آنکھہ کی رگین اور آنکھونکی گرانی اور سبکی - انھین وجوہ سے احوال رنگ کا آنکھونکی زردی خواہ تیرگی یا اوسکی رنگ خواہ سرخی
چشم اور آنکھونکے لمس سے بھی استدلال کیا جاتا ہی - اور یہ سب طریقہ قریب اوسی استدلال کے ہین جو نفس دماغ کے امراض پر ہوتا ہی - کبھی آنکھونسے
جو رطوبت بہتی ہی اوس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہین جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ - اور آنکھونپر جھائیان پڑنے سے اور آنکھونکی تحدیق یعنے ہر وقت
کھلے رہنے اور ڈھیلے کے ابھرے ہونے سے اور اوسپر جو حالات آنکھونکی برہم زنی اور لحظ بلحظ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے اور آنکھون کے
اندر گھس جانے اور اونکے تیہر آجانے سے اور بڑے اور چھوٹے ہونے سے اور دیگر اقسام کے الم اور دردہاے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہی
- اسلیے کہ آنکھونکی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہی اور آنسوونکا بہنا اور چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آنکھہ مین کوئی مرض رمد وغیرہ کا
نہو رطوبت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہی - آنکھونکی رگونکا بڑا ہونا جوہر دماغ کی سخونت پر دلیل ہوتا ہی - آنسوونکا بہنا بدون کسی سبب ظاہری کے امراض
حارہ مین اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہی اور اورام دماغ پر خصوصاً اگر آنسوونکی روانی فقط ایک ہی آنکھہ سے ہو جسوقت حدقہ چشم کو چیپڑ اس طرح
ڈھانپ لے اور بند کردے جیسے مکڑی نے جالہ لگایا ہی بعد ازان پھر وہی چیپڑ پھٹ کر آنکھہ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہی
- جب دونون آنکھین کھلی رہ جائین اور بند کرنے کو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس مین اور کبھی کبھی لیثرغس مین اور قرانیطس مین ہر وقت

اختلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھونکی ہوتی ہے تو دماغ مین آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہے - بکثرت نگاہ جماکر ہر طرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور حرارت اور جنون پر دلیل ہوتا ہے اور ایک ہی چیز کی طرف نگاہ جماکر دیکھنا اور اسی کو مبہر کہتے ہین مبہر سدہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہے - کبھی حرکات چشم سے اوہام دماغی پر (جو از قسم اعتقادات غضب اور غم اور خوف کے ہوتے ہین) استدلال کیا جاتا ہے - تقشف یعنے خشونت جلد اور جحوظ یعنے آنکھونکا اپنی جگہہ نہ رہنا اور رام دماغ پر یا امتلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہے - آنکھونکے ڈھیلونکا اندر گھس جانا جو ہر دماغ کے زیادہ متحلل ہوجانے پر دلیل ہوتا ہے جسطرح کہ سہر اور تعطرب اور عشق مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اگرچہ ہیئت آنکھونکے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض ہمہ گانہ مین جداجدا ہوتی ہے چنانچہ اسکی تفصیل انھین امراض کے ابواب مین کیجائیگی اسی طرح یہ کیفیت آنکھونکے اندر گھس جانے کی کبھی قویاے دماغی اور ورم چہرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہے - زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ زبان کی سپیدی لیثرغس پر دلیل ہوتی ہے یا اینکہ پہلے زبان کا زرد ہوجانا اور پھر دوبارہ سیاہ ہوجانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہے - یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگونکی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص دلالت کرتی ہے - زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہین ہے جسطرح کہ آنکھونکے رنگ سے استدلال احوال دماغی پر صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ آنکھون کی رنگت کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہے - اور زبان کی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہین لیکن اگر اور کسی طریقہ استدلال سے معلوم ہوجاسے کہ دماغ ماؤف ہے اوسوقت زبان کی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر کرنا کچھ بعید نہوگا - چہرہ کے احوال سے جو استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہے اوسمین رنگت چہرہ کی بھی ہے اور یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ ہر ایک رنگ کو خاص خاص مزاج پر دلالت ہوتی ہے - چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یون کیا جاتا ہے کہ چہرہ کا فربہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خونکی غلبہ پر دلیل ہے اور چہرہ کی لاغری اور اوسکے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہے - اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ یبوست سودا پر اور چہرہ کی پھولی جسکو تہیج کہتے ہین غلبہ خون اور مائیت پر دلیل ہوتی ہے مگر یہ استدلال اوسوقت صحیح ہوگا جب پہلے معلوم ہوجاے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی ہین اور اصلی خلقت کے نہین ہین اور بعد اوسکے استدلال کیا جاسے اور یہ بھی معلوم ہوجاے کہ تمام بدن مین کوئی ایسا مرض نہین ہے جس سے تغیر سحنہ کا ہوتا ہے سواے دماغ کے کہ اوسی مین یہ مرض ہے جس سے تغیر سحنہ کا ہوا ہے اوسوقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی کیا جائیگا - رقبہ یعنے گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغی پر اسطرح کرتے ہین کہ اگر موٹی گردن ہے اور قوی ہے دماغی قوت کے قوی اور وافر ہونے پر دلیل ہوگی اور کوتاہی اور گردن کا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہے اور اگر گردن خنازیر کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہے اور اورام کو زیادہ قبول کرتی ہے پس سبب اسکا ضعف قوت ہے جو گردن مین ہے - گردن اگر ان امراض سے بچی رہے اور بچنے کا اور ان امراض کے کشش کرنیکا سبب قوت گردنکی ہوگی بلکہ سبب ان امراض کے گردن مین کھچ آنیکا وہی ضعف قوت ہاضمہ دماغ کا ہے جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج ہاے دماغی کے پیدا ہوتا ہے اور اوسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور ہاضمہ کے ضعف کے ہمراہ قوت دافعہ دماغ کے قوی ہونے سے یہ امراض بطرف گردن کے اوترآتے ہین اسلیے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہین بنائی گئی ہین اونکو قابلیت ہے اون مواد کی جنکو دماغ دفع کرتا ہے اور یہ قابلیت بوجہ اوس گوشت کے ہے جو نرم اور غدودی ہے اور گردن مین اوسکی خلقت ہوئی ہے - یہی حال اون دلائل کا ہے جو لہاۃ اور لوزتین اور دندان سے ماخوذ ہین - جو دلائل اعضاے عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہین بدیں انکا لینا اور دلیل گردانا بطور احکام مشارکت کے ہے یعنے مستقل دلائل نہین ہین اسلیے کہ نخاع جو ایک شئ باطن ہے اوسکو دماغ سے شرکت ضرور ہے جیسے اگر ہمیشہ آفات اور سوء مزاجات نخاع مین رہین ضرور انکا اثر

دماغ تک پہونچیگا اور بعد مرض نخاع مین ہوکر دماغ تک آئیگا اور بیشتر برعکس اسکے یہ ہوگا کہ دماغی امراض اور سوء مزاج دماغ کا اثر نخاع کو پہونچیگا
اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعصاب جسوقت قوی ہوتی ہون اور گندہ ہون اور انمین مسامات اور راہین پیدائشی خلقت ہوئی ہے وہ بھی قوی ہون یہ بات
دماغ کی قوت پر دلیل ہے اور اسکے خلاف کو ضعف دماغ پر دلالت ہوگی ۔ **فصل چارم صورتین استدلال اوس عضو کے حالات سے**
جسکی شرکت سے دماغ متالم ہوتا ہے سب سے زیادہ عضو مشارک دماغ کا ایذا دہی مین کہ جسکی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہونچے
وہ معدہ ہے لہذا واجب ہے کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جاے اور اشتہاے معدہ اور ہضم کا حال اور ڈکار اور قراقر کی
کیفیت اور ہچکی کی آمد اور متلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کرکے انھین اعراض سے معدہ کے حالات کو سمجھے اسی مقام پر جہان ہم نے
معدہ کے اعراض اور امراض پر کلام کیا ہے نظر کرین ۔ خوار یعنے گرسنگی اور امتلا یعنے شکم سیر ہونے کی اوقات کو لحاظ کرین اسلیے کہ مشارکات
معدہ کے دماغ سے جو ہین وہ اوسی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہین جبکہ معدہ پر ہوا اور نفخ معدہ مین پیدا ہو ۔ لیکن وہ مشارکات دماغ اور معدہ کے
جو بسبب حرارت کے ہوتے ہین اور بسبب حرارت صفراے اور درد اقسام درد کے جو دماغ مین بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہین اور بسبب شدت جوع واقع
محسوس ہوتے ہین ایسے مشارکات کا ظہور بروقت خوا اور گرسنگی کے ہوتا ہے ۔ اکثر اوقات یہ ہے کہ امتلاء معدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل
ہو جاتی ہے اور جو بخار جانو معدہ سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ امتلاء معدہ اوسکا انسداد ہو جاتا ہے سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے
مقام درد کا ہے یعنے جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہان ٹھرا رہے پس جو درد کہ دماغ مین بشرکت معدہ ہوتا ہے اوسپر استدلال اسطرح کرتے ہین کہ وہ
درد شروع یافوخ سے ہوکر دونون کتف اور کھوپرے تک اوتر آتا ہے اور بروقت ہضم معدہ کے اوسمین شدت ہوتی ہے ۔ کبھی سر امراض جگر کی
مشارکت سے بھی پیدا ہوتے ہین پس یہ اقسام درد بطرف یمین اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہین جیسے اگر اوجاع سر مشارکت طحال کے
پیدا ہون اوسوقت بائین طرف سر کے مائل ہونگے ۔ کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہے اور اون اعضا کے جو قریب شراسیف کے ہین
اوسوقت درد ہاے دماغی کے جسقدر اقسام عارض ہون گے اگلے دھڑ کی طرف جو حصہ دماغ کا ہے اوسی مین زیادہ ہونگے ۔ کبھی رحم کی شرکت
بھی دماغ کو ہوتی ہے پس ہمراہ امراض رحم کے دماغ بھی ماؤوف ہوگا خواہ اور اعضا جو قریب رحم کے ہین اونکے امراض سے دماغ کو ضرر پہونچیگا
چنانچہ امراض رحم مین یہ شرکت مذکورہ ہوگی اور اوسوقت قیام درد سر کا ٹھیک یافوخ مین ہوگا ۔ اکثر مشارکات دماغی جو اور اعضا کی
شرکت سے موذی ہوتے ہین اونکا وقوع بسبب ابخرہ کے ہوتا ہے جو کہ صعود کرکے اونھین اعضا سے دماغ کے مقامات مذکورہ تک پہونچتے ہین ۔ اب ہم
ابخرہ کے صعود کی راہین جدھر سے وہ ابخرے دماغ تک چڑھتے ہین پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب مین ہے اوسکے ابخرہ کا صعود اسطرح محسوس
ہوتا ہے کہ پہلے شراسیف مین تمدد اور کھچاؤ اوپر کی طرف محسوس ہوکر اور لوتر یعنے تناؤ اور دھمک اون رگون مین پیدا ہوتی ہے جو شراسیف کے متصل
ہین اور ابتدا اور آغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہے ۔ اور جو اعضا مشارک دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہین اونکے
بخارات کے صعود کرنے سے دماغ مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ ابتداے ایذا پشت سر سے ہوتی ہے اور جو رگین پشت سر کی
جہت مین سر سے نیچے تمام جسم مین ہین اونھین رگون مین کھچاو اور ضربان پیدا ہوتا ہے ۔ جب کوئی عضو مشارک دماغ کا اور اوسکے اعراض کا
مشاہدہ ہو لازم ہے کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہو اور نہ اسکے اصلاح کی
تدبیر بالذات مقصود ہو بلکہ اسکے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہین جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوے ہون اور نہ محض
مشارکت دماغ کو غرض اصلی قرار دینا چاہیے اسلیے کہ اگر کوئی شخص غثیان اور متلی سے جو مثلا ہمراہ درد سر کے ہو استدلال اس امر پر

[illegible]

کرے کہ یہ مرض دماغی مثلاً درد سر شرکت معدہ کے پیدا ہوا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ اس مستدل کو ایسے استدلال مین غلطی واقع ہوا ور دراصل یہ بات ہو کہ
مرض مذکور پہلے سر مین تھا یعنے پہلے درد سر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا یا پوشیدہ اسقدر تھا کہ اوسکا اثر مریض کو زیادہ پہونچتا نہین تھا اور معدہ جب
ظاہر ہونے لگی اسکا سبب یہ ہے کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہے اور دماغ مین ایک مرض پوشیدہ مدت سے موجود تھا اوسی کی وجہ سے معدہ تاثر ہو کر
دماغ ماؤف ہو گیا - لہذا واجب ہے کہ ادن قواعد کلیہ کی طرف رجوع کرین جو کتاب اول فن کلیات مین بیان ہوئے ہین جنکے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض
اصلی اور امراض مشارکت کے کیا جاتا ہے **فصل تیرھوین دماغ معتدل المزاج کے دلائل** معتدل المزاج دماغ وہی ہے جسکے افعال جو
ظاہری اور باطنی اور افعال قواے محرکہ سب درست ہون کہ جن چیزونکو دماغ سے اخراج کر دینا چاہیے قواے محرکہ اونکا پورا پورا اخراج کرین اور جنکو
روکنا چاہیے اونکا احتباس اور دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور اونکی ایذا کی برداشت کر سکتا ہو - بالونکا رنگ سن طفولیت مین اشقر
اور میگون ہو اور احمر ناری بالونکا رنگ سن ترعرع مین ہو اور سیاہی مائل ہو جائین جسوقت بالونکی خلقت کا زمانہ پورا گذر جاے سپید شیب
اور گھونگھر والے بالونکے بیچ کی ہیئت بالونکی رکھتا ہو - بالونکا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اسمین بھی درمیانی حالت ہونی چاہئے اور
بیت گھنے بھی نہون اور نہ بہت باشان - جوانی کا زمانہ اس شخص کا سب اپنے وقت مین ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت مین آجاے نہ جلدی آ
پیر ہو جاے اور نہ جوانی تادیر رہے کہ اپنے اور زمانہ طبعی سے زیادہ زمانہ تک جوان رہے - بالونکے گرنے اور جھڑنے کا زمانہ جسکو صلع کہتے ہین
جلدی نہ آجاے - یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہین **فصل چودھوین دماغ کے مزاج ردی کے دلائل** جو بسبب خلقت تعلی ہوتے ہین
جالینوس کی راے یہ ہے کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ہذیان پیدا ہوتا ہے - اور مناسب ہے کہ انھین اعراض کے لواحق مین سے طیش بھی تجویز
کیا جاے اور بہت جلد در آنا امور ابتدائی مین بے سوچے سمجھے اور طرح طرح کے ارادہ ہاے مختلف کرنے بھی اسی حرارت کی طرف منسوب کرنے چاہئین
- اور برودت کی نسبت راے جالینوس کی یہ ہے کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت مین پیدا ہوتا ہے اسی کے لواحق مین دیر فہمی اور فکر کا تعذر اور کسل تجویز کیا ہے
اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہے کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہے اور بیدار رہنا زیادہ رہنا اسپر دلیل ہے - لازم ہے کہ اس حکم مین جالینوس کی
یہ شرط بڑھائی جاے کہ بشرطیکہ یہ سہر رطوبت بورقیہ سے پیدا نہوا ہو اور بیداری کے ساتھ سر مین گرانی اور ہر وقت فضول دماغی کا اخراج نہوتا ہو
خواہ اور امور جو دلائل رطوبت مالحہ اور بورقیہ کے ہین موجود نہون اسلیے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہین جیسے
مشائخ مین بیداری کا سبب جالینوس انھین رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہے - رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنے گہری نیند پیدا ہوتی ہے اور اسکو بیجاے
خود بیان بھی وہی شرط کرنی لازم ہے یعنے یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہو - جالینوس کی راے ہے کہ سوء مزاج ساذج بلامادہ کی علامت یہ ہے کہ
سیلان فضول دماغی نہو اور سوء مزاج کے علامات موجود ہون اور سوء مادی کی علامت سیلان فضول کا ہے جسطرح کے فضول کیون نہون
- اور مین کہتا ہون کہ یہ حکم بھی علی الاطلاق نکرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب وقوع سدہ ہاے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی
اگر نہو اور اوسکی علامت وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہین اور اسکے بیان سے فارغ ہو چکے ہین - اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہین - حرارت مزاج دماغی کی
علامت یہ ہے کہ اوائل ولادت مین سر کے بال بہت جلد نکل آئین خواہ شکم ہی کے بال نکل آئین اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہون خواہ پہلے میگون
ہو کر بہت جلد سیاہ ہو جائین اور پیچیدہ ہون اور جلدی صلع پیدا ہو یعنے بال جلد جھڑ جائین - اور سر کا امتلا اور سر گرانی بہت جلد اسباب واقعہ سے
ہو جایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بوؤن کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے اور
آنکھونکی رگین زیادہ نمایاں ہون اور بخوب کچھ ہیئی اور دماغ مین تغلب اور سختی جلد آجایا کرے - ارادونمین ناپختگی اور ضد کرنی اور مرض جیسے

اونکی کیفیت یہ ہو کہ جب ... گرمی ... سر کو ... لمس کرو تو بھی حرارت کا احساس ہوتا ہو اور
سرخی اور ... سرخی بھی ... اور جو فضول کہ ... ہوتے ہین اور چھینک کی راہ سے جو فضول نکلتے ہین وہ بھی پختہ اور
نضیج یافتہ ہین اور قوام اون فضول کا معتدل ہوتا ہو ... اور فضول کے جو ... دماغ سے ... ہوتے ہین ایسا ... دماغ ... گرم مزاج ... دماغ کی
مزاج یا رطوبت کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا بشرطیکہ مذکورہ بالا پر یقینی طور سے ... نہو رقیقیت کا نہونا بالون کا سپید ہونا اور سپاٹ ہونا سیاہی بالون کی
کے ساتھ ... پیری کا جلد آجانا آفات سے انفعال اور اثر پذیر جلدی ہو جانا نوازل کی کثرت زکام اور فی سبب کے عارض ہونا آنکھون کی رنگت کا مخفی اور ...
ہونا نیند کی زیادتی اوسکی صورت یہ ہر وقت رہے جیسے کہ ابھی سوکر اوٹھا ہو اور نیند آنکھون مین بھری ہو پلکون کی حرکت مین سستی اور ... رنگ ... وجہ
... ہونے کے ارادہ جو کیا گیا ... اور ... رہیگا جیسے مشائخ کے ارادہ کی ہی کیفیت ہوتی ہو - یابس مزاج کا دماغ اوسکی دلائل یہ ہین کہ
سوا ... فضول پاک اور صاف رہین اور حواس مین صفائی بیشکہ کدورت نہ ہو جاگنے اور بیداری ... پر قوی ہو یا اوسکے مضبوط ہون بدشواری
اوسکے ... سکین بالونکے نکلنے مین سن اول ایسے لڑکین مین ... بوجہ ... سے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور جعودت اور پیچیدگی بالونمین ہو
- دماغ کا مزاج رطب اوسکے دلائل یہ ہین کہ بال سیدھے ہون اور دیر مین نکلین اور صلع بھی دیر مین عارض ہو حواس مین کدورت فضول اور نوازل کی کثرت ہو
اور نیند گہری آیا کرے - حار یابس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہین کہ فضول برآمد نہون اور حواس مین صفائی بیداری پر قوی ہو نیند کم آتی ہو
سن اول مین بالونکے نکلنے مین جلدی ہو اور بالونمین مضبوطی اور سیاہ رنگ ہونا گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلدی آجانا اور سر کا لمس گرم رہتا ہو اور
سر مین خشکی کے ساتھ سرخی نمایان ہو اور آنکھون مین بھی اسی طرح خشکی اور سرخی نمایان ہو اور اونمین بناوٹ اور اظہار اور جلدی اونکے وقوع مین کرتا ہو
فہم اور یادداشت مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ مین سرعت کرتا ہو - دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہین کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ
دور نہو یعنے حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہو اوسوقت رنگ چہرہ کا خوش نما اور رگین نمایان ہونگی اور لمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہون
اور نضج یافتہ اور بال بہت سپید سے مائل بہ شقرت صلع جلدی عارض نہوگا - گرم اور تر ہو جانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہو جاتا ہو - اور اگر
حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور ہو ایسا دماغ سقیم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنیوالا انکا یا ت
اور ایذا ہا سے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ مین پیدا ہونگے حواس اس
شخص کے ثقیل اور مکدر آنکھین دو لون ضعیف نیند پر صبر نکرسکیگا خوابہاے پریشان دیکھا کریگا - بارد یابس مزاج دماغ کے دلائل یہ ہین
کہ سر کا لمس سرد ہو رنگ اوسکا بجھا ہوا رگین سر مین اور آنکھون مین پوشیدہ بال اوسکے دیر مین نکلین رنگ بالونکا اصہب ہو صلع دیر مین
پیدا ہو خصوصاً اگر یبوست اوسکی برودت پر غالب ہو برودت سے اوسکو ضرر پہونچتا ہو بشرطیکہ ملوحت اور بورقیت نہو حواس اوسکے جوانی مین
صاف ہون جب سن اوسکا زیادہ ہو جاے جلدی ضعیف ہو جائیگا اور پیری آجائیگی اور تشنج کے آثار ظاہر ہو جائینگے اور تعفن اور تقبض
اطراف سر مین بھی جلد ظاہر ہوگا یعنے جھریان چہرہ پر جلدی پڑین گی اور تشنج خشکی اسکو جلدی آجائیگی صحت جسمانی مین اسکے اضطراب ہوگا
کبھی تو اسکا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوے اور کبھی برخلاف اسکے سر بھاری اور مسامات بند - بارد رطب مزاج کے دلائل یہ ہین
کہ نیند ایسے آدمی کو زیادہ آتی ہو اور گہری نیند سے سوتا ہو حواس اسکے ردی اور خراب ہوتے ہین کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہو سر سے اسکے
فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہین اور بطور صلع یعنے دیر مین بالونکا گرجانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہو اور نزلات مین جلدی گرفتار ہو جاتا ہو بھی
اسکی علامت ہو - اور ورم وغیرہ کے دلائل کو مفصلاً ہم آئندہ ذکر کرینگے

فصل پندرھوین علامات امراض سر کے

ہر ایک مرض کے علامات جو اہم ہیں بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باب اور اسکے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب گذرا ہی بمنزلہ نتیجہ کے ہیں اون اصول اور قواعد کلیہ کے واسطے
جو احوال سر جو استدلال کے واسطے ہم نے لکھا ہی اور واجب ہی کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہیں تاکہ ہر باب مرض مین انکا اعادہ اور مکرر بیان کرنیکی
حاجت نرہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہین سب جگہ یہی قواعد اور انکے نتائج کا لحاظ ہو سکے - پھر ہم اگر کسی جگہ کسی قاعدہ کا اعادہ
کرینگے تو اوس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اور کیفیت رجوع کرنے کی طرف انھین قواعد کلیہ کے اور ابواب مین جو آئندہ آتے ہین
کہ جنھین ہم نے اختصار کیا ہی اونھین قواعد پر جنکو اسی باب مین ذکر کیا ہی - اسی طرح واجب ہی کہ طبیب اپنے نفس کو اس بات کا خوگر کرے کہ قوانین کلیہ
کی طرف رجوع کیے - ما سوا ت جزئیہ مین امراض سر کے - سوا ان قواعد کلیہ کے جنکو ہمنے قوانین کلیات کے باب مین بیان نہین کیا ہی اور خاص اونکا بیان
کرنا ابواب امراض جزئیہ مین واجب تھا - علامت سوء مزاج حار بلا مادہ کی یہ ہی کہ اوسمین التہاب اور گرانی کا نہونا دلیل ہوتا ہی اور سہر اور قلق حرکات مین
اور تشویش تخایل یعنے پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا - آنکھونکی سرخی اور مبردات کے استعمال سے نفع پانا اور مسخنات سے ضرر پہونچنا
علامت سوء مزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہی کہ برودت کا سر مین احساس ہو اور گرانی سر مین نہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سپید اور آنکھ کا بھی رنگ
سپید تخیلات مین کمی ہو جنبش کی طرف میلان طبع زیادہ ہو مسخنات سے نفع پہونچے اور مبردات سے ضرر پیدا ہو - علامت سوء مزاج یابس بلا مادہ کی سر مین
سبکی ہو استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہون نتھنے خشک رہین بیداری کی زیادتی اور غلبہ رہے - علامت سوء مزاج رطب بلا مادہ کے کسل
اور فتور یعنے سستی رہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہین اونھین کمی ہو خواہ اعتدال اونکی مقدار مین ہو اور نسیان مین افراط
اور نیند کا غلبہ - امزجہ مرکبہ کی علامات یعنے وہ امزجہ جنکا سوء مزاج مرکب بلا مادہ ہو یہ ہی کہ دونون مفرد سوء مزاج کی علامات کو ملا کر اوسکی شناخت
کرین - حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سہر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہی کیفیت
مشابہ اوس مرض کے پیدا ہوتی ہی جو بنام جمود مشہور ہی اور بیشتر اسی طرف انجام اسکا ہو جاتا ہی - رطوبت کا غلبہ اگر حرارت کے ہمراہ ہو اوسپر
استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہی مگر یہ نیند ایسی نہین ہوتی کہ زیادہ بنیکی آئے - اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو تو نسیانی کا غلبہ ہوگا
اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہوں اور ہم بیان کر چکے ہین اونکو بڑھا لینا چاہیے - مواد صفراویہ کے غلبہ کی علامت یہ ہی
کہ ثقل اور گرانی ہو مگر بافراط نہو اور لذع اور التہاب اور احراق شدید ہو دونون نتھنے خشک رہین اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور چہرہ کی
زردی اور آنکھین بھی زرد رہین - دموی مواد کے غلبہ کی علامت یہ ہی کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے ضربان بھی رہتا ہی اور چہرہ
پھولا ہوا اور آنکھین بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہین اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہی رگین بھری ہوتی اور اوبھری ہوتی اور سبات بھی رہتا ہی - علامات
مواد باردہ بلغمیہ کے یہ ہین کہ برودت محسوس ہو اور ایذا اسکو پہونچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہو جاے چہرہ اور آنکھ کی رنگت مین
سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر مین محسوس ہو مگر یہ گرانی مادہ بلغمی کی زیادہ ہوتی ہی اور اسکے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات اور
نسیان بھی ہوتا ہی اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ مٹی ہوتا ہی اور زبان کا رنگ بھی اسیطرح کا ہوتا ہی - علامت مواد سوداویہ کی یہ ہی کہ گرانی کم ہو اور
بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضا سے بدنی مین ہو - علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم ہونا اور
ثقل اور ضربان اور درد اسقدر کہ آنکھونکی جڑون تک پہونچتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہی اور آنکھین ابھر آتی ہین اور اختلاط
عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنے گرمی نبض مین ہوتی ہی - پھر اگر یہ ورم نفس جوہر دماغ مین نبض مائل بطرف موجیت کے ہوگی اور اگر
ورم حجابہاے دماغ مین ہو الم اور ایذا زیادہ ہوگی اور نبض مائل منشاریت کی طرف ہوگی - اور اورام بلغمی کی علامت نسیان اور سبات اور گرانی کی

کثرت اور نبض موجی اور رحم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہبج — اور اورام سوداویہ کی علامت سہر اور وسواس جیسکے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت — اور ہم نے
اس مقام پر اون دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو از قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور نہ علامات خلط غالب کے ذکر کرنے کے لائق
تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور مادی امراض کے ہین جو بشرکت پیدا ہوتے ہین فقط اسی نظر سے ہے کہ ہم نے انکا ذکر کیا ہے
اوس بیان پر جو انھین علامات کا باب صداع مین بخوبی کیا ہے پس لازم ہے کہ اوسی جگہہ بغور اور تامل دیکھا جاے کہ وہی مقام مناسب اور لائق ذکر انکا ہے
— اب لازم ہے کہ ہم اور ابواب کی طرف رجوع کرین

فصل سوم قوانین علاج کا بیان

ہم جس وقت ارادہ کرتے ہین استفراغ کسی مادہ کا
کرین اور اوس جگہہ دلائل سے یہ ثابت ہو جاے کہ خون کی کثرت ہے اور اس خون مین کسی طرح کا نقصان نہین ہے — اور کوئی مادہ کیفی نہو تو ابتداء علاج ہم سر
کی فصد سے کرتے ہین اور سر کی اون رگون سے فصد کھولتے ہین جنکو فن کلیات کے باب فصد مین ہم نے بیان کیا ہے جیسے عرق جبہہ اور انف یعنی پیشانی اور ناک کی
رگ اور اطراف گوش کی رگین اور واجب ہے کہ ان رگونکی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد مین ہو یعنی اپنی طرف کے درد مین بائین طرف کی
فصد اور بالعکس پھر اگر امر عظیم ہو یعنی مرض مین شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو تو دونون طرف کی فصد بھی کر دیتے ہین — فصد کی طرف ہماری توجہ
زیادہ ہے باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہین ابتدا گو ہو واسطے ہوتی ہے کہ فصد استفراغ کلی ہے اور مشترک جمیع اخلاط کے واسطے ہے — پھر اگر فقط
خون کا ہے فصد تمام ہی کافی ہو جاتی ہے — اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہے نظر کرینگے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہے تو اون کا تنقیہ عام سے استفراغ کرینگے اور اسکے بعد
تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کرینگے اور استفراغات کی تدابیر جو مختص تنقیہ دماغ ہین اونھین سے [illegible]
ہرگز نکرینگے مگر بعد استفراغ تمام بدن کے اگر تمام بدن مین خلط غالب ہو اور یہ تنقیہ عام یا خاص اوس وقت ہم کرتے ہین جب معلوم ہو جاے کہ خلط مین نضج
آچکا ہے اور نضج کی شناخت اون رطوبات کے مشاہدہ سے کیجاتی ہے جو خارج ہوتی ہین کہ نہ زیادہ رقیق ہون اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھے
ہون — اور اگر مرض اپنے زمانۂ منتہی کو پہونچ گیا ہو اور ہمنے پیشدستی مادہ کے انضاج مین کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانہ منتہی کے مرخیات اور نطولات
اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کر چکے ہون ایسی صورت مین استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کرینگے بشرطیکہ ہمکو پھیپھڑے کے [illegible] کا خوف نہو
اور نوازل جو مشترک غرغرہ سے ہین از قسم خلط لاذع نہون اور نہ از قسم خلط حادہ کے ہون اور نہ وہ آدمی جو مریض ہے امراض [illegible] مبتلا ہو سکتا
زیادہ قابل ہو اور اوس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے پھیپھڑے کی حفاظت خراب شئے کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہے کہ سر کی حالت ایسی
ہو کہ اوسکا اہتمام زیادہ ضروری ہو بہ نسبت پھیپھڑے کے — ایضاً ہم مشمومات اور سونگھانے کی دوائین جو مفتح ہون اور جن سے چھینک پیدا ہو آئے اور سعوط
یعنی ناس اور نطولات یعنی سر پر تریڑے کا بھی استعمال کرتے ہین تاکہ مواد سر سے کسی اور طرف منجذب ہو جائین — اکثر ہم سر منڈانے کے بعد سر پر ایسے ادویہ کا
لیپ کر دیتے ہین جو مسہل اوسی خلط کے ہون کہ سر مین موجود ہے جس وقت ہمکو ان ضمادات سے فاسد کر دینے مزاج دماغ کا خوف نہو اور ہمکو امید اسکی
کہ مادہ نضج پا چکا ہے اور اب اوسکا منفع ہونا آسان ہے اور ان شروط کے بعد پھر بھی ہمکو استفراغات باردہ صناعیہ مین اسکا بچانا ضرور مدنظر رہتا ہے
کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس نہو جاے یعنی ایسا نہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رک رہے اور اس غرض تک پہونچنے کی
تدبیر جاری یہ ہے کہ پہلے ہم تلیین اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کرکے بعد ازان استفراغ مادہ کا کرتے ہین اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے
کر چکے پھر اوسکے بعد ملین ادویہ کا استعمال کرتے ہین — اور ہم مریض کو جہان تک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہین کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ
یا خطرا ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہے اور بعض اوقات مین بدون ایسے ادویہ مسہلہ حارہ دینے کے چارہ نہین ہوتا جیسے ایارج اور [illegible]
[illegible] ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسے ادویہ کے ہم خوف کرتے ہین کہ سوء مزاج حار باقی نہ رہ جاے بلکہ ہم کوشش کرتے ہین

کہ ہرگز ہرگز گرمی ادویہ کی باقی نہ بچ جائے اوسکا تدارک ہم اسطرح کرتے ہین کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب مسہل ہوچکے تو غرغرہ وغیرہ کراتے ہین پھر ضماد ایسے لگاتے ہین جو حرارت ادویہ کو دفع کردیوے - اور ان ادویہ مسہلہ کے استعمال مین ہم یہ احتیاط کرتے ہین کہ مریض سے جب پورا اطمینان ہوجائے کہ وہ ایسے مسہل اوسے دیجائینگی اوس سے ضرر اوسکو اسہال ہوگا اور اور استفراغ مادہ موذیہ کرینگی - تاکہ یہ دوا ایسی نہو کہ اسکا کھلانا پلانا ایسے مریض کو سبب اوسکے ہلاک اور فساد کا ہو - پھر اگر اخلاط مین نضج نہو تدبیر انضاج ہم کرینگے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اوسکی نضج پانیکی ہے پہلے اوسی کا استعمال کرینگے چنانچہ اوسے ہم آئندہ بیان کرینگے - اور اگر اخلاط موذیہ سر مین کسی عضو سافل سے صعود کرکے آتے ہون خواہ تمام بدن سے وہ بخارات صعود کرکے سر مین پہونچتے ہون اونکو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہین مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہون حقنہ اور حمولات کا استعمال ہم کرینگے اور اطراف بدن کی بندش ایسے کرینگے عضو سافل یا ران کی بندش ضرور کرینگے اور اوس عضو خاص کا استفراغ کرینگے جس سے کہ صعود مادہ کا سر مین ہوتا ہے مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا بطرف سر کے ہوتا ہے معدہ ہوا یا پیٹ تو قے کرانے اور اگر طحال ہو پس جو دوا کہ مسہل مختص بہ طحال ہے اوس سے اور اسیطرح جو عضو ہوا اوسکی وہی خاص دوا تجویز کرینگے جو اوسی عضو سے مختص ہے - یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہین در بارہ مواد امراض سر کے - اور جو مادہ کہ استفراغ اوسکا کیا جائے اور بوجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہوا اوسکا علاج ہم بالضد کرتے ہین منجملہ اوس مقام کے جہان مواد مختلفہ از قسم رطوبات کے سر مین مشترک ہوتے ہین وہ جگہ ہے جو برابر اصحاب کی کے لیئے جو لوگ داغ لگانیکے ذریعہ سے علاج کرتے ہین کہ کنارے کی انگلی اور کلمہ کی انگلی یعنے خنصر اور سبابہ جتنی جگہ کو محیط ہوا اسطرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی انگلی کو رکھکر دوسری انگلی کو گردش دین جہانتک یہ انگلی سر کو چھووے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے - یا ایک ایک ڈوڑا جسکا طول کان سے دوسرے کان تک ہو یہ ڈوڑا جہانتک سر کے مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترک ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈ ڈالین - اب لازم ہے کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کرین - خون کا مادہ اگر تمام بدن مین ہوا اور سر مین بافراط یہ مادہ حاصل ہوگیا ہو اوسوقت فصد سر رگ کی کھولنی چاہیے اور اگر ابھی سر مین یہ مادہ پیدا نہوا ہو مگر قریب ہے کہ حاصل ہو جائے گویا طریق حصول مین آچکا ہو اوسوقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے - اور اگر خوف حصول مادہ کا ہو قبل اسکے کہ حاصل ہوا ہو مثلاً جذب اخلاط گردش کے مقامات مین سر کے ہوا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے یا ضربہ وغیرہ کے سبب سے اوسوقت باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنے کا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق مین حجامت کرنی چاہیے اور یا فدکی رگ کی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونو مین مشترک ہے اوسکی فصد کرنی چاہیے - اور اگر ارادہ یہ ہو کہ دونون عضو کا استفراغ کیا جائے اور مادہ بھی دونون عضو مین پہونچ گیا ہو یعنے سر مین اور عضو مشارک سر مین مادہ پہونچ گیا ہو - اور اگر ارادہ جذب مادہ کا کسی خاص جانب مین ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اسکے ہمراہ مطلوب ہو اوس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو متقدم کے مشارک ہو مرض ہذا مین اور یہ جذب مادہ خلاف جہت اسمین واقع ہونا چاہیے - پھر جسوقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اینکہ خون اول ہی مرض سے فقط سر مین ہو پس جو مرض کہ جابجا خارجہ قحف سے ہو جیسے امراض جزئیہ کے ابواب مین ہم ذکر کرینگے یا اینکہ درد محسوس ہو قریب شئون اور درزون کے اور ارادہ طبیب کا یہ ہو کہ علاج خفیف کرے اوسوقت حجامت قریب نقرہ اقفا اور رگ پا کی کرنی چاہیے - اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہوا اور امید اوسکے کھچ آنے کی بطرف خارج قحف کے نہو اوسوقت پیشانی کی رگ کی فصد کیجائے - اور اگر درد پس سر مین ہو بعد اخراج خون کے جس طرح سے ہو یعنے فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ مستفرغہ یعنے مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین ہلیلہ اور عصارہ ہاے فواکہ داخل ہون اگر انکی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہاے مناسبہ کا استعمال کیا جائے - اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دموی مثلاً اوسوقت وداج کی فصد کرنی چاہیے منضجات کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس امہات ادویہ جو انضاج مین بلغم کے مستعمل ہوتی ہین انکا عام اثر یہ ہونا چاہیے کہ اونمین تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مرزنجوش اور ورق غار اور شیح

اور شیطرج اور افتیمون اور بابونہ اکلیل الملک شبت بسفائج افتیمون اور یہ دونون پچھلی دوائین مادہ سوداوی سے زیادہ تر خصوصیت رکھتی ہین اور
حاشا اور سعفا اور فوتنج اور زوفا اور سداب اور بہ نجاسف اور جسقدر کہ ادویہ تحلیل اور انضاج کی جداول اور نقشہ جات مین کتاب ادویہ مفردہ کے لکھی ہین
اور دوسرے حارہ سے - پھر اگر تحصیل تدبیر یعنے انضاج کا پیدا ہونا مادۂ بلغمی اور مادۂ سوداوی مین مختلف ہوسے اور جسطرح جیسے کرنا چاہیے جسکو آیندہ بیان
کرینگے - اور یہ ادویہ منضجہ واجب ہیکہ انکے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے جائین بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے اور کمیت اوسی
مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہو اور کیفیت بھی اوسکی شدید ہو اور یہ حارہ کو ہم قوی کرینگے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوائین لگے جیسے عاقرقرحا
اور فربیون وغیرہ - ہان اگر غلیان مواد کا خوف ہو اور یہ امر اوسوقت ہوتا ہے جب مادہ کثیر ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہوا اوسکا حجم بڑھ جائیگا
اور تمدد ومولم یعنے کھچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہے پیدا کریگا اور ورم بڑھائیگا پس ایسے وقت مین واجب ہیکہ ہم استفراغ شروع کردین اور تھوڑا
مادہ خارج کرکے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کرین - نہایت اصوب تدبیر انضاج مین اخلاط خام اور نرم کنندہ یہ ہیکہ علاج اور تدبیر ضماد کی اور یہ بمنزلہ
التسخین سے ہو اور بند ہو یعنے آرام دہی اور تعصیب یعنے بندش پٹی کی کرین تاکہ باسانی نضج پاجاے - اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت مین ضعیف ہو
اوسوقت ہم اقتصار انھین ادویہ پر کرینگے جنمین زیادہ گرمی نہو اور لطیف حرارت انکین درجہ اولی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور کیفیت مین متوسط
ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کرینگے - اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار نکرینگے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہان تک بڑھائینگے جبتک تخفیف
مادہ کی زیادہ نہو جاے خصوصًا اگر سودا غیر طبیعی ہو بلکہ احتراقی ہو یا مادہ سوداوی کے انضاج مین ہمکو حاجت بطرف تلیین اور ترطیب کے بالضرور
ہوتی ہے پھر اوسکے بعد ایسے منضجات محللہ جسکی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہیکہ ادویہ بلغمیہ مذکورۂ بالا کو جو زیادہ قوی نہون
اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو تقطیع اور تحلیل کرین ملاکر استعمال کرین جو مادہ گرم ہے اوسکا انضاج یہ ہیکہ قوام اوسکا مجتمع ہو اور تفتیح اور تقطیع بھی کیجاے
اور یہ فائدہ ان سرد دواؤن سے حاصل ہوتا ہے جو مرطب بھی ہون اور انمین جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ مگر دودہ کا استعمال
اوس شخص کے واسطے مضر ہے جسکے دماغ مین ضعف ہو اور درد سر قوی ہو اور منضجات بھی وہی مستعمل کرنے چاہئین جنمین یہی شرط پاے جائین اور جوشاندے
ایسے استعمال کرنے چاہئین جنمین برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصی الراعی یعنے لال ساگ اور تمام ترکاریان سرد جوش دی گئی ہون اور کل اشیا
ادویہ مفردہ کی جداول اور نقشون مین لکھی ہین وہان سے ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان ادویہ کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہے اگر مادۂ مذکورہ
مین کسیقدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہو اور مرکوز خاطر یہ ہو کہ بیدار نرہے پوست خشخاش کا اضافہ
کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ سرکہ جمیع مواد سے خصوصیت رکھتا ہے اور اوسکی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانے سے ٹوٹ جاتی ہے اور باوجود زائل ہونے تیزی کے قوت
غوص اور سرایت کرنے کے جو سرکہ مین ہے باقی رہتی ہے اور جن ادویہ کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہے اونمین یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
بسبب بخوبی کہ اندر بدن کے غواص ہو جاتی ہین یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہے کہ مادۂ گرم کے انضاج وغیرہ مین سرکہ یا اور دوسری
چیز کو اختیار کرنا چاہیے گرم روغن جسقدر کہ قرابادین مین مذکور ہو چکے ہین اور جنکی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہے خواہ گرم گیاہ سے
وہ روغن طیار ہون وہ سب مادۂ بارد کے انضج مین بکار آمد ہین اور اگر برودت مادہ مین شدید ہو خواہ کمیت اور مقدار زیادہ ہو کہ اونکی
تحلیل دشوار ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو صموغ یعنے گوند کی چیزون جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزون جو افاویہ کہلاتی ہین مثل لونگ
وغیرہ سے طیار کیا جاے اور روغن بان اور زنبق اور نرگس اور سوسن اور زعفران اور فار اور مرزنجوش اور ناردین اور زیتون
جنمین سداب رطب یعنے ہری تلی جوش دی گئی ہو اور ترفو فیخ باہم اسویا اور بابونہ بگایا گیا ہو خواہ اور ایسی چیزین جو قرابادین مین بیان

ہوتی ہین اور نفط بھی یہی خاصیت رکھتا ہی مگر نفط سپید چونکہ زیادہ لطیف ہی بہت جلد تحلیل کرتا ہی اسوجہ سے طلا اور مالش مین اوسکا نفع زیادہ اسقدر نہین ہی
جیسا لائق اوسکی قوت کے ہی ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہین اور اوسکو بجانب مخالف جذب کرکے بھی اوسکے جوش اور تیزی اور ضرر کو
دفع کرتے ہین اور جذب بجانب مخالف یہ ہی کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی طرف اوس مادہ کو جذب کرتے ہین اور جذب بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی اعانت ہوتی ہی
کہ ہاتھ خواہ پاؤن کی مالش نمک اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کے کرین ایسے وقت یعنے جسوقت تدبیر اصلاح خواہ دفع مادہ کا
ہم کرین اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جاے وہ ریاضت ایسی ہوتی ہی جسمین سر کو ہرگز حرکت ہمراہ بدن کے نہونے پاے اور فقط نیچے کا بدن متحرک ہوا اور یہ
ریاضت ایسی ہی کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چمٹے اور لپٹے کہ اوسکے بدن کے اوپر کا اعضا متحرک نہونے پائین اور فقط پاؤن کو
ہلایا کرین اور لعب ریاضت کا پاؤن کو پہونچایا کرین اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو۔ اطراف کی مالش اور اونکا اوپر سے نیچے تک مضبوط باندھنا بھی
یہی فائدہ رکھتا ہی خصوصا بوقت غذا دینے کے کبھی فقط سر کا تنقیہ ریاضت خفیفہ سے کیا جاتا ہی جیسے مالش اور دبانا بدن کا خواہ مشت مال کرانا خواہ سوتنا وغیرہ —
استعمال حبون کا سر کے خاص تنقیہ مین داخل ہی جیسا آخر لیثر غس مین کیا جاتا ہی جو تدبیر دونون فائدہ پر مشتمل ہی کہ اوسکا امالہ اور استفراغ صحیح
سے ہو جاتا ہی وہ یہ ہی کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کرین اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کرین بہ طبق مادہ اور قوت مریض کے اور
سب اقسام تدابیر قرابادین مین مذکور ہوچکین جو مسہل ایسے ہین کہ اونسے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ حب ایارج اور
حب قوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کرین اور یہ دوائین اخلاط سوختہ کے مناسب ہین جس پر غلبہ مرار کا ہوا اور باوجود غلبہ مرار کے وہ
مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جسمین صفرا بھی شریک ہو اور اس سبب سے زیادہ خصوصا نہ صبر یعنے ایلوا کا ہی جو آب کاسنی اور شربت فواکہ اور شربت
بنفشہ سے ملا کر طیار ہوا اور جوشاندہ املاس وغیرہ کا اور اونکی تقویت سقمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور خلو اوسکا تپ سے خواہ تپ کا بدن مین
ہونا اور بموجب سن اور قوت کے لیس یہ دوائین اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہین ایارج ارکاغانیس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور
ایارج جالینوس اور وہ حب جو لاجورد اور خربق سے بنائی جائین جیسا ہم ذکر کرینگے اخلاط غلیظ اور سوداوی کے واسطے مناسب ہین اسیطرح
جس دوا مین اسطوخودوس شریک ہوا اور ایسے مواد کے مناسب ہی کہ سکنجبین اور تخم ترب اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائین اور خواہ اور ادویہ
جو اخلاط غلیظ اور بالزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کردیتے ہین جسکی صفت ہم کرچکے ہین اور اون سب کا بیان قرابادین مین بہ تفصیل ہوچکا ہی بالجملہ
ان دواؤنکے بھی چند طبقات ہین پہلے طبقہ مین وہ دوائی جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور چند بدرقہ سے مرکب ہو اوسکے بعد طبقہ حبوب
لبابہ کا ہی اوسکے بعد ایارجات اوسکے بعد دونون خربق یعنے سیاہ کنکی واسطے خلط سوداوی کے اور سپید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال مین
احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا سے ابتدا کرنا واجب ہی تنقیہ مین اور بتدریج دواے قوی کا استعمال کرنا چاہیے تا اینکہ حال مرض کا جانا جاے
کہ زائل ہوگیا یا ابھی باقی ہی تنقیہ مسہل سر کے تنقیہ کے واسطے شبیارات جو حب کبار سے بنائے جاتے ہین تاکہ تھوڑا سا وزن دوا کا فعل اسہال بقوت
کرے اور دیر تک ٹھرنا اوسکا مضر ہوا اور مکروہ دوا اندر جاے اور اوس دوا کو استعمال کرکے سورہین تاکہ حرکت اور بیداری سے اوسکا فعل باطل ہوجاے
اور گویا قانون اور خمیر اوسکا صبر اور ایارج ہی اور بعد اسکے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کیجاتی ہی اور اہلیلہ بایں غرض شریک کرتے ہین کہ بخارات
حادہ معدہ سے اوٹھکر دماغ تک نہ پہونچیں۔ اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کے واسطے شبیارات کا استعمال کیا جاے سقمونیا وغیرہ بھی شریک کرلیتے ہین
اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دواؤن کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہی اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے ماتحت ہین
باخراط معدہ مین مواد ادویہ کے زیادہ معدہ مین ٹھرانے اور زیادہ ہیجان مین لانے سے مادہ کے احتراز کرکے اسقدر ٹھرنے والی دوا کا استعمال

ہوتی ہیں کہ جو تمام اور کمال تنقیہ سے قاصر ہے اور اگر اسہال بلغمی کا اخراج کا اعتبار ہو تو اسکا مطبوخ حنظل اور زنجبیل سے استعانت کرینگے اور تربد اور اسطوخودوس کو شریک کرینگے اور اگر اخلاط سوداوی کے اخراج کا تعین ہو تو اسکا مطبوخ تھوڑا سا ہو اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کر لینگے اور ایسے حبوب کے بہت سے نسخہ قرابادین میں مذکور ہیں اور انکے منافع اور اختیار کرنا ایسی مقام پر مناسب ہوگا اور حبوب اور ادویہ کی اور یہ حقنہ ہیں اور تنقیہ اور تقویت کا استعمال اور اگر اخلاط اسکے استفراغ اور تنقیہ ہیں غرغرہ کا استعمال بخوف نزول اور ہوا اسکے اطراف سینہ کے مناسب نہیں کرینگے اور آمیزش ان ادویہ کے مدت اونکی اور زیادہ ہو جاتی ہو اگر چہ ادویہ لطیفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہیں اور معتدل مزاج کی وجہ سے کچھ اثر مرتب نہیں ہوتا اگر غرغرہ کے واسطے مستعمل ہوں اگر اصلاح کی کوئی دوا اس قسم کی سیتھد نافع ہو تو سکنجبین عنصلی ہمراہ کاسنی کے خواہ سکنجبین عنصلی بلیغ سے مقوی بنایا اور آب لیموں اور زلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور نیلوفر کے بنائی جائے خواہ اور چیزیں جو قائم مقام انکے ہوں اگر اخلاط حاری تحلیل طلب ہوں غرغرہ سرکہ اور یہ ہے خواہ سکنجبین سادہ اور سکنجبین عنصلی ہمراہ پانی کے کرنا چاہیے اور اس ہوا کو مقوی بنایا اور تھوڑے سے تربد سے قوی اسکے استعمال کریں اور زیادہ مناسب نہیں ہو اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہوں ان ادویہ حنظل اور زنجبیل اور اسطوخودوس اور تربد اور ایارج ارکاغانیس اور قسطوس کا اضافہ کرتے ہیں اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل کی ایسے ادویہ کے عاقرقرحا اور فلفل مع مصطگی کے جو واسطے تقویت دماغ کے اور یہ کے شریک کی جاتی ہو اگر اخلاط کی قوت میں شدت ہو اسطرح کبھی عاقرقرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور قسط تلخ کی مانند مویزمنقی وغیرہ بھی چبائے جاتے ہیں چھینک لانے والی دوائیں جنکو عطوسات کہتے ہیں اخلاط ادسی کے واسطے ہیں کبھی مقوی بنایا بھی شریک ہو اور نقاع ترش کا سونگھنا بھی لیکن اوسکی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کے واسطے کندش جیسے نکچھکنی اور فلفل اور پیاز اور لہسن اور خرف اور رائی اور گرم مزاج کے واسطے تخم پیاز خواہ اور چیزیں قائم مقام اسکے ہیں اور کبھی ان دواؤں کی ترکیب سے ضمادات اور طلا بنا کے کنپٹی پر رکھے جاتے ہیں ناس کی دوائیں چند قسم کی ہیں بعض ادویہ مقوی ہیں اور ترطیب مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت اگر استعمال ہو تو اسکا واسطے تقویت کے کیا جائے اسکا استعمال بتدریج کرنا چاہیے خواہ روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ اگر زیادہ بخارات کا معدہ ہو پس جو ہر خلط میں تامل کرنا چاہیے جو معدہ میں پیدا ہوا ہو اور اوسکی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ میں آیندہ مذکور ہونگے اور اوسکے استفراغ کا طریقہ بھی ذہن سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اوسکے بخارات تسکین اور اوسکے ریاح محقق یعنے بستہ ہوں اوس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جسمیں شبیہ اور افتیمون اور حاشا وغیرہ ہو اور یہ جو مقامات مناسب میں اسی مادہ کے مذکور ہیں اخل ہوت اور روغن یاسمین اور غار مرزنجوش کا ٹپکانا کان میں بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مرارہ کے صعود کا منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھتے ہیں ترش فواکہ کا کھلانا اس مراد کو پوری کریگا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور ترش خصوصًا بعد طعام کے اس فائدہ کے واسطے کھلانا چاہیے سدہ ناسے دماغ کا معالجہ ایسے نطول اور تکمید لیسے ہمیشہ کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کریں اور ترٹیرا دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی گرایا جائے کسی غرض کے واسطے ترٹیرا کیوں نہ دیا جائے ایسے ترٹیرے کی قوت غوص اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو بوقت ترٹیرا دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تاکہ پانی کی دھار یا فوخ اور سر کی گدی تک پہونچے پشت سر کے اور یہ جہان سخت ہڈیاں ہیں سدہ کا معالجہ چبانے والی ادویہ اور حبوب اور شبیارات سے

بھی ہوتا ہے اور محلل روغن سے بھی علاج سدد کا ہوتا ہے اگر سبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہون پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کرکے بعد ازان روغن
بادام شیرین خواہ بادام تلخ ایسے جوشاندہ مین جسمین آب اصول اور حلبہ یعنے میتھی اور قردمانا وغیرہ جوش دیا گیا استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر بھی
سبکے ہمراہ بھی مناسب ہے اور ورام گرم کا علاج یہ ہے کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزون سے چاہیے جو حرارت کو فی الحال دفع کرین اور روغن مذکورہ جو ہین
کر انکو سرکہ اور گلاب مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم گرم مین درد شدید ہو اوسوقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہے اور ایسے اورام
مین روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہے مگر زائد مقدار مناسب نہین ہے اور اونمین تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت ملاکر پیشانی اور سر مین لگایا جائے
اور آب کو سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف مامیثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر وغیرہ اور وہ جوشاندے جنمین قوابض بارد ہون استعمال
چاہیئین اور گرم سے قوی قابضات ایسے جنمین ترکیب ہوا زروے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائین کہ اونمین بہت تسکین ہے
اونسے پرہیز کرنا لازم ہے کہ اونکے اجزا خشخاش اور افیون وغیرہ ہون مگر جسوقت کہ ایسی دوا کی حاجت شدید ہو خواہ درد بشدت ہو اور بیداری
قوت مخدرات کی اکثر باطل ہوجاتی ہے نطول کے طور پر اگر مستعمل ہو تو کرانا امراض سر کے معالجہ مین کچھ مفید تدبیر نہین ہے ان اگر شرکت معدہ
ہو اوسوقت عمدہ تدبیر اسی سے تو بھی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ صداع یعنے درد سر کی حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہے اسلیے کہ قولنج کبھی اسدرجہ شدت کو پہنچتی
کہ ہلاک کردیتی ہے اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہین ہوتا ہے اگر مواد مین حرارت زیادہ ہو استعمال آب خوا کہ مذکور ہوا کرکے پھر منضجات کا استعمال
کرنا چاہیے جو واسطے مواد حارہ کے بیان ہوچکے بعد ازان ایسی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جنمین تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جسمین کشنیز
اور بنفشہ اس جوش دیے جاوین اور روغن بابونہ تازہ تنہا خواہ روغن گل ملاکر پھر جب حدت مرض اور قوام مادہ اور بہ عایت قریب ہونے مرض کے منتہی سے
خواہ حدوری اوسکی زمانہ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازان وہ جوشاندہ جسمین بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرفس اور تخم رازیانہ
اور میتھی اور خطمی اور اکلیل الملک اور اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہے استعمال کیا جائے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ تا اینکہ تحلیل مواد کا
ہوجائے اور ایسے اورام سے ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری جو بحسب مادہ کے ہین وہ ان تدبیرات سے پہلے کرلینی چاہئین جیسے سرسام
صفراوی ہوا اوسکی غذا اور ہیں چیزین ہین کہ جو سبک اور تر ہون اورام بارد ہونکے معالجہ مین مثل اور اورام کے ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے اور
اونکی دوا مین وہ شے مستعمل کرنی چاہیے جسمین روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور مقل وغیرہ ہو اور وہ پینے کی دوائین جو مشہور ہین
کے نام سے اور ابتدا مین رادعات مین سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اوسمین ملطفات کی شرکت ہو جیسے حاشا اور مرزنجوش اور جند بیدستر
ہو واحد لقدر تین ماشہ کے خصوصا فرفیون لیکر عجب کے واسطے بعد ازان وہ منضجات جنمین ارخا اور تدریج تحلیل بھی ہو جسکا بیان ہوچکا ہے بعد اسکے
اور قریب انتہائے مرض کے کل اقسام کے اورام بارد مین اور حار مین مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر بارد اورام مین مرخیات تا امساد محلل اشتر کا
استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ از قسم جوشاندہ ہون یا ضمادات خواہ از قسم روغن کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو کسی مرض بادی کی سر مین شکایت
ہو اوسکو شراب اور حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے ضرر پہنچتا ہے اور جیسکے دماغ کے حجاب مین مرض ہو اوسکو سرد پانی سے ضرر پہونچتا ہے فقط سو مزاج کا
معالجہ وہ چیزین جن سے تبرید حاصل ہو بقول اور روغن سر کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور نیلوفر اور بنفشہ
اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور بیشتر روغن بزر البنج کا بھی استعمال کرتے ہین جسوقت درد شدید ہوں
سبب اوسکے جنون سے بہتر وہ روغن ہے جسمین زیت نچوڑ کر زیتون خام سے ڈالا ہو اور اوسمین نمکینی نہو اور جس چیز سے اوسے پھر رد کریں
تے اوسمین زیادہ پڑے ہون اور تر و تازہ ہون سبزہ تر کاری وغیرہ سب کی سبزیات مین مفصل مذکور ہوچکین جیسے کاہو اور خرفہ

تراشنہ کردہ وغیرہ ایضاً برگ بید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ کنوال اور عصی الراعی یعنی لال ساگ اور حی العالم یا آب خیار اور آرد جو ہمراہ سرکہ کے اور
گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور نخلہ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا نخلہ میں ڈالنی نہ چاہیے جو مخدر اور رنگ
روح میں پیدا کرے مگر بوقت ضرورت شدید کے یہ بھی کہتے ہیں کہ سرکہ میں زیادہ تیزی اور تندی نہو اور سرکہ شراب میں ضرر زیادہ ہے ایضاً
نخلہ لعاب اسبغول اور آب کشنیز خشک خواہ آب برگ کشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے ضماد خود دماغ میں جو مقام ٹھیکے کے اوسکے کا ہے لگانا چاہیے نہ
اسلیے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہیں بوجہ پہونچنے دماغ کے اوس راہ سے جو یافوخ میں ہے خواہ بوجہ پہونچنے کے براہ درز اکلیلی کے اگر پیچھے کی طرف پہونچیں اول
تو خاص دماغ میں نہیں پہونچتی دوم جو مقام اوسکے اعصاب کا ہے اونمیں فساد پیدا ہوتا ہے منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہے سرد چیزیں خوشبو سونگھاتے ہیں
اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہیں خواہ ایسی ہی چیزوں سے عرق نچوڑ کر ناک میں ٹپکاتے ہیں غذا ان بیماروں کی مسور اور بیج لیٹے مونگ اور سک جو ایک خوشبو ہے
اور تیجوا خمرا او پالک اور طفشیل یعنے مسور بھنی ہوئی سرکہ میں پکائی جاے اور انہیں قبیل اور غذائیں اور یہی بقول اور ساگ اوسکے بستر بیماری یعنے
بچھونے کے بچھاے جاتے ہیں تاکہ سر دیگر میں سرد بچھونے پر جہاں شاخیں سرد مزاج درختوں کی مفروش اور گستردہ ہوں اوسکی جاے خواب ہوا اور زمین
اجازت دیتا ہوں کہ آب برگ تلسی اور گل حنا بھی چھڑکیں اور مجھے گمان ہے کہ یہ تدبیر صائب ہے کہ مریض کے قریب شاہسفرم سرد پانی چھڑکی ہوئی
رکھی جاے اسیطرح سرد فواکہ اور بیخ لبستہ اور آب لبستہ کے قریب بیمار کے رکھنا نافع ہے اگر اون اورام میں ہمراہ حرارت کے یبوست نہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہے
اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہے امراض دماغی میں اوسوقت طلا اون فواکہ کے پانی سے کرنا چاہیے جنمیں خوشبو قبض کی ہو خصوصا ابتدا کے اورام گرم میں اور سب
مریض اورام دماغی کو حرکت نفسانی سے باز رکھے جائیں اور روشنی کی طرف بار بار دیکھنے آنکھ کے پھیرنے اور چمکتی ہوئی چیزیں اور نقوش نہ دیکھیں
اور سونگھنے کی تکلیف اونکو نہ دی جاے بلکہ اسمیں تخفیف ملحوظ رہے اگر سوء مزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور مشروبات جو گرم دواؤں سے مرکب ہوں استعمال
کرنے چاہئیں اور روغن ہاے جو اوپر مذکور ہو چکے خصوصا روغن سداب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہے مستعمل رہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت
مطلوب ہو فربیون کو اضافہ کریں دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہے اگر سوء مزاج بارد سوداوی ہو اور سوء طبعی خواہ بلغمی ہو اوسکی
تسخین اور ترطیب دونوں کرنی چاہیے اور اگر سودا احتراقی ہو اوسوقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہے اوسکا استعمال نہونے
پاے اور نقوعات و مطبوخات از قسم دوا خواہ روغن کے اور نطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کیے جائیں اور ایسی ہی غذائیں بھی کھلانی چاہئیں پھر اگر
ہمراہ سوء مزاج کے یبوست بھی ہو تدبیر میں ترطیب اور تسخین دونوں کا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جو اوپر مذکور
ہو چکے استعمال کرنے چاہئیں جنمیں نشف رطوبت یعنے رطوبت کا خشک کرنا بھی اور بفایدہ حرارت کا بھی کرے اور ان کا بیان جدا اول اور
نفسو نمین ہو چکا یہ بھی ایک عام قاعدہ ہے کہ جو چیزیں سر پر کسی چیز کی آڑ میں مستعمل ہوتے ہیں یعنے کپڑے وغیرہ میں لگا کر سر پر رکھے جاتے ہیں اسطرحپر
کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جوہر دوا میں فاصل ہوتا ہے جیسا ہمنے بیان کیا ہے اور کسی قسم کے شے لیپے جسمیں یہ تر چیزیں لگائی جائیں اختیار کیجاتی ہے
خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی ہو یا کوئی کپڑا اونی تر کیا جاے کہ اوس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائیں اور اوس تدبیر کا مقام دماغ تک پہونچنے کا مقدم
سر ہو خواہ یافوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہے کہ اوس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نکریں بلکہ سر کو دھو ڈالیں اور خود
اوس دودھ کو اوسی مقام پر جہاں کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اوڑھایا ہے بعینہ باقی نہ رہنے دیں اگر دیر تک باقی رہے گا متعفن ہو جاے گا بلکہ اوس
لخلخہ بدل ڈالیں اور بہتر یہی ہے کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کریں اسیطرح کل ضمادات اور مالش کی چیزیں بعد سر تراشنے کے استعمال
کرنے چاہئیں جن لوگوں کے سر میں بیماری ہو اونکو غذا دینے کا اگر ارادہ ہو پہلے اطراف بدن کی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اسکی

تقویت اروحات سے کرے بعد ازان بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہیے جیسی مقدار رادہ کی ہو اور کیفیت مادہ کی اور اسیطرح اور تدبیر بھی کرنی
چاہیے **مقالہ دوسرا اوجاع سر کے بیان مین** اور اوسکے چند اصناف ہین اور انکے مقالات ہین اور تقسیم انکی فصلون مین ہے فصل پہلی صداع
کے بیان مین صداع سے مراد یہ ہے کہ اعضاے سر مین سیطرح کا الم اور اذیت پہونچے اور سبب اس الم کے پہونچنے کا یا مزاج مین دفعۃً
کوئی تغیر ہوجاے خواہ اختلاف مزاج مین دفعۃ حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضاے سر مین یا انکا تغیر مزاج اور تفرق اتصال
دونون جمع ہوکر سبب الم کے ہون تغیر مزاج کی سو اقسام جنکی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات مین بیان ہوئی الا تغیر مزاج
کا بوجہ رطوبت کے ہو پس مین اسکا اثر موجب اذیت نہین ہوتا اسلیے کہ دماغ اصل مین خود ہی مرطوب ہے ہان اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور
اوس مادے کو حرکت ہوکر تفرق اتصال پیدا ہوا اوسوقت یہ تغیر باعث الم اور اذیت کا ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن مین
بیان ہوچکی اور اوسکے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق اتصال فصل … مین جو حصہ تعلیم اول فن ثانی مین مذکور ہوچکے اور یہ بھی اوسی مقام پر
مذکور ہوچکا کہ دونون اسباب یعنے تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھ ہی اورام مین ہوتا ہے اور اورام کے اقسام بھی حسب تدبیر … مین
سبب مذکور ہوچکے کہ وہ چار قسمین ہین اور یہ سب امور جنسے الم دماغی پیدا ہوتا ہے کبھی خاص جوہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی
رگون مین اور کبھی اون جھلیون مین جو استخوان قحف سے خارج ہین بوجہ اون علائق اور اتصال کے جو سب اعضا کے دماغ مین ہین اور انکی تشریح
مقام تشریح مین بخوبی ہوچکی پھر سبب موذی کبھی ابتدا اوسی عضو خاص مین ہوتا ہے اور کبھی سبب بشرکت دوسرے عضو کے جو اس عضو کا شریک
ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہے کہ پٹھے کی جڑین درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہونچتی ہین جیسے معدہ اور رحم
اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہین خواہ عضو مشارک مین اور دماغ مین رگون کی جڑین موجب اتصال ہوتی ہین جیسے قلب اور جگر اور
طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا مثل اور اعضا کے ہوتا ہے جیسے رحم جو نیچے پٹھے کے موضوع ہے کہ اوسکی آفت دماغ تک پہونچتی ہے خواہ
عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کے گردے سے
اوجاع گردہ مین یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہونچے جیسے حمیات مین اور جو الم دماغ کو فقط بمشارکت اعضا ہوتا ہے اوسکے
دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اوسکے سبب کے ہوتے ہین جو عضو مشارک مین موجود ہے جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت
حدوث الم معدہ کے سر مین بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ انصباب مواد صفراوی کے معدہ مین کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے
انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہے جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ مین ہوگا اوسوقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا
اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہے صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے پس کوئی صداع کا سبب
ایک صنف اسباب بادی یعنے خارجی سے ہوتا ہے جیسے صداع خمار کا جب تک صداع خمار باقی رہے اور اس دردسر کو زیادہ رسوخ اور ثبات
ایسا نہو جاے کہ بعد زوال خمار کے بھی باقی رہے خواہ وہ دردسر جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسے لہسن وغیرہ اور بعض قسم صداع
کی وہ ہے جسکا سبب سابق ہوتا ہے دردسر پیدا اور جب دردسر پیدا ہوجاتا ہے جب وہ باقی رہتا ہے اور اوسکی موجودگی سے پھر صداع بھی
رہتا ہے ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہے بعد ازان خود مستقل مرض ہوجاتا ہے گو اصلی مرض زائل بھی ہوجاے اگر ایسا دردسر
بعد حمیات حارہ کے باقی رہجاے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہے اور عجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہے کہ تمام اوس کمال
مادے کو طبیعت بذریعہ رعاف وغیرہ کے دفع نہین کرسکی خواہ اور امراض پر منجر ہوتا ہے مثل سبات اور سکتہ اور جنون اور استرخا

اور حمیٰ یعنی گرمی اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہے اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہین اسلیے کبھی صداع سر کے
ایک ہی جانب مین ہوتا ہے داہنے خواہ بائین اور ایسا درد سر اگر لازم اور بطور عادت کے ہو اوسکا نام شقیقہ ہے اور کبھی درد سر مقدم سر مین ہوتا ہے
اور کبھی موخر سر مین ہوتا ہے اور کبھی گرد تمام سر کے اور ایسا درد سر اگر لازم اور معتاد ہو اوسے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہین بنظر مشابہت اوس ہتیار
کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہو جاتا ہے ایضاً صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہے کہ بعض قسم کا صداع بہت شدید ہوتا ہے
تا اینکہ اگر درد والا سر کسی لڑکے کے یا نوجوان کے جسکی ہڈی نرم ہے اوسکو پھاڑ ڈالے اور درزون مین شگاف پیدا کر دے اور کوئی درد ضعیف
ہوتا ہے جیسے اکثر لوگ جس مین درد سر میٹھا میٹھا ہوتا ہے اور ضعیف درد کی بعض قسم لازم ہوتی ہے اور ایک قسم غیر لازم ہوتی ہے کبھی حس صداع کا
سبب ضعیف ہے کسی شخص کو عارض ہوتا ہے اور محسوس ہوتا ہے اور بعض کو باوجود اوسکی اذیت محسوس نہین ہوتی ہے محسوس اوسی کو ہوتا ہے جسکا دماغ قوی ہے
اور جسکی حس دماغی ضعیف ہو اوسے ایسے صداع کی مطلق حس نہین ہوتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جسکی حس دماغ قوی ہے اوسے درد سر ادنی سبب صداع
سے پیدا ہوتا ہے اگرچہ وہ سبب کیسا ہی ضعیف کیون نہو اور حاصل یہ ہے کہ دماغ کا سریع القبول ہونا ... یا بوجہ ضعف دماغی کے ہوتا ہے
اور اسکا سبب کلیات مین بیان ہو چکا کہ ضعف دماغ تابع سوء مزاج کے ہے یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہے پس ادنی سبب سے گو خفیف ہو
متاذی ہوتا ہے ایضاً بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہین ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے صداع کی اذیت
اور ضرر رسانی اور ورم پیدا کرنے اعصاب کی جڑون تک پہونچتی ہے پس تشنج پیدا ہوتا ہے خواہ اسکا ضرر معدہ تک پہونچتا ہے پس سقوط شہوت
اور فواق یعنے ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہے یا سوداوی یا بوجہ
ضعف سر کے یا بوجہ ورم سخت کے جو شروع ہوا ہو خواہ ورم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہے درد سر اور جمیع اعراض مین ایک اور قسم کا اختلاف
ہوتا ہے کبھی کوئی صداع یا مرض مسلم ہوتا ہے اور مسلم اوسے کہتے ہین جسکی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم بلکہ ...
ہوتا ہے وہ قسم ہے کہ اوسکی تدبیر مناسب کرنیکا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر درد سر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہے اوسکے کرنے مین نزلہ کو
ضرر پہونچے ایضاً صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے کہ بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہین جسکے مزاج مین کسی طرح کا تغیر نہین ہے
اور بعض اقسام صداع اونھین لوگونکو عارض ہوتا ہے جو اورام اور انواع تغیرات مزاج مین گرفتار ہون بعض لوگ ایسے ہین کہ اونھین استعداد
صداع کی زیادہ ہے یہ وہ لوگ ہین جنکے سر مین ضعف اور جنکے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہین کہ انکے سر مین بخارات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اون بخارات
سے اخلاط مراریہ انکے معدہ پر گرتے ہین اسی وجہ سے صداع پیدا ہوتا ہے ایضاً بعض قسم کی چیزین کھانے پینے والی ایسی ہین جنسے صداع پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اسلیخہ یعنی تج اور قسط یعنی کوٹ اور زعفران اور دار چینی اور رحاما اور ختنی ایسی چیزین ہین جنسے تبخیر پیدا ہوتی ہین
گرم ہون خواہ سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شئے اول کے استعمال کیجاے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کر دیتی ہے پس گرم کا
سرد کے بعد ... اور بالعکس استعمال کرنے چاہیئن پھر اگر اذیت دہی ان اشیا کی بنظر کیفیت محض کے نہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی ہو
پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہوگی یعنے چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائیگی اور تبخیر بڑھ جائیگی اور ضرر پیدا ہوگا
کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہونچاتی ہے

فصل دوسری تفصیل مین اقسام اوس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس
مجمل بیان کے جو فصل اول مین گذر گیا ہے تفصیل کر دے اور یہ تفصیل اولی ہے مجملاً مزاج کی یہ کیفیت ہے کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج

اور اگر بادہ ہو تو اسکو غس کہتے ہین یعنے نسیان اور کبھی وہ ورم مرکب ہوتا ہی اور جسمین جالی ہون اس ورم کا مریض رہتا ہی اور اسکو سبات سہری کہتے ہین اور کبھی وہ ورم سخت ہوتا ہی اور کبھی وہ ورم جو ہر دماغ مین ہوتا ہی یا حار غلیظ ہوتا ہی یا حمرۃ یا بادہ ہوتا ہی اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہی اور پیدا ورام اکثر اسطرح سے تحلیل پاتے ہین کہ اسکا ان وغیرہ مین قیح خواہ صدید نکلتا ہی خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہی **فصل پانچوین**

بیان کیفیت عروض صداع اور کا مواد کے جمیع اقسام مین سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہین اور بعض اقسام بالعرض صداع پیدا کرتے ہین جو مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہی یا اسطرح پیدا کرتا ہی کہ دماغ کے مزاج مین تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا کرے اور تغیر مزاج مین وہ طرح سے پیدا کرتا ہی یا بوجہ حرارت اور قرب کے خواہ بوجہ تخلیف کے یعنے مادہ خود دفع ہو جاسکے مگر وہ سر حتی یہ جب سے حرارت اسطرح سے ہوتی ہی کہ مادہ سر مین جمع موجود ہو خواہ باہر کہ اوسکی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جسوقت اخلاط موجودی دماغ سے نکل جاے پھر وہ سردی پیدا کنندہ خواہ فانی ہو جاے اور بعد اخراج مادہ کے کسیقدر زمانہ تک درد باقی رہے اور جو مادہ بوجہ تخلیف کے صداع پیدا کرتا ہی اوسکی یہ کیفیت ہی کہ جب اوسکا مادہ دماغ مین پیدا ہو کر ثابت ہو جاسکے پھر اگر بند لیکن استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جاے خواہ متحلل ہو جاے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری باقی رہتی ہی مادہ کا سبب واسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ دماغ مین حرکت کرے اور درد اور لذع پیدا کرے اور جو ہر دماغ کو منتشر کرے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہی وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہی خواہ مواد بارد جنمین حرارت رہی شامل ہو اور جو مادہ لذاع اور اکال ہوتا ہی وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہی جو مادہ سر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہی جسوقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اوسکے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہی جیسا اوپر بیان ہوا اور اسکے تابع تفرق اتصال ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ جس مواد کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنے کے خواہ بوجہ اسکے کہ تمیز دے اور اوسے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہی اور یہ تحریک منافذ طبعی مین ہوتی ہی جسوقت وہ راہین بند ہو جائین طبیعت اپنے فعل سے باز رہے گی اور جب باز رہے اور فعل نکر سکے اسباب اور موانع سے مقابلہ کرے گی کہ اونکو ہٹا دے اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ مین تمدد اور کھچاو پیدا ہوگا اور تمدید سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہی سدے کبھی جو ہر دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی اون ساکن رگون مین جو کہ جوہر دماغ مین ہین اور کبھی اون متحرک رگون مین جو جوہر دماغ مین موجود ہین اور کبھی اون حجابون مین جو دماغ مین ہین اور سدے یا اخلاط کی لزوجت سے پیدا ہوتے ہین یا بوجہ غلاظت اخلاط کے یا بوجہ کثرت اخلاط کے اور لزوجت فقط بلغم مین پیدا ہوتی ہی اور غلاظت بلغم اور سودا دونون مین پیدا ہوتی ہی اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت اور کثرت تینون کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہی اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے موجب سدہ کا ہوتا ہی اور صفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی اوسمین غلاظت اور لزوجت نہین ہوتی اسی طرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہی صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہو وہ از قسم اوس صداع کے ہی جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہی اور جو درد سر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اوس صداع مین داخل ہی جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہی جس مادہ سے کسی عضو مین ایذا پیدا ہو اوسے قواعد کلیہ مین دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہی مگر اوسکے ملاحظہ کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ ذات سے پیدا ہو کر محتبس ہو رہا ہی یا بوجہ غذا کے اور فضلہ کے آج ہی پیدا ہوا چنانچہ بعد ہضم کے کیموس ردی کا اجتماع ہی اور یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذا ماکول مین ہو خواہ اوس غذا کی ترتیب خورش خواہ مقدار مین فساد ہو خواہ اوسکے ہضم مین کسی طرح کا فساد پیدا ہو خواہ اور وجہ فساد جو مقام غذا مین بیان ہو چکے فن کلیات مین اور از انجملہ قبیل وہ صداع ہی جو لمس اور بیان اور رائی کی خورش سے

پیدا ہوا اور صداع خمار اور وہ صداع جو بنا دل سرد چیزون سے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا مین ہوتے ہین اور انکا بیان بھی قواعد کلیہ مین ہو چکا ہی اور ریح
بھی منجملہ اون چیزونکے ہی جنسے صداع پیدا ہوتا ہی اور ریح بوجہ تمدید اور کشش کے درد سر پیدا کرتی ہی اور وہ یہ تمدید اوسوقت پیدا ہوتی ہی جب منفذ
اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس چاہے ایک خاص وقت مین جو تنگ پیدا ہوا ہی اور وہ متقدریح کا غیر طبعی ہی بخارات سے بھی صداع پیدا
ہوتا ہی یا بوجہ کیفیت بخار کے یا چونکہ بخارات اخلاط کے مقامات مین داخل ہو کر جگہہ اونکی تنگ کر دیتے ہین پس اسوجہ سے اخلاط مین حرکت پیدا
ہوتی ہی ریاح اور بخارات کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتے ہین اور خاص مین کبھی پیدا ہوتے ہین اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ مین پہونچتے ہین
یا از طرف مسامات داخل دماغ مین ہوتے ہین اس سے درد سر پیدا ہوتا ہی اور از ین قبیل وہ صداع ہی جو بدبو سے یا خوشبو سے پیدا ہوتا ہی یہ بھی
جاننا ضرور ہی کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہین اور اونکی حرکت بطی اور سست ہوتی ہی اور محتبس رہتے ہین اور ریاح سوداوی
سے وحشت پیدا ہوتی ہی اور ٹہرے ہوئے ہوتے ہین مقدار مین کم اور کیفیت مین بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہین اوٹھتے بلکہ بخارات
پیدا ہوتے ہین اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہین اور ضرر اونسے کم پیدا ہوتا ہی اور مقدار اونکی زیادہ ہوتی ہی اور صفراوی مادہ سے بخارات
تیز اور جلتے ہوئے ہوتے ہین یہ سب باتین قابل یاد رکھنے کے ہین **فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیان مین** جو درد سر شرکت
سے کسی عضو کے پیدا ہوا اوسکی دو صورتین ہین یا بوجہ مشارکت مطلق کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہی کہ دماغ تک عضو
مشارک سے کوئی شی جسمانی چڑھ کر نہ پہونچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہونچے اور مشارکت غیر مطلق یہ ہی کہ اس عضو سے دماغ تک
ایک مادہ خلطی خواہ بخارات پہونچین پہلی قسم یعنے مطلق شرکت کی مثال وہ صداع ہی جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح افرسہ اور اوجاع مفاصل
مین خواہ نقرس اور عرق النسا سے قوی مین عارض ہوتا ہی اور کبھی حس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہی وہ کیفیت صافی اور خالص ہوتی ہی
خواہ کیفیات طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب اور ردی ہو نہ اوسکو منسوب بطرف حرارت کے کر سکین اور نہ بطرف برودت کے جیسے کیفیات
سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا مین ایک خلط سمی ہوتی ہی جسکا جوہر فاسد ہوتا ہی اور اسکی کیفیت کی برائی دماغ تک پہونچکر ایذا دیتی ہی اور کبھی
موجب ایذا وہی مواد غریب ہوتا ہی کہ اونکی طبیعت مخالف طبیعت جوہر دماغ کے ہوتی ہی اور اونکی ایذا وہی کی وجہ یہی ہوتی ہی کہ اونمین کوئی
کیفیت شدید ہوتی ہی خواہ اونکی مقدار زیادہ ہوتی ہی اور کبھی ایذا دہی ایک مادہ غریب کرتا ہی جو بعض اعضا مین پیدا ہوا ہی اور اوسکی پیدایش
بھی غریب و دور از طبیعت ہی اور فاسد بھی ہی جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جس کو جماع کرنیکا زمانہ دراز گذرا ہو اور منی مین خواہ آلات مین
رداءت پیدا ہو جائے خواہ مراق مین کوئی خلط ردی پیدا ہو یا اطراف مین کوئی خلط ردی پیدا ہو جائے اور کبھی کیفیت موذی جسکی عادت
ہو چکی ہی سبب حصول ایک مادہ موذی کے ہوتی ہی اور اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ یہ کیفیت معتادہ جو چیز اطراف دماغ مین پائے اوسکو فاسد
کر دے یعنے مادہ جید اطراف مین پائے خواہ جو کچھ غذائے جید سے دماغ مین پہونچتا ہی اوسکو یہ کیفیت فاسد کر دے دوسری صورت یہ ہی کہ وہ
کیفیت معتادہ دماغ کو قابل مواد ردی کے کر دے اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہی ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جذب مواد کے کر دے
مثلاً بوجہ اس کیفیت معتادہ کے دماغ مین سخونت پیدا ہو جائے پس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت
معتادہ دماغ کو ایسا ضعیف کر دے کہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نکر سکے پس چونکہ مادہ ضعیف پر ضرور گرتا ہی انصباب مواد کا بطرف
دماغ کے ہوا کرے اور اصول کلی مین یہ بات مذکور ہو چکی ہی کہ جو عضو ضعیف ہو جاتا ہی جو مادہ اوسکی طرف آتا ہی اوسکو قبول کر لیتا ہی جو
مشارکت دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہی یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہی جو تمام بدن مین منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن مین پھیلا ہوا ہو جیسے

بطرف عضو کے خون کا جذب ہوتا ہی اور کبھی بعوض خون کے اور اخلاط کا بھی جذب ہوتا ہی جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہی اوسمین گرانی کم ہوتی ہی اور تمدد
زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چبھن بھی ہوتی ہی اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے اکال مادہ جو عضو کو کھا لیتا ہو اور ثقل اسمین کبھی
ہرگز نہین ہوتا ہی کبھی صداع ریحی اور بخاری پردہوی اور طنین بھی دلالت کرتی ہی اور بیشتر اختلاج مین بھی پیدا ہوتی ہی اور بیشتر صداع ریحی مین
انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہی اور جسوقت بخارات بکثرت اوٹھتے ہین ضربان شرائین مین اشتداد پیدا ہوتا ہی اور
تخیلات فاسدہ دماغ مین پیدا ہوتے ہین اور اوسکے ہمراہ سدر اور دوار بھی ہوتا ہی جو صداع مزاج ساذج یعنی بلا مادہ سے ہوتا ہی اوسکی علامت
احساس اوسی مزاج خاص کا ہی مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ مین ہوتی ہی اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع ساذج مین ہوتی ہی اسلیے کہ خشکی بینی کی
ایسے صداع سے بہت مناسب ہی حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اوسکے سر کو چھوے حرارت اور التہاب محسوس ہوگا
اور سرخی چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیزون سے نفع بین ہوگا سردی مزاج سے اگر درد سر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیمار کا
لاغر نہوگا اور نہ رنگ مین سرخی اور نہ درد مین افراط ہوگی اگرچہ درد مزمن ہو خشکی مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہی کہ اوس سے پہلے کسی طرح کا
استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا اور اقسام کے درد ہوچکے ہونگے اور انواع رنج و غم کے بھی اوس پر مقدم ہوتے ہین اور یہی اس
صداع کا خاصہ ہی کہ جب کوئی بات ان امور مذکورہ بالا سے پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہی جو صداع بوجہ مشارکت کسی
عضو کے پیدا ہوتا ہی اوسکا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب امور بطور تابعی عضو کے ہوتے ہین جسکی شرکت سے یہ درد پیدا
ہوا ہی اور جسقدر الم اوس عضو کو پہونچتا ہی خواہ اوس کا الم باطل ہوتا ہی اوسی قدر شدت اور خفت صداع مین بھی ہوتی ہی اور اگر شرکت
نہو آفت تمام افعال دماغ مین ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضاے بدن کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس
حجاب دماغی مین ہو اور آفت بھی قوی ہو اسپر دلیل یہ ہوتی ہی کہ آنکھون کی جڑ تک الم پہونچتا ہی اور اگر آفت باہری جھلی مین ہو یا اور کسی مقام مین
آنکھون تک الم نہ پہونچے گا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت معدہ پیدا ہوتا ہی اوسپر دلیل ہی کرب اور غشی کا پیدا ہونا
اور غشی کے ساتھ اشتہا مین کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورہ سابق کے اور اگر معدہ پر
انصباب مرار کی وجہ سے صداع عارض ہو بروقت خلوے معدہ کے ایسی درد سر مین شدت ہوتی ہی خواہ نہار منھ سونے سے یہ درد زیادہ
ہوتا ہی کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہی جو خاص دماغ مین ہی اوسکی وجہ سے معدہ مین یہ کیفیات پیدا ہوجاتے ہین اور یہ آفات معدہ کو
عارض ہوتے ہین بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت مین ابتداے مرض کی معدہ سے نہین ہوتی ہی گو بعد ماؤف ہونے معدہ کے پھر صداع
بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ بخوبی غور کر لیا جاے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہو ابتداے مرض کی سر سے ہی
یا معدہ سے اور دونون عضو کا حال دریافت کرکے علاج مین دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اوس عضو سے ہوگا جو سابق سے
ماؤف ہو دماغ ہو خواہ معدہ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلوِ معدہ اور امتلاے معدہ سے استدلال
کیا جاتا ہی اسلیے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بروقت خلوے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہی حالت گرسنگی
مین کم ہوتا ہی اور بعد کھانے کے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اور بیشتر بوجہ جمع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہی کہ اوس سے اذیت پیدا ہوتی ہی مگر با انہمہ
کچھ کھانے سے اس الم مین تسکین تمام جمیع امور مین پیدا نہین ہوتی اور کبھی شاذ و نادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہو جاتی ہی پھر بھی التہاب
اور سوزش یا ڈکار سے ان دونون قسمون مین تفرقہ کیا جاتا ہی ڈکار کو جس امر پر دلالت ہی اپنے مقام خاص پر اوسکا بیان آتا ہی اور اچھی طرح

ان دونون قسم مین تفرقہ بوجہ اون علامات کے کیا جاتا ہی جو باب معدہ مین مذکور ہونگے کبھی اسی استدلال اوس تہوع سے بھی کیا جاتا ہی جو قے مین بر آمد
ہوتی ہی اور اختلاف صداع کا بوقت وارد ہونے کسی شی کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہی اکثر لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدہ پر
صفرا بار وارد گرتا ہی پھر اگر درد سر مین شدت ہو اور کچھہ کہا لین صداع مین تسکین پیدا ہوتی ہی اس بات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ صداع
بمشارکت معدہ کے ہی اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہی جز و مقدم یافوخ سے شروع ہوتا ہی اور کبھی وسط یافوخ کی طرف جھکا ہوا شروع ہو کر
بعد ازان نیچے اوترتا ہی۔ جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہی وہ داہنی طرف کو مائل ہوتا ہی۔ اور طحال کی شرکت سے درد سر اگر ہو بائین طرف مائل ہوگا
اور جو صداع بشرکت مراق کے ہو آگے کی طرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یافوخ مین ہوگا اور اکثر یہ درد سر بعد ولادت
خواہ اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہی۔ شناخت اوس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیڑون کے دماغ مین بموجب قول حکماء ہند
کے عارض ہوتا ہی یہ ہی کہ اکال اور اوسوقت دماغ مین بو سے بدآتی ہی اور درد سر مین شدت بروقت متحرک ہونے کیڑون کے پیدا ہوتی
ہی اور بروقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہی اور جو درد سر بشرکت گردہ اور اعضاء پشت کے ہوتا ہی وہ مائل بطرف
پشت کے زیادہ ہوتا ہی اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہی جسوقت اوس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہی
اوسی وقت اسکی بھی زیادتی ہوتی ہی۔ اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہی وہ اونھین اوقات مین پیدا ہوتا ہی اور جب
اونمین سکون پیدا ہو یہ بھی ساکن ہو جاتا ہی اور جب اونمین ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہی کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بروقت زیادتی
حمی اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوے ہین اور کیا عجب ہی کہ درد سر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو
اوسمین شدت عارض ہو۔ اکثر اشیا جنسے روائح شکر کی پیدا ہوتی ہی وہ بھی بسبب عروض درد سر کے ہوتے ہین اسلیے کہ وہ اشیا چونکہ تفتیح اون راہونکی
کرتے ہین جن راہون سے بخارات اوپر چڑہتے ہین اگرچہ خود وہ اشیا گرم نہون جیسے تخمین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہی اور تدبیر لطیف مضر ہی
اوس شخص کو جسے درد سر عارض ہوا ہی بوجہ علاج خلیط کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہی اور کبھی صداع مین زیادتی خود بخود
پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوسوقت درد شدید ہوتا ہی پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کر دیتی ہی۔ یہ سب باتین جو مذکور ہوئین انکو بخوبی معلوم
کرکے یاد رکھنی چاہین **فصل ساتوین علامات منذرہ صداع کے بیان مین** جو امراض مین پیدا ہو جو علامات ایسے ہین کہ
اکثر اونکی دلالت درد سر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آئندہ پر ہوتی ہی اونکا بیان بھی مناسب ہی اگر بول مشابہ خر کے پیشاب کے ہو
دلیل ہی کہ درد سر پہلے تھا اب نہین باقی ہی خواہ آئندہ ہونے والا ہی سپید ہونا بول کا حمیات اور اوقات بحران مین دلالت کرتا ہی کہ
مادہ مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہی اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہی **فصل آٹھوین تدبیر کلی صداع کا بیان** یہ تو
معلوم ہی کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہی اور وہ اہتمام یہی ہی کہ اسکا سبب دور کیا جاے اور مقابلہ سبب کا
بالضد کیا جاے اور بعد ازان یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور درد سر کے ازالہ اور دور کرنے مین نافع ہین وہ یہی ہین کہ خورش مین کمی اور
مشروبات مین بھی کمی کرنی چاہیے اور کثرت نوم بھی مفید ہی اگرچہ کھانے مین کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہی جسطرح صداع مزمن کو
زیادہ خورش سے ضرر پہونچتا ہی اور درد سر کیلیے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی کہ جہان تک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت
اور تعب کی ہی مثل جماع وغیرہ کے اوسے ترک کرے اور فکر اور تردد و امور مین ترک کرے اگر صداع مادی ہی ایسی کوشش کرے کہ مواد
بطرف اسفل بدن کے اوتر آئین اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اوترین مگر واجب ہی کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہون کہ اونمین قوت اخراج مواد کی

اور اطراف کی بندش کیجائے اور اگر یہ صداع مادہ باردہ سے پیدا ہوا ہو پس بہتر کا میلان ایسی شئی کی طرف ہو جو مادہ کو بکھیر دے اور اوسکے ہمراہ
ایسی دوا بھی ضرور ہو جسمین تقویت اور برودت ہو جسطرح روغن گل مین سداب اور پودینہ بھی شریک کیا جائے اگر یہ درد سر اتنا شدید ہو کہ
لڑکون کے سر کے دونو ہڈیون سوراخ پڑ جائین ایسے وقت اوسکے علاج مین بہتر یہ ہے کہ ہلدی باریک پیسکر روغن گل اور سرکہ ملا کر استعمال کرین
مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھو ڈالین اور اگر استعمال سعوط قوی کا کرین جو محلل قوی ہون بتدریج استعمال کرنا چاہیے جیسا قواعد کلیہ مین
بیان ہو چکا معالج کو واجب ہے کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نکرے مگر ہم آیندہ بعض طرق ایسے لکھینگے کہ واسطے تسکین درد کے کبھی استعمال مخدر کا
جائز ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے سے درد سر کا علاج نہین ہو سکتا ہے بلکہ قے کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہے مگر جو درد سر بشرکت معدہ کے ہوا اوسمین
قے سے نفع ہوتا ہے جو درد سر بجانب پشت سر ہوتا ہے اگر اوسکے ہمراہ تپ نہو اوسکا علاج پہلے جوشاندہ مسہل سے بقدر قوت کے کرکے بعد ازان فصد
کرانی چاہیے جس شخص کا درد سر ایک جگہ سے دوسری جگہہ منتقل ہوتا ہو اور برودت سے اوس صداع مین تسکین پیدا ہو پس شاید اوسکے حق مین فصد
پھر ضرور ہے خواہ حجامت یعنے پچھنے لگانا تاکہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب فضول بطرف سر کے نہو جائے اور مرض مین زیادتی ہو

فصل نوین

بیان مین اوس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے ہو غرض ایسے صداع کے
علاج سے تبرید ہے اور ابتدا مین روغن گل خالص سے زیادہ نافع کوئی شئی نہین ہے کہ اوسمین عصارہ بقول باردہ خواہ اصناف نباتات باردہ کے
عصارات ملائے جائین اور ایسی شئی جس سے زیادہ نافع ممکن نہو یہ ہے کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغن گل کو ناک کی طرف سے
دماغ مین چڑھائے مگر برف سے روغن کو سرد کر لینا ضرور ہے اور یہ بھی درست ہے کہ روغن گل اور سرکہ ملا کر سعوط کرین اسلیے کہ سرکہ بشرط
مذکور نفوذ دوا پر معین ہوتا ہے اور بیشتر سرکہ تھوڑا ابت سے پانی مین ملا کر پینا بھی بخوبی نافع ہوتا ہے - جو درد سر بوجہ حرارت آفتاب کے
پیدا ہوا اوسکا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہے مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے مین اہتمام زیادہ درکار ہے اور ایسے مکانات کی طرف ٹھرنا
چاہیے اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہون اور ضمادہ اور نطول اور مروخات یعنے مالش کی چیزین روغن وغیرہ سے جسقدر
مستعمل ہون سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعہ برف وغیرہ کے سرد کیے جائین اسی طرح نشوقات یعنے اور شمومات
یعنے سونگھنے کی چیزین اور سب کا بیان ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز
کرے جو سخت ہو اور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور جماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہے جو درد سر حرارت آفتاب سے
پیدا ہوتا ہے اگر ابتدا مین اوسکا تدارک واجبی کیا جائے باسانی دفع ہو جاتا ہے اور اگر چند روز اوسکی تدبیر نکرین اور بجائے خود چھوڑ دین
شاید اوسکا علاج متعذر اور دشوار ہو جاتا ہے خواہ زیادہ اہتمام اوسکے علاج مین کرنا پڑتا ہے - اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا
ہوتا ہے فقط اوسی طرح کا نہین ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنے فقط صداع ساذج نہین ہوتا بلکہ بخارات بھی اوٹھنے لگتے ہین
اور اخلاط ساکن کو اس صداع مین حرکت پیدا ہو جاتی ہے یہ صداع محتاج اون استفراغات کا بھی ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے بموجب شروط
مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع مین فقط بخارات اوٹھین اور اخلاط مین حرکت پیدا نہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہے
اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ امتلا پیدا ہوا اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم مین ہو جیسا اصول کلیہ مین بیان ہو چکا اوسوقت
اگر استفراغ سے غفلت کی جائے اور خلط غالب کا اخراج نکیا جائے بہت جلد وقوع آفت سے امان نہوگی جسوقت سر مین التہاب شدید کسی
قسم کے صداع حار مین پیدا ہوا اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جائے جو کہ ستو اور اسبغول لیکر آب حی العالم مین گوندہ کر اور برف مین سرد

سعوط نشوقات [illegible]

کر کے ضماد کرنا چاہئیے۔ جو درد سر مادہ حارہ دموی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہئیے اور بقدر حاجت اور بطاقت خون نکالنا چاہئیے
اور اگر فصد ہاتھ کی رگوں سے نہو اور اوس سے مراد پوری نہو اور درد باقی رہجاوے اور رگیں سب کی سب بھری ہوئی نظر آئیں اور سر
چہرہ اور آنکھ میں امتلا معلوم ہوا سوقت واجب ہو کہ اوس رگ کی فصد کریں جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسے اون رگوں کی فصد جو ناک
میں ہیں دونوں نتھنے کی طرف یا فصد اون رگوں کی جو پیشانی میں ہیں اسلیئے کہ یہ رگیں ایسی ہیں کہ انکے فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہو یعنے
جسقدر امراض مادی سر میں پیدا ہوتے ہیں ان رگوں کی فصد سے زائل ہو جاتے ہیں مگر اس فصد میں جانب درد کی رعایت ضرور ہو اگر درد بطرف مؤخر
دماغ کے ہوتا ہو پیشانی کی اون رگوں کی فصد کرنی چاہئیے جو انکی طرف مائل ہیں اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ پیشانی کی کھولنی
چاہئیے اگر جانب مقابل کے رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہو بدلے فصد کے پچھنے لگانے چاہئیں حکیم ارکاغانیس کا قول ہو اگر اس تدبیر سے بر آمد
کار نہو پس واجب ہو کہ دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگائے جائیں اور بہت سا خون نکالا جاوے اور مقام حجامت کو نمک سے پونچھنا چاہئیے اور
اوسی جگہ پشمینہ کا ایک ٹکڑا روغن زیتون میں بھگو کر لگا دینا چاہئیے پھر اوسپر دوسرے دن کوئی عمدہ مرہم رکھنا چاہئیے اور یہ تدبیر فقط صداع
کی اسی قسم سے خاص نہیں ہو بلکہ جیسے اقسام درد سر کے جو پرانے ہوں اور جنکا مادہ خبیث ہو کسی قسم کا مادہ کیوں نہو سب میں یہ تدبیر مفید ہو
۔کبھی اس قسم میں درد سر کے اور جو قریب اسکے ہو فصد صافن سے بھی فائدہ ہوتا ہو اور حجامت ساق بھی مفید ہوتی ہو یہ تدبیر بجاے دونکے
فصد وغیرہ کی ہو۔ اگر بول میں رسوب صفراوی نظر آئیں استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلیین طبیعت کرے اور مزلق بھی ہو جائز ہو
جسکا ذکر ہم بیان صداع صفراوی میں کرینگے اور واجب ہو کہ ہمیشہ تلیین طبیعت کی تدبیر کرتے رہیں امثال شوربا ہائے نیشوقیہ اور اجاصیہ سے یعنے وہ
شوربے جنمیں آلو بخارا شریک ہوں اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جسمیں جرم اوسکا داخل نہو جائز ہو اور یہ بھی جائز ہو کہ ایسے
بیماروں کا تغذیہ تجویز کریں ایسی غذاؤں سے جو مبرد ہوں اور خون سرد مائل بہ یبوست اور غلاظت پیدا کریں اور وہ ایسی غذا ہونی چاہئیے
جسمیں کسیقدر قبض بھی ہو جیسے سماقیہ اور رمانیہ اور عدسیہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جسکی یخنی میں سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزیں جنسے قبض
پیدا ہو اور اونمیں تلیین بھی نہو اور خشکی طبیعت پیدا کریں اونسے احتراز واجب ہو علاج میں امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہو
۔ ایسے وقت میں تعدیل ان قابض غذاؤں کی سکنجبین اور شیر خشت سے اور جتنی چیزیں میٹھی ہیں اور اونسے تلیین طبیعت
کی پیدا ہوتی ہو کرنی چاہئیں ۔ واجب ہو کہ یہ غذائیں ایسی ہوں کہ اونکا کیموس اچھا بنے اور مقدار اونکی کم ہو زیادہ
مقدار نکھائی جاوے ۔ جسوقت استعمال مرطبات کا کیا جاوے وہ چیزیں اختیار کیجائیں جنمیں تبرید ہو اور ترطیب شدید ہو بلکہ کسیقدر
رادع ہوں اور قابض بھی ہوں جیسے آب انار یا عصارات سرد اور قابض فواکہہ کے خواہ آب برگ یا بارالاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ
سرکہ کے یا آب عصی الراعی علاج اوس درد سر کا جو مادہ صفراوی سے پیدا ہو یہ ہو کہ اگر خون میں تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے
خون کا کریں ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہئیے اگر تپ نہو اور اگر تپ ہو ایسی مزلقہ دوائیں جنمیں خشونت ہو اور بشدت مادہ کو نچوڑیں جیسے
شیر خشت اور شربت فواکہہ اور آب لبلاب لیکے عشق پیچاں کا استعمال کریں اور کبھی شاہترہ سے بھی استفراغ کیا جاتا ہو اور نرم اور خفیف حقنہ
بھی کرتے ہیں اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ میں ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قی کے ذریعہ سے بخوبی نکل نسکے اور نہ بذریعہ
مسہلات کے پھسل کر اخراج پاوے خواہ طبیخ ہلیلہ جو قرابادین میں ایسے مادہ کے واسطے مذکور ہو اوس سے کارروائی نہو تبدیل مزاج کا ایسی چیزوں سے
جسمیں تبرید اور ترطیب ہو تمام بدن کا بذریعہ ماکول اور مشروب کے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر میں ہوں معالجات

جو قواعد کلیہ مین مذکور ہو چکے اور نیز جس صداع کا علاج سوء مزاج یابس کا کیا جاتا ہے اوسکا بھی جب اسباب عام ... ہو سکے اور اسباب خاص بھی بسبب ازالہ
اونکے بھی اسباب کی رعایت کرین لطوخات یعنے سپید کرنے کی چیزین جو صداع گرم مین نافع ہین منجملہ اونکے قرص زعفران ہے اور بیداری کی [illegible]
ہے نسخہ اس قرص کا یہ ہے زعفران ۲ مثقال مرکی ڈیڑھ مثقال [illegible] سفیدہ ۲ مثقال [illegible] سب چیزین باریک کوٹ کر شراب
مانند سے گوندہ کر قرص طیار کرین اور بوقت حاجت کے تھوڑے سرکہ اور روغن گل مین گھول کر [illegible] کنپٹی پر طلا کرین حمیات مین جو
صداع حارہ پیدا ہون اوس وقت ایسی ضماد اونکا استعمال جو بخارات کو [illegible] اور خشخاش سفید اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے
درد سے عافیت پیدا کرتا ہے فصل نوین بیان مین علاج سردرد کے جو کہ مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے
پیدا ہوا ایسے درد سر مین تکمید اور سینکنا ایسی چیزون سے چاہیے جو بالفعل سخونت پیدا کرین مانند [illegible] جو گرم ہون اور باجرا گرم
کیا ہوا اور نمک گرم کیا ہوا مگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہے کبھی ایسی حجامت کو [illegible] جو لوگ اذیت سر سے مریض ہوئے ہون
اونکے بدن اخلاط سے پاک ہون اور خوف حرکت اخلاط کا نہو الغرض اون لوگون کو نہایت نفع کرتی ہے کہ [illegible] منسوب مین [illegible]
کرکے [illegible] تا اینکہ صحت حاصل ہو اور درد سر زائل ہو جاتا ہے جس شخص کو اذیت سر کی پہونچی ہو واجب ہے کہ غذا اپنی کم کرے اور طبیعت
کو بذریعہ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعہ حقنہ کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری مین ایسی تدبیر کرین کہ اوس سے کرنی [illegible]
اور شراب سرد کے استعمال سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور ہوا سرد مین نکلنا اوسپر حرام ہے اور جمیع بیماران صداع بارد کو بعد تنقیہ کے
بشرط حاجت کے مرخات اور سعوطات اور نشوق اور شموم اور نطول اور ضماد سخن مذکور مفید ہوتا ہے اور ایضا ان لوگونکو شراب ریحانی جو عتیق
اور قوی ہو ہمراہ [illegible] کے یعنے تخم کرفس [illegible] اور تخم گندنا اور انیسون کے اور زیرہ اور عود قوا اور فطراساليون وغیرہ نافع ہے اور
[illegible] اوس وقت مناسب ہے کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ معدہ مین آمادہ انتشار کے نہین ہین اور اوس وقت مفید ہے کہ [illegible]
تب مین مبتلا ہو اور خوف شدت حمی کا پیدا ہو اور ایضا انکو مفید ہے ضماد [illegible] کا اور کل ایسے ضماد [illegible] افعل ہو اور [illegible]
بھی شریک ہو اور اگر [illegible] کو سرکہ مین ملا کر طلا کرین یہ بھی مجرب ہے اسی طرح [illegible] ہمراہ روغن بادام تلخ کے بطور [illegible] مجرب ہے مگر یہ
دوائین بعد بال ترشوانے کی کرنی چاہیین لہسن کا کھانا بھی صداع بارد کو دفع کر دیتا ہے جو درد سر کہ مادہ بلغمی کے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج
یہ ہے کہ بدنکو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کرین اگر خلط مذکور تمام بدن مین ہو بعد ازان تقلیل غذا مین کرین اور تلطیف غذا کی بھی کرنی
چاہیے جو ابازیر یعنے مصالح گرم کہ اونسے درد سر پیدا نہین ہوتا اونکو استعمال کرین اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات
اور ادویہ استفراغ کا بیان گذر چکا ہے اونکا استعمال کرین مگر ابتدا اقل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائین اوسکے بعد وہ معالجات جو قواعد
کلیہ مین بیان ہو چکے اونکا استعمال کرین اور جو چیزین مسکن اوجاع ہین اور جنسے فورا تسکین درد مین پیدا ہوتی ہے اونکا بھی استعمال
کرین اور بھی جن چیزونکا استعمال علاج بارد اور علاج رطب مین واجب ہے اور استعمال تریاقات کا معاجین سے ہفتہ مین ایک مرتبہ
کرین یہ بھی نافع ہے جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین بھی وہی تدبیر کرین جو قواعد کلیہ مین بیان ہو چکی ہے دربارہ
فصد کے اگر حاجت فصد کی ہو مثلا خون کا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کرین بعد منضجات مفصلہ بالا کے
بعد ازان تعدیل مزاج بطریق مذکورہ کرین اور ایسی چیزونکا استعمال کرین جنسے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو
جس دوا سے اس درد سر مین زیادہ فائدہ ہوتا ہے جسکو نقل ہے اوسکو ہم اس مقام پر لکھتے ہین اور حکیم ارکاغانیس نے بافصد عام [illegible]

دماغ تک پہونچے درد سر مزمن کو نافع ہے یہ دوا ہے کہ عصارۂ قثاء الحمار اور کلونجی اور تھوڑا اسا شافیا لیکر پیسین اور ناکمین پھونکین اور بخور مریم اور نطرون و عصارۂ قثاء الحمار **بیان علاج صداع یابس کا** جو درد سر خشکی کے ساتھ بامادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اوسکا بیان اوپر ہو چکا فقط وہ صداع یابس جو بلا مادہ ہو اوسکا بیان باقی ہے اول علاج اوسکا یہ ہے کہ مریض کی تدبیر غذا سے مرطب سے جبتک کیموس جید پیدا ہو کرین خصوصًا جو شے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربا سے جوزہ ہاے مرغ وغیرہ جو فربہ ہون خواہ بچہ کبک اور تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو روغن سے چکنے کیے جائین بعد ازان جانب حرارت اور برودت کی طرف سے میلان کرنا چاہیے اوسطرف جو مناسب وقت اور مزاج سکے ہو مثلًا اون چیزون سے کہ جو نافع ہین استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور اونمین ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوتی ہو جیسے روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ اور اگر انمین سے کوئی شے محتاج تبرید خواہ تسخین کی ہو ایسے روغن ملانے چاہیئین جو اونکی تعدیل کردین کبھی خشکی سے نقصان واقع ہو کر دماغ مین پیدا کرتا ہے بوجہ اوس ضعف اور ناتوانی کے جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ استعمال ایسے سعوط کا کرین جسمین حرام مغز استخوان گوسفند اور بچہ ہاے گاو کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور تدرو کے اور مسکہ گاو اور گوسفند داخل ہو سر مین شمامہ فالودہ رقیق کا جو سیدہ نخود اور جو سے بحسب حاجت بنایا گیا ہو اور اوسمین مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی شریک ہو یا پتلا اوسمین سے یافوخ پر گرایا جاے بشرطیکہ گرد یافوخ کے ایک ٹوپی سی گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اوسمین جو شے رقیق سر پر ڈالی جاے ٹھہر رہے اور گر نہ جاے **علاج صداع ورمی کا** علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جداجدا ابواب جداگانہ مین ذکر کرین گے اوس مقالہ مین جو اس مقالہ کے بعد ہے اور اوسمین علاج سدہ کا مذکور ہے اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اوسطرح پر جو معلوم ہو چکا ہے کرکے بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازان استعمال شبیارات کا اوسکے بعد تحلیل سدہ کی بذریعہ نطول اور ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کرکے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور یہی تدبیر برابر چلی جاے تا انیکہ درد سر زائل ہو جاے اور اسکی کیفیت تفصیلی معلوم ہو چکی ہے اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجود کا سختی عادت رکھتا ہو اور سدہ غلیظ ہو علاج اسکا دشوار ہوگا ایسے وقت واجب ہے کہ استعمال تفتیح کا کیا جاے پھر مفتحات کے استعمال سے اگر صداع مین ہیجان پیدا ہو اور گرمی دوا کی سر کو مضر ہو اوسکا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جنمین ارخا موجود ہو اور قبض نہو پھر جب حرارت مین سکون اور درد سر مین تسکین پیدا ہو از سر نو پھر مفتحات کا استعمال کرین اور ہمیشہ یونہین کرتے رہین تا انیکہ تفتیح سدہ کی ہو جاے اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے **علاج اوس صداع کا جو سر کے ریاح اور ابخرہ محتقنہ سے پیدا ہوا ہے** اور اوسکا سبب خارجی ہے جو صداع ریاح نفیخہ سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین اول ترک اون چیزون کا کرنا جو منفخ ہین جیسے جوز اور خرماے خشک اور رائی اور ایسی چیزین گرم ہون خواہ سرد ہون دونون کے استعمال سے اجتناب واجب ہے پھر بعد ازان استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جنکی تفصیل قانون کلی مین بیان ہو چکی ہے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک خالص کر ایسے درد سر مین سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام مین داخل ہو اس درد سر کے واسطے بہت نافع ہے اگر اس درد سر کا مبدا معدہ کا ہو اوسکے علاج مین جو استفراغات اوپر مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرنا چاہیے خصوصًا وہ نسخے جنمین روغن بید انجیر داخل کیا جاے خواہ اوسکے بدلے روغن زیت کہنہ ٹپکا ہو اور معجون کمونی وغیرہ جو ادویہ باب امراض معدہ مین مذکور ہون گے اونہین استعمال کرنا چاہیے اور تقویت سر کے بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرو اور آب برگ اثل یعنے جھاؤ

اور نا گرسوتھہ سے اور ایسی دوا سے جنمین تسخین اور قبض ہو اور ان دواؤنکو اطراف مین استعمال کرتے ہین تا کہ جذب مادہ بطرف مخالف کے کرین جو
صداع بوجہ بخارات کے عارض ہوا اگر یہ بخارہ خاص سر مین پیدا ہوتے ہون مریض کے معدہ مین نفخ اور قراقر نہوگا اور نہ کمی اور زیادتی صداع
مین بروقت خلو معدہ اور امتلا کے ہوا کرے گی اسیطرح کبھی بیشی ایسی غذاؤن کے استعمال سے جو زیادہ منجر ہین خواہ انکمین تبخیر کم ہی محسوس
ہوگی بہرحال ایسے صداع کا علاج نطول مفردہ سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضماد سے جو محلل ہون اور تھوڑا سا قبض بھی انمین ہو
کرین اور شمومات جو ملطف ہون بس انھین تدبیرات سے کفایت اس معالجہ مین ہوگی اور کچھ ضرورت نہین ہی اگر بخارات معدہ سے
اوٹھکر سر مین جا کر صداع پیدا کرتے ہون اوسکا علاج ایسی دوا سے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطکی اور گلقند اور اوسکے کمونی وغیرہ
استعمال کرین جب کھانا کھا کر تبخیر شروع ہوا اور درد سر پیدا ہو چاہیے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرین
پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اوسکے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کرین اور تقویت سر کی
او تسخین دواؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین درد سر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج
ہو کرین گے خواہ از قسم نطولات اور شمومات موصوفہ بالا ہو خصوصاً مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب
ہوتا ہی اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہی جیسا مذکور ہوا اگر معدہ بخاری مین احساس حرارت زائدہ کا ہوا اور
علامات سے دریافت ہو کہ حرارت زائد ہی ایسے محللات سے پرہیز کرنا چاہیے جنمین تسخین زیادہ ہو جیسے افربیون وغیرہ اور اگر ابتدا
علاج کی جذب بطرف خلاف سے کیجاے اوسوقت ایسے محللات سے زیادہ اجتناب کرنا لازم ہی خواہ بذریعہ بخور روغن کے شروع
معالجہ مین ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات سے کرنی چاہیے اور بعد اسکے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے **فصل گیارھوین**
علاج اوس صداع کا جو ریحی ہوا اور وہ ریح خارج سے سر مین نفوذ کرے جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو
کہ خارج سے وہ ریح داخل مین سر کے نفوذ کر گئی ہو پہلے اوسکے علاج مین تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہواے گرم فصل صیف کی ہی یا ہواے سرد
شمالی ہی پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر مین کسطرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہی اگر ہواے گرم کان کی راہ سے سر مین داخل ہوئی ہی
روغن بابونہ نیمگرم خواہ روغن خیری اور یا روغن شبت لیکے سو یا جسکی گرمی روغن گل سے کم کر دی جاے
ٹپکایا جاے - اسیطرح اگر وہ ہواے گرم ناک کی طرف سے سر مین پہونچی ہو ناک مین بھی یہی روغن ٹپکانا چاہیے اور نطول ایسی
چیزونکے استعمال کرین گے جو بنرمی تحلیل ریح کی کردین بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر مین پیدا ہو
اوسکے علاج مین بنرمی ابتدا ایسی باردشی سے کرین گے جسکی برودت کم ہو اگر اس سے نفع نہو زیادہ تبرید کرینگے اور اگر سرد ہوا سر مین داخل
ہوئی ہو دونون قسم کے روغن یعنے گرم اور سرد انمین جسکا استعمال واجب ہو اسے گرم کرکے تقطیر کرینگے مگر روغن مین جندبیدستر
اور مشک تھوڑی خواہ بہت سی بقدر حاجت شریک کرینگے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بحسب حاجت کرین جسمین تحلیل
کی قوت ہو اور گرم مزاج ہون اور نضج طبیعت اور تلیین پیدا کرین **فصل بارھوین علاج اوس صداع کے جو بخارات**
بد کے سر مین پہونچنے سے پیدا ہوا اور اسیطرح اگر بخارات ردی خارج سے سر مین پہونچے اور درد سر پیدا ہوا اوسکا علاج
بھی کیا جاتا ہی مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہی جیسے بخارات اون مواضع کے جہان سیاہ مٹی مین کائی پڑ گئی ہو کہ اونکی تاثیر بارد
ہی اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہین اور انکی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیرہ مین احتباس ہوا ہو اور

سر مین سدر اور دوار پیدا کرین ایضاً خوشبو کی چیزین معتدل جیسے گلاب یا روغن گل خواہ روغن نیلوفر اور بنفشہ سونگھانا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ محسوس ہو کافور اور صندل تجویز کیا جاوے اور حمام مین جا کر سر مین آب گرم اور خطمی کو ملین اور اگر بخارات بارد سے درد سر پیدا ہوا ہو فائدہ مشک اور جند بیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہے اگر بخارات خالی ہون ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ دہان مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جسکا تذکرہ ہو چکا ہے اور ناک کا دھونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید اس زور سے کرنا کہ دوا پہونچے مگر دماغ مین چڑھ نہ جاوے اور روکے رہے پھر نیچے اتار لین اور پھر یہی تدبیر کرین اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین اسیطرح گلاب اور عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کرین اور انھین عرق کے بخارات پر سر جھکاوے اور دیر تک جھکاے رہے اگر ایسے بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ مین پیدا ہو جیسے گندھک خواہ ہرتال کے دھوئین سے پیدا ہوتا ہے کافور کو روغن کدو مین آمیز کرکے استعمال کرین تاکہ کافور سے تبرید اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسیطرح کافور روغن کا ہو خواہ روغن بنفشہ مین ڈالکر بھی نافع ہے اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے بستر کرین

فصل تیرھوین بیان علاج اوس درد سر کا جو خوشبو کے سونگھنے سے پیدا ہوتا ہے جو صداع روائح طیبہ سے پیدا ہوا اگر انکی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہونچا ہو اور یبوست پیدا ہوئی ہو اوس علاج ایسی خوشبو کی چیزونسے جو سرد ہون کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر مین پہونچکر صداع عارض ہوا اور باوجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہے پس فقط سرد دوا مثل کافور کے کافی نہ سمجھنی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے صداع مین بیان کیا ہے بلکہ اگر ممکن ہو سرد تر روغن کا سعوط بھی کرائین تو یہ تدبیر کافی ہوگی اور اگر ممکن نہو کافور ایسے روغن مین ڈالکر استعمال کرین

فصل چودھوین علاج اوس صداع کا جو بدبو چیزون کے سونگھنے سے پیدا ہو اس صداع کا علاج ایسی خوشبو اشیا کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جسکا مزاج ضد مزاج اون بدبو چیزون کے ہو اگر ان بدبو چیزون مین اثر تجفیف کا ہو جو دوا استعمال ہو اوسے مرطب ہونا ضرور ہے جیسے نیلوفر اور بنفشہ روغن بید پاکیزہ کہ تمامی خوشبو اور بدبو چیزونپر بوجہ حرارت کے مضر ہین مضرت اور فوقیت ہے اسے جاننا چاہیے

فصل پندرھوین بیان مین علاج صداع خمار کے درد سر جو بوجہ خمار کے پیدا ہوا اول اوسکے علاج مین تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ قے کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب سے اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا اور ادویہ مقئی یعنے قے پیدا کرنے والی جو نرم اور متوسط ہون اور قرابادین مین اونکا ذکر ہو چکا ہے اور اگر قے کو مریض گوارا نکرے ایارج کے ذریعہ سے جو بشرکت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تا دیر تک دوا معدہ مین نہ ٹھہرے اور اگر گرم دوا مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جوشاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت فواکہ جو مسہل ہے اوسے اختیار کرین اور اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہون آب انارین مع پوست اندرونی کے نچوڑ کر اور تھوڑی سی سقمونیا سے قوی کرکے استعمال کرین اور حرارت کا خوف کچھ نکرین پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اسپر دلیل ہے رنگین ہونا بول کا اور مختلف طور پر متلون ہونا تو اس مریض کے پاؤن نمک اور روغن بنفشہ سے ملے جائین اور اسکے اطراف پر نطول بابونہ کا استعمال کرکے حمام مین داخل کیا جاوے اور اسکا سر روغن گل مین بشرطیکہ سرد کیا گیا ہو ڈبویا جاوے لیکن بہت سرد نہو اور غذا انکی انگور اور مسور وغیرہ سے تجویز کیجاوے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہے اس صداع کے علاج مین کہ بخارات کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہے جالینوس کا قول ہے کہ اگر اس مریض کو بچہ کبوتر کے غذا دین درد سر مین کمی ہوگی اور غالباً اسکا سبب یہ ہے کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے اور

اسکو تحلیل بقوت زیادہ ہو اور فوائد کہ قابضہ بھی دینے ضرور ہین اور مشروبات مین فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف اور خوف
استرخا کا ہو اوسوقت زیادہ سرد پانی سے ممانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور حماض
اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہموزن شکر ملا کر بھی مفید ہو اور ایسی قبیل اور ادویہ جنمین قبض اور برودت
ہو مفید ہین بعد اسکے اوسکے سولانے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدابیر اور اصل علاج ہو اگر ان تدبیرات سے سکون ورد مین نہو اوسی دن یا
دوسرے دن پھر بھی تدبیر کرین اور غذا اسکی مبرد اور مرطب کھلائین تا لطیف غذا مین بذریعہ زردی بیضہ کے کرین اور بہت سا
آب گرم اوسکے بدن پر ڈالین اور سولانے کی تدبیر مین زیادہ اہتمام کرین پھر جب مبتلی اوسکی زائل ہو جاے بشرطیکہ پہلے سے تھی اور درد
سر باقی رہے اسوقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہے ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اسلیے کہ اسکی حاجت فقط واسطے تقویت
سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اسکا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ ضرورت باقی نہین ہے۔ ہان اب اوسکے عوض
روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جسطرح سر کو روغن گل مین ڈبوتے تھے اب اس روغن مین غرق کرین تاکہ بخارات موجودہ
کی تحلیل ہو جاے اگر بابونہ کا روغن کافی نہو پھر روغن سوسن کا استعمال کرین کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور نہایت عمدہ ہے اور مجرب بھی ہے
جسوقت خمار مین انحطاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اوسے مشی کرنا چاہیے اور بچھونے مین اٹھا کر سولائین اور اسوقت اوسکی غذا سمک رضراضی اور
خصیہ مرغ ہمراہ سرشتہ کاریون کے تجویز کرین اور بعد کھانا کھلانے کے اوسکو مشی کرانی جائز نہین ہے بلکہ کھانے سے تین گھنٹے کے بعد بلکہ
مناسب یہ ہے کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جاے تاکہ اوسکے معدہ مین سبکی پیدا ہو اوسکے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو
اوس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونون پاؤن کی مالش کراے اوسکے بعد
ایسی مشی کرے جس سے تعب پیدا نہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نکرے اور علاوہ یہ ہے کہ سرکہ خالص اور مری سے پرہیز کرے اور بدون
اوسکے استعمال کے چارہ نہو تو بمجبوری اوس سرکہ کا استعمال کر سکتا ہے جو زیادہ ترش نہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی
استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہے کہ نطولات معتدلہ سے تر بتر سر پر دیے جائین جنکی تحلیل باعتدال ہو اور سبب لحوم غذا
مین تجویز کیے جائین **صفت دوا** ے خمار تخم کاسنی تخم کرنب اور زرشک بیدانہ سماق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہموزن لیکر سفوف
بنائین اور تین سفوف مین ایک قیراط کافور ملا کر تناول کرین اور بدرقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کرین

فصل سولھوین علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ مین خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو اوسکا
علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا وہی کرنا چاہیے بعد ازان اوسکا امالہ طبیعت مرطبات سے کیا جاے اور اگر یہ صداع اس سبب سے پیدا
ہو کہ بدن اخلاط سے ممتلی تھا اور حالت امتلا مین حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرکب واقع ہوے اور بخارات خبیثہ
اس حرکت سے برانگیختہ ہون اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جبکہ ایسا درد سر عارض ہو اور امتلا ابھی اوسکے بدن مین ہو تو ابتداء علاج
کی فصد سے بشرط وجوب کرکے بعد ازان اگر واجب ہو اسہال کیا جاے بعد اسکے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے مثل روغن گل اور
روغن آس سے کرنی چاہیے اور قوی جوشاندہ جنمین گل سرخ اور آس سے پختہ کیے جائین اور غذا خیر سریع الہضم ہو اور اوسکا کیموس جید ہے
کھلانی چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہو بوقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع نکرے **فصل سترھوین بیانمین علاج**
اوس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو اور تدبیر اوس شخص کی جسکے دماغ مین جنبش یا شکستگی پیدا ہو واجب ہے

کہ منتہا ہے قصد معالجہ مین اوس شخص کے سر مین ضربہ یا سقطہ سے پیدا ہوگیا ہو یہ ہے کہ پہلے تا امکان ورد مین تسکین پیدا ہو اور مادہ جس مقام پر اکٹھا ہوا ہو وہان سے دور کیا جاے خواہ بذریعہ استفراغ کے خواہ بذریعہ جذب کے بجانب مخالف تاکہ ورم پیدا نہو اور جراحت اگر پیدا ہوگئی ہو اوسکا علاج ایسا کرین کہ اندمال ہوجاے اور تا وقتیکہ سوءمزاج ثابت ہو اندمال چونکہ ممکن نہین ہے اسلیے اوسکی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے اور اندمال کی بھی تدبیر علی حالہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ایسے شخص کو آفت حسی کی پہونچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہے ایسی اول سعی اور کوشش یہی ہے کہ فصد سر یا خواہ صفت اندام کی کرین تاکہ ورم زیادہ نہو اور اگر امتلا سے اخلاط ہو حقنہ کا استعمال کرنا چاہیے گو فقط تخم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کرلینا چاہیے اگر مریض احتقان کو پسند نکرے جب توقفا قایا سے استفراغ کرنا چاہیے بشرطیکہ تپ نہو اور ہر وقت تپ کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کمتر ہو بہر حال تناول مسہل کا ضرور ہے اور استفراغ واجب ہے تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ازان یقین کرلین کہ اگر زخم پڑگیا ہے پہلے اوسکا علاج کرین اور تعدیل مقام جراحت کی اسقدر ضرور کرنی چاہیے کہ علاج قبول کرسکے اور اگر جراحت نہو مقام ماؤف پر ضماد مقوی لگانا چاہیے آس اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونون کے روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان روغنون مین ایسی چیزین ملائین جنمین تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور اکلیل الملک اور قصب الذریرہ گل ارمنی اور شب یمانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضماد مین فقط روغن پر اختصار کرتے ہین اور کبھی روغن نیم گرم سر پر گراتے ہین اور بشتر منظور ورد اور خوف ورم سے روغن کا سرد کرلینا ضرور ہوتا ہے خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہے کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور غضب سے اور ایسی غذا سے جو مبخر اور مسخن ہو پرہیز کرانا واجب ہے اور اگر ورم مقام چوٹ سے پیدا ہوتا ہے اوسوقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہے جنمین تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور گل سرخ اور سر پر نطول انھین چیزونکو جوش دیکر کرین اور ثفل سے ضماد کرین بعد استعمال ایسی چیزون کے پھر وہ اجزا تجویز کرین جنمین باوجود اس اثر کے کسیقدر تلطیف بھی ہو جیسے سرد اور جھاؤ اور رب اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر مین جنبش پیدا ہو بہت جلد اسطوخودوس ہمراہ پانی خواہ شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہوجاے گی اور صحت حاصل ہوگی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ کا صدمہ حجاب ہاے دماغ تک پہونچے اوسوقت زیادہ ہوتا ہے اور اگر بسبب ضرب کے دماغ سے خون نکل آسے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہے جسقدر بہم پہونچے اوسکے بعد آب انار ترش اور جب ورم مین تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد فصد کے بھی اسکا استعمال بکثرت چاہیے

فصل اٹھارھوین بیان علاج صداع ضعفی کا سر کے ضعیف ہونے کی وجہ سے

اگر درد سر پیدا ہو پہلے اوس سوءمزاج کی تدبیر ضرور ہے جس سے یہ سوءمزاج پیدا ہوا ہے اور سر کی تقویت ایسی چیزون سے جو مقوی سر کی ہین جیسے وہ غذا جو خوشبو ہو اور اوسمین تلطیف اور قبض لوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہو اکثر جو سبب فاعلی صداع کا ہر وقت ضعف سر کے پیدا ہوتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ معدہ مین اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہین ایسے وقت مین ضروری ہے کہ تنقیہ اور استفراغ معدہ کا جن دواؤن سے مناسب ہو کیا جاے اور غذا ایسی دی جاے کہ جو خلط اوس سے پیدا ہو اوسمین قوت متحلل ہونے کی اور ہضم ہوجانے کی ہو اور اگر دونون صفت کی غذا ممکن نہو تو پہلے صفت یعنے متحلل ہونے کی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت عمدہ یہی ہے کہ بعد فراغ حمام کے کھلائی جاے اور غذا انکی سبک ہونی چاہیے اور انکے طعام مین قسب (جو ایک قسم کا خرما ہے سخت ہے) اور روغن زیتون ہمراہ پنیر کے یکجا کرنا چاہیے تاکہ معدہ مین قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراب کے استعمال کی اجازت انکو دیتا ہے اور

جالینوس کہتا ہی کہ پانی ملاکر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق مین پانی ملا ہوا ورروٹی کے ساتھہ تناول کرین **فصل انیسوین علاج**
اوس صداع کا جو قوت حس سے پیدا ہو سر کے حس قوی ہونے سے جو صداع پیدا ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ حس مین کندی کسیقدر پیدا کیجا
سطح پر کہ دماغ کی غذا مین تغلیظ کرین اور ہریسہ جو نخود اور جو سے طیار ہوں اور گوشت گاو بشرط قوت ہضم کے کھلائین یا وہ غذا جو کاہو اور
خرفہ کے ساگ اور گوشت ماہی سے بنے اوسے کھلائین بتبیر بعض مخدرات جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہین اور کبھی بطور طلا کے
اسکا استعمال کیا جاتا ہی **فصل بیسوین علاج صداع عرضی کا** حمیات خواہ اور امراض حادہ مین جو صداع بالعرض پیدا ہوتا ہی
وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض مین لاحق ہوتا ہی اور بعد زوال شدت کے درد سر بھی زائل ہو جاتا ہی
اور حمیات جو صداع عرضی پیدا ہوتا ہی اوس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہوتا ہی کہ اوس قلق کی جہت اصل مرض
یعنے تپ مین زیادتی ہو جاتی ہی اور راسپر دلیل کبھی بول کی دفعتہً اور بول کا ہمرنگ ہوتا خچر کے پیشاب سے ہوتی ہی لیکن مشابہت خچر کے بول
کی بھی ظاہر کرتی ہی کہ فی الحال صداع موجود ہی اور کبھی یہ بھی ثابت کرتی ہی کہ درد سر زائل ہو چکا اسلیے کہ واجب ہی کہ اور دلائل خاص کی طرف
رجوع کرین اور تدبیر صائب اس صداع کی یہ ہی کہ سر کو روغن زیتون مین ڈبوئین جو روغن گل معتاد سے بنایا گیا ہو اور سرکہ مین نخلخانہ بگرم
فصل شتا مین اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف مین خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کر کے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہی اگر جو اور
خشخاش اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی مین جوش دیکر تر تیرا دین اور یہ نطول اوسوقت کرنا چاہیے کہ بخارات کی حدت سے ایذا ہو سنچے
اور اگر کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اوسوقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہین ہی بلکہ بروقت کثرت اخلاط کے استفراغ کرنا اور
محللات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلا روغن زیتون مین تمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دیکر استعمال کرین اگر معلوم
ہو کہ تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جاسے گی۔ حتے کہ بعض قدماے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہی اور اگر با خطر اور احتیاج مخدرات
اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہی مگر احتیاط شرط ہی کبھی سویق جو اور اسبغول کے استعمال سے ابتداے مرض مین ارتفاع مواد کو منع
کرتے ہین اور کبھی شونیز کے استعمال سے اور روغن گل سے بھی یہی فائدہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہی اور اطراف کو
باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہی اور مخمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اوسکا استعمال بہت ہی عمدہ ہی اگر اطراف کی بندش کا ارادہ ہو
پس واجب ہی کہ اونکو سرکہ سے نکال کر آب گرم مین رکھین پھر ان سب تدبیرون سے سکون درد مین نہو سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی اور بنفشہ اور تیسک
خالص کا ضماد کرین اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہیے اور بتبیر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہی اور جونک لگانا بھی پڑتا ہی۔ کبھی تپ خواہ کوئی
اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہی مگر صداع باقی رہ جاتا ہی اوسکا علاج یہ ہی کہ سرد تر غذا کھلائین اور سر کی تقویت روغن گل اور روغن بابونہ سے
کرین اور بروز بھر مین دو مرتبہ ہاتھہ پاؤن پر گرم پانی ڈالین صبح اور شام کو اور مالش روغن بنفشہ کی کر کے بعد حسب اخلاط بحسب علامات کے
ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کرین **فصل اکیسوین بیان علاج صداع بحرانی کا** جب بحران مرض مین صداع عارض دیکھنا چاہیے کہ گردن
کو مثلی ہی اور سانس اولٹی پلٹی چلتی ہی اور ہونٹھہ پھڑکتا ہی اور دوار عارض ہی یا نہین خلاصہ یہ ہی کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت
پاے جائین اعانت طبیعت کی تلئین پر کرین ایسی دوا اون سے جنمین خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلو بخارا یا زلال آلو بخارا کہ جلاب مین بھگویا
جانے کے بعد نچوڑے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ اور شربت تمر ہندی اور شیر خشت جو وزن مین کم ہو یعنے بقدر پانچ درم کے
دینی چاہیے از بین قبیل اور سبک دوائین جو انکے قائم مقام ہین پھر اگر مریض کے اطراف گردے مین یا پسلیون کے نیچے پشت کی طرف

اگر اونکی پیدا ہو خلاصہ یہ ہے کہ سیلان مادہ کا بول کی طرف ہو تدبیر ادرار کی بکثرت چاہیے ہے مثلاً تخم خربزہ کا ادرار اور سکنجبین کا تخم خیار ڈالا ہوا استعمال کرین اور سر
بھی کھلا ہیں کہ بخارات کو منع کرتی ہے اور ادرار بھی کرتی ہے — اگر آنکھون کے سامنے شعاع یا سرخی یا زرد خیالات پیدا ہوں اور دیر تک باقی رہین
اور رعاف پیدا ہو سرکہ کی ہوا اور اوسکے بخارات سے چھینک پیدا کرنی چاہیے اور اوسکی ناکمین سچوکنا چاہیے یا کوئی سخت چیز ناکمین پھیرنی چاہیے
یا اوسکی آنکھ آفتاب کے سامنے کیجائے اگر ممکن ہو کہ اوسکی تیزی کو تحمل کرسکے اور اوسکی طرف بتامل دیکھ سکے پھر آنکھ ادھر سے ہٹائے اور اگر نبض
مین پھیلاپن ہو اور جلد مین تری ایسی چیزونکی مالش کرنی چاہیے کہ پسینا برآمد ہو اور پلانا بھی اور سر پر لگانا بھی اسی قسم کی دواؤنکا چاہیے
مگر ان دواؤنکا معتدل ہونا ضرور ہے — اور اگر لذع یا درد مانند گزیدگی کا کان کے نیچے یا پیچھے کنارہ بنی کے پیدا ہو لیسے ضماد جو کہ جاذب ہوں لگانا
چاہیے جیسے پودینہ کرفس پرانا مسکہ کبھی احتیاج خالی کرنیکی بھی ہوتی ہے تاکہ مادہ دماغ سے اوترکر جلد ہو متوجہ ہے پہونچ جائے اور ورم
پیدا ہو **فصل بائیسوین بیان مین علاج اوس صداع کے جو سرمین کیڑے پڑنے سے پیدا ہو** جیسے حکمائے ہند نے دعوی کیا ہے
ابتدا اس درد سر کے علاج مین بدن کے تنقیہ سے کرکے اوسکے تھوڑے ایسے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرین اور ہفتہ مین چند مرتبہ یہی تدبیر
کرنی چاہیے اور اوسکے بعد یہی غذا اور دوا جو فصل نتن انف یعنے ناک کی بدبو مین مذکور ہوگی استعمال کرین اور کل وہ چیزین جو پیٹ کے
کیڑونکو قتل کرتی ہین جیسے آب برگ شفتالو آب بیخ توت اور صبر وغیرہ اوسکے بعد سعوط اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اور آیندہ اوسکا بیان
ہوگا استعمال مین لاوین **فصل تئیسوین بیان علاج اوس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے** اسکا علاج تمام بدن کے تنقیہ
اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہو چکا ہے کرنا چاہیے اور دونون کنپٹیون پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جائے افضل یہ ہے کہ راکھ انجیر
کی لکڑی کی ہو **فصل چوبیسوین علاج صداع شرکی کا** جو درد سر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اوسکے علاج مین پہلے ایک قول جامع
ہم کہتے ہین کہ جمیع اقسام صداع شرکی مین جس عضو کی شرکت سے یہ درد سر پیدا ہوا ہو اوسکی طرف متوجہ ہو کر پہلے اوس عضو کا استفراغ مخصوص
کرکے اوسکا مزاج بدل دیا جائے اور بروقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نکرے — اگر
زمانہ ابتدا مین درد سر ہو سرد دواؤن سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغن گل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت میں
تیزی ہو یہی تدبیر روغن گل وغیرہ کی بعینہ ہمیشہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آس یا وہ روغن جسمین صمغ سرو بھگویا
جائے یا برگ سرو سے بنایا جائے یا آب برگ سرو اور جھاؤ سے بنا ہوا اوسکا استعمال کرنا چاہیے جب تک تدبیر عضو خاص سے فراغت
ہو چکے اب دیکھنا چاہیے کہ یہ درد سر عارضی بذات خود مرض مستقل ہو گیا ہے اور اسکا سبب سر مین باستحکام ٹھہر گیا یا نہین اور مادہ اور کیفیت
مین فرق سمجھ لینا چاہیے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیے جو درد سر ساق کی مشارکت ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز
ساق سے اوٹھکر سر تک آتی ہے اوسکے علاج مین بشرط امتلاء مادہ واجب ہے کہ فصد صافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور بدن کا
تنقیہ حب اسطوخودوس سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہو ساقین کو نیچے ران تک باندھین اور دونون قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے
کرین — اور اگر وہ مقام خاص جہان سے مادہ مرتفع ہوتا ہے پہچان لیا جائے اوسکو داغ دینا چاہیے اور قرحہ ڈالنی والی دوا کا استعمال
کیا جائے تاکہ ریم پیدا ہو — جو درد سر بسبب صعود بخارات کے اعضاء بدن سے پیدا ہوا اگر اوسکا سبب فقط صعود بخارات کا ہو دوروہ سے
پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیے اگر اس سے فائدہ نہو آب سرد کو نہار منھ پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ مین سے بھی اور دھنیا مفید
ہوتی ہے کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہے یہی حال اوس درد سر کا ہے جو مشارکت جگر پیدا ہو اور ادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی

مخصوص ہیں اس درد میں نافع ہیں۔ سر میں جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہو اور اوسکی جہت سے صداع عارض ہو کبھی یہ ضعف فم معدہ کے ضعیف ہونے سے
پیدا ہوتا ہی کہ فم معدہ مواد کو قبول کرتا ہی اور کیموس اوسمین فاسد ہو جاتا ہی مگر یہ درد سر اکثر بروقت گرسنگی کے پیدا ہوتا ہی علاج یہ ہی کہ ایک لقمہ آب انگور
یا آب ریباس وغیرہ مین ڈبوئین یا رب نواکہ مین جو قابض اور خوشبو ہون بھگو کر کھلائین اور حریرہ گیہون کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار وغیرہ مین
ترش کرکے استعمال کیا جاوے اگر ان چیزونکا بکثرت استعمال ہو فم معدہ مین قوت آجائیگی جبکہ ان چیزونکا استعمال ہوتا ہی اگر اسی زمانہ مین متلی [illegible]
شاید کہ تو صفراوی عارض ہوگی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہی اوس سے راحت حاصل ہوگی پھر اگر معدہ مین برودت ہو ان چیزون مین مصالح گرم شریک
کرنا چاہیے اور لقمہ بھی اوسی طرح پر بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصالح کی تیزی مریض کے مناسب نہو اور درد سر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب
سادہ مین بھگوئین خواہ مصالح بھی بحسب حال شریک کرین ایسا مریض اگر قبل ہونے صداع کے کچھ کھالے یا کسی قسم کا حریرہ پیوے بہت
منتفع ہوتا ہی اگر انحدار طعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب نواکہ مین
یا خوشہ نواکہ یا روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہوا اول تنقیہ معدہ کا کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ کے اوسکو نیز بوقت
تنقیہ غذاے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جسکا کیموس جید ہو کھلائین بعد اوسکے کسیقدر غذاے کثیف تجویز کرین لیکن اوسیقدر جو بنظر وقت اور
طاقت کے واجب اور مناسب ہو مگر اوسمین بھی تحلیل اور ہضم اور شکم نرم کرنے کی صفت ہو اگر غذاے جید متصف بصفات مذکورہ بالا
دستیاب نہو فقط وہی غذا جسمین تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کرین گے گو وہ صفات نہون بہترین اوقات تغذیہ یہ ہی کہ بعد دخول
حمام کے واقع ہو ایسی بیمار کے حق مین مناسب یہی ہی کہ انکے بخارات بدن کے تخفیف کیے جائین اور اگر اخلاط انکے صفراوی ہون جو علاج قانون
کلی مین اوپر بیان ہو چکا ہی وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہون اور ریاح شدید
کا ہیجان ہو پھر ایسے مقویات جو شدید ہون اور ملطفات بھی استعمال کرین گے اگر اس تدبیر سے ازالہ مرض نہوا یارجات کبیر ہمراہ جوشاندہ افتیمون
کے استعمال کرین ایسے درد سر کے علاج مین دونون کنپٹیون کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہی اور خفیف داغ دینے سے اوسی مقام پر [illegible]
سر جل نجاوے مگر دونون شریان پر آلہ کے چسپیدہ ہو جاوے اکثر شریان کو قطع کرکے رطوبت جاری کر دیتے ہین خواہ قطع شریان کرکے یونہین
چھوڑ دیتے ہین یا اوسپر داغ بھی لگا دیتے ہین داغ دینے کا اچھا طریقہ یہی ہی کہ شریان کو نمودار کر دین یعنے اوس مقام کی جلد الگ ہٹا دین
تاکہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہونچے اور جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نشتر وغیرہ کے دستہ خواہ دنبالہ سے گرم کرکے داغ لگانا چاہیے پھر
بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما مین داغ دینے سے احتیاط اور اجتناب بہتر ہی۔ اور بعد داغ دینے کے واجب ہی کہ غذا
از قسم حریرہ کے تجویز کیجاوے اور دس دن تک کوئی چیز چبانے والی اوسکو ندیجاوے اور گرمیون مین اوسکی غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز
کیا جاوے اور بہت کلام کرنے کی بھی ممانعت رہے۔ اسیطرح ادویہ قابضہ شرائین پر چسپان کرنی چاہیے اور افیون انزروت اور زعفران
بھی شریک کیا جاوے اور قرابادین مین اوسکا بیان ہوا ہی کبھی شرائین پر اسرب یعنے سیسا چپٹا کرکے رکھتے ہین اور ایک پٹی سے خوب کس کر
باندھتے ہین تاکہ حرکت شریان کی اور دھمک برطرف ہو کہ اوس سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہی اوسی طرح بجاے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا [illegible]
باندھنا بھی مفید ہوتا ہی اس قسم کے صداع کے واسطے داغ قوی تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو سر پر دوسرا صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا
تیسرا اوس نقرہ پر جو پس سر واقع ہی یعنے وہ مقام جہان گڑھا سا پڑ جاتا ہی۔ شراب کا استعمال اس مریض کو ہر حال مین مضر ہی۔ اور اگر
سبب صداع کا بخارات کا صعود معدہ سے ہو وہ صداع اوسی قسم مین داخل ہی جو اوپر ہمنے بیان کیا یعنے اور اعضا سے بخارات

چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا ہی اوسکا جیسا علاج اوپر مذکور ہوا ہو وہی علاج اسکا بھی کرنا چاہیے — اور از ینقبیل وہ صداع بھی ہی جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہی گو کہ یہ بھی ضعف معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور اوسکا علاج عمدہ یہی ہی کہ شراب یخانی تھوڑی سے پانی ملا کر پلائین اور اوسمین وہ پانی بھی شریک کرین جو اوسکے پینے مین روزمرہ آتا ہو تاکہ معدہ کو کچھ اذیت نہ پہونچے — جو درد سر بشرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہی یا رحم وغیرہ کی شرکت سے پیدا ہوا اوسکے علاج مین تدبیر وہی کافی ہی جو اول کتاب مین ہم کہہ چکے اور حمیات مین جو صداع عارض ہوتا ہی اوسکا علاج بھی بیان کر چکے **فصل چھبیسوین بیان مین علاج گرانی سر کے** گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہی اور استعمال شبیارات کا بھی مفید ہی اگر گرانی سر کی بوجہ غلبہ خون کے ہو پہلے فصد سرو کی کرین اوسکے عرق جبہہ کی فصد کرنی چاہیے خصوصًا اگر گرانی سر کی پشت سر مین ہو ایضًا فصد عروق کی اور اوس شریان کی جو دونون کانون کے پیچھے ہین خصوصًا اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید ہی **فصل ستائیسوین علاج اوس درد سر کا جسکا نام بیضہ اور خوذہ ہی** چونکہ یہ درد تمام سر مین ہوتا ہی اسواسطے اسکو بیضہ اور خوذہ کہتے ہین یہ درد سر ثابت اور برقرار رہتا ہی اور دیر تک رہتا ہی اور مزمن ہوتا ہی اور ہر ساعت اسکی سختی مین ہیجان ہوتا ہی تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز مبخر کھانے سے درد مین شدت ہوتی ہی اگر اس مریض کے پاس کوئی چلا کر بولے بلکہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہی اور درد مین شدت ہوتی ہی تا اینکہ مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہی اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیون مین بیٹھنا اوسکو برا معلوم ہوتا ہی تنہائی اور تاریکی اور ہر طرح کی راحت اور چپ لیٹنا اوسکو مرغوب ہوتا ہی اس مرض کے بیمارون کو جن چیزون سے اذیت پہونچتی ہی وہ مختلف طور کی ہوتی ہین بعض لوگونکو کوئی چیز اذیت دیتی ہی اور بعض کو دوسری چیز مگر اس کیفیت مین سب برابر ہین کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا سر ہتوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہی یا کسی طرف کھینچ رہا ہی یا کوئی سر کو پھاڑے ڈالتا ہی یہ درد سر آنکھ کی جڑون تک پہونچتا ہی جالینوس کے نزدیک سبب کھینچ نے والا اس درد کا ضعف دماغ ہی یا دماغ مین شدت حس پیدا ہونے اور سبب مواد اس درد کا خلط ردی یا ورم حار یا ورم بارد ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ اکثر ورم سوداوی یا ورم سخت سے یہ درد سر پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم وسط حجاب مین ہوتا ہی استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جسوقت سبب صداع کا ورم وغیرہ ہو لیکن اوس حجاب کا ورم جو اندر قحف کے ہی اوس درد کا حس اسطرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پہیلا ہوا ہی اسلیے کہ جو جھلے عصبیہ مجوفہ پر شامل ہی اوسکا ایک جز وحدقہ چشم تک پہونچا ہوا ہی اور اگر ورم حجاب خارجی قحف مین ہو اوسکا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہو کہ اوس مقام تک ہاتھ پہونچے اکثر یہ درد سر امراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہی جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہاے داخلی اور خارجی کو اسقدر ضعیف کر دین کہ تھوڑی سی حرکت سے ایذا پہونچنے لگے اور تھوڑی سی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہونچے اور ایسا ضعف ہو جاے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرلے بعض اطبا بیضہ مین شروط مذکورہ بالا کی رعایت نہین کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سر کو شامل ہو اوسکو بیضہ کہتے ہین خارج قحف ہو یا داخل بخارات معدہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم فلغمونی نفس دماغ مین ہو یا دماغ کے پردونمین کہ اوسوقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ ہو کہ اوسوقت ہمراہ التہاب اور سوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر حمرہ نہو اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط باردہ کے پاے جائین بہرحال ہر ایک کا بموجب اوسکے سبب کے کرینگے لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اوسی درد سر کے واسطے مخصوص ہی جسمین شرائط مذکورہ صدر موجود ہون **علاج** اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہی اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہی فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل بردت اخلاط موجود ہون قائم اور زمانہ مرض کا طولانی ہو چکا ہی اور پہلے استعمال رادعات کا ہو چکا ہی اوسوقت ایسے محللات کا استعمال کرینگے

جسمین تھوڑے ایسے محللات مسخنہ بھی ہون اور کسیقدر قوت قبض بھی اونمین ہو مثل تفاح اذخر اور بابونہ اور لوہ ... اجزا جنکا بیان قانون مین
بخوبی ہو چکا ہی اور پھر رفتہ رفتہ محللات قوی کا اضافہ کرتے رہین اور استفراغ مناسب بھی ضرور کیا جاتا ہے - اور استعمال حب صبر کا ہمراہ مصطگی
کے زیادہ نافع ہی اور ہر تین ہفتہ مین ایک شب اسکا استعمال ضرور کرنا چاہیے اور حب قوقایا اس علاج کے استفراغ مین ضرور مستعمل ہے اگر استفراغ
قوی کی حاجت ہو بعدہ جوشاندہ خیارشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بید انجیر کے استعمال کرین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعد استفراغ کے تقویت دماغ
اور حجابہاے دماغ کا ایسی دواؤن سے جو مقوی دماغ ہون کرنا چاہیے از انجملہ وہ مشمومات ہین جنمین مشک اور عنبر شریک ہو اور کان مین بھی
داخل کرتے ہین اور بیشتر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہی تاکہ تقویت اور تحلیل ساتھہ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور
مسخنہ جو اوپر بیان ہو چکے لگاے جاتے ہین جب زمانہ انحطاط مرض کا ہو چکے اور کچھ ظاہر ہو حمام اور غذا قوی کا استعمال کرین مگر ...
ابتدا مین خواہ اگر مادہ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کرین گے جو قانون عام مین تدبیر صداع کی مذکور ہوئی ہی اور چند روز متواتر ...
اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہی کبھی انکو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہی ... ہی کہ بعضے ...
ہوجاے اور زمانہ دراز گزر چکے پھر مزاج مین برودت پیدا ہوتی ہی گو ابتدا مین اسکا سبب حار ہو اور یہ بھی ضرور ہی کہ بعضے مرض کا ازالہ
اوسی دوا سے ہوتا ہی کہ جسمین تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو کبھی ایسے لوگون کو سعوط اقراص کوکب اور سلیسا اور بعضا المسک وغیرہ کا مفید
ہوتا ہی کہ ایسی کوئی دوا ... خنثرین گھول کر سعوط کرائین خصوصا بروقت شدت درد ... غلبہ ہو ... اور فصد
شرائین خواہ شریان جبہہ کا قطع بعضے مین وہی فائدہ رکھتا ہی جو صداع کہنہ مین اوپر مذکور ہو چکا - غذا ایسی دینی چاہیے جو دیر یا زود
تبخیر نکرے تا اینکہ مسہلہ بھی گو کہ اوسکی تبخیر بہت کم ہے پہ بھی ندینی چاہیے گر اوسکے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کرین اسیطرح بقول بعضے
بقول اگر غذاے مبرد مین استعمال ان چیزون کا کچھ مضر نہین ہی اسلیے کہ بخارات اونکے بدن مین کم پیدا ہوتے ہین طلا اس مرض مین ...
جو کسیقدر مخدر ہون مگر غرض اصلی یہی ہی کہ تحلیل پیدا ہو از انجملہ یہ طلاے مخصوص ہی - انیسون ... زعفران صمغ عربی کہ اس سے
کنپٹی پر طلا کرین اگر ضرورت تخدیر پیدا کرنے کی ہو از انجملہ زعفران مازو قرص کوکب کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیے اور قرابادین باب
ابواب ادویہ مفردہ مین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ ادویہ مفصلا وہان مذکور ہین **فصل ستائیسوین شقیقہ کے بیان مین**
شقیقہ کو آدھا سیسی بھی کہتے ہین اور یہ درد سر کے ایک طرف اوٹھتا ہی اور جالینوس اسکی تعریف یون کرتا ہی کہ یہ درد پھیلتا رہتا ہی اور
اصلی مقام اسکا وسط سر مین ہی کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہی اور کبھی اوس جھلی مین جو قحف پر لپٹی ہوئی ہی اور اکثر
کنپٹی کے عضل مین اسکا سبب ہوتا ہی - اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہی اوس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہی اسمین ایسی شدت ہوتی ہی کہ سر کا چھونا دشوار ہوتا ہی - مواد
اس صداع کے یا اوسی مقام خاص مین سے پیدا ہون خواہ اوردہ اور شرائین خارجہ سے آتے ہون خواہ نفس دماغ اور دماغی حجابون سے براہ
اون وریدون کے پہونچین جو فصل اول مقالہ اولی مین اس کتاب کے بیان ہو چکے ہین اور کبھی یہ صداع اون بخارات سے پیدا ہوتا ہی جو تمام بدن سے
دفع ہوتا ہو خواہ کسی عضو خاص سے جو اوسی نصف جانب سر کے واقع ہو جدھر شقیقہ پیدا ہوا ہی - اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہین اور اسکا سبب
تو یہی ہی کہ اسکی پیدایش اخلاط سے ہوتی ہی اور کوئی شقیقہ ایسا نہین ہوتا ہی جسکے واسطے کسیقدر سوء مزاج مفرد ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے
پیدا ہوتا ہی کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہین اور کبھی بارد ہوتے ہین اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہین اور ان سب اسباب کی علامات
متعدد مقامات پر مذکور ہو چکے اگر سرد اخلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہوا ہو اوسمین گرمی پہونچنے سے سکون اور تخفیف

پیدا ہوتی ہے اور تمدد قریب - اور گرم شقیقہ مین لمس سر کا گرم رہتا ہے اور کنپٹیان دھکتی رہتی ہین اور سردات کے استعمال سے راحت پہونچتی ہے الغرض شقیقہ
بارد مین برودت محسوس ہوتی ہے اور گرم مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات بوقت اشتداد وجع کے دونون قسم مین ہوتی ہے **علاج** علاج شقیقہ کا
فصد سے بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصًا فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگون کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کی طرف
بنا بر رعایت اونھین قواعد کے کرنا چاہیے جو قانون عام مین مذکور ہین شقیقہ حار مین خیساندہ صبر کاسنی مین جسطرح قرابادین مین درج ہے مفید ہوتا ہے اور
مقدار شربت اوسکی ایک اوقیہ سے چہہ اوقیہ تک جائز ہے اور فصد جبہہ اور فصد ناک کے رگون کی اس سے زیادہ مفید ہے اور بوقت دورہ کے تبدیل
مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دورہ سے پہلے تنقیہ کرنا چاہیے - اگر مادہ گرم ہے مخدرات صدغین پر افیون اور پوست بیخ لفاح اور شبت
اور بنگ اور کافور سے استعمال کرین اور تبرید مقام درد کی جسطرح قانون عام مین لکھی ہے کرنی چاہیے - کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی جاتی
ہے جدہر درد ہو اوس پیشانی پر لگانے سے نفع ہوتا ہے آخر انجملہ زعفران ہے جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب اور لفاح سے
ضماد بنا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے - اسیطرح طلا قرص یونس کا جو قرابادین مین مذکور ہے اسیطرح استعمال ضماد لب غار اور برگ سداب
ایک جزو اور رائی نصف جزو پانی مین پیسکر طلا کرین اس سے بھی عمدہ قیروطی جو ذرایح سے طیار کیجاسے کہ اوسکے استعمال سے مقام استعمال پر
دانہ دانہ سے پڑجاتے ہین خواہ وہ قیروطی جو ثافسیا سے (جو سداب بری کا [illegible] ہے) طیار کرین کہ اوسکی منفعت داغ دینے کی منفعت سے
بڑھکر ہے - اور اگر مادہ بارد ہو اور برودت بھی شدید ہو فرفیون اور رائی اور عاقرقرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے - جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ دراز
گزر چکا ہے پھر وہ بہرحال سرد ہے اور محتاج تحلیل مادہ اور تسخین قوی کا ہے اور جتنے طلا اور نطولات مشترکہ اور خاص مرض شقیقہ کے قرابادین مین
ذکر کیے ہین اونھین کا استعمال کرنا ضرور ہے اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اوس کنپٹی کے عضل کی جدہر درد ہوتا ہے
رومال خواہ انگلی سے بوقت دورہ کے کرکے بعد ازان طلا کا استعمال کرین اگر ارادہ تخدیر پیدا کرنے کا ہو اور اگرچہ وجع ضربانی کی تمدد
ہو کنپٹی کے شریان پر اوس جگہہ جدہر درد زیادہ ہے افیون اور انزروت اور قوالفس کے طلا کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اوسی مقام شریان
پر سیسہ اور درست کی ہوئی لکڑی بطور جبیرہ کے مفید ہے اگر مستحکم بندش کرین تاکہ شریان کی جہندگی جو باعث وجع ضربانی کے ہے کم ہو جاسے
جیسا کہ اوپر کی فصل مین بمقام داغ دینے کے بیان ہوچکا بعض متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کے واسطے ایک دوا مجرب نافع ایسی ذکر کی ہے
کہ وہ دوا آگھین ایک حرارت سے بہم پہونچی تھی صفت اوسکی یہ ہے قثاء الحمار اور افسنتین کو آب خالص اور روغن زیتون مین جوش دین تا اینکہ ملا
ہوجاسے اور گھل جاسے بعد ازان جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے نطول کرین بعد ازان ثفل کو بطور لیپ کے ضماد کرین یہ حکیم
کہتا ہے کہ اس دوا کا استعمال جسوقت کیا فورًا شقیقہ برطرف ہوجاتا ہے تپ ہو یا نہو - ضماد مین رائی سے بہتر کوئی ضماد نہین ہے جب مرض مین
طول ہو ثافسیا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہے اور پوست بیخ کبر اور فرفیون پیسکر شراب ریحانی مین گوندہ کر ثافسیا بھی اوسمین شریک کرین
کہ یہ علاج عظیم النفع ہے - منجملہ اوس علاج کے جو بہت مفید ہے یہ ہے کہ حمام مین داخل ہوکر بکثرت گرم پانی کے بخارات پر سر جھکائے
رہین اوسکے بعد روغن پستہ سے سعوط کرین کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے ٹہر کر شانون تک آجاتا ہے پھر وہ نسخہ جو قرابادین اور
اجزاء مفردہ جو جلد اول مفردات مین درج ہین تلاش کرکے استعمال کرنے چاہیین **فصل اٹھائیسوین ورم اور اوس کے**
تفرق اتصال کے بیان مین پہلے ذکر قرانیطس کا ہم کرتے ہین قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہین یعنے ورم گرم جو دماغ کے باریک
پردہ خواہ گندہ پردہ مین ہو اور جرم دماغ مین ورم نہو اگرچہ کبھی جرم دماغ مین ورم عارض ہوتا ہے بعض اطبا نے جو ایسا گمان کیا ہے

کہ نفس جوہر دماغ میں ورم نہیں ہوتا ہے یہ گمان غلط ہے اور اس شخص کی دلیل یہ ہے کہ جو شئے نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اسمیں تمدد اور
کشش نہیں ہوتی اور جس شئے میں تمدد اور کشش نہو اسمیں ورم بھی نہیں ہوسکتا اور غلطی صغری میں اس قیاس کی یہ ہے کہ جو شئے نرم اور سیال نہ ہو
ہو اسمیں تمدد ہوتا ہے اور ہڈی بھی متورم ہو جاتی ہے اور اس حکم کا خود جالینوس مقر ہے - دانتون کے باب میں اس قول کو ہم مفصلاً بیان
کرینگے ہم یہ کہتے ہین کہ جو شئے غذا کو قبول کرے اسمین تمدد ضرور پیدا ہوگا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر جب غذا سے اوسکا جوہر اصلی
مقدار مین بڑھتا ہے فضلہ کی وجہ اسمین زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہے اور ورم کی وہی زیادتی ہے جو فضلہ کی جہت سے ہو لیکن
اگرچہ دماغ کا جوہر بھی متورم ہوتا ہے مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہین لیکن شرط یہ ہے کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع
استعمال مین اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہے مگر یہ استعمال بعد نقل کے ہے اور اس عرض لازم سے جو ہذیان
اور اختلاط عقل مع حرارت محرقہ کے ہے یعنی اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہے اور استعمال اصطلاحی یعنے عرف
اطبا مین اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہین بطور تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہے جو باعث اختلاط اور ہذیان کا
ہوتا ہے اور وہ سرسام بارد ہے جسے لیثرغس بھی کہتے ہین اور جسوقت لفظ سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جاے اسمین یہ سرسام
دماغی بھی داخل ہے وہ یہی سرسام ہے بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہین ہوتے انکا گمان یہ ہوتا ہے کہ برسام نام اسی ورم کا ہے اور
کہتے ہین کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ اس ورم کو کہین حالانکہ یہ قول انکا محض لغو ہے اسلیے کہ برسام لفظ
فارسی ہے بر کی لفظ فارسی مین بمعنے سینہ کے ہے اور سام بمعنے ورم کے پس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیے اور لفظ سر فارسی بمعنے راس کے
ہے عربی مین اور سام وہی ورم پس سرسام بقلب اضافت بمعنے ورم سر کے ہے - سرسام حمیات مین بھی پیدا ہوتا ہے اور ورم معدہ کے خلاط
سے جو محترق اور سوختہ ہو جائین بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہے خواہ اطراف سر کے
خارج جو غشا یعنے جھلی ہے اوسکے ورم سے سرسام پیدا ہوتا ہے اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہے وہ بشرکت حجاب دماغ اور اورام
حجاب اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہے اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ اور ورم معدہ مین ہوتا ہے - لفظ سرسام مین جو اشتراک لفظی پیدا
ہوا ہے اسی سے اسکے بیانمین ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہین جیسے بیانات مصنفین کے لیثرغس کی لفظ مین مختلف ہین جیسے ہم سرسام بارد
ابھی کہہ چکے - مگر سرسام حقیقی وہی ہے باصطلاح اطبا ماہرین جو صدر فصل مین لکھا گیا - کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم ہو جاتا ہے وہ سرسام
نہایت ردی ہے اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال اور ورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہے اور چوتھے دن
قتل کرتا ہے - اگر یہ چوتھا دن گذر جاے پھر نجات کی امید ہوتی ہے اکثر جو مریض سرسام مین مرتے ہین نفس کی آفت سے مرتے ہین یہ ورم جوہر
دماغ کے مختلف مقامات مین پیدا ہوتا ہے بحسب اجزا دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن مین ورم پیدا ہوتا ہے خواہ تینون
بطن مین یکبارگی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر عمود اس ورم کا یعنے وہ مقام جہان سے ابتدا ہو کر کمی و بیشی ہوتی ہے متصل تجویف مقدم کے
یا تجویف اوسط ہوتا ہے - مبدا اور سبب اس ورم کا خون ہوتا ہے خواہ صفرا سے صحیح یعنے غیر متعفن یا خالص خواہ حمی صحیحہ خواہ صفرا محترقہ مائل بسودا
اور یہ قسم زبون ہے شاید ورم دماغی اکثر خون صفراوی سے ہوتا ہے اور خون محض سے نہین ہوتا ہے خواہ صفرا محض سے ہوتا ہے اور شاید کہ نجات
اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی کے ہوتی ہے اور اکثر حجاب کا ورم ہمراہ اون رگون کے ورم کے ہوتا ہے جو سر سے باہر نکلتی ہین اور
انکے ورم مین رگین سر کی پھول جاتی ہین جس سرسام مین اختلاط عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو وہ نہایت ردی ہوتا ہے اگر ذات الریہ

انتقال طرف سرسام کے ہو بشدت حرارت خلط کی اوسپر دلیل ہوگی اسی طرح اگر فرامت الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہوجاے۔ اگر یہ بات عارض ہو
کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور ریہ مین ہر وقت رہے اور بعد ازان تشنج اور قو نہ بخار ہی پیدا ہو اوسیوقت مریض ہلاک ہوتا ہو اور زیادہ تر
مہلت کی ایسیے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہوا ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی ہو۔ زیادہ تر امید نجات کی قرانیطس کی اوس قسم مین ہوتی ہو کہ مریض
بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی کے جو بجد حرکات اور کلمات کہتا اور کرتا ہو اونکو یاد کرے اور اونمین غلطی نکرے اور اگر اس مرض
مین امور ذیل وس عارض ہو یعنے خون بواسیر کا جاری ہوجاے دلیل محمودہ ہو۔ جسوقت صاحب برسام کی آنکھین بلند ہوجاتین اور بعد ازان قی
صفرا وی عارض ہو اور ضعف بھی اوسیکے ہو اوسی دن مرجائیگا اور اگر قوت دیتا کرے دوسرے روز ضرور مرے گا کبھی ایسا مریض دیکھا
نہین گیا کہ اوسکے اطراف دماغ مین ورم ہو اور بول بھی اوسکا مائی ہوتا ہو یعنے مادہ تمامہ متوجہ بطرف اعلی کے ہو اور پھر وہ مریض بچ جا
اور نجات پاسے۔ اکثر تو قرانیطس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہوجاتا ہو اور کبھی ایسے مادہ مین برودت پیدا ہوکر بطرف لیثرغس کے منتقل ہوجاتا ہو
اور کبھی اگرچہ قرانیطس سے نجات بھی ملتی ہو انجام کار مین دق خواہ خنیاق پیدا ہوتا ہو اور اکثر انتقال بحیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہوجاتا ہو
اور مشائخ بہت کم قرانیطس سے نجات پاتے ہین بعض اطبا اسکے مدعی ہین کہ بیشتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہو شبیہ قرانیطس کے بدون
تپ کے اور تپ سے خالی ہونا دلیل ہوتا ہو کہ ورم بھی نہین ہو۔ اسی شخص کا قول ہو کہ اگرچہ ورم اور تپ اسمین نہوتا ہم قلق زیادہ اور اول جہل
بچھاڑ مریض بہت کرتا ہو اور قرار بہت دشوار ہوتا ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ دیوارونکو پھاند جاے گا اور اوسکا ضیق شدید اور تنگی النفس
اور پیاس شدید ہوتی ہو اور جب پانی پیتا ہو گلے مین پھنستا ہو اور قی ہوجاتی ہو یعنے وہی پانی گر پڑتا ہو اسی طبیب کا مقولہ ہو کہ اکثر یہ مرض
اوسی دن قتل کر ڈالتا ہو اور بیشتر چار دن کی مہلت ملتی ہو اور نجات اس سے کسی کو ملتی نہین بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہو اور زبان بھی
سیاہ ہوجاتی ہو۔ اور آنکھین خشک ہوکر پھٹ جاتی ہین اور ایسے بیمارونکی حالت مظلوم فریادی کی سی ہوجاتی ہو اور اوسکے بعد اونکے
حرکات مین تفرق پیدا ہوتی ہو اور اونکی نبض ساقط ہوجاتی ہو اور مرجاتے ہین اور اکثر یہی ہو کہ اونکی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہو اور بھی
دوڑتے پھرتے تھے یکایک دیکھو تو گر پڑے اور مر گئے۔ اس مرض کے وجود اور عروض مین کچھ عجب نہین کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو
جیسے عضل نفس مین اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرح کا فساد اس عضلہ مین پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہوجاے اور دماغ کو
اسکے ایذا پہونچے اوسوقت دماغ کو شرکت ہوگی اور فاسد ہوجاے گا اور اختلاط عقل پیدا ہوگا اور پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر
اور حلق اور سینہ کے بھی ہوگا **فصل اونتیسوین بیانمین علامت مشترکہ کے** جو علامات اقسام قرانیطس حقیقی کے ہین
اونمین سے ایک تو یہ ہو کہ حمی لازم ہوتی ہو اور یبوست اوس تپ مین زیادہ ہوتی ہو کہ اکثر دوپہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان مین کبھی افراط
اور کبھی خفت پیدا ہوتی ہو بلکہ جاتا رہتا ہو اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہو اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہو اور عقل مین اختلاط پیدا
ہوتا ہو اور اکثر یہ اختلاط قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہو اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہو اور کھیلتا ہو اور نفس مین اضطراب
غیر منتظم ہوتا ہو اور لیکن سانس بڑی بڑی لیتا ہو اور شراسیف مین امتداد اوپر کی طرف زیادہ ہوتا ہو اور اکثر اعضا مین اختلاج پیدا ہوتا ہو
کہ قبل امتداد شراسیف اور بعد اسکے ہمراہ اور اسکی وجہ سے اعضا پھڑکتے ہین اور اکثر ہمراہ اسکے نیند بھی پیدا ہوتی ہو مگر مضطرب کہ جب نیند سے
چونکتے ہین چلاتے ہین اور کبھی سو جاتے ہین اور کبھی بیدار رہتے ہین پھر نیند بھی مضطرب اور مشوش ہوتی ہو کہ خیالات اور اوہام فاسدہ
اور خوفناک پیدا ہوتے ہین اور جاگنے کے وقت چیخیتے ہوے اوٹھتے ہین اور ہر وقت بیدار ہونے کے بے شرمی اور اور جسارت اونسے

عظام ہی اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہے اور خشونت زبان میں پیدا ہوتی ہے اور دانت سے زبان
کاٹتے ہیں اور بیشتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہے اور اکثر آواز بند ہو جاتی ہے اور پانی کی خواہش کرتے ہیں مگر تھوڑا سا پیتے ہیں اور خواہش بھی
زیادہ نہیں ہوتی اور اکثر اونکے اطراف سرد ہو جاتے ہیں بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کردے بول ان مریضوں کا مائل بلطافت
اور رقیق ہوتا ہے اور نبض انکی صلب بوجہ ورم کے جو عضو عصبی میں پیدا ہوا ہے اور سخت ہے بوجہ صلابت رگوں کے اور قوت سے ضعیف ہو کر
اوسکو نبض کی قوت میں کسیقدر افزائش پیدا کی ہے لیکن اگر قریب ہلاک ہوں گے اوسوقت قوت نبض میں نہ ہوگی ہاں اگر اوسوقت بھی سبب
قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض کی اور اسی طرح اخیر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہے مگر اس نبض کی منشاریت کبھی
موجیت سے خالی نہیں ہوتی اسلیئے کہ جوہر دماغ رطب ہے کبھی انکی نبض میں عرض بھی چنداں مرتبہ پیدا ہوتا ہے اور عظیم بھی ہو جاتی ہے بنظر کسی حاجت کے اور متواتر
بھی ہو جاتی ہے اور اجزا وضع میں اختلاف بھی پیدا ہوتا ہے اور مرتعش بھی ہوتی ہے اور مرتعش ہونا اس نبض کا منذر بغشی ہوتا ہے لیکن ایک قسم
خاص کا ارتعاش ہے بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل غشی پر نہیں ہوتا۔ ارتعاش کا موجب صلابت رگ کی ہوتی ہے اور قوت کا قوی ہونا اور اسی وجہ سے
منذر بغشی نہیں ہے کبھی انکی نبض میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور یہ نبض منذر بہ تشنج ہوتی ہے اگر کسی شخص میں علامات امراض حادہ کے اور نیز حمیات سخت کے
علامات موجود ہوں اور طبیعت میں قبض پیدا ہو پس یہ خاص علامت ایسی ہے کہ منذر بہ سرسام ہے اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی سے ہے واسطے
عروض سرسام کے۔ قرانیطس سے پہلے اور اوسکے عروض سے مقدم یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ قریب کی چیز کو فراموش کرتا ہے اور بے سبب حزن اور ملال عارض
ہوتا ہے اور خواب برے برے اور درد سر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہے اور چہرہ کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہے اور بیداری میں
طول پیدا ہوتا ہے اور نوم میں اضطراب اور ان اعراض میں شدت اوسوقت تک رہتی ہے جب تک مواد متوجہ بطرف دماغ کے ہوتے ہیں اور دماغی
رگوں میں بھرتے رہتے ہیں اور ہر طرف اور جانب دماغ میں یہ مواد دوڑا کرتے ہیں پھر جب زمانہ حدوث قرانیطس کا قریب پہونچا اور مادہ دماغ میں
جاگزین ہو گیا درد پشت سر کی طرف سے نزدیک قفا کے شروع ہوتا ہے خصوصاً صفراوی سرسام میں اور جب سرسام پیدا ہو گیا اور دماغ میں ورم آگیا
پہلے کیفیت یہ ہوتی ہے کہ مریض کی آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں اور آنکھوں کی خشکی زیادہ ہوتی ہے بعد ازاں آنسو جاری ہوتے ہیں خصوصاً دونوں میں سے
کسی ایک آنکھ سے اور اکثر آنکھ کی رگوں میں سرخی شدید پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی اس سرخی کے بعد چند قطرہ خون ناک سے ٹپکتا ہے اور اکثر یہ لوگ
اپنی آنکھوں کو ملا کرتے ہیں اور بطرف سکون اور آرام کے انکا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہے حتے کہ تمام بدن کو آرام میں رکھتے ہیں مگر دونوں ہاتھوں کو
البتہ نکال دیا کرتے ہیں کبھی بیکار ہلایا کرتے ہیں اور کبھی کچھ چنتے ہیں خواہ کپڑے میں شکن ڈالا کرتے ہیں اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کرکے
کرتے ہیں اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کرکے اور آنکھیں نکال کر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہے کبھی کلام فصیح سے
بھی انکو کسل پیدا ہوتا ہے کہ زبان کو ہلانا نہیں چاہتے اور کبھی تقطیر البول انھیں عارض ہوتا ہے اسطرح کہ اوسکی خبر انکو ہوتی ہے اور کبھی خبر بھی
نہیں ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہیں مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حاضر پر کرتی ہے اور جو آلام اور تکلیفات انکے
اعضا میں ہوتے ہیں اونسے یہ لوگ غافل ہوتے ہیں بلکہ اگر بدرشتی اور سختی کوئی شے انکے اعضائے مرکبہ سے مس کرائی جاوے اوسکی بھی انھیں
مطلق خبر نہیں ہوتی اور نہ اوس عضو کو ہٹاتے ہیں اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم میں ہو تخییل کو فاسد
کر دیتا ہے اور ایسے بیماروں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بھونسڑے کپڑوں کی درزوں کے یا سپید جوں جنکو چیلڑ بھی کہتے ہیں چنا کرتے ہیں اور
تنکے دیوار کے خواہ دیوار کے مثل اور چیزوں کے چھوڑایا کرتے ہیں اور ایسے اشباح اور صورتوں کا خیال کرتے ہیں جنکا وجود نہو

اور اگر ورم وسط مین دماغ کے ہو تو ... اسلیے کہ جو عقل ... ہوتا ہے اور ہذیان اور بیجا الفاظ ... اور مریض زیادہ لیٹا ہو
اور اگر ورم متصل موخر سر کے ہو ... ہوتی ہے کہ ابھی ایک شئی طلب کی ہے
اور ... سامنے ... اوسکا ... مانگتا ہے اور بیدار اور اوسکے یاد
نہین رہتا اور اگر ... تمام سر مین ورم پیدا ہو ... علامات یکجا پیدا ہوتے ہین اور اگر ... دماغ مین کبھی ورم
پیدا ہو ... سرخ ... اور آنکھین باہر نکل آتی ہین اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہے اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جائینگی اور اگر مادہ صفرا
... اور اعضا ... دلیل ہوتی ہے کہ ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اوسکی شدت وغیرہ تابع اوسی عضو کے ہوتی ہے
اور ... شدت ... اوسی عضو کے ہوتی ہے اور کمی بیشی اوسکی ہر طرح تابع کمی بیشی ... عضو کی ہوتی ہے ...
... سرسام ... پیدا ہوتا ہے اور لازم ہوتا ہے ... اوسکے اعراض ... باقی رہتے ہین اور سرسام
... علامات پہلے پیدا ہوتے ہین ... اوسکے بعد اصل مرض کا ... ہوتا ہے اور غیر حقیقی مین پہلے وہ امراض پیدا ہوتے ہین بعد ازان سرسام
... اوسکے علامات ظاہر ہوتے ہین جو سرسام ... علامات سینہ کے اوس سے پہلے علامات
... پیدا ہوتے ہین اور ... علامات ... ذات الجنب ... پہلو مین ... چبھتا ہوا ... تنفس کے اور ضیق نفس اور ... اور
... بعد ازان سرکا ... اوقات اور ... معدہ وغیرہ اور اسکا سکون بروقت حمی لازم ہے جسکی حرارت زیادہ نواحی سینہ مین
پیدا ہوتا ہے اور حقیقی سرسام مین اطراف سر مین حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہے اور زیادہ تر نواحی شراسیف مین محسوس ہوتا ہے اور
... اور یہ بھی ایک خاص علامت ہے کہ ... سر مین ... اور ... ایسا ہوتا ہے کہ تمام سر مین اسکا شمول ہو اور نہ اسکے اعراض عظیم
ہین اور نہ علامات مذکورہ ... بحسب تجربہ زیادہ ہوتے ہین اور سانس اس شخص کی مختلف طور پر چلتی ہے کبھی ضعیف ہو کر ... جاتی ہے
... عظیم ہو جاتی ہے ... ضعیف زیادہ رہتی ہے اور کبھی ٹھنڈی سانس لیتا ہے ... اور ... نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہے ... دونون قسم کے
سرسام قوت اختلاط مین شریک ہوتے ہین لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہے یعنے غیر حقیقی اوسمین اور حقیقی مین فرق یہ ہے کہ تابع کی قوت اور
اوسکے ... کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہوگی اور خفت اوسکی بھی تابع اوسی عضو کے ہوتی ہے اور جو سرسام تابع کسی خلط کے ہو جو
معدہ مین ہو اوسمین احساس لذع کا ہوتا ہے اور متلی اور پیاس اور تلخی منھ کی بھی ہوتی ہے اور جو سرسام اورام اعضا کے ورم سے پیدا ہوا اوسکا
حال اون اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اگر اون اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی ہون اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت نہ پہونچے
گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے اب لازم ہے کہ ہم علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کرین پس ہم کہتے ہین کہ جو سرسام حقیقی
مادہ دموی سے پیدا ہو پس بعد علامات عامہ اور مشترکہ کے اول یہ علامت ہے کہ ضحک بیجا عارض ہوگا اور قطرات خون کے رعاف مین برامد ہونگے
اور نفس عظیم ہوگی اور آنکھوں مین آنسو بھرے رہین گے اور گرتے رہین گے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلے گی اور اگر کبھی بیداری عارض ہوگی
بسی زیادہ ہوگی اور زبان کی خشونت اس قسم مین مائل بسرخی ہوگی اور سرخی مائل بسیاہی ہوکر پھر زبان سیاہ ہو جائیگی اور زبان بھاری بھی
ہوگی کہ اکثر کلام کرنے سے کسل پیدا ہوگا اور جو خیالات اوسکے سامنے پیدا ہون گے سرخ رنگ ہون گے اور چہرے کی رگین سرخ اور آنکھین بھری ہوئی
اور بیٹھنے مین اس شخص کے افزائش اور بے حاجت سویا کرے گا - اور اگر مادہ صفراوی ہوگا مگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار اکثر رہے گا
اور بیدار رہین خفت ہمراہ غشیان اور متلی شدید کے پیدا ہوگی اور زبان مین خشونت زیادہ ہوگی اور رنگ زبان کی زرد ہوگی پھر سیاہ

اشیا کا عطسہ ہونا یہ جاننا ہے اور انہیں تامل کیا کرتا ہے اور اس تامل سے اوسکے دماغ اور تجویف دماغ کو ایذا ہوتی ہے اور اوسکا مسکن اور بستر کے قریب
مشمومات بارد مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیرہ جو قانون عام میں مذکور ہو چکے ہیں رکھنے چاہئیں اور اوسکی صحبت میں اوس کے
یار عیادت کو جنکے مزاج میں ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنھیں مریض دل سے چاہتا ہو رہے اور ہنسنے والے اوسکا حال پوچھنے کے اوقات میں موجود رہیں
خواہ جنکا وہ اگلون سے بیمار کو شرم اور حیا عارض ہوتی ہے وہ لوگ اوسکے جلیس گردانیں کہ اونکے رعب اور لحاظ سے تخلیط اور اضطراب حرکات
سے باز رہے جو اوسے حق میں مضر ہے اور اوسکی نیند پیدا کرنے میں زیادہ کوشش کریں گو تقویت دیتے ہیں انجیر ان وغیرہ کہ ہو جو پیشانی پر لگائیں
خواہ ناک میں لیکن افیون کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ مہلک ہے بلکہ اگر ضعف ہو سوائے افیون کے اور چیزیں
مخدر اور منوم جیسے شیرہ خشخاش وغیرہ کا استعمال کریں اور سر پر خواہ کاہو کا اور تخم خشخاش ایسے چیزوں کا شربت کرکے لگائیں اور فصد جبتک
ممکن ہو نہ لیتے رہیں اگر تاخیر میں فصد کے کوئی ضرر محتمل نہ ہو مگر یہ تامل ابتدائے مرض میں صرف تین روز مناسب ہے اور جبکہ ہو چکے خون کے زیادہ نکالنے
میں مبالغہ نکریں تاکہ بدن میں اسقدر خون باقی رہے جسکے زور سے طبیعت قوی رہے اور بحران تک مرض سے مقابلہ کرسکے اور معدہ میں غذا باقی
نہ رہنے کا بھی اہتمام کریں اگر وقت مرض اسکے مناسب ہو اور بعد فصد کے خاص اسکی طرف زیادہ توجہ کرنا ہے اسلیے کہ تدبیر صائب ہے
کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کریں جیسے روغن گل ہمراہ آب جو کے خواہ پانی روغن زیتون ملاکر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت
وغیرہ کے اوس سے زیادہ قوی اجزا کی حقنہ میں ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہو وہ بھی جائز ہے اور بسطح بھی جذب مواد بطرف اسفل کے
کرنا چاہیے خواہ پاؤن کی مالش سے خواہ اونپر گرم پانی ڈال لینے سے یا اونکو مستحکم بندش کرنے سے بلکہ سینگی توڑنے سے خصوصا بروقت
تپ اوترجانے کے اور قبل از وقت شدت حمی کے اگر اونکی تپ کی یہ کیفیت ہو یعنی لازم اور بحال واحد نرہتی ہو پس اکثر حجامت درمیان
دونون شانون کے واجب ہوتی ہے اول میں تدبیر لطیف غذا کے ایسے مریض کی اسقدر کرنی چاہیے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کریں اور تخفیف و تقلیل
تدبیر کرتے جائیں مگر دونون تدبیروں میں رعایت قوت اور مرض کے برابر ملحوظ رہے۔ اور جسقدر ابتدا سے مرض میں اعراض مرض کے شدید ہوں
لطیف غذا کی زیادہ کیجائے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہو کہ اوسوقت پورہی دینی چاہیے اور بہت سرد پانی سے اسکو پرہیز کرانا لازم ہے خصوصا
اگر ورم حجاب حاجز خواہ احشا میں ہو اور جب مرض میں انحطاط اور کمی شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزایش غذا کی کریں اور کدو کے ہمراہ اور سرد
ترکاریاں کھلانی چاہئیں اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی میں بھیگی ہوئی بہت مفید ہوتی ہے اور جلاب برف میں سرد کیا ہوا بھی مفید ہے
ابتدائے مرض میں صرف رادعات کا استعمال مناسب ہے ہان اگر سرسام کی وہ قسم ہو جسمیں وہ رگیں بھی متورم ہوں جو سر سے نکلتی ہیں ہمراہ حجاب کے
کہ ایسی قسم میں حاجت ابتدا میں ایسے اجزا کی ہوتی ہے جنمیں تھوڑا سا ارخا اور تسکین درد بھی ہو بعد ازان قوابض کی حاجت ہوتی ہے مگر حقنہ کا
استعمال برابر جاری رہے اوسکے بعد اکثر وہ نطول بارد جنمیں قبض نہو اور اونمیں خشخاش واسطے نوم پیدا کرنے کے اور اوسکی اصلاح
بابونہ سے کریں تاکہ تھوڑی سی تحلیل بھی پیدا ہو جب ایسے علاج سے مرض میں کمی پیدا ہو اور ہذیان باقی رہ جائے سر پر دودہ لپیٹنا نفع دیتا
ہے خصوصا ... وہ میں کہ اگر قوت قوی ہو شیر زنان اور بشرط ضعف قوت شیر دختر اور جب دودہ دوہنے کو ایک گھنٹہ گذر جائے نطولات معتدلہ کا جنمیں
بنفشہ اور اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہون استعمال کریں جیسے بقراط کی قرابادین مذکور ہوئی اگر مرض میں طول ہو جائے
اور بیان معالجات سے فائدہ کچھ نہو خواہ مادہ ثقیل ایسا ہو کہ اوس سے سبات پیدا ہوتا ہے اور ابتدا سے گذر گیا ہو اور سکون بہ نسبت
حرکت کے زیادہ ہوتا ہو اوسوقت مبردات کے استعمال سے احتراز واجب ہے اور خاص کر خشخاش سے بلکہ نطولات میں ایسے وقت

بعد روز ہفتم کے تمام روز فوجنج اور سداب اور عصارہ نعناع اکلیل الملک تجویز کرین اور سر پر لعاب تخم کتان اور روغن زیت اور پانی رکھین اور
تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہین کہ اوسمین ڈوبا ہوا رہے اور جب بعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ بعد اس مدت کے حفظ
قوت کا ارادہ کرین تھوڑی سی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائین اور اکثر اسکے پینے سے قے پیدا ہوتی ہے کہ اوس سے نفع ہوتا ہے اور بعض بیمار دوا
پانی کسی روغن سرد و تر مین ملا کر پلاتے ہین تاکہ بآسانی قے ہو جاے اگر بوجہ نقصان عقل اور ادراک اور غلبہ بیہوشی کے پیشاب
نکرتے ہون اور حبس مین ضعف پیدا ہو چکا ہے کہ اونکے مثانہ پر روغن نیمگرم کی مالش کرین اور افضل روغن زیت ہے خواہ مثانہ پر نطولات
کرو جوش وغیرہ کرین بعد اسکے مثانہ کو دبائین تاکہ بول کا ادرار ہو اور اسی طرح کی اعانت اونکی ہر وقت کرتے رہین اور مثانہ کو دباتے
رہین جسوقت امید بول کرنے کی ہو پھر اگر یہ تدبیر بکار آمد ہو اور اخراج بول کا نہو جو نطولات مدر بول مذکور ہین اونکو استعمال کرین
اگر ساتھ پاؤن زیادہ ٹھکتے ہون اور کروٹین زیادہ لیتے ہون کہ اس سے اونکو ضرر زیادہ پہونچتا ہے اوسی وقت اونکے ہاتھ پاؤن کو باندھنا ضروری ہے
فصد صافن بر وقت فصد کرنے کے کہ زیادہ واجب ہے اگر زخم ابھی اچھا ہوا ہو اور بھرنہ آیا ہو پھر جب خوب سا انحطاط کا زمانہ پہونچ جاے اور اصل
مرض سے نکل آئین یعنے افزایش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جاے اور انحطاط اور کمی بخوبی محسوس ہو اونکی تدبیر مثل تدبیر ناقہین کے کرنی
چاہیے اور چھوٹے گہوارے طیار کرکے اونکو جھولائین اور راہ خواہ ایسے بدسے خواہ گرم ہوا اور لوگون سے اور دھوپ سے اونکو بچایا جاے
ایسا نہو کہ نکس مرض پیدا ہو اور اگر اونکو حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیرین جسمین گرمی نرم ہو نہلا کر اونکے سلانیکا
قصد زیادہ کرین کہ سولانے کے منافع زیادہ ہین اور گوشت سبک سریع الہضم کھلانے مفید ہین یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور
شرکت سقماب جو تفرقہ صفراوی اور دموی کے علاج مین ہے وہ یہ ہے کہ صفراوی کے علاج مین زیادہ حاجت اسہال کی ہے اور فصد کی
حاجت کم ہے اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے کرنا چاہیے کہ بسہولت منفع ہو اور وہ ادویات قسم مزلقات لطیفہ ہین جو مذکور ہو چکی
اور خون کی صاف کرنے والی دوائین اور اونمین شاہترہ بھی شریک ہو سکتا ہے اگر طبعیت کا مجیب ہونا ہر حال مین دریافت ہوا اور
بنفشہ سقمونیا بھی داخل کرتے ہین جسوقت اس بات کا اطمینان ہو کہ طبعیت مجیب ہے اور عادت مریض کی قبض طبعیت کی نہین ہے۔ اور صفراوی
سرسام مین اسقدر فصد قوی نہین کھولنی چاہیے کہ قریب غشی کے نوبت پہونچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت ہو اور غشی مین نوبت نہ آے
اور بعد فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کرینگے اور غذاے بارد رطب اختیار کرینگے اور دموی سرسام مین سرد غذا لینا سبب تراوت
رطب نہین درکار ہے اور قابض ہونا غذا کا جائز ہے بعد الفراغ کے مسہلات سے جیسے غذاے حصرمی اور رمانی اور سفرجلی اور تفاحی
اور صفراوی سرسام قابل استعمال ایسی غذا کے نہین ہے۔ بلکہ اوسمین ایسی غذا جو کدو سے ہو خواہ کشک جو یعنے جو مقشر سے اسلیے کہ جو کا
بھوسی بھی قابض ہے۔ اور اسفیدباج اور قطف اور ماش وغیرہ اونسان غذا اونکو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا خشوق یعنے آلو بالو
خواہ آلوے بخارا سے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرسام صفراوی مین احتیاج اطفاے حرارت کی زیادہ ہوتی ہے اور دموی مین احتیاج
تحلیل کی زیادہ ہے اور تبرید سے حذر صفراوی مین زیادہ نکرنا چاہیے بہ نسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے اسقدر اجتناب صفراوی مین
درکار ہے اور توجہ معالج کی بطرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہے کہ نطولات مرطبہ کے ذریعہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو کے
لگانے سے جسطور پر پیدا ہو سکے خواہ سعوط اسی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام بوجہ صفراے سوختہ کے پیدا ہوا ہے
اوسمین ترطیب کی طرف توجہ زیادہ کرینگے اور حقنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کرینگے فصل التیسوین

فلغمونی کے بیان مین جو ورم فلغمونی جوہر دماغ مین عارض ہوا اکثر اوسکا عروض متعفن خون سے ہوتا ہے کہ جوہر دماغ مین ورم
پیدا کرتا ہے اور کبھی دردہاے دماغ کو متفرق اور جدا کر کے شبکہ دماغی مین تخلخل پیدا کر دیتا ہے۔ سر کا حال یہ ہوتا ہے جیسے پھٹا
جاتا ہے اور اوسمین شگاف پیدا ہوا چاہتا ہے اور درد کی بہت شدت ہوتی ہے اور آنکھین سرخ ہوکر باہر نکل آتی ہین اور دونون
رخسارہ بھی سرخ ہوجاتے ہین اور یہ سرخی ویسی نہین ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے کثرت سونے سے پیدا ہوجاتی ہے اور یہ سرخی مین رخسارونکی
بے ترتیبی ہوتی ہے یعنے جہان زیادہ چاہیے وہان کم اور برعکس۔ یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہے اگر تین دن گذر جائین
بچنے کی امید ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ مرض زیادہ سخت نہین ہے ورنہ یہ عضو شریف اسقدر اوسکا تحمل نکرسکتا اس
ورم کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسی قدر بہ نسبت سرسام کے اوسکا علاج قوی ہونا چاہیئے۔ اور فصد اوس رگ کی جو زیادہ
ہو زیادہ نافع ہوتی ہے۔ مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام مین بیان ہوچکی ہین کرنے چاہئین اور نیز بعد فصد اون
رگون کے جو ایسے اورام مین باب کلیات مین بیان ہوچکی ہین

فصل بائیسوین حمرہ دماغی اور قوبا کے بیان مین

کبھی نفس دماغ مین حمرہ اور قوبا یعنے داد پیدا ہوتا ہے اور درد شدید اور سوزش بے اندازہ ظاہر ہوتی ہے مگر چہرہ پر اثر بہ شدت کا
ظاہر ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت اس ورم مین کم ہوتی ہے اور زردی بھی چہرہ پر آجاتی ہے اسی وجہ سے اور خصوصاً آنکھ مین زردی
زیادہ پیدا ہوتی ہے بعد ازان دفعتہً آنکھ مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور سرخ ہوجاتی ہین لیکن اکثر تو یہی ہے کہ آنکھین زردی مائل ہوتی ہین اور
منھہ کے اندر خشکی زیادہ ہوتی ہے اور اس ورم مین مثل فلغمونی کے سبات نہین ہوتا ہے مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ ہوتے ہین
اور تپ مین شدت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اسکا علاج مثل علاج صبارا کے ہے اور اکثر تیسرے دن قاتل ہوتا ہے اور جو تین دن بچ گیا پھر نجات
کی امید ہے۔ لڑکون کے دماغ مین حمرہ جب پیدا ہوتا ہے سر کا چاند بیٹھ جاتا ہے اور گڑھا پڑجاتا ہے اور دونون آنکھین بھی اندر کی طرف گھس
جاتی ہین اور زرد ہوجاتی ہین اور تمام بدن خشک ہوجاتا ہے اوسوقت کا علاج یہ ہے کہ زردی بیضہ اور روغن گل سرد کر کے گھڑی
گھڑی بھر کے بعد بدن مین لگایا جاوے اور عصارات بقول بارد کے جو مرطوب ہین سر پر رکھے جائین خصوصاً آب کدو وغیرہ جیسا معلوم
ہوچکا

فصل تئیسوین صبارا کے بیان مین

صبارا جنون مفرط ہے جو سرسام گرم صفراوی مین پیدا ہوتا ہے تا اینکہ مریض باوجودیکہ
مبتلاے سرسام ہے ہذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہے اور مضطرب اور مشوش بھی ہوتا ہے۔ اور قرانیطس خالص بعد ہذیان کے
ہوتا ہے اور بعد اختلاط عقل کے اور اوسکے ہمراہ جنون نہین ہوتا پھر اگر جنون بھی ہوا اوسے صبارا کہین گے قرانیطس نہ کہین گے اور شاید
مانیا بھی یہی ہے مگر قرانیطس سے مرکب ہوگیا ہے جیسے قرانیطس گویا مالیخولیا کی وہ قسم ہے جو ورم اور تپ سے مرکب ہوجاے کہ اکثر اومین
پہلے جنون ہوکر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہے اور صبارا جب ہی پیدا ہوگا کہ قرانیطس حمراے خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اسلیے
کہ یہ خلط جسوقت دفع ہوئی اور جنون اسنے پیدا کیا پس اول وصول مین اوسکے خواہ بعد وصول کے فوراً صبارا پیدا ہوتا ہے اور
اوسکے پیدائش کا سبب ہوتا ہے قرانیطس مین جنون ورم سے عارض ہوتا ہے اور صبارا مین جنون اور ورم دونون معاً مادہ سے پیدا ہوتے
ہین اور نہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہے اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک انمین سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہے۔ جب
صبارا کا ظہور شروع ہوتا ہے بیداری طویل اور نیند مین اضطراب پیدا ہوتا ہے اور فزع یعنے خوف خواب مین ہوتا ہے اور کودنے
اور اوچکنے کی نوبت پہنچتی ہے اور سانس زیادہ اور پیہم چلتی ہے اور نسیان غالب ہوجاتا ہے اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے

دیتا ہے اور آنکھون مین سرخی اور رانین اضطراب اور گرانی اور گویا کہ یہ شور رہتا ہے سکتے ہین اور کبھی دونون آنکھون مین سبلان یا اسکی زردی بھی ہوتی ہے
اور تمدد کا احساس نزدیک قفا کے ہوتا ہے اور درد ایسا جیسا بخارات سے پیدا ہوتا ہے اور دونون آنکھ نیچے یا ایک سے آنسو بہہ کر ان رستے مین بدون
ارادہ کے بہہ جب یہ مرض مستقر ہوا اور ٹھہرا تپ مین سختی اور خشونت اور تشنگی پیدا ہوتی ہے اور پھر آخر مرض مین جاکر حرکات جنون مین ضعف پیدا
ہوتا ہے اور حرکت اعضا مین اثقل تا اینکہ پلکون کی حرکت بھی جاتی رہتی ہے اور جنون مین سے فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہے اور کلام کرنے مین کمی
اور عجز اور اکثر نوچا اوسکا کپڑون سے پھونٹر سے اور جوان چھینے مین فرا تنگ نیچے کی طرف رہتا ہے اور نبض مین ضعف اور صغر اور صلابت
نبض کے زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی صبارا کی بعض قسم ناقص نہین ہوتی بلکہ حالات کلام اور ہذیان وغیرہ خواہ اور حرکات مین اختلاف
ہوتا ہے پس کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم۔ علاج صبارا کا بعینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہے مگر اسمین ترطیب کی زیادتی درکار ہے
اور ساتھہ پاؤن کی بندش باستواری ضرور ہے۔

فصل چونتیسوین لیثرغس کے بیان مین

سرسام بارد کو لیثرغس کہتے ہین یونانی
زبان مین اور اوسکا ترجمہ عربی مین نسیان سے کیا جاتا ہے اور لیثرغس اوس ورم بلغمی کو کہتے ہین جو اندرون قحف یعنے کھوپڑی کے ہو
اور یہی سرسام بلغمی ہے۔ اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ مین ہوتا ہے اور یہ ورم خواہ جوہر دماغ مین نہین ہوتا اسلیے کہ بلغم کمتر مجتمع
ہوکر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہے کیونکہ جھلیان سخت ہین اور بلغم نرم ہے اور جوہر دماغ مین اسوجہ سے نافذ نہین ہوتا کہ جوہر دماغ
خواہ بلغم مین لزوجت ہے اور لزوجت مانع نفوذ ہے جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہے اور کمتر بلغمی ہوتا ہے اسلیے کہ جوہر صفاقی
اور جوہر عصبی مین نفوذ بلغم کا بہت کم ہوسکتا ہے۔ علاوہ بران یہ بھی اکثر ہوسکتا ہے کہ ان دونون سے یہ کم ہو اور ممکن ہے کہ یہ ورم
جوہر دماغین بھی ہو اور جھلی سے دماغی ہی مین یہ مرض پیدا ہو لیثرغس کا یہ نام باعتبار اوسکے عرض کے ہے اسلیے کہ لیثرغس یعنے
نسیان اس مرض کو لازم ہوتا ہے اور اسکے نام مین اکثر اطبا کو خطا واقع ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ انھین دریافت ہوا کہ یہ عرض
نسیان کا اوس مرض سے پیدا ہوتا ہے جو ورم بارد سے موجود ہوا ہے بلکہ انھین ایسا دھوکا ہوا ہے کہ وہ نفس نسیان کو مرض تجویز
کرتے ہین پھر یہ بھی ہے کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لیثرغس کہتے ہین یعنے جو ورم بارد دماغ مین ہو وہ لیثرغس ہے اگرچہ ورم
بارد سوداوی ہو خواہ بلغمی ہو لیکن اکثر لوگ اور متقدمین لیثرغس فقط ورم بلغمی کو کہتے ہین۔ اور اگر دونون کا نام لیثرغس اصطلاح مین رکھا
جاے اسمین کیا ضرر ہے تا دو لیثرغس بلغمی کا قریب ما ننا سدر کے ہوتا ہے لیکن اسکا مادہ مستحکم زیادہ ہوتا ہے مگر اس مرض کی پیدائش جیسے ایسی
چیزون سے ہوتی ہے جنکے استعمال سے خلط بلغمی پیدا ہو اور اوسمین تبخیر بھی ہو اسی واسطے اکثر اسکی پیدائش پیاز کھانے سے ہوتی ہے اور تخمہ سے
بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے سے علامت اس مرض کی صداع
ضعیف اور جھی نرم اسلیے کہ تپ سے کوئی ورم اندرونی خالی نہین ہوتا بشرطیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور اسی علامت
سے اس مرض اور سبات مین تفرقہ کیا جاتا ہے ہان تپ اسکی نہایت نرم ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی ہے اور بیشتر یہ تپ محسوس بھی
نہین ہوتی اور لیثرغس کے ہمراہ ثبات ثقیل بھی ہوتا ہے کہ اوہر مریض نے آنکھہ کھولی اور پھر فوراً بند کر لیتا ہے اور نسیان بھی اسکے
ہمراہ لازم ہے اور سانس چھوٹی ہوتی اور دیر مین آتی ہے اور ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہین اور
تھوک منھہ سے زیادہ نکلتا ہے اور جمائی بھی بہت لیتا ہے اور بار بار منھہ کھولتا ہے اور پھر بند کرتا ہے اور کبھی جمائی لینے کے بعد اوسکا
منھہ کھلا ہوا رہ جاتا ہے بوجہ غلبہ نسیان کے وہ منھہ بند کرنا بھول جاتا ہے خواہ اوسے منھہ کے بند کرنے مین کسل دامنگیر ہوتا ہے خواہ اوسکا

ارادہ بھی ہوتا ہی کہ تھوڑی دیر تک منھ کھلا رہے - بوجہ شرکت معدہ کے اسکو ہچکی بھی آتی ہی زبان مین سپیدی پیدا ہوتی ہی - جواب دینے مین کسل پیدا
ہوتا ہی اور پلکون کی حرکت مین بھی کسل معلوم ہوتا ہی - عقل مین اختلاط اور بیان اکثر تباہ اور بتلا ہوتا ہی اگر کبھی قوام مین براز کے خشکی پیدا ہوتی تو
بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہی - پیشاب اسکا مشابہ بول حمیر یعنے خچر کے ہوتا ہی اور کبھی کپ کپی اور اطراف مین عرق بھی پیدا ہوتا ہی نبض ان
لوگون کی بخلاف بعض اصحاب قرانیطس کے عظیم اور متفاوت بطی اور زلزلی یعنے ہلتی ہوتی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہی
اور بطوء مین کم تر اور تفاوت مین شدید اور اختلاف مین کمتر اسلیے کہ اذیت قلب کو اس مرض مین کمتر پہونچتی ہی اور اس مرض مین وہ قسم نبض
کی جسے واقع فی الوسط کہتے ہین زیادہ پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ قوت حیوانی اس مرض مین سلیم رہتی ہی اور تپ مین کمی ہوتی ہی اسلیے کہ قلب سے
اس مادہ کو بعد اور دوری ہی اور سبات زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ اسی جگہہ نفس دماغ مین ہی اور ذات الریہ مین ورم ریہ سے
مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہی اگر ہم فرض کرین کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لیثرغس کہتے ہین اوسکی علامت یہ ہی کہ درد شدید اور
دل تنگی اور ہذیان اور آنکھہ کھولے ہوے مبہوت اور اگر لیثرغس جو ہر دماغ مین ہو سبات بہت ہی زیادہ اور دشواری مین زائد اور زبان
سپیدی زیادہ ہوتی ہی اور آنکھہ باہر کی طرف نکلی ہوئی بلکہ اوبلی پڑتی ہین اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہی اور اگر حجاب دماغ مین ورم
ہو مع شدید اور حرکات مین خفت اور سبکی اور احتباس بول اکثر پیدا ہوتا بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ اون عضل کے جو بول کو گرانے
مین کام دیتے ہین اور منجملہ اون علامات کے جو آدمی کو لیثرغس کی طرف لیجاتے ہین یہ ہی کہ اختلاج سر مین بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی
زیادہ ہو اور جسوقت اعراض لیثرغس کے شدید ہون اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہی اسلیے کہ عرق سقط قوت ہی جسوقت سانس پھیل جاے
اور اعراض مین انحطاط پیدا ہو البتہ انجام کار مین سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصا اگر اورام پس گوش پیدا ہون اسلیے کہ اکثر بحران اس مرض
کے اخیں اورام سے ہوتے ہین **علاج** اگر کوئی مانع نہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیے اوسکے بعد حقنہ ہاے حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد
بطرف اسفل کے کرنا چاہیے اور ادسکو قی کرانی چاہیے اسطرح پر کہ ایک پر مین رائی اور شہد لگا کر حلق مین ڈالین اور قی کرائین اور
ایسے مکان مین جو خوب روشن ہو اوسے ٹھرانا چاہیے اور زیادہ بینکی خواہ اونگھہ مین ہر وقت آنکھین بند کیے پڑے رہنے سے اوسے
باز رکھنا چاہیے اور جب وہ اونگھے بار بار جگایا اور ہوشیار کر دیا جاے اور ابتداے مرض مین مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے
روکنا لازم ہی یعنے اسکی مالش ان دواؤن سے بعد ابتداے مرض کے کرنی چاہیے اور بعد چند روز کے اوسمین جندبیدستر اور سرکہ عنصل بھی شریک کیا جاے اور بار دیگر
اوسکو بہت کم پلانی چاہیے خصوصا ابتدا اور انتہا مین علے الخصوص انتہا آخر زمانہ مین اسکی احتیاط ضرور ہی اور بخوبی ممانعت رہے کہ ایسی چیز مستعمل نہو
پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون اور اجوائن اور تخم مازریون اور فلفل اور عاقرقرحا سے کرین گے خواہ ایسی ہی خشک
ادویہ اون سے اور نطول ایسے قوی استعمال کرین جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہین اور مشمومات اور سعوطات اور لطیف غرغرے جنکا
بیان یگان ذکر قانون عام مین ہو چکا ہی استعمال کرین - اگر عنصل تر و تازہ کا اوسکے سر پر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی
چیزین جو جسم مین یعنے جلد مین سرخی پیدا کرتی ہین خون کو جذب کرکے وہ بھی اور خردل کا طلی بھی استعمال کرنا چاہیے اور اطراف اوسکے
اسقدر بندے جائین اور اسقدر دبائے جائین کہ سرخ ہو جائین اور ادنکی دلک اور دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی
نفع عظیم پیدا ہوتا ہی اور اگر گہری غنودگی مین پڑ جاے بالون کے زور سے کھینچنا چاہیے اور ایک ایک بال پر شدیدا کھڑا کیا جاے
اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے حاجم یعنے پچھنے جسیان کرین بہت سے مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانا چاہیین اور کبھی جونسے پچھنا بھی نفع دیتا ہوتی ہی

جس وقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کسی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو تو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہیے اور بعد غذا دینے
کے اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیے چند ساعت تک تاکہ بخار کا اور سر کی طرف دوڑنے پاوے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت ہو خصوصاً
جب ارتعاش و مفاصل وغیرہ پیدا ہوا ہو ساتھ بارد ہلاکر ہیں یا تین یا شہد ہیں یا بیدستر اور تھوڑا ایسی سقمونیا کہ ایک دانگ سے کم ہو دینی چاہیے
اور اگر افراط اور زیادتی حمی کا خوف ہو سقمونیا کو ترک کرکے فقط جند بیدستر کو دینا چاہیے اور دفعتاً تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا چاہیے
عمدہ استفراغات یہ ہے کہ حقنہ کا استعمال کیا جاوے اور اگر باضطرار بسبب حقنہ اور طرح سے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا ایک درم اور ربع
درم شحم حنظل اور ثلث درم طلیا اور ساتھ ... اگر معمولی لیکن بشرطیکہ حمی شدید ہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیے اور اگر
بنظر عادت مریض خواہ اور وجہ سے اجابت ہونے کی پوری امید ہو یا وجود پانے مسہل کے حمول اور شیافات بھی استعمال کرنا چاہیے
تاکہ دونوں قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہو جاوے اور لیکن استعمال دوائے مسہل کے مریض کو بیدار اور ہوشیار کرتے رہیں اور بہ تکلف قضائے حاجت
اوس سے آمادہ کریں اگر باوجود پیدا ہونے حاجت مریض براہ نسیان بول اور براز کے دفع کو بھول جاوے حالانکہ ... پر بیٹھے وہ دو رگیں جو ناف کے دونوں
طرف واقع ہیں اور نیز شکم پر بطول ایسے پانی سے کریں جس میں بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب دبائیں اور بول کو
دبا دبا کر نکالیں پھر مرض زائل ہونے کو پہونچے جیسے اور گودا ... پر مذکورہ ہوچکا استعمال کریں اور مریض کو تھوڑی ریاضت کرائیں اور
جو تدبیر نقیہ لوگوں کی ہو وہی تدبیر انکی نسبت جاری رکھیں **فصل چھبیسویں اوس پانی کے بیان میں جو اندر قحف کے پیدا ہو**
کبھی اندر قحف کے نیچے استخوان سر کے رطوبات مائی ایسی مجتمع ہو جاتے ہیں اور کبھی قحف کے باہر انکا اجتماع ہوتا ہے خارج قحف اگر مجتمع ہوں تو
وہ اورام کرتے ہیں جنھیں ہم آیندہ بیان کرینگے اور اندر قحف کے نیچے اوس پردہ اوس جھلی کے جو سخت ہے اگر اجتماع رطوبات مائیہ ہو گرانی سر میں
پیدا ہوگی اور آنکھ بند کرنے میں دقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور آنکھ میں رطوبت زیادہ بہتی رہتی ہے اور ہمیشہ
آنسو رواں رہتے ہیں اور آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہیں سکتا ہے **فصل ستائیسویں خارج سے اورام**
اور خارج قحف کے پانی اور لڑکوں کے عطاس کے بیان میں کبھی ان جھلیوں میں جو خارج سر ہے ہیں اورام حارہ خواہ
بارد پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اجتماع پانی کا سر میں خصوصاً لڑکوں کے سر میں عارض ہوتا ہے اور جوانوں کو بھی کبھی یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے
سبب اس مرض کا یہی ہے کہ بہت سے رطوبات درمیان قحف اور جلد کے خواہ درمیان دو جھلیوں کے جو خارج دماغ ہیں مجتمع ہو جاتے ہیں
اور اسی وجہ سے اوس مقام میں سر کے ایک سستی سی پیدا ہوتی ہے اور بکا یعنے رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہے اور لڑکوں کو یہ مرض اکثر بوجہ خطائے
قابلہ کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہے کہ اوسکے اجزا میں جدائی اور تفرقہ پیدا ہوکر رگوں کے منھ کھل جاتے ہیں
اور جلد کے نیچے سے خون رقیق مائے سیلان کرکے اپنی جگہ پہونچ جاتا ہے اور کبھی اور قسم کے رطوبات سوائے رطوبات مائی کے بھی پیدا ہو جاتے ہیں
پس اگر رنگ جلد سر کا بحال خود باقی ہو اور شے مجتمع ہاتھ سے اور سرکتے ہوئے اور دبتے ہوئے نظر آوے یہ پانی سر میں بھرا ہوا ہے اور اگر رنگ
جلد کا متغیر ہو جاوے اور لمس صحیح لمس کے مخالف ہو اور مقام اجتماع میں ایک قوت سے ہو اور بیٹھنے اور سرکنے پر امتناع ہو خواہ کسی طرح کی
لذع یا درد پیدا ہو یہ ورم خارج قحف میں لڑکوں کے سر میں جب پانی پڑجاتا ہے اور اکثر یہ پانی لڑکوں کے سر میں پیدا ہوتا ہے اوسکی
زیادتی اور کمی کی شناخت ضرور کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اندر سے باہر کو آتا جاتا ہے یا نہیں اگر ایسی صورت ہو اور کثرت
سے آتا ہو اسکا بھی علاج ہو نہیں سکتا ہے اور اگر تھوڑا سا ہو اور جلد خواہ استخوان قحف سے لپٹا ہوا ہو اوسکو عرض میں چاک کرکے نکال

لینا چاہیے خواہ اگر کچھ زیادہ ہو دو طرف چاک کرینگے [illegible] خواہ تین طرف متقاطع چاک کرین اگر مقدار اس سے بھی زیادہ ہو
اور ہر ایک پر پانی بھرا ہوا ہو اور اسکے نکالنے اور اسکے لیے پٹی وغیرہ سے تو دو بیس کہ جسکا اصطلاح بندش کرین تاکہ زخم کے منہ باہم وصل ہو جائین اور
تین دن تک روغن زیتون اور شراب اور اس مین پکائین اور [illegible] روز بندش کھول کر مرہم اور فتیلہ سے زخم کو بھرنیکا علاج کرین اگر اسکی حاجت ہو
خواہ ٹانکین لگائین اور یہی دن تک [illegible] اگر فقط ٹانکنے سے کفایت ہوتے معلوم ہو پھر مرہم وغیرہ کی کچھ حاجت نہین اور اگر گوشت پھر سے نہ جمے اور
اگر نہین [illegible] بعض اطبا ایسے وقت ہڈی کا چھیلنا تجویز کرتے ہین کہ ضعیف حصہ جو چھیلا جائین تاکہ گوشت بہت جلد پیدا ہو اور اگر بہت ہی کم
فقط تحلیل خلط ایسے دوا سے جو مانع زیادتی کا ہو کافی ہوگی اور ورم گرم کی شناخت اور اورام سرد کی بخوبی اوپر کے فصول سے ہو سکتی ہے
کہ لمس اور لون سے بخوبی معرفت ہو سکتی ہے اور سرد گرم جو چیز ورم تک پہونچے اوسکی موافقت اور ناموافقت سے شناخت ہو سکتی ہے اور جمیع
اقسام مین ورم کے ایک الم اور اذیت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ تحت مین ضغط اور تنگی پیدا ہو کر یہ الم پیدا ہوتا ہے جب مقام ورم کو مس کرین الم اور
اذیت پیدا ہوگی۔ علاج ان اورام کا بعینہ وہی کرینگے جو سرسام کا علاج ہے اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از قحف ہین
اور یہ قوی بھی مستعمل ہو سکتے ہین اور ضرر کا امان ہے اگر دوائے قوی مستعمل ہو حجامت کا فائدہ ان اورام مین فصد سے یقیناً زیادہ ہے لڑکونکو
مثل انار چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ اوسکی مرضعہ اور دودھ پلانے والی کو آب جو خواہ آب سویق کھلائین اگر لڑکے کو دست آتے ہون
اور تھوڑا ایسی غذا شیر بریان کرکے و نیز تخم خرفہ بریان استعمال کرین اسلیے کہ اس مرض مین اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہے ایضاً مرضعہ کو چاہیے
کہ گرمی سے اور گرمی پیدا کرنے والی چیزون سے پرہیز کرے اور یا نوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سود مند ہے **فصل ستائیسوین سبات**
سہری کے بیان مین بعض اطبا اسکو شخوص سے بھی نام زد کرتے ہین اور یہ صحیح نہین ہے بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہے مین کہتا ہون سبات
سہری وہ مرض ہے جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہے اسلیے کہ یہ ورم دونون خلط یعنی بلغم اور صفرا سے پیدا ہوتا ہے اور سبب
اسکی پیدایش کا یہ ہے کہ امتلاء دونون اخلاط الات مین ہوتا ہے اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کے ہمراہ سکر کے اسکا باعث ہوتی ہے
کبھی دونون خلط مین بوجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہے اور کبھی ایک خلط انمین سے دوسرے پر غالب ہوتی ہے اوسوقت غالب خلط کے علامات
زیادہ ہوتے ہین اگر خلط بلغم کا غلبہ ہوا اوسوقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہے اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہین اور کبھی
اس مرض مین یہ بات ہوتی ہے کہ بعض اوقات مین خلط صفراوی غالب ہو جاتی ہے اور کسی وقت غلبہ بلغم کو ہوتا ہے بلغم کے غلبہ کے وقت سبات
اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہے اور آنکھونکا بند رہنا اور جواب کلام ناگواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ٹالتا ہوا اور سوچ سوچ کے بے
پروائی سے دیتا ہے۔ اور صفراوی خلط کا فعل یہ ہوتا ہے کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر علے الاتصال اور گہری نیند خواب کی
پیدا نہین ہونے پاتی ہے بلکہ بروقت پینکی کے آگہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ پر باقی رہتی ہے پھر جب بلغم کا غلبہ دوبارا ہوتا ہے سبات ثقیل اور پلکونکا
بند ہو جانا جسوقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہے اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہے اگر کوئی اوسے جگائے اور آگاہ
کرے اور ہذیان شروع ہو جاتا ہے اور بقصد حرکت کا کرتا ہے اور آنکھ بھی کھولتا ہے مگر دیکھنے کے طور کی کیفیت پیدا نہین ہوتی اور نہ بند ہونے
کی سی صورت ہوتی ہے بلکہ اوپر کی پلک فقط اوٹھ جاتی ہے اور جیسے اصحاب سرسام کی آنکھ ہوتے کھلنے مین ہوتی ہے وہی صورت اسکی
آنکھ کی بعینہ ہوتی ہے اور خواہش اسکی یہی رہتی ہے کہ ہروقت لیٹا رہے اور جو وضع طبعی لیٹنے کی ہے اوسکے خلاف طور پر لیٹنے کی خواہش کرتا ہے
اور پھر پیاسکے تہیج پیدا ہوتا ہے اور رنگ چہرہ کا سرخی اور سبزی مائل ہوتا ہے۔ علاوہ بران اکثر حالات مین اسکے پلک اوپر کی طرف

کبھی ہتھیلی پر پسینہ آتا ہے آنکھ کھولتا ہے مثل اصحاب شخوص اور ایسے شخص کے آنکھ کے پلکے بیٹھے رہ جاتے ہین اور کسی طرف نگاہ نہین جماتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہے تو کلام اوسکا
منتظم اور تمام نہین ہوتا اور پانی اوسکے حلق سے نہین اترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہے اور اوسکا اکثر نتھنون کی طرف سے گر پڑتا ہے اور اسی طرح اگر حریرہ وغیرہ
کوئی پتلی غذا کھلائی جاوے اوسکا بھی اترنا دشوار ہوتا ہے اور جب یہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے بول حالی اور اوسکی زیادتی سمجھی جاتی ہے اکثر اوسے احتباس
بول اور براز بھی عارض ہوتا ہے ساتھ ہی بول اور براز بھی پیدا ہوتی ہے اور تنگی نفس بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مرض کے آثار مشابہ مرض
اختناق رحم کے ایسے ہو جاتے ہین مگر فرق یہ ہے کہ اختناق رحم مین چہرہ بحالت خود باقی رہتا ہے اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اوسکے
مقام خاص مین مذکور ہین وہ بھی فارق ہوتے ہین۔ ایک یہ بھی فرق ہے کہ اس مرض مین اگر کسی بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی مین
کرین ہو سکتا ہے اور سمجھے اگر دیر مین تو سمجھ بھی سکتا ہے اور مختنق باختناق رحم کو یہ بات ممکن نہین ہے۔ یہ مرض لیثرغس سے بھی مشابہ ہے لیکن
اتنا فرق ہے کہ جیسا چہرہ لیثرغس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہے اس مریض کا چہرہ ویسا نہین رہتا بلکہ متغیر ہو جاتا ہے ایضاً ان بیمارون کو
سہر اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کی کیفیت کے جیسے اوپر ابھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہے اور تپ انمین شدید ہوتی ہے۔ اور قرانیطس سے
بھی اس مرض کو مشابہت ہے فرق یہ ہے کہ سبات اس مرض مین زیادہ ہوتا ہے اور ہذیان کم نبض اس مرض کی سریع اور متواتر بسبب
ورم کے ہوتی ہے اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہے اور نیز بسبب اخلاط جو ہوتے ہین نبض مین سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے اصحاب
لیثرغس کی نبض سے جدا ہوتی ہے۔ اور عریض اور قصیر بسبب بلغم اور ورم بلغمی کے ہوتی ہے اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہے
اور قصیر ہونے کی جہت سے نبض عریض ہو جاتی ہے۔ پھر یہ بھی بات ہے کہ اس مرض کی نبض بہ نسبت لیثرغس کے قوی زیادہ ہوتی ہے اور قرانیطس کی
نبض سے ضعیف ہوتی ہے اور نبض مین امتداد اور تشنج متفاوت نہین ہوتا جیسے اختناق رحم کی نبض اور نہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ
انتظام سے یہ نبض خارج ہو جاتی ہے ایسی کہ نہایت غیر منتظم ہو جاوے جیسے اختناق رحم مین بلکہ قوت ساقط ہوتی ہے اور نبض متواتر ہو جاتی ہے

علاج علاج مشترک اس مرض کا فصد ہے جیسے کہ قانون عام مین مذکور ہو چکا اوسکے بعد حقنہ کا استعمال کہ اوسکی زیادتی اور تیزی اور نرمی
بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیے اگر بلغم کی زیادتی ہو اوسکی تدبیر
کرینگے اور اگر صفرا زیادہ ہو اوسکا علاج کیا جاوے اور غذا سے بھی ممانعت کیجاویگی جیسا قرانیطس مین بیان ہو چکا خصوصاً اگر سبب
مرض کا کثرت طعام ہو اسی طرح اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قے کرائین اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کر کے پھر اور تدبیرات
کرینگے اور اگر بسبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض پیدا ہوا ہے تاوقتیکہ سکر برطرف نہو جاوے کچھ علاج نکرینگے اور بعد افاقہ کے
بیہوشی سے فقط مرطبات سر پر اقتصار کرینگے اور اخیر مین وہی علاج جو آخر خمار مین کیا جاتا ہے کرینگے۔ اس مرض کے جمیع اقسام لطوخات
اور ضمادات اور عطوسات مذکورہ بالا مین مشترک ہین اسی طرح استفراغات مشروبی جو لطیف ہین خواہ لطیف اقسام کے حقنہ جیسے
اور مذکور ہو چکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام مین بکار آمد ہین اور یہ سب دوائین اس مرض مین اتنی قوی ہونی چاہیین جسقدر
کہ قرانیطس مین قوی ہوتے ہین اور نہ اسقدر جیسے اوس لیثرغس مین جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو بلکہ ان دواؤن مین ترکیب مناسب ایسی درکار
ہے جو دونون مادہ کے مناسب ہو یعنے صفرا اور بلغم دونون کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہون جو خلط غالب معلوم ہو
قانون عام مین ان سب امور کی تفصیل بطور مناسب بیان ہو چکی ہے۔ اس مرض کے لطوخات مین جسوقت خلط صفراوی غالب ہو برگ
بید سادہ اور بنفشہ اور اکلیل السوس اور جوہر بابونہ کے اور اکلیل الملک اور شبت داخل کرنا چاہیے۔ اور بیشتر شربت خشخاش

بھی پلانا چاہیے اگر خوف غلبۂ بلغم کا نہو اور اسکے پلانے سے غرض یہ ہوتی ہی کہ نیند پیدا ہو لیکن اگر دونون مادہ برابر ہون مرزنجوش اور بشیح ارمنی
زیادہ کرنی چاہیے — اور اگر غلبہ بلغم کا ہو دارچینی غار اور سداب اور فوذنج اور نعناع اور جند بیدستر اور صعتر اضافہ کرین اور یہی حال ضمادات
اور حقنہ کا بھی ہی اور بلحاظ قواعد مذکورہ قانون کا بھی ضرور ہی — اور ان ضمادات کو انتخاب کر لینا قرابادین سے بھی ممکن ہی — آخر مرض مین
اور بعد انحطاط مرض کے نطولات باردہ سے اجتناب بہتر ہی اور فقط ادہان ملطفات پر اقتصار کرنا چاہیے جو مذکور ہو چکے اور پرہیز بھی چلا جائے
اور تدبیر ناقہین کی جاری رہے **فصل اڑتیسوین شجہ اور قطع جلد سر کے بیان مین** اور جو کچھ قائم مقام اسکے ہی سر مین
جو تفرق اتصال واقع ہو اسکے چند صورتین ہین یا فقط جلد سر کی ہٹ جائے اور گوشت تک اثر پہونچے خواہ ہڈی تک بھی اثر اسکا پہونچ جائے اور وضح
ہو یعنے ہڈی کھل جائے خواہ متصل ہو کہ ہڈی چٹخ جائے خواہ سمحاق ہو اور سمحاق کے اقسام مین سے ایک چوٹ کا نام قطرہ بھی ہی اور اوسکی
صورت یہ ہی کہ حجاب اور پردہ دماغ کھل جائے اور اوسمین ورم پیدا ہو جائے اور جیسی اصطلاح پر نکل آئے کہ اوسکی صورت مثل قطرہ یعنے معمارون
کے خسی مندی مین پہین چھتر اور بعض اطراف مین کمنی کہتے ہین ہو جائے اور ایک قسم کی سر کی چوٹ کا لامہ بھی نام ہی کہ اوسکا منہ سخت ہوتا ہی
اور ایک اور قسم کو جائفہ کہتے ہین اور اسی قسم مین خطرہ اور اندیشہ زیادہ ہی اور جو زخم دماغ کی جھلی تک پہونچ جاتا ہی بطرف جانب
ماؤف کے استرخا اور جانب مقابل مین چوٹ کے تشنج پیدا ہوتا ہی اور اگر قطع کی نوبت بطون دماغ تک نہ پہونچے بلکہ رقیق پردہ کی حد تک
پہونچ کر ٹھر جائے بہتر ہی اور امید اصلاح کی ہو سکتی ہی اور اگرچہ ہر دماغ تک صدمہ قطع کا پہونچے حمی اور قی صفراوی پیدا ہوتی ہی اور کمتر نجات
ملتی ہی ایسی قسم مین ہلاکت سے زیادہ سلامت حال اوسی قسم کی چوٹ مین ہوتی ہی جسکی شکل مثل قطرہ کے ہو اور مقام اوسکا دونون بطن مقدم
مین ہو اور تدارک بھی فورا کیا جائے اوسوقت درست ہو کر مل جاتا ہی — اور جو شجہ بطن موخر کے دونون حصہ سے کسی حصہ مین پہونچے
اوسکے علاج مین صعوبت ہی اور بطن اوسط کی چوٹ اور شگاف کا علاج اس سے بھی زیادہ دشوار ہی اور ہیئت اصلی اور طبعی کی طرف
اسکا عود کرنا مشکل ہی اور بعید از قیاس ہی — ہان اگر تھوڑا ہو اور جلد اوسکی تدبیر کیجائے کہ اوسکی اصلاح اور ملانے کی تدبیر شاید ایسے
وقت کچھ موثر ہو خواہ بہت جلد ایسی تدبیر کرین کہ ورم پیدا ہونے نہ پائے تفصیل معالجہ کی ہمنے جراحت شجی کے علاج مین ذکر کی ہی کتاب چہارم
مین جہان ذکر قروح کا ہی اور علاج کسر کو باب کسر اور جبر مین بیان کیا ہی — اطبا کے علاج کسر قحف مین جو منقلع ہو یعنے جسمین کاسہ سر اوتر جائے
اور اسی کو شجہ منقلہ بھی کہتے ہین دو مذہب ہین بعض کی رائے یہ ہی کہ ایسے شجہ کا علاج اون اجزا سے کرنا چاہیے جو سکون شدید پیدا کرین
اور الم اور درد کو بڑہنے ندین — اور بعض کی رائے یہ ہی کہ ایسی دواؤن کا استعمال کرین جو تخفیف زائد پیدا کرتے ہین اور بعد قطع کر دینے
اون ٹکڑے ہوئے چیز کے اور کاٹ ڈالنے ٹوٹے ہوئے اور کھینچ لینے شکستہ کے استعمال ادویہ جذاب کا از قسم مرہم وغیرہ کے اوسی مقام
اوپر کی طرف باہر سے استعمال کرتے ہین اور سرکہ اور شہد وغیرہ بھی استعمال مین رکھتے ہین — اور صحت اور سلامت مریض دوسری قسم کے
معالجین کے ہاتھہ سے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت پہلی قسم کے علاج کے اور کچھہ مقام تعجب نہین ہی اسلیے جالینوس نے کہا ہی کہ مزاج ہڈی اور جھلی کا
خشک ہی **مقالہ چوتھا بیان مین امراض کے** اور اون امراض کے جنکی مضرت افعال حس اور افعال سیاسی مین زیادہ ہی اور اس مقالہ مین
چند فصلین ہین **فصل پہلی سبات اور نوم کے بیان مین** سبات اوس نیند کو کہتے ہین جو بافراط ہو اور اوسمین ثقل
اور گرانی بھی ہو پھر ایک نیند ثقیل کو سبات نہین کہتے بلکہ جسکے ثقل مین مدت اور کیفیت بھی ساتھہ ہی پائی جائین یعنے مدت ثقل کی
طولانی ہو اور ہیئت نیند کی اقوی ہو اسطرح پر کہ جاگنا دشوار ہو اگرچہ بار بار جگایا جائے نوم کی ایک قسم طبعی ہوتی ہی یعنے اوسکی

استفراغ اور کیفیت بطور طبیعت کے ہوتی ہے اور ایک قسم نیند کی ثقیل ہوتی ہے اور ایک قسم سبات مستغرق جیسے گہری نیند اور بیخبری اور جو نیند ابتدائے ہیں بلکہ ثقل [illegible]
نیند کے بیچ اجسام میں روح نفسانی آلات حس و حرکت سے باطن کی طرف رجوع کرتی ہے اور اسی وجہ سے آلات حس و حرکت سے اپنے افعال سے بالکل معطل ہو
بیکار ہو جاتے ہیں سوا چند حرکات اور افعال کے جنکا بقا دوام حیات کے ضروری ہے اور نیز زندہ اور مردہ کا تفرقہ انہیں افعال کی وجہ سے ہو سکتا ہے جیسے آلات نفس وغیرہ
لیکن نوم طبیعی علی الاطلاق یہی نیند ہے جسمین روح نفسانی اندر کی طرف بسبب کم ہونے روح حیوانی کے چلی جاتی ہے کہ تبعیت روح حیوانی کے نفسانی روح بھی اندر کو چلی جاتی ہے اس طرح
حرکات لطیف اجسام کے باہم آمیختہ اجسام کثیفہ سے متفرق ہوتے ہیں اور ہمراہ اجسام لطیفہ کے اجسام کثیفہ بھی چڑھ جاتے ہیں جیسے پانی کھینچنے والی کل میں [illegible]
بھی چڑھ آتی ہے اور اکثر اندر جانا اس روح کا بسبب راحت کے بھی ہوتا ہے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ روح اندر جسم کے جاکر یکجا ہو اور غذا پاوے اور اسمیں نمو پیدا ہو اور زیادہ
ہو جاوے اور اسکا جوہر زیادہ بڑھ جاوے اور جسقدر روح بوقت بیداری کے متحلل ہو کر کم ہو گئی ہے اوسکے عوض اور تقویت پیدا ہو جاوے
اس سے پچھلی صورت کے قریب حال اوس شخص کے نیند کا ہے جو بیمار ہو اور اب زمانہ انحطاط اوسکے مرض کا قریب ہو پہنچے کہ ایسے شخص کو گہری نیند اسی
بہت سے آتی ہے اور یہی نیند اوسکی بیماری کے سکون پر دلیل ہوتی ہے مگر ایسی نیند اگر صحیح آدمی کو عارض ہو دلیل خوبی پر ہوگی اور جب شخص کے بدن سے
استفراغ اخلاط خوب سا کیا جاوے بعد اوسکے بعد استفراغ تام اور نقاء کامل کے نوم غرق پیدا ہوتی ہے اور یہ مفید بھی ہوتی ہے اور تقویت
اوسکی زیادہ کرتی ہے کبھی نوم غیر طبیعی بھی علی الاطلاق عارض ہوتی ہے جیسے کہ بافراط تحلل روح کا اندر جسم کے ہو پس روح باطن کی طرف
رجوع کرتی ہے اسلیے کہ جو روح تحلل سے باقی اندر رہ گئی ہے اوسے اسقدر انبساط کی گنجائش نہیں ہے اور اوسکی زیادتی مقدار اسقدر کم ہو گئی ہے
کہ بقدر کفایت باقی نہیں ہے کہ سب جگہ پہونچ سکے یہ طرح تحلل روح کا حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد تحلل کے بوجہ کمی روح اندر رہتی ہے
بیرونی اعضا کی طرف رجوع کرتی ہے خواہ بوقت ریاضت قوی کے جو تعب پیدا ہوتا ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ چونکہ روح نفسانی کا بافراط
استفراغ ہو جاتا ہے یا بنظر طبیعت میں حرص پیدا ہوتی ہے کہ باقیماندہ روح کو روک لیتی ہے تا اینکہ غذا سے کسی قدر مدد پہونچے اس غیر طبیعی نیند میں
اور پہلی قسم کی نیند میں فرق یہ ہے کہ اسطرح پہلی صحیح طالب غذا کا واسطے قائم ہونے بدل ما یتحلل طبیعی کے ہوتا ہے اور جو بدن بوجہ اسہال اور تنقیہ اخلاط
کے بدن سے طالب غذا کا بوجہ کمی اخلاط کے ہوتا ہے اسی طرح پہلی قسم کی نیند جو طبیعی ہے وہ بدلہ تحلل بیداری کا چاہتی ہے اور یہ امر طبیعی ہے اور دوسری
قسم کی نیند غیر طبیعی بدلہ تحلیل تعب اور ماندگی کا طلب کرتی ہے اور یہ خواہش غیر طبیعی ہے کبھی سبات غیر طبیعی بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی بر سبیل
اطلاق کے عارض ہوتا ہے اوسکے عروض کی یہ کیفیت ہے کہ رجوع روح نفسانی کا آلات حس و حرکت سے بسبب کسی ایسے امر کے ہو جو مبرد ہے
یعنے برودت پیدا کرتا ہے اور جوہر روح کی ضد ہے خواہ وہ سبب خارج بدن سے عارض ہو خواہ کوئی دوائے مبرد کا استعمال ہو کہ اوسکا اثر داخل
جسم سے تبرید پیدا کرے اور اس سبب کے جہت سے آلات کو برودت حاصل ہو کہ مانع نفوذ روح حیوانی بطرف آلات کے ہو یعنے جو روح
حیوانی آلات میں موجود ہو اوسے بطور لائق نفوذ ہونے سے روکے خواہ اوسی روح موجودہ کی گرمی کو آلات میں سست کر دے اور
جس مزاج کی جہت سے قبول قوت نفسانی کا مبدا ہے ہوتا ہے اوسے فاسد کر دے پس جو روح باقی ہے وہ اندر جانے سے باز رہے بوجہ
ضد مزاج کے اور اوسکا انبساط بھی متبلد اور گند ہو جاوے اور خدر یعنے سن کا پیدا ہونا اسی طرح ہوتا ہے اور کبھی بوجہ پیدا ہونے کسی امر
مرطب کے جو آلات میں ترطیب پیدا کرکے جوہر روح کو مکدر کر دے اور مسالک کو بند کر دے اور جوہر عصب میں ارخا پیدا کرے اور عضل میں بھی
ارخا پیدا کرے یعنے ایسا ارخا پیدا ہو جاوے کہ اوسکے بعد سدہ پیدا ہو جاوے اور رسیدگی ایک دوسرے میں ایسی پیدا ہو کہ نفوذ روح کو مانع ہو
اسلیے کہ جوہر روح کا غلیظ اور مکدر ہو گیا ہے اور آلات میں بوجہ رطوبت کے فساد پیدا ہوا ہے اور جمیع آلات ڈھیلے اور مسترخی ہو گئے ہیں

رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسرے مین سونا سر کے واسطے برا ہے اور جاڑونمین سونا خون کے خالص پیدا ہونیکو مضر ہے اس جہت سے کہ جمیع اخلاط مین
حرکت پیدا کرتا ہے اور غرغرہ بھی پیدا کرتا ہے سبب غرغرہ کا یہ ہے کہ فم معدہ چسپیدہ ہوجاتا ہے پس آواز بدون ہمراہی رطوبت کے نہین نکلتی اور رطوبت
کے ساتھ جب نکلتی ہے تو غرغرہ پیدا ہوتا ہے علامات اگر سبات بجہت برودت سادج یعنے بلا مادہ کے پیدا ہوا اور برودت خارجی ہو اوسکی علامت
یہ ہے کہ پیچھے اوس برودت شدیدہ کے عارض ہوتا ہے جو سر یا خارج سے پہونچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہو
اور چہرہ اور پلکونمین تہبیج نہوتا ہو اور رنگ مائل بسبزی اور زردی کے ہو مائل بصلابت جسمین تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہے اگر سبات کسی
مشروب دوائی برودت سے ہو تو بھی یہ پیدا ہو جیسے افیون اور بیخ یبروج تخم خشخاش بزر ماثل اور قطر اور دودہ جو معدہ مین کھٹ
جاے یا کشنیز تر یا اسیقدر اکثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ اون علامات کے کیا جاتا ہے جنکا بیان باب سموم مین ہم کرینگے اور پیچھے
علامات ایسے وقت مین پائی جاتی ہے کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہین جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف مین
پیدا ہوتی ہے زبان کین ورم ہونا بوے دہن کا متغیر ہوجانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ نہ ملی ضعیف ہو جاے متفاوت نہو بلکہ متواتر ہو جیسے دوسرے حکم
متواتر ہوتی ہے اور نہ ملی اگر متفاوت ہو اوسکے تفاوت مین نظام اور ثبات نہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑ کر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے
پھر تفاوت کی طرف پہونچے اوسوقت معلوم ہوجاتا ہے کہ افیون اودویہ بارہ مین سے کوئی چیز کھالی ہے یا پی گیا ہے اور اسکا علاج اوسی طور پر
کیا جاتا ہے جو باب سموم مین مذکور ہوگا بعض آدمیونکا یہ قول ہے کہ جو سبات برودت سادج سے پیدا ہوتا ہے بہت خفیف ہوتا ہے بہ نسبت
اوس سبات کے جو مادہ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہین ہے بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت سادج سے پیدا ہوتا ہے زیادہ قوی ہوتا ہے
اقسام اوس سبات کے جو برودت جوہر دماغ سے پیدا ہون خواہ کسی دواے مشروب کی برودت سے عارض ہون ان اقسام کے تابع فساد
فکر بھی ہوتا ہے اور فساد جگر بھی لاحق ہوتا ہے۔ اگر سبات کی پیدائش رطوبت سادجہ بلا مادہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ علامات غلبۂ خون
خواہ ثقل یا غلبہ بلغم کے نہ پاے جائین اور بلغم کی وجہ سے جو سبات پیدا ہو اوسکی شناخت تقدم امتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال
مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض مین عرض پیدا ہونا اور ایضاً سبات کا مستغرق جمیع اوقات مین ہونا یعنے گہری نیند
ہر وقت بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سپید اسی طرح آنکھ اور زبان مین بھی سپیدی پیدا ہو اور سر مین بوجھہ پیدا ہو اور
پلکونمین تہبیج پیدا ہو اور بلمس سر کا سرد رہے اور قبل حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ ہوے اوس سے بلغم پیدا ہونے کی امید ہو اور سن بھی
ایسا ہو خواہ بلد اور شہر ایسا ہو کہ اوسمین بلغم پیدا ہوتا ہو اور سواے ان علامات کے اور علامات جو بلغمی ہین وہ بھی ذریعہ شناخت ہوسکتے ہین
۔ جو سبات خلط خون سے پیدا ہوتا ہے اوسکے علامات یہ ہین کہ اوداج یعنے رگونمین انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر آئین اور آنکھین اور رخسارے
اور گال سرخ ہون اور سر وغیرہ مین گرمی محسوس ہو جیسے اور امراض دموی مین بیان ہو چکا اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی
رنگ مین سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہوجاتا ہے اوسوقت علامات قرانیطس اور لیثرغس اور سبات سہری کے ساتھ ہی مجتمع ہونگے۔ اور اگر
سبات سہری مین بخارات بدن کے اوٹھکر سر مین یکجا ہوتے ہون جیسے حمیات مین اور خصوصاً بروقت درد ریہ خواہ جب ریہ مین ورم
پیدا ہو خواہ معدہ سے بخارات اوٹھکر دماغ مین مجتمع ہوتے ہون ہر ایک قسم بخارات کو اوسکی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیے
مثلاً اگر معدہ سے بخارات آتے ہین اونکے پیشتر سدر اور دوار اور دوی اور طنین اور خیالات پیدا ہونگے اور بروقت گرسنگی
کے انکے صعود مین خفت ظاہر ہوگی اور امتلاے طعام کے وقت زیادتی پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہے خواہ سینہ سے

اوس سے پہلے سر کی ثقیل اور دورہ اطراف صدر مین اور ضیق نفس اور سرفہ وغیرہ عارض ہونگے خواہ اور اعراض ذات الجنب اور ذات الریہ کے
ظاہر ہونگے اسی طرح اگر جگر سے یہ بخارات آتے ہون اونکے بیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات صعود کرین امراض رحم کے دلائل
موجود ہونگے اور اوسی قسم کے امتلا جو رحم وغیرہ مین ہوتا ہی پیدا ہوگا اور جو سبات ضربہ اور سر مین صدمہ چوٹ کے پہونچنے سے خواہ کنپٹی کے
صدمہ سے عارض ہوا اوسکی شناخت اپنے خواص دلائل سے ہوتی ہی سبات اور سکتہ مین فرق یہ ہی کہ سبات کا مریض بات کبھی سمجھتا ہی اور بیدار
بھی ہوتا ہی اور حرکات اوسکے بآسانی بہ نسبت احساس کے ہوتے ہین اور سکتہ کا مریض اوسکے حس اور حرکت دونون باطل ہوتے ہین اور بھی
فرق درمیان مریض سبات اور غشی کے مریض مین جو بوجہ ضعف قلب کے ہو یہ ہی کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگون کے ہوتی ہی
اور غشی کی نہایت ضعیف اور باصلابت ہوتی ہی — اور دوسرا فرق یہ ہی کہ غشی تھوڑی تھوڑی پیدا ہوتی ہی اور اوسمین تغیر لون کا بطرف زردی کے
ہوتا ہی اور مشابہ لون موتی یعنے مردونکے رنگ کی اور بدو اطراف بھی ظاہر ہوتا ہی اور سبات مین تغیر لون کا جو ہوتا ہی اوسمین حسن
زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور چہرہ اور ناکمین یکبارگی خفت ظاہر نہین ہوتی اور اسکا سحنہ سوتے ہوے آدمی کے سحنہ سے زیادہ مخالف نہین
ہوتا سواے اسکے کہ تھوڑا سا تہیج اور انتفاخ یعنے پھول جانا چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہی مسبوت اور اوس مریض مین جسے
اختناق رحم عارض ہوتا فرق یہ ہی کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہی اور بہ تکلف کلام بھی کرسکتا ہی — اور مرض اختناق رحم کی عورت
بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہی اور کلام کی قدرت ہرگز نہین ہوتی اور مسبوت پر بالتخصیص حرکت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤن کی
آسان ہوتی ہی اور حس بھی ان مقامو نمین ہوتی ہی اور پلکون کے کھلنے مین بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم کے ہوتی ہی اور اختناق رحم اکثر
سبب سے ہوتا ہی جو دفعتہً پیدا ہوا اور اوسکا غلبہ بڑھتا جاتا ہی تاکہ منقضی ہوجاے یا قتل کرے — اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہی اور اوسکا گھر اور استغراق
ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہی اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہی مگر لوازم ثقیل ہوتے ہی ہان اگر سبب سبات کا برودت ہو کہ اوسوقت سبات بھی دفعتہً پیدا ہوتا ہی
اور جسوقت سبات واقع ہوجاتا ہی تا کوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اوسکے حدوث مین بھی جلدی ہوتی ہی اور اسکا علم بھی یقینا ہوجاتا ہی اور مخفی نہین
رہتا **علاج سبات اور گہری نیند کا جو حمیات مین پیدا ہو** جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہی اوسکے علاج کا طریقہ
یہ ہی کہ اوسی عضو کی فصد کرین تدبیر مناسب سے تاکہ اوس عضو کا تنقیہ ہوجاے اور جو سوء مزاج اوس عضو کو عارض ہی وہ زائل ہوجاے
اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز کرین کہ اس مادہ کو قبول نکرے مثلاً روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کرین تاکہ تنہا روغن کی وجہ سے
جو نیند پیدا ہوتی ہی اوسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی کے عصارات کا استعمال کرین اور اوسکے بعد نطولات محلل اگر دماغ مین کوئی شی
محتبس ہوگئی ہو اور یہ سب چیزین قانون عام مین مذکور ہوچکی ہین اور جو سبات حمیات اور تپ کے دورے مین پیدا ہوتا ہی اوسمین بہت جلد
اطراف کی بندش کرکے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا بخار بھی سونگھایا جاے اور سر کا پسینہ کسی طرح نکالین مثلاً
روغن گل اور سرکہ بافراط ملکر خواہ آب انگور اور آب انار یا اوس قسم کے قابضات کا استعمال کرین اور جو سبات کسی دواے مخدر کے
استعمال سے پیدا ہوا اوسکا علاج خاص یہی کرنا چاہیے جو کہ اوس مخدر کا علاج ہی اور اوسی مخدر کا تریاق جو کچھ مقرر ہوا ہی اوسی کو
استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم مین ہم بیان کرینگے — جو سبات برودت خارجی کے پہونچنے سے عارض ہو اوسکا علاج تریاق کبیر اور
مثرودیطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اوس پانی کا جسمین سداب اور جندبیدستر اور عنصل جوش دیا ہو
اور اسی طرح عاقرقرحا بھی شریک کرین اور سر مین تمریخ یعنے مالش روغن بان اور روغن ناردین کی جندبیدستر ملاکر اور روغن مشک

اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیے ہمراہ جند بیدستر کے اسی طرح ضماد جو مرکب جند بیدستر اور عنصل اور مشک سے ہو کہ جند بیدستر دو جزو اور عنصل ایک
جزو اور تھوڑی سی مشک ڈالکر لیپ کریں اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہیں اور جتنی چیزیں تسخین دماغ کے اوپر جابجا مذکور ہو چکی ہیں ان میں
سے جو جو قوی التاثیر چیزیں ہیں انکا استعمال کریں اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اسوقت نکریں جو سبات بوجہ غلبہ خون کے پیدا ہو اوسکے
علاج میں بہت جلد فصد قیفال کی اور حجامت ساق کی کرنی چاہیے اور حقنۂ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہے اور تلطیف غذا کی بھی کیجائے اور ناک
نخود کا بھی استعمال مفید ہے اور جو سبات غلبہ رطوبت سے پیدا ہو مگر رطوبت سافج لیعنے بے مادہ کے ہو اوسکے علاج میں وہ ضماد جنکی ترکیب جند بیدستر
اور قفاح اذخر اور قسط اور جوزالسرو اور ابہل سے اور فربیون عاقرقرحا سے ہو استعمال کرنے چاہییں اور سبک غذا کھلائیں اور ادہان
اور نطولات سے اجتناب کریں مگر بعد احتیاط تام کے اسلیے کہ جو ترطیب روغن کی ہے قوت ادویہ کو فنا کر دیتی ہے ہاں اگر قوت دوا کی ایسی ہی
قوی ہو اوسوقت مضائقہ نہیں ہے یہ بھی واجب ہے کہ سر کی مالش کریں اور اسقدر مالش ہو کہ سرخ ہو جاے اور مشک کا سونگھانا بھی مستعمل رہے - اور جو
سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہو اوسوقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعۂ حقنۂ قوی کے کرکے ایسی تدبیر کریں کہ ذکر آئیں اور چونکہ یہ
سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے اسلیے واجب ہے کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اسطرح کریں کہ قطع مادہ ہو جاے جیسا ہم باب
امراض معدہ میں ذکر کرینگے اور نطول منضجہ جو قوی ہوں اور سعوط اور عطوس اور غرغرہ جو سب کے سب اوپر کے مقام میں مفصل بیان ہو چکے ہیں
قانون عام کی فصل میں اسی طرح وہ تدابیر جن سے آواز کو مریض سنے خواہ ایسی شے اوسے دکھلائیں جسکے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیے
اسلیے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض میں جو فکر کو ضعیف کر دیتے ہیں اور قوت فکریہ میں جمود اور بستگی پیدا کرتے ہیں تحریک نفس پیدا کرتا ہے اور بوجہ
عروض غم کے صلاح حال از سر نو حاصل ہو جاتا ہے منجملہ ان ادویہ کے جو بیداری پیدا کریں یہ ہے کہ آنکھ میں سبز ٹھیکری کی طلا کریں اور چہرہ پر
سرکہ ملیں اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھیں اور چھینک لانے والی چیزیں استعمال کریں **فصل دوسری بیداری**
اور سہر کے بیان میں یقظہ لیعنے بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہے جو جوہر حیوان اور نفسی روح کو بروقت قائم ہونے روح نفسانی کے
عارض ہوتی ہے جبکہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو انکے خاص افعال میں استعمال بھی کرے اور سہر کے
معنے یہ ہیں کہ بیداری میں افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت بورقی لیعنے وہ رطوبت شور جو دماغ میں متمکن ہو جیسے بعضوں میں
یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہے خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہو اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور ضو کے
اور مکان کی چمک اور مستنیر ہونے سے پیدا ہوتے ہیں جو لوگ مستعد سہر کے ہوں ایسے مکانوں میں رہیں اور بعض اقسام سہر کے بوجہ بدہضمی کے
پیدا ہوتے ہیں اور کثرت امتلا اوسکی باعث ہوتی ہے اور ایک قسم بیداری کی اوس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے جو نفخ پیدا کرے اور
تشویش اخلاط اور پریشانی خواب کی اوس سے پیدا ہو اور بروقت خواب لیعنے بحالت نوم فزع اور خوف اوسکے استعمال سے عارض ہو جیسے
باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یابسہ کے جنسے لذع دماغ میں پیدا ہو اور درد عارض ہو بھی عارض ہوتی ہے اور جو بیداری
مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہے اوسکا سبب اونکے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا تمکین ہو جاتا اور انکے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہے بعض اقسام
سہر کے بوجہ ورم سوداوی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ میں پیدا ہو عارض ہوتے ہیں یہ بھی اطبا کہتے ہیں کہ جسکو سہر عارض ہو اور لعاب
ازان کھانسی پیدا ہو وہ مر جاے گا ہمنے فصل اول میں اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات میں جہان ذکر نوم کا کیا ہے علامات ضروری کا بھی ذکر بیان
کر دیا ہے **علامات** اوس سہر کے جو سبب سافج لیعنے خشکی بلا مادہ سے عارض ہو اور جو ادرار اوس یبوست کے ہمراہ ہو یہ ہیں کہ حواس اور سر میں سبکی

ہوتی ہے اور آنکھیں اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہیں اور سر میں گرانی نہیں ہوتی اور سرخی کی حس باقی نہیں رہتی — اور جو بیداری بوجہ حرارت اخلاط یبوست
سے ملکر پیدا ہوتی ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ خشکی کے ہمراہ التہاب اور سوزش بھی پائی جاتی ہے اور کبھی پیاس کا غلبہ اور استغراق آنکھوں کی تہ میں ہوتا ہے اور
جو بیداری بوجہ رطوبت رقیق اخلاط کے ہو اوسکی علامت یہ ہے کہ آنکھیں تر ہی بنی رہتی ہیں اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی
سر میں پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدار ہو جاتا ہے اور ہر وقت بیداری کے بستر خواب سے اٹھکر چلا جاتا ہے خواہ کوئی فکر نہ خواب سے اگر
ہو جائے اس بیداری پر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرح کی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہے اور ریاح تیجوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل
اسی بیداری پر ہے — اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہے خواہ کسی غذا سے عارض ہو اوسکی شناخت اوسی سبب خاص سے ہوتی ہے — اور
جو بیداری بوجہ ورم سوداوی کے پیدا ہو اوسکی علامت مکرر بیان ہو چکی جہان جہان ذکر ورم کا آتا ہے — اور جو بیداری افکار اور تردد سے
عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہو اوسکی علامت وہی سبب خاص ہے جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہے صاحب السحاق جس
بیداری کا سبب یبوست ہے اوسکے علاج میں مریض کو چاہیے غذائے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال استحمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام
سے بھی نیند پیدا نہو واضح ہو گا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہیں ہے اور نہ اسکا مزاج جید اور درست ہے بلکہ اسپر یبوست کا غلبہ زیادہ ہو گیا
ہے خواہ اخلاط فاسدہ اسکے بدن میں اسقدر موجود ہیں کہ اونکو حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہے — ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً
کر دینا چاہیے اور تعب کو ترک کرکے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اونمیں سر کو
ڈبونا چاہیے یعنے اسقدر روغن کا استعمال کریں کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پر ڈالا کریں اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال
کرتا رہے اور استنشاق اور سعوط بھی اور اوسی تخمین روغن کی کانوں میں تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور بالتخصیص اسکا سعوط اور
اسفل قدم میں اسکی مالش — اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اوسکی تدبیر اس سے زیادہ بارد رطب ادویہ سے کرنی چاہیے جیسے تراشۂ کدو اور خرفہ
اور لعاب اسبغول اور عصی الراعی حی العالم وغیرہ منجملہ منوم کے غذائے لذیذ اور رقیق ہے ایسی جسمیں نہ ازعاج ہو اور نہ تال اوسکا کھلا ہو جیسے ترجیع
نامے سرود کا ترانہ ہوتا ہے اور تال برابر ہو کہ سانس اور سکتہ ندے اسی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب میں گرتا ہے خواہ درخت کے
پتوں کی کھڑکھڑاہٹ بروقت چلنے ہوا کے منوم نہیں ہے یعنے ان دونوں صورتوں میں چونکہ فرحت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہے لہذا منوم نہیں ہیں جو
بیداری بوجہ درد کے پیدا ہو اوسکی تدبیر یہی ہے کہ وجع میں تسکین پیدا کریں اور جو علاج مخصوص اوس درد کا ہے اوسکے باب میں مذکور ہے — اور جو بیداری حمیات
میں پیدا ہو اوسکی تدبیر بھی وہیں مذکور ہو گی — اکثر دیاقوزہ سادہ بھی نیند پیدا کرتا ہے اور منھ کا دھونا اور نطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی اور پیشانی پر روغن
خشخاش بافراط لگانا خواہ روغن کاہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہے خربزہ میں تخم خشخاش سپید کا استعمال بھی مفید ہے اور بیشتر وہ ادویہ مخدرہ جنکا
ذکر قرابادین میں آتا ہے بھی مستعمل ہوتی ہیں اور قرص زعفران جو صداع حارہ کی فصل میں مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارۂ خشخاش خواہ ایسے گلاب میں
کہ جسمیں خشخاش پکایا ہو حل کیا ہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی طلا کریں بہتر ہوگا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سلیخہ اور رابیون اور زعفران کو روغن گل میں ترکرکے
ناک میں یہ روغن لگائیں اسی طرح جو طلا پوست خشخاش اور بیخ یبروج سے بنا کر دونوں کنپٹیوں پر لگائیں وہ بھی مجرب ہے — اور اس دوا کے سونگھنے سے
بھی نفع ہوتا ہے ان بیماروں میں جو شخص مقدار یکچہ کرسنہ یعنے مثر استعمال کرے فوراً سو جائے گا — اگر خلط غلیظ کے صعود سے بطرف دماغ کے سہر پیدا ہو
پیشانی پر بابونہ اور مرزنجوش کا ضماد کرنا چاہیے محموم وغیرہ اور بیماروں کی نیند پیدا کرنیکے واسطے یہ بھی ایک تدبیر عمدہ ہے کہ اطراف کو زور سے باندھیں جو تکلیف
دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اوسکے سامنے چراغ روشن کرکے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جائے کہ خوب زور زور سے باتیں کریں اور تھوڑی دیر

بستم مقالۂ اولیٰ میں بیان ہو چکا اور جو نقشہ جات امراض اعضا راس کے جداگانہ لکھے ہوئے ہیں اونسے التقاط کرنا چاہیے اور کتاب دوم ادویہ مفردہ میں
بہت سے بیان ہو چکے ہیں جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہیں وہان سے سوچ سمجھ کر نکالنا چاہیے اور جو غذائیں انکو مضر ہیں وہ بھی مذکور ہو چکی ہیں ان سے
پرہیز کرنا چاہیے **فصل چوتھی اختلاط ذہن اور ہذیان کا بیان** اختلاط ذہن اور ہذیان منجملہ اون امراض دماغی کے ہے جو بوجہ دماغی آفت کے
پیدا ہوا اوسکا سبب مرہ سودا ہوتا ہے یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفراوی ہو خواہ صفرا سے دموی یعنی مرہ احمر خواہ حرارت ساذجہ بلا مادہ خواہ بخار
گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط میں ایذا کمتر ہوتی ہے۔ یا خشکی اور یبوست جو بوجہ مقدم ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے
عارض ہو الغرض جو ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جسکے ذریعہ سے طریقۂ عقل کی حفاظت ممکن ہے فنا ہو جا
۔ اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور
مراق خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کی مثال جیسے حمیات میں اختلاط عارض ہوتا ہے۔ اور یہ سب اقسام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت ساذج
کے ہون جو عضو مشارک سے دماغ تک پہونچے جیسے پاؤن کی اونگلی سے اوٹھکر سر تک پہونچے خواہ ہاتھ میں سے بوجہ ورم کے کوئی کیفیت
سر تک جاوے۔ خواہ اون اعضا سے جو مزاج فاسد رکھتے ہون اور اونمین ورم بھی ہو۔ یا اختلاط بخار گرم صفرا سے اور بلغم سے جو متعفن
ہو گیا ہے اور حدت اوسمین پیدا ہو گئی ہے عارض ہو۔ بہت اسلم اور بےخطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ ضحک اور سکون ہو اور نہایت بدتر
ہے جسمین اضطراب اور دلتنگی اور اقدام یعنی دوڑ آنا مہالک میں ہو علامات واضح ہو کہ جس شخص کے بدنمین کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ
شکایت درد کی نکرے اور نہ اوس شخص کو درد کا حس ہو ضرور اختلاط عقل میں گرفتار ہے۔ بول دہنی حمیات میں اکثر دلیل اختلاط
عقل پر ہوتا ہے۔ جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہے اوسکے ہمراہ غم اور ظنون فاسدہ خواہ اور علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہیں
جو باب مالیخولیا میں ہم لکھینگے پھر اگر سودائے صفراوی سے پیدا ہوا اخلاق سبعی یعنی درندون کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہیں
اور جرات خواہ بیدھڑک ہر ایک کام میں در آنا اسکا شیوہ ہوتا ہے۔ اور اگر سوداوی دموی ہو طرب اور ضحک کے ہمراہ رگونکا پر ہونا خون سے
ہوتا ہے صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہوا التہاب اور حرارت ملمس اور دل تنگی اور بدخلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشین اور شرارے کا
آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھون کی گوشون میں سوزش اور جلن اور رنگ میں زردی سر میں التہاب پیشانی کی جلد میں استداد اور
کھچاؤ آنکھونکا اندر کی طرف گھس جانا پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت جیسے کہ مقابلہ کے واسطے اوچھلتا اور کودتا ہے جو اختلاط عقل خلط حمرا سے
یعنی صفرا سے دموی سے عارض ہوتا ہے اوسمین یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہیں۔ اسی طرح وہ اختلاط عقل جو حمیات میں
عارض ہوتا ہے کہ اوسکے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ حمیات وبائی کا اختلاط عقل شدید ہے جو اختلاط حرارت
اور یبوست بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسمین ثقل اور علامات مواد مذکورہ بالا نہیں ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہیں جو ابواب سابق میں
ہر ایک مادہ کے بیان ہو چکے بلغم باعفونت اور تیز سے جو اختلاط عارض ہو اوسمین مریض کو رزانت اور آہستگی ہوتی ہے اور اپنے حوائج ضروری خود ہی
کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت کام میں مشغول رہتے ہیں مگر اونکے سر بھاری ہو جاتے ہیں اور سبات میں مبتلا ہوتے ہیں بوجہ مادۂ بلغمی کے جسکا
بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہیں ہے اسی وجہ سے بنظر خواص
اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہے اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہیں اوس سے خود ہی الگ ہو جاتے ہیں
خواہ الگ کر دیتے ہیں۔ اور کبھی انپر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہے کہ اپنے کو دواب یعنی چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ

کہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور یبوست کے عارض ہوا ہو تو اسکو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہے اور اگر حرارت اور رطوبت سے خون سے خواہ حرارت
عارضی بلغم سے عارض ہوا ہو تو سبات اور نیند دلالت کرتی ہے۔ جو اختلاط عقل کہ اسکا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص سے بطرف دماغ کے ہو
اسکا حال اسی عضو کے درد سے معلوم ہوتا ہے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہے جس طرح حمیات میں یہی صورت
ہوتی ہے اور اسی عضو خواہ بدن کے اعراض سے یہ بھی پہچانا جاتا ہے کہ یہ مرض اولی ہے یا سانج خواہ مادہ بخاری ہے اور حمیات اقسام کی
کے علامات باب صداع میں بیان ہو چکے وہاں سے دریافت کرنا چاہیے معالجات مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہوا ہو اسکا علاج
باب مالیخولیا میں مذکور ہوگا مادہ دموی سے جو اختلاط پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیے اسی طرح تمامی وہ امور جنسے تعدیل اور تبرید
پیدا ہوتی ہے جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہئیں اور خون کا قوام درست کیا جاوے۔ اور جو اختلاط بوجہ خلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمرا
اوسکے علاج میں بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہے اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر کی واجب ہے اور وجہ تبریدات اور ترطیبات قانون
عام میں بیان ہو چکے ہیں اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ اور ضمادات سے سر جیسا اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈنے کے استعمال کریں پھر اگر
روز بروز ان تدبیرات سے شدت اور قوت بڑھتی جاوے جو تدبیر مانیا کے علاج میں بیان ہوئی وہی یہاں بھی کرنی چاہیے۔ اختلاط حار کی
اصلاح میں قیروطی اور روغن گل اور سرکہ یافوخ پر لگانا بہت نافع ہے خواہ روغن بنفشہ اور عمدہ بشرطیکہ تپ نہو ملا جاوے یا روغن گل اور روغن
خشخاش بعد اطمینان اس امر کے کہ بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائیں گے ضعیف اور کمزور ہوں گے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ
شریف کی طرف پھر جائیں گے کچھ ایسے مضر نہوں گے اگر ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اوس وقت کوئی ضماد نافع نہوگا کبھی حقنہ ہاے حادہ اور
تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا بذریعہ حقنہ کے جائز نہیں ہے بلکہ اون تیز حقنوں کے بعد
حقنہ نرم کا استعمال کرنا چاہیے۔ جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوا ہو اوس میں استعمال تقویت سر کا اور اوسکی تبرید اور جذب مادہ کا
بطرف مخالف سر کے چاہیے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لیکر یہاں تک مکرر سہ کرر معلوم ہو چکے ہیں اگر ہمراہ اختلاط کے
ضعف قوت نہو چاہیے کہ مریض کو طمانچہ ماریں اور زور سے طمانچہ منہ پر لگائیں اور بیشتر طمانچہ کا مارنا واجب اور ضرور ہو جاتا ہے اس
غرض سے کہ اوسکی عقل پھر پلٹ آوے۔ اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہے اگر یہ تدبیرات مفید نہوں مگر داغ بشکل صلیب
ہوتا ہے یعنے اس شکل پر + اگرچہ شاذ و نادر کاہے حیوانات سرمہ الیون اور فاشرا یعنے ہزار فشان کو بجنسہ خواہ اور پھلون کے ہمراہ استعمال
کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہے اگر چند روز پیہم استعمال کیا جاے شیرینی حلوے کی اسکے ہمراہ خاص ہے اور جو اسمین عیب ہے اوسے پوشیدہ کردیتی ہے

فصل پانچوین رعونت اور حمق کا بیان اختلاط ذہن اور رعونت اور حمق میں اگرچہ دونوں آفت عقل سے پیدا ہوتے ہیں
اور دونوں کا سبب کبھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ اختلاط ذہن میں سے جو آفت افعال فکریہ میں پیدا ہوتی ہے
وہ آفت تغیر افعال کی ہے اور رعونت اور حمق میں نقصان افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مشابہ خرفیت کے یعنے ایسی عادت
پیدا ہوتی ہے جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہے جیسے خرافت یعنے وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی میں پیدا ہوتی ہے خواہ بچوں کی عقل اور انکے
ایسے افعال اور حرکات کرتا ہے۔ یہ بات تو ابھی اختلاط عقل کی عنوان فصل میں بیان ہو چکی ہے کہ اصناف آفات افعال دماغی کے
تین ہیں لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت سازج بلا مادہ کے ہوتا ہے خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہے کہ زمانہ دراز میں
یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جوہر بطن اوسط پر دماغ کے غالب ہو جاتا ہے یا برودت بلغمی یعنے برودت اور رطوبت تجاویف اور عروق دماغی

مین بھر جاتی ہے اس مرض کا سبب منحصر برودت مین جو ہوا اور حرارت کی جہت سے یہ مرض دارض نہین ہوتا اسکی دلیل یہ ہے کہ اس مرض مین انتقاص اور
بطلان افعال پیدا ہوتا ہے جو مشابہ سکون کے ہے اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہے کہ مشابہ حرکت کے ہے یعنے حرارت مین بطلان افعال نہین ہوتا بلکہ
کسیقدر حرکت خواہ بیجا افعال کو بطور تغیر کے ہمیشہ ہونا چاہیے کہ اوسوقت کسیقدر حرکت روح دماغی کی ایسی ہوگی جو مقدم دماغ کو متحرک
دماغ تک متحرک کریگی یا موخر کو مقدم تک حرکت دیگی اسلیے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہے اور یہ کیفیت کسی مین ہے اور جو خواہ بطلان فعل
حرکت یا کہ حرارت کو مانع ہے اور اوسکی منافض ہے اور اسی وجہ سے مزاج دماغ کے ہر حصہ کا یعنے بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور دوسرا
حصہ یعنے مقدم اور موضع برودت کے قرار دیا گیا تاکہ اوسکو رجوع تخیل سے بطرف تذکر کے ہوتا رہے۔ تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات مین
ہو چکا ہے اور جسطرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی تفصیل مذکور ہو چکے علاج رعونت اور حمق کا یہی ہے کہ دماغ کی تسخین کیجاے
اگر یہ برودت سافج سے پیدا ہوا ہے اور تسخین اور ترطیب دونون کرین گے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ
دماغ کی ادویہ کہ اسنے جیسے النسخ قرار دیے مین مذکور ہین از قسم ایارج اور شبیارات کے اور تنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے قے کرائین اگر
کسیطرح کا مادہ بھی ہو خواہ مشترکت معدہ کی ہو مگر قلب کی تقویت اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہے ہمراہ اس تدبیر کے کرینگے مثل دوا المسک
وغیرہ سے خواہ مثرود لیطوس اور مفرح وغیرہ کے اب زیادہ تطویل اسکے معالجہ مین ہم نکرینگے اسلیے کہ اوپر کے ابحاث مین قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی
ایسے بیان ہو چکے ہین جو لائق اس مرض کے ہین ہان اس مریض کا مسکن اور بود و باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیے تاریک اور اندھیرا گھر
اسکے لائق نہین۔ خلاصہ تدبیرات یہ ہے کہ لیقظہ اور سہر اور غذاے لطیف اور قلیل اور گرم غذا اسقدر کہ جوش اور غلیان پیدا کرے خواہ
تجفیف زیادہ بڑھا دے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر تذکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہے اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہے کہ
غذاے لذیذ اور رطوبات نا ملائم سے امتلا رہے۔ یبوست سے ذہن کو نقط یہی ضرر ہوتا ہے کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہے
خواہ چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہے اسوجہ سے اخلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے ہوتا ہے فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان مین
یہ مرض نظیر اوس فساد عقل کے ہے جو رعونت اور حمق مین ہوتا ہے مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فساد ذکر مین خواہ کسی فعل کے
افعال موخر دماغ مین نقصان پیدا ہوتا ہے خواہ بطلان جمیع کا ہو جاتا ہے اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ
برودت سافج اور یبوست ملکہ ہوتا ہے کہ اوسوقت مثل اشیاے محسوسہ کے منطبع یعنے منقش نہین ہوتے یا رطوبت خواہ برودت ملکہ ہوتا ہے کہ اوسوقت
اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہے مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہے اسی جہت سے وہ صورتین یاد نہ رہین گی پھر اگر برودت کے ہمراہ
یبوست ہوا وسپر سہر اور بیداری دلیل ہے اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد ہین مگر جو امور حالیہ ہین اونکے یاد کرنے پر قادر نہوگا
- اگر یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سبات اسپر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہرگز یاد نہ ہونگے اور شاید سوانح حالیہ اور وقتی یاد کر سکے
اور بہ نسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ یاد کرے گا۔ اگر اسمین برودت سافج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا۔ اور کبھی بوجہ یبوست
مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اوسوقت اختلاط ذہن بھی اسکے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ حرارت اور یبس یا دماغ کے کسی جز مین ہوتا ہے
یا اوسکے کسی بطن مین بطون سے گاذ سے خواہ کسی طرف مین یا وعیدہ دماغی سے ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے
ہوتا ہے جو صدغین یعنے دونون کنپٹیون مین پیدا ہوا اور وہان سے دماغ تک اون اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہونچے۔ یہ صورت بعض متقدمین
اطبا نے ذکر کی ہے اور یہ ہو سکتی ہے۔ اور یہ امتحان کے صحیح اور درست ٹھہری اور مشاہدہ مین آچکی ہے اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع مین

اور [illegible] کی شکایت ہوتی ہی - اور اکثر نسیان بھی عارض ہو جاتا ہی یعنے جو امور یاد ہین انکو بھی فراموش کر دیتا ہی - تنہا فساد ذکر بلا اختلال دیگر
امور [illegible] کے پیدا نہوگا - اور کبھی اور اعصاب دماغی سے خصوصا اور ہام بارد سے فساد ذکر عارض ہوتا ہی مگر بہت کم - جاننا
ضرور ہی کہ نسیان اور فساد ذکر اگر بحالت صحت عارض ہو منذر امراض قوی کا ہوتا ہی جیسے صرع اور سکتہ اور لیتھرغس علامات جو ہم اوپر بیان کیا
[illegible] کرکے انکے علامات پیدا کرنے چاہئین کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہین ہی کہ ہر ایک مرض مین وہی علامات بار بار لکھے جائین
[illegible] جو فساد ذکر حرارت اور یبوست کے باعث ہو اوسکا علاج بہت آسان ہی اور اوسکا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہی جو اکثر بیان
[illegible] اور جو فقط یبوست سے پیدا ہوا اوسمین غذا بیمار کو مرطب اور معتدل الحرارت اور بہ دفعات دینی چاہئے اور ریاضت پائون سر کی
[illegible] اور نیچے سے کرنی چاہیے اور ایک کپڑے کہردرے اور باخشونت سے مالش کرین اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن ہلائین حاصل یہ ہی کہ
ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تفریح مقدار کی اور جسقدر غذا مین زیادتی ہو اوسی قدر ریاضت بھی بڑھتی جائے اور آسایش اور نوم
اور حمام [illegible] سے کرانا چاہیے اور تسخین سر کی بذریعہ اضمدہ مسخنہ جو معروف ہین کیجائے اونکو کر کر
ہم کیوں کرین اور سینگیاں خالی لگانی چاہئین اور جن وقت اون سے سرخی سر کی جلد مین پیدا ہو اونکو ملین اور [illegible] کبھی
ضرورت ہوتی ہی لیپ گردن اور آب زن ایسے جنمین بابونہ اکلیل الملک پائیر گوسپند جوش دیا جائے سفید ہین روغن سوسن اور نرگس اور
[illegible] کا استعمال کرین جو رعونت اور حمق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے تنقیہ مادہ کا کرکے استفراغ کرنا چاہیے اور ان دوائون سے جو اوپر معلوم
ہو چکی ہین - اور حبس گھر مین روشنی زیادہ ہو اوسمین مریض کی سکونت تجویز کیجائے اور ابتدا ایسے استفراغ سے لازم ہی جو خفیف ہون جیسے
ایارج اور شحم حنظل اور جند بیدستر لعد ازان رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر سوء مزاج حار کی طرف سے اطمینان
بہم پہونچے معجون بلادر کا استعمال کرین کہ یہ معجون تقویت ذہن مین بہ وجہ قوی ہی - اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہی ایضا تمام مسخنات
جو اکثر معروف یا غرغرے اور مشمومات جو معلوم ہو چکے ہین استعمال مین رہین تخفیف رطوبت مین زیادہ مبالغہ نکرین اور اسکا لحاظ رہے
کہ تخفیف اس حد تک نہ پہونچے جس سے فنا رطوبات اصلی دماغ کے ہو جائے کہ اوسکے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اسلیے کہ اس جہت سے
نسیان مین زیادتی ہو جائے گی - اور مسکرات سے خواہ ایسے مقامات سے جہان گذر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ امتلا اور پرخوری سے
مریض کو بچانا ضرور ہی اور پانی سے نہانے سے کمال اجتناب درکار ہی گرم پانی تو اسوجہ سے مضر ہی کہ ارخا اور سستی پیدا کریگا اور سرد پانی
خدر اور سن پیدا کرتا ہی اور روح حساس دماغی کی اوسمین مضرت ہی - اگر ایسے بیمارون کے بدن مین امتلا پیدا ہو تو لطیف تدبیر بذریعہ تقلیل
غذا کے خواہ اور طریق سے بعد ظہور امتلا کے کرنی چاہیے اور جو غذا معدہ مین جمٹ جاتی ہی خواہ ثقیل غذا اور مخدر خواہ غذا سے بچنے
بھی ہر وقت احتیاط واجب ہی اور شراب سے امتلا بہت مضر ہی ہان تھوڑی سی شراب نفس مین نشاط پیدا کرتی ہی اور روح کو تقویت و
تزکیہ روح پیدا کرتی ہی اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہین رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضا کے حق مین نہایت درجہ
مضر ہی اور قیلولہ کثیر یعنے دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصا امتلاے معدہ پر مضر ہی اور زیادہ بیداری سے بھی روح مین ضعف پیدا
ہوتا ہی اور تحلیل ارواح ہو جاتی ہی اور بادہ جو دوائی مضار کے دماغ مین بخارات بھر جاتے ہین ان بیمارون کے علاج مین معجون تر کی
مربے یعنے [illegible] خواہ مربے دارفلفل بوزن ایک درم مجرب ہی اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ یہ دونون مربیات حفظ کی قوت
بھی زیادہ کرتے ہین اور تنبہ اس قوت کا بڑھاتے ہین یہ دوا بھی مجرب ہو چکی ہی کندر سعد فلفل ابیض زعفران مر کی ہموزن [illegible]

بحرین بنا ہین اور یہ ہر روز بقدر ایک درہم کے استعمال کرین ایضا مجرب ہو فلفل جزو زنجبیل جزو شکر طبرزد تین جزو لیکر استعمال کرین ایضا ہر روز نہار منہ

یہ دوا استعمال کرے کندر دس فلفل دس ماشہ مجموع ساڑھے چار ماشہ ہو ہیں اور انیسون اور پانچ حصہ فلفل کا ایک حصہ نمک ترکی دو حصے کو ٹکی بنا کر حصہ

سیاہ دو حصہ عسل بلا دوریکا حصہ اور بعد کوٹنے مجموع اور یہ کے شہد لیکر معجون طیار کرین۔ اور یہ مفردہ کے باب میں ملاحظہ کرنے سے جان لو نقشہ جات

لکھے ہوے ہین اور امراض سر کی خاص دوائین مذکور ہوئی ہین وہان سے اور یہ مجرب اس مرض کے مل سکتے ہین مسکان اور نشستگاہ اس مریض کی

ایسی چاہیے جہان روشنی ہو جو رعونت اور نشو لوجہ امراض دماغ کے عارض ہوا ہے اسکا علاج وہی ہے جو ذکر قیطس اور سبات کا

علاج ہے **فصل ساتوین فساد تخیل کا بیان** یہ مرض بھی اونھین اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہے جو ابواب مقدم میں بیان ہوے

لیکن آفت کا مقام اس مرض مین مقدم حصہ دماغ کا ہے۔ اور فساد کی صورت کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ جو شئی نہ دیکھی خواہ سنی نہ جائے اوسے خیال کرے

اور یہ کیفیت بروقت غلبہ صفراوی کے مقدم دماغ پر پہونچتی ہے خواہ سوء مزاج حار بلا مادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہے کہ تخیل مین آتے ہین

پیدا ہو جاے یا امور تخیلی کے تخیل سے ضعیف ہو جائے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے

بھول جاے خواہ صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور انکا تخیل نکرے اسکا سبب بعینہ وہی امور ہین جو نقصان فکر کے مذکور ہوے

۔ اور جسطرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اور کمتر یبوست سے اوسکے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہے اور کمتر رطوبت

سے اسلیے کہ یہ بطن یعنے بطن مقدم لین اور نرم پیدا کیا گیا تاکہ بسرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے اور وہ بطن یعنے بطن موخر

اسکے سخت ہے اسواسطے کہ جو چیزین منطبع ہو جاتین اوسکے زوال اور محو کو دشوار ہے پس دونون بطن کے حالات اور انفعالات مین عکس

واقع ہے فساد ذکر کا معانی محسوسہ مین ہوتا ہے اور نسبت ترکیب مین اور ان معانی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات مین ہوتا

ہے اس بات کا مفصل بیان اور صناعت مین کیا جاتا ہے یعنے صناعت اخلاق مین سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اس بات پر کہ مرض رطوبت سے

ہے خواہ یبوست سے نیند کا حال ہے اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا

ہو نہ انیکہ تخیل مین نقصان ہو گیا ہو تو اوسوقت اسکی شناخت کہ مادہ سوداوی ہے یا صفراوی کچھ دشوار نہین اور یہ بھی آسان ہے کہ مادی ہے

یا ساذج یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین اور معالجات بھی وہی ہین جو اوپر کے ابواب مین بیان ہوے لیکن

اسکا علاج قریب جانب مبدا حس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ مین ہو بحسب قواعد مندرجہ صدر

کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہے **فصل آٹھوین مانیا اور داء الکلب کا بیان** مانیا کا ترجمہ زبان عربی مین جنون سبعی سے کیا گیا اور داء الکلب

مانیا کی ایک قسم خاص ہے کہ اوسمین غضب کے ہمراہ لعب اور عبث یعنے کھیلنا اور بے فائدہ ہر کام کرنا بھی ہوتا ہے اسی طرح ایذا دہی ہمراہ مہربانی بھی

ہوتی ہے جیسے کتون کی بھی یہی عادت ہوتی ہے کہ بھونکتے بھی ہین اور کھیلتے بھی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ

ہوتا ہے جو سبب مالیخولیا کا ہے اسلیے کہ یہ دونون مرض سوداوی ہین فرق یہ ہے کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سودا محترق ہوتا ہے جو صفرا سے جلکر

پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہے اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سودا طبعی ہوتا ہے خواہ سودا احتراقی مگر بلغم یا خون شیرین سے جلکر

پیدا ہوا ہو اور کمتر یہ بات ہے کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہو اگرچہ مالیخولیا اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی

کے اوعیہ دماغ مین ہوتا ہے اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر دماغی مین ہوتا ہے اسلیے کہ وصول اس مادہ کا

دماغ تک مثل وصول مادہ قرانیطس کے ہوتا ہے مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہے اور اضطراب شدید نہین ہوتا

اور مانیا مین یہ سب امور کبھی ہوتے ہین اور زیادہ ہیجان اوچھل پھاند اور حرکات بیجا اور خبیث اور درندون کے خصائل اور نگاہ ایسی جو مشابہ آدمیون کی نگاہ
کے نہو بلکہ اونکی نگاہ اور نظر بہت مشابہ درندون کی نظر سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ جنون مین مانیا اور قرانیطس یکسان ہین پھر بھی فرق یہ ہو کہ مانیا
مین حمی نہین ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہین ہو سکتا اور داء الکلب ایک قسم مانیا کی ہو کہ اس قسم مین معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی
اور جسمانی زور اور طاقت کرنا آپسمین اور مساعدت اور زور بازو اور مددگار ہو جانا اور موافقت کرنا اشخاص سے پیدا ہوتا ہو اور اس مرض مین عقل
فاسد اور باطل نہین ہوتی ہو جیسا کہ مانیا مین ہوتا ہو مشابہ یہ مرض دموی ہو کہ اکثر یہ خواص خون کے مادہ کے ہین اور اکثر یہ مرض فصل خریف مین پیدا ہوتا ہو
بوجہ رداءت اخلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف مین بھی عارض ہوتا ہو اور جب ہوا اور تیز ہی چلے اس مرض مین ہیجان بوجہ پیدا ہونے
خشکی کے جو باد شمالی سے پیدا ہوتی ہو زیادہ ہوتا ہو - اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے جاتا رہتا ہو اور اگر بعد اس مرض کے
استسقا پیدا ہو یہ مرض جاتا رہے گا بوجہ پیدا ہونے رطوبت کے خصوصًا اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر کے یہ مرض
پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہو اور قے کے عارض ہونے سے شفا ہو جاتی ہو علامات مانیا کی بالاجمال اور مانیا
کے اصناف اور اقسام کے علامات تفصیلی کا بیان مجملی علامات مانیا کے یہ ہین کہ افعال باطنی مین تغیر پیدا ہو جاے اور افعال حرکت مین بھی
تغیر واقع ہو اور تغیر اوسی طرح کا ہو جو اوپر مذکور ہو چکا جو علامات منذرہ اور مخبر وقوع مانیا کے ہین وہ یہ ہین کہ مثلا کابوس کے ساتھ حرارت
دماغ کی پیدا ہو خواہ دونون قدم خون سے بھر جائین اور سرخ ہو جائین خواہ خون عورت کے پستان مین بستہ ہو جاے کہ یہ دونون باتین
ایسے حرکات پر دلالت کرتے ہین جنسے خون مین فساد پیدا ہوتا ہو اور قدمین کا امتلا خون سے کبھی اسپر دلیل ہوتا ہو کہ قریب ہو کہ فساد خون کا
کسی ایسے عضو مین واقع ہو جسمین حرارت غریزی قوی نہین ہو جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کر سکے بلکہ اوس عضو ضعیف مین خون کا ایک
ایسا فساد ہونے والا ہو جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہونچے گی - اگر پہلے علامت آخر مانیا مین پائی جاے اوسکے زوال کی امید اسطرح کرنی چاہیے جیسے
عروض دوالی سے کرتے ہین اکثر مانیا امراض حادہ مین دلیل بحران پر ہوتا ہو پھر اگر اور دلائل جید ایسے پاے جائین جنکی دلالت جودت بحران پر
ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہون گے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہو جو مانیا سوداے محترقہ سے پیدا ہو
اوسمین جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہو اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہو پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع مین [illegible]
اور متفکر ہو کر بات کرتا ہو پھر جب مکرر سنکر کلام کر چکا چپ ہو گا اور سکوت اوسکا ممکن ہو گا اور سخافت بدن کی اس قسم مین زیادہ ہوتی ہو اور
رنگ سیاہی مائل اور خواب برے برے اور کبھی کھٹی تو بھی ہوتی ہو کہ زمین مین جوش آجاے - جو مانیا سوداے صفراوی سے ہوتا ہو اوسمین انتقال
بطرف شر اور برائی کے جھٹ پٹ ہوتی ہین اور اوس شر سے ٹھہر جانا بھی بہت جلد ہو سکتا ہو اور شر اور کینہ کی بات اسکو اسقدر یاد نہین
رہتی جیسے اوس مریض کو یاد رہتی ہو جسے سوداے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہوا اور سکون اسے کم ہوتا ہو اور حرکت زیادہ اور دل تنگی اور
اضطراب بھی زیادہ ہوتا ہو معالجات اگر امتلاے اخلاط معلوم ہو فصد فورًا لینی چاہیے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدن مین
بذریعہ رنگ وغیرہ کے اوسوقت طبیخ افتیمون کی خواہ طبیخ ہلیلہ اگر صفرا سے سودا محترق ہوا ہو اور اگر سوداے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت
استفراغ کی بذریعہ افتیمون ساذج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور حجر لاجورد کے ہوتی ہو اسکے بعد طرف تنقیہ خاص سر کے توجہ کرین
اگر دماغ مین امتلاے خون ہو یا سودا کا ہو اوس رگ کی فصد کرین جو زیر زبان ہو اور ہمیشہ تنقیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیے
ایارج فیقرا اسطوخودوس ملا ایک جز سقمونیا نصف جز ہلیلہ ایک جز مجموع ادویہ سے بڑی گولی بناکر بعد استفراغ کی تنقیہ

فصد اور استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شبو نہیں بوزن دو درہم کے دینا چاہیے یعنے کبھی کھلائیں اور پھر ناغہ کریں اور کبھی
کھلائیں اور دو دو روز اور تعیین نکریں ایک یہ حب بھی بہت نافع ہے - افتیمون بسفائج ہر ایک پنجدرم حجر ارمنی ایک درم نمک ہندی شحم حنظل ایک درم
ہلیلہ آملہ حاشا خربق سیاہ ہر ایک تین درم تربد بنفشہ درم سکنجبین عسلی ہلیلہ کابلی ایک درم اسطوخودوس دس درم معجون بنا کر استعمال کریں غرغرہ
میں یہ ادویہ استعمال کریں سکنجبین اور سقمونیا ملا کر غرغرہ کریں حب شبیار کی افراط استعمال میں نکریں بلکہ اوسکا استعمال اوسی وقت تک
کرنا درست ہے جب تک خفت ظاہر نہو پھر اگر کسی طرح کا سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جاے ترک کر دینا چاہیے اور بعد استفراغ کے
توجہ تبرید اور ترطیب پر بذریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہے کہ ایک دن میں پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہے اور سر پر
طبیخ کلے پایے کا طلا کرنا چاہیے اور دودھ دوہنا بھی ضرور ہے اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہے - مگر ترطیب میں اہتمام بہ نسبت تبرید کے زیادہ
کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا جسمیں ترطیب شدید ہو سوائے ادویہ باردہ کے اور مزاج کی دستیاب نہو لاچار اونھیں ادویہ میں بابونہ شریک
کر کے استعمال کرینگے - اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنے کی غرض سے دیاقوزا کا استعمال کرنا پڑتا ہے اسکی پوست کے دفع کے غرض سے آب انار
شیریں بالغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آلوے بخارا الغرض تلئین طبیعت کے بدرقہ کریں خواہ آب جو پلائیں اور نطول خشخاش کو جوش
کرنیکے واسطے تنویم کے تجویز کریں لیکن بہتر یہ ہے کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کر دیں اور سر پر دودھ دوہیں اور روغن بھی اس باب میں
زیادہ نافع ہیں - اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کریں کہ نیند پیدا ہو جاے اور وہ تدبیر ایسے روغن سے جو سبات
پیدا کرتے ہیں خواہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کریں خصوصاً روغن کاہو کہ سبات کو پیدا کرتا ہے - اشربہ یعنے پلانے کی چیزیں ایسی ہوں جنسے
فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائمقام سکنجبین کے ہے خواہ اوسمیں تلطیف اور تخفیف اور تقطیع ہے اونکا پلانا مضر ہے
- اور جب طبیعت میں قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہے تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑھ جائیں بوجہ گرانی شکم کے پانی جو ان لوگونکو
پلایا جاے اوسمیں بیخ رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیخ کرفس البیضا جسے فاشرا بھی کہتے ہیں جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہے اور بمقدار
شربت اس پانی کی ۴ ماشہ ہے - اگر نظر بد لو خواہ بد فعالفگی یا اور کسی وجہ کے نہ میں اونکے کھانے میں یہ جوشاندہ باخفا ڈال دینا چاہیے
مریض کے پاس اور اوسکی صحبت میں وہ لوگ بیٹھیں جنسے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جنکی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دونوں
ران اور پنڈلیاں ہر وقت بندھی رہیں تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کریں - اگر خوف اس بات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ
کا پہونچاسکے گا زیادہ استوار رسی سے بندش کیجاے اور کسی قفس خواہ کٹہرے وغیرہ میں بند کر سکا اونچی جگہہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا
جھولا ہوتا ہے اور غذا انکی مرطب بالفعل ہر حال میں تجویز کیجاے مگر مزاج بھی اوسکا مرطوب ہونا ضرور ہے - بالفعل یہ بھی ضرور ہے
کہ وہ غذا ایسی ہو جس سے استحالہ جلد ہو جیسے نشاستہ اسواسطے کہ ایسی غذا انکو بہت مضر ہے اور جس چیز سے ادرار بول بکثرت ہو وہ بھی
انھیں نہ دی جاے کہ ضرر پہونچے گا - اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کہ جو مالیخولیا میں کرنے چاہییں انھیں درکار ہیں اور مالیخولیا کے باب
میں اونکی تفصیل بخوبی مذکور ہوگی - اور جب مرض کا زمانہ انحطاط ہو چکے پھر اوسوقت اگر تھوڑی سی شراب جسمیں بہت سا پانی ملا ہو
دی جاے کچھ مضر نہیں ہے کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہوگی - اور جتنی چیزیں گرم اور مسخن ہیں اونسے احتیاط ہر وقت واجب ہے

فصل نوین مالیخولیا کے بیان میں مالیخولیا اوس مرض کو کہتے ہیں جسمیں گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نرہے اور فساد ظن
اور فساد فکر اور خوف اور رنج قائم پیدا ہو اور منشا اس ابتری اور بغرانی کا ایک مزاج یا اخلاط سوداوی جس سے روح دماغی

تو وحشت پیدا ہو کہ اندر دماغ کے یہ خلط ہو کر خوف پیدا کرے جسطرح ظلمت خارجی سے وحشت گھٹتا ہے اور خوف پیدا ہوتا ہے اور پھر چونکہ مزاج خلط سودا کا
بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہے جو حار رطب ہے بایں لحاظ روح میں بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہے جیسے شراب خواہ اور کسی شے کا
مزاج گرم اور تر مناسب مزاج روح کے ہے اوس سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہے پھر اگر مالیخولیا میں دل تنگی اور اوچھل پھاند بھی ہو اور شرارت
اور ایذا دہی بھی پیدا ہو اوسے مانیا کہتے ہیں مالیخولیا اوسی مرض کو کہتے ہیں جسکا حدوث سودا سے غیر محترق سے ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص کر
دماغ میں ہے یا دماغ سے خارج ہے اگر دماغ میں ہو وہ کبھی یا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی جوہر کو
ہر اوسمیں نفوذ کرکے تاریکی اور گرانباری پیدا کرے خواہ مادہ باردیابس دماغ میں پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق میں اور مقامات سے آتا ہے
اور جب ان رگوں میں پہنچے مستحیل بسوداویت ہو جاسے بوجہ احتراق کے اون رگوں میں خواہ نکلکر دماغ میں جانے سکے چنانچہ اکثر ایسا
ہی واقع ہوتا ہے خواہ مادہ جرم دماغ میں سما گیا ہے خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالفہ کی وجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہو اور براہ جوہر مادہ کبھی
دماغ کو ایذا پہونچتی ہو کہ اسکا انصباب یعنے ریزش بطون دماغ میں ہوتی ہو اور یہ بات اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہے پھر جو مالیخولیا
کہ اوسکا سبب خارج دماغ سے ہے اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کی طرف مرتفع ہوتا ہے خلط ہو خواہ بخار مظلم بہرحال یا تمام بدن
پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہے اوس جہت سے دماغ کی طرف بھی نکایت پہونچتی ہے خواہ طحال میں احتباس سودا کا ہوا ہے اور طحال اوسکے
تنقیہ اور اخراج سے عاجز ہے یعنے خون سے اوسکا جذب بخوبی نہیں کر سکتی یا اینکہ طحال میں ورم پیدا ہوا ہے خواہ ورم نہیں ہے مگر کوئی اور آفت
پیدا ہوئی ہے یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جسکے بخارات خواہ سوداء موذی دماغ کے ہوں پردہ مراق ہے
کہ اوسکے فضول غذائی متراکم اور رقوبتو ہو کر جو اخلاط اس غذا سے پیدا ہوں سوختہ ہو جائیں اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہو جائیں
اور اسی وجہ سے مراق میں ورم پیدا ہو جائے خواہ ورم پیدا نہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اوٹھکر دماغ تک پہونچتا ہو اور اس قسم کو
نفخہ مراقیہ اور مالیخولیائے نافخ اور مالیخولیائے مراقی کہتے ہیں اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم ابواب کبد کے پیدا ہوتی ہے کہ اوسوقت خون مراق کا
سوختہ ہو جاتا ہے اور مستحیل بسوداویت ہو جاتا ہے اور اسی کو جالینوس مالیخولیائے مراقی کا سبب قرار دیتا ہے اور روفس حکیم اس قسم کا سبب شدت
حرارت جگر اور شدت حرارت امعا کی تجویز کرتا ہے اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا معدہ قرار دیتے ہیں جو ماساریقا تمام کی رگوں میں
پڑتے ہیں اس جہت سے غذا سے ان لوگوں کے عروق میں نفوذ نہیں کرتی پس غذا میں فساد مذکور پیدا ہوتا ہے جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ یہ
قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ طعام انکے امعا میں دیر تک ٹھہرا رہتا ہے اور ہضم ہوتا ہے اور اکثر کسی طرح کا تغیر طعام میں
پیدا نہیں ہوتا ہے پس یہ ورم گرم نہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قی صفراوی اور جملہ لوازم اور امارات جو اشکے ہیں اس ورم کے ہمراہ نہیں ہے
کبھی سبب ابتدا اس مرض کا خارج دماغ میں اور مبدا ابتدا اس مرض کا اندر دماغ کے ہوتا ہے جیسے اگر معدہ میں ورم گرم ہو اوسکے بخارات
رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہیں اسی طرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہیں کہ اونسے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے
پھر مالیخولیا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ سے پیدا ہوا اوسکا سبب سوء مزاج سودا سے قلب کا ہوتا ہے یا دی ہے خواہ بلا مادہ کہ اوسکا
سوء مزاج قلب کی دماغ بھی شرکت کرتا ہے بایں وجہ کہ روح نفسانی متصل روح حیوانی کے ہے اور روح نفسانی کے جوہر سے اسکا جوہر
پیدا ہوتا ہے اور چونکہ بوجہ سوء مزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہو جاتی ہے پس روح حیوانی میں بھی فساد پیدا ہوتا ہے اور اس روح کا
مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہو جاتا ہے کبھی اور سبب بجز برودت

قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ مین رطوبت ہو اوس سے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت زائدہ قلب کی مولد سودا کی قلب مین ہوتی ہے
اور دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سودا کا بخوبی ہوگا جن لوگونکی زبان سے حرف را مہملہ لام ہوکر ادا ہو خواہ سین کو ثا مثلثہ یا کاف کو جیم
بولین اور انھین کو لثغ بھی کہتے ہین ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہین اور جن کی زبان اکثر خشک رہتی
خواہ آنکھ مین شدت حمرت بوجہ سرخی چہرہ کے ہو اور گندم گون لوگ جنکے بالون کی کثرت ہو خصوصًا جنکے بال سینہ پر زیادہ ہون اور جنکے بالونمین سیاہی بوجہ گندہ
ہونیکے زیادہ ہو اور جنکی رگین چوڑی ہون اور ہونٹھ موٹے ہون اسلیے کہ بعض انمین سے ایسے ہین جنکے قلب مین حرارت بڑھی ہوئی ہے اور بعض ایسے ہین کہ اونکے
دماغمین رطوبت زیادہ ہے جیسا کہ جلد اول فن کلیات مین بیان ہوا۔ اور اکثر ظاہر مین یہ لوگ بلغمی معلوم ہوتے ہین۔ مالیخولیا کا مرض مردونمین اکثر ہوتا ہے
اور عورات مین کمتر اور بدتر۔ اور سن کہولت اور شیخوخت مین اسکی کثرت ہوتی ہے۔ اور جاڑونمین کمی اور گرمی اور صیف مین زیادتی اور ربیع مین
بھی ہیجان اسکا زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ ربیع مین ثوران اخلاط کا اسطرح ہوتا ہے کہ سودا کو خون سے یہ فصل ملا دیتی ہے۔ کبھی ہیجان اس مرض کا
بانوبار ہوتا ہے کہ ہر وقت دورے کے سودا مین ہیجان اور ثوران خواہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اوسپر کیفیت
اس مرض کی ہر وقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فورًا طاری ہوجاتی ہے خواہ اگر سیلان اور روانی خون معتاد مین احتباس
پیدا ہو یا تی سوداوی جسکا خروج ہو رک جاے خواہ اور امور از قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہون جب بھی اس مرض کے آثار اوسپر ظاہر
ہو جاتے ہین **علامات** ابتداے مالیخولیا مین گمان ردی اور خوف بلا سبب پیدا ہوتا ہے اور غصہ بہت جلد آجاتا ہے اور تنہا خلوت مین بیٹھنے
کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصًا مالیخولیاے مراقی مین۔ پھر جب مرض مستحکم ہوگیا
ڈرنا اور بدگمانی اور غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریح کے اور طرح طرح کے
خوف ہونے والی چیز سے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر خوف ایسے امور کا ہوتا ہے کہ عادت انسان کی اونسے ڈرنے پر جاری نہو اور یہ اقسام خوف
کے معین نہین ہین و للجنون فنون انھین معنون پر کہا گیا ہے بعض کو خوف ہوتا ہے ایسا نہو کہ ہمپر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتے ہین
کہ ہمکو زمین نگل جاے بعضون کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہے اور بعض کو خوف کسی جن کا ہوتا ہے بعض مبتلاے مالیخولیا کو چورونکا خوف غالب
ہوتا ہے۔ اور بعض ایسا خیال کرکے ڈرتے ہین ایسا نہو کوئی درندہ اونپر جھپٹے اور اذیت دے۔ کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے مین
تاثیر ہوتی ہے۔ پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہین کہ ظاہر مین وہ موجود نہین اور اونکے سامنے موجود ہین۔ کبھی اپنے کو بادشاہ تصور
کرتے ہین اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہین خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہین خواہ طیور کے اقسام مین
اپنے کو داخل سمجھتے ہین خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ بنائی ہوئی کل اپنے کو جانتے ہین۔ پھر انھین مین سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی
ہے خصوصًا جسے مالیخولیاے دموی عارض ہو اسلیے کہ اوسکے خیال مین اکثر وہی امور جاگزین ہوتے ہین جنسے لذت حاصل ہو اور سرور
پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض مرضا رویا کرتے ہین خصوصًا جنکا مادہ محض سوداوی ہے اور بعض مرضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور
بعض کو موت کی دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ جو مالیخولیا خاص اوسکا سبب دماغ مین ہو اوسکی علامت افراط فکر اور دوام سکوت اور ہمیشہ ایک
ہی شی کی طرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کی طرف نظر جمانا اور چہرہ کا رنگ سو نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اسپر دلالت کرتا ہے اور سر کے بالونکا
سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا اور دھوپ سے بھاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے حادث
ہونا اور جو علامات مالیخولیاے شرکی کے آیندہ ہم لکھینگے پس ان مین کسی علامت کا موجود نہونا اور اگر علاج کرین اور تنقیہ بھی کیا جاے

[illegible] کا ظاہر ہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہیں کہ مادہ خاص دماغ میں ہے - اگر تمام بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا ہو اسکی
علامت یہ ہے کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل میں بے آب و تاب ہوتا ہے اور جو فضول [illegible] اور طحال سے نکلتے ہیں
انکا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور ادرار اور رحم کے دفع ہوتے ہوں وہ بھی رک جائیں اور کثرت احتباس حیض کی اور بدن پہ بالوں کا زیادہ ہونا
اور بہت سیاہی بالوں کی اور پہلے اس مرض سے استعمال بری غذاؤں کا جنسے تولد سودا ہوتا ہے جنکا بیان کتاب دوم میں ہو چکا جن امراض عام
کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہے جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مختلطہ کا پہلے بدن میں ہونا یہ سب علامات اسکے ہیں کہ مالیخولیا تمام بدن کی شرکت سے ہے
[illegible] کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہوا اسکی علامت یہ ہے کہ اشتہا بڑھ جاسے گی اسلیے کہ سودا اکا انصباب اور گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا اور ہضم
میں کمی بوجہ برودت مزاج کے اور بائیں طرف قراقر زیادہ ہوگا اور ورم طحال پھول جائے گا اور یہ باتیں ضرور ہوتی ہے اور عشق شدید
پیدا ہوتا ہے بوجہ نفخہ طحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ حمی ربع بھی ہوتی ہے - اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہے اور کبھی بوجہ لذع سودا کے
پیدا ہوتا ہے - اگر معدہ کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہوا اسکی علامات وہی ہیں جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ میں مذکور ہونگے اور
اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بدہضمی اور امتلاے معدہ کے ہوتی ہے اور بروقت ہاضم کے بھی مرض میں زیادتی ہوتی ہے اور اکثر ہیجان
مرض کا کھانا کھانے کے بعد سے تا وقت ہضم کے رہتا ہے خواہ بھوک جب تک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہے گی اور بعد ہضم جید کے سکون ہو جاتا ہے
گرو ورم گرم ہو التہاب اور سوزش مراق کی اور سیر قلیل ہوگی اور قے صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہوگی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے
مرض میں ضرور مبتلا ہوتا ہے مالیخولیاے مراقی کی شناخت یہ ہے کہ مراق میں گرانی پیدا ہو اور مراق اوپر کی طرف کھنچا کرے اور ڈکاریں آیا
کرے اور خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منہ سے تر نکلا کرے اور کبھی قے ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہو جائیں اور قرقرہ
اور خروج ریح کا اور تلہب یعنے تنور بدن خواہ سینہ بھڑکا کرے معدہ میں خواہ درمیان دونوں شانوں کے درد پیدا ہو خصوصًا بعد
طعام کے اور قبل ہضم کامل کے - کبھی قے میں بلغم ترش صفراوی بھی برآمد ہوتا ہے اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کند ہو جائیں - اور مریض کو
یہ اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹے کے بعد عارض ہوتے ہیں اور اسکا براز بلغمی ہوتا ہے - اور جسقدر قوت ہضم اسکی درست رہے
مرض میں خفت رہتی ہے - اور جتنا فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہو جاتی ہے کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہے اور کبھی
ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہے اور مراق میں اختلاج بھی ہوتا ہے مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہے - ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ
جس سودا کی وجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہے فرح اور ضحک ہوگا اور اوس پر غم شدید طاری نہوگا اور اگر سودا بلغمی ہو
کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہو اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سودا صرف ہو
اوسمیں فکر زیادہ ہوگی اور عداوت کم ہوگی مگر جسوقت حرکت کرے اور قوت دل تنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہوگی معالجات
اس مرض کے علاج میں بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اسقدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہو جائے اسواسطے کہ ابتدا میں اسکا علاج آسان ہوتا ہے
اور بعد استحکام کے بہ صعوبت اور دشواری زیادہ ہو جاتی ہے اور بہرحال جسوقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب
اور عیش کی تدبیر لازم ہے اور غذا عمدہ جسکا کیموس جید بنے اور معتدل حرارت اور برودت میں اور مرطب زیادہ ہوں اور بدن کے
فربہ کرنے کی تدبیر غذا سے مناسب ہے چلی جائے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرنا چاہیے - اور مکان مریض
کے ہوا کی ترطیب کریں اور بچھونے پھولوں کے بچھائیں خلاصہ یہ ہے کہ خوشبو سونگھانے کا ہر وقت التزام کریں پھولوں کی خوشبو

خواہ شوربہ روغن اور سر پر مریض کے آب نیم گرم جسمین حرارت زیادہ نہو ڈالین اور جب حمام سے برآمد ہو اور پیاس کی شکایت کرے اوسوقت تھوڑا
پانی پلانا کچھ برا نہین ہی اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کرتے رہین اور ان تدابیر سے جو فن کلیات مین بیان ہوا ہی اور ترطیب مزاج پیدا کرنے
کی طرف بہ نسبت تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینا نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے غذا مین اوسکو باقلا اور گوشت
بریان اور مسور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز لگاؤ نہونے پاوے اور شراب تازہ بھی ممنوع ہی اور جو چیزین نمکین خواہ نمک شور اور تیز
تند ہو اور جو خشکی زیادہ کرتی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیزونکا استعمال کرنا چاہیے جب اونکے سولانے کا ارادہ ہو سر پر نطول آب خشخاش اور بابونہ
اور اقحوان کا کرین اسلیے کہ نیند سے بہتر اونکا کوئی علاج نہین اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہی اوسکی اصلاح نیند سے ہوجاتی
ہی - اگر مالیخولیا سوء مزاج سادہ سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوء مزاج برودت اور یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کرین - خواہ مفرحات
سے خواہ دواء المسک اور تریاق اور مثرودیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اونہی تدبیرونسے کرین جو فصل رعونت مین اسی مقالہ کے مذکور
ہو چکی ہی تیسری قسم مالیخولیا کی وہ ہی جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہو اوسکا علاج ایسا آسان ہوتا ہی کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہوجاتا ہی - لیکن اگر
مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ مین جاگرفتہ ہی اوسکے علاج مین مدار کار تین باتون پر ہی اول استفراغ مادہ کا اور کبھی
حقنہ کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قے کے استفراغ کراتے ہین البتہ جسکا معدہ ضعیف ہو اوسے قی کرانی جائز نہین ہی خصوصًا اس مرض مین قطعًا
ناجائز ہی بلکہ مالیخولیائے مراقی مین بھی بشرط ضعف معدہ قی کرانی درست نہین ہی - دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جاے نطولات
خواہ ادہان وغیرہ سے جو گرم ہون اور اونمین بابونہ اور شبت اور اکلیل الملک اور اصل السوس آسمان گونی شریک کرین تاکہ خلا مین غلاظت پیدا
نہو جاے کہ محض تحلیل سادہ سے جسمین تلیین نہو تغلیظ پیدا ہوتی ہی اور یہی تغلیظ بوجہ ایسی ترطیب کے نکرین جسمین تحلیل نہو بلکہ جسطرح ترطیب پیدا کرتی
ہی تحلیل بھی پیدا ہو جاے اگر سودا مین حرارت ہو تو شیرہ ارمنی اور ورق نیلوفر اور بنفشہ بھی شریک کرسکتے ہین بارعایت ترطیب اور کچھ برا نہین ہی
اور نہ کچھ خطرہ ہی اور یہ غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے سمک رضراضی اور سکباج سریع الہضم گوشت جو کتاب دوم مین مذکور ہو چکے اور بعض
اوقات شراب سپید جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ ایسی شراب کہنہ قوی کا استعمال کرین تیسری تدبیر تقویت قلب کی اگر مزاج مین قلب کے
برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہی اور اگر اوسکے مائل بحرارت مزاج قلب کا ہو مفرحات معتدل اور اگر حرارت قلب کی شدید
ہو مفرحات باردہ جنکی برودت بافراط نہو اور ان امور کی یعنے کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی چاہیے
اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جدا جدا بیان کرتے ہین - استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہی کہ اگر رگون مین امتلا کسی قسم کا محسوس ہو اور سودا
دموی ہو اکحل کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال مین مناسب ہی ہان اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اوسوقت ترک
کرنا ممکن ہی خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد کم ہی اور فقط دماغ مین مادہ ہی اور خشکی مزاج پر غالب ہی - پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق
برآمد ہو فقط اسی وجہ سے فصد کو بند نہ کرین اسلیے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی نکلتا ہی اوسکے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہی اور اسی واسطے چوڑی فصد
کھولنی مناسب ہی تاکہ رقیق شگاف کر بشرط باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہوجائیگا اور شر اور فساد بڑھ جاے گا - یہ بھی نظر کرین کہ سر کے کونسی
طرف زیادہ گرانی ہی جدھر بوجھ زیادہ معلوم ہو اوسی طرف کی باسلیق کھولدینی چاہیے اور کبھی حاجت دونون باسلیق کے کھولنے کی ہوتی ہی اگر باسلیق کی
فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہی - کہتے ہین کہ پیشانی کی رگون کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہی - اگر علامات تمام بدن مین عام ہون اور باعتبار غلط
درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے ہو اوسکا استفراغ ان حبوب سے جو افتیمون اور صبر اور خربق سے طیار ہون کرنا چاہیے

در اثنا میں انضاج خلط کا کر کے شروع استفراغ ادویہ خفیفہ سے جسمین افتیمون اور شحم حنظل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے اور اسکے بعد افتیمون اور نجاح ایقون پھر جب اس استفراغ سے بھی بر آمد کار نہو ایارجات کبار پھر اسکے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کریں مگر خوف اور احتیاط سے اور پھر لاجورد اور پتھر ارمنی اور ان دونون سے گولی بنا کر بے خوف استعمال کر سکتے ہین اکثر استعمال ان ادویہ کا ماء الجبن میں بسبیل مداومت مفید ہوتا ہو بشرطیکہ مقدار دوا مستعمل کی کم ہو پھر جب ان تدابیر سے بھی فائدہ مترتب نہو اور سر نو استفراغ بترتیب مذکور شروع کریں اور ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف حبوب جو عمل اسہال میں درمیانی قوت پر ہون اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل افتیمونی کا بھی استعمال چلا جائے اطریفل ہمراہ افتیمون کے بانیطور خاص ان بیمارون کے علاج مین مجرب ہو نسخہ اطریفل ۳ درم افتیمون یا ایارج لوغاذیا ۳ درم - اور ہر مہینے میں ایک مرتبہ ایارجات کبار اور حبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تاانکہ مرض کا زوال ہو جائے قی کا بھی استعمال خصوصًا اگر معدہ مین کوئی شئے ایسی معلوم ہو جس سے مرض مین زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہو واجب ہو کہ قی ایسے پانی پلا کر کرائی جائے جسمین مویز منقیٰ اور کنکر زد (جو ایک قسم کی مٹی مثل گیرو) اور تخم ترب جوش دیا ہو عصارہ ترب جسمین خربق ڈالدیا ہو اور رکھ چھوڑا ہو اور سکنجبین میں پڑا رہے تا کہ قوت خربق کی اوسمین آجائے ہمراہ سکنجبین کے پلا کر قی کرائین خواہ وہی مولی جسمین خربق چبھو کر رکھی ہو بعد اخراج خربق کے سکنجبین مین بھگو کے کھلائین اور قی کرائین - اور چاہیے کہ مقدار عصارہ کی ایک استار یعنے بوزن ۴ ماشہ ہو اور سکنجبین تین استار یعنے ۱۲ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت مریض کے حسب تجویز طبیب ہے لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال جائز نہیں ہو - جب قی سے خواہ مقیہ سے فراغ ہو جائے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور ہو چکے ہین اونمین کا استعمال کرین یا اطریفل افتیمونی جو مذکور ہوا ہو اس مرض کے علاج مین مجرب ہو جب مرض پرانا ہو جائے بذریعہ خربق کے قی کرانی چاہیے اور چاہیے غذائی چیزین اور بخور سے جو معروف اور مشہور ہین اور قرابادین مین مذکور بھی ہونگے اونمین استعمال کرین اور شمومات خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائین خوشبو اور عود کا سونگھنا لازم ہو - پھر اگر مادہ مائل بصفرا ہو تو طبیخ افتیمون اور حب اصطمخیقون معتدل استعمال کرین اور کبھی استفراغ صفراے محترقہ کا ایسی دوا سے کیا جاتا ہو جو اوسکے استفراغ خاص مین بیان کیا گیا ہو - ترطیب مین زیادتی کرنی چاہیے اور تسخین مین کمی - علاوہ یہ ہو کہ اگر استعمال نطولات کا کیا ہو یا بونہ خواہ جو دوا قوت مین بابونہ کے ہو اوسکی آمیزش نطولات مین جائز نہین ہو اور فقط مبردات کا استعمال بہتر جانا نہیں ہو - بعض قدما اطبا نے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہو کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصًا خل عنصل پلایا کرین - مگر مجھے اس مرض مین سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہو ہان اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ مرض صفراے محترقہ سے پیدا ہوا ہو اور صفراے حار سے عارض ہوا ہو کہ اوس وقت سرکہ سے بہتر اس مرض کے واسطے کوئی شئے نہین ہو خصوصًا خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو اسی طرح بعض قدماے اطبا نے ایسے مقام پر تعریف اس دوا کی کی ہو کہ ہر روز صبر تھوڑا سا استعمال کرے خواہ جس پانی مین تین اوقیہ انتین یعنے بوزن ۸ تولہ ۲ ماشہ ۵ سرخ اور درم قیراط عصارہ افسنتین جوش دیا ہو اوسمین سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے - جس سرکہ مین جعدہ یعنے پسیاوشان اور زرا وند و اخل ہو وہ بھی اس مرض مین بشرطیکہ صفراوی ہو مفید ہو - اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال مین ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہو - واجب ہو کہ اوسکے مشام کو خوشبو کرنے کی ترکیب ایسی چیزون سے کرین جسمین کافور اور مشک اور تمام روائح باردہ مع روغن بنفشہ کے پڑین - اور خشکی کی بو پر بوست کا فور اور مشک کی غالب نہو بلکہ رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ اور خوشبودار چیزین مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سرد ہین اونکی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہو کہ خشک چیز کی خشکی خلط سوداء کے منافی ہو اسکا

دسے نکال ڈالنا چاہیے خصوصاً جب سوء ہضم میں ترشی کا ذائقہ پیدا ہو کر الٹیوں تک نوبت پہونچ گئی ہو تو انکو قے کرانے پر آمادہ کریں اور جسطرح ہو سکے قے کرادیں
اور جب تک طعام فاسد بذریعہ قے کے دفع نہو جائے طعام جدید نہ دینا چاہیے - اور جو اشیاء مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے - اور ہمیشہ طعام
فاسد پر غذا سے انکو بچانا ضروری ہے - اور جب مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل میں مصروف رہے اور اسکی صحبت میں ایسے لوگ جنکا دباؤ اور لحاظ کچھ
مریض پر ہو موجود رہیں خواہ جن لوگوں کی محبت سے اسکی طبیعت خوش ہووے اور اسکو خوش رکھیں - اور شراب سپید جس میں تھوڑا سا پانی ملا ہو
بقدر معتدل پلائی جاوے - اور خوش آواز گانا بھی سنایا جاوے اور کسی وقت تخلیہ اور فراغ نہ کرنے پاوین اسلیے کہ تنہائی سے زیادہ مضر انکو کوئی چیز
نہیں ہے اکثر یہ لوگ غمناک ہو جاتے ہیں اور ایسی چیزوں سے رنجیدہ ہوتے ہیں انکو اقسام عوارض اور سوانح پیش ہوتے ہیں - اور کسی بات کا
خوف انہیں پیدا ہوتا ہے اور اسی طرف مشغول ہو کر فکر اور تشویش ہو جاتا ہے اور انکو شفا حاصل ہو جاتی ہے - اسلیے کہ فقط فکر اور سوچ
سے انکا الگ ہو جانا اور کسی قدر فکر کا برطرف ہو جانا یہی علاج کامل اونکا ہے - اور اصل یہی علاج ہے کہ اونکی فکر کسی طرح زائل ہو جائے کسی حیلہ سے
کیونکہ بہتر جسم گھٹتا ہے اسی وجہ سے بعض لوگ جو ہوتے ہیں وعدے کے میں اکثر مجانین خصوصاً انسان کو اچھا کر دیتے
ہیں سبب یہی ہے کہ اونکی فکر اور تشویش پر انکو ان تدبیرات کے جو تعلق امور نفسانی سے رکھتے ہیں اور مسمریزم کا فن اور اسکے
بیان کا خوب عادی ہے - غالب ہو جاتے ہیں اور اونکی قوت متفکرہ الا اکثر قوتین مطیع عامل کی ہو جاتی ہیں پس مرض مالیخولیا کا فقط اسی تدبیر سے
دفع ہو جاتا ہے اور کامل علاج مالیخولیا کا بقول شیخ یہی ہے کہ اونکی فکر کی تدبیر کیجاوے گو طبیب وغیرہ بھی بذریعہ دواؤں کے ہوتی رہے - لیکن جس قدر
فائدہ ایسی تدبیرات سے نمایاں ہوگا دوا سے اتنا نہوگا چنانچہ آجکل کے حکماء یورپ خصوصاً فرانس کے وہ حکیم جو اس عمل کو بخوبی جانتے ہیں
کس عمدگی سے علاج مالیخولیا کا کرتے ہیں اور راقم خاکسار بھی کسی قدر تجربہ کر چکا ہے اور مفید پایا ہے اور ہوتا ہے **ملتن** اگر بسبب بند ہونے
کسی ادرار کے مثلاً حیض خواہ خون بواسیر وغیرہ کے مرض مالیخولیا کا پیدا ہوا ہو اوسکے جاری کرانے اور کھولنے کی تدبیر پہلے کرنی چاہیے
ہے - پھر اگر قوت اشتہا ساقط ہو جاوے خواہ اوس شے محتبس کے کھولنے سے یا خود بخود مرض نہایت ردی ہے اور خشکی کا غلبہ زیادہ ہوگا یعنے
ایسے مزاج پر خشکی غالب ہوگی - اور اگر بدن میں کسی طرح کے قروح باوجود حدوث مالیخولیا کے بشرط سقوط قوت کے پیدا ہوں - موت قریب ہے
جس شخص کے بدن میں خلط سوداوی متحرک ہے وہ شخص علاج پذیر باسانی ہوتا ہے اور جس شخص کے بدن میں خلط سوداوی ہے وہی مریض مالیخولیا کا ہے
جسکی قے خواہ براز سے اخراج خلط سوداوی ہوا کرے خواہ بدل میں اور بعلہ کے رنگ میں خواہ بہق اور کلف اور قروح اور خارش اور
دوالی اور داء الفیل اور سیلان مقعد وغیرہ میں خلط سودا نکلتی رہے کہ ان سب صورتوں میں دریافت ہوتا ہے کہ وہ مریض خواہ اوسکی طبیعت
قابلیت تمیز سوداء کی خون سے رکھتی ہے - اور انہیں سے کسی خروج کا پایا جانا علامت خوبی کی ہے - اگر کسی مریض کو انہیں سے بعد اسہال کے
خواہ بعد کسی قسم کے استفراغ کی تشنج عارض ہو اونہیں یبوست کا عارض ہونا زیادہ اولی ہے بہ نسبت اور بیماروں کے جو مبتلائے تشنج
بعد استفراغ کے ہوں - ایسے لوگ جنمیں تشنج پیدا ہوتا ہے نیم گرم پانی میں بٹھائے جائیں اور روغنی جلاب میں بھگو کر انہیں کھلانی چاہیے
اوس جلاب میں تھوڑی سی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب میں پانی ملا کر بعد اوس روٹی کے پلانی چاہیے بعد اسکے نیند اونپر طاری کی
جاوے اور جب سو چکیں حمام کرا کے فوراً غذا دینی چاہیے **فصل دسوین قطرب کے بیان میں** قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہے
- اور اکثر یہ مرض ماہ شباط میں جو خریف کا مہینہ ہے پیدا ہوتا ہے - اور آدمی کا حال اس مرض میں یہ ہے پہونچتا ہے کہ زندہ آدمیوں کی
صورت دیکھ کر بھاگتا پھرتا ہے اور مردہ آدمی کو خواہ قبروں کو دوست رکھتا ہے - اور جس شخص کو یکبارگی جھپٹ کر گرفت کر لیتا ہے

اون سے برے طور سے پیش آنے کا قصد کرتا ہے۔ اور رات کو اکثر باہر نکلتا ہے اور دن کو چھپا ہوا اپنا کبھی چھپا رہتا ہے اور یہ سب حرکات اوسکی اسی غرض سے
ہوتے ہین کہ تنہائی پسند ہوتی ہے اور آدمیون سے اور اونکی صحبت سے دور رہنا مرغوب ہے اور باوجود یکہ رات کو نکلتا ہے کبھی ایک ساعت خاص مقام پر
نہین ٹھہرتا ہے بلکہ ہر وقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہے اور چلنا بھی ایک طرز خاص اور خاص کسی طرف نہین کبھی ادھر کبھی ادھر اور اوسے خبر نہین
ہوتی کہ مین کدھر جاتا ہون اور منشا اس مشی اور تردد کا آدمیون سے خوف کرنا ہوتا ہے اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بیخبر ہوتے ہین
کہ آدمیون سے خوف کرنے کی بھی اونکو خبر نہین ہوتی اور اسقدر شعور اونمین باقی نہین ہوتا ہے کہ جو کچھ مشاہدہ کرین اور دیکھین اوسے پہچان
لین خواہ معلوم کرلین باوجود اس غفلت اور بیجا اسی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیون کے اور ہمیشہ
متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہے اور پنڈلیون پر ان بیمارون کے ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین جو مندمل نہین ہوتے
اور مندمل نہونیکا سبب وہی مادہ فاسد اونکے ہوتے ہین اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہے اسوجہ سے جو زخم پڑتے ہین مندمل نہین ہونے پاتے
اور سودا وسودا وہی ہر وقت بطرف پاؤن کے اوترا کرتے ہین خصوصًا چونکہ وہ بیخبر چلتا ہے ہر وقت ٹھوکر کھاکر گرتا ہے اور اوسکے قدم کو
لغزش ہوا کرتی ہے اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑجاتے ہین۔ خواہ اوسکی یہ دیوانی صورت دیکھ کر کتے بھونکتے ہین اور کاٹ کھاتے ہین
اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہین اور انصباب مادہ کا بطرف ساقین کے اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اور دوا از قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہین
کیجاتی ہے یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہے۔ آنکھین اس مریض کی خشک رہتی ہین کہ اونمین آنسو نام کو نہین ہوتے اور باوجود خشکی کے
ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہے اور اندر کی طرف آنکھین بیٹھی ہوئی اور یہ حال آنکھونکا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ یبوست مزاج پر آنکھ کے غالب ہوتی ہے
اس مرض کا نام قطرب اسواسطے رکھا گیا ہے۔ کہ یہ مریض گریز اسطرح کرتا ہے کہ اوسکا کچھ انتظام درست نہین ہوتا ہے اور مختلف طور پر چلتا پھرتا
اور جسطرف جاتا ہے اوسے شناخت نہین کرتا ہے اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہے چونکہ اسکے حواس باطل ہوتے ہین اور حافظہ
کم اور رائے صائب مفقود ہوتی ہے اسی وجہ سے ایک سمت خاص مین چلتا ہے ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہے اوس سے بھی بھاگتا ہے اور از سر نو گریز شروع
کرتا ہے اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہے پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہے۔ اور ہند مین اوسکو بتیر کوا کہتے ہین اوسکا یہی حال ہے کہ پانی پر کسی جگہ خاص مین
نہین ٹھہرتا ہے اور دوڑتا پھرتا ہے اور بے نظم حرکات اوسکے ایسے تیز اور چست ہوتے ہین اور کبھی ڈوب جاتا ہے اور پورا ڈوبا نہین کہ پھر تیرتا ہے
اور دوڑتا ہے اور پھر بھاگتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہے کہ وہ استراحت نہین کرتا ہے۔ اور بعض کا مقولہ یہ ہے کہ
قطرب غول بیابانی کے نر کو کہتے ہین۔ اور بعض کا قول ہے قطرب اوس بھیڑئے کو کہتے ہین جسکے بال جھڑ گئے ہون خواہ اوسکی بیماری گرگئی ہو۔ ہماری
غرض کے مناسب ان چار معنون سے پہلے دو معنے ہین سبب مرض قطرب کا سودا از صفراے سوختہ ہوتا ہے **علاج** اس مرض کا علاج بعینہٖ وہی ہے
جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہوا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو اور فصد مین اسکے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہے تاکہ خون بکثرت نکل جاے
اور نوبت غشی کی پہونچے اور غذاہاے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار استعمال رہین اور تین دن ماء الجبن پلاکر اوسکے بعد
ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعے سے استفراغ کرین اور پھر اوسکے سولانے کی تدبیر کرین اوسکے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد اسکے استفراغ
ہوچکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کرین۔ اور بالعموم زیادہ خیال ترطیب کا رہے۔ اور نطولات ایسے جنسے نیند پیدا ہو برابر
کرتے رہین تاکہ ان ادویہ سے تسکین پیدا ہو یعنی وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہوگی لہذا اوسکی
حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے۔ بلکہ اوسکے قلب کی تسکین ایسی دواؤن سے کرین جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور نیند بھی

[illegible] تاکہ اوسکا مرض [illegible] ہوجاوے اور [illegible] پیدا ہوجاوے اور کبھی
[illegible] استعمال کیا جاتا ہے [illegible] طبیعت [illegible]
[illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible]
اور اوسپر فریفتہ اور [illegible] اور بعضی اوس فکر میں [illegible]
[illegible] جانتا ہیں اور [illegible]
[illegible] کرتی رہتی ہیں اور جو
آنکھوں کی ایسی ہوتی ہے جیسے [illegible] ہو رہا ہے جیسے [illegible] سے خوشی پیدا ہو
[illegible] سانس عاشق کی [illegible] ٹھنڈی سانس اور دراز ہوتی ہے
[illegible] عاشقانہ سکے اور بالتخصیص جسوقت غزل
[illegible] ہین فکر ہجر اور فراق یا جفا کار اور بیان ایام جدائی کا ہو [illegible] کے بدن کے سب اعضا لاغر ہوتے ہیں سوا آنکھ کے
[illegible] کیسی ہوئی ہوتی ہے مگر پلکیں موٹی اور سوجی ہوئی اور [illegible] ہوتی ہیں اسلیے کہ اکثر بیدار رہتا ہے اور
[illegible] سونے نہیں دیتی اور بیداری کی وجہ سے بخارات اوسکے سر پر پہنچتے رہتے ہیں شکل اور شمائل عاشق کے نظم واحد پر نہیں رہتی
[illegible] نہیں ہوتی بلکہ مختلف بے نظام کے ہوتی ہے جیسے نبض اصحاب ہم اور فکر مند لوگوں کی اور جسوقت اوسکے روبرو ذکر اوسکے
معشوق کا کیا جاوے اوسوقت نبض میں تغیر زیادہ ہوتا ہے اور بوقت وصال محبوب کے اگر نصیب ہو نبض کا تغیر دفعۃً ہوجاتا ہے۔ اسی دلیل
سے شناخت ہوسکتی ہے کہ اوسکا معشوق کون ہے اور اوسکے علاج کی تدبیر یہ بھی ہے کہ اوسکے معشوق کو معالج پہچان لے اور شناخت کا حیلہ یہ ہے
کہ بہت سے آدمیوں کے نام اوسکے سامنے لینے چاہییں اور بار بار نام لیا کریں اور نبض پر ہاتھ رکھا ہو جسکے نام پر نبض میں اختلاف زیادہ پیدا ہو
اور مکرر ایسا ہی اختلاف پایا جاوے پھر وہ لاکھ چھپاوے مگر اوسکا معشوق وہی ہوگا نام سے معشوق کے نبض کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ نبض شبیہ
بنبض منقطع کے ہوجاتی ہے اور بحال خود عود کرتی ہے جب نام معشوق کا اسطور سے دریافت ہوجاوے اور یہ معلوم نہو کہ اوسکا مکان اور شہر
کونسا ہے خواہ اوسکا پیشہ کیا ہے اور صناعت کونسی ہے اور نسب اوسکا کیا ہے اور اوس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہوں اوسوقت
یہ سب قیود اوس نام پر جدا جدا اضافہ کرکے پھر امتحان کریں اور دیکھیں کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے ملکر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جاوے
اوسوقت اوسکی کیا صورت ہوتی ہے اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہے اور دل پر کیا گذرتی ہے ٹھنڈی سانس کا ضبط کیونکر ہوتا ہے یقین تو
یہی ہے کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع نہو اور پہچان لے۔ اور پھر جب خاص شکل اور شمائل اوس محبوب کی جسکی تھوڑی
سی شناخت ہوچکی اور اوسکا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اوسکے صفات ہوں اور جس ناز اور ادا سے
وہ متصف ہو خواہ جس خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مریض کشتہ اور فریفتہ ہوے۔ الغرض جب یہ امور بھی اوسکے نام اور نسب
اور شہر اور بلد اور شکل اور شمائل پر اضافہ کرکے سامنے عاشق کے مذکور ہوں گے پھر کسی طرح کا شبہہ تعیین معشوق میں نرہیگا

ہم نے اس طریقہ خاص [illegible] شناخت کی ہے اور مکرر تجربہ اسکا کیا ہے اور ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اس تجربہ سے کام دیا ہے جو ان فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر اگر سواے
وصل [illegible] عاشق اور معشوق کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آوے اور کسی طرح کی حرمت شرعی مثل رشتہ محصنہ خواہ اعلام وغیرہ مانع وصال
نہو تو بہتر یہی ہے کہ تدبیر وصل کی بہ نہج شرعی اور برسم ملت مریض کی کر دیجاے کہ اس تدبیر سے ہمنے اسقدر سلامت حال اور صحت بدنی کا عود فوراً
ہوتے دیکھا ہے کہ قوت ارتقا فوراً عود کرتی ہے اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہے بلکہ بقدر حالت صحت کے ہوجاتا ہے حالانکہ مرتبہ ذبول کو
لاغری [illegible] پہنچی ہے اور [illegible] سے امراض صعبہ اور مزمن کا گذر اسکے جسم پر پہونچ گیا اور ایسے حمیات طویل مین مبتلا ہوچکا ہے بسبب ضعف قوت کے
[illegible] عشق کو بہت [illegible] اور وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ مین ایسا [illegible]
ہے کہ دیکھنے والون کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہے [illegible] جیسے تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال [illegible] اسی واسطے [illegible]
اس مسئلہ خاص پر زیادہ [illegible] اور کچھ تعجب نہین کرتا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہدینا باقی ہے [illegible]
علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کسقدر عجیب ہے مین نے جسقدر تجربہ کیا ہے اوس سے بہ نسبت امراض [illegible]
مین [illegible] انکا بیان مبالغہ سے خالی نہین ہے لیکن یہ شفاے عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہے اوس سے ہم اس بات پر [illegible]
کہ طبیعت بجاری اور اوہام نفسانیہ کی [illegible] تو اسقدر تصرف کامل [illegible]
کردیتی ہے [illegible] اور تعذیہ [illegible] اسقدر تسکین اور [illegible] اوس سے بہت کم [illegible] اسکا پیدا ہو
کیسا عجیب ہے علاج عشق کا علاج خاص یہ ہے کہ تامل کیا جاے اور دیکھا جاے اگر عاشق کی حالت کسی [illegible] اسکے احتراق تک پہونچی ہے [illegible] کی
شناخت [illegible] استفراغ کرنا چاہیے بعد ازان مریض کی ترطیب اور تنویم کی طرف [illegible]
چاہیے تعذیہ اور انکا غذا [illegible] سے کیا جاے اور انہین حمام بھی کرایا جاے گرم ہی حمام جو مرطب ہو اور [illegible]
ایک یہ بھی تدبیر انکے معالجہ کی ہے کہ [illegible] خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال مین مشغول رکھا جاے اور ہر قسم کے مشغلوں
مبتلا رکھا جاے تاکہ وہ اپنے خیالات اور انکا [illegible] کی طرف متوجہ نہونے پاے لیکن اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اوس فکر خاص کو
بھول جاتے ہین جسنے انکو بیمار کر رکھا ہے [illegible] انکے علاج مین یہ حیلہ کیا جاے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق
کرا دیے جائین جس تک وصول اور دسترس بحسب شریعت حلال و مباح ہو پھر قبل ازینکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پایدار ہو جاے
اور بعد ازانکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور ذہول ہو جاے اس دوسرے سے بھی انکے فکر و خیال کو مناسب حیلون سے قطع کر دیا
جاے - اگر مریض اور مبتلاے عشق کوئی شخص عاقل و دانا ہو تب اوسکی تدبیر وعظ و پند سے کیجاے اور اسطرح سے کہ اوسکی حرکت
پر تمسخر اور استہزا کیا جاے اور اسکو یہ بات سمجھائی کہ تیرے خیالات اور افکار محض امور وسواسی اور از قسم جنون و خیالات
فاسدہ کے ہین یہ نفع عظیم بخشتی ہے اسلیے کہ اس قسم کی گفتگو دون کو اس بارہ مین بہت کچھ اثر ہے - نیز یہ بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کہ بیماران عشق
بھوڑی کٹنیان ایسی مسلط اور انکی ہمنشین کیجائین جو عاشق کے دل مین معشوق کی طرف سے نفرت و بغض پیدا کر دین باینطور کہ
اوسکے روبرو معشوق کی برائیان اور بدحالیان ذکر کرین اور ایسی باتون کی حکایت کرین جو فیما بین عاشق و معشوق اتفاق پیدا
[illegible] الدین - اور یہ بھی اوسکی جفاؤن اور معشوق کی بے نہایت کج ادائیون کو خوب اچھی طرح سے بیان کرتی رہین کہ ان حیلون سے عاشق کو تسلی
اور تسکین کثیر حاصل ہوتی ہے اگرچہ کبھی شاذ و نادر اس طریقہ سے اور انکو اسی معشوق کی محبت پر آمادگی اور برانگیختگی پیدا ہوتی ہے [illegible]

مشہور اور سرود مزیں جنمین سکے یہ بھی ہو کہ یہی کٹنیاں اور عجائب معاملہ معشوق کی صورت کو بدو بیعت عاشق بیان کرین اور اوسکے نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر صورت سے تشبیہ دین اور اوسکے خط وخال اور عارض وغیرہ کو بری طرح بیان کرین اور خاص اس طریقہ کو ہر وقت مرعی رکھین اور اسمین مبالغہ کرتی رہین اسلیے کہ یہ تو انکا پیشہ ہی ہو اور ان عورتون کو بہ نسبت رجال کے فن زنگریہ مین مہارت اور مشاق تام حاصل ہوتی ہو سوا مخنثین اور ہیجڑون کے کہ انکو البتہ کٹنے پن مین ایسی مداخلت ہوتی ہو جو عورتون کی کاریگری سے کچھ کم نہین ہوتی کٹنیون کو یہ بات بھی حاصل ہو کہ کوشش کرکے رفتہ رفتہ عاشق کے دلکو کسی دوسرے معشوق کی طرف پھیر دین بعد ازان اس تعجب اور تعشق کو قبل انکے کہ کام اور پایدار ہو موقوف کر دین منجملہ ان مشاغل کے جو ازالہ مرض مذکور مین مفید ہین یہ ہو کہ عاشق کی صحبت مین حسین اور خوبصورت کنیزین رکھی جاوین اور وہ اونکے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے اور راگ گانا اور سرود و ترانہ سنا کرے اور کبھی اونکے ساتھ خوش طبعی اور مزاح و طرب کیا کرے گروہ عشاق سے بعض ایسے ہوتے ہین کہ انکو طرب اور سماع یعنی گانے کا سننا مرض عشق مین تسلی اور تسکین دہ ہوتا ہو اور بعضو نکا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہو پس چاہیے کہ طبیب تجویز علاج سے پہلے دریافت کرلے اور اسکی اجازت دے۔ اسی طرح صید و شکار اور دیگر اقسام لعب اور بادشاہون کی طرف سے ہدیے و عطا و انعامات کا ہونا اسی طرح تمام قسم کے غم و رنج جو عظیم ہون کہ ان سب تدبیرون سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہو۔ اکثر حاجت اسکی ہوتی ہو کہ ان لوگون کی تدبیر بھی کیجاے جو صاحب مالیخولیا اور مانیا اور قطرب کے لیے مقرر ہو۔ اور اسکی بھی احتیاج ہوتی ہو کہ ایا بیبات کا رہنے انکا استفراغ کیا جاوے اور اقسام مرطبات جنکا ذکر ہوچکا او نسے انکی ترطیب کیجاے۔ اور یہ تدابیر اوسوقت کرنی چاہیین جب انکی شکل اور شمائل اور انکی سحنہ بیماران مالیخولیا وغیرہ کے مشابہ ہوجاوین۔ واجب ہو کہ معالج ہمیشہ اونکے ابدان کی ترطیب کرتا رہے **پانچوان مقالہ ایسے امراض دماغی کے بیانمین** جنکی آفت افعال حرکت ارادی مین ہوتی ہو اور اسمین چند فصلین ہین **فصل پہلی دوار کے بیانمین** دوار کو ہندی مین گھمنی کہتے ہین اور صورت اسکی یہ ہوتی ہو کہ مریض خیال کرتا ہو کہ سب چیزین اوسکے سامنے جسقدر ہین گھوم رہی ہین اور چکر مین ہین اور اوسکا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہو اور یہی خیال کرتے کرتے اسکی یہ کیفیت ہوجاتی ہو کہ اپنے جسم کو سنبھال نہین سکتا اور گر پڑتا ہو اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی اوسے ناگوار ہوتی ہو خواہ اوس کا بولنا یا کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہو اور خود بخود اوسپر یہ کیفیت طاری ہوتی ہو جیسے کوئی چکر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر نہو کہ نہ کھڑا رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے سبب اسکا یہ ہو کہ جو روح اوسکے بطون دماغ اور دماغ کے اوردہ اور شرائین مین ہو اوسپر وہ کیفیت خود بخود طاری ہوتی ہو جو کیفیت بوقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جسوقت کوئی صحیح آدمی متصل چکر لگاے اور گھومتے گھومتے جو حال اوسکے دماغ کا ہوتا ہو وہی حال اس مریض کا بدون گردش کے ہوتا ہو۔ صرع اور دوار مین فرق اتنا ہو کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہو اور مرگی دفعۃً عارض ہوتی ہو اور فوراً مریض گر پڑتا ہو گو ٹھہرا ہوا اور ساکن ہو اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہو۔ اور سدر اوس مرض کو کہتے ہین کہ جب آدمی کھڑا ہو آنکھون کے سامنے اندھیرا سا آجاے اور گرنے پر آمادہ ہوجاے۔ جب اس مرض مین شدت ہوتی ہو مشابہ صرع کے ہوجاتا ہو مگر اسکے ہمراہ تشنج نہین ہوتا جیسے صرع مین تشنج ہوتا ہو۔ یہ دوار کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس جہت سے عارض ہوتی ہو کہ بہت گھومے اور چکر لگاتا رہے کہ اوسکی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی مین بھی چکر پیدا ہوتا ہو جیسے کسی طشت مین پانی بھر کے پھرائین اور دیر تک پھراتے رہین پھر جب ٹھہرالین تو پانی وغیرہ جو اوسمین بھرا ہو دیر تک پھرتا رہے گا جب روح مین گردش پیدا ہوتی ہو اسکے خیال مین ایسا گذرتا ہو کہ سب چیزین جو اوسکے سامنے ہین وہ بھی گردش کر رہی ہین۔ اسلیے کہ دو چیزون مین سے ایک کی گردش سے حرکت دوسری کا تخیل یکسان ہوتا ہو یعنے اگر ہمارا بدن خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کرین تب بھی ہمکو ایک ہی سی

نسبت اور آنکی حرکت دوری یعنی ہوگی جو حرکت دوری کا محسوس ہونا اسی طرح پر ہوتا ہے کہ شئی مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والے کے حساب سے بدل جاسکے
اور تبدیل نسبت شئی مرئی کی ہر وقت حرکت ارواح کے لیے بھی ہوتی ہے جیسے بر وقت گردش اشیا کے ہوتی ہے آسمان کی گردش اور زمین کا سکون خواہ زمین
کی گردش اور آسمان کا سکون بھی اسی طرح یکسان نتائج احکام ہیئت مین تجویز کیا گیا ہے بہ نسبت ناظر کے۔ اور چونکہ مقابلہ حاس اور مدرک کا بر وقت
حرکت اشیا کے کبھی ویسا ہی بدلتا ہے جسطرح اگر اجزا حاس کے متحرک ہون لہذا فقط گردش سے ارواح کی صدار پیدا ہوتا ہے صدار کا پیدا ہونا
کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیز کی طرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہے جیسے بعض لوگون پر ہنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوئی کل کے ملاحظہ سے
یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ پھرنے والی شئی کی صورت نفس مین بطور دوسون کے مرتسم ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے طبعیات مین بیان کیا ہے کہ حقیقت
افعال حسی مین سب کا تعلق آلات جسمانی سے ہے اور ان سب آلات مین اصل اور اولی تر روح حساس یعنی روح حیوانی ہے کہ اوس سے تعلق ان
افعال کا اصل اور اولی ہے اور اتنی روح مین ہر ایک ہیئت فعل جسمانی خواہ صورت حرکت باقی رہ جاتی ہے یعنی اسکے کہ شئی متحرک خواہ وہ اصل سے
بے حرکت اور بے فعل جدا جدا ہو جائے بلکہ جب وہ محسوس قوی ہو یعنی وہ فعل اوس سے بقوت صادر ہوا ہو۔ اسلیئے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے آلات
حس مین لبس یہی ہوتا ہے کہ اوسکی ہیئت مثالی ہمارے آلۂ حس تک پہونچتی ہے۔ اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زائل
اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلۂ حس اور قوت محسوس کے بنظر اسی ہیئت کے ہوتا ہے چنانچہ ہیئت روشن چیز کی ابتک کہ ہماری نظر سے غائب
ہو جائے تھوڑی دیر تک اوسکی روشنی ہمارے خیال مین قائم رہتی ہے خواہ سریع الحرکت دوائر مین تو بہت سے امور بھی اسکے مثال ہو سکتے ہین
مگر اسکی شرح اور بیان مثالی کا مقام فن طبعیات ہے طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہے پھر جب یہ بات مسلم ہو چکی کہ اثر آلۂ حس کا محسوسات سے بنظر
ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلۂ حس کے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ جسقدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر اوسکو انفعال اور
قبول آثار خارجیہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ ضعیف بیمارونمین کرنا چاہئیے کہ بعض بیمارونکا ضعف مین یہ حال ہو جاتا ہے
کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سی اونمین دوار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور زیادہ تکلف شدید کی اونکے حرکت دینے مین حاجت ہوتی ہے تاکہ اونکی روح کو
اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہو جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض اور ضعف بدن کے پیدا ہونا دوار کا اندک سبب سے ہوتا ہے کبھی
مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہون اسطرح کہ جوہر دماغ مین از قسم بخارات پیدا ہو کر رگون مین
دماغ کی اوترتے ہون خواہ دماغ کے اعصاب مین ٹھیری ہون خواہ اخلاط کچھ ایسے ہون جو دماغ مین محتقن ہون اور اس جنس سے ہون کہ تھوڑی سی
حرکت سے خواہ اندک حرارت سے اون بخارات وغیرہ مین تبخیر پیدا ہو جائے پھر جسوقت ان بخارات مین حرکت پیدا ہوئے اپنی حرکت سے بخارات
اور روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہین جو ان رگونمین قائم ہے اور انھین رگونمین نضج پاتی ہے اور بعد نضج کے اس مقام سے جو ہر دماغ مین جاتی
ہے اور وہان پہونچ کر عصب کے ذریعہ سے تمام بدنمین متفرق ہوتی ہے۔ ایضاً کبھی چونکہ دماغ مین بخارات بکثرت محتقن ہوتے ہین اور مختلف مقامات
سے بخارات دماغ تک چڑھ کر پہونچتے ہین اور دماغمین مستقر ہو جاتے ہین اور اوسمین باقی رہجاتے ہین اور یہ بخارات کبھی مرض حار متقدم سے اور
کبھی مرض بارد سے جو پہلے دوار سے پیدا ہوا تھا اوسکی جہت سے دماغمین ٹھہر جاتا ہے پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اونکو قوت منضجہ حرکت دیتی ہے خواہ
قوت محللہ اون ریاح کو متحرک کرتی ہے۔ اور اس جہت سے بخارات مذکورہ مین بھی حرکت پیدا ہو کر دوار پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی تحریک دوار کی
بخارات دماغی سے نہین ہوتی بلکہ ایک قسم کا سوء مزاج مختلف ایسا دفعۃً پیدا ہوتا ہے کہ اوس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح مین پیدا ہوتا ہے
۔ اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک جسمانی کی وجہ سے نہین ہوتا کہ اوس متحرک سے کوئی شئی از قسم بخار وغیرہ مختلط ہو اور مل جائے جیسے پانی مین

جو بوقت جوش اور دفع ہونے کے پیدا اختلاط آگ اور پانی کے بیچ حرکت مضطربہ پیدا ہوتی ہے - اور کبھی درد بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح کو متحرک کرے
کبھی پیدا ہوتا ہے مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ پہنچے خواہ کچھ ٹوٹ پھوٹ جائے تاکہ دماغ میں تنگی پیدا ہوتی ہے - اور روح ساکن بھی گھٹ کر بتبعیت
اس انضغاط کے حرکات مختلفہ دائرہ جیسے گھومنے والی حاصل کرتی ہے اور بطور موج اور لہروں کے روح میں یہ حرکت پیدا ہوتی ہے جیسے پانی میں کوئی
ڈھیلا وغیرہ پھینکیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے پانی میں تھپیڑے لگے کہ اوسوقت موج پانی کی مستدیر اور گول اوٹھتی ہے - اور جب
پانی میں ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہے - پھر جسم لطیف ہوائی یعنے روح میں اس تموج کا پیدا ہونا تو بطریق اولی ہی حرکات اور صدمات کی زیادہ اولی
اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس نہیں ہوتا اسلیئے کہ اوسکے امواج خواہ تموج جو اعراض جسمانی ہیں وہ
بھی محسوس نہیں ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہوتا ہو ایسی لہریں مشتقی اوسکی غیر مرئی ہی کا نہ ہونا اسی طرح اوسکے تموج کا بھی حال ہے کبھی درد اوسکی
پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں اور بیک وقت منکے پھٹ جانے کے درد پیدا ہوتا ہے - اور اگرچہ یہ بخارات
جوہر دماغ میں پیدا ہوں اور نہ جوہر دماغ میں پہلے سے متحقق ہوں لیکن جسوقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہے روح دماغ کو حرکت دیتے ہیں
اور ان بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہے - اوسوقت معدہ سے اور ہر ادر سے بتوسط معدہ کے اور مثانہ اور
رحم اور حجاب کے ہوتا ہے جسوقت ان اعضا میں کچھ امراض پیدا ہوں خواہ ان اعضا کے اختلاط میں حرکت پیدا ہو اور اکثر صعود ایسے بخارات کا
معدہ سے ہوتا ہے اور بعد اوسکے اکثر رحم سے ایسے بخارات اوٹھتے ہیں اسواسطے کہ رحم کو قابلیت وصول کے زیادہ ہے خواہ اوردہ اور شرائین سے
خواہ وہ کہیں پوشیدہ ہوں خواہ ابھری ہوئی اور ظاہر ہوں اور ایسے بخارات صعود کرتے ہیں - مادہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہے
اور کبھی بلغم - درد اور کبھی صرع سے بہت مشابہ ہوتا ہے اکثر سدر اور دوار کی کیفیت سدر اور مدیرہ میں یعنے اوس کیفیت میں جس سے
اندھیرا آنکھوں کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھوں کے سامنے چیزیں پھرنے لگیں الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے نہیں ہوتی - بلکہ ایک قسم
خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہونچتی ہے کہ اوسکی کیفیت سے سدر اور دوار اسکے ساتھ ہی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً حالت گرسنگی اور بھوک میں بعض
آدمیوں کو ایسی ہی اذیت پہونچتی ہے - اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہیں کر سکتے - اسلیئے کہ ان کا فم معدہ متاذی ہوتا ہے اور اوسکی
شرکت سے دماغ کو بھی اذیت پہنچ جاتی ہے لہذا وہ بے طاقت ہو جاتے ہیں - کبھی درد اور سدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہے - جو
درد متواتر ہو اور خصوصاً مشائخ میں منذر ہو سکتا ہوتا ہے - اسی طرح جو درد کسی عضو میں خدر لازم ہونیکے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر ہو سکتا
ہے کبھی درد سر کے پیدا ہونے سے دوار زائل ہو جاتا ہے - اور کبھی دوار کے عروض سے درد سر زائل ہوتا ہے علامات جو دوار آدمی کو
حرکت دوری کرنے سے اور چکر لگانے سے پیدا ہو خواہ چکر کرنے والی چیزوں کے دیکھنے سے خواہ کھڑی اور سیدھی چیزوں کے ملاحظہ سے
پیدا ہو اوسکی علامت موجود ہی ہے اور ظاہر ہوتی ہے - اسی طرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی جہت سے عارض ہو وہ بھی بسبب محسوس
پیدا ہوتا ہے - جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور رقیقہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ میں پیدا ہو کر عارض ہو - اوسوقت مرض دوار کا
دائمی اور مستقل ہوگا کسی اور مرض کا تابع نہوگا اور کسی اور عضو کے مرض سے درد گھومنے کا نہ ہوتا ہوگا اور نہ اسکی یہ کیفیت ہوگی
کہ ہر وقت امتلا کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار میں یہ بھی ہوگا کہ اوس سے پہلے اوجاع سر اور
دوی اور طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہوگی اور آنکھوں میں تاریکی ثابت رہے گی اور حواس میں کمی حتی کہ ذوق اور شم میں بھی نقصان ہوگا
اور شریانات مذکورہ بالا میں ضربان شدید پیدا ہوگا اور ثقل شامہ بھی عارض ہوگا پھر جو خلط دماغ میں خواہ سوائے خلط دماغی کے

اور کسی جگہ جہاں سے بخارات دماغ میں آتے ہیں وہ دونوں ملتہم ہوں اوسوقت ثقل اور جبین اور کثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات
بلغمی بھی موجود ہونگے جنکا ذکر تفصیلی قانون عام میں ہوچکا ہے - اور اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفراوی ہوں بیداری مفرط اور التہاب سوزش
محسوس ہوگی بدون ثقل زائد کے اور رنگ زرد پیدا ہوں گے جنکا رنگ سونے کا ایسا ہوگا - اور اگر وہ خلط خونی ہے تو رگیں پھولی ہوئی اور چہرہ اور سر اور
آنکھیں سرخ اور گرم اور گرانی اور ماندگی اور نیند اور ضربان یعنی دھمک پیدا ہوگی اور اگر سوداوی ہو تو ثقل باندازہ تھوڑا اور بیداری اور خیالات لو بکا اور سیاہ
چیزیں اور دھواں اور فکر فاسد اور تمام علامات سوداوی جو اسی فصل میں بیان ہوچکے ہیں پیدا ہوں گے جس دوار کا سبب معدہ سے پیدا ہوتا ہے
اوسمیں بطلان اشتہا اور آفت معدہ میں اور فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنی سانس میں سستی اور معدہ کا اولٹ پلٹ کرنا اور اوسکا
سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کی طرف ہوگا - اور کچھ بعید نہیں کہ یہ اذیت موخر دماغ تک بھی پہونچے اور درد کی کیفیت میں اختلاف اسطرح
ہوگا کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور کبھی ٹہر جاے کہ جسوقت معدہ خالی ہو اور تجربہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ میں درد
اور نفخ بھی ہوگا بعض اوقات میں اور بطریق شرکت عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اسکے خواہ آخر میں جب شدت مرض کی ہو یا نفخ کے پیچھے
جہاں سنبت زوج سادس کا ہے پٹھوں سے درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اطراف قفا میں درد ہوگا - اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہوا اوس سے پہلے
اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا - اسی طرح اگر [illegible] سے دوار پیدا ہوا ہو - اور اگر مبدا مرض دوار کا
جملہ اعضا ہوں خواہ وہ عضو جو سر سے قریب ہو اور معدہ محاذی ہو وہ مبدا [illegible] ہو جیسے جگر خواہ مبدا مرض معادن روح مثل قلب کے ہو
اوسوقت نفوذ مادہ فاعل دوار کا اونھیں عروق کی طرف سے ہوگا جو مثلا خواہ جگر سے دماغ میں پہونچے ہیں - خواہ وہ رگ جو پس گوش ہے
خواہ وہ رگ جو قفا میں ہے - الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہے کہ ضربان شدید اوس رگ میں پیدا ہوگا - اور وہ رگ کھنچکر تن جاے گی
جو کہ نہیں واقع ہے اور ایسا وجود معتد بہ ہر شے میں نہوگا اور عصب نہ خواہ اور اعصاب میں بھی درد شدید نہوگا جسوقت شرائین
بیرونی جو نزدیک قفا کے ہیں متمدد ہوں اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط کھینچ کے ملنے سے منع کریں خواہ اسکے ذریعہ سے حرکت کو
منع کریں خواہ اوسپر قوابض کو ملا کریں جو مذکور ہوچکے ہیں اور اس تدبیر سے کچھ درد بھی پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انھیں کی راہ
سے آتا ہے ورنہ ان شرائین کی طرف سے مادہ کا آنا نہیں ہے بلکہ اور طرق سے مادہ کی آمد و شد ہے - اسی طرح دوسری رگ وغیرہ میں بھی تجربہ کرنا
چاہیے پھر دوسری رگ کے امتحان سے بھی درد میں خفت نہ پائی جاے تو وہ مادہ غائرہ یعنی اندرونی رگوں میں ہوگا جو دوار بوجہ سوء مزاج
مختلف کے ہو اوسکی شناخت خفت دماغ اور مقدم ہونا ان اسباب کا جو اوپر مذکور ہوچکے ہوتی ہے اور اسی طرح برودت خواہ حرارت جو
دفعتہ خارج سے پیدا ہو خواہ کھانے پینے کی اشیاء سے گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اوسکے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہے جس شخص کو مرض سدر کا ہو
شراب کچھ اوسے نفع نہیں ہوتا جسقدر اوسکو نفع پانی پینے سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہوجاے
ضرور یہ مرض بارد ہے - جو دوار بہ مزاجان کسی مرض کے واقع ہو اوسکی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے **معالجات** جو دوار بوجہ گردش اوس دوران
انسان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی چیزوں کی طرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزوں کے نظر کرنے سے پیدا ہو اوسکا علاج سکون
اور قرار اور لزوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض میں پیدا نہو ترش چیزیں جو قابض ہوں اونکا استعمال کریں اور اور ایسی
ترش چیزوں میں لقمہ توڑ توڑ کر ڈالیں اور تناول کریں - اور جو دوار خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط مختلفہ بدنی سے اوسکی تولید
ہوئی ہو اوسکا علاج سر رو کی فصد سے شروع کریں اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہے اوسکی فصد کریں کہ یہ فصد افضل علاج ہے

واسطے جمیع اقسام دوار کے جو بادی ہون اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہین خصوصًا جس دوار کا سبب صعود ابخرہ ہو کسی طرف سے بدن کے اور حجامت بھی مفید ہوتی ہو اگر نقرہ پر گردن کے پیچھے استعمال کرین اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہو - اور اگر ہمراہ خون کے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہون خواہ اور قسم کے اخلاط سوا خون کے سبب عروض دوار کے ہون چاہیے کہ فورًا استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور غیسا ندہ صبر کے کرین - اگر اخلاط حادہ ہون خواہ جوشاندہ ہلیلہ یا جوشاندہ افتیمون اور حب اصطمخیقون سے استفراغ کرین اگر اخلاط مختلف ہون اور بعد استفراغ کے حقنہ کا استعمال کرین اسطرح جیسے کہ قنطوریون اور حنظل کو پانی مین جوش دے کر حقنہ کرین اور اسکے بعد سر اور نقرہ پر حجامت کرین اور اسکے بعد استعمال غرغرہ کا کرین اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہو اور شموم جنمین مشک اور جندبیدستر اور مرزنجوش اور کلونجی ہو بھی ایسے وقت مفید ہو جسوقت نوبت ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے - اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہون اسوقت قے کا استعمال کرنا چاہیے ایسے پانی سے جسمین شبت اور مولی داخل ہو اور اسمین شہد اور نمک اور تمامی مقئیات معتدل شریک ہون پھر اسکے بعد استفراغ حب قوقایا کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور غیسا ندہ صبر کا استعمال کرین اگر قوت مین کمی ہو - اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط لزج اور بسا فج ہین اسوقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے - اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہین اونسے ہوتی ہو - خواہ جو امراض معدہ مین مذکور ہین اونسے معلوم کرنا چاہیے - اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسی عضو کا علاج جیسا اوسکے امراض مین مذکور ہوا ہو اور جو علاج اوس عضو کا واجب ہو اوسکا استعمال کرنا لازم ہو - اور ابتدا مین دوار کے تقویت سر کی روغن گل سے جسمین تھوڑا روغن بابونہ شریک ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سر کی کرنی چاہیے - اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر مین ہو سر پر حجامت کرین اور نیز حجامت نقرۂ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہو خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انھین مقامات مین کی مفید ہوگی اور جدھر مواد کا استقرار اور میلان دریافت ہو اوسی طرف حجامت کا موقع ہو - چنانچہ قانون عام مین بیان ہو چکا - اور اگر معلوم ہو کہ سبب دوار کا سوء مزاج مختلف ہو اوسوقت پہلے شناخت سبب کی بخوبی کرکے اور اوسکی علامت اچھی طرح اونھین قواعد عام اور خاص سے دریافت کرکے علاج اوسکا بالضد کرنا لازم ہو اسقدر کہ سوء مزاج دفع ہو کر اعتدال مزاج طبعی پیدا ہو جائیگا - اور اگر سبب دوار کا ضربہ اور سقطہ ہو جیسے پہلے چوٹ اور زخم کا علاج خاص جو معلوم ہو کرکے بعد ازان ملاحظہ کرین کہ اگر بعد اچھے ہو جانے ضربہ وغیرہ کے پھر بھی دوار باقی رہے خاص دوار کا علاج جو اوپر مذکور ہوا ہو کرین - دوار کے مریض پر واجب ہو کہ ہر ایک چیز جو جلد جلد پھرتی ہو جیسے پھرکی خواہ لٹو یا کمھار کا چاک اوسکی طرف دیکھنے سے احتراز کرے - اور بلندی سے نیچے کی طرف زمین پست خواہ نیچی زمین کو دیکھنا خواہ پہاڑون کی چوٹی اور ٹیلون سے اور اونچی اونچی چھتون سے نیچے کی طرف دیکھنے سے پرہیز کرے - جو سدر اور دوار بوجہ خلوء معدہ کے عارض ہو اوسکی تسکین کے واسطے چند لقمہ روٹی خواہ آب فواکہ مین ڈبو کر استعمال کرین خصوصًا آب انگور ترش مین ڈبو کر کھانے سے نفع بین پیدا ہوگا

فصل دوسری لوی کے بیان مین

اور اسکو بجنق بھی کہتے ہین فارسی مین اسکا ترجمہ پژندہ اور عربی مین مقطوع العصب یعنے پٹھہ کٹا ہوا اور لوی کے معنے پیچیدگی کے ہین اور اصل مرض کی یہ صورت ہو کہ کبھی بوجہ تواتر امتلاء وغیرہ کے عضلات خواہ عروق مین ایک حالت ماندگی کی ایسی پیدا ہوتی ہو کہ اوسمین رگین کھچنے لگتی ہین اور جمائی اور انگڑائی بکثرت آتی ہو یا بوجہ کثرت ریاح اور بخارات کی اوسوقت کثرت ہوتی ہو - اور چہرا اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور ایسا تمدد پیدا کرتی ہین خواہ عضل وغیرہ مین پیدا ہوتا ہو کہ آدمی دوہرا ہوا جاتا ہو اور یہ پیچیدگی بدن مین پیدا ہوتی ہو - کہ کبھی انگڑائی لیتے ہوئے داہنی طرف اور کبھی بائین طرف جھکا جاتا ہو - اور یا اینہمہ کہ متواتر خمیازہ لیتا ہو پھر بھی وہ آرام جو بعد انگڑائی لینے کے پیدا ہونا چاہیے پیدا نہین ہوتا

اور دو دسرا ہوتے اور پھر انگڑائی لینے کو جی چاہتا ہے اگر یہ حالت زیادہ پیدا ہو تو ضرور امتلاء بدن پر اخلاط سے دلالت کرے گی اور اوسوقت استفراغ
اخلاط دموی اور صفراوی کا ضرور کرنا چاہیے اور سر پر پانی کا بھی بہانا اکثر ایسی حالت میں تسکین دیتا ہے اسلیے کہ جوش اخلاط کو فوراً فرو کر دیتا ہے اور
اور پیج ترکی بالخاصہ اس مرض کے دور کرنے میں مفید ہے جیسا کہ استعمال کریں خواہ بطور سفوف کے شاید فائدہ اسکا اسوجہ سے ہے کہ پیج سفلی یعنے جبس
پیٹ میں جوش خروش اور زیادتی ہوا وسکی پیج ترکی تحلیل کر دیتی ہے - اسی طرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنے سے بھی فائدہ عظیم ہوتا ہے چنانچہ
یعنے جو لوگ حمام میں نہانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہیں اونھیں اس مرض کے ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہے - وہ تدبیر یہ ہے کہ مریض کے ہاتھ کو رگ
سباتی پر زور سے باندھ دیتے ہیں اور اس بندش سے ایسی اذیت پہونچتی ہے کہ قریب بغشی کے مریض پہونچ جاتا ہے اور شفا حاصل ہوتی ہے - شاید
اس تدبیر کے منجح ہونے کا یہ سبب ہو کہ جو ریح دماغ تک چڑھتی ہے اوسمیں انزعاج اور ناگواری پیدا کرے اور تحمل شدید اور وحشت مواد پر استیلا
اور غلبہ کا پیدا کرتی ہے کہ اس غلبہ کی وجہ سے تحلیل ریاح خواہ مواد کے ہو جاتی ہے - مگر اس تدبیر میں اندیشہ بھی ہے اور خلاف احتیاط کے ہے واجب ہے
کہ اس رگ پر ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اوسکی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئیں سنبھال نہ سکے

فصل تیسری کابوس کا بیان

کابوس وہ بیماری ہے کہ آدمی کو سوتے کے ساتھ ہی خیالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ
سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہے اور جیسے کوئی اسکو فشار میں گرفتار کر رہا ہے اوسوقت سانس رک جاتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے اور حرکت بھی نہیں کر سکتا ہے
اور قریب اسکے پہونچتا ہے کہ اختناق اور گلو فشردہ ہو جائے اسلیے کہ مسامات بند ہو جاتے ہیں اور جب وہ دورہ اس کیفیت کا تمام ہو جاتا ہے دفعۃً بیدار اور
متنبہ ہوتا ہے - کابوس مقدمہ تین بیماریوں کا ہے یعنے اسکی موجودگی آیندہ زمانہ میں تین بیماریوں سے کسی ایک مرض کے وقوع کی خبر دیتی ہے صرع
سکتہ خواہ مانیا مگر مانیا کے ہونے کا مقدمہ کابوس اوسوقت ہوتا ہے جب یہ مرض بسبب مواد مزدحم یعنے یکجا اور فراہم شدہ کے ہو اور دیگر
مادی اسباب سے نہو - مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد غلیظہ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہے - کہ یہ بخارات بطرف دماغ کے
صعود کرتے ہیں اور انکا صعود دفعۃً ہوتا ہے اوسوقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات کے ہے اوسمیں سکون پیدا ہو اور ہر ایک خلط کا بخار
اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہے سرخ خواہ سپید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آئیگا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ سے
واضح ہو سکتی ہے کبھی بوقت نوم کے یہ مرض برودت شدیدہ سے جو دماغ کو پہونچے پیدا ہوتا ہے - کہ یہ برودت دماغ کو فشردہ کرتی ہے اور اوسکے
مسامات میں تکثیف پیدا کرتی ہے اور بعض خواہ کچھ دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوئے متخیل ہوتے ہیں
اگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہیں ہوتی ایضاً کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے معالجات
فصد اور اسہال جو خاص ہر خلط کا ہے کریں - اور اگر اخلاط میں غلاظت زیادہ ہو یہ مسہل خاص نافع ہے نسخہ خربق ایکدرم سقمونیا ۲ درم
شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ افسنتین اگر قوت قوی ہو ان دواؤں سے علاج کریں ورنہ حب لاجورد خواہ حب اصطمخیقون کا استعمال
مناسب ہوگا ایارج کبار ایارج فیقرا اسطوخودوس خواہ ایارج روفس خاص کر بہت مفید ہے اوسکے بعد تقویت سر کی جسطرح قانون عام میں مذکور
ہوئی ہے کرنی چاہیے منجملہ ادویہ کے اگر حب فاوانیا ہمیشہ استعمال کریں بہت نافع ہے - اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعۃً دماغ کو پہونچے
پیدا ہو اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اوسکے علاج میں روغنہائے گرم جو قابض ہوں خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کریں اور
ان میں قیل اور چیزیں جو خارج سے لگائی جاتی ہیں اونھیں کا استعمال کافی ہے انشاء اللہ تعالی دوسری جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ بجنسہ
مذکور ہو چکے ہیں

فصل چوتھی صرع کا بیان

صرع مرگی کو کہتے ہیں اور مرگی وہ بیماری ہے جو کہ مانع اعضاء نفسانیہ کو افعال حس

[illegible]

جو حرکت سے مانع ہوتا ہے اور انتصاب یعنے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہے مگر پورے طور پر منع نہیں کرتا یعنے ایسا نہیں ہوتا کہ بالکل افعال باطل ہو جائیں بلکہ کسی قدر باقی بھی رہتے ہیں - اور یہ خرابی ان افعال میں بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہے - اور اکثر سبب وقوع سدہ کا ایک تشنج عام سے ہوتا ہے جو بوجہ ماؤف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہے اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہو جاتا ہے مگر پورا سدہ نہیں پڑتا ہے ایسا کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اوسی بطن میں خواہ اور اعضا میں بالکل منع کرے اور روک دے اور منفصل بلا انقطاع حرکت و حس کو معدوم کر دے اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اوسکی باقی رہے کہ تا بقاے سدہ مذکورہ سیدھا کھڑا ہو سکے اور اپنے بدن کو درست اور راست کر سکے - پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کرینگے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہیں خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ ایک تقبض یعنے کھچاؤ کے جو اعصاب وغیرہ میں پیدا ہو کر ایذا دہی کرے پیدا ہوتے ہیں - اسی طرح صرع کے بھی اقسام انھیں اسباب تشنج سے پیدا ہونگے - ان صرع کی پیدایش اوس تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہیں ہوتی - اسلیے کہ صرع کا عروض دفعۃً ہو جاتا ہے اور تشنج یبسی رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہوتا ہے اور ایک یہ بھی دلیل ہے تشنج یبسی کے علت نہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ میں اسقدر یبس پیدا نہیں ہو سکتا ہے کہ تشنج پیدا ہو اور بدن بحال خود پھر باقی رہے اور حیات بدنی کا ازالہ نہو جاے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ میں تشنج پیدا ہو سکے ہنوز پیدا نہو گی کہ نوبت ہلاکت بدن کی ہو جاے گی - اب فقط دو ہی قسمیں تشنج کی جن سے صرع کی پیدایش ممکن ہے باقی رہیں یعنے امتلا اور تقبض - بتقبض دماغ میں کسی شئ موذی کے دفع کرنے کے واسطے پیدا ہوتا ہے مثلاً کوئی بخار موذی خواہ کوئی کیفیت لاذع یعنے سوزش پیدا کرنے والی خواہ کوئی رطوبت ردی الجوہر کے ہٹانے کے واسطے دماغ میں کھچاؤ پیدا ہو خواہ کوئی خلط تھوڑی سی ہے جو سدۂ غیر تام پیدا کرے بطون دماغ میں خواہ پٹھوں کے مقام روئیدگی کی جڑ میں - کبھی یہ تشنج بوجہ حرکت کسی خلط کے جو موجی ہو خواہ بوجہ غلیان اور جوش بوجہ حرارت زائد کے یا بوجہ پڑنے سدہ کے پیدا ہوتا ہے کہ اوسوقت نفوذ قوت حس اور حرکت کا بمقدار طبعی نہیں ہو سکتا ہے اسوجہ سے بھی تشنج پیدا ہوتا ہے اور چونکہ قوت حس اور حرکت کا نفوذ ایک مقدار معین پر نہیں ہوتا اسی جہت سے اعضا کی حس اور حرکت بالکل معدوم نہیں ہوتی - خواہ کوئی ریح غلیظ منافذ روح دماغی میں ایسی محتبس ہو جاتی ہے جو صورت تشنج مذکورہ ہو کر صرع پیدا کر دے چنانچہ راے حکیم ارسطاطالیس کی یہی ہے کہ کبھی ایسی ریح بھی سبب عروض صرع کی ہوتی ہے - اگر دماغ میں کوئی خلط مانع نفوذ قوت حس و حرکت پیدا ہو اوسوقت دماغ میں باوجود اس کیفیت کے انقباض بھی پیدا ہوگا تاکہ دفع موذی کا بذریعہ اس انقباض کے کرے جیسا معدہ کا حال بروقت ہچکی اور متلی کے یہی ہوتا ہے - خواہ جیسے اختلاج بدن میں اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب دفع کسی مادے کا کسی عضو سے طبیعت کرتی ہے اسلیے کہ تقبض اور انعصار یہ دونوں حرکت گویا اصل کلی اور قاعدۂ عام ہیں ہر ایک عضو کے موذی کے دفع کرنے میں انکے ذریعہ سے کارروائی ہوتی ہے - دماغ میں اگر بغرض دفع موذی کے تقبض پیدا ہو پس ضرور ہے کہ اسکا تقبض اور کھچنا اور اعضا کے کھچنے کے برابر نہوگا اسلیے کہ یہ عضو اشرف ہے اور جو اعضا عصبانی ہیں سب میں کسی قدر اثر دماغ کے تقبض سے پہونچے گا پس جس وقت دماغ میں تقبض پیدا ہو اوسکے حرکات مختلف طور پر ہونگے - اور بتبعیت تقبض دماغ کے اعصاب میں چہرہ وغیرہ کے بھی تقبض پیدا ہوگا اور ان پٹھوں کے حرکات بھی مختلف پیدا ہونگے اور یہی سبب مریض کے مصروع ہونے یعنے گر پڑنے کا ہوتا ہے - اور بعد اس تقبض کے افاقہ اور سنبھل جانا مریض کا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ وہ خلط موذی بعد ان حرکات کے دفع ہو جاتی ہے خواہ وہ ریح موذی متحلل ہو جاتی ہے یا وہ شئ موذی کسی قسم کی ہو ایسی دفع ہو جاتی ہے کہ بالفعل اوسکی اذیت باقی نہیں رہی پھر جب اوسکی ایذا دہی ہوگی پھر یہی کیفیت طاری ہوگی - صرع میں جو تشنج اور اعضا کی طرف نازل ہوتا ہے اوسکا بھی سبب یہی ہے کہ جو مادہ دماغ میں پھر جاتا ہے خواہ جو اذیت دماغ کو امر خفی کے بالا سے پہونچتی ہے اوسکی

تبعیت سے پہونچتی ہی وہی ایذا لاحق ہوتی ہی اور اسی وجہ سے جو اعضا سے عصبانی اصل ابتدا مین دماغ کی شریک ہوتے ہین اور جو حال دماغ کے
تشنج اور تقبض وغیرہ مین ہوتا ہی وہی حال ان اعضا کا انہین عصبون سے ہوتا ہی اور آلات و اعضا جو ہر دماغ کے تابع ہین اور وہ دوسرے دماغ کی ایذا سے
انھین بھی ایذا پہونچتی ہی اور تیسرے ان اعضا مین بھی امتلا ایسی خلط سے ہو جاتی ہی جو دماغ سے دفع ہو کر اعضا سے مذکورہ تک پہونچتی ہی - اسلیے
کہ انکے مبادی کا عرض بڑھ جاتا ہی اور طول مین اون مبادی کے تقلص یعنے سمٹنا پیدا ہوتا ہی صرع مین ایسے وقت تشنج پیدا ہو کر اس اذیت کا دفع
حاصل ہوا اور یہ استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہو کر ایسا ہوتا ہی کیونکہ اندفاع بین اذیت کا ہی اسکی دلیل یہ ہی کہ ایسے وقت دماغ کو حرکت
ہی ہوتی ہی کہ خاص اپنے مقام سے کسی شی موذی کو دفع کر دے اور جو چیز سبب ایذا ہی اوسے الگ ہٹا دے اور دفع کر دینا کسی چیز کا بدون
انقباض اور انعصار یعنے بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہین ہوتا ہی - جو تشنج مادی ہوا اوسکو جہی پیدا ہونے سے نفع ہوتا ہی اور صرع
بھی تشنج مادی ہی پس (بحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے) نتیجہ یہ ہوگا کہ صرع کو بھی جہی سے نفع ہوگا - اور اسلام اگر مرض صرع مین پیدا
ہون اس مرض کو دفع کر دینگے اور صرع کے مادہ کو کم کر دیتے ہین - اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہی - اور مالیخولیا کا
انتقال بطرف صرع کے ہوتا ہی بعض لوگون نے ایسا خیال کیا ہی کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہی جو مادہ سے پیدا نہین ہوتی ہی اگر اوسکی یہ مراد ہی
کہ فقط بخارات خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہونچکر مرض صرع کا پیدا کرتی ہی اور کسی قسم کا مادہ دماغ مین پیدا نہین ہوتا البتہ
اس قول کے معنے صحیح ہین اور کچھ اصلیت ہو سکتی ہی اور اگر اوسکی مراد یہ ہی کہ فقط نفس مزاج ساذج یعنے فقط یہی سوء مزاج دماغ مین
پیدا ہو کر مرض صرع کو پیدا کرتا ہی - یہ بات محض بے وجہ اور بے اصل ہی - اسلیے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہی کہ دماغ اس سے تکلیف ہو گیا اور
اپنی کیفیت کی طرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہی اوسوقت لازم یہ ہوگا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہوا اور فورًا
زوال کیفیت مصروع کا نہو سکے حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ مصروع فورًا سنبھل جاتا ہی اور کیفیت ردی کا زوال دفعۃً ہو جاتا ہی اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ وجود سبب بھی دفعی ہی لازم نہین ہی اور وہ سوء مزاج جسکا یہ قائل مدعی ہی صرع کا سبب نہین ہو سکتا - اور اگر یہ
مزاج ساذج ایسا غالب ہو کہ اوسکے راسخ بشدت نہایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہونچے ایسی کیفیت نفس دماغ مین حاصل
نہین ہو سکتی بلکہ کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جگہہ سے دماغ تک پہونچتی ہی جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہی خواہ جوہر متحلل تولد ایسے
سوء مزاج کا نہین ہی - زبد یعنے کف منھہ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ حرکت نفس مین اضطراب
پیدا ہوتا ہی نہ اینکہ اختناق اور گھٹنا پیدا ہوا اور یہ اضطراب وہی ہی جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہی اور سکتہ مین بوجہ اختناق کے پیدا
ہوتا ہی اور بوجہ استکراہ نفس کے - اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ صرع اوس تشنج کو کہتے ہین جو خاص دماغ مین پیدا ہوا اور تشنج وہ صرع ہی جو خاص کر
کسی ایک عضو معین مین پائی جاوے - اور گویا کہ عطاس یعنے چھینک مین حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہی - اور گویا کہ صرع بڑی چھینک
خواہ عطاس کبیر کو کہتے ہین مگر فرق یہ ہی کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ مین بوجہ قوی ہونے قوت کے ہوتا ہی اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف
ہوتا ہی اور صرع مین دفع مادہ خواہ شی موذی کا جسطرح ممکن اور سہل ہوا اسی طرح اور اوسی طرف ہوتا ہی - اور یہ کہ بیانات سے یہ بھی
اچھی طرح دریافت ہوتا ہی کہ صرع اگر خاص جوہر دماغ مین ہو اوسکا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہوگا جس سے پیدائش ایک ریح کی ہوتی ہی
جو مجاری حس اور حرکت مین محتبس ہو جاے خواہ وہ لزوج البطن مقدم کو کسی قدر یہ ریح بھر دے یہ مادہ یا خون ہی جو غالب اور کثیر ہو
خواہ بلغم ہی یا سودا خواہ صفرا ہی مگر صفرا ہونا اس مادہ کا بہت کم ہوتا ہی اوسکی قلت کے بعد کم خون محض کا ہونا ہان وہ خون جسکا مزاج

وغیرہ نے بھی حکایت کی ہے اور شیخ نے خود بھی ملاحظہ کیا ہے کہ اکثر مصروع سکے پاؤں سکا اگر شیخ نے ایک پیر مرد [illegible] کہ وقت بھی یا اور دماغ کی
طرف چڑھتی تھی جسکے سبب سے اوسکے قلب اور [illegible] اخیر کو پہنچی صرع پیدا ہوتی تھی جالینوس لکھتا ہے کہ ایسے مریض کے ساق پر جب [illegible] باندھ کر
حرکت کو بند کرتے اور ترکیب [illegible] سے پہلے مرض میں آتی تھی اکثر تو یہی دیکھا کہ وہ مادہ رک گیا اور [illegible] پیدا ہوتی
- چنانچہ اسی صرع کے اقسام مشترکی میں عجائب امور کا ملاحظہ کیا ہے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض بیماروں کے ابہام پیر [illegible] واقع ہوا ہے اور کسی کی انگلی
واقع ہوا جہاں مادہ صرع صعود کرتا تھا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی - اور اسی قبیل سے ہے جس صرع کو بوجہ [illegible] کیڑے اوس
لانے جنہیں ہم [illegible] کہتے ہیں پیدا ہوتی ہے خواہ حسب القرع یعنی وہ کیڑے جنکو کدو دانہ کہتے ہیں عارض ہوتی ہے - ایک قسم کی مرگی ام الصبیان بچوں
کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے شاید اطبا اوسے صرع کے اقسام سے خارج سمجھینگے حالانکہ وہ اقسام صرع میں داخل ہے - مثل اسکے وہ بھی صرع ہے جسکا اختناق
رحم نام رکھتے ہیں - وہ اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ اگر عورت کا خون حیض بند ہو جاوے اور اپنے وقت مناسب پر بند ہو اور خون مذکور رک کر
متعفن ہو جاے خواہ اوسکی منی میں حبس پیدا ہو بوجہ ترک جماع کے اس حبس سے خون خواہ منی اوسکی رحم میں بند اور متعفن ہوکر ایک کیفیت سمی پیدا
کرتی ہے اور اوسکے حرکات او بخارات بطور مدد کے خواہ ہیم ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ اکثر اوقات وہی بخارات بطرف قلب اور دماغ کے
چڑھتے ہیں اور اوس عورت پر کیفیت صرع کی طاری ہوتی ہے - اسی طرح بعض مردوں کو بھی بوجہ ترک جماع وغیرہ یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے
کہ اونکے اوعیہ منی میں زیادہ مقدار منی کی یکجا ہو کر اور [illegible] کم اور [illegible] پیدا ہوکر مستحیل بطرف کیفیت سمی کے ہو جاتی ہے اوسوقت جو حال
عورت کا اوپر بیان ہوا اس مرد کا حال بھی ویسا ہوتا ہے - اسی طرح بعض عورات کو ایام حمل میں بھی صرع کا مرض عارض ہوتا ہے اور بعد وضع
حمل کے جب خون نفاس کا اخراج ہوا خوب [illegible] صرع زائل ہو جاتی ہے - بعض معتبرین نے ہمسے بیان کیا کہ اکثر صرع کی ابتدا [illegible]
ہوتی ہے اور بعض اقسام مرگی کے شاذ سے پیدا ہوتے ہیں - جو صرع معدہ اور مراق سے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ تخمہ کے جسکی نسبت سے [illegible]
سدہ پڑسے عارض ہو کہ اوسوقت بوجہ سدہ کے غذاے محمودہ ان تک نہیں پہونچتی ہے خواہ پہونچکر فاسد ہو جاتی ہے خواہ محمودہ پہونچکر
متعفن اور بند ہو جاتی ہے - اور بوجہ سدہ [illegible] کے چونکہ بخوبی قوت منضجہ کی رسائی نہیں ہوتی لہذا وہ غذاے محمودہ فاسد ہو جاتی ہے چونکہ
اکثر اسی وجہ سے قے بھی عارض ہوتی ہے اور طعام غیر منہضم برآمد ہوتا ہے - بہرحال صرع خواہ بشرکت کسی عضو کے ہو یا بلاشرکت عارض ہو پیدا
قریب اس مرض کا دماغ ہے خواہ بطن مقدم دماغ کا خواہ اور بطون ہمراہ بطن مقدم کے اسلیے کہ اول جو آفت معتد بہ اور واقعی پڑتی ہے
وہ حس بصر اور سماعت میں پڑتی ہے اور حرکات عضل وجہ اور جفن یعنے پلکوں کے عضلات میں نمودار ہوتی ہے اکثر تمام حواس اور اعضا متحرکہ آفت
رسیدہ ہونے میں شریک ہوتے ہیں - اسلیے کہ اگر مشارکت آفت میں جملہ بطون کو نہوتی فہم اور ادراک میں بطلان نہوتا اور تنفس کا ضرر متقدم
تشنج پر نہوتا جسکے بعد صرع واقع ہوتی ہے یعنے صرع میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ پہلے تشنج واقع ہو لیتا ہے اوسکے بعد مریض مصروع ہوکر گر پڑتا ہے اسلیے
کہ جب تشنج میں استحکام ہو لیتا ہے اوسی کے بعد صرع پیدا ہوتی ہے - پھر جب موذی دماغ سے دفع ہو جاتا ہے خواہ ریاح موذیہ کی تحلیل پیدا ہوتی افعال
حس اور حرکات بحال خود عود کرتے ہیں - اور کبھی منخرین خواہ ایک ہی نتھنے کی طرف سے بعینہ شئے موذی دفع ہوکر برآمد ہو جاتی ہے اور منہ
میں آجاتی ہے خواہ بطرف حلق کے ریزش اوسکی معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر صرع کا حدوث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہے - اوسکی وجہ یہ ہے
کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہے وہ رقیق ہوتا ہے - لیکن اوسمیں کثرت اتنی ہوتی ہے کہ بوجہ کثرت امتلا کے اذیت بطون دماغ کی پیدا ہوتی ہے کوئی
غلظت خواہ حرارت مادہ میں ایسی نہیں ہے جو اسقدر ایذا دہی کرے کہ اوس سے تشنج اور انقباض دماغی پیدا ہو کر [illegible]

پیدا ہونیکے دماغمین ہو اکثر عارض ہوتا ہی کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاعت مین یہ مرض لڑکونکو عارض ہوتا ہی- اور کبھی سن شروع کو پہونچکر
اوسوقت مصروع ہوتے ہین- اگر تدبیر صائب اونکے معالجہ مین ہو اکثر یہی ہی کہ مرض بالکل زائل ہوجاتا ہی ورنہ سن شباب تک باقی رہتا ہی مگر
واجب ہی کہ انکی نسبت ایسی تدبیر کا لحاظ کیا جاوے کہ قبل انبات یعنی پیدا ہونے بالون کے نکلنے کے خواہ قبل انزال یعنی برآمد ہونے ریش او زبیدت کے
یہ مرض اونکا زائل ہوجاوے جو لڑکے ایسے ہین کہ اونکے اطراف مین قروح اور دامل پیدا ہوتے ہون خواہ پھنسیان اونکے ہمیشہ بہا کرین اونسے
یہ مرض دور ہی رہتا یعنی اکثر انکو اس مرض کا ضرر نہ پہونچیگا کیونکہ رطوبات اونکے دفع ہوجاتے ہین دماغ کی اصل نہاد مین ایسی رطوبت ہی کہ اوسکے
حق مین یہی مددگار ہی کسی جانب سے اوسکا تنقیہ ہوتا رہے- کبھی یہ تنقیہ ادرار حیض اور نفاس سے ہوجاتا ہی اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اوسکا
ہوتا ہی- اور کبھی بعد ولادت بھی تنقیہ اس رطوبت کا نہین ہوتا ہی پھر اوسوقت عورت کو صرع عارض ہوتی ہی- اکثر جو صرع لڑکون کو عارض ہوتی ہی
اوسکا علاج آسان ہوتا ہی- اور کبھی بعد بلوغ کے خود بخود زائل ہوجاتی ہی بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہو جو مانع صرع کی معین ہو
یعنی جو رطوبت مادۂ مرض ہی اوسکی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج ترک رہے لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہیگا شبان
اور جوانون کو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہی- اگر جوانون کی صرع مین کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے ہو اور مرض دماغی ہو
یعنی بشرکت اعضاے دیگر نہو بلکہ خاص جوہر دماغ سے پیدا ہوا ہو یہ صرع لازم ہوتی ہی- اور اوسکا زوال تامرگ نہوگا اور نہایت درجہ
اثر دوا کا خواہ تمامت معالجہ کی انکی نسبت یہی ہی کہ مرض کی اذیت کسی قدر کم رہے خواہ اذیت صرع مین بطور اور دورنگ پیدا ہو- بقراط نے
حکم قطعی دیا ہی کہ تامرگ یہ صرع زائل نہوگی- مشائخ کو صرع بوجہ سدہ کے کمتر عارض ہوتی ہی- کبھی صرع کے اسباب مذکورۂ بالا کی اعانت کچھ اور قسم کے
اسباب خارجی بھی کرتے ہین مثلاً زیادہ خوری طعام اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کے خورش کا واقع ہونا خواہ دھوپ مین زیادہ چلنا پھرنا کہ
اوسکی جہت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہی یا نیند کہ یہ فعل انتشار مواد کو دونون جانب فوق اور تحت بدن سے منع کرکے اوپر کی طرف
حرکت دیتا ہی اور جماع کثیر بھی انھین اسباب معین مین داخل ہی- اور سکون اور خوش عیشی اور آرام طلبی اور ریاضت مین کمی بھی اسمین داخل
ہی- اگر انجا امتلاء بدن خواہ غذا پر ریاضت کا استعمال کرنا کہ اس جہت سے اخلاط مین تحرک بطرف تحلل ہونے کے پیدا ہوتا ہی- مگر یہ تحلل پورا اور تمام
نہین ہوتا ہی اور یہ تحریکات بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہی- منجملہ اسباب مذکورہ کے وہ امور ہین جو قلب کو ضعیف کردین جیسے خوف خواہ
دھمکی خواہ کوئی شخص زور سے چیخے اور یکبارگی چلاوے خواہ پانی کی آواز دریا سے مہیب سنائی دے- منجملہ اسباب مذکورہ کے صوم
اور فاقہ کشی اوس شخص کو جسکا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب مذکور ہوے ہین یہ اسباب بعید ہین کہ ایسے اسباب قریب کی پیدائش
ہوتی ہی اور وہ اسباب قریبہ موجب شرکت صرع کے ہوتے ہین- ہم ایسے اسباب کے ذکر کے واسطے جداگانہ ایک باب مقرر کرتے ہین کہ وہان
انکی تفصیل بخوبی کرینگے- بعض لوگ کہتے ہین کہ مصروع اگر بھیڑ کی کھال جو بعد ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز گرمی اوسکی باقی ہو
پہن لے اور پہن کر پانی مین اوترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسی طرح اگر شاخ گوسپند اور مُر اور حاشا کی دھونی مصروع کے
قریب دیجاوے اور ان چیزون کا دھوان اوسکے دماغ تک پہونچے فوراً دورہ واقع ہوگا- اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے ہوجاتا ہی
جسکی اذیت اور تکلیف مریض زیادہ اوٹھا رہا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہی
اور مادہ سوداوی کا انضاج کردیتی ہی- اور لرزہ قوی بھی صرع کو دور کردیتا ہی- اسلیے کہ لرزہ سے جو چیز دماغ مین چسپیدہ ہوتی ہی اوکھڑ
جاتی ہی اور مندفع ہوجاتی ہی اور جو فضول دماغی چسپان ہوتے ہین اونھین پریشان کردیتا ہی- اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہی وہ

ان رطوبات کو پریشان کر دیتا ہے۔ اور جسطرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہے اسی طرح صرع کا بھی انجام اکثر فالج کی طرف ہو جاتا ہے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے
کہ صرع بلغمی کے ہمراہ تمدد اور ارتعاش اور اضطراب اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بلغمی اس قدر کیفیت نہین ہو سکتا ہے کہ مجاری مین سدہ ڈالکر بالکل
بند کر دے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اوسمین کثافت زیادہ ہوتی ہے سدہ پورا ڈال دیتا ہے۔ اور بخوبی مجاری کو بند کرتا ہے اسی وجہ سے
اوس مادہ مین اضطراب پیدا نہین ہوتا ہے خواہ کم پیدا ہوتا ہے۔ بعض کی رائے برعکس اس رائے کے ہے وہ کہتے ہین جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو
مناسب یہی ہے کہ اوسکی مقدار قلیل ہو جیسے خلط سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہے اور مجاری مین نفوذ بھی اسکا کم ہو سکے۔ ہمارے نزدیک دونون قول
ایسے نہین ہین کہ انمین سے کسی ایک پر بھی یقین کرین۔ روفس حکیم نے یہ کہا ہے اگر بعض بعض کے سر مصروع کے پیدا ہونے دریافت ہوگا کہ مادہ
صرع کا متحلل ہو کر دفع ہو گیا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی۔ اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف فالج خواہ مالیخولیا کے ہوتا ہے مستعد
اور آمادہ صرع پر کون لوگ ہوتے ہین جن لوگون کے سن مین رطوبت ہے جیسے لڑکے خواہ جنکی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ
جو تخمہ مین گرفتار ہون اور جو لوگ ایسے بلاد مین رہتے ہین جہان جنوبی ہوا بکثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر مین بھر دیتی ہے اور نسوان اور
لڑکون مین صرع پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح جسکے بدن مین خون کم ہو اور رگین اوسکی تنگ ہون وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہین **علامات** کہتے ہین کہ مشترک
علامت مصروع کی یہ ہے کہ زبان اونکی زرد ہو اور رگین سبز ہون یعنے جو رگین زبان کے نیچے ہین وہ سبز ہون۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قبل عروض اس
مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہے۔ جو تغیر اسکے مزاج سے پیدا ہو یعنے وہ تغیر کسی امر خارجی کی طرف منسوب نہین ہوتا ہے خصوصاً جب
اس شخص پر غضب طاری ہو اور اوسکے شکم مین نفخ پیدا ہو اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان مین پیدا ہوتا ہے اور خوابہائے ردی خواہ
بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور جبن اور خبث نفس اور تنگی سینہ مین اور غضب اور بطالت۔ ہر ایک قسم اس مرض کے علاج پذیر نہین ہے
صرع موذی وہی ہے جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور قوی عارض ہو اور اسکے بعد سکون شدید پیدا جسمین زیادتی شدید ہو اور
ضیق نفس مین بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت کرینگے اگر امتحان اس امر کا منظور ہو کہ خاص سر مین مادہ مرض ہے
خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اوسوقت بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ سر مین گرانی ہر وقت یکسان موجود رہتی ہے۔ اور دوار اور
ظلمت آنکھ مین اور گرانی حواس مین اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی یکسان اور ہمیشہ رہتی ہے۔ اگر یہ علامات موجود
ہون اور انکے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عرض مین اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت بوقت
خلاء معدہ کے نہوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہو پس یقیناً مادہ مرض خاص
دماغی ہے۔ پھر اگر اعضائے عصبانی مین خواہ طحال یا جگر مین اور نہ کسی اطراف اور مفاصل مین کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شئے
بطرف سر کے کسی عضو سے چڑھتی ہوئی محسوس ہو اوسوقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ مین مادہ مرض پیدا ہوا ہے علامت
اوس صرع کی جو سہل الدفع اور آسان ہے یہ ہے کہ اوسکے اعراض اسلم اور بےخطر ہون اور مریض کی عقل بعد فراغ کے دورہ سے بہت جلد صحیح
ہو جاتی ہو اور جلد افاقہ ہو اور خجالت اور ندامت مریض کو اون حرکات بے اختیاری کو یاد کر کے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ مین اوس
سے سرزد ہوئے تھے اور اگر چھینک لانے والی چیزین خواہ اور مشمومات اوسے سونگھائے جائین افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزون سے
قے پیدا ہوتی ہے اگر اوسے دیجائین اسطرح پر کہ اوسکے حلق مین داخل کیجائین۔ خواہ اوسے قے عارض ہو خواہ نہو مگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہو جائے
وہ بھی صرع صعبت مین مبتلا نہوگا جو صرع صعب اور دشوار سے علاج پذیر ہوتی ہے۔ اوسکی علامت یہ ہے کہ عسر نفس اور اضطراب طویل اور اسکے بعد

جمود اور سکون بھی طولانی اور سونگھانے کی چیزون سے خواہ چھینک لانے والی دوا سے افاقہ کم پیدا ہوا ور اس قسم سے کثیر و دشوار تر ہین وہ
صرع ہے جسمین اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود و طبع طولانی نہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب مین طول نہو اور کمی ہو جس صرع کی علت بیج غلیظ
ایسی ہو جو دماغ مین پیدا ہوتی ہے - اوسکی شناخت یہ ہے کہ عین وقت نوبت مین خواہ قریب دورہ کے گرانی سر مین پیدا نہو بلکہ ایک قسم کی دوری
یعنے گونجنا اور تمدد پیدا ہو اور تشنج اوسمین بشدت نہین ہوتا - جس صرع کا سبب بلغم ہے اوسمین لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ
ہوتا ہے - اور بول مین ایک شئے مثل آبگینہ کے دکھائی دیتی ہے جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور رحمن اور فزع ایسی مرگی مین مریض پر زیادہ غالب ہوتا ہے
اور ترسناکی اور کسل اور ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہے - اور قے بلغمی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہے اور خون کے
رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہین - کبھی براہ سن اور بلد کے بھی استدلال مادہ بلغمی پر ہوتا ہے اور جو اسباب سابق مین تولید بلغم کے از قسم غذا وغیرہ
خواہ اور تدبیرات ہو چکے ہون وہ بھی اوسپر دلیل ہوتے ہین اور زیادہ سکون اور آرام سے زیادتی بلغم پر استدلال ہو سکتا ہے اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھ کا
بھی اوسپر دلیل ہو سکتا ہے اسی طرح اور سب علامات جو قانون عام مین مذکور ہو چکے اونسے شناخت صرع کے بلغمی ہونے پر کر سکتے ہین - پھر اگر بلغم خام اور
بارد ہوا اور اوسمین کسی قدر آمیزش خلط حار کی خواہ کسی قسم کی حرارت نہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور نیز تمام بدن کی گرانی بھی ہمراہ صرع
کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع مین خواہ مریض کے گر پڑنے مین ارتعاد اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف ہو جانا زیادہ
نظر آئے گا - یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور بد ہے جسکا مادہ بلغم شور اور محترق ہوتا ہے اوسمین سبات بہت کم اور برودت دماغ مین خفت اور
حرکات مین سلامت زیادہ ہوتی ہے - سوداوی صرع کی علامت بحسب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہے اگر سودا ایسا ہے کہ مثل خون سیاہ کے
خواہ تیز اور سوختہ ہے - خواہ ترش ایسا ہے کہ اگر ایک قطرہ اوسکا زمین پر گرے زمین مین جوش پیدا ہو بہر حال جس مریض کو صرع سوداوی
ان اقسام کا ہوا اوسکی طبیعت اختلاط ذہن سے خالی نہین ہوتی اور میلان اوسکی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہے گویا ایک قسم کا مالیخولیا
اوسے عارض ہے - اور بعد افاقہ کے بھی اوسکا ذہن صاف اور عقل صحیح اور درست نہین ہوتی ہے - سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور
آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہے - اور نتھنے کے خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو خلط سوداوی پیدا کرتی ہے
یہ علامات بھی موجود ہوتے ہین - پھر اگر سودا خون طبعی کا دُرد اور عکر ہوا اور اوسی کی وجہ سے صرع پیدا ہوئی ہو اوسوقت ہمراہ صرع کے
استرخا اور قلت کلام اور کسی قدر سکون اضطراب افعال مین بھی پایا جائے گا اور مریض کے افکار مین سکون اور نرمی ہوگی یعنے زیادہ
توحش افکار مین نہوگا اور اگر صفرائے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اور اسی کو سودائے حریف کہتے ہین - ایسے مریض
کے اختلاط عقل مین کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام بکثرت کرتا رہے گا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور بروقت دورے کے
گرنے مین اضطراب پیدا ہوگا اور خفت دورے مین ہوگی اور زوال اس حالت کا نہایت آسانی سے ہو جائے گا - یعنے دورے کا زوال آسان ہوگا
- اور کبھی اسکے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے - خصوصاً اگر سودا رقیق ہو زیادہ غلاظت اوسمین نہو - اور اگر سودائے دموی ہو یعنے خون سے پیدا ہو کر
سبب صرع کا ہوا ہے اوس مریض پر اکثر احوال مین ضحک پیدا ہوگا اور ہنستا رہے گا - ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادہ سوداوی کی اسطرح
کہ اوسکے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچانے ممکن ہے اسطرح پر کہ خون کے ثفل کو ملاحظہ کرے اگر دردیہ تہ نشین ہوتا ہے وہ سودائے
طبعی ہے - اور اگر شبیہ ثفل نبیذ کے ہو وہ سودائے محترق اور سوختہ ہے خواہ اوسمین خشونت ہو وہ کٹھا ہوتا ہے اور حلق مین خشونت پیدا کرتا ہے
اور چھیل ڈالتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہے خواہ ترش اور رقیق ہے اور کسی قدر کف خواہ اوسمین بھی

اوسمین ہوتی ہی سودا زمین پر گرنے سے جوش پیدا کرتا ہی خواہ غلیظ ہوتا ہی اور اوسمین رغوہ یعنے جھاگ نہین ہوتا ہی - علامت اوس صرع کی جسکا سبب مادہ
خونی ہی - اوسکی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ اگر جوش عروق صرع کا پیدا ہوا اور جوش کی حرکت سے فقط کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اسکا باعث نہو
اوسوقت رنگ بدن اور چہرہ کا چندان متغیر نہوگا اور نہ اوداج اور رگین اسقدر پھولین گی جو کثرت خون مین پھولتی ہین - اور کیفیت اختناق کی ایسی قبل
دورے کے خواہ قبل اوقات عروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہوگی سگر ثقل اور بلادت اور استرخا اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط یعنے حلق سے بلغم آنا
ہونا جیسا بلغمی مین ظاہر ہوتا ہی پیدا ہوگا لیکن اسمین کسی قدر گرمی بھی ہوگی اور آنکھون مین سرخی اور سر پر بخارات دموی چڑہین گے - اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے
صرع پیدا ہو علامات دموی مذکورہ بالا کے ساتھ سرخی رگونکی خون سے خصوصًا اوداج کا پہولنا اور قبل اس مرض کے ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی
ہوگی - اور جو صرع مادہ صفراوی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہی اور جب ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ ایذا اور کرب مین شدت ہوتی ہی
- اور تشنج کم ہوتا ہی اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات مین اضطراب زیادہ ہوتا ہی - صفراوی قی اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور
زردی آنکھون کی بھی اوسپر دلیل ہوتی ہی - جس صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہی - اوسکی علامت اختلاج فم معدہ خصوصًا اگر غذا مین تاخیر ہو
اور لرزنا اور رعشہ بدنی اور ہلنا زیادہ بروقت دورے کے اور چلانا اور چیخنا خصوصًا ابتدا مین جسوقت دورہ کی آمد ہوا اور روانی شکم اور
ادرار بول اور مذی اور منی کا زیادہ برآمد ہونا اور خفقان اور دوران سر بشدت اور دورہ صرع کا خفت ہوتا ہی خواہ بآسانی زوال اوسکا
ہوجاتا ہی اور دورہ سے نجات آسانی سے ہوجاتی ہی جسوقت استعمال قی کا کرین - و نیز دیگر حالات جو فساد معدہ پر دلیل ہین وہ بھی پیدا ہوتے ہین مادہ
صرع کی زیادتی اور کمی بسبب آلودگی اور صفائی معدہ کی ہوتی ہی - کبھی یہ صرع معدی بوجہ کثرت ادوار اور پے در پے واقع ہونے دورات کے
ہلاکت مریض کی پیدا کرتی ہی کبھی یہ صرع بوجہ زیادتی اوس مادہ کے پیدا ہوتی ہی جو معدہ مین بھرا ہوا ہی خواہ اوسکے بخارات زیادہ اوٹھکر
سر تک پہونچتے ہین اور یہ مادہ بلغمی ہوتا ہی اکثر اوقات بلغم صرف ہوتا ہی اور بیشتر اسمین اور کسی خلط کی بھی آمیزش ہوجاتی ہی بہرحال اگر بسبب کثرت
خلط معدہ کے صرع پیدا ہوا اوسکے علامات یہ ہین کہ اوقات امتلا مین خواہ اوقات تخمہ مین عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور گرسنگی کے
خواہ بروقت روانی شکم جو کسی غذا کی وجہ سے لاحق ہو صرع مین خفت پیدا ہوا اور تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو - پھر اگر یہ مادہ بلغمی مادہ صفراوی سے
آمیختہ ہو پیاس اور لہیب یعنے سوزش خواہ بھڑک اور لذع اور احتراق بھی عارض ہوگا اور اگر بلغم مین آمیزش خلط سوداوی کی ہوگی
کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہوگی اور مزہ منہہ کا ترش رہے گا اور فکر اور وسواس بھی پیدا ہوگا - تاہم علامات بلغم کے ہرحال مین غالب
ہون گے - ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہی کہ حرارت سے اوس خلط کے جو معدہ مین بھری ہوئی ہی صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار کے
اوسکے علامات یہ ہین - کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ مین پیدا ہوا اور جسوقت مادہ فم معدہ کو خالی پاے اوسوقت دورے کی شدت ظاہر
کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہوجاے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جاے - پھر اگر یہ خلط ردی صفراے
خالص ہو اوسکی شناخت اونھین دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوچکے اور بارہا اونکا ذکر ہوا ہی - اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہو اوسکی علامت
کھٹی ڈکار اور نفخ اور قراقر جو درد پیدا کرے اور دیر تک ٹھہرے اور اوسمین سکون دیر مین پیدا ہو اور مراق مین التہاب بھی عارض ہوگا
- اور کبھی اوسکے ہمراہ درمیان دونون شانون کے درد بھی اوٹھا کرتا ہی مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہی - اور
بدون ہضم طعام کے موقوف نہین ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جاے عود کرتا ہی - اور اگر کبھی بروقت خلاء معدہ کے یہ درد عارض ہو تو اکثر
بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت مین نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہوجاے گا آن بیمارون کو اکثر قی

تغیر منہ ضم طعام کی ہوتی ہے - اسلیے کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ انکی غذا بوجہ فساد کے اور نیز بوجہ بند ہونے راہون کے بجنسہ واپس آتی ہے - اسی طرح اگر
شرکت مین کبھی جو بخار مراق سے اوٹھکر صرع پیدا کرتا ہے صفراوی ہوتا ہے اور اوسکی شناخت بوجہ اوس التہاب کے ہوتی ہے جو ایسے بخار کے اوٹھنے
سے پیدا ہوتا ہے - اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دل تنگی کے ہو خواہ بطرف غشت یعنے نہ ماندگی یا عبث یعنے بیکار افعال
اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا - اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہین اوسکے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی نمایان ہوگا
اور جبن اور خبث نفس اور خوف بوجہ ظلمت اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا جس صرع کا سبب اور مادہ جگر مین ہوتا ہے خواہ تمام بدن مین ہو
اور سیر ہونا اور شعر یعنے بال اور جلد کی خشکی اور سوء خشکی خواہ ڈھیلا پن اور فربہی یا لاغری اور بکثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور نبض
اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال مین آچکی اور کیفیت تدبیرات سابقہ بھی دلالت کرے گی - اور جو شے مستفرغ ہوا کرتی تھی اوسکا
محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم مین رک جانا خواہ پسینا نہ برآمد ہونا اور اسی قبیل اور بھی امور اوس صرع پر دلیل ہوتے ہین - پھر اگر یہ شے محتبس
مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ مین سرخی اور موجبیت عرق کی پیدا ہوگی اور بروقت گرنے کے دورہ مین ہنستا ہوا گرے گا - اور اگر
یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اوسکی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہو سکتی ہے جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو ضرور ہے کہ احتباس حیض
خواہ احتباس منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہون گے مگر اس مرگی مین پہلے دورہ سے درد پیڑو کا خواہ درد دونون کش ران
جنہین گلاری کہتے ہین اور اطراف پشت کا درد اور رحم مین گرانی پیدا ہوگی - اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال کے
عارض ہو اوسکے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اوسکے ساتھ ہوگی اکثر اوقات مین جو صرع
بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعض اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہونچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اوسکی
علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ رتیلا خواہ شہد مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنک کا اثر پٹھے پر پہونچتا ہے صرع پیدا ہوتی ہے
- اور اگر یہ مادہ سمی باطن جسم مین ہو اور اوسکے بخارات اوٹھکر دماغ تک پہونچین اور صرع پیدا کرتے ہین اسطرح کہ اوسکی آنکھون کے سامنے تاریکی
سی پیدا ہوتی ہے اوسی جہت سے گر پڑتا ہے - اور یہ عضو جہان سے مادہ کے بخارات اوٹھتے ہون ہاتھ خواہ پشت خواہ عانہ ہو خواہ اوجھ
مین سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم جو صرع دیدان یعنے کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اوسمین سیلان لعاب اور دیدان کا گرنا
خواہ حب القرع یعنے کدودانہ کا اخراج ہوگا **بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہین** منجملہ اون اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہے
کہ ایسی ہوا مین منتقل ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہے جسطرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب مین وہ سبب ہے کہ ایسی ہوا مین
چلا جاے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو - جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بحد افراط ہو اور جماع بافراط
کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہے - کبھی بکثرت بارش باران اور ہواے شمالی اور جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دورے پر معین
ہوتا ہے - باد شمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہین کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد مین احتقان مواد ہوتا ہے اور تحلیل مواد
کو یہ ہوا مانع ہے - اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہین اور دماغ کو اخلاط سے پر کرتے ہین اور اخلاط مین قوت
پیدا کرکے اونہین پراگندہ کرتے ہین اسوجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہین - جاڑون کی فصل مین ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہے جیسے باد
شمالی سے بھی صرع ہیجان مین آتی ہے - اور خریف مین چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہین اسوجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہے - بلاد شمالی مین اگرچہ حدوث
مرض صرع کا کم ہوتا ہے مگر جب ہوتا ہے تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اسلیے کہ ان بلاد مین بدون پیدا ہونے سبب قوی کے صرع عارض

نہیں ہوتی ہے۔ ستو شوربہ انکے بھی اکثر اس مرض کی تحریک کرتے ہین۔ اور ایسی چیز حرکت کرنے والی چیزون کی طرف دیکھنا خواہ وہ حرکت دوری ہو
مثال اشیا کا اختلاط مثل لٹو اور چاک کمہار وغیرہ کے بھی جلد وشد مرض صرع پیدا کرتا ہے۔ اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم مین داخل ہے
اور زیادہ دیر تک حمام مین قبل ہضم غذا کے ٹھہرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا بھی ایسی چیزین ہین کہ استعمال جنکا خون بخارات اور ردی پیدا کرے
جیسے شراب کہنہ جنمین درد زیادہ ہو بھی اس مرض کیواسطے مضر ہے اور شراب تازہ جو ابھی اچھی طرح صاف نہوئی ہو اور کبھی
صاف نہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گزند اسکا پہونچے۔ اور نکرفس مین بالخاصیت یہ امر ہے اسی طرح مصروعین کو
چونکہ خون سوداوی پیدا کرتی ہے یہ اشہر کہ مصروع کو مضر ہے۔ ہان اگر کسی شے کے ساتھ جوان اسکو ملا کر استعمال کرین اور سونف اور
ہر طرف ہو جاتا ہے باقلا اور ترمس لیجیے لہسن چونکہ سر مین بخارات بھر دیتا ہے۔ اور ترمس سے کہ اسکی رطوبت سے جو
دماغین پیدا ہوکر بھر جاتا ہے۔ اور دودھ کا بھی ایسا ہی ضرر ہے اور اقسام حلاوی لیعنے مٹھائی خواہ حلوے اقسام جنکے سبب اور
زیادہ تر وہ حلوے مرغن جو غذا مین داخل ہین۔ اسی طرح جو چیز غلیظ اور نفاخ اور قبض پیدا کرنے والی اور سوء مزاج ہو اسی طرح جتنے کھانے
اور حریف ہین جیسے مرچ وغیرہ بسبب چونکہ اخلاط بدنی کو برانگیختہ کرتا ہے۔ اور اخلاط کو حرکت دیتا ہے وہ صرع کا محرک ہے اور اسی طرح تخمہ اور بدہضمی اور
بیش از حد خواہ آلام نفسانی جو قوی ہین۔ از قسم غم اور غضب اور خوف کے۔ ایضاً جو انفعالات اور اثر حواس ظاہری کو بقوت پہونچین مثلاً سبب آواز
آوازونکا سننا جیسے بادل گرجنے کی آواز خواہ طبل اور بڑے ڈھول کا بجانا خواہ شیر کا گرجنا اور جیسی آوازین جنکا پیدا ہو جیسے جھانجھ کی آواز اور
جو آوازین باریک اور سخت ہون جیسے کوا اڑنے کی چیل تنک بولتی ہے خواہ چکی کا زیادہ ہو جیسے کوا اڑکے پٹ کھولنے اور بند کرنے مین
آواز دیتے ہین۔ اسی طرح زیادہ روشن چیزونکا دیکھنا جیسے بجلی کو تڑپتے خواہ گرتے ہوئے دیکھیے خواہ جرم آفتاب کی طرف نظر کرے۔ اسی طرح
تیز اور تند ہوا کا اسکے بدن سے لگنا جیسے آندھی وغیرہ مین سامنے کھڑا رہے۔ کہ ان چیزون سے بھی صرع کو ہیجان ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر بہ جبر
امتلاء معدہ کی ریاضت کرے خواہ اس غرض سے کہ تحلیل مادہ امتلائی کی ہو جائے یا کوئی اور غرض ہو اس سے بھی صرع مین ہیجان ہوتا ہے۔ ایضاً
جماع بھی انھین چیزونمین داخل ہے جو صرع پیدا کرتی ہین۔ ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مین ایسی دوائین بہت سی لکھی ہین جو صرع پیدا کرتی ہین
اور جنکے ذریعہ سے آدمی کے مصروع ہونے کی شناخت بخوبی ہو جاتی ہے یہ ادویہ خانہ امراض راس مین تلاش کرنی چاہیین۔ مثلاً قنہ لیعنے بارزد کی دھونی
خواہ مر یا بکری کے سینگ کی۔ یا گھابن کرنے والے بکرے کی کلیجی کھانا اور اسکی خوشبو سونگھنا اس سے بھی صرع کی شناخت ہوتی ہے۔ اسی طرح
اگر مرکی نالکین ڈالین فوراً حال مریض مصروع کا دریافت ہو جائے گا علاج لڑکین مین جب صرع پیدا ہو اوسکا علاج ضروری یہ ہے
کہ غذا مرضعہ کی لطیف مائل بحرارت کیجائے اور اسکا بھی خیال رہے کہ اوس غذا سے کیموس جید بنے۔ اور جو چیز ایسا دودھ پیدا
کرتی ہے جسکی مائیت زیادہ ہے خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہے اوس سے پرہیز کرے اور اسکا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر
نہونے پائے اور نہ وہ حاملہ ہونے پائے یہ تدبیرات وہ ہین جو متعلق مرضعہ سے تھین۔ اور طفل مصروع کو ایسے مقامات مین نہ لے جائین
جہان دل تنگی اور دل گرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہان آوازین ہولناک ہون یا محسوسات مذکورہ
بالا کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیونکا جو چلا رہے ہون اور چیختے ہون اور
شور و غوغا برپا ہو جیسے بازار وغیرہ نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا چاہیے
ہے اور بدہضمی مین اسکا مبتلا ہونا مضر ہے۔ اور قبل کھانا کھلانے کسی قدر ریاضت بحسب حال برفق و نرمی کرائی جائے۔ اور بعد طعام

اور کیسی قسم کی کبوتر نہو اور سے کہ ان کی جاہیے پھر اگر اوسکے قوی متحمل استفراغ دوائی کے ہون جن اور بیہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہو جاتا ہو اور انکا
استعمال کرانا اچھا ہے جیسے گاوزبان اگر یارج العرق البیہ لے کر ان کو اوس میں بہت نفع کرتا ہی۔ اور گلقند جیسکی ساخت شکر خواہ شہد سے ہو اور نکے استعمال میں
رہنے اور ہر دو ا میں خواہ ادویہ اقسام سے منقیات کا سونگھنا ابھی مفید ہی اسلیے کہ سونگھنا اون چیزونکا جو آیندہ سطور مین لکھی جاتی ہین کبھی اسکی
نقط کا رہ جاتی ہی اور کسی طرح کی تدبیر کرو ماجت باقی نہیں رہتی جمیع اصناف کے مصروع کی عام تدبیر یہ ہی کہ غذا سے محمود جنمین
تر طیب ہو بحد مناسب استعمال کرین اور جو چیزین بافراط تر طیب پیدا کرتی ہین اونسے پرہیز کرین۔ اور سوء ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہین
اور حفظ کی یہ ہی کہ سیر ہو کر نہ کھائے بیشتر کا بھی کسی قدر اشتہا باقی ہو کھانے سے ہاتھ کھینچ لین جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی ہو بلا اسکی
پھر تین وقت کھاتا ہو اسکی غذا دینے کا طریقہ یہ ہی کہ تین مرتبہ دنکو اور تین مرتبہ شب کو اوسے غذا دیجاے مگر مجموع مقدار غذا کی اوقات
مذکورہ میں اس حساب سے تقسیم کیجاے کہ اوسکی لوری بھوک سے کم ہو مثلاً اگر شمار غذا کھاتا ہی دو بار کو چھہ وقت پر تقسیم کرین خواہ اس سے
کم وبیش اور شب کو ریاضت لطیف کراکے غذا دینی چاہیے۔ اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہی کہ اس سے دماغ کا امتلا زیادہ ہو جاتا ہی پھر اگر وہ ایسا
خوگر شراب کا ہو کہ بدون استعمال کے چارہ نہین ہی بنا چاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مرقق ہو اور مائل بقوصت جائز ہی اور نہایت واجب مضر
اونکو شراب بعد استحمام کے ہی اسی طرح بعد ایسی ورزش کے جو کہ ایک پہونچی ہو اوسکے بعد بھی شراب نہایت مضر ہی۔ انپر واجب ہی کہ اپنے سر کو ہمیشہ
حرارت مفرطہ اور برودت زائد سے بچاتے رہین اور زیادہ دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین مصروع پر یہ بھی واجب ہی کہ لحوم غلیظہ سے کلیۃً احتراز
کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے ہین اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپایے ہین اور قد اونکے بڑے ہین اون
سبکے لحوم سے پرہیز کرے اور چوزہ ہاے مرغ اور کبک اور تیہو اور گنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کرین۔ اور چکاوک اور گلد
اور سبز قبا اور آہو اور خر گوش کے لحوم سے غذا اختیار کرین۔ بعض اطبا نے یہ بھی کہا ہی کہ خنزیر صحرائی کا گوشت بہت نافع ہی مصروع
کے واسطے۔ اور گوشت گوسپند کی بھی شرح انکے واسطے کرتے ہین کہ اوسمین تجفیف زیادہ ہی اور ترطیب کم ہی۔ اور حلوے اور چکنی چکنی
چیزین انکے حق مین مضر ہین مصروع کو جمیع بقول اور سرد ترکاریان قطعاً چھوڑ دینی چاہیین خصوصاً کرفس کا ترک بہت ضرور ہی کہ اسمین
خاصیت ایسی ہی کہ صرع پیدا کرتی ہی پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی کا استعمال
کرے۔ بعض اطبا کاہوے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت اور اضطرار جائز جانتے ہین۔ مگر مجھے کچھہ خوب پسند نہین ہی۔ اسی طرح
کشنیز سبز کا بھی استعمال اچھا تجویز کیا گیا ہی۔ وجہ اوسکی یہ ہی کہ صعود بخارات کو بطرف سر مانع ہی مگر مین اسکو ناپسند کرتا ہون۔ اور اسکی
کثرت استعمال کو اور نکے حق مین برا جانتا ہون ہان اگر صرع دموی خواہ صفراوی ہو کچھہ مضائقہ نہین ہی سیقدر پانی مین ابالا ہوا
جسکی اصلاح روغن زیت اور مری وغیرہ سے کیجاے اور قبل غذا کے واسطے تلیین طبیعت کے استعمال کیا جاے البتہ جائز ہی بعد اسکے
از قسم بقول ایسی چیز ہی کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہی خصوصاً اگر شبت اور سداب انکے کھانے مین شریک ہو بہت نافع
ہو گا جتنے فواکہ رطب ہین اور اسی طرح جو فواکہ غلیظ ہین اونسے بھی احتراز واجب ہی تاہم بعض فواکہ جنمین قوت قبض کی زیادہ ہی
اگر قبل غذا کے بایں غرض کھلاے جائین کہ فم معدہ کو مضبوط کر دین تاکہ غذا کا انحدار نیچے کو ہو جاے اور طبیعت مین بالعرض نرمی
پیدا ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہو جاے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف اوزن
مستعمل ہون بہتر ہی جتنی غذا مین ثقیل اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلا گاجر وغیرہ کے ہین اونکا ترک بھی ضرور ہی اسی طرح

جو چیز عطر نفیس اور مبخر ہو مثل صندل کے تو انکا بخور بھی مصروع کو ایذا دیتی ہے اور فضول رطوبتی بطرف دماغ کے ایسے اوٹھاتی ہیں جو عفنیدہ دماغ کو گرفتار
پہونچاتا ہے اور اسکی بو [illegible] ہوتی ہے جس سے ایذا پہنچتی ہے مصروع کو سکی اور بیہوشی [illegible]
جن مقامات [illegible] اور امتلاء خفیف معدہ کا [illegible] بھی مضر ہے [illegible] غسل کرنا [illegible]
اکثر نہانا بھی مضر ہے - آب گرم سے نہانا اسلیے مضر ہے کہ اوس سے ابخرہ [illegible] پیدا ہوتا ہے اور سر [illegible]
پہونچتا ہے - اگر مصروع کے معدہ میں امتلاء طعام سے پیدا ہو تو [illegible] استعمال [illegible]
کہ جو غذا بیوست پیدا کرتی ہے اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہے خواہ اوس سے تبخیر کا اثر [illegible] زیادہ مبخر ہو اور [illegible]
کرے - شراب سے امتلاء معدہ بہت ہی مضر ہے ہان مقدار قلیل سے انبساط النفس اور تقویت روح کی حاصل ہوتی ہے [illegible]
ہوتا ہے اور امتلاء شراب سے مراد یہ ہے کہ پانی بکثرت نہ پلایا جاوے اسلیے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہے [illegible] قلیل [illegible]
مضر ہے - حاصل یہ ہے کہ جب زیادہ دیر تک سوئے گا ضرر ہوگا رات ہو یا دن خصوصاً اگر امتلاء معدہ کے وقت سوئے اور [illegible]
سے روح ضعیف ہو جاتی ہے اور تحلیل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہے - اسی وجہ سے دماغ میں بخارات بھر جاتے [illegible]
پہلے تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہے کہ جو جو چیزیں محرک صرع کی ہیں اونسے احتراز کرے اور اونکا بیان اوپر ہم کر چکے ہیں - اور سکون اور
آرام مصروع کے حق میں زیادہ مناسب اور اولی ہے - پھر اگر احیاناً حاجت ریاضت کی ہو بعد از انکے استفراغ اور تنقیہ [illegible]
بیان سابق ہو چکا ہے واجب ہے کہ استعمال ریاضت کا بوقت امتلاء معدہ اسقدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہونچے - اور [illegible]
ریاضت کے کسی قدر سستانے اور آرام لے - اور یہ بھی ضرور ہے کہ ریاضت اوسی قسم کی ہو جو [illegible] اور بدن [illegible]
ہونے کی حالت میں ہو سکتی ہے - اور جہان تک نرمی ریاضت میں ہو سکے اسکا لحاظ ضرور رہے - اور [illegible] زیادہ حرکت بھی نہ کرنی [illegible]
کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہوگا - اور بوقت حرکت [illegible] اعضاء اعالی کے اگر ممکن ہو اسافل کو حرکت دے - جو چیز [illegible]
مادہ عالی سے بطرف اسفل کے کرتی ہے - از انجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ پاؤن کو اوپر سے نیچے کی طرف ملتے ہوئے چلے آئیں - اور شروع مالش کا
قدمین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھردرے کپڑے سے اسقدر مالش کریں کہ جلد میں سرخی پیدا ہو جاوے اور بتدریج قدمین سے
اوترتے اوترتے پنڈلیوں تک اوتریں اور جب کپڑا جلد پر رگڑیں بہ نسبت اول کے دوبارہ زیادہ زور سے مالش کریں اور تا زمانہ اختتام
اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسی طرف کج اور خمیدہ نہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہیں کہ مشی کرے - مگر یہ بھی واجب ہے
کہ تا زمانہ ریاضت اکثر اوسے سانس لینے اور آرام کرنے کی مہلت دیں تا کہ تنفس اوسکا درست ہو جاوے اور اضطراب میں سکون پیدا ہو اور بعد
ازان اوسی مقام سے پھر ریاضت شروع کریں جہان سے چھوڑی تھی - جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہو جاوے اور کسی طرح سے اسکی
شناخت بھی ہو جاوے پھر اوسکے سر کے مالش کی اجازت دے سکتے ہیں تا کہ بذریعہ دلک کے تسخین سر میں پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جاوے
- محجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے گرم کرنے کے واسطے بہت مفید ہے - اور بعد از تنقیہ اور اسہال کے جب چند روز راحت
اور آرام کے اوپر گزر جائیں پھر حمام میں داخل کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہے - اور پچھنے انکے شراسیف کے نیچے لگائے جائیں اور سر کی تسخین کی
بھی تدبیر کو برابر بالا کریں - کبھی بروقت نوبت مصروع منہ میں ایک چیز گول مثل گرہ کے رکھ دیتے ہیں جو اوپر اور نیچے کے دانتوں کے بیچ میں
ٹھہر جاتی ہے تا کہ دانت سے دانت لڑ نہ جائیں اور زبان کے کٹ جانے کی بھی اس تدبیر سے حفاظت بخوبی ہوتی ہے - اگر کوئی گیند بالون کا

استعمال بذریعہ بیان بالا کرانا اچھا ہی اور نافع ہی۔ اسی طرح ایسے نقشہ استعمال تریاق اور غاریقون اور اسطوخودوس اور اسقولوفندریون اور ہلیلہ کا
مناسب ہی۔ اور مرسولات بیچ سے مع سماق کا اور روغن گل کے ہمراہ نقوعات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے۔ اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تو تبرید اور
ترطیب کی طرف توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ ... کے اور اگر صفرا سے محترق ہو اوسکا حکم صرع سوداوی کا ہی خواہ درمیان سوداوی
اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہین اونکے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہین شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی
ہی۔ اور بعض اطبا کی راے یہی ہی کہ وہ صفراوی ہوتی ہی اسی وجہ سے اوسکے علاج مین آبزن کی تجویز ہوتی ہی اور سعوطات بارد جو مرطب
بھی ہون اور اسی طرح دودہ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہی۔ اور اگر صبی کو مرض ام صبیان کا ہوتا ہی اوسکے
مرضعہ کے دودہ کی تبرید کیجاتی ہی۔ اور مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنی تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہی۔ مگر یہ تجویز بعض
اطبا کی نسبت ام صبیان کے شاید اسوجہ سے ہو کہ اوسے صرع صفراوی خواہ مانیا تجویز کرتا ہی مگر محققین اطبا کے نزدیک اس نام سے ام صبیان
مشہور نہین ہی۔ اور اگر بعض اعضا مین التوا اور خصوصاً تشنج پیدا ہو اوسوقت روغن اور آب نیم گرم سے مالش مفید ہوتی ہی اور اسی طرح
اچھی طرح عضو مذکور کو باکر سیدہا کرنا چاہیے۔ اگر صرع معدی ہو اوسوقت استفراغ عمدہ یہی ہی کہ شحم حنظل اور اسطوخودوس سے
تنقیہ کرائین اور سال کے اندر چند بار ہلیلہ کا استعمال کرین اور ہر ایک تنقیہ معدہ کے بعد تقویت معدہ کا التزام کرین اور سوا
ایسی غذا کے جو سریع الہضم اور جید الکیموس ہو اور کوئی غذا کا استعمال نکرین۔ اور یہ غذا بھی جسطور سے ہم امراض معدہ مین بیان
کرینگے استعمال کرین اور بعوض ہضم کے پیدا ہونے کی ہر طرح فکر کرین۔ اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیر تک رہنے دیا کرین۔ اور
جو قسم صرع کی بہ شدت گرسنگی کی عارض ہوتی ہی اوسکا علاج اوسی طور پر کرین جو باب صرع وغیرہ مین اوپر مذکور ہو چکا ہی۔ جو صرع کہ بوجہ
کسی شئی بخاری وغیرہ کے ایک عضو مین سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہی۔ اوسکی تدبیر یہ ہی کہ اوس عضو سے اوپر چاک نشتر وغیرہ سے کرین جسوقت
نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط خاص اوس عضو مین ہی اوسکا استفراغ خاص جسطور سے ممکن ہو کرین اگر قوت ادویہ کی اوس عضو تک
پہنچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈال کر ریم وغیرہ کی طرف سے اوس مادہ کو بہا دین مگر یہ تدبیر بروقت سکون اور فرو ہونے دورہ کے
کرنی چاہیے خواہ احتراق مادہ کا طلا ادویہ محرقہ سے جیسے ثافسیا اور سفر بیون وغیرہ کے کرین۔ اسی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم
مین تلاش کر سکتا ہی کبھی اوس عضو کے قرحہ ڈالنے مین اسقدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہی کہ بہت تیز اور سخت ادویہ جیسے ذراریح اور دیکھو
جیسے لوٹ مرسی کہتے ہین اور فضلہ باز اور بلادر کا استعمال ضرور ہوتا ہی۔ جو صرع تمام بدن کی معدہ بخارات کی وجہ سے پیدا ہو اوسکے
علاج مین بعض اطبا کا قول یہ ہی کہ اگر شریان سباتی کے قطع مین خوف نہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا باسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ
اور انقطاع روح کا خوف نہوتا کہ جسکے بعد سکتہ پیدا ہو جاتا ہی تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہ تھی۔ اور میرا قول یہ ہی کہ اگر
رگ سباتی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہی۔ اور اسوجہ سے ممکن نہین کہ اس پر جسارت کیجاے جو شرائین دماغ کی طرف چڑھتے ہین اونکے
قطع مین یہ خطرہ نہین ہی پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو۔ جمیع قواعد مذکورہ بالا کو بخوبی معلوم کر کے علاج مین صرع کے دست اندازی
کرنی چاہیے **فصل پانچوین سکتہ کے بیان مین** سکتہ کے یہ معنے ہین کہ اعضا حس و حرکت سے معطل اور بیکار ہو جائین اور وجہ
تعطل کی یہ ہوتی ہی کہ مجاری روح مین سدہ وغیرہ پڑ کے روح حساس کی آمد و شد کی راہ بند کر دے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ آلات
حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہو جائین خواہ ضعیف ہو جائین اور بہ آسانی تنفس نہو سکے بلکہ بروقت تنفس کے کف اور ... بھی

برآمد ہوا اور پھیپھڑوں پر رک رک کر سانس برآمد ہوا اور آواز ایسی نکلے جیسے گلو فشردہ خواہ دبے کی ہوتی ہے یہ سکتہ بہت سخت اور اس سے جان بری دشوار
ہوتی ہے اور اس سے دلالت ہوتی ہے کہ قوت محرکہ اعضاء النفس کی ضعیف ہو چکی ہے اس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہے کہ نہ سانس برآمد ہوا اور
نہ کف پیدا ہوا اور نہ غطیط یعنی آواز کا خرخرہ پیدا ہوا اور اگر آفت سادہ کی تنفس کو نہ پہونچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا ٹپکائی جاسکے
وہ اوتر سکے اور ناک کی طرف باہر نکل نہ آوے یہ قسم اگرچہ بہ نسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہے تاہم خطرہ عظیم سے خالی نہیں ہے بقراط کا
قول ہے کہ اگر سکتہ قوی ہو اوس سے نجات محال ہے اور اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہیں۔ یہ انسداد مجاری جو اس مرض میں ہوتا
ہے اوسکا وجود دو صورت سے خالی نہیں ہے۔ یا انضغاط کے ذریعے سے یا امتلا کی طرح سے۔ انطباق یعنے [illegible] ہوتا ہے کہ دماغ کو
کوئی ایسی شئ [illegible] پہونچے کہ [illegible] حرکت انقباضی دماغ میں پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ کو پہونچے [illegible] اوسکی وجہ سے قبض [illegible]
پیدا ہو لیکن اسکے کہ اوس شئ کی خواہ اوس کیفیت کی طبیعت میں [illegible] اور امتلا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ورم پیدا
کرتا ہو اور کبھی ورم پیدا نہیں کرتا ہے جو امتلا کہ مورم ایسا ہوتا ہے کہ اوس مقام خاص میں ایک مادہ ایسا حاصل ہوتا ہے کہ [illegible]
کے سدہ پڑ جاتا ہے اور مجاری کی انسداد [illegible] ہو جاتی ہے۔ ایسے امتلا سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہے صعب اور دشوار ہوتی ہے یہ مادہ
حارہ ہو خواہ بارد اور جو امتلا بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجب ہوتا ہے اوسکی کبھی یہ صورت ہے کہ یا نفس دماغ میں خواہ قریب آ سکے مجاری
روح دماغی میں ہوتا ہو۔ اور یہ خلط کبھی [illegible] دماغ میں [illegible] ہے یا خلط بلغمی ہے اور یہ خلط غالب ہے اور اکثر اوقات سبب انسداد
اور سکتہ کی ہوتی ہے۔ اور یہ [illegible] مجاری کی روح سے دماغ تک پہونچتا ہے اور اسکا [illegible] کثرت اغذیہ کے شراب اور [illegible]
کثرت امتلا کے اور کثرت خون سے کہ بند ہو جاوے [illegible] راہ نفوذ کی نہیں ملتی اور سینہ تنگ مختنق ہو جاتی ہے اور وہی کیفیت عارض ہوتی
ہو جو کیفیت دونوں رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہے کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہے۔ اسلیے کہ ایسے انسداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ
کی وجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے۔ یہ سب اقسام سکتہ کے اور اوسکے اسباب کی تفصیل ہے۔ کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہیں یعنے وہ
فالج عام جو دونوں جانب میں بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہوں اور کبھی سکتہ سے استرخا ہر ایک شق اور جانب کی مراد لیتے ہیں
جو اوس شق خاص میں واقع ہو اور کلام بقراط میں بھی ان معنوں کا استعمال وارد ہوا ہے۔ اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہے کہ مردے میں اور اوسکو زندہ میں
کسی طرح کا تفرقہ باقی نہیں رہتا ہے نہ اوسکی سانس چلتی ہے اور نہ اوسکی نبض میں حرکت ہوتی ہے اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہو سکتی ہے کہ یہ شخص زندہ
ہے یا مر گیا ہے ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم میں سکتہ کے دیکھا ہے یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی سانس رک گئی تھی اور نبض میں سقوط تمام پیدا ہو گیا تھا
شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہیں اونکی حیات کا سبب یہی ہے کہ حار غریزی اونکا زیادہ محتاج ترویح کا نہیں ہوتا اور نہ بخار دخانی کے دور
کرنے کی ضرورت ہوتی ہے از طرف حار غریزی کے کہ اوسکی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہوا اور یہ عدم احتیاج اس وجہ سے عارض
ہوتی ہے کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہے نہ اسقدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کر دے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویح اور نفض بخارات کے
باقی رہے۔ اسی واسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے مردے جنکی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو اونکے دفن میں تاخیر مستحب ہے جبتک
کہ اونکا حال حیات اور موت بخوبی منکشف نہو جاوے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہے کہ بہتر گھنٹے تک انتظار کریں۔ سکتہ کا انجام اور انحلال
بطرف فالج کے ہوتا ہے اسواسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونوں طرف نکر سکے گی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی ہوگی
طرف اوس مادہ کو گرا دے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہوگی اودھر گرا دے گی اور مجاری کے تنگ ہونے سے مادہ کو دفع کر کے دماغ اور

بطون دماغ سے دور ہٹا دے گی۔ کبھی شناخت اس بات کی کہ سدہ جو موجب سکتہ ہی بطلان دماغ کو شامل ہو اسطرح ہوتی ہی کہ اگر فقط سوجھ بوجھ باقی ہو
سکتہ ہوتا ہی جس متعلق مقدم دماغ سے ہی اور اسکا بطلان نہوتا خواہ وہ چیز جو اوس سے متعلق ہی اسکا بطلان ایسے سدے سے جو یہ امر جیسے کو نہین ہو نہین سکتا
تھا بقراط نے کہا ہی جس صحیح آدمی کو دفعتہً درد سر عارض ہو کر سکتہ ہو جاتا ہی ... تو وہ سات روز مین مر جاوے گا مگر اوسکو اسی بخار
اور سے تپ لاحق ہو کر اوسکے حیات کی امید کرسکتے ہین ... امید ہی کہ تحلیل سدہ کی ہو جاوے اور سکتہ زائل ہو جاوے
چاہیئے تا حضر ور ہی اکثر سکتہ اونھین لوگون کو عارض ہوتا ہی جنکے دانت نکل چکے ہین اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین رطوبت زائدہ
پہنچا ہو کوئی تدبیر مطلق کیا ہی خصوصاً اگر باوجود رطوبت کے بدن ... تھی ہو پھر اگر کسی حارہ مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی
دشواری واقع ہوگی اسلیئے کہ مضرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہین پہونچتی ہی اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب اور دشوار
ہوتا ہی اور ایسے سبب کے عروض سے یہ مزاج بعد بعید رکھتا ہی اور تحمل بھی نہین ہوتا ہی کمتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہی۔ فالج کا
مادہ جب بدن کے دونون جانب مین منتشر ہوتا ہی سکتہ پیدا ہوتا ہی جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہو جاتا ہی کسی شق مین بدن کے فالج پیدا کرتا ہی
۔ اکثر سبب مورث سکتہ دو نوع بطن موخر دماغ مین ہوتا ہی اگر ہمراہ سکتہ کے تپ بھی غالباً ورم بھی ضرور ہوگا جن لوگون کے خون مین غلبہ
سوداویت کا ہو اور احتیاج فصد کی اونھین زیادہ ہوتی ہی اور کثرت فصد سے اونھین نفع بین حاصل ہوتا ہی کبھی جب فصد کسی مقام
عصبی کی کھولی جاوے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہونچ جاتا ہی فوراً سکتہ اونھین عارض ہوتا ہی۔ اسی طرح استفراغ سکتہ دوری کے لیئے
استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہی اور تعجیلات عروض سکتہ کا بدورہ ایسی دواؤن کے استعمال سے اسلیئے ہوتا ہی کہ اخلاط جو پہلے
بھرے ہوے ہین اونھین قابلیت پیدا ہو جاتی ہی اور اسکی تفصیل کسی قدر کلیات اور کتاب دوم مین جہان ذکر ادویہ حارہ حادہ کا ہی
ہم کرچکے ہین اونھین مقامات مین دیکھنا چاہیئے علامات فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہی کہ مسکوت کی آواز مین غطیط پیدا ہوتی ہی
اور سانس مین اوسکے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہی۔ اور مسبوت یعنی جسکو سبات بوجہ برودت کے عارض ہوا اوسکو یہ باتین دفعتہً
عارض ہوتی ہی سکتہ مین اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنی پھولنا دو رگون کا اور دوار اور سدر اور تاریکی نظر اور
اختلاج تمام بدن مین عارض ہوتا ہی اور سوتے وقت دانت پیستا ہی اور کسل اور بدن کا بھاری رہتا ہی اور بول مریض سکتہ مین
زنگاری خواہ سیاہ برآمد ہوتا ہی اور اوسمین رسوب مثل نشارہ یعنی برادہ کے خواہ نخالے یعنی مثل سبوس کے ہوتے ہین۔ جو سکتہ
بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بمشارکت مادہ دفوف ہونے کسی عضو کے پیدا ہوا اوسکی شناخت اونھین قواعد سے جو بار بار امراض شرکی مین
مذکور ہوچکے ہو سکتی ہی۔ اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسی قدر تپ سے خالی نہین ہوتا ہی اور جو علامات اورام کے ہین وہ بھی مقدم سکتہ کے
ہوتے ہین۔ اور جو سکتہ بوجہ غلبہ خون کے ہو اوسپر غلبہ خون کے علامات جو مکرر مذکور ہوچکے دلالت کرینگے اور چہرہ مین سرخی اور دونون
آنکھین زیادہ سرخ ہونگی اور اوداج اور رگہاے گردن ممتلی اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہین گے اور فصد زمانہ دراز سے
نکھلی ہوگی اور جو چیزین مولد سودا ہون اونکا استعمال مرض سے پہلے ہوچکا ہوگا۔ اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہوا اوسپر سپیدی اور آنکھون کا رنگ
اور تھصون کی ترہی وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر بیجا مذکور ہوچکا۔ اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہوا اور تکرار عارض ہوتا ہو تو خوف
سکتہ ہی معالجات جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہوا اوسکا علاج یہی ہی کہ اس امر بادی اور خارجی کی تدبیر ایسی کرین
کہ برطرف ہو جاوے۔ اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوا اوسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیئے کہ جسکی شرکت سے پیدا ہوا ہی

کیجائے تاکہ پانچ دن یا ہفتہ تک نوبت پہونچے - اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثرودیطوس خواہ اثاناسیا اور انقردیا اور تخجیر نیا
اونکے حلق مین ٹپکایا جائے اور ادویہ مفردہ مثل جند بیدستر اکثیر الاستعمال ہمراہ ماء العسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک باقلا کے
پینے کی چیز مناسب اونکے واسطے تنہا ماء العسل یا اوسمین افادہ یا جلاب کا شربت کرکے مناسب ہے - پھر جب اونکو کسی قدر خفت پیدا ہو تو غرغرہ
اور عطوسات کا استعمال کیا جائے - اور پچھنے پس گردن اور نقرہ پر بھرے ہوے یا بلا شرط یعنے خالی لگائے جائین جیسا مادہ ہو اور گہوارہ میں
بٹھاکر اونکو بہ آسانی جھولانا چاہیے - اور بعد تین یا چار ہفتہ کے حمام کرانا چاہیے اور بعد حمام تمریخ ادہان گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ کلی کے
اونکے واسطے غرغرہ بہت مفید ہے کہ طبیخ حاشا اور زوفا اور فوتنج اور سعتر وغیرہ سرکہ مین جوش دے کر تھوڑا سا شہد ملا کر غرغرہ کرائین - خواہ
آب چقندر مین عاقرقرحا اور مویزج اور حاشا اور سماق جوش دین اور راس سے قوی تر یہ ہے کہ فلفل دار فلفل زنجبیل مویزج بورہ ارمنی
گل سرخ سماق کو کوفتہ کرکے سکنجبین مین آمیختہ کرکے شیاف طیار کرین اور انکا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ
زوفا اور مصطگی مین ملائین قریب اسی کے فائدہ مین اگر استعمال ہو سکے یہ بھی ہے کہ فلفل اور دار فلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال
نہایت مفید ہے کہ فوتنج اور مویزج اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا خواہ یکجا کرکے چبائین اور انمین گل سرخ بھی ملالین
اور سماق کا استعمال بہت ضرور ہے اور موج تدکی تنہا اس مرض کو زائل کر دیتی ہے اور اوسکی تاثیر بھی قوی ہے اگر ادہان حارہ سے جو قوی التاثیر
نہیان تدہین کرین کہ اونسے تقویت روح کی ہوتی ہے یعنے جو روح اعصاب مین ہے اونکو یہ روغن قوی کرین اور جو فضول بہت پرانے نہون
خواہ اونکی تحلیل مین کسی طرح کی درشتی نہونے پائے اونکو تحلیل کر دین - اسکا فائدہ بھی بہت ہے جیسے روغن سوسن اور اوسکے بعد روغن مرزنجوش
اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور اذخر خصوصاً ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس مین اعتماد ہے خصوصاً جب
ان ادہان مین کسی قدر اثر اور قوت زوفا اور حاشا اور سعتر وغیرہ کی بھی ہو سکتہ کے مریضون کی غذا بہ نسبت ارباب صرع کے زیادہ
لطیف ہونی چاہیے - رازی صاحب یہ ہے کہ انکو انکی غذا مین فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہے اور بعد کھانے
کے کسی مشروب کا استعمال انکے حق مین نہایت درجہ مضر ہے - اور جب رات کو کچھ کھانیکا قصد کرین اوس سے پہلے کسی قدر ریاضت خفیف
کر لینے مین کوئی مضائقہ نہین ہے اور جو اعضا مسترخی ہو گئے ہین اونکو کسی قدر حرکت دین اور جب غذا کہا چکین اوسکے بعد بہت جلد
سونیکا ارادہ نکرین بلکہ اتنا ٹھہرین کہ معدہ سے غذا اوتر جائے اور ہضم شروع ہو - اسلیے کہ حالت نوم مین بخارات غیر منہضم ایسے اوٹھین گے کہ غذا
ہضم سے باز رہے گی اور ہضم غذا صعود کو ایسے بخارات کے منع کرتا ہے بعض اطبا ایسے مریضا کے حق مین سعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہین اور زبیب
اور بادام اور انجیر زرد اور سائرین قسم اور سفوا کہ جنکا نقل انکے مناسب حال ہے بھی تجویز کرتے ہین اور شراب جدید انکو ناموافق ہے کہ اوسمین
فضول زیادہ ہوتے ہین اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہے اور دماغ تک اوسکا اثر جلد پہونچ جاتا ہے اور دماغ مین نرمی پیدا ہوتی ہے - بلکہ
اونکے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درکار ہے - مسکوت کو جب تپ عارض ہو اوسکی تدبیر مین توقف کرنا چاہیے
تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو جائے - اور بہتر گھنٹہ یعنے تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہے اگر اتنی دیر تک
توقف کے بعد حال بخوبی معلوم ہو جائے کہ یہ تپ بحرانی نہین ہے بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوئی ہے لیکن یہ بھی مہلک ہے یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ سکتہ اور فالج مین چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہو جاتے ہین اسی وجہ سے ادویہ مستفرغہ اسہال وغیرہ سے خاص طور
مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہے لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہے - یہ سب قوا اطبا اچھی طرح معلوم کرنے چاہیئین

فن دوسرا امراض عصب کے بیان مین

اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے مقالہ پہلا عصب یعنے پٹھہ کا محل نشو اور جگہ پیدائش اور اوسکی تقسیم اور شکل اور طبیعت اور تشریح یہ سب
امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب مین مذکور ہوچکا ہے ہم امراض عصب کا بیان یہان پر کرتے ہین - امراض عصب تین قسم کے ہوتے
ہین - امراض مزاجی - امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہے بہ نسبت عصب کے پٹھون کے افعال طبعی اور افعال حس
اور افعال حرکت تینو مین آفت پیدا ہوتی ہے - جو محرک سخت اور تند ہین اونمین احداث امراض عصب مین اتنا زیادہ دخل ہے کہ اور اعضا کے
امراض پیدا کرنے مین اتنا دخل اونکو نہین ہے اسلیے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہین محرک ضعیف کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کسی رسی کو پکڑ کے زور سے
کھینچنا خواہ کسی گران بار شی کو اوٹھانا اور اسی طرح جس حرکت مین تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو یہی مثال محرک قوی اور ضعیف
کی ہے - ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے و نیز ملمس کی نرمی اور سختی سے کرتے ہین اور دماغ کی مشارکت
اور فقرون کی شرکت جو عصب سے ہے اور جو اوجاع عصب مین پیدا ہوتے ہین و نیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہین اونسے بھی استدلال
کیا جاتا ہے - اکثر اور بیشتر وہ علامات جنکے ذریعہ سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے وہی ہین جو ضرر افعال اور تغیر ملمس سے تعلق رکھتے ہین
- اور جب عصب کے مرض مین یہ اشتباہ ہو کہ رطب ہے یا خشک ہے اوسکی شناخت کیفیت عروض سے کرتے ہین کہ اگر دفعۃً عارض ہوا ہے بے شک
رطب ہے اور عضو ماؤف کی کیفیت جذب رطوبات مین بھی ملاحظہ کرتے ہین خصوصًا روغن کو اگر جذب کرے بلاشک مرض یابس ہے بشرطیکہ
وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو اور بعد تنقیہ کے ریاضت کرنی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہے بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب
اور خاص اوسی عضو کے ہو جیسے کلیات مین بیان ہوچکا اعصاب کے تنقیہ مین جو حاجت بنظر تبدیل مزاج کے ہوتی ہے پس اکثر کل مادہ کے استفراغ
کی ضرورت اوسی وقت ہوتی ہے اگر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے اوپر یہ مستفرغ قوی دوائین ہین جیسے شحم حنظل اور خربق وغیرہ خصوصًا خربق
سپید کے ذریعہ سے جب قے کرائی جاے - اور فربیون اور اشق اور سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہین - اور استفراغ
لطیف واسطے بلغم کے حمام یابس سے اور ریاضت معتدل سے ہوتا ہے جو اوس عصب کے مزاج کو بدل دین اونکا ذکر دماغ کی بحث امراض مین
ہوچکا خصوصًا جو چیز کہ اونمین دہنیت ہے خواہ وہ خود دہن کے اقسام سے ہین - اور اگر چربی کا استعمال کیا جاے سباع اور درندہ
جانورون کی چربی مفید ہوگی اور روغن ہاے گرم کا حکم یعنے دردہ جسے ہندی مین (تل چٹ) کہتے ہین جیسے عکر زیت خواہ عکر روغن
بان کہ یہ سب امراض بارد عصب کے مناسب ہین اور اوسکی صلابت کو نرم کردینگے - روغن قسط اور روغن حنظل قوی جسکو لسکھا
کہتے ہین امراض بارد عصبانیہ کے واسطے خصوصیت رکھتا ہے لبدان اور دیکے نطول اور عصارات بحسب مزاج کے مفید ہین مگر ان کے
قوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہے اور مبالغہ اور اہتمام زائد ان امراض کی تدبیر مین یہی کرنا چاہیے یعنے نفوذ مفاذ کا زیادہ ہو خواہ بذریعہ
تحلیل کے خواہ تفتیح مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر امراض عصب مین بالقصد علاج کے موخر دماغ جو منبت اعصاب ہے اوسی کا قصد
کیا جاتا ہے سواے اوس مرض کے جو چہرہ مین ہو اسکے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہے اوسکا قصد کیا جاتا ہے عصب کو بہت سی
چیزین مضر ہین - اور بہت سی چیزین مفید بھی ہین - اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویہ مفردہ مین ہم کرچکے ہین اور انکا اعتبار
اوسکے خاص احوال اور امراض مین کیا جاتا ہے جو عصب سے متعلق ہون - جو چیزین مقوی اعصاب ہین مشروبات مین انکی مثال جیسے

مسح مربی اور جند بیدستر اب حب الصنوبر دماغ خرگوش صحرائی بریان اسطوخودوس خاص کر مقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط اسطوخودوس کی
ایک درہم گولی بنا کر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کریں - اور ریاضت بدنیہ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہے - اور ادہان حارہ کی مالش بھی
مفید عصب کو ہے مضرات جیسے جماع بحد افراط اور کثرت کے اور امتلاء معدہ پر سونا اور بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی - اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا
اور سکر اور شراب کثیر اسلیے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہے - اور چونکہ استحالہ اوسکا طبیعت خل اور سرکہ کی طرف ہوتا ہے برودت پیدا کر کے
مزاج عصب کی منافی ہوتی ہے - اسی طرح جو شئے ترش اور نفاخ ہو اور بقوت مبرد ہو وہ بھی مضر ہے اور کثرت وضو کی بھی ضرر کرتی ہے - ہمارا ارادہ
یہ ہے کہ اس مقالہ مین وہ امراض عصب کے بیان کریں جو مزاجی اور سددی ہون - اور جو اورام اور قروح اعصاب مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان
کتاب چہارم مین کیا جاوے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد عصب کو اسی وجہ مضر ہے کہ اوسکو ہضم رطوبات سے عاجز کر دیتا ہے اور سبب
ہضم رطوبات نہو ویسی ہی خام بلا نضج باقی رہتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عاقرقرحا مقوی عصب ہے اور اسمین تسخین پیدا کرتی ہے اور اس
تنقیہ فضول عصب بھی کرتی ہے **فصل پہلی** فالج اور استرخا کا بیان لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلا قید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہے اور کبھی تخصیص
بطور تحقیق ہوتا ہے مطلق فالج سے مراد استرخا کسی عضو کا ہوتا ہے کسی جانب مین خواہ طرفین مین اور مخصوص فالج وہی ہے کہ ایک جانب
مین بدن کے سر سے پاؤن تک جتنے اعضا طولاً واقع ہین سب مین استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہے کہ اوسکی
ابتدا گردن سے ہو اور چہرہ اور سر مین کچھ آفت نہ پہونچے اور وہ دونون صحیح ہون اور ایک وہ قسم ہے کہ اوسمین سر یا کوئی آفت سے محفوظ نہو اور
زبان عرب اور اونکے محاورہ مین لفظ فالج کے یہی معنے ہین جو کچھ بیان کیے اسلیے کہ لفظ فالج کا مشتق فلج سے ہے اور اوسکے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف
کرنے کے ہین جب فالج کے معنے مطلق استرخا کے مراد ہون کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہے کہ وہ دونون شق بدن کے عام ہو سواے اون
اعضاے سر کے کہ اگر اونمین بھی آفت ہوتی ہے پھر سکتہ مین اور اسمین کچھ فرق نہ باقی رہتا - اسی طرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہے کہ ایک
ہی انگلی بے حس ہو جاوے - یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حس اور حرکت کا بطلان اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہونچنا
بطرف اعضا کے بند ہو جاوے خواہ پہونچنا روح کا بند نہو مگر اوس عضو مین ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کر سکے اور فساد مزاج عضو کا
کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہے - اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہو جاتا ہے خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو مین پیدا ہوتا ہے
لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو مین ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجہ غایت نہو گی جیسے ارباب ذبول اور مدقوقین کی کیفیت
مشاہدہ مین آتی ہے کہ باوجودیکہ حرارت اونکے اعضاے اصلی مین بدرجہ نہایت ہوتی ہے تاہم اونکی حس اور حرکت باطل نہین ہوتی - اور یہی صورت
غلبہ یبوست کی بھی ہے کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہین ہوتی - ہان غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج مین کسی عضو کے ہو
اکثر مانع حس و حرکت ہوگا اور یہ بات از روے دلیل کے بھی چندان بعید نہین ہے اسلیے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہے - اور روح مین تخدیر
پیدا کرتی ہے - اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب المزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی ہے باینوجہ مانع حس و حرکت ہوگی اگرچہ ضد مزاج روح کی
نہین ہے - اب یہ امر محقق ہو گیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبہ برودت اور رطوبت سازجہ کا ہے جو بلا مادہ ہو - مگر ایسی برودت
اور رطوبت کے ضرر کی تلافی مین فقط تسخین کافی ہوتی ہے - اور شاید یہ برودت اور رطوبت سازج تمام بدن مین عام نہین ہوتی خواہ شق
واحد مین ہو اور دوسری جانب مین نہو - بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہوگی فقط ایک ہی عضو مین پیدا ہوگی - گمان غالب یہ ہے
کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ احتباس روح کا ہو جاوے - اور احتباس روح بسبب انسداد اور افتراق مسام کے

اور بند ہو جانے اون مسامات کے ہوتا ہے جنکی راہ سے روح بطرف اعضا کے پہونچتی ہے اور منشا اس انسداد کا قطع یا کٹ جانا ہوتا ہے پھر انسداد کبھی بطریق
انقباض مسام کے ہوتا ہے اور کبھی اسطرح پر کہ خلط آکر مسامات مین راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہے - اور کبھی دونون باتین جمع ہو جاتی ہین اور
یہ اجتماع ورم مین پیدا ہوتا ہے - پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد و شد روح کا اعضا سے کرتا ہے یہی ہے کہ انقباض مسام مین پیدا ہو اور
امتلا مادہ مسامات مین ہو جاے خواہ ورم اور تحلل قرحہ عارض ہو - اگر انسداد آمد و شد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو دماغ کے اوپر کی جانب
پیدا ہو اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس و حرکت عارض ہوتا ہے وہ ایک امر عارضی ہے - اور فقط بندش کے کھل جانے سے اسکا زوال ہو جاتا ہے
اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہین ہوتی ہے - اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکور بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہے جیسے بہ نسبت
ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات مین پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسی طرف جھک جائین اور زائل ہو جائین یا کسی ایک جانب کے فقرات ٹوٹ
جائین داہنی طرف کے خواہ بائین جانب کے پس اسی وجہ سے اوس عصب مین انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلتا ہے مگر یہ انضغاط بطور
تمدید کے پیدا ہوگا نہ یہ کہ ضغطہ پیدا ہو اسلیے کہ فقرون کے ملنے کی صورت یہ ہے کہ دونون طرف پیش اور پس مخارج عصب پر نہین ہین کیونکہ مخارج عصب
جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا جہت پیش اور پس سے نہین ہین - کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہو جانے جوہر عضو کے پیدا ہوتا ہے - جو امتلا سے سادہ
یعنے مانع نفوذ روح ہے اوسکا وجود بوجہ ایسے مواد رطب اور سیال کے ہوتا ہے جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہے اور اوسکے بھیگنے اور تر ہونے
کے بعد یہ مادہ شگافون مین عصب کے جاری ہوتا ہے خواہ مبادی اعصاب مین اور اعصاب کے شعبون مین پہونچ کر ٹھہر جاتا ہے اور جس راہ سے روح کی
آمد و رفت ہے اوسے بند کر دیتا ہے ورم کا حال بھی ایسا ہی ہے کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنے مقام روئیدگی مین پٹھون کے عارض ہو خواہ
جو شعبہ اعصاب کے ہین اونمین پیدا ہو اس جہت سے منافذ بند ہو جائین - پٹھہ کے کٹ جانے کی کیفیت ہے جو پٹھہ طول مین قطع ہو جاے
اوس سے کسی طرح کا ضرر حس اور حرکت کو نہین پہونچتا اور اگر عرض مین عصب مقطوع ہو حس و حرکت کو مانع ہوگا اونھین اعضا کی جو کسی
شق مین جسم کے واقع ہین اور اون اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور لیف مقطوع کے ہین اونھین مجاری کے ماوف
ہونے سے حس و حرکت باطل ہو گئی - اب اس جگہہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نخاع کا حال دو حصون مین منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہے اگرچہ حس کو
تمیز اس انقسام کی نہین ہے - اور کیونکہ تقسیم نخاع کی دو حصون مین نہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونون قسم سے اوگتا ہے اور شئی واحد کے
دو منبت نہین ہو سکتے - اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوے پھر کیا بعید ہے کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کسی استعداد قبول مادہ مرض کے
طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو ضعیف ہو خواہ اوسمین قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو اوسی طرف مادہ کو
گرا دے اور اسی طرح یہ بھی کچھہ بعید نہین کہ صدمہ ضربہ اور سقطہ کا ایک شعبہ مین نخاع کے پہونچے - خواہ جو شعبہ اوس حصہ سے دماغ کے متصل
اور قریب ہو جدھر فضلہ دماغی مجتمع ہے اور بوجہ اس قرب کے اوسی شعبہ کی طرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے - عاقل کو سزاوار نہین ہے
کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق بدن مین خیال کر کے تعجب کرے اور اس لیے کہ طبیعت کو بافرمان اپنے خالق تعالے شانہ کے ایسی قدرت
ہے کہ اس سے باریک تر امور مین تمیز اور امتیاز کر لیتی ہے اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات مین از قسم تصرفات طبیعیہ کے ہم نے بیان
کیے ہین خصوصًا او وے جو مختلف التاثیر مین جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہے بخوبی یاد ہون وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب مین سوا
دوسری جانب کے متعجب نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر مادۂ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبۂ حرارت کے اونھین اطراف پر گرتا ہے
خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے از قسم خوف یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر

عارض ہو جس مین عصب زیادہ کوفتہ نہو جائے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہی - اور اگر زیادہ کوفتہ ہو جاے امید صحت کی نہین ہوتی - اور جس قسم مین امید
صحت کی ہو ابتدا مین اوسکا علاج فصد سے کرنا چاہیے - اور انبساط مادۂ فالج کا بطرف سکتہ کے اور مادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل مین ہم
بیان کر چکے علامات جو فالج بوجہ التواے عصب خواہ سقطہ اور ضربہ یا قطع عصب کے ہو اوسپر دلالت سبب کی یہی ہی کہ دفعتہً عارض ہوتا ہی - اور
کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہین ہوا ہی بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہی - اور
اگر سبب ورم گرم سے فالج عارض ہوا اوسکی علامت یہ ہی کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہوگی - اور اگر ورم صلب سوداوی سے ہو لامسہ سے
دریافت ہوگا اور عصب مین ایک سختگی بخوبی محسوس ہوگی اور اگر وہ قبل از عروض فالج کے پیدا ہو لیکن اکثر یہ بعد ضربہ اور سقطہ اور التوا
اور ورم حار کے ہوتا ہی - اور اگر ورم رخو اور نرم سے عارض ہوا ہی اوسپر استدلال شاق اور دشوار ہی - لیکن جمیع احوال مین یہ فالج
خفیف درد اور خدر اور تپ نرم سے خالی نہین ہوتا اور جب زیادہ حرکات خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہی کبھی سستی ورم مین پیدا
ہوتی ہی - اور دفعتہً ایسا فالج عارض نہین ہوتا ہی - اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی ہی کہ بیمار کو بوقت ارادہ حرکت کے اوسی
مقام متورم مین ایک مانع حرکت کا دفعتہً محسوس ہوتا ہی - جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش اور کھلی ہوئی کے پیدا ہو مریض کو احساس سبب کا
بخوبی عضو مفلوج مین ہوتا ہی - اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہو اوسپر دلیل یہ ہی کہ اگر بہ تکلف خود بیمار اوس عضو مین قبض پیدا
کرے یا کوئی اور قبض پیدا کرے پھر اوس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہی اور اعضا بدن کے
اسقدر نرم نہین ہوتے جیسے فالج مطلق مین نرم ہوتے ہین اور اگر مادہ فالج مین خون بھی داخل ہی اوداج کی سرخی اور عروق اور چشم کی
کیفیت اوسپر دلیل ہوگی اور نبض مین بھی امتلا زائد پایا جائے گا اور سب دلائل کثرت خون کے جو کہ مذکور ہو چکے موجود ہون گے
اگر مادۂ رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی رنگ کی اور ترہل اوسپر دلیل ہوگا اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے بعد فالج عارض
ہوا اوسپر خود یہی امراض دلیل ہون گے - اور اگر سبب فالج کا سوء مزاج ساذج بلا مادہ ہی بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعتہً عارض ہوگا
اور نہ اور علامات مادی اوسوقت پائے جائین گے اور بذریعہ لمس کے اوسپر حکم قطعی کرین گے خواہ اور اسباب موثرہ جو عضو خاص مین موجود
ہون گے اونسے استدلال کیا جائے گا - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر لڑکا پیشاب سبز رنگ کرے یہ رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہی معالجات
واجب ہی کہ پانچون امراض عصب یعنے خدر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج مین قصد اصلاح موخر دماغ کا رہے اور بعجلت استعمال
ادویہ قوی کا اوائل مرض مین نکرنا چاہیے یعنے چہارم اور ہفتم تک قوی دوا کے استعمال مین تاخیر مناسب ہی اور اگر مرض قوی ہو روز
چہاردہم تک بھی تاخیر مناسب ہی اور اس زمانہ مین اقتصار ادویہ ملطفہ پر جیسے ملیکو حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ مین
[illegible] ہی - اور بعد اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفرغات قوی کے کرین - غذائی تدبیر یہ ہی کہ اوائل مین اس مرض کے مفلوج کو
ماء الشعیر اور ماء العسل دو دن خواہ تین دن دینا چاہیے - اور اگر قوت متحمل ہو تو چہاردہم تک اسی پر اکتفا کرین اور اگر تحمل دشوار ہو
سبک اور خفیف گوشت طائر و مچھلی کھلائین اور بھوکا رکھنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے اور خشک غذا پر زیادہ مداومت کرین اور بعد
غذا کے پیاسا دیر تک رکھین اور بعض مریض کیا رستہ نقل کرنا بالخاصیت انکو مفید ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ پانی اسکے حق مین شراب سے
زیادہ بہتر ہی اسلیے کہ شراب کا نفوذ اعصاب مین زیادہ ہوتا ہی اور زیادہ مقدار شراب کی بہ تغیر ترشی ہو کر مزاج سرکہ کا پیدا کرتی ہی اور
سرکہ اعصاب کو سب چیزون سے زیادہ مضر ہی جو فالج بوجہ التوا اور انضغاط کے عارض ہو اوسکا علاج جیسا ہم بیان التوا مین آئندہ

اوراق مین لکھتے ہین کرنا چاہیے۔ اور اگر بوجہ ضربہ اور سقطہ کے فالج پیدا ہوا ہو اوسکا علاج دشوار ہے اور بہرحال بروقت معالجہ کے اسکا خیال کرنا چاہیے
کہ اس چوٹ سے التوا حادث ہوا یا ورم۔ خواہ جذب مادہ کسی مقام خاص مین ہو گیا ہے۔ اور جو ضرر ثابت ہوا وسی کا علاج کرنا چاہیے جیسا اوسکا
علاج واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج مین دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھین اور جہان سے اوس پٹھے کا مبدا ہے جو اس
عضو مفلوج تک آیا ہے اوسی مبدا پر دوا لگائین۔ اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہین ہوتا کہ اوسکا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو
البتہ منابت اعصاب یعنے جہان سے یہ پٹھے اوگے ہین اون مقامات پر دوا لگانا مفید ہے کیسی ہی دوا کیون نہو خواہ مقصود اس سے ورم کو
منع کرنا ہو خواہ ارخا اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو۔ اور بیشتر قریب بعضو ضرب رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور
ستور م کے جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ خون کو دوسری طرف جذب کرلین خواہ ظاہر بدن کی طرف خون نکل آوے اگر
سبب فالج کا استرخا عصب ہوا ور فالج حقیقی یہی ہے اوسکا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہو چکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق
مذکورہ بالا جو مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ مین گذر چکے ہین کرین اور کچھ زیادتی اور کمی اوسمین جائز نہین ہے سب سے زیادہ نافع اونکے
مادہ کے استفراغ کے واسطے حب فربیون اور حب بیارستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ترمس ہے اور خربق سپید کا جرم خواہ عصارہ
صولی اوسکا اثر بھگونے کے ذریعہ سے شریک کرین۔ اسی طرح تمام مقئیات مفلوج کو نافع ہین اور کبھی اوسکے علاج مین تدریج کرتے ہین کہ رفتہ
رفتہ ایک دانگ تریاق سے شروع کرکے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہین مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نہ دینی چاہیے۔ اور کبھی کندر مقشر
اور شکر بھی تریاق مین شریک کرتے ہین اور کبھی سکبینج اور جاوشیر مسلم شراب العسل مین بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہین اور یہ دوا انکو زیادہ
نافع ہے اور واجب ہے کہ حقنہ ہاے قوی سے اونکا تنقیہ کیا جاے اور شیافات قوی کا حمول کرین اور اونکے مواد کا امالہ بطرف اسفل حسب
ممکن ہو کیا جاے۔ اور فقرات پر تمریخ ادہان قویہ کی بھی ضرور ہے اور مروخات حارہ از قسم ادہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ
ملتے ملتے سرخی جلد مین پیدا ہو اور اونکا ذکر مکرر ہو چکا ہے خصوصًا یہ مالش اوسوقت پر ضرور ہے جب جس مین بطلان واقع ہوا ہو۔ اور بیخ سوسن
نہایت عمدہ دوا ہے اور سرخی اسطرح جلد مین پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہو جاے۔ اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگاے
جائین اور بلاشرط ہون یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت بعد استفراغ مادہ کے ہے تاکہ عضل مین تسخین پیدا ہو جاے۔ اور کبھی پچھنے
باشرط کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہین کہ منھہ اونکے تنگ ہون اور بہت سی آگ مین گرم کیے جائین اور زیادہ زور سے چوسنا
چاہیے۔ اور بعد چوسنے کے جھٹ پٹ چھوڑ لینا چاہیے اور جب استعمال محجمہ کا ہو چاہیے کہ مختلف مقامات مین وضع محاجم کیا جاے اگر استرخا
مقامات کثیرہ مین ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہون اور اگر زیادہ مقامات مین استرخا ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا
اور بعد پچھنے اوکھاڑنے کے زفت رومی اور صمغ صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حارہ جنسے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آرد شیلم
جسے ہندی مین مُن مُنا کہتے ہین خواہ آرد بیخ سوسن شہد ملا کر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اوسکی قوت ضعیف ہو جاے
پھر اوسکو بدل کر دوسرا استعمال کرین تا اینکہ عضو مفلوج سرخ ہو جاے اور آبلہ سے نمودار ہون اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم پہنچاتا ہے
۔ اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے ثافیسا اور خردل کے ضماد سے بے پرواہ کرتا ہے اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصًا اگر نطرون
اور کبریت شریک ہو مالش بروغن زیت اور نطرون اور میاہ کبریتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے اور نطول ایسے جو ملطف ہون اور اگر حس مین
ضعیف ہو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو ماؤف کو حس اس ضرر کا نہو اور اسکا ضرر اسقدر آفت بہ پاکرتا ہے کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہوتا ہے

بالیرہ بچانا ضرور ہے کہ اس سے احتراز کرین اور اثر ضماد کی کیفیت مین تامل کرتے رہین جب سرخی پیدا کردے اور جلد پھول جائے ایسی سرخی کے ساتھ کہ جلد
سے تجاوز کر کے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہونچے اور اگر پوشیدہ بھی ہو تو وہ سرخی متفرق ہو جائے اور اوس جگہ سپیدی آجائے خواہ سرخی جلد سے زیادہ
بطرف داخل کے نہ پہونچے کہ دبانے سے سرخی الگ ہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اوس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اوسوقت ٹھہرجانا چاہیے اور مالش
سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے۔ اسکی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہین اور حالت جلد کا امتحان کیا کرین اگر مشابہہ
کیفیت سے ٹھہرجانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کرین اور اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چھکنی پیسکر
اونکی ناک مین پھونکنا بہت نافع ہے اسی طرح جو اور دوا ایسی ہو کہ اوس سے چھینک پیدا ہو کہ اسکے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور جو مادہ
سبب مرض کا ہے اوسکی توجہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور پرانی شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہے جملہ امراض عصب کو اور مقدار کثیر نہایت
درجہ مضر ہے اور استعمال صبح شہد کا جو عربی ہو بھی نافع ہے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ ایارج کا استعمال جسمین جندبیدستر ہم وزن کی بھی شرکت
ہوتا اینکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور جندبیدستر کی ہمراہ دس درہم ماء العسل کے پہونچے۔ اسی طرح استعمال روغن بید انجیر کا ہمراہ ماء الاصول
کے زیادہ نافع ہے۔ بعض اطبا نے علاج فالج کا اسطرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی
یہ بھی واجب ہے کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کرین پھر اوسکے بعد پانی ہرگز نہ پلائین تا کہ دوا معدہ مین تا دیر باقی رہے اور کبھی لوگ
ترک آب کے پوری ایکدن ایک دوا باقی رہتی ہے اور بعد اس زمانہ کے اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی شب کو ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک
مثقال جندبیدستر کے بھی استعمال کراتے ہین مگر اس مرض کے واسطے تریاق اور مثرودیطوس اور اثاناسیا اور خصوصًا الفرودیا سے بڑھ کر کوئی دوا
مفید نہین ہے اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہے خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کرین خصوصًا ایکدن دو مرتبہ استعمال کرین اور رتہ
یعنے بندق ہندی بھی عجیب النفع ہے اور جب دوا کی وجہ سے عضو مین قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہو جائے خواہ دوا کا حس کرنے لگے اور قوت
ریاضت عضو کی بھی ضرور ہے اور اوسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تا کہ پوری عافیت عود کرے اور کبھی گرمی پہونچانے خواہ تپ آجانے سے
بھی انکو نفع پہونچتا ہے۔ اور چلا کر کچھ پڑھنا اور زور سے ادا کرنا حروف اپنے مخارج سے کرنا یہ بھی مفید ہوتا ہے۔ اور بعد استفراغ کے
بشرطیکہ اوس سے فائدہ بھی ظاہر ہو حمام یابس کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہین یعنے دیر تک اوسمین ٹھہرتے ہین خواہ میاہ حمات مین سکون
اختیار کرتے ہین اور آخر کار بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایاے مواد کی ضرورت ہو چاہیے کہ فقط محللات لطیفہ سے تدبیر کی جائے
بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہون جنمین کسی قدر قبض بھی ہو اسی واسطے چاہیے کہ تحلیل آب انیسون اور میعہ اور اذخر اور جندبیدستر وغیرہ اجزاے
حارہ قابضہ سے کرین اور جو فالج بعد قولنج کے پیدا ہو اوسمین وہ دوا جو شرکت جوز رومی بنائی جاتی ہے نافع ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہے
اور جو ادہان زیادہ قوی ہون اور بہت سے اجزا سے اونکی ترکیب ہو وہ نافع ہین جیسے روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بید انجیر اور
روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوز رومی کا اس مرض مین مجرب ہو چکا ہے اور اسی طرح روغن نرجس جو صمغ بلادر سے مرکب ہو کر یہ بھی
نافع ہوا ہے بالخاصہ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع ہوا ہے ایسی تدبیر سے جو مقوی اور مبرد ہو اور ریزش مادہ کو منع کرے۔ اور اگر اس مرض کا
علاج اجزا حارہ سے کرین ضرور زیادتی مرض مین ہو جاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ رقیق مین بوجہ اجزاے حارہ کے انبساط ہوتا ہے۔ اور اگر اجزاے
باردہ سے تدبیر کرین قوت عضو کی بوجہ برودت کے زیادہ ہو کر حجم مادہ کا صغیر ہو جاتا ہے اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی اور فنا کی نوبت پہونچتی ہے
لیکن لقوہ مین بہ نسبت ان بیماریون کے مبالغہ مناسب نہین ہان اسکی احتیاج ہے کہ ان دواؤن مین کسی قدر قوت اور اثر مثل بابونہ اور

نسخہ

ف — فالج کا علاج اجزاء باردہ سے

اکلیل الملک مرزنجوش نعناع اور فوتنج کا ہو اور دیگر ادویہ جنمین تسخین الحرارت مثل تخمین ہو جیسے کہ ... اور ... سی
شدید ہو مثلاً اریسا سوسن تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی مستعمل ہا ہین ایسی چیزین اگر مستعمل رہین گی خوب مفید ہونگی اور جو فالج ... عارض ہو اسکا
علاج یقیناً اسہال ہو اور جو فالج برودت مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جو تشنج کہ حرارت مین ...
اور جو کثرت استعمال پانی کے پیدا ہوئی ہو چاہیے کہ استعمال حمام یابس کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر فالج کے ہمراہ حمی بھی حادث
ہو پہلے علاج تپ کا کرینگے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے ایسے وقت بہت عمدہ دوا ہے نافع ہے کہ دونون مرض کے مناسب ہے فصل دوسری
تشنج کے بیان مین تشنج ایک مرض عصبی ہے کہ عضل اپنے مبادی کی طرف متحرک ہونے کو کھچا ہوتا ہے پھر اوسکا انبساط اور پھیلنا نہین ہو سکتا
پھر ایسے وقت کبھی اوسی حال پر باقی رہ جاتا ہے اور کبھی بآسانی اوسکا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہے جیسے جمائی اور ہچکی مین یہی کیفیت عارض
ہوتی ہے - اور سبب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی غیر مادہ ہوتا ہے مثلاً حرارت خواہ یبوست اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہے اور
کبھی خلط سودا کبھی صورت تشنج کی ہوتی ہے اور اس سے کمتر خون بھی کبھی صورت تشنج کا ہوتا ہے جیسے اورام عضل مین جسوقت مادہ ورم مین
تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہو کر عرض مین زیادہ ہو جاتی ہے - اور طول مین گھٹ جاتی ہے جو تشنج مادی ہے یا اوسکا مادہ تمام عضل مین
ہوتا ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جب تشنج بدون ورم کے ہو - خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کی ایک ہی جز مین حاصل ہو مگر اوس جزو کی
تبعیت سے تمام اجزا مین تشنج پیدا ہو جیسے تشنج ورمی مین جو ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام پر گرا ہے خواہ بوجہ قطع
یا کسی اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو - یہ بھی کچھ بعید نہین ہے کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہون بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو
میری تجویز یہ ہے کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہے اور وہ فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہے تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہے
جیسے بعد خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہے - جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبہ یبوست کے عارض
ہوتی ہے اوسکی صورت یہی ہوتی ہے کہ طول اور عرض دونون جہت مین انقباض پیدا ہوتا ہے - اور بریان ہونے گوشت کی جو کیفیت ہوتی
ہے کہ اوسکے اجزا دونون جہت مین سمٹتے جاتے ہین وہی کیفیت اس تشنج مین بھی پیدا ہوتی ہے جیسے لحم کو جب آگ مین ڈالین او سمٹتا ہے
وہی حال یہان بھی پیدا ہوتا ہے یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ اوتار جسم کے زمانہ شتا مین واسطے ترطیب کے چھوٹے نہین ہوتے ہین اور گرمی کو
بغرض تجفیف کے اونمین کوتاہی پیدا ہوتی ہے اسی طرح کا حال پٹھون کا بھی ہے کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شی موذی کے جس سے عصب کو
تنفر ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے کہ اوسوقت عصب نفرت کرکے اوسکے دفع کے واسطے مجتمع ہو جاتا ہے - اور یہ سبب یا وجع موذی ہے جو اکثر بوجہ کسی خلط
لاذع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہے کہ اوس سے تشنج پیدا ہو جیسے اگر کسی کو بچھو کے ڈنک کا صدمہ پہونچے خواہ برودت شدید ہو کہ اوسکے
باعث سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائین اور یہ برودت اونمین تکثیف اور قبض ہونے تک پیدا کردے - اور جسطرح استرخا کہ اعضا مین مختلف
طور پر واقع ہوتا ہے بحسب اختلاف مبادی اعضا کے اسی طرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا ہے اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہے کہ تشنج گردن
سے اونیچے ہو خواہ آگے پیچھے کی طرف ہو خواہ جبہ مین ہو یا رقبہ کے اوپر کسی اور جگہ ہو تشنج امتلائی رطب کا سبب ذاتی رطوبت ہے اور برودت
اوسکے اجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہے - اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کے معین تحلیل رطوبت پر ہوتی ہے جو مادہ
صورت تشنج کا ہوتا ہے اور اوس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہے اور ریاح کا سبب نہین ہوتا اسلیے کہ وہ غلیظ ہوتا ہے اور بھی اسلیے کہ وہ مادہ جو لیف کے
اندر بطور سریان اور علو ایک ... داخل نہین ہوتا اور نہ اجزا لیف کے ہر ایک حصہ مین سرایت نہین کرتا اسطرح پر کہ اونمین منقسم ہو جاے

ہان لیفیہ کے شگاف نہین ہوتے بلکہ یا نفخ و مزاحمت آمد اور رفت ہوا وغیرہ کا ہوتا ہے تشنج گویا مرض آلی ایک عضو خاص کی ہے جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہے اور فرق صرع اور
تشنج میں عموم اور خصوص کا ہے کہ صرع تمام بدن میں عام ہوتی ہے اور تشنج کسی عضو خاص تک ہی پیدا ہوتا ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ دورہ صرع کا بسرعت زائل ہو جاتا ہے
اور بطور دورہ کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور تشنج دیر پا بھی ہے اور بلا دورہ کے بطور لزوم ہوتا ہے اور سوا اسکے اور طرح کے فرق بھی ہیں کہ باب صرع میں
معلوم ہو چکے - ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانے والی عورات کو مجاورت لب تان سے عارض ہوتا ہے اور انہیں سے ترطیب اوتار ہو کر جمود لبن کا
اوتار پستان میں بوجہ برودت کے پیدا ہوتا ہے - اور ریشہ کاری یعنی مست شراب خوار اونکو بھی تشنج رطب لاحق ہوتا ہے اور نشہ کو انکو بھی اسی قسم بوجہ رطوبت
مزاج کے عارض ہوتی ہے مگر بیشتر اطفال کو حمیات حارہ میں یا بر وقت تسنن طبیعت کے خواہ جب بہ ابتدائی شرط پیدا ہو یا بکثرت بکا کرین اور
روتے رہین ایسے اوقات مین تشنج عارض ہوتا ہے - ایضاً خفیف حمیات مین بھی کبھی تشنج لڑکون کو عارض ہوتا ہے حاصل یہ ہے کہ اطفال کا
مبتلائے تشنج ہونا ایک امر آسان ہے اسلیے کہ اونکے دماغ کی قوتین ضعیف ہوتی ہین اور اعصاب اور عضلات مین بھی ضعف ہوتا ہے اور زوال
تشنج اطفال بھی سہل ہے کہ اونکے جگر اور قلب مین قوت ہوتی ہے اور اونکے اخلاط چندان غلیظ ایسے نہین ہوتے کہ جنکا تحلل دشوار ہو اسی وجہ سے بہت جلد تشنج
یابس سے نجات پاتے ہین کہ رطوبت اونکی جھٹ پٹ پیدا ہو جاتی ہے اور غذاے لبن بھی مرطب اور اسکے استعمال مین ہمیشہ رہتے ہین اور جو لوگ سن بلوغ
کو پہونچ جائین اونمین تشنج کا عروض دشوار ہے اور بعد عروض کے زوال مرض بھی چندان آسان نہین ہوتا با اینہمہ پھر اطفال کو کبھی بعد حمیات
حارہ کے ایسا تشنج سخت عارض ہوتا ہے جنکی علامات ہم آگے ذکر کرتے ہین کہ اوس سے کمتر جانبر ہوتے ہین اور بہت کم رستگاری پاتے ہین
لیکن جبکا سن سات برس سے متجاوز ہو جاے اوسے تشنج بدون عروض حمی حادہ کے نہین لاحق ہوتا ایک قسم کا تشنج بوجہ خوف کے بھی عارض
ہوتا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ روح جو تمام جسم مین پھیلی ہوئی ہے دفعۃً اندر جسم کے چلی جاتی ہے اور عضل محرک جس کیفیت پر ہے اوسی حالت پر باقی
رہ جاتے ہین مثلاً اگر عضل نے حرکت اپنے مبدا کی طرف شروع کی تھی بہمان ہیئت کذائی رہ جاتا ہے اور حرکت انبساطی پیدا نہین ہوتی (اور نہ استرخا
پیدا ہوگا) کبھی ایک قسم کا تشنج اسی طرح پیدا ہوتا ہے کہ آدمی کسی عضو پر ٹیک لگاے اور زور دے کر بیٹھے خواہ کھڑا رہے یا لیٹے اور چونکہ وہ
عضو اوسوقت متقبض اور سمٹا ہوا ہوتا ہے اور رخ اوسکا مائل بمرکز ہوتا ہے اسی وجہ سے مادہ کا انصباب بوجہ جذب مرکزی کے اوسمین زیادہ
ہوکر مادہ اوسمین محتبس ہو جاتا ہے پھر وہ عضو اوسی ہیئت اور انداز پر سمٹا ہوا رہ جاتا ہے جس وضع پر بر وقت اعتماد اور ٹیک لگانے کے
رکھا گیا تھا مترجم کہتا ہے اسی طرح بعض فقراے ہنود جو خاص قسم کی عبادت مین ہاتھ اوٹھاے رہتے ہین اور کبھی مٹھی بند رکھتے ہین
اور زمانہ دراز اسی حالت مین بسر کرتے ہین اور روح بحرکت طبعی وہان تک بوجہ منع جذب مرکزی کے نہین پہونچتی ہے صلابت اور سختی اور تشنج
اور خدر پیدا ہوتا ہے اور یہ مثال عکس مثال منبع المتن کی ہے متن کبھی عروض تشنج کا بجہت چوٹ لگنے کے ہوتا ہے خواہ کوئی گران اور وزنی چیز
اوٹھاے خواہ سخت گہوارہ یا بستر پر سو جاے اور یہ تشنج خود بخود زائل ہو جاتا ہے - اور کبھی یہ خدر جو بوجہ تشنج کے لازم ہوتا ہے کسی عضو مین بوجہ
انصباب مادہ کے اور مزاحمت روح متحرک کے پیدا ہوتا ہے جبکہ مادہ مذکورہ نفوذ روح کو مانع ہو پس حرکت انبساطی کا امکان باقی نہین رہتا اور
پھر جب قوت عضو کی عود کرتی ہے اور مادہ مذکورہ کو متفرق کر دیتی ہے حرکت انبساطی بھی خود بخود عود کرتی ہے اور تشنج زائل ہو جاتا ہے - کبھی بوجہ
امتداد اور پھیلا دینے عضو کے بھی تشنج پیدا ہوتا ہے اور یہ تشنج اکثر بعد نوم کے واقع ہوتا ہے جسوقت آدمی سوتے سے جاگے کہ اوسوقت جو اعضا
منقبض اور سمٹے ہوے ہوتے ہین اونمین تمدد بھی پیدا نہین ہو سکتا اسلیے کہ روح صافی بر وقت نیند کے چونکہ اوسمین کسل پیدا ہوتا ہے یا ان سبب
تکلیف انبساط کی بوجہ جیسی استیعاب یعنی اوبار جانے کے نہین اوٹھا سکتی - تشنج یابس کی ایک قسم بعد شرب دواے مسہل کے ہوتی ہے اور زیادہ

سا کہ ہم اسی طرح جو تشنج یا لبس کسی استفراغ طبعی خواہ صناعی کے بعد عارض ہو وہ بھی ردی ہے - ایک قسم تشنج عصبی کی بعد حمیات حادہ کے ہوتی ہے مثلاً
حمیات سرسام میں اور بدن کے حرکات جو سخت ہیں خواہ حرکات نفسانی جو درشت ہیں اونکے بعد بھی تشنج عصبی لاحق ہوتا ہے جیسے بیداری مفرط اور غم
اور خوف اور اس قسم سے نجات کمتر ہوتی ہے - اور کبھی ایک قسم کا تشنج جو حمیات میں عارض ہوتا ہے وہ زیادہ ردی نہیں ہے اور یہ وہ قسم ہے کہ حمیات کی وجہ سے
مواد اوبلے ہو کر عصب اور عضل تک پہونچتے ہیں خصوصاً جبکہ بدن مواد سے پر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات میں بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہے - اور بذریعہ
قے کے زائل ہو جاتا ہے اسطرح کا تشنج گو حمیات میں ہو مگر اتنا ردی نہیں ہے اور نہ اوسکا زوال چندان دشوار ہے ہان صعب اور ردی حمیات میں وہی
تشنج ہے جو حمیات محرقہ اور سرسام میں عارض ہو جنمین تجفیف عصب اور عضل بلکہ تجفیف رطوبت دماغ کی ہو جاتی ہے - اور رطوبت غریزی کا فنا
ہوتا ہے اور اس وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے - اور جسوقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہے بسرعت پیدا ہوتا ہے اور زوال بھی اگر ہوتا ہے بہت جلد ہوتا ہے اور سبب
اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہے کہ اوسکی وجہ سے رطوبت اعصاب اور نخاع کی بھی کم ہو کر انقباض اعصاب میں پیدا ہوتا ہے - پھر اگر
اعانت طبیعت کی اسطرح پر کریں کہ اوسمیں کافی قوت افادہ ترطیب مانع کے پیدا ہو جاے اور اس رطوبت سے مدد اعصاب اور نخاع کو بذریعہ دماغ کے
پہونچے دوبارہ بلکہ از سر نو اعضا میں کیفیت انبساط کی پیدا ہو گی گو بتکلف اور تھوڑا پہلے انبساط پیدا کیا جاے اور پھر رفتہ رفتہ از خود کھلیں
گے - اسی طرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہے وہ بھی اکثر یہ بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہے اور بوجہ مشارکت دماغ کے جو عضل
متشنج سے ہے پیدا ہوتا ہے تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہے جو یبوست سے پیدا ہو - اوسی قسم میں ایک تشنج وہ بھی ہے کہ یبوست بوجہ جمود اور بستگی رطوبت
کے جسکی بابت سے جسم میں رطوبت کی کمی آجاے یا زیادہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت شدت برد کی جمود واقع ہوتا ہے - یا جیسے
کوئی شخص استعمال ادویہ مخدرہ کا مثل افیون وغیرہ کے کرے - جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کے ہوتا ہے جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے جب اسہال
زیادہ ہو عارض ہوتا ہے بوجہ یبوست کے اور یہ تشنج موذی ہے اور ایک تشنج بعد از اسہال اور بعد شرب خربق کے پیدا ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ
خربق کی کیفیت مضادہ ہے اور سمی ہے عصب کو اذیت شدید اسقدر پہونچتی ہے کہ اوسکی وجہ سے اینٹھتا ہے اور انقباض پیدا ہوتا ہے - ازین قبیل
وہ تشنج بھی ہے کہ جو زنگاری قے کرنے سے پیدا ہو اور اس خلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہونچے خواہ وہ تشنج جو بسبب قوت حس فم معدہ کے
بروقت انصباب مرار کے اوسپر عارض ہو - اور اسی طرح جو تشنج بمشارکت دماغ کے رحم اور مثانہ کے امراض میں عارض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے
خواہ رتیلا اور سانپ کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ عصب کے مقطوع ہونے سے خواہ عصب کے سڑ جانے سے لاحق ہو خواہ کسی مرض معدی
یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضاے عصبی کے امراض سے پیدا ہو - قریب انہیں اقسام کے وہ تشنج ہے جو بوجہ دیدان کے لاحق ہو - منجملہ تشنج ردی کے وہ
اقسام ہین جو خاصکر مونہہ اور پلک اور زبان میں پیدا ہون پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ میں ہے - اگر بروقت تشنج کے
بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم میں ہو گا اور اگر پیچھے کی طرف میلان جسم کا ہو تو تشنج عضلات خلف میں ہو گا اور اگر دونوں طرف بدن
جھکے پس دونوں طرف کے عضلات میں تشنج ہے جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کبھی کسی تشنج میں ایسی شدت ہوتی ہے کہ گردن پھری ہوئی اور
پیچیدہ ہوئی جاتی ہے - اور دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہیں اور پسے جاتے ہیں - اور جو شخص تشنج کی وجہ سے مر جاے اور گرمی اوسکے بدن میں ہنوز
باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مر گیا ہے اور اختناق سے مرنے کی وجہ یہ ہے کہ عضل تنفس میں تشنج پیدا ہو کر اوسکی حرکت باطل ہو گئی ہے
جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہو قاتل ہے اور علامات موت میں اوسے شمار کرنا چاہیے - مگر یہ حکم اکثری ہے علامات بعض قسم اسباب تشنج کے
مختلف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف مواد اور نزول کا مرادی ہے جیسے ترجمان سے چھوٹے امداد کے بعد دماغ میں اوکے گرنے ہین یا کھنس جاتے

اور تھرانے اسی طرح متشنج کے جوڑ بند کے حرکات سرعت اور لبوں میں مختلف ہوتے ہیں اور رگ ہو گرمی کی نسبت اور رنگ ... اور جب تشنج
مجتمع ہوتا ہے جسطرح لرزہ میں لکھا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع نبض منضغط کے نہیں ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے عارض نہیں ہوتا ہے اور نہ ایسا
اجتماع جو بوقت ورود اعتشا کے ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے جسطرح رودہ کے اجزا مجتمع ہو جائیں اور طرفین اوسکے کھنچ جائیں ...
علامات امارات جو تشنج میں عارض ہوتا ہے بعد چند سطور کے لکھینگے سو قسم تشنج کی امتلا کی وجہ سے ہوا اوسکی علامت یہ ہے کہ یکدفعۃً پیدا ہوا اور تشنج
پیدا ہونے سے پیشتر اس قسم کے مرض وغیرہ کے لگائی جاے اور سے جلد جذب نکرے ... اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ تدبیر سے کسی عضو کو پہنچی یا ہوا اور ...
جذب ... نہیں ہے جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق ہوتا ہے اور بعقب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ
کیوں نہو خواہ بعد استفراغ ... خواہ بعد ... استفراغ کے جو از خود ... طبیعت ... کے عارض ہوتا ہے - اور تشنج
ازجہت اذیت لاحق ہوتا ہے اوسکی شناخت کسی سبب خارجی سے جو موذی ہے کیجاتی ہے خواہ استعمال مشروبات کا جیسے فربیون اور ...
اور یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اوسکی شرکت سے پہلے اذیت دماغ کو ہوگی اور اسکے بعد عصب کو ایذا پہنچیگی اور قبل
اس ایذا کے متلی اور کرب اور معدہ کا انعصار یعنی وہ ایذا جو نچوڑنے میں پیدا ہوتی ہے پہونچیگی اور کبھی یہ ایذاے معدہ تا ابقاے
تشنج قائم رہے گی - اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور کراثی کے عارض ہوگا اسی طرح جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اوسپر مادہ کا
انصباب ہوگا اوسی وقت متشنج ہوگا لیکن اذیت فم معدہ کی اور لذع اس تشنج پر مقدم ہوگی کبھی ایسا تشنج امراض رحم اور مثانہ وغیرہ میں لاحق
ہوتا ہے جسوقت اون امراض میں قوت ہو اور اسکے ہمراہ الم اور وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اوس سے عضو متشنج میں قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے
اب باقی رہا یہ اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہیں یا تشنج کے ہمراہ الم نہو یا کہ الم تشنج سے پیدا ہوگا اور تشنج الم سے پیدا ہوا ہو جو تشنج الم سے
پیدا ہوا اوسکی شناخت اوپر کے بیانات سے کرنی چاہیے - اور منجملہ دیگر دلائل کے حدوث تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے متفاوت ہو کر پھر ...
سابق پر آجاتا - اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے - اور آنکھوں میں حول یعنے کثر چشمی پیدا ہوتی ہے - اور میلان یعنے جھکنا کسی طرف آنکھوں کا اور
تنفس میں انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے در پے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے - اور کبھی ضحک بھی عارض ہوتا ہے مگر یہ ضحک اصلی اور اگر کبھی طبیعت سے
نہیں ہوتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے اور بول میں بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے - اور کبھی نہیں بھی ہوتا ہے اور ایسا بر آمد ہوتا ہے جیسے مائیت خون کے تھوڑا
بلبلے حباب دار نمودار ہوتے ہیں - اور ہچکی اور بیداری ... اور ... سر ... اور ... گردن کے جوڑ کے نیچے درمیان کتفین کے بھی لاحق
ہوتا ہے اور تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنے استخوان تہیگاہ کے قریب اور اوسکے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے - جو تشنج حمی کی وجہ سے عارض
ہوتا ہے اوسپر دلیل کجی گردن اور سرخی آنکھ کی اور حول کا آنکھ میں پیدا ہونا اور دانتوں کا کڑکڑانا اور زبان کا سیاہ ہو جانا اور سر کی جلد کا سخت
ہو جانا اور پہلے بول میں سرخی اور بعد ازاں بوجہ صعود مادہ کے سر کی طرف سپید اور غیر نضیج ہوتا کنپٹی میں ضربان کا پیدا ہونا اور اسی طرح
سر کی رگوں کا دھمکنا اور کبھی شکم میں جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہے - بقراط کہتا ہے کہ اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہے اوسکی مضرت کم ہے بنسبت
اسکے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہے کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض ہوگی مادہ تشنج کی تحلیل کرے گی اور حمی کے بعد تشنج
پیدا ہونا غلبہ یبوست کے طاری نہوگا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہے - اور اسی تشنج میں جو بعد حمیات کے عارض ہوتا ہے قبل از عروض تشنج کے
خواب میں تفزع یعنے ڈرنا اور خوف طاری ہوتا ہے - اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور رنجیدگی طبیعت کے آمد بول قیحی اور ...
میں ہوتا ہے میں تشنج پیدا ہو اور قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور جسوقت اوسکے ہمراہ عرق اور پسینہ سر میں بر آمد ہو اور آنکھ میں تاریکی ہو جاے

علامت ایسے تشنج پر ہوگی جسکا سبب ایک ہی بناء احشا کا ہو۔ پھر اگر تشنج حمی میں بنظر قوت اور شدت تپ کے خواہ بنظر اوسکے طول مدت کے ہو کہ بوجہ شدت اور امتداد
زمانہ کے رطوبات کو جلا کر تشنج یبسی پیدا کرے خواہ رطوبات غذا اور فاسد کر کے تشنج پیدا کر دے پس یہ قسم تشنج کی علاوہ اوس تشنج یابس کے ہے جسکا
ذکر ابھی ہو چکا تشنج رطب میں ایک علامت ردی یہ ہے کہ اعضا میں ریح کی کثرت ہو خصوصاً اگر شکم میں نفخ ایسی پیدا ہوا ابتدا سے تشنج میں سلول جاد
تشنج اور تمدد میں ردی ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ سبب تشنج کا حرارت ساذج ہے۔ اگر تشنج کے ہمراہ ضربان اور اختلاج احشا بھی ہو یہ بھی نہ ہوا ہو
ضربان کو دلالت اس بات پر ہے کہ یا تو احشا میں الیا ورم پیدا ہوا ہے جو ضربان عظیم پیدا کرتا ہے۔ خواہ احشا میں نحافت ہوگئی ہے اسی جہت سے نبض
عظیم جسمیں ضربان کثیر ہے پیدا ہوئی ہے خواہ اسی کے مواد کا میلان جب بطرف عصب کے ہوتا ہے اور گرانی ان مواد کی اعصاب کو پہنچتی ہے کہ اوسکی وجہ
تشنج پیدا ہوتا ہے اور سپر ولیس تشنج نبض کا ہوتا ہے۔ اور ذات الجنب کا مادہ جب مائل اسطرف ہوتا ہے شدت ضیق نفس کی اور سپر دلیل ہوتی ہے اور تشنج
شدت نہیں ہوتی ہے اور جب مادہ سرسام مائل بطرف تشنج کے ہوا ابتدا میں کثرت طرف یعنی پلکون کے مارنے کی خواہ ایک ہی سمت زیادہ دیکھنے کی حالت
پیدا ہوگی اور آنکھیں الٹی پلٹی رہینگی۔ اور دانت پیسنے لگے گا اور بعد ازان حول پیدا ہوگا اور گردن ترچھی ہو جاے گی اور اسکے بعد تشنج کا
بخوبی ظہور ہوگا معالجات جو تشنج چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوا اوسمیں لنطولات مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے کشک جو اور بابونہ اور خطمی اور دقیق
حلبہ سے مرکب ہون اور انکا بیان اور طریقہ استعمال قانون عام میں گذر گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ موضع استعمال النطول کا کیا ہے۔ جو تشنج
بوجہ اذیت کسی دواے سمی کے پیدا ہوا اوسکا علاج باب سموم میں آتا ہے اگر بوجہ تپ کے تشنج پیدا ہو دماغ کی ترطیب شدید کرنی چاہیے اور اعصاب
اور عضلات کی ترطیب ایسے مروخات سے جنمیں ترطیب شدید کی قوت ہو جسطرح اوپر مذکور ہوئی کرنی چاہیے اور حبس گھر میں برودت پیدا ہو
اوسمیں بٹھلانے کی مداومت اور التزام کیا جاے۔ اور اگر تشنج بوجہ وجع کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کرے اور وجع کا سبب اصلی دریافت
کرین اور اوسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر بھی کرنی چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہو اوسکا معالجہ جسطرح اور گزندہ
جانورون کے لسوع کا علاج ہم ذکر کرینگے اوسی طور سے کرنا چاہیے۔ اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب میں جو
تدبیرات ہم بیان کرینگے اوسی طور سے کرنا چاہیے۔ اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوا اگرچہ اوسکا علاج دشوار ہے تاہم آبزن اور تمریخ
دہن مرطب سے کرنا چاہیے اور مکرر یہی ترکیب کیجاے بشرطیکہ تپ نہو اور تکرار عمل میں لحاظ رہے کہ بیچ میں دو آبزنون کے کچھ وقفہ ہو اور کل
مفاصل کی تمریخ کا لحاظ رہے اگر ممکن ہو آبزن میں دہن سے کرنا بہت مفید ہوتا ہے خواہ ایسے پانی سے جسمیں برگ بید سادہ اور کشک جو
اور بنفشہ اور نیلوفر اور کدو اور خیارین جوش دیا ہوا ہو اوس سے غسل کرائیں خواہ عصارہ قثا اور عصارہ کدو سے آبزن طیار کرین اور یہ تدبیرات
غسل اور آبزن کی ایسے پانی سے کرین کہ عرق گلاب خواہ آب بید سادہ میں یا اور یہ بارد مذکورہ بالا کو جوش دیا ہو اور
اگر انھیں اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا صلاقات مرطبہ جو روغن دار ہون بناے جائین زیادہ نافع ہونگے۔ اور استعمال ان چیزونکا
مفاصل پر اور منبت عضلات پر اوسان کا کر کے تفریق پروی کرائین اور توجہ اصلاح دماغ کی طرف ضرور رہے اور اوسکی ترطیب میں اہتمام
زائد کرنا چاہیے جسطرح ہم نے بیان کیا ہے اور پلانے میں شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کرین بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر اور ماء القرع
آب تربوز اور جلاب کا استعمال کرین اور یہ غذا اگر تپ نہو تب بھی مفید ہے۔ اور اگر ان چیزون میں تھوڑی سی شراب سپید رقیق کی آمیزش کرین نظر
تنقیہ کے مناسب ہے۔ اسی طرح جب پانی پلائیں تو شراب ملا کر پلائیں اور اسی علاج کی مداومت رکھیں اور کسی طرح کی تحریک اوسکی نسبت مناسب نہیں ہے
اور نہ اوسے التزام ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے۔ اگر ممکن ہو اوسکا سارا بدن کسی روغن بارد مزاج نیم گرم میں غوطہ دیا جاے سو طاوسکے

عصارات اور ادہان باردہ سے کرانا چاہیے اور سر کی ترطیب اور ... کرانا چاہیے اور ... تو کہ ... بروقت خواب کے اسپغول اور بزر
قطونا کا استعمال کریں اور تحسین کا ... استعمال کریں ... اگر کسی وجہ سے ممکن نہو ... استعمال تحسینہ کرانا چاہیے
مریض تشنج ترطیب کا اگر ضعیف ہو اوسکی غذا سے گوشت کو ... گوشت ایسے ہیں کہ ... گوشت ...
اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلائیں اور اگر قوت قوی ہو اوسکی غذا ... تجویز کریں ... اور
زیت کے اور فلفل گرد اوسکی غذا میں ضرور شریک کریں تشنج یابس ... ترطیب اور تلیین حاصل ہوتی ہے اور
سب قسم کے شوربے جو روغن دار ہوں اور نرم ہوں کہ اونکی ساخت آب جو روغن بادام اور ... ہو اور ماء اللحم جو گوشت بیرہ تازہ خواہ
بزغالہ یا آہو بیرہ سے طیار کیا جاے اور اوسمیں ایسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ سے پٹے ہوں جنسے گوشت کی حرارت خفیف کی ایذا
بھی باقی نہ رہے بشرطیکہ ہمراہ یبس کے حرارت بھی ہو- اور اگر تھوڑی سی شراب اونکے مشروبات میں داخل کیجاے اور شراب ... مشروبات کا استعمال
کرایا جاے یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے- تدبیر علاجی یہ ہے کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیہ قوی سے کرنا چاہیے جو عصب کے مسہلات میں ہم استفراغ
اخلاط غلیظ کے مسہل تجویز کریں گے اسی طرح وہی حقنہ ہاے حادہ جو قوی ہیں انکے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہے اور اگر علامات غلبہ خون کے
پیدا ہوں اور بخوبی واضح ہوں پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصًا اگر سبب تشنج کا امتلا کثیر شراب سے ہوا ہو اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرورت ہے پوری
نکالنی مناسب نہیں ہے ورنہ احداث تشنج یبسی کا خطر کریگے خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہے پیدا ہو جاے گا بلکہ اوس مقدار
واجب الاخراج سے اتنی مقدار خون کی باقی رہنے دیں جو مقابلہ تشنج کا کرسکے اور خود تشنج کے حرکات سے اوس بقیہ کی تحلیل ہو جاے اسی قسم کے
معالجات میں سے آبہاے حمامات میں غوطہ مارنا شمار کیا گیا ہے اور زیت الثعلب اور سوسمار جسکا ہم آخر باب مفاصل میں ذکر کرینگے اوسمیں
بیٹھنا بھی مفید ہے اسی طرح مالش شحم ضباع اور روغن سوسن کی اگر تپ نہو اسی طرح طبیخ کرنب کلاب کا اور جلوس ایسے پانی میں جسمیں عقاقیر ملطف
پختہ کیے گئے ہوں جیسے قیسوم اور برگ سداب اور قصب الذریرہ اور ورق غار لطوخ کی ترکیب بیخ شوکہ یہودیہ جو ایک قسم قرصنہ کی ہے اور تخم شوکہ اسپیدہ
یعنی بادآورد سے اور تخم شوکہ مصریہ اور عصارہ قنطوریون دقیق سے طیار کریں ان اجزا کو مفرد اور مرکب دونوں طرح سے لطوخ میں استعمال
کرسکتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دیر تک آبزن وغیرہ میں ٹھہرنا مضر ہے اور خار قوت پیدا کرکے تشنج میں زیادتی پیدا کرتا ہے اسی واسطے بدلے
زیادہ ٹھہرنے کے آبزن وغیرہ میں عدد یعنی جلد جلد آبزن بدلنے کا استعمال کرتے ہیں اور ایکدن میں دو مرتبہ آبزن کا استعمال کراتے ہیں تشنج
عام جیسے طاطالس کہتے ہیں اور اسی طرح تمدد جسوقت یہ دونوں مرض کسی مادہ سے پیدا ہوں ہر ایک کو دفعۃً آب سرد میں بدن کا بھگونا بنا بر قول
بقراط کے مفید ہے- وجہ اوسکی یہ ہے کہ ظاہر بدن چونکہ برودت سے پانی کی متکاثف ہو جاتا ہے اور حرارت غریزی اندرون جسم کے جمع اور بند ہو کر
قوی ہو جاتی ہے اور تحلیل مادہ کا بخوبی کر دیتی ہے- لیکن ہر ایک بدن کو تحمل اس ترکیب خاص کا نہیں ہے کہ بلا خطر فائدہ مند ہو بلکہ جوان آدمی جو
صحیح ہو اور اوسکے جسم میں قروح نہوں اور فصل صیف میں اسکا استعمال کریں وہ البتہ بخطر ہے- اس تدبیر کے ذریعہ سے ایک قوم کا علاج کیا گیا
اور سب کو صحت حاصل ہوئی- میں اون مقامات پر محجمہ بلا شرط کا بھی استعمال کرتا ہوں جسطرف اجزا وتر کے ممتد ہوتے ہیں بشرطیکہ تمدد خواہ
تشنج خفیف ہو اور اگر خفیف نہو محجمہ مع شرط کے بھی حاجت ہوتی ہے کہ اسوقت اگر خالی پچھنے لگاے جائیں بوجہ جذب مادہ کے جو خاصہ محجمہ کا ہے
ضرر پہونچے گا- اسلیے کہ بعد جذب مادہ کے اوسکا اخراج نہوگا مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونوں طرف سے اور اجزاے
عضلہ صدر اور مثانہ کے سامنے خواہ مقام گردے پر- اوسی وقت پچھنے لگانا چاہیں جب خوف ہو حمل کے ضرر کا اور توجہ خاطر اخراج

دون کی جانب بھی ثابت ہو اور زیادہ تر عادت کھینچنے کی اور خصوصاً کشیدگی کی بھی لگاتا جاتا ہے- اور ہوا صبح تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ کالی کا ایسا ہو کہ سر
پر جمائی ہو اور بعد اسکے صورت بدل تھمین پھیل جاوے- یہ بھی ایک علاج ہے کہ جو مرض تشنج کے برابر کر دیتا ہے ایک علاج تشنج کا جو بواسطہ تشنج کے حرارت پیدا ہوتا ہے
کہ جو کبھی ہوا دار عارض ہوجاوے اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو جیسی ربع
اگر بعد تشنج کے پیدا ہو خوب فائدہ ہوگا کہ اسکا لرزہ مقام تشنج کو بھی ہلاوے گا اور کثرت سے جب پسینا نکلے گا عضو متشنج مین نرمی پیدا ہوگی- اور
جس شخص کو حمی ربع عارض ہوتی ہے پھر تپ نہ تھا- مرض مذکور تشنج عارض نہین ہوتا اسلیئے کہ حمی ربع قدر لیا امان کا ہے تشنج سے منجملہ ادویہ عجیبہ مجرب
کے واسطے تشنج کے یہ ہے کہ الیہ کہ موضع متشنج کے ترتیب ملاکر رکھین اور جب بیان رکھ دیتے تا کہ اسمین تعفن پیدا ہو جاوے اور بوسے بدآنے لگے اسکو
دوبارہ بدل کر اور سوڈا رکھیں جو تشنج تمام بدن مین واقع ہو اسکے علاج مین قصد دماغ کے متفق ہیں اگر بدیدہ پچھنے والی دوا دن کے کرین منفعت
عظیم پیدا ہوتی- ایسے تشنج مین ایک دوا مجرب یہ بھی ہے کہ ایک گردن مذکور کا جسمین ہوتا ہی بھیڑ داخل ہو اسکی گردن مین ڈالا جاوے- اور جو
ترشم تشنج مین کیا پیدا ہو اور بہ وقت اسے شیر روغن گرم چپکایا کرین تمام پالیس سے اور نکو نفع بین ہوتا ہے اور کبھی تیہیر بچہ شراب کو بعد خوب گرم کرنے تیہیر کے
بہ پکائین اور اسپر جھکاکر اوسکے بخارات کا اثر جو نہین پہنچائین- اور رگیا مین مدفون کرکے پسینا انکے بدن سے نکالا جاوے- ضماد انکے واسطے بہت
ضروری ہے کہ ایک مرہم سے ساکلہ اور فرفیون اور جند بیدستر موم زرد روغن سوسن سے مرکب کرین- اور بہت سے مرہم اور جو بیان قابل ماشر
سبب قرابادین مین مذکور ہین تمریخ انکے جسم مین روغن کنجد سے کرکے کی خواہ السی کے تیل کی گھٹلی اور لعاب حلبہ سے کرین کماد خواہ سینک یہ ہے
کہ نمک کو گرم کرکے مخارج عصب یعنی جن مقامات سے پٹھے نکلے ہین وہان پر کرین- اور جو ایسی چیزین کہ انکے استعمال سے مشروب تپ پیدا ہو جاوے
یہ ہے جند بیدستر اور حلتیت وزن کو شہد مین ملاکر بقدر ایک جوزہ یعنے ایک درخمی کے کھلائین کہ اس سے تپ پیدا ہوگی- اور تشنج جہان بدون انتقال
مادہ کے کسی دوسری طرف منتقل ہوجاوے گا- اسی طرح روغن بید انجیر اور ماء العسل ہمراہ حلتیت کے بھی فائدہ رکھتا ہے کہ جو شاندہ حب بلسان
استعمال کیا جاوے- زیادہ نافع او نھین استعمال تریاق اور معاجین کبار کا ہے اور کبھی مدرات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا اچھی
مجرب ہے بیخ قنطوریون بیس درہم دو رطل پانی مین جوش دین تاکہ ایک ثلث باقی رہے- اور بقدر چار اوقیہ کے نیمگرم استعمال کرین دو درہم
روغن بادام شریک کرکے کہ بہت نافع ہے خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہے- اور کبھی بدلے بیخ قنطر کے حب بلسان دس درہم جوش دیکر
اوسمین سے تین اوقیہ پلاتے ہین- اسی طرح فودنج بری بہت زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ جاوشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو
ایک درہم اور ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاوشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اسکے استعمال سے
بہت ضعیف ہوجاتا ہے اور حلتیت بھی مقدار ایک حبہ کرسنہ کے یعنے برابر ایک مٹر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد مین ملاکر اسی طرح اشق
بھی تنہا دی جاتی ہے اور کبھی یہ سب ادویہ یکجا کرکے استعمال کرتے ہین- اور طبیخ زوفا اور طبیخ انجدان بھی پلاتے ہین جند بیدستر کا نفع زیادہ ہے
اور ضرر کم ہے مقدار شربت اسکے دو چمچہ سے تین چمچہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنے کے واسطے بطور تغرغر کے استعمال کراتے ہین- اور
بہت کم ضرر اس دوا کا اوسوقت ہوتا ہے جب بعد طعام کے دی جاوے کسی طرح پر کیون نہین ضرر سے بے خوفی ہے- منجملہ معالجات اس مرض کے یہ ہے
کہ تمریخ اور مالش ایسے ادہان کی جنکی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکی مثلاً روغن قثاء الحمار اور روغن بید انجیر روغن سداب
روغن قسط مع جند بیدستر اور عاقرقرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہے- اور الیہ کو گھلا کے اور روغن نرجس صفت روغن مرکب کی
جو اس مرض کو نافع ہے- روغن ناردین اور قسط یکجزو اور روغن خنفس اور موم دو اوقیہ جو اور جاماسیہ مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ

اناقل افربیون سرچ [illegible] جیسے چار مثقال [illegible] ان سب ادویہ کو جمع کرکے ترکیب دین۔ ضمادات بھی اس
مرض میں نافع ہوتے ہین مثلاً فربیون کا ضماد [illegible] اسکا اصل ہے ضماد شہد کیونکہ زعفران اصل السوس
انیسون ملا کر لیپ کرین مگر بیخ سوسن [illegible] داخل کرین اور ہمیشہ انکے اعضا کے
متشنجہ ایسے پانی مین رکھنے چاہییں [illegible] نفع ہوتا ہے۔ تھوڑی مقدار شراب کی
بیماران تشنج رطب کو نافع ہے کہ تشنج کو [illegible] ضرر ہے۔ اگر مقدار قلیل کا استعمال کرین چاہیے
کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کرین [illegible] تشنج اگر تمام بدن کے اعضا مین سوائے اعضائے وجہ کے
عام ہو اوسوقت اطبا کا طریقہ علاج [illegible] تجربہ کیا کرتے ہین اور اگر یادہ عام ہونے
تمام بدن کے اعضا کے وجہ مین بھی [illegible] ضماد اور مرطبات سے اسکو
پہونچانا دماغ مین بھی ہوتا ہے۔ اگر تشنج بوجہ [illegible] اس فصل کے مذکور ہوچکے ہین لیکن
فوراً اس مریض کا تنقیہ کردینا چاہیے اسلیے کہ اکثر ایسے مریض [illegible] متعفن نکل جاتی ہے۔ اور فوراً اشفا حاصل ہوتی ہے

فصل تیسری تمدد اور کزاز کے بیان مین

تمدد ایک مرض آلی ہے [illegible] کہ قوت محرکہ کو اعضا کے قبض اور کشش سے
باز رکھتا ہے اسی جہت سے جو اعضا اونکی [illegible] متقبض ہوتا ہے [illegible] ایک آفت ہے [illegible] پہونچتی ہے خواہ وہ آفت عصب مین پہونچتی ہے
باز رہتے ہین کزاز کی لفظ کا استعمال اس فن مین کئی معنون مین ہوتا ہے کبھی کزاز [illegible] تمدد یعنے جبر گردن سے ایک تمدد
اور کھچاو پیدا ہوتا ہے اور اوسکو آگے خواہ پیچھے کی طرف کھینچتا ہے خواہ دونون طرف جبر گردن کو کشش کرتا ہے۔ اور کبھی ہر ایک عضو کے تمدد کو
کزاز کہتے ہین۔ اور کبھی خود تشنج کو بنام کزاز نام نہاد کرتے ہین۔ اور کبھی خاص گردن کے تشنج کو کزاز کہتے ہین۔ اور کبھی کزاز اوس مرض کو
کہتے ہین جو وہ تشنج خواہ وہ تمدد سے پیدا ہو یعنے آگے اور پیچھے دونون طرف کا تشنج خواہ تمدد جو یکجا پیدا ہوا ہو اوسے کزاز کہتے ہین بیشتر کزاز وہی
تمدد خاص کو کہتے ہین جو برد مجمد سے پیدا ہو۔ تمدد حقیقت مین ضد ہے تشنج کی مگر جنس تشنج مین داخل ہے جیسے اور اضداد نوعی مثل انسان اور فرس کے
جنس واحد کی تحت مین داخل ہوتے ہین مثل حیوان کے ماتحت انسان اور فرس اضداد نوعیہ داخل ہین۔ اسی طرح علت عصبانیہ جو بمنزلہ جنس کے ہے
اوسکے ماتحت تشنج اور تمدد دونون داخل ہین اور دونون مرض یعنے تشنج اور تمدد ایک ہی سبب کے وجود سے پیدا ہوتے ہین پھر چونکہ وہ سبب
مختلف طور پر واقع ہوتا ہے اسی جہت سے کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے اور کبھی مورث تمدد کا مثلاً اگر پٹھے وغیرہ کی ایسی کیفیت ردی پیدا ہو
کہ ایک ہی جانب حرکت طبعی انبساط کی برطرف ہوجاے اوسوقت فقط تشنج پیدا ہوگا اور اگر یہی کیفیت دونون طرف کی حرکت مین بشرطیکہ دونون
دونون جانبین مین تضاد جہت ہو عارض ہو اوسوقت دو تشنج پیدا ہون گے دو جہت متضاد مین ایسے تشنج کو تمدد کہتے ہین جیسے کسی شخص کو
آگے اور پیچھے دونون طرف مین کسی عضو کے تشنج پیدا ہوا ہو اوسسے دونون حرکت جو متضاد ہین اعضاے بدن مین دشوار ہونگی اور تمدد
پیدا ہوگا۔ اب اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ تمدد ایسے تشنج مرکب کو کہتے ہین جو طرفین متضادین کی حرکت مین پایا جاے۔ اور چونکہ
ہر ایک شے مرکب کی ترکیب جن اجزا سے ہوتی ہے اگر وہ اجزا جنس واحد کے مکرر ہون جیسے چار عددات سے ملکر چار کا وجود خواہ وہ تشنج
عدادی اور خلقی سے ملکر تمدد کا وجود ہے۔ پس اوسوقت اوس جزو واحد جنسی بسیط کا بھی وجود جداگانہ ہوسکتا ہے۔ اور یہی قسم تشنج
بسیط ہے [illegible] باین لحاظ کہ تشنج بہ نسبت تمدد کے بسیط ہے اسکو ہم امراض آلیہ مین شمار کرتے ہین۔ اور اسی بیان سے یہ بھی لازم آتا ہے

کہ بحران التشنج کا بسبب تمدد کے زور شور سے واقع ہو یعنے اگر تمدد کا بحران بسبب دورہ التشنج جیسے بیان کیا مثلاً آٹھویں دن مین ہو پس تشنج البسیط کا نصف یعنی اس
مدت کے مثلاً چار دن نہین ہونا چاہیے - کبھی تشنج مضاعف یعنے تمدد فقط دو تشنج سے مرکب نہین ہوتا بلکہ دو قسم کے تمدد سے جو برابر چار تشنج کے ہو
مرکب ہوتا ہی - مگر تشنج البسیط اکثر خالی وجع شدید سے نہین ہوتا - کزاز کے اسباب تشنج کے اسباب سے مشابہ بھی ایک وجہ سے ہین اور ایک وجہ سے مخالف
بھی ہین مشابہت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہی کہ جیسے تشنج بسبب امتلا اور یبوست اور اذیت سے اعضاے عصبیہ کے خواہ ورم سے پیدا ہوتا ہی
اوسی طرح کزاز بھی کبھی انھین اسباب سے عارض ہوتا ہی - اور مخالفت اسباب کزاز کی اسباب تشنج سے اسطرح پر ہی کہ تشنج کمتر بوجہ ریاح کے پیدا
ہوتا ہی - اور کزاز بیشتر بوجہ ریح سرد کے عارض ہوتا ہی - بلکہ جو قسم کزاز کی مرکب دو تشنج سے ہی اوسکا عروض اکثر ریح سے ہوتا ہی جسوقت کہ ریح کا
غلبہ بدن پر ہوا اور باوجودیکہ یہ کزاز مرض ردی ہی پھر بھی اس مرض مین صعوبت زیادہ ہوتی ہی - اور اگر تشنج البسیط کبھی کسی عضو واحد مین بوجہ ریح
کے عارض ہوتا ہی چندان صعب اور دشوار نہین ہوتا اسلیے کہ ایسے تشنج کا عروض اس سبب سے نہین ہوتا کہ ریح کا غلبہ تمام جسم مین ہو - اور کبھی
تشنج مفرد مین جب غلبہ ریح کا ہوتا ہی خطرہ اور اندیشہ ہلاک زیادہ ہوتا ہی - بلکہ اوسے علامت موت کی شمار کرتے ہین پھر اگر تشنج مضاعف یعنے
تمدد مین یہ کیفیت پیدا ہوتی ہی اوسکی رداءت اور صعوبت کا کیا ذکر ہی - ایک فرق اور مخالفت اور درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اسطرح
پر ہی کہ تشنج مادی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص مین اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہی کہ وہ صورت خاص مانع انبساط ہوتی ہی اور مانع انبساط
اس جہت سے ہوتی ہی کہ لیف کو عرض مین دراز کرتی ہی خواہ لیف کو اوسکی اصل اور بیخ کی طرف کھینچتی ہی اسی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہی - اور کزاز
مادی کا وقوع برخلاف اس کے ہوتا ہی اسلیے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہی کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے در آکر منجمد ہو جاتی ہی اور
بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہجاتی ہی - اور اس وجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اوسکا دشوار ہوتا ہی - اور کبھی وہی رطوبت کا زہ جس سے
کزاز پیدا ہوتا ہی دفعۃً پیدا ہوکر تمام لیف کو پر کردیتی ہی - اور اوسکی مقدار اجزا کی موجودگی مین بہ نسبت اجزاے لیف کے کچھ اختلاف
کمی اور بیشی کا نہین ہوتا بلکہ جسقدر لیف دراز ہی ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہی اور بوجہ زیادہ پر ہونے کے عرض مین لیف کے
زیادتی پیدا ہوتی ہی اور طول مین کسی قدر نقصان واقع نہین ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہی کمی سے اسلیے کہ وہ رطوبت لیف کے فرجات
اور مسامات مین جگہ پاکر سما جاتی ہی مترجم کہتا ہی خلاصہ اس مرض کا یہ ہی کہ تشنج مین عرض لیف کا بڑھتا ہی اور طول کم ہوتا ہی اور کزاز مین
مقدار طول کم نہین ہوتی ہی گو عرض بڑھ جاے - متن اور تشنج کا حال یہ ہی کہ اوسکا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہی اور اوسکے مسامات مین
نفوذ متشابہ اوس مادہ کا نہین ہوتا ہی - اور بکثرت اس مادہ کو نفوذ بھی نہین ہونے پاتا - اور شاید کہ مادہ اوس کزاز کا جسکی یہ صفت مذکور ہوئی
مثل اوس مادہ کے نفوذ کرتا ہی جیسا مادہ استرخاء کا نفوذ کرتا ہی - مگر استرخاء کا مادہ رقیق اور نرم غیر ہوتا ہی اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت
ہوتا ہی ایسا کہ عضو مریض مین پیچیدگی اور قبض کی گنجایش باقی رہنے نہین دیتا - یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلا اور وترا اور عصب مین واقع نہین
ہوتا بلکہ مبدا مین وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہی اسی وجہ سے وتر خواہ عصب کے طول مین گڑھا سا پڑجاتا ہی اور قابل انقباض کے
باقی نہین رہتا یا کہ متصل اوسی مقام کے یعنے مبدا اوسکو ورم ہوتا ہی جب کبھی حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہی - یا مادہ اندرون لیف کے اسطرح
واقع ہوتا ہی کہ اگر حرکت انقباضی کرے اوسوقت لیف مین انضغاط اور فساد پیدا ہوکر درد کی اذیت زیادہ پہونچے لہذا حرکت نہین ہوتی
ہی - کبھی جو تشنج سبب بد پرسانی وجع کا ہوتا ہی مادی ہو یا غیر مادی اوسکی پیدایش مبادی اوتار اور عضلات مین ہوتی ہی اسی جہت سے
یہ مبادی اوس مادہ سے گہ پڑتے ہین بجانب طول کے جیسے ایک قسم کا کزاز کہ فصد کے بعد عارض ہوتا ہی بشرطیکہ تہت سخت ہوتی ہی خواہ کوئی

اور استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونون صورتون مین بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہے گویا کہ اوتار اور عصب کو معدہ خواہ خلط معدہ سے اذیت پہونچتی
ہے یہ صورتین کزاز خواہ تمدد مادی کی تہین جو مذکور ہوئین - اگر سبب کزاز کا یبوست ہو اوسکے عروض کی وجہ یہ ہے کہ جسوقت عضل مین کمی بوجہ خشکی
رطوبت کے پیدا ہوجاے خواہ طول عضل کا بوجہ [illegible] جاے اور اس سبب سے منافذ مین تقبض پیدا ہو یعنی منافذ کسی قدر سمٹ جاتے ہین اور حرکت
نفوذ قوت محرکہ کا منافذ مین دشوار ہوتا ہے اور بوجہ اس دشواری کے عضل اور اوتار اعضا کے نقل اور تحریک اور انقباض سے ضعیف ہوجاتے
ہین خصوصاً جب اس ضعف کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوتی ہے اور عصیان اور نافرمانی حرکت سے اوسکا [illegible]
تشنج اسی قسم کا پیدا ہوتا ہے یعنی تشنج یبسی اوسمین انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض مین ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے جیسے ہم وقت بیان کرنے تشنج کے
ہونے گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اسی سبب سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے ردی اور
مین زیادہ ہے - اور جسطرح سے استرخا کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہے اسی طرح تمدد بھی کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہے اگر ایسی جراحت
پہونچے جو عضل کو انقباض مین اذیت دے - کزاز سے کبھی ایک شئ عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا ہوتی جب اوسکا سبب قوی ہو اور [illegible] کزاز کا
کثیر اور قوی ہو اور کبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اوس تشنج کے ہوتا ہے جو بوجہ خدر امتلائی کے پیدا ہو کر مسالک روح کو بند کردے
اور اعضاے متمدد جو بجاے خود دراز مخلوق ہین خواہ دراز کیے گئے ہون اوسی طرح دراز باقی رہ جاتے ہین اور اونمین انقباض
پیدا نہین ہوسکتا خواہ جو اعضا سمٹ چکے ہون اوسی حالت پر رہ جاتے ہین اور پھر دوبارہ دراز نہین ہوسکتے جب تک کہ روح اپنے منفذ
سے گذر کے مقامات مناسب مین پہونچکر تمدد خواہ انقباض پیدا کرے - ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے جیسا اور پہلے بحث تشنج مین اسکا بیان ہوا
اور وجہ یہ ہے کہ بروقت نوم کے روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہے کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہے جو شاق اور ناگوار
ہوتی ہے اور وہ ہیئت عضل کو عارض ہوتی ہے کہ اوسکی قوت کم ہوجاتی ہے - خواہ وہ ہیئت ایسا درجہ پیدا کرتی ہے عضل مین کہ اوس سے تحریک کا تحمل
نہین ہوتا پس اوسوقت اوسی شکل پر باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی
کی پیدا ہو خواہ بھاری بوجھ اوٹھاے خواہ اپنی پیٹ پر کوئی شئ گران اوٹھاے - خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سو رہے
کہ اوسکے عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہونچاے اور ہڈی ہڈی مین درد پیدا کرے جیسے توڑ ڈالی ہے خواہ پس گئی ہے - خواہ صدمہ چوٹ کا
گر پڑنے سے یا ضربت شدید سے ایسا پہونچے جو عضل کو پارہ پارہ کردے خواہ قطع اور سوختگی آتش کا گذر ہو پہونچکر عضلات مین درد پیدا کرے
اور ایسے اوقات مین عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہے - اور کبھی باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل
انصباب ہوتا ہے خواہ ریاح غلیظ جو خاص عضلات مین پیدا ہوے ہون یا اور جگہ سے عضلات مین پہونچے ہون اور اونکی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو
جسطرح کہ تمدد جو خاص اعضاے وجہ مین ہو رہتی ہے - اسی طرح اگر ملکہ پلکین خواہ زبان اور ہونٹھ مین تنہا لاحق ہو وہ بھی رہتی ہے - کبھی کزاز
کی ایک قسم ردی ایسی وہ بھی پیدا ہوتی ہے جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ قلق اور بکا کے ہوتے ہین اور ہذیان بھی ہوتا ہے اور رنگ زرد
ہوجاتا ہے منھ اور ہونٹھ مین خشکی اور زبان مین سیاہی پیدا ہوتی ہے اور طبیعت مین قبض اور اعتقال اور جلد مین انتصاب یعنی [illegible] جاتے ہین
تمدد عارض ہوتا ہے یہ کزاز زیادہ ردی ہے - جو کزاز بسبب ضربت کے پیدا ہوا ہو اور اوسکے ہمراہ ہچکی اور غشی یعنی غرغرہ اور اختلاط خواہ زوال
عقل بھی عارض ہو ضرور مہلک ہوتا ہے - اور باانہمہ تخفیف عضل اور اوسکی رطوبت مین غلیان اور جوش پیدا کر کے طول مین عضلہ کو دراز
کر دیتا ہے - اور بعد دراز کرنے کے اوسی حالت پر اوسکو بسبب خشکی کے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خشکی درجۂ انتہا کو پہونچ جاتی ہے کزاز اکثر لڑکون کو

مستوی اور سالم رہتی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ جاذب عضو جو اپنی جذب کا قصد کرتی ہے وہ برابر ہی پیدا کرے اور یہ قول اچھا نہیں ہے اکثر اوقات میں اور نظر
تشریح کے بھی اسکی انطباق مثبت نہیں ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح میں بیان ہوا اسکے مخالف ہے اور اسکے قول کے فساد پر دلیل ایسی بھی بیان کرتے ہیں جو
مقام تشریح میں صریح دیکھے گئے - اور ایک دلیل اس قول کے ابطال کی یہ بھی ہے کہ کبھی لقوہ بطور بحران کے دونوں طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے - اور
تشنج کی دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اسکی حس اوسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب مائل ہے - اکثر آدمی کے عضل رقبہ میں ورم پیدا
ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونے سے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کی وجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے - اور انھیں بیماروں کو فالج بھی
ایسا عارض ہوتا ہے جو دونوں ہاتھوں تک پہنچتا ہے اسواسطے کہ جس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہیں اونکا منبت بھی
فقرات رقبہ میں ہے جو لقوہ ہر جہت سے مستند ہے پھر اس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہیں ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ لقوہ کبھی منذر
بفالج ہوتا ہے لیکن اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے پس لقوہ کو تامل سے دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہیں یا نہیں اگر پاے
جائیں تو بہت جلد استفراغ قوی کرنا چاہیے تاکہ وہ صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک
مرگ ہوجانے کا خوف رہتا ہے - اگر اس زمانہ میں بچ گیا پھر امید صحت کی قوی ہے - اور شاید یہ خیال بنسبت اوس مرض کے صحیح ہو جسکے عروض کا
انذار لقوہ کرتا ہے (یعنی اگر لقوہ منذر بسکتہ ہو اور اس زمانہ تک سکتہ واقع نہ ہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہوگی) **علامات**
چہرہ کی ایک جانب میں لقوہ استرخائی واقع ہو یعنی ایک طرف کا چہرہ ڈھیلا ڈھیلا اور جلد پتلی نظر آئے اور ریح کی اور لعاب دہن کی گرفت اوس
جانب سے نہ ہوسکے - اور اکثر ہمراہ لقوہ کے درد سر پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر لقوہ تشنجیہ ہو - جانب ماؤف کی شناخت بنسبت صحیح جانب کے یہ ہے
کہ اگر کھینچ کر یا سمیٹ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اوسکی کریں دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود باسانی آجاے - لقوہ استرخائی
کی علامت یہ ہے کہ حرکت میں اوس جانب کے ضعف ہو اور حواس مکدر ہو جائیں اور جلد میں نرمی پیدا ہو اور عضل میں بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد
محسوس نہ ہو اور نیچے والی پلک کچھ اوپر کو اٹھی ہوئی نظر آے اور تقصف اور جھلی کا جو جفن پر سامنے اوس آنکھ کے ہے مسترخی اور تر اور ڈھیلا
ہو جاے اور ظہور اس استرخا وغیرہ تینوں اوصاف کا اسطرح ہوتا ہے کہ زبان کو پیچھے کی طرف دبا کر دیکھیں پھرا دیں صورت پر جلد پلٹتی ہے یا نہیں تو اوسکا
اس کا سبب یہ ہے کہ جو صفاق جھلی جفن پر پھیلی ہے اوس صفاق سے متصل ہے جو طرف تالو لسان سے خارج ہوتی ہے اور طول میں صفاق جفن کے
قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق جفن سے شرکت رکھتا ہے کہ اوسکے استرخا اور ترہل سے صفاق لسان میں استرخا وغیرہ پیدا ہوگا اور جلد جبہ کی
نواحی رقبہ سے جھکی ہوئی اور اوس سے کسی قدر منعدل ہوجاتی ہے اور بدشواری رقبہ کی طرف پھرتی ہے - لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہیں کہ حواس میں
کدورت نہیں ہوتی اکثر اوقات حواس بجا رہتے ہیں اور جلد میں جبہ کے تمدد اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ شکن نہیں پڑتی اور عضل وجہ کے سخت ہو جاتے ہیں
اور اس جانب کا تمدد رقبہ کی طرف ہوتا ہے - اور ریق اور بزاق میں اکثر کمی پیدا ہوتی ہے - اور میلان جلد کا نواحی رقبہ میں قطعاً رہتا ہے - اور
اوس طرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار رہتا ہے - اور تشنج رطب خواہ یابس ہو جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اسکے علامات تشنج کے مقام سے دریافت کرو
ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ہڈیوں میں درد اور جلد میں خدر اور اختلاج پیدا ہوتا ہے **معالجات** مقتضاے ہوشیاری
اور احتیاط یہی ہے کہ سات دن روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کریں اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ چوتھے دن تک اوسکے مادہ کو
نہ چھیڑیں اور غذا بھی ایسی ان ایام میں تجویز کریں جو اتنی تلطیف پیدا کرے جسقدر نخود آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا میں تخفیف
اسقدر ہو جتنی شہد اور چوزہ وغیرہ میں ہوتی ہے اگر طبیعت میں خشکی زیادہ ہو مدت سے دن حقنہ لینہ سے تحریک ہوسکتی ہے بشرطیکہ زیادہ نرم

حقنہ ہو کہ موافق ہو گیا اور ابتدا مین تو خود ہم نے بھی تجربہ کیا ہے اکثر وہ کہ بیشتر قریب ہے کہ مادہ کو خوب صاف کر دیتے ہین اور مادہ خام کی تحلیل نہین کر سکتے لیکن بعد
دو ستہ ہو جاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ دواے قوی سے اولیٰ ہے اور دواے ضعیف سے جو کافی نہ ہو بدون انضاج مادہ کے استفراغ
اسکا نکرنا چاہیے - اور بعجلت استعمال دواے حارہ کا نہایت مضر ہے اور یہ حالت ہے کہ بوجہ حرارت کے مادہ کی تخفیف اور تلطیف کر دیتا ہے اور عصب مین
خشکی پیدا کرے - یہ حالت ہو جاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہین کرتا - بلکہ دواے حادہ کے استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے - واجب ہے کہ علاج لقوہ کا
مثل علاج فالج اور تشنج کے بسبب مناسب اور تدریج کیا جاے جسطرح مفصلاً اپنی جگہ پر بیان ہو چکا - اکثر تجربہ کیا ہے کہ لقوہ یعنی بعض لقوہ کو اگر یہ دوا
دو درم اطریفل ہر صبح و شام ایک مہینہ تک دیا کرین اثر قوی کرتا ہے - اور اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز زنجبیل شامی اور بسفائج ترکی شہد ملا کر
صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفید ہو گی - ماء العسل کا استعمال کسی وقت ترک کرنا مناسب نہین ہے - بعض اطبا نے
ذکر کیا ہے کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہے کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہے اوسپر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کرکے اسطرح باندھین کہ خون سے اوسی گوشت کے
آلودہ ہو جاے - اور شاید وہ جانور جنکا گوشت اس کام کے لائق ہے خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاؤ اور گورخر یعنی بارہ سنگھا
اور حمار وحشی ہے - اور ہرن وغیرہ کے گوشت مین یہ فائدہ نہین ہے جسمین تقویت تسخین نہین ہے اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو یا ہمیشہ ہی مشق جسمین مبتلا
مرض ہے اوسے اسطرح بندش سے درست کرین کہ اپنی شکل طبعی پر آجاے - پھر سبب لقوہ کا تشنج ہے پہلے اوسکی تلیین مین کوشش کرکے پھر تحلیل کی
تدبیر کرین - اور پشت سر کو ان دواؤن سے جو رطب اور نرم ہین چپڑنا چاہیے جیسے روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن بابونہ تک
ترقی کرین کچھ مضائقہ نہین - اور انھین ادویہ سے استنشاق اور ناک مین ٹپکانا شیر دختر بار بار مفید ہے - اور شراب ممزوج کا پلانا مفید ہے
نشہ کا شربت نہ پینا چاہیے - اگر علامات غلبۂ خون کے پاے جائین فصد اوس رگ کی جو زیر زبان واقع ہے کرنی چاہیے - اور لقوہ اول پر پچھنا فقرات
گردن کی حجامت بلا شرط کرین اسمین کچھ شک نہین ہے کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب اور عضل وجہ کی راہ مین آتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ
استعمال ایسی ادویہ کا جو محمر ہین اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہین فقرات عنق اور ناک پر استعمال کیجائین اسواسطے کہ لیف کثیر انھین مبادی
عصب اور عضل کی وجہ سے اوس عضلہ تک آتی ہین جو چہرہ پر واقع ہے - یہ تدبیر اوسوقت کی ہے کہ لقوہ استرخائی ہو - اور اگر بوجہ تشنج یابس کے
عارض ہوا ہو اوسوقت ہرگز استعمال ادویہ حارہ کا از قسم طلا اور کماد اور روغن وغیرہ خواہ ادویہ مشروبہ حارہ کا نہ کرنا چاہیے - ہم نے
مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا تھا اوسکا علاج بعض اطبا معاصرین نے تکمید اور مشروبات حارہ سے کیا اس علاج کے
ضرر سے اوسکا چہرہ زیادہ ترچھا بہ نسبت سابق کے ہو گیا اور زبان کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا جب ہم نے اوسکا علاج بخلاف علاج سابق کے
مسہلات وغیرہ سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ مین کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا - عضل بلکہ کے اس قسم مین داخل نہین ہین یعنی اون
سے لیف کثیر مبادی عصب سے نہین آتی پس اونکی تدبیر یہ ہے کہ جز مقدم دماغ کا تنقیہ کرین اور تکمید یابس جیسے دھورہ کہتے ہین انھین فقرات
اور لحیی پر جو مقام ریش ہے کرین اور انھین مقام کی مالش اور اون شراین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہین اور دلک راس یعنی مالش سر کی
خصوصاً جسوقت بھوک زیادہ ہو - منجملہ اون چیزون کے جو لقوہ کو مفید ہین یہ ہے کہ ہمیشہ چہرہ کو سرکہ سے دھویا کرین اور مقامات مذکورہ کو سرکہ سے
آلودہ رکھین خصوصاً اگر سرکہ مین ادویہ ملطفہ کو جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہے خواہ سرکہ مین رائی پیسکر استعمال کرین نفع عجیب ظاہر
ہوگا - اگر بحیثیت استرخا کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے - اور جوشاندہ شیح اور قیصوم اور جرجیر اور عاقرقرحا اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر سر جھکا
کر بخارات کا اثر پہونچائین کہ یہ ترکیب دونون قسم مین لقوہ کے مفید ہے تشنجی ہو خواہ استرخائی - اور صعتر کی لکڑی خواہ آمل کی لکڑی

سنگھائین اور اسکی گرمی خواہ بخارات عضو ملقو تک پہونچایا کرین اور جب ان ادویہ سے فائدہ ہو جو رگ پس گوش ہے اوسپر جونک لگائین۔ اگر لقوہ استرخا سے یا
ہو حمام سے پرہیز کرین اور ہر روز چند مرتبہ لقوہ تشنجی مین حمام کا التزام کرین اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے اوس اندیشہ سے کہ جو عضو مائل ہے وہ نہ کھنچ جائے چاہیے تخلخل
اور امراض تشنجی کے اور مضوغات یعنے چبانیکی چیزین خصوصاً صبح کے وقت ترک کی جوئین لبوا عاقرقرحا کا چبانا ضرر ہے۔ البتہ سیاہ کا چبانا بھی انکو مفید ہے۔ اور
جو دوا چبائی جاے اوسے چبانے کے اوسی جانب مین اوسے لیے رہین جو مریض ہے۔ اور رغانہ تاریک مین اس مریض کو رکھین اور بعض اطباء نے اجازت
دی ہے کہ اگر اپنے حوائج ضروری مین آمد رفت کرے کیا مضائقہ۔ اور تلخہ کندگ خواہ تلخہ زگرگ خواہ اشق سے سعوط کرین یا شوط یعنے مارماہی
یا عصارہ شہدانج اور مرزنجوش اور چقندر اور آب سکبینج معہ روغن سوسن کے۔ خواہ فربیون مقدار حاسہ عورت کے دودہ مین
پیسکر سعوط کرائین۔ اور سر کا علاج بذریعہ تنقیہ کے اون طریقون سے جو قانون امراض راس مین بیان ہو چکا کرین۔ اور یہ عطوس مجرب
واسطے لقوہ کے ہے کہ ریٹھے اور خصوصاً اوسکا چھلکا اور سپرا الا اور اذان الفار یعنے موسی کنی عصارہ قثاء الحمار اور عرطیثا سے عطوس طیار کرکے
استعمال کرین۔ اور کبھی یہ ادویہ ایسی ہوا سے مخلوط کرتے ہین جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنے کے تسخین بھی پیدا کرے جیسے جندبیدستر اور کلونجی
وغیرہ سب سے بہتر چھینک لانے والی ہوا اذان الفار کا پانی ہے۔ مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے باغلس کہتے ہین جب باغلس کے پانی سے دو درہم ہمراہ ایک دانگ
سکبینج اور نصف درہم زیت کے عطوس بنا کر استعمال کرین ضرور نفع کریگا بلکہ مرض کو زائل کر دیگا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی
نرہیگا۔ کبھی آئینہ چینی کی طرف ملقو کو نظر کرنے کی تکلیف دیجاتی ہے تاکہ بہ تکلف اپنے چہرہ کو جو کج نظر آتا ہے درست کرے اور برابر کرتے کرتے سیدھا
کرلے سب سے بہتر وہ قسم ہے جسمین مختلف طور کے عکس نظر پڑین اور یہ آئینہ چینی کہلاتا ہے چہرہ کی درستی کے واسطے اوسی کو اختیار کرنا چاہیے
مترجم کہتا ہے علم مرایا مین ثابت ہوا ہے کہ شیشہ بنانے کی کیا ترکیب ہے اور کس زاویہ کے پیدا ہونے سے یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہے۔ اور اکثر
چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدور خواہ بیضاوی ہوتے ہین اونمین یہ صفت زیادہ ہوتی ہے۔ بہرحال شفائے مریض لقوہ آئینہ کی طرف دیکھنے سے
گو حکماے سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہے کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہیگا اور رہ جائے گا لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا بنسبت چند مریضان
ملقو کے ایسا ہوا ہے کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالباً ڈھلا ہوا تھا اور اوسمین تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہے نہ تھی مگر عکس العکس بے شک نظر
آتا ہے اور وہ سیدھے رخ پر ہو جاتا تھا جیسے یہ برہان ہندسی ثابت ہے اور زوایا اوسکے چند مقامات پر مختلف ہونے سے کمی بیشی شئے دیدنی
کی بخوبی ہوتی تھی کہ مقام حادہ مین کچھ اور منفرجہ مین کچھ نظر آتا تھا اور دو مریض ملقو کہ ایک کا سن ۳۲ اور دوسرے مقام کو الیار مین اوسکا
سن ۲۶ برس کا تھا اور شاید چھ مہینہ سے زیادہ اوسکے مرض کا امتداد ہوا تھا اس قطاع اکبر کی طرف دیکھنے سے اچھا ہو گیا اگرچہ تائید اس معالجہ کی
ادویہ مجربہ خوردنی سے بھی کی گئی لیکن شاید اون ادویہ کا وقت اثر باقی نہ تھا مترجم خاکسار کو ایسا خیال ہے کہ جسطرح ادویہ وغیرہ
دیگر تاثیرات اور انفعالات نفسانی کو شیخ نے فن کلیات مین ثابت کیا ہے کیا عجب ہے کہ یہ معالجہ بھی اوسی قسم مین داخل ہو اور زیادہ تفصیل
اور بسط سے خلاف داب اطباے حال کے لازم آتا ہے ورنہ ماہران فن تعلق مجردات یا مادیات کو بخوبی اسکی حقیقت واضح ہے **متن** اگر کوئی
اگر آخر ربیع مین لقوہ مارے سات دن تک اطریفل صغیر کھلانا چاہیے۔ اور رغذا آب نخود لقوہ کے جمیع اقسام مین مفید ہے۔ بلکہ جملہ امراض
عصبی مین یہ غذا عموماً تجویز کرنی چاہیے

فصل پانچوین رعشہ کے بیان مین

رعشہ ایک مرض آلی ہے کہ بوجہ عجز قوت محرکہ
کے پیدا ہوتا ہے جب اسکی قوت محرکہ کو طاقت تحریک عضل کی علے الاتصال باقی نہین رہتی کہ واسطے مقاومت اور مقابلہ اوس ثقل کے
جو معاوق اور مانع فعل ہو واسطے تحریک ارادہ کے اور اسی جہت سے حرکات ارادیہ کا اختلاط اور آمیزش حرکات غیر ارادیہ سے ہو جاتی ہے

خواہ ثبات اور سکون ارادی ہی ہوں یا غیر ارادی۔ ملیا تھے ہیں مترجم کہتا ہے قوت محرکہ جسمانی جو بذریعہ عضل کے حرکت پیدا کرتی ہے جب ارادہ تحریک
کسی عضو کا شخص حیوانی کرے پھر اگر کوئی مادہ ثقیل اوسکے مقابلہ کا ہو خواہ اوسکو کوئی آفت سد راہ حرکت ہو واقع ہو کہ اوسکے تحریک سے کسی قسم کا
ثقل اور گرانی پیدا ہو اور سوقت مقتضاے ثقل کا مثلاً میلان بجانب اسفل ہوگا اور خواہش قوت محرکہ کی اوس عضو کے اوٹھانے کی گو یہ میلان
ہو مخالف جہت کا پیدا ہوا ہو یہ خواہش قوت محرکہ ارادیہ کی ہی اسی وجہ سے معاوق یعنی مانع ہے اور داخلی اسواسطے ہو کہ اندرون جسم کے از قسم مادہ
وغیرہ کے موجود ہو۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی بوجھل چیز کو اوٹھا سکے جیسے ماتحت میں رعشہ پیدا ہوتا ہے اور ٹھہرتا ہے کہ وہ شی ثقیل بھی اگرچہ مانع اور
معاوق ہوتی ہے مگر مانع خارجی ہے داخلی نہیں ہے۔ خواہ اگر کوئی شخص دونی جیسے مگدر وغیرہ کی ورزش کرنے والے سپاہی لاگ اوٹھا کر کچھ دیر
زمین تک اوٹھاتے ہیں یا خواہ ہم میں کسی کو یا ٹھہرا جاتا ہے۔ اور ٹھیک اسوقت چونکہ قوت ہماری اوسکی ثبات چاہتی ہے اور ثقل ہرگز نہیں یعنی بوجہ
مخالف ہماری قوت کے اوسے زمین پر گرانا چاہتا ہے اسوقت بھی ایک قسم کا رعشہ پیدا ہوتا ہے مگر وہ میل معاوق خارجی ہے۔ اسی طرح اندرون جسم کے
ساری حرکت میں جب کسی قسم کا بوجھ اور ثقل مادہ وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہم کسی عضو کو ٹھہرانا چاہتے ہیں اور مقتضاے ثقل اوسکا گرانا ہوا اوسوقت
ثبات ارادی اور حرکت غیر ارادی ہیں اختلاط پیدا ہو کر رعشہ عارض ہوگا پس خلاصہ تعریف رعشہ کی ہماری عبارت میں یہ ہوئی کہ جب قوت محرکہ
میں اسقدر ضعف پیدا ہو کہ ثقل عضو کا مقابلہ ہر وقت حرکت دینے اور نیز ہر وقت ساکن رکھنے اوس عضو کے اسطرح پر نہ کر سکے کہ ثقل پر بخوبی
غالب تحریکا خواہ ثبات عضو بطور خواہش اور ارادہ کے کر دے بلکہ اوسکا یہ حال ہو کہ کبھی تو قوت محرکہ غالب آ ے اور عضو اوپر خواہ نیچے کو
جھکے اور کبھی جب غلبہ معاوق کا ہو وہ عضو جھکنے اور ٹھہرنے سے باز رہے اسوقت رعشہ پیدا ہوگا یہ توضیح تعریف رعشہ کی اگرچہ اچھی نہیں ہے مگر
تفہیم عوام کے واسطے شاید کافی ہے پس رعشہ کی آفت قوت محرکہ میں ہوتی ہے جیسے خدر کی آفت قوت حاسہ میں ہوتی ہے۔ اور سبب آفت کا رعشہ
میں کبھی نفس قوت میں ہوتا ہے۔ اور کبھی آلہ تحریک مثل عصب وغیرہ کے۔ اور کبھی قوت اور آلہ دونوں میں ہوتا ہے۔ اسلیے کہ قوت میں جب کسی
مرض کے ضعف پیدا ہو مثلاً بوجہ خوف کے قوت ضعیف ہو جاے۔ خواہ کوئی شی ہائل اور خوفناک کا وصول باعث اس مرض کا ہو جیسے مقام بلند سے
نیچے کی طرف دیکھنا خواہ کسی دیوار بلند پر چلنا خواہ بلند مرتبہ مثل حاکم جابر وغیرہ کے سامنے جا کر ہم کلام ہونا کہ اوسکی شوکت اور ہیبت سے ہاتھ
پاؤں تھرتھرانے لگیں از قبیل اور امور جیسے روح میں مختلف طور کے حرکات پیدا ہوں۔ جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جاے ایسا ہی قوت
پیدا کرتا ہے غصہ جیسا کہ ہر وقت امتلا اور شکم سیری کے زیادہ وہن اور سستی پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہے۔ آلہ
حرکت کی وجہ سے جو سکتہ پیدا ہوتا ہے اوسکا حادثہ کبھی بوجہ استرخاے عصب کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا استرخا عصب میں پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید
نہیں ہوتا کہ فالج پیدا کرے۔ لہذا اسی قدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہے کہ ہر وقت تحریک کے بخوبی گرفتہ اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہیں ہو سکتا جیسے
ہر وقت استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت میں اوسکا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے یا
اعصاب میں سدے پیدا ہوں اور بسبب ان سدوں کا امتلاے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہے خواہ ترک ریاضت کے
سے چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہیں ہوتا لہذا سدے بڑھ جاتے ہیں۔ اور جس مادہ سے سدے پڑتے ہیں کبھی اوسکی بخارات سے کسی قسم کا
انفعال اور اثر پیدا ہوتا ہے کہ اوس اثر کے پہونچنے سے مادۂ مذکورہ کو مجاری میں حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہے اور نفوذ کو مانع ہوتا ہے لہذا
رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہیں ہوتا۔ اور کبھی آلہ حرکت اسقدر خشک ہو جاتا ہے کہ عضلات اور پٹھے دہ ہونے
منقطع ہوں رہتا اور ہر وقت استرسالی اور جھولنے کسی عضو کے اگر اوسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہیں بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے یہ فعل

بنجہ نہیں پیدا نہیں ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہو کر رعشہ نمودار ہوتا ہے جو رعشہ بشرکت ضعف قوت اور آلات حرکت پیدا ہوا اوسکی وجہ یہ ہے کہ آلہ حرکت کو ایسا ضرر پہونچے
کہ رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہونچ جاتا ہے مثلاً اگر آلہ حرکت کو یہ ضرر شدید خارج سے پہونچے خواہ لسع حیوان کا ضرر یا کسی خلط بارد کی اذیت پہونچے
خواہ حرارت شدید جیسے احتراق سے حرارت کا ضرر پہونچے کہ ایسے مضار کا اثر آلہ حرکت سے گذر کر قوت محرکہ تک بھی آفت پہونچاتا ہے خواہ کوئی آفت
بخصوصہ قوت کو جدا گانہ ایسی پہونچے جو قوت سے مخصوص ہے اور عضو خاص کو آفت خاص علیحدہ پہونچے کہ ان دو آفتوں کے ضرر سے ساتھ ہی پیدا ہون
اور رعشہ پیدا کرین۔ رعشہ کبھی جمیع اعضا مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط دونون ہاتھون مین اور کبھی فقط سر مین عارض ہوتا ہے۔ اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ
آفت کسی عضل کو پہونچتی ہے اور کسی کو نہین پہونچتی۔ کبھی دونون ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہے اور پاؤن مین نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ سبب رعشہ کا اصل
نخاع مین نہین ہوتا بلکہ اون شعبون مین نخاع کے جو بطرف دونون ہاتھ کے پہونچے ہین عصب سے اونھین شعبون مین وجود اس سبب کا ہوتا ہے۔ یا اسوجہ
سے کہ اگرچہ سبب رعشہ کا اصل نخاع مین ہے مگر اوسکا انفعال بطرف اقرب مواضع کے بہ نسبت اصل نخاع کے ہوتا ہے۔ اور اقرب جوانب مین مادہ
مندفع ہوتا ہے۔ اور طبیعت براہ تدبیر اسکا حفظ کرتی ہے کہ یہ مادہ نخاع تک پہونچنے نہ پاوے کہ اوسکی نہایت اور اصل تک پہونچ جاوے اسی وجہ سے
فقط ہاتھون مین رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی پاؤن مین رعشہ پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح محرکہ چونکہ اسافل بدن مین قوی تر اور شدید تر ہے کیونکہ
حاجت ان اعضا کو اسی قدر قوی اور شدید روح کی ہے لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سے جو زیادہ قوت نہین رکھتے زیادہ منفعل نہین ہوتی
اور اگر آلہ حرکت کو کسی قدر انفعال ہوتا ہے قوت روح محرکہ اوس پر غالب ہو کر دفع اس انفعال کا کر دیتی ہے۔ اور ہاتھ مین چونکہ ایسی روح
قوی نہین ہے لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہے اور رعشہ پیدا ہوتا ہے۔ رعشہ یابس کے پیدا کرنیکا سبب اکثر یہی ہے کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب مین ضعف پیدا کرتی ہے خواہ
کوئی رطوبت جو بعد افراط ہو اوس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا بحد فالج نہ پہونچے۔ بقراط نے کہا ہے کہ جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے
اختلاط ذہن کے سکون بحران زائل ہو جاتا ہے اگر اوسی زمانہ مین اختلاط ذہن پیدا ہو اور جالینوس نے اس قول کو پسند نہین کیا ہے حالانکہ ناپسند کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہے جو بائین طرف سے جاڑے مین شروع ہو اور مشائخ کا رعشہ کسی
دوا سے زائل نہین ہوتا **علامات** رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورہ سابق ہین کہ وہ سب ظاہر ہین کچھ اونکی توضیح کی ضرورت نہین **معالجات**
رعشہ کے جمیع اقسام مین تفتیح سدون سے علاج کرنا چاہیے اور استرخا کو باطل کرنا۔ اور استفراغ مادہ کا جسطرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی
اور اوسکی ترطیب بھی کرنی چاہیے اگر ترطیب کی حاجت ہو۔ جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہوا اوس مین تقویت عصب کی ضرور ہے۔ اور اگر
بوجہ برودت ناگہانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اوسوقت تسخین بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے۔ اور غمز یعنے دبانا اور
دلک یعنے مالش کرنا اور نفض یعنے پاشان کرنا مادہ کا جس جہت مین ہو سکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب امور جسطرح قانون عام مین مذکور ہوے
اوسی طور پر کرنے چاہئین۔ اور آب دریا خواہ میاہ حماۃ یعنے کبریت کے اثر کے پانی جیسے نطرونی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے
نہلانا بھی نافع ہے۔ اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خردل سے تکمید کرنی چاہیے۔ اور تمریخ روغن قسط کی بھی کرین۔ اور اگر بوجہ
کثرت تشرب شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کرین اور روغن قثاء الحمار وغیرہ اور جو چیزین اسکے قریب ہین استعمال کرین اور ہمیشہ مالش
روغن بارد جیسے سوسن کہتے ہین کرنی چاہیے۔ اور روغن جند [illegible] یعنے [illegible] کو رعشہ کے علاج مین خاصیت عجیب ہے۔ اسی طرح اگر [illegible] تر و تازہ
پیسکر ضماد کرین۔ اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہون جو سرایت کر گئے ہین اور مجاری وغیرہ مین ڈوبے ہوے ہین اور اونکے تشرب سے عضو مین
رسوخ ہو گیا ہے چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کرین اور ایسے آبزن مین بٹھائین جسمین روغن گرم اور شوربا اون حیوانات کا

داخل ہوجاوے یا بسبب فالج ہین خواہ تشنج اور کزاز مین ڈر کو پہونچے - اور آخر کار جب ان تدابیر سے فائدہ نہو جند بیدستر شراب العسل کے ہمراہ پلائین کہ اوسکے ساتھ ایارجات کبار کا بھی استعمال ہو - اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے مرکب ہو استعمال کرینا - اور یہ مانع ارنب یعنے خرگوش کے بھیجے کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے کہ اوسے معجون کر کے کھلانا چاہیے - رعشہ کو یہ بھی مفید ہے کہ شراب العسل کو ہمراہ ایسی چیز شاندہ کے پئے جسمین خطمی اور برگ امرود نیون اشنہ اوغیرہ جوش دیا ہو اسی طرح عصارہ قافت ہمراہ پانی کے پلائین اور بعینہ جو علاج استرخا کا ہے اوسکا استعمال کرین - اگر رعشہ خاص سر مین ہو اونکی دوا مجرب یہ ہے - اسطوخودوس ایک درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندہ کر خواہ شراب عسل مین گھول کر استعمال کرین جب قوقایا بھی اونکے واسطے مجرب ہے کہ ایک درہم سے ڈیڑہ درہم تک ہر ایک عشرہ مین ایک مرتبہ استعمال کرین غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور شراب انگور مضر ہے اسی طرح آب سرد بھی مضر ہے - بہت اچھا اور بے خطر ان کے واسطے آب باران ہے - اور اسی طرح ہر ایک مرض عصبی کے واسطے آب باران مفید ہے - اور کثرت غذاے غلیظ سے ان بیمارونکو ضرر پہونچتا ہے اور غذاے رطب اور فصد بھی انکو مضر ہے

فصل چھٹی بیان مین خدر کے

خدر کی لفظ طب کی کتابونمین مختلف طور پر استعمال کیجاتی ہے - کبھی لفظ خدر کی معنے رعشہ کے بولتے ہین - مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ خدر کو جب بولتے ہین اوس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ خدر وہ مرض ہے جسمین حس لمس کو آفت پہونچے یا اتنی آفت پہونچے کہ اوس حس کا بطلان ہو جاوے خواہ کم آفت ہو کہ نقصان قوت لمس مین پیدا کرے - اور اوسکے ہمراہ رعشہ ہوتا ہے اگر ضعیف ہو استرخا پیدا ہوگا اگر خدر کو استحکام ہو جاوے اسلیے کہ قوت حس کے نفوذ سے باز نہین رہتی مگر اوسکے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہوجاتی ہے چنانچہ اس حکم کو بارہا ہم ثابت کر چکے ہین - گو بعض اوقات مین خدر کا عروض بدون عیر حرکت کے بھی ہو اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ عصب حس و حرکت کے انفعال مین اختلاف ہے خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہے جیسا حمیات قویہ مین جو حادہ ہون اور نوبت خدر کی پہونچا دین جیسے جو شخص قریب بہ غشی ہو خواہ نزدیک زمانہ موت کے خدر عارض ہوتا ہے بوجہ ضعف قوت کے - یا سبب خدر کا آلہ حرکت مین پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا مزاج بوجہ برودت شدید کے فاسد ہو جاوے مثلاً کسی دوا کے پینے کی وجہ سے خواہ کسی حیوان کے کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی مین رہتا ہے - خواہ وہ مچھلی جسے رعادہ کہتے ہین اوسکے چھونے سے پیدا ہوتا ہے - اور اس مچھلی کو ارقا بھی کہتے ہین - خواہ کسی دوا سے مخدر کے پینے سے جیسے افیون کہ اسکی وجہ سے اوس روح مین غلظ پیدا ہوتا ہے جو آلہ قوت ہے خواہ اوسی روح مین ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ اوسکا مزاج فاسد ہو جاتا ہے کسی حرارت شدیدہ کے پہونچنے سے جیسے کسی کو سانپ کاٹے خواہ حمام مین دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہونچے - خواہ جوہر عصب مین غلظ پیدا ہو اور سدہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہو سکے اور یہی وجہ ہے کہ پاون کے چھونے مین بہ قیاس ہاتھ کے چھونے کے ایک طرح کا خدر محسوس ہوتا ہے کہ پاون کے اعصاب غلیظ ہین - خواہ سدہ غلیظ اخلاط کے واقع ہون - خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا - اور اس جہت سے خدر واقع ہو اور کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ خلط صفراوی کی وجہ سے خدر پیدا ہو - خواہ سدے بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہون - خواہ تنگی کسی خراج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ لیٹنے کی وجہ سے وضع مین عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ کچھ لپٹ جاوے اور فشار مین واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ اوسکی وجہ سے مسالک روح کے بند ہو جائین - انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہے اکثر اوسکا سبب خون کا نہ پہونچنا ہوتا ہے جب خون کی رسائی بوجہ تبدیل وضع ہو پھر فوراً زائل ہو جاتا ہے - اور پھر خون اپنے خاص مقام پر پہونچ جاتا ہے اور حس بھی بدستور عود کر آتی ہے - اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک تنگ ہو جاتے ہین - اسواسطے کہ لیف کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہے یہ قسم نہایت بدی ہے کبھی سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور ساذج سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے - اور اس استرخا کے

بدن انطباق مجاری بھی ہوتا ہے۔ اسباب خدر کے کبھی مانعین پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اگر تمام مانعین یہ اسباب پیدا ہو جائیں خدر بھی تمام جسم میں عارض ہوگا اور دوسری
بدن قابل ہے مہلت اسمیں نہیں ہوتی۔ اور کبھی فقط نخاع میں بسبب خدر کا پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک ہی عضو سے اسکا شروع ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی عصب کے
ابتدا ہوتی ہے جب خدر مزمن ہو جائے اور سبب خدر بارد ہو اور زمانہ اسکا طولانی ہو جائے استرخا پیدا ہوگا۔ اور جو خدر غالب ہو منذر سکتہ اور صرع اور تشنج
ہوتا ہے۔ خواہ منذر کزاز ہوگا اسطرح پر کہ یہ امراض اس مریض کو آئندہ عارض ہوں گے۔ اور چہرہ کا خدر منذر بلقوہ ہوتا ہے۔ اور اکثر ابتدا لقوہ
اور ابتدا تشنج اور سرسام بارد کے بعد خدر پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عصب کے اجزا میں قرطم کی شرکت سے عصب میں سختی پیدا ہو
اس لئے کہ بعد تشنج عصب کے جو قرطم سے پیدا ہو گمان ہے مرض خدر یابس کا ہو لہذا حقنہ میں قرطم کی شرکت چاہئے نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
بعض خدر میں لقوہ ہوا اور استفراغ سے بھی اسکا ازالہ ہو بلکہ بعد استفراغ کے دوا دینا پس وہ خدر منذر سکتہ ہوتا ہے علامات
یہی علامات ہیں جو ذکر ہو چکے خدر کے علامات ہیں۔ اور جو علامات رعشہ میں بیان ہوئے یہاں بھی انکا لحاظ کرنا چاہیے۔ اور انہیں سے استدلال
اقسام خدر پر کرنا چاہیے اور خدر کی زیادتی اور کمی انہیں اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے معالجات علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے
معالجات میں مذکور ہوا ہاں فرق اتنا ہے کہ اگر خدر بوجہ غلبہ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبہ خون کے قائم ہوں کہ امتلا رگوں میں پیدا ہو
اور اوعیہ میں انتفاخ بدن میں ثقل اور گرانی ہو اور غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھوں میں سرخی علی ہذا القیاس اور علامات غلبہ خون کے ہوں اوسوقت فصد کرنا
مناسب ہے اور فصد بھی ایسی گہری اور پوری کھولی جائے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالباً یہی تدبیر کافی اور وافی ہوگی اور ازالہ خدر ہو جائے گا خواہ
اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جائے گا اگر خدر کسی عضو میں بوجہ سبب سابق خواہ
بادی یعنی غیر بدنی کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی مبدا میں عصب کے پہنچے جو اس عضو تک آیا ہے اوسوقت فقط علاج محل خدر اور موضع خاص پر
اکتفا کرنا چاہیے بلکہ وہ بھی لگانا ضرور ہے۔ اور اسی طرح علاج مبدا کا اوسی عصب کے جو اس تک آیا ہے کرنا لازم ہے۔ خدر کا معالجہ بہت مفید یہ
بھی ہے کہ اوسی عضو کی ریاضت خاص کریں۔ اور ہمیشہ اوسے حرکت دیتے رہیں

فصل ساتویں اختلاج کے بیان میں

اختلاج حرکت عضلانی ہے یعنی عضل کی حرکت سے جو کسی جگہ جسم میں پیدا ہو کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوتی ہے بھی متحرک ہوتی ہے اور پیدائش
اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہے اس امر کی دلیل کہ ریح سے ہوتی ہے یہ ہے کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے
۔ اور سوائے ان ابدان کے جو بارد ہیں خواہ اسباب باردہ اور شرب اشیاء باردہ سے اور کہیں اور کسی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ اور مسخنات کے
استعمال سے اسمیں تسکین پیدا ہوتی ہے۔ اور ریح غلیظ سے اسکے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو مختلج کے اسکا زوال نہیں ہوتا
اور نہ متحلل ہوتی ہے۔ اور اختلاج کی حرکت عضلانی سمجھی عصبی ہونے پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز زیادہ نرم ہے جیسے جوہر دماغ اسمیں احتقان ریح کا
نہیں ہوتا اسی طرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کے ہے اوسمیں بھی احتقان ریح کا ممکن نہیں ہے بلکہ ریح کا احتقان اوسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی
و سختی کے متوسط ہو۔ اور عضل کا حال سختی اور نرمی میں یہی ہے جیسا تشریح میں ثابت ہو چکا۔ اسباب اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب
ہے۔ اور کبھی اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً فرح اور خوشی سے اور اسی طرح غم اور غضب وغیرہ سے اسلئے کہ حرکت
سے ریح کے مواد کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر اختلاج تمام بدن میں عام ہو جائے منذر سکتہ اور کزاز
ہوگا۔ اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق میں رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے۔ اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے لقوہ کا منذر ہے۔ اور شراسیف کے نیچے
اختلاج بیشتر ورم حجاب پر دلیل ہوگا اسلئے کہ وہاں کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے معالجات کثیر النفع نسخہ سے تمہید کریں اگر اس سے

زائل ہو جاے نفع ہو اور نہ اوہ ان معالجات کا استعمال کرین مگر ضعیف القوۃ سے شروع کرین اور رفتہ رفتہ قوت اوہ ان کی بڑھائیں جب اس سے بھی فائدہ نہو
مسہل کا استعمال کرین اور بحرانی کے مسہل سے ہمیشہ تنقیہ عضو محتاج کے اور یہ مسہل ... کرتے ہین جنکا بیان بہتر ہوا زیبق کے اختلاج کے واسطے ... ہے
ہے - اور پانی برف کا اور خمیر کشنیز خواہ جو چیز کہ اسمین انفع اور بہتر علیہ ہو استعمال کرنا چاہئے - اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور خدر کے ہے
اب امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہو کر ختم کلام کرتے ہین اور فقط امراض حسیہ اور امراض حرکت خواہ امراض وضع جو اعضاے راس نے ہین انکے ...
اقتصار کیا گیا اور رام اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم مین انشاء اللہ کیا جاے گا

فن سوم آنکھ کی تشریح اور اوسکے احوال اور امراض کے بیان مین

اور اوسمین چار مقالہ ہین مقالہ پہلا اوسمین چند فصلین ہین فصل اول تشریح مین آنکھ کی قوت البصارۃ اور مادہ روح باصرہ کا آنکھ تک پہونچنا اون دونون عصب کے ذریعہ سے ہے جو مجوف ہین اور انکا ذکر باب تشریح مین بخوبی ہو چکا کہ اونمین تقاطع صلیبی واقع ہوا ہے - اور جب یہ عصبہ اور جھلیان جو اوسکے ہمراہ ہین بطرف اسفل منحدر ہوتی ہین ہر ایک طرف اور سر ان دونون کا وسیع ہو جاتا ہے - اور اوسمین بذریعہ رطوبت کے امتلا پیدا ہوتا ہے اور اتساع یعنے پھیلنا اطراف ان دونون کا اس شکل پر ہوتا ہے کہ جو رطوبت حدقہ مین ہے اوسپر محیط ہوتے ہین - یہ رطوبت جو حدقہ مین ہے اوسکے بیچ کے حصہ کو رطوبت جلیدیہ کہتے ہین اور جلیدیہ ایک رطوبت صاف کو کہتے ہین جو مثل برد یعنے اولہ کے ہے - اور شکل جلیدیہ کی مستدیر یعنے گول ہے اور اسکی تفرطح یعنے پھیل کر گسترده ہونے سے آگے کی جانب مستدیر ہونے مین کمی ہو گئی اور چار صفحہ سپلی ہے یعنے بطرف قدام کے اور اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کی شبح خواہ صورت اوسمین منطبع ہو اوسکی مقدار وافر ہو جاے - اور چھوٹی چھوٹی چیزین جو دیکھی جاتی ہین اون کی شبح کی مقدار بڑی اوسمین منقش ہو جب یہ رطوبت بطرف قدام کے پھیل گئی پھر اوسکی مقدار استدارت کی بطرف اندرون کے کم ہو گی اور اندر کی طرف تھوڑی سی دقیق اور باریک ہو گی اسکا فائدہ یہ ہے کہ جو اجسام مرئیہ بذریعہ اشباح اوس سے ملاقی ہوتے ہین اور اونمین استعراض اور وسعت بوجہ دقت یعنے باریکی حس سے پیدا ہوتا ہے اور لیسے انطباق اس رطوبت کا بخوبی ہو اور وجہ استعراض اور دقت اون اجسام کے یہی ہے تاکہ بخوبی التقا اونکا اس سے ہو جاے ورنہ اسمین سمانے کی گنجائش نہ پاتے - رطوبت جلیدیہ جو ٹھیک وسط مین رکھی گئی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ اوس مقام سے بہتر کوئی اور جاے محفوظ ایسی نازک اور بکار آمد چیز کے واسطے نہ تھی - اس رطوبت جلیدیہ کے پیچھے ایک رطوبت اور مخلوق ہوئی ہے دماغ سے تاکہ واسطے تغذیہ رطوبت جلیدیہ کے اسواسطے کہ خون اور رطوبت جلیدیہ مین چونکہ تفاوت اور اختلاف جوہری ہے لہذا خون سے اسکی غذا نہین ہو سکتی اور یہ رطوبت بنام زجاجی موسوم ہوئی کہ مشابہ زجاج یعنے آبگینہ گداختہ کے ہے قوام مین اور رنگ مین بھی شیشہ کے مشابہ ہے - یعنے صاف اور مائل باندک حمرت ہے صفائی کی ضرورت یہ تھی کہ اس رطوبت سے غذا ایک شئی صاف یعنے جلیدیہ کی بنتی ہے - اور سرخی اسکے جو باقی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ جوہر خون سے پیدا ہوئی - اور بہ وجوہ اسکا استحالہ ایسا نہین ہوا ہے کہ جسکی غذا یہ ہوتی ہے اوسکے جوہر سے جمیع اعراض اور کیفیات مین ہمرنگ اور مشابہ ہو جاے - اور یہ رطوبت زجاجی رطوبت جلیدیہ کے پیچھے اسواسطے رکھی گئی کہ اس رطوبت کو دماغ نے بتوسط شبکے کے (جسکا ذکر آگے آتا ہے) بھیجا ہے لہذا واجب ہوا کہ بطرف دماغ اور اوسکی جانب مین رہے رطوبت زجاجی اور نصف موخر رطوبت جلیدیہ کے محیط ہے اور بڑے دائرہ کو جو بمنزلہ منطقہ کے ہر ایک کرہ مین ہوتا ہے اور اوس سے بڑا کوئی دائرہ نہین مترجم کہتا ہے ابھی یہ بیان ہو چکا کہ رطوبت جلیدیہ آگے کی طرف پھیلی ہے - اور پیچھے کی طرف سمٹی ہوئی ہے پس مجموعہ شکل اسکی کروی تام الاستدارۃ نہو گی اور ایسی شکل کا اعظم دائرہ

یعنے منطقہ دائرہ نہین ہر کہ ٹھیک نصف اور وسط حقیقی پر ہو بلکہ جیسا تاؤذوسیوس نے کتاب الاکر میں ثابت کیا ہر کہ بقدر خمس و شکل مستدیرہ کے کرویت
سے اعظم دائرہ کا الگ ہونا نصف صحیح سے ہوتا ہر اسی طرح یہان بھی استوا رطوبت زجاجی کا کرہ جلیدیہ کے اعظم دوائر پر نصف سے الگ ہوگا۔ اور
اسی واسطے عبارت شیخ مین یہ لفظ واقع ہر کہ نصف سے کم مین جو بڑا دائرہ ہر اوسپر واقع ہر اور یہ نہ کہا کہ رطوبت جلیدیہ کے نصف پر جو بڑا دائرہ ہر
اوسپر محیط ہر علاوہ رطوبت جلیدی سے آگے ایک اور رطوبت واقع ہر کہ اوسے بیضیہ کہتے ہین اسلیے کہ وہ مشابہ سپیدی بیضہ کے ہر یہ رطوبت بیضیہ
گویا رطوبت جلیدیہ کی فضلہ ہر۔ اور صاف چیز کا فضلہ بھی صاف ہی ہوتا ہر۔ رطوبت بیضیہ کی جگہہ آگے رطوبت جلیدیہ کے منسوب دو سبب کی طرف ہر ایک
سبب متقدم اور سابق جسے علت فاعلی کہتے ہین دوسرا سبب تمامی جسے علت غائی کہتے ہین۔ سبب فاعلی یہ ہر کہ ہر ایک غذا کا فضلہ جہت مین بجانب
مقابل اوس غذا کے رہنا چاہیے۔ اور چونکہ غذا جلیدیہ کی رطوبت زجاجی اور پیچھے جلیدیہ کے ہر پس فضلہ اوسکا یعنے رطوبت بیضیہ جلیدیہ سے نیچے
ضرور رہیگا۔ اور سبب تمامی یعنے علت غائی اس رطوبت کے آگے جلیدیہ کے رہنے کی یہ ہر تاکہ اثر ضوء کا بتدریج رطوبت جلیدیہ تک پہونچے اور رطوبت
بیضیہ جلیدیہ پر سپر محافظ کے جلیدیہ کے واسطے ہے۔ پھر چونکہ جو عصبہ حامل رطوبت ہر اوسکا کنارہ دونون رطوبت زجاجی اور جلیدیہ کو اوس مقام تک
محتوی اور شامل ہر جہان سے رطوبت بیضیہ کی ابتدا اور جلیدیہ کی انتہا ہر۔ اور یہی مقام اکلیل کا ہر اور اس عصبہ کا کنارہ اسطرح محتوی اس رطوبت کا
ہر جیسے شبکہ کے اندر صید سما جاتا ہر۔ اسی واسطے اس کنارہ کو شبکیہ کہتے ہین۔ اور اسی عصبہ کے کنارہ سے ایک شی مثل نسیج عنکبوت کے اوگتی ہر
کہ اوس نسیج عنکبوتی سے ایک پردہ باریک لطیف ایسا اوگتا ہر جسکے ہمراہ چند ڈورے بھی نفوذ کرتے ہین جنکا خروج اوس جزء سے ہوتا ہر جو مشیمی نام
رکھتا ہر۔ اور آیندہ اوسکا بیان ہم کرینگے اور یہ صفاق لطیف درمیان رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے حاجز اور مانع مقرر کیا گیا تاکہ درمیان لطیف
اور کثیف یعنے جلیدیہ اور بیضیہ کے مانع رہے اور تاکہ اوسکی یعنے جلیدیہ کی غذا آگے کی جانب سے شبکی اور مشیمی مین نفوذ کرتی ہوئی آیا کرے۔ یہ صفاق
رقیق اور مثل نسیج عنکبوت کے اس غرض سے مخلوق ہوا کہ اگر کثیف ہوتا اور جالدار تیلا نہوتا اور باانیہمہ منضم پر جلیدیہ کے قائم رہتا کچھ عجب نہ تھا
کہ جو ضوء اور روشنی رطوبت بیضیہ سے اسکی طرف آتی اوسکا حاجب اور مانع ہوتا۔ تیلی جھلی یعنے صفاق مذکور کے کنارہ سے بعد ازان کہ ممتلی ہو چکا
اپنے مادۂ خلقت سے چند عروق ایسے تنتے ہین جیسے مشیمہ کی شکل ہر۔ اور کنارہ مذکور سے ان عروق کا پیدا ہونا اسواسطے تجویز کیا گیا کہ درحقیقت منفذ
غذا کا وہی ہر اور اوسکے جمیع اجزا کو ضرور نہین ہر کہ منفعت غذائی پر آمادہ اور مہیا کیے جائین۔ بلکہ وہ جزو موخر جنکو ہم کنارہ اور طرف کہتے ہین
اور جہان سے یہ عروق بطور مشیمہ کے منتسج ہوے ہین قابل اس منفعت کے تھا۔ اور اوسکا نام مشیمی رکھا گیا اور اس کنارہ سے بڑھکر آگے کی طرف
جو کچھہ مقدار صفاق کی متجاوز ہوئی ہر وہ کسی قدر ثخین اور گندہ مائل بظلمت ہر اور اوسکا رنگ آسمان گون درمیان سپیدی اور
سیاہی کے بنایا گیا تاکہ بصر کو جمع کرے۔ اور تعدیل ضوء کی بوجہ نیلگون ہونے کے اسطرح پر کرے جیسے ہماری آنکھہ بند کرنے سے ایکقسم کی ظلمت
پیدا ہوکر وہ فعل کرتی ہر یعنے جسوقت ہماری بصارت مین کلال اور خیرگی بوجہ زیادتی ضوء خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہوتی ہر اور اوسکے رفع
کرنے کی تدبیر ہم یہی کرتے ہین کہ آنکھین بند کرکے پناہ اور ملجا بطرف ظلمت کے ڈھونڈھتے ہین تاکہ ظلمت اور ضوء سے جو ترکیب حاصل ہو اور
اس ترکیب سے بھی آسمانی رنگ سے مشابہت ہوجاتی ہر اور ہماری آنکھہ اور بصارت کی حفاظت اور رفع کلال مین پوری مدد ملتی ہر۔ اوسی
طرح یہ صفاق غلیظ ہر وقت ہمارے بصر کو ایسی ہی آرام وہی باذن خالق حکیم تعالی شانہ و جل برہانہ کے کیا کرتی ہر بوجہ اپنے رنگ کے
جو آسمانی مخلوق ہوا ہر۔ دوسرا فائدہ اس صفاق گندہ کا یہ ہر کہ بیچ مین ان رطوبات اور قرنیہ کے جو زیادہ سخت ہر حائل ہو اور مثل متوسط
عدل کے نرم اور سخت کے اتصال کو درست کرے کہ ایک کو دوسرے کا گزند نہ پہونچنے پاوے۔ اور تیسرا فائدہ اوسکا یہ ہر کہ قرنیہ کی غذا اوس

پہونچتے دیا کرے جو مشیمیہ سے اس تک پہونچتی ہے ... اور تجویف کا اعلیٰ آگے کی طرف تمام و کمال نہیں ہوا ہے بلکہ اسکے آگے ایک قرحہ اور سوراخ کے طور پر چھوڑا
گیا ہے فائدہ اوسکا یہ ہے کہ اشباح اور صورتیں پہونچنے کو مانع نہو جیسے اگر پورا احاطہ اسکا ہوتا بوجہ ثخن اور ظلمت رنگ کے رسائی اشباح میں رخنہ عظیم
واقع ہوتا وہ ثقبہ اور سوراخ جو اس صفاق غلیظ میں چھوٹ رہا ہے اوسکی صورت ایسی ہے جیسے انگور کی گھنڈی توڑنے کے بعد ایک گڑھا سا وسط
میں انگور کے پڑ جاتا ہے - اسی سوراخ کی راہ سے اشباح کا گذر ہوتا ہے - اور یہی سوراخ ہے کہ جب بند ہو جاتا ہے لبصارت کو مانع ہوتا ہے اور اسی صفاق
کے گندہ کو طبقہ عنبیہ کہتے ہیں اور یہی مشابہت سے جو ابھی مذکور ہوئی - اور طبقہ عنبیہ کے اندر جیسا کہ یہ ملاقی رطوبت جلیدیہ سے ہے چند ریشہ پیدا ہوئے تجعید
ہیں تاکہ مشابہ جسم نرم اور متخلخل کے ہو جاوے اور اسکے ملنے کی اذیت رطوبت مذکورہ سے بہت کم پہونچے - اس طبقۂ عنبیہ کے سب سے زیادہ سخت وہی
اجزا ہیں آگے کی طرف جہان پاس سے ملاقات طبقہ قرنیہ سے ہوتی ہے جو خود بھی بہت سخت ہے الغرض جس مقام پر عنبیہ میں ثقبہ پیدا ہوا ہے وہ مقام
بھی سخت اور صلب ہے اور اس ثقبہ میں رطوبت اور روح بھری ہوئی ہے رطوبت سے ممتلی ہونے کا فائدہ اوپر مذکور ہو چکا اور روح بھرنے کا
ثبوت یہ ہے کہ بوقت قرب موت کے لاغر اور چپٹا ہونا اوس مقام کا جو موازی ثقبۂ مذکورہ کے ہے واضح دلیل وجود روح پر ہے - دوسرا
حجاب یعنے پردہ بہت ہی تنگ اور سخت ہے تاکہ ضبط اجسام محویہ کا بخوبی کر سکے اور اوسکی سطح موخر تنگ اور صفیق ہے اور سخت بھی ہے اور جز
مقدم اس پردہ کا جسم عدسہ چشم پر پھیلا ہے اور شفاف اسقدر ہے کہ مانع الابصار نہیں ہوتا ہے اسی جہت سے اسکا رنگ مثل اوس قرن اور
سینگ کے ہے جو بوجہ تراشنے اور چھیلنے کے رقیق اور پتلا ہو جاوے اور اسی سبب سے اسکا نام قرنیہ رکھا گیا سب سے زیادہ ضعیف اسکا وہ جز ہے
جو آگے کی طرف متصل ہے یعنے بیرون چشم کی طرف طبقۂ قرنیہ درحقیقت گویا مرکب چند طبقات باریک سے ہے جنکا شمار چار طبقات سے کیا جاتا ہے
ہر ایک ان چاروں میں بمنزلہ ایک چھلکے کے ہے اسطرح پر انکی ترکیب ہوئی ہے کہ قرنیہ جو واحد بالترکیب ہوا ہے انھین قشروں کے اجتماع سے اگر
ایک قشر ان چاروں میں سے جدا ہو کر گر پڑے تمام طبقۂ قرنیہ پر آفت نہ پہونچے - بعض اطبا نے قرنیہ میں چار طبقوں کے جگہہ تین ہی طبقے شمار
کیے ہیں اور انکا قول یہ ہے کہ قرنیہ مرکب تین طبقات سے ہے - انھین طبقات سے قرنیہ کے ایک وہ بھی ہے جو محاذی ثقبۂ مذکورہ کے ہے اسلیے کہ وہ
مقام مستور رکھنے اور بچانے کی طرف زیادہ تر محتاج ہے تیسرا حجاب خواہ طبقہ جسکو ملتحمہ کہتے ہیں اوسکی کیفیت یہ ہے کہ عضل حرکت مقلہ یعنے آنکھ
کے ڈھیلے سے مختلط ہے جنکو مع باب تشریح میں بخوبی بیان کیا ہے - فقرہ کی خلقت سے یہ غرض ہے کہ آنکھوں میں اوڑکے جو چیز پہونچے اور گرد پر بچاکے
اوسے منع کریں خواہ سر سے جو چیز اوتر کے آنکھ میں ایذا پہونچاوے اوسے روکیں اور جب بند کی جائیں خواہ جھپکا کریں بوجہ پیدا ہونے تاریکی کے
اندر آنکھوں کی تعدیل ضوء کی بسبب اس تاریکی کے ہوا کرے اسلیے کہ سیاہی کا خاصہ ہے کہ نور کو جمع کر دیتی ہے مژہ کا مغرس یعنے مقام اسکی پیدایش کی
کا ایک جھلی جو مشابہ غضروف کے ہے مقرر کی گئی تاکہ انکا کھڑا ہونا اور سیدھا ہونا اچھی طرح سے درست رہے اور بوجہ ضعف اور بے طاقت ہونے
جڑ کے ڈھیلی ہو کر گر نہ پڑیں جیسا ہر ایک چیز کے گاڑنے میں یہی قاعدہ ہے کہ جب تک وہ مغاک جو گاڑنے کے واسطے کھودا جاتا ہے مستحکم ہو سیدھی
کھڑی نہیں رہتی - اور اوسی غشا غضروفی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو عضلہ کہ اوس سے آنکھوں کا کھولنا متعلق ہے اور اسی جھلی پر اوسکا تکیہ اور سند ہے
جب یہ غشاء غضروفی استواری میں مثل استخوان کے ہوئی بوجہ استواری تحریک چشم پر اوس عضلہ کو بخوبی اقتدار حاصل ہوتا ہے - پلکوں کے
اجزا میں پہلے تو جلد ہے اوسکے بعد ایک پرت جھلی کا اوسکے بعد وہ چربی جو درمیان دونوں پرت کے واقع ہے اوسکے بعد عضلہ جفن اوسکے بعد دوسرا
پرت جھلی کا اور سید اور پردہ الا پرت ہے اور نیچے کے پرت کا انعقاد اور بستگی اجزا عضلہ سے ہوئی ہے اور جس مقام کی شق میں خطرہ ہے وہی ہے
جو متصل جانب فوق سے نزدیک عید العضلہ کے ہے

فصل دوسری بیانمین شناخت احوال اور امزجہ چشم کے

اور بیان عام امراض چشم کا۔ آنکھ کا مزاج بذریعہ لمس کے اور حرکت کے بھی پہچانا جاتا ہے اور آنکھ کی رنگت اور رونق اور شکل اور مقدار اور فعل خاص سے اور جو کچھ آنکھ سے نکلے اوس سے بھی شناخت ہوسکتی ہے اور جن چیزوں سے آنکھ کو انفعال ہوتا ہے اور اثر پہنچتا ہے وہ بھی ذریعہ شناخت احوال اور مزاج آنکھ کی ہوتی ہے۔ لمس کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ بوقت لمس کے آنکھ میں گرمی یا سردی خواہ صلابت یبس کی یا نرمی رطوبت کی محسوس ہو۔ اور حرکت کے ذریعہ سے شناخت یہ ہے کہ اگر سبک حرکت ہو حرارت خواہ یبوست پر دلالت کریگی اور ان دونوں میں فرق بذریعہ لمس کے ہو جائیگا اور اگر حرکت ثقیل ہو اور آنکھیں بوجھل رہتی ہوں تو برودت اور رطوبت پر دلیل ہے۔ رگوں سے آنکھ کی شناخت اسطرح کرنی چاہیے کہ اگر موٹی اور چوڑی ہوں حرارت مزاج چشم پر دلیل ہونگی اور اگر باریک اور سیاہ ہوں برودت مزاج پر دلالت کرینگی پھر اگر خالی ہوں یبوست مزاج پر دلالت ہوگی اور اگر رگوں میں امتلا ہو کثرت مادہ اور رطوبت مزاج پر آگاہی دینگی۔ آنکھوں کے رنگ سے شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ ہر ایک رنگ خلط غالب پر دلیل ہوتا ہے کہ دموی پر سرخ اور صفراوی پر زرد اور بلغمی پر رصاصی اور سوداوی پر کمدلاپن تیرہ۔ شکل سے آنکھوں کے مزاج کی شناخت یہ ہے کہ آنکھوں کی شکل اچھی ہونی بہ نسبت برا ہونے کے اونکی قوت خلقت پر دلیل ہے۔ اور بد شکلی کو دلالت ضعف خلقت پر ہے۔ چھوٹا بڑا ہونا آنکھ کا دلیل خوبی اور برائی پر اوسی طرح ہے جیسا سر کی بزرگی اور کوچکی بیان ہوئی۔ خاص افعال آنکھ کی دلالت احوال چشم پر یہ ہے کہ اگر باریک اشیا کو دور اور نزدیک سے یکساں اور بہ نسبت اشباہ مقدار واجب پر دیکھیں (اور جو مقدار بذریعہ علم مناظر کے ہر ایک مبصر کے واسطے بمقادیر مبصرہ کی بنظر اختلاف حجم اور مسافت کے ثابت ہوچکی اور جو زاویہ رویت مقتضی کسی مقدار معین مثلاً ثلث اور ربع اور خمس وغیرہ کے دیکھنے کا ہوا ویسی کمی بیشی حسابی واقع ہو اور جس مقام سے زاویہ رویت قائمہ پیدا ہو وہاں سے پوری شکل اور جہاں سے منفرجہ خواہ حادہ بنے بڑی اور چھوٹی بمقدار بزرگی اور کوچکی زاویہ کے نظر آوے) اور باوجودیکہ چیزیں مبصرات میں سے قوی ہوں اون کے دیکھنے سے آنکھوں کو ایذا نہ پہونچے اور نہ اونکی طرف دیکھنے سے کوئی ایسا اثر جو مخالف الوان اور اشکال مبصرات مذکورہ کے ہو آنکھوں میں پیدا ہو پس ان جمیع صورتوں میں مزاج آنکھوں کا قوی ہوگا۔ اور اگر بخلاف صور بالا کے ابصار میں ضعف اور نامتناسب ہوں اور مبصرات قوی سے اذیت پائیں آنکھوں کا مزاج یا خلقت فساد سے خالی نہیں ہے پھر اس فساد میں بھی اختلاف ہے مثلاً اگر قریب کی چیز کیسی ہی باریک کیوں نہو اوسکے دیکھنے سے قصور نہو اور دور کی چیز بخوبی نظر نہ آوے اور نگاہ قاصر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ صاف ہے اور تھوڑی ہے۔ اور اطبا گمان کرتے ہیں کہ اسقدر زیادہ روح باصرہ کا نہیں ہے کہ اوسکا انتشار مسافت بعید تک ہوسکے بوجہ رقیق ہونے مادہ کے اور مراد خروج اور انتشار سے اطبا کی یہ ہے کہ اسقدر روح باصرہ نہیں کہ بذریعہ خطوط شعاعی مقام مبصر تک منتشر ہو اور اوسی شعاع منجملہ روح باصرہ کے یہ لوگ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہی روح آنکھ سے خارج ہو کر بشکل مخروط بن جاتی ہے اور قاعدہ اوسی مخروط کا مماس شئ مبصر کے ہوتا ہے۔ اگر دور کی چیز دیکھنے سے آنکھ قاصر ہو لیکن باریک چیز کو قریب سے نہ دیکھ سکے اور جب اوسی باریک شئ کو ایک مسافت معین اور دوری محدود پر لیجائیں بخوبی نظر آوے معلوم کرنا چاہیے کہ روح باصرہ میں کثرت ہے اور باوجود کثرت کدورت بھی ہے کہ صاف اور لطیف نہیں ہے بلکہ رطوبت کی زیادتی ہے اور مزاج بھی آنکھ کا رطب ہے ایسی حالت میں اطبا مدعی ہوتے ہیں کہ روح میں بوجہ رقت اور صفائی ایسی جو قابلیت ابصار کی رکھے بدون طے کرنے مسافت بعیدہ کے پیدا نہیں ہوتی اور جب شعاع کو لیکر یہی حرکت مسافت بعید تک پہونچتی ہے روح باصرہ رقیق اور صاف کدورت سے مانع ہو کر ذریعہ ابصار ہوتی ہے۔ اور اگر نزدیک اور بعید ہر ایک مسافت کے اشیا کے دیکھنے میں کوتاہی ہو روح باصرہ میں بھی کمی ہوگی اور کدورت بھی آنکھوں سے جو چیزیں بطور سیلان کے

پیدا ہوتے ہون خواہ ہو چکے ہون اوس سے شناخت یہ ہے اگر آنکھ ہمیشہ خشک رہے اور کیچڑ نہ نکلے اوسکا مزاج یابس ہے اور اگر بافراط کیچڑ نکلا کرے مزاج اوسکا مرطوب ہے انفعالات کا حال یہ ہے کہ اگر آنکھونکو حرارت سے ایذا پہونچے اور برودت سے آرام ملے اوسکو سمجھو مزاج حار لاحق ہے اور اگر اذیت اور آرام اسکے خلاف ہے سو مزاج بارد ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ درمیانی حالت ان سب حالات مین معتدل ہے سوا اوس صورت کے کہ جودت ابصار ہو اور بخوبی ہر شی کو دیکھے کہ اگرچہ افراط کی جانب ہے مگر دلالت اعتدال پر کریگی آنکھونمین جمیع اقسام کے امراض پیدا ہوتے ہین مادی بھی اور ساذج اور امراض آلیہ و امراض شرکی آنکھ کے واسطے اون احوال مین جو منظر ہیئت کھولنے اور بند کرنے کے اور دیکھنے کے عارض ہوتے ہین خواہ منظر و معہ کے لاحق ہوتے ہین چند احکام خاص ہین کہ اونمین امراض حادہ سے زیادہ تعلق ہے۔ اون احکام کو اونھین مقامات مین ملاحظہ کر لیا جائے جہان امراض حادہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ امراض چشم کے خاص بھی ہوتے ہین اور بشرکت بھی ہوتے ہین۔ اور امراض شرکی آنکھ مین اکثر بشرکت دماغ کے پیدا ہوتے ہین۔ اسی طرح سارے حجابہا سے سر داخلی اور خارجی کی شرکت سے۔ ایضاً بشرکت معدہ بھی پیدا ہوتے ہین اور جو مرض آنکھ مین بشرکت حجاب خارج کے پیدا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت اوس مرض کے جو بشرکت حجاب اندرونی دماغ کے عارض ہو **فصل تیسری احوال چشم کے بیان مین** اگر کوئی مرض آنکھونمین بشرکت دماغ کے پیدا ہو اوسکی علامت یہی ہے کہ دماغ مین کوئی نہ کوئی آفت منجملہ آفات مذکورہ ابواب امراض دماغیہ کے ہوگی۔ پھر اگر بواسطہ مرض چشم کا باطنی حجابونمین سے کوئی حجاب ہے۔ درد اور الم کی زیادتی آنکھ کے اندر خواہ اوسکے عقب سے شروع ہوگی پھر اوسمین بھی اگر مادہ حار کے سبب سے یہ مرض اوٹھ کھڑا ہوا ہے ناکمین کھجلی اور چھینک کی آمد پیدا ہوگی۔ اور اگر یہ مادہ بارد ہوگا رطوبات سردہ کے آمد زیادہ ہوگی۔ اور کمتر ایسی مشارکت امراض چشم کو حجاب داخلی سے بوجہ سوء مزاج مفرد کے ہوتی ہے۔ اور اگر بوجہ مشارکت خارجی حجابون کے مرض آنکھ مین پیدا ہو اور مادہ کا توجہ اور اوسکی آمد اونھین حجابون سے ہوتی ہے ایک تمدد ایسا محسوس ہوگا کہ جبہہ اور عرق خارجی سر سے شروع ہوگا اور ظہور ضرر کا متصل پلکون کے زیادہ ہوگا اور اگر بشرکت معدہ کے آنکھونمین کوئی مرض پیدا ہو جو علامات باب معدہ مین مذکور ہون گے اونکو دلالت مشارکت معدہ کے دماغ پر دلالت ہے۔ اور آنکھ مین خیالات کا عروض اگر بسبب معدہ کے ہوگا حالت گرسنگی مین ان خیالات کی قلت اور بروقت امتلا کے زیادتی ہوگی۔ جو مرض مادی خاص آنکھونمین بلا شرکت پیدا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ دموی مادہ کا مرض اوسپر گرانی چشم اور سرخی اور آنسو اور آنکھونکا پھولا رہنا اور رگونکا پر ہونا اور کنپٹیون کی دھمک اور چسپیدہ ہونا پلکونکا کیچڑ کی وجہ سے اور زیادہ کیچڑ کا نکلنا اور ملمس کا گرم ہونا دلالت کریگا خصوصاً اس مرض کے ہمراہ علامات سکے دموی ہونے پر بھی موجود ہون۔ اور اگر یہ مادہ بلغمی ہوئے اوسپر دلیل یہ ہے کہ ثقل زیادہ اور شدید ہوگا اور سرخی خفیف یعنے گلابی رنگ کی اوسکے ہمراہ کسی قدر رصاصیت اور چسپیدگی پلک کی اور رمد چشم اور تہیج اور قلت آنسوون کی بھی ہوگی۔ صفراوی مادہ پر آنکھونمین تحسس اور التہاب اور سرخی زردی لیے ہوئے جو مشابہ سرخی مادہ دموی کے نہو اور آنسو کا رقیق ہونا اور تیز با حدت ہونا اور پلکون پر چسپیدگی کم ہونی دلالت کرتی ہے آنکھ کے مزاج ساذج بلا مادہ پر گرانی چشم مین نہونی اور باوجود اسکی کے خشکی رہنی یا دیگر دلائل مذکورہ بالا یعنے جو فصل دوسری مین مذکور ہوے دلالت کرتے ہین امراض آلیہ یعنے مرکبہ خواہ امراض مشترک جو آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اونکا بیان ہر ایک فصل مین جداگانہ کیا جاتا ہے **فصل چوتھی بیان مین قواعد کلیہ معالجہ چشم کے** ہر ایک مرض آنکھ کا علاج بمقابلہ اوسی مرض کے بالضد کرنا چاہیے اور چونکہ جمیع امراض چشم کے منحصر تین قسم مین ہین مادی اور ساذج اور امراض تفرق اتصال لہذا علاج کی تین قسمین ہونگی امراض مادی کا علاج استفراغ مادہ سے ہوتا ہے اور اسی طریقہ مین تدبیر اورام بھی داخل ہے اور مرض ساذج مین تبدیل کیجاتی ہے اور تفرق اتصال

اصلاح ہیئت اور درستی شکل کی کرنی چاہیے جسطرح جو نا خواہ اندمال اور التیام کی ضرورت ہوتی ہے استفراغ مادہ چشم کا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ اسطرف سے
مادہ کو پھیر کر دوسری طرف لیجاتے ہین اور کبھی تجلیب کی ضرورت ہوتی ہے صرف مادہ کا اسمین پہلے تنقیہ عام کی ضرورت ہوگی اگر تمام بدن ممتلی ہو اسکے بعد
تنقیہ خاص دماغ کا اونھین ادویہ خاص سے جو منقی دماغ ہین اور جنھین ادویہ کے مباحث مین مفصلاً بیان کر چکے ہین اوسکے بعد باقی مادہ کو آنکھ سے بطرف
ناک کے اور قریب کی رگون کے جیسے دونون رگ ماقین کی نقل کرتے ہین تجلیب کی صورت یہ ہے کہ مادہ آنسوون کے ذریعے سے استعمال ادویہ مدمعہ کر کے
نکال ڈالے ہو تبدیل مزاج بروقت سوء مزاج سادج کے خاص ادویہ سے کرتے ہین اور تفرق اتصال جو آنکھ مین ہو اوسکا ازالہ ایسی دواؤن سے
جنمین تجفیف زیادہ نہو اور لذع کسی قدر پیدا نکرین گے اور ان ادویہ پر عنقریب ناظر کتاب ہذا کو اطلاع ہو جائے گی جب ہم ہر مرض کا علاج بیان کرینگے
خواہ اور امراض خاص آنکھون کے بتفصیل مذکور ہون گے مطاوی کلام ان ادویہ کا ذکر کیا جائے گا ایک قاعدہ ضروری یہ بھی ملحوظ رہے کہ آنکھ کے جمیع
امراض مادی مین تقلیل غذا اور استعمال ایسی غذا کا جو خلط محمود پیدا کرے کرنا چاہیے اور جو چیز منجر ہو خواہ اوس سے بدہضمی پیدا ہو اوس سے احتراز
کرنا چاہیے۔ اور اگر مادہ کسی عضو خاص سے آتا ہو اور برانگیختہ ہوتا ہو پہلے قصد اوسی عضو کی طرف کرنا چاہیے اور اگر حجاب خارجی سے توجہ مادہ کی ہو
استعمال حجامت کا کر کے استعمال رادع کا جبہہ پر کرنا چاہیے منجملہ رادع کے چھلکا ترلیز کا مادہ حار کے واسطے اور قلقدیس مادہ بارد مین استعمال کرنا
چاہیے۔ جو رگین امراض چشم مین بذریعہ فصد کے کھولی جاتی ہین اونکی تفصیل یہ ہے سر و اسکے ادبدہ رگین جو اطراف سر مین ہین پھر اونمین بھی جو رگین پیش سر مین ہین
اونکی فصد نقل مادہ کے واسطے کرنی چاہیے۔ اور جو رگین پس سر واقع ہین اونکی فصد جذب مادہ مین مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو
مواد آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور اون مواد کا نقل بطرف اور اعضا کے ضرور ہے اوسوقت اصوب تدابیر یہ ہے کہ بلکہ منخرین کی طرف نقل مادہ کا کرنا
چاہیے بشرطیکہ اس نقل سے خوف انصباب مادہ کا بطرف آنکھ کے نہو اور یہ نقل اون ادویہ سے کرین جو عطوس اور نشوق کہلاتی ہین اور اسی
عنوان سے ان کا ذکر اور مقامات مین کیا ہے چنانچہ اوجاع راس کے باب مین بھی مذکور ہو چکے ہین۔ جو ادویہ آنکھ کے مزاج کی تبدیل کرتی ہین انمین
سے کسی قدر ایسے ہین کہ تبرید کر کے مزاج چشم کا کرتی ہین جیسے آب برگ عنب الثعلب اور عصارہ عصی الراعی جسے یونانی زبان مین لطباطا اور ہندی مین
ناں سانگ خواہ راج گیری کہتے ہین آب برگ کاسنی آب برگ کاہو اور گلاب خواہ عصارہ گل اور لعاب اسبغول اور بعض ادویہ تسخین پیدا کر کے
مزاج چشم کی تبدیل کرتے ہین جیسے مشک اور فلفل اور بہج اور مامیران وغیرہ اور بعض ادویہ مجفف ہین جیسے توتیا اور اثمد یعنی سرمہ سفید اور اقلیمیا یعنی میل
چاندی اور سونے کا اور میل نحاس ادویہ سے مقبضات ہین مثلاً شیاف مامیثا اور صبر اور زعفران اور فیلزہرج اور گلسرخ اور بعض ادویہ ملین
ہین جیسے دودھ خواہ براده بادام اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب یعنی آب ورج اور بعض ادویہ منضج ہین جیسے عروق یعنی ہلدی اور آب حلبہ اور
سکبینج (جو ایک دواے مرکب ہے) خصوصاً کہ اوسمین دودھ ملی بھگو کر استعمال کرین اور بعض ادویہ محلل ہین جیسے انزروت آب رازیانہ اور بعض ادویہ
مخدرہ ہین مثل عصارہ تفاح اور خشخاش اور افیون یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر امراض چشم کے ہمراہ دردسر بھی ہو پہلے علاج صداع کا
واجب ہے اور آنکھ کے مرض کا علاج نکرنا چاہیے بدون اسکے کہ دردسر زائل ہو جائے۔ اگر استفراغ اور تنقیہ سے خواہ کسی اور تدبیر صائب سے
ازالہ مرض کا نہو اور باوجودیکہ تشخیص مرض کی صحیح ہو اور تدبیر بھی صحت کے ساتھ واقع ہو اور سود مند معلوم کرنا چاہیے کہ مزاج آنکھ کا بدل گیا
ہے خواہ طبقات چشم مین ایسا مادہ خبیث آگیا ہے کہ جو غذا وہان تک پہونچتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے۔ یا اوس شخص کے دماغ مین ایسا ضعف ہے
خواہ اور مقامات مین ضعف پیدا ہوا ہے کہ وہان سے نوازل بطرف آنکھ کے اترتے ہین یہ سب قواعد اچھی طرح ذہن نشین کرنے چاہیین

فصل پانچوین آنکھ کی حفظ صحت کی تدبیر اور بیان اون چیزون کا جو آنکھ کو مضر ہین جو شخص آنکھون کی

حفظ صحت کا خواستگار ہو اسے چاہیے کہ غبار اور دخان سے خواہ ایسی ہوا کہ جسکے جو اعتدال سے خارج ہین یعنے اونمین گرمی زیادہ ہو خواہ سردی خواہ جو
ہوا ایسی اخلاط مین خامی پیدا کرتی ہین اور بارد ہین خواہ بادسموم جیسے لوٗن کہتے ہین ایسی چیزون سے آنکھ کو بچاتا رہے اور کسی ایک شے کی طرف ہر وقت
بغور نہ دیکھنے سے بھی کہ اوسمین نظر ایسی جما دے گویا وہان سے اب نہ ہٹائے گا پرہیز کرے - ایضاً کثرت بکا سے بخوبی بچاتا رہے اور باریک چیزون کی
طرف کمتر نظر کرے مگر کبھی گاہ بیگاہ بطور ریاضت کے مضائقہ نہین اور زیادہ پیٹھ کے بھل سونے سے بھی احتراز کرے - اور یہ بھی معلوم کرے کہ جماع
کی زیادتی بھی آنکھ کو بہت مضر ہو - اور سکر یعنے مستی اور بدہضمی اور بعد شکم سیر ہونے کے فوراً سونا بھی اچھا نہین ہے اور کل اقسام کے اغذیہ
غلیظہ اور اشربۂ غلیظہ اور جمیع مبخرات جنکے بخارات سر تک پہونچتے ہین بلکہ اونمین سے جو بالخصوص حریف اشیا ہین جیسے کراث اور چند قوتی اسی طرح جو چیزین
بافراط مجفف ہین منجملہ اوسکے زیادہ نمک کھانا اسی طرح جس سے زیادہ بخارات پیدا ہوتے ہین جیسے کرم کلا خواہ مسور اور تمامی ادویہ جو ادویہ مفردہ مین
مضرات چشم کے خانہ مین لکھی گئی ہین اونسے پرہیز کرے - اور یہ بھی واضح رہے کہ زیادہ سونا اور زیادہ جاگنا آنکھ کو مضر ہو - اور اعتدال نوم اور
یقظہ کا موافق ہو - جو چیزین کہ اونکا استعمال آنکھون کو مفید ہو اور آنکھون کی قوت کا حفظ اونسے ہوتا ہو اونمین ایسی چیزین ہین - جو کہ سرمہ اور
توتیاے ہندوستان سے بنائی جائین اور پرورده کرده کرنا توتیا کا آب مرزنجوش اور سلازیانہ مین چاہیے - اسی طرح آب رازیانہ سے جو کہ عظیم النفع ہے
- ایضاً برودت آب انارین کا جو پوست اندرونی انارین سے نچوڑا جاے اور اونکو تنور مین شہد کے ساتھ پختہ کیا ہو جیسے اسکا طریقہ اپنے مقام خاص مین
مفصلاً بیان کیا جاے گا - آنکھ کی جلا کرنے والی اور تیزی نگاہ کی پیدا کرنے والی چیزون مین سے ایک طریقہ یہ بھی ہے - کہ شفاف پانی مین غوطہ لگا کر
آنکھین کھولے - مضر چیزین آنکھون کی نسبت چند اقسام کے ہین - افعال اور حرکات اور اغذیہ مین تصرف نا زیبا کرنا - افعال وہ ہی مضر ہین جنسے تجفیف
پیدا ہوتی ہو جیسے جماع کثیر اور دیر تک روشن چیزون کی طرف دیکھنا اور باریک خط پڑھنا بافراط اور توسط خط کا باریک اور موٹے ہونے مین بہت
مفید ہو اسی طرح اور باریک چیزونکا بنانا اور امتلاے طعام کے بعد فوراً سونا اور بھوک مین سونا بلا واجب ہو جس شخص کو ضعف بصر ہو اتنی دیر کہ
طعام ہضم ہو جاے بعد اسکے سوے - ہر قسم کی امتلا البصارت کو مضر ہے - اور خشکی پیدا کرنے والی ہر ایک شے آنکھ کو ضرر پہونچاتی ہے - اور جو چیز کہ معدہ مین بخارات
سوداوی پیدا کرتی ہو شور ہو خواہ حریف اور تیز وہ بھی مضر ہے - قے کرنے سے بصارت کو فائدہ بھی ہے اور ضرر بھی فائدہ اس وجہ سے کہ قے سے
معدہ پاک ہوتا ہے - اور مضر اسلیے ہے کہ دماغ کے مواد کو متحرک کر کے بطرف آنکھون کے صبغ کرتی ہے - اگر کسی شخص کو بدون قے کے چارہ نہو چاہیے
کہ بعد طعام کے برفق اور بہ نرمی قے کرے - استحمام بھی مضر ہے - سونا اور زیادہ رونا اور زیادہ خون فصد کھلوا کر نکالنا خصوصاً پیہم پچھنے لگانے
مضر ہین - غذا کے استعمال کے وہی طریقے ہین جو اکثر مذکور ہو چکے اور خصوصاً کتاب اول کی تعلیم دوم فن ثانی فصل دوم مین بیان ہے جنسے غرض یہ ہے کہ انسان ہضم غذا مین
نہونے پاے - اور اس کتاب مین یعنے تیسرے حصہ مین جا بجا اون قواعد سے اور بھی واقفیت ہوتی جاے گی فصل چھٹی رمد اور تکدر کے
بیان مین رمد آنکھون مین جوش آنے کو کہتے ہین - کبھی رمد حقیقی ہوتا ہے اور اوسکا عروض بوجہ اسباب خارجی کے ہوتا ہے کہ آنکھ مین ثوران پیدا
کر کے آنکھ سرخ کر دیتے ہین جیسے دھوپ کی وجہ سے آنکھون مین جوش پیدا ہو خواہ صداع احتراقی اور حمی احتراقی اور غبار اور دخان یا بعض ادویات مین
سردی اور برودت بھی بوجہ تقبض کے مورث رمد کی ہوتی ہے اور چوٹ لگنے سے بھی چونکہ ہیجان آنکھ مین ہوتا ہے اسی طرح ہوے تند سے چونکہ
آنکھ مین تھپیڑ لگتی ہے - مگر یہ سب اسباب خفیف ہین کہ انکے بقا کا زمانہ معتد بہ نہین ہے بہت جلد اور بآسانی زائل ہو جاتے ہین حتی کہ اگر ایسے
رمد کا علاج نہ کیا جاے تب بھی بوقت زوال سبب کے خود بخود زائل ہو جاتا ہے - اس رمد کا نام یونانی زبان مین طاراکسیس ہے - اگر ایسے
اسباب رمد کی اعانت کوئی اور سبب بدنی یا کوئی سبب مادی جو معاضدت اور اعانت سبب بادی اول کی کرے - ممکن ہے کہ علت [illegible]

اسکا ورم ظاہری غشاء لطیف کی طرف اسطرح ہوجاوے جیسے انتقال حمیات لوحی کا بطرف حمیات عفنہ خواہ حمی سنانوخس کی طرف ہوتا ہے اور جسوقت اس رمد کا انتقال شروع ہوتا ہے اسی زمانہ ابتدا میں اسکا نام یونانی افونکیا رکھتے ہیں بعض اصناف رمد کے وہ ہیں جو تابع آنکھ کے جرب کے ہوتے ہیں ایسے اقسام کا سبب کسی قسم کا خدش یعنے تفرق اتصال چشم کا ہوتا ہے اور اول امر میں یہ رمد بمنزلہ تکدر کے ہوتا ہے۔ اور اسکا علاج بعد جاتے جرب کے ہوتا ہے یعنے پہلے کھجلی مٹا دیجاتی ہے تب اسکا علاج پورا ہوسکتا ہے۔ مجملاً رمد سے مراد یہ ہے کہ ملتحمہ میں ورم پیدا ہو کبھی یہ ورم سبب بلا ہوتا ہے اور حد سے زیادہ متجاوز نہیں ہوتا ہے اور بہت بزرگ اور عظیم نہیں ہوتا ہے اور اکثر اوسمین کیفیت ہوتی ہے کہ آنکھ میں چبھن جاتی ہیں اور سیلان اشک کا اور درد چشم ہوتا ہے۔ اور ایک قسم میں ورم عظیم حد سے بڑھا ہوا اسقدر کہ سپیدی زیادہ ہو کر حدقہ چشم پر آکر اوسے ڈھانپ لیتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہوسکتی اسکو یونانی میں کیموسس کہتے ہیں۔ اور ہم اپنی زبان میں وردینج کہتے ہیں۔ لڑکونکو اکثر یہ ورم بوجہ کثرت مواد اور ضعف چشم کے عارض ہوتا ہے۔ اور فقط مادہ حار سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ مادہ بلغمی اور سوداوی سے کبھی پیدا ہوتا ہے۔ سبب یہ کہ رمد حقیقی ورم عارضہ چشم بلکہ ورم ملتحمہ کو کہتے ہیں اور ہر جو ورم ہے اوسکا عروض یا مادہ دموی سے ہوتا ہے یا صفراوی مادہ سے خواہ بلغمی یا سوداوی سے خواہ ریح سے الیس بحکم ضرب اول شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ رمد کا سبب بھی ان پانچ اسباب میں سے کسی ایک سبب سے ضرور ہوگا البتہ کبھی جس خلط سے ورم پیدا ہوتا ہے خاص آنکھ میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ خلط دماغ سے بطرف آنکھ کے آتی ہے یعنے بسبیل نزلہ کے اوس حجاب خارجی میں ہو کر آتی ہے جو مجلل راس ہے یعنے تمام سر کو ڈھانپے ہوے ہے حاصل یہ ہے کہ وہ خلط دماغ خواہ دماغ کے اطراف سے آنکھ میں آتی ہے اسلیے کہ دماغ میں جب مواد کثیرہ مجتمع ہوں اور امتلا زیادہ ہوجاے اوسوقت رمد چشم کا یقین کرنا چاہیے ہاں اگر آنکھ زیادہ قوی ہو کبھی جب شرائین داخلی یا خارجی سر کے فضول کثیرہ سے بھرے ہوتے ہیں اوسوقت اونکے فضول بطرف آنکھوں کے گرتے ہیں۔ اور کبھی آنکھوں میں یہ مادہ سر سے اور نواحی سر سے نہیں آتا ہے بلکہ اور اعضا سے آتا ہے خصوصاً اگر آنکھوں میں کسی قسم کا سوء مزاج ایسا لاحق ہو کہ اونکو ضعیف کرکے قابل اون آفات کا کردے جو ان فضول کے انصباب سے پیدا ہوسکتا ہے بعض اقسام کے رمد دوری ہوتے ہیں اور بطور نوبت کے پیدا ہوتے ہیں کہ اونکا دورہ اور اونکی نوبت بہ طبق دورہ انصباب مواد کے واقع ہوتا ہے۔ اور جسوقت انصباب مواد کا ہوتا ہے اوسی وقت شدت وجع کی رمد میں ہوتی ہے۔ اور یہ شدت کبھی بوجہ لذع خلط کے ہوتی ہے جو اکال ہوتی ہے۔ اور طبقات چشم کو گلانا اور سڑانا شروع کرتی ہے خواہ کوئی خلط کثیر اتنی ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے آنکھوں میں تمدد پیدا ہوتا ہے یا غبار غلیظ آنکھوں میں پڑکر ایذا دہی کرتا ہے ایسے اوقات میں تفاوت کمی بیشی درد کا بموجب تفاوت اسباب مذکورہ کے ہوتا ہے اور جسقدر مواد مذکورہ زیادہ لاذع خواہ کثیر ہوتے ہیں اوتنا ہی درد میں اختلاف ہوتا ہے جیسا اور امراض میں بیان ہوچکا جو دوری ہوتے ہیں خواہ تمام بدن سے وہ مواد بطرف آنکھوں کے رجوع کریں یا فقط سر سے خواہ سر کی اون رگوں سے جو بطرف آنکھوں کے مادہ ردی کو مائل ہوں یا اوسے پہنچا دے کبھی خود آنکھوں کے مادہ سے رمد پیدا ہوتا ہے۔ اسطرح پر کہ طبقات چشم میں ایک قسم کا سوء مزاج بوجہ احتباس کسی خاص مادہ کے عارض ہو یا آشوب چشم کا زمانہ طولانی ہوجاے۔ پس بوجہ اوسکے جو مقدار غذا کے آنکھوں میں پہنچتی ہے سب فاسد ہوجایا کرے جس شخص کی آنکھ کے ڈھیلے بڑے ہوں اور باہر کی طرف اوبھرے ہوے اوسکی آنکھ رمد عظیم کی قابلیت زیادہ رکھتی ہے۔ اور سدقہ چشم کا باہر نکل آنا بروقت عروض رمد کے ایسی آنکھوں میں زیادہ صورت پذیر ہے اسلیے کہ رطوبت اوسکی آنکھوں میں زیادہ ہے۔ اور مسامات وسیع ہیں کبھی بعض اقسام رمد میں سرد آنسو زیادہ نکلتے ہیں سبب یہ ہے کہ ہضم غذاے چشم کا بخوبی نہیں ہوتا ہے۔ اکثر رمد کا زوال خود بخود اسہال کے عارض ہونے سے بھی ہوجاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرارت رمد کی بحسب کیفیت مادہ کے ہوتی ہے یا ورم کا بموجب مقدار مادہ کے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بلاد جنوبی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے اور بسرعت

زائل ہو جاتا ہے کبثرت عارض ہونیکا سبب یہ ہے کہ ان کے مواد میں سیلان اور رقت زیادہ ہے اور بخارات کی تولید انکے اجسام میں زیادہ ہوتی ہے اور یہ
بسرعت زوال رمد کا اس جہت سے ہوتا ہے کہ انکے مسامات میں تحلل زیادہ ہے - اور بیشتر انھیں بوجہ نرمی طبعیت کے اسہال عارض ہوتا ہے جس سے زوال
رمد ہو جاتا ہے - پھر اگر کبھی ناگہان کسی قسم کا برد انکو عارض ہوا تو اسوقت رمد ضرر رسان پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ظاہر مانع اور قابض حرکت اخلاط ہے تحریک کا
بوجہ برودت اتفاقی کے ناگاہ ہو کیونکہ رمد پیدا کرتا ہے - جو بلاد سرد ہیں خواہ جو اوقات فصول بارد ہیں انہیں رمد اگرچہ کمتر پیدا ہوتا ہے لیکن
اوسکا زوال دشوار ہوتا ہے - کمتر پیدا ہونا رمد کا ایسے بلاد اور اوقات میں اسی وجہ سے ہے کہ اخلاط میں سکون اور جمود ہوتا ہے - اور صعوبت
انحلال کی وجہ یہ ہے کہ ایسا مادہ جب کسی عضو میں حاصل ہوتا ہے تو اوسکا تحلل بسرعت اور بسہولت نہیں ہو سکتا اسلیے کہ مجاری میں تنگی اور منفذ
بوجہ برودت کے عارض ہوتا ہے اور اسقدر بکثرت عظیم ہیان تک پیدا کرتا ہے کہ پردہ خواہ جھلی کے پھٹ جانے کی نوبت پہنچتی ہے جب شتاء
شمالی کے بعد ربیع جنوبی آئے اور ربیع جنوبی میں بارش بارانی بھی ہوا اور اوسکی صیف نہایت گرم ہو خواہ صیف کی راتیں گرمی زیادہ ہو
اسوقت رمد کی زیادتی ہوگی - اسی طرح شتاء - فی یعنے زمستان سرد اور دنیا گویا ہوا اور ہوا جنوبی کے چلنے سے بدنوں میں اخلاط بھر جائیں کے اور
بعد ربیع شمالی پیدا ہو کہ ان مواد کو محتقن کردے صیف شمالی میں رمد بکثرت عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی فصل صیف کے بعد شتاء سے جنوبی کے
واقع ہو - کبھی رمد کی کثرت اوس صیف میں بھی ہوتی ہے جس سے پہلے ربیع جنوبی اور شتاء شمالی گذر چکی ہو کیونکہ اوسمیں خشکی زیادہ ہوتی ہے اسمیں
جو ابدان سخت ہیں حکم بلاد شمالی میں اور نرم اور متخلخل ابدان حکم بلاد جنوبی میں رمد بارہ کثرت عروض رمد کے داخل ہیں - اسیطرح بلاد حارہ
رمد زیادہ ہوتا ہے ویسے ہی زیادہ گرم حمام میں جسوقت آدمی زیادہ داخل ہو شاید کہ رمد پیدا ہو جاے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر باوجود علاج
صحیح اور تنقیہ کامل کے رمد چشم اور تغیر حال چشم کا برقرار رہے اور زائل نہو تو اسوقت سبب اس مرض کا ایک مادہ ردی ایسا ہوگا جو آنکھ میں بند ہے
اور غذا کو فاسد کر دیتا ہے خواہ دماغ اور سر سے نوازل بکثرت آنکھوں میں گرتے ہیں چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا ہے علامات واضح ہو کہ جتنے
اقسام درد کے آنکھ میں پیدا ہوتے ہیں اونمیں سے بعض اوجاع لذاع اور اکال ہوتے ہیں اور بعض اوجاع متمدد ہوتے ہیں جو اوجاع لذاع
ہیں اونکی دلالت کیفیت مادہ اور حدت مادہ پر ہوتی ہے اور جو اوجاع تمدید پیدا کرتی ہیں وہ کثرت مواد خواہ ریح پر دلالت کرتے ہیں - اور جس رمد
میں آنسو زیادہ جاری رہیں اور لذع میں تیزی رہے اوسکا منتہی بسرعت ہوگا - اور اگر آنسو زیادہ نہوں بلکہ رمد یابس ہو اوسکا منتہی بطی
ہوتا ہے کیچڑ کو اس مرض میں کبھی نضج مادہ پر دلالت ہوتی ہے - اور کبھی غلظ مادہ پر - اگر کیچڑ جلد جلد نکلے اور سب اعراض میں خفت ہو سواے گرانی
چشم کے ایسی کیچڑ غلظ مادہ پر دلیل ہے - اور جو کیچڑ ہمراہ نضج کے ہو اور اوسکے نکلنے سے آنکھوں میں سبکی اول ایام میں تھوڑی سی پیدا ہو اور بہت جلد
چھوٹ کر آنکھ سے گر پڑے یعنے زیادہ چسپیدہ نہو وہی قسم کیچڑ کی محمود ہے جن کیچڑ کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوں اوسے دلالت خیر پر کم ہے اسلیے کہ
چھوٹے چھوٹے دانے ابطو النضج پر دلالت کرتے ہیں جب پلکیں چسپیدہ ہونے لگیں اور اسقدر چمٹ جائیں کہ بدون دقت خواہ کسی تدبیر کام
کے کھل نہ سکیں وہی زمانہ نضج کا ہے جیسے جب تک سیلان رطوبت مائی کا ہوا کرے وہ زمانہ ابتدا کا ہے - اس مختصر بیان کے بعد اب ہم کہتے ہیں
کہ تکدر کی شناخت خفت سبب سے ہوتی ہے - اور اسطرح بھی شناخت کرنی چاہیے کہ پہلے سے کوئی ورم بادی نہوا ہو - جو رمد بشرکت سر کے
پیدا ہوا ہو سیر رمد سر اور گرانی سر کی دلالت کرے گی پھر راہ اس نزلہ کے آنے کی آنکھ میں دماغ کی طرف سے وہی حجاب خارجی ہے جو کہ
ڈھانپے ہوے ہے - اوسوقت جبہہ میں بھی تمدد ہوگا اور خارجی رگیں جو سر میں ہیں اونمیں پری مادہ کی اور رگیں پھولی ہوئی ہونگی - اور
جبہہ میں سرخی اور ضربان ہوگا - اور اگر اس مادہ کی آمد حجاب اندرونی سے ہو ان امور کا ظہور نہوگا بلکہ چھینک اور تناول اور ناکمیں کھجلی

یا فوق پر دوا نہ لگانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ نزلہ کا احتباس ہو جائے اور رک جائے۔ اسلیئے کہ اکثر دوام رمد کا سبب دوام نزلہ کا ہوتا ہے اگر مبدا اس مرض کا اندر رقیق حجاب چشم مین ہو البتہ علاج مین صعوبت اور دشواری واقع ہوگی۔ مگر منتہا کے تدبیر اسوقت یہی ہے کہ استفراغ ادویہ قوی سے خواہ اور قسم کا استفراغ قوی کیئے رہین اور تقویت سر کی ضماد ہائے معروف سے جنکا اثر یہی ہے کرتے رہین جیسے وہ ضماد جو صندل اور گل سرخ اقاقیا سے بذریعہ آب شنیز خواہ کشنیز تازہ سے بنایا جائے خواہ کشنیز خشک اور تھوڑی سی زعفران ملا کر ضماد بنائین اور ایک ساعت خواہ دو ساعت مقام رمد پر لگا کر پھر چھوڑ ڈالین کبھی ایسے مرض مین اور دیہ مغری خواہ ایسی دوائین جو مواد حارہ کی تعدیل کرین کبھی مستعمل ہوتی ہین دودھ کا استعمال بھی اسی غرض سے ہوتا ہے کہ تعدیل مواد کرین لیکن دودھ کا قطور اسطرح پر جائز ہے کہ آنکھ مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہ پائے بلکہ جو قطرہ آنکھ مین پہونچے فوراً اوسے گرا دینا چاہیئے۔ اور ہر وقت تجدید تقطیر کی کرنی چاہیئے اور سپیدہ بیضہ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ مگر اوسکی تجدید ہر وقت مثل دودھ کے ضرور نہین ہے بلکہ اگر تھوڑی دیر تک بھی آنکھ مین ٹھہرا رہے تو مضر نہوگا اور دودھ سے بہر حال بہتر ہے اگرچہ دودھ تریز جلا زیادہ ہے اور سپیدی بیضہ مین قوت جمع کی ہمراہ ملینت کے ہے۔ اور ملاست ایسی پیدا کرتا ہے کہ تنگی اور انسداد مسامات پیدا نہین ہوتا طبیعۃ جلیہ مین باوجود تحلیل اور انضاج کے یہ بھی اثر ہے کہ ملاست پیدا کرتا ہے۔ اور وہ تسکین بھی کرتا ہے۔ سنجفتہ کا بھی یہی کیفیت ہے خلاصہ یہ ہے کہ آنکھ کے امراض مین جو دوا مستعمل ہو اور خاص کر رمد کے علاج مین ایسی ہی دوا درکار ہے جو خشونت پیدا کرے اور نہ خود وہ اوسمین خشونت ہو۔ اور نہ اوسکی کسی قسم کا مزہ اگر ہو مثلاً تلخ خواہ ترش یا تیز ہو اور خوب باریک پیسی جائے تاکہ خشونت ظاہری اوسکی برطرف ہو جائے۔ اور تا امکان دوائے بیمزہ یعنی بے مزہ کو استعمال کرنا بہتر ہے۔ کبھی رمد کے معالجہ مین سعوط ملیق وغیرہ بھی استعمال کرتے ہین جنکے ذریعہ سے ناک کی طرف اخراج مواد ہو جاتا ہے۔ مگر سعوط کے استعمال مین لحاظ اسکا ضرور ہے کہ ایسے وقت استعمال کرین کہ آنکھ کی طرف جذب مواد کا خوف نہو۔ اور کبھی غرغرہ نکا استعمال بھی کیا جاتا ہے معالجات نافعہ سے واسطے رمد کے تکمید بگرم پانی سے بذریعہ اسفنج خواہ پشمینہ کے ہے۔ کبھی ایک یا دو مرتبہ کی تکمید علاج رمد مین کافی ہو جاتی ہے کہ پھر اور دوا کی ضرورت نہین رہتی۔ اور کبھی دس یا پانچ مرتبہ تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے رمد کی قوت اور ضعف ہو جیسی پانی سے تکمید کرین اگر اوسمین اکلیل الملک اور حلبہ جوش دیا ہو زیادہ مفید ہوگا۔ کبھی پیشانی پر ضماد دواؤن کا بھی لگاتے ہین خصوصاً جسوقت انصباب مادہ کی راہ جانب خارجی سے ہو جیسے دواؤن مثل پوست بطیخ خاص کرکے یا شیاف مامیثا اور فیلزہرج اور صبر اور تخم گانہ زعفران انزروت اور آب عنب الثعلب اور آب عصی الراعی اور اسی طرح آب برگ عوسج اور سولق شعیر خواہ مکوے خشک اور سفرجل کا اگر فضلہ مواد مین حدت اور رقت زیادہ ہو ایسے لطوخ کا استعمال کرین جو قوت قابضہ زیادہ رکھتا ہو جیسے مازو اور گلنار اور مشک اور ایسے اجزا کی تضمید مجاری کا انزال پر کرنی چاہیئے کہ ضماد مذکور کی تاثیر عظیم ہے۔ لیکن یہ ادویہ اسوقت مفید ہونگی جبکہ مادہ حارہ ہو۔ اور اگر بارد مادہ ہو پھر ایسی دوائین چاہیئے جنمین تجفیف اور قبض اور تقویت عضو کی مع کسی قدر تسخین کے ہو جیسے لطوخ زنبق اور کرنب اور بورق کا ضرور ہے کہ آنکھ کا تنقیہ خاص کبھی کا دودھ ٹپکا کر کرتے رہین خواہ سپیدی بیضہ مرغ وغیرہ سے اگر کیچڑ کا چھوڑانا بدون مس کرنے اور ہاتھ لگانے کے نہو سکے بہت نرمی سے ہاتھ لگائین اور کیچڑ چھوڑا لین۔ اور اگر رمد مین شدت ہو ایسی تو ہی فصد کھولنی چاہیئے کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے کہ زیادہ خون نکالنے سے فوراً صحت ہو جاتی ہے اور جب تک ممکن ہو تین روز اول مین شیاف کا استعمال نکرین۔ بلکہ جو تدابیر استفراغ اور جذب مواد کے بجانب اطراف مذکور ہو چکے ہین اور جیسے مکان اور حالات پر مریض کا قیام اوپر تجویز کیا گیا ہے اوسی پر تین دن تک اکتفا کرین۔ اور بعد اوسکے اگر کوئی شے از قسم شیاف ابیض وغیرہ استعمال کیجیے مضائقہ نہین اسلیئے اکثر زوال رمد کا اولی تین روز مین فقط انھین تدبیرات سے

ہوجاتا ہے اور زیادہ کلفت معالجہ کی ضرورت نہیں ہوتی جبتک تلیین طبیعت کی اوسوقت بلکہ ہر وقت ضرور ہے بلکہ اوسکا قصد کبھی جو حافظ غرض پر غالب ہو مادہ سے بذریعہ
اسہال کے اخراج کرنا ضرور ہے - اور تکمید کا استعمال قبل تنقیہ کے ہرگز مفید نہیں ہے اسی طرح حمام کا فائدہ بھی منحصر ہے بعد تنقیہ کے بلکہ قبل از تنقیہ کبھی حمام سے
یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ بطرف طبقات چشم کے جذب ہو کر طبقات کو پھاڑ ڈالتا ہے اسی طرح ابتدا میں مکشفات قوی اور ادویہ قابضہ کا بھی
استعمال نہ چاہیے کہ طبقۂ چشم تکثیف پیدا کرکے تحلیل کو منع کرینگے اور درد کی زیادتی ہوگی خصوصاً اگر درد زیادہ ہو اوسوقت ہرگز نہ کرنا چاہیے
- اور جن ادویہ میں قبض کم ہے اونکا استعمال بھی ابتدا میں مفید نہیں ہے اسلیے کہ نزول مادہ کو روک نہیں سکتا اور طبقۂ چشم میں تکثیف پیدا کرکے
احتقان مادہ طبقات میں کر دیتا ہے - اگر حسب اتفاق استعمال ایسے ادویہ قابضہ و مکثفہ کا ابتدا میں کر دیا ہو اوسکا تدارک گرم پانی سے تکمید
کرکے کرنا چاہیے - اور اگر شیاف ابیض کو آب اکلیل الملک میں محلول کرکے استعمال کریں اور اسی پر اقتصار کریں بہت بہتر ہے اسلیے کہ اوس سے زیادہ
قوی مادہ ابرد تحت الامتلا سے سر کے بیشتر مضر ہوتی ہے اور ادویہ محللہ سے بھی ابتدا میں زیادہ اجتناب کرنا چاہیے کبھی بعد استعمال ادویہ قابضہ
کے خصوصاً اگر اونکے ہمراہ ادویہ مخدرہ بھی ہوں حاجت تقطیر آب شکر اور ماء العسل کی بھی ہوتی ہے - اگر اس تقطیر سے مرض میں ہیجان پیدا ہو
اور گرمی آنکھوں کی بڑھ جائے ایسی دوا سے تبرید کرنی چاہیے جسمیں تکثیف نہو کہ اوس سے ہیجان کا تدارک ہوجائیگا لیکن تبرید سے پہلے کیچڑ کے
چھوڑانے کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جو اوپر مذکور ہوئی اور اوسمین نرمی کا لحاظ رہے کہ آنکھ کو ایذا نہ پہنچے - اسلیے کہ کیچڑ کے نکالنے سے
درد میں تخفیف ہوتی ہے اور جلا پیدا ہوتی ہے اور دوا کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے - کبھی جب درد میں شدت ہوتی ہے حاجت استعمال
مخدرات کی پڑتی ہے جیسے عصارہ لفاح اور کاہو اور خشخاش اور کسی قدر سماق پھر تا امکان ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ استعمال مخدرات کا نکیا
جائے اور اگر بنظر ضرورت ناچار استعمال مخدرات کیا جائے بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ استعمال کریں اور اگر ہو سکے فقط سپیدہ
بیضہ کو جوشاندہ خشخاش میں لت کرکے استعمال کریں اور بیشتر واجب ہوتا ہے کہ اوسمیں حلبہ بھی شریک کریں تاکہ تسکین درد میں ہو بوجہ تحلیل کے
کہ اندر آنکھ کے اثر کرے اور تحلیل بھی کرے - اور آفت مخدر کی زائل کر دے - لیکن اگر مادہ رقیق اور حاد ہو اور اکال ہو میرے نزدیک افیون
اور مخدرات کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں کہ شفا حاصل ہوتی ہے اور بعد آرام کے کوئی ضرر بھی پیدا نہیں ہوتا ہے - اگرچہ اسکا اعتقاد بھی
ضرور ہے کہ چونکہ خاص البصارت کو افیون مضر ہے باین لحاظ اوسکا استعمال مکروہ اور ناپسندیدہ ہے - باانیہمہ چونکہ جو درد مادہ اکال سے پیدا ہو
اور اوسمیں تمدد نہو اوسکی شفا بہت جلد افیون سے حاصل ہوتی ہے باین لحاظ میں استعمال افیون تجویز کرتا ہوں تا آنکھ میں بوجہ رمد کے اگر لذع پیدا ہو
اوسکا علاج دوائے مغری اور تبرید سے اور تلطیف سے کرنا چاہیے - اور اگر تمدد پیدا ہو اوسکا ازالہ تحلیل سے کرنا چاہیے - اور ہر ایک قسم کی
دوا اپنے مقام خاص میں مذکور ہوگی - اور تقلیل مادہ کی بھی درصورت تمدد کے کرنی چاہیے جب مرض رمد کا مزمن ہوجائے ماقین کی فصد
اور اوس شریان کی جو پس گوش ہے کھولنی چاہیے - اور جمیع اصحاب اور ارباب نوازل یعنی جنکی آنکھوں میں نزلہ گرتا ہو اونھیں بموجب بیان بالا کے
اجتناب سر کی تدہین سے اور کان میں بھی تیل کے ٹپکانے سے چاہیے - خلاصہ علاج رمد کا یہ ہے کہ جیسے اور اورام میں پہلے ردع کرتے ہیں بعد
اوسکے تحلیل کرتے ہیں رمد میں بھی یہی قاعدہ ملحوظ ہے لیکن بنظر لطافت اور نزاکت عضو کے رمد کے علاج میں نرمی اور رفق کی زیادہ ضرورت ہے یعنے
اگر رادع کا استعمال کریں اوسمیں قوت قمع کی ہو اور محلل دوا میں تلطیف اور جلا بھی ہو اور آنکھ میں تیزی نہ کرے اور ایذا نہ دے اور خشونت
پیدا نہ کرے اور یہ سب اوصاف اوسی دوا میں ہونگے جسمیں قبض باعتدال ہو اور محلل میں لذع خفی اور پوشیدہ ہوں یا خفیف ہو
بلکہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ دوائے محلل میں قوت تخفیف کی اور لذع مطلق نہو اور اگر کسی قدر درشتی ہو اوسے سپیدہ کی آمیزش سے توڑ ڈالنا چاہیے

خواہ شیر دختر کو اوس میں ملائی ہو وہ ہیں جس سے شیاف لگایا جاتا ہے - اگر مادہ کا استفراغ ہوچکا ہے اور درد کی شدت زیادہ نہیں ہے شیاف مشہور
باسع شیاف یوسی کا استعمال کریں اور اوسمیں سپیدی بیضہ کی ملالینی چاہیے شاید اوسی دن مریض کو صحت حاصل ہوجاوے - اور جس وقت اوسکا استعمال
ہو اوسکی شام کو حمام میں داخل ہونا چاہیے - اور جو کسی قدر مادہ تحلیل ہونے سے باقی رہجاوے شیاف سبیناج سے اوسکی تحلیل کرنی چاہیے کبھی
بنظر وقت اور زمانہ مرض کے بروز اول استعمال شیاف ابیض مغلطیقیا ان کا مناسب ہوتا ہے مگر پہلے دن تھوڑا سا اور دوسرے روز مقدار اوس سے زیادہ
کیجاتی ہے کہ اوس سے آرام ہوجاتا ہے - اور جب مادہ رمد کہنہ کا خروج بیتا فرمانی کرے اور کسی قسم کا تنقیہ مفید ہو اوسوقت شیاف اسحاق
وغیرہ ایسی دوا مستعمل ہوتی ہے جو معلوم ہوچکی **علاج رمد صفراوی اور دموی اور حمرہ** کا مشترک تدبیر رمد صفراوی اور دموی
کی فصد اور استفراغ ہے - پھر اگر خون گرم صفراوی ہو خواہ محض خلط صفراوی سبب رمد ہو مگر فصد کے استفراغ طبیعت ہلیلہ کا نافع ہوگا اور
بیشتر اس مطبوخ میں ترید بھی شریک کردیتے ہیں - اور اگر مادہ رمد میں کسی قدر غلظ ہو اور مادہ جیسا یونہیں دماغ سے ٹپکتا ہو اور سیاہ گیا
ہو اسی مطبوخ کو ایارج فیقرا سے قوی کرکے استعمال کرنا چاہیے بیشتر ایسے مقام پر اگر نقیع صبر پر اکتفا کریں تو اچھا ہے - اور اگر مادہ
حرارت کا بھی کھٹکا ہو اوسمیں یہ ادویہ مطبوخ کے خواہ نقیع صبر کے طیار کرنی چاہیے جسمیں کاسنی پہلے بھگوئی ہو خواہ آب باران کا استعمال
- ان سب صورتوں میں واجب ہے کہ ابتدا صحابۃ آنکھ کی سرخی پر ضماد لگانے سے کریں جیسے عصارہ بارتنگ اور برگ بید سادہ اور لعابات باردہ —
اور انھیں ادویہ کی تقطیر بھی آنکھ میں ضرور ہے بعد اوسکے سپیدی بیضہ شیر مادہ خر ملاکر نیز دیگر ادویہ شیافات جنھیں ہم رادع میں ذکر کرینگے
لیکن سیقدر زیادہ استعمال ان ادویہ کا نکریں کہ طبقات چشم میں تکثیف پیدا کریں اور مادہ محتقن ہوجاوے اور درد میں شدت پیدا ہو جسمیں مادہ
رمد کا بذریعہ استفراغ اور جذب اور استعمال رادعہ کے مقہور ہوجاوے اور اوسمیں جنبش پیدا ہو بتدریج استعمال منضجات کا شروع کریں
پہلے منضجات کا استعمال رادع ملاکر کریں بعد ازاں رادع ساقط کردیں - اور خالص منضجات کا استعمال کریں اور پہلے منضج میں نرمی ہو
کہ اوسمیں گلاب اور دودھ اقسام دودھ کے ملائیں جنمیں قوت انضاج کی ہے لعاب اسبغول میں یہ لطف ہے کہ باوجودیکہ رادع ہے منضج بھی ہے - اور لعاب
بیدانہ میں قوت انضاج کی شدید ہے بہ نسبت لعاب اسبغول کے اور آب حلبہ کا انضاج بہت جید ہے اور مسکن وجع بھی ہے اور اسی سے ابتدا منضج
کی کرنی چاہیے - اور اسمیں جذب کی قوت نہیں ہے اور اگر احتیاج تغلیظ مادہ کی ہو اوسوقت لعابات مذکورہ کا استعمال کریں اور تبرید کی احتیاج
ہو تو عصارات سے کریں ایک درخت جسکو عربی میں غرب کہتے ہیں اور یونانی میں اطاطا اور طاطاس اور فارسی میں وشاک کہتے ہیں - اوسکے
پھول اور برگ کا عصارہ ابتدائے رمد حار اور نیز زمانہ انتہا نہایت درجہ مجرب ہے اور بالخاصیت اس مرض کے ازالہ میں بہت مناسب ہے
بعضے ان عصارات کو نکال کر بستہ کرکے رکھ لیتے ہیں بعد برودت ایسے امراض میں ایسے اجزا سے ہوتی ہے کہ طبیخ اکلیل الملک کا اوسمیں نزول بھی
ابیض معمول ہو جاوے خصوصاً اگر اوسکو شیر دختران اور شیر مادہ خر میں پروردہ کریں جب رمد کا انحطاط شروع ہو استعمال ایسے محللات
کا زیادہ کریں جو اقوی ہوں مثلاً انزروت کو آب حلبہ اور رازیانہ میں ملاکر استعمال کریں اور تکمید ایسے پانی سے کریں جسمیں زعفران
اور مر کو طبخ کیا ہو - اور اگر دماغ کا تنقیہ ہوجاوے حمام کا بھی استعمال کریں - اور بعد غذائے قلیل کے چند ساعت ٹھہر کے تھوڑی سی شراب
خالص کہنہ پلائیں پھر اگر آب گرم سے نہاوے خواہ بھپارہ لے بہت نافع ہوگا - اور جو شیافات کہ قرابادین میں خاص اسی قسم کے مذکور ہیں
اونکا بھی استعمال کریں جنکا استعمال انحطاط رمد اور زمانہ آخر میں تجویز کیا گیا ہے - اگر مادہ دموی ہو بعد فصد کے حجامت بھی کرنی چاہیے
- اور ہمیشہ اطراف کی مالش اس مرض میں بہ نسبت دیگر امراض کرنی چاہیے اور اول مرض میں عصارات مذکورہ بالا کو استعمال کرکے بعد ازاں آب لبلاب

خنزیر کی آمیزش کرنی چاہیے - بعد اسکے روئی کو اسفنج میں بھگو کر اور مخلوط کرکے استعمال کریں - کبھی اسمیں تھوڑی سی افیون کی شرکت بھی ضرور ہوتی ہے
جس وقت درد میں شدت ہو اگر مادہ صفراوی ہو بعد فصد کے استفراغ خلط صفرا کا کرنا چاہیے اور آب شیر من سے مسہل کرائیں بشیر آب سرد
شیر ... سر پر گرانا اور آنکھ پر بھی موافق ہوتا ہے اور سرد پانی میں سرکہ ملا کر منہ دھونا نافع ہوتا ہے اول درد صفراوی میں استعمال ...
مبردات کرنا بشرطیکہ حد افراط کو نہ پہونچے واجب ہے - اور شیافات قابضہ عصارات باردہ میں محلول کرکے بھی استعمال کریں ...
صفراوی میں داخل ہے - لہذا واجب ہے کہ بعد استفراغ کے حقنہ اور مسہلات سے تدبیر کریں خواہ پوست انار کے ضماد سے جو آتش نرم میں جوش دیا گیا ہو
اسفنج کے ہمراہ بپیا ہو خواہ شہد ملا کر - تکمید حمرہ کی اسفنج حار سے اور تضمید آرد گندم کی اور کرسنہ سے جو شراب العسل میں خواہ اصل السوس کو شراب میں ...
نافع ہے - واجب ہے کہ ہمیشہ تا زوال مرض درد سے آنکھیں نہ دھوئی جائیں اور تبرید اور ترطیب میں کوشش کیجائے - لیکن فقط تبرید پر قناعت
کرنے سے صحت میں دیر اور مادہ میں جلید اور گندگی پیدا ہوتی ہے جب مرض حمرہ دور ہو جائے اور جراحت باقی رہ جائے زردی بیضہ کو ...
کرکے ہمراہ زعفران اور شہد وغیرہ دیگر ادویہ مذکورہ قرابادین میں واسطے حمرہ کے اونکا ضماد کرنا چاہیے فقط علاج رمد بارد کا
جو رمد مادہ باردہ سے پیدا ہوا ہو اسکے علاج میں پہلے استفراغ مادہ باردہ کا کرنا چاہیے - اور ایک مرتبہ استفراغ پھر دوبارہ استفراغ
کی بھی اکثر احتیاج ہوتی ہے مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے استفراغ کیا ہو یا غرغرہ سے استفراغ کرایا ہو - اور پہلے پہل اونھیں
رادعات کا استعمال کریں جو زیادہ باردہ نہوں بلکہ اونمیں کسی قدر تلطیف ہو جیسے صبر اور انزروت - اور اگر استعمال شیاف سنبل ...
سنبل الطیب کا ہمراہ بعض میاہ معتدلہ کے کریں بہت اچھا ہوگا - اور اگر طبقات حدقہ میں کوئی آفت نہو اکتحال ایسے پانی سے جسمیں زعفران اور قلقدیس جوش
دیا ہو اور غسل کرنا اور ابتدا میں پیشانی کو قلقدیس سے آلودہ کرنا واجب ہے خصوصاً اگر طریق آمد مادہ کا حجاب خارجی سے ہو - اسی طرح جس پانی
میں قلقدیس گھولی گئی ہو اوسکا لگانا بھی اچھا ہے - اور اگر پلکوں میں ابتدا میں ترناق اور کبریت اور زرنیخ لگائیں جید اور بہتر ہے اور تریاق کا استعمال
شرباً بھی نافع ہے - اس رمد میں استعمال برگ بید انجیر کا کوٹ کر شبت اور برگ خطمی شریک کرکے شراب میں مطبوخ کرکے استعمال کرنا اسطرح پر کہ آنکھ ...
میں پھونچیں مجرب ہے - قرابادین میں چند نسخہ قرص کے ہم ایسے لکھینگے جو پلکوں میں لگانے کے لائق ہیں - آب حلبہ اور لعاب تخم کتان کی تقطیر بھی اگر آنکھ ...
کریں رمد بارد میں عظیم النفع ہے اور اسکے بعد شیاف احمر لین اور شیاف احمر دوسرا جو بڑا ہے - اور کبھی کبھی شیاف اقرو اور انزروت عصارہ
برگ کبر میں پیسکر بھی مفید ہے - اور فقط برگ کبر کی تضمید بھی ایسے سب بیماروں کو تدبیر لطیف اور استعمال حمام اور شراب سپید خالص علی العموم
مفید ہے وردینج کا علاج جو رمد بطرف وردینج کے منتقل ہو گیا اوسکا علاج استفراغ اور فصد اور حجامت سے کیا جاتا ہے - اور ...
احتیاج شریان کے چھیدنے خواہ کاٹنے کی ہوتی ہے - اگر ورم گرم سے وردینج پیدا ہوا ہو اور سطرح سے استفراغ ہو چکا ہو اور ...
تنقیہ سے اوسوقت حجامت کا استعمال کریں - بعد اوسکے استعمال شیاف ابیض کا رادعات اور عصارات لینہ باردہ سے
ضماد مثل زعفران برگ کشنیز اور اکلیل الملک ہمراہ زردی بیضہ کے اور روئی بھگو کر رب انگور میں - اور کبھی حاجت ...
کوئی چیز مخدرات سے بھی مخلوط کریں - اور طلاؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ایسی دواؤں سے مرکب ہوں - ...
صبر وغیرہ منجملہ مجربات کے زردی بیضہ ہمراہ چربی ریچھ کے مثل مرہم کے بنا کر ایک پارچہ کو آلودہ کرکے آنکھ ...
انگور میں بھگو کر بعد ازاں گرم کرکے ہمراہ زردی بیضہ کے آنکھ پر رکھنی چاہیے جب درد میں شدت ہو -
کشنیز ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں وردینج میں نہایت پسندیدہ یہ ہے کہ غایب کے علاجات سے مشغول ہو -

... سے گوہ ...
... رین خارج سے
... ملی ہوتی ہے کہ اونمین
... رمامیثا اور حضض اور
... پر رکھیں - اسی طرح گل سرخ ...
زعفران دودہ میں پیسکر اور آب ...
... اور تین روز پہلے فقط آنکھ میں دودھ ...

تقطیر پر اقتصار کرتے ہیں۔ اگر حال مریض اور وقت اسکا متحمل ہو کہ کال کی تجربہ ہو چکا ہو اور تجربہ وردینج کے مرض میں وجع مفرط ہو اسکے واسطے یہ ہو کہ انزروت
اور زعفران اور شیاف مامیثا اور نہاریوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر درد بعد استفراغ بدن باقی رہے اور ورم کے عارض ہوا ہو یا رجات سے استفراغ کریں اور
نطولات بابونہ عصارہ کرنب فراہ افشرہ کرنب سے بناکر استعمال کریں۔ اور کبھی حسب حاجت مالش کی آب کو سے ہوتی ہے اور کبھی حاجت مر اور زعفران
کے مالش کی ہوتی ہے اور مدیحی کا علاج مدیحی کا علاج طلاء تکمید وغیرہ سے کرنا زیادہ نافع ہے کبھی جن لوگون کو مخاطرہ وجع شدید کا ایسا
ہوتا ہے کہ خوف زائد ہو اون کے واسطے استعمال مخدرات کا بھی کیا جاتا ہے اور جراحت اور بصارت کیجاتی ہے اور اس تدبیر سے اگرچہ فی الفور
درد میں تسکین ہوجاتی ہے مگر تھوڑی دیر تک اسقدر ہیجان درد میں ہوتا ہے کہ پہلے اسقدر نہ تھا اسلیے کہ مخدرات منع حرکت ریاح کرتے ہیں
اسی واسطے طبیب کو واجب ہے کہ تحلیلات لطیفہ سے علاج کرے فصل آٹھوین مختصر کلام اوجاع درد کے بیان مین شیاف ابیض مخدری
اور مبرد اور مسکن وجع ہے۔ اور رطوبات لذاعہ کی اصلاح کرتا ہے۔ اور کبھی اسمین افیون بھی شریک کرتے ہین پھر درد کے سکون میں زیادہ تجویز ہوتا ہے
لیکن کبھی بصارت کو مضر ہوتا ہے اور مرض میں طول پیدا کرتا ہے بسبب تخدیر اور خام کردینے مادہ کے ایسے شیاف ابیض کے قائمقام قرص
وردی ہے کہ وہ بھی عظیم النفع ہے التہاب اور وجع کو ... اسکے ... باسم قرص ورد صغیر اور کبیر قراباذین میں مذکور ہیں۔ ایضاً
قراباذین میں بہت سے نسخہ قرص کے اور شیافات کے ہیں تفصیل کو دیکھیا اور جداول عین میں ادویہ مفردہ کے رادعات کو تلاش کرو جیسے
مرو اسفیج اور کتیرا اور حضض اور ورد اور اثمد یعنی سرمہ اصفہانی اقاقیا مامیثا صندل عفص گل مختوم اور جمیع عصارات اور گوند جمیع
اقسام کے علاوہ انکے اور ادویہ مفردہ جو مرو اور غلیظ کو نافع مفید ہین جیسے مر زعفران اور کندر اور سنبل اور جندبیدستر اور تھوڑا سا
نحاس احمر اور صبر خاص کر کہ جلا اور بارہ سنگہا جلایا ہوا اور قرص بھی اسکا اندازہ اور مقدار کہ گرم اور سرد سے کسقدر آمیزش کرنی
چاہیے متعلق بہ حدس صناعی ہے۔ اور قوانین جزئیہ مین داخل ہے۔ ایضاً بعض رادعات مجرب سے برودت شدت وجع اور مادہ غلیظ کے
جیسے سیاہی اور روشنائی اسیالقلم کی ہے اور شہد خالص کے ہے اور آب حلبہ آنکھون مین ڈال کر آنکھ کو کج کرتے ہین۔ اور مرکبات مین سے شیاف
اصطفطیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف سنج اکبر اقراص سندر منجملہ ان مرکبات کے بہت عمدہ ہے اور زیادہ نافع ہے مقالہ دوسری بابت
امراض مقلہ کے بیان مین اور اکثر یہ امراض ترکیبی اور انفصالی ہین اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین فصل اول لفاخات کے بیان مین
کبھی لفاخات مائی بعض قشور قرنیہ مین پیدا ہوتے ہین یعنی قرنیہ کے چار طبقہ خواہ تین طبقہ جو اوپر مذکور ہوچکے اونمین سے یہ مائیت دو
طبقہ مین پیدا ہوجاتی ہے اور اس رطوبت کا مقام تو لا ضرور مختلف ہوتا ہے پھر جتنی زیادہ بطرف اندرون کے گھسی ہوگی اوسی قدر ردی
اور بد ہوگی اور کمی بیشی مقدار اس رطوبت کی بھی مختلف ہوتی ہے اور بنظر لیف کے بھی اسمین اختلاف ہوتا ہے اور باعتبار کیفیت اور رنگ
اور قوام اور شیرین ہونے اور حدت کے بھی یہ رطوبت مختلف ہوتی ہے۔ جو رطوبت پہلے طبقہ مین طبقات اربعہ قرنیہ کے ہو زردی اور سیاہ
ہوتی ہے اسلیے کہ یہ رطوبت بصر کو عائق اور مانع ادراک غیبہ سے نہین ہوتی اور جو غائر اور اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہو اور سمین
چونکہ تشفیف شعاع نہین ہوتی یعنے شعاع بصر کو شفاف ہوجانے سے باز رکھتی ہے لہذا مانع ادراک مبصرات ہوتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ
سپید دکھلائی دیتا ہے۔ اور مقدار میں جس رطوبت کی کثرت ہو اور اسکی مائیت میں حدت ہو اوسکی ردائت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ بوجہ
تمدید اور تاکل کے ایذا دیتی ہے۔ پھر جسقدر اندر کی طرف فرو رفتہ ہوتی ہے تمدید زیادہ ہوگی اور انتشار اور تاکل بھی زیادہ ہوگا اور
جو رطوبت محاذی ثقبہ اور ... کے ہوتی ہے بصارت کو زیادہ مضر ہوتی ہے خصوصاً جس وقت اسمین تاکل پیدا ہوا اور قرحہ ڈالدے

علاج اس رطوبت کا علاج جب تک کم ہو اور حجم مین چھوٹی ہو اور یہ مجففہ سے کرنا چاہیے جیسے وہ آطلین شاموسی یعنی ملین کوکب سے کرنا چاہیے ترکیب اسکی
یہ ہو کہ طین شاموس جسے کوکب الارض اور گل سفید یعنی چھوہی مٹی کہتے ہین اوسمین سے بمقدار تین اوقیہ اور اثمد تیا ایک اوقیہ اور اقلیمیا مغسول اور کحل
مغسول دو دو اوقیہ اور توبال نحاس یعنے تانبا کا چرک دو دو اوقیہ اور بعض نسخہ مین توبال نحاس چار اوقیہ بھی مندرج ہو اور افیون تین اوقیہ اور صمغ چار اوقیہ
لیکر سب کو آب باران مین پیسین اور شیافات طیار کرین اور آب حلبہ کے ہمراہ استعمال کرین اور جب یہ رطوبت زیادہ ہو جاے تو حدید سے علاج کرنا چاہیے
ہم نے نشتر کے ذریعہ سے ایک ایسے ہی مریض کا علاج کیا اور جسقدر رطوبت قرنیہ کے نیچے مجتمع تھی نکل گئی اور سطح قرنیہ کی برابر ہو گئی اور اسکے بعد دوا
اور شیاف ابار سے اصلاح کی اور صحت کامل حاصل ہوئی فصل دوسری قروح چشم اور قرنیہ کے خروق کے بیان مین قروح چشم کی
پیدائش اکثر اخلاط حادہ محترقہ سے ہوتی ہو اور انکی سات قسمین ہین چار قسم سطح قرنیہ مین پیدا ہوتی ہین جنکو جالینوس قروح چشم نام رکھتا ہو اور جالینوس
سے مقدم بعض اطبا انکو خشونت سے تعبیر کرتے تھے - پہلا قرحہ ان چارو مین سے وہ ہو جو مشابہ دخان کے سیاہی چشم پر ہوتا ہو اور سیاہی چشم
مین پھیل جاتا ہو اور بہت سی جگہہ روک لیتا ہو اور اسکو خفی کہتے ہین اسلیے کہ تمام جگہہ گھیر لیتا ہو اور کبھی تمام بھی اسی قرحہ کو کہتے ہین دوسری قسم
اور یہ ہو جو اندر کی طرف زیادہ فرو رفتہ ہوتی ہو اور سپید زیادہ ہوتی ہو اور حجم مین بہت ہی چھوٹی اسکا نام سحاب رکھا جاتا ہو اور کبھی اسکو بھی
تمام کہتے ہین تیسری قسم کا نام اکلیل ہو - اور رطوبت اکلیل پر یعنے سیاہی کے تاج پر ہوتی ہو اور کبھی سپیدی ملتحمہ سے کسی قدر بالیتی ہو اور اسکی
وجہ سے جسقدر حدقہ پر ہوتی ہو سپید نہ دکھائی دیتی ہو اور جسقدر ملتحمہ پر ہوتی ہو سرخ نظر آتی ہو - چوتھے قرحہ کا نام احتراقی اور صدفی ہو
- اس رطوبت سے ظاہر حدقہ چشم پر ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے ایک چھوٹا ٹکڑا صوف کا اور یہ تین گڑھے ہین بڑے ہین ایک کا نام بوتریون یعنے [illegible] ہو
اور غور اور یہ ایک قرحہ عمیق اور ضیق اور تنگ اور آلائش سے پاک اور نقی ہو - اور دوسرے گڑھے کا نام یونانی مین لوریا یعنے حافر
خواہ مجسم ہو اسمین عمق کم ہو اور وسیع زیادہ ہوتا ہو - اور تیسرا گڑھا اوقوما یعنے احتراقی ہو اسمین چرک اور خشک ریشہ ہوتا ہو اور اسکے پاک کرنے
اور چرک چھوڑانے مین مخاطرہ ہو اسلیے کہ رطوبت کا سیلان ہو کر یہ دونو سڑا دے گا اور یہ دونو کے تاکل سے آنکھ مین بھی فساد پیدا ہو گا
- قرحہ آنکھ کبھی رمد کے بعد اور کبھی بعد بثور کے پیدا ہوتا ہو اور چوٹ لگنے کے بعد بھی پیدا ہوتا ہو - اور اکثر مبدا قرحہ کا اندرون چشم کے ہوتا ہو
کہ باہر کی طرف شگافتہ ہو کر نمودار ہوتا ہو - اور کبھی بالعکس باہر کی طرف مبدا ہوتا ہو **علامات** علامت قرحہ کی مقلہ یعنے پیغولہ چشم مین یہ ہو
کہ ایک نقطہ سپید معلوم ہوتا ہو اگر حدقہ چشم پر ہو اور سرخ نقطہ نظر آتا ہو اگر ملتحمہ پر ہو اور اوسکے ہمراہ وجع شدید اور ضربان قوی ہوتا ہو اور اگر قرحہ
مدہ جو بڑا یا دق پایا گیا سپید رنگ ہو وہ ردی ضعیف اور بضربان قوی پر دلیل ہو گا اور اسکا رنگ زرد ہو خواہ تیرہ اور رقیق ان اعراض مین سب
زیادہ ہو گا اور اگر سرخ رنگ کا ہو وہ نہایت خفیف ہو گا **علاج** داہنی آنکھ مین اگر قرحہ پیدا ہو بائین کروٹ سونا چاہیے - اور اگر بائین آنکھ مین
قرحہ پڑے داہنی کروٹ سونا چاہیے - پہلے تدبیر لطیف غذائی کرنی چاہیے جب قرحہ شگافتہ ہو جاے غذا اطراف اور فراریج کی طرف میل کرنا
چاہیے - اور پاچہ حیوانات اور چوزے کی غذا تجویز کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف پیدا نہو اور اندمال قرحہ مین بوجہ ضعف کے فتور پیدا ہوتا ہو
اور فضول بدنی کی زیادتی ہو جاے - اور بہت امتلا سے بھی محفوظ رہے اور چھینکنے اور چلانے سے پرہیز کرے اور بقدر امکان پیاسا رہے - اور
حمام مین بدون نضج مادہ مرض کے داخل نہو - اور اگر داخل ہو تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے - عمدہ تدبیرات اسوقت یہی ہو کہ سر کا تنقیہ استفراغ جاذب کیا
کرین کہ مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین - اسی طرح سے حجامت ساق کرنی اور فصد صافن کی بھی مفید ہو - اور چوتھے روز ہمیشہ اسہال کے
ذریعہ سے مادہ کا اخراج کرنا کہ جسمین فضلہ گرم اور رقیق برآمد ہو مطبوخ سے خواہ جوشاندہ سے کرنا چاہیے - اور اگر ہمراہ قرحہ کے رمد بھی ہو پہلے

استفراغ مذکور سے علاج اوسکا اوسی طور پر کرین جو فصل مذکورہ بالا مین مذکور ہو چکا اور اوسمین وہ دوائین ایسی مستعمل ہون جو وصفت کی ہون تسکین وجع
کی بھی کرین اور اندمال قرحہ کے واسطے بھی مفید ہون جیسے شیاف انشاستہ اور شیاف کندر اور شیاف اسفیداج کا اور عورت کا دودھ آنکھ
مین ٹپکائین - اگر اوسوقت سیلان خلط کا ہوا تھین اور وہ یہی وہ دوا شرب کیا کرین جو دافع سیلان ہو خلاصہ یہ ہی کہ قانون اختیار دوا کا یہ ہی
کہ جہۃ تجفیف بدون لذع کے پیدا کرے وہی اختیار کرے اگر بوقت شدت درد قرحہ کے شیاف ابیض کا استعمال کرین خواہ شیاف کندری کا استعمال کرین تو
نافع ہوگا منجملہ شیاف نافع کے شیاف مثالیون اور فرجیبہ ہی - اور اگر سیلان کبھی ہو شیاف مارتوس یا ورسوس کا استعمال کرنا چاہیے
اور اگر سیلان مع حدت ہو تو شیاف سمائہ یا قون کا استعمال کرین - اور اگر حدت ہو اوسوقت نمرونا روین کا شیاف مفید ہوتا ہی اور اگر قرحہ
مین چرک پیدا ہوا ہو شراب عسل سے خواہ آب حلبہ سے پاک کرنا چاہیے کہ اوسمین کوئی شیاف ان شیافات مذکورہ سے بھی شریک ہو خواہ
لعاب بزرکتان خواہ شیر زنان سے اس چرک کو صاف کر دینا چاہیے - اور اگر تاکل مادہ مین زیادہ ہو باضطرار طرخماطیقون کا استعمال
کرنا چاہیے - جب قرحہ چرک سے پاک ہو جاے ایسے مجففات سے علاج کرنا جنمین لذع نہو جیسے شیاف کندر اور یا کندر خود اور نشاستہ اور
سپیدہ اور قلعی سوختہ جو مغسول ہو اور ہموزن اوسکے شادنج بھی ملانی چاہیے صفت شیاف لوماٹیس کی - اور وہ قوی ہی - اقلیمیا
سولہ مثقال سپیدہ مغسول ایک اوقیہ نشاستہ افیون کتیرا ہر ایک دو مثقال کوٹ کر آب باران سے لت کرکے انڈے کی سپیدی سے گولیان بنا کر
- دوسرا نسخہ اوسی لوماٹیس حکیم کے نام سے مشہور ہی اور پہلے سے قوی تر ہی اقلیمیا سوختہ مغسول اور سپیدہ مغسول ہر واحد آٹھ درہم مرکی
چھ درم کحل محرق مغسول ایک درم نشاستہ قلعی سوختہ اور مغسول طلق ہر واحد چار درم کتیرا آٹھ درم پانی سے پیسکر سپیدی بیضہ سے
گوندھ کر استعمال کرین انشاء اللہ نافع ہی **فصل تیسری خروق قرنیہ کے بیان مین** قرنیہ کے شگاف کبھی کسی ایسے قرحہ کی وجہ سے
ہوتے ہین جو نافذ ہو کر بہت غائر ہو گیا ہی - اور کبھی کسی سبب خارجی کی وجہ سے مثلاً چوٹ لگے یا اور کسی طرح کا صدمہ ایسا پہنچے جو قرنیہ
پھاڑ دے - اور اوسوقت طبقہ عنبیہ ظاہر ہو جاے پھر تھوڑی مقدار عنبیہ کی نکل جاے اوسکو نملی اور سور سبج کہتے ہین - اور
ذبابی بھی اوسی کا نام ہی اور یہ تینون القاب بحسب عظم اور صغر کے کہے جاتے ہین - پھر اگر خرق عنبیہ کا اس سے بھی زیادہ ہو یہان تک کہ طبقہ
عنبیہ بخوبی ظاہر اور محسوس ہو جاے اوسوقت اوسکا نام عنبی رکھا جاتا ہی - اور اگر اس سے بھی اعظم ہو اوسکا نام نفاخی ہی - اور اگر
عنبیہ زیادہ خارج ہو کر دونون پلکون کے درمیان حاجب ہو جاے کہ اونھین جھپیدہ نہونے دے اوسکا نام مسماری ہی اور جب عنبیہ مین
بعد شگافتہ ہونے کے سپیدی آجاے پھر امید شفا کی نہین رہتی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر عنبیہ طول مین شگافتہ ہو اوسوقت سپیدی
نظر نہ آے گی اور شگاف نظر پڑے گا اور ناظر کو دیر تک دیکھے خروق عنبیہ کی توضیح اور طرح سے بھی بیان ہو سکتی ہی مثلاً ہم
کہتے ہین کہ خرق اور شگاف کبھی تمام اجزا طبقہ قرنیہ مین ہوتا ہی - اور کبھی بعض اجزاے قرنیہ مین اور اوسوقت خود مقدار قرنیہ کی
بلند ہوتی ہی - اور کبھی بعض قشور قرنیہ مین تاکل پیدا ہونے سے بھی خرق پیدا ہوتا ہی اور یہ خرق مشابہ انفاخہ کے ہوتا ہی اور اس خرق اور
اور نفاخات اور نقاطات مین فرق اسطرح پر ہوتا ہی کہ نفاخات اور نقاطات مین آنکھ کی سپیدی مین کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہی اور
دمعہ یعنے ڈھلکا اور ضربان بھی ہوتا ہی اور جو فزونی پیدا ہو وہ سلائی کے نیچے دب کر سمٹ جاتی ہی - اور خرق مین یہ بات نہین ہوتی
- اور جو بلندی اور فزونی بسبب انخراق اور شگافتہ ہونے جمیع اجزاے قرنیہ کے اور اوسکے تمام جوڑ کے شگافتہ ہونے سے پیدا
ہوتی ہی - اور عنبیہ کے باہر نکل آنے خواہ تمام کمال باہر نکل آنے یا بعض اجزا اوسکے باہر آجانے سے عارض ہوتا ہی اوس خرق کی جاے

قسمیں ہیں پہلی قسم چھوٹی جیسے خربالی اور کل کہتے ہیں - اور یہ قسم جب چھوٹی ہوتی ہے سلاق کے نیچے مشابہ نفاخہ اور لفاطہ کے ہوتی ہے اور یہ بارش آتی ہیں
اور نفاخہ وغیرہ میں یہی ہے کہ اسکا رنگ مثل انگور کے سیاہی اور کبودی اور بیش چشم میں ہوتا ہے - اگر اسکا رنگ انگور کے رنگ کے خلاف ہو یا نفاخہ
یہ نفاخہ کھلائی کے کبھی جدرس صناعی سے تحقیق اسکی اسطرح سے ہوتی ہے کہ اسکی اصل اور جڑ میں ایک چیز سپید مثل طران یعنی بھامہ جو جیسے کہ نظر
آتی ہے اور یہ چیز ایسی خشک ہوتی ہے کہ قرنیہ کو پھاڑ کر بروقت اندمال کے سپید ہو جاتی ہے - دوسری قسم خرق کی ہے جسکا نام ہمنے عنبی رکھا ہے
تیسری قسم اس سے بڑی ہوتی ہے اور آنکھ بند نہیں ہونے دیتی اسی کو نفاخی اور مسماری کہتے ہیں - چوتھی قسم بھی گویا از قسم نفاخی کے ہے لیکن یہ
کسی قدر آزار سے اور سر گوشت ہوتی ہے - اور اسکا التحام اوس چیز سے ہوتا ہے جو قرنیہ سے خارج ہوتی ہے اور باہر نکل کر ظاہر اور نمودار
ہو گئی ہے اور اسکا نام قبلی ہے اسواسطے کہ مشابہ چرخی رلیسمان کے ہوتی ہے جسکی ساخت سریت وغیرہ سے کرتے ہیں صفا لیجات جب تک یہ مرض
زمانہ تکون میں ہو اوسکا علاج مثل علاج قروح اور خریج اور بثور کے ہے جیسے ہمنے بیان کیا اور تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے کسی قسم کا مرض
کیوں نہو اور استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے کرنا چاہیے - اور بعد استفراغ کے استحمام آب شیرین سے کرنا خصوصًا اگر مزاج میں
حدت ہو اور رہنا حمام میں زیادہ دیر تک نہ کرنا اور سر کو بکثرت پانی میں آبزن کے نہ ڈبونا چاہیے وہ پانی گرم ہو خواہ ٹھنڈا اور
روغن کا استعمال سر پر نکرنا اسلیے کہ بعض ادہان تحلیل مادہ کی دماغ سے کر کے آنکھ کی طرف اوسی مادہ تحلیل یافتہ کو پہونچاتے ہیں
- اور جو چیز اوسمیں بہتی ہوتی ہے وہ بھی اوسکی طرف آ کر آتے ہیں - اور بعض انمیں سے تکثیف مسام تحلل پیدا کر کے چونکہ تحلل پیدا نہیں ہوتا
لہذا اطراف دماغ کی طرف سیلان مواد مذکورہ کا کرتے ہیں - اور غذا کا جید الکیموس ہونا واجب ہے اور معتدل بارد رطب ہوں اور
سب تدابیر اسی طرح کے جاری رہیں جب تک یہ مرض بطور بثر اور دانہ کے ہے نضج مادہ کا کرینگے - اور علاج قروح کا کریں جب قرحہ بڑھ جائے
پہلے اوسپر اضمدۂ قابضہ کا استعمال مع ادویہ جالیہ کے کریں گے جیسے سفرجل اور عدس جو شہد میں پکائے جائیں خواہ انار کے ریج اور زردی
زردی بیضہ اور زعفران - خواہ انار کو تھوڑے سرکہ میں خواہ آب انگور میں مہرا کریں اور اوسکے بعد ضماد طیار کریں - اگر احتمال
آنکھ میں دوا ٹپکانے کا ہو ہمراہ نشاستہ وغیرہ کے جب شگاف پیدا ہو جائے علاج خرق کا جو مخصوص ہے کیا جائے قسم نملی کا علاج مائعات
قابضہ سے کیا جاتا ہے - اور تکمید سرکہ سے اور پانی سے اور شراب اور مازو سے خواہ پانی میں گل سرخ کو جوش دے کر اور قلعی سوختہ
اور قیمولیا اور گل مختوم اور سپیدہ مستعمل ہوتا ہے - سرمہ جو ایسے وقت مفید ہے اوسمیں سے ایک نسخہ یہ ہے - مازو دو حصہ سرمہ دس حصہ
- اور شیاف قالبقی بھی استعمال کرتے ہیں منجملہ اون چیزوں کے جو اسوقت نافع ہیں عصارہ برگ زیتون عصارہ عصی الراعی اور دیگر
مفردہ قابضہ میں سے گل سرخ سنبل اور رصاص سوختہ - اور قیمولیا گل مختوم سپیدہ سرمہ میں یہ سرمہ بہتر ہے مازو دو جزو سرمہ سیاہ دس
جزو شیافات میں شیاف حیدان اور افرابیون اور بارہ وطیون اور دیالیاس اور شیاف عربی اور اس سے اقوی اور زیادہ مفید
شیاف برلطیوس ہے عام قاعدہ یہ ہے کہ جب آنکھ میں کسی شیاف کی تقطیر کریں پٹی باندھیں اور چت لٹائیں نسخہ شیاف جو نہایت قوی ہے
- رماد مسکن جسمیں تانبا صاف کرتے ہیں اور زعفران کثیر سپیدی بیضہ مرغ میں اور سی مرغ کے جسنے اوسی دن بیضہ دیا ہو گوندھیں اور کبھی
اس دوا میں حجر یمانی بھی شریک کرتے ہیں شیاف جید اوسکا نام شیاف مادریوں ہے اور جمیع انواع بثور چشم میں فائدہ مند ہے - سرمہ سوختہ
مغسول چار مثقال سپیدہ سوختہ مغسول چھ مثقال جعدہ دو مثقال اقلیمیا محرق مغسول آٹھ مثقال اقاقیا زرد بیس مثقال جند بیدستر
چھ مثقال صبر چھ مثقال صمغ عربی بیس مثقال آب باران میں پیس کر خشک کر کے رکھ چھوڑیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب قوت قرحہ

اونچا اور بلند ہونے لگے - آنکھ مین پٹی ہر وقت بندھی رہے اور چت لیٹنے کا التزام رہے جس قسم کا نام مسمائی ہے اوسکا علاج کچھ نہین ہے - بعض لوگ بنظر
حس کے وہ قرونی جو سر سرخ مین پیدا ہوتی ہے اوسے قطع کر ڈالتے ہین - اور صواب راے یہ ہے کہ اوسے کاٹنا نہ چاہیے اور نہ کسی طرح حرکت دینی چاہیے
کہ اکثر انصباب مواد کا پیدا ہوتا ہے - اور نہ آنکھ مین اس مادہ کو منتقل کرتا ہے **فصل چوتھی شبوہ چشم کے بیان مین** جو دانہ قرنیہ پر ہوگا مائل
بسپیدی ہوگا - اور جو دانہ ملتحمہ پر ہوتا ہے مائل بسرخی علاج یہ ہے کہ فصد کھول کر آنکھ مین خون کی تقطیر کرین جیسے ہم باب طرفہ مین بیان
کرینگے - اور تضمید آنکھ کی صدف کو سپیدی بیضہ مین جو شراب مین لت کی ہو اور روغن گل بھی اوسمین شریک ہو ٹپکائین - اور دودھ
تخم مرو تینگو کا استعمال کرتے ہین اور شیاف ابیارا اور شیاف عنافیون کا استعمال کرین **فصل پانچوین مدہ کے بیان مین** جو صفاق
کے نیچے ہو یہ مدہ قرنیہ کے نیچے جمع ہوتا ہے کبھی عمق مین اور کبھی قریب اوسکے اوسوقت موضع قرنیہ کا مشابہ ناخونہ کے ہوتا ہے اور
اگر اس پردہ کے ہمراہ شظیہ یعنی کنارہ کو بھی بڑا دے اس مرض کا نام اوسوقت قلطان رکھا جاتا ہے **علاج** فولس اغنیاطی حکیم کہتا
ہے کہ اسکا علاج شراب عسل اور عصارہ حلبہ سے کرنا چاہیے اگر مزمن ہو جاوے اور غلیظ ہو اور شیاف کندر ہمراہ زعفران اور ابیارہ کے
استعمال کرین - خواہ تنقیہ اسکی اکلیل الملک اور لعاب تخم کتان اور تربت تازہ سے جو مطبوخ ہون بشرطیکہ مدہ قابل استعمال ادویہ مذکورہ
کا ہو اور تنقیہ مدہ کا مثل شیاف مر اور شاہترہ کے کرنا چاہیے اور اگر قرحہ ہو اوس شیاف کو استعمال کرو **نسخہ** قلقدیس زعفران
مکد ایک اوقیہ مر کی ڈیرہ درہم شہد خالص ایک رطل دوا کو طیار کرین اور سایہ مین خشک کرکے رکھ چھوڑین - ایضا دواے
مغناطیس جو ظفرہ کے واسطے بنائی جاتی ہے وہ بھی مفید ہے اور دواے طین شاموس جو نفاخات کی فصل مین مذکور ہے اوسکا
استعمال کرینگے **فصل چھٹی سرطان چشم کے بیان مین** اکثر یہ مرض صفاق قرنی مین عارض ہوتا ہے **علامات** درد شدید
اور آنکھون کی رگون مین تمدد اور رنگ قوی کہ اوسکا اثر صدغین تک پہونچتا ہے خصوصا جسوقت مریض حرکت کرے اور ہمیشہ چشم کے
سرخی اشتہاے طعام کا سقوط اور رنگ زرد ہو جاتا ہے ایک گرم چیز سے اور یہ مرض ایسا ہے کہ اسکے صحت کی چشم داشت نہین ہوتی ہے اگرچہ تسکین
اعراض کی امید کر سکتے ہین - اور جسقدر ردیہ آنکھ مین سرطان پیدا کرتا ہے اوسقدر اور اعضا کا سرطان ردی نہین پیدا کرتا ہے
- اور اگر ادویہ حادہ کا استعمال کرین مریض کو بہت ایذا ہوتی ہے اور طاقت برداشت کی نہین رہتی اور اسقدر درد کا اشتداد
ادویہ حادہ سے ہوتا ہے کہ مریض کو تحمل نہین ہو سکتا **علاج** اگر بدون علاج کرنے کے چارہ نہو ایسی تدبیر کرین کہ درد مین تسکین پیدا ہو
اور بدن اور نواحی سر کا خلط اکثر اور ردی سے تنقیہ کرتے رہین اور اغذیہ جیدۃ الکیموس سے جو گندم سے بنائی جائین اور اونمین
تسنین کسیقدر نہو بیمار کو غذا دینی چاہیے - اور دودھ کا پلانا بہت نافع ہے اور سپیدی بیضہ مع [illegible] اور تھوڑی سی زعفران
کے لگانے مین استعمال کرین - اور جو شیاف نشاستہ اور سپیدہ اور صمغ عربی اور افیون سے طیار ہو خواہ جمیع شیافات جنمین
ملینات اور مخدرات شریک ہون اور شیاف مامون اور شیاف شمرلون اور قیروطی جو زردی بیضہ اور روغن گل سے بنائی جاے
وہ بھی استعمال کرین **فصل ساتوین عرب اور ورم موق کے بیان مین** آنکھ کے کویہ مین ایک قسم کا خراج پیدا ہوتا ہے کبھی
وہ سخت اور صلب ہوتا ہے - کہ چھونے سے متحرک ہوتا ہے اور شگافتہ نہین ہوتا ہے اور از قسم غدد کے ہوتا ہے اکثر اس ورم کی تکلیف
نہین ہوتی ہے کہ ایک قسم کی فرونی اور بلندی کویہ مین نظر آتی ہے اور دبانے سے پایا جاتا ہے اور دبانے سے ایذا ہوتی ہے - اور درد
اسکے ہمراہ اکثر ہوتا ہے - اور کبھی خراج بطور دانہ کے ہو اوسکا مادہ جمع ہو کر پھوٹ جاتا ہے اور پھوٹ جانے کے بعد اکثر ناسور

جاتا ہے - اور دونون قسم کے خراج یعنی ناسور ہو یا نہو اس بات مین شریک ہوتے ہین کہ چھونے سے ہلتے ہین اور دبانے سے چھپ جاتے ہین اور جب
ہاتھ اوٹھا لین پھر اوبھر آتا ہے - کبھی چھوٹا ہوتا ہے اور حجم اس دانہ کا اور اسکی فرورفتی اندر کی طرف ہوتی ہے مگر اوسپر خارش اور کبھی نہ التہاب کرتی ہے
- اور کبھی اسقدر اندر کی طرف غائب ہوتا ہے کہ جب زور سے دبائین تب ہاتھ کے نیچے اوسکا حجم محسوس ہوتا ہے غرب جاوس ناسور کو کہتے ہین
کہ آنکھ کے کویہ مین پیدا ہوتا ہے اور اندرونی کونہ مین ہوتا ہے اور اکثر اس ناسور کی پیدائش بعد خراج اور دانہ کے ہوتی ہے جو مقام مذکور مین
ظاہر ہوتا ہے اور شگافتہ ہوکر ناسور پڑ جاتا ہے اس خراج کا نام قبل شگافتہ ہونے کے اخیلوس ہے - اور چونکہ یہ عضو رقیق ہے اسکا اندرونی
حصہ باہر سے دریافت ہوتا ہے جیسے وہ بلندی جو ناک کی ہڈی کے قریب نظر آتی ہے اور محسوس ہوتی ہے اور بطرف مقلہ کے معلوم ہوتی ہے جب
اس خراج مین انفجار پیدا ہوتا ہے - پھر اوسی طرح رہتا ہے - اور التیام اوسکا اور پھر جانا اس ناسور کا دشوار ہوتا ہے اسلیے کہ عضو مخصوص تر ہے اور
باعث رطوبت کے ہمیشہ حرکت مین رہتا ہے اور اسی وجہ سے ناسور بھی پیدا ہوتا ہے - کبھی شگافتہ ہونا اسکا باہر کی جانب سامنے اور بائین
طرف ہوتا ہے - اور کبھی اندر کی طرف - اور کبھی دونون طرف اور کبھی اسکا پھوٹنا ناک کے اندر ہوتا ہے اور مواد اسکا ناک مین بہتا ہے - اور کبھی
اس ناسور کے ریم کی خباثت استخوان تک پہونچتی ہے - اور ہڈی کو بھی فاسد کرتا ہے اور سیاہ کرکے سڑا دیتا ہے - اور غضروف جفن کو بھی فاسد
کر دیتا ہے اور آنکھ مین اس ناسور کا مادہ اور ریم پھیل جاتا ہے دبانے سے نکل آتا ہے علاج غرب جو مزمن ہے اور جو نیا ہو اوسکے علاج مین
سب تدبیر کافی ہے اور ادویہ مسہل سے علاج کرنا چاہیے جیسے آیندہ ہم ذکر کرینگے غرب مزمن کا علاج واقعی یہ ہے کہ داغ دین اور اسطرح
جو ہم بیان کرینگے خواہ اور کوئی تدبیر جو قائم مقام داغ کے ہو جیسے دوا برندہ یا کہ اوسمین ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ ناسور کو ایک چھری سے
چھیلتے ہین بعد ازان ایک بتی دوائے برندہ کی بنا کر ناسور مین بھر دیتے ہین - بعض اطبا کہتے ہین کہ جب ناسور کو صاف کرکے گوشت مردہ
اوس سے دور کر ڈالین اور تھوڑی سی روئی آب غورہ سماقی مین ڈبو کر اوسمین رکھ دین نفع شدید ظاہر ہوگا - اور اگر سوائے داغ کے
اور دوا کے استعمال کا ارادہ ہو پہلے افضل تدبیر یہ ہے کہ ناسور کو خوب اچھا نچوڑ دین تاکہ جسقدر مواد اوسمین بھرا ہوا ہے بالکل خارج ہو جاے
اوسکے بعد کسی شراب قابض سے دھوئین کہ ایک ایک بوند ٹپکایا کرین تاکہ اوسکی کثافت دور ہو جاے - اور اگر ریم اسقدر تھوڑی ہو
کہ دبانے سے نکل نہ سکے دو دن خواہ تین دن پٹی باندھی ہوئی رہنے دین تاکہ اسقدر مجتمع ہو جاے کہ اوسکی ایک مقدار معین ہو سکے
اور اخراج اوسکا آسان ہو اوسکے بعد دھوئین اور دھونے کے بعد وہ شیاف غرب جسکو محمد بن زکریا رازی نے اپنی طرف منسوب کیا ہے خصوصاً
اگر اوس شیاف کو آب مازو مین بھگویا ہو استعمال کرین تقطیر کا طریقہ یہی بہتر ہے کہ قطرہ قطرہ ٹپکائین اور ہر ایک تقطیر کے بعد ایک گھڑی ٹھہر کر
دوسرا قطرہ ڈالین - افضل تدبیر اوسکی یہ ہے کہ غرب کا گڑھا سلائی سے چھپا کر سلائی پر تھوڑی سی روئی دوا مین ڈبو کر ناسور مین رکھین
- اگر دوا تر ہو یا خشک بطور ذرور دونون حال مین روئی کو دوا سے آلودہ کرنا چاہیے - یہ بھی واجب ہے کہ جب دوا کا استعمال کرنا
منظور ہو اور استعمال کر چکین اوسکے بعد پٹی آنکھ مین باندہ دین اور حرکت سے بچاتے رہین - مجربات شیافات مین ایک نسخہ یہ ہے
زرنیخ احمر زاج کلس نوشادر زرد ابیض شب یمانی اجزا ہموزن بول صبی مین پیسکر خشک کر لین اور سوکھا کر استعمال کرین - کبھی ابتدائے
مرض مین قبل شگافتہ ہونے کے یہ دوا مفید ہوتی ہے کہ زاج اوسپر چھڑکین - خواہ اشق اور مومیائی اسی طرح جوز الزنج - اور جو دوا
قوی التحلیل ہے اوسکا استعمال ابتدا مین سودمند ہے - اگر ورق سداب بستانی کو آنکھ کے پانی مین پیسکر اخیلوس پر قبل انفجار کے تھوڑا
ورم کی عظیم ہو استعمال کرین خواہ بعد عظیم ہونے کے ہر حال اندمال پیدا کرے گا اور گوشت کی اصلاح کرتا ہے مگر دیکھنے سے ساتھ ہی

ایک لذع پیدا کرتا ہے - اور پھر جب تھوڑی دیر گذر گئی کسی طرح کی لذع نہیں ہوتی جب یہ ورم غرب ہو چکا اور ناصور مخصوص ہوا اوسوقت کے علاج کا قاعدہ
یہ ہے کہ پہلے تنقیہ کرین بعد ازان علاج کرین منجملہ ان ادویہ کے جو تنقیہ غرب کا کرتی ہین یہ ہے کہ دونون ریشے جو دو نین ہوتے ہین اندر کی طرف خصوصاً وہ
ریشہ جو قریب جڑ کے ہوتا ہے اور کسی قدر موٹا بھی ہوتا ہے اوسی عسل مین ڈبو کر غرب مین استعمال کرین کہ یہ تنقیہ غرب کا کر دیگا اوسکے بعد مقام خاص کو
اسفنج سے دھوئین ماء العسل مین بھگو کر - اور اکثر بعد اس تدبیر کے خشک ریشہ قصب کو غرب مین رکھنا بدون آمیزش دوا کے بھی کافی ہوتا ہے - غرب کے
علاج مین شیاف امیثا بھی ہے اور زعفران ہمراہ آب طرخشقوق کے اور ہر وقت دوا کو بدلتے رہین منجملہ اون تخلیطوں دوا کے یہ مجربہ تجربہ کے یہ ہے کہ چلغوزون
یعنی چلغوزے کو پیسکر اوسمین مر اور صبر ملا کر استعمال کرین مگر یہ دوا ابتدا ہی سے مفید ہے جب تک مادہ مجتمع ہونے پاے خواہ جسوقت قرحہ
پڑ جاے اوسوقت بھی نافع ہوتی ہے - از انجملہ جلیبا سہ سوختہ زعفران طرخشقوق یا ابس آب سماق جو صعوبت لکھا چکا ہے - اور عجیب النفع دوا یہ ہے
کہ برگ سداب آب انار کے ہمراہ غرب پر رکھین خاص فائدہ اسکا یہ ہے کہ بقیہ اثر فاحش کو نہین چھوڑتا ہے اور زائل کر دیتا ہے - مگر اس دوا کے لذع
اور گزندگی سے خوف نکرین خراج غرب کو یہ ضماد بھی توڑ دیتا ہے اگر ابتدا مین ہو اور دی اور تخم مرو اور کندر ہمراہ شیر زنان کے خواہ زعفران آب حبیر
کے ہمراہ خواہ مرمکی مین تین جزو صمغ عربی مرارہ گاو مین بھگو کر غرب پر چپکا دین اور جب تک اچھا نہو دوا کو نہ ہلائین اور نہ چھوڑائین منجملہ دوا
غرب کے یہ ہے کہ ایک فتیلہ زنجار کا بنائین جو کندر اور اشق سے طیار کیا جاے - اہل ہند کا تجربہ ہے کہ مونگ چبا کر غرب پر رکھنے سے ناصور بند
ہو جاتا ہے - اور بعض اطباے ہند کہتے ہین کہ تنہا مرمکی بھی غرب کو دور کر دیتا ہے اگر غرب پر رکھا رہے - اور منجملہ دوا مجرب کے یہ ہے کہ ایک جزو
عروق صفر تین جزو حنا خواہ ملا کر پیسین اور غرب پر چھڑکین - ایضاً دوا مرکب برادہ نحاس اور شب اور نوشادر نافع ہے اور نجات مرض
سے دیتی ہے - بہت مفید یہ دوا ہے زاج اور صبر انزروت قشور کندر سوختہ ماميثا ہموزن لیکر کویہ پر رکھین - اور تنہا صبر ہمراہ قشار کندر کے
بھی نافع ہے اور قرابادین مین جو شیاف اور ادویہ مذکور ہین اونھین بھی خیال کر کے جو مناسب ہو استعمال کرین خصوصاً دوا سبز جو جاوشیر اور ادویہ مفردہ
مین جو ادویہ مخصوص کتاب دوم کے الواح مین درج ہین وہ بھی قابل غور کے ہین جب مقدار غرب کی بہت بڑھ جاے اور دوا سے فائدہ مترتب
نہو چاک کرنا ضرور ہے اور اندر کا گوشت جسقدر بیجان اور مردہ ہو گیا ہے اوسے نکال ڈالنا چاہیے اگر ہڈی تک یہ گوشت مردہ پہونچ گیا ہے بعد
اس تدبیر کے تین طرح پر تدبیر کرنی چاہیے - اگر ہڈی صحیح ہو اور کسی طرح کی آفت ہڈی کو نہ پہونچی ہو سیاہی جو ہڈی پر ہو اوسے چھیل ڈالین بشرطیکہ
سیاہی ظاہر ہو اور کوئی دوا مدمل رکھکر بندش کر دین اور ایک زمانہ تک بدستور بندھی رہنے دین - اور اگر اس سے زیادہ دشواری ہو داغ
دینا چاہیے - اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ فاسد گوشت مین سوراخ کر کے داغ لگاتے ہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ داغ کا اثر اندر تک بخوبی
پہونچے جہان تک غرب ہے یعنی وہ بلندی استخوان کی جو ناک کی طرف معلوم ہوتی ہے - اور ایسی درست تدبیر سے داغ کا اثر پہونچے کہ نہ اطراف بینی کے
مائل ہو اور نہ اطراف آنکھ کے پہونچکر ملتحمہ تک شامل ہو بلکہ بطرف ناک کے اندر کی جانب اثر پہونچے تاکہ اگر ایک سوراخ خواہ چند سوراخ چھوٹے
چھوٹے کرین اور وہ ار پار سوراخ ہو جائین اور خون جاری ہو کر منھ اور ناک تک پہونچے اوسوقت داغ بطور کامل لگائین گے اور اسکی
احتیاط رہے گی کہ مقلہ تک کسی طرح کا اثر نہ پہونچے بلکہ پہلے مقلہ کو مضبوط ڈورے سے باندھ کر اور بندش مین احتیاط بالغ کر کے پھر داغ لگائین گے
اور داغ کے بعد قیروطی اور ادویہ معلومہ سے کرینگے اور پٹی باندھین گے - کبھی سوراخ کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اور یونہین داغ دیتے ہین - اور جتنا
ممکن ہو اوسی پر اقتصار کرنا اولی ہے - دوا مخصوص بامراض ہر ایسے وقت ادویہ جیدہ سے تجویز کرین یہ بھی واجب ہے کہ بعد داغ لگانے کے
جب دوا کو بطور ذرور کے استعمال کرین خاص آنکھ پر اسفنج سرد پانی مین بھگو کر رکھ دین خواہ آٹا گوندھا ہوا اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا

آنکھ پر رکھیں تاکہ اثر دوا کا آنکھ تک نہ پہونچے - اور جب اسفنج خواہ آٹا گرم ہوجاوے اور دوسرا بدلیں **فصل آٹھویں زیادتی گوشت کو ایا اور نقصان اسی گوشت کا بیان** آنکھ کے کویہ کا گوشت کبھی اسقدر بڑھ جاتا ہی کہ مانع ابصار ہوتا ہی - اور کبھی اسقدر کم ہوجاتا ہی کہ آنسو کو روک نہیں سکتا ہی اکثر کمی کی وجہ یہ ہوتی ہی کہ طبیب ظفرہ چشم یعنے ناخونہ کے کاٹنے مین خطا کرکے جرم گوشت کو بھی کاٹ ڈالتا ہی سو گوشت کی زیادتی کا علاج ایسی ادویہ سے کرین جو تھوڑا گوشت جدا کرتی ہین اور گھٹاتے گھٹاتے سب زیادتی دور کردین اور استعمال مادہ زائدہ کا دفع نکرنا چاہیے - کہ اسمین خطرہ زیادہ ہی کہ دمعہ پیدا ہوگا - اور اگر نقصان اس گوشت مین بوجہ قطع ظفرہ وغیرہ کے پیدا ہوا ہو اسکا کچھہ علاج نہین ہی - اور اگر کسی اور وجہ سے نقصان پیدا ہوا ہی بیشتر اوسکا معالجہ ممکن ہوتا ہی کہ ادویہ منبتہ لحم سے اوسکا علاج کرین مگر وہ دوائین ایسی ہون کہ اونمین قوت قبض کی اور تجفیف کی ہو جیسے وہ ادویہ جو مامیثا اور زعفران اور صبر اور شراب سے بنائی جائین - خواہ جو ادویہ صبر اور بھنگ اور شراب سے تنہا صبر اگر مقام مخصوص پر بطور ذرور کے استعمال کیاجاے نافع ہوگا اور تنہا شراب کی بھی یہی تاثیر ہی خصوصًا جب اوسمین ایسی دوا جوش دین کہ قوت قابضہ رکھتی ہو **فصل نوین آنکھہ کی سپیدی کے بیانمین** آنکھہ کی سپیدی کی ایک قسم رقیق ہی جو سطح خارج مین پڑتی ہی اوسکا نام غمام ہی - اور ایک قسم کی سپیدی جسکا نام بیاض ہی وہ غلیظ ہوتی ہی اور یہ قسمین اندمال سے کسی قرحہ کے خواہ کسی چھالہ کے پیدا ہوتی ہین یعنے چھالہ جسوقت شگافتہ ہوکر مندمل ہوتا ہی اوس سے یہی سپیدی پیدا ہوتی ہی علاج رقیق اور پتلی سپیدی کا خواہ جو سپیدی نرم اجسام مین پیدا ہو اوسکے علاج مین ہمیشہ بخارات آبہاے گرم سے تبخیر کرنی چاہیے اور اوسکے بعد تحس یعنے چاٹنے کا استعمال کرنا چاہیے کبھی اسی قسم کو عصارۂ شقائق النعمان اور عصارۂ قنطوریون دقیق اور کبھی یہ اجزا نافع ہین ہلدی ایک حصہ اجوائن تین حصہ اس سے ذرور طیار کرین اور اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ انزروت شکر طبرزد زبد البحر زراوند بورۂ ارمنی سب کو ملاکر بطور سرمہ کے باریک پیسین اور لگائین ایسی ہی قسم کو سحل اسطراخون اور سحل ایارقوی اور اسطقطیقان اور طرطاطیقون بھی مفید ہی جو سپیدی نرم اور غلیظ ہو خواہ ابدان غلیظ مین پیدا ہو اوسکی تدبیر یہ ہی کہ پہلے سپیدی کے نرم کرنے مین اہتمام کرین کہ تبخیرات اور استحمام بکثرت کرائین اونھین طریقون سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین - اور جن شیافات کا استعمال ہو پہلے اونھین آب بیح ترکی اور آب ملح اندرانی محلول مین بھگولین اور حمام مین جب خوب نرمی بیان مذکور آجاے اوسوقت ادویہ مذکورہ کو لگائین - اگر حمام مین ان دوا کا لگانا کچھہ فائدہ نکرے قطران اور نحاس محرق سے شیاف بناکر استعمال کرین - ایضًا شیاف بارہ سنگھا خواہ شیاف ریچھہ کے فضلہ کا تنہا خواہ ہمراہ اسمر قونیا اور نحاس محرق کے یا ہمراہ ملح اندرانی سوختہ کے اس سے زیادہ قوی پتہال کنجشک ہمراہ شہد کے خواہ شہد اور مینگنی سام ابرص صبح کے وقت اور شام کے وقت لگائین قوت اور ضعف مین معتدل یہ دوا ہی کہ شیم سوختہ کو ہمراہ سرطان بحری کے اور اقلیمیاے ذہبی کے استعمال کرین اگر سپیدی اندر کی طرف گھسی ہوئی ہو مامیران اور شیح اور مرمکی اور سیاہ ریچھہ کی مینگنی اور دوا سقناطیس جو باب ظفرہ مین مذکور ہی اوسکا استعمال کرین کبھی استعمال اصباغ کا ہمراہ صبغ بیاض کے ہوتا ہی - ازانجملہ یہ ہی کہ انار کی کلی جو خود بخود گر پڑتی ہی اور چھوٹی ہوتی ہی اور اقاقیا اور قلقدلیس اور صمغ عربی یکدرم ایک اوقیہ اشخد حفص یکدرم تین درہم پانی مین بھگوکر استعمال کرین - اور اگر انار کی کلی نملے انار کا چھلکا اوسکی جگہہ خواہ اوسکے بیج کا استعمال کرین - خواہ وہ چھلکہ جو انار کے بیج مین ہوتا ہی - ایضًا مازو اقاقیا یکدو درہم قلقدلیس ایک درہم اسی سے صبغ طیار کرین منجملہ اصباغ کے ایک یہ سرمہ بھی ہی نسخہ قلعی سوختہ مغسول زعفران صمغ عربی یکدو مثقال خاکستر اوس ٹھیکری کی جسمین تانبا پگھلایا جاتا ہی اوسکو آب باران سے دھولین دو مثقال توبال نحاس مغسول نصف مثقال اس سے سرمہ بناکر استعمال کرین - ایک اور سرمہ بہت عمدہ ہی

نسخہ قلقطار مازو سبز مکی چار مثقال پانی میں گھولکر چند مرتبہ استعمال کریں نسخہ بارہا آزمایا گیا ایک حصہ قلقند نصف حصہ زرد آب شقائق نعمان میں پیسکر استعمال کریں اسی طرح لپشاک کبوتر اور کنجشک بھی مفید ہے **فصل دسویں سبل کے بیان میں** سبل ایک جھلی ہے جو آنکھ میں بوجہ پھیلنے ظاہری رگوں کے سطح ملتحمہ اور عرقیہ اور قرنیہ میں بوجہ بافتہ ہونے ایک شے کے درمیان رگوں اور سطوح کے مثل دخان کے پیدا ہوتی ہے اور سبب اسکے تولد کا انھیں رگوں کا امتلا ہوتا ہے خواہ یہ مادہ غشا ظاہری سے بطرف ان رگوں کے بڑھتا ہے یا غشا باطنی سے وہ مادہ ان رگوں تک پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے مادہ کا آنا بوجہ امتلا سر کے ہوتا ہے۔ اور آنکھ میں چونکہ ضعف ہوتا ہے لہذا ضعیف عضو پر گرتا ہے کبھی اسی حالت سے جسکو سبل کہتے ہیں ایک قسم کی کھجلی اور دمعہ اور غشاوہ عارض ہوتا ہے اور دھوپ کی روشنی سے ایذا اور چراغ کی ضو سے گزند پیدا ہوتا ہے۔ اسی نتیجہ ضعف بصر بھی پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ وہ اذیت اور قلق میں گرفتار ہے اور ایک چیز کا تحمل اوسکو ایذا دیتا ہے کبھی جس آنکھ میں یہ سبل کی ہوتی ہے وہ آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور جوف حدقہ کا سمٹ جاتا ہے سبل ان امراض میں سے ہے جو متوارث اور متعدی ہیں علامات جس سبل کا مبدا وہ حجاب خارجی ہے جسکا ہم ذکر کر چکے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ خارجی رگوں میں سرخی اور چہرہ میں سرخی اور صدغین میں ضربان شدید اور پیشانی کی رگوں میں ضربان ہوگا اور جس سبل کا مبدا حجاب خارجی کے سوا اور چیز ہے اسکی علامت یہ ہے کہ علامات مذکورۃ الصدر نہ پائی جائیں جیسا قانون عام میں ذکر ہو چکا یعنی حجاب داخلی اور خارجی کے مبدا ہونے میں جن چیزوں کو ارباب نزلہ و چشم ترک کرتے ہیں واجب ہے کہ یہ بھی انھیں ترک کریں اور باب دوبارہ ہم انھیں بنظر تکرار کے ذکر نہیں کرتے اور جو استفراغ پہلے اوپر لکھے ہیں انھیں کا استعمال کریں اور روغن اور ضمادات سے سر کو بچائے رہیں اور سعوط کو بھی اس مرض میں ناپسند اور مکروہ تجربہ کیا ہے مگر میرے گمان میں کچھ مضر نہیں ہے اگر سر کا تنقیہ ہو چکا ہو۔ اور جالینوس نے شراب کی اجازت دی ہے۔ اور شراب پلانے کے بعد سلانے کی تدبیر کرنی چاہیے۔ اگر سر کا تنقیہ ہو چکا ہو اور بدن بھی مادہ سے پاک ہو۔ اور شاید یہ تدبیر سبل خفیف میں درست ہو اور قوی سبل میں چن لینا اور دستکاری کی ضرورت ہوتی ہے اور اچھا طریقہ اسکا یہ ہے کہ چند ڈورے رگوں کے نیچے داخل کریں جب وہ ڈورے پورے بھر جائیں اوپر کی طرف انکو کھینچیں تاکہ سبل بھی انکے ہمراہ اوپر کی طرف کھنچ جائے۔ اور نیز مقراض سے اسطرح سبل کو جدا کر لیں کہ پھر کسی قدر باقی نہ رہے اور بعد دستکاری کے وہ تدبیر جو باب ظفرہ میں زیادہ عدم التزاق اور چسپیدہ ہونے کے لکھی ہے کرنی چاہیے۔ اگر بوجہ اس دستکاری کے آنکھ میں ورم پیدا ہو تو زردی بیضہ کی مداومت کریں کہ اسی سے شفا ہو جائیگی اسکے بعد شیاف احمر اور شیاف اخضر کا استعمال کریں تاکہ بقیہ مواد سبل کی تحلیل ہو اور آنکھ پاک اور صاف ہو جائے عمدہ اوقات دستکاری مذکور کے فصل ربیع اور خریف ہے اور لیکن بعد تنقیہ اور استفراغ کے چاہیے ورنہ بوجہ درد کے فضول بطرف آنکھ کے زیادہ رجوع کریں گے دوائیں جو اس مرض میں نافع ہیں جب تک مرض جدید ہے اسی وقت تک مفید ہوتی ہیں اور بعد مزمن ہونیکے پھر کچھ اثر نہیں کرتی منجملہ مجربات کے پوست بیضہ تازہ کہ ابھی شکم مرغ سے نکلا ہو اوسے دس دن تک سرکہ میں جوش دیں بعد ازاں صاف کرکے بعد ازاں پوشیدہ مقام پر سوکھلائیں اور سرمہ سا کرکے استعمال کریں۔ ایضاً آنکھ میں بطور سرمہ کے زرادی کو ہمراہ ہموزن مارقشیشا کے لگانا بھی مجرب ہے۔ اسی طرح نحاس قبرسی کو پیشاب میں چند روز ڈال کر آنکھ میں لگانا۔ مرکبات معروفہ سے شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر لین اور شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر اور بطرخاطیقون اور شیاف روسختج اور دوا امقناطیس جعفر اباذین میں مذکور ہے اور شیاف جلنار اور شبت جب سبل میں خارش بھی ہو اسوقت شیاف سماق مجرب ہوا ہے کہ فقط سماق سے بنایا جاتا ہے اور کبھی تھوڑا سا صمغ عربی اور انزروت بھی اوسمیں داخل کرتے ہیں کہ اسکے استعمال سے سبل کٹ جاتا ہے اور خارش بھی مدہ ہو جاتی ہے **فصل گیارھویں ظفرہ کے بیان میں** ظفرہ ناخونہ کو کہتے ہیں اور ناخونہ

پیچھو تاہو نا حمیات مین ہوتا ہی خصوصاً جب بیداری مفرط عارض ہو اور بعد استفراغات اور خواب اور نیند کم اور الم کے جو افراط سے ہو خواب کی وجہ سے
جب یہ مرض عارض ہوتا ہی اور اسمین آنکھ کی ہینگی اور بوجھ اور بدشواری حرکت کرنا بلکل نہ پیدا ہوتا ہی مگر حدقہ چشم کی حرکت مین دشواری نہین ہوتی
حکایت ہی کہ بعض آدمیون کو اختلاف شقین یعنے دونون جانب داہنی بائین مین برودت شدید اور حرارت شدید کا عارض ہوا اسی وجہ سے جس جانب مین
برودت تھی اوسکی آنکھ مین غبار اور صفرت عارض ہوا ایسا ہی بجز اسی معلوم رہا۔ فصل ستر ہوین زرقت کے بیان مین کبودی چشم کی کبھی
اس سبب سے پیدا ہوتی ہی کہ طبقات چشم مین ایک سبب پیدا ہوتا ہی۔ یا بوجہ رطوبات چشم مین کوئی سبب پیدا ہوتا ہو رطوبات کے سبب کا حال یہ ہی
کہ اگر جلیدیہ کی مقدار زیادہ ہی اور رطوبت بیضیہ صاف اور قریب الموضع بطرف خارج کے ہو اور نہ مقدار اوسکی معتدل ہو خواہ کم ہو اسوجہ سے آنکھ مین
کبودی پیدا ہوگی اگر طبقات سے کسی قسم کی ممانعت بہ نسبت اثر رطوبات کے نہ پہونچے۔ اور اگر یہ اسباب مگر یہ ہون خواہ رطوبت جلیدیہ کم ہو
اور بیضیہ زیادہ اور بکثرت ہو اوسوقت ایک تاریکی مثل ظلمت آب کے پیدا ہوگی خواہ اگر جلیدیہ غائر ہو یعنے اندر کی طرف زیادہ پہنچی ہو اوسوقت
آنکھ کی رنگت سرمہ گون ہوگی طبقات مین جو سبب آنکھ کی رنگت کا ہوتا ہی اوسکا بیان یہ ہی کہ طبقہ عنبیہ اگر سیاہ ہو اوسکے سبب آنکھ سرمہ گون ہوگی
اور اگر آنکھ مین زرقت ہو بوجہ عدم نضج کے یہ رنگ پیدا ہوگا جیسے نبات اور اقسام پتیون کے کہ ابتدا سے ظاہر ہو اور سبزہ مین اوسکا رنگ نہ ہوا ہو
نہین ہوتا بلکہ مائل بسپیدی ہوتا ہی پھر جیون جیون نضج اور پختگی اونمین ظاہر ہوتی جاتی ہی سبزی اونمین آتی جاتی ہی اور اسی وجہ سے لڑکون کی
آنکھون مین کبھی کبودی ہوتی ہی اور بعض لڑکا اون کی آنکھ شہلا یعنے میش چشم ہوتی ہی۔ اور یہ کبودی ان رطوبت زائدہ سے ہوتی ہی کبھی زرقت
بوجہ تحلل اوس رطوبت کے ہوتی ہی جیسے تابع آنکھ کا رنگ ہی بشرطیکہ رطوبت تحلیل مین بخوبی نضج آگیا ہو جیسے نبات کے اقسام کی جب رطوبت
متحلل ہو جاتی ہی مائل بسپیدی ہو جاتی ہی۔ اور یہ زرقت بوجہ غلبہ یبوست کے پیدا ہوتی ہی بیمارونکی آنکھ مین بھی میش چشمی اور اسی طرح مشائخ کی
آنکھ اسی وجہ سے شہلا ہو جاتی ہی اسلیے کہ مشائخ کی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہی اور رطوبت غریب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہی کبھی کوئی
آدمی کبود چشم بوجہ یبس کے اول خلقت سے ہوتا ہی اسلیے کہ خلقت چشم جس چیز سے ہوئی ہی اسی مین یبوست تھی اور کبھی خلقت زرقت اسوجہ سے
ہوتی ہی کہ وہ آفتون ان مین سے کوئی ایک آفت رطوبت خواہ یبوست کی ابتدا سے خلقت سے عارض ہوتی ہی۔ ایسی زرقت چشم کی شناخت
بصارت کی جودت اور رداءت سے ہوتی ہی ان بیانات سے معلوم ہوا کہ زرقت طبعی بھی ہوتی ہی اور عارضی بھی ہوتی ہی۔ اور شہلایت یعنے
میش چشمی کا حدوث بوجہ اجتماع اسباب کحلت اور زرقت کے ہوتا ہی کہ جسوقت آنکھ کے سرمہ گون اور کبود ہونے کے اسباب مجتمع ہون اور عنبیہ
کے اجتماع سے میش چشمی پیدا ہوتی ہی اگرچہ میش چشمی جو اسباب بادی سے عارض ہو بنا بر گمان اشیا قوی حکیم ہی اور آنکھ مین کبودی ہوگی اور نہ
بصارت نہ ہوگی اسلیے کہ جو رطوبت آلہ بصارت ہی اس آنکھ مین مفقود ہوتی ہی۔ بعض ایسے لوگ جنکی آنکھ سرمہ گون ہوتی ہی کبودی اونمین کم
ہوتی ہی اور بصارہ مین بھی کمی کرتی ہی بشرطیکہ زرقت کسی آفت سے پیدا ہوئی ہو سبب اسکا یہ ہی کہ جو سرمہ گونی چشم کی بسبب رطوبت بیضیہ کے
ہوتی ہی نفوذ اشباح الوان کو بوجہ بیاض کے مانع ہوتی ہی اسلیے کہ بیاض کو اشفاف سے تضاد ہی۔ اسی طرح جو زرقت چشم بوجہ کدورت
رطوبت کے پیدا ہوتی ہی۔ اور کبھی جو کبودی کثرت رطوبت سے عارض ہو کہ یہ کبھی جب درجہ کثرت کو پہونچے گی تیز بینی اور خروج شعاع کو
آگے کی طرف پر اجابت تام نہ کرسکے گی اگر آنکھ مین کبودی بسبب قلت رطوبت بیضیہ کے پیدا ہوئی ہو رات کو خواہ تاریکی مین بہ نسبت دن کے
ایسی آنکھ زیادہ دیکھے گی اور خوب نظر آئیگا اسلیے کہ روشنی اور منظر نہار سے تحریک مادہ قلیل مین عارض ہوتی ہی اور اسی تحریک کی وجہ
ابصار اور تبین سے وہ آنکھ باز رہتی ہی اور ایسی حرکت تبین اور انکشاف سے ضرور باز رکھتی ہی جیسے اندھیرے کی چیز اوجالے سے

معلوم نہیں ہوتی ہر یا روشنی سے تاریکی میں اگر وہ داخل ہوں مطلق نظر نہ آئے گا جو آنکھ سرمہ گون بوجہ رطوبت کے ہو اس سے رات کو کم نظر آتا ہے
اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ابصار محتاج تیز بینی اور تحریک مادہ بصارت کا بطرف خارج کے ہے اور مادہ رطوبت کا بوجہ کثرت اس فعل کو قبول نہیں کرتا ہے جس طرح
کہ مادہ قلیل شب کو مطیع ہوتا ہے۔ اور جو آنکھ سرمہ گون بسبب طبقہ کے ہو اس سے جمیع بصر زیادہ ہوتی ہے علاج اکتحال تخم خشخاش سے جسکو پانی میں جوش
دیکر اسقدر پکایا ہو کہ مثل شہد کے ہو جاوے اور بعد اسکے خشک کر لیں بہت مفید اور مجرب ہے خواہ اثمد اصفہانی تین درہم مرو ایک درہم مشک
اور کافور ہر ایک ایک دانگ دود چراغ کا جسمیں زیت اور روغن زنبق جلایا ہو دو درہم زعفران ایک درہم سب کو بذریعہ سحق ایک ذات کر کے
استعمال کریں اور تنہا زعفران خواہ روغن زعفران حدقہ چشم کو سیاہ کرتا ہے اسی طرح عصارہ عنب الثعلب یا عصارہ حسک دو درہم بادیان
ایک درہم عفص زیتون جو درخت پر سیاہ ہو گئی ہو دو تخم سیاہ غیر مقشر مگر ایک درہم آتش نرم میں پختہ کر کے اکتحال کریں یہ بھی مجرب ہے کہ انار
لیکر ... ملا کر ... مین ملا کر پانی خوب ... انزروت کی مالش کریں الیضاً سلاقی کو انار اون کے چھلکے مین داخل کر کے اکتحال کریں اسکے اثر کا اسقدر
... آنکھ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے جلوز یعنے چلغوزے کے چھلکے مسحوق اور سائیدہ کر کے استعمال کریں۔ خواہ ایک جزو اقاقیا
اور چھٹا حصہ اوسکا ... بذریعہ آب شقائق النعمان کے یکجا کریں اور اسکا عصارہ بطور قطور کے استعمال کریں اسی طرح عصارہ بھنگ اور عصارہ
پوست انار اسی طرح طیر سیاہ زنگی ہو یا حبشی اوسکے گوشت کا استعمال خواہ حبش کی دایہ دودھ لڑکے کو پلاوے جب بھی زرقت چشم کی زائل ہو جاتی ہے

مقالہ تیسرا جفن کے احوال کا بیان اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین فصل اول قمل اجفان کے بیان مین۔

قمل جوان کو کہتے ہین مادہ قمل کا ایک رطوبت عفن ہے کہ اوسے طبیعت بطرف جلد کے دفع کرتی ہے۔ اور قوت مہیہ کی بھی اعانت ہوتی ہے اسلیے کہ یہ
قوت حرارت غیر طبعی کو متولد کرتی ہے۔ اکثر جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہے وہی ہے جسکی غذا مین متعفن چیزونکا استعمال زیادہ ہو اور ریاضت کم کرتا ہو
اور اسکے مزاج مین تنظیف اور نفاست نہو اور حمام کا استعمال بھی کرتا ہو اور میلا کثیف اکثر رہتا ہو علاج یہ ہے کہ پہلے تنقیہ بدن اور سر کا کرین۔
اور اطراف چشم کے مادہ کو بہ حبت قواعد بذکورہ الصدر نکالڈالین خصوصاً غرغرون سے جنمین رائی اور سرکہ شریک ہو اوسکے بعد آنکھ کے
دھونے کا اہتمام کرین۔ اور نطل آب دریا سے شور خواہ اور شور پانی اور گندھک پانی سے کرین۔ اور پلکون کی باڑھ پر لطوخ ایسی دوا کا کرین
جیسے پھٹکری اور نصف مقدار مویزج اور کبھی صبر اور بورۂ ارمنی مگر ایک جزو بھی زیادہ کرتے ہین۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ ادویہ خل غسل
مین گوندھی جائین اگر مویزج کو ہمراہ بورۂ ارمنی کے استعمال کرین اس مرض کے واسطے دوا جید ہے **فصل دوسری سلاق کے**
بیان مین پلکون کے موٹے ہو جانے کو سلاق کہتے ہین زبان عربی مین اور یونانی مین انوسیا پلکین کبھی اسقدر موٹی ہوتی ہین کہ بال گر جاتے ہین
اور پپوٹے کی باڑھ مین قرحہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسکے تابع فساد چشم ہوتا ہے اکثر سلاق کا مرض بعد آشوب چشم اور رمد کے عارض ہوتا ہے
بعض اقسام اسکے حدیث العہد ہوتے ہین اور ایک قسم عتیق اور کہنہ وہ نہایت ردی ہے علاج اگر سلاق تازہ حادث ہوا ہے اوسکے واسطے یہ ضماد
نافع ہے مسور کو گلاب مین جوش دیکر استعمال کرین خواہ تخم خرفہ تخم کاسنی ہمراہ روغن گل اور سپیدی بیضہ کی لگائین مگر اسکا استعمال شب کو
کرنا چاہیے اور بعد استعمال دوا کے استحمام کرین یا مسور مقشر اور سماق شحم رمان اور گل سرخ ان سب کو میفختج مین شب کو گوندھین اور
استعمال کر کے صبح کو استحمام کرین ہمیشہ حمام کا استعمال کرنا اس مرض کے واسطے نہایت نافع ہے۔ اگر سلاق کہنہ اور مزمن ہو چکا ہے اوسکے
علاج مین حجامت ساق اور فصد عروق جبہہ کرنا چاہیے اور ہمیشہ استعمال حمام کا کرنا چاہیے۔ جو ادویہ خاص موضع مرض پر لگانے کی ہین
اونمین سے ایک یہ ہے کہ نحاس محرق نصف درہم زاج تین درہم زعفران فلفل ایک درہم شراب مازو مین اسقدر پیسین کہ مثل شہد کے

تو ورم میں ہوجائے اور رقیق ہو اور اجفان پر کہ باہر استعمال کریں یا بطور لیپ کے جو سلاق اور جرب کے عارض ہوا ہو اسکے واسطے یہ شیاف مجرب ہے کہ اگر
نسخہ ایارج ... سوختہ زعفران سنبل الطیب ایک ایک جزو شادنج دو جزو شیاف بنا کر ... کیا اس سے کھجلا میں **فصل تیسری حساف**
اجفان کے بیان میں جساءِ اجفان ہے یہ معنے ہیں کہ اجفان میں دشواری حرکت کی عارض ہو جو ند کرنے میں لینے کھولنے سے آنکھ کا
بند کرنا دشوار ہو اسی طرح بند کر لینے کے بعد کھولنا بھی دشوار ہو اور باوجود اس دشواری کے درد اور سرخی یا رطوبت بھی اکثر پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ بات
بھی ہوتی ہے کہ آنکھ کو کھولنے کے بعد بند نہیں کر سکتا جب تک کہ ... اور ... اس مرض میں اکثر خشکی ... آنکھ میں سے جدا ہوتا رہتا ہے
اور اسمیں صلابت بھی ہوتی ہے اور سیلان اشک اس مرض میں نہیں ہوتا اگر کسی سبب ... البتہ کبھی سیلان کبھی عارض ہوجاتا ہے اسلئے
کہ یہ مرض اکثر بوجہ یبوست کے یا اخلاط لزج مائل بہ یبوست کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے لیکن ... اور سرخی ہوتی ہے لیکن اگر کھجلی ہو اور مادہ ایسا ہو کہ باطن
آنکھ کے گرد ہو ایسے وقت اس مرض کا نام یبوست عین رکھتے ہیں اور اکثر اوس مقام پر ایک چیز ... مادہ کثیر غلیظ ہوتا ہے اور اسکے استفراغ کی
ضرورت ہوتی ہے **علاج** واجب ہے کہ ہمیشہ آنکھ کو تکمید کرتے رہیں اور آنکھ کو نیم گرم پانی میں ... اور ہمیشہ حمام اور شیرین پانی سے تر کرتے رہیں اور
بہ رطوبت میں مستعمل ہوا اور آنکھ پر سونے کے وقت سپیدی بیضہ کی رکھیں اور روغن گل میں لت کر کے اور سر کو ہمیشہ مرطبات اور ان میں عرق
اور نطولات اور سعوطات مرطبہ مثل روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کا استعمال کرتے رہیں اگر کسی قرینہ سے دریافت ہو کہ یبوست کے ہمراہ مادہ
صفراوی بھی موجود ہے تو ان میں راس کی ... سے کریں کہ اسمیں خاصیت نفع کی ہے اور اگر کوئی مادہ غلیظ مجفف کا وجود مظنون ہو کہ وہ محتاج تحلیل
کا ہے لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان کو دودھ میں نکال کر استعمال کریں کہ یہ دونوں ملا کر اگر آنکھ پر لگائے جائیں جساء کو بھی زائل کر دیتے ہیں اور
غلظ رطوبی کا استفراغ بھی ہوجائے گا منجملہ ادویہ مجربہ کے اس مرض میں چربی مرغ کی اور لعاب اسبغول ہے اور موم اور روغن گل ہمیشہ آنکھ پر
لگایا کریں۔ اور کبھی کبھی اگر شیاف ارسطراطس سے آنسو جاری کریں بھی مفید ہوتا ہے چنانچہ اگر ابتدا میں اس مرض کے اگر مزمن ہو
ایسے سرمہ کا جنکے لگانے سے آنسو جاری ہوتے ہیں تحلیل مادہ غلیظ کی ہوتی ہے اور سیلان میں اگر مادہ مذکورہ بہ جاتا ہے اور جو رطوبات
رقیق ہیں خواہ قریب بہ رقت ہیں وہ کھینچ کر نکل جاتے ہیں اور ان کی تحلیل اور فنا بذریعہ تحلیل ہو جاتی ہے **فصل چوتھی غلظ اجفان کے**
بیان میں گندہ ہوجانا اجفان کا تابع جرب اور خارش کے ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ استعمال طلاہائے باردہ کے جو پلکوں پر بکثرت کیا ہو
غلظ اجفان پیدا ہوتا ہے **علاج** اسکا یہ ہے کہ لاجورد اور حجر ارمنی اور خستہ خرما جلا کر روغن ناردین میں آمیختہ کر کے استعمال کریں۔
اور حمام کا استعمال ہمیشہ کرتے رہیں اور پرہیز کریں نبیذ کے استعمال سے کبھی سلائی اور شیاف احمر لین سے چھیلتے ہیں اور چھیلنے سے کبھی رمد کا بھی علاج کیا جاتا ہے
جیسا کہ مرض سلاق میں بیان ہوا **فصل پانچویں تہیج اجفان کے بیان میں** کبھی تہیج اسباب خاص سے مثلاً مواد رقیق اور بخارات سے عارض ہوتا ہے
خواہ ضعف ہضم اور بدہضمی سے عارض ہوتا ہے جیسے کہ سہر اور حمیات میں پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اوائل استسقا میں خواہ سوء القنیہ میں یا اورام باطنی میں
جو رطوبت سے پیدا ہوں جیسے ذات الریہ اور لیثرغس وغیرہ اور ان میں بھی تہیج اجفان عارض ہوتا ہے۔ اگر ناقہین کے اجفان میں تہیج پیدا ہو جس حال میں ایسے لوگ
نقاہت عارض ہوتی ہے اور اسکے نکس کا خوف ہو گا خصوصاً جس وقت تمام اعضا میں ضمور اور لاغری ہو اور آنکھ میں تہیج اور انتفاخ باقی ہو **علاج** تہیج اجفان کا
قطع سبب کرنا چاہیے اور تکمید نخالہ گندم سے علاج عام ہے **فصل چھٹی ثقل اجفان کے بیان میں** کبھی ثقل اجفان بسبب تہیج اور اسباب تہیج کے پیدا ہوتا ہے
اور کبھی بوجہ ضعف قوت اجفان کے ثقل پیدا ہو خواہ سقوط قوت عارض ہو جیسے کہ ... عارض ہوتی ہے۔ اور کبھی بوجہ غلظ اور
شترناق کے عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی ابتدائے نوائب حمیات میں ثقل اجفان پیدا ہوتا ہے اور استرخا بھی عارض ہوتا ہے **فصل ساتویں التصاق**

دونوں پلکوں کا غدود یا ایک کا جب کٹ جاتا ہو اور بڑا رہے کہ تر رہتا ہو اور کبھی جگہ سپید ہونا اجفان کا کبھی عارض ہوتا ہے - اور کبھی آنکھ کے
چھیلنے سے کبھی پلکیں سپید ہوتی ہیں خواہ دونوں ہی یا قریب سے خواہ دونوں سے اور کبھی کہ ایک جانب سے منجر اس دونوں جانب کے اور وسط سے سپید
ہوتی ہیں اور کبھی ساری پلک سپید ہو جاتی ہے سبب اس مرض کا قروح ہیں جو مادہ ہوں خواہ شگاف اور چھیل جانا کسی پردہ کا آنکھ کے
چھیلنے سے جیسے سبل وغیرہ خواہ ناخونہ کے چھیلنے سے خواہ جرب وغیرہ کے چھیلنے سے بشرطیکہ بعد چھیلنے کے مانع اوس اندمال سے غذا یا گیا ہو سبکا بیان
ہم ابواب سابق میں کر چکے ہیں اور بخوبی رعایت ان شروط کی جو چھیلنے کے بعد خواہ عین بروقت چھیلنے کے ملحوظ رکھنا ہے اور بخوبی سرانجام کار میں انجام
نہوا ہو **فصل آٹھویں سفیدی کے بیان میں** یہ زیادتی لحمی ہے جو مستی کی شکل پر آنکھ کے کوشے میں پیدا ہوتی ہے - اگر یہ زیادتی کہ بڑا اور کٹا
پر ہو تو بہ صابئیہ ہی ہے کہ اوسمیں جراحت ڈال دیں اور اسکے بعد جو علاج غرب کا ہو وہی علاج کریں خواہ باسلیقون اور [illegible] سے بنفسجی سے اور
اور [illegible] غصو [illegible] سے علاج کریں - اگر اس زیادتی لحمی میں سپیدی اور سیاہی ہو اوسکا علاج ناخونہ کے
علاج خاص سے کرنا چاہیے جیسا ہم نے بیان کیا ہے **فصل نویں انقلاب جفن کے بیان میں** اوسکو شترہ کہتے ہیں پلکوں کا پلٹ
جانا تین اقسام پر ہوتا ہے ایک [illegible] تقلص اور [illegible] پیدا ہو کہ سپیدی چشم کو چھپا نہ سکے [illegible] کبھی [illegible] خلقت کے ہوتا ہے
اور کبھی بوجہ قطع [illegible] کسی طرح کا ضرر پلکوں کو پہنچے پیدا ہوتا ہے اور ایسی آنکھ کو عین ارنبیہ کہتے ہیں - دوسری
قسم [illegible] اوسط ہے اوسکی کیفیت یہ ہے کہ بعض مقدار کو سپیدی چشم کی قطع نکرے اور [illegible] اور اسکا نام [illegible] ہے یعنی پلک چھوٹی ہو گئی
اس قسم کا سبب کبھی [illegible] کا ہو گی بنسبت اوسکے اقل اور کمتر ہے [illegible] تیسری قسم یہ ہے کہ اوپر کی پلک نیچے والی پلک پر منطبق ہو
کبھی تینوں قسمیں بوجہ تشنج [illegible] عضلہ [illegible] جفن کے عارض ہوتی ہیں یعنی بعض عضلے سے سپید ہونا پلک کا متعلق ہے اوسمیں تشنج پیدا ہو کہ اس
فعل کو ناقص خواہ باطل کر دیتا ہے **فصل دسویں پردہ کے بیان میں** پردہ ایک رطوبت ہے جو غلیظ اور منجمد ہو جاتی ہے اندرون جفن
اور [illegible] رنگ مائل بسپیدی ہوتا ہے اسی وجہ سے مشابہ پردہ [illegible] خواہ [illegible] علاج [illegible] کریں جو کافور [illegible] سے کوزہ
آہنگران کے [illegible] وغیرہ کا چرک جو فالتو کے گھلانے سے پیدا ہوتا ہے - اور کبھی اسپر روغن گل اور [illegible] زیادہ کرکے
استعمال کرتے ہیں خواہ اشق کو سرکہ میں ہمراہ بارزد اور حلتیت کے [illegible] طلا کریں خواہ طلا اور بیاسیوس جو علاج شعیرہ میں مذکور ہے
اوسکو طلا کریں **فصل گیارھویں شعیرہ کے بیان میں** شعیرہ ایک ورم مستطیل کا نام ہے جو پلکوں کی باڑھ پر ظاہر ہوتا ہے مشابہ جو کے
شکل میں اور مادہ اس ورم کا اکثر خون ہوتا ہے علاج فصد اور استفراغ بذریعہ ایارج کے جیسا مکرر معلوم ہو چکا کرنا چاہیے اور اسکے
بعد سکنجبین کو پانی میں گھولکر مقام مرض کو اوس سے آلودہ کریں کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ ہے - کماد ات شحم گداختہ اور آرد جو خواہ شوربہ کے
خواہ پنیر گرم کرکے مکرر اوسپر پھیرنا بہت نافع ہے - اسی طرح زبیب مقطوف الراس یعنی سر تراشیدہ خواہ سر تراشیدہ خواہ پانی میں جو کو جوش
دیں [illegible] یا خون کبوتر یا خون ورشان اور [illegible] سے کماد کریں خواہ تھوڑا سا بورہ ارمنی اور بہت سا شوربہ یکجا کرکے اور [illegible] شعیرہ پر
رکھیں خواہ طلا اور بیاسیوس کا استعمال کریں یا نسخہ اوسکا یہ ہے - کندر مرکی ملا ایک جزو لادن ربع جزو موم [illegible] بورہ ارمنی کا
نصف جزو [illegible] روغن سوسن میں ملا کر طلا کریں **فصل بارھویں شرناق کے بیان میں** شرناق ایک فربہی شحمی ہے جو اوپر کی
پلک میں پڑ جاتی ہے اور اس فربہی کی وجہ سے آنکھ کے کھلنے میں دشواری ہوتی ہے - اور پلک کو مثل عضو مسترخی کے کر دیتی ہے اور یہ
زیادتی لحمی یعنی پر گوشت ہوتی ہے اور متحرک رہتی ہے جیسے سلعہ حرکت کرتی ہے - اور اکثر عارض شرناق کا صبیان اور مرطوبین کی آنکھ

ہوتا ہے خواہ جن لوگون کی آنکھ مین وہ مواد ردیہ بکثرت عارض رہے- اونکی آنکھ مین شرناق عارض ہوتا ہے ایک علامت خاص شرناق کی یہ بھی ہے کہ جب
اوسے دو انگلیون سے دبائین اور پھر انگلیونکو جدا کرین بیچ مین انتفاخ کے نمود اور بلندی زیادہ پیدا ہوگی علاج اوسکا دستکاری اور عمل بالید
سے اسطرح کرین کہ مریض کو سیدھا بٹھا کر اوسکا سر پیچھے کی طرف کھینچین اور پیشانی کی جلد آنکھ کے قریب سے اوپر کی طرف چڑھائین کہ اوپر والی پلک
بخوبی اوٹھ جاے اور معالج پلک کو بیچ مین سبابہ اور انگشت میانہ لیکر تھوڑا اسا دبائے پس مادہ مجتمع ہوکر دونون انگلیونکے بیچ مین آجائیگا اور
جلد کا سرا وسط حاجب سے باہر کی طرف کھینچین جسوقت غدودی شرناق کی اونچی ہوکر بخوبی ظاہر ہوجاے جلد کو اوس مقام کی بہت نزاکت اور ہلکے سے
کاٹین کہ اثر قطع کا اندر تک نہ پہونچے اور احتیاط اسی مین ہے کہ جلد کو دو تین مرتبہ مین کاٹین تاکہ ایسا نہو کہ دفعۃً واحدۃً زخم گہرا لگ جاے اور ضرر پہونچے
سبب چونکہ اصلی غرض اس زخم لگانے سے یہی ہے کہ جرم شرناق کا نمایان ہوجاے اور پہلے ہی زخم مین کھل جاے اس سے بہتر کیا بات ہے ورنہ اور زیادہ
چاک کرین تاانیکہ خوب کھل جاے جب شرناق کا جرم جدا ہوکر بخوبی نمایان ہو معالج کو چاہیے کہ اپنے ہاتھونکین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو نکال
لے اور داہنے بائین حرکت دے کر خوب ہلاے تاکہ اپنی جگہ سے ہٹجاے اور جگہ چھوڑ کر الگ ہوجاے- اور باانیہمہ اسکا بھی لحاظ رکھین کہ جسقدر
شرناق کا جرم داہنی خواہ بائین جانب سے جدا ہو گیا ہے اوسی کو جدا کرین اور جسطرف متصل ہے اور جدا نہین ہوا ہے اوسے بجنسہ رہنے دین کہ اوسکا
ازالہ تحلیل سے بذریعہ نمک کے کرینگے اسطرح پر کہ نمک اوسپر چھڑک کر ایک کپڑا اسمین تر کرکے اوسپر رکھین گے اوسدن فقط یہی ترکیب کرین
جب دوسرے دن کی صبح تک مریض درد سے محفوظ رہے اور آشوب چشم اوسے عارض نہو ادویہ ملزقہ سے علاج کرین اور اوسمین حضض
اور شیاف مامیثا زعفران وغیرہ داخل کرین- کبھی جب شرناق کہ جلد سے بعد ایسی تدبیر کے جدا نہو بذریعہ بالون کے اسطرح پر اوسے چھیلتے
ہین اور الگ کرتے ہین کہ بالونکو ایک چھوٹی سی گدی کپڑے وغیرہ کی ہو اوسمین گاڑ کر نیچے شرناق کے رکھین اور داہنے بائین حرکت دین
تاانیکہ جدا ہوجاے گا خواہ یہی ترکیب پر کی نوک سے کرین- شرناق کے چاک کرنے مین اسکی احتیاط ضرور ہے کہ اندر تک اثر زخم کا نہ پہونچے
اسلیے کہ چاک کرنے والا اگر پلک کو زور سے کھینچیگا اور گہرا چاک کرے کہ جلد اور جھلی جو شرناق کے نیچے ہے اوس تک صدمہ اسکا پہونچے اور
اوس مقام کی چربی نمودار ہوجاے اور پھر جب انگلیون سے شرناق کو چھوڑاے گا یعنی جن انگلیون کو اوپر ہم کہہ چکے ہین کہ سبابہ اور وسطی
مین پارچہ کتان لپیٹ کر شرناق کو جدا کرے گا بوجہ اشتباہ جرم شرناق اور اس چربی کے جو کہ جھلی کے اندر سے نمایان ہوئی ہے تمام جرم
شرناق جدا نہوگی بلکہ کسی قدر بقیہ رہجائیگا کہ اوسکی جہت سے جذب مواد بذریعہ پیدا ہونے درد کے ہوگا اور ورم حار پیدا ہوگا اور خواہ
یہ بقیہ سخت اور باصلابت بطور نوک اور بالیدہ کے باقی رہیگا جو شرناق سے زیادہ موذی ہوگا اور بیشتر اس تیزدستی کا ثمرہ بد یہ بھی
ہوگا کہ جو عضلہ آنکھ کو اوپر اوٹھانے کی حرکت دیتا ہے اوسمین سے ایک مقدار صالح کٹ جاے گی اوسکے کٹنے سے خرابی یہ ہوگی کہ پلک کا کھلنا
اوپر کی طرف اچھی طرح نہوسکے- جو شرناق حدیث العہد اور ضعیف ہو یعنی خوب گندہ اور مستحکم نہوا ہو اوسکے ازالہ مین فقط ادویہ محللہ کافی ہوتی ہین
عمل جراحی کی ضرورت نہین ہوتی

فصل تیرھوین توثہ کے بیان مین

توثہ ایک نرم گوشت اندر پلک کے پیدا ہوتا ہے کہ اوس سے
ہمیشہ خون سرخ بہا کرتا ہے خواہ سیاہ خون اور سبز جاری رہتا ہے علاج اسکا تنقیہ بجففات اکالہ سے کرین اور شیافات حارہ کا استعمال
کرین جب توثہ گل کر فنا ہوجاے اوسوقت ایسے ذرور اور شیافات کا استعمال کرین جو نبات لحم کرین جنکا ذکر قروح اجفان مین کیا گیا ہے
اور خلاصہ یہ ہے کہ علاج حکہ اور جرب کے قریب اسکا بھی علاج ہے

فصل چودھوین تحجر کے بیان مین

ورم منجمد جو پلکون مین ہو
اور متحجر ہوجاے اوس سے نجات بذریعہ عمل جراحی کے ہوتی ہے اوسکے بعد استعمال ادویہ قروح اجفان کا کرتے ہین

فصل پندرھوین

قروح جفن اور انخراق کے بیان مین اگر پلکون مین زخم پڑ جاوین خواہ شگاف کسی قسم کا عارض ہو اوسپر ضماد صدس اور پوست انار کا جو سرکہ مین جوش دیا ہو لگاتے ہین جب خشک ہو کر تھوڑا سا پڑکے گر جاوے اور کچھ بقیہ باطن جفن مین باقی رہے شیاف کندر اور شیاف آبار مع شیاف اصطفطیقان اور شیاف احمر لین کے استعمال کرین پلکون کا شگاف التحام اور بہ نسبت اور حصے کے جلد قبول کرتا ہے اور جس طرح اور جلد کا انخراق علاج پذیر ہوتا ہے اور علاج اوسکا مذکور ہو چکا اوسی طرح اسکا بھی علاج کرنا چاہیے **فصل سولھوین جرب اور حکۂ اجفان کے بیان مین** پلکون کی جرب اور حکہ کے حدوث کا سبب ایک مادہ شوریدہ یعنی خون گرم سے خواہ کسی اور فضلۂ حار سے ہوتا ہے اور پہلے حکہ یعنی خارش خشک پیدا ہوتی ہے بعد ازان تر ہو جاتی ہے۔ اور اکثر پیچھے قروح چشم کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ ابتدا مین تھوڑی سی خشک خارش پیدا ہو کر خشونت عارض ہوتی ہے اور اوسکے بعد پلک سرخ ہو جاتی ہے۔ اور اوسکے بعد جرب یعنی دانہ مشابہ انجیر کے پیدا ہوتے ہین اور یونانی مین اسکو سوقوسیس کہتے ہین اوسکے بعد جرب صلب ہو وقت شدت انشقاق حکہ اور ورم کے پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر جرب کے ساتھ رمد بھی ہو پہلے رمد کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان جرب کا مداوا کرین گے لیکن رمد کے علاج کرنے وقت بھی رعایت جرب کی ضرور کرنی چاہیے اور یہی حال اور یہی حکم علی العموم جہان پر دو مرض خواہ زیادہ مجتمع ہون ملحوظ رہے کہ ابتدا علاج کی اشد اور اہم سے کرین اور اگر تقرح خواہ ورم پیدا ہو ہرگز استعمال ادویۂ حادہ وغیرہ کا نکرین۔ لیکن دوسری اور تیسری قسم جرب کی انواع مذکورہ بالا سے اوسکے علاج مین حک یعنی چھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ بذریعہ لوہے کے چھیلین خواہ ایسی ادویہ طیار کرین جو چھیلنے کی طاقت رکھتی ہون جیسے زبد البحر خصوصاً وہ قسم زبد البحر کی جسکا نام قیسیہ ہے خواہ بورق الطین کے ذریعہ سے چھیلین یا محک یعنی چھیلنے والی دوا شادنج زعفران مارقشیشا سے بناوین اور شیاف کے طور پر طیار کرین اوس سے چھیل ڈالین جو قسم اقسام مذکورہ بالا سے علاج دوائی قبول کر سکتی ہے اور اوسکی شدت درجۂ قسم دوم اور سوم تک نہین پہونچی ہے علاج اول اوس قسم کا یہی ہے کہ ہموارہ استفراغ مادہ کا کرتے رہین اگرچہ ایک مہینے مین دو مرتبہ تنقیہ کی نوبت پہونچے اور ماقین کی فصد لینا تنقیہ کے کرین بعد اوسکے فصد کلی اور رعام کا استعمال کرین اور مداومت استحمام کی اور ہر وقت گرد و غبار اور دخان سے آنکھونکا بچانا اور صیاح یعنی چلانے سے اور زیادہ سجود سے پرہیز کرنا اور جو چیز مواد کو اطراف فوق کے اور اطراف چہرہ کے جذب کرتی ہے اوس سے پرہیز کرین ابتدا مین شیاف احمر لین مفید ہوتا ہے اور اوسکے بعد شیاف اخضر لین مفید ہے۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو شیاف احمر حاد اور شیاف اخضر حادہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور عطر ماطیقون اور کحل ارسطراطلیس اور شیاف زعفران نافع ہوگا کبھی تلخۂ گاو اور تلخۂ خوک اور رالوشا ورا اور نحاس محرق اور قلقدیس مجموعاً خواہ منفرداً مستعمل ہوتا ہے۔ اور باسلیقون اور شیاف ریادی بہت عمدہ ہے الغیثا ورا سے ارسطیس بھی جید ہے۔ ایک جسکی صفت یہ ہے بہت نافع ہے۔ کہ بار ایک جزو قشور نحاس دو جزو شہد مین ملا کر استعمال کرین۔ دوسری ترکیب ہے نحاس محرق دو مثقال فلفل آٹھ مثقال اقلیمیا چار مثقال مرکی دو مثقال زعفران دو مثقال زنگار پانچ مثقال صمغ عربی بیس مثقال سب کو جمع کر کے آب باران مین طیار کرین **فصل سترھوین انتفاخ کے بیان مین** انتفاخ ورم بارد منتحرک ہوتا ہے اور کبھی غالباً اس ورم پر اور کبھی فضلۂ بلغمی رقیق مائی ہوتا ہے۔ اور کبھی فضلۂ سوداوی سے یہ ورم پیدا ہوتا ہے **علامات انتفاخ** ریحی دفعۃً عارض ہوتا ہے اور اطراف کو ہٹ کے مائل ہوتا ہے اور صورت اوسکی ایسی ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو مکھی کاٹے اور وہ مقام خاص سرخ ہو کر متورم ہو جاتا ہے اور فصل صیف مین اور مشائخ کو عارض ہوتا ہے۔ اور اس ورم مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی ہے اور بلغمی بہت سرد اور ثقیل ہوتا ہے اور دبانے سے جو نشان اوسمین پڑتا ہے ایک ساعت بدستور اپنی شکل پر باقی رہتا ہے اور ملنے سے اثر دبانیکا نہین رہتا ہے اور نہ اوسمین درد ہوتا ہے۔ اور سوداوی اکثر تمام پلک کو شامل ہوتا ہے

اور تمام آنکھ کو شامل ہوتا ہے اور اوسمین صلابت اور تمدد بھی ہوتا ہے جو حاجبین اور وجنتین یعنے دونون رخسارون تک پہونچتا ہے مگر اس ورم مین درد شدید معتد بہ نہین ہوتا ہے اور رنگ اسکا تیرہ ہوتا ہے - اور اکثر بعد رمد کے لاحق ہوتا ہے خواہ بعد جدری کے یقینا علاج واجب ہے کہ ابتدا علاج کی استفراغ بدن اور تنقیہ سر سے کرنی چاہیے جو ورم مائل بلغمی مادہ کی طرف ہو ضماد خطمی کا استعمال اس سے زیادہ قوی برگ بید انجیر پیسکر گھیکے ملا کر لیپ کرین تکمید اسفنج کو سرکہ مین بھگو کر اور گرم پانی سے کرین ایضا الطوخ صبر اور فیلزہرج اور شیاف مامیثا اور فوفل اور زعفران آب برگ مکوہ مین طیار کرین کہ یہ نافع ہے

فصل اٹھارھوین کثرت طرف کے بیان مین زیادہ پلکونکا جھپکنا کبھی آنکھ مین تنکا یا خس و خاشاک پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور یہ خفیف ہوتا ہے اور کبھی بوجہ کٹ جانے کے بھی پلکین جھپکتی ہین اور اکثر اصحاب تمدد جو آمادہ اوسکا تمدد کے ہوتے ہین اونکین اکثر یہ امر لاحق ہوتا ہے - اگر پلکونکا جھپکنا امراض حادہ مین عارض ہو منذر تشنج اور تمدد کا ہوتا ہے

فصل انیسوین انتشار الشعر کے بیان مین پلکون کے بال کبھی بوجہ مادہ کے منتشر ہوتے ہین - اور کبھی بسبب موضع اور مقام خاص کے سبب مادی یا اسطرح پر ہو کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو جیسے آخر امراض حادہ مین بروقت ضعف کے یہ بات عارض ہوتی ہے - خواہ فساد عارض ہو اوس مادہ مین جو قریب منبت شعر کے ہوتا ہے جیسے داء الثعلب اوسکی صورت یہ ہے کہ باطن جفن مین رطوبت حارہ خواہ مالحہ یا عفنہ پیدا ہو اور ظاہر جفن مین کوئی آفت محسوس نہین ہوتی ہے مگر بالونکو ضرر البتہ پہونچتا ہے جو انتشار شعر بوجہ موضع اور مقام کے ہوتا ہے اوسمین یہ بات ہوتی ہے کہ آفت مقام خاص مین ظاہر ہوتی ہے - خواہ صلابت اوس مقام مین پیدا ہو جاتی ہے یا غلاظت اور گندگی ہو جاتی ہے کہ اوسکی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اوسے راہ اور منفذ خروج کا نہین ملتا ہے خواہ ورم یا تآکل پیدا ہوتا ہے اور اوسپر سرخی اور لذع شدید دلالت کرتی ہے علاج جو انتشار شعر بوجہ خصوصیت موضع کے ہو اوسکا علاج یہی ہے کہ اوسی آفت کا علاج کرین جو اوس مقام خاص مین ظاہر ہو جیسے ہر ایک آفت کا علاج علاج مقامات خاص مین مذکور ہے - اور جسکا سبب مادہ ہو اوسمین انتعاش بدن کا اور تغذیہ کرنا چاہیے - اور استعمال ادویہ جاذبہ کا جو مادہ بالونکی طرف جذب کرین اور وہ ادویہ جنکا ذکر ہم قرابادین مین خواہ الواح ادویہ مفردہ مین کرینگے اور کر چکے ہین اونکا استعمال کرین اور جو انتشار بوجہ رطوبت فاسدہ کے ہو اوسکے علاج مین توجہ تنقیہ سر اور تنقیہ عضو خاص کا کرین اوسکے بعد علاج شعر کا کرنا چاہیے - سرمے جو اس مرض مین نافع ہین اونمین سے حجر ارمنی لاجوردی ہے اور مرکبات مین سرمۂ خستہ خرمائے خشک ہمراہ لاذن کے جو قرابادین مین مذکور ہے - خواہ خرمائے خام کی گٹھلی جلا کر سو درہم اور ناردین دو درہم لیکر سرمہ طیار کرین - مجرب دوا ایک یہ ہے کہ سنبل اسود کو سرمہ سا پیسکر سلائی سے لگائین ایضا چوہے کی مینگنی جلا کر خواہ بدون جلانے کے شہد ملا کر استعمال کرین خصوصا اگر بوجہ سلاق کے انتشار شعر عارض ہوا ہو - خواہ جس زمین مین انگور پیدا ہو اوسکی مٹی اور زعفران ردی جسے قابیطی کہتے ہین ساتھ ہی ہموزن لیکر بطور سرمہ کے استعمال کرین اگر انتشار شعر کے ساتھ کھجلی اور سرخی اور تآکل بھی ہو اوسکے واسطے یہ دوا مجرب ہے انار مسلم ایک عدد سرکہ مین جوش دین تا آنکہ خوب مہرا ہو جائے اور اوسی مین سے بمقدار مناسب عضو ماؤف پر لگائین جتنی چیزین چسپان کرنے کے لائق ہین اس مرض مین علے العموم نافع ہین - ایضا اسی وجہ سے اقلیمیا قلقطار زاج ہموزن لیکر پیسین اور استعمال کرین - منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے فضلہ سوختہ خرگوش آٹھ درہم مینگنی بکرہ کی تین درہم دونون سے اکتحال کرین خواہ مکھیونکے سر کو جدا کر کے خشک کرین اور سرمہ بنائین خواہ ریٹھہ کو جلا کر پیسین اور گوسپند خواہ ریچھ کی چربی مین لت کرکے طلا کرین کہ اس دوا سے اچھی طرح بال اوگ آتے ہین اور سیاہ بھی کرتی ہے - ایضا سرمہ بریان ایک جزو فلفل ایک جزو قلمی سوختہ مغسول چار جزو زعفران چار جزو ناردین تین جزو خستہ خرما سوختہ دو جزو مجموع اجزا سے سرمہ طیار کرین اور لگائین

فصل بیسوین شعر منقلب کے بیان مین کبھی پلکون مین کوئی بال پلٹ کر اور دوہرا ہوکر جم جاتا ہے۔ خواہ کوئی بال زیادہ حد سے بڑھ کر پیدا ہوتا ہو اور ایذا دیتا ہو اسکا علاج پانچ طریقون مین سے کسی ایک طریقہ سے کرنا لازم ہے۔ التزاق اور کی اور نظم بالابرہ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے اور نتف۔ التزاق کے معنے چسپیدہ کرنے کے ہین اوسکا طریقہ یہ ہے کہ جو بال دوہرا ہوا ہے اوسے اوٹھا کر بذریعہ مصطگی یا راتیانج اور صمغ اور سریش یعنے لاسہ جس سے چڑیمار چڑیا پکڑتے ہین خواہ صمغ سریش اصلی جسکے اندر ایک رطوبت چسپندہ ہوتی ہے۔ اور یہ سریش جو صدف کے اندر سے نکلتا ہے الغرض ایسی دواؤن سے درست اور برابر کرین خواہ صبر اور انزروت اور کتیرا اور کندر محلول سپیدی بیضہ مین اسکے ذریعہ سے چسپان کرین۔ ایک طریقہ التزاق کا عمدہ یہ ہے کہ روغن چینی سے الصاق کرین اوس سے بہتر یہ ہے کہ غری جس جسکا ذکر قرابادین مین ہوا ہے التزاق کرین نظم بالابرہ سے یہ مراد ہے کہ سوئی کے ذریعہ سے بال کی نوک جو دوہری ہونے سے پلک مین گھس گئی ہے اسطرح نکالین کہ سوئی کو اندر پلک کے آنکھ کے باہر سے گڑو کر اسطرح پر داخل کرین کہ جہان بال کی نوک گڑ گئی ہے ٹھیک اوسی جگہ سوئی کی نوک پہونچے اور جب اسکے پہونچنے کا ٹھیک مطلوب جگہہ پر یقین ہو جاوے بال کو اوسکی سمت مین کر کے سوئی کو دوسری طرف نکالین اور بال کو اوٹھالین تاکہ سیدھا ہو جاوے۔ پھر اگر دوسری طرف سوئی کی نوک وار پار کرنے مین دشواری ہو اور تکلیف زیادہ ہو سوئی کے ناکہ مین اوس بال کو اسی طرف سے داخل کر کے سیدھا کر دین تاکہ مثل اور بالون کے سیدھا ہو جاوے۔ اور اگر دوبارہ سوئی کے داخل کرنے مین اضطرار ہو اور اوس مقام خاص مین تکرار اس عمل کی ممکن نہو اسلیے کہ دوبارہ گڑونا سوئی کا اور ایک سوراخ مین دو مرتبہ داخل کرنا موجب توسع ثقبہ اور پھیل جانے سوراخ کا ہوتا ہے اور سوراخ کے وسیع ہونے سے بال کی گرفت اچھی طرح ہو نہین سکتی بنظر اس دشواری کے چاہیے کہ دوبارہ کسی اور مقام مین سوراخ کرین۔ تقصیر جفن بذریعہ قطع کے یہ غرض ہے کہ جو مقام روئیدگی اس بال کا پلک مین ہے اوسے کاٹ ڈالین بعض اطبا نے یہ تجویز کیا ہے کہ جس مقام کا نام خانہ ہے یعنے پلکون کی باڑہ کے قریب جہان بال پلٹ کر چسپیدہ ہو گیا ہو اوسی مقام کو چاک کر کے بال کو سیدھا کرین اور اس زخم کا اندمال کرین کہ نیا گوشت ضرور پیدا ہوگا اور اوس گوشت سے بال کو کچھہ تعلق نہوگا اور اس زمانہ مین بال کو خوب درست کرتے رہین اور خیال رکھین کہ پھر دوہرا نہونے پاوے۔ داغ دینا عمدہ وہی ہے کہ چھری اور دھار سوئی سے ہو اور وہ سوئی سونے کی بنی ہوئی ہو جسکا بیان سابقا ہو چکا ہے پس لازم ہے کہ پلک کو کھینچ کر دراز کرین اور اوسی سوئی سے مقام روئیدگی شعر کو داغ دین پھر عود نکرے گا۔ اور کبھی ایک مرتبہ کے داغ دینے پر کفایت نہین ہوتی لہذا دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ داغ دیتے ہین کہ پھر ہرگز انقلاب شعر کا عود نہین ہوتا نتف یعنے بال اوکھیڑنا جو مانع روئیدگی ہے اوسکا دستور یہ ہے کہ بال اوکھیڑ کر مقام خاص پر دوائیان جو مانع اوگنے بالون کی ہین استعمال کرین خصوصاً وہ ادویہ جو خاص پلکون کے بال اوگنے کی مانع ہین اور ادویہ مفردہ کے الواح مین مذکور ہو چکی ہین اور شعر زائد کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اونسے علاج کرین

فصل اکیسوین شعر زائد کے بیان مین شعر زائد کی پیدائش کثرت رطوبت متعفن سے ہوتی ہے جو اجفان مین یکجا ہو جاتی ہے علاج پہلے تنقیہ بدن اور سر اور آنکھہ کا کرین اوسی طرح پر جو معلوم ہو چکا ہے بعد اوسکے استعمال تیز [illegible] جنسے تنقیہ پلکونکا رطوبت سے ہو جاوے کرنا چاہیے جیسے باسلیقون اور روشنایا احمر حاد اور اخضر حاد اور شیاف ایلمیلی خصوصاً اگر دمعہ یعنے ڈھلکا بھی ہو خواہ کوئی اور عارض اعراض اخلاط سے پیدا ہو۔ اگر یہ تدبیرات کارگر نہون بال جو زائد ہو اوسے اوکھیڑ ڈالین اور جہان یہ بال پیدا ہوا تھا اوس مقام پر سیاہی کا خون خواہ اوسی کا پتہ خواہ تلخہ حمالاون یا تلخہ النسر یعنے گدھ کا تلخہ خواہ [illegible] کو سینہ کو جدا جدا استعمال کرین۔ اور کبھی یہ سب پتے سہ خمن کے چند بیدستر مین ملا کر بطور شیاف کے خطیا کیے جاتے ہین بشکل قلم [illegible]

اور بروقت حاجت کے استعمال کیے جاتے ہین اسطرح پر کہ اسکو چھیل کر لعاب دہن انسان سے تر کرکے پلاکر پیہ پیہ پاؤن کرتے ہین اور ضعف ساعت تک صبر کرتے ہین کہ وہ اخوہ باش کرے منجملہ ادویہ مجربات جید کے یہ دوا ہے کہ تلخہ قنفذ اور تلخ حمالادن اور حجر بسد یہ سب ہموزن لیکر کھیر کے نوچہ ملاکر استعمال کرین - قرہ - یعنی کلنی جو چھٹے چھٹے ابر سے بدن پر پڑتے ہین خصوصاً کثرت سے کلنی کا خون اسکو ادویہ نافع تجویز کیا گیا ہے اور ریشک کا خون بھی اسی طرح مفید کہتے ہین - مگر تجربہ کرنے سے کچھ اوسکا فائدہ ظاہر نہوا بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ زعفران سے مخلوط کرکے استعمال کیا جائے تو خطا ہوگی - یہ بھی ایک ترکیب لوگون نے لکھی ہے کہ تلخہ نسر یعنی گدہ کو جلاکر تیر یا نوشادر یا عصیر کراث مین ملاکر استعمال کرنا چاہیے - اور خصوصاً اگر دونون آگ پر تپنے بوقت ملا سے جاتے ہین اور ملکر خشک ہوجاتے ہین - اور خاکستر صدف کی اگر باریک پیسی ہو بہت ہی فائدہ ہے اگر زنگ آلودہ لوہے کے جرک کو آب دہن انسان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت مفید ہے - اگرچہ زنگ بھی پیدا کرے الا مینیا اور نوشادر ملاکر کبھی مجرب ہوا ہے خصوصاً گدہے کا شم جلاکر سرکہ مین داخل کرین اسیطرح زبد البحر اسفیوش کے پانی مین جو تجربہ کیا اور بہتر یہ مقام کے بال اکھاڑ کر ڈالنا ہے فصل

بائیسوین التصاق اشفار کے بیان مین یعنی پلکون کی جڑ جو بطور باڑہ کے ہے اوسکا چپٹ جانا اکثر بعد جرب کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ زنگار زرد ہموزن دونون لیکر ربع جز زبد البحر ملاکر پیسین اور موضع اشفار پر چھڑکین بہت نافع ہوگا

مقالہ چوتھا احوال قوت باصرہ اور افعال مین اوسی قوت کے اور اس مقالہ مین چند فصلین ہین - فصل اول ضعف بصر اور قوت بصر کے بیان مین

موجب اور سبب اسکا کبھی مزاج عام ہے جو تمام بدن مین ہوتا ہے خواہ یبوست کا غلبہ ہو خواہ رطوبت مزاج پر غالب ہو غلطی رطوبت ہو خواہ ساذج بلا مادہ یا رطوبت بخاری ہو جو تمام بدن خواہ معدہ سے بالتخصیص اوٹھتی ہو یا یبوست مادی خواہ ساذج خواہ حرارت مادیکا یا غیر مادی سبب اس مرض کا ہوتا اور کبھی یہ کیفیات تابع کسی دماغی سبب کے ہوتی ہین جو امراض دماغیہ مشہورہ سے ہو اور وہ مرض خاص جو ہے دماغ مین پیدا ہوا ہو - تمام بطن مقدم مین یہ مرض مثل ضربہ وغیرہ کے عارض ہو کہ اوسکی وجہ سے تنگی اوس بطن مین پیدا ہوتی ہو اور جیسا کہ چشم کی متضرر ہوگئی ہو یا کہ جزو مقدم مین بطن مقدم کے یہ فتور عارض ہوا ہو اکثر یہ ضرر بطن مقدم مین خواہ یہ ضرر آنکھ مین بوجہ غلبہ رطوبت خواہ یبوست کے ہوتا ہے جو بعد امراض اور حرکات مفرط بدنی اور نفسانی کے خواہ بعد استفراغ مفرط کے جیسے سقوط اور خشکی مادہ بصر مین پیدا ہوتی ہے - اور کبھی بجہت کسی ایسے امر کے جو خاص روح باصرہ سے یا جسم مین متصل روح باصرہ کے اقسام اعصاب وغیرہ ہین اونکے ضرر سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے جیسے عصبہ مجوفہ مین کوئی خلل پیدا ہو خواہ رطوبات اور طبقات مین حادث ہو روح باصرہ کو کبھی یہ خلل عارض ہوتا ہے کہ رقیق ہوجاتی ہے - اور کبھی غلیظ ہوجاتی ہے اور کبھی کم ہوجاتی ہے لیکن اگر روح باصرہ مین کثرت پیدا ہو اوس سے فصل کوئی تحریر اور سوائے نفع کے ضرر کا احتمال کثرت روح باصرہ سے نہین ہوتا ہے رقت روح باصرہ کی اکثر بوجہ یبوست کے ہوتی ہے - اور کبھی بوجہ شدت تفریق بصر کے جو بروقت نظر کرنے اور دیکھنے کے طرف آفتاب وغیرہ اشیاء مشرقہ کے عارض ہوتا ہے رقت بصر پیدا ہوتی ہے اور کبھی تفریق بصر سے چونکہ اجتماع مفرط عارض ہوتا ہے لہذا نوبت احتقان محلل کی پہونچتی ہے اسی وجہ سے پہلے تکثیف پیدا ہوتی ہے اور اسکے بعد دوبارہ زیادہ رقت پیدا ہوتی ہے - اسکی مثال ایسی ہے جیسے تاریکی مین زیادہ دیر تک ٹھہرنے سے یہی کیفیت عارض ہوتی ہے - غلظ روح باصرہ مین بوجہ رطوبت کے عارض ہوتا ہے - اور اجتماع شدید اس وجہ کا کہ یہان استعمال مزاج رقیق کا نہ ہو سکے - ایضاً باعث غلظ کا ہوتا ہے - کبھی سبب رقت اور غلظ دونون کا اصل خلقت مین اور کبھی بیماری سے ہوتا ہے اور کبھی شدت یبوست اور کثرت استفراغ اور ضعف مقدم دماغ سے اور صعوبت امراض سے ہوتا ہے - اور قرب موت مین جب تحلل روح کا ہو اوس وقت بھی یہی ضرر آنکھ مین پیدا ہوتا ہے خواہ ضعف

اوسکی وجہ سے قریب ہوتے ہین یہ امر عارض ہوتا ہی جو آفت بسبب طبقات خارجی کے بدون شرکت طبقات اندرونی کے عارض ہو اوسکی کبھی یہ وجہ ہوتی ہی کہ ہر طبقہ کے فساد
ہوتی ہی جو منفذ اوسمین ہی اوسکے خلل سے ہوتا ہی پھر جو آفت بوجہ نفس طبقات کے عارض ہو اوسکا کبھی تو ایک مزاج ردی ہوتا ہی - اور اکثر یہ وجہ
ہوتی ہی بخارات کے اوسی طبقہ مین خواہ کوئی رطوبت فضلی اوسکے مخالط ہوتی ہی - خواہ جفاف اور خشکی اور سوختگی اور تکثف ایسے اندر گھس جاتی ہی اوس طبقہ پر
عارض ہو خواہ کسی طرح کا صدمہ رض اور کوفت کا عنبیہ خواہ قرنیہ کو پہونچے خواہ اوسکے درمیان اور وسط مین خواہ فساد بوجہ آثار اور نشان قروح
ظاہر یا پوشیدہ قروح کے پہونچنے سے خواہ رمد کے صدمات اور تکلیفات اور تحلب کی وجہ سے جو ایسے کثیر ہون کہ اونکی وجہ سے اشفاف اور صفائی
طبقہ کی باطل ہو جاوے - خواہ کوئی رنگ نیا اور غریب اپنے خلاف لون اصلی کے ہو جیسے طبقہ قرنیہ کو مرض یرقان مین زردی عارض ہو کہ یہ مرض
پیدا کرتی ہی خواہ کوئی آفت سرخی کی طبقہ کو پہونچے - یا لون طبعی کا زوال ہو جاوے جیسے عنبیہ کو یہ امر عارض ہوتا ہی کہ اوسکی شفافی زیادہ ہو جاتی ہی
اور یہ نشانیا ضوء کا اوسمین نہی ہوتا ہی اور ضوء کسی عضو کی اوسے چمکا دیتی ہی اور روح باصرہ کو متفرق کر دیتی ہی - اور کبھی تخفیف اور تسخین پیدا کرتی ہی
بوجہ اسکے کہ ہوا کو قوت تمکن کی زیادہ پیدا کرتی ہی اور رطوبات سے جسوقت کہ رطوبات رقیق ہو جاتی ہین بسبب کسی تاکل کے جو عارض ہو اوسوقت رفتہ رفتہ نفوذ اور
پہونچنا ضوء کا روح مین نہین ہوتا بلکہ دفعۃً واحدہ مین نفوذ اور پہونچنا ضوء کا ایسا ہوتا ہی کہ جلیدیہ پر اوسکا بار گران پڑتا ہی - کبھی یہ ظلمت اور
ضعف البصر بوجہ پیدا ہونے ایک پردہ اور جھلی کے عارض ہوتا ہی جیسے مرض ناخونہ مین یہی کیفیت عارض ہوتی ہی - خواہ آنکھ کی رگون مین انتفاخ
یا غلظ پیدا ہو کر موجب اس مرض کا ہوتا ہی جیسے سبل العین مین ثقبہ اور منفذ چشم مین جو عارض پیدا ہو کر ضعف البصر پیدا کرتا ہی اوسکی مثال ایسی ہی
کہ مثلاً ثقبہ وغیرہ مین تنگی بیش از حد مناسب بوجہ اون اسباب کے پیدا ہو جنہین آیندہ سطور مین ہم بیان کرین گے - خواہ ثقبہ مین اتساع عارض
ہو خواہ کوئی سدہ پورا یا ناقص پیدا ہو جیسے بروقت نزول الماء کے جب ابتدا مین پانی اوترتا ہی سدہ ناقص ہوتا ہی اور آخر پورا ہو جاتا ہی
- یا کوئی قرحہ وسخیہ قرنیہ کو عارض ہوتا ہی کہ ثقبہ عنبیہ چرک سے بھر جاتا ہی - اور یہ سب صورتین ہم ابواب جداگانہ مین بتفصیل تمام لکھینگے ضعف
البصر رطوبات چشم کے فساد سے عارض ہوتا ہی اوسکی تفصیل یہ ہی - جلیدیہ اگر اپنے قوام سے متغیر ہو جاوے اور بعد تغیر کے غلیظ ہو جاوے
خواہ دخنہ جیر کناک ہو جاوے یا اپنے مکان طبعی سے الگ ہٹ جاوے یہ انحراف غیر طبعی قبول ضوء اور الوان کے دیکھنے کو مضر ہو گا - رطوبت بیضیہ مین اگر کثرت
بیش از حد پیدا ہو یا غلیظ ہو جاوے - اور اوسکے وسط مین سامنے ثقبہ کے ہو خواہ گرد وسط کے ہو یا جمیع اجزا مین اوس رطوبت کے غلظ
پیدا ہو ان سب صورتون مین بسبب قلت اشفاف کا ہو گا خواہ کچھ رطوبات اور اجزا اوسکے مخالط ہون اور اشفاف کو بدل دین اسلیے کہ بخارات
اور دخنہ غریب جو خارج سے اوٹھتے ہین فقط اونکے اوٹھنے سے اس رطوبت کو ایذا پہونچتی ہی چہ جائیکہ اسمین داخل ہو جائین اور آمیختہ ہون جیسے
حبوب از قسم بقول اور علہ وغیرہ کے ایسے ہین کہ نفخ پیدا کرتے ہین اور منجر ہین اور ایسے ثقل بصر بھی ضرور پیدا ہوتا ہی - رطوبت زجاجی کی مضرت
قوت الابصار مین اولی اور بالذات نہین ہی - بلکہ چونکہ اس رطوبت کی خرابی سے جلیدیہ کو ایسا ضرر پہونچتا ہی کہ اعتدال سے جاتی رہتی ہی بوجہ اسکے کہ جلیدیہ
پیغذا ے غیر معتدل وارد کرتی ہی لہذا الابصار کو بالعرض مضر ہوتی ہی - جو آفت بوجہ عصبہ مجوفہ کے پیدا ہوتی ہی اوسکی صورت یہ ہی کہ سدہ
عارض ہو خواہ ورم یا انتہاک اور ناتوانی پیدا ہو علامات یہ مرض اگر بوجہ شرکت تمام بدن کے عارض ہو اوسکی علامت وہی ہی جو تمام
بدن کے مزاج پر دلیل ہو - اور اگر فقط بشرکت دماغ کے عارض ہو کوئی علامت اون علامات سے ہو گی جو دماغ کی آفت پر دلیل ہوتی ہین
اور اوسکے ہمراہ تمام حواس بھی آفت رسیدہ ہون گے اس علامت سے دماغ کی شرکت بخوبی پہچانی جاتی ہی بعض قسم کے ضرر ایسے ہین کہ
اونمین خصوصیت قوت شامہ سے بہ نسبت سامعہ کے زیادہ ہی جیسے چوٹ ایسی لگے جو تنگی چشم جز مقدم دماغ مین پیدا کرے کہ سماعت

اکثر اپنے حال پر باقی رہتی ہے۔ اور آنکھ کھلی رہتی ہے کہ اوسکا بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور بادی النظر میں کچھ نظر نہیں آتا … اثر کی
جو خاص روح باصرہ میں پہونچکر موجب ضعف ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر روح باصرہ رقیق … ہو گی تو … نزدیک کی چیز کو بخوبی
دیکھے گی اور دور سے بخوبی نہ دیکھ سکے گی۔ اور اگر رقت کے ساتھ مقدار میں کثرت … ہو تو قریب اور بعید دونوں کو پورا دیکھے
گی اور لیکن رقت زیادہ ہو گی روشن اور صغیر چیز کے دیکھنے پر زیادہ قادر رہے گی بلکہ … جسم صغیر … کو جدا کر سکے گی اور یہ
تفریق پیدا کر سکے گی۔ اور اگر روح باصرہ زیادہ غلیظ ہو گی تو دور کی چیز … بخوبی دیکھے گی اور قریب کی شئ اچھی … نظر آئیگی
سبب ان امور کا اون لوگوں کے نزدیک جو قائل بخروج شعاع ہیں اور کہتے ہیں کہ … ہوتا ہے خطوط شعاعی آنکھ سے
نکل کر شئ مبصر سے مل جاتے ہیں اور مخروط شعاعی کا قاعدہ شئ مبصر پر منطبق ہوتا ہے اور راس مخروط … آنکھ میں ہوتا ہے۔ الغرض اونکے
مذہب پر اسطرح درست ہوتا ہے کہ جو حرکت اس شعاع کی مکان بعید میں ہوتی ہے اوسوقت رطوبت … اور تعدیل قوام ہو جاتی ہے
جیسے اکثر حرکت مسافت بعید کی بر وقت کم ہوئے روح باصرہ کے تحلیل روح کی کرتی ہے … نظر نہیں آتا۔ اور جو لوگ اسکے قائل ہیں
کہ شبح مرئی کے بذریعہ مشف آنکھ میں پہونچتی ہے۔ خواہ اور مذاہب کے بنا پر سبب اس مرض کا یہ ٹھہرا … کی حرکت بعید شئ کے
دیکھنے میں شدید ہوتی ہے اور شدت حرکت سے ترقیق روح غلیظ کی پیدا ہوتی ہے جو … لہذا … بعید کی بخوبی ہوتی ہے
… روح رقیق کی تحلیل ہو جاتی ہے خصوصاً اگر باوجود رقت کے قلت بھی ہو پھر اوسوقت کچھ نظر نہ آسکے گا ان … تجویز … تحقیق رائے
صائب کی حکمائے طبیعیین کے ذمہ ہے اطبا کا منصب اسکی تحقیق کا نہیں شناخت اوس … بصر کی جو … آفت رسیدہ ہونے
طبقات اور ان رطوبات کے پیدا ہو جو اندرون طبقات چشم کے غائر ہیں البتہ کسی قدر دشوار ہے لیکن طبیب سوائے اسی آفت کے جو بعض
طبقات اور رطوبات مذکورہ میں پیدا ہوتی ہے اور کوئی شئ موجب آفت نہو لیکن ایسے وقت بھی طبقات کے رنگ کی طرف خیال کرکے شناخت
مرض کرتے ہیں۔ اور کبھی طبقات کا چھوٹا ہونا اور متمدد اور ممتلی خواہ خشکیدہ ہونا اور … آنکھ کا کبھی چھوٹا بڑا ہو جانا بھی معین
شناخت پر ہوتا ہے اور اسی طرح وہ رطوبت رقیق ہو کر طبقات پر ظاہر ہوتی ہے خواہ کوئی شئ از قسم رطوبات مشابہ قوس قزح کے متخیل
ہوتی ہے اس سے بھی شناخت ہو جاتی ہے۔ اور کبھی طبقات میں ایک قسم کی یبوست اور کدورت ایسی پیدا ہوتی ہے کہ آنکھ کے باہر سے تو نظر
آتی ہے اور پتلی آنکھ کی اوسکی وجہ سے دکھائی دیتی ہے اور نہ کسی شخص کی صورت عکسی اوس تپلی میں نظر آتی ہے۔ کبھی یہی خرابی جو بوجہ یبوست
اور کدورت مذکورہ بالا سے پیدا ہوتی ہے خرابی حال قرنیہ پر دلیل ہوتی ہے اور کبھی رطوبت بیضیہ کی خرابی پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ آنکھ
میں یہ کدورت خواہ یبوست پیدا ہوتی ہے اور سے اپنی آنکھ ملی کی ایسی صورت نظر آیا کرتی ہے۔ پھر اگر یہی کدورت سامنے ثقبہ کے نظر آئے اور
سب اجزا قرنیہ کے مکدر نہوں اوسوقت یہی سمجھنا چاہئے کہ یہ کدورت فقط رطوبت بیضیہ میں پیدا ہوئی ہے۔ اور رطوبت بیضیہ اپنی صفائی پر
باقی نہیں رہی ہے۔ اور اگر تمام اجزائے قرنیہ میں کدورت مذکورہ پھیل جائے اور سب اجزا قرنیہ کے مکدر ہو جائیں اوسوقت اسی بات
کا یقین ہو گی کہ یہ کدورت قرنیہ میں ضرور ہے۔ مگر اسمیں شک رہے گا کہ بیضیہ میں بھی یہ کدورت پہونچی ہے یا نہیں کبھی یہ خشکی بیضیہ میں
عارض ہوتی ہے۔ اور کبھی اسی یبوست کی وجہ سے جسوقت بعض اجزائے رطوبت مجتمع ہو کر ثقبہ پیدا کرتے ہیں اور اونکی شفافی زائل ہو
جاتی ہے اوسوقت آنکھ کے سامنے ایک روزن خواہ بہت سے سوراخ نظر آتے ہیں اور کبھی یہ آثار … پوشیدہ بخور کے قرنیہ میں آکے
متخیل ہوتے ہیں جیسے خیالات پانی اوترنے وقت پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور اکثر باوغلطی یہی گمان کیا جاتا ہے کہ یہ خیالات … ہی ہیں

جو پانی اوترنے سے پیدا ہوتے ہین حالانکہ اونسے یہ الگ ہین تنگی ثقبہ کی اور کشادہ ہونا اوسکا اور پانی اوترنا خواہ دیگر حالات عصبہ مجوفہ کی وجہ سے
جو ضعف بصارت مین پیدا ہوتا ہے اور اسکے بیان مین ہمکو تاخیر کرنی چاہیے کیونکہ [illegible] مقامات مین آیندہ بیان ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو
فساد بوجہ یبس اور خشکی کے پیدا ہوتا ہے ہر وقت بھوکھ اور ریاضت [illegible] اوسمین شدت پیدا ہوتی ہے - اور ہر وقت استفراغ اور خالی پیٹ
کسی خلط بدنی کے اور ٹھیک دوپہر اور گرمی کے وقت اوسمین شدت ہوتی ہے - اور جو فساد بوجہ رطوبت کے پیدا ہوتا ہے اوسکی شدت کے اوقات
برخلاف اوقات مذکورۂ بالا ہین یعنے جو اوقات زیادہ ہونے رطوبات کے ہین اونھین اوقات مین شدت ہوتی ہے صبح سویرے اگر ضعف بصارت کا
سبب یبوست ہو پس اوسمین اور مرطبات اور مرطب دوائین مفید ہوتی ہین - اور [illegible] سر پر [illegible] اور پینے مین بھی استعمال [illegible] کا کہ فائدہ
بخشیگا اور جتنے روغن مرطب ہین اونکو سر پر لگانا خصوصاً اگر ضعف بصر ناقہین مین پیدا ہوا ہو اور لوم کا استعمال اور مرطب [illegible] کا
روغن نیلوفر زیادہ [illegible] مند ہے - جو ضعف بصر بوجہ یبوست کے کسی طبقہ مین پیدا ہو اوسکا علاج البتہ دشوار ہے - اگر یہ ضعف بصر بوجہ رطوبت کے
پیدا ہوا ہو استعمال ایسی چیزونکا کرنا چاہیے جو محلل ہین اور موقع ایسی چیزون کے استعمال کا بعد استفراغ کے ہے - قے کرنے سے بھی کسی قدر
نفع ہوتا ہے بشرطیکہ بہ رفق اور نرمی سے کی جاوے خصوصاً مشایخ کو [illegible] مفید ہے - اور بہ دشواری سے خواہ عنیف تو نہایت مضر ہوتی ہے
غرغرہ اور منقطات اور عطوسات بھی نافع ہین منجملہ استفراغات نافعہ کے ضعف ابصار مین یہ ہے کہ روغن بیدانجیر کا استعمال کرین
جو چیزین سر مین بخارات کے چڑہنے کو منع کرتی ہین اونکے استعمال کا بھی لحاظ رہے جیسے اطریفل خصوصاً سوتے وقت ایسی چیزونکا استعمال ضرور ہے
پیر [illegible] نیچے کے بدن سے جسقدر ریاضتین ہوتی ہین اونسے بھی منفعت ہوتی ہے - اسیطرح نیچے کے اعضا کی مالش بھی اسے مفید ہے پھر اگر سبب مرض کا
مادہ غلیظ ہو اوسکا علاج ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جو خراش جلد مین پیدا کرین - اور آنکھ کی لوح یعنے نقشہ جو ادویہ مفردہ کی جلد مین ہے
اوسمین سے تلاش کرین - اور جسوقت ادویہ حادہ کا استعمال کیا جاوے ضرور ہے کہ اوسکے ہمراہ ادویہ قابضہ بھی استعمال مین رہین ایسے
موقع پر توتیا سے مغسول کا استعمال جو پروردہ ہوے ہمراہ آب مرزنجوش خواہ آب رازیانہ خواہ آب بادروج اور عصارۂ فراسیون کے بھی
مفید ہے - اور سرمہ کی مداومت ہمراہ [illegible] کے آنکھ کو نافع ہے اور [illegible] تک اوسکی قوت کو محفوظ رکھتی ہے - تراشۂ ہلیلہ ہمراہ گلاب کے
بھی بہت نافع ہے جسوقت رطوبات رقیق ہون اور آنکھ مین خارش بھی پیدا ہو منجملہ کحال کے ایسے وقت مین مرارات یعنے تلخونکا استعمال بھی
مفید ہے تنہا کسی ایک جانور کا تلخہ ہو جیسے تلخۂ کبک اور تلخۂ آہو یا تلخۂ [illegible] یعنے مارماہی خواہ تلخۂ رخمہ جسے موش گیر بھی کہتے ہین اور تلخۂ
سنگ بازاری اور کرکس کوہی وغیرہ اور تلخۂ حبارا یعنے چرز کو اس باب خاص مین خاصہ عجیبہ ہے - اور چاہین انھین تلخون کو مرکب کرلین
روغن جو اس مرض مین بکار آمد ہین - از انجملہ ہے بیدانجیر اور روغن [illegible] روغن حب الغار روغن ترب روغن حلبہ روغن سوسن اور
روغن مرزنجوش روغن بابونہ روغن اقحوان بادروج کے پانی سے اکتحال بہت زیادہ مفید ہے منجملہ ادویۂ جیدہ اور معدلہ کے
ایک دوا یہ ہے کہ دو عدد جوز اور تین گٹھلیان ہلیلہ زرد کی جلائین اور خاکستر سیاہ اونکی لیکر پیسین اور ایک مثقال مرچ سیاہ
بدون جلاے ہوے اوسپر اضافہ کرین اور اسی کا سرمہ بناکر اکتحال کرین منجملہ ادویۂ نافعہ کے یہ ہے کہ عصارۂ انار مینخوش کو پکاوین
تاکہ نصف جل جاوے باقیماندہ کا نصف وزن شہد خالص ملاکر دھوپ مین رکھین اور استعمال کرین - اسیطرح اگر آب انار مین [illegible]
گرمیون کی دھوپ مین رکھین اور صاف کرکے اوسمین صبر اور [illegible] فلفل اور نوشادر اور کبھی بدون آمیزش نوشادر کے نرم نرم
پیسین اور ایسی ہوئی دوائین فی رطل آب انار مین بقدر تین درہم کے ملائین اور بحفاظت رکھہ چھوڑین کہ جتنا پرانا ہوگا اوتنا ہی فائدہ زیادہ بخشیگا

اور ساجود ہوگا منجملہ ادویۂ نافعہ کے ایسے وقت مین بیج ترکی اور مامیران سرمہ سا پیسکر استعمال کرنا اسی طرح سے آب پیاز ہمراہ شہد کے مفید ہی اور شیاف آنکھ نکالتو سی تر ہی - اور زیادہ قوت مارتلخ باز اوسکی ہی - اور اگر ایک کحل معہ بٹہ تانبے کا ہو اور اوسمین چند قطرے سرکہ کے اور ایک قطرہ شہد کا ڈالین اور پیسین یہان تک کہ سیاہ ہو جاوے اور بعد اسکے اوسکا استعمال کرینگے تو نافع ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ چربی چھنی ہوئی خواہ پختہ اور مطبوخ کرکے کھانا اسقدر مقوی ہی کہ ضعف بصر مزمن کو زائل کر دیتی ہی - اور جو شخص سانپ کے گوشت کھانے پر قادر ہو یعنے سمیت سانپ کی اوس سے منقطع ہو اور وہ گوشت اوسی ترکیب سے پختہ کرتا ہو جسطرح تریاق کے نسخہ مین پختہ ہوتا ہی اور اوس ترکیب کی تفصیل باب جذام مین اچھی طرح مذکور ہوئی ہی اوسکی آنکھ ضعف سے محفوظ رہیگی اور کمال حفظ صحت چشم اوس شخص کو نصیب ہوگا منجملہ ادویۂ جیدہ کے واسطے مشائخ کے اگر اونکی آنکھ مین ضعف پیدا ہوا ہو بوجہ کثرت جماع کے خواہ اسی قسم کے اور استفراغ اخلاط اور ہوا کی وجہ سے یہ دوا ہی چھہ قیراط توتیا مغسول شراب بقدر حاجت داخل کرکے روغن بلسان توتیا سے اتنا زیادہ کہ توتیا اوسمین گھل جاوے پہلے توتیا کو پیسین اوسکے بعد روغن بلسان ملائین بعد ازان شراب داخل کرین اور پھر جیسا چاہیے اوسی طرح پیسین اور اوٹھا رکھین دوا آخر کہ اوسے اطبا نے عظیم النفع تجویز کیا ہی حتی کہ اگر اوسے لگاکر آفتاب کی طرف نظر کرین تو ہرگز کسی طرح کا ضرر آنکھ کو نہ پہونچیگا حجر سماعس اور حجر مقناطیس اور حجر احاطیس یعنے لشب ابیض اور شادنج اور ہالونہ اور فودنج عصارہ کندش ہر واحد ایک جزو [illegible] افعی ہر واحد ایک جزو یہ سب لیکر استعمال کرین سر مین کنگھی کرنا خصوصا مشائخ کو بہت نافع ہی پس چاہیے کہ ہر روز چند مرتبہ سر مین کنگھی کیا کرین اسلیے کہ بخارات کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہی اور آنکھ کی جہت سے جدا اوسکی جہت کی جذب کرتی ہی صاف پانی خواہ کبود رنگ پانی مین ڈوبنا اور غوطہ لگانا اور آنکھ اوسمین کھولنا اسقدر کہ ممکن ہو یہ بھی آنکھ کی حفظ صحت ہی خصوصا جوانون کی آنکھونکے لیے زیادہ درکار ہی - اور قبل طعام کے طبیخ افسنتین اور سکنجبین عنصلی کا استعمال کرنا یا کرئی اور ایسی دوا جو ملطف ہو اور فضول معدہ کو قطع کرے ہر ایک شخص کو ضرور ہی خصوصا جو شکایت صعود بخارات کی معدہ سے طرف سر کے کرتا ہو اور رطوبت سے اوسکو ضرر پہونچتا ہو اوسکو نہایت ضرور ہی

البصارت کی مضر چیزین جتنی چیزین البصارت کو مضر ہین اونمین سے کچھہ تو افعال و حرکات ایسے ہین کہ اونسے بصر کو ضرر پہونچتا ہی اور چند غذائین بھی مضر ہین اور چند تصرف اور تدبیرات غذائیہ ایسے ہین کہ اگرچہ وہ غذا فی نفسہ مضر نہین ہی لیکن ایسے برے طور سے استعمال اوسکا ہوتا ہی کہ مضر البصارت کو ہوتی ہی - افعال اور حرکات مضر البصارت کی عام شناخت یہ ہی - جو فعل اور جو حرکت مجفف ہو اور خشکی پیدا کرے وہ ضرور البصارت کو مضر ہوتی ہی مثلا بکثرت جماع کرنا خواہ مشرقات یعنے روشن اور چمکتی ہوئی چیزونکو دیر تک دیکھنا باریک خط اکثر پڑھنا کہ ایسے حرکات اور افعال کی کثرت مضر ہی اور بتوسط اور انداز معین پر ایسے افعال باصرہ کو نافع ہوتے ہین اسی طرح باریک اعمال اور کاریگری جیسے درزی اور رفوگر خواہ اور پیشہ ور جو باریک کام بناتے ہین کہ اونکی آنکھونکو بھی بہت ضرر پہونچتا ہی جب حد اعتدال سے اونکی محنت بڑھ جاوے اسی طرح اکثر بروقت امتلاء معدہ کے خواہ حالت گرسنگی مین سونا اس سے بھی ضعف بصر زیادہ ہوتا ہی بلکہ جس شخص کو ضعف البصر کی شکایت ہو اوسپر واجب ہی کہ بعد غذا کے اتنا صبر کرے کہ ہضم اول طعام کا ہو جاوے پھر سو رہے - اسی طرح ہر ایک قسم کی امتلا غذائی یا خلطی وہ بھی البصارت کو مضر ہی - اسی طرح جس چیز سے طبیعت مین جفاف اور خشکی پیدا ہوتی ہی وہ بھی مضر ہی - اور جس چیز سے تکدر یعنے [illegible] خون مین زیادہ پیدا ہو جیسے نمکین چیزین اور تیز مثل مرچ وغیرہ کے وہ بھی مضر ہی - اور سکر یعنے مستی شراب وغیرہ کی بھی مضر ہی قی کرنا اس لحاظ سے کہ معدہ کو پاک کرتی ہی البصارت کو بھی مفید ہی اور مضر اسوجہ سے ہی کہ مواد دماغی کی تحریک کرکے اونمین بطرف آنکھ کے دفع کرتی ہی پھر اگر ایسی ہی ضرورت ہو کہ بدون قی کرنے کے چارہ نہو مناسب یہ ہی کہ بعد طعام کے بنرمی قی کرائی جاوے - استحمام بھی البصارت کو مضر ہی بہت زیادہ

سونا اور زیادہ رونا اور بکثرت نبیذ کا استعمال اور خصوصاً پی ہوئی ... سے بچیں مضر ہیں غذا و وکیف بکیں غذا اور تیز اور منجر اور اسی طرح جو غذا
فم معدہ کو ایذا دے اور شراب غلیظ جبکہ بدرست ہو اور کراث لیعنی گندنا اور بصل لیعنی پیاز اور بادروج کا کھانا اور زیتون خام اور سویا اور کرنب
اور عدس لیعنی مسور **عشا کا بیان** فارسی زبان میں شبکوری اور ہندی میں رتوندھی کہتے ہیں کیفیت اوسکی یہ ہے کہ رات کو مطلق نظر نہیں آتا اور
دنکو نظر آتا ہے مگر آخر روز سے بصارت میں ضعف شروع ہوتا ہے سبب اس مرض کے پیدا ہونے کا کوئی رطوبت ہے رطوبات چشم سے یا غلیظ ہو جانا رطوبت کا
یا رطوبت روح باصرہ کی خواہ اوسکا غلیظ ہونا اکثر یہ مرض اونھیں لوگوں کو ہوتا ہے جنکی آنکھہ سرمگوں اور ازرق نہیں ہے خواہ جن لوگوں کے حدقہ چشم
چھوٹے ہیں۔ خواہ جو لوگ رنگین چیزوں کو بکثرت دیکھا کرتے ہیں یا پیچ اوسکی آنکھہ میں زیادہ ہو اسلیے کہ اسکو دلالت ہے اس بات پر کہ روح باصرہ اصل خلقت
میں کم پیدا ہوئی ہے کبھی شبکوری کے حدوث کا سبب کوئی اور مرض آنکھہ کا ہوتا ہے اور کبھی بشرکت معدہ اور دماغ کے بھی شبکوری پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر ایک
قسم کی شناخت اونھیں علامات سے ہوتی ہے جنھیں ہم نے بیان کیا ہے اور امراض چشم کے ابواب میں دیکھو **علاج شبکوری کا** اگر خون کی زیادتی ہو تو قیفال
کی فصد خواہ ماقین کی فصد کرنی چاہیے اور جتنی چیزیں مستفرغ اور مدر ہیں اونکو ہم جکین جنسے استفراغ مادہ بخوبی ہوتا ہے اور معروف اور مشہور ہیں اونکا
استعمال کریں اور مکرر بھی کرتے رہیں تا اینکہ وہ کثرت خون کی جو مظنون تھی شر ہے۔ اکثر سقمونیا اور جند بیدستر سے اگر استفراغ کیا گیا تو مفید
ہوا ہے۔ اور قبل طعام کے شراب زوفا خواہ زوفا اور سداب خشک سفوف بنا کر استعمال کریں اور بعد ہضم طعام اور قبل ہضم کے تھوڑی سی شراب
کہنہ پلانی چاہیے۔ منجملہ ادویہ مجربہ کے وہ پانی ہے جو بکری کی کلیجی سے ٹپکے اوسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلے کلیجی کو چھری وغیرہ سے گودیں اور بعد اوسکے
کوئلے کے انگاروں پر اوسے رکھیں جب اوسمیں سے پانی ٹپکے اوسے لیکر نمک ہندی اور دار فلفل اوسپر چھڑک کر سلائی سے آنکھہ میں لگائیں بعض
آدمی ان دواؤں کو چھڑک کر کلیجی کو آگ پر رکھتے ہیں اور جو پانی ٹپکتا ہے اوسی کو بعینہ استعمال کرتے ہیں اس سے بھی وہی فائدہ پیدا ہوتا ہے اور
جسوقت اس سے بخارات اوٹھیں اوس بخار پر سر جھکانا کہ آنکھہ میں اثر پہونچے اور بعد اوٹھ جانے کے اوسی کلیجی کو کھانا بھی فائدہ مند ہے۔ اور کبھی
چوڑے چوڑے ٹکرے کلیجی کے کر کے اونسے شیاف بناتے ہیں اور اسی طرح دار فلفل سے چوڑے چوڑے ٹکرے کاٹتے ہیں اور بیچمیں دار فلفل کے
ٹکرے کو رکھہ کر نیچے اوپر کلیجی کے ٹکرے رکھہ کر تنور میں بریان کرتے ہیں مگر بھوننے میں مبالغہ نہیں کرتے لیعنی نیم خام رہنے دیتے ہیں بعد ازاں تنور سے نکال کر
نچوڑتے ہیں اور جسقدر پانی نکلتا ہے اوسی کام میں لاتے ہیں خرگوش کی کلیجی کا بھی اکتحال اسی طرح مفید ہے۔ اسی طرح شیاف دار فلفل بھی مجرب ہے جسکا
نسخہ یہ ہے۔ دار فلفل فلفل سیاہ قنبل سب ہموزن لیکر اکتحال کریں۔ تلخہ جانوروں کے بھی بہت نافع ہیں خصوصاً پتہ بکرے کا اور بھیڑیے کا پتہ اسی طرح
اکتحال روغن بلسان سے جسکی حدت تھوڑی سی افیون ڈالکر توڑ دی جاے۔ اور اکتحال تینوں فلفل کا کہ اونھیں مثل غبار کے باریک پیسکر بطور
سرمہ کے لگائیں بہت زیادہ نافع ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تر قوی اکتحال قوی شہد کا ہے جسمیں تھوڑی سی پھٹکری اور نوشادر پڑی ہو جن جوانوں کا
مزاج گرم ہے اونکے بدن کے رطوبات سے اکتحال بھی خوب فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح عصارہ قثاء الحمار جو بقلۃ الحمقا لیعنی خرفہ ملا کر اوسکی تیزی توڑ دی
گئی ہو بھی مفید ہے اور شیاف سبجی کا خواہ شیاف زنگار کا اور فصد ماقین کی بھی اسمیں مفید ہوتی ہے **جہر کا بیان** روزکوری اور عوام ہند
اونکو بھی اس بیماری کو کہتے ہیں کیفیت اوسکی یہ ہے کہ دنکو مطلق سوجھائی نہیں دیتا ہے سبب روزکوری کا یہ ہوتا ہے کہ روح باصرہ میں رقت
اور قلت پیدا ہوتی ہے آفتاب کی روشنی میں وہ روح بالکل تحلیل اور منفنا ہوتی ہے۔ اور تاریکی شب خواہ اندھیرے مکانوں میں بوجہ اجتماع اور غلظت کے
کام دیتی ہے کبھی بسبب ضعف بصر کے روزکوری پیدا ہوتی ہے اوسوقت تاریکی شب خواہ دنکو مکان تاریک میں نظر آتا ہے۔ اور روشنی میں ضعف
پیدا ہوتا ہے **علاج روزکوری کا** یہ ہے کہ ترطیب اور تغلیظ خون میں اہتمام زیادہ کریں **خیالات کا بیان** کئی طرح کے رنگ آنکھہ کے سامنے

اسطرح نظر آتے ہین جیسے جو ہوا مین وہ الوان پھیلے ہوے ہین — اس مرض کا نام خیالات رکھا گیا ہے سبب اس مرض کا یہی ہے کہ ایک چیز غیر شفاف جلیدیہ اور مبصرات
کے بیچ مین ٹھہر جاتی ہے — اور یہ شئی یا تو ایسی ہے کہ اوسکی مثل براہ عادت مبصرات مین نہین دیکھی گئی ہے اور سواے ایسے شخص کے جو قوی البصر ہو اور خارج
از عادت ایسے چیزین دیکھ لیتا ہو اور کسی کو وہ شئی نظر نہ آسکے — یہ ہرج اوسی وقت پیدا ہوتا ہے جب آنکھ کی قوت اوسط درجہ کی ہو اگرچہ نہایت درجہ کی قوت
حس پر نہو بلکہ بحری عادت پر ہو اور پہلی قسم کی آنکھ یعنے جو عادت سے بڑھ کر دیکھ سکتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ جب آنکھ قوی ہوتی ہے تو ضعیف اور پوشیدہ
چیزین جو ہوا مین ہین اونکو بھی بوقت قریب آنے بصر کے دیکھ لیتی ہے حتی کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرے جو ہوا مین اوڑتے پھرتے ہین جب ایسے ذرات
قریب ایسے قوی النظر کے آجاتے ہین دیکھ لیتی ہے اور چونکہ وہ ذرات قریب آنکھ کے آجاتے ہین اور ضو اور روشنی انکی ہوتی ہے حدید النظر پر پوشیدہ
نہین رہتے — اسی طرح جو شخص کہ حدید البصر ہو اوسکے جسم کے اندر جو اجزء قلیل ہر وقت اوٹھتے رہتے ہین اور کوئی بدن صحیح اور تحلیل اور کوئی مزاج اور
طبیعت اس سے خالی نہین ہے وہ اجزء بھی ایسے تیز نظر کے سامنے آنکھ کے نظر آتے ہین اس وجہ سے کہ اوسکی نگاہ اوسط درجہ سے زیادہ ہے البتہ جو لوگ
نہایت درجہ کے ذکی الحس نظر مین نہین ہین اونکو یہ دونون چیزین یعنے ذرات جو اور بخارات اندرون جسم کے نظر نہین آتے حدید البصر کو البتہ دکھائی
دیتے ہین — اور ایسی غیر عادی چیزونکا دیکھنا مرض مین داخل نہین ہے اور نہ آنکھ کے مضرت کی یہ بات ہے — دوسری قسم خیالات کے پیدا ہونے کی
یہ ہے کہ سبب اوسکا یا طبقات چشم مین ہو یا رطوبت چشم مین ہو — اگر طبقات چشم مین ہو اوسکی ایک صورت تو یہ ہے کہ طبقہ قرنیہ مین نہایت چھوٹے چھوٹے
اور پوشیدہ نشان اور آثار جدری یا رمد کے خواہ اور بثور کے آثار باقی رہگئے ہین کہ آنکھ سے باہر تو کچھ نظر نہین آتا اور اندر آنکھ کے
جہان وہ نشان باقی ہین خود صاحب چشم کو نظر آتے ہین اور جتنی مقدار ہواے شفاف کی خواہ اور محسوسات کی اون نشان اور آثار کے سامنے
خارج از چشم کے مقابل اوس حصہ کے ثقبہ عنبیہ سے ہوتی ہے جو مقابل اس نشان کے پڑا ہے وہ مقدار نظر نہین آتی اسی وجہ سے کہ وہ داغ حجاب وغیرہ کا
بمنزلہ حاجب کے ہے اور بعوض شئی مرئی کے خود وہ داغ نظر آتا ہے اگر یہ داغ خواہ نشان نہوتا تو ضرور وہ مقدار جو اب نظر نہین آتی ہے نظر آتی
— اور اگر سبب مرض خیالات کا طبقات چشم مین ہے اوسکی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تو یہ ہے کہ خود جوہر رطوبت چشم کا بطرف اس جوہر غریب کے
مستحیل ہو گیا ہو مراد یہ ہے کہ رطوبت چشم کی ہیئت بدل گئی ہے اور کسی دوسری خراب ہیئت کی طرف بدل گیا ہے جس سے خیالات پیدا ہوتے ہین دوسری
قسم یہ ہے کہ اصلی رطوبت پر کوئی جوہر غریب خارج سے وارد ہو کر بڑھ گیا ہے اور اوسمین فرق پیدا کیا ہے پہلی صورت یعنے استحالہ رطوبت اصلی مین کبھی تو یہ بات
ہوتی ہے کہ رطوبت اصلیہ کے کسی جزو کو سوء مزاج ایسا عارض ہو کہ اوسکے لون مین تغیر پیدا کرے اور اوسکی شفافی کو زائل کردے پس اتنے جزو کے مقابل
کی شئی مرئی خوب شفاف ہو کر اوسکی صورت آنکھ مین منطبع نہوسکے گی اور یہ تغیر یا بوجہ غلبہ برودت کے رطوبت اصلیہ پر پیدا ہو خواہ رطوبت کا غلبہ ہو جاے یا کسی
قسم کی حرارت اس مقدار خاص کو غلیان اور جوش مین لاے اور اسکی وجہ سے ہوائیت مین انتشار پیدا ہو جاے اسلیے کہ ہوائیت کی شان سے
یہ بات ہے کہ جب کسی رقیق اور شفاف سے ملتی ہے اوسکے رنگ کو کثیف کر دیتی ہے — اور زردیت اور غیر شفافی اوسپر غالب کردیتی ہے اور یبوست کا کثیف
ہونا تو ایک امر یقینی ہے جس چیز کو ہوائیت اس حصہ رطوبت مین مضر ہوتی ہے اور جوش اور غلیان اوسی چیز کا کسی اور غیر سے حاصل ہوتا ہے
اوسکا حال بھی امر سے خالی نہین یا تو وہ شئی عرض ناپائدار اور غیر متمکن ہے جیسے وہ بخارات جو تمام بدن سے خواہ بالخصوص معدہ سے بطرف
دماغ کے صعود کرتے ہین خواہ نفس دماغ سے وہ بخارات اوٹھتے ہین — اور جسوقت یہ بخارات لطیف ہوتے ہین اور متحلل ہو جاتے ہین جیسا
کہ ایام بحران مین بوقت بحران کے ایسے ہی بخارات پیدا ہوتے ہین یا قے کرنے کے بعد یا غضب کے بعد بھی اسی طرح کے بخارات اوٹھتے ہین
اور انکو چندان ثبات اور استقرار نہین ہوتا ہے بلکہ فوراً نابود بھی ہوجاتے ہین — اور اگر وہ شئی جو مضر رطوبت چشم فرض کیے ہے کوئی چیز پائدار

اور جالا گزین چیز ہو ایسی چیز سے بعض اقسام تو وہی ہین جیسے نزول الماء کا کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور منذر نزول الماء کے ہوتی ہے کبھی خیالات چشم کی مقدار مین
کبھی اختلاف چھوٹائی اور بڑائی کا ہوتا ہے اور قوام مین رقت اور کثافت کا اختلاف ہوتا ہے اور کبھی اختلاف وضع کا ہوتا ہے کہ متخلل ہوتے ہین خواہ متکاثف
مثل لکہا سے ابر کے - اور کبھی اختلاف شکل مین بھی ہوتا ہے پس گول گول مثل دانون کی شکل پر ہوتے ہین اور کبھی بشکل مچھر اور مکھی کے ہوتے ہین
اور کبھی مثل دانہ گندم خواہ مثل جو کے لانبے ہوتے ہین اور طول اونکا یہان تک ہوتا ہے جسقدر سر کی مانگ کے حصے یکجا ہو کر ایک لانبی راہ سی پیدا
ہو جاتی ہے **علامات** جو قسم خیالات کی بوجہ تیزی اور ذکاوت حس کے ہوتی ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ پوشیدہ ہوتی ہے اور شکل واحد اور نہج واحد
پر نہین ہوتی ہے اور تا زمان صحت چشم یہ قسم خیالات کی آدمی کی آنکھ مین باقی رہتی ہے اور اسکے بعد کوئی خلل بھی پیدا نہین ہوتا - جو قسم خیالات کی
بوجہ فساد قرنیہ کے پیدا ہوتی ہے اوسپر وہی اسباب دلالت کرتے ہین جو قرنیہ کے فسادات اوپر مذکور ہو چکے ہین کہ دیر تک رہتے ہین اور بصارت
مین اور کچھ ضرر سوائے خیالات کے نہین پہونچتا ہے - جو خیالات بسبب ضربہ بیضیہ کے پہونچنے کے عارض ہوتے ہین وہ بھی مدت دراز تک رہتے ہین اور
آفت عظیم تک اونکا انتہا نہین ہوتا اور اونکا عارض ہونا یا تو بعد ورم گرم کے ہوتا ہے یا بعد سبب صبر خواہ سبب سخن کے ہوتا ہے اور یہ قسم خیالات کی بذریعہ
حس کے پہچانی جاتی ہے - خصوصاً اگر قرنیہ صیقل اور شفاف ہو اور کسی قدر خشونت اوسمین نہو اور باانیہمہ ایک چیز ثابت اور برقرار ایسی معلوم ہو
کہ اوسمین زیادتی پیدا نہو اور نہ کسی ضرر عظیم تک متادی ہو - جو قسم خیالات کی بسبب بخارات معدہ کے خواہ اور بدنی بخارات کے عارض ہو اوسکی
شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ بروقت استعمال مبخرات کے خواہ بروقت امتلا یا بروقت ہضم کے اور بروقت حرکات اور دوار اور سدد کے پیدا ہوتی ہے
اور یہ خیالات حال واحد پر ثابت نہین رہتے بلکہ اوسمین زیادتی اور نقصان ہوا کرتا ہے اور کسی ایک آنکھ سے اسکو خصوصیت نہین ہوتی ہے بلکہ دونون
آنکھون مین ہوتے ہین اگر اس خیالات کے ہمراہ متلی اور غشیان بھی ہو پھر اوسکے بخارات سے پیدا ہونے کا یقین کامل ہو جائے گا اسی طرح اگر اسکے ہمراہ
قے بھی ہو ایسے خیالات کا ازالہ فقط اس تدبیر سے ہوتا ہے کہ استفراغ بذریعہ ایارج کے کرین اور تلطیف غذا اور ہضم غذا کی طرف زیادہ تر توجہ کیجائے ایسی
تدبیرون سے اول تو یہی ہے کہ زائل ہو جائے اور نہین کمی تو ضرور ہو جائیگی - جہان ہمنے ضعف بصر کا ذکر کیا ہے وہان اس بات کا ذکر کر دیا ہے
کہ جو ضعف بوجہ یبس رطوبت بیضیہ وغیرہ کے ہوتا ہے اونھین اسباب سے ان خیالات کے بھی شناخت کرنی چاہیے جس شخص کو چھ مہینے تک مرض
خیالات کا عارض رہے اور آنکھ اوسکی اور امراض سے صحیح رہے اور کسی قسم کا ضرر سوائے خیالات کے اوسے نہ پہونچے - اکثر ایسا شخص امن و امان مین
رہے گا - اور جو قسم خیالات کی مقدمہ نزول الماء کا ہے اوسکا یہ حال ہے کہ رفتہ رفتہ کدورت بصر کی زیادہ کرتی جاتی ہے تا اینکہ پانی اوترتا ہے خواہ
دفعۃً پانی اوترتا ہے - اور چھ مہینے سے زیادہ متجاوز نہین ہوتا ہے اگر خیالات کا یہ حال ہو کہ جاتے رہین اور پھر عود کرین اور زیادہ ہون اور
پھر کم ہون اوسوقت یقین کرو کہ یہ وہ قسم نہین ہے جو مقدمہ نزول الماء کی ہوتی ہے - اگر مائیت دیرپا ہو اور ضعف بصر پیدا کرتے نہین اوسکو
استمرار نہو اوسوقت بھی وہ خیالات مقدمہ نزول الماء نہ ہون گے **علاج خیالات اور ابتدائے نزول الماء کا** زیادہ تر لائق اہتمام کے علاج مین
وہی قسم خیالات کی ہے جو مقدمہ نزول الماء کی ہو کہ اوسکے علاج کی طرف متوجہ ہون اور باقیماندہ اقسام جو بوجہ یبوست کے عارض ہوتے ہین
اوسمین کبھی فقط مرطبات معلومہ مفید ہوتے ہین - اور اگر خیالات رطوبت وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ یبوست کی وجہ سے
عارض نہوئے ہون ایسے خیالات کو جو دوا جلا پیدا کرتی ہے سرمہ وغیرہ سے وہی مفید ہوتی ہے - اور جو قسم خیالات کی نزول الماء کا مقدمہ ہے اوس کے
علاج مین ابتدا تنقیہ بدن سے کرنی چاہیے خصوصاً معدہ کا تنقیہ اور بعد ازان تنقیہ سر کا خاص طور پر کرین یعنے غرغرہ اور سعوط اور ممضوغات
یعنے چبانے کی دوائین - اور عطوسات کا استعمال بغرض اخراج کے لازم ہے اور ناک سے تنقیہ بھی ہو جاتا ہے اور چونکہ تحریک انکی تحریک ماء پر ہوتی ہے

خصوصاً جب پانی قریب عصبہ کے ہو اور عصبہ کو بستر ہو بایں لحاظ مضر ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایارج فیقرا اسی قسم کے خیالات میں جلیل النفع ہے - اسی طرح حب الاکیال
سبھی نافع زیادہ ہیں اور ادویہ میں سے منظور لیں اور قثا اور مرکی ہے - الواب علاج راس میں اور مقام تنقیہ راس میں السیمی السیمی واحد تکانہ کر ہو چکا ہے جسمیں
اعتماد ہو سکتا ہے - لازم ہے کہ تنقیہ ایارج فیقرا اور حب الذہب سے بطور حبوب شبیار کے متواتر اور علی الاتصال کیا جاسکے - اور ادویہ ملطفہ خواہ ادویہ
جالیہ کا بطور اکتحال کے استعمال کرنا بدون تنقیہ کے جائز نہیں ابتداء نزول الماء میں فصد اور شریان کی جلیس گوش ہو مفید ہے - مناسب ہے کہ اشیاء
ماسکہ کی ادویہ لینے سے کیجا ہے جیسے آب رازیانہ ہمراہ شہد اور زیت الزیتون قبیل یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرزنجوش کا سونگھنا مفید ہے اوسکو جیسے خوشبو پانی اونمیں
آنکھ میں ہو ہے اسی طرح روغن مرزنجوش کا استنشاق کرے - یہ بھی کہتے ہیں کہ دونوں کنپٹیوں پر جونک لگانے سے ابتداء نزول میں نفع ہوتا ہے سیل کے ہوکا سے
لگانا اسکی بھی بڑی ملح کرتے ہیں اور بیان تک کہا گیا ہے کہ بزرگ ترکم کے اکتحال سے نزول الماء بالکل زائل ہوجاتا ہے اور تمام پانی جسقدر اوترا ہو تحلیل کر دیتا ہے
- اور یہ نہایت درجہ کی مفید دوا ہے بعد ان خفیف تدبیرات کی پھر بہ رفتہ رفتہ ادویہ مرکبہ کی طرف توجہ کرنی چاہیے - اور جو ادویہ سکبینج وغیرہ سے مرکب ہوتی ان کو استعمال
کریں اسطرح کہ سکبینج تین قوطولی اور حلتیت اور سپیدکنکی ہر ایک آٹھ قوطولی - مجربات ادویہ سے یہ ہے کہ خطاف کا سر جلا کر شہد کے ہمراہ آنکھوں میں لگائیں
شیاف اصطفیان اور جملہ تلمذ یا سے مذکورہ جو باب ضعف بصر میں مذکور ہو چکے - اقوی سب سے مرارات کا شیاف ہے جو آب سبانی سے طیار کیا جاسکے
- ایضاً کحل او قلاوس اور ساردوس اور مرخو ہیون ہے اور روغن بلسان بھی نافع ہے - ابتدا میں جو ادویہ مفید ہوتی ہیں اونمیں سے یہ بھی دوا ہے - تلمذ
نرگاو جوان اور صحیح البدن کا لیکر کسی برتن میں تانبے کے رکھیں اور دس روز تک رہنے دیں بعد ازینکہ خوب اثر تانبے کا اوسمیں آجاسے مرادہ
زعفران سائیدہ اور تلمذ سنگ پشت نہری اور روغن بلسان مکرر دوہ ہم اوسمیں اچھی طرح سے ملائیں جب خوب ملکر ایکذات ہو جاسے اسی کا اکتحال
کریں - ایضاً خربق ایک جزو اور حلتیت ایک جزو سکبینج تین عشر جزو کا یعنی ۳/۱۰ کا شیاف طیار کریں - ایضاً خربق سپید اور فلفل ہر واحد ایک جزو اشق
تین جزو دمہ لی کے عصارہ میں اسکا شیاف طیار کریں اور استعمال کریں - واجب ہے کہ مچھلی سے اور غلیظ اقسام غذا سے اور جو چیزیں مبخر ہیں
اور زیادہ مقدار سے شراب کی اور زیادہ پانی پینے سے پرہیز کریں - متواتر فصد اور حجامت سے اجتناب کریں جب تک ممکن ہو ہاں اگر حاجت
اخراج خون کی زیادہ ہو اور بخوبی وثوق اس امر کا ہو کہ خون گرم کی بدن میں کثرت ہے پھر مجبوری ہے **انتشار** یہ وہ مرض ہے کہ ثقبہ یعنے سوراخ
آنکھ کا پھیل جاسے بنسبت خلقت اصلی کے کبھی یہ مرض بعد درد سر کے ہوتا ہے خواہ کسی صدمہ خارجی اور چوٹ وغیرہ کے لگنے سے عارض ہوتا ہے
کبھی کچھ اسباب خاص حادث چشم میں ایسے ہوتے ہیں جنکی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یا تو وہ اسباب بیضیہ میں پیدا ہوں خواہ عنبیہ میں اسلیے کہ بیضیہ
جسوقت اوسمیں زیادہ مقدار مناسب سے رطوبت آجاتی ہے عنبیہ کی مزاحمت کرتی ہے اور اوسکو اطراف کشادہ اور پھیل جانے سے متحرک کرتی ہے
- مگر یبوست بیضیہ کی بالذات موجب اتساع نہیں ہوتی ہے بلکہ بالعرض موجب اتساع ہوتی ہے اسلیے کہ بیضیہ کی یبوست سے عنبیہ کی یبوست پیدا ہوتی ہے
- خود عنبیہ اگر اوسمیں یبوست آجاسے خواہ اطراف کی طرف کھنچ جاسے تو وہ طبقات جلد جنمیں سوراخ اور ثقبہ چشم ہوا ہے وہ بھی عرض کی طرف پھیل جاتے ہیں
پھر اتساع پیدا ہوگا جیسے بروقت ظہور اسی تمدد کے ثقبہ اور سوراخ جلد کے بھی پھیل جاتے ہیں خصوصاً اگر رطوبات کے اقسام بھی ان مسامات میں
پہونچیں - کبھی ثقبہ میں اتساع رطوبت کی وجہ سے آجاتا ہے کہ وہ رطوبت داخل جوہر ثقبہ میں ہوتی ہے اور اوسکے ثخن کو بڑھا دیتی ہے اور بطور غلط
کے اوسے کشش کرتی ہے اوسوقت ثقبہ کو اتساع عارض ہوتا ہے - کبھی انتشار خواہ اتساع ثقبہ ایک ورم سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ ورم بوجہ تمدد کے
انتشار خواہ اتساع ثقبہ پیدا کر دیتا ہے - کبھی بسبب وسعت خلقی کے جو آنکھ میں ہوتی ہے انتشار عارض ہوتا ہے - یہ مرض انتشار بصارت کو مضر
اسلیے ہے کہ ایسا آدمی اشیاء موجودہ کو اونکی مقدار اصلی اور مناسب سے چھوٹا دیکھتا ہے مثلاً جسم کثنا ہے چھوٹا اور بڑا دیکھنا اشیاء کا یہ لوگ

مرض انتشار کا لازم مساوی نہیں ہے بلکہ علم مناظر مین ثابت ہو چکا ہے کہ ہر شے کسی مسافت معین پر اپنی پوری مقدار پر نظر آتی ہے اور اوس سے دور مسافت سے چھوٹی اور اوس سے نزدیک مسافت سے بڑی۔ مگر یہ امر جس طرح ثابت ہے کہ جو مسافت کسی شے کی پوری مقدار نظر آنے کی ہے مثلاً جس جگہ پر قوت روئیت قائم پیدا ہوتا ہے وہان سے کبھی بعض انتشار کی نظر مین وہ شے چھوٹی اپنی مقدار اصلی سے دکھائی دیتی ہے۔ اگرچہ مناسب اتساع سے تو یہ ہے کہ وہ شے بڑی نظر آسے۔ چنانچہ مقدمۂ آئندہ سے یہی بات پیدا ہوتی ہے کہ بسبب صغر کے نقطا کبر کی ہو۔ لیکن کبھی اتساع اور انتشار اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے کہ کوئی شے نظر ہی نہین آتی اسلیئے کہ اکثر آنکھ کا اتساع اسقدر ہوتا ہے کہ وسعت اکلیل تک پہنچ جاتی ہے یعنے وہ تمام جو حد فاصل سیاہی اور سپیدی چشم مین ہے وہان تک سیاہ کشادگی مردمک چشم کی ہوتی ہے اور بصر یعنے دیکھنے کا ذریعہ جو مخروط شعاعی ہے مقدار معتدبہ پر ایسی آنکھ کی شعاعی مخروط سے نہین پیدا ہوتا ہے مختصر جسم کھتا ہے بہت نزدیک یعنے قریب آنکھ کے ہر شخص جب کوئی شے دیکھے ابصارت کارگر نہین ہوتی سبب اسکا یہ ہے کہ جسقدر شے مرئی قریب آنکھ کے آگے جاتی ہے زاویہ روئیت کا منفرج ہوتا جاتا ہے جس قدر اقلیدس کا دیکھو اور شے مرئی کی مقدار بڑے زاویہ سے بڑی ہوتے ہوتے جب اسقدر قریب ہوگیا کہ انفراج سے دونون خط بمنزلہ خط واحد کے ہوگئے ابصار باطل ہو جاتا ہے یہ تو صحیح العین کا ذکر تھا اب جسکو اتساع مردمک چشم ہو اور وہ اتساع اتنا زیادہ ہو جسقدر کہ شیخ نے لکھا ہے ضرور ہے کہ روئیت باطل ہوگی لیکن جسکی آنکھ کی تپلی اسقدر پھیل گئی ہو اوسکی آنکھ علاج پذیر نہوگی علامات مرض انتشار کے علامات کو ہم نے باب ضعف چشم مین لکھدیا ہے علاج جو انتشار چشم خلقی اور طبعی ہے اوسکا علاج نہین ممکن ہے۔ اور جو انتشار بوجہ یبوست کے ہو اوسکو مرطبات سے آنکھ کی ترطیب مفید ہوگی۔ اور جو انتشار بسبب رطوبت کے ہو اوسکو فصد نفع کرتی ہے اگر بدن مین کثرت خون کی ہو ایضاً وہ دونون ماقین اور کونہ کی دونون رگین انکی فصد سے مادہ اوسی جگہ سے نکل جاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے کنپٹی کے رگون کی فصد بھی اسی طرح مفید ہوتی ہے اور اونکا کاٹ ڈالنا بھی فائدہ کرتا ہے جو استفراغ کے اقسام اوپر بیان ہوچکے اس مرض مین بھی کرنے چاہیین۔ نمک کا پانی سر پر ڈالنا خصوصاً اوسمین سرکہ ملا کر بھی مفید ہوتا ہے۔ مناسب نہین ہے کہ زیادہ استفراغ مسہل دینے سے کیا جاسے کہ آنکھ کی قوت ضعیف ہو جاسے گی اور مقدار مطلوب پر بھی استفراغ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اکثر تو اسی طرح کا استفراغ کافی ہوتا ہے کہ دس دن مین ایکمرتبہ حب قوقایا ایک درہم خواہ ڈیرہ درہم کھلا دی جاسے۔ غذا آب نخود دینی چاہیئے جب جب قوقایا کھلائی جاسے۔ آنکھ دوسری جسمین انتشار نہین ہے اوسمین بھی طوطیا کا سرمہ رات کو لگانا چاہیئے جسطرح اس آنکھ مین لگایا جاتا ہے جسمین انتشار کا مرض ہے۔ جو سرمہ باب خیالات اور نزول الماء کے باب مین بیان ہونگے اس مرض مین بھی مفید ہین۔ گدی پر پچھنے لگانے اسلیئے مفید ہوتے ہین کہ آنکھ کے مادہ کو پیچھے کی طرف جذب کرتے ہین۔ جو انتشار چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہو اوسکے علاج مین یہ بات بے تکلف تجویز ہوئی ہے کہ پہلے فصد کیجائے بعد اوسکے پچھنے لگائے جائین اوسکے بعد اوپر مروہ کا استعمال ہو۔ آرد باقلا کا ضماد پر درپے کیا جاسے خواہ آرد جو کا ضماد برگ بید سادہ کے پانی مین خواہ آب برگ کاسنی مین بھگو کے کیا جاسے یا کسی کپڑے کو اسکے سفید ہین گلاب اور تھوڑی سی شراب ملا کر آنکھ مین رکھین۔ بکری کا خون آنکھ مین ٹپکانا۔ اور اسی طرح پرندون کے بچہ کا خون ٹپکانا چاہیئے اور اوسکے تیسرے دن دودھ آنکھ مین ٹپکایا جاسے اور جو سرمے کہ قوی ہین وہ لگائے جائین خلاصہ یہ ہے کہ اس مرض کا علاج بھی ہے جو آنکھ کے ورم گرم کا علاج ہے۔ اور یہ بعد اس علاج کے اوس شیاف کا استعمال کرین کہ جسکا نسخہ یہ ہے سکندر زعفران مرکی کا ایک جزو ہرتال مصفی یہ بہت نافع ہے امور ناسین کے واسطے اور اتساع اسی مرض کو کہتے ہین۔ تلمذ بن غالب تلخہ کلناک دو دو مشقال زعفران ایکدرہم مرچ سیاہ اکلیل الملک تھوڑا سا رب السوس نیم مشقال لبان اثیر دو مشقال شہد بقدر حاجت اسکا سرمہ لگائین سنگ سرمہ آب باران مین پیس کر شہد ملا کر آنکھ مین لگائین جو انتشار چوٹ لگنے سے پیدا ہوا ہو اوسکے واسطے بید وائین سولی کے عرق مین اسقدر پیسین کہ خشک ہو جائین

پوری پوری مقابل ستارہ کی ہوگی نظر پڑے گی اور اگر مقابل ثقبہ کے اور حصہ کی ہوئی جو کھلا ہو ویسا نظر آئے گی۔ یہ ستارہ ناقصہ کبھی ثقبہ کے اوپر کی طرف
پڑتا ہے اور کبھی نیچے کی طرف۔ اور کبھی نیچے اور پردہ دونوں ساتھ ہی پڑتا ہے۔ اور کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ٹھیک بیچ میں ثقبہ کے ستارہ پڑتا ہے
اور اوسکے ارد گرد کھلا رہتا ہے۔ ایسا بیمار ہر شے کے کنارونکو دیکھتا ہے اور بیچ کسی شے کا اوسکو نظر نہیں آتا بلکہ بیچ میں ہر شے کے ایک خالی گڑھا سا
نظر آتا ہے۔ اور اسی طرح جب اسے نہیں نظر آتا ہے تو ایک تاریکی اسکو متخیل ہوتی ہے کیفیت میں اس رطوبت کا اختلاف یون ہوتا ہے کہ کبھی اسکا
قوام پتلا اور صاف ہوتا ہے کہ روشنی ہر شے کی اور دھوپ کو نہیں پوشیدہ کرتی ہے۔ اور بعضی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہے۔ رنگ میں بھی اسکے اختلاف
اسطرح پر ہوتا ہے کہ بعض رطوبت کا رنگ ہوائی ہوتا ہے شفاف اور بعض رطوبت کا رنگ سپید مثل چونے کے ہوتا ہے اور بعض رطوبت کا رنگ سپید جیسے
موتی۔ اسی کو موتیا بند کہتے ہیں اور رطوبت کا رنگ سپید مائل بہ کبودی اور فیروزئی خواہ سنہری ہوتا ہے۔ اور بعض رطوبت زرد اور ایک قسم
اسکی سیاہ ہے اور بعض کا رنگ مثل غبار کے ہوتا ہے۔ قابل علاج کے وہی پانی ہے جسکا رنگ شفاف ہوائی ہو خواہ سپید مثل موتی کے۔ یا وہ سپید جو
تھوڑا سا مائل بہ کبودی ہو خواہ فیروزئی ہو لیکن وہ رطوبت جسکا رنگ چونے کا سا ہو خواہ سبز ہو خواہ مثل غبار کے مکدر ہو خواہ زرد یا وہ سیاہ ہو
بازرد ہو یہ قابل علاج نہیں ہے۔ غلیظ رطوبت کے اقسام میں سے ایک وہ بھی ہے جو نہایت سخت ہوتی ہے اور پانی نہیں رہتا بلکہ بستہ ہو کر مثل پتھر کے
ہو جاتی ہے اسکا علاج کچھ نہیں ہے۔ قوام کی راہ سے وہی رطوبت قابل علاج ہے جو پتلی ہو اور ایسی ہو کہ جس وقت اوسکو سلائی سے ہلائے دبائین یا ہٹائین
جلدی ہی متفرق ہو جائے اور پھر سمٹ کے یکجا ہو جائے یہ رطوبت ایسی ہے جسکے نکل جانے کی امید بسبب قدح کرانے سے ہوسکتی ہے مگر اسکا بھی خیال
رہے کہ ہمیشہ اسطرح کا امتحان کرنا برا ہے اوس رطوبت کو مشوش کر دیتا ہے یا اوسکے قدح کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ آنکھ کے کھولنے والے قداح لوگون نے
ایک اور طریقہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ آنکھ پر ایک روئی کا گالا رکھین اور رکھ کر خوب زور سے پھونکیں اور پھر اوسکو ہٹا لین اور جلدی سے دیکھین کہ آنکھ کا
پانی ہل رہا ہے یا نہیں اگر ہلتا ہے تو قابل قدح کرانے کے ہے۔ ورنہ قابل کھلوانے کے نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کا
پانی پھیل جاتا ہے جب بھی قدح کے قابل ہے جو نزول الماء بعد چوٹ لگنے کے یا کسی مرض دماغی سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج بہت دشوار ہے۔ علامات
جن علامتوں سے پانی اوترنے کا خوف ہوتا ہے اور جو خیالات اور پتنگے اوڑتے آنکھوں کے سامنے کسی اور اسباب سے ہون وہی علامت پانی
اوترنے کی ہے۔ اور اونکو ہم نے باب خیالات میں بیان کر دیا ہے۔ اور یہ علامت ہے کہ اون خیالات کے ہمراہ کدورت خراب بھی ہوتی ہے خصوصاً
اگر یہ پانی ایک ہی آنکھ میں ہو اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو مضی اور روشن چیزین جیسے چراغ وغیرہ دو چند مقدار پر خواہ اوس سے بھی موٹی
نظر آتی ہین۔ کبھی پانی اوترنے اور ستارہ پڑنے میں شناخت جدائی کی اسطرح کیجاتی ہے کہ اگر پانی اوترا ہے تو ایک آنکھ بند کر کے دیکھنے سے دوسری
پھیل جاے گی۔ اور اگر ستارہ پڑا ہے یہ صورت پیدا نہ ہوگی۔ پانی کے اوترنے میں اس کیفیت کا سبب یہ ہے کہ روح باصرہ جو بند کی ہوئی آنکھ میں ہے
وہ دوسری آنکھ کی طرف مندفع ہو کر آجاتی ہے لہذا اس آنکھ میں اتساع پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر ستارہ ہوتا ہے وہ ستارہ روح باصرہ کو دوسری آنکھ میں آنے کو
روکتا ہے اور نفوذ کرنے نہیں دیتا اسی سبب سے اکثر گاہ دوسری آنکھ میں بروقت بند کرنے ایک آنکھ کے اتساع پیدا ہوتا ہے ہان اگر پانی زیادہ غلیظ
اور گاڑھا ہو اوس وقت یہ اتساع پیدا نہ ہوگا اگرچہ ستارہ نہ ہو اور انتشار میں بھی ایسی ہی کیفیت ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی ہوتی ہے
مگر اتنا یہ ستارہ ہو یا پانی غلیظ ہو گیا ہو۔ علاج میں نے خود ایک مرد ذی علم کو (جو طالب علم تھا اور بہت کچھ حاصل کر چکا تھا) دیکھا ہے کہ اوسکی
آنکھ میں پانی اوترا آیا تھا اور خود وہی مرد فاضل اپنا علاج آپ ہی کرتا تھا اسطرح پر کہ استفراغات کثیرہ اور پرہیز رطوبات سے کرتا تھا اور غذا
کمی رکھتا تھا شوربے کے اقسام سے اور مرطب غذا وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا اور بریان گوشت اور قلیہ پر اکتفا کرتا تھا اور سرمہ ہاے محللہ اور

تمام آلہ تو تقریباً عدسہ داخل کرتے ہین تاکہ اوسکی نیا نوک لیمہ ری جگہہ پا کر اپنا کام اچھی طرح کرے اور مریض اپنی آنکھ کو سیدھی کرے اسکے بعد اوسکے
بہی آلہ کی نوک کو یہا شیشے اوس مقام سکے پہونچا تا ہر جہان پانی بہرا ہوا لٹکا ہوا ہر اور سہرہ قت اوسکو پھیرا تا رہتا ہر یہان تک کہ آنکھ مین گڑھا پڑ
جاتا ہر اور پانی دیکھکر قرنیہ پیچھے نیچے کی طرف چلا جاتا ہر بعد اسکے اوسی آلہ کو تہیسے مہت کہتے ہین تھوڑی دیر تک اوسپر مناسب رہنے دیتا ہر تاکہ پانی
اوسی جگہہ بیٹھہ جائے بعد اوسکے مہت کو اوس جگہہ سے ہٹا لیتا ہر اور دیکھتا ہر کہ آیا پانی ہٹ کر پلٹ آیا یا نہین پس اگر پانی ہٹا پھر وہی تدبیر کرتا ہر
تا آنکہ اطمینان ہو جائے کہ اب پانی نہ رہیگا۔ اور اگر پانی کسی طرف نہ ہٹتا ہو یا کسی اور طرف ہٹتا ہو تو اوس آلہ کو جسطرف پانی ٹھہرا ہر اور جہان
اوس پانی کے بیٹھنے کی خواہش ہر لیجاتا ہر اور وہین سے اوسکو جدا کر دیتا ہر پھر اگر پانی دوبارہ لیجا قدح کرنے سکے اوسی زمانے مین اور تراے جس
زمانے مین آنکھ قدح کی گئی ہر پس آلہ مہت کو دوبارہ اوسی ثقبہ مین داخل کرنا چاہیے کہ پانی ابھی باقی رہ گیا ہر اگر آنکھ کھولتے وقت ثقبہ مین
خون آ جاسے تو اوسکو تمام لینا چاہیے اور یہان تک پونچھتے رہین کہ خون منجمد ہو جائے اور اسکا علاج کچھہ نہین ہو سکتا ہر جب آنکھ کھل چکے
اوسی آنکھ کھلی ہوئی پر انڈے کی سفیدی روغن بنفشہ ملا کر روئی کے پھاہے مین تر کرکے رکھنی چاہیے اور پٹی باندہ دے اور جو آنکھ صحیح ہر اوسے
بھی پٹی سے بند کر دین ورنہ اوسکے ہلنے سے ہلتی ہوئی آنکھ بھی ہلجاسے گی اور بگڑ جائے گی بیمار کو پیٹھہ کے بل لٹانا چاہیے اور تین شبانہ روز اوسکے
سکانہین اسی طرح پہ رہے اکثر احتیاج اس لیپ لگانے کی زیادہ ہوتی ہر کہ اور چند بار یہی لیپ بدل بدل کر لگایا جاتا ہر اور اس لیپ کی نگرانی
کرنی چاہیے کہ چھوٹ کر گر نہ جائے اور ایک ہفتہ تک مریض کو چت لٹانا ضرور ہر اگر آنکھ مین ورم یا سدہ وغیرہ ہو لیکن ورم مین پٹی کھول
دالنا اور ڈھیلی کرکے باندھنا مناسب ہر اور خلاصہ یہ ہر کہ بیمار کھڑا نہو جب تک ورم موقوف نہو جائے یہ پٹی نہ کھولی جاے گی مگر یہ کہ ہر تین
روز کے بعد جب پٹی بدلی جائے گی اوسوقت ورم مذکور کو بھی بدلین گے۔ یہ بھی جائز ہر کہ جسوقت پٹی کھولین آنکھ کو گلاب اور عرق بید سادہ
یا آب کدو یا آب عصی الراعی وغیرہ سے سینکین قداح لوگون کے آنکھ کھولنے کے بہت سے طریقے ہین یہان تک کہ بعض لوگ قرنیہ کے نیچے تنگ گرفت
کرکے پانی کو اوسی طرف سے نکالدیتے ہین مگر اس طریقہ مین اندیشہ ہر اسلیے کہ اگر پانی بہت غلیظ ہوگا تو اوسکے ساتھہ رطوبت بیضیہ بھی نکل آے گی
بطلان البصر نگاہ کا باطل ہونا چند اسباب سے پیدا ہوتا ہر کبھی اسباب ضعف بصر کے جب بافراط ہو جائین اوس سے بھی بطلان البصر عارض ہوتا ہر اس
بطلان البصر کو ضعف البصر کے باب مین دیکھنا چاہیے۔ مگر ہم پھر از سر نو اس تقریر کو شروع کرتے ہین اور اوس قسم کو بطلان البصر کی بیان نہ کرینگے
جو مشارکت دماغ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہر اسلیے کہ یہ قسم اوسی مقام کے دیکھنے سے سمجھہ مین آجانے گی بطلان البصر یا اسطرح پیدا ہو کہ اجزاے
ظاہری آنکھ کے سلیم ہون یعنے اونمین کوئی خرابی ظاہر ہوتی ہو یا بطلان البصر کے ہمراہ اجزاے چشم مین بھی کوئی فتور آگیا ہو مثلاً پانی زیادہ بیٹھا ہو یا کوئی اور
آفت پیدا ہوئی ہو اسوقت کلام ہمارا اپنی قسم مین ہر کہ اجزا آنکھ کے سلیم ہون لیکن اجزاے چشم کو کوئی آفت مخفی ایسی پہونچی ہو جو عام لوگون کی نظر
سے مخفی ہو اسوقت مین یا ثقبہ اپنی حالت صحت پہ ہوگا یا نہوگا اگر ثقبہ بھی اپنی حالت صحت پہ ہر پھر یا تو اس جگہہ پر سدہ مادی پڑ گیا ہر یا
اس مقام پر تو نہین بلکہ عصبہ مجوفہ مین ہر یا یہ کہ کوئی چیز عصبہ کے انبوبہ یعنے ترمین ٹھہر گئی ہر یا اوسمین چسپیدگی عارض ہوئی ہر خشکی کی وجہ
خواہ استرخا ہو گیا ہر اور اوسمین ورم آگیا ہر یا خود اوسکے عضلات مین ورم آگیا ہر یا وہ ورم خود اونمین تو نہین مگر تابع ورم مقدم دماغ
کے ہر چنانچہ اسکو ہم نے اوپر کے بیانات مین لکھدیا ہر یا عصبہ مجوفہ مین انتہا کی لاغری وغیرہ پیدا ہو گئی ہر یا رطوبت جلیدیہ کے محاذات
ثقبہ سے جاتی رہی ہر یا مزاج رطوبت جلیدیہ کا بگڑ گیا ہر کہ اب اوسمین قابلیت ابصار کی نہین ہر اکثر یہ خرابی رطوبت جلیدیہ مین غلبہ سے رطوبت
بیضیہ کے پڑتی ہر جو اوسپر زیادہ غالب ہو جاتی ہر یا بسبب یبوست کے پڑتی ہر جو رطوبت جلیدیہ پر غالب آکر اوسکو بیکار کر دیتی ہر اور اوسمین

خشکی پیدا کر دیتی ہے اس مرض کو حکما پہنچتے ہیں آنکھ کی کچھ دوا نہیں ہو سکتی آنکھ اس بیماری میں سوکھی سی ہو جاتی ہے جیسے کسی سے اوسکی رطوبت نچوڑ لی یا ہر وقت بہا کرتی ہے پھر کبھی آنکھ میں اگر رطوبت کا غلبہ ہو حد سے زیادہ پھیل جاتی ہے اور اگر یبوست کا غلبہ ہو نہایت تنگ اور پسیدہ ہو جاتی ہے علامات پانی اترنے کی علامت اور پھیل جانے کی اور تنگ ہو جانے کی خواہ اور اسباب کی بہ نسبت تو اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکیں - وہ بطلان بصر جسکا سبب عصبہ مجوفہ میں ہو اوسکو بخوبی جان لینا منافع المارکے بیان سے مجملاً ہو سکتا ہے مگر تفصیل اوسکی دشوار ہے اور شاید عالم بشر اوسکا احاطہ نکر سکے - اگر بطلان بصر کے ساتھ تپک اور سرخی بھی ہو خوب جان لینا چاہیے کہ عصبہ میں ورم گرم ہے پھر اگر ثقل ہو اور حرارت لمس کم ہو ورم بارد ہوگا اور اگر ثقل زیادہ ہو اور آنکھ میں تری بہت ہو تو مادہ رطب ہے اور اگر آنکھ خشک ہو اور حرارت لمس بھی ہو مادہ سوداوی ہے اور اگر سر پر صدمہ چوٹ لگنے کا یا گر پڑنے کا پہونچے یا آنکھ پہلے تیمرا جائے بعد اوسکے پھر پلٹین اور پتلی نظر نہ آئے معلوم کرنا چاہیے کہ عصبہ پاش ہو گیا ہے کبھی آنکھوں کو روشنی ناگوار ہوتی ہے یہ امر محض روح باصرہ کے گرم ہو جانے پر اور اوسکے رقیق ہو جانے پر دلالت کرتا ہے - اور اکثر یہ مرض قرانیطس کے حادث ہونے کی خبر دیتا ہے لیعنے سرسام ہونے والا ہے ہان اگر پلکون کی کھجلی اور خارشت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اوس وقت سرسام کی خبر نہ دیگا علاج اسکا معروف ہے اور اوپر بیان بھی ہو چکا ہے قمور کا بیان کبھی زیادہ روشنی کی طرف دیکھنے سے یا نہایت سپید چیز کی طرف دیکھنے سے آنکھوں کو ایک تعب عارض ہوتا ہے - برف کی طرف بھی ہمیشہ نظر کرنے سے یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے یا تو کوئی چیز دکھائی نہیں پڑتی یا نزدیک کی چیزین تو نظر آتی ہیں اور دور کی چیزین نہیں دکھائی دیتین اسلیے کہ روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہے - پھر جب اور قسم کی رنگین چیزین دیکھتا ہے اسکو ایسا نظر آتا ہے کہ اوسپر سپیدی پڑی ہوئی ہے علاج ایسے آدمی کو حکم دینا چاہیے کہ ہر وقت سبز اور آسمانی رنگ کو دیکھا کرے اور سیاہ رنگ کا کپڑا اسکی آنکھ کے سامنے لٹکا رہے اور اگر برف سپید سے کمی بصارت کے ہمراہ سردی برف کی بھی آنکھ کو پہونچ گئی ہے آنکھ میں ایسا پانی ٹپکانا چاہیے کہ جسمین بھوس گندم کو جوش دیا ہو اور یہ پانی نیم گرم آنکھ میں ٹپکایا جائے کہ ایذا نہ دے - کبھی شہد اور لہسن کے پانی کو بھی آنکھ میں لگاتے ہیں - ایضاً سنگ آسیا کو گرم کر کے نبیذ اوسپر ٹپکانے سے جو بخار اوٹھے اوس سے آنکھ کو سینکین خواہ آنکھ کو اوس بخار پر پکڑے رکھتے ہیں - یا جس پانی میں حشائش لطیفہ جو مشہور ہیں جیسے مرزنجوش اکلیل الملک بابونہ وغیرہ کو جوش دیا ہو اوسپر آنکھ کو سر جھکا کر کھول دیتے ہیں خواہ اور اسی قسم کی دوائین انکو پانی میں جوش دیکر اوسکے بخار کی گرمی آنکھ کو پہونچاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہے فن تیسرا امراض چشم کا یہان تک تمام ہوا اکثر امراض کا بیان اس فن میں جیسا چاہیے ویسا نہیں ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اطبا استیا ہمارے زمانہ کے اطبا معالجۂ امراض چشم میں درماندہ ہو گئے ہیں اور چونکہ اکثر امراض چشم کے معالجہ میں دستکاری کی حاجت پڑتی ہے اسنے اور بھی ہماری ہمت توڑ دی شیخ الرئیس کے حالات بھی امراض چشم کے معالجہ میں اس فن کے دیکھنے سے معلوم ہو گئے زیادہ کیا لکھون

فن چوتھا کانون کے احوال مین

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہے تشریح گوش کی کان ایک عضو خاص ہے جو سننے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے - اسکے واسطے ایک شکل مثل صدف کے بنائی گئی ہے تاکہ ساری آوازوں میں بھرے اور سب کا احساس کرے اور آوازوں کی طنین خواہ جھنکار اسی صدف کی وجہ سے پیدا ہے اور سوراخ ہائے گوش عظم حجری تک پہونچے ہوئے ہیں اور اون میں تو ریب بھی ہے اور ترچھے رکھے گئے ہیں اور اوس سوراخ کے ترچھے ہونے کی وجہ سے مسافت اوس ہوا کی جو اندر کان کے پہونچتی ہے طولانی ہو گئی ہے کہ باوجود چھوٹی ہونے جگہ کے جہان وہ ٹھہرتا ہے اور سید صا نفوذ کرتا ہے اوسمین

اگمہا اور ترچھا پن کردیا گیا تاکہ مسافت بڑھ جائے - اور تطویل مسافت کی تدبیر اسواسطے کی گئی ہے کہ حرارت اور برودت جو بیحد افراط سے شدید ہون باطن
گوش تک نہ پہونچین بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج وہان تک اونکی رسائی ہو کیونکہ یہ سوراخ ایسے بنائے گئے کہ ہوا کو اونمین ٹھہرالین اور بستہ ہو کر ہوا اوسمین
گونجنے لگے سامنے والے سطح گوش مین فرش کیا گیا ہے لیف اوس عصب کی جسکو عصب سامع کہتے ہین اور یہ عصب زوج پنجم از ازواج اعصاب دماغی ہے
اور تہ اہر اور سختی مین اس عصب کی خواہ سطح التی کے زیادہ اہتمام اسواسطے کیا ہے تاکہ بوجہ نرمی اور ضعف کے ہوائے خارج کے قرع سے منفعل ہو اور نہ
کیفیت سے ہوائے مذکور اور اوسکے اثر حرارت یا برودت سے متاثر ہو [illegible] جب صوت عصب سامع تک پہونچتی ہے سمع اوسے ادراک کرتا ہے اس
عصب کا امر احوال سمع مین وہی ہے جو حال جلیدیہ کا احوال ابصار مین ہے - اسی طرح تمام اعضائے گوش کا وہی حال ہے جو حال اون چیزون کا ہے
جو گرد جلیدیہ کے رطوبات اور طبقات سے ہین یعنے وہ رطوبات اور طبقات جو واسطے خدمت [illegible] جلیدیہ کے مخلوق ہوئے ہین - خواہ اوسکی اعانت
کرنے کے واسطے صماخ یعنے سوراخ گوش کی مثال ایسی ہے جیسے تقعیر عنبیہ کی خلقت گوش کی غضروفی ہے اسلیے کہ اگر یہ عضو لحمی یا غشائی بنایا
جاتا وہ شکل تقعیری اور ترچھی جو اوسکے مناسب ہے بوجہ نرمی کے اوسکی حفاظت نکرسکتا اور اگر اوسکی خلقت محض ہڈی کی ہوتی ہر ایک سے
صدمہ سے متاذی ہوتا اسوجہ سے اوسکی خلقت غضروفی ہوئی تاکہ باوجود محافظت شکل کے پیچیدہ اور پیچیدہ ہونے مین نرم بھی ہو جو دونون طرف
دو کان اسواسطے پیدا کیے گئے کہ مقدم سر لعبر کے واسطے مناسب تھا جیسا اور مقام پر ہو چکا لیس وہی مقدم سر آنکھون کی جگہہ بنا دیا گیا تاکہ
اوگنے کے نیچے اسواسطے کانون کی خلقت تجویز ہوئی خاص انسان کے جسم مین تاکہ بالون کے پردے اور آڑ مین کپڑے وغیرہ کے جو سر پر پہنا اوڑھا
جاتا ہے کانون کا مقام نہو کان کو چند اصناف کے امراض لاحق ہوتے ہین - اور کبھی اوجاع گوش اسقدر شدید ہوتے ہین کہ نوبت ہلاکت
پہونچتی ہے - اور اکثر اسکے امراض کی وجہ سے اقسام حمیات عارض ہوتے ہین **حفظ صحت گوش** اس عضو کی حفظ صحت کی طرف توجہ ضرور ہے
اسطرح کہ برودت اور حرارت اور تند ہوا اور اشیائے غریبہ سے کانون کو بچانا چاہیے - اور اس امر کا بچانا ضرور کرنا چاہیے کہ اوسمین
مضر پانی اور حیوانات از قسم حشرات وغیرہ کے نہ پڑین اور چرک گوش کی صفائی ہمیشہ کرنی چاہیے - اور ہر ہفتہ مین ایکمرتبہ روغن بادام
تلخ کانمین ٹپکانا چاہیے کہ یہ عجیب النفع ہے اس امر کی بھی رعایت ضرور ہے کہ اوسمین اورام اور بثور اور قروح پیدا نہونے پائین کہ اونکی وجہ سے
غشاوہ سماعت مین بھی پیدا ہو جاتا ہے - اور اگر کسی ذریعہ سے دریافت ہو جائے کہ بثور خواہ اورام اوسمین پیدا ہونے والے ہین لازم ہے کہ قطور
شیاف مامیثا اندرون گوش مین ٹپکایا جائے قطور شیاف مامیثا ہر ایک ہفتہ مین اگر ایکمرتبہ استعمال کیا جائے تو نزلہ کے اوترنے سے
امان حاصل ہوتی ہے منجملہ اون چیزون کے جو کان کو اور اکثر حواس کو مضر ہین تخمہ اور امتلا خصوصًا امتلا کی حالت مین سونا کہ یہ بھی مضر ہے
آفات سمع جسطرح اور افعال آفت رسیدہ ہوتے ہین سماعت بھی آفت رسیدہ ہوتی ہے - اسلیے کہ ہر ایک فعل کا آفت رسیدہ ہونا یہی ہے کہ وہ
فعل باطل ہو جائے - کبھی براہ فطرت اور خلقت کے بطلان سمع ہوتا ہے نظیر اوسکی اسمقام پر یہ ہے کہ نقصان ہو جائے اس چیز مین جو ناقص نہو جیسے
کانمین دوی اور طنین اور صفیر پیدا ہوتی ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آفت گوش اگر اصلی اور خلقی ہوگی اوس سے صمم اور طرش
پیدا ہون گے یا بیقرار عارض ہو کر آفت گوش عارض ہوگی اور صمم کے معنے اوسمین اور طرش کے اوسمین صمم تو اوسوقت پیدا ہوتا ہے
کہ صماخ یعنے سوراخ گوش کا باطن ٹھوس مخلوق ہو کہ اوسمین تجویف نہو یعنے وہ تجویف جو مثل تھیلی خواہ جامہ دان کے واسطے ٹھہرنے ہوا کی ہوتی ہے
جسکا بیان اوپر ہم نے تشریح مین اچھی طرح کیا ہے اور نہ وہ تجویف ہوا راکد کے واسطے مخلوق ہوئی ہے کہ اوسی مقام پر تموج ہوا کا
جب ہوتا ہے آواز سنائی دیتی ہے **طرش کا بیان** اور اوسی کو وقر بھی کہتے ہین اور معنے اوسکے نقصان سماعت کے ہین اور اسکے

عارض ہونے کی صورت یہ ہے کہ آفت اتنی زیادہ نہو کہ بطلان سماعت کی نوبت پہونچے اور بعید نہین کہ قریب بطلان تام عارض ہو جیسے صمم مین ہوتا ہے
کردہ تجویف اور گوش ناقص رہتا ہے جسمین آواز دینے والی ہوا ٹھہرتی ہے۔ یا وہ تجویف تو ہو لیکن وہ ٹھیک یعنے عصب سامع قوت حس کو موذی نہو اور سماعت
مفقود ہو جائے یا طرش کے معنے وہی ہین جو وقر کے بیان ہوئے یعنے نقصان سماعت جو بدرجۂ بطلان نہ پہونچے۔ خواہ لفظ طرش اور وقر ان
دونون معنون پر بالعکس علی سبیل التواطؤ دلالت کرتے ہین مترجم کہتا ہے شاید مراد شیخ کی یہ ہے کہ دونون لفظ بر سبیل مجاز ایک دوسرے کے
مقام پر بے کم وکاست مستعمل ہوتے ہین۔ اور تواطؤ سے یہی مراد ہے کہ جو معنے وقر کے ہین بعینہ انھین معنے پر طرش کا استعمال ہوتا ہے اور طرش
کے معنے مین وقر کا اسی طرح ہوتا ہے جیسا شارح اسباب نے لکھا ہے متن طرش یعنے نقصان سماعت کبھی بعد تدرف کے پیدا ہوتا ہے جیسے بعد اسہال
کے اور یہ قسم طرش کی بہت جلد زائل ہو جاتی ہے۔ مفقود ہونا سماعت کا بعض لوگون کو ابتداے ولادت سے عارض ہوتا ہے اور یہ بات
خلقت اور طبیعت مین داخل ہوتی ہے اسکا علاج نہین ممکن ہے اسی طرح تمام اقسام وقر کے کبھی لا علاج ہین اور اسی طرح طرش طبعی بھی لا علاج ہے
اور جو فقدان سماعت حادث ہوا اور زمانہ اوسکے حدوث کا دراز گذر جائے اور زائل نہو وہ بھی علاج پذیر نہین ہوتا اوسکے زوال سے بھی یاس
ہوتی ہے یا بہت دشواری سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ ہان جو طرش تھوڑے دنون سے حادث ہوا ہو کبھی زائل ہو جاتا ہے اور علاج پذیر ہوتا ہے
اسباب طرش کے مختلف امور ہین کبھی تو شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے مثلاً شرکت سے دماغ کی خواہ اعضاے قریبۂ دماغ کی شرکت سے
جیسے پہلے مرتبہ جب دانت نکلنے لگتے ہین خواہ دانت مین کسی قسم کا درد عارض ہوتا ہے اوس سے نقصان سماعت مین ہوتا ہے۔ اور کبھی خاص
آلۂ سماعت کے آفت رسیدہ ہونے سے نقصان سماعت پیدا ہوتا ہے خواہ یہ آفت عصبۂ سماعت مین ہو یا سوراخ مین کوئی آفت پہونچے۔ جو آفت
عصب سماعت مین پہونچتی ہے اوسکے عروض کے اسباب وہی ہین جو امراض اعضاے متشابہ الاجزا کے ہین خواہ جو اسباب امراض اعضاے
مرکبہ کے ہین یا جو اسباب انحلال فرد کے ہین امراض اعضاے متشابہ الاجزا کے جمیع اقسام سوء مزاج مفرد اور سوء مزاج مرکب کے عارض
ہوتے ہین مگر اکثر وہی سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو بارد ہے۔ کبھی جمیع اقسام کے امراض خاص اس مرض مین سافیج بلا مادہ بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی
مادہ سوداوی خواہ صفراوی یا بلغم خام اور کبھی ریحی سبب اس مرض کا ہوتا ہے۔ اور اکثر اسہال صفراوی کے بند ہو جانے سے بھی گرانی گوش پیدا
ہوتی ہے اور بعید نہین کہ اور اسباب طبعی جو عارض ہون اور طبیعت کو منع کرین کہ خوب روان نہونے پائے یا بالکل رک جائے اور وقت اوسکے
رکنے کا نہو اس سے بھی صمم پیدا ہو جائے۔ عصب کی آفت جو موجب نقصان سماعت ہوتی ہے اوسکی بھی چند صورتین ہین مثلاً کوئی سدہ اسکا
موجب ہو خواہ کوئی خلط یا مدہ اور ورم یا دبیلہ خواہ ورم حار خواہ ورم صلب خواہ کوئی پردہ یا جھلی جو رگ گوش کی خواہ ترہل یعنے ڈھیلا
ہونا محل سماعت کا یا اوسی جگہ نفخہ پیدا ہونا خواہ انحلال فرد کا اوسی مقام پر پیدا ہونا بوجہ تاکل یعنے سڑ جانے کے یا بوجہ کسی قرحہ کے جو
نقصان سماعت بوجہ مجرے کے فتور کے پیدا ہوتا ہے اکثر تو یہی ہے کہ وہ بوجہ کثرت سدون کے جو بوجہ کسی بدنی سبب کے پیدا ہوتے ہین پڑ جاتا ہے
یا کوئی سبب خارج از بدن باعث وقوع سدہ کا ہوتا ہے بدنی سدہ کی مثال جیسے سلعہ خواہ ورم یا گوشت زائد خواہ کوئی کیڑا خواہ میل کی
کثرت خواہ کوئی خلط غلیظ خواہ کان کا میل خواہ مدہ کا بستہ ہو جانا جو کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے جم گیا ہو یا کسی کیڑے کے مر جانے سے
وہ مدہ بستہ ہو گیا ہو یہ سب امثلہ بالا سدہ بدنی کے اسباب ہین اور خارجی اسباب مین جیسے ریگ خواہ سنگریزہ کان مین گھس جائے یا خون کان سے
بہتا ہوا تھوڑا سا جم جائے ایسے سدے کبھی تو دفعۃً پڑ جاتے ہین اور کبھی رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین کبھی آفت سماعت مین بر سبیل بحران
اور بطور انتقال مادہ کے پیدا ہوتی ہے آخر مین امراض حادہ کے اور جسوقت بعد زوال تپ کے گرانی باقی رہ جائے تب بھی آفت سمع

پیدا ہوتی ہے کبھی آفت اوس تپ کی جو ایسی ہو بطور بحران مفارقت کے ہوتی ہے جیسے بوقت حرکت بحرانی اسکا اتفاق ہوتا ہے - اور کبھی ایسے بحران سے بہرہ
پیدا ہوتا ہے جو ثابت اور برقرار رہے گا یعنے بحرانی کا اسی طرح ہو کہ بقیہ مادہ مرض کی طرف گوش کے کرے اور وہان پر مادہ کو ٹھہرا دے اور وہ
بحران فقط بسبب بحران رشتہ ہوتا ہے اور اکثر انذار ایسے عارضی کا بوجہ تربیار عاف کے ہوتا ہے اور بیشتر بطلان اس خبر کا بھی ہے خواہ رعاف سے
ہو جاتا ہے علامات جو نقصان سماعت بوجہ شرکت دماغ کے ہوتا ہو اوسپر دلالت دماغ اور حواس کے اختلال سے ہوتی ہے مگر اون حواس کے اختلال
سماعت کو بہ نسبت حرکت کے کمی ہوتی ہے یعنے زیادہ نقصان سماعت مین ہوتا گو اور حواس مین بھی نقصان کسی قدر ہوتا ہے اور قوائے حرکت بھی اس
نقصان سماعت کے شریک نقصان نہین ہوتے ہین اور سب سے زیادہ واضح دلیل ایسے نقصان سمع پر زبان کی حرکت کو ہوتی ہے خصوصاً جبکہ نقصان
سماعت بعد سرسام کے پیدا ہوا ہو اور بعد اختلاط عقل خواہ بعد آفات دماغیہ مزمنہ کے جو امراض دماغ مین مذکور ہو چکے اگر طرش اور نقصان
سماعت خاص پٹھہ کی وجہ سے ہو سلامت حال دماغ اور ریشی ثقبہ کی اور سلامتی منافذ سمع اور راہون کی اور پہلے سے مستمر ہونا بھی دلیل
کامل اوسی پر ہے - اگر سبب اسکا دبیلہ خواہ ورم حار ہو جو خاص پٹھہ مین حادث ہوا ہے اوسپر دلالت اون حمیات کو ہوتی ہے جنکے ہمراہ لرزہ اور
قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور ایسے دبیلہ کو حمی اور اختلاط عقل اور ہذیان لازم ہوتا ہے اور اس قسم کے طرش مین خطرہ عظیم ہے ہان اگر دبیلہ متقیح
ہو جاوے پھر کچھ خوف زیادہ نہین ہوتا ہے - پھر اگر ورم خاص عضو عصبانی مین ہو اوسوقت حمی کا لازم ہونا کچھ ضرور نہین البتہ حمی یسیری
اگر ہو کیا عجب ہے لیکن دردا اور تمدد اور ثقل اور ضربان ضرور ہوگا جمیع اقسام طرش جو بوجہ ورم خواہ کسی مادہ کے عارض ہون
وجع اور ثقل مین سب شریک ہین - اور کوئی قسم ایسی طرش کی مادی اور ورمی نہین ہے جسمین وجع اور ثقل نہو اگر سبب طرش کا ریح محتقن ہو
دوی اور طنین جسکے ہمراہ ثقل نہو اوسپر دلالت کرتا ہے - اور اگر قرحہ اور بثور کی وجہ سے طرش پیدا ہوا ہے خارش اور درد اوسکے ہمراہ ہوگی
سدہ جو سبب طرش کا ہو کبھی اوسمین ثقل ہوتا ہے اور کبھی ثقل نہین ہوتا ہے - اگر طرش مین ثقل نہو اور کوئی سوء مزاج بھی ایسا غالب نہو پھر
اوسوقت سدہ ضرور سبب طرش کا ہوگا اور قبل مرض کے جو تدبیر دوائی یا غذائی واقع ہوئی ہے اوس سے دلالت وقوع سدہ پر اچھی طرح
ہوسکتی ہے اگر سدہ ورم وغیرہ کی وجہ سے پڑا ہو اوسپر ضربان دلالت کرے گا - اور اگر خون کا سدہ پڑا ہے خون کا بہنا دلیل ہوگا جو قبل
از شیوع سدہ روان تھا جو قسم طرش سوء مزاج مفرد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کبھی درد عمق یعنے اندرون گوش کا درد اوسپر دلیل ہوگا اگر ثقل
اور گرانی اوس درد کے ہمراہ نہوگی اور نہ تمدد ہوگا اگر یہ سوء مزاج بارد ہے مریض استعمال باردات سے ایذا پائے گا اور دن کے اوقات مین
جو وقت زیادہ ٹھنڈا ہوا اوسوقت مرض خواہ اعراض مرض کی شدت ہوگی - اور اگر سوء مزاج حار ہوگا معاملہ بالعکس ہوگا یعنے گرم
چیزون سے ایذا ہوگی اور نہایت گرم اوقات نہار مین شدت ہوگی - باایں ہمہ التہاب اور لذع بھی محسوس ہوگا اور اگر سوء مزاج مع مادہ کے ہے
اونمین علامات کے علاوہ ثقل اور گرانی بھی پیدا ہوگی خصوصاً بروقت سجدہ کرنے کے اگر بوجہ یبس کے طرش عارض ہوا ہے بعد بیداری اور
فاقہ کے ہوگا اور لاغری چہرہ اور کوتاہی مقدار چشم بوجہ خشکی کے ہوگی - جو طرش بوجہ کیڑون کے عارض ہوتا ہے اوسمین ہمیشہ دغدغہ اور
کھلبلی پیدا ہوگی اور وقت بے وقت ایک آدہ کیڑہ بھی کان سے نکلے گا **علاج** پہلے ہم بطور قانون عام کے یہ کہتے ہین کہ جو دوا کان مین
ٹپکائی جاوے نیم گرم ہونا اوسکا ضرور ہے نہ بالکل سرد ہو اور نہ زیادہ گرم بعد ازان مفصلاً اب ہر ایک قسم کا علاج بیان ہوتا ہے طرش
کی جو قسم صفراوی ہے اوسمین کبھی استعمال مسہل صفرا کا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر اسہال صفراوی جو خود بخود عارض ہوتا ہے اوسی سے زوال
صمم کا ہو جاتا ہے جیسے اکثر سبب اسہال مراری کسی قدر ہو کر بند ہو جاتا ہے صمم عارض ہو جاتا ہے - اگر فقط حرارت صمم مین ہو اوسمین مبرد

وغیرہ ٹپکانے سے زائل ہوجاتا ہے ٹپکانا اور ترش انار کا پانی ٹپکاتے ہیں اور دوبارہ اوسکا پانی مع چھلکے کے نچوڑ لیتے ہیں اور تھوڑا سا سرکہ اسمین داخل کرکے کندر
اور روغن گل ملاکر اسقدر جوش دیتے ہیں کہ قوام گاڑھا ہوجاوے بعد ازاں تقطیر کرتے ہیں آب کاہو اور آب کدو سبز بھی ٹپکاتے ہیں جو قسم طرش کی برودت
سے وہ بادہ کے عارض ہوا ہے اسمین جیسے روغنہائے گرم کی تقطیر مفید ہے انھین روغنہائے گرم میں خواص کے نہیں روغن میں جند بیدستر کو اسقدر بھگوئیں
کہ شگفتہ ہوکر پھول جاوے اور خوب سا بھیگ جاوے خصوصا اگر روغن بلسان میں یا روغن قسط یا روغن بادام تلخ اور عصارہ افسنتین اور روغن بابونہ
ہمراہ گاؤ کی چربی یا سکے اور تلخہ گاؤ خواہ روغن کنجد ہمراہ شحم حنظل یا بیخ حنظل پختہ کرکے ٹپکائیں کبھی پیل کا پیشاب اسمین مرکی بھگوکر قطور کرنا مفید ہوتا ہے یا عصارہ
خیار الحمار کا قطور ہے اگر یہ سبب مادہ ہو لیکن بعد استفراغ مادہ باردہ کے بیشتر تحلیل وہ مادہ مختص ہے اور لطیف اور یہ مسہل عامہ سے جو معروف ہیں اور تمام
بدن کا تنقیہ عام اور نسبتہ کیا جاتا ہے یا وہ خاص اور یہ جو اعضائے سر کے تنقیہ کے واسطے خصوصیت رکھتے ہیں اور نیز بعد استعمال نطولات کے جنھیں ہم
اب بیان کرینگے اور بعض کا بیان ہو بھی چکا خصوصا جنمین برگ درخت غار اور حب الغار داخل ہو ریافت بھی اس قسم کے طرش میں زیادہ
مفید ہے اسی طرح چیخ مارنا اور زور سے کان کے اندر چلانا اور بوق وغیرہ اور قسم کے باجون کی آواز کانون کے اندر پہونچانی کبھی تیتر سے اور
بٹیر وغیرہ کی ٹونٹی کا روغن رکھتے ہیں تاکہ بخارات روغن مطبوخ سفلہ کا کانون تک پہونچے جمیع امور میں طرش کے سداب ہمراہ شہد اور جند بیدستر
اور روغن شبت یعنے سویہ کے اور پیشاب گوسفند اور تلخہ بز خصوصا بعد تنقیہ کے اچھی طرح مفید ہوتا ہے منجملہ مجربات کے اس مرض میں یہ ہے کہ
جند بیدستر تین درم نطرون ڈیڑہ درم خربق ڈیڑہ درہم مثل قرص کے بنائیں اور قطور کی طرح استعمال کریں ایک نسخہ میں خربق نیم درم
یعنے پون درم بھی اور نطرون ۱/۲ درم یعنے ثلث ایک درہم کا مذکور ہے - ایضا کندش اور زعفران اور جند بیدستر ہموزن ایک ایک جزو
خربق اور بورق ہر واحد چار جزو شراب میں پگھلا کر استعمال کرین صبر جند بیدستر شحم حنظل فربیون ہمراہ تلخہ گاؤ کے بعض کے تجربہ میں
یہ رہا ہے کہ روغن ترب کی تقطیر کرین اور روغن مومیز کا نفع بھی زیادہ ہے خواہ عصارہ افسنتین یا طبیخ افسنتین خواہ عصارہ ترب ہمراہ
نمک کے خصوصا اگر تری ہو یا سدہ پڑکر طرش پیدا ہوا ہو اسی قسم میں تجربہ ہوا کہ رائی اور انجیر کو پیسکر فتیلہ بنائیں - اور کبھی نطرون کا بھی اوس میں
اضافہ کرتے ہیں آب ورد یا گرم گرم بھی اسمین ٹپکاتے ہیں اور نفع کرتا ہے اور خربق سیاہ اور تلخہ ہائے جانوران بھی مفید ہیں خصوصا تلخہ گاؤ
اور بز کوہی کا تلخہ ہمراہ روغن گل کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اہل کو روغن کنجد میں ملاکر کسی چمچہ وغیرہ میں اسقدر جوش دین کہ اہل سیاہ ہوجاوے
یہ قطور بھی صمم کو نافع ہے منجملہ ان چیزون کے جو نافع ہیں روغن شبت اور روغن غار اور سوسن اور نار دین ہمراہ جند بیدستر کے یا کف افسنتین
کا خواہ فشردہ سداب کا - اگر سبب طرش کا یبس اور خشکی ہو اوسکا علاج عمدہ یہی ہے کہ حمام کو بالتزام اوقات جایا کرے - اور غذا اور شراب رطب کا
استعمال رکھے اور روغن معتدل اور پانی نیم گرم سر پر گرایا جاوے - اور سعوط روغن نیلوفر اور روغن بنفشہ اور روغن کدو وغیرہ کا جو طرش بوجہ
سدہ کے عارض ہو اوسکا علاج وہی ہے جو سدہ کے باب میں مذکور ہو چکا اوسی قسم میں عصارہ حب شہد انج کا اور عصارہ حنظل کا جو تر ہو
عجیب منفعت رکھتا ہے جو قسم طرش کی بسبب اورام کے پیدا ہوا اگر ورم حار ہو یا بارد دونوں کا علاج وہی ہے جو اورام حارہ اور باردہ میں مذکور
ہوا ہے - اور اگر طرش دفعۃً پیدا ہوا ہے اوسکے علاج میں جوشاندہ افسنتین خواہ عصارہ اوسکا جسمین تلخہ گاؤ یا تلخہ ماہی خواہ کچھوے کا تلخہ پڑا ہو مفید ہوتا ہے
یا تلخہ گاؤ اور روغن یا خربق ہمراہ سرکہ کے یا پوست مار ہمراہ سرکہ کے اگر طرش بعد صداع کے حادث ہوا ہو آب ترب اور روغن گل مفید ہوتا ہے
یا جند بیدستر اور حب الغار ہمراہ روغن گل کے جو طرش بعد سرسام کے پیدا ہو واجب ہے کہ اوسکے علاج میں ابتدا استفراغات ایارج فیقرا سے
کرین اوسکے بعد جند بیدستر اور روغن گل کی تقطیر کرین یا روغن قسط فقط خواہ روغن بادام شیرین بھی ملالین یا آب ترب اور روغن گل

اور جند بیدستر ہمراہ فاربیون کے اور روغن گل بھی شریک کریں منجملہ عجیب مجرب کے اوس طرش کے واسطے جو سدّہ کی وجہ سے عارض ہوا ہو خواہ رطوبی قسم ہو
یہ حب ہے۔ تخم بنگ بیس درہم اور حنظل دس درہم انزروت اڑھائی درہم کتیرا نوذ درہم ہلیلہ دس درہم حب شیار کے طور سے طیار کریں مقدار شربت
ایک درہم ہے۔ اب ہم پھر از سرنو کلام علاج طرش میں شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو طرش اور ثقل سماعت اور دردہائے گوش یعنے مقام سماعت کے
اوجاع اور ریاح اور دوی اور طنین الغرض یہ سب امراض اگر بوجہ ہوا و بارد کے پیدا ہوں خواہ بردسادہ ہو انکا سبب ہو ایسی دوائے مشترک نافع جمیع اقسام
میں بعد تنقیہ سر کے یہ ہے کہ تقطیر کریں کانوں میں بورق اور سرکہ اور شہد اور بھٹیر کا پتہ ہمراہ شراب کے خواہ ہمراہ روغن بادام تلخ کے یا ہمراہ آب گندنا
یا آب پیاز ہمراہ شہد یا عورت کا دودھ اور بھی دوائیں مشترک ہیں جنکا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہے دو قطرے قطران کے دنکو اور رات کو کانوں میں
ٹپکائیں۔ یا خربق سیاہ خواہ سپید ہمراہ بعض ادہان کے استعمال کریں خصوصاً ہمراہ روغن سوسن کے یا آب افسنتین خواہ مولی کے چھلکوں کا پانی اسی طرح
جس روغن میں پوست مار پکائی گئی ہو یا حب الغار اور فرفیون اور جند بیدستر ہمراہ روغن کے خواہ روغن بلسان خواہ نفط یا علک الانباط
ایک اوقیہ اور روغن شبوید دو اوقیہ روغن بادام تلخ نصف اوقیہ سب کو ساتھ ہی جوش دیں اور تین قطرہ صبح کو اور تین رات کو ٹپکائیں اسی طرح
عسل لبنی یعنے میعہ سائلہ اور عصارۂ فیل گوش اور حاشا جیسے ہزار چشیان بھی کہتے ہیں منفعت شدیدہ اور قوت قوی رکھتے ہیں۔ چند اودیہ مشترک
اور بھی ہیں جنکا ذکر باب اوجاع میں ہم نے کیا ہے۔ اگر الیسا ضرر سماعت بوجہ برودت کے صبیان کو عارض ہو روغن مازی جو ایک قسم کا مازوئے ہندی
کی ہے اور دانہ اوسکا شل حب کے خواہ اوس سے لانبا زیادہ ہوتا ہے اوسکے روغن میں سداب اور مرزنجوش کو پکائیں اور استعمال کریں تو مفید
ہوگا یا کسی شخص سے کہیں کہ وہ صعتر کو چبائے اور اوسکا تھوک ملح اندرانی کے ہمراہ استعمال کریں کمادات یعنے سینک جو ایسے اقسام میں
نافع ہیں وہ یہی ہیں کہ طبیخ بابونہ اور شبت اور ورق الغار اور مرزنجوش اور حبق یعنے پودینہ خشک اور عاقرقرحا اس سے گردن کی تکمید کریں
اور دونوں کانوں کے نیچے کی بھی تکمید کرنی چاہیے اسی طرح وہ نطولات جو امراض سر میں مذکور ہوئے اور طریقہ یہ ہے کہ ایک بلبلہ یعنے ظرف جیسے
لوٹا وغیرہ اوسمیں نطول کا پانی بھر کے ٹونٹی اوسکی کانوں کے محاذی لائیں تاکہ بخارات اوسکے کان تک داخل ہوں جو لوگ طرش میں مبتلا ہیں
اونکے استفراغ کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ مقدار مادہ مستفرغہ کی کم ہو اور عدد مسہلات وغیرہ کے زیادہ ہوں۔ مراد یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا مادہ
چند دفعہ میں اخراج کرنا چاہیے تاکہ قوت محفوظ رہے اور نضج مادہ کا پورا ہوا کرے اور خامی باقی نرہے ورنہ خام غیر نضیج مادہ بوجہ کثرت
استفراغ کے نکل جائیگا۔ جو طرش بوجہ اورام کے پیدا ہو اوسکا علاج وہی ہے جو اورام کا علاج ہے حار ورم ہو خواہ بارد۔ درد گوش یا تو سوء مزاج
کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یا بسبب ورم کے یا کوئی پھنسی پھوڑا کانوں میں برآمد ہو یا کوئی تفرق اتصال عارض ہو اور سوء مزاج یا گرم ہو اور بلا
مادہ ہو اسطرح کہ بسبب کسی ہوائے گرم کے خواہ ریح حارہ کے خصوصاً بروقت نقل لونیکے مکان بارد سے طرف ایسے مکان کے جہان کی ہوا گرم ہو خواہ
گرم پانی سے جو نہاتے وقت کسی قدر کانوں میں چلا جائے۔ یا کوئی اور ایسا پانی مفرد خواہ مرکب جسکا مزاج گرم ہو کانوں میں پڑ جائے اوسکی وجہ سے
درد گوش پیدا ہو یا سوء مزاج کسی مادۂ حارہ دموی خواہ صفراوی سے عارض ہو اور سوء مزاج بارد جو مورث درد گوش ہوتا ہے وہ بھی
ساذج اور بلا مادہ ہوتا ہے کہ اضداد سے اون اسباب کے پیدا ہوتا ہے جو سوء مزاج حار میں بیان ہوئے یعنے ہوا اور ریح بارد خصوصاً جس وقت
گرم ہوا سے دفعۃً سرد ہوا کی طرف منتقل ہو خواہ ٹھنڈا پانی خواہ وہ پانی جسکی تاثیر ٹھنڈی ہے کہ اوس سے بھی درد گوش پیدا ہوتا ہے۔ جو درد
گوش بسبب تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ کبھی کوئی ریح ایسی کانوں میں سما جائے جو تمدد پیدا کرے۔ یا چند اقسام کے جراحات میں جو کانوں میں پیدا ہوکر
درد پیدا کریں ایک قسم کی ریح بھی ایسی ہے جو کانوں میں پیدا ہوکر تفرق اتصال پیدا کرتی ہے اوس سے بھی درد گوش عارض ہوتا ہے۔ اور ریاح

پڑجانے سے خواہ کسی چھوٹی جاندار چیز مثل مچھر اور جھینگے وغیرہ کے پڑ جانے سے خواہ چھوٹے کیڑے جو کانونمیں پیدا ہوتے ہوں ان اسباب سے بھی درد عارض ہوتا ہے کبھی
بعد بخار اور سقطہ کے بھی عارض ہوتا ہے بہت دشوار اور سخت تر اقسام درد گوش سے وہی قسم ہے جو بسبب کسی ایسے ورم کے پیدا ہو جو اندر کی طرف زیادہ عارض
ہو اور ایسے درد کے ہمراہ تپ ضرور ہوتی ہے اور تپ لازم ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس ورم کی وجہ سے اختلاط عقل پیدا ہوا ہو کہ اوسکا علاج سب سے
زیادہ سخت ہے۔ اور جو ورم اون غضاریف میں ہو جو باطن گوش سے خارج ہیں اونمیں درد کی شدت نہیں ہوتی اور پہلی قسم یعنے جو بسبب ورم
باطنی کے عارض ہوتی ہے اور اختلاط عقل بھی اوسکے ہمراہ ہوتی ہے اوسمیں کبھی تو مریض فوراً مرجاتا ہے اور مہلت علاج کی نہیں ملتی ہے جسطرح
سکتہ کی کیفیت بھی یہی ہے لیکن جوان آدمی کا قاتل یہ درد گوش بنسبت بوڑھے کے زیادہ ہے اور جوان بہت جلد ہلاک ہوتا ہے اور بوڑھے کے قتل میں
اتنی جلدی نہیں ہے اور بیشتر سات روز اس درد میں ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ لیکن اکثر مشائخ کا اس ورم میں یہ حال ہوتا ہے کہ یہ ورم متقیح
ہوجاتا ہے۔ اور جوانون کے کانمین یہ ورم متقیح نہیں ہونے پاتا کہ وہ مرجاتے ہیں پھر اگر ریم پڑجاوے اور دیگر علامات محمودہ اور بھی اوسکے
ہمراہ ہوں تو پھر جوانون کے بچنے کی بھی امید ہوتی ہے کان کے درد میں کبھی کھجلی بھی ہوتی ہے اور کبھی خارش نہیں ہوتی ہے کانون کی خارش
کا بیان ہم نے ایک فصل میں علیحدہ لکھا ہے علامات علامت درد گوش کی ہر ایک قسم کی وہی ہے جو شرح میں مذکور ہوئی علاج پہلے قاعدہ
عام ہے اور اوسکی رعایت ہمیشہ کرنی ضرور ہے۔ کہ جو چیز کانونمیں ٹپکائی جاوے واجب ہے کہ نہ بہت گرم ہو اور نہ زیادہ سرد۔ جو درد گوش بسبب
کسی امتلاء بدنی کے ہو یا خصوصاً امتلاء سر کی وجہ سے عارض ہو پہلے تنقیہ سر کا مناسب اوسی امتلاء کے کرلینا چاہیے مثلاً اگر امتلاء
کسی مادۂ حارہ سے ہے فصد کے ذریعہ سے تنقیہ کرنا درکار ہے اور اون چیزون سے تنقیہ کریں جو سر کے مادہ حارہ کے تنقیہ کرنے کے لیے اوسکے
ابواب میں مذکور ہوچکی ہیں۔ اگر اوس خلط میں لزوجت ہو اور خوب چسپیدگی پیدا ہوگئی ہے حبوب شبیارج جو مشہور ہیں اونسے تنقیہ کرنا چاہیے
اور غرغرے بھی جو بارہا مذکور ہوچکے اونکو استعمال کریں اور اگر وہ خلط کسی طرف کانمین چپک کر لگ رہی ہے اور ایسی تر نہیں ہے کہ بدون
بخارات پہونچانے کے چھوٹ سکے لازم ہے کہ بعد اسہال اور تنقیہ مادہ کے بخارات ملینہ اور قطورات ملینہ کا استعمال کریں بعد ازان پھر دوبارہ
عضو خاص کے مادہ کا استفراغ کریں۔ اگر سبب درد کا حرارت بافراط ہو تبرید دماغ کی مطفیات معروفہ سے کریں جنکا ذکر باب دماغ میں
ہوچکا ہے۔ اور کانمین روغن گل اور سپیدی بیضہ کی ٹپکائیں اور اگر درد میں شدت ہو اسکے ہمراہ کافور بھی شریک کریں کبھی روغن بنفشہ
کافور ملاکر درد کی تسکین بنسبت روغن گل کے زیادہ کرتا ہے۔ اسلیے کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے۔ ایضاً جو شیاف درد چشم کی تسکین
کے واسطے مذکور ہوا اوسکی تقطیر ہمراہ سپیدہ بیضہ مرغ وغیرہ کی کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ تنہا سپیدی بیضہ کی درد گوش میں عجیب النفع ہے۔ اور
دودھ میں آب برگ عنب الثعلب اور آب برگ کشنیز کی تقطیر کریں دودھ وہی عمدہ ہے جو پستان سے تازہ دوھکر استعمال کریں کہ وہ نفع زیادہ
کرتا ہے۔ یا خراطین کو روغن گل میں جوش دیکر کانونمیں ٹپکائیں یا حلزون یعنے دریائی گھونگھے کو روغن گل میں جوش دیکر کانمین ڈالین
یا روغن گل کو سہ چند سرکہ میں جوش دین تا اینکہ سرکہ جل جاوے اور روغن گل باقی رہ جاوے اور اسی کا قطورہ کانمین ڈالین یہ قطور شدت
ضربان کو نافع ہوتا ہے اسی طرح روغن تخم کدو اور روغن نیلوفر اور روغن بید سادہ اور دیگر ادہان باردہ۔ اسی طرح عصارات اون
چیزون کے جو کدو کے مشابہ ہیں چھلکے اور بیجون میں اور مزاج اونکے بھی مثل مزاج کدو کے ہیں اسی طرح وہ ضمادات جو خارجی تبرید کرتے ہیں
بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ آب لبلاب بھی ایسے وقت بہت عمدہ ہے اور خوب فائدہ کرتا ہے اور عصارہ عنب الثعلب تازہ بھی ایسا ہی مفید ہے
۔ اگر ضربان اور درد میں شدت ہو اور خوف تشنج پیدا ہونیکا ہو اوسوقت استعمال مرخیات سے چارہ نہوگا اور مرخیات میں پرانے

روغن گل اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہی جب گرم کرکے ٹپکائین کبھی بڑی دشواری اور اذیت شدید کان کے درد کی اس تدبیر سے دفع ہو جاتی ہی کہ ایک ٹونٹی دار چیز جسکا منھ درست ہو کسی قسم یا ہانڈی وغیرہ جسمین گرم پانی بھرا ہو رکھین تاکہ اوس پانی کے ذریعہ سے بخارات گرم کانون تک پہونچین اس تدبیر سے اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ اور علاج کی کچھ احتیاج نہین رہتی ہی اور مخدرات کے استعمال سے استغنا حاصل ہوتی ہی خصوصًا اگر اس گرم پانی میں دوا ئی مخدر بھی ڈالی ہون لیکن ایسی دوائین جیسے افیون اور اسمین جوش دیتی چاہیئن جو ارشا یہ رفق اور نرمی کرین اور اوسمین ادویہ مرخیہ کے ہمراہ کسی قدر کوئی مخدر رکھی گئی ہو۔ اگر کسی وقت دوسے مخدر کی حاجت ہو سب سے زیادہ اسلم اور بے ضرر شیاف ماميثا کا ہی اوسمین بہت تھوڑی مقدار افیون کی داخل کرکے تیز اب انگور میں گھسکر کانون میں ٹپکائین۔ اگر درد گوش بوجہ پانی میں بیٹھنے خواہ نہانے کے پیدا ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو اپنے مقام خاص میں بیان کیا گیا ہی جہان پانی کا ذکر ہی۔ اور اگر درد گوش بسبب کسی برودت جاگرفتہ اور اندر کانون کے ٹھہری ہوئی سردی کے عارض ہو یا وہ سردی خارج سے پہونچی ہو اوسوقت قطورات روغنہای گرم کے کرنے چاہیئن جیسے روغن سداب اور روغن شبت اور روغن سنبل رومی اور روغن اقحوان روغن بلسان روغن بید انجیر خواہ اسی قسم کے اور روغن یا کہ زیت مین کُنُس جوش دین اور صاف کرکے تقطیر کرین خواہ زیت ہمراہ فلفل اور فرفیون اور جند بیدستر یا غالیہ جند بیدستر بقدر ایک دانگ کے ایک مثقال روغن بان خواہ کسی اور روغن گرم اور خوشبو مین ملاکر استعمال کرین۔ اور کبھی ایسا مریض شراب خالص اور تیز نشہ کی پیتا ہی اور سو رہتا ہی جب سو کر اوٹھتا ہی اور بیدار ہو پھر مرض کا نام و نشان نہین ہوتا ہی۔ اگر سبب درد گوش کا ریح بارد ہو اوسمین وہی علاج نافع ہوگا جو باب دوی اور طنین مین مذکور ہوا یعنے وہ اقسام دوی اور طنین کے خواہ اور کسی طرح مرض گوش کا جسکا سبب فاعلی خواہ جسمی مادہ فاسد خلط چسپیدہ ہوتا ہی خواہ بسبب برودت کے وہ مرض پیدا ہوتا ہی اوسکے علاج مین ایسے درد گوش کا معالجہ مذکور ہوگا ایسے ہی درد گوش کے معالجہ مین نہایت مناسب یہ بھی ایک تدبیر ہی کہ محجمہ مین آب گرم بھر کر کانون کے ارد گرد اوسکو لگا دین۔ یا کانون مین سداب اور حماما یا قیسوم اور مرزنجوش انمین سے ایک خواہ دو دو یا سب کو روغن سوسن مین ملاکر ٹپکائین۔ یا جند بیدستر اور قیسوم اور مرزنجوش کے ساتھ استعمال کرین روغن سوسن مین پکاکر چبائین اور ٹپکائین۔ یا نطرون اور سرکہ ہمراہ روغن گل کے استعمال کرین۔ یا عصارۂ فیل گوش مین نطرون اور سرکہ ملاکر ٹپکائین اگر ان دواؤن سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو تو فربیون اور جند بیدستر روغن قسط کے ہمراہ یا قسط بحری اور زراوند کا استعمال کرین کبھی درد شدید مین باجرہ کی سینک بھی نافع ہوتی ہی کہ نمدہ کی پوٹلی مین گرم کرکے سینکین۔ اگر درد گوش بوجہ بثور اور چھوٹی چھوٹی پھنسیون کے پیدا ہوا ہی اوسکا علاج آئندہ باب بثور گوش مین بیان ہوگا۔ اور اگر کانمین کیڑے پیدا ہونے سے درد ہوتا ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا اور اگر کوئی چیز کان کے اندر پڑ گئی ہی اوسکا علاج بھی آئندہ بیان ہوگا پانی پڑ گیا ہو خواہ پتھری اور سنگریزہ وغیرہ۔ اگر بسبب ورم داخل گوش کے درد پیدا ہوا ہی اوسمین خطرہ زیادہ ہی کہ یہ ورم قریب دماغ کے ہی اور اندیشہ جب ہی تک ہی کہ ورم کا مادہ مجتمع ہو کر پیپ نہ پڑ جاسے ایسے درد ورمی مین بعد فصد اور استفراغ مادہ کے پہلے ملینات کا استعمال واجب ہی جو تبرید پیدا کرین خصوصًا دودہ کا ٹپکانا بار بار چاہیئے تا روز سوم اور اسی طرح روغن گل سرکہ مین پکاکر بطریق مذکور سابق اوائل مرض مین استعمال کرین اوسکے بعد لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان اور لعاب تخم مرو دودہ مین ملاکر ٹپکائین۔ آب لبلاب کا ٹپکانا بھی ایسے وقت نافع ہی۔ اور کنجد کوفتہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکی ہی بعد ازان تا زوال مرض ہمیشہ کماد آٹے سینک روغن زیت سے کرنی چاہیئے جو اچھی طرح گرم ہو۔ روغن زیت کا شیرین ہونا چاہیئے اور نیم گرم ہو کہ اوسمین اوس روئی کو ڈبوئین جو باریک سلائی کے کنارے پر لپٹی ہوئی ہو اور گرم ہی گرم اوسی کانمین داخل کرین اور بار بار اسی طرح کرتے رہین۔ اور خارج از گوش ضماد ملینات منضجہ کا کرین جو زیادہ قوی نہون جب یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کر جاسے اوسوقت کانمین لومڑی کی چربی اور ورل یعنے گوہ کی چربی کا لیپ کرین

ہو رہت دکھلاتا ہی اوسیطرح یہ آواز دوی و طنین کی بھی تصور کرنی چاہیے - اور چونکہ جو آواز کانون تک پہونچکر محسوس ہوتی ہی اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ ہوا خارجی مین تموج پیدا ہوکر کانون تک پہونچکر آواز پیدا کرتا ہی اور ہم نے فرض کیا ہی کہ طنین اور دوی مین بلا تموج ہوا سے خارجی کے آواز محسوس ہوتی ہی پس ضرور ہوا کہ اگر تموج ہوا کے خارج مین ہو تو کانون کے اندر کوئی مادہ ایسا ہی کہ اوسی کے تموج سے آواز پیدا ہوتی ہی پس وہ مادہ بخاری ہی جو تجاویف اندرون گوش مین قدرت خالق سے بھرا ہوا ہی - اس مادہ بخاری کا تموج کبھی تو ایسا خفیف ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی مادہ بخاری موجودہ تجاویف گوش خالی ہو ہی نہین سکتا اور کبھی اسمین تموج زیادہ بھی ہوتا ہی مگر وہ بھی خفی اور پوشیدہ رہتا ہی اور اوسی قسم کا تموج یہ بھی ہوتا ہی جس سے ہمارے کانونکا خالی رہنا دشوار ہی **مترجم کا قول** جو مادہ ہمارے کانون مین بھرا ہی اور اوس سے بخارات ہمیشہ اوٹھا کرتے ہین بر وقت صعود بخارات کے تموج ضرور پیدا ہوتا ہی لیکن چونکہ وہ تموج ایسا شدید نہین ہی اور ہم کو عادت بھی پڑ گئی ہی لہذا اوس سے جو آواز پیدا ہوتی ہی ہمکو سنائی نہین دیتی اور جبتک ہم زندہ ہین اور غذا کا تناول وغیرہ اچھی طرح کرتے ہین اون بخارات کی پیدائش اور اس تموج کا ہر وقت واقع ہونا لازم ہی مگر جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض ابدان مین اتنی ہی تموج پیدا ہونے سے آواز دوی اور طنین کی سنائی دیتی ہی اور بعض کو سنائی نہین دیتی تو ہمکو دریافت کرنا چاہیے کہ جنکو سنائی دیتی ہی کس وجہ سے سنائی دیتی ہی پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ سبب ہی کہ جن لوگونکو ادنی سے تموج بخارات سے دوی اور طنین کا احساس ہوتا ہی اونکی حس بہت تیز ہی اور وہ لوگ ذکی الحس ہین جیسے ہم نے تخیل خیالات چشم مین بیان کیا ہی یا آنکہ وہ لوگ ضعیف الحس ہین کہ تھوڑے سے تموج کو بوجہ ضعف کے دریافت کر لیتے ہین اور اونکو انفعال ہو جاتا ہی جسطرح کہ ضعیف آدمی کو تھوڑی سردی مین سردی اور تھوڑی سی گرمی مین گرمی کی ایذا پہونچتی ہی - اور اسباب ضعف مزاج گوش کے وہی ہین جنکو اصناف سوء مزاج مین تم دریافت کر چکے - پھر اگر تموج بخارات اتنا خفی اور پوشیدہ نہو جو اوپر بیان کیا بلکہ اوس سے زیادہ ہو اور اوسکی مقدار اس سے بڑہکر ہو جسمین قوی الحس اور ضعیف الحس کا حال مختلف ہوتا ہی یعنی اتنا زیادہ ہو کہ قوی الحس اور ضعیف دونون اسکا احساس کر لین اسوقت معلوم کرو کہ یہ دوی اور طنین بسبب ایسے محرک بخار کے پیدا ہوتی ہی جو تموج معتاد سے زیادہ تحریک اور تموج بخارات کرتا ہی - بخارات مین تموج پیدا کرنے والا یا تو ریاح ہین جو اطراف اور نواحی سر مین پیدا ہوتے ہین کہ اوسی جگہ وہ ریاح متحرک ہوتے ہین - یا کوئی آواز جوش کی کسی زرداب اور صدید سے اوٹھتی ہی جو سر مین پیدا ہوا ہی یا ریم مین جوش اور غلیان ہوتا ہی جو سر مین پھیلا ہی - یا کیڑے سر مین پڑ گئے ہین کہ جب وہ مجاری اور متلاشی سر مین چلتے پھرتے ہین اوسوقت تموج پیدا ہوتا ہی - ان اسباب مذکورہ کی پیدائش کا سبب یا تو اضطراب اور جوش اخلاط بدن کا ہی جیسے حمیات مین ہوتا ہی - یا ابتدائے نوبتہائے حمیات مین ایسا ہی غلیان ہوتا ہی - یا امتلاء زائد بحد افراط اور خصوصا سر مین امتلا ہو اسکا سبب ہی جیسے بعد سکر اور مستی زائد کے ہوتا ہی - یا کوئی اضطراب ایسا ہی جو بطرف دماغ کے متوجہ ہو رہا ہی جیسے بعد تخمہ قی کرنے کے - اور بعد پہونچنے کسی صدمہ اور ضربہ کے ایسا ہی ہوتا ہی - کبھی یہ اضطراب بسبب اضطراب حرکت کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک مادہ لزج ہوتا ہی جو تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ متحلل ہوکر ریح بنتا جاتا ہی اسی سبب سے ہمیشہ دوی اور طنین موجود رہتی ہی - کبھی یہ بات شدت خواہ لینے خلو معدہ کی وجہ سے ہوتی ہی اسکا سبب بھی اضطراب ہی اون رطوبات کا جو بدن مین پراگندہ ہین مگر ٹھہرے ہوے کیونکہ جب طبیعت غذا کو نہین پاتی تو ناچار اونھین رطوبات کی طرف متوجہ بہ تحلیل ہوتی ہی اور انمین حرکت پیدا کرتی ہی - کبھی دوی اور طنین بعد استعمال ایسے ادویہ کے پیدا ہوتی ہی جنکی خاصیت یہ ہی کہ اخلاط اور ریاح کو اطراف سر مین حبس کر دین - اور سبب مرض دوی کا کبھی خود کان ہی کے اندر موجود ہوتا ہی - اور کبھی بشرکت معدہ خواہ اعضاے دیگر یہ ریاح جو موجب دوی ہین کانون تک پہونچتے ہین **علامات** جو دوی ہمیشہ متصل رہے اوسکا سبب خاص سر مین ہی - اور اگر کبھی دوی مین سکون ہو جاے اور پھر ہیجان ہو اور یہ اختلاف سیری اور گرسنگی مین یا بوقت حرکت اور شدت

حرارت اور یبوست کے پیدا ہوتی ہے وہ بھی بمشارکت دیگر اعضا کے ہوتی ہے۔ یہی اور اسکے بعد ہیئت خاص اس آواز کی بھی اسکی شناخت کراتی ہے مثلاً کبھی دوی
کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کوئی شے اوپر کو چڑھتی ہے یہ قسم دوی کی اکثر بشرکت تمام بدن یا فقط معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے یا آواز
دوی کی اپنی ہی جگہ کو سنجتی ہوئی محسوس ہو جیسے درختوں کے پتوں کی آواز کہ اپنی جگہ گم گم ہے ہے بجا کرتے ہیں اس دوی کا مادہ ریحی سر میں ٹھہرا
ہوا ہے۔ اور اگر ہمراہ دوی کے تپ اور درد بھی ہو اور اس سے یہ بھی [illegible] کبھی پیدا ہو [illegible] معلوم کرو کہ ورم اور قیح مجتمع ہوتا ہے اور
اگر دوی کی پیدائش بر سبیل خفیہ علے الاتصال ہوا کرے اور اسکی پیدائش کسی خلط یا لزوجت سے ہوتی ہے۔ جو دوی بسبب ذکاوت حس کے ہو اسکی دلیل
یہ ہے کہ بدن مریض کا ریاح اور امتلا اخلاط سے پاک ہو اور سماعت بھی اچھی ہو اور ہر وقت گرسنگی اور خلو معدہ کے ہیجان دوی کا ہوتا ہو
جو دوی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے وہ بعد استفراغات اور حمیات کے ہوتی ہے۔ جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہوتی ہے اور اس سے پہلے
جو افراط اور زیادتیاں نامناسب گذری ہیں وہی اوسپر دلیل ہوتی ہیں۔ اکثر دوی سوء مزاج حار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکی شناخت
یہ ہے کہ دفعۃً عارض ہوتی ہے اور ہمراہ دوی کے التہاب بھی ہوتا ہے۔ اور جو دوی سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے وہ رفتہ رفتہ بے التہاب
ہوتی ہے علاج جمیع بیماران مرض دوی اور طنین کو حمام اور دوی شرب اور حرکت عنیف اور چیخنے چلانے سے اور قے کرنے اور زیادہ امتلاء
معدہ سے پرہیز کرنا واجب ہے اور طبیعت انکی ملین اور نرم رہنی چاہیے تا قبض پیدا نہونے پاوے۔ جو دوی بشرکت کسی عضو کے پیدا ہوتی ہے
اوسکے علاج میں اول مقصود علاج اوسی عضو کا ہے جسکی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے خصوصاً معدہ کا اگر اوسکی شرکت سے دوی عارض ہوتی ہو پہلے اوسکا تنقیہ کریں پھر
دماغ اور کانوں کی اصلاح کا قصد کریں کہ دماغ اور کانوں کی تقویت کریں۔ دماغ کی تقویت روغن آس اور کانوں کی تقویت روغن بادام وغیرہ سے کرنی
چاہیے۔ تقویت کی تدبیر کرتے وقت دماغ اور کانوں کا مزاج اصلی جو ہے اوسکی بھی رعایت کرنی چاہیے۔ اور اوسکی معونت سے ان قواعد
معلومہ کا برتاؤ کیا جاوے گا جو ایسے مزاج کے لیے بکار آمد ہیں۔ اسی طرح جو دوی بسبب امتلا ریاح کے پیدا ہوئی ہو پہلے بدن اور سر کا تنقیہ کرنا چاہیے
ان ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہیں اور تلطیف تدبیر یعنے غذا میں کمی اور لطیف غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیے۔ جو دوی کسی تپ کے بحران میں عارض
ہو اوسکے علاج میں تحریک طبیعت سے بچنا چاہیے اور کچھ تدبیر اوسکی نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ یہ دوی تپ کی دور ہوتے ہی خود بخود دفع ہو جاویگی
۔ جو دوی سرعۃ الحواس اور ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اوسکے علاج میں بعض اطبا مخدرات کا استعمال تجویز کرتے ہیں مثلاً روغن گل کو سرکہ میں
بطور مذکور سابق پکا کر ہمراہ افیون یا روغن بنگ کے استعمال کریں یا شوکران اور جند بیدستر کو روغن مناسب کے ہمراہ۔ ان سب ادویہ میں اصلح تجویز اس
یہ ہے کہ حب صنوبر اور جند بیدستر کو کسی روغن کے ہمراہ پیسیں اور تقطیر کریں۔ جو دوی بسبب قیح کے پیدا ہوتی ہے علاج ورم اور قیح سے اوسکی تدبیر
کریں۔ جو دوی بوجہ ضعف کے عارض ہو استعمال ان دواؤں کا کریں جنسے تعدیل مزاج عارضی کی ہو اور وہ قطورات اوپر مذکور ہو چکے
۔ اور جو دوی ایسے مادہ سے پیدا ہو کہ بوجہ سرسام کے طبیعت نے کان کی طرف دفع کیا ہے اوسکے علاج کے طریقے سب مذکور ہو چکے طرش
کا بیان جو طرش بعد سرسام اور حمیات حادہ کے پیدا ہوتا ہے اوسکے لیے دواے خاص یہ ہے کہ عصارہ افسنتین کو روغن گل اور سرکہ اور
روغن سوسن کے ہمراہ استعمال کریں یہ علاج نہایت اچھا ہے۔ اور جو طرش کسی خلط بارد بالزوجت کے سبب سے پیدا ہوا ہے اوسکے لیے یہ قرص
مخصوص مجرب ہوا ہے خربق ابیض تین درہم زعفران پانچ درہم نطرون دس درہم ان سب کے قرص طیار کریں منجملہ ادویہ مجربہ کے
جو مشترک اور جامع فوائد اقسام طرش کو ہے خواہ وہ طرش ضعف سے پیدا ہوا ہے یا حرارت سے یا کسی خلط سے وہ یہ دوا ہے۔ قرنفل تخم
گندنا ہر واحد نصف درہم مشک ایک دانگ آب مرزنجوش میں پیسکر ٹکیا میں یا آب سداب یا شراب میں ملا کر استعمال کریں۔ اسی طرح

طبیخ برگ صنوبر اور طبیخ برگ شمشاد اور طبیخ ورق غار بھی مشہور ہے - واجب ہے کہ جمیع اقسام کے طریق سیلان کی غذا سے پرہیز کریں یعنے ذراشت کو نافذ سے رہیں - بعض متقدمین علماے علم طب کا قول ہے کہ صغیر اور سکم میں ستوکے واسطے کوئی شئے دوا ے قرتنج سے زیادہ واسطے حافظ کے نافع نہیں ہے اور یہ دوا اسما نافذ کے واسطے براہ تجربہ ایسی ہے کہ جتنی دوائین خدا نے پیدا کی ہین اون سب سے اسکا نفع زیادہ ہے - اسکے واسطے قطور بنا کبھی نافع ہے - زوفا برگ صنوبر جب نچار با ہم ملا کر قطور طیار کریں - معالجہ طریش اور وجع مین تامل کرنا ضرور ہے اور ان معالجات مشترکہ مین اور خصوصًا وہ معالجات مشترکہ جو امراض بارد ہ مین مذکور ہوے ہین علاج صحیح اور مادہ کا کانین جو مدہ یا قروح پیدا ہوتے ہین - اول اور مقدم سب سے یہ تدبیر ہے کہ لطیف غذا کرنی چاہیے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا لازم ہے جس سے خلط پاکیزہ اور بیشتر اور محمود یعنے خون پیدا ہوا اور یہ غذا لحوم اور بقول مناسب سے ہونی چاہیے اور امالہ تدبیر کا اوس جانب کرنا چاہیے جیسے کیفیت معتدل مقتضی ہے اور اگر مزاج مریض بنظر خصوصیت کیفیت موجودہ کے بالواسطہ استعمال کو مقتضی ہو ضرور استعمال کرنا چاہیے ریاضت مین خفت کرنی لازم ہے اور عطوسات اور غرغرون سے مادہ کو ناک اور منہہ کی طرف مائل اور راجع کر دینا چاہیے - پھر چونکہ قروح گوش دو حال سے خالی نہون گے یا تو ایسے ہین کہ حس بصری وغیرہ سے محسوس ہو سکتے ہین اور یا دور اور عمیق ہین جہان نظر کام نہین کرتی ہے اور نہ ہاتھون سے ٹٹول کر دیکھنے سے مقدار اور کیفیت معلوم ہو سکتی ہے پس جو قروح ظاہر مین دکھین تو شہاب اور سرکہ سے یا پانی مین ملا کر دھو ڈالنا چاہیے یا سکنجبین اندر پانی خواہ شراب اور پانی سے دھونا چاہیے - یا طبیخ عسل مین خشک گل سرخ ملا کر اوسکے بعد ایسی چیزون سے پھونکنا چاہیے جو خشکی پیدا کرین جیسے زاج سوختہ وغیرہ - کبھی جن قروح مین پیپ پڑ گئی ہو اونمین روغن شہدانج کا نفوخ کیا جاتا ہے - اور مناسب تر یہ ہے کہ دواء ہج کا استعمال کیا جاے اور جریان قیح کو روکنا نچاہیے جب تک بافراط جاری نہو بلکہ اوسے مناسب ہے کہ بتعویق محلل دوا جیسے آب مر اور روغن گل کا استعمال کرین ایضًا عصارہ برگ زیتون اور شہد کا قطور استعمال کرین اور بیشتر آب گندنا تازہ کی تقطیر کانون کرنی خصوصًا اگر اوسکے ہمراہ شہد بھی ہو مفید ہوتی ہے - اسی طرح عصیر برگ بید یا اوسکے چوشاندہ کا قطور کرنا چاہیے - یا شب یمانی سوختہ اور مر ایک ایک درہم پیسکر ہمراہ شہد بصوف کے ذریعہ سے کانون بطور پابہ کے رکھین خواہ دم الاخوین اور زبد البحر اور انزروت اور لوبان دمنی اور مر اور سرطان اور شیاف مامیثا یہ سب اجزا ہموزن پیسکر ذرور کرین اسطرح پر کہ ان دواون کو پیس کے ایک بتی پر چھڑکین اور اوس بتی کو ایک سلائی پر لپیٹ کر اوسکو شہد مین ڈبو کر کانون رکھین - اگر قروح مین درد ہوتا ہو اونکا علاج خبث الحدید سے کرین کہ اوسکو ایک بتر کو پیسکر اوسمین ایسی دوا ملائین جس سے تخفیف بھی پیدا ہو اور درد مین بھی سکون ہو جاے یہ دوا جیسے روغن بادام ہمراہ صبر اور مر اور زعفران کے - اور کبھی بوجہ شدت درد کے تھوڑی سی افیون بھی ملائی جاتی ہے - اور استعمال دواے راسنی کا جو مذکور ہو چکی ہے بھی نافع ہے اسلیے کہ دواے راسنی مین باآنکہ قوت تخفیف ہے ساتھ ہی اوسکے مسکن وجع بھی ہے اور ایسے وقت وہ مرکبات جنکا ذکر قرابادین مین ہم نے کیا ہے وہ بھی نافع ہوتے ہین - اور کبھی اقراص انزروت بھی مفید ہوتے ہین - یہ بھی مفید ہے کہ خستہ ہلیلہ اور بادام کو سوختہ کر کے روغن خیری مین آمیختہ کرین اور ایسے ہی تیل کی تلچھٹ ملا کر استعمال کرین - مرہم اسفیداج اور مرہم باسلیقون دونون ملا کر اسکا قطور بھی نافع ہے - جو قروح اندر کان کے دور تر واقع ہون اور پرانے ہو جائین اونکی ردائت زیادہ ہوتی ہے کہ بیشتر ہڈیان گل جاتی ہین اون قروح پر انشاع مجری لیتے اندر سے پھیل کر بہونے سے استدلال کیا جاتا ہے اور بدبو ریم بکثرت نکلنے سے اونکی شناخت ہوتی ہے - اوس وقت قطران شہد مین ملا کر ٹپکانے کی ضرورت ہوتی ہے یا تلخہ زاغ اور سنگ لشپت کو شیر زنان مین ملا کر قطور کرین - یا قرص انا اور قطرون انجیر کے دانہ نکالکر اوس سے فتیلہ طیار کرین اور ریم وغیرہ صاف کر کے استعمال کرین - اور اسی طرح جملہ ادویہ کے استعمال کے لیے چرک اور ریم وغیرہ کو پاک کرنا لازم ہے منجملہ ادویہ قوی کے ایسے

قرحہ ہو سکے واسطے تو بال نحاس ہمراہ زرنیخ اور شہد اور سرکہ کے یا مثل خبث الحدید کا یا کہ خود خبث الحدید پر بریان کرکے اور مسکو جب مثل غبار کے باریک ہو جاوے
اور یہ کیفیت متواتر بریان کرنے سے پیدا ہو گی اگر سرکہ شراب کے ہمراہ بریان کریں اور جب سرکہ میں آمیختہ ہو کر مثل شہد کے گاڑھا ہو جاوے اوسوقت
اوسکی تقطیر کرنی چاہیے۔ اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے زنگار اور تانبے کے چھلکے جو جھڑ جاتے ہیں ہر واحد چار درہم عصارۂ کراث یعنے
گندنا ایک اوقیہ شہد سپید بقدر ضرورت سبکو ملا کر استعمال کریں جب ریم زیادہ نکلنے لگے اوسوقت ضرور ہے کہ فتیلہ کا استعمال کریں یا اسطرح پر کہ اون کے
فتیلہ کو تلوث لگا دیں ڈبو کر کانمیں رکھیں یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کو کانمیں یا بطور قطور کے استعمال کریں اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ خبث الحدید کو
دھو کر چند مرتبہ کسی ماہی آب سے پر بریان کریں اور سرکہ میں پکا کر تقطیر کریں۔ اگر ہمراہ قیح کے درد بھی ہو اور قرحہ متعفنہ بھی ہو اوسوقت نبیذ
عنصلی کو روغن گل میں کھیپ کر قطور کریں خواہ نبیذ مذکور کو آب گندنا یا آب ماہی شور جیسے سمک مالح کہتے ہیں اوسمیں کھیپ کر استعمال کریں پھر شدت
شدت درد کے احتیاج استعمال مخدرات کی ہوتی ہے پس مناسب ہے کہ صبر اور افیون اور زعفران کو شہد میں ملا کر تقطیر کریں جبکہ استعمال ادویہ
مجففہ سے رطوبت کا نکلنا بند ہو جاوے اوسوقت روغن گل کی تقطیر کرنی چاہیے اور لازم ہے کہ خشک لیقہ جو کانمیں ہو اوسکو بخوبی اخراج کریں
اوسکے بعد دوا سے منبت لحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی کا استعمال کریں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ریم کا نکلنا بند کرنا چاہیے بلکہ ایسی ہی تدبیر کرنی چاہیے
کہ ریم پیدا ہونے پاوے اور جسقدر پڑگئی ہے وہ نکلجاوے اور قرحہ خشک ہو جاوے۔ اکثر معالج لوگ جو حیلہ سے امراض کا علاج کرتے ہیں اونکا
یہ بھی طریقہ ہے کہ قرحہ گوش کے علاج میں چیتھڑے بھر دیتے ہیں کہ سیلان ریم بظاہر اون چیتھڑوں کے جذب کرنے سے رک جاتا ہے اور بیمار کو منع کرتے ہیں
کہ اوس کروٹ نہ سوے جس کانمیں قرحہ پڑا ہے اور یہ ممانعت فقط اسیے فریب دہی کی راہ سے کرتے ہیں تاکہ ریم کا سیلان مریض کو معلوم نہ ہو گا
اسلیے کہ وہ ریم اندر کی طرف جاوے گی ایسی تدبیر سے چونکہ ریم اندر کی طرف چلی جاتی ہے اور اوس نرم گوشت پر گرتی ہے جو کان کے اندر ہے لہذا ورم
بیخ گوش میں پیدا ہوتا ہے پھر اوس ورم کو بعد انضاج کے دفع کر دیتے ہیں اور سیلان مدہ دفع ہو جاتا ہے **کانوں سے خون کا انفجار** کبھی تو
کان سے خون کا برآمد ہونا بطور رعاف بحرانی کے ہوتا ہے اور ایسا انفجار دم مفید ہے۔ اور کبھی امتلا سے خون فاسد کی وجہ سے کسی رگ کے پھٹ
جانے یا رگ کے منہ کھل جانے یا کٹ جانے سے خون جاری ہوتا ہے۔ اور کبھی کسی صدمہ کا صدمہ پہنچنے سے یا کسی قسم کے چوٹ لگنے سے انفجار
خون کا ہوتا ہے علاج جو خون بطور بحران کے ہو اوسکا حبس کرنا ہرگز جائز نہیں ہے جب تک کہ اوسکی وجہ سے غشی کی نوبت نہ پہنچے اور ضعف مفرط
پیدا ہو سوائے ایسے خون کے اور جملہ اقسام کا انفجار خون روکنا چاہیے۔ حبس خون کا تین قسم کی دواؤں سے ہوتا ہے یا تو ادویہ قابضہ کا
استعمال کریں یا ادویہ کاویہ یا ادویہ مبردہ سے ادویہ قابضہ جیسے مازو کو سرکہ خواہ پانی میں جوش دیں یا طبیخ عوسج کو اور اکثر اس طبیخ میں
شراب کہنہ بھی یا سرکہ بھی ملایا جاتا ہے۔ اسی طرح شیاف مامیثا اور حضض اور طبیخ برگ درخت مصطگی یا انار کو سرکہ میں پختہ کرکے نچوڑ لیں مبردات
سے علاج اسکا جیسے عصارۂ عصی الراعی اور لسان الحمل ہمراہ شراب کے یا شیاف مامیثا اور افیون کاویہ ادویہ جیسے عصارۂ بادروج۔ ایک
دوا اسکے واسطے عجیب النفع ہے کہ انفحہ ارنب کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں یا عصارۂ کراث کو سرکہ ملا کر منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ وہ لون کردہ
شنگاو کے اور اوسی کی تھوڑی سی چربی اوسمیں تھوڑا سا نمک ملا کر نیم بریان کرکے پانی اوسکا نچوڑ لیں اور کانمیں ٹپکائیں چرک اوس
سبب گوش کا علاج علاج خفیف اوسکا یہ ہے کہ روغن بادام شیریں کا وہ بادام جو بہار میں پیدا ہوتا ہے خاص کر شب کو اوسکی تقطیر کریں اور حمام
حمام کریں اور کان کو زمین گرم پر رکھیں کہ چرک اوسکی گرمی سے پگھل جاوے چرک کے لیے سرخ پھٹکری پیسکر پھونکنا بھی نافع ہے۔ ایضاً دوا
انکا مثقال بورہ ارمنی نصف مثقال انجیر سپید اسقدر جسمیں یہ دوائیں لتھ جائیں اس مرکب سے ایک فتیلہ بنا کر طیار کریں۔ تلخہ بکری کا

روغن افراسیون مین ملاکر ٹپکانا یا افراسیون سوختہ سائیدہ یا آب افراسیون سوختہ سائیدہ یا آب عشقہ پیون یا شورہ کو سرکہ مین گھولاکر
اتنی دیر اور آگ پر رہنے دین کہ اوسکا جوش فرو ہوجاے اور روغن گل کی آمیزش کرکے تقطیر کرین - یا بورہ کو انجیر کے بیچ نکالکر انجیر کے ساتھ پیسکر چھوٹی
چھوٹی گولیان بنائین اور کانمین رکھین اور تیسرے روز گولی کو نکالین کہ اوسکے ہمراہ چرک وغیرہ بھی نکل آوے گی اور زیادہ نکلے گی اور اسکے بعد کان کا
بوجھہ جاتا رہیگا اور ہلکاپن بخوبی پایا جاوے گا - اور بیشتر اس گولی مین قرصانا اور ہینگ بھی شریک کردیتے ہین - ان سب سے عمدہ تر یہ ہے کہ برگ حنظل
کو نچوڑ کر اوسکا عصارہ کانمین ٹپکائین - یا بورہ اور ہرتال برابر لیکر شہد مین گوندہ کر سرکہ مین تر کرین اور کانمین ٹپکائین اور ایک گھنٹہ تک صبر کرین
بعد ازان ماء العسل سے دھوڈالین خواہ گرم پانی سے دھوئین اور وہین سے یہ فتیلہ بھی ہے کہ زیت اور روغن بابونہ اور روغن ناردین مین
فتیلہ کو تر کرکے رکھین - بعض لوگ کہتے ہین کہ طرش جو بسبب چرک کے عارض ہو اوسکے لیے کافور بھی بہت نافع ہے اور شاید طرش مراری کے لیے
مفید بھی ہو - منجملہ مجربات کے زیت العقارب بھی ہے کہ صمم کو دور کرتا ہے - اور سدہ وغیرہ کے واسطے یہ فتیلہ بھی نافع ہے - ترہ تیزک اور بورہ سے
فتیلہ بناکر تین شبانہ روز تک کانمین رکھین تیسرے روز جب نکالین گے اوسکے ہمراہ چرک بھی بہت سا نکلے گا - اسی طرح فقط شہد سے فتیلہ بناکر رکھنا بھی
مفید ہے سدہ جو کانمین پڑجاے کبھی پیدا اصل خلقت مین ہوتا ہے کہ ایک جھلی سوراخ گوش پر ایسی ہوتی ہے جیسے سدہ - اور کبھی چرک
اور میل کے سبب سے سدہ پڑتا ہے - اور کبھی خون بستہ ہوکر سدہ ڈالتا ہے - کبھی کسی گوشت زائد کا سدہ ہوجاتا ہے - یا کوئی ثولول یعنے مسّہ بطور
سدہ کے ہوتا ہے - اور کبھی کوئی ٹھیکری سنگریزہ یا کوئی چھوٹی سی گٹھلی وغیرہ کانمین پڑجاتی ہے اور سدہ معلوم ہوتا ہے - اور کبھی کوئی حیوان
چھوٹا سا جیسے مچھر وغیرہ کانمین گھسکر مرجاتا ہے اور سدہ کا گمان ہوتا ہے - کبھی کسی خلط بالزوجت کی موجودگی سے سوراخ گوش بند ہوکر سدہ
کا گمان پیدا کرتا ہے - یا مجاری عصبہ گوش کے اوسی خلط سے مسدود ہوجانے سے آدمی کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اوسکے کان بند ہوگئے ہین - اور
کبھی بسبب کسی ریح شدید کے جو کانمین داخل ہوئی ہو اوسکے بعد ایسی ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے علاج اگر یہ سدہ کسی صفاق یعنے پردہ اور جھلی یا
گوشت کے سبب سے پیدا ہوا ہے براہ اصل خلقت کے اور اندر اور زیادہ ہٹا ہوا ہے اوسکا علاج تو بہت دشوار ہے - اور اگر ظاہر مین ہے یعنے
اندر اور زیادہ نہین ہے تو علاج بسہولت ہوسکتا ہے - اندرونی سدہ مذکورہ کے علاج مین کسی باریک آلہ سے ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ سدہ کو
باسانی کاٹ لین پھر خون کو بند کرنا اور زخم کو اچھا کرنے کی وہ تدبیر کرین جسے ہم عنقریب بیان کرتے ہین - اور اگر سدہ ظاہر مین ہے اور ایسے
ایسی چیز ہی سے کاٹنا چاہیے کہ دندانہ دار اوسکی باڑہ ہو جس سے بواسیر الانف کو بیچ سے گول گول قطع کرتے ہین اور اوس چیز کا نام سکینۂ
شوکی ہے یعنے کانٹے دار چھری ہے - اور بعد ازان کہ وہ سدہ کٹ جاوے سبز پھٹکری کا ذرور کرین خواہ اور کوئی دوا جو خواص مین تمام مقام
اسکے ہے کہ گوشت اوگنے کو منع کرتی ہے - اگر سدہ کسی چیز کے چبھہ جانے سے پڑا ہے پس تقطیر روغن کی کرین جیسے روغن گل یا سوسن اور خیری
وغیرہ پھر اگر یہ گلنے والی شئی جو کانمین چبھہ گئی ہے کوئی حیوان مثل پشہ وغیرہ کے ہو کہ وہ کان کے اندر گھسکر مرگیا ہے اوسوقت کانمین کسی روغن کو
زور سے ڈالین کہ اوسی شئی کو ہٹا دے اور سوراخ گوش کو کھول دے بعد ازان اوس آلہ سے جو منقیۃ الاذن کہلاتا ہے یعنے جس سے کان میلے
کان کو صاف کرتے ہین اوسکے ذریعہ سے باہر نکال لین اوسی جانور وغیرہ کو - اگر سدہ کسی زائد گوشت کے سبب سے پڑا ہے یا ثولول اور مسّہ کے سبب سے
پیدا ہوا ہے پس لازم ہے کہ پہلے کان کو آب گرم اور نطرون سے دھوئین بعد ازان مس سوختہ اور ہرتال سرخ خوب پیسکر سرکہ ملاکر ٹپکائین کہ اوس گوشت کو
جلادے - اوسکے بعد زخم کا علاج کرین - اطبانے ذکر کیا ہے کہ ہمیشہ مرارۂ خنزیر کا ایسے سدہ کے واسطے ٹپکانا بہت نافع ہے - اور جب سدہ مین
انسان کو تخیل ہوتا ہے کہ اوسکا کان بند ہوگیا ہے اوسکے واسطے ٹپکانا روغن سوسن یا مرارۂ نرگاو آب برگ چقندر کے ساتھ مفید ہے - عصارہ

بیخ شقیوت اور عصارہ سعوک یعنی تلسی اور عصارہ برگ آلو بخارا اور عصارہ فوتنج یعنی شفتالو اور عصارہ افسنتین اور قنطوریون اور فراسیون اور عصارہ برگ بطم اخضر یعنی بن اور عصارہ برگ شمشاد یا برگ صنوبر خصوصًا جب کہ شراب میں پختہ کرین اور عصارہ قثاء الحمار اور عصارہ غریقون ابیض اور اوسکا جوشاندہ یا افتیمون اور عصارہ فوتنج کا ہمراہ سقمونیا کے یا عصارہ مرماحوز یعنی کندوچہ جنگلی کا یا ماء العسل ہمراہ ان ادویہ کے اسی طرح عصارہ بجل یعنی مولی کا اور عصارہ بصل یعنی پیاز کا خصوصًا وہ قسم پیاز کی جسکو ٹلوا کہتے ہین یا تخم پیاز ہمراہ ماء العسل کے اور بعض مرارات خصوصًا اگر انار کے اندر بھر کے گرم کرلین اسوقت اونکا نفع زیادہ ہوتا ہی مگر شرط یہ ہی کہ انار مسلم ہو۔ اسی طرح جوشاندہ حب کبر تازہ کا یا اوسکا عصارہ یا عصارہ ورا یعنی اکاس بیل کا یا میبہ کہ آب گرم کے ہمراہ ڈالین یا تسط کو سیکر یا عاقرقرحا اور یہ سب ادویہ دیدان کے واسطے زیادہ مفید اور قوی تر ہین بھیجہ بابت ادویہ سے دیدان کے واسطے یہ بھی ہی کہ شراب ۵ درہم اور شہد تین درہم روغن گل ایکدرہم ان سب کو سپیدی بیضہ مین ملا کر نیم گرم کرکے ایک صوف کو اسمین ڈبو کر کان مین رکھین اور مقدار اوسکی اتنی ہو کہ سارا کان بھر جاے اور اسی پر تکیہ کے ٹیک لگا کر لیٹ جاے اور سو رہے نہ پاسے اوسکے بعد دفعتًہ اوچاپ کر کھڑا ہوجاے پس بہت سے دیدان گر پڑین گے کبھی ایذاے دیدان کو عصارہ خس اور عصارہ عوسج اور سمنتین یا اسکا جوشاندہ بھی مفید ہوتا ہی یا بیخ کبر کا اور بیخ کندوچہ جنگلی کا رسشا اور آب مرزنجوش اور بیت دو نون کا پینا سب اورام جو بیخ گوش مین پیدا ہوتے ہین یہ ورم اوسی قسم کے ہین جیسے لحوم رخوہ یعنی نرم گوشت مین کسی اور جگہہ اورام پیدا ہوتے ہین خصوصًا وہ گوشت جو غددی ہی اور انکا نام باربطوس ہی اور نبات اذن بھی انکو بولتے ہین کبھی ان اورام کی شدت یہان تک بڑھ جاتی ہی کہ آدمی کو قتل کر ڈالتی ہی ایسے قاتل ورم مین بسبب شدت اختلاط عقل پیدا ہوتا ہی۔ پس وہ صباح کا ورم بنسبت مشائخ کے جوانون کا زیادہ قاتل ہی اسلیے کہ مشائخ مین یہ ورم نرم ہوتا ہی اور جوانونکا مزاج چونکہ زیادہ گرم ہی اور مادہ ورم مولم جو اونکے بدن مین ہوتا ہی اوسکی کیفیت مین حدت زیادہ ہوتی ہی اور اتنی مہلت اوسے نہین ملتی کہ مجتمع ہو کر پختہ ہوجاے۔ جو اورام زیر گوش ہوتے ہین اون سب مین اسلم وہی ورم ہی جو بطور بحران نیک اور جید کے ہو علامات بحرانی کے ہمراہ علامت نضج یا تقیح کی نمو یا وقت حسابی بحران سے پیشتر ورم پیدا ہوجاے ایسا ورم ردی اور خراب ہوتا ہی۔ اور یہ اورام اکثر یہ ہی کہ یا تو مادہ صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا مادہ دموی سے۔ اور کبھی بلغم یا سودا سے بھی پیدا ہوتے ہین۔ دموی ورم پر ثقل اور حمرت دلیل ہوتی ہی اور یہ بات کہ چھونے سے نہین دبتے بلکہ سخت ہوتے ہین اور مجاری مادہ کی تنگی بھی ہوتی ہی۔ صفراوی ورم اور کبھی جو ورم خون رقیق سے پیدا ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ وجع لاذع یعنی درد بسوزش ہوتا ہی جیسا ماشرا مین ہونا چاہیے۔ اور ورم مین ثقل اور ضیق مجاری نہین ہوتا ہی ہان مگر التہاب اور سوزش بشدت ہوتی ہی۔ اور ورم بلغمی مین ترہل یعنی ڈھیلاپن اور نرمی اور کمی حمرت کی ہوتی ہی۔ اور ورم سوداوی مین صلابت اور کمی درد کی بڑی علامت ہوتی ہی زیادہ تر عنایت بحال مریض بوقت معالجہ اس امر کی چاہیے کہ اکثر علاج ایسے اورام کے تبرید اور جذب مادہ سے کرین اور ادویہ رادعہ کا استعمال ہرگز نہ کرین اگر وہ مادہ کسی عضو رئیس کا فضلہ ہو خصوصًا یہ انصباب مادہ اگر بطور بحران امراض اعضاے رئیسہ کے ہوا ہو جیسے کہ لیثرغس مین اکثر حدوث ایسے ورم کا بطور بحران کے ہوتا ہی اور اسکی شناخت کو ہم نے کلیات مین اشارۃً ذکر کیا ہی۔ ایسے وقت زیادہ اہتمام اس ورم کے علاج مین ورم سمجھکر نکرنا چاہیے۔ اور جو تدبیر علاج ورم کی ہی کہ ابتدا مین ورم مستحق ادویہ قابضہ اور رادعہ کا ہوتا ہی اوسکے بعد ترکیب تدبیر کا اوسکے بعد محللات کا الیس اس عنوان سے اورام بحرانیہ مذکورہ کا علاج نکرنا چاہیے بلکہ ان اورام مین خصوصًا اگر بحران حمیات یا اوجاع سر کے بحران سے پیدا ہوے ہون واجب ہی کہ کل مادہ کے جذب کی تدبیر اسی ورم کی طرف ہر ایک حیلہ سے کرین اگرچہ پچھنے لگانے کے ذریعہ سے ہو کہ بدون اسکے اوس مادہ کا جذب اچھی طرح نہ ہوسکتا ہو اور بسرعت قابل انجذاب کے وہ مادہ ہو

اور اگر کسی حرارت یا اور سبب سے اوس مادہ کا کم کر دینا مناسب ہو تو بشرط حاجت فصد کے ذریعہ سے مادہ کی تقلیل کر دینا۔ اور اگر شدید الانجذاب ہو
یعنی خود ہی بخود کھنچ رہا ہو اوسی کی طبیعت پر چھوڑ دین تاکہ مخالف تدبیر جذب طبیعت کرنے سے ایسا نہو کہ درد بہت شدید پیدا کر دے اور جمی ہو چند
بڑھ جاوے بلکہ اگر درد شدید ہو تو اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ارخا پیدا کرے اور مسکن درد ہو اور یہ دوا حار رطب ہونی چاہیے۔ اور اگر ابتدا ہی
اس ورم مین درد شدید ہو فقط تکمید پر اکتفا کرنی چاہیے اور آب نمالس سے تکمید کرین۔ اور اگر درد بہ خفت ہو فقط نمک سے تکمید کرنے پر اقتصار
کرین یا دودھ سے افتیمون یا داخلیون یا مرہم باسلیقون اور اگر زیادہ خفت کے ساتھ درد نہو اور ورم سخت کر آیا ہو مثل پھوڑے کے تو ایسی
دوا کا استعمال کرین کہ خواص تفریہ اور پھوٹ جانے کے آمادہ کرنے پر شامل ہو اور انضاج مادہ بھی کرے جیسے آرد گندم اور کتان ہمراہ
شراب عسل کے اور آب حلبہ اور خطمی اور بابونہ۔ پھر اگر یہ بجرت صناعی دریافت ہو جاوے کہ یہ ورم تحلیل نہ پاویگا بلکہ ضرور پھوٹیگا اور پیپ دیگا فصد اور حجامت
کا اخراج ریم وغیرہ کی تدبیر کرین خواہ تھوڑا منہ پھینے وغیرہ سے کر کے اگر ممکن ہو جو سینے کے ذریعہ سے مادہ کو نکالین یا زیادہ گہرے پچھنے لگا کر پیپ نکالنا ہو
علاوہ چاک کرنے خواہ پچھنے لگانے کے اخراج مادہ دودے اشمیلیون سے بھی ہوتا ہے اور ایسے مرض وردی کے مناسب بھی ہے کہ جذب بھی کرتی ہے اور تحلیل بھی اور
بالتخاصہ بھیڑ کی مینگنی اور مرغابی یا مرغ کی چربی وہ بھی یہی فعل کرتی ہے۔ اور اسی قبیل سے کعک شعیر اور پیہ گاو ہے جسمین نمک نہ پڑا ہو۔ جو ورم
مزمن اور کہنہ ہو اوسمے احتیاج استعمال خاکستر صدف اور کوڑی کی راکھ کی ہے کہ ہمراہ شہد کے استعمال کیجاوے یا پرانی چربی کے ہمراہ یا انجیر کے
آب ورق مین پختہ کر کے لگائین یا اشق کو تنہا خواہ کسی اور دواے مناسب کو ملا کر۔ اسی طرح زفت کو جو تازہ ہو اور مقل کو جو کہ خانۂ زنبور کے
ساتھ اور سعیہ سائلہ اور مغز شتر کا۔ پھر یہ ورم اگر صورت خنازیری پیدا کرے اور ٹھہر جاوے یا بخوبی ثابت ہو جاوے کہ مادہ خنازیر کا ہے
اوس وقت ان ادویہ سے مرہم طیار کرین۔ علک البطم اور زفت اور حب ہم شست یعنی غار اور مومیز اور سکون اور شمع اور فلفل اور بیخ
لوف اور قنہ یعنی قار اور کبریت ہمراہ چربیونکے۔ یا قردمانا اور خاکستر پوست بیخ کبر اور عاقرقرحا اور مینگنی بکری اور گوسپند کی اور چربیان خصوصاً سور کی چربی
اور گوسپند کی اور سوسن کو بھی خصوصاً خنازیر سوداوی کے واسطے۔ اسی طرح دماغ مرغیون کے اور چکور کے اور گاو کے اور گائے کے گردے
خصوصاً نیل گاو کا۔ روغن جوان اورام کے مناسب ہین جو ورم براہ مادہ سخونت زیادہ رکھتا ہے اوسکے لیے روغن گل اور روغن بنفشہ کا اور
اختیار کرنا چاہیے۔ اور جس ورم کا مادہ بارد ہے اوسمین روغن سوسن اور شبت اور بابونہ اور خروع کا استعمال کرین۔ جب اورام مین
دشواری علاج کی پڑتی ہے اوس وقت مرہم رسیانج (اور بعض نسخون مین کتاب کے مرہم مرداسنج بھی وارد ہے) بہت نفع کرتا ہے سخت آواز سے
کان کا بہرا جب قوت نفسانیہ دماغی مین ضعف آجاتا ہے اسی سبب سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یا قوت قابضہ بطرف سمع کے یعنی جو قوت سماعت
کے آلہ سمع پر قابض ہوتی ہے اوسمین ضعف ہو۔ اور اس مرض مین تقویت دماغ کی اونھین تدابیر سے جو معلوم ہو چکی ہین ضرور کرنی چاہیے

فن پانچوان احوال انف مین

اس فن مین دو مقالہ ہین مقالہ پہلا سونگھنے کے بیان مین۔ اور جو آفات آلہ شم مین پڑتی ہین اونکا بیان اور جو رطوبات ناک سے بہتی ہین
اونکا بیان **فصل پہلی** بیچ فصل ناک کی ہڈیون اور غضروف اور عضل محرکہ جو دونون طرف کے نتھنونکو حرکت دیتے ہین اونکی تشریح پر شامل ہے
۔ اور یہ حرکت نتھنون کی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ یہ دونون اوسی عضلہ سے ڈھالے گئے ہین۔ اور یہ دونون مجرا بینی مانند مرکز اوپر
تک پہونچے ہین جسکو مصفات کہتے ہین جو بشکل کفگیر کے ہے۔ اور وہ مصفات نیچے دو ایسے جسمون کے واقع ہوا ہے جو مشابہ پستان کی گھنڈی

یعنی سوراخ کے ہین — اور اسی جگہہ چھا بعد دانتی یا حولے مقابل سوراخ مصفاۃ کے پڑے ہین تاکہ ہوا وہان پہونچے اور وہان سے دماغ تک ہوا کا گذر ہو
— اور ہر ایک پیچھا سے انف کے واسطے ایک مجری ایسا ہی جو حلق تک پہونچا ہی — اور اسی فصل مین تشریح ہے اوس آلہ کی ہی جس سے سونگھنے کی خاصیت پیدا ہوتی ہی
اور یہ کام جس سے برآمد ہوتا ہی — اور یہ آلہ ہی دو زائدہ پستان ہین جسکا نام حلمتان ہی جو مقدم دماغ مین ہین اور اسی سبب سے فضول دماغی کا تصفیہ ہوتا ہی
انکھین سوراخون کی طرف سے اور اوسی کی راہ سے خود دماغ اور اوس سے چھینک یا انحلال ہوتی ہین اور ان تک ہر ایک ہوا کا پہونچنا بذریعہ استنشاق ہوتا ہی
— اور خود دماغ بھی تنفس کرتا ہی تاکہ ہوای حریری کی حفاظت کرے اور اپنے مین اوسے محفوظ رکھے اور اوس کی تائید سے بڑھے اور رکھے جسطرح
ارگ نابض کا بھی یہی حال ہی — کبھی یہ دماغ بڑھ جاتا ہی بوقت چھینک اور چھپانے کے اور بوقت اختناق ہوا کے اور استنشاق روح کے اور سینہ کی طرف
دافع ہا سے بھی یا مین وہ مجری ہی اقین تک پہونچے ہین اسیطرح جب سرمہ کا مزہ زبان تک پہونچتا ہی کہ سرمہ ان سے زبان تک اوتر آتا ہی — کیفیت
سونگھنے کی ہم نے کلیات کے فن مین باب قوی مین بیان کردی ہی — اب یہی یہ بات کہ رائحہ ہوا مین کیونکر ہوتی ہی اسطرح کہ ہوا اوس سے منفعل ہو جاتی ہی
یا ہوا مستحیل ہوتی ہی یا بسبب تحلل بخار کے احساس رائحہ کا ہوتا ہی — اسکی تحقیق حکیم فلسفی کو کرنی مناسب ہو اور طبیب کو لازم ہی اتنا مان لے کہ فعل سونگھنے
کا در اصل ایک قسم کی استحالہ ہی اس سے بر سبیل تادیہ کے ہوتا ہی جو ہوا ازان اونکھنا یا اڑنا ہی جو بدو جسم سے اوٹھتے ہین وہ اس فعل کے معین ہوتا ہی
— اب ہم تشریح انف اور اوسکی منفعت اور فعل ہی کہ اسکے حالات بیان کر چکے پس مناسب ہی کہ امراض اور اسباب اون امراض کے جو اس عضو مین
ہوتے ہین بیان کرین اور علامات اور معالجات امراض کے بھی بیان کرین تاکمین استعمال ادویہ کے طریقے معالجات انف کے بعض اقسام تو وہ ہین جو
ناک کے مقام سے خصوصیت نہین رکھتے ہین کہ ناک کی راہ سے نہ مستعمل ہون جیسے غرغرے اور جیسے طلا جو سر پر لگایا جاے — اور بعض اقسام ایسے ہین جو
خصوصیت مقام ہی سے رکھتے ہین جیسے شمومات یعنی نخلخے اور سعوطات یعنی چھینک پیدا کرنیوالی دوائین اور ایسی ہی تر دوائین ہوتی ہین جو ناکمین ٹپکائی
جاتی ہین — از انجملہ نشوقات اور یہ وہ تر دوائین ہین جو بذریعہ ہوا کے ناکمین کھنچکر پہونچتی ہین از انجملہ نفوخات ہین اور یہ خشک اور مثل غبار
اسباب باریک ہوتی ہین اور پھونک کر ناک تک پہنچائی جاتی ہین ان دواؤنکو کسی نل اور پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچانا چاہیے — جس شخص کو
کسی قسم کا سعوط دیا جاے تو صواب یہ امر ہی کہ اوسکے منہ مین پانی بھر دین اور اوس سے کہین کہ چت لیٹے اور سر اپنا پشت کی طرف ڈھلکا
کرے اوسکے بعد ناکمین سعوط ڈالا جاے — اور یہ بھی واجب ہی کہ جب کوئی دوا ناکمین ڈالی جاے اوسے اوپر کی طرف کھینچین بذریعہ استنشاق
یعنی ناک دم کے ذریعہ سے اور خوب طرح اوس دوا کو اوپر تک چڑھا لینا چاہیے کہ اوسکا فعل اور اثر پورا ہو جاے — اکثر بعد استعمال ادویۂ
حادہ کے جو ناکمین بطور قطور یا نفوخ کے پہونچتی ہین لذع شدید سر مین پیدا ہوتی ہی کہ وہ لذع کبھی تو خود بخود زائل ہو جاتی ہی اور کبھی مسکنات
کی ضرورت ہوتی ہی — اصوب طریقہ یہ ہی کہ جس وقت کوئی دواے حاد ناکمین ڈالی جاے سر پر ایسے خرقہ یعنی چیتھڑے آب گرم مین بھگو کر رکھین
جو پہلے سے چکنے ہو چکے ہون یا تو دودھ مین چکنے ہوے ہون کہ دودھ اون پر ڈالا گیا ہو اور یا کوئی روغن جیسے روغن کدو یا روغن گل یا روغن
بنفشہ سے اومین دہنیت آگئی ہو — جب سعوط کا اثر پورا ہو جاے یعنی ریزش مادہ اور چھینک وغیرہ جس غرض سے سعوط کا استعمال کیا ہی وہ غرض
پوری ہو جاے — لازم ہی کہ اوسکے بعد ناکمین دودھ کو روغنہاے باردہ کے ہمراہ تقطیر کرین آفۃ الشم سونگھنے مین فرق بھی اوسی طرح
آجاتا ہی جسطرح اور افعال مین آتا ہی — قوت شامہ کے آفات اتنے ہین یا تو بالکل قوت شامہ باطل ہو جاے یعنی کسی قسم کی خوشبو یا بدبو سونگھائی
نہ دے — یا اینکہ قوت شامہ ضعیف ہو جاے — یا اوسمین تغیر اور فساد پیدا ہو — بطلان اور ضعف شامہ تین طرح سے ہوتا ہی — یا تو خوشبو اور بدبو
دونون معلوم نہ ہون یا فقط ایک ہی کے احساس مین ضعف ہو یا فقط خوشبو خواہ فقط بدبو سونگھنے مین بطلان شامہ یا ضعف شامہ پیدا ہو فساد شامہ

آفۃ الشم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معلوم [illegible]

[illegible] آفت دماغ [illegible]

[illegible]

[illegible] فصول لطیف [illegible]

[illegible] اگر [illegible] خواہ [illegible]

[illegible] مقام خیشوم میں پڑ گیا ہے۔ اور اگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

آفت النفس ہو یا اونکے ہر ایک سو مزاج دماغ اور افعال اور احوال دماغی کی شناخت اون قواعد سے کرنی چاہیے جو فصل دماغ میں ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح اگر ضعف اور نقصان قوت شامہ میں پیدا ہو تب بھی آفت دماغ کا یقین کریں۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ غیر موجود بد بو سونگھتا ہو اسکا سبب ایک خلط عفن ہے جو انھیں مقامات مذکورہ بالا میں سے کسی مقام پر موجود ہے اور اس خلط کے محل وجود اور قسم پر انھیں قواعد سے استدلال کریں جو ابھی مذکور ہوئے۔ اگر امراض حادہ میں کوئی بیمار روائح غیر معتادہ اور غیر معہودہ سونگھتا ہو اور وہ روائح ناگوار اور پسندیدہ نفس نہ ہوں اور نہ کسی جسم موجود سے اون روائح کے پہونچنے کا احتمال ہو اور باینہمہ پھر کبھی خود بخود اوسکی ناک میں بو یا بھیگی ہوئی مٹی یا چربی وغیرہ کی بو آیا کرے اور علامات مرض کے بھی ردی ہوں پس موت اوسکے سر پر کھڑی ہوئی ہے یعنے اوسکو قریب مرگ سمجھنا چاہیے معالجات اگر سبب آفات شم کا کوئی سوء مزاج ہو اوسوقت اوسکی ضد سے علاج کرنا چاہیے یعنے سوء مزاج حار میں تدبیر بارد اور بالعکس کرنا چاہیے۔ اور لازم ہے کہ مقصود اصلاح مقدم دماغ کی ہو نطولات ہوں یا مشمومات اور نشوقات اور اطلیہ وغیرہ خواہ وہ ضمادات جو امراض راس کے باب میں مذکور ہو چکے۔ اکثر جو سوء مزاج یہاں پیدا ہوتا ہے وہ اسی طرح کا ہوتا ہے کہ بارد سوء مزاج یا تو دونوں بطن مقدم میں بالکل عارض ہوتا ہے یا نفس حلمتی الثدی میں عارض ہوتا ہے۔ زیادہ تر نافع دوا اوسوقت وہ سعوط ہیں جو روغنہائے گرم سے طیار کیے جائیں اور فربیون اور جند بیدستر اور مشک اوسمیں بھگو کر ڈالی گئی ہو۔ اور اگر سبب ان آفات کا کوئی خلط ایسی ہو جو بطون دماغ میں بھری ہے اوس خلط پر استدلال اون دلائل سے کرنا چاہیے جو امراض دماغی کے باب میں مذکور ہو چکے۔ اور تمام بدن کا تنقیہ عام کرنا چاہیے اگر غلبہ خلط کا سارے بدن میں ہو یا خاص تنقیہ دماغی کرنا چاہیے ایسی ادویہ سے جو دماغ سے اوس خلط کا اخراج کر دیں وہی شیافات اور غرغرے اور سعوط اور نفوخ اور

چہرہ اور بدن کا رنگ زرد ہو اور جسکا رنگ بدل جاوے ایسے رعاف سے ڈرنا چاہیے کہ عارضی ہوتا ہے اور صفرا غالب بلغم کا ہوتا ہے اور جسکا رنگ تیرہ اور ہو یا کبھی ہوتا ہو اور سپید غلبہ مرار
اسود کا ہے اور اسپر حرارت نہیں پہنچتی ہے اسلیے کہ خون کی کمی اکثر زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جیسا اقسام رعاف کی کثرت سے صاحب رعاف ہو
ضعف اور اعراض ضعف کے پیدا ہوتے ہیں اور استسقا وغیرہ کا ہوتا ہے۔ زیادہ تر وہی بدن کو طبیعت رعاف کی رکھتا ہے جو مرطوب اور صفراوی ہو اور خون اوس میں کثیر
ہو۔ اور ایسا ہی شخص رعاف معتدل سے منتفع بھی ہوتا ہے۔ رعاف کی آمد پر بہت سے علامات ہوتے ہیں مثلاً تنا رہتی ہیں یعنی حرکت کرتی ہیں شقیقہ
اور گردن میں اور ہر آنکھ میں ... سرخ ہو جاتا ہے یا سرخ خون سا بہ سبب صداع کے جو رعاف ہوتا ہے اور اسمین یہ علامات زیادہ ہوتے ہیں
اور جلد اوسکی ہے تفصیل امراض حادہ اور اونکے بحرانوں کے مقالات میں اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ کبھی بذریعہ رعاف کے امراض حادہ میں
بحران ہو جاتا ہے اور اونکے بحرانات اور مقامات بخش ہم نے اوسکا ذکر بھی کیا ہے علاج رعاف بحرانی یا شبیہ رعاف بحرانی
جیسے وہ رعاف جو بسبب کسی اسباب مذکورہ کے واقع ہو ان دونوں قسم کے رعاف کے علاج میں طریقہ یہی ہے کہ جب تک ضعف اور
سقوط قوت کا خوف نہ ہو ہرگز بند نکرنا چاہیے بیشتر ایسے رعاف میں چار رطل تک خون نکلتا ہے۔ اور جب بافراط رعاف ہو واجب ہے
کہ بند کر دیں سوائے ان دونوں قسم کے اور اقسام رعاف کا علاج اون دواؤں سے کرنا چاہیے جو رعاف کی بند کرنے والی ہیں۔ جو رعاف
بسبب امتلا بدن اور غلبہ مراریت کے ہوتا ہے واجب ہے کہ استفراغ مرار کا ہمیشہ کیا جاوے اور تعدیل خون کی فکر ہمیشہ رہے کہ غذا اور دوا
دونوں ایسی ہی چاہییں جنسے تعدیل خون کی ہوتی ہے۔ فصد نہایت افضل تدابیر ہے جسکے ذریعہ سے رعاف بند کیا جاتا ہے بشرطیکہ فصد
جانب موازی یعنی مقابل سے اوسی رگ کے ہو جو مشارک عضو ہے خصوصاً اگر رعاف کی وجہ سے غشی عارض ہو جاوے اور وہ کہ رعاف کی
حابس ہیں اونکے اثر کی وجہ تین صورتیں ہیں۔ یا تو بشدت قابض اور بشدت بارد ہیں اور تغلیظ اور تغریہ اور تجمید بھی بشدت کرتی ہیں یا آنکہ
وہ ادویہ جامدہ اور کاویہ ہیں یا آنکہ بالخاصیت مانع رعاف ہیں یا ان اوصاف میں سے دو خواہ زیادہ کو جامع ہیں۔ تو قابض کی مثال جیسے
عصارہ لحیۃ التیس اور اقاقیا یا جیسے گلنار اور ورد اور عدس اور مازو یا مثل عصارہ ہائے برگ عوسج اور برگ کمثری اور بہی اور عصارہ
عصی الراعی مبردات جیسے افیون اور کافور اور بزرالبنج اور حب اور تخم کاہو اور بید اور آب غورہ خرما اور رب ترنگ عصارہ کا ہو یہ سب
تمام ہونا ... مجاتیں مغریات ادویہ جیسے غبار آسیا اور دقاق کندر کاویہ جیسے تینوں پھٹکریان اور قلقطار اور ریہ ادویہ جب
مستعمل ہوں بڑی احتیاط رکھنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر ان ادویہ سے خشک ریشہ پیدا ہوتا ہے اور جب وہ خشک ریشہ گر پڑتا ہے رعاف سے زیادہ خرابی
... پیدا ہوتی ہے۔ جو ادویہ کہ بالخاصہ مانع رعاف ہیں جیسے غلیظ گدھے کا اور آب بادروج اور آب نعناع علاج خفیف سے
رعاف ... سعوطات جیسے آب غورہ خرما اور اقاقیا ہر ایک نصف اوقیہ کافور ایک حبہ برابر اسکے تقطیر کرنی چاہیے۔ از انجملہ عصارہ غورہ خرما
ہمراہ عصارہ لحیۃ التیس اور کافور کے۔ ایضاً آب ثلج ہمراہ عصارہ کراث ایضاً آب شور اور سرکہ کی تقطیر کریں۔ اور آب کشنیز ایضاً عصارہ القاقلہ
اوسی طرح کہ جوش دیا گیا ہو۔ ایضاً آب حنا اور کافور ایضاً عصارہ بادروج ہمراہ کافور کے ایضاً عصارہ لسان الحمل اور گل مختوم اور کافور
اور عصارہ عصی الراعی دونوں کے ہمراہ۔ بہت زیادہ اثر دار دوا یہ ہے کہ سرگین حمار کو نچوڑ کر ٹپکا دو۔ اور اگر خون بکثرت آتا ہو تو زنجار
محلول سرکہ میں تھوڑا تھوڑا سا ٹپکائیں۔ ایضاً استعمال سعوط سحیق گلنار کا جو ہمراہ آب بارتنگ کے باریک پیسا ہو۔ ایضاً وہ پانی جسمیں افیون
گھلی ہوئی ہو۔ واجب نہیں ہے کہ بہت سرد پانی سر پر ڈالا جاوے کہ بیشتر خون کو منجمد کر کے بعض جھلیوں میں دماغ کی بستہ کر دیتا ہے۔ رعاف کے لیے چند سعوط جنھیں
ہیں جو ہم نے قرابادین میں لکھے ہیں فتیلہ جو رعاف میں بکار آمد ہیں اونمیں سے ایک فتیلہ یہ بھی ہے کہ فتیلہ کو پہلے سیاہی اور ... میں

اور شدید نہو بلکہ خون بوند بوند ٹپکتا ہو اور نوبت نوبت سے آتا ہو لیکن علی الاتصال التقطیر بھی نہو اوسوقت مناسب ہے کہ کبھی کبھی
چند مرتبہ علی التوالی کرنی چاہیے - اور جب فصد و حجامہ کافی کو پہونچ جاوے پھر تغلیظ اور تبرید خون کی تدبیر کرنی چاہیے ایسے ادویہ سے کہ خون کی
حرارت کو سرد کردین اور اگر تبرید نکرین تو کم سے کم یہ بات ہو کہ خون کی تخثیر کردین جیسے عناب وغیرہ کی یہی کیفیت ہے - پچھنے مین اسی قوت نہین
کہ خون غالب اور اوسکے زور کی دھار کو روک سکے بلکہ اولًا خون کے زور کو بذریعہ فصد کے روکنا چاہیے اور اسکے بعد پچھنے لگانا چاہیے مگر
پچھنے لگانا چاہیے جب نکسیر اپنے نتھنے سے چلتی ہو اور طحال پر بائین طرف کی نکسیر مین پچھنے لگانے چاہیین اور دونون خصیہ پر پچھنے اوسوقت
کرین کہ نکسیر دونون نتھنون سے چلتی ہو - اور اس طریقے سے پچھنے لگانا رعاف کے واسطے بہتر بیان ہوا ہے - اطراف کا باندھنا اور خوب سخت بندش کرنی
حتے کہ مردون کے دونون خصیہ اور پستان پر بھی عورتون کے بندش کرنی اور دونون کانون کا بھی - لطول آب سرد سے بھی
ضرور کرنا چاہیے اور بیشتر ضرورت ہوتی ہے کہ برف سے سرد کیے ہوے پانی مین بیمار کو بٹھا دین تاکہ
لیپ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے خواہ اس چونے کی جو سرکہ مین محلول کیا گیا ہو اور سر پر برف سے سرد کیا ہوا پانی ڈالا جاتا ہے تا اینکہ تخدیر پیدا ہو اور
کبھی بدون اسکے چارہ نہین ہوتا کہ قوی فتیلہ دیے جائین زنجار اور آب بادروج مین کافور ملا کر اور مومیائی ایک درہم
سعوط کرایا جاوے - اور لا اقل یہ امر ہے کہ برف سے سرد کیا ہوا پانی منہ مین بیمار کے رکھا جاوے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نکسیر والے آدمی کی زندگی کبھی اسی قدر
رہتی ہے کہ بیس رطل سے پچیس رطل تک خون نکل جاوے اور اسکے بعد مر جاتا ہے - اور بیشتر غشی رعاف سے پیدا ہوتی ہے
- غذا مین مسور ہمراہ سماق کے خواہ ہمراہ سرکہ کے یا انگور خام یا مثل اسکے اور کوئی میوہ تجویز کیا جاوے مناسب غذا
رابڑی ... کی اور باسی ہو اس شخص کو مفید ... رعاف
- علاوہ بران یہ بھی یاد رہے کہ ترش چیزین اکثر نکسیر والون کو ... بعض ارباب تجربہ نے لکھا ہے
کہ دماغ مرغ خانگی کا اون مریضون کے واسطے افضل غذا ہے جنکو بسبب سقطہ اور ضربہ کے رعاف ... مگر اسکی ... بکثرت اور بمرات متوالیہ
پرورش کرنی چاہیے - شراب کا یہ حال ہے کہ نافع بھی ہے - اسلیے کہ قوت پیدا کرتی ہے اور مضر اسلیے ہے کہ خون کو ہیجان مین لاتی ہے پھر اگر بسبب شدت
ضعف کے اضطرار ہو تو تھوڑی سی شراب ٹھنڈے پانی مین ملا کر دینی چاہیے - اور اگر اضطرار نہو اور رعاف نے قوت کو زائل نہ کر دیا ہو شراب ہرگز نہ پلائی جاے
- رعاف کی تدبیر کرنے مین اس امر کی رعایت ضرور ہے کہ خون کسی قدر شکم مین اوترنے نہ پاوے ورنہ معدہ مین نفخ پیدا ہوگا اور نبض مین ضعف آجائیگا
اور اگر کسی قدر اوتر گیا ہو جب تک اوسکا اخراج نہو جاے قے کرانی چاہیے اور جب تک اوسکے اخراج کا یقین کامل نہو جاے قے جاری رکھین
- پھر اگر وہ خون معدہ سے نیچے اوتر گیا ہو بذریعہ حقنہ کے بہت جلد اوسے نکال ڈالنا چاہیے اور معدہ وغیرہ مین اوسکو باقی نہ رہنے دین رعاف
پیدا کرنے کی تدبیر ضرورت کی نظر سے کبھی نکسیر کو جاری کرنا صواب معلوم ہوتا ہے خصوصًا امراض دماغی مین اور اسی سبب سے قدماے اطبا ایک
ایسا آلہ طیار رکھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے ناک کو نچوڑ کر رعاف پیدا کر دیتے تھے - اور اس تدبیر سے بہت سے ایسے ... کا علاج کرتے تھے جنکے ازالہ
رعاف سائل کی ضرورت ہے منجملہ اونھین تدابیر کے ناک کا کھجلانا اور ٹھونکنا اوس نرم گھاس کی تنکی سے ہے جو کہ چوب اذخری پر مثل شگوفہ کے اوگتی ہے
اور باریک مثل عنکبوت کے ہوتی ہے - شیاف جو لفاح اذخر اور فرفیون برنج بری سے بنایا جاے یا ادویہ حادہ جیسے کندش اور مومیزج اور فرفیون سے
تلخ کاد مین طیار کیا جاوے اوس شیاف سے بھی رعاف پیدا ہوتا ہے زکام اور نزلہ یہ دونون مرض اس امر مین تو مشترک ہین کہ سیلان مادہ
دماغ سے کرتے ہین مگر بعض اطبا نزلہ اوسی کو کہتے ہین جسمین کہ مادہ بطرف حلق کے اوترتا ہو اور زکام اوسکا نام رکھتے ہین کہ مادہ ناک

[illegible] اخلاط کے نفوذ میں [illegible] ہو گی [illegible] نزلہ حار اور حار اگر نزلہ کا سبب ہوا اسکی علامت [illegible] سرخی چہرہ اور آنکھوں کی ہے - اور جو نزلہ [illegible]
[illegible] گرم ہو گی اور [illegible] بھی گرم ہو گا اور [illegible] ہمراہ [illegible] ہوتا ہے [illegible] نزلہ گرم [illegible]
[illegible] علامت [illegible] اور تیزی [illegible] رطوبت کی [illegible] اور [illegible] التہاب [illegible] جو اچھی طرح
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] مائل خون [illegible] کبھی [illegible] البتہ [illegible] ہے کبھی نزلہ حار میں [illegible] بھی
[illegible] اور [illegible] بارد کی علامت [illegible] اور [illegible] ہمراہ [illegible]
[illegible] اگر [illegible] حلق [illegible] کرتا ہے [illegible] جو [illegible]
سر درد [illegible] نضج ہونا یہ بھی نزلہ بارد کی علامت ہے [illegible] علاج نزلہ کا [illegible] چیزوں [illegible] ہے یعنے [illegible]
ہوتا ہے (۲) جس مادہ سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اسکو کم کر دینا (۳) جو سبب فاعلی نزلہ کا ہے یعنے جس سبب سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اسکی ضد مقابل سے
تدبیر کرنی (۴) سیلان رطوبت نزلہ کو قطع کر دینا خواہ اسکی تعدیل قوام کرنی یا اس رطوبت کو کسی دوسری جانب ٹالدینا (۵) حفظ ما تقدم
کے لحاظ سے ایسے مضرات سے بچنا جو شاید اگر ان امور کا لحاظ کیا جاتا تو ضرور نزلہ سے پیدا ہوتے جیسے مرض حشم یعنے بطلان قوت شم یا قروح
منخر جو نزلہ کی تیزی سے نتھنوں میں پڑ جاتے ہیں یا خشونت حلق میں پیدا ہوتی ہے اور کھانسی اور قرحہ ریہ یا متصل پھیپھڑے کے قرحہ پڑنا اور ورم کا پیدا
ہونا ان سب اضرار کا [illegible] معالجہ میں روکنا اور بچانا بھی ضروری ہے - یہ چاروں تدبیریں علاج نزلہ کی محتاج ہیں کہ مریض تخمہ سے بچے اور امتلا
اور چربی چیزوں کو ترک کرے اور شراب یعنے مسکرات [illegible] بھی کم کرے زیادہ تشنگی ابتدائے حدوث نزلہ میں مضر ہے اور نہ کام اور نہ اخلاط کے نضج
کو روکتا ہے جیسے نزلہ کی پیدائش ہوتی ہے - اور بدون سکون کے انکا نضج ہو نہیں سکتا اور با اینہمہ نہ کام اور اقسام کے فضول کو بھی جذب کرتا ہے
اسی وجہ سے البتہ اگر نزلہ میں نضج ہو جائے اور اسکے بعد نہ کام کا ہونا سود مند ہے کہ فضلہ نضج یافتہ کو خارج کر دیتا ہے - جو شخص نزلہ میں مبتلا ہو اسکو لازم ہے
کہ رات کو زیادہ پیٹ بھر کے غذا تناول نہ کرے کیونکہ اسکے بخارات سے اسکا سر بھاری رہے گا - اور ہمیشہ سر کی تسخین کرتا رہے اور سردی سے سر کو دور رکھے
اور باد شمالی سے بھی اپنے سر کو دور رکھے خصوصاً وہ تر ہوا جو بعد دکھنہر یعنے باد جنوبی کی چلے - اسلیئے کہ جنوبی ہوا فضول کو بھر دیتی ہے اور متخلخل
کرتی ہے اور شمالی ہوا قبض پیدا کر کے فضول کو نچوڑتی ہے اور یکجا کر دیتی ہے - نزلہ والے کو برف کا استعمال بھی نکرنا چاہیے اور دن کے سونے سے پرہیز کرے
اور اکثر پیاسا اور بھوکا رہے اور جسقدر ہو سکے بیداری اختیار کرے اسلیئے کہ نیند کو ترک کرنا نزلہ کا اصلی علاج ہے - اسی طرح اسہال اور اخراج
خون کا بھی نزلہ کا علاج ابتدائی ہے - مگر پہلے خون نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اسکے بعد مسہل کرنا مناسب ہے بشرطیکہ دونوں کی حاجت ہو ورنہ فقط
اخراج دم کافی ہے - فصد کا استعمال خصوصاً ابتدائے نزلہ میں بہت کم ہوتا ہے ہاں اگر اسقدر کثرت مادہ کی ہو کہ تحمل نہو سکے اسوقت فصد کرنی
چاہیے - اور تھوڑے سے نزلہ میں فصد کی حاجت نہیں ہے - اور اسی طرح جس نزلہ میں کھانسی نہو اسمیں بھی فصد کی ضرورت نہیں ہے - پھر اگر
تھوڑی سی کھانسی ہو اور نفث کم آتا ہو فصد خفیف کر دینی چاہیے کہ شاید مکرر اسکی ضرورت ہو اور شربت خشخاش سادہ کا استعمال کرنا لازم
ہے اگر بیداری ہو یعنے نیند کم آتی ہو ورنہ فقط سکون اور آرام دینے پر اکتفا کریں حقنہ کرنے سے فضول کا جذب اسفل کی طرف ہوتا ہے
اور طریق یعنے راہ آمد فضول کی نرم اور لین ہو جانے کی غرض سے مثل ماء الشعیر کے استعمال کریں تاکہ نفوذ اچھی طرح ہو جائے - جسوقت ہمراہ
نزلہ کے نخس کی شدت ہو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ بطرف جنب کے مائل ہے پس جلدی فصد کر لی چاہیے تدہین سے اکثر حمی پیدا ہوتی ہے - اور
کھانسی کی گولیاں فقط خشونت صدر کی غرض سے دیجاتی ہیں ہوا موجودہ فراہم شدہ سر کے واسطے حب سعال کچھ مفید نہیں ہے بیاں کہ

رو کنا اور صبر کرنا واجب ہے اور اکثر شربت خشخاش پانی مین آمیز کرکے پینا چاہیے اور اگر تقویت کا ارادہ ہو تو ماء الشعیر اور سویق کا استعمال کرین
- اگر ہمراہ نزلہ کے تپ ہو استحمام نکرنا چاہیے جس شخص کو جاڑے اور گرمیون برابر نزلہ رہے استعمال حب قوقایا اوسے انفع اشیا ہے - اعضائے
سافلہ کو حرکت دینا بھی نزلہ مین زیادہ مفید ہے کہ مواد کو بطرف اسفل کے جذب کرتی ہے - اور بعد تحریک اعضائے اسفل کے جو تکمیدات اور تبخیرات
کہ آئندہ مذکور ہوتے ہین اونھین استعمال کرین - مگر اسکی رعایت رہے کہ بوقت امتلاء معدہ کے یہ تدبیر نہونی چاہیے - جو شخص خوگیر نزلہ کا ہو کیا
اکثر اوسے ہو جایا کرتا ہے قبل اسکے کہ نزلہ اوسے عارض ہو اگر حمام مین بقدر ایک ٹھہرے کہ تعریق ہو جائے یہ تدبیر کبھی اوسکے نزلہ کا انسداد کر دیتی ہے
- اور ہمیشہ صاحب نزلہ کو سر کا واژگون رکھنا اور بچھاون کا تہ دار اور دبیا ہوا ہونا ضرور ہے اور سونے کے وقت چت لیٹنا نہ چاہیے - مادہ نوازل کو
آلم کرنیکا طریقہ یہی ہے کہ تنقیہ بدن کا کرین نزلۂ حار مین تو فصد اور اسہال سے بذریعہ ایسی دواؤن کے جو اخلاط حارہ کو خارج کر دین اور حقنہ
ایسی دواؤن سے مرکب ہو جو مادہ کو بطرف اسفل کے جذب کرین اور نزلۂ بارد مین تنقیہ اوسی معجون سے جو بلغم سے کرین جو سر کے بلغم کو بھی خارج کرے
ہو اور مسہل مشروب ہو یا حقنہ کے ذریعہ سے اور دونون تدبیر کے بعد کھانے پینے کی تقلیل کرنی چاہیے اور ایک شبانہ روز بالکل ترک آب و غذا
کر دین کہ نزلہ دور ہو جائیگا نزلہ کے سبب فاعلی کا مقابلہ بالضد اسی طرح کرین کہ حار نزلہ مین سر کی تدبیر تبرید بالقوہ سے کرنی چاہیے یعنے
ایسی تدبیر کہ اوس سے انجام کار مین تبرید پیدا ہو گو سر دست وہ بارد نہو جیسے حمام آب شیرین سے ہر صبح کو کرنا بدون کچھ کھانے پینے کے اور اطراف پر
پانی ڈالنا اسی طرح سر کی مالش اور اطراف کی اور ناف کی اور حلقہ اور مذاکیر کی اور جو اعضا اونکے متصل ہین روغن بنفشہ سے اور نطول جو شعیر اور
بنفشہ اور بابونہ اور خشخاس سے طیار کیا جائے - جو مبردات قوی ہین اونکو سر پر ڈالنا اور غذا ے سبک جو بارد و رطب ہو اوسی کو اختیار کرنا
ہر روز سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے - نزلۂ بارد مین جب دغدغہ اور پیاس ظاہر ہو فوراً تدبیر مین کوشش کرے کہ سر کی تسخین اور تکمید خرقہ ہا ے
گرم سے کیجائے تا آنکہ وہ گرمی محسوس ہو کر اوسکا اثر دماغ تک پہونچے مگر اس تسخین اور تکمید مین سر کی حفاظت بھی اور اضرار سے لازم ہے - کبھی نمک اور
باجرہ سے ایسی تکمید کی حاجت ہوتی ہے اور کبھی آب گرم سے اور کبھی بہت زیادہ گرم پانی سے تکمید کرتے ہین کہ اوس سے زیادہ گرمی کا تحمل نہو سکے نزلہ
بارد مین نطولات منضجہ محللہ کا بھی استعمال ہوتا ہے اور تمریخ اطراف کی روغنہائے گرم سے جیسے روغن شبت اور بابونہ اور مرزنجوش اور ان سے زیادہ
قوی روغن سداب اور روغن غار اور روغن سوسن کہ ان روغنون سے ذکر اور اعضائے قریبۂ ذکر اور حلقہ اور ناف اور اطراف کو ملتے ہین اور
سر کو صابون قسطیطی سے دہوتے ہین - جہان تک ممکن ہو روغن سر مین چھو نجائے ہان اگر کوئی چارہ نہو مثلاً تبرید سر کی خواہ تسخین ایسی کرنی ضرور ہو
[illegible] اوسوقت روغن کا استعمال کرنا جائز ہے - مگر پھر بھی بعد استفراغ اخلاط کی تدہین کرنی چاہیے سر پر خواہ پیشانی پر لطوخات جو خردل
اور [illegible] وغیرہ سے طیار ہون لگانے چاہیین اور صابون وغیرہ سے اونکو دہو ڈالنا چاہیے - غذا ایسی تناول کرین جو سبک اور لطیف ہو اور نفث
[illegible] صدر کے پیدا کرے یعنے سینہ کی خشونت کو دور کر دے - بیشتر اوس بخور کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ اوسمین سرگین کبوتر اور خردل اور انجیر
اور شافسیا ڈالا جاتا ہے بلکہ داغ لگانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ سر کو گرمی پہونچانی اور خشک رکھنا نزلۂ بارد مین زیادہ نافع
اگر [illegible] ہو چکا ہو اور آئندہ جو نزلہ حادث ہونے والا ہے اوسے یہ تدبیر روک بھی دیتی ہے - نزلۂ بارد مین جو شخص مبتلا ہو اوسے چاہیے کہ قبل
تنقیہ مادہ کے داخل حمام نہو بلکہ تکمیدات یابسہ کا استعمال کرے - مشک کو سونگھنا بھی اس نزلہ کو نافع ہے - اسی طرح کانون مین بابونہ کا
جو کبھی روغن گرم مین ڈبویا گیا ہو رکھنے سے نفع ہوتا ہے - سیلان اور ریزش کو قطع کر دینا ایسے غرغرون سے چاہیے جو مجمد اور بارد ہون
جیسے سرد پانی سے غرغرہ کرنا خواہ گلاب اور آب عدس اور آب کشنیز خواہ جس پانی مین پوست خشخاش کو جوش دیا ہو اور آب انار سے

مگر واجب ہے کہ اسوقت بھی قلیل الحرارت بیٹھا ہوا اور پانی ملا کر استعمال کرین زہوبات یعنے وہ اشیا جنمین چلکنے کی بدبو آتی ہو بلغم نزلہ کو ابتدا مین منع کرتے ہین

مقالہ دوسرا باقی احوال الانف کے بیان مین بدبو کا مرض جو ناکمین پیدا ہوتا ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ یا تو بخارات متعفن نواحی صدر اور معدہ اور ریہ سے ناکمین صعود کرتے ہین یا کوئی خلط متعفن خیشوم کی ہڈیونمین ایسی بھر جاتی ہے جو مادہ اور تیز ہوا اور اوسی کی وجہ سے قرحہ پڑ جاتا ہے اور یہ بو بسبب بدبو ہونے کے اوسکی بھی چڑھتی ہے - یا کوئی خلط متعفن کل دماغمین خواہ مقدم دماغ مین خواہ اوس مقام مین جو قریب ناک کے ہے بھر جاتی ہے - یا کوئی عفونت اور فساد خاص انھین ہڈیونکو عارض ہوتا ہے اور اوسکا علاج دشوار ہوتا ہے یا بواسیر الانف جو متعفن ہو اوسکی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوتی ہے

علاج اگر کوئی خلط ردی خیشوم اور اندرون خیشوم کے فراہم نہو بلکہ معدہ خواہ دماغ مین اس خلط کا اجتماع ہو پہلے اوسکا تنقیہ کر لینا ضرور ہے اوسکے بعد وہ ادویہ جنکا بیان اب کیا جاتا ہے استعمال کرین جو فتیلہ اور سعوطات اور نفوخات وغیرہ سے ہین فتیلہ کے ذریعہ سے استعمال ادویہ کا اس مرض مین زیادہ مجرب ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ناک کو دھو ڈالین شراب سے بعد ازان اون فتیلونکو استعمال کرین جو مرکی اور سماما اور اقاقیا سے بنائے جائین شہد کے ذریعہ سے یا سماما اور مرکی اور زرنباد اور روغن ناردین بہت اصناف کے فتیلے انھین ادویہ سے باختلاف اوزان طیار ہوتے ہین جیسے سعد اور سنبل اور نسرین اور ذریرہ سماما قرنفل آس اور صبر اور زرنباد اور کسی قدر سماق - اختیار ہے کہ یہ سب اجزا پیسے اوزان سے ملا کر خواہ انمین سے بعض ادویہ کو ملا کر فتیلہ طیار کرین یا شراب مثلث جو رقیق ہو اوسکو اوس دوا پر چھڑکین جو سعد اور قرنفل اور سلیخہ اور اذخر جملہ اجزا ہموزن سے بنایا جائے - ایضاً آس اور قصب الذریرہ اور نسرین ورد قرنفل ہر واحد سے ایک درہم مرکی ماز وہ ہر واحد نصف درہم مشک چار حبہ کافور چار حبہ اقلیمیا ملح اندرانی ہر واحد چار قیراط اسکا فتیلہ بنا کر استعمال کرین سعوطات مین سے عصارہ فودنج بھی مفید ہے اور افضل سعوطات اس مرض مین مجرب کا پیشاب ہے کہ اسکے استعمال سے ازالہ مرض مین کبھی تخلف نہین ہوتا ہے - مجرب کامل یہ دوا ہے کہ قرص اندروخون کو جو تریاق مین پڑتا ہے شراب مین محلول کرکے ناکمین ٹپکایا جائے تو مرض جاتا رہے گا طبیخ دار شیشعان شراب مین ملا کر بھی عمدہ اور عجیب ہے کہ چند روز اوسکا استنشاق کرین - لطوخات مین سے یہ ہے کہ اندر ناک کے قاقیا کا لطوخ کرین - ایضاً برگ یاسمین پانی مین پیسکر ناکمین طلا کرین اور دوائے قرسطین حکیم کی اوسکے یہ اجزا ہین مرکی چار درہم اور ورد ثلث درہم سلیخہ ایک درہم اور سدس درہم سماما اسی کے ہم وزن سب کو کسی چیز سے گوندھ لین نفوخات مین سے یہ دوا ہے کہ فودنج کو نفوخ کرین یا خرتوت سپید اور صدف سوختہ کا نفوخ کرین اور جو دوا اجزا مین فتیلون کے مذکور ہو چکی ہے اوسکا بھی نفوخ ہو سکتا ہے عود بلسان کا نفوخ بھی کیا جاتا ہے لشوقات مجربہ سے طبیخ دار شیشعان پانی یا شراب کے ہمراہ اور چند روز مستعمل ہوتا ہے - اس مرض مین منجملہ مجربات کے خصوصاً اگر دماغ یا مقدم دماغمین عفونت ہو یہ بھی ہے کہ وہ داغ ہوا ہے اور بائین پر یا فودنج کے لگائین کانون کے سامنے اور مائل بطرف صدغین کے خواہ ایک ہی داغ وسط مین سر کے لگایا جائے

قروح الانف کبھی ناکمین قروح پیدا ہوتے ہین بخارات حارہ سے جو ردی ہون خواہ نزلہ ہائے حادہ سے اور یہ قروح یا تو بدبو اور متعفن ہوتے ہین یا خشکریشہ کی طرح یا قروح بثور کے طور پر ہوتے ہین یا قروح سادہ اور یہی قروح کبھی ظاہر ہوتے ہین اور کبھی باطن مین ہوتے ہین **معالجات** ناک ایک ایسا عضو ہے جو بنسبت کان کے رطب ہے اور بنسبت آنکھ کے خشک ہے لہذا ناک کے قروح کا علاج ایسا واجب ہے جو درمیانی علاج قروح گوش اور چشم کے ہو لہذا حاجت اس امر کی ہے کہ جو ادویہ مجففہ قروح بینی کے واسطے تجویز کیجائین اونکی قوت تجفیف کمتر ہو بنسبت ادویہ مجففہ قروح گوش کے اور زیادہ مجفف ہون بہ نسبت ادویہ قروح چشم کے - اسلیے کہ قروح گوش زیادہ تجفیف کے اکثر کو خواستگار ہین اور قروح چشم ادنی سا اثر ادنی تجفیف کا بھی اونکے واسطے کافی ہے - پھر اگر مواد قروح الانف کا بوجہ سیلان کے سبب

دردِ شدید ان قروح کا ہو خواہ بخارات کے صعود سے یہ قروح پیدا ہوے ہون ایسے قروح کا علاج استفراغ اور جذب مادہ سے دوسری طرف کو کرنا چاہیے چنانچہ حرام
ہو جائیگا - اور پہلی علاج یہ ہو کہ سر کی تخفیف کرین اور تقویت بھی اونھین طریقون سے کرین جو مکرر مذکور ہو چکے ہین بعد ازان ان دوائون منقیون کی نسبت
کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جملہ ادویہ جو بواسیر انف اور اُس بیان مین نافع ہوتی ہین اور جنکا ذکر ہم عنقریب کیا چاہتے ہین وہ سب سوا
قروح انف مین بھی نافع ہین بشرطیکہ وہ ادویہ قوی الاثر ہون اور جب وہ ادویہ لعاب دار کر دیجائین بذریعہ لعابات وغیرہ کے یہان تک
کہ نرم ہو جائین جملہ قروح خفیفہ مین بھی استعمال کے لائق ہو جائین گی - قروح یابسہ کا علاج ایک مسوح سے کیا جاتا ہو جو موم سے بنایا جاتا ہو کہ موم
مین نصف وزن اوسکے حرام مغز ساق گاؤ کا روغن نیلوفر اور روغن شیرج مین پگھلا کر طیار کرتے ہین اور اصلح میرے نزدیک روغن گل ہو خصوصًا
وہ روغن گل جو زیت انفاق سے بنایا جاوے - ایضًا ایسے قروح یابسہ کا علاج اوس مسوح سے کرتے ہین جو روغن بنفشہ اور کتیرا اور تھوڑا سا کف
اسبغول اور خطمی کا - ایضًا فتیلہ کو زوفا اور بط کی چربی اور موم زرد اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی اور شہد مین ڈبوکر استعمال کرین
- ایضًا موم اور روغن ہلیلہ زرد یا مازو کا روغن اور بیشتر اوس رگ کی فصد جو ناک کے کنارہ پر ہو بعد قیفال کی فصد کے اور حجامت اور
اسہال کے نافع ہوتی ہو - جو قروح کہ اونکی طرف کوئی مادہ حریف اور ردی خواہ منتن یعنی بدبودار آتا ہو اون قروح کا علاج دشوار ہو
پھر بھی فصد اور اسہال تو ضرور ہی کرنا چاہیے اور بیشتر اسہال بذریعہ ایارجات کبار کے کرنا مناسب ہوتا ہو اور اون قروح کو ہمیشہ
نطرون سے دہونا اور صابون سے واجب ہو خصوصًا وہ صابون جو سقلیاوس کی طرف خواہ وہ صابون جو قسطنطین کی طرف منسوب ہو بعد ازان وہ
ادویہ جنمین قوت تخفیف زیادہ ہو استعمال کرین اونھین ادویہ مین سے یہ نسخہ ہو پوست خشخاش اور قلقدیس اور زرنیخ احمر اور خربق ان سبکو
پیسکر تلخ گاؤ مین چند روز برابر خمیر اوٹھائین بعد ازان استعمال کرین کبھی اسی نسخہ مین حماما بھی بڑھا دیا جاتا ہو اور مر اور فربیون اور
فراسیون اور زعفران اور شب کو اضافہ کرتے ہین - دواے روفس حکیم کی مجرب ہو - سعد اور شب اور مازو اور مر اور زعفران اور
زرنیخ ہموزن مستعمل ہو جس قروح مین درد بشدت ہوتا ہو اونکا علاج یہ ہو کہ اسرب سوختہ جو مغسول ہو اور اسفیداج اور مرداسنج کا مرہم
روغن گل اور موم ملا کر بنائین اور استعمال کرین قروح بثریہ کا علاج روغن گل اور روغن آس اور مرداسنج اور گلاب اور تھوڑا سا سرکہ ان
سب سے مرہم طیار کرین قروح ظاہرہ کا علاج اس مرہم سے کرنا چاہیے سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ چرک قلعی سوختہ تین اوقیہ شراب ملا کر
استعمال کرین اور اقراص اندرون سے بھی کبھی شراب اور کبھی سرکہ ملا کر علاج کیا جاتا ہو اور کبھی پانی ملا کر غرض جیسا موقع اور مناسب ہو
مراہم جیدہ سے یہ بھی ایک مرہم ہو خبث اسرب اور شراب کہنہ اور روغن آس یکجا پیسکر دھیمی آنچ پر طیار کرین اور ہلاتے رہین تا اینکہ غلیظ
ہو جاوے اور تانبے کے برتن مین بحفاظت رکھہ چھوڑین اسرب سوختہ اور خبث اسرب کا ایک ہی اثر ہو عصارہ چقندر کو تنہا خواہ اور ادویہ کے
ہمراہ استعمال کرنا بھی سزاوار ہو کہ بہت نافع ہو **علاج قروح حادہ** کا ابتدا مین تنہا روغن گل کافی ہو خواہ موم یا مرغ کی چربی کے ساتھ اور اس سے
زیادہ قوی مرہم اسفیداج ہو خصوصًا اگر لعاب بہدانہ ملایا جاوے اور اگر زیادہ تخفیف منظور ہو فقط خبث فضہ ملاوین روغن آس کے ساتھ
لیکن جب مرض تھوڑا سا شدید ہو جاوے اوسوقت یہ مرہم استعمال کرین سپیدہ ایک رطل مرداسنج تین اوقیہ خبث الرصاص تین اوقیہ قلعی سوختہ
اور مغسول بذریعہ شراب کے چار اوقیہ اسی کا مرہم بنائین روغن آس اور سرکہ ملا کر - پھر جب مرض کہنہ ہو جاوے اور شدت زیادہ ہو تو
یہ مرہم لگائین مرداسنج چار درہم سداب تازہ چار درہم شبت دو درہم روغن آس اور سرکہ مین مرہم طیار کرین اس سے زیادہ قوی مرہم
یہ ہو زاج اور قلقند اور مر ہر واحد سات جزو قلقدیس چھہ جزو شب یمانی مازو توبال نحاس ہر واحد چار جزو کندر ایک جزو اور نصف جزو

قسم ہی مناسب ہی کہ اوسکا علاج بالتداوی اور دوائین کرین جنکو ہم آئندہ بیان کرینگے خواہ آگ کے ذریعہ سے چھوٹے چھوٹے اور باریک مداغ دین یا سیاہ
یعنے سوہن وغیرہ سے آہستہ آہستہ کاٹین اور جسقدر زوائد زیادہ گوشت وغیرہ کی ناکمین ہون اوسے نکال ڈالین سوہن اور ریتی کی عمدہ قسم وہی ہی
جو انبوبہ دار ہو یعنے اوسمین ایک ریزل کے اندر خالی ہو اور بعد کاٹ ڈالنے کے ناکمین سرکہ اور پانی ڈالین اگر سانس کی اچھی طرح آمد برآمد ہونے لگے
اور سدہ مانع آمد شد نفس کا دور ہو جائے تو کام درست ہوگیا اور مرض بھی جاتا رہا ورنہ ابھی بقیہ رہ گیا ہی جو کسی قدر عمق کی طرف باقی ہی گوشت
منشار خیطی سے کاٹین طریقہ منشار خیطی کی ساخت کا یہ ہی کہ ایک ڈورا بالونکا خواہ ریشم کا لیکر اوسمین گرہ ایسی دین جیسے گنڈا سوت کا گرہ دار ہوتا ہی
کہ اوسمین مثل ارہ کے دندانہ بن جاتے ہین پھر اوس ڈورے کو اسرب کی خمدار سوئی مین پروکے ناکمین ڈالین اور خشک کی راہ سے حلق مین نکال لین
اب ایک سرا تو اوس ڈورے کا حلق مین ہی اور دوسرا ناک کے باہر دونون سرونکو پکڑکے اسطرح کھینچین جیسے ارہ کی کشش ہوتی ہی اسی کو کھینچ
کھینچنے سے پیچھے یعنے فرضی کا رکھا ہی بواسیر مذکور کا وہ کٹجائیگا بعد ازان ایک باریک نل خواہ چھوٹے قلعی کی یا سیسہ کی لیکر اوسپر کپڑا وغیرہ لپیٹین
اور پھر اوسپر ادویہ بواسیر کو چھڑکین جیسے دوائے قرطاس اور دوائے اندرون اور جملہ ادویہ مذکورہ فیل کو اور اوس نل کو کہ جسکا دونون
طرف منھہ اوسکا کھلا ہوا ہی مع اس ذرور کے ناکمین ڈالین منھہ کھلے رہنے سے فائدہ یہ ہی کہ سانس کی آمد رفت بند نہوگی اور دوا اوپر تک
رکھ سکتے ہین - اگر کوئی آلہ چھیلنے کا مثل سوہن کے طیار کرین مگر وہ آلہ بھی انبوبہ دار ہو یعنے مجوف ہو چنانچہ اوپر بھی بیان کیا گیا الغرض ایسے
آلہ سے بھی مراد پوری ہوسکتی ہی اور صفائی بدگوشت کی چھیلنے خواہ رتینے سے ہوجائیگی جسوقت بواسیر پر آلات قطع اور جرد کے مستعمل ہون
خواہ ادویہ اکالہ کا استعمال کیا جائے اوسکے چھینک لانے کی بھی ضرورت ہی تاکہ جو عفونت باقی رہ گئی ہو وہ چھینک کی حرکت سے منتشر ہوجائے
اور پراگندہ ہوکر بلکل باقی نرہے - جن دواؤن سے علاج خفیف بواسیر کا کیا جاتا ہی تاکہ رفتہ رفتہ ازالہ مرض کرین وہ ادویہ بنائی جاتی ہین
پوست انار سے جو پانی مین پیسا گیا ہو اسقدر پیسنا چاہیے کہ آمیختہ ہوجائے اور ہمیشہ اوسکا استعمال کرین کہ مجرب ہی مگر نفع اسکا دیر مین ظاہر
ہوتا ہی (گبھرانا نچاہیے) یا فتیلہ جو اشنان سبز اور سافج سے یا تخم حنظل اور جوز السرو جسکے ہمراہ کسی قدر انجیر بھی ہو اور چند روز استعمال
کیا جاتا ہی یا فتیلہ عصارہ حبق سے تنہا خواہ کسی اور عصارہ مین ڈبو کر اوسکے بعد سوکھی ہوئی حبق اوسپر چھڑکتے ہین یا شراب مین ڈبو کر اوسپر سحیق
حبق کو چھڑکتے ہین یا عقید آب انارین یعنے جما ہوا اور خشک آب انارین جو مع پوست وغیرہ کے کوٹا جائے اور اوس سے جو فتیلہ بنایا جاتا ہی
اور دن مین چند مرتبہ استعمال کیا جاتا ہی یا نفوخ زرنیخ اور قلقند دونون کو پیسکر سرکہ مین بعد ازان خشک کرلین وہ ادویہ جن سے بواسیر
مزمن کا علاج کیا جائے فتیلہ اور ذرور اور مرہم سب قسم کے ہوتے ہین جو شبت اور مر اور نحاس سوختہ اور تانبے کا چھیلن جو خراد پر اوترتا ہی
اور اصل السوس ابیض اور قلقند اور قلقطار اور زاج اور نطرون کہ انھین ادویہ سے شراب خواہ آب حبق یا آب انارین جو مسلم انار سے نچوڑا
جائے اوسمین ملاکر فتیلہ طیار کرتے ہین اور استعمال کرتے ہین خواہ نفوخ بناکر استعمال کرتے ہین - اگر یہ فتیلہ اور نفوخ کارگر نہون ایسے ہی پانی اور
تیز چیزونکو لیکر اوسپر بہت سی مقدار قلقدیس اور قلقطار اور سبحی اور زنگار اور پھٹکری کی ہموزن چھڑک کر استعمال کرتے ہین اور یہ اصوب ہی کہ
دوا بعد پچھنے لگانے کے استعمال کیجائے اگرچہ یہ بھی مفید نہو اوسوقت دوائے قلقندیون کا استعمال کرین بعض لوگ کہتے ہین کہ زردلے
بواسیر انف کو اگرچہ سرطانی بھی ہو پکڑتا ہی - اگر اوس خوشہ کو جو کنارہ پر لوف حیہ کے ہوتا ہی نچوڑ کر چینیا اور تھنونین بھی چھڑکین
گوشت زائد کو اور سرطان کو دور کر دیتا ہی - ابعض جو دو فرونی زخم کی تھنونین پیدا ہوتی ہین اونکے علاج مین صواب یہ ہی کہ فصد کے
سے تدبیر کیجائے مگر بعد تنقیہ بدن کے کہ امتلا سے خالی ہوجائے اور اوسکا تنقیہ کرلین اگرچہ تعریف کم ہو اور یہ قروح جو قروح کے تو اسکے

صفرا میں استعمال کریں جیسے نفوخ جو شب اور رمل ایک جزو قلقطار اور زرماتہ دل نصف جزو ناک میں پھونکا جاوے یا فتیلہ اسکا بنا کر رکھا جاوے جالینوس جس دوا کو اس مرض میں اختیار کرتا ہے وہ دوا یہ ہے کہ آب انار میں جو سالم انار سے نچوڑا جاوے اور تھوڑا سا جوش دے کر دیگ پیتل کے برتن میں اوسے چھوڑ رکھیں پھر اوسکا ثفل لیکر اسقدر کوٹیں کہ مثل عجین کے ہو جاوے آب مذکور اتنا پلانا چاہیے کہ تلیین حاصل ہو بعد ازان اوسی ہیچ ثفل سے شیافات طیار کرکے ناک میں بیمار کے داخل کریں مگر شیاف دراز اور طولانی طیار کریں اور اثناے معالجہ میں کبھی کبھی ناغہ بھی کرنا چاہیے اور جسوقت شیاف کو نکالیں ناک اور حنک میں طلا اوسی عصارہ کی کریں اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہیں یہ تدبیر قروح اور بواسیر کو بھی نافع ہے اور یہ نفع اسمیں زیادہ ہے کہ مولم اور اسقدر ایذا دہندہ نہیں ہے جو عادت سے باہر ہو کبھی تینوں قسم کے انار سے یعنی کھٹا اور ترش اور شیریں ملاکر یہ دوا طیار کیجاتی ہے - پھر اگر ناصور اریبان کا سخت ہو تو ترش انار زیادہ ملانا چاہیے اور اگر رطوبت زیادہ بہتی ہو انار عفص کو زیادہ کریں - ایک قوم جو بعد جالینوس کے اطبا سے ہوئی اونھوں نے اس دوا میں قلقطار اور نوشادر اور زنجار کو بڑھایا ہے [illegible] اصفر بھی بواسیر انف کو جڑ سے اوکھیڑ دیتی ہے - اور یہ حادہ اکال سب کی سب اس مرض میں بطور نفوخ کے مستعمل ہیں جب ورم آجاوے ٹھہر جائیں تا اینکہ تسکین پیدا ہو پھر موم اور روغن شہد کا استعمال کریں پھر اونکو اور دوا کو بطور نفوخ کے استعمال کریں پیچھے ہمیشہ لگاتے رہیں تا اینکہ وہ فزدنی ساقط ہو جاوے - خرنوب نبطی جو تازہ ہو وہ بھی اس مرض میں مجرب ہو چکی ہے کہ جسوقت ہم اوسکو ناک میں بھر دی جاوے اریبان کو کاٹ کر گرا دیتی ہے جیسے مسّہ کو کاٹ ڈالیں - ایضاً جوز السرو بھی نافع ہے - ایضاً مجربات سے یہ دوا ہے زاج سبز کو مثل سرمہ کے پیسیں اور صبح کو ناک میں چھڑکیں اور شام کو بھی کہ اس سے مرض جاتا رہے گا جب اریبان کٹ کر گر پڑے خون روکنے والی دوا یہ ہے کہ مٹی کو اولے کے پانی میں گوندھیں یہانتک کہ خوب گوندہ جاوے اور غلیظ ہو جاوے اور خوب سرد کرکے ناک پر طلا کریں

عطاس کا بیان

چھینک ایک حرکت دماغ کی ہے جو واسطے دفع کرنے اور نکال دینے کسی خلط کے یا کسی اور شی ایذا دہندہ کے ہوتی ہے کہ اوسکو ہمراہ ہواے مستنشق کے دماغ ناک کی راہ سے دفع کر دیتا ہے اور منھ کی راہ سے چھینک دماغ کے واسطے ایسی ہے جیسے ریہ کے واسطے یا ریہ کے نزدیک اور اعضا کے واسطے کھانسی کا فائدہ ہے - بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ دماغ چھینک کی طرف جب ہی مائل ہوتا ہے کہ خلط موذی کا استحالہ ہوا کی طرف ہو جاوے کہ اوسے ہمراہ ہواے مستنشق کے نکال دیتا ہے اور یہ امر یعنی ہوا کی طرف اوس خلط کا مستحیل ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ دماغ کو حاجت ہواے مذکور کی طرف اسلیے ہوتی ہے اور موجود ہوا سے زیادہ جو ہر وقت چھینکنے کے دماغ ہواے خارجی کو کھینچکر شی موذی کو دفع کرتا ہے تاکہ بدن اور اندرونی اعضا سے مجتمع جنمیں ہوا بھری ہے ہواے ضروری سے بھرا رہے اور اخلاط موذی کے ہمراہ وہ ہواے ضروری بھی خارج نہو جاوے اگر وہ ہوا خارج ہو جاوے یا اوسمیں تنزع اور جنبش پیدا ہو عضلات سینہ کا اور حجاب کو بھی حرکت عنیفہ پیدا ہو گی اوس وقت اندر سے باہر کی طرف حجاب [illegible] اور اوسکے ہمراہ جو اجزا اوسکے سینے سے مدور واقع ہیں اونھیں بھی حرکت ہو گی کہ باہر نکلنے لگیں گے اسلیے کہ حرکت ہواے داخلی کے بعد ہی کیفیت پیدا ہوا کرتی ہے بضرورت امتناع خلا کے لہذا قوت دافعہ مادہ موذی کے جدا کرنے اور دفع کر دینے اور تنفس میں استعانت ہواے خارجی کی چاہتی ہے - چھینک آنے سے اول نزلہ اور زکام میں ضرر ہوتا ہے اسلیے کہ جو خلط نزلہ میں ہے اور اوسکا نفع مطلوب ہے وہ بدون سکون کے نفع نہیں پاتی اور چھینک سے حرکت پیدا ہو کر سکون مطلوب کو زائل کر دیتی ہے - کبھی اکثر اقسام حمیات میں اس کثرت سے چھینک آتی ہے کہ سقوط قوت ہو جاتا ہے اور سر ہوا وغیرہ سے بھر کے بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر کثرت عطاس رعاف شدید کو پیدا کرتا ہے ایسے وقت بہت جلد چھینک کے بند کرنے کی تدبیر کرنی ضرور ہے لیکن فواق مادی کے اوسکے حبس سے پیدا ہونے کا مظنہ ہے - بعض اقسام عطاس یا بتدا [illegible] نوائب حمیات میں عارض

ہوتے ہیں اطباء ہند نے گمان کیا ہے (لیکن اونکی رائے یہ اچھی نہیں ہے) کہ چھینک آنے کے وقت شکل اعضاے بدنی کی اسطرح مناسب ہے کہ سر آگے کی طرف
مائل ہو اور سینہ پھیلا ہوا نہو بلکہ کشادہ ہو اور سر اتر گون ہو تاکہ گردن پشت کی طرف جھکی ہو جائز نہیں ہے اس شکل سے اگر چھینکنے والا اپنے بدن کو
سنبھالے اوسے ضرر چھینک کا نہ پہونچے گا چھینک بہت نافع اوسوقت ہوتی ہے اور تخفیف راس کی کرتی ہے جب مادہ تھوڑا ہو کہ بذریعہ عطاس
کے دماغ اوسکے دفع کرنے پر قادر ہو یا اینکہ مادہ رقیق ہو اگرچہ کثیر بھی ہو یا مادہ بخاری ہو اسلیے کہ چھینک امتلاے بخاری کے واسطے انفع اشیاء ہے
اگر وہ مادہ دماغ میں ہو یا مادہ غلیظ ہو اور نضج پا چکا ہو اگرچہ زیادہ بھی ہو اسلیے کہ ایسے وقت بلکہ ہمیشہ چھینک قوت دماغ پر دلالت کرتی ہے
اسی واسطے جب آدمی کی موت قریب ہوتی ہے چھینکنے پر اوسکو استطاعت نہیں باقی رہتی پھر اگر چھینک لانے والی ادویہ ایسے بیمار کی
تدبیر کیجاے اور عطس پیدا نہو اوسکے بچنے کی البتہ امید نرکھنی چاہیے چھینک سے اعانت گرانی پر فصول محتبسہ کے ہوتی ہے اور بسہولت
وضع حمل اور اخراج مشیمہ بھی اسکے ذریعے سے ہوجاتا ہے اور گرانی سر میں بھی سکون پیدا ہوتا ہے مگر اوس شخص کے لیے مضر ہے جسکے سر میں کوئی مادہ خام
موجود ہو اور اوسکے نضج پانے میں حاجت سکون کی ہو اور اسکی حاجت ہو کہ اوسی مادہ کے قریب جو اجزا ہیں اونمیں گرمی نہ پیدا ہو اور نہ حرکت
اجزاے قریبہ کو ہو کہ اسکی جہت سے خوف اس امر کا ہے کہ اور مادہ کا بھی جذب ہوگا اور مقدار مادہ موجودہ کی بڑھ جاے گی چھینک
اوس شخص کے واسطے بھی مضر ہے جسکے سینہ میں مادہ کثیر ہو اور مادہ خام ہو چھینک روکنے والی ادویہ روغن گل جو تر و تازہ
پھول سے گلاب کے بنایا جاے وہ چھینک کو روکتا ہے سعوط کرنے سے اور روغن خلاف سے بھی زیادہ سکون عطاس میں پیدا ہوتا ہے اور
کبھی کوئی گرم شئے مثل روئی وغیرہ کے ناکمیں بھر دینے سے بھی چھینک کی آمد رک جاتی ہے آب گرم سے سر کو دھونا اور روغن گرم کانونمیں ڈالنا
ڈالنا اور چت لیٹ کر پس گردن کے نیچے گرم تکیہ رکھنے سے اور سیب اور ستو کے سونگھنے سے اسی طرح اسفنج بحری کے سونگھنے سے اور فکر زائد
کسی امر میں کرنی اور چھینک کے تصور سے غافل ہوجانے سے چھینک کی آمد بند ہوتی ہے اور لڑکون کے واسطے رطوبت گردہ کی مانع عطاس ہے
اسطرح کہ پورا اور مسلم گردہ آگ پر رکھکر بریان کرین اور قبل پختہ ہونے کے جو پانی اوس سے ٹپکے اوسے لیکر استنشاق کرین خواہ اوسکی ناس
لین - زیادہ صبر کرنا چھینک آنے پر یعنے اوسے روکنا یہ بھی کافی علاج اسکا ہے مگر اوسی قسم کا جو ضعیف ہو اور آنکھونکا ملنا اور کانونکا
اور اسی طرح اطراف اور حنک اور فقرات کے جوڑون کے مقام کا اور اسی طرح مالش کرنا فقرہ کے بھی مانع عطاس ہے اور بقوت منھ
کھلا رکھنا اور ٹھکار لینی اور دور تک اوپر بطرف آسمان کے نظر کو بلند کرنا اور تململ یعنے بے آرامی پیدا کرنی اور جسم کو اولٹنا پلٹنا یہ بھی مفید ہے
تمریخ عضلات قریبہ دماغ کی ادہان مرطبہ سے خصوصاً عضل جبین کی - اور نیند کے پیدا کرنے میں مستغرق ہوجانا خواہ نوم غرق سے سو رہنا
اور بیداری سے بچنا بھی مانع عطاس ہے غبار اور دخان سے تحرز کرنا تاکہ دماغ تک نہ پہونچے یہ بھی چھینک کو روکتا ہے معطسات چھینک
لانے والی ادویہ خربق سپید اور جند بیدستر اور کندش اور فلفل اور خردل سب کو یکجا کرین خواہ ایک ایک کو جداگانہ لیکر کسی پر کے
ذریعہ سے ناکمیں پہونچائین یا عاقرقرحا اور نیل اور مشک برائی اور نکچھکنی اور صبر ان سب کو بھی لیکر پر وغیرہ پر لگا کر ناکمیں پہونچائین
معطسات خفیفہ میں سے ایون جسوقت سوراخ وا ہوجاے اور شاخہاے بادروج اور ندراوند گل سرخ مسحوق ہیں اسکو واسطے معطس ہے
ناک کے اندر دوا لگانا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ دوا کو پھونک کر پہونچائین واسطے چھینک پیدا کرنے کے کوئی شئے ناکمیں پڑجاتی ہے
جسکی ناکمیں کوئی چیز پڑجاے لازم ہے کہ بعض ادویہ معطسہ سے اوسکی چھینک پیدا کرین اور منھ اوسکا بند کردین اسی طرح جو تھنا کھلا
لیجے جب وہ شئے نہین پڑی ہے اوسکو بھی بند کردین چھینک کے آتے ہی وہ چیز گر پڑے گی اور شاید اس تدبیر کا ذکر پہلے بھی ہوچکا ہے

خشکی ناکمین جو پیدا ہوتی کبھی حرارت سے اور کبھی یبوست شدید سے اور کبھی کسی خلط لزج کے ناکمین سوکھ جانے سے خشکی پیدا ہوتی ہی اور سبب کا علاج ظاہر
جسم سے کیا جاتا ہی ادہان اور عصارات بارد رطب کا استعمال نافع اشیا ہی اور اگر کوئی خلط سوکھی ہوئی موجود ہو جسکی پپڑی سی پڑی ہو محسوس ہوتی ہی
اوسکو کسی روغن اور عصارہ سے بھگو کر نکالنا چاہیے تاکہ وہ شی خارج ہو جاوے جسکا اخراج نکرنا چاہیے جیسے الالتف کبھی ناکمین کبھی کسی بخار حاد خواہ نزلہ
حادہ کے سبب سے جو پہلے تھا خواہ ابھی ہی اور اوسکا سیلان قوی ہی اگرچہ بارد ہی پیدا ہوتی ہی اور کبھی چھوٹے بثور ناکمین پڑجانے سے خارش
ہوتی ہی اور کبھی حرکت رعاف سے اور ایسی کبھی دلائل بحران سے ہی اور نیز علامات جید ہی اور حسبہ کے ہی چنانچہ آئندہ معلوم ہوگا اور علاج جملہ اقسام
مذکورہ کا اون قواعد کو خیال کرکے جو مذکور ہوچکے آسان ہی

فن چھٹا احوال فم کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی کہ اوسمین منھ اور زبان کا حال بیان کیا جاوے گا - فم ایک عضو ضروری ہی کہ جوف اسفل تک غذا کو پہونچاتا ہی
اور عضو مشارک ہی کہ ہوا کو جوف اعلی تک پہونچاتا ہی اور نافع ہی کہ جسقدر فضول فم معدہ مین یکجا ہوتے ہین اونکو نکال دیتا ہی اگر اون فضول کا
دفع اسفل معدہ کی طرف متعذر خواہ متعسر ہو - فم پورا ظرف ہی انسان کے اعضاے کلام کے واسطے اور دیگر حیوانات کے آواز پیدا ہونے مین
جنکی آواز نفخ سے پیدا ہوتی ہی - زبان ایک عضو اعضاے فم سے ہی اس عضو کی خلقت فوائد مندرجہ ذیل کے واسطے ہوئی ہی (۱) جو چیز چبائی جاتی ہی
منھ سے اوسکا اولٹنا پلٹنا بذریعہ زبان کے ہوتا ہی (۲) صوت کی تقطیع یعنی آواز کو جدا جدا کرنا (۳) حروف کا آواز سے پیدا کرنا (۴) ذوق کی
قوت کا زبان خود آلہ ہی - زبان کی سطح زیرین کی جلد متصل ہی جلد مری اور باطن معدہ کی - وہ جھلی جو زبان کو چھپائے ہوئے ہی جسکو قطع کہتے ہین یا سکے
دو حصہ ہین نصف تو سامنے درز سمی کے ہی اور دونون حصونمین مشارکت ارتباط کی ہی اور اتصال تھوڑی دور تو نمین ہی عضلہ محرکہ اور عضلہ محسسہ
کی باب تشریح سے اچھی طرح شناخت کرو - بہترین اور افضل ترین اقسام زبان کی جو کلام جید پر قادر ہو وہی ہی کہ طول عرض مین معتدل ہو اور جڑ
سکی قریب باریک اور مستدق ہو - اور اگر زبان بڑی اور زیادہ عریض ہو خواہ چھوٹی ہو جیسے تشنج کی حالت ہوتی ہی ایسی زبان جسکی ہوگی
اوسکو قدرت کلام کرنے پر نہوگی - جوہر اور مادہ اصلی زبان کا نرم گوشت ہی سپید رنگ کہ اوسکو بہت سی چھوٹی چھوٹی رگون نے گھیر لیا ہی جو گوشت
کے اندر داخل ہو رہی ہین اور وہ رگین وریدی اور سرخ رنگ ہین کچھ اون رگون مین سے اوردہ ہین اور کچھ اقسام شرائین سے ہین اور اوسمین
اعصاب بھی بکثرت ہین جنکا انشعاب اور مخرج اعصاب اربعہ ثابتہ سے ہی جیسے تشریح اعصاب مین ہم نے بیان کیا ہی - زبان مین اعصاب اور عروق کی
اسقدر مجمع ہی کہ مثل ایسے چھوٹے سے عضو کے اسقدر اجتماع اور بسفراہی کی توقع ہو نہین سکتی نیچے کی طرف زبان مین دو فرجی منھ کی شکل پر بنی ہی
کہ جنمین میل اور سلائی جاسکتی ہی - یہ دونون سوراخ چشمہ لعاب کہلاتے ہین کہ اوسی لعاب کو اوس لحم غدائی تک پہونچاتی ہین جو بیخ زبان مین ہی
اور جسکا نام مولد لعاب ہی - یہ دونون چشمہ لعاب مساکب لعاب کہلاتے ہین اور زبان کی نداوت اور تری کی حفاظت کرتے ہین
غشا اور جھلی جو ساری زبان پر ہی متصل ہی اوس جھلی سے جو تمام منھ مین ہی اور وہی جھلی مری اور معدہ تک اوتر آئی ہی - زبان کے نیچے دو رگین
سبز رنگ کی ہین کہ اون سے اور بہت سی رگین پھیلتی ہین اور دونون رگونکا نام ضفدعین رکھا جاتا ہی اور ضفادع بھی اونھین کو کہتے ہین
امراض لسان زبان مین کبھی ایسے امراض پیدا ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے زبان کی حرکت مین آفت پیدا ہوتی ہی خواہ تو بالکل اوسکی حرکت
باطل ہوجاتی ہی یا ضعیف ہوجاتی ہی خواہ متغیر ہوجاتی ہی اور کبھی ایسے اعراض پیدا ہوتے ہین جنسے زبان کی حس لمس اور ذوق مین آفت

پہونچتی ہے کہ یا تو بطلان دونوں حس کا ہوتا ہے خواہ اونمین ضعف پیدا ہوتا ہے یا تغیر آجاتا ہے اور بشیتر ایک حس زبان کی باطل ہوتی ہے اور دوسری حس بحال
باقی رہتی ہے مثلاً ذوق کی حس کا بطلان ہوتا ہے اور حس لمس بدستور صحیح رہتی ہے اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ جو مرض پیدا ہوا ہے اوسکی قدرت اسی قدر ہو
کہ ضعیف ترین قوت زبان کو فنا کرے۔ کبھی مرض زبان کا اقسام سوء مزاج ہوتا ہے۔ اور کبھی مرض ترکیب اسطرح کا کہ زبان بڑی ہو جائے خواہ چھوٹی ہو جائے یا شکل میں
فساد پیدا ہو خواہ وضع اور محاذات مین فساد آجائے مثلاً انبساط کے سبب سے خواہ انقباض پر فساد مرتب ہے۔ کبھی انحلال فرد مرکب ہے زبان میں ہوتا ہے
اور کبھی مرض سادہ مین ترکیب ہوتی ہے جیسے بعض اورام۔ کبھی آفت خاص زبان ہی مین ہوتی ہے اور کبھی بمشارکت دماغ کے آفت زبان کو پہونچتی ہے اور
جب دماغ کی شرکت سے آفت پہونچے تو خسارہ اور یہ خطرہ کو اکثر ضرر پہونچے گی اور بشیتر یہ آفت جملہ حواس کی مشارکت کرتی ہے اگر آفت زبان کی
خاص اسی شعبہ مین ہے جسکے مخصوص زبان کا پٹھہ ہے کبھی زبان کو ایذا مشارکت معدہ کی بھی ہوتی ہے اور کمتر مشارکت ریہ اور جگر سے
زبان کو الم پہونچتا ہے۔ زبان کے مزاج پر استدلال اسکی رنگت سے کیا جاتا ہے سپیدی اور زردی اور سرخی اور سیاہی اخلاط اربعہ کی غلبہ پر
دلالت کرتی ہیں اور بذریعہ طعم کے بھی استدلال ہوتا ہے جو طعم کہ زبان پر غالب رہے اور اسکے سبب کا احساس ہوتا ہے ترشی ہو خواہ حلاوت
یا تفہ یعنی پھیکا پن خواہ تلخی اور بشاعت یعنی بدمزہ جو عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت اور تعفن سے۔ علاوہ یہ ہے کہ زبان کے رنگ سے
خواہ جو قشرہ زبان پر ہے اوسکے ذریعہ سے اور اعضا کے امراض پر استدلال ہوسکتا ہے مثلاً سرخی زبان کی خصوصاً اگر سرخی کے ہمراہ خشونت
بھی ہو اورام دموی پر دلالت کرتی ہے جو اطراف سر اور معدہ اور جگر مین ہوں اور سپیدی زبان کی پردہ معدہ اور جگر اور ریہ
بلغمیہ پر دلیل ہوتی ہے۔ اور کبھی سپیدی زبان کی یرقان سدی پر دلالت کرتی ہے اگرچہ رنگ بدن کا برخلاف اسکے زرد ہو طعم زبان کا
دلالت صحیح کرتا ہے کہ تمام بدن مین کس خلط کا غلبہ ہے یا معدہ اور سر مین کونسی خلط غالب ہے۔ کبھی بذریعہ رطوبت اور یبوست زبان کے بھی استدلال
کیا جاتا ہے خود زبان کے اعراض پر۔ یبوست زبان میں دو طرح سے پیدا ہوتی ہے ایک خشکی تو ایسی ہوتی ہے کہ سطح زبان کی صاف رہتی ہے
اور اصلی یبوست یہی ہے اور دوسری وہ خشکی کہ اوسمین سیلان رطوبت چیپ دار کا بھی ہوتا ہے اور حرارت زبان کو خشک کر دیتی ہے اور یہ قسم خود
جوہر زبان کی خشکی پر دلالت نہین کرتی ہے بلکہ اوس رطوبت لزجہ پر دلیل ہوتی ہے جو زبان پر از قسم نزلہ یا ابخرۂ غلیظہ کے فراہم ہوتی ہے اور اسی
استدلال مین اکثر اطبا کو غلطی واقع ہوتی ہے کہ اونھون نے بظاہر مریض کا منہہ سوکھا ہوا دیکھا اور یبوست کا حکم کر دیا اور اسکا خیال نکیا کہ یہ
کس قسم کی خشکی تھی اور اب کیسی ہے خشونت زبان تابع جفاف حقیقی کے ہے اور ملاست تابع رطوبت کے کبھی زبان کی کیفیت پر اوسکی حالت موجودہ
جو بوقت کلام کرنے اور بولنے کے ہو جاتی ہے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسطرح کہ ضمور یعنی لاغری اور خفت اوسمین ہے یا غلظ اور گندگی ہے کہ ہر وقت
زبان کو جھٹکا لگتا ہے اور حرکت تکلم مین گرانی اور ثقل معلوم ہوتا ہے ایسی کیفیت زبان کی امتلا خون یا رطوبت کے امتلا پر دلالت کرتی ہے کبھی اورام
اور بثور جو زبان مین پیدا ہوں اونسے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا کو ممکن ہے کہ انھین قواعد کلیہ سے اور جزئیات کا استدلال پیدا کر لے
اگر اچھی طرح ان کلیات کو ذہن نشین کر چکا ہو۔ کبھی زبان تنہا متالم ہوتی ہے۔ اور کبھی بشرکت دماغ اور معدہ کے متالم ہوتی ہے۔ اور چونکہ عصب
لسان متصل چند اعصاب کے ہے لہذا دو حال سے اوس عصبہ کے ایک حال ضرور ہوتا ہے۔ اگر وہ سب اعصاب بھی موافق عصبۂ زبان کے متحرک ہوے
اور عصبۂ زبان کی حرکت مین عائق اور مانع نہوے اُسوقت کلام اور تکلم اس زبان کا بصحت اور درستی پورا ادا ہوگا اور اگر وہ اعصاب
عائق اور مانع حرکت عصبۂ زبان کے ہوے اور بسہولت اسکو حرکت نکرنے دین اوسوقت تمتمہ اور رُتّہ یعنی بستہ ہونا زبان کا پیدا ہوگا۔ اور مجھے
امید یہ بھی ہے کہ تمتمہ اور رُتّہ شاید اس جہت سے بھی واقع ہوتا ہے کہ عصبۂ زبان قوت کو دوسرے عصب سے حاصل کرتا ہے اور اس زمانہ مین جب کلام

پیدا ہوتا ہے اوسکا سبب [illegible] حرکت [illegible] اسی طرح زبان کے امراض کا علاج بھی بمشارکت معالجہ سر اور معدہ کے ایسی ادویہ وغیرہ سے
ہوتا ہے جو اصلاح اوسکی کرتے ہیں [illegible] اور کبھی علاج اوسکا خاص ہے بذریعہ مضمضہ کے ہوتا ہے جو بذریعہ اوسکے استعمال
کے [illegible] ادویہ قابض اور محلل اور مقطع ملطف کے ایسے ادویہ
کی مناسبت [illegible] اور انکا استعمال ہوا [illegible] اثر زبان تک پہونچے [illegible] اقسام کی اونکی نسبت مناسب ہے کہ [illegible] طعام کے
مستعمل ہوں کبھی بذریعہ مضمضہ اور [illegible] اور غرغرہ [illegible] جائیں بھی علاج کیا جاتا ہے [illegible]
منہ میں رکھی جاتی ہیں [illegible] علاج کیا جاتا ہے [illegible] اسی قسم کے اثر ہوں جو مذکور ہوئے [illegible]
بھی اختیار کیے جائیں [illegible] زبان اور [illegible] کے علاج میں احتیاط اس امر کی ضرور ہے کہ ایسی ادویہ
اختیار کیجائیں کہ [illegible] اور ضرر پیدا کرے **فساد ذوق**
ذوق میں آفت [illegible] اقسام فساد ذوق کی مشارکت دماغ سے بھی ہوتے ہیں
جب کوئی مرض دماغ [illegible] خواہ مرض آلی [illegible] استدلال اوس مرض پر [illegible] دلائل سے کیا جاتا ہے جنکی
طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں علاج اگر بمشارکت دماغ کے فساد ذوق عارض ہوا ہے [illegible] معرفت حال دماغ کے کرنی چاہیے [illegible] دماغ کی اصلاح اون
تدابیر سے کیجاے جو امراض دماغ میں ہم بیان کر چکے اور اگر بمشارکت دماغ فساد ذوق عارض ہوا ہو تو معدہ کے حالات کا دریافت کرنا
چاہیے اور اگر بلا مشارکت کسی عضو کے خاص زبان ہی [illegible] فساد ذوق پیدا ہوا ہو اوسوقت زبان ہی کے اعراض اور احوال کی طرف توجہ
کریں اگر کسی قسم کا امتلا [illegible] اوس مرض کا [illegible] کا استفراغ کریں پھر اگر وہ خلط [illegible] ایارج فیقرا یا حب قوقایا
[illegible] مرکب ہوں استفراغ کریں اور اگر خلط غلیظ ہوا [illegible] اور غرغرہ انکا استعمال کریں
اور [illegible] غرغرہ [illegible] استعمال کریں [illegible] استرخا [illegible] زبان [illegible] اور مریض کو اغذیہ [illegible] جیسے پیاز اور لہسن اور رائی کھلائی جائے
اور سرکہ بھی ہمراہ غذا کے دیا جاوے **استرخاے لسان** اور ثقل زبان اور جو خلل ایسا ہو کہ اوسکو کلام کرنے میں دخل ہے استرخا زبان کا
منجملہ استرخا مذکور کے ہے [illegible] پیدا ہوتا ہے اور سبب اوسکا معلوم ہو چکا کبھی رطوبت [illegible] اور کبھی [illegible] سبب اول دماغ میں
ہوتا ہے اور اوسکے بعد زبان میں استرخا پیدا ہوتا ہے کبھی سبب عصبہ محرکہ میں ہوتا ہے یا اوس شعبہ میں ہوتا ہے جو اسی عصبہ سے زبان تک آتا ہے
علم طب کو معلوم ہے کہ شرکت دماغ سے جو مرض دیگر اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور جو بلا شرکت ہوتا ہے اوسکی کیفیت اور حالت اونھیں اعراض
سے دریافت ہوتی ہے جو حس اور حرکت سے تعلق رکھتی ہے یعنے جو اعضا اپنی حس اور حرکت میں تابع دماغ کے ہیں اونمیں ایسے وقت جبکہ دماغ میں
کوئی فساد پیدا ہوا ہو اور اوسکی طبیعت سے اون اعضا میں بھی فساد ہو جاوے تو کمی بیشی اور حالت عوارض اون امراض کے تابع حالات اور تغیرات
دماغ کے ہوتے ہیں کبھی [illegible] مادہ [illegible] سرخی اور حرارت زبان کی بھی دلیل ہوتی ہے کبھی مادہ کے رقیق مائی یعنے بلغمی ہونے پر کثرت
سیلان لعاب [illegible] استدلال کرتے ہیں اور [illegible] شناخت اوسکی ہے کہ محللات سے انتفاع کم ہوتا ہے اور جن چیزوں میں قبض ہے اونکے
استعمال سے نفع ہوتا ہے کبھی استرخا زبان [illegible] ہو جاتا ہے کہ کلام کرنا بالکل معدوم ہو جاتا ہے خواہ تکلم متعسر ہوتا ہے یا تغیر کلام میں پیدا
ہوتا ہے اسی اقسام سے فافا اور تمتام بھی ہے لڑکوں میں بعضے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ مدت تک بولنے سے عاجز رہتے ہیں اور پھر اونکی زبان نہیں
کھلتی ہے بعض وہ لوگ جیسے بولنے میں اور کلام کرنے میں اونکے ہرج ہے جب کسی مرض حار میں مبتلا ہوتے ہیں اونکی زبان کھل جاتی ہے اور

جو زبان میں تشنج سے تعلق ہو وہ یہ ہے کہ گردن کی جڑ کی تکمید مثل بابونہ اور اکلیل الملک اور رطبہ اور مرزنجوش سے اور شبت سے جو جوش دیا ہوا ہو سب کو ملا کر
کریں اسی طرح غرغرہ بھی کریں اور ان کے روغن سے اور انکیفین اور یہ کہ نیم گرم منھ میں بھر لیں اور دیر تک رکھیں اور ایک قسم کا خاص حلوا یعنے خبیص
جو دوا ہائے حارہ سے بنا ہے کھائیں اور علامات محللا اور مرزوں جیسے حلبہ وغیرہ کا بھی استعمال کریں اور اگر تشنج حمیات میں ہو اور سوختہ اور اون
ایسے استعمال کرنی چاہئیں جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن بید مقشر اور واجب ہے کہ مواضع پر نطول آب نیم گرم اور عصارات طبخ شدہ کا
کریں جو ایک ہی مفرد دوا سے شمار ہوں **عظم اللسان** کبھی خون کے غلبہ سے زبان بڑی ہو جاتی ہے اور کبھی امتلاء بلغمیہ رطوبتیہ کے
سبب سے زبان بڑی ہو جاتی ہے کبھی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ منھ سے باہر نکل آتی ہے اور ایسی نہ رہے گی اور عظم لسان کا بیان جداگانہ ہم نے باب
اورام میں نہیں کیا ہے بسبب خصوصیت کے جو اس کو ورم سے ہے **علاج** دموی یا جو عظم لسان کسی مادہ حارہ سے پیدا ہوا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ
مالش اور دلک زبان کا مقطعات حامضہ اور قابضہ سے کریں جیسے ریباس اور حماض اترج اور جو عظم لسان رطوبت سے پیدا ہوا ہے اوسکے
علاج میں زبان کے نوشادر اور عنصل اور سرکہ سے مالش کریں بعد استفراغ کے یا زنجبیل اور دارفلفل اور ملح اندرانی کو خوب کوٹ کر
زبان کی مالش اس سے کریں تب اپنے حجم اصلی کی طرف عود کرے گی اور جسقدر زبان خارج ہوئی ہو اوسکو منھ کے اندر داخل کردیں **استرخاء
لسان** اگر لڑکوں کو عارض ہو فقط پرہیز کرانا اور گوشت کنجشک اور لوامض یعنے چیزہائے ترش تازہ کا کھلانا بھی اوسکے معالجہ میں کافی ہے ایک
شخص نے سینگی لگاتے تھے ناگاہ مبضع کی ضرب لیف پر اوس عصب کے جو قریب عشاء مفصل زبان کے ہے ایسی ضرب کے اثر سے زبان کا استرخاء
خود بخود پیدا ہو گیا اس حکایت سے غرض یہ ہے کہ نادانی غلطی بھی کبھی کبھی منتج امراض ہوتی ہے **زبان کا چھوٹا ہونا** کبھی یہ حالت اسوجہ سے
پیدا ہوتی ہے کہ جو رباط زبان نیچے ہے زبان کے اوس کنارہ پر اوس سے واقع ہے وہ متصل ہو جاتا ہے پس آدمی کو طاقت زبان کے بقدر معتدل
پھیلانے کی نہیں رہتی ہے اور کبھی بسبب تشنج کے زبان چھوٹی ہو جاتی ہے **علاج** تشنج کے سبب سے جو چھوٹا ہو جانا زبان کا عارض ہو اوسکے علاج میں
او بہت تفصیل سے باب تشنج عام میں بیان ہو چکا ہے اور رباط کے کوتاہ ہو جانے سے اگر زبان چھوٹی ہو جائے اوسکا علاج یہی ہے کہ اوس رباط
کو اوسی کنارہ کی طرف سے کاٹ ڈالیں اور زاج کو پیسکر اوسی موضع مقطوع کی مالش کریں تا کہ خون بند ہو جائے کاٹنے کی مقدار محتاج الیہ
اس رباط کے واسطے بس یہی ہے اور زبان کے اطلاق اور روانی کے واسطے اسی قدر کاٹنا اس رباط کا کافی ہے کہ زبان حنک اعلی تک پہنچنے
لگے اور منھ سے باہر بھی حسبوقت نکالیں نکل سکے اگر لوہے کے آلہ سے اوس رباط کے کاٹنے پر خون وغیرہ کے زیادہ نکلنے سے خواہ کسی اور خوف
کی وجہ سے جرات نہو جائز ہے کہ رباط کے نیچے ایک سوئی میں ایسا ڈورا ڈال کر چھید کریں کہ اوسکی رگڑ سے رباط مذکور چھل چھل کر جدا ہو جائے
مگر اس ترکیب کے استعمال تک عضو مذکور پر ادویہ کاویہ کو لگاتے رہیں اور اسکا بھی لحاظ پر ضرور ہے کہ جو عروق زبان کے نیچے ہیں اونکی
حفاظت بھی کرتے رہیں ایسا نہو کہ اونکو قطع کا گزند پہونچے اور خون مفرط کا سیلان ہو جائے **اورام لسان** زبان میں بہت سے اورام حارہ
پیدا ہوتے ہیں اور اورام بلغمی اور اورام ریحی اور اورام صلب اور سرطانی بھی پیدا ہوتے ہیں اور علامات جملہ اقسام کے ظاہر ہیں اور
باسانی معلوم ہو سکتے ہیں اگر اون علامات کو خیال کیا جائے جو علامات اورام عام میں بیان ہو چکے ہیں کبھی زبان میں ورم سموم اور
زہروں کے کھانے پینے سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً قطر اور افیون کے استعمال سے **علاج** اورام حارہ کا علاج اولاً تو فصد کرنی چاہیے اور اسہال
اور یہ طریقہ ورم زبان میں ذکر کرانے سے بہتر ہے اور بیشتر بدون فصد کرنے اوس رگ کے جو زیر زبان ہے استغنا علاج سے نہیں ہوتی اور
جاری رکھنا کرنی ہی پڑتی ہے اور بعد تنقیہ کے ابتدائے مرض میں عصارہ کاسنی خواہ عصارہ کاہو منھ میں رکھنا چاہیے خواہ عصارہ کاہو اور

عصارۂ عنب الثعلب کو منہ میں رکھیں اور دودھ جو ترش ہو جاوے اور گلاب یا آس یا پانی میں گلاب کا کچھ ملا ہوا جوش دیا ہوا ہو انار کے چھلکے کا بھی بہت نافع ہوتا ہے
کی مالش خوخ رطب سے بہت نافع ہے جب ان تدبیروں سے ورم تحلیل نہ ہو یا نضج پیدا ہو آخر میں منضج تدبیر کی حاجت ہوگی اور ان سے غرغرہ ضماد ہو مثلاً
شہد اور دودھ یا جوشاندہ اصل السوس خواہ جوشاندہ تخم سوسن اور جالینوس کہتا ہے طبیخ زوفا اور رائنہ یا ایارج فیقرا کے استعمال سے مادہ غلیظ
فم معدہ سے بآسانی دفع ہوجاتا ہے۔ غذا بھی ایسی ہی تجویز کرنی چاہیے جو منضج اور محلل ہو جیسے کرنب خواہ تنہا یا روغن کنجد کے ہمراہ اگر ورم پک جاوے
اور ریم پڑ جاوے اوس وقت قوابض کو منہ میں رکھنا چاہیے جیسے طبیخ سماق اور آس اور عدس اور برگ زیتون اور شراب عفص۔ ورم متقیح کو ایک مرہم
رجوع عصارہ عنب الثعلب اور روغن گل اور عدس مقشر اور گل سرخ سے بنایا جاتا ہے اچھی مفید ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ ورم نرم بلغمی ہو اوسے بھی یہ مرہم
مفید ہوتا ہے۔ پھر اگر ورم حار اپنے منتہی کو پہونچ گیا ہو تو بیخ رازیانہ کو جلا کر ورم پر لگا دینا چاہیے۔ ایسے ہی ورم میں اور بعض اورام حارہ
جنمیں غلیظ مادہ ہو اس دوا کے ذریعہ سے سعوط دلاتے ہیں زعفران ایارج فیقرا ہر واحد ایک جزو کافور اور مشک ہر واحد ثلث جزو شکر
طبرزد ڈیڑھ جزو ان سب دواؤں سے مرکب دوا دانگ لیکر شیر دختر میں گھول کر سعوط کریں۔ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی شصت سالہ
کی زبان میں بہت بڑا ورم پیدا ہوا اور اوسکا سن قابل فصد کھلوانے کے نہ تھا لہذا میں نے فصد پر جرأت نہ کی اور قوقا یا اوسے پلایا اور میرا
ارادہ ہوا کہ اوسکی زبان کو ضمادات باردہ سے خوب سا لتھیڑ دوں کہ زبان چھپ جاوے اور یہ ارادہ میرا شب کے وقت ہوا تھا لہذا ایک طبیب
نے بروقت وقت کو خیال کرکے میری تجویز سے مخالفت کی شب کو جب وہ سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ عصارہ کاہو منہ میں رکھ لے
اوس نے ایسا ہی کیا بالکل صحیح ہو گیا اور ورم زائل ہو گیا لیکن باوجود خواب میں دیکھنے کے پھر بھی اوس بیمار نے مجھ سے بھی پوچھ لیا تھا اور میں نے
اوسے اجازت دی تھی کہ اس دوا کو استعمال میں لاوے اور موافق میرے مشورہ کے اوس نے استعمال کیا تھا۔ اگر ورم مذکور میں صلابت ہو تو وقت
تلطیف تدبیر کرنی ضرور ہے اور غذا سے جید الہضم دینی چاہیے اور اخلاط غلیظہ کا ایارجات کبار سے استفراغ کرنا چاہیے جو ابواب سابقہ میں
مذکور ہو چکے اور غرغرہ ہائے ملطفہ کا استعمال درکار ہے اور نضیج جلاب اور رطبہ کا طبیخ جسمیں حب الغار اور زبیب خستہ ہو اور وہ بھی شربت ہے
استعمال کرنا چاہیے۔ عورتوں کا دودھ اور مادہ شتر اور بکری کا دودھ تھوڑا منہ میں بھرنا چاہیے اور جوشاندہ خرپاسے خشک اور انجیر کا نبیذ
شیریں اور رب عنب الثعلب اور عسل خیار شنبر کے ہمراہ دینا چاہیے اور ہمیشہ تلئین طبیعت کی ایارج فیقرا اور خیار شنبر کے ذریعہ سے کرنی چاہیے

کلام کرنے میں خلل کا ہونا اس بارہ میں بعض امور ضروری تو ہم نے استرخاے زبان کے باب میں بیان کر دیے ہیں اور اب اوس وقت
ہم اسی قدر لکھتے ہیں کہ خرس یعنی گونگا ہونا اور اوسی قبیل اور آفات جو بولنے میں پیدا ہوتے ہیں کبھی یہ آفات بسبب کسی آفت دماغ کے
پیدا ہوتے ہیں اور اوس عصب کے مخرج میں جو زبان تک آیا ہے اور زبان کی حرکت اوسی سے متعلق ہے آفت پیدا ہونے سے کلام کرنے میں خلل پیدا
ہوتا ہے۔ اور کبھی یہ آفت نفس شعبہ میں ہوتی ہے۔ اور سبب خلل کا یا تشنج ہے یا تمدد خواہ بسبب یعنی سختی یا استرخا یا کوتاہ ہونا رباط کا خواہ
کوئی زخم مندمل ہو کر اوسی رباط میں بستگی ہو جاوے اور گرہ پڑ جاوے۔ اور کبھی یہ خرابی رطوبت سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے اور
کبھی یبوست سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی آفت کلام کرنے میں اورام اور قروح سے پیدا ہوتی ہے جو زبان میں عارض ہوں خواہ اطراف زبان کے
کبھی یہ آفات کلام میں بعد سرسام کے پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ فضول دماغ سے اعصاب کی طرف منقطع ہوتے ہیں اور حمیات حارہ میں انکا عروض
بسبب شدت تجفیف کے ہوتا ہے اور زبان پر خشکی کے ساتھ لاغری اور تشنج بھی ہوتا ہے مگر یہ قسم کمتر واقع ہوتی ہے اور یہ اقسام آفات عرضیہ
سے ہیں اصلی نہیں ہیں۔ کبھی آفت کلام میں بسبب عضل حنجرہ کے ہوتی ہے جس وقت کہ اون عضل میں تمدد ہو کسی قسم کا یا استرخا اونمیں پیدا ہو

ودہ اون سے ممکن [illegible] مقدما اول ہمین بیان کر دیا ہے [illegible] قلاع کی اقسام رنگت سرخی ہوتی ہے اور اسکے لیئے مناسب تدبیر یہ ہے کہ اشیاء [illegible] اشیاء ہر قسم [illegible]
قبض اور تبرید ہو لیکن [illegible] چاہیئے محلل ہو کہ [illegible] جس قلاع کی سرخی زردی آمیز ہو اور شدت اون کی اوسمین نظر آئے اوسکے علاج ہمین تبرید کا
زیادہ محافظ رہے اور قسم [illegible] اور اقسام اہتدا ہمین اور انکا علاج تجفیف اور [illegible] ہے تا ہو کہ انکی کیفیت معتدل ہے یہ وہ فوائد اثنا پیدا کرے
پھر وہ اسے تجفیف اور تحلیل قوی کی ضرورت ہے اور بعض مرتبہ اونکی رعایت جملہ اقسام قلاع اور جملہ تدبیرات ہمین ضرور ہے - لڑکون کے مناسب ہوتی ہے کا
ضعیف ہونا پر ضرور ہے اور دودھ کی اصلاح مقدم ہے اور مسن اور لڑکے جوان ہون خواہ بڑے اونکے واسطے دوا اسے قوی درکار ہے - لڑکون کو
بیشتر فقط غذا اسکے استعمال سے نفع ہو جاتا ہے اور اگر وہ محض شیر خوارہ ہون وہی غذا اسے نافع مرضعہ کو کھلانی چاہیئے جو دوا قلاع حار کے واسطے لائق ہے
جیسے تخم کے ساگ کو چبانا یا عدس اور سرکہ اور جملہ اقسام حرام مغز کے جب آب بہ سے ملا کر مستعمل ہون خصوصاً اونٹ اور گوسالہ کے حرام مغز کو اور
سیب ترش یا خام اسی طرح ناشپاتی اور زعرور یعنے آلوچہ اور بہی اور عناب اور اطراف انگور اور خبازی بستانی سوکھی ہوئی اور آرد عدس اور آرد
تریج ان سب سے قوی تر وہ قرص ہے جو مازو اور طباشیر اور گل سرخ اور اقاقیا وغیرہ سے بنایا جاوے - مامیران کا جب قوابض کے ہمراہ استعمال کیا جائے
عجیب قوت اسمین ہے اور کافور کی منفعت قلاع مین زیادہ ہے - بارد قسم مین قلاع کی ادویہ حالیہ مجففہ خصوصاً بلغمی قلاع پر ان ادویہ کا لگانا چاہیئے
اور محللات جنمین قوت تحلیل کی زیادہ ہو اور تجفیف بھی کرین خصوصاً قلاع سوداوی مین جیسے آرد کرسنہ اور شہد ہمراہ تلخہ سنگ پشت زرنیخ کے
زیادہ نافع ہے خصوصاً واسطے لڑکون کے جب سرکہ ملا کر استعمال کیا جاوے اور قلاع خبیث کے واسطے زاج اور سرکہ اور اگر قلاع اور قروح خبیثہ
سڑنے اور ردادت مین زیادہ ہون اوسوقت زنگار ہمراہ قاقلہ اور مازو اور مفنجج کے یا مازو اور شب اور گلنار ہموزن اقراص موسا اور کحل
طرح طبیقون ہمراہ کسی عصارۂ قابضہ کے جیسے عصارۂ انگور - اور یہ مشترکہ واسطے اکثر اقسام قلاع کے شب اور مازو دونون لیے ہوے جیسے غبار
پیسا جاتا ہے اور مثل غبار کے باریک ہو کر منہ مین نرم نرم اسکی مالش کیجائے - مازو جملہ اقسام قلاع کو جو خبیث ہون نافع ہے خصوصاً جب سرکہ
اور نمک مین پختہ کیا جاوے اور لڑکون کے قلاع مین اسکی کلی کرائی جاوے - ضماد بازریون کو خاصیت ہے قلاع ردی مین اور یہ دوا اکثر
سے ہے جملہ اصناف قلاع کے واسطے اسی طرح بستان افروز - مانجانی اور وردی سوختہ بھی اسی طرح ہے - قلاع سوداوی اور سیاہ رنگ کا قلاع
اوسے نفع کرتی ہے یہ دوا کہ سرکہ مین زبیب خستہ بر اور دہ اور افیسون کو ملا کر طلا کرین - پھر اگر ورم بھی ہمراہ قلاع کے ہو اس مرہم کو استعمال کرین
آب بادرنجبویہ ایک سکرجہ روغن گل نصف سکرجہ عدس نصف سکرجہ زعفران دو مثقال ان سب کو ملا کر مرہم طیار کرین **کثرت بزاق اور لعاب کی**
اور نیند مین منہ سے رطوبت کا زیادہ برآمد ہونا کبھی یہ بات کثرت حرارت اور رطوبت سے خصوصاً رطوبت معدہ سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی تنہا
غلبہ حرارت سے جیسے کہ روزہ دار کے منہ سے پانی بہت چھوٹتا ہے اور جو شخص غذا مین کمی کرے اور جو شخص کہ اوسے غذا ہم نہ پہونچے ہر وقت
اوسکے منہ سے پانی چھوٹتا ہے تا اینکہ جب کچھ کھالے اوسوقت آمد بزاق کی رک جاتی ہے - اور کبھی برودت اور بلغم کی زیادتی سے بھی بزاق کی زیادتی
ہوتی ہے **علاج** اگر حرارت کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ اول فصد باسلیق کی کھولین اور رب حامضہ اور فواکہ باردہ اور نبیذ
جو کہنہ ہو اوسمین بہت سا پانی ملا کر استعمال کرین اور گوشت کے سب اقسام جیسے گوشت بزغالہ اور طیر کا گوشت غذا مین تجویز کرین اور
ہمیشہ سلاقات قابضہ جو عدس اور سماق وغیرہ سے طیار کیے جائین استعمال کرین اور اگر برودت اور بلغم سے کثرت بزاق کی ہو ہر ہفتہ میں
ایک مرتبہ قے کا استعمال اوسی طور سے کرین جو طریقہ ہم بیان کر چکے ہین اور یہ دوا استعمال کرین ایارج فیقرا دو درہم فلفل ہندی دو دانگ
نیسون نانخواہ ہر واحد ایک دانگ سکنجبین عنصلی خواہ سکنجبین بزوری ملا کر استعمال کرین اور اسکے بعد جوارشات اور تریاقات اور جوارشات

غذا میں کم استعمال کرین غذا ایسے مریض کی چوزہ مرغ [illegible] اور [illegible] کرین اور [illegible] کو [illegible] ہے [illegible]
[illegible] پلایا جاے [illegible] سوا [illegible] ہمیشہ [illegible] کرتے [illegible]
ساتھ [illegible] حاصل کرین اور اسکے بعد اطریفل صغیر کو استعمال کرین اور ہمیشہ [illegible] تنقیہ کرتا رہے [illegible] کا امتحان کیا اور [illegible]
یا انفسہ نگا صدیان کے واسطے ماکولات کی [illegible] کو دور کرنا [illegible] قسم کے ماکولات کے [illegible] پیدا [illegible]
اور [illegible] کے دور کرنے کے واسطے سداب کا چبانا یا برگ [illegible] کا چبانا [illegible] مفید ہے اور اوسکے [illegible]
کرنا اور سعد اور زرنباد کو منہ مین رکھنا [illegible] اگر منہ اور [illegible] کی جلد سے [illegible] خون کی ہو اور اوسکا علاج اون
سے کرین جیسے باب [illegible] مین ذکر ہو چکے اور شاخہاے انگور [illegible] لیکر چبانا [illegible] بہت مفید ہے اگر
اگر آمد خون کی کسی [illegible] کے سبب ہو اور اوسکے علاج [illegible] کے واسطے [illegible] باب [illegible] تجویز کیے ہین [illegible]
گندہ دہنی کا سبب اگر اس مرض کا یا تو مسوڑہ ہے بوجہ کسی قسم کے عفونت پڑ جانے یا کوئی استرخا جو لثہ مین پیدا ہو یا کوئی عفونت
دندانون مین پیدا ہو خواہ وہ عفونت خود جوہر دندان کی ہو جو بخر کی قسم کہ اوسکا سبب لثہ اور مسوڑہ ہے اور اوسکے علاج مین ہمیشہ دانتونکا
پاک کرنا اور دھونا اور کلی سرکہ اور پانی سے کرنا چاہیے اگر یہ تدبیر کافی ہو جاے تو کیا اچھی بات ہے اور اگر اس سے بر آمد کار نہو
بلکہ عفونت کی زیادتی ہو اوسوقت [illegible] دانتون کے ثمرۃ الطرفا اور [illegible] اور سداب اور سماق اور عود
مصطگی اور پوست اترج اور قرنفل کا چبانا چاہیے اور [illegible] وغیرہ رکھنا لازم ہے اور خل عنصل سے مضمضہ کرنا اور انیسون کی
سلاق جو ایک قسم کی شراب ہے اور جسکو [illegible] کہتے ہین) اور [illegible] کا ملنا - پھر اگر اس سے بھی زیادہ مرض قوی ہو [illegible] کی مالش
کرین اور [illegible] کو نہار اور باسی منہ مین [illegible] پھر اگر عفونت اس سے زیادہ ظاہر ہو اور بخوبی اوسکا ظہور ہو جاے اوسوقت
زاج سوختہ ایک جزو اور بیخ سوسن اور زعفران نصف جز شہد مین ملاکر قرص طیار کرین اور اس قرص کا استعمال کرین اور اسکے بعد
فقط سرکہ سے مضمضہ کرین یا سرکہ مین گلاب کی آمیزش کرین یا اس سے زیادہ قوی ہو اوسکو اختیار کرین وہ دوا یہ ہے کاغذ سوختہ تین درہم
زرنیخ اڑھائی درہم سک اور سماق اور زنجبیل اور [illegible] سوختہ اور اقراص فلدفیون ہر واحد دو درہم ان ادویہ سے دلوک یا سفوف
طیار کرین اور یہی تنہا اگر استعمال کیجاے عفونت کو دور کرتی ہے اور سڑا ہوا مسوڑہ کاٹ کر گرا دیتی ہے اور گوشت عمدہ پیدا کرتی ہے
مجربات ادویہ مین سے اقاقیا اور زرنیخ اصفر زرنیخ احمر نورہ شب سرکہ ملاکر قرص طیار کرین اور قرص کو ماء العسل خواہ طبیخ ابہل مین بسکر
استعمال کرین - اگر عفونت خاص جوہر دندان مین ہو اوسکی دوا یہ ہے کہ اگر کنارہ اور طرف مین ہو تو [illegible] اور سوہان وغیرہ سے رگڑ کر
اوسکو دور کردین اور اگر دانت کی جڑ تک پہونچ گئی ہو اوس دانت کو اوکھڑوا ڈالین - اور اگر اسکے ہمراہ استرخا لثہ بھی ہو یعنے مسوڑھے
کے گوشت مین استرخا پیدا ہوا ہو اور یہی امر سبب حدوث عفونت کا ہو اوسکا علاج وہی بندش ہے جسکو ہم باب استرخاء اللثہ مین بیان کرینگے
پھر اگر اخلاط صفراوی معدہ خواہ جلد دہن مین متعفن ہو گئی ہو اوسکے لیے خوبانی تازہ سے زیادہ نافع کوئی چیز نہین ہے جو نہار اور باسی
منہ کھلائی جاے - اسی طرح تربوز اور کھیرا اور شفتالو - پھر اگر خوبانی اور شفتالو تازہ دستیاب نہو تو خشک اور سوکھے ان دونونکو
شب کو پانی مین بھگو دین خصوصاً سوکھی ہوئی خوبانی کو اور نقوع اوسکا نہار منہ پلائین ستو شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی اسکو
مفید ہے اور [illegible] کا پانی اور حبوب صبر جسکو ہم نے قرابادین مین ذکر کیا ہے اونکا استعمال غذا ایسی دینی چاہیے کہ غسال اخلاط ہو

اور تیز عکس [illegible] مصفر [illegible] اور اگر [illegible] طبعی [illegible] استعمال کرے [illegible] ہمیشہ [illegible] سے کرے [illegible] اور امراض معدہ
کے اسباب مین [illegible] استعمال کرین [illegible] اور [illegible] کا استعمال [illegible] اور [illegible] نیچے [illegible]
ہونی چیزین احتیار کرنی چاہیئن اور [illegible] سے احتیاط [illegible] کو [illegible] ترک کرے [illegible] کا مسئلہ
کی [illegible] جیسے [illegible] منجملہ [illegible] نافعہ کے [illegible] زبان [illegible] اور وہ ایک
جوزہ کی مقدار مین [illegible] کبھی ان لوگونکو نافع ہی اور [illegible] بھی اسیطرح
اور [illegible] اور [illegible] نیم درہم [illegible] ایک دانگ عاقرقرحا ایک درہم صبر [illegible] درہم
رائی ایک درہم طلا [illegible] ایک قسم کی شراب ہی اور اسکے [illegible] طلا کرین [illegible] سجربہ [illegible] اور قرنفل اور [illegible]
اشبح اور گل سرخ کافور صندل [illegible] ہوتی ہی اور [illegible] اطفال لطیب
[illegible] برگ اشبح اور [illegible] زنجبیل اور [illegible] مین ڈال سکتے ہین اور گوند [illegible] اور یہ
جنین [illegible] اور [illegible] اشبح [illegible] اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ منھ کھلا رہجاتا ہی
تو سبب یہ ہوتا ہی کہ بڑی بڑی سانس لینے کی ضرورت اور حاجت ہوتی ہی کسی التہاب اور [illegible] کی وجہ سے جو اندر اعضاے نفس کے
ہوتی ہی یا تنگی اور خناق کی وجہ سے منھ کی یہ کیفیت ہوتی ہی یا عضل فم مین ضعف آجاتا ہی اسوقت سوتے وقت وہ عضلہ اپنا فعل
اچھی طرح نہین کرتا ہی - یہ کیفیت منھ کی امراض حادہ مین نہایت ردی ہی - زبان کے رنگ سے استدلال کرنا اوسکے بیانکے مناسب اور مقامات ہین
لیعنے جسوقت ہم امراض حادہ کا بیان کرینگے

فن ساتواں دانتونکے احوال کا بیان

اور اس فن مین ایک ہی مقالہ ہی اور پہ معلوم ہو چکا کہ ہمنے دانتون کی تشریح اور منافع کو فن کلیات مین بیان کردیا ہی اسی جگہ اوسکو
دیکھنا چاہیے اور یہ بھی معلوم رہے کہ دانت بھی اوسی قسم کی ہڈی ہی جسمین حس موجود ہی اور وہ حس ایک عصب دماغی سے آتی ہی
جو نرم اور لین ہی جب دانت کو کوئی الم اور اذیت پہونچائی جاے ضربان اور اختلاج جو کچھ اونمین عارض ہوتا ہی محسوس ہوتا ہی اور بیشتر ایک حکہ اور
دغدغہ سا معلوم ہوتا ہی - کبھی دانتونمین امراض چند مین سے کوئی ایک مرض عارض ہوتا ہی جیسے استرخاء اور قلق اور انقلاع اور تو
یا جو ہر دندانمین تغیر لون پیدا ہوتا ہی خواہ زردی سی دانت کے اوپر جم جاتی ہی اور تاکل اور تعفن اور تکسر بھی دانتونمین عارض ہوتا ہی اور اوجاع
شدیدہ اور حکہ بھی انمین ہوتی ہی - اور کبھی ضرس کا مرض پیدا ہوتا ہی اور یہ مرض ایک قسم اوجاع دندان سے ہی اور بسبب اسکے شیرین اور
ترش چیز چبانے سے عجز پیدا ہوتا ہی اور سرد اور گرم چیزون سے ضرر پہونچنا اور تھوڑی دیر تک بھی ان دونون اشیا کا منھ مین
رکھنے کو گوارا نکرنا خواہ ایک کا یہ بھی پیدا ہوتا ہی - کبھی مقدار مین دانتون کے تغیر بالطبع پیدا ہوتا ہی کہ دانت بڑھ جاتا ہی طول مین
خواہ اقطار ثلثہ مین بڑا ہوتا ہی یا گھس کر باریک ہوجاتا ہی اور صغیر ہوجاتا ہی - کبھی دانتونمین ایک قسم کا ورم پیدا ہوتا ہی اور کچھ
عجب نہین ہی اسلیے کہ جو چیز تمدد کو بذریعہ نمو دینے غذا کے قبول کرے یعنے جس چیز مین غذا پہونچے اور اوسکے پہونچنے سے وہ مقدار مین
بڑھے تو کیا بعید ہی کہ اوسی شی مین قبول تمدد بوجہ فضول کے بھی پیدا ہو اور اگر دانت قابل موادنا فذہ کے ہوتے اور وہ مادہ غذائی

مقدار مین دانتونکو زیادہ نکرنا [illegible] ہم) اُسکو کبھی قبول نکرتا اور یہ سبزی اور سیاہی فقط انفوذ فضول سے دانتونمین پیدا ہوتی ہو [illegible] دانتون کے جوہر مین ورم پیدا ہونے کا ثبوت دیا ہو اور خلاصہ استدلال یہ ہو کہ جب دانت قبول غذا کرکے نمو پاتے ہین [illegible] جو منافی طبیعت ہو اوسے بھی قبول کرتا گیا دشوار ہو یعنی اگر غذا کا نفوذ دانتونمین مسلم ہو [illegible] نفوذ کی ثابت ہو گئی اور جملہ اعضا سے بدلی جنمین حلول غذا ہو اونکا یہی طریقہ ہو کہ جو عضو [illegible] قابلیت نفوذ رکھتا ہو اب رہا ثبوت اس امر کا کہ دانت بذریعہ غذا کے نمو پاتے ہین اوسکی تشریح [illegible] رنگ سبز خواہ سیاہ ہو جاتا ہو اور حامل الوان جوہر غذائی ہو یعنی عرض کا کسی شی مین سرایت کرنا بدون [illegible] مثلاً شیرینی مزہ کی کسی شی مین ہو اور جوہر حلوا میں نہو ایسا نہین ہو سکتا پس لازم ہوا کہ [illegible] دانتونمین نفوذ کرتا ہو اور اس استدلال سے کبراے دلیل اول ثابت ہو گیا [illegible] دانتون کی [illegible] ہو کہ ہمیشہ قابل نمو اور زیادتی کے ہین اور یہ نمو اور زیادتی دانتونمین اس مصلحت سے سمجھی گئی کہ رگڑنے اور پیسنے سے جسقدر دانت گھس جائین اوسکا بدل نمو اور زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا رہے اور بیان تک دانتون کے بڑھنے اور نمو پانے مین حکمت بالغہ الٰہیہ کا اہتمام ہو کہ اگر کوئی دانت از خود گر جاے خواہ اوکھاڑ ڈالا جاے اوسکے مقابل اور محاذی جو دانت ہوتا ہو وہ طول مین بڑھ جاتا ہو اور یہ طول مین زیادہ ہونا اوسوقت ہوتا ہو کہ زیادتی لو اس دندان محاذی مین مانع مگر انسحاق اور پسینے کے مقابل نہو سکے یہ کبھی جا بنا ضرور ہو کہ دانتون کے مزاج پر کبھی بذریعہ لثہ کے استدلال کیا جاتا ہو کہ صفراوی اور دموی یا سپید بلغمی یا سرخ دموی یا کمودیت اور سواد کے ہونے سے دانتونکا مزاج سوداوی ہو حفظ اسنان جس شخص کو اپنے دانتون کی سلامتی اور حفاظت مطلوب ہو اوسکو لازم ہو کہ آٹھ چیزون کی رعایت کرے (۱) ردی غذا اور طعام اور شراب کے معدہ مین فاسد ہونے سے احتراز کرے اور وہ شی کھانے پینے مین اختیار نہ کرے جو قابلیت فساد کی رکھتی ہو جیسے دودھ اور مچھلی نمک سود خواہ صحناہ جو ایک قسم کا نانخورش مچھلی سے بنائی جاتی ہو خواہ بسبب سوء تدبیر کے وہ غذا اگرچہ قابل فساد نہو مگر فاسد ہو جاے چنانچہ اپنی جگہ پر اوس سوء تدبیر کا بیان ہو چکا ہو (۲) زیادہ اصرار اور جو کر قی کرنے سے پرہیز کرے خصوصاً جو شی کہ بذریعہ قی کے برآمد ہو وہ ترش ہو کہ اس سے بھی دانتونکو ضرر پہونچتا ہو (۳) گوند اور چکنی ہوئی شی کے چبانے سے بھی احتراز کرے خصوصاً وہ شی اگر شیرین ہو جیسے ناطف اور انجیر چسپندہ (۴) سخت چیز کا دانتون سے توڑنا اس سے بھی احتیاط کرے (۵) مضرسات اور دوری اور کرکری چیزون کے منہ مین ڈالنے سے احتیاط کرے (۶) بہت سرد اور زیادہ گرم اشیا کے استعمال سے احتیاط کرے خصوصاً زیادہ سرد چیز سے (۷) دانتون کے مانجنے اور صاف رکھنے مین تو ہمیشہ مصروف رہے مگر اتنی زیادہ صفائی جو عمور کو مضر ہو یعنی جس سے گوشت درمیانی دانتونکا کٹ جاے خواہ ادھر گر جاے اوس سے پرہیز کرے کہ اس مبالغہ سے دانت کی جڑ نکل آتی ہو خواہ دانت ہل جاتے ہین (۸) اون چیزون سے اجتناب کرے جو بالخاصیت دانتونکو مضر ہین جیسے کراث کہ شدید ضرر دانتونکو اور لثہ کو اس سے پہونچتا ہو۔ اسی طرح اور جملہ اشیا جو مفردات ادویہ مین مذکور ہین مسواک کرنا درجہ اعتدال پر واجب ہو لیکن اتنی زیادتی نکرنی چاہیے کہ چمک دانتون کی اور اونکی آبداری جاتی رہے اور دانتونکو آمادہ قبول نوازل پر کردے اور قابلیت قبول اون ابخرہ کی پیدا کرے جو معدہ سے صعود کرتے ہین اور اسقدر زیادہ مسواک کرنے سے خطرہ دانتون کے گر جانیکا ہو اور جب درجہ اعتدال پر مسواک کا استعمال کیا جاے موجب تقویت دندان اور عمور کے ہوگا اور

سنجر اور بلوط کو جوڑ کر منہ میں رکھتا ہے اور رطوبت بکثرت پیدا کرتا ہے - افضل تر یہ ہے کہ اس کام میں لکڑی لیوے کہ اسپر شہد ملا ہو اور بنا کر [illegible] کہ جسمیں تیزی اور قوت ہو
اور وقت ہمیشہ منہ میں دندان کا التزام کرے - اگر تیزی مطلوب ہو روغن گل یا شیرہ اور اگر تنقیہ منظور ہو روغن بان اور زیتون سے دندانوں پر کرے اور کبھی
دندانوں کے واسطے کی حاجت ہوتی ہے - اول یہ ہے کہ پہلے شہد کی مالش کرے - اگر دانتوں میں برودت کا غلبہ ہو یا شکر کی مالش کرے اگر مزاج اسنان کا
مائل برودت کی طرف ہو یا حرارت کی کمی ہو - یہ دونوں اور دوا جامع فضائل ہیں اور دندان سے محفوظ رکھتے ہیں جلا اور تقویہ اور تسخین اور تنقیہ سب کچھ ان سے
حاصل ہوتا ہے مگر شکر میں بہ نسبت شہد کے یہ اوصاف کم ہیں - طبرزد کو پیسکر اور شہد ملا کر اگر مالش کیجائے جلا اور تنقیہ اور استواری لثہ پیدا
کریگا اور اسکے بعد پھر روغن کا ملنا بطور مذکور لازم ہے صحت دندان کی محافظت میں سے کبھی یہ ہوتی ہے کہ ٹھنڈے پانی میں دو مرتبہ مضمضہ کرے اور اس پانی
سے جسمیں بیخ ینبوع کو جوش دیا ہو کہ یہ دوا بیحد عمدہ ہے اور جو اسکا استعمال ہمیشہ کرے وہ دندان سے محفوظ رہے گا - اسی طرح
سری خرگوش کی جلا کر اوسکا منجن ملنا اسی طرح نمک کو شہد ملا کر اور جلا کر استعمال کرنا یا بدون جلائے ہوئے اور جلایا ہوا زیادہ مفید ہے
- اور لازم ہے کہ نمک اور شہد کو ملا کر گولی باندھے اور ایک کپڑے میں رکھکر دانتوں کو اوس سے ملے - اسی طرح ترس سے دانتوں کو ملنا - اسطرح
سے سیاہی میں کسی قدر صبر ملا کر مضمضہ ہو اگر پھٹکری کو سرکہ ملا کر جلا دیا ہو جسپر دانت ان دواؤں سے مل لیے جائیں اور اسکے بعد شہد کی مالش
اور کی ضرورت ہے یا شکر کی بعد از ان اونان سے دلک کرنا چاہیے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے - اگر دانتوں پر نزلہ گر رہا ہو اوس وقت سنجرہ میں جو چند
اشیاء قابضہ کا رکھنا ضرور ہے اور ہمیشہ پھٹکری اور نمک جلا کر اوسپر چھڑکتا رہے بیان تمام علاج دندان اور ادویہ مناسب
دندان کا اور دوا جو دانتوں کے لیے چیدہ ہوئی ہیں اونمیں بعض ادویہ تو حافظ صحت ہیں اور بعض ادویہ سے علاج امراض دندان کا
کیا جاتا ہے - اور چونکہ جوہر دندان کا یابس ہے لیس جو دوا کہ حفظ صحت دانتوں کی کرے اور اونکو اکثر کیفیت مناسب پر مزاج اصلی کی طرف
پھیر لاوے وہی درکار ہے کہ وہ دوا مجفف ہو گرم خواہ سرد اور دوا یہ کے تو اوسی وقت ضرورت ہو گی جب مزاج دانتوں کا ایک کیفیت سے
منحرف ہو کر دوسری طرف پہونچے - اور وہ یہ مناسب جو مصالح دندان کے لائق ہوں وہی ہیں جو تجفیف کے ساتھ حرارت اور برودت میں معتدل
ہوں - جو دوا دانت کے واسطے درکار ہے وہ مجفف ضرور ہوتی ہے سوا اوس دوا کے جو دانتوں میں بضرورت کسی مرض اور عارضہ کے
مستعمل ہو کہ اوسکا اوسی کیفیت پر ہونا چاہیے جو مقتضائے مرض اور عارضہ کا ہے - پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ دوائے مجفف بارد یابس کبھی
ہوتی ہے اور حار یابس بھی ہوتی ہے - افضل دوا جو دانتوں کے واسطے درکار ہے وہی دوا ہے جسمیں تجفیف اور نشف رطوبت واسطے جلا دینے
کے ہو اور جو فضول دانتوں کی طرف دفع ہوں اونکو باعتدال تحلیل کرے اور جو مادہ دانتوں کی طرف کھینچتا ہو اوسے روکے - مجففات
باردہ خواہ مائل بہ برودت ایسے ادویہ ہوں جو تضریس پیدا نہ کریں اتنی ترشی خواہ عفوصیت کی وجہ سے جیسے انگور خام اور حماض اترج
اور وہ ادویہ سک اور کافور اور صندل اور گل سرخ اور تخم گل اور گلنار رومی اور الاخوین طرفا اور مازو کہربا اور موتی اور فوفل اور دج
اور ریشہ درخت توت برگ طرفا بیخ حماض - اور یہ حارہ خواہ مائل بہ حرارت کے دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جنکی حرارت اصلی اور ذاتی ہے دوسری
وہ جنکی حرارت مکتسب اور کسی دوسری شے سے حاصل ہوئی ہے اصلی حارہ دوا جیسے نمک سوختہ اور شیم سوختہ اور سعد سحق اور مصری اور ذراریح
زوفا قاقلہ اذخر ثمرۃ الکبر اور انیسون قوی تر پوست بیخ کبر اور عود اور مشک اور پرسیاؤشان گرم کی ہوئی اور سوختہ اور سرو اور ابہل اور سداب
اور شاخ گوزن سوختہ اور عیر سوختہ اور فودنج اور خاکستر فودنج اور مصطگی اور زجاج سوختہ اور لوبدق کی خاکستر اور مرجان اور
خاکستر پوست چوب انگور اور خاکستر خرگوش کے سری کی اور حیتہ کے سر کی - جو ادویہ حار القوت مکتسبہ ہیں یعنے حرارت کو دوسری چیز سے حاصل

- اور کبھی صدمہ یعنی کرم پیدا کرتا ہے جسکا مادہ کا یا معدہ ہے یا سر ہے - یا دونوں مقام - اور اگر تمام بدن ایسے مادہ سے پر ہو اوسوقت بھی دانتوں کی
طرف مادہ انھیں دونوں طرف سے آئے گا - کبھی درد دانتوں میں حمیات حادہ سے پیدا ہوتا ہے بسبیل مشارکت کے سوء مزاج میں جب کسی کرم خوردہ
اور نادرست دانت میں خواہ اوسکے نیچے درد پیدا ہو اور ضربان بھی ہو اوس دانت کی جڑ میں فضلہ خام موجود ہوگا پہلے ورم اور درد کا
علاج کرکے بعد ازان اوس دانت کو اوکھیڑ ڈالو علامات خوب تامل کرکے ملاحظہ کرنا چاہیے کہ درد دندان کے ہمراہ ورم لثہ بھی ہے یا نہیں
خواہ اطراف لثہ میں ورم ہے - اگر ورم لثہ میں ہو اوسوقت اکثر یہی حکم کرنا چاہیے کہ سبب مرض نفس دندان میں نہیں ہے - اسی طرح اگر لثہ کے
دبانے سے درد ہوتا ہے جب بھی یہی حکم کرنا چاہیے اور اگر ورم لثہ میں نہو اوسوقت سبب مرض یا نفس جوہر دندان میں ہے یا اوس عصب میں
جو بیخ دندان پر ہے - پھر اگر ورم خواہ تاکل خود دندان میں محسوس ہو تو مادہ اوسی میں ہوگا اسی طرح اگر درد کا امتداد اور پھیلاو
طول میں دانت کے ہوتا ہے جب بھی مادہ جوہر دندان میں ہے - اور اگر الم کا احساس عمود اور اندرون کی طرف ہو اوسوقت معلوم کرو کہ مادہ
عصبہ مذکورہ میں ہے جو بیخ دندان میں پہنچا ہے خصوصاً اگر درد عمود بدستان تک پھیلا ہو یا ناک اور جبڑے تک پہونچتا ہو اور مثل
ضربان کے محسوس ہو - مزاج حار خواہ بارد یبوست سے ہو اوسکے استدلال اونھیں علامات سے کرنا چاہیے جو ہم نے اوپر بیان کردئے ہیں
اور یبوست مزاج کی ضمور اور دبلی ہونے سے دانت کے اور قلق حرکت دانتوں میں ہو پہچاننا چاہیے اور ریحی درد کی شناخت یہ ہے کہ درد
ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے اور تمدد اوسمیں پیدا ہوتی ہے اور مادہ غلیظہ سے جو درد ہوگا وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوگا بدون
اسکے کہ حرارت یا برودت ظاہر ہو اور ضابطہ حادہ سے جو درد ہوگا تو وہی خلط ہو یا صفراوی اوسمیں ایذا بسرعت ہوگی اور وجع یعنی درد
جلد جلد اوٹھے گا اور سوئیان سی ہر وقت چبھتی ہون گی اور رنگ کا تغیر مشابہ رنگ خلط اسکے ہوگا اور حرارت حادہ بروقت چھونے
اور لمس کرنے کے پیدا ہوگی - اس امر کی شناخت کہ خلط معدہ سے آتی ہے یا دماغ سے یون کرنی چاہیے کہ امتلاء دماغ میں ہے یا معدہ میں
- اگر سبب وجع اور درد کا لثہ میں ہے اوکھیڑنا دانت کا کچھ علاج کافی نہوگا بلکہ اوکھیڑنے کی حاجت نہوگی اور اگر درد خاص دانت
میں ہوگا اوکھیڑنے سے دور ہو جائے گا - اور اگر عصبہ میں ہوگا کبھی اوکھیڑنے سے دور ہو جائے گا اور کبھی نہ دور ہوگا - اور جب
زائل ہوگا اوسکا سبب یہی ہوگا کہ طبیعت خواہ دوا جو خادم طبیعت ہے ایسے مادہ کو جسکی تحلیل مطلوب ہے ایسی وسیع جگہ میں پا گئی
جو وسیع اور کشادہ ہو اور پہلے وہ مادہ گھٹا ہوا اور محبوس دانت میں تھا اب کہ جگہ وسیع اوس مادہ کے پھیلنے کی ملی اور طبیعت نے
بذریعہ اعانت دوا کے اوسکی تحلیل کردی لہذا درد زائل ہو گیا **علاج** اگر یہ درد بشرکت کسی عضو کے ہو تو ابتداء سے معالجہ تنقیہ سے
اوسی عضو مشارک کے کرنا چاہیے فصد کرنے سے تنقیہ مناسب ہو خواہ اسہال کے ذریعہ سے اور اسہال ایارج فیقرا اور شحم حنظل یا سقمونیا
یا نقوعات اور غرغرہ جو سر کا تنقیہ کرتے ہیں اگر مادہ سر میں ہو اور اگر لثہ میں ورم محسوس ہو اور غمور دندان میں [illegible] ابتداے
علاج کریں اور اسہال سے بقدر قوت اور بحسب شرائط مندرجہ بالا - اور جملہ اقسام ورم عصارات مبردہ اور لعابات وغیرہ کو
منھ میں رکھیں اور انھیں مبردات میں کسی قدر کافور شریک کریں جو بافراط قابض نہو جائیں اور بیشتر روغن گل اور مصطگی خواہ
زیت انفاق یا روغن آس پر اقتصار کرنا کافی ہوتا ہے اور نبیذ زبیب کہنہ اور روغن گل جو خام ہو بھی نافع ہوتا ہے - اسطرح کہ نبیذ
کو روغن مذکور میں خوب طرح جوش دیں اور منھ میں رکھیں - بعد ان تدبیرات کے رفتہ رفتہ محللات منضجہ کے استعمال کو تجویز کریں اور
لحاظ رہے کہ محللات قوی میں سے کوئی مقدار اندر شکم کے نہ جانے پاسے اور استفراغ مادہ میں بھی بتدریج اور رفتہ رفتہ اہتمام

کریں یا نفس عضو سے استفراغ اسطرح کرنا چاہیے کہ دانت کی جڑ پر جونک لگائیں یا ان رگوں کی فصد کریں جو زیر زبان ہیں خواہ حجامت زیر نحیہ
کی کریں - اگر درد بہت شدت ہو لازم ہے کہ افیون اور کافور بیخ دندان پر چسپاں کریں یا روئی میں رکھ کر … جائے پھر چسپاں کریں اور اگر درد کی شدت بڑھ جائے
افیون اور روغن گل کا اکثر حاجت ہوتی ہے … تاکہ افیون کو لگانے سے بچا رہ سکے اور جسقدر بچانا ممکن ہو اسکا ترک ہی اولی ہے بلکہ
انضاج مادہ کی طرف اشتغال اور توجہ کرنا چاہیے - اگر سبب درد دانت میں ہو یا عصبہ مذکورہ میں اور وہ سبب مادہ نہو بلکہ سوء مزاج ہو
اوسکا علاج اون ادویہ سے کرنا چاہیے جو ضد مخالف اوسی سبب کے ہوں - پھر اگر سوء مزاج اور ضعف دندان کا سبب ہو کہ کسی
گرم شئی کو دانت سے کاٹا ہے یعنی کسی … کی کرنی چاہیے جو گرم ہو پھر اوسی روغن کو بارد بالفعل کرکے مضمضہ کریں - اور اگر
کسی سرد چیز کے کاٹنے سے سوء مزاج پیدا ہوا ہے اور ان حارہ جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور زردی بیضہ کو بریان کرکے
گرم گرم اوسکو دانت سے کاٹنا یا گرم … کو دانت سے کاٹنا اور دونوں تدبیریں دونوں قسم کے سوء مزاج حار اور بارد میں نافع
ہوتی ہیں پھر اگر سبب سادہ خشکی ہو تو زبد اور چربی بط کی مالش کرنی نافع ہوتی ہے - اور اگر سبب درد کا کوئی مادہ ہے کسی قسم کا
لیکن نہ حار مادہ ہو یا غلیظ یا کثیر ہو تو استفراغ مادہ بقدر اوسی مادہ کے ضرور ہے اور ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید پیدا کرے اور رادع ہو
جمیع اقسام میں اختیار کرنی چاہیے اگرچہ ایسی دوا مادہ حارہ میں اختیار کرنی زیادہ تر واجب ہے اور مادہ غلیظ میں کمتر اسکا استعمال
کرنا چاہیے - رادعات قویہ میں سے اور خصوص ہوا کے بارہ میں شب سوختہ جو سرکہ میں بجھائی جائے … اوسی قدر نمک دونوں اچھی طرح
پیسکر استعمال کریں بعد اوسکے شراب سے مضمضہ کریں - اور جمیع مادہ کے واسطے مازو ہمراہ سرکہ کے بھی صلاحیت رکھتا ہے - اگر مادہ حار اور تیز ہو
عصارات سردہ سے علاج کرنا چاہیے مگر اونکی تعدیل میں تدبیر کامل کرلینی چاہیے اگرچہ علاج مفید نہو تحلیل مادہ کی فکر کریں خواہ مخدرات کے
استعمال سے سکون درد میں پیدا کریں اور اگر مادہ کثیر ہو تو ابتدا سے علاج جو اوپر مذکور ہو چکا ہے کرکے تحلیل مادہ کی فکر کریں - اولی یہ ہے
کہ اگر مضمضہ سرکہ سے کیا جائے تو روغن گل بھی ضرور شریک کریں اسلیے کہ سرکہ اکثر بعد جذب فضول کے رطوبات اصلیہ کو بھی جذب کرتا ہے
اور اکثر محللات کے ہمراہ ادویہ قابضہ کی بھی حاجت ہوتی ہے اسلیے کہ عضو اوف یعنے دندان یابس المزاج ہے - اگر سبب مرض کا ریح
فقط ہو تو اوسوقت علاج اون محللات سے کرنا چاہیے جو اب مذکور ہوں گے خصوصًا سکبینج اور قنہ اور عاقرقرحا - اور یہ محلل جنکا استعمال
اوس وجع دندان میں ہوتا ہے جسکا مادہ محتاج تحلیل کا ہے اونمیں سے چند مضمضے ایسے ہیں کہ جنکو دیر تک منہ میں رکھنا لازم ہے جیسے سرکہ کہ اوسمیں
پوست انار جوش کیا ہو یا سرکہ کہ اوسمیں حنظل جوش دیا ہو کہ یہ قوی ہے اور نافع ہے اور اگر برودت ظاہر ہو شراب اور نبیذ …
اور پوست کبر اور پوست صنوبر اور فودنج برگ دفلی اور سعد اور پوست سعد ہمراہ سرکہ کے - اسیطرح ورق غار اور شلیم اسیطرح
لکڑیاں اور حنظل لہسن کے ہمراہ عاقرقرحا کے یا سرکہ جسمیں کندش ڈالی گئی ہو کہ اوسکو منہ میں دیر تک رکھیں یا عاقرقرحا اور ثمرۃ الطرفا
سرکہ ملا کر یا مرزنجوش خشک شدہ یا بیخ قثاء الحمار خواہ اوسی کا عصارہ اور سرکہ یا بیخ مذکور اور حرمل دونوں سرکہ میں جوش دیں
یا کبیکج کو سرکہ میں پختہ کریں - وجع ضربانی کے واسطے طبیخ مازو سے خام سرکہ میں یا کو سرکہ میں خواہ طبیخ بیخ ہمراہ سرکہ کے خواہ شاخ گوزن خام(?)
عنصل میں جوش دیں یا سکنجبین میں جوشاندہ طیار کریں - اور یہ محللہ میں سے غرغرہ ہائے مناسب طیار کریں اور جن ادویہ سے اونکا
قبیل یہ دوا ہے کہ زبیب جبلی اور ثوم کو پانی میں جوش دے کر غرغرہ کریں اور دیر تک منہ میں رکھیں کہ لعاب کثیر برآمد ہو - اور بعض ادویہ
مضوغات یعنے چبانے کے ادویہ ہیں کہ وہ بھی ادویہ مذکورہ سے بنائے جاتے ہیں - اور بہترین مضوغات کے ایک نسخہ یہ ہے فودنج کو …

میں داخل ہوتی ہیں یا فلفل اور دارچینی سوختہ یا قرنفل اور عاقرقرحا یا وہ مرکب جسکا نسخہ ابو اقلیقل سے مرکب ہیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے - اور ہماری تقسیم میں ذرہ
کی بار دوا اور بار دو قسم میں اور یہ چار ادویہ ہیں کہ ہم ذکر کریں - اور جن میں ادویہ میں سے تادیات ہیں کہ اوسکے واسطے ایک باب جدا لگانا ہم تجویز کرتے ہیں اور
تلذیعات یعنی اوکے بعد سے والی ادویہ کا استعمال اوسی وقت جائز ہے جب درد خود دانت ہی میں ہو اور کسی وقت جائز نہیں ہے - اور یہ مخدرہ بھی
تحلیل کے طور پر بھی جن میں کسی طرح پر استعمال ادویہ مخدرہ کا ہوتا ہے مگر اولی یہ ہے کہ بطور تسخین یا لصوق یا حقنہ کے استعمال کریں علاوہ بران بطور
مضمضہ اور تبخیرات کے بھی ادویہ مخدرہ کا استعمال ہوتا ہے - از انجملہ یہ دوا ہے بزرالبنج اور افیون ہموزن اور قند ہر ایک ... کم فلفل
معلقہ ... شاسی ہر واحد ایک درم شیرہ انگور ملاکر شیاف طیار کریں اور جس دانت میں درد ہو اوسپر رکھیں یا افیون اور چند بیاسترمون
لیکر ایک ... خواہ ... روغن گل ملاکر کان میں ٹپکا دیں ... سے درد جاتا ہے - یا الطورخ بیخ بیروج جسکا ترجمہ اشترغاز میں بنا چکے ہیں جو اوسکی
گرفت کرسکے یا تبخیر اور ... اوسی طرح سے دیں جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے بزرالبنج یا طبیخ بیروج سے تنہا خواہ بنج اور شراب ملاکر اور
... میں بھی اسی کو رکھیں کبھی پلانے میں بھی مخدرات کو اختیار کرتے ہیں جیسے فلونیا کہ اوسسے مریض درد دندان میں بھی ملے اور کسی قدر
... میں رکھ کر سو جائے کہ مرض میں اوسکی صحت اور درد میں سکون پیدا ہوگا - منجملہ ایسے مخدرات کے جو بلا اذیت اثر کرین برف سے
سرد کیا ہوا پانی جو بہت زیادہ سرد ہو جاوے منہ میں رکھنا اور پھر جب اوسکی برودت کم ہو جاے اور پانی بدل کر رکھنا یہان تک کہ دانت
سن ہو جاوے اور درد میں ضرور سکون پیدا ہوگا اگرچہ ابتدا میں رکھنے کے ساتھ درد میں زیادتی ہوگی مگر تھوڑی دیر کے بعد سکون اور آرام
ضرور پیدا ہوگا **ہلتا ہوا دانت** کبھی دانت میں بسبب کسی مادہ کے سقوط اور جرح وغیرہ سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے یعنی دانت ہلک کر
ہلنے لگتا ہے - اور کبھی ایک ایسی شئی پیدا ہوتی ہے جو اوس عصب کو ڈھیلا کردیتی ہے جس سے دانت کی استواری قائم تھی اور باوجود اسکے
دانت اپنی پوری مقدار پر چھوٹا اور تروتازہ رہتا ہے اور درد بلا نہیں ہوتا ہے - کبھی جنبش دندان کسی تاکل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو منابت
دندان میں ہوتا ہے کہ اوسی تاکل کی وجہ سے منابت میں وسعت پیدا ہوتی ہے یا دانت باریک ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اوسمیں سے کوئی مقدار
کم ہو جاتی ہے یا ورم ان اور بیخ میں رخنہ اور سوراخ پڑ جانے سے دانت میں جنبش پیدا ہوتی ہے - اور کبھی کسی لاغری کی وجہ سے جو دانت میں
ہوتی ہے جنبش اور ہلنا دانت کا پیدا ہوتا ہے اور یہ ضمور و لاغری کسی یبس غالب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے ناقہین اور بوڑھے مشائخ جو زیادہ تر
بھوکے رہیں اور غذا میں اونکے کوتاہی کی ہو اور کبھی جنبش دندان بوجہ کمی گوشت عمور کے ہوتی ہے **علاج** جو دانت ہل رہا ہو اوس سے
کسی چیز کا چبانا اور کاٹنا بالکل ترک کردیا جاے اور کلام کرنے اور سونے میں کمی کردینی چاہیے اور ہاتھ سے بھی اوسکے ہلانے میں
خواہ زبان سے ٹٹولنے میں زیادہ چھیڑ چھاڑ نکرنی چاہیے اور خلاصہ یہ ہے کہ کسی ہوائی شئی جیسے ستو وغیرہ اوسکے چبانے میں بھی اس دانت کو
جہان تک ہوسکے بچاتا رہے - پھر اگر سبب جنبش کا تاکل ہو اوسی کا علاج کیا جائیگا اور اوسکے بعد وہ قوابض جو استواری دندان کرتے ہیں بطور
مضمضہ اور دلوکات وغیرہ کے استعمال کریں اور اگر سبب تحریک دندان کا ضمور اور لاغری ہو اوسکا تدارک بذریعہ غذا کے کرنا چاہیے
علاوہ یہ ہے کہ اسکا تدارک دشوار ہے اور اوسکے بعد مرطبات سے بطور لصوق اور دلوک اور قطور کے علاج کریں قطور جو کان میں ٹپکایا جاے
مثل روغن گل اور روغن بید اور عصارہ برگ عنب الثعلب بلکہ قوابض سے علاج کرنا چاہیے اور اگر دانت کی لاغری سے جنبش پیدا ہوئی ہو
اوسوقت غذا کے ذریعہ سے تدبیر چنداں مفید نہوگی اسلیے کہ غذا سے جلدی لاغری دندان کی دور کرنی دشوار ہے کہ بہت کمتر غذا پہنچتی ہے
بلکہ قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے - اور اسی طرح قوابض باردہ سے علاج کرنا چاہیے اگر جنبش دندان بسبب رطوبت کے پیدا ہوئی ہو

نوشادر شب اور مرمکی اور اقاقیا اور مایوسا ایک ایک جزو اور بسفائج سوختہ اور زبد البحر اور کبھی اسمیں قسط زیادہ کیا جاتا ہے کبھی شنشنہ کی اور جوز سرو کو منھ میں رکھی جاتی ہیں اونسے بھی نفع عظیم ہوتا ہے کہ بیخ کبر کو سرکہ میں جوش دیں جب نصف جل جاوے اوسکو منھ میں رکھیں اور کبھی تطلیات کا استعمال خاص موضع تاکل میں کیا جاتا ہے جیسے زرنیخ کو زیت میں جوش دیکر ٹپکائیں اور موضع متاکل میں ٹپکائیں روغن بادام کی تقطیر طرف دندان اکو ایک کبھی مفید ہے **تفتیت اور تکسر اسنان** ٹوٹ جانا اور ریزہ ریزہ ہونا دانت کا اکثر اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ مزاج دندان کا یبوست اصلی پر باقی نہ رہے اور رطوبت غریبہ جو صالح تغذیہ اور جزو جوہری ہونے کی نہو دانت میں بڑھ جاوے۔ اور کبھی شدت یبس کی وجہ سے بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ ان دونوں قسم میں تفرقہ لاغری اور گندگی دندان سے کیا جاتا ہے کہ زیادتی رطوبت میں ضرور نہوگا۔ اگر اسجگہ کوئی دلیل تغیر لون کی خواہ تاکل کی ہو دلالت کرے گا کہ مزاج میں رطوبت فضلی مادہ ہے۔ علاج قسم اول کا تنقیہ رطوبت غریبہ کا یہ ہے کہ اوس رطوبت کی پیدائش کو منع کریں اور دانت کی تقویت تو ابعض دوائی سے جو اوپر مذکور ہوے کرنی چاہیے شب اور نوشادر اس بارہ میں قوی الاثر ہیں اگر یہ رطوبت حارہ بھی ہو اوسوقت خربق سیاہ ہمراہ شہد کے خواہ اسی قسم اور مزاج کی دوا مفید ہوگی۔ اور اگر یہ کیفیت خشکی اور یبوست سے پیدا ہو تو وہی علاج جو خشکی کا اوپر مذکور ہو چکا کرنا چاہیے **تغیر لون اسنان** کبھی تغیر دانتوں کے رنگ میں اوسی چیز سے ہو جاتا ہے جو بار بار اونپر لگائی جاوے کہ اسکی وجہ سے تلخ یعنی زردی دندان کی پیدا ہوتی ہے اور بیشتر یہ زردی متحجر اور سخت ہو کر بیخ دندان میں اسیطرح جم جاتی ہے کہ اوسکا اوکھیڑنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی یہ مادہ ایسا ردی ہوتا ہے کہ جوہر دندان میں نفوذ کر جاتا ہے اور اوسمیں تغیر اور فساد لون پیدا کر دیتا ہے کہ رنگ دانت کا بھی کر دیتا ہے خواہ کوئی اور رنگ بدل دیتا ہے اور زردی مذکور بھی رہتی ہے **علاج** پہلی قسم کا دندان اور یہ منقیہ اور مجلیہ سے کرنا چاہیے جیسے زبد البحر اور شکر اور حرف یعنی اسپند سائیدہ اور خاکستر صدف اور خاکستر بیخ قصب اور زراوند مدحرج اور صعتر سوختہ۔ اور اگر مناسب ہو تو اوسمیں صدف حلزون یعنی سنگھے کو جلا کر ملا دیں یا قیسوم سوختہ ایک جزو اور فلفل ایک جزو حماما تین جزو سافج دو جزو گچ سوختہ دس جزو کوٹ کر استعمال کرتے ہیں اگر تغیر بافراط ہو تو زنجبیل اور شہد کا استعمال کرے اور استعمال جو دوا سپیدی دندان کی پیدا کرے وہ یہ ہے کہ ملین اخضر جسے غضار چینی کہتے ہیں یا زجاج کو پیسکر خواہ سفونیا اور سناء جسے ہندی میں کرنڈ کہتے ہیں اور حجر الماس اور حجر قیشا کو استعمال کریں۔ اور دوسری قسم کا علاج محلل مادہ سے کرنا لازم ہے جو تحلیل کے ہمراہ اخراج مادہ کرے اور جلا بھی ساتھ ہی اوسکے پیدا کرے جیسے فلفل اور فودنج اور قسط اور زراوند مدحرج اور طلیت ان اجزا کو اوردیہ جالیہ جو علاج قسم اول میں مذکور ہیں اونکے ہمراہ استعمال کریں خواہ دوسنون ملا کر جنکو اس باب سے پہلے ہم نے بیان کیا ہے (سنون جید) بیخ زراوند ایک جزو شاخ گوزن سوختہ دو جزو مصطگی تین جزو روغن گل پانچ جزو پیسکر استعمال کریں (دوسرا نسخہ) قیسوم اور نمک بریان اور سعد ہر واحد چار جزو سعد پانچ جزو سنبل ایک جزو (اور نسخہ) نمک جسکو جلا کر مثل انگارے کے کیا ہو تین جزو سافج دو جزو سنبل جزو واحد اور خاکستر صدف چار جزو گل سرخ خشک شدہ پانچ جزو سعد تین جزو نقاح اذخر ایک جزو **تسہیل نبات اسنان** یعنی دانتوں کے نکلنے میں آسانی پیدا کرنی۔ کبھی لڑکوں کو دانت نکلنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اسی کے ہمراہ کبھی اونکی شکم اور اسہال بھی پیدا ہوتا ہے پس احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ تعدیل مزاج کریں شکم پتلا کرنے سے اور یہ مناسب کہ اور عصارات متنفذیہ اور اونکے منھ میں رکھنے سے۔ پس لازم ہے کہ وہی اشیاءات جو فن کلی میں تسہیل نبات اسنان کے واسطے مذکور ہو چکے اونکے ذریعہ سے رویدگی کو پیدا کریں اور اکثر آسانی سے برآمد کرنا دندان کا مالش سے چربی اور دماغ خرگوش اور نیز حیوانات کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً دماغ ارنب جو اوسکے

سے بعد تنقیہ کرنے کے نکالا جائے خواہ عنفا اور لگی اور روغن سوسن۔ کہتے ہیں کہ دودھ مادہ سگ کا بھی اس بارہ میں بالتجربہ نفع کلی رکھتا ہے اگر درد میں شدت ہو عصارہ عنب الثعلب گرم گل روغن ملا کر طلا کریں۔ واجب ہے کہ جس شخص کو تمام سخت رکتی ہو اوسکے چبانے سے منع کریں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی انگلی لڑکے کے منھ میں داخل کرے جب دانت کے نکلنے سے درد شروع ہوا ہے اور اوسکے بعد لثہ کو دباتا اور درد سے تسکین کرے تا کہ اسمیں سے رطوبت بہ جائے اوسکے بعد اوسی مذکورہ سے مسح کرے۔ اور جب تھوڑے سے دانت برآمد ہو جائیں سر اور گردن اور دونوں جبڑوں کو غذا کریں صوف سے جو روغن گرم میں ڈبویا گیا ہو اور کانون اور اوسکے اوسی روغن کو ٹپکایا بھی چاہیے ہم نے فن کلیات میں اچھی طرح انکی تدبیر اور معالجہ کو بیان کر دیا ہے اوسی جگہ دیکھنا چاہیے **تدبیر قلع اسنان** کبھی جس دانت میں درد ہوتا ہے اسقدر اوسمیں خرابی پہنچتی ہے کہ قبول علاج کسی قسم کا نہیں کرتا ہے یا یہ حال ہوتا ہے کہ جب درد میں سکون پیدا کیا جاے اور مادہ کو موجود میں تدبیر اور علاج سے اوسکی ایذا بھی دور کیجاے۔ کچھ تھوڑے دنوں کے بعد پھر کیفیت درد کی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض اوس دانت کے قریب جو اور دانت ہیں انکو بھی مضرت اسکی پہونچتی ہے۔ اور اوسکے اصلاح کی کوئی سبیل پیدا نہیں ہوتی ہے۔ ناچار اوس دانت کو اکھیڑنا ضرور ہوتا ہے۔ کبھی زنبور سے اوسکو اکھیڑتے ہیں اور پہلے جو کچھ اوسکی جڑ میں لگا ہوا ہے اوسے چھیل ڈالتے ہیں۔ واجب ہے کہ اوکھیڑنے سے پہلے تامل کریں اور تشخیص کر لیں کہ درد خود جوہر دندان میں ہے یا نہیں۔ اگر خود دانت میں مرض ہو اوسوقت اوکھیڑنا واجب ہوگا اور یہ امر اوسوقت ضرور ہوگا جبکہ سبب مرض کا لثہ میں یا اوس عصب میں ہو جو زیر دندان ہے اسلیے کہ ایسے وقت میں اگرچہ اوکھیڑنے سے درد میں کسی قدر تخفیف ہوگی مگر بالکل درد نہ جائیگا بلکہ پھر عود کریگا اور تخفیف اسی وجہ سے ہوگی کہ جو مادہ موجود ہے اوکھیڑنے سے اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور سردست سکون درد میں اسی وجہ سے ہو جاتا ہے اور کسی قدر اثر درد کا بھی موضع اوکوف تک پہونچ جاتا ہے۔ جو دانت ہلتا ہو اکثر اوقات اوسکے اوکھیڑنے میں خطرہ ہے کہ بیشتر جبڑہ کھلجاتا ہے اور جوہر فک میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور درد شدید کا ہیجان ہوتا ہے اور بیشتر ورد چشم اور تپ اسکی جہت سے پیدا ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ اوکھیڑنا دشوار ہے یا مریض اسکی برداشت نہیں کریگا اوسوقت بشدت دانت کا ہلانا صواب پر نہوگا اسلیے کہ زیادہ ہلانے سے درد میں شدت ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ کبھی درد کا مادہ جوہر دندان میں نہیں ہوتا اوسوقت اگر جنبش دیں اور ہلائیں جو مادہ زیر دندان ہے منتقل ہو جائیگا اور درد بھی ٹھہر جائیگا۔ کبھی دوا کے ذریعہ سے بھی قلع دندان کیا جاتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ گرد دانت کے مبضع وغیرہ نشتر دیں اور اوسپر دوائے قالعہ کو لگائیں منجملہ ایسی دوا کے پوست بیخ توت اور عاقرقرحا دونوں کو کہنہ سرکہ ملا کر خوب تیز دھوپ سے رکھیں کہ مثل شہد کے ہو جائے بعد ازان بیخ دندان پر اسکو طلا کریں دن بھر میں تین مرتبہ یا عاقرقرحا کو پیسکر اور چالیس روز دہوپ میں رکھیں بعد ازان بشرط مذکورہ پر تقطیر کریں اور ایک گھنٹہ خواہ دو گھنٹہ یونہیں چھوڑ دیں اور صبح بےعرض دانتونمیں موم کو چپکا دیں اوسکے بعد کھینچکر اوکھیڑ ڈالیں یا بدلہ عاقرقرحا کی بیخ قثاء الحمار کو داخل کریں اور زرنیخ سرکہ کے ہمراہ طلا کریں کہ دانت ڈھیلا ہو جائیگا یا تخم اٹھنگن اور ورق تنبول لیکر خواہ تخم اٹھنگن اور دو چند وزن اوسکے کندر کو بیخ دندان پر رکھیں اور بیشتر برگ انجیر کے ساتھ جوش دیکر استعمال کریں کہ دانت کو ڈھیلا کرتی ہے اور بسہولت اوکھڑ جاتا ہے۔ سرکہ کا دودھ بھی اس امر میں بہت نافع ہے۔ اور عجیب الاثر ہے۔ یا توت اور پوست کبر اور زرنیخ زرد اور عاقرقرحا اور عروق اور اصول حنظل اور تخم آب شبت خواہ سرکہ کہنہ میں ڈالکر تین روز رکھ چھوڑیں۔ یا عروق صفر اور قشور قوت ہر واحد ایک جزو زرنیخ زرد دو جزو شہد ملا کر اسکو گرد دانت کے مدت تک رکھیں کہ اس سے بیشتر اوکھڑ جائیگا۔ یا لبن یتوع اور اصول قیسوم ایک جزو اور بیخ یتوع دو جزو اسکو دانت پر رکھیں۔ اور اگر دانت ضعیف ہو

تخم کو شہد ملا کر دھوپ میں پگھلائیں اور پھر اوس پر زیت کی بوند ٹپکائیں اور جو بیماری دانتوں کی اوسکے پیدا ہونے سے دانت کا
ریزہ ریزہ کر دیتا ہو دندان متاکلہ کا اوسکی ایسی مثال ہو جیسے دندان کو او کھاڑیں اور حدت رو آن پو گوند بہت کی ملا کر چند ساعت اوس پر رکھیں
کہ یہ دوا اوسکو ریزہ ریزہ کر دیگی۔ واجب ہو کہ اوس پر ورق لبلاب عظیم جانیئے تلسا اور زیرہ سیاہ کی چربی جو گھاس اور جو ریشے میں بنا
کر مین رہتا ہو اور درخت آبی شجرہ پر لگتا ہو اوسکی چربی بھی دانت کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہو نسخہ دوا استان بزرالبنج اور تخم گندنا ہر واحد
چار درہم تخم سپیدار ڈیڑھ جو گوسپند کی چربی ملا کر گولیان بنائیں کہ ایک گولی وزن دو درہم کی ہو اور سر کو دھوانپ کر ایک گولی کی
دھونی لین **صریر اسنان** سوتے وقت دانت پیسنے کی بیماری ضعف سے عضل میں حوالی بیسر سے پیدا ہوتی ہو جیسے کہ تشنج
اور عضلات جبڑے مین پیدا ہو جاسے اور یہ مرض اکثر لڑکون کو زیادہ ہوتا ہو اور جب سن تمیز کو پہونچے یا بالغ ہو تو سے خود بخود زائل
بھی ہو جاتا ہو۔ جب زیادہ صریر اسنان مین ہو اور سوتے وقت زور زور سے دانت پیسنے کی آواز آسے خوف سکتہ کے پیدا ہونیکا
ہوتا ہو یا تشنج کے حدوث کا خواہ دیدان اور کرم شکم سے جو صریر اسنان دیدان شکم پر منذر ہو وہ متواتر اور دائم نہیں ہوتا بلکہ اوسمین
فترات اور ناغہ ہوا کرتے ہین صریر اسنان کے مریض کا علاج تنقیہ سر اور گردن کی تدہین ادہان حارہ سے جو خوشبو ہین اور اوسمین قوت
قابضہ بھی ہو کرنا چاہیے **دانت جو طول مین بڑھ جاسے** لازم ہو کہ دونون انگلیون سے خواہ آلہ قابضہ سے اوسکو پکڑ کے
سوہن سے ریت ڈالین اوسکے بعد حب الغار اور شب اور زراوند طویل کا منجن ملین **ضرس کا بیان** خدر اور سن ہو جانا دانت کا کسی
چیز محشن یعنے خشونت کرنے والی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو قابض ہو یا عفص یعنے کھٹی۔ اور کبھی کسی شئی خارجی کے دانت تک پہونچنے سے ضرس
پیدا ہوتا ہو۔ اور کبھی معدہ سے ترش بخارات یا کھٹی ڈکار وغیرہ کے آنے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ اور کبھی بروقت مشاہدہ اوس شخص کے
جو کھٹی چیز کو بیبا کانہ طور سے کاٹ کاٹ کر کھاتا ہو محض تصور سے بھی اور خیال اس امر کا کہ اگر مین اسطرح اس چیز کو کھاتا تو میرے دانت
کند ہو جاتے موجب اس مرض کا ہوتا ہو **علاج** چبانا بقلۃ الحمقا کا اس مرض کو زیادہ مفید ہو۔ اور حرک یعنے بادروج اور تخم خرفہ کو ٹکر
اور پانی مین تر کر کے خواہ علک الانباط اور جوز ملکی اور بادام اور نارجیل خصوصاً زیادہ مفید ہو۔ بندق اور زیت انفاق کی مالش
خواہ زیت غلیظ کا گوند تانبے کے برتن مین جو قوام مین مثل شہد کے ہو دھوپ مین خواہ آگ پر رکھین اور استعمال کرین خواہ مضمضہ
منجن کے دودہ سے شیر گرم کر کے خواہ روغن نیم گرم کر کے یا قرمانا شراب کے ہمراہ خواہ حب الغار زراوند طویل حلتیت یا لبن یتوع
یا عنصل اور نمک جو ترشی کی ضد ہو بہت نافع ہو **فی باب ماء اسنان** دانتوں کی آبداری جانے سے یہ مراد ہو کہ دانت کچے ہو جائین
اور سرد یا گرم خواہ سخت چیز کے توڑنے اور چبانے سے کند ہو جائین اور اکثر یہ کیفیت برودت سے پیدا ہوتی ہو اور یہ مرض درد دندان کا
مقدمہ ہو **علاج** اگر کسی بارد شئی کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہو حب الغار اور زراوند طویل اور شب کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ
زردی بیضہ نیمبرشت کی تکمید کرتے رہین۔ اگر اس سے تخفیف نہو یا بیخ فیقرا کی مالش کرنی چاہیے اگر اوس سے بھی آرام نہو تریاق اور
روغن غرول زیادہ نافع ہو اور قطران گرم کر کے جب چند مرتبہ ملا جاسے وہ بھی زیادہ مفید ہو۔ اور اگر بسبب حرارت کے یہ کیفیت
پیدا ہوئی ہو اگرچہ یہ بات کمتر ہوتی ہو اور مسوڑھون کا رنگ اوسپر دلالت کرتا ہو اور لمس اوسکا ملمس دندان ہو پس واجب ہو کہ ہمیشہ
تبریدیم اور مالش روغن گل کی جسمین صندل اور کافور گھسکے تکرے کر کے ڈالا ہو کرین اور اوسکے اوپر لعاب اسبغول گلاب مین نکال کر
استعمال کرین اور خرفہ اور تخم خرفہ کا چبانا خصوصاً زیادہ تر نافع ہو **ضعف اسنان** قوابض مذکورہ بالا اور مازو سے شوخته

سے ہو اتب ابھی مضمضہ دوائے حارہ اور شہد اور زیت اور رب سے کرین اوسکے بعد محللات قوی جو اکثر مذکور ہو چکے ہین اونکا استعمال کرین لثہ اور
کہ اوس سے خون نکلتا رہے ایسے مسوڑھے کو پھٹکری کا بریان جو سرکہ مین بجھائی گئی ہو اور دو حصہ وزن اوسکے نمک طعام اور ڈیڑھ حصہ وزن
سرخ پھٹکری کا ان سب کو لثہ پر چھڑکنے سے نافع ہے۔ ایضاً زاج کلسو اسقدر جلائین کہ شکل کوئلے کے چنگاری کے ہو اوسکی خاکستر ایک جزو
اور گل سرخ خشک شدہ دو جزو۔ ایضاً آس اور دوس سوختہ ہر واحد ایک جزو سماق اور سرخ پھٹکری دو جزو قلقطار ...
عمل طلا کرکے استعمال کرین۔ شقوق لثہ مسوڑھے کے پھٹ جانیکا علاج اوسی طریقہ سے کرنا لازم ہے جسطرح ہونٹھون کے پھٹ جانے کا
علاج کیا جاتا ہے۔ قروح لثہ اور تاکل اوسکا اور نواصیر لثہ کی قروح لثہ کی بعض قسم سافج ہوتی ہے اور بعض اقسام تعفن کی
ہوتی ہے اور بعض اقسام متاکل ہوتے ہین علاج قروح سافجہ کا علاج مثل علاج قلاع کے ہے۔ اور جو قروح کہ اونمین تعفن کی ابتدا ہو اوسکا
علاج ابہل اور عفص سے کرنا لازم ہے۔ اگر یہ دوا نافع ہو تو خیر ورنہ زاج ایک جزو مر نصف جزو روغن گل ملا کر استعمال کرین۔ اصناف
مضمضہ سے یہ مضمضہ ہے کہ خل عنصل سے مضمضہ کرین یا شیر مادہ خر سے کلی کرین خواہ مضمضہ سلاقہ برگ زیتون اور سلاقہ گل سرخ اور عدس
اور انار کی لبندیان۔ جو قروح متاکل ہون اور اونکا تاکل عمیق ہو گیا ہو اوسکے معالجہ مین اوس علاج فیون کی حاجت ہوتی ہے جو خاص
قروح لثہ کے واسطے ہے اور قرابادین مین اوسکا بیان کیا جائیگا اور اسی طرح نواصیر کا بھی علاج کرنا چاہیے بعد ازان ادویہ قابضہ اوسپر
چھڑکی جائینگی۔ مجربات مین سے اسوقت مین ثمرۃ الطرفا اور عاقرقرحا ہر واحد تین درہم بلیلہ زرد دو درہم ماميران ایک درہم گل سرخ
خشک شدہ دو درہم باقلہ نوشادر کبابہ زبد البحر ہر واحد نصف درہم گلنار زعفران ہر واحد ایک درہم کافور چہار درہم سنون
طیار کرین۔ ایضاً جو سنون کہ اوسمین زراوند اور قاقطارا اور توبالات اور زرنیخ پڑتا ہے درمیانی قسم یعنے جو شروع عفونت مین ہے اوسکی
دوا عاقرقرحا بیخ سوسن ہر واحد ایک جزو سماق اور مازو بے سوراخ اور گلنار شب ہر واحد دو درہم سکنجبین طیار کرین اور قسم درمیانی ہے
جو متاکل اور ناصور کے وسط مین ہے اوسکو استعمال کرین۔ اسی طرح گلنار اور خبث الحدید کی تھیلی مسوڑھے پر چڑھائین بعد ازان خل عنصل
کا مضمضہ کرین خواہ سرکہ مین برگ زیتون جوش دیکر مضمضہ کرین۔ ایضاً فلونیا موضع تاکل پر لگائین کہ یہ بھی عمدہ علاج ہے اور فودنجی اور
دیگر معجون کہ مانع عفونت کی ہین اور جسقدر عفونت ہو اوسکی تحلیل کرتے ہین۔ ازانجملہ معجون حرملی ہے۔ پھر اگر یہ علاج کارگر نہو تو اونکا
ضرور استعمال کرین اور اسکے قریب اثر مین یہ دوا ہے شب اور مازو اور نورہ اور دونون قسم کی ہرتال ہموزن اجزا لیکر یکجا کرین اوسمین سے
ایک دانگ خوب پیسکر استعمال کرین اور خوب طرح سے مالش کرین بعد اوسکے ایک گھنٹہ صبر کرکے روغن گل سے مضمضہ کرین اور اکثر اوسمین
اقاقیا بھی داخل کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسی دوا کے قرص طیار کرکے رکھ چھوڑین کہ وقت ضرورت کام آئے اور بیشتر دونون
زرنیخ اور نورہ اور اقاقیا پر اقتصار کرکے قرص بنا لیتے ہین اور کبھی داغ لگانا بھی بطور بند کو نافع ہوتا ہے کہ اس سے متاکل مقام گر جاتا ہے
اور اچھا گوشت پیدا ہوتا ہے سنون مانند اور ثلث اوسکا مر کہ یہ بھی گوشت اچھا اوگاتا ہے اور لثہ کو مضبوط کرتا ہے اور فصد چہار رگ بھی نافع ہے
عتق لثہ اسکا علاج بحر کے بیان مین گذر چکا ہے نقصان لحم لثہ کندر نرینہ اور زراوند مدحرج اور دم الاخوین آرد کرسنہ اصل سوسن
سب کو ہموزن لیکر شہد مین ملائین خل عنصل کے ساتھ اور بطور لوک کے استعمال کرین کبھی آرد کرسنہ دس درہم شہد ملا کر قرص طیار کرتے ہین
بعد ازان تنور کی اینٹ پر خواہ ٹھیکرے پر جو کہ تنور مین نصب ہوتا ہے خواہ تنور ہی مین اوسے پختہ کرتے ہین اسقدر کہ پیسنے کے قابل اور قریب سوختہ
ہونے کے ہو جائے پھر اوسے پیسکر اوسپر دم الاخوین چار درہم کندر ذکر اوسکے برابر زراوند مدحرج اور ایرسا ہر واحد چھ درہم اور طرف

مذکورہ بالا پر اسکا بھی استعمال کیا جاتا ہے استفراغ لشہ اگر استفراغ قلیل ہوا ہو جسکے خطرہ سے تھوڑا مضمضہ اوس پانی سے جسمین قوابض جارہ و باردہ کو
جوش دیا ہو بحسب مزاج کافی ہے اور پھٹکری مسکرکہ مین جوش دیکر اوسکا مضمضہ زیادہ نافع ہے اور اگر استفراغ زیادہ ہوا ہو سینہ پر ایسے سہم کہ پھیپھڑ
ہو سینے پر پچھنے لگائین اور خون کو نکلنے دین اور جستدر خون گھٹتا ہے اوسیقدر نیا اونچا اوسکے بعد قوابض کے سلافہ سے بطرق مذکور مضمضہ کرین منجملہ
اوس سلافہ کے جو اسکو مناسب ہے شمرة الطرفا کو جبتا ہوا ہے جو ہم برگ حناء و بدر ہم زراوند مدحرج بدرہ ہم تھگیہ ہم کرکے استعمال کرین یا گلنار اور
پوست انار ہر واحد چھ جزو دونون زرنیخ اور شب یمانی تین جزو دونون اور سماق افراوسی آٹھ جزو سنبل الطیب نقاح اذخر ہر واحد دس جزو
اسیطرح طیار کرین جو خوب چسپان ہو جاسے اور فصد چہار رگ کے بھی نافع ہے صفت سفوف کی جو لائق اسی کے ہے اور بعد مضمضہ کے
استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے مع بوند یون کی قلقل سات جزو مفت بلوط گلنار حب الاس سفر چار چار جزو خرنوب نبطی سماق منقی پوست بیخ کیوڑہ ہر
واحد پانچ جزو خواہ پوست بیخ کادی کے بدلے آس آٹھ جزو شریک کیا جاتا ہے کبھی بھی تنہا یا بیخ عنصر کا لیعنے جبڑے پر اوسکو لگانا اور مضمضہ خل عنصل کا اور خل
حنظل کا بھی مفید ہوتا ہے اور سنون تھ یہ کا استعمال بھی ہوشیہ ہے تحم زائد گوشت زائد کے واسطے قلقند اور مرکا استعمال کرین کہ وہ مذکور
اوسکو گھلا کر بہا دیگی شقفتین کا بیان اور اونکے امراض کا دونون لب بطور پردہ منھ کے واسطے پیدا کیے گئے اور دانتون کے واسطے
بھی انکی یہی منفعت ہے اور جاے آمد لعاب اور رآدمیون کے واسطے کلام کرنے پر معین اور خوبصورتی بھی اونسے حاصل ہوتی ہے دونون لب کی خلقت
گوشت اور عصب سے ہے اور یہ لوگین عضل مطبقہ کی ہین شقوق شفتین یعنے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا جراحت ہے کہ اونکی جاحت ہونٹھ
کے پھٹ جانے مین ہو وہ ایسی ہونی چاہیے کہ جامع قبض اور تخفیف کی ہو ان اور تلیین بھی پیدا کرین اونھین ادویہ نافعہ مین سے کتیرا ہے کہ اوسے
منھ مین رکھین خواہ آب سپستان یا آب جو یا لعاب اسپغول اوسپر طلا کرین اور زبان سے اوسکو پھیرتے جائین تدابیر نافعہ سے اس مرض مین یہ ہے
کہ ناف اور مقعد کی تدہین کرین یا آنکہ جو کف کھیرے کے تراشنے اور دونون ٹکرون کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اوسکی مالش کرین یا اوسپر آب سپستان
یا مار الشعیر اور لعاب اسپغول کو طلا کرین ۔ چکنی اشیا مین سے زبد اور نمک اور چربی بچہ گاؤ کی یا چربی اوز یعنے مرغابی کی تا کہ اوسکو شہد اور موم
چند السخضرا یا روغن گل کے ساتھ لگائین اور اکثر سپیدی بیضہ مرغ کی اور آٹا خصوصا آرد گرسنہ بھی اوسمین داخل کرتے ہین اور قیروطی بنفشہ
گل کی جسمین کبھی مردا سنگ بھی ملاتے ہین ۔ اور وہ یہ مجربہ مین سے مازوے سائیدہ اور سپیدہ قلعی نشاستہ اور کتیرا مرغ کی چربی ہے ۔ ایضا مازو
سائیدہ سرکہ ملا کر ایضا مصطگی اور علک البطم اور زوفا اور شہد مثل مرہم کے بنالین ۔ ایضا مردا سنگ شادنج عروق کرکم ہر واحد نصف جزو
ونیج نصف جزو ناخن گوسپند جلا کر اور زعفران ہر واحد ثلث جزو کافور چھ جزو موم چھ جزو اور سولہ جزو روغن گل ملا کر طیار کرین ایضا
عنبر روغن بان مین گداختہ کرکے خواہ روغن اترج مین ربع جزو اسی کا قیروطی طیار کرین غذا ایسے شخص کی اکارع اور بعضہ نیم برشت تجویز کرنی چاہیے
اور اورام شفتین اور قروح شفتین ان دونون کے علاج کی ابتدا استفراغ خلط غالب سے کرنی چاہیے اوسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال
کیا جائیگا ۔ اورام لب کے انکا حکم قریب اورام لثہ کے ہے اور سبب حاجت اونکے علاج مین کمتر ہوتی ہے اور ادویہ موضعیہ قروح لب کے واسطے
تو العض سے طیار کیجاتی ہین جیسے ہلیلہ اور حضض اور تخم گل جو زالسرو اصول کرکم اور کبھی اونمین ونیج اور ناخن سوختہ گوسپند کی بھی شرکت
ہوتی ہے اور شعیر سوختہ اور دخان مجموع اور اشنہ ۔ ادہان جو مستعمل ہین روغن مشمش اور روغن جوز ہندی یعنے ناریل کا اور اسرب
اگر اسجگہ لوبا سپر موجود ہو خبث الحدید اور مردا سنگ اور سپیدہ زعفران شب یہ سب اجزا ہموزن ملا کر مرہم طیار کرین مرہم اسکا موم
اور روغن جوز ہندی اور روغن بادام مین بنے گا اختلاج لب اکثر منھ مین پھڑکن معدہ کی شرکت سے ہوتی ہے خصوصا اگر لب

حنجرہ ہی کا ہوتا ہے اسی طرح حمیات حادہ کا خناق ردی ہے اسلیے کہ ایسے حمیات میں تنفس کی حاجت زیادہ ہے اور اختناق مانع تنفس کا ہے اگر بعد بحران خناق عارض ہو یہ خناق زیادہ خوفناک اور قاتل ہوتا ہے اسلیے کہ بحرانی اورام خناقیہ سے ہونا ضرور قاتل ہوتا ہے علامات عام کیفیت جو کہ جملہ اصناف خوانیق کو عارض ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ضیق اور تنگی سانس کے آتی ہیں اور منہ کا کھلا رہنا اور لوالہ وغیرہ کے نگلنے اور بلع کرنے میں صعوبت پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ بیشتر مریض خناق پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے اور منخرین سے نکل آتا ہے آنکھیں مدلوزین ہم وار ہوتی ہیں زبان نکلا باہر نکلے رہنا خناق شدید میں پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ ضعف حرکت زبان بھی ہوتا ہے اور بیشتر زبان زیادہ نکل آتی ہے خونی لینے میں از مشاہین) ہوتا ہے یعنے نتھنوں سے بولتا ہے حالانکہ یہ اونچی بات ہے اسلیے کہ عادت میں جو شخص اس امر سے منسوب ہے وہ یہی ہے جسکے وہ دونوں نتھنے بند ہوں یا بند کرلے اور جب منخرین علیل ہوسکے پھر وہ شخص حقیقت میں نتھنے سے کیونکر بولے گا۔ درد کی شدت خناق بلغمی اور سوداوی میں نہیں ہوتی اور قسم حار میں البتہ ہوتی ہے جب درد شدید ہو تو بیشتر ساری گردن پھول جاتی ہے اور اوسکے ساتھ منہ بھی اور زبان باہر نکل کر لٹک پڑتی ہے۔ اسلم قسم ذبحہ کی وہ ہے جسمیں سانس تنگی نکرے۔ بعض اصحاب خناق کی ابتداے مرض میں متواتر مختلف ہوتی ہے بعد ازان صفیر متفاوت ہوجاتی ہے۔ ورم خناق کے جملہ اقسام کو مشابہت اور شرکت اسمین ہے کہ محسوس ہوتا ہے یا حس بصر سے یا حس لمس سے اسطرح پر کہ اعضاے مری اور حنجرہ سخت محسوس ہوتے ہیں اور کھنچے ہوے اور مریض کی ایسی حالت ہوتی ہے جسطرح ذکر کرنے پر پھنسا ہوا ہو اور خناق زوالی جو زوال فقرات سے عارض ہوتا ہے اسمین انجذاب اور کبھی رقبہ کا اندر کی طرف اور جہاں فقرہ اوتر گیا ہو وہاں پر بلندی اور ساتھ نچائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب اوسے چھوئیں درد پیدا کرتا ہے۔ اور جب بیٹھکے کھل لیتے ہے تو کوئی شئے کھانے پینے والی نگل نہیں سکتا فرق درمیان ضیق نفس جو بسبب ذبحہ کے پیدا ہوا اور ضیق نفس جو ذات الریہ سے ہو یہ ہے کہ مریض ذات الریہ مخنوق نہیں ہوتا اور صاحب ذبحہ کبھی دفعتہً مخنوق ہوجاتا ہے اور فرق ورم حنجرہ اور ورم مری میں یہ ہے کہ اگر بلع ممکن ہو اور سانس رکتی ہوئی ہو تو ورم حنجرہ میں ہوگا اور اگر بالعکس ہو ورم مری میں ہوگا۔ بیشتر ورم حنجرہ بھی اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ بلع دشوار ہوتا ہے بلکہ بلع ممتنع ہوجاتا ہے اور کبھی مری کا ورم اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ نفس کی آمد ممتنع ہوجاتی ہے۔ اور ورم مری میں وہی قسم مانع نفس کی ہے جو اعلاے مری کی طرف ہو اور اوس سے نیچے کا ورم کبھی مانع تنفس نہیں ہوتا ہے اگر عسر اور تنگی سانس کی آمد و برآمد میں پیدا کردے اسلیے کہ وہ ورم زیرین اسقدر نہیں بڑھ سکتا ہے کہ مزاحم قصبہ اور مطرف قصبہ ریہ کا اسقدر ہو جاے کہ اوسمین ہوا داخل ہو نہ سکے جسوقت کہ ورم خناقی مری اور عضلات داخلی میں ہوتا ہے جس سے کسی طرح محسوس نہیں ہوتا ہے اور زبان ایسی چسپیدہ حنک سے ہوجاتی ہے کہ بشدت چسپیدگی اوسمین ہوتی ہے اور فرق ورم ردی اور مہلک میں جو کسی طرح زائل نہیں ہوتا ہے اور اوس ورم میں جو اسقدر ردی نہو (بلکہ آخر عضل مری میں وہ ورم ہوتا ہے اور اگرچہ وہ بھی دکھائی نہیں دیتا ہے) یہ ہے کہ ورم غیر ردی میں ضیق نفس فقط بروقت بلع اور نگلنے کے ہوتا ہے۔ اور ورم ردی خناق کا وہی ہے جو داخل حنجرہ میں ہوتا ہے اور جسمین خارج میں کچھ محسوس نہیں ہوتا ہے اور نہ اندر حلق کے اگر تامل سے دیکھا جاے ہمراہ لمس کیا جاے کچھ معلوم ہوتا ہے بلکہ بہت زیادہ اندر کی طرف ہٹا ہوا ہوتا ہے اوسکے بعد علامت اوس ورم کی ہے کہ اندر سے کچھ محسوس ہو اور نہ باہر سے معلوم ہو۔ خناق ردی مانع نفس کو بہت جلد ہوتا ہے اور چت لیٹنے میں تو اس خناق میں کسی طرح سانس کی آمد و رفت ممکن ہی نہیں ہوتی پھر اگر چت نہ لیٹے اوسوقت عسر نفس ہوگا اور ہمیشہ لانبی اور دراز کرتا گردن کا نفس کی آمد کے واسطے جلد قرار دیکر بیقرار رہیں رہے گا اور سیدھا ہونے کو بیٹھنا

اوسوقت مدیا مسے اورام کا پراگندہ کردینا خواہ اونکو رقیق اور پتلا کردینا ضرور چاہیے علاج فریح اور شدائق کا اور علاج ہر ایک خناق کا
خواہ کسی سبب سے کیوں نہ عارض ہو حار خناق کا علاج یہ ہو کہ ابتدا فصد سے کیجاسے اور زیادہ خون دفعۃً لیا جاسے خصوصاً جسوقت قوت میں
ضعف آنے لگا ہو بلکہ دس دس قطرہ ہر ایک گھنٹے کے بعد لیا جاسے قسمیکہ روز تک لیتا رہیں متبالیہ کر سکے۔ اور اگر قوت میں ضعف نہ آیا ہو
اوسوقت اسقدر خون نکالنا چاہیے کہ غشی کی نوبت پہونچے قوی آدمی کو واجب ہو کہ تفریق اور بار بار کرکے لیوے فصد کے مقصود ہی اہم
حفظ قوت مریض ہو اور سمجھنا اس امر سے کہ غشی نہ پیدا ہو اسلیے کہ غشی اوسمیں پیدا ہوتی اور قوت ساقط ہو گئی پھر اوسکا ہر اوس نفس بھی
ہو جاسے گا خصوصاً وہ لوگ تقلیل غذا کرتے ہیں کہ یہ بھی ضعف آور ہے اور یہ کمی غذا میں اختیاراً اور مصلحۃً ہو یا بنظر ضرورت کے
اور اس سے زیادہ اوسوقت بقائے قوت کا لحاظ واجب ہو کہ کمی بھی ہو۔ فصد کے بارہ میں ایک اور چیز کا بھی خیال کرنا ضرور ہے وہ یہ ہے
کہ بیشتر ورم خوانیق کسی خون معتاد الخروج کے بند ہو جانے سے جیسے حیض اور بواسیر کے بند ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہو ایسے خناق میں
فصد اوسی قسم کی ضرور ہو جو مادہ کو اوسی طرف جذب کرے جدھر احتباس واقع ہوا ہو چنانچہ بواسیر اور حیض کے بند ہو جانے سے اگر خناق
پیدا ہوا ہو فصد صافن اور حجامت ساق کی کرنی واجب ہو۔ جب خون کثیر نکل جائیگا بقیہ سکون عارضہ میں اوسی گھڑی ہو جاتا ہو اور
کبھی وہ ہے رہ نہ پھر فصد یا حجامت کی حاجت رہتی ہو۔ اور در حقیقت اگر حالت مریض ایسی ہو کہ فصد کو تا زمانہ نضج مادہ ٹالنا مناسب ہو یہ امر
افضل ہو اسلیے کہ قوت بھی بدن میں باقی رہے گی اور بعد نضج کے استفراغ اصل مادہ کا بھی ہوگا۔ اور اگر حال مریض متحمل تاخیر کا نہو تھوڑی
تھوڑی مقدار خون کی مثلاً عشر یا خمس چند روز پے در پے نکالنی چاہیے تاکہ نفس میں آمد برآمد کی آسانی ہو۔ اسی طرح غرغرہ کرانے میں بھی
تاخیر واجب ہو۔ اگر امتلاء مادہ ہو اور غرغرہ سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہو اور یہ تاخیر بنظر خوف جذب مادہ کی ہو کہ غرغرہ سے پیدا نہو جاے
بلکہ غرغرہ بعد تنقیہ کے کرانا چاہیے۔ ذبح کی ایک قسم وہ بھی ہو جو اقصی اور اخیر میں غلصمہ کے ہوتی ہو اس قسم میں اگر فصد قبل زمانہ انتہا اور
انحطاط مرض کے ہوگی مقام خناق پر چند ضرر پہونچیں گے ازدیاد اور لقمہ وغیرہ اوتارنے کے وقت اور عسر ازدیاد خواہ اوسکا وقوف
اور ٹھہر جانا یا انحطاط اوسکا دشوار ہوگا۔ جب تک مرض خناق تزید کے زمانہ میں ہو اور ضرورت شدید بھی نہیں ہو پوری فصد کبھی جائز
نہیں ہو بلکہ اوسے تدریج اور آہستگی سے کرنی چاہیے جسطرح ہم نے لکھا ہو۔ اگر خناق تمام بدن کی مشارکت سے نہو بلکہ فضلا اور مادہ مرض
جانب حلق میں ہو اور خوف امتداد نہو جائز ہو کہ فصد نکریں بلکہ اسباب تحلیل یعنے جس تدبیر میں سے قوت اصلی اور اخلاط صحیحہ بھی نکل جاتے
ہیں ایسی تدبیر سے اوسکو باز رکھیں اسلیے کہ اسباب محلل بدن کثیر کے محتاج ہیں اور غذا سے اوسے باز رکھیں اور بھوکا زیادہ رکھیں
تاکہ جو خون اوسکے بدن میں پیدا ہوتا ہو طبیعت مدبرہ اوسکو تغذیہ بدن میں صرف کرے اور ورم کی طرف نہ جانے پاسے یہ تدبیر ایسی ہو کہ
جیسے اوسکو خون بہایا جاتا ہو اور جزو بدن مثل غذا کے ہوتا ہو بعد ازان تحلیل اور انضاج کی طرف توجہ کریں پھر اگر فصد ایسے شخص کی
کیجاسے برداشت نہو سکے گی اور غذا دینی ضرور ہوگی تغذیہ میں ایک قسم کی ایذا دہی بھی ہو خصوصاً جبکہ اچھی طرح نوالہ اوترتا نہو
کہ اوسوقت بڑی مصیبت ہو۔ زیر زبان جو رگ ہو اوسکی فصد میں بالکل تاخیر نکرنی چاہیے بلکہ فوراً کرنی چاہیے اگرچہ اوسے روزانہ
کریں یا جو ساعات اور اوقات فصد لینے کے مقرر ہو چکے ہیں اور اونکے ذریعہ سے ایک فصد سے دوسری فصد میں تفرقہ اور فاصلہ
ہوتا ہو اوسکی رعایت نکریں فصد مذکور واقع ہو۔ بیشتر فصد قیفال کی بھی ضرورت ہوتی ہو اور اکثر زبان پر پچھنے لگانے اور
حجامت ساق کی بھی حاجت ہوتی ہو کہ یہ بھی نافع ہو۔ جو شخص خرخر خوانیق کا ہو اور اکثر اوقات مقررہ اور معینہ وہ مبتلا اس مرض کا

سرکہ سے غرغرہ کرنا ابتدا سے مرض حار میں النفع اشیا ہیں اور رب بادروم میں بھی اور رب توت خصوصاً توت صحرائی سے غرغرہ کرنا اور اسکے بعد نافع وہ غرغرہ ہے جسمیں شکر یا شہد کی آمیزش ہو۔ ابتداے مرض میں عصارۂ سماق اور عصارۂ انگور دونوں خالص اور ترش کا استعمال کرنا چاہیے خواہ دونوں کا عصارہ مع گلنار کے۔ ایسے عصارات میں شہد وغیرہ بغرض تنقیہ کے داخل کیا جاتا ہے نہ بایں غرض کہ غرغرہ کی قوت بڑھ جاوے۔ اسی طرح جوشاندہ نبک ہمراہ شہد کے خواہ طبیخ سماق و شیدہ انگور ملاکر۔ اس سے زیادہ قوی تر عصارۂ جوز تازہ خصوصاً کل اور وہ یہ ہے اور ادام خناقیہ کے واسطے اور عصارہ برگ گل جو تازہ ہو اور رب خشخاش جسوقت قوابض سے ملایا جاوے (جیسے عدس مقشر اور گلنار وغیرہ) یہ بھی ابتدا میں عظیم النفع ہے اس سے بھی قوی تر طبیخ راسن اور بلوط اور سماق۔ آب کشنیز آب لبوست جوز آب آس یا وہ پانی جسمیں اچھی طرح عدس سینچہ کیا ہو اور آب سفرجل ترش۔ زعرور لینے آلو یا لوکو خاصیت عجیب ہے اس مرض میں اور شب یمانی کو بھی اسی طرح خاصیت ہے۔ ایضاً حلق میں بطور نفوخ کے اس دوا کو پہنچائیں تخم گل سماق اور گلنار ہموزن اور کافور کی مقدار قلیل۔ صفراوی خناق کے واسطے عصارۂ بارتنگ اور انمیں ایسے اجزا ملاے جائیں کہ تھوڑا سا قبض پیدا کریں آب عصارہ عصی الراعی اور عصارۂ عنب الثعلب اور عصارہ چوبہاے نرم انگور کے۔ اور وہ یہ مشترک ہیں سے ابتداے مرض میں تخم گل تخم خرفہ لعاب اسپغول اور رب اشیر نشاستہ کتیرا کافور اسکی گولیاں چھوٹی چھوٹی اور تیلی بلیار کرکے زبان کے نیچے رکھیں اور جسوقت تحلب اور کشش موقوف ہو جاوے اونمیں اور دوا میں رب توت تلخ اور زعفران کی آمیزش کریں اسلیے کہ میبختج میں قوت غوص کی زیادہ ہے اسی سبب سے قبض اور تحلیل اچھی کرتا ہے اور اپنے ہمراہ زعفران کو بھی اندر پہنچا دیتا ہے پھر یہ دونوں ملکر انضاج مادہ بخوبی کرتے ہیں۔ اگر ورم میں صلابت کی طرف میلان ہو توت کے ہمراہ کسی قدر بورق بھی داخل کردینا چاہیے۔ جب مرض قریب زمانۂ منتہی کے پہونچے خواہ منتہی کا زمانہ آگیا ہو اوسوقت مسکنات اور ملینات کا بھی اضافہ کرنا چاہیے جیسے شیر تازہ کہ مغز فلوس اسمیں بھگوکر مل دیا ہے یا توت میں زفت کی شرکت ہو خواہ جوشاندہ انجیر اور حلبہ یا رب الآس اور میبختج یا نشرہ کرنب شہد خواہ میبختج یا مقل عربی جو آب عنب الثعلب میں گھولا جاے کہ یہ زیادہ نافع ہے خواہ ماء الاصول میں زبیب اور حلبہ اور زعفران دار چینی جوش دیکر غرغرہ کریں سکنجبین یا ماء العسل ضمادات بھی انضاج مادہ کے واسطے لگاے جاتے ہیں جیسے ضماد سیاہ نامی طبیب کا اور روغن بادام کی تقطیر بھی کانمین ایسے وقت نافع ہے۔ جب ان تدبیرات سے نضج نیاوے اور صلابت زیادہ ہو اوسوقت ادویہ میں کبریت داخل کرنا چاہیے۔ اور اگر نضج ہو چکا ہے ورم کے شگافتہ ہونیکی فکر اور تدبیر ایسے غرغروں کے ذریعہ سے کرنی چاہیے جنمیں تلیین کے ہمراہ تفجیر کی قوت بھی ہو جیسے بعض ادویہ حادہ میں نندہ ملاکر غرغرہ کرانا اور اگر ورم ظاہر اور محسوس ہو اور بڑھ گیا ہے اور شگافتہ نہیں ہوتا اوسوقت لوہے کے آلات سے چاک کرنے میں کچھ خوف نہیں۔ اور ادویۂ معتدلہ جنمیں قوت جلد شگافتہ کرنیکی ہے اونمیں سے جوشاندہ انجیر اور حلبہ اور تمر کا ہے۔ اور جوشاندہ عدس گل سرخ ملاکر اور رب السوس اور تخم مرو اسکے بعد بتدریج قوی دوا کو اختیار کریں مثلاً رب توت میں بورق اور ورم بمقدار کثیر داخل کریں۔ ایضاً تخم مرو کو شیر بز میں بھگوکر اور اوسمیں سنجبیہ خصوصاً شہد اور سکت ملاکر غرغرہ ماء العسل ہے کہ اوسمیں انجیر کو جوش دیا ہو ہمراہ فودنج اور مرزنجوش اور شبت اور نعنع اور تمام اور بیخ سوسن کے اور جملہ ادویہ ملاکر خواہ جدا جدا استعمال کریں۔ قسط اور خصوصاً قسط بحری ایسے وقت میں زیادہ منفعت رکھتی ہے۔ زمانۂ انتہا میں جلاے تام اور تفجیر ورم کی مقصود ہوتی ہے جو نطرون اور بورق اور حلتیت اور مر اور فلفل جند بیدستر اور فضلۂ شپرک فضلۂ مرغ خانگی سے بذریعہ غرغرہ کرانے کے حاصل ہوتی ہے کہ اوسمیں رب توت ملاکر نوشادر اور عاقرقرحا اور تخم حرمل

طرف کی طرف ہے ہی تو سینہ حرکت کرین بیشتر فقرہ پلٹ جاتا ہے - اور یہ وباکبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے یا انگلی کے ذریعہ سے اور کبھی ہتھیلی سے گرفتہ
کیا جاتا ہے - اور اس شکل کا تمام کے ہوتی ہے کہ اوسکو حلقوم مین داخل کرے کہ جسمین زرا اندر جا چکا جراحت باہر کی طرف منع کرتے ہین - وباتا زیادہ تر
اورام مین جب خوانیق مین شدت ہو اور ادویہ کا اثر اور فائدہ کچھ ظاہر نہو اور ہلاکت مریض پر یقینی ہو جاوے ایسے وقت صبر کا ہر جسے امید
ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ قصبہ کو چاک کرین اور یہ امر اون رباطات کے شق کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو حلقہ کے درمیان ہے تاکہ حلقوم سے قصبہ کے
مگر یہ شق اور چاک کرنا غضروف تک نہ پہونچے کہ سانس اوسی شگاف سے آنے لگے - پھر جب مریض دم سے فارغ ہو جاوین اوس شگاف کو بیٹا کر
دین اور علاج کرین کہ صحت ہو جاوے گی - صورت علاج کی یہ ہے کہ سر کو پیچھے کی طرف کھینچین اور ایسا ہی نیچا اوپر ٹھہرا دین اور جلد پر تقریباً
بالکہ شق کرین صواب یہ ہے کہ جلد کو کسی چمٹے وغیرہ سے پکڑ کر اوٹھائین اور پھر قصبہ کو کھول دین اور ہاں میں دونون حلقون کے بیچ میں جہان
جلد شگافتہ ہوئی ہے چاک کرین بعد ازان ٹانکے لگا کر فوراً صفر کو اوسپر چھڑکین اور ٹانکے لگا دو وقت زخم کے دونون پاٹ ملین سوا کر
جلد کو درست کرین تاکہ ٹانکا غضروف تک ڈوب نہ جاوے اور نہ غشیہ تک اوسکا اثر پہونچے یہی قاعدہ ایسی جگہ شق کرنے اور ٹانکے تیز
لگانے کا ہے اگرچہ کسی اور غرض سے شق کیا جاوے - پھر اگر اس امر کا ظن غالب ہو کہ اختیں ار لیتہ مین ورم اور آفت ہے اور سوفت شق کا
استعمال کرنا درست نہوگا جب مریض پر غشی طاری ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق کا کام مریض کا تمام کرے گا بہت جلد حقنہ حادہ قریبہ
کی طرف رجوع کرین اور فصد رگ کی جو زیر زبان ہے اور فصد عرق جبہہ اور پچھنے قفا پر لگاوے اور ذقن کے نیچے بھرے ہوئے پچھنے ہون یا خالی
- اگر سبب اختناق اور غشی کا پانی مین ڈوبنا ہوا ہو اوس شخص کو اولٹا لٹکائین تاکہ پانی سارا نکل جاوے اور سکے بعد سونگھی ایسی چیز کی سونگھائین
جو قوی اور خوشبو ہو تاکہ بیدار ہو جاوے - سخت بندش کرنے سے اگر خناق پیدا ہوا ہے اوسکی فصد اور حقنہ کرکے چند روز اسفا سبیریانی
آرد نخود سے اور دودھ خواہ ماء اللحم مین روٹی بھگو کر اور زردی بیضہ کی کھلائین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے حلق مین کسی
قسم کا درد ہوا ہو اولی اور انسب یہ ہے کہ ترک بولنے اور کلام کرنے کا کرے کسی قسم کا درد کیونکہ لہات اور لوزتین کے بیان مین
ان دونون اعضا مین کبھی نزلہ کے سبب سے ورم پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے نفس رک جاتا ہے اور کبھی لہات مین استرخا بدون ورم کے
پیدا ہوتا ہے لہذا اوسکے لیے حاجت ایسی دوا کی ہے جو قبض اور کبھی پیدا کرے اور خشکی اوسمین لاوے وہ ادویہ حارہ ہون یا بارده
اور کبھی اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے - اوسکے معالجات قریب بعلاج خوانیق کے ہین ابتدا مین لعوقات سے علاج کیا جاتا ہے اور
چھونے اور مس کرنے مین اوسکے نرمی کرنی چاہیے کہ پروغیرہ نرم چیز سے دوا لگائی جاوے اسلیے کہ انگلی سے چھونا یا غیر وقت پر بازور
سے انگلی اوسمین لگانی اکثر دشواری اور تکلیف پیدا کرتی ہے - جو ورم ان اعضا کا عظیم ہو اور التہاب اوسمین کم ہو یعنے قسم موی ہو
اوسپر ادویہ عفصہ کا استعمال کرنا چاہیے اور ملتہب صفراوی ورم کے واسطے جس دوا مین تبرید شدید ہو مناسب ہے جیسے آب عنب الثعلب
خواہ تخم گل یا برگ گل کہ ان چیزون کا اثر قوی ہے اور ان سے زیادہ تر قوی صمغ عربی اور کتیرا اور انزروت اور شادنج ہے - ایضاً گلنار
دو جزو شب یمانی ایک جزو پارچہ ریشمی مین چھان کر کسی چمچہ مین جو عرض مین سر کی طرف سے ٹوٹا ہوا ہو اوسمین بھر کر استعمال کرین اور
اسی دوا مین زعفران اور کافور زیادہ کرین جب لطوخ کے طور سے مستعمل ہو - ایضاً مازو سرکہ مین پیسکر پر کے ذریعہ سے لگائین - ایضاً
آب انار ترش ہمراہ اور قالیفات کے - ایضاً حجر شادنج اور حجر فرفیوس کو جلا کر اور دوا جسکو آخراطوس کہتے ہین اور حجر افروق
اور طباشیر اور گل مختوم اور گل ارمنی اور رب حصرم اور ثمرہ شوکہ مصریہ اور شب یمانی اور تخم گل ان ادویہ سے بھی مثل ادویہ اول

جو بہت کے اوٹھانے اور بلند کرنے مین کارآمد ہے یہ ہے کہ مازو اور نوشادر مسحوق اور سماق اور سائیدہ کرکے استعمال کرین اور قوی علاج یہ ہے کہ آلہ مذکورہ سے
بالکل اوپر کی طرف اوٹھائین اور خارج کی طرف اوسکو مائل کرتے جائین اور دوائے قابضہ خواہ اونمین محللات ملا کر جیسا مناسب ہو استعمال کرین
کبابہ اور مگلی سپاری سوختہ اور جوبہ وغیرہ لگا کر اوسکو دباتے ہین - اور یہ جیدہ مین واسطے دبانے ہوئے لہات کے گلنار اور شب اور کافور ہے اور
اوسکے بلند کرتے وقت سماق ساتھ نوشادر کے مگر سماق لطیف زیادہ ہے مگر اوسوقت اوسکو اختیار کرین کہ ورم اور امتلا وغیرہ کی آفت اوسمین
نہو جب اوٹھانے سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاوے آب برف سے غرغرہ پے در پے کرانا چاہیے - اسی واسطے مجرب یہ ہے کہ تخم گل نصف رطل عصارہ لحیۃ التیس ایک
تین اوقیہ سرکہ مین خواہ طلا جو ایک قسم کی شراب ہے جوش دین اور طلا مین جوش دینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے - لڑکو نکا لہات مازو
سرکہ مین پیسکر اوٹھایا جاتا ہے خصوصاً جب اوسکو اونکے یافوخ پر طلا کرین جداگانہ **بیان قطع لہات اور لوزتین کا** - موجب یہ علت سابقہ
لہات کی باریکی اور لاغری - اور خصوصاً نیچے کے جانب کی پہلے ملاحظہ کرنی چاہیے کہ اوسکے سر کی طرف گندہ اور موٹا ہوا اور ایک رطوبت مثل
ریم اور قیح کے اوس سے ترشح کرتی ہو یا اوسوقت ہے لوہے سے خواہ ادویہ کاویہ سے قطع کرنا چاہیے اور قطع سے پہلے مسہل لطیف سے
طبیعت کو صاف کر لینا چاہیے اور بدن کو امتلا سے پاک کر لینا ضرور ہے اگر امتلا خون وغیرہ کا بدن مین پایا جاتا ہو اسلیے کہ امتلا کی حالت مین
قطع کرنا خطرہ سے خالی نہین - جو لہات باریک اور دراز مثل چوہے کی دم ہو اور زبان پر چڑھا ہوا سبب امتلا اور بدون سرخی کے ہو
اور نہ اوسمین سیاہی ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ کمتر ہے طریقہ قطع کرنے کا یہ ہے کہ زبان کو نیچے کی طرف دبائین اور لہات کو قالب سے
پکڑ کے نیچے کی طرف کھینچین اور بالکل استیصال اوسکا کر دین بلکہ اوسمین سے کسی قدر چھوڑ دین اسلیے کہ اگر جڑ سے اوسے کاٹ ڈالین گے
خون بند نہوگا اور دشواری پڑے گی اور تھوڑی مقدار کاٹنی بھی جائز نہین ہے کہ بدستور باقی رہے گا بلکہ جتنی مقدار اوسکی خلقی اور
اصلی مقدار سے زیادہ ہو اوسی قدر قطع کر ڈالی جاوے - اگر لہات متورم اور سرخ ہو اوسکے کاٹنے مین خطرہ ہے کہ بیشتر خون اسقدر
برآمد ہوتا ہے کہ پھر وہ کسی طرح بند نہین ہوتا - اور دوا یہ قاطع حلتیت اور شب کہ ہمیشہ لہات کی جڑ پر چھڑکی جاوے کہ اوسے کاٹ کر گرا دیتی ہے
- داغ دینے کے ذریعہ سے جو دوا لہات کو قطع کر دیتی ہے - نوشادر اور حلتیت اور زاجات مین یہ امر ہے - ضرور ہے کہ یہ ادویہ لہات پر
چمٹی ہوئی رہین آلہ موصوفہ کے ہمراہ اور ایک گھنٹہ کامل اوسی طرح رکھین اور نگلنے نپائین کہ عمل دوا کا پورا ہو جاوے پھر دوا بدل کر
دوسری دوا کو رکھین تا اینکہ سیاہ ہو جاوے سیاہ ہو جانے کے بعد اکثر تو یہی تجربہ ہوا ہے کہ تین روز مین گر پڑتا ہے - ضرور ہے کہ معالج
لیتے مریض تکیہ لگائے ہوے ہو اور منھ اوسکا کھلا ہو تا کہ لعاب بہ کر باہر گرے اور منھ مین نٹھہرے - لوزتان کسی چمٹے وغیرہ سے
پکڑ کر باہر کی طرف کھینچے جاتے ہین جسقدر ممکن ہو اور اغشیہ اونکے ہمراہ کھینچے نپائین اوسکے بعد جڑ کی اوپر کی طرف سے چہارم طول
جس جگہہ ہے وہان گول اور راستا یہ شکل پر کاٹ دیتے ہین آلہ قاطعہ سے اور آلہ مذکورہ کو اولٹتے پلٹتے نہین اور ایک لوزہ
کاٹ کر دوسرے کو کاٹتے ہین بعد مراعات شروط مذکورہ کے جو کوئی اور حجم مین درباب لہات مذکور ہوے ہین جب جز مقطوع
کٹ کر گر پڑتا ہے خون بقدر صالح برآمد ہونے لگتا ہے اور مریض منھ کے بل جھکا ہوا رہتا ہے تاکہ خون حلق مین چلا نہ جاوے اوسکے
بعد سرکہ اور سرد پانی سے مضمضہ کرتا ہے اور قے بھی کرانی چاہیے تاکہ اندر کی صفائی حاصل ہو اوسکے بعد خون بند کرنے والی
ادویہ جیسے شب اور زاج اور قلقطار کا استعمال کرتے ہین اور طبیخ ورق آس سے شیر گرم غرغرہ کیا جاتا ہے **آفات قطع کا**
بیان آواز کو ضرر بھی قطع لہات سے پہونچتا ہے اور پھیپھڑا ہواے سرد کے سامنے پڑ جاتا ہے - اسی طرح ہواے گرم کی ایذا

دائرہ اوس حصہ کا جو مقابل مری کے ہی اسواسطے چپٹا کیا گیا تاکہ لقمہ اوترنے کی مزاحمت نکرے بلکہ اوسی کے سامنے ہوکر لقمہ اوتر جاے اور جب مری مین غذا اوترے اور کشش پیدا ہو کھلے اور وسیع ہونے کی غرض سے اوس وقت ایسی مدد گار ہو جیسے کہ گویا اوسکی تجویف مری کے واسطے مستعار لی گئی ہی اسلیے کہ مری سے انبساط شروع ہوتا ہی اور تجویف مذکورہ مین پہنچ جاتا ہی اور خصوصا آواز اور اوسیوقت تنفس کے جمع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ آواز اوپر نیچے اوپر سے انطباق اور چپٹا ہونا قصبہ ریہ کا درکار ہی یا کہ جو طعام اوسی قصبہ کے اوپر ہوکر گذرتا ہی خود قصبہ ریہ مین داخل نہونے پاے اور یہ انطباق اور چپٹا ہو جانے سے اور سوا ہونے سے اوس غضروف کے حاصل ہوتا ہی جو مجری پر ہی اور اسی طرح سے اوس غضروف کے رکوب سے جسکا نام اصطلاحی کچھ نہین رکھا گیا ہی اور جب آواز اور قے دونون انطباق فم مجری مذکورہ کی حاجت رکھتے ہین تو تنفس اور سانس کے آنے کے آواز اوسکا وجود ہوگا اور ریہ کی تقصیریت کی غرض سے ایک شی پیدا کی گئی جسکا نام لسان المزمار ہی اسکے قریب کنارہ قصبہ ریہ کا تنگ ہوتا ہی اور حنجرہ کے قریب جاکر وسیع ہو جاتا ہی یہ کنارہ وسعت اور پھیلاؤ سے شروع ہوکر تنگی اور کوتاہی کی طرف آتا ہی اور اسکے بعد فضاء واسع کی طرف پہنچتا ہی جیسے مزمار قانون اور ستار وغیرہ کی یہی شکل ہی اسواسطے کہ آواز پیدا ہونے کے واسطے محبس یعنے محل ضربت مزمار کی گودتا ہی اور تنگی ضروری ہی ۔ یہ جرم جو شبیہ لسان المزمار کی ہی اوسکی شان سے یہ امر ہی کہ کھل بھی جاتی ہی اور کھل بھی جاتی ہی اور اسی حرکت انضمام اور انفتاح سے قرع صوت ہوتا ہی ۔ سختی اوس جھلی کی جو قصبہ ریہ پر لپٹی ہی اوسکا فائدہ حدت نوازل کا مقابلہ کرنا اور جو نفوث ریہ جیسے نفث مدہ وغیرہ ہوتے ہین یا بخارہ دخانی جو قلب سے پلٹ کر باہر آتا ہی اوسکے ضرر سے قصبہ کو بچانا اور یہ بھی فائدہ ہی کہ قرع صوت سے مسترخی اور ڈھیلا نہو جاے پہلی مرتبہ جو انقسام کنارہ اسفل قصبہ ریہ کا دو قسم پر ہوا اوسکا سبب یہ ہی کہ ریہ کی دو قسمین ہین ۔ اور تشعب اوسکا عروق ساکنہ کے ہمراہ اسواسطے کہ اون عروق سے غذا کو قصبہ لیتا ہی اور تنگی منحصر اوسکے اقسام کی اسواسطے ہی کہ جسقدر نسیم جاتی ہی اوسی قدر رکھے ہون تاکہ وہ نسیم شرائین مین ہوکر قلب تک پہونچے اور اون فوہات اور سوراخون مین خون نہ پہونچنے پاے اسلیے کہ اگر خون پہونچتا تو نفث الدم پیدا ہوتا یہ صورت تشریحی قصبہ ریہ کی اور حنجرہ آلہ ہی تمام ہونے صوت کا اور حبس نفس کا اوسکے اندر کی طرف ایک جرم شبیہ لسان المزمار کی ہی جسکو ہم اوپر بیان کر چکے لسان المزمار کے مقابل مین حنک یعنے لہات سے جسقدر رہی وہ ایک ایسی زیادتی ہی جس سے راس مزمار کی بندش اور استواری ہوتی ہی اور اسی استواری کے سبب صوت پوری اور تمام ہو جاتی ہی ۔ حنجرہ قصبہ کے ساتھ مری سے مستحکم ہو رہا ہی اور اسی طرح مسدود ہی کہ جسوقت مری ازدراد کا قصد کرے اور نیچے کی طرف مائل ہوکر لقمہ کو جذب کرے اور کھینچے حنجرہ مین انطباق اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہی اور اوپر کی طرف بلند ہو جاتا ہی بعض غضروف حنجرہ کا انطباق بعض سے بشدت ہو جاتا ہی اسی سبب سے اغشیہ اور عضل مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور جسوقت کہ طعام مجری مری کے سامنے پہونچتا ہی اوسوقت منہ قصبہ ریہ کا اور منہ حنجرہ کا حنک سے لپٹ جاتا ہی اوپر کی طرف سے یہ چسپیدگی جو ہوتی ہی لہذا ممکن نہین ہی کہ جو چیز مری کے پاس پہونچی ہی ان دونو نمین جا سکے اور اسی سبب سے طعام اور شراب متمیز ہوکر گذر کرتے ہین اور اوتر جاتے ہین اور قصبہ ریہ مین انکی کوئی مقدار جانے نہین پاتی ہی مگر بعض اوقات کہ لقمہ اوتارنے مین اسقدر جلدی کرے کہ یہ حرکت انضمام اور ارتفاع کی تمام نہونے پاے یا طعام کو ایک حرکت مشوشہ ایسی عارض ہو مری کی طرف اوسوقت کبھی غذا طعام قصبہ مین پہونچ جاتا ہی اور طبیعت ہمیشہ بذریعہ کھانسی کے اوسکے اخراج کی تدبیر کرتی ہی تا اینکہ وہ غذا نکل جاتی ہی ہم نے تشریح غضاریف حنجرہ کی کتاب اول یعنے جلد کلیات مین بیان کر دی ہی ۔ ریہ مرکب چند اجزا سے ہی از انجملہ شعبات قصبہ (۲م

شعبہ ہاے شریان وریدی (۳) شعبہ ہاے وریدی شریانی ان سب کو ایک گوشت نرم اور متخلخل ہوائی فراہم کرتا ہے جس گوشت کی خلقت خون رقیق اور
لطیف سے ہوا اور یہی خون ریہ کی غذا بھی ہے - ریہ کثیر المنافذ ہے اور رنگ پھیپھڑے کا سپیدی مائل ہے خصوصاً تمامی خلقت حیوان کی ابتدا سپیدی بخوبی ظاہر
ہوتی ہے اگرچہ ابتداے خلقت میں اسقدر بیاض نہیں ہوتی اور ڈھیلا متخلخل اسواسطے بنایا گیا تاکہ ہوا منبعث ہو اور اسمیں بھر سکے اور فضلہ لینے کو پایا
ہوا بخوبی اوس سے خارج ہوسکے جسطرح جگر کی خلقت بقیاس غذا کے ہوتی ہے - ریہ کی دو قسمیں ہیں ایک داہنی اور دوسری بائیں اور بائیں
قسم میں دو شعبہ ہیں اور داہنی قسم میں تین شعبہ ہوگئے ہیں منفعت ریہ کی مجملاً دو ہی ہے کہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور استنشاق کی منفعت یہ کہ سرد یہ
کافی ہوا سے واسطے قلب کے فراہم رہتا ہے جسکی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اوس مقدار ہوا سے ضروری سے جو ایک دفعہ میں درکار ہے اور اس
سرمایہ کے فراہم رہنے کی منفعت یہ ہے کہ جسوقت حیوان کسی وجہ سے ہواے بیرونی کا استنشاق نہ کرسکے مثلاً پانی میں غوطہ لگاے خواہ دیر تک
آواز لگانے سے جیسے گانے والا آواز لگاتا ہے اوسوقت بھی استنشاق ہواے خارجی ممکن نہیں ہوتا یا اسلئے کہ ہواے خارجی کی کثیفی اور خرابی عفونت
کی وجہ سے استنشاق ناگوار ہو ایسے اوقات میں یہ ذخیرہ ہوا کا جو ریہ میں فراہم رہتا ہے قلب کے ہوا دینے میں کام آتا ہے - اور منفعت اس ہواے
فراہم شدہ کی یہ ہے کہ بوجہ تبرید کے تعدیل مزاج قلب کی کرتی ہے اور روح کی مدد اس رطوبت جوہری سے جو اغلب مزاج روح کا ہے اسلئے کہ ہوا
تنہا جسطرح بعض اطبا نے (یعنے جالینوس نے) گمان کیا ہے مستحیل بروح ہوجاے جسوقت کہ تنہا پانی تغذیہ کسی عضو کا نہ کرسکے - مگر صحیح یہ امر ہے
کہ پانی اور ہوا دونوں یا تو جزو غاذی ہیں یا منفذ مبدرق ہیں یعنے غذا وغیرہ کے نفوذ کرنے میں بطور بدرقہ کے کام دیتا ہے - پانی تو غذاے
بدنی کے نفوذ کرنے میں اور ہوا غذاے روح کے نفوذ کرنے میں بکار آمد ہیں - اور ہر ایک غذاے بدن یعنے اخلاط اور غذاے روح مرکب ہے
بسیط نہیں - اخراج فضلہ محترق جو روح سے ہوا اور وہی اوسکے اجزاے دخانی ہیں اوسکی منفعت یہ ہے کہ ریہ خالی ہوجاے تاکہ ہواے پاک دوبارہ
اوسمیں داخل ہو اسلئے کہ یہ ہواے مستنشق ضرور کسی قدر سخونت اسمیں آجاتی ہے پس تعدیل روح کا فائدہ اس سے نہیں ہوسکے گا - عروق کا شعب
اور قصبہ کا پھیلاو ریہ میں اسواسطے ہے کہ قصبہ اور شریان وریدی یہ دونوں فعل نفس کے انتظام میں شریک ہیں اور شریان وریدی جو ایک
طبقہ کی ہے اور ورید شریانی جسمیں دو طبقہ ہیں یہ دونوں غذا دینے میں ریہ کے خون پختہ سے جو قلب سے آتے ہیں شریک ہیں منفعت
سحم کے سوا خون کا بند کرنا اور شعبوں کا جمع کردینا اور تخلخل اس گوشت کا اسواسطے ہے کہ استنشاق کی صلاحیت رکھے اسلئے کہ ہوا فقط قصبہ میں
داخل نہیں ہوتی بلکہ جرم ریہ تک بھی اکثر پہونچ جاتی ہے کہ اسمیں استکثار استنشاق کو مدد ملتی ہے اور نیز تاکہ بذریعہ انقباض کے عسر سے
رفع ہوکے بسہولت دونوں حرکت کا ہو اور یہی وجہ ہے کہ ریہ نفخ ریح سے پھول جاتا ہے - بیاض اور سپیدی رنگ کی اس ریہ میں بوجہ
غلبہ ہوا کے ہے جس سے اسکو غذا ملتی ہے اور بکثرت آمد رفت ہوا کی اوسکے رنگ کو سپیدی مائل کرتی ہے منقسم ہونا ریہ کا دو قسموں یمین و
یسار پر اوسکی منفعت یہ ہے تاکہ نفس معطل نہو جاے اگر کسی آفت میں ایک شعبہ ان دونوں میں سے مبتلا ہو اور ہر ایک شعبہ کے پھر اسی طرح
دو شعبہ ہوے ہیں - اور پانچواں شعبہ کہ جو بطرف یمین کے ہے یہ فراش ہے کہ بچھایا گیا ہے اوس رگ کے واسطے جسکا نام اجوف ہے اور نفس
کے بارہ میں اس شعبہ کا نفع چندان نہیں ہے - اور چونکہ قلب تھوڑا سا مائل بطرف یسار کے ہے یعنے شمال کے لہذا بطرف یسار کے ایک شاغل
یعنے پر کنندہ فضاے صدر کا پایا گیا تھا اور یمین کی طرف یہ شاغل نہیں تھا لہذا پسندیدہ یہ ہوا کہ ریہ بطرف یمین کے زیادہ ہو اور بقدر
گنجائش واسطے عروق کے بن جاے کہ اسکی حاجت پڑتی ہے - ریہ کو ایک جھلی عصبی ڈھانپے ہوے ہے تاکہ ریہ میں بنا بر بیان گزشتہ کے
ایک قسم کی حس بھی ہو پھر اگرچہ یہ ذریعہ حس داخل جوہر ریہ نہو لااقل یہ ہے کہ اوسپر ڈھانپنے والے کے طور سے ہوگا اور اسکا بھی فائدہ وہی ہوگا

ہوتا ہے [illegible] اصلی ہوتی [illegible] واسطے [illegible] جیسے خفقان قلب کی وجہ سے ہوتی ہے جسکو سینہ کہتے ہیں منقسم ہو کر دو تجویف ہے اور ان دونوں کے بیچ میں ایک جھلی فاصل ہے جو [illegible] مقدم قص شئینہ سے تا ضلع التصاق سے پیدا ہوتی ہے پس کسی تجویف صدر میں [illegible] دونوں تجاویف سے منفذ نہیں ہے [illegible] کی طرف [illegible] میانی دو اصل میں دو جھلیاں ہیں جو پیچھے کی طرف یہ جھلی فقرات سے متصل ہے اور سامنے موضع التقاء [illegible] تو نہیں [illegible] جھلیوں کی خلقت سے غرض یہ ہے کہ سینہ [illegible] بطون ہو جائیں اگر ایک بطن کو کوئی آفت پہنچے تو دوسرا بطن اپنا افعال تنفس اور [illegible] تنفس یعنی صوت وغیرہ کو پورا کرے منجملہ منافع انھیں جھلیوں کے [illegible] اور یہ کہ آپس [illegible] ربط دینا اور [illegible] حجاب حاجز لحم مرکب ہے لحم [illegible] وغیرہ کی صورت اور منفعت ہم نے تشریح مفصل میں بیان کی ہے اسلیے کہ حجاب [illegible] حقیقت ایک عضل ہے عضلات میں سے یہ حجاب مرکب ہے تین طبقات سے ایک طبقہ درمیانی حقیقۃً وہی [illegible] ہے جس سے فعل ان سب کا تمام ہوتا ہے اور جو طبقہ اس طبقہ درمیانی کے اوپر ہے وہ گویا اساس اور قاعدہ ہے غشاء [illegible] کا جو اندر سینہ کے ہیں اور نیچے والا طبقہ درمیانی طبقہ کے واسطے اساس اور قاعدہ کے ہے غشاء صفاق کے واسطے حجاب [illegible] میں دو سوراخ ہیں بڑا سوراخ واسطے [illegible] اور شریان کبیر کے ہے اور چھوٹا سوراخ اس میں وہ ورید داخل ہوتی ہے جسکا نام ابہر ہے اور اسی ابہر سے اس سوراخ کو تعلق [illegible] ہے اور التیام [illegible] تنگی کبھی نہیں پایا جاتا ہے [illegible] علامات اور احوال ریہ کا بیان [illegible] ریہ کے مزاج حار پر سینہ کی کشادگی اور سانس کا عظیم ہونا دلیل ہے اور بیشتر تنفس متضاعف یعنی دوہرا بھی ہو جاتا ہے اور نبض عظیم اور آواز کا عظیم ہونا اور ثقل صوت اور [illegible] ضرر کم پہونچنا اور ہوا گرم سے ضرر کثیر پہونچنا اور پیاس کا زیادہ لگنا کہ فقط ہوا سرد سے اوس تشنگی میں سکون ہو جاتا ہے اور اکثر پانی وغیرہ پینے کی نوبت بھی نہیں آتی اور اکثر اسکے ہمراہ لعب اور سعال بھی پیدا ہوتا ہے۔ بارد مزاج کی علامت کوتاہی صدر اور سانس کا بھی چھوٹا ہونا اور آواز کا اور باریکی نفس اور صوت کی اور جملہ اشیاء بارد سے ضرر پہونچنا بلغم سینہ میں زیادہ پیدا ہونا اور اکثر سانس میں افزونی اور تضاعف بھی ہو جاتا ہے اور [illegible] اور سعال بھی اسکے ہمراہ رہتا ہے۔ مزاج رطب کی علامت کثرت فضول اور گرفتگی اور خرخرہ خصوصاً جب حرکت کی جاوے بھی ہو اور وہ مادہ اسفل کی طرف مائل اور آواز بلند کرنے سے عاجز رہنا یا جبکہ بدن ضعیف ہو مزاج یابس کی علامت قلت فضول اور خشونت آواز کی اور اسکی آواز صوت کرا کے لیئے [illegible] سے مشتبہ ہوتی ہے اور بیشتر ایسے مزاج میں بوجہ شدت تکاثف کے ربو عارض ہوتا ہے۔ ہر ایک مزاج اور ان امزجہ مذکورہ سے کبھی طبعی اور خلقی ہوتا ہے اور کبھی عرضی ہوتا ہے طبعی مزاج اور عرضی یہ دونوں بعض امور میں مشترک ہوتے ہیں اور بعض علامات میں مختلف ہوتے ہیں جن امور میں یہ دونوں مشترک ہیں پس وہی علامات ہیں جو اوپر مذکور ہوئے سوائے بعض کے جنکو بعد ازین مستثنی کرین گے۔ جن علامات میں یہ دونوں امزجہ طبعی اور عرضی متفرق اور جدا ہیں وہ دو باتین ہیں اول یہ کہ اگر مزاج طبعی ہوگا تو علامات کا وقوع اور ظہور بھی بالطبع رہیگا اور اگر مزاج عرضی ہوگا تو علامات بھی بالعرض حادث ہوں گے اور مزاج اصلی پر یہ علامت عرضی عارض ہوگی ہاں اگر وہ علامت ایسی ہو کہ سوائے طبعی ہونے کے عارضی نہو سکے جیسے سینہ کا عظیم ہونا خواہ صغیر ہونا کہ ایسی علامت سوائے طبعی اور خلقی ہونے کے عرضی ہو نہیں سکتی ہے لہذا وہ علامت مشترک علامات میں داخل ہو سکے گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخص دلائل احوال پر صدر اور ریہ کے سانس کی سردی اور گرمی اور سانس کا عظیم اور صغیر ہونا اور آسانی تنفس ہونا خواہ دشواری

اور کبھی خون اور کبھی مواد مادہ رقیقہ اور جو مادہ کہ خاص ریہ مین ترشح ہوتا ہی اوسکا انتقال دوسری طرف بہت دشوار ہی اسلیے
کہ اوسکا خلط اور اوسکی لزوجت مانع تلطیف کی ہی اور اگر رقیق ہوا تو اوسکے ہمراہ وہ ریح جو اوسمین مدفع کرے اور نشا سے سعال کے
ذریعہ سے نہین ہوتی بلکہ رطوبت ہوا کے لگنے سے پھٹ جاتی ہی اور پھر جیسے ہوا کا صدمہ ہر طرف ہوگیا رطوبت بدستور ٹھہر جاتی ہی اسی جہت
سے ایسے مادہ کو ریح قلع نہین کرسکتی - با آنکہ مواد نا شبیہ چونکہ بمقدار کثیر ہوتے ہین لہذا اونکا انتقال دشوار ہوتا ہی - اگر اخلاط سینہ
غلیظ ہون اوسوقت طبیب کو تخفیف اخلاط مین مبالغہ اور اہتمام بلیغ نکرنا چاہیے - بلکہ تلطین کرے اور تقطیع مع تحلیل کے تدبیر بھی کرنا
لازم ہی اور تحلیل اور تقطیع ان دونون سے زیادہ تر توجہ تقطیع ہی کی طرف واجب ہی اور ان سب ادویہ کے ہمراہ ماء العسل کا استعمال
ضرور ہی کہ نفوذ ادویہ کا معین ہی اور خود بھی جالی اور ملین ہی اور وہ ادویہ صادر سے مفردہ اور مرکبہ ادویہ صدر سے وہ دوائین ہین کہ
سینہ کو مواد سے پاک کرتی ہین اونکے اسجگہ چند مراتب اور مدارج ہین مرتبہ اولی جیسے دقیق باقلا اور ماء العسل اور بزر کتان
بریان روغن بادام اور شراب شیرین کہ اس سے تفتیح شدید ریہ کے سدون سے ہوتی ہین جسطرح کہ یہی ادویہ سدہ جگر کی شدت
تولید کرتے ہین اور اسکی علت باب امراض جگر مین عنقریب معلوم ہوگی - باروات ادویہ مین کتیرا اور کٹھی اور شیرلوزہ اورکدو
سمن لینے گھی اگر اوسی پر اقتصار کرین کہ اوسمین انضاج بنسبت تنقیہ کے زیادہ ہی اور اگر ہمراہ شہد اور بادام تلخ کے لعوق کے
طور پر استعمال کرین انضاج تو کم ہوگا اور تنقیہ زیادہ کریگا - اس سے زیادہ قوی حلک السطم اور بادام تلخ اور تخبین عنصلی اور حلبہ
اور کندر اور تمر ہیرون جو ایک قسم خاص چھوہارے کی ہی اوسکی قوت اس بارہ مین زیادہ ہی - اس سے زیادہ قوی تر زبیرہ اور علفل
اور کرسنہ اور بیخ سوسن اور بیخ جاوشیر اور جند بیدستر اور شہد عنصل مشوی مین معجون کرکی اور شہد مین مسکر - اور قنطوریون کبیر
زراوند مدحرج اور شونیز اور وہ کیڑے جو نیچے جرا لینے گھڑے کے ہوتے ہین اونکو کسی ٹھیکرے مین رکھکر کوئلہ کی آگ سے خشک
کرین خواہ تنور مین رکھدین تا اینکہ سپید ہو جائین اور پھر شہد ملا کر استعمال کرین - اسی طرح زنجبیل شامی اگر ادویہ مذکورہ مین داخل
کیجاسے اور آب زنجبیل مذکور بھی شدید النفع ہی - زوفا بھی بآسانی نفس کو جاری کردیتی ہی اور مالیدن یا سیسیا کبھی ریہ کو نافع ہی
اور بلبوس یعنی تلخ پیاز زیادہ نافع اور منقی ہی خصوصًا بلبوس خام اور اسکے بعد جو ایک مرتبہ بریان کی گئی ہو - زعفران مقوی آلات
نفس کی ہی اور نفس کی سہولت پیدا کرتی ہی - پسپا ادویہ مشروبا اور بطور ضماد کے بھی لائق استعمال کے ہین ادویہ مرکبہ مین سے
حب افلاطون جو مرکب ہی اور شراب زوفا سے ہی باختلاف نسخہ ہا اور دوائے اندروماخس اور دوائے اسقلیانوس اور دوائے
جالینوس اور شربتہاے خشخاش کے مختلف نسخے اور دوائے مفتاوس اور دوائے بلادر نیلیات کے ہمراہ اخلاط غلیظ اور مدہ کے
نفث کے ذریعہ سے خارج کرنے والی یہ بھی عمدہ دوا ہی سکنجبین اور مر مکی ہر واحد دو مثقال جند بیدستر قرصانا دو مثقال افیون
ایک مثقال شراب شیرین یا مین معجون کرین مقدار شربت نصف مثقال مجربات سے ہی کندر چار مثقال کو تین اوقیہ مفنج مین گاڑھا
قوام اتنا کرے جیسے شہد کا قوام ہوتا ہی اور بطور لعوق کے استعمال کرے - یا عصارہ کرنب خواہ اوسکا سلاقہ دونون سے
ہر ایک کو مورقن شہد مین اسقدر پختہ کرے کہ منعقد ہو جاسے مگر آگ کوئلہ کی چاہیے - ایضًا مر فلفل بزر الجزرہ سکبینج خردل سے
گولیان طیار کرکے بوقت سونے کے دن کو خواہ شب کو کھلاسے - ایضًا خردل ایک درہم بورہ نوقیراط عصارۂ قثاء الحمار آسمیون
ہر واحد ڈیڑہ قیراط مجموع ایک شربت ہی کہ فضول کثیرہ کو اخراج کرتا ہی اور ریاح بیت تنقیہ کردیتا ہی - قوی ادویہ سے اسی بارہ مین

بیخ انجدان ... عاقرقرحا اور انیسون سب کو شہد ملا کر معجون طیار کرین - اجزا مائل بحرارت یہ ہین حلبہ دواقرقیہ تخم کتان قسط
اور قیصوم مغز بادام ... سبکو روغن بادام شیرین مین چرب کر کے شہد ملا دین - ایضاً سپستان انجیر سپید زبیب منقی
برابر اور بیخ سوسن سپیاوشان سب کو پانی مین جوش دو اور اگر اسمین ... اور مزید اضافہ کیا جاے تو بھی نافع ہوگا یہ بھی جاننا چاہیے
ضرور ہے کہ اکثر کوئی چیز سینہ مین پھنس جاتی ہے اور قابل اخراج بذریعہ نفث کے تو ہوتی ہے مگر قوت اوسکی اخراج پر بوجہ ضعف
کے قادر نہین ہوتی ایسے وقت چھینک پیدا کرنے سے استعانت مفید ہوگی کلام دربارۂ تنفس وہ حرکت ہے جسکے ہمراہ
دو وقفہ ہوتے ہین تمام ہوتا ہے جسطرح نبض کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے مگر تنفس کی حرکت ارادی ہے کہ قصد کرنے سے اصلی اور
طبعی کیفیت تنفس کی بدل سکتی ہے اور نبض کے حرکات اور سکون اختیاری نہین بلکہ محض طبعی ہین - غرض تنفس سے یہ ہے کہ نسیم سرد
بھر جاے اور یہی نسیم بطور سرمایہ اور ذخیرہ کے ریہ مین فراہم رہے تاکہ قلب اپنے حرکات انقباضیہ مین اوس سے نسیم کو لیا کرے اور بخار
دخانی اوسکے یعنے قلب کی طرف پھر پھر کر آیا کرے اور یہ نسیم بارد کا لینا اوسوقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ استنشاق یعنے نسیم بارد کو
دو امر عارض ہون ایک تو یہ کہ اسکی برودت اور سردی دور ہو جاے بسبب تسخین اور گرم کرنے اون اشیا کے جو قلب اور قریب
قلب کے واقع ہین اور بسبب مخالطت اور آمیزش ہوا گرم کے جو قلب مین ہے دوسرے یہ امر ہے کہ نسیم بارد اپنی صفائی اور لطافت
بوجہ آمیزش بخار دخانی کے باقی نرہے اور جب یہ نسیم بارد گرم اور کثیف ہو جاے اوسوقت اسے قابلیت اسکی نرہے کہ واسطے قلب کے ترویج
منفعت بخشی رہے بلکہ اب اسکا رہنا فضول اور مضر قلب کے ہو جاے لہذا قلب کو اسکے اخراج کی حاجت ہو اور بہ آمد نفس سے اسکا اخراج
ہو جاے اور اسکے بدلے اور مقدار نسیم بارد کی پھر ریہ سے قلب لیا کرے - انھین دو امر کے بیچ مین وہ دونون وقفہ پیدا ہوتے ہین جن سے
تنفس کی تمامی ہوتی ہے - قلب مین نسیم بارد کا داخل ہونا جسے کہ استنشاق کہتے ہین بذریعہ انبساط ریہ کے ہوتا ہے جو تابع حرکت
اون اجرام کے ہے جو گردا گرد ریہ کے ہین اور اخراج اسی نسیم کا بعد گرم اور کثیف ہو جانے کے تابع انقباض ریہ کے ہے جو حرکت
سے انھین اجرام مذکورہ کے ہوتا ہے - نفس یعنے سانس عام خلق کی سمجھ مین وہ ہوا ہے جو قلب سے نکل کر باہر آتی ہے اور اطبا اور
علما کی اصطلاح مین کبھی تو نفس سے مراد وہی ہوتی ہے جو مراد عامہ خلائق کی ہے - اور کبھی اس مجموع دونون حرکت اور دو وقفہ کو نفس
کہتے ہین چنانچہ نبض سے بھی عامہ خلائق وہی حرکت انبساطی جسکی دھمک ہاتھ مین نباض کے پہونچتی ہے مراد لیتے ہین اور اطبا کی اصطلاح
مین ایک معنی خاص ہین جو معلوم اور مشہور ہین حرکت نفس کی طبعی معتدل جو خالی آفت سے ہو وہ حرکت ہے جو باعانت حجاب کے
تمام ہوتی ہے - پھر اگر اس سے زیادہ قوت کی ضرورت تنفس مین ہو یا واسطے داخل کرنے اوس شی کے جو بدون مشقت کے داخل ہو
سکتی نہین - یا اسوجہ سے کہ نفس قوی ہو کر نفخۂ قوی کو خارج کرے اوسوقت علاوہ اعانت حجاب کے جملہ عضلات صدر حتی کہ عضلات
عالیہ بھی اس اعانت مین شریک حجاب کے ہوتے ہین اور اگر اس سے کم کی ضرورت ہو فقط عضلات سافلہ ہمراہ حجاب کے معین ہوتے ہین
- پھر آواز پیدا کرنے کے وقت بر آمد نفس مین عضل حنجرہ کے بدون اعانت کے چارہ نہوگا - پھر اگر آواز سے حروف کا پیدا کرنا اور
کلام کرنا منظور ہو عضل لسان کو بھی معین کرنا پڑے گا اور کبھی حروف کے پیدا کرنے مین عضل شفہ کی بھی اعانت درکار ہوتی ہے
یعنے جسوقت حروف شفیانی مثل میم اور بار موحدہ کے بولنا منظور ہو جسطرح نبض کے اقسام مین عظیم صغیر طویل قصیر سریع بطی حار
بارد متواتر متفاوت قوی ضعیف متصل متشنج مرتعش فاتر مختلی ہوتی ہے اور [illegible] محمودہ اور مذمومہ سے نبض متصف

ہوتی ہے اور ہر ایک قسم اقسام مذکورہ نبض کے لیے اسباب جداگانہ ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم نبض کی دلیل کسی امر خاص پر ہوتی ہے اور اس دلالت کی
یا انھیں اقسام مختلفہ کو بسبب امر جید اور اسنان اور اجناس اور عوارض بدنیہ اور نفسانیہ کے اختلاف مناسب لازم ہوتا ہے۔ اسی طرح
نفس میں بھی امور معدودہ مذکورہ بالا خواہ مشابہ انھیں امور کے اور اوصاف پائے جاتے ہیں اور ہر ایک امر کے واسطے نفس میں
ایک سبب ہے اور ہر ایک امر سے نفس کے استدلال دیگر امور پر ہوتا ہے بعض قسم نفس کی عظیم ہے اور بعض صغیر اسی طرح طویل اور قصیر اور
سریع اور بطی اور متفاوت اور ضیق اور وسیع اور سہل اور عسیر اور قوی اور ضعیف اور حار اور بارد اور مستوی اور مختلف ہوتی ہے
بعض اقسام نفس کے ایسے ہیں کہ اونکے لیے اصطلاح میں اسمار خاص مقرر ہوئے ہیں مثلاً نفس منقطع اور نفس مضاعف اور نفس منتصب
اور نفس خناقی اور نفس مستکرہ اور بہ فترات جو مرض سکتہ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ جملہ آفات اعضار النفس کو عارض ہوتے ہیں اونھیں کے
سبب سے نفس میں بھی آفت پیدا ہوتی ہے خواہ وہ آفت اعضائے نفس میں ہو یا اون اعضا کے مبادی میں یا قریب اور ہمسایہ کے
اعضا میں آفت ہو۔ اعضار نفس تو یہ ہیں حنجرہ اور [illegible] اور قصبہ اور [illegible] اور شرائین اور حجاب اور عضل صدر اور زخود سینہ بھی
آفت کبھی خاص سینہ میں ہوتی ہے جسوقت کہ سینہ تنگ اور چھوٹا ہو اور ایسے وقت سینہ کی آفت سے آفت نفس میں حادث ہو جاتی ہے
مبادی اعضائے نفس کے دماغ ہے نفس خود اور نخاع بھی اسلیے کہ نخاع سے حجاب کی رگیں آئی ہیں کہ اکثر عصب حجاب کا زوج چہارم عصب نخاع سے پیدا
ہوا ہے اور اسی کے متصل ایک شعبہ زوج خامس اور سادس کا بھی ہے اور وہ عصب بھی ہے جو اعضائے نفس کی طرف آیا ہے۔ اعضائے مشارکہ
بوجہ جوار اور قرب کے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور امعا اور کل احشا۔ یہ آفات یا تو سوء مزاج ایسا ہو جو ضعف آور ہو عام ازین کہ وہ
سوء مزاج حار ہے خواہ بارد رطب ہے کہ یابس اور کیسا ہی سوء مزاج کیوں نہو ساذج ہو کہ مادی پھر مادہ بھی کسی خلط محتبس کا ہو یا بطور انصباب
اور ریزش کے وہاں تک پہونچا ہو اور مادہ میں کثرت ہو یا لزوجت ہو خواہ غلظت ہو مدہ اور قیح بھی اسی مادہ میں داخل ہے یا اونکے ریح یا بخار
سے پیدا ہو۔ خواہ وہ آفت کسی مرض آلی مثل فالج یا تشنج سے پیدا ہوئی ہو خواہ انحلال فرد مثلاً تصدع اور نفص یا تقرح اور تاکل سے وہ آفت
پیدا ہو خواہ ورم بارد یا ورم حار یا ورم صلب یا وجع سے آفت پیدا ہوئی ہو۔ آئندہ بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ نفس کی دلالت
قوی ہے اور قائم مقام نبض کے ہے بشرطیکہ لوازم اور شروط کے دلالت نفس میں رعایت کیجائے اور عادت کا لحاظ رہے جسطرح
نبض کی دلالت میں امر طبعی اور معتاد کی رعایت کرنی ضرور ہوتی ہے۔ نفس عظیم اور صغیر کا بیان اور اونکے اسباب اور دلائل کا
نفس عظیم وہ ہے جسمیں اسقدر ہوا کثیر کا جذب اور اخراج ہو جو زیادہ مقدار معتدل سے ہے اور ایسے ہی نفس کے وقت اعضائے نفس میں
انبساط جہات ثلثہ میں پیدا ہوتا ہے تاکہ ہوائے مستنشق کی مقدار زیادہ ہو جائے کبھی ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ نفس صغیر وہ ہے جسکی حرکت
فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہو جائے اور یہ خیال علی الاطلاق صحیح نہیں ہے اسلیے کہ اگرچہ نفس کبھی فقط حرکت حجاب ہی سے تمام ہوتا ہے
لیکن بیشتر یہی نفس معتدل بھی ہوتا ہے اسلیے کہ نفس معتدل سوائے حجاب کے اور کسی کی اعانت کا محتاج نہیں ہے بشرطیکہ حجاب کی
قوت قوی ہو۔ اور بیشتر نفس صغیر ہوتا ہے اگرچہ سب اعضائے سینہ کے متحرک ہوں اور یہ اوسوقت ہوگا کہ جملہ اعضائے مذکورہ ضعیف
ہوں اوسوقت تنہا حجاب کی اعانت سے نفس محتاج الیہ پیدا نہو گا اگرچہ حاجت اوسوقت نفس معتدل ہی کی ہو بلکہ اوسوقت بھی جملہ
اعضائے صدر کی اعانت سے نفس صغیر پیدا ہوگا گو کہ جملہ اعضائے صدر کی اعانت ہوئی ہو۔ پھر اسپر بھی باوجودیکہ تمامی اعضائے
صدر کی اعانت ہے لیکن ویسا استنشاق ہوا اور اخراج جیسا کہ بحالت صحت اور سلامت اور قوت حجاب کے پیدا ہوتا ہے انکی اعانت

اوسکے ذاتی ضعف سے پیدا ہوا خواہ بمشارکت اصول عضلات کے یعنی نخاع اعصاب وغیرہ کے جسطرح کہ آخر وقت بیماری سل میں (اور یہ ضعف بحد کمال پہنچ جاتا ہے) انبساط کامل بیروقت استنشاق کے ہو نہیں سکتا) اور جمیع مدت اور تمام فرمانہ انبساط مین قوت ضعیفہ ابتدا پھر ... یا اگر مرض آلی ہو خواہ نخاع یا عضلات میں صدر کے ہونے سے خواہ اون اعضا مین ہونے سے جو عضلات صدر کے شریک ہین اور بسبب اوسکے اونمیں ضعف پیدا ہوگیا ہو مثلاً ... یا نخاع جسکا وسیع عضلات کو عارض ہو یا سوء مزاج یا ورم یا درد وغیرہ کہ ان عضلات صدر کو نہین ضعیف کرتا ہے خواہ اصول مین اور جسکے سبب پیدا ہوگا یا کوئی مانع جو عضل کو انبساط سے روکے مثلاً معدہ غذا سے کثیر ہو یا پر ہو خواہ ریاح سے معدہ بھر جائے اور یہ معدہ کی قسم کا امتلا معدہ خارج از حد اعتدال ہو کہ حجاب کو انبساط سے روکے اور تنہا اعانت حجاب سے انبساط مطلوب پیدا نہو سکے (۳) یا ادسمین تنگی پیدا ہو جو متصل حنجرہ اور حلق اور قصبۂ ریہ کے یا متصل شرائین اور شرائین کے متصل اعضا مین منافذ تنفس سے ہین جیسے وہ باریک منافذ جو ریہ کے تخلخل مین ہین کہ اگر ان منافذ مین اخلاط بھر جائین سدہ کے اندر بین کثرت ہوگی یا ورم ریہ مین پیدا ہوگا اسکی مثال اصحاب ربو سے اور ورم کی مثال ذات الریہ سے سمجھنی چاہیے (۴) یا کسی غفلت سے کہ آدمی سانس لینی بھول گیا حالانکہ حاجت اوسوقت تنفس کی تھی خواہ حاجت کی کمی کی وجہ سے دیر تک سانس نہ لے اور جب آمد و شد ... آمد مین نفس کے زمانہ دراز گذر گیا کہ ایسے وقت بھی نفس عظیم کی حاجت اسواسطے ہوتی ہے تاکہ اوس کمی کی تلافی ہوجائے جو پہلے ہوچکی تھی مثلاً شخص حواس باختہ جسکی عقل مین فتور ہے اور اوسکا قلب زیادہ سرد مزاج بھی نہ رکھتا ہو کہ ایسا شخص اکثر سانس لینے کو بھول جاتا ہے اور پھر جب یاد کرتا ہے وہ حیثیت مین آتا ہے گہری سانس لیتا ہے اسیلیے اوسکا نفس عظیم ہوتا ہے۔ منجملہ حاجت نفس کے عظیم ہونے کی سونے والے کی سانس ہے چونکہ بوقت خواب کے بخارات دخانیہ کی اسکے بدن مین کثرت ہوتی ہے اور طبیعت ارادہ اخراج نفس سے غافل ہوتی ہے۔ تاانیکہ اوسکی ضرورت اخراج نفس کی زائد از حد ہوجاتی ہے پس لامحالہ نفس عظیم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سانس اوس شخص کی جسکا قلب زیادہ بارد المزاج نہین ہے ایسا شخص سانس کو دیر تک ٹالتا ہے اور اوسوقت ضرورت شدید کے پھر نفس عظیم اور گہری سانس لینے سے اوس ٹالنے کا تدارک کرتا ہے علامات وہ علامات جنکے ذریعہ سے اسباب حرکت صدر کے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین اور ان اسباب مین تفرقہ ہوجاتا ہے وہ اسباب یہ ہین کہ اگر حرکت صدر کی بسبب کثرت حاجت انبساط یا انقباض کے ہو اور قوت بھی قوی ہو اوسوقت نفس کبیر اور بزرگ ہوگا اور خالی نسیم مین اور سانس کا پھیرنا بھی زیادہ ہوگا اور اگر ہتھیلی وغیرہ سے سانس کا لمس دیکھا جائے تو گرم ہوگا اور التہاب نفس مین موجود ہوگا اور نبض بھی عظیم ہوگی کہ اوسکو دلالت حرارت پر ہوگی اوسوقت علامات التہاب کے سینہ اور چہرہ اور آنکھون اور زبان مین موجود ہونگے اور زبان کی رنگت اور خشونت وغیرہ جو جو اوسکے لازمہ حرارت ہین سب موجود ہونگے۔ پھر اگر یہ امور مذکورہ نہون اور قوت بھی ساقط نہو لیکن ایسا معلوم ہو گویا قوت سے انبساط پورا نہین ہوسکتا ہے پس سبب ضیق اور تنگی نفس کا کسی ایسی ہی جگہ ہوگا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یعنے آلات تنفس مین ہوگا پھر اگر جملہ اعضائے تنفس قصد حرکت کا کرین اور پھر حرکت معتد بہ نکر سکین اور نہ انبساط پورا ہوسکے بلکہ ایسی حرکت کا کرین جو نہ ہوسکے اور زیادہ اعتماد منخرین پر کشش مین ہوا کے ہو اور وہ ایسی نفس کے وقت سانس پھیلی ہوئی نہو اوسوقت قوت محرکہ عضل صدر کی ماؤف ہوگی۔ پھر اگر تنگی نفس کی رطوبت سے قصبۂ ریہ اور متصل اعضا سے قصبۂ مذکورہ کے ہو اوسوقت علامات مذکورہ کے ہمراہ خرخرہ بھی نفس مین ہوگا اور صاحب نفس کو حاجت کھنکھارنے کی ہوگی اور یہ احتیاج علامت زائد ہے

سستی کے پڑھ جاتی ہی۔ پھر اگر اسباب مذکورہ یا ایسے شخص کے التہاب پیدا ہو اور سخونت آجاوے شرت کے بدون چارہ نہ ہوگا اگر چہ ایذا ہو پہنچے
انتفس اور منشی نفس کا جسکی سانس میں تنگی کسی سبب سے کیون نہ پیدا ہوئی ہو اور اسی طرح صاحب ربو کا یہ دونون اکثر اوقات محتمل اس امر کا ہیں کہ تواتر
انبساط صدریہ کی سرعت اور تواتر سے کریں لہذا انکا نفس صغیر متواتر ہوگا نفس صاحب ربو کی کیفیت اور سی باب میں مشروح
بیان کی گئی ہے نفس اصحاب ماد صاحب مادہ کبھی بہ تکلف بسط صدر پیدا کرتے ہیں جسکے ساتھ حرارت اور نفخہ بھی ہوتا ہو پس
لیسے وقت عظم نفس اور موجبات قوت یعنے سرعت اور تواتر نہون گے اسلیے کہ مریض مذکور میں ضعف کی زیادتی ہے اور قوت
صحاب ذات الریہ اور اصحاب ربو میں باقی ہے نفس اصحاب نفخہ اور اختناق کا انکے نفس میں انبساط عظیم ہوتا ہی جسکے ہمراہ تواتر اور
سرعت بھی بسبب حاجت کے ہوتی ہے اور مادہ اندر کی طرف غائر اور سمایا ہوا ہوتا ہے اور نفخہ انکی سانس میں نہین ہوتا ہے یعنے
دمہ کا بیان دمہ ایک مرض پھیپھڑے کا ہے اس مرض کا بیمار مجبور ہو کر متواتر اور چھوٹی سانس لیا کرتا ہے جسطرح کہ مخنوق یعنے
گلو گرفتہ اور ماندہ یعنے جسنے زیادہ مشقت کی ماندگی اوٹھائی ہو کہ وہ بھی چھوٹی سانس ہانپا ہانپا لیتا ہے۔ دمہ کا مرض اگر
پیرانہ سالی میں عارض ہو اسکا زائل ہونا تدبیر معالجہ سے بعید معلوم ہوتا ہی اور نہ اسکے مادہ میں نضج پیدا ہوتا ہے۔ مشائخ تو مرکنا
جوانون کو اگر یہ مرض ہو جاوے بدشواری زائل ہوتا ہے۔ اکثر اوقات چت لیٹنے کی حالت میں اس مرض کی زیادتی ہوتی ہے۔ یہ
مرض امراض متطاولہ میں سے ہے جو زمانہ دراز تک رہتا ہے۔ اور باوجودیکہ زمانہ دراز تک رہتا ہے اسکی دورے اور نوائب بہت
تیز اور باحدت ہوتے ہیں جسطرح صرع اور تشنج کے دورے اسی قسم کے ہیں (۱) کبھی اس خلط کی پیدائش ریہ کی برودت سے
ہوتی ہے پس تھوڑا تھوڑا مرض شروع ہوتا ہے (۲) اور کبھی دمہ بسبب ایسے خلط کے پیدا ہوتا ہے جو ریہ میں نہین ہوتی اور نہ شرائین
میں ریہ کے بلکہ وہ خلط معدہ میں ہوتی ہے اور سر سے اسکا انصباب بطرف معدہ کے ہوتا ہے (۳) خواہ جگر میں انصباب ان
رطوبات کا ہوتا ہو (۴) یا اینکہ خود معدہ میں یہ رطوبات پیدا ہوتے ہیں (۵) کبھی دمہ کی آفت نفس ریہ میں ہوتی ہے اور عضو متصل ریہ
بسبب پہونچنے اخلاط غلیظ کے شرائین اور شعبہا کے کو حلیب اور مواضع یعنے وہ چھوٹی چھوٹی رگین جو شرائین سے لگی ہوتی
ہیں اور بیشتر یہ آفت قصبہ ریہ میں اور کبھی تخلخل ریہ میں اور جو مسامات خالی ریہ میں ہیں انہین یہ آفت ہوتی ہے۔ اور یہ رطوبات کبھی
ان مقامات میں سر سے ریزش کرکے پہونچتے ہیں خصوصًا بلاد جنوبی میں اور جب بکثرت ہوا جنوبی چلے اور سودا سر کے اور مقامات
سے بھی مندفع ہو کر ان مقامات میں آتے ہیں (۶) کبھی یعنے دمہ کی وہ قسم جسکا مادہ شرائین میں ہو جو بوقت اصعاد اور سانس
چڑھنے کے پیدا ہو بسبب مزاحمت کرنے معدے کے حجاب کی حرکت میں اور مزاحمت حجاب کی ریہ کی حرکت سے حادث ہوتا ہے (۷)
اور کبھی جسوقت جگر پر برودت غالب ہو یا غلظ جگر میں پیدا ہو یہ کیفیت معین حدوث ربو پر ہوتی ہے۔ یہ اخلاط مذکورہ بالا
کبھی اپنی کیفیت ردی سے موذی ہوتے ہیں اور کبھی کمیت اور کثرت مقدار سے ایذا دیتے ہیں (۸) کبھی دمہ کی ایک قسم شاذ
اور نادر ریہ کی خشکی اور یبوست سے پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ یبس کے ریہ کے اجزا سمٹ کر فراہم ہو جاتے ہیں (۹) کبھی ربو سافوج
بلا مادہ ریہ کے برودت سادج سے بھی پیدا ہوتا ہے (۱۰) کبھی بسبب آفت مبادی اعضائے نفس جیسے عصب اور نخاع اور دماغ کے
یا نوازل جو انھین مبادی سے بطرف اعضائے نفس کے ریزش کرتے ہیں مرض دمہ کا پیدا ہوتا ہے (۱۱) کبھی بسبب مشارکت اعضا
مجاورہ اور قریبہ اعضائے نفس کے دمہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ انبساط نفس نہین ہونے پاتا ہے جیسے کہ معدہ ممتلی مزاحمت حجاب کی کرے

اور بہت سا ماطر آکر ریہ سے گرے (۱۴) کبھی بسبب کثرت بخار دماغی کچھ ریہ میں متخلخل ہوں خواہ دائیں ہو کر ریہ میں آسے جب کبھی دمہ پیدا ہوتا ہے
(۱۴) کبھی بسبب ایسے کے جو اعضاے نفس میں متخلخل ہو کر نفس کی آمد برآمد کو مزاحم ہو جب کبھی دمہ پیدا ہوتا ہے (۱۴) کبھی بسبب صغیر ہونے سینے کے دمہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مقدار محتاج الیہ نفس کی سینہ میں وسعت نہیں ہوتی اور یہ دمہ ایک خلقی مرض ہے اور نفس کی
اس صورت میں براہ خلقت ایسی ہوتی ہے جسطرح کہ غذا کے اوترنے میں تنگی بوجہ صغیر ہونے معدہ کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ دمہ ایسا شدید ہوتا ہے
کہ نفس کو انتصاب کی نوبت پہونچتی ہے اور اکثر دمہ کا انتقال ذات الریہ کی طرف ہوتا ہے۔ علامات اگر سبب دمہ کا ماده اخلاط اور رطوبات
ہون جو خاص قصبہ ریہ میں ہیں اوس وقت ضیق پہلے ہی سانس میں ہوگا اور سینے میں خرخراہٹ ہوگی اور ایک مادہ
ٹھہرا ہوا اور بلوجہ سا محسوس ہوگا اور کسی قدر بلغم بسہولت نکلے گا ایسا معلوم ہوگا کہ نزدیک ہے کہ نکلے۔ اگر یہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہون
دمہ دفعۃً حادث ہوگا ورنہ تھوڑا تھوڑا اور رفتہ رفتہ۔ اگر یہ اخلاط عروق خشنہ میں ہون جو اقسام قصبہ ریہ کے ہیں ہمیشہ اختلاف
اور ریزش نبض کی خفقانی رہے گی اور اکثر ایسا استحکام اس خفقان میں ہوگا جو مہلک ہے پس ہلاک کردیگا۔ اور اکثر نبض بیماران
ربو کی خفقانی ہوتی ہے۔ اگر یہ خلط خارج اعضاے قصبہ ریہ کے ہوگی کوئی خلط کیون نہو اوس وقت سعال اور کھانسی نہ ہوگی اور
اگر دمہ بمشارکت سیاوی اعضاے نفس کے ہوگا وہی دلائل جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہون گے۔ اور اگر بمشارکت اعضاے مجاورہ
اور قریبہ کا ہوگا اوسوقت دمہ کی زیادتی جب ہی ہوگی جب اون اعضاے مجاورہ کے مرض اور مادہ میں ہیجان پیدا ہو یا امتلاوان
اعضا میں واقع ہو۔ اگر نزلہ کی وجہ سے ہوگا حالات نزلہ سے اوس دمہ پر استدلال کیا جائیگا۔ اور اگر شگافتہ ہونے سے مادہ کے دفعۃً
اور ریزش سے اوسکی بطرف اعضاے نفس کے دمہ کا مرض پیدا ہوا ہوگا اوس سے دجود دمہ ورم اور جالا موجود ورم کے شگافتہ ہونے سے حادث
ہوتے ہیں اوس دمہ پر دلیل ہون گے۔ اگر بسبب یبس اور خشکی کے دمہ عارض ہوگا پیاس اور کھنکھار میں کچھ برآمد نہونا اس پر دلیل ہوگا
اگرچہ تھوڑا سا کف وغیرہ ایسے دمہ میں بھی بعد استعمال اشیاء مرطبہ اور تناول مرطبات کے برآمد ہوتا ہے اور اگر بسبب ریح کے دمہ عارض
ہوا ہوگا خفت اور سبکی اطراف صدر کی اور اختلاف ضیق نفس میں اشیاء نافخہ کے تناول کرنے سے اور اون اشیا کے تناول سے
جو نفاخ نہیں ہیں اختلاف پیدا ہونا یہی دلیل اس قسم کے دمہ پر ہوگی۔ اگر برد مزاج ریہ سے (جسطرح مشائخ کا حال ہے) دمہ
عارض ہوگا اوسکا عروض اندک اندک ابتدا میں ہو کر پھر مستحکم ہو جائیگا علاج ربو وضیق النفس کا رطوبات کے جملہ اقسام سے
جو اصناف دمہ کے عارض ہوں اون سب کا علاج عموماً یہی ہے کہ ریہ کے رطوبات کو نرمی اور اعتدال سے بسہولت فنا کردین اگر
یہ معلوم ہو کہ آفت مرض بسبب کثرت مقدار رطوبت کے ہے اوسوقت استفراغ بدن کا بذریعہ مسہل کے ضرور کرنا چاہیے پس ادویہ
جو اسوقت مستعمل ہوں اونکا ملطف اور منضج ہونا ضرور ہے اور تسخین شدید اون ادویہ میں نہونی چاہیے کہ جس سے تجفیف مادہ کی
پیدا ہو اور تغلیظ مادہ کی کردین اسی سبب سے اوائل اور متقدمین اطبا نے معجونات ربو میں افیون اور بھنگ کو اور زہر ریح کو
داخل کیا ہے ہان اگر غرض مطلوب منع کرنا کسی رقیق نزلہ کا انصباب سے ہو اوس وقت شرکت افیون وغیرہ کی جائز رکھی۔ اور افیون
وغیرہ سے تو زیادہ تغلیظ پیدا ہوتی ہے بلکہ لعاب اسبغول کے استعمال سے بچانا چاہیے لیکن اگر مشیت خدا سے ایسا اتفاق ہو
کہ مزاج مریض کا حار ہو اور دمہ یبوست سے پیدا ہوا ہو اسوقت اسبغول کا استعمال ناگزیر کرنا پڑے گا۔ اور چونکہ تجفیف اور
تغلیظ مادہ سے ضرر عظیم ہے لہذا واجب ہے کہ طبیب پابند ہو اون اجزا کے استعمال کا جن سے ترطیب مادہ اور انضاج پیدا ہو

مرض میں زیادہ نافع ہے پھر اگر افتیمون ڈال کر ماءالعسل کو طیار کریں زیادہ نافع ہوگا اسی طرح اگر ماءالعسل میں بار یکیسہ مثقال اسطوخودوس داخل کریں اسی طرح
حیوشا نا اور انجیر کلان اور فوتنج اور سداب کو پانی میں پختہ کر کے ماءالعسل طیار کریں - ایضاً طبیخ حلبہ ہمراہ انجیر کلان کے جسمین تخم کشوث و ارکیشوا اور
کیا جائے اور زوفا اسکے بہت نافع استعمال کریں اور پھر بعد ازان غذا اسکے دو بارہ استعمال کریں - اسی طرح طبیخ زبیب اور حلبہ کا آب
باران میں پختہ ہو استعمال کرنا یہ ہے کہ اس مرض میں ریاضت ہو جو بتدریج سستی سے سرعت کی طرف آتی ہو تا کہ علاج بذریعہ ریاضت کے اگر تنگی
نفس اختناق اور انکے نفس میں نہ پیدا کرے اسلیے کہ ریاضت شدیدہ تحریک مادہ کی ضعف کرتی ہے - غذا دینے کا وقت مناسب انکے لیے
بعد اوسی ریاضت کے ہے جو ہم نے بیان کی روٹی اور انکے واسطے اچھی طرح پختہ کیا جائے کہ اوسمین نمک اسی طرح غذا میں شوربا اور خمیر
مصالح سے جو خوشبودار ہے نقل اونکا اون ملطفات سے ہے جنمین حب الرشاد اور زوفا اور سعتر اور فوتنج داخل ہوا اور کسی قدر نمک
بھی انمین ہو یہ طعام میں انکے چربیان ارنب اور ایل یعنی بارہ سنگھا کی اور آہو بچہ کی خصوصاً ثعالب کی اور اس سے زیادہ ثعلب کا
اسلیے کہ ثعلب کا ریہ خاص اس مرض کی دوا ہے اگر اوسکو خشک کر کے اور پیسکر بوزن دو درہم پلایا جاوے اسی طرح سواہی کار یہ گوشت
کے اقسام ان بیماروں کے واسطے پس سمک صخری جو نہری ہو اور آجامی نہو یعنی اوس پانی کے جو کھڑا ہو نہیں نیستان کے سایہ میں فراہم
ہوتا ہے اور گوشت عصافیر اور حجل اور دراج کا اور شوربا مرغ کا بھی انکو نافع ہے شراب کے اقسام اور پینے میں جو شیرین ہو اوسکے
واسطے اعانت کے اونمین ایسی اشیاء ملطفہ کا اضافہ کیا جائے جنمین قوت جلا اور تلیین اور تسخین کی بدرجہ اعتدال ہو - واجب ہے کہ طعام
کے بعد سونے اور خواب کرنے میں انکے فاصلہ کیا جائے خصوصاً دنکے سونے میں کہ سونا بعد طعام کے قبل انہضام کے اضر اشیاء ہے
ایسے بیماروں کے واسطے - ہان اگر کسی سبب سے سستی اور ماندگی اور حرارت اونکو پہونچی ہو اوس وقت سو جانے میں اگرچہ بعد طعام
بھی ہو کیا مضائقہ ہے مگر تھوڑی دیر سے قلیل سونا چاہیے - اسی طرح مشروبات سے بھی بعد طعام کے احتیاط کریں اور دفعۃً زیادہ پانی سے
بھی سیراب ہونے پائین بلکہ دفعہ دفعہ کر کے تھوڑا تھوڑا پانی پلایا جاوے - منجملہ انھین امور کے جن سے پرہیز کرنا لازم ہے جماع کرنا
خصوصاً طعام کے بعد کہ زیادہ مضر ہے - جو حبوب از قسم غلہ کے نفاخ ہین انسے بھی اجتناب کرنا واجب ہے اور کل مشروبات سے پانی ہو
خواہ شربت ہو طعام کے بعد اجتناب کرین - اور دوائے مسہل قویہ جو انکے لیے مناسب ہین جیسے چاوشیر اور شحم حنظل کہ ہر واحد سے نصف
درہم ہمراہ ماءالعسل کے - اور دوائے بیدستر ہمراہ اشق کے حب غاریقون کا استعمال ہر مہینہ میں دو مرتبہ واجب ہے جب کہ مرض
قوی ہو جاوے حب غاریقون کا نسخہ یہ ہے غاریقون تین جزو بیخ سوسن ایک جزو فراسیون ایک جزو تربد پانچ جزو ایارج فیقرا چار جزو
شحم حنظل اور سارکوکولا (انزروت) ہر واحد ایک درہم مرمکی ایک درہم سکنجبین میں گولیان باندھین مقدار شربت دو درہم - ایضاً شحم حنظل
نصف مثقال انیسون سدس مثقال پانی میں گولی باندھین اور بعد استعمال حقنہ کے ان گولیونکو استعمال کرین اور حقنہ ایک دن
پہلے کرانا چاہیے اور یہ حقنہ سادہ آب چقندر اور روغن کنجد اور بورق وغیرہ سے طیار کرنا چاہیے - ایضاً شحم حنظل صد صافی نخود اوس
ایک درہم افتیمون نصف درہم ماءالعسل میں طیار کرین اور یہ مجموع شربت واحد ہے اسکو تناول کر کے تین گھنٹے تک صبر کر کے
پھر تین اوقیہ ماءالعسل خواہ ایک اوقیہ پلایا جاوے - ایضاً شحم حنظل اور [illegible] بالسویہ بورق نصف جزو بیخ سوسن ایک جزو جعدہ
ایک جزو گولیان طیار کرین مقدار شربت ڈیڑھ درہم سے دو درہم تک اور بعد استعمال اس دوا کے ایک گھنٹہ تک صبر کرین
اور پھر بقدر نصف قوطولی کے ماءالعسل تناول کرین - ایضاً غرول ایک مثقال تمام طعام نصف مثقال عصارہ قثاء الحمار

نصف مثقال آٹھ قرص ان سب اجزا سے طیار کریں اور ایک قرص ایک دن درمیان کرکے استعمال کریں ہمراہ ماء العسل کے کیونکہ اس سے
طبیعت ملین ہوتی ہے اور بسبب نسبت بلغم وغیرہ کا اخراج ہوجاتا ہے۔ اور ادویہ کے استعمال کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بدل بدل کر مختلف
ادویہ کا استعمال کریں اور ایک ہی دوا پر ہمیشہ غور نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ ایک ہی طرح سے دوا کی طبیعت عادی ہوجاتی ہے اور
اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی لحاظ کرنا چاہیے کہ بعض ادویہ مخصوص اعضا اور ابدان خاص میں ایک مناسبت ہوتی ہے اور یہ مناسبت
ابدان تجربہ کے معلوم نہیں ہوتی بلکہ تجربہ سے اگر کسی دوا کی مناسبت کسی بدن سے معلوم ہوجاوے پھر اسوقت التزام اسی دوا
نفع کا لازم ہے۔ واجب ہے کہ جہت اور جانب ریزش مادہ کی بھی دریافت کیجاوے پس اگر انصباب مادہ کا از جانب سر کے ہو
سر کے علاج میں تدبیر ضروری ہے اور مناسب کرنی چاہیے کہ نزلہ کی آمد بند ہو اور تنقیہ بھی سر کا ہوجاوے اور اس غرض سے جو سر میں ہیں بیشتر
بخورات بھی سر کے ادویہ میں داخل ہوتے ہیں اور طین ارمنی منع نوازل میں عجیب النفع ہے مفرحات ادویہ جیسے عود ولیقوریدوس اور عطیبہ
اور زراوند مدحرج کہ ہر روز نصف درہم اسکا استعمال ہمراہ پانی کے کریں یا سکنجبین ہمراہ شراب کے اور سابیل اور بزر السرو۔ ایضاً فاشرستین
ساڑھے چار دانگ ہمراہ ماء الاصول کے۔ ایضاً سرکہ میں تخم اوٹنگن چند مرتبہ بھگو کر اور دو درہم تخم حرف جسپر روغن بادام شیریں چند
قطرہ ٹپکا یا ہو پیچ بھیجا نصف یا ربع درہم ہمراہ سکنجبین عنصلی کے نافع زیادہ ہے اور عنصل مشوی خصوصاً ہمراہ شہد کے اور زراوند
مدحرج۔ ایضاً مطبوخ قنطوریون کا اور قنطوریون کی دونوں صنف نافع ہیں دونوں حالتوں میں کہ قنطوریون غلیظ بوقت کرب
کے اور زمانہ ابتدا میں اور قنطوریون دقیق بوقت سکون کے اور زمانہ آخر مرض میں اوسکو شہد کے ہمراہ لعوق بنا کر استعمال کیا جاوے
۔ اور فودنجان اور شیح اور سوسن اور سکاشیطوس اور جند بیدستر اور اذخر۔ ایضاً علک الانباط تنہا خواہ ہمراہ قلیل مقدار عاقرقرحا کے
اور بابونہ اور جاوشیر قوی الاثر اور نافع ہے مگر جو ضرر عظیم عصب کو اوس سے پہونچتا ہے اوس سے بچاؤ کی تدبیر بھی ضرور ہے۔
دواء الکبریت شدید النفع ہے۔ ایضاً حرف اور سیسم تیس درہم زوفائے خشک سات درہم مقدار شربت مشاہدہ حال مریض پر موقوف ہے
۔ ایضاً سوکھے ہوئے پہیپرے کے تلغب کے پانچ عدد فودنج کوہی چار درہم تخم کرفس شادنج ہر واحد آٹھ درہم بزرالبنج دو درہم
اسی سے دوا مرکب طیار کریں۔ یا عصارہ بیخ عنصل کے ہموزن شہد خالص عمدہ لے کر کوئلے کی آنچ پر پستہ کریں اور استعمال
کریں مقدار میں ایک بندقہ کے صبح اور شام دونوں وقت اسکا استعمال کرنا چاہیے۔ ایضاً جعدہ اور شیح ارمنی اور سکافیطوس
اور جند بیدستر اور کندر اور زوفا ہر واحد ایک مثقال یہ دو مقدار شربت ہے یا بورق چار جزو فلفل سپید دو جزو انجدان تین
جزو اشق دو جزو سکبینج میں لت کرکے بقدر باقلات کے تناول کریں تنہا خواہ ہمراہ ماء العسل کے۔ یا جند بیدستر اور زراوند
اور اشق ہر واحد ایک مثقال فلفل دس حبہ رب انگور ملا کر بقدر باقلات کے ہمراہ سکنجبین کے تناول کریں ایضاً فراسیون اور قسط معہ
سائلہ اور حب صنوبر ہر واحد ایک مثقال جعدہ اور جند بیدستر ہر واحد ایک مثقال فلفل سپید اور عصارۂ قثاء الحمار ہر واحد
نصف مثقال شہد میں جمع کریں اور مقدار شربت بوزن باقلاۃ ماء العسل مسخن اور گرم شدہ کے ہمراہ۔ ایضاً خردل اور بورق
ہر واحد دو جزو فودنج نہری عصارۂ قثاء الحمار ہر واحد ایک جزو خل عنصل میں یکجا کریں اور بمقدار ایک مثقال کے آب شہد خام کے
ہمراہ تناول کریں نہار منہ خواہ شیح اور افسنتین اور سداب کو شہد سے معجون کریں خواہ جوشاندہ ان ادویہ کا ہمراہ شہد کے
خواہ سلاقہ ان اجزا کا شہد کے ساتھ اور ترکیب اول ہے کہ سکنجبین کے مستعمل ہو خواہ جوشاندہ فودنج کا ہمراہ دودہ کے اگر مزاج

ہر بیماری کی ابتدا میں استعمال ضروری ہے

اور جو شامۂ علیہ ہمراہ زیت کے انکو نافع ہی علاج سوء تنفس کا جملا اقسام سوء تنفس کا علاج اسطرح پر ہی کہ اگر سوء تنفس کے ہمراہ حرارت قلب
کی بھی معلوم ہوتی ہو اور پیشتر ہو اور بطلا کرنے کی ادویہ سب ہین بارد و تر اور انکا استعمال واجب ہی - اور اگر بسبب سوء تنفس کا
کثرت اور ان بخارات کی ہو جو قلب مین یا دوسرے بخارات جو ریہ مین اور مقامات سے آکر جمع ہوتے ہون اوسوقت باسلیق کی فصد کھولنی
چاہیے اور استفراغ بذریعہ مار الجبن کے جو سکنجبین اور ایارج فیقرا سے بنایا گیا ہو اور دوا لک دونون ہاتھ اور پاؤن کا کرنا چاہیے
- اور اگر بسبب رطوبت رقیقہ کے سوء تنفس پیدا ہوا ہو ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ قوام رطوبت کا معتدل ہو جاے بذریعہ تغلیظ
کے - اور اگر رطوبت معتدلہ سے یہ مرض پیدا ہوا اس وجہ سے کہ اگرچہ قوام مین اوسکے اعتدال ہی مگر مقدار اور کمیت مین کثرت ہی
لہذا انسداد مجاری نفس کرتی ہی اوسوقت ایسی دوا جو اوسمین جلا کا اثر کرے استعمال کرنی چاہیے مثل حب صنوبر اور جوز
اور زبیب کے سوء تنفس کو آب بادروج بقدر ایک سکرجہ کے جسکو تلسی کہتے ہین بہت نافع ہی یا سداب کا پانی - اور اگر بسبب
رطوبت غلیظہ کے یہ مرض پیدا ہوا اوسوقت ادویہ منقیہ مذکورہ جنمین جلا قوی ہی استعمال کرنی چاہیین جیسے عنصل اور زوفا
وغیرہ اور باب ربو مین جن ادویہ کا ذکر ہو چکا ہی خواہ باب صدر مین مذکور ہو چکین انکو یاد کرنا چاہیے - اگر انجرہ اور
رطوبات مقامات دیگر سے آتے ہون اوسوقت علاج نزلہ اور تنقیہ سر کا واجب ہی لیکن اگر نزلہ ضعف جوہر دماغ سے ہو
ایسا نزلا علاج ہی (اور فقط تدبیر تقویت دماغ کی البتہ ہو سکتی ہی) اور جو نزلہ اور مقامات سے آتا ہو اوسکا علاج یہ ہی
کہ جذب مادہ کا دوسری طرف کر دیا جاے بعد فصد اور استفراغ کے اور سینہ کی تقویت پر توجہ کرنی ضرور اور
مقویہ جیسے ان اور اسطوخودوس - اور ضیاقوزا سے سادہ اور مقوی ادویہ دیگر سے دونون قسم کی تقویت راس مین نافع ہین
- اگر سوء تنفس بسبب اعصاب کے حادث ہو تقویت اعصاب کی کرنی چاہیے اور بروح اعصاب کی تقویت کر دیجاے اور انتعاش
روح کر دینا لازم ہی روغنہاے خوشبو سے - اگر سوء تنفس ورم مری خواہ اوسی کے سوء مزاج سے حادث ہوا ہو اوسکا علاج باب
مری کے امراض مین مذکور ہو چکا - اگر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہو معدہ کا تنقیہ اور اوسکی تقویت اوسی طریقہ سے جو باب
معدہ مین مذکور ہوگی کرنی چاہیے - اور اگر بسبب برودت کے یہ مرض پیدا ہو سخونیا اور امروسیا اور انقردیا سے علاج کرین
اگر بسبب یبوست اور خشکی کے عارض ہو فانیذ ہمراہ شیر تازہ کے تناول کرایا جاے نیز جو ادویہ جو رافع یبوست کی اور امراض
مین مذکور ہوئین - اور اگر ریاح کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو کمادات جو باب ربو مین مذکور ہوے انکا استعمال کرنا چاہیے اور اسکا ادات
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زعفران ادویہ نافعہ سے ہی سوء تنفس کے واسطے اسلیے کہ تقویت آلات نفس کی کرتی ہی اور سانس کی آمد و آمد
آسانی کرتی ہی علاج عسر النفس یہ بھی اسی قبیل سے ہی اگر رطوبت سبب عسر نفس کا ہو اوسوقت جالینوس اجازت دیتا ہی کہ شدا عنصل کو ماہ
مین ملا کر ہر مہینہ مین دو مرتبہ استعمال کرین اور مقدار شربت کی ۳ قیراط ہی اور جس روز اس دوا کا استعمال ہو مریض کو
چاہیے کہ نہ تکلم کرے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرے اور نہ استعمال سے دو دن پیشتر اور بعد کھانے دوا کے ساعت گذرنے کا تمامہ
گذر کے روٹی ہمراہ شراب کے جو پانی ملی ہوئی کھلائی جاے اور رات کو روٹی مغز ہمراہ لب مخنیک اور جمیع کو دوسرے دن
چوزہ ماے مرغ جو بہت چھوٹے چھوٹے ہون اونکا شوربا اور دوسرے روز گوشت کو نکالا جاے پھر اگر اوس تدبیر سے ازالہ
مرض کا نہ ہو معجون الہی کا استعمال کرین اور دوا سے انبہ جو جس کا خصوصا اگر مرض کا خناق الان ہو جاے - پھر اگر بسبب

اخلاط کا اس سے ہو ہر ہفتہ میں حماموں اور بورق سے سر دھونے کا التزام کریں اور چھینکیں زیادہ لیتے رہیں اور رب توت سے غرغرہ کریں صبر اور
مرمکی ملاکر اور تمریخ کی ریاضت پشت پر کرنی چاہیے اور پاؤں کی پنڈلیوں کی بندش اوپر سے شروع کرکے نیچے تک باندھتے ہوئے چلے آئیں اور
ادویہ منقیہ صدر از قسم لعوق اور حبوب کے جو اوپر مذکور ہوچکیں انکا استعمال کریں - ایک حب کا نسخہ یہ ہے شیم اور شانہائے نرم سداب
کی اور حشیش افسنتین سب ہموزن لیکر بقدر دانہ نخود کے گولیاں بنائیں اور ہر روز دو گولیاں ہمراہ سکنجبین خصوصاً سکنجبین عنصلی کے
تناول کریں - ایضاً جند بیدستر اور شیم ہر واحد ایک جزو افسنتین اور بکویں ہر واحد نصف جزو کو بقدر دانہ نخود کے گولیاں طیار کریں
لعوق کا نسخہ بھی انکے واسطے مختار ہوا ہے - ایضاً چونا اوس چونے کا جو نیچے گڑھے پانی کے ہوتی ہے اور وہ چونا اسطرح بنایا جاسکے کہ
لو ایک کوزہ میں بند کرکے اسقدر سوختہ کریں کہ راکھ ہوکر سپید مثل چونے کے ہوجاوے اوسکو ہمراہ شہد کے ہر روز ایک طشتہ جو لوزن
تین درہم کے ہوتا ہے تناول کریں اور تحت طریقہ علاج کے نافع ہیں کہ مرض عسر النفس کا عصبی ہو - لیکن اگر حرارت سے ہو اوسوقت یہ قرص نافع ہوگا گلسرخ
چہار درہم بیخ سوسن چہار درہم انبر باریس شش درہم لک ریوند چینی مصطگی خیارزہ عصارہ غافث عصارہ افسنتین سنبل انیسون
رازیانہ ہر واحد تین درہم زعفران نصف درہم تخم خیار ادرنشا اور بطیخ اور کدو ہر واحد ایک درہم صمغ عربی کثیرا رب السوس ہر واحد
ایک درہم - واجب ہے کہ استفراغ اسطرح کیا جاسکے کہ اخلاط حارہ کا اخراج کردے - اگر سبب ضعف عصب کے یہ مرض پیدا ہوا ہو
خواہ کوئی اور آفت عصبی اسکا سبب ہوا اوسوقت واجب ہے کہ تقویت روح عصب کی مثل دواء المسک شیرین خواہ تریاق فاروق
وغیرہ سے کریں یا ان روغنوں حارہ سے جیسے روغن نرجس اور سوسن اور رازقی یعنی زنبق سپید یا وہ روغن جو مصالحہائے گرم اور
خوشبوہائے مصنوعی سے طیار ہوتے ہیں خواہ اطیاب جو ان روغنہائے مذکورہ سے طیار کیجائیں روغن زعفران اور غیرہ زعفران
بدرجہ نہایت نافع ہے - اگر سبب مرض کا کوئی چوٹ ہو جو منابت میں انھیں اعصاب کے پہونچی ہو اوسکا علاج مناسب مقامات ورم
کے کرنا چاہیے **مقالہ دوسرا صوت کا بیان** آواز کا فاعل اور پیدا کرنے والے وہ عضل ہیں جو حنجرہ کے نیچے واقع ہیں اور
جسقدر حنجرہ کشادہ ہوگا اوسی قدر آواز پیدا ہوگی اور جسقدر ہوا مخرج یعنی نکالنے ہوئی مدفع ہوگی اور قرع لہاۃ واقع ہوگا
اوسی قدر آواز میں کمی بیشی ہوگی - آلہ آواز کا اور جسم جو شبیہ لسان المزمار کی ہے اور یہ آلہ پہلا ہے وہ اصل اور باقی آلات زیلہ
بواعث اور معینات کے ہیں - باعث یعنی برانگیختہ کرنے والا مادہ صوت کا یعنی اوس ہوا کا جو ریہ سے برآمد ہوتی ہے حجاب
اور عضل صدر ہے اور موردی سے یعنی پہونچانے والا مادہ صوت کا ریہ ہے اور مادہ صوت کا وہ ہوا ہے جو حنجرہ کے نزدیک
آکر اوسمیں تموج اور حرکت پیدا ہوتی ہے - جب آواز کے پیدائش کی یہ کیفیت ہے اب ضرور ہوا کہ جو آفت آواز میں پیدا ہوگی یا
اسباب فاعلی میں آواز کے ہوگی یا سبب برانگیختہ کرنے والی مادہ صوت کی یعنی حجاب اور عضل صدر کی ہوگی یہ آفت جو آواز
میں پڑتی ہے یا تو بطلان آواز ہوجاوے خواہ نقصان آواز کی بلندی اور پستی میں خواہ تغیر اوسکی بجوحت یعنی گرفتگی میں یا باریکی میں
خواہ گرانی اور ثقل اور خشونت اور ارتعاش یعنی آواز میں تھرانا وغیرہ بس یہی آفات اور امراض آواز کے ہیں - ہر ایک قسم ان
اسباب کی اپنا فعل اضرار کا یا تو سوء مزاج مفرد سے کریں گے خواہ سوء مزاج مادی خصوصاً کہ مادہ نزلہ سے جو حنجرہ کو عارض ہو یا
بسبب عارض ہونے انحلال فرد کے مثلاً جراحت یا انقطاع یا ورم یا وہ خواہ ضربہ اور سقطہ کہ جو حنجرہ کو عارض ہوں - کبھی آفت
خاص حنجرہ میں ہوتی ہے - اور کبھی بشرکت مبدا قریب کے اعصاب وغیرہ سے جو اس عضل تک باریک اور لوگدار ہوکر پہونچتا ہے خواہ

اشترکت عباد ہی بعد تکے ہوتی ہے مثل دماغ کے کبھی یہ آفت بسبب شرکت معدہ ہوتی ہے کبھی ہوتی ہے اعضائے غذا اور اعضائے نفس سے یا بشرکت اون
اعضا کے جو درمیان ان اعضائے مذکور کے واقع ہیں جیسے فقرات کی گردن یا سینہ کے ہوتی ہے اسکا تغیر حنجرہ کا بطرف رطوبت خواہ یبوست اور
خشونت کے کبھی آواز مین تغیر پیدا کر دیتا ہے - اور آواز مین تبدیل امالات اور یورش کا قطع ہو جاتا کہ ایسا آدمی جب آواز لگاتا ہے ایک دغدغہ
تو ہی کا احساس کرتا ہے - جو خواہ مخواہ کھنکھارنے کی طرف بیتاب کر دیتا ہے اور بیشتر ایسے آدمیون کی حلق ہر ایک چیخنے کے بعد بند ہو جاتی ہے
- یا تغیر صوت مین بسبب کسی شئ زائد حنجرہ کے پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ تغیر آواز مین بسبب حرارت اور برودت ریہ کی اور اوسی کی رطوبت خواہ
سیلان قیح سے جو ریہ کی طرف ہو اور راس سے پیدا ہوتا ہے یا سیلان نزلہ کا جو ریہ کی طرف ہو اسی طرح یبوست سے ریہ کی تغیر آواز مین پیدا ہوتا ہے
حرارت سے ریہ کی آواز کی مقدار عظیم ہو جاتی ہے اور برودت سے باریک اور چھوٹی پڑ جاتی ہے اور خشونت آواز کی ریہ کی یبوست سے
پیدا ہوتی ہے اور اوسوقت آواز آدمی کی مشابہ آواز کراکی یعنی کلنگ کی ہو جاتی ہے اور رطوبت سے ریہ کی بحوحت یعنی گرفتگی پیدا ہوتی ہے
اور ملاست سے ریہ کی آواز معتدل اور املس ہوتی ہے جسوقت ریہ رطوبت سے بھر جاتا ہے اور قصبہ ریہ بھی رطوبت وغیرہ سے پاک نہو اوسوقت
آدمی کو قدرت نہو گی کہ بلند آواز سے فوراً ساتھ لگا سکے اسلئے کہ بلندی اور صفائی آواز کی بقدر صاف ہونے ریہ اور حنجرہ کے ہوتی ہے
اور پستی آواز کی اور ناصاف ہونا اسکی ضد ہے کبھی آواز اچھی گرنے والی اور ... ہوتی بقدر کشادگی اور تنگی قصبہ ریہ کے مختلف ہوتی ہے
جسوقت آفات مذکورہ اعضائے باعث صوت یعنی عضل مین اور اعصاب مین یا مادہ صوت یعنی ریہ مین پیدا ہون اور بالکل باطل ہو جائیگی
اور یہ کچھ ضروری نہین ہے کہ کلام کرنا بھی باطل ہو جاوے اسلئے کہ کلام کرنا کبھی نفس معتدل سے بھی پورا ہو جاتا ہے مثلاً کسی شخص کے عصب یا جمع مین اگر قطع
حاجت کو بسبب عصب بند کرنے کے لوہے سے برودت پہنچ گئی تھی تو نصف آواز اسکی جاتی رہتی تھی اور ایک اور آدمی کے مرض خنازیر
کے علاج مین ایک عصب دونون عصب راجعہ مین سے کٹ گیا تھا اسکی بھی نصف آواز منقطع ہو گئی تھی - اگر آفت عضلہ منکسہ مین ہو آواز مین
بحوحت زیادہ ہو گی اور اگر آفت عضلہ محرکہ باسطہ مین ہو گی آواز خناقی ہو گی بلکہ اکثر اسی آفت سے مرض خناق پیدا ہو گا پھر اگر آفت عضلہ
محرکہ قابضہ مین ہو گی صوت نفخی ہو جاوے گی - اور جب اس عضلہ کا فعل باطل ہو جاوے تو آواز بھی باطل ہو جاوے گی - اگر اسی عضلہ مین
استرخا سے نقص پیدا ہو گا اور حالت شبیہ رعشہ کی آواز مین کنپکنپی پیدا ہو گی - اور اگر رطوبت اسقدر نہو کہ ارخا پیدا کرے بحوحت صوت
پیدا ہو گی - ایسی بحۃ الصوت جسوقت عارض ہو رطوبت سے عارض ہو گی اوسی رطوبت سے ہو گی کہ اگر اوسکی مقدار تھوڑی سی زیادہ ہوتی
تو رعشہ اور بہت تھوڑی آواز مین پیدا ہوتی اور اگر زیادہ کثرت اوسمین ہوتی آواز کو بالکل باطل کر دیتی - کبھی بحۃ الصوت بسبب تعب
آلات صوت کے عارض ہوتا ہے کہ اون آلات مین اعیا یعنی ماندگی خواہ ورم یا کھچاوٹ اور تناو عارض ہو - بدترین اقسام بحۃ الصوت
کی وہ قسم ہے کہ بعد طعام کے پیدا ہو کبھی بسبب ایسی برودت کے جو خشونت پیدا کرے خواہ حرارت بافراط سے ایسی دونون برودت
اور حرارت جو سوء مزاج پیدا کر دین اور اسی طرح سہر اور بیداری مفرط اور اغذیہ سخت جنسے خشونت پیدا ہو انسے بھی بحۃ الصوت
واقع ہوتا ہے - کبھی زیادہ چیخنے اور چلانے سے اور کبھی آسنے ایک تری کے جو چلانے سے طبقہ غشائیہ جو حلق اور حنجرہ مین ہے بھی
بحۃ الصوت عارض ہوتا ہے - بحوحت صوت جو مشائخ کو عارض ہوتی ہے پھر اوسکا ازالہ نہین ہوتا - اگر صیف شمالی یابس ہو اور خریف
اوسکے بعد جنوبی مطیر آوے بحوحت صوت کی اوسوقت کثرت ہو گی - ہوا کی جسوقت ظاہر ہون اور نمایان ہو جائین اکثر اونمین اسبابے
ہون گے جن سے صلاح صوت ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لقیہ آدمی جو بناوٹ سے انکسار نہین کرتے بلا اونکی حالت شبیہ

یہ ضعف اسی خشوع اور فروتنی کے لائق ہے اسلیے کہ قوت اونمین بہت کم ہوتی ہے اور التصرف سے ہوا کے کثیر مین بسبب ضعف کے عاجز ہوتا ہے
وہ لوگ اپنے حنجرہ کو اسقدر تنگ کر لیتے ہین کہ بحۃ الصوت پیدا ہوتی ہے ضعیف القوی آدمی اگر کوشش بھی کرے کہ اوسکا حنجرہ
وسیع اور کشادہ ہو جاے اور اوسکی آواز ثقیل اور گران برآمد ہو مگر اس امر پر وہ قادر نہین ہو سکتا علاج انقطاع صوت کا
اگر انقطاع صوت کا کسی سوء مزاج سے جو بعض عضل حنجرہ مین واقع ہے پیدا ہوا ہو خواہ کسی آفت سے اوسی عضلہ کی ہو اوسکا علاج اوسی
طرح کرنا لازم ہے جیسا بعضا مین مذکور ہے اور معلوم ہو چکا ہے - اور جو شخص ابتداے انقطاع صوت کا احساس کرے اوسپر واجب ہے
کہ جہانتک ہو سکے اسکی تدبیر کرے قبل اسکے کہ مرض مین نقصان آنے پاے - چاہیے کہ زردی بیضہ کی نیمبرشت ہو اور چکنائی سے چرب کر کے تمام
کرے خواہ شیر تازہ دوشیدہ اور دونون سے بقدر ایک طعمہ یعنی تین درم کے تناول کرے اور پانی سے تین روز تک اجتناب کر
جاے - اور حسو مین اوس شی کو اختیار کرے جو انار ناردانہ یا شیرین کے پختہ ہو جاتا ہے کہ اوسے کوٹ کر خاکستر گرم مین دفن
کرے اور جب نرم ہو جاے اوپر کا سخت چھلکا اور چھیلڑے کے اندر کی رطوبت کو چمچہ وغیرہ سے خوب ہلاے اور تھوڑا بادام کا تیل
ملا کر پی جاے - اگر انقطاع صوت رطوبت سے عضل قریب حنجرہ کے پیدا ہوا ہو یا حنجرہ مین ارخا ہو بوجہ نہایت بھیگنے مورث انقطاع
صوت ہوا ہو اور وہ اوس مقام پر ہو اور کدورت اور ثقل ہو جیسا ہوا اوسوقت لازم ہے کہ انجیر خشک اور نخود سے لیکر اونکو پختہ کر
بعد ازان صمغ عربی کو اونکے سلاقہ سے اسقدر ملاے کہ شہد کے مانند گاڑھا اور غلیظ ہو جاے اور لعوق کے طور پر استعمال کرے
یا مر اور زعفران کو شراب انگوری کے ہمراہ تناول کرے - یا زعفران ساڑھے تین درم اور ڈیڑھ درم مر اور رب السوس
اور کندر ہر واحد ایک درم ... خواہ شہد کے ہمراہ استعمال کرے - یا زعفران ایک جز اور حلتیت نصف جز اور شہد
تین جز سب کو پکاے تاکہ گاڑھا ہو جاے اور گولیان طیار کرکے ایک گولی ہر وقت زبان کے نیچے رکھے - لعوق کبریت بھی نافع ہے
چبانا شاخہاے نرم کرنب تازہ کا اور گھونٹ گھونٹ پینا اوسکے پانی کا تھوڑا تھوڑا کرکے زیادہ نافع ہے - اگر لعوق کرنب سے فائدہ
نہو اوسپر تھوڑا سا حلتیت اور ... اور حلبہ چھڑکنا چاہیے - کراث شامی اور خطمی اور بصل اور اوسی کا عصارہ اور ثوم اور
اور انگور شیرین جاڑون کی فصل مین جو ہوتا ہے یہ بھی نافع ہے - ایضا زنجبیل پروردہ جو نرم ہو گئی ہو اور پروردہ ہونے مین بدرجہ
نہایت پہونچ گئی ہو اوسے اسقدر باریک کرکے کوفتہ کرین کہ مثل زردی بیضہ کے باریک ہو جاے اوسکے اوپر نصف وزن فلفل
سرمہ سا باریک پسی ہوئی چھڑکین اور چہارم حصہ زعفران بھی ایسی ہی باریک اور ہموزن مجموع کے نشاستہ اور نبات گھول کر
قوام معجون کا طیار کرین خواہ شہد بجاے نبات کے داخل کرین یہ دوا زیادہ تنقیہ رطوبات کرتی ہے - منجملہ اغذیہ کے جو موافق
جنس حنجرہ کی مقوی ہے جیسے اکارع خصوصا گاے کے پاچہ کہ مریض انکو ہمراہ شہد کے خواہ شہد مین پختہ کرکے تناول کرے اور فقط
پاچہ کے عصب کو کھلانا چاہیے - اگر انقطاع صوت بسبب یبوست کے خصوصا بمشارکت مری کے پیدا ہوا ہو اور اوسکی علامت یہ ہے
کہ ہمراہ بحوحت کے غلظ صوت نہو بلکہ آواز چھوٹی اور حدت اور صفائی کے ساتھ کہ خشونت اور ... بھی ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ سوتے
وقت تین درم روغن بنفشہ ہمراہ شکر طبرزد کے تناول کرے - لعاب اسبغول ہمراہ شربت شکر کے بھی مفید ہے - غذا مین جو ...
اور شوربا چوزہاے مرغ بطور یخنی کے اور شوربا بقول معلومہ کا - انجیر انقطاع صوت کے واسطے ہر طرح سودمند ہے رطوبت سے
یہ مرض پیدا ہو خواہ یبوست سے اور ... انجیر جو ... سے بنائی گئی ہو وہ بھی نافع ہے ... ضعف صوت اور بحۃ الصوت

اسکے واسطے نافع ہے علاج بحۃ الصوت و خشونت کا اسباب بحۃ الصوت کے ابھی مذکور ہوچکے ہیں اب اوسکا علاج بیان کیا جاتا ہے
مستسقی آواز گرفتہ ہو اور رطوبت سے اوس پیدا ہوا ہے جب ہر کہ ہمراہ ایک ترش اور مالح خشن اور حریف یعنی تیز چیزون سے پرہیز کرے اور اگر ان
اشیا کے غذا لینے سے علاج مرض کا قصد ہو لازم ہے کہ ادویہ لینے کے ساتھ ملا کر استعمال کرے - اگر بحۃ الصوت زیادہ چیخنے اور چلانے
کی وجہ سے پیدا ہوا ہو انجیر اور لعوق اور عصیر ان اجزا سے گاڑھا کر کے ہموزن لے کر سپستان میں ملاوے - اور جسو کے پانی پر لباب گندم کا اور
کشک شعیر اور روغن بادام کو استعمال کرے - اور طلا یعنی بوزہ انگور بھی نافع ہے اور جو ادویہ انقطاع صوت کے باب میں
مذکور ہوچکی ہیں وہ بھی مفید ہیں خصوصاً وہ جس سے حلتیت ہمراہ زعفران کے - اگر اوس وقت حرارت ہو پس شوربا سرمق اور خبازی کا
اور ماء الشعیر اور تخم خیار نشاستہ اور بادام - اگر سبب برودت کے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو حلتیت اور زعفران مذکورہ بھی نافع ہے
اور یہ دوا کہ رازی کو بیان کرتے ہیں جندبیدستر اور فلفل ایک جزو مرکی اور لبنی الضم لام جسکو میعہ سائلہ کہتے ہیں) اور قشر ہر دو اور جائفل
ان سب کی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھے - یا مرکی دو درہم اور لبان دس درہم طلا مذکور میں جمع کرے - اور اگر چلانے اور تعب
سے آواز گرفتہ ہو گئی ہو حمام سے جملہ اقسام اعیا اور ماندگی کو نفع ہوتا ہے - اور اغذیہ مرطبہ اور مغریہ جیسے دودھ اور زردی
بیضہ نیمبرشت بے نمک اور اطریہ اور احسا معروفہ اور شوربا سرمق اور خبازی اور جو چیزیں مشابہ اسکے ہیں اور
حبوب جو نشاستہ اور کثیرا اور رب السوس اور صمغ عربی سے طیار کیجائیں اور حبوب لینا اور منفعہ کہ اگر ورم کے مثل کوئی شئی ہو
ان حبوب سے تحلیل پاجائیگا - اسی طرح غرغرہ اور لعوقات لینا منجملہ اسکے وہ دوا ہے جس سے خوانیق حارہ کا علاج کیا جاتا ہے - اسی طرح
وہ احسا جنمین آغر بیہ کے ہمراہ بنا کبھی ہو اور انارنہ ہو جیسے وہ ستو جو آرد باقلا اور تخم کتان سے بناتے ہیں ان سب سے زیادہ قوی صمغ البطم یعنی
بطم کا گوند - واجب ہے ایسے مریض پر کہ شراب کو قطعاً ترک کرے خصوصاً ابتداے مرض میں - اور اگر ورم ہو اور پھر وہ ورم جب
اوسکے پک کر ٹوٹ جاوے شراب شیرین کا پینا جائز ہے - معلی پختہ کی ہوئی اور مصری بھی انکو نافع ہے - اگر رطوبت سے یہ مرض ہو
اور ان ادویہ معجونہ مذکورہ کا استعمال انقطاع صوت میں ضرور ہے اور یہ سب ادویہ اس مرض کو نافع ہیں - احسا جو آرد باقلا اور
تخم کتان سے بنائے جائیں اور اومین آرد کرسنہ بھی داخل ہو نافع ہے اور خود آرد کرسنہ اس مرض میں نافع ہے - اسی طرح وہ ادویہ
جو رب جو اولی میں جلاکے ہیں - اسی طرح اطریہ اور لبن بھی اوسکے بعد گھی اور دوشاب انگور اور اصل السوس اور رب السوس بھی اوسکے بعد
باقلا ہمراہ شہد کے اور طبیخ انجیر کے ساتھ اوسکے بعد مر اور عنصل اور جو ادویہ قائم مقام ہیں ان دونوں کے - اور اگر یہ رطوبت بسبب نوازل
کے ہو مریض کو خشخاش اور رب خشخاش دیا جاوے خشونت آواز اور کدورت کو اوسکی کبابہ کا چبانا صاف کر دیتا ہے - بحوحت
صوت کی دور کرنے والی یہ بھی دوا ہے کہ آب انار شیرین کو جوش دیں اور روغن بنفشہ اوس پر ٹپکا کر قوام درست کریں اور وہ جو
آواز کی ملاست کی حفاظت کریں جو دوا کہ آواز کی ملاست اور چکناپن کو محفوظ رکھیں جیسے باقلا اور حب صنوبر اور زوفا
اور انجیر اور صمغ اور حلبہ اور تخم کتان اور خرما اور اصل السوس اور بادام خصوصاً بادام تلخ اور قصب السکر اور سپستان اور
شراب العسل ہمراہ میفختج کے جو آئندہ مذکور ہوتی ہے منجملہ ادویہ حارہ کے مر اور حلتیت اور فلفل اور بارزد اور لبان علک البطم
نوشنج رتیانج اور یعنی عنصل اگر حرارت اور یبس سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور اصول جاوشیر - ادویہ باردہ سے حب القثا اور حب القرع
اور نشاستہ کثیرا اور صمغ عربی اور لعاب اسبغول اور جلاب رب السوس - اور زردی بیضہ کی نہایت لائق مادہ ہے واسطے مرکب کرنے

اور اوپر کے لینے ہی ایک دوا آکر اس قسم ہی جو امراض نزلہ کی بعض سے تذکرہ کیا ہے اسی طرح مشروبات شیرینہ اور صورت خشن کا علاج
خشونت آواز بعض بیماریوں سے بھی پیدا ہوتی ہے اور نیز ترانہ کھینچنے سے فضل حرارت کے اور ایک حالت عجیبہ مثل تشنج کے ہر عضل صوت میں پہونچتی ہے
اور یا ہوسنے بھی کہ رطوبت عضل مذکورہ کی خشک ہو جاتی ہے اور کثرت ترنم سے اور قطع لہات کے بعد اندمال سے جو خشکی پیدا ہوتی ہے اور تیز
اور جماع سے بھی خشونت صوت پیدا ہوتی ہے علاج اسکا بہت کم کرنا اون اشیا سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا یعنے ترش اور تیز اور نمکین کا ترک
کرنا اور رطوبات جو باب بحوحت میں مذکور ہو چکے اونکا استعمال اور انجیر تر و تازہ اور خشک اور رب میبہ خصوصاً کہ روغن بادام میں بھگوئی
ہو زیادہ نافع ہے اور بہت نفع عظیم پیدا کرتا ہے جو خشونت کہ لہات کے قطع سے عارض ہو پس تجربہ سے صاف ہے کہ عقید عنب یعنے رب انگور کہ
پختہ کرکے ہو ہون اوسکے شہد ملائیں اور دودھ لوزن کو اسقدر پختہ کریں کہ رغوہ یعنے کف برآمد ہونے لگے اوسکے بعد آب گرم ملا کر اوسی
غرغرہ کریں اور مریض کو اوسکا پلانا بھی ضرور ہے پیرا نار رب انگور تازہ سے عمدہ ہے صوت قصیر کا بیان کمی آواز کا سبب نفس کا قصیر
ہونا ہے اور وہ واجب ہے کہ تطویل نفس کی اگر کرنی منظور ہو بتدریج اور رفتہ رفتہ کریں اس طرح کہ پہلے عادت حبس نفس کی کریں اور پھر بتدریج ریاضت
کو بڑھاتے بڑھاتے اوتار چڑھاو کو آواز کی اوسکی بلندی اور پستی یعنے سرونکے نشیب و فراز میں جس کو سرگم کہتے ہیں آخری درجہ تک پہونچا دیں
اور احصار یعنے زور نا آواز کا ایک سر سے دوسرے سر تک اسمین بھی تدریج اور آہستگی کو ملحوظ رکھیں اسلیے کہ احصار محتاج تطویل نفس کا ہے
متر حجم بسبب اسکے کہ روانی اور چل پھر آواز کی بذریعہ مینڈ اور گمک خواہ دیگر طرف کے یہ سب محتاج اسی کے ہیں کہ ایک سر دیر تک قائم
رہے اور فوراً اوتار چڑھاو جسکو چھوٹ کہتے ہیں بدون قوت شدید اور مشاقی تام کے بڑی بڑی کنلا لوتون سے بھی نہیں ہو سکتا ہے
کہ مریض قصیر النفس حتی حمام حار میں دیر تک ٹھہرنا بھی ایسے شخص کو واجب ہے اور جملہ ایسے مقامات میں درنگ کرنا اور ٹھہرنا جہان
کہ سانس جلد چلے اور زیادہ سانس لینے کی وہان ضرورت ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسا مریض حبس نفس کی بھی خوگری کرے اور یہ جملہ
امور مذکورہ بالا کو برابر کیا کرے اور ریاضت بھی کرے اور استحمام کرے اور حمام سے نکلنے کے بعد شراب کا استعمال کرے اسلیے کہ شراب
سے روح کو زیادہ غذا ملتی ہے اسی طرح بعد طعام کے بھی شراب کا استعمال کرے اور لازم ہے کہ مقدار کثیر شراب کی ایک ہی سانس میں
پیجاے۔ نوم بھی ان لوگون کو نافع ہے صوت غلیظ کبھی اسباب بحۃ الصوت جو مرخی اور کشادہ کرنے والے مجاری کے ہوں اور
اسی طرح زیادہ چیخنے اور چلانے سے آواز بھاری اور غلیظ ہو جاتی ہے اور اس مرض کا علاج صعب اور دشوار ہے۔ جو لوگ نوبتی اور
سنیائی روشن چوکی الغوزہ وغیرہ جنکے بجانے میں پھونکنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ ایسے ہی باجے بجانے کی مزاولت اور مشق رکھتے ہیں
اونکی آواز بھی غلیظ اور گندہ ہو جاتی ہے اسلیے کہ اونکی سانس منقطع ہو جاتی ہے اور احتباس اوسکا ریہ میں ہو کر احتباس مجاری پیدا
کرتا ہے صوت دقیق باریک آواز گندہ اور غلیظ آواز کی ضد ہے اور اسباب اسکی ضد اسباب صوت غلیظ کے ہیں جیسے بیداری اور
ماندگی اور ترنم خصوصاً بعد طعام کے اور ریاضت ایسی جو لعب پیدا کرے اور استفراغات علاج اوسکا یہ ہے کہ آواز لگانی موقوف
کرے اور ریاضت معتدل کا جو خشونت آواز کی پیدا کرے التزام کرے اور غذا ہاے معتدل اور حمام ہر صبح کو اختیار کرے اور تمام اقسام
اور مجففات کو قطعاً ترک کرے اور باہ یعنے زیادہ مجامعت سے احتراز کرے صوت مظلم اور مکدر وہ آواز ہے جو مشابہ آواز
کلنی دار کے ہو جسکے موجب پھونک کر ادسے بجائیں سبب اس آواز کا رطوبت غلیظ ہے جسمین زیادہ غلظ ہو اور ریاضت صوت اور صیاحت
یعنے گشتی وغیرہ اسمین مفید ہے اور آواز کو بلند رکھنا خواہ گانا اور ملک یا لیس خرقہ ہاے کتان سے اور حمام میں داخل ہونا

خواہ کسی اور آفت سے جگر کی پیدا ہو یا مری کے ورم وغیرہ سے یا زمعدہ کے ورم وغیرہ سے خواہ ذات الجنب سے پستان کے یا وہ کھانسی جو تمام
بدن کی مشارکت سے پیدا ہو جو حمیات میں ہوتی ہے خصوصًا ہمراہ حمی محرقہ کے یا حمی یوم لقبی خواہ اور حمیات یا حمیات سے یا آخر اسکا باعث ایک
سا ہو سے بدن کی غیر حمیات میں کھانسی پیدا ہو سکھانسی کے بعض اقسام خشک ہوتے ہیں اور بعض قسم تر ہوتی ہے خشک کھانسی وہ ہو کہ اوسکے
ساتھ کوئی شئی برآمد نہیں ہوتی ہے ایسی کھانسی سوء مزاج حار خواہ بارد خواہ یابس مفرد سے ہوتی ہے - اور کبھی خشک کھانسی ابتدا سے اور ابتدا
میں سینہ کے اطراف کی پیدا ہوتی ہے تا اینکہ نضج پیدا ہو کبھی ہمراہ ورم صلب کے خشک کھانسی بہت سخت ہوتی ہے کبھی اورام جگر اور اطراف
الیبی کے اورام میں اور بعض اوقات اورام طحال میں بھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے کبھی وہ دیگر جسم سے فضلہ ارسینہ کو بھیج دیا
اور کھانسی کے ذریعہ سے دفع نہوتا ہو بھی سوکھی کھانسی اوٹھتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کبھی کھانستے کھانستے ایک شئی حجری حلق سے
نکل آتی ہے جو مشابہ دانہ نخود کے یا مشابہ اولہ کے ہوتی ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ ایک خلط غلیظ کو حرارت نے منجمد کر دیا ہے جسکو
اسکندر نے ایسی شئی برآمد ہونے کی گواہی دی ہے اور حکیم نولس نے بھی اور خود میں نے بھی مشاہدہ کیا ہے جسم میں نے خود ایک حلق
سے مثل دانہ نخود کے ایک شئی کو برآمد ہوتے ہوئے بارہا دیکھا ہے مگر بعد ازان سعال کے فقط کھنکھار میں برآمد ہوئی ہے اور جب اوسے
توڑا تو پس گئی اور بدبو اوسمین ایسی تھی جیسے کہ چرک دندان میں اون لوگون کے ہوتی ہے جو دیر تک مسواک وغیرہ سے صفحہ کو
صاف نہین کرتے متن کھانسی جو ہمیشہ آتی ہو اور زیادہ بیتاب کردے اکثر منجر بطرف نفث الدم کے ہوتی ہے - اکثر فصل شتا
اور ربیع شتوی میں کھانسی کی شدت ہوتی ہے اور بیشتر ربیع معتدل میں بھی زیادہ ہوتی ہے اور باد شمالی کے چلنے کے وقت اور
جسوقت صیف شمالی اور قلیل المطر ہو اور خریف میں ہوا جنوبی چلے اور بارش زیادہ ہو اور جسوقت جاڑہ ہو تو اوسمین سعال کی کثرت
ہوگی علامات سعال بارد کی علامت یہ ہے کہ برودت سے اوسکی زیادتی ہو اور جسقدر سردی کم ہو کھانسی میں بھی کمی پیدا ہو
اور حرارت سے بھی اوسمین کمی ہو رنگ چہرہ وغیرہ کا رصاصی ہونا اور پیاس میں کمی یہ سب علامات سعال بارد کے ہین کبھی ہمراہ سعال بارد
کے نزلہ بھی ہوتا ہے پس کوئی شئی سینہ پر اوترتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور ابتداء اوس شئی نازل کا حلق تک معلوم ہوتا ہے اور اسی
طرح کا ثقل بھی معلوم ہوتا ہے اور جب ناک کی طرف یہ مادہ کھنچ جاے اس ثقل اور گرانی میں کمی ہو جاتی ہے اور کھنکھار نے سے
پہلے اس مادہ کا نزول ہوتا ہے یا یہ مراد ہے کہ اسکا نزول کھنکھار نے کو مستدعی ہوتا ہے - اس نزلہ کے علامات مع غدد سے جاری ہونا نزلہ کا
اور تمدد اوس جانب میں جدھر سے اوسکی ریزش ہو اور سدہ منخر وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں اور یہ بھی علامت نزلہ کی ہے کہ اول امر میں
سعال سے نفث میں کچھ برآمد نہو اور اسکے بعد ایک شئی مثل بلغم خام کے خارج ہو خواہ مائل بہ زردی اور سبزی ہو اور بیشتر اس نزلہ کے
ہمراہ حمی بھی ہوتی ہے - علامات سعال حار کا التہاب اور عطش اور سکون کھانسی میں ہوا سے بارد سے پیدا ہونا اور بہ نسبت
سرد پانی کے ہواے سرد سے زیادہ سکون پیدا ہونا چہرہ کا سرخ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا - علامات سعال رطب کے رطوبت
جو ہر سہ یہ کی اور مشایخ اور مرطوبین کو عارض ہونا اور خرخرہ کا زیادہ ہونا خصوصًا سوتے وقت اور سونے کے بعد - علامت
سعال یابس کی حرکت سے زیادتی کا پیدا ہونا اور جوع یعنے گرسنگی میں زیادتی اور سکون اور سیری شکم میں اوسکی خفت اور
کمی یا اسی طرح بعد استحمام اور شرب مرطبات کے اوسمین خفت کا پیدا ہونا - علامت سرفہ سافج جملہ اقسام اربعہ کی یہ ہے کہ اسمین
نفث کسی قسم کا نہین ہوتا ہے - اور علامت سرفہ مادیہ کی نفث ہے اور صنف مادہ بخاص اوسی مادہ سے استدلال کیا جاتا ہے

- علامت اوس سرفہ کی جو اورام کی وجہ سے پیدا ہو موجود گی ذات الجنب اور ذات الریہ کی جو ہر قسم ہو ان دونوں کی خواہ بارد خواہ اقسام اورام وغیرہ کی موجودگی جو اپنے اپنے ابواب مین مذکور ہونگے - علامت اوس سعال کی جو بوجہ تقلیع کے ہو وہی علامات تقلیع کے ہین جنکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور وجع کا ہونا اور بیچ پست کھانسی مین ہوتی اور کبھی رطوبت بھی ایسی کھانسی مین ہوتی ہے علامت اوس سعال کی جو قروح ریہ سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو قروح ریہ کے بیان مین مذکور ہین کہ تھوکنے مین خشکریشہ اور قیم اور پارہ جرم ریہ کا خواہ کوئی چیز سطحی لخت لخت ہو کا یا آمد ہو اور یہی علامت اوسکی ہے کہ بعد نوازل اکالہ اور بعد نفث الدم اور اورام کے ہوتی ہے - اکثر سرفہ یا سعال مزمن اوسی وقت مرض ہوتی ہے کہ مادہ تو موجود ہو مگر بسبب ضعف قوت دافعہ کے اوسکا اخراج نہو سکے یا اسکے مادہ کا انقطاع تام نہوگیا ہو جیسا تپ اپنی جگہہ اوسکا بیان کیا جائیگا - علامت اوس کھانسی کی جو مشارکت سے پیدا ہو پس اگر مشارکت معدہ کے ہو تو اسکی شناخت اوس کی امراض معدہ سے کرنی چاہیے اور کھانسی اوسوقت زیادہ ہوگی جب علامات تغیر مزاج معدہ کے زیادہ ہون امتلا اوس تغیر کا اوسکا خواہ معدہ کا خالی ہونا اسی طرح بسبب اختلاف اغذیہ سے تیزی اور نقصان کھانسی مین واقع ہوگا - اور اکثر قسم کھانسی کی زیادہ ہیجان مین اوس وقت امتلاء سے آتی ہے اور ہضم غذا کے وقت بھی اسکی زیادتی ہوتی ہے - اور جو کھانسی مشارکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہے علامات جگر کے امراض تشخیصات الکبد سے اسکی شناخت کرنی چاہیے - اور اگر ورم جگر کا حار ہو تو حمی ضرور ہوگی اور اگر ورم حار ہو تو اوسکے امتلا سے پیدا ہوگا اور اوسکے بعد تمامی دلائل مذکورہ باب امراض جگر کو تامل ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشیا ملطفہ مادہ کو رقیق کر دیتی ہین اور رقیق ہو کر نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ہو جاتا ہے لیکن اگر حرارت اجزاء مین زیادہ ہوگی کہ رطوبت قیقیہ بہیہ کو خشک کر دے ہے اوسوقت نفث مین کچھ بھی برآمد نہوگا - اور اشیاء باردہ جیسے شراب خشخاش اور حریرہ مادہ کو جمع کرکے آمادہ نضج بہم کرتا ہے لیکن اگر زیادہ برودت پیدا ہوگی اسقدر کہ ناقابل خروج ہو کر دینگے شراب زوفا اوسی وقت صلاحیت استعمال کی رکھتی ہے جب مادہ جلا پیدا کرنے کا اوس مادہ غلیظ مین ہو جسکی وجہ سے کھانسی اوٹھتی ہے ایسے مادہ غلیظ کے واسطے عمدہ شراب زوفا ہے اور اگر مادہ مذکورہ رقیق ہو اوسکے واسطے اسکا استعمال نکرنا چاہیے - اور اگر نفث مین کوئی شی رقیق یا غلیظ کچھ بھی برآمد نہوتی ہو سبب اوس کھانسی کا خشونت سینہ کی ہے اور علاج لعوقات مغریہ سے کرنا چاہیے کبھی محموم کو کھانسی عارض ہوتی ہے - اگر کھانسی مین سکون پیدا نہو تب پھر پلٹ آوے گی اور یہ کیفیت زمانہ ابتداء سے حمی تک رہتی ہے - قوابض قوی مجاری تنفس مین تنگی پیدا کرتے ہین - ماء الشعیر عمدہ غذا ہے کہ مع مسکہ اوصاف ستودہ کے نفث کا سہل الخروج کرنا بھی اس سے پیدا ہوتا ہے - اگر نفث کی آمد بند ہو اور احتباس پیدا ہو اور مریض کو تپ آ جاسے مادہ مین عفونت پیدا ہوگی اور یہ عفونت اوس مریض کو بالآخر عفونت مین داخل کرے گی یا حمی دق پیدا کرے گی (اگر مادہ قیحی ہوگا) **علاج** مزاج بارد کا علاج یہ ہے کہ اگر برودت درجہ خفیفہ کی ہو اور کسی سبب بادی یعنی خارجی سے وہ برودت پیدا ہوئی ہے اوسکی اصلاح فقط حصر نفس سے یعنے سانس کے روکنے سے ہو سکتی ہے اسلیے کہ یہ تدبیر ریہ کو بسہولت فوراً گرم کر دیتی ہے - اور اگر احتیاج قوی علاج کی ہو ایسی برودت کے واسطے خواہ اور قسم کی برودت کے واسطے کسی مزاج بارد خلطی مین اوسکا علاج یہ ہے کہ زبان کے نیچے ایک بندقہ مرکی خواہ میعہ کا گولی کی شکل بنا یا ہوا رکھیں خواہ کندری تمامتر اور علک البطم کو ہمراہ شہد کے استعمال کرین خواہ دہن بلسان اور سکنجبین کو ایک مثقال تک استعمال کرین یا کبریت کو بسکر مصفے نیمبرشت بیچھے چاٹ کے اور لعوقات لعاب ہائے گرم کے بھی استعمال کرین کرسنہ شہد کے ساتھ اور آب انار شیرین جسکا قوام شہد جیسا

کیا جائے خواہ شکر سپید مین - مروخات جو سینہ مین مستعمل ہوتی ہین جیسے روغن سوسن اور روغن نرجس شمع احمر کے ساتھ اور کتیرا کو بھی اسمین داخل
کرین جلنجبین اور زبیب اور اصل السوس اور پرسیاوشان اور روغن بادام ہمراہ ایک مثقال قند کے جو اوسمین حل کیا ہو یا طبیخ انجیر
اور اسارون انجیر کے ہمراہ خواہ ازین قبیل اور چیزون کے ساتھ نافع ہے - غذا ان بیمارون کی ستو چنے کے حلوہ اور سمن کے ہمراہ اور انجیر
اور چھوہارا اور بیخ کراث شامی - روغن بین و مین فستق اور روغن حب صنوبر کا اور اطریہ ہمراہ فانیذ کے بھی انکو نافع ہے - لحوم کے اقسام
مین سے گوشت چوزہ ہاے طیور اور گوشت مرغ اور یخنی انھین لحوم کی خواہ بچہ یکسالہ میش کی یخنی - نقل مین پستہ اور حب صنوبر اور
زبیب ہمراہ حلبہ کے اور گنا اور پونڈا اور انجیر اور مشمش یعنے زردآلو اور کیلا کی پھلی - انجیر خشک کو کھانا ہمراہ بادام کے ایسی
کہنہ سرفہ کو زائل کر دیتا ہے - شراب ریحانی رقیق اور کہنہ اور ماء العسل سعال حار کا علاج ملطفات معروفہ عصارات اور ادہان سے
بذریعہ طلا کے خواہ بطور مروخات کے کرنا چاہیے - جلاب بھی ان لوگونکو نافع ہے اور دیا قوزاے سافج کا استعمال صبح شام بنا کر
اوس نسخہ کے جیسے ہم آیندہ بیان کرینگے - اسی طرح لعوق خشخاش کا استعمال نسخہ جید لعوق خشخاش کا یہ ہے کہ پندرہ عدد خشخاش
کی ڈونڈیان جو بالکل تازہ نہون اور نہ بہت کہنہ اونکو لیکر ایک قسط یعنے ڈیڑہ رطل کسی چشمہ کے پانی مین خواہ آب باران مین بھگو دین
اور پورے آٹھ پہر اوسے بھگونا افضل ہے اوسکے بعد اتنا پختہ کرین کہ آدھا رہجاے بعد ازان اوسے چھان کرین اور نصف وزن
مصفی سے شکر خواہ شہد داخل کر کے بطور لعوق کے گاڑھا قوام بنالین - مقدار شربت تین درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو ماء الشعیر
ہمراہ سپستان کے بھی ان بیمارونکو نافع ہے شربت بنفشہ اور خمیرہ بنفشہ بھی اور طبیخ زوفا جو باردہ ہے شرکت سے ادویہ باردہ کی
خصوصاً جب نضج ہو جاے خواہ آخر مرض ہین - آب انار جسکا قوام شکر طبرزد مین کیا ہو اور قصب السکر یعنے گنا بھی مفید ہے
- لعوقات ان کے واسطے لعاب بزر قطونا اور لعاب بہدانہ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور حبوب اور لبوب کہ انکا ذکر ہم آیندہ
کرینگے حبوب سعال کے باب مین - اور کبھی انھین مخدرات کو بھی داخل کر دیتے ہین - غذا ان مریضون کی البقول باردہ اور لبوب
جیسے کھیرا اور کدو اور ککڑی روغن بادام کے ہمراہ اور باقلاے کوفتہ جو روغن بادام کے ساتھ خوب طرح پختہ کیا گیا ہو
کہ مہرا ہو جاے خواہ روغن کدو سے پکایا گیا ہو ماء الشعیر اور احسا یعنے ستو جو اور باقلا کا اور البقول اور نشاستہ اور سبوس
گندم کا پانی - اگر طبیعت نرم ہو اور قبض کی شکایت نہو اوسوقت جو کا ستو ہمراہ شکر اور اطریہ کے دینا چاہیے - اور اگر مرض مین
شدت ہو ماء الشعیر ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہون اور اونکو آب خاکستر سے جو نمکین ہو دھو لیا ہو نسخہ دیاقوزاے
باردہ کا خشخاش تر و تازہ کو مع پوست کے ریزہ ریزہ کرین اور پکانے کے ذریعہ سے مہرا کر لینا چاہیے پانی مین بعد ازان شکر سے
قوام درست کرین جیسے جلاب کا قوام ہوتا ہے اور اگر خشخاش تازہ نہو تو تخم خشخاش یابس کو کوفتہ کر کے شبانہ روز بھگو رکھین بعد ازان اوسی پانی مین جوش دین
- اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو مع پوست کے بھگو ڈالین خصوصاً خشخاش سیاہ کو - اور اگر اس سے بھی زیادہ مرض مین شدت ہو
کسی قدر بنج اوسمین داخل کرین اور افیون کی بھی شرکت بھگو کر کیجاتی ہے - علاج مزاج رطب کا کہ جسوقت رطوبت خاص سینہ مین ہو
مجففات سے جو نا شف رطوبات ہین کرنا چاہیے اور ادمان کے ہمراہ ادویہ حالیہ بھی شریک کرنی مناسب ہین - از انجملہ یہ ترکیب ہے
طین ارمنی کتیرا صمغ عربی ہر واحد ایک جزو فوفل بیخ زوفا ماشادارچینی پرسیاوشان ہر واحد نصف جزو انھین ادویہ کو معجون بنا کر
استعمال کرین - علاج مزاج یابس کا دو حال سے خالی نہین ہے - یا اسکی یبوست کے ہمراہ حمی بھی ہے یا حمی نہین ہے - اگر تپ نہو اوسوقت

بیرون فرش کے سونا - یا کوئی علقہ گوشت جو حلق میں تھا اندر حلق کے لپٹ جاوے - یا سبب واصل سے نفث الدم پیدا ہوا اور یہ سبب یا تو عروق میں ہے
خواہ رگوں سے باہر اور کسی جگہہ عروق میں جو سبب ہو یا تو کسی رگ کا کٹ جانا خواہ پھٹ جانا خواہ منہ کھلنا اور وسیع ہو جانا کسی حدت اور
تیزی سے یا استرخا کی وجہ سے ہو خواہ تاکل اور سڑ جانا اور کہ حدت سے کسی خلط کی - یا سخافت اور بوسیدگی سے رشحات خون کے اون سے
برآمد ہونے - اور اکثر منافذ جو درمیان قصبۂ ریہ کے ہیں یا شریان کے منافذ زائد بر مقدار طبعی وسیع ہو جاتے ہیں اسی جہت سے خون
قصبۂ ریہ تک مترشح ہوتا ہے - جو سبب واصل رگ میں نہ ہو یا تو از قسم جراحت کے ہوگا یا قرحہ جو کسی جراحت سے پڑ گیا ہو خواہ تاکل اور تعفن
اگر عضو مخصوص سے کوئی چیز منقطع ہو کر جدا ہو - کبھی ورم دموی سے ریہ کی ترشح خون کا ہوتا ہے پس نفث الدم عارض ہوتا ہے - اور
ایسا ورم سلیم ہے مہلک نہیں ہے اسلیے کہ دموی ہے اور مادہ بطور رشح کے ہے یعنی جو خون اوس ورم سے دفع ہوتا ہے وہ مادہ نہیں ہے جو سبب
اوس تحقق ورم ہو جاوے یا غلیظ ہو - کبھی ریہ میں ان جملہ اسباب کا وجود ہوتا ہے سعال علقہ کے - ان اسباب واصلہ کے واسطے
چند اسباب اور ہیں جو ان پر بھی مقدم ہوتے ہیں اور وہ اسباب مقدم یا تو کثرت مادہ کی ہے جو کثرت سے غذا کی اور ترک سے ریاضت کی
پیدا ہوتی یا اس سبب سے کہ وہ غذا طبیعت کے مہیا کرنے سے زیادہ ہے جسطرح یہ امر حاصل ہوتا ہے ترک سے ریاضت کے چنانچہ
ہم نے کتاب اول یعنی فن کلیات میں اسے بیان کر دیا ہے - خواہ احتباس حیض اور بند ہو جانے سے خون بواسیر کے یا قطع سے کسی
عضو کے یہ سبب مقدم پیدا ہوا اسباب وہ علہ کا - یا بسبب حدت اوسی مادہ کے اور بشدت حرکت کرنے اوسی مادہ کے - یا ریاح کثیرہ جو
عروق میں بھر کر تنگی پیدا کریں خصوصاً عروق مجنحین میں کہ ایسے آدمیوں کو یہ ضرر زیادہ پہونچتا ہے مترجم مجنحین مشتق مادہ جناح سے ہے
جسکے معنے بازو کے ہیں آدمی کے بدن میں جناح اون دو ہڈیوں کو بولتے ہیں جو دونوں پہلو سے مہرہائے پشت کے چپ و راست نکلی ہیں
اور شکل اوس ہڈی کی مشابہ بازو کے ہے پس شاید مجنحین کے معنے یہ ہوں کہ جنکے بدن کے یہ دونوں استخوان زیادہ نمودار ہوں متن یا
استعداد اون آلات کے جو حاوی مادہ مذکورہ کے ہیں واسطے پھٹ جانے کے اور یہ استعداد یا بسبب برودت کے پیدا ہو کہ بسبب
برودت کے انبساط اون آلات کا دشوار ہوا اور جو قوت کہ انبساط اون آلات میں پیدا کرتی ہے اوسکی اطاعت نہ کر سکیں بذریعہ
امتداد کے بلکہ جب وہ قوت خواہان امتداد ہو یہ آلات پھٹ جائیں - یا اینکہ یہ استعداد شگافتہ ہونے کی بسبب کسی حرارت خارجی
یا داخلی کے یا بسبب یبوست کے پیدا ہو کر اون آلات کو آمادہ تکثیف اور تجفیف پر کرکے ادنی سبب سے انشقاق کی نوبت پہونچا دے
یا بسبب رطوبت کے جو اونھیں آلات میں ارخا پیدا کرکے مسامات کو وسیع کر دے - خواہ ملاقات کسی خارق اور شگافتہ کنندہ شے کی
یا اکال خواہ شے قطع کرنے والی یا عفونت پیدا کرنے والی سے انشقاق پیدا ہو جسوقت امتلاے دموی عارض ہوتا ہے طبیعت
دفع مادہ پر متوجہ ہوتی ہے جسطرف سے ممکن ہو بشرطیکہ استعداد اوسمیں زیادہ ہو یا مکان سے اوس عضو کے قریب ہو جلد ہر سے
بذریعہ نفث کے دفع کرنے پر طبیعت آمادہ ہوتی ہے - خواہ بواسیر کی طرف بہانے سے یا حیض کی طرف خواہ رعاف کے ذریعہ سے
اوسکا اخراج کر دے - پھر اگر عروق اسقدر قوی ہوں کہ خون کو پکڑ لیں اور چھوڑنے سے انکار کریں اوسوقت موت ناگہانی
واقع ہوگی اسلیے کہ خون تجاویف عروق پر ریزان ہوگا - جو شخص کہ اوسے نفث الدم عارض ہوتا ہے ایسے شخص کو قرحہ ریہ کا عارض
ہونا ہر وقت مظنون رہتا ہے - اسلیے کہ نفث دم اکثر جراحت سے پیدا ہوتا ہے اور جراحت مائل بطرف قرحہ کے ہوتی ہے - اگر کسی نفث
دم محتبس کے پیچھے کوئی نفث دم دوسرا جاری ہو خوف اس امر کا ہو کہ یہ دوسرا نفث الدم ایک قرحہ سے پیدا ہو جسکی طرف جراحت

عروق کے کہ ایسے خون کے برآمد ہونے میں درد ہرگز نہیں ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے میں درد ہرگز نہین ہوتا اور اوسکے برآمد ہونے مین زیادہ
ادرار ہوتی ہی اور خروج اوس میں اتفاقی مقدار کثیر ہوتی ہی برنسبت اوس خون کے جو بسبب انقطاع اور انشقاق کے اول مرتبہ برآمد ہوتا ہی
اور یہ خون انفتاح عروق کا مقدار مین اکثر اوقات اوس خون سے زیادہ ہوتا ہی جو تاکل کے سبب سے برآمد ہوتا ہی ۔ علامات اوس
خون کی جو کسی ورم سے بذریعہ نضج ہو کر برآمد ہو یہ ہی کہ مقدار اوسکی تھوڑی ہوتی ہی اور علامات ذات الریہ وغیرہ کے سب موجود ہوتے ہین
معالجات جو شخص مرض نفث الدم مین مبتلا ہی اوسکے حال کی خبر ہر وقت رکھنی چاہیے جب ابتداے خون معلوم ہو فوراً فصد اوسکی کھولی جاوے
خصوصاً اگر ایسے بیمار کا سینہ اصل خلقت مین تنگ مخروطی ہوا ہو یا کھانسی اوسے آتی ہو اور اصوب یہ ہی کہ خون کا امالہ اعضاے
اسفل کی طرف کیا جاوے بذریعہ فصد صافن کے اور ابتداءً ازان اول وہلہ فصد باسلیق کے ذریعہ سے کرنا چاہیے اگر یہ وقت امالہ کے
مثلاً ایسے کہ پہلے فصد صافن کے اور اوسمین کسی عورت کا حیض بند ہو جاوے اور اوسکا بھی بقدر کفایت لینے پورا پورا ہو جاوے اسی قدر لینے سے اوسکا نفث الدم
زائل ہو جائیگا جسطرح کبھی احتباس حیض سے نفث الدم عورتون مین پیدا ہوتا ہی ۔ واجب ہی کہ جملہ امور اور اسباب سے جو محرک خون کے ہین احتراز
کیا جاوے مثلاً غذا سے گرم کھانے سے اور ورزش یعنی کودنا پھاندنا اور چیخنا چلانا اور ضجر یعنی دل تنگی اور جماع اور تنفس عالی یعنی بلند سانس لینے سے
اور زیادہ کلام کرنا اور سرخ اشیا کی طرف دیکھنے سے اور شراب کثیر پینے سے اور بکثرت استحمام کرنے سے کہ یہ جملہ امور محرکات
خون کے ہین اور ادویہ مفتحہ سے بھی اجتناب کرنا ایسے بیمارون کو لازم ہی جیسے کرفس اور صبر اور سمسم اور شراب اور روغن کہنہ کہ
مرضاے نفث الدم کو مضر ہی اور روغن تازہ نافع ہی ۔ غذاے نافع اونکے لیے وہ ہی جو مغری ہو اور مسدد ہو اور جو غذا کہ لحم یعنے
گوشت آور ہی اسی طرح جس غذا سے جو تمین برودت پیدا ہو اور غلیان اور جوشش خون کو روکے ۔ ازانجملہ وہ جو شوربا ہو
بسبب اسکے کہ اوسمین قوت تغریہ کی ہی اور رہی گا سے کا کہ اوسمین قبض ہی اور مسکہ اور پنیر تازہ بے نمک اور دوا کہ تالیف اور
زائیدہ ہو اور سجاراکی جو چھوٹی ہوتی ہی کہ اوسمین بھی قبض کی قوت ہی اور زیت انفاق تازہ اور نیز طعام مرغن اور چکنا کرنے کی غرض
سے ڈالا جاتا ہی ۔ میاہ شبثیہ یعنے پھٹکری کے معدن کے خواہ اوسی خاصیت کے پانی ایسے بیمارونکو زیادہ نافع ہین ۔ جو قسم نفث الدم
کی خاص جگر ریہ سے ہو اوس مریض کو ادویہ ملحمہ جو یابسہ ہین دینی مناسب ہین جیسے طین اور شادنج آب بارتنگ اور سرکہ
آب آمیختہ کے ہمراہ ۔ علاج اوسکا سواے تدبیر غذائی کے یہ ہی کہ بہت جلد فصد باسلیق کی اوس جانب سے کھولی جاوے جدہر انحلال
نزف معلوم ہوتا ہو مگر فصد کشادہ نہو بلکہ دقیق ہو کہ خون بدفعات لیا جاوے اور درمیان دفعات کے تین گھنٹہ خواہ کم و بیش کا
وقفہ ہو اور قوت کی رعایت کا لحاظ رہے اسلیے کہ فصد خون کا جذب خلاف جہت مین کرے گی اور حدت ورم کو روکے گی
اوس جراحت مین جو ریہ مین پڑی ہی ۔ اطراف اونکے دلک شدید سے مالش کیے جائین کہ اوپر سے مالش شروع ہو اور نیچے
کی طرف اوترتی ہوئی چلی آوے ۔ اور امور مذکورہ جو محرک خون کے ہین اور ابھی اونکا بیان ہو چکا ہی اونسے باز رکھے جائین
ہوا اونکے واسطے معتدل تجویز کیجاوے اور لیٹنا اونکا پہلو پر یا ایسی شکل پر جسطرح پر انتصاب اور سیدھے ہونے کے وقت آدمی
رہتا ہی تاکہ بعض اجزا سینہ کے بعض اجزا پر نہ پڑین ۔ کبھی سرکہ پانی ملا ہوا اونکو موافق ہوتا ہی اسلیے کہ مانع نزف کا ہی
اور اطراف صدر اور ریہ کو خون سے پاک کرتا ہی ۔ اگر کسی قسم کا خون وہان منجمد ہو کر بستہ ہو رہا ہو اوسے خارج کر دیتا ہی
اور پھر منجمد ہوتے نہین پاتا ہی ۔ ادویۂ باردہ کا استعمال انھین کرانا چاہیے ۔ جو مغریہ بھی ہون اسلیے کہ مغریہ اس غرض مین

اصلی اور انسب ہیں اور تغریہ پیدا کرنا عجلہ تدابیرت زیادہ واجب ہے - اگر ہمراہ نفث کے تنقیہ اور صفائی پائی جاسے نہایت درجہ مطلوب ہے
اسہولی یا وجود تبرید کے بہ وقت پیاس کے نافع ہے کبھی اوسپر بہ مغربہ کے ساتھ مخدرات کی آمیزش مندرجہ جیرن سے مناسب ہوتی ہے
اسباب تسکین اور ترقیق خون کی دوسرے نزلہ کا پیدا کرنا اور حرکت بدنی کو روکنا - اور یہ چیز مشترک اقسام نفث الدم کی ہیں اخیر مین
اسی باب کے ذکر کرینگے - جسوقت نفث الدم بسبب نزلہ کے عارض ہوا ہو تو نزلہ صفر ایسے حادہ سے ہو گیا اوس کی
فصد کھولنی چاہیے اور بندش اطراف کی اوپر سے نیچے تک اور مالش اطراف کی زیت حار سے کرنی چاہیے خواہ کسی اور روغن سے
جو گرم ہو جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ مگر سر پر روغن کا لگانا کسی طرح درست نہیں ہے غذا اونکی حقطیہ یعنی حریرہ نشاستہ گندم کا خواہ آرد گندم کا
لپٹا یا گیہون کے ستو جسکے ہمراہ کوئی شی عفص اور بکٹھی کھلائی جاسے اور یہ عفوصات کسی پھل قسم غسیرہ کے لیے
ہوسے ہون - اور بوقت ضعف کے روٹی سرکہ مین بھگو کر دیجاسے کی آب سرد کی آمیزش اوس سرکہ مین کرسکتے - اور حقنہ ہاے
حارہ یا حادہ سے احتقان کرنا چاہیے تاکہ مواد جانب سر سے جذب ہوکر اسفل کی طرف آسے خصوصًا جسوقت فصد سے پوری
کاروائی ہو تو واجب ہے کہ تبرید راس کی تدبیر داخلی جہان تک ممکن ہو کیجاسے اور بڑی کوشش کرطلیہ راس کی بھی بہر ضرورت
- اقراص کہربا کا استعمال بھی اوسوقت نافع ہوتا ہے - پھر اگر یہ تدبیر نافع نہو تا چار علاج نزلہ کی خاص قسم کا کیا جاسے گا مثلًا
حلق راس یعنی سر منڈوانا اور ضمادات جنپیشک سے کبوتر کی بنائے جاتے اور انکا استعمال کیا جاسے گا کو ایسے ہی ضماد کبھی
لگاسے جائینگے اور کبھی چھوڑ دیسے جائینگے جیسی حاجت جسوقت ہوگی - جالینوس نے کہا ہے کہ ایک عورت کو مرض نفث الدم
بسبب نزلہ کے عارض ہوا تھا مین نے حقنہ حادہ سے اوسکا علاج کیا خصوصًا اسوجہ سے کہ فصد اوسکی ممکن نہ تھی اسلیے کہ چار دن بیماری اوسکے
خون تھوکتے گذر گئے تھے اور ضعیف بدرجہ نہایت ہو گئی تھی اور غذا اوس مریضہ کو حریرہ اور ایسے نا کہہ سے دی جسمین قبض کی قوت
تھی اسلیے کہ چندر وز سے برابر فاقہ پر فاقہ اوسنے کیا تھا اور سر پر اوسکے فصد خطاف کا لیپ کیا اور حمام کرنے کی اجازت اوسکو
بغرض دو اسکے بغرض لطافت وغیرہ کے دی اور سر پر اوسکے تیل ہرگز ملنے نہ دیا اور نہ تیل لگانے کی اجازت دی تاکہ ترطیب راس
نہ پیدا ہو اور تریاق طری یعنی تازہ بھی اوسے کھلاسے تاکہ اوسے نیند آجاسے اسلیے کہ اس تریاق مین جزو قلیل افیون کا ہونکہ
لہذا النوم پیدا کرتا ہے اور رودغدغہ سعال کو بھی منع کرتا ہے اور بسبب تغلیظ کے سیلان مادہ کو ٹھہرا دیتا ہے - روز دوم اس
تدبیر کی یعنی تریاق دینے سے دوسرے دن پھر جالینوس نے کسی قسم کی تحریک اوس مریضہ کے اعضا مین نہ کی بلکہ اوسے آرام
اور سکون بحال خود چھوڑ دیا حالانکہ حاجت کثیر اوسکے تنقیہ کی تھی اور اکثر جو تدبیر ایسے وقت کی وہ یہی تھی کہ اوسکے
اطراف کی مالش کرائی اور بقدر باقلا کے اور تریاق حدیث پلایا جو کہ مقدار کافی سے تھا اور غرض جالینوس کی یہ تھی کہ رفتہ
رفتہ شہد پلانے کے قابل وہ مریضہ ہو جاسے تاکہ ریہ اوسکا مادہ نزلہ سے پاک ہو پھر اوسکو بحال خود ٹھہرا دیا یعنی کسی قسم کی
تحریک نہ کی پھر اوسکے اطراف کی مالش کی اور اوسکے بعد ماء الشعیر اوسے دیا اور تھوڑی روٹی بھی واسطے انعاش اور بیدار کرنے
قوت کے اوسکو کھلائی اور چوتھے دن اوسکو تریاق کہنہ بمقدار کثیر ہمراہ شہد کے پلایا تاکہ اوسکا ریہ اچھی طرح پاک ہو جاسے
اور بہر صورت پوری غذا اوسکے مناسب حال بھی دیتا رہا اور جس طرح سے ناقہین کی تدبیر کیجاتی ہے اوسیطرح اوسکی
تدبیر کرتا رہا اور بار بار اپنیہ وقتًا فوقتًا اوسکے سر پر قیروطی ثافسیا کو لگاتا رہا اور نہانے سے اوسکو بالکل منع کر دیا تھا - یہ تدبیر

حمام

ایسی ہی اور دوا بھی انشقاق کے واسطے مذکور ہو چکی ہیں دینی چاہئیں کہ وہ بھی مغریہ اور ملطف اور قابض ہوتی ہیں یا اور دوا جیسے گلنار اور انار کی
کلیاں اور سماق اور عصارہ طراثیث یعنی اشترغار اور عصارہ شاخہائے باریک انگور کا اور بلوط اور برگ عوسج اور کہربا اور اقاقیا
اور حضض اور عصارہ ورد اور عصارہ عصی الراعی اور شکاعی عصارۂ انگور خام اور اس انگور کا نام باقسطیلا ہے کبھی یہ ادویہ خواہ انسے
جو قرص وغیرہ مرکب ہوں شب اور زعفران اور صبر اور افسنتین سے قوی کر دی جاتی ہیں اور یا ہم ترکیب دیکر طلا کیجاتی ہیں اور اقراص
جو اسی مرض نفث الدم کے واسطے مذکور و مشہور ہیں انہیں قدر اون سے طلا کیے جاتے ہیں۔ اور کبھی یہ ادویہ آب عالعس میں
خواہ بعض عصارات میں جوش دیکر بطور مشروب کے مستعمل ہوتی ہیں کبھی انہیں ادویہ سے ضمادات طلا رہتے ہیں کبھی ان
ادویہ میں اور جو ادویہ نفث الدم کی جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور یہ ضماد یہ بھی مثل کرفس اور نانخواہ اور انیسون اور سنبل الطیب
[illegible] کے داخل ہوتی ہیں۔ اور کبھی مخدرات بھی شریک کر دیے جاتے ہیں جیسے پوست بیخ یبروج اور بنگ اور خشخاش اور کبھی
مغریات جیسے صمغ عربی اور نشاستہ کندر اور کوکب شاموس یعنی مٹی شاموس کی اور طباشیر اور بارتنگ اور لعاب اسپغول
اور تخم اسپغول اور عصارۂ بقلۃ الحمقا اور لعاب بہدانہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ اگر نفث الدم بطور رشح کے کسی ورم سے ہوتا ہو
علاج اوسکا فصد اور استفراغ اور اوسکے بعد انضاج مادہ ہے اور قوابض سے ہرگز اس قسم کا علاج نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت استعمال
قوابض کا آفت عظیم پیدا کرتا ہے بلکہ مثل علاج خراجات الریہ کے اسکا علاج کرنا لازم ہے۔ جو نفث الدم بسبب تاکل کے پیدا ہوا ہو
اوسکا علاج دشوار ہے اور گویا اوسکے علاج سے یاس قطعی ہے اسلیے کہ وہ اچھا نہیں ہوتا اور التیام اوسکا بدون زوال سوء مزاج
کے ممکن نہیں ہے اور اس سوء مزاج کا جانا بدون امتداد زمانہ دراز کے دشوار ہے اور اتنے زمانہ میں قرحہ میں صلابت اور سختی پیدا
ہوجائے گی یا عفونت آجائے گی۔ مگر بیشتر اس تدبیر سے نفع ہوتا ہے کہ تاکل کو مستحکم ہونے نہ دیں اسطرح کہ خلط حار کو کم کرتے رہیں
اور بیشتر صفرا رقیق کو بذریعہ اسہال کے دفع کرتے ہیں اور خلط غلیظ کو بھی حسب غارہ یعنی سے۔ اگر احتیاج زیادہ تقویت دینے کی
ہو اسی غرض سے کہ مسہل سے ضعف نہ پیدا ہو تقویت دینی چاہیے اور دغدغہ سعال کی تسکین کے واسطے وہ ایسے بزور کا استعمال
کرنا چاہیے کہ وہ دوا ایسی ہے جس سے امید ایک طرح کے نفع کی اصل مرض میں بھی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ ایسے بیماروں کا علاج بھی تنقیہ
استفراغ اور فصد وغیرہ سے۔ غذاے جید الکیموس انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے منجملہ ادویہ مفیدہ کے واسطے اکال یعنی سڑے
ہوے زخم کی جو موجب نفث الدم کا ہو کُندر یعنی کندر اور آذان الجدی جو قسم بڑی بارتنگ کی ہے اور بزر بقلۃ الحمقا اور
خطمی ہے اور قرص کوکب میں نصف جزو افیون زیادہ کرکے استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ چند ادویہ مرکبہ ہیں جنکو حکیم بولس نے
ذکر کیا ہے اور ہم قرابادین میں اونکو ذکر کریں گے۔ ادویہ جو اونکو نافع ہوں وہی ہیں جنمیں شادنج اور دم الاخوین کہربا سندروس
گل مختوم داخل ہو اور مجملاً یہ ہے کہ جو دوا مجفف اور منقی اور مغری اور ملحم ہو وہی اس قسم نفث الدم کو نافع ہے۔ سینہ سے جو
نفث الدم پیدا ہوا اوسکا علاج ضمادات سے کرنا چاہیے اور ایسی دواؤں سے جنمیں جوہر لطیف ہو یا اوسکے ہمراہ جوہر لطیف ہو کہ اوسمیں
وہی اجزاے صدریہ ملائے جائیں جنکو ہم نے بیان کیا ہے تا سینہ تک اثر اوسکا پہونچے۔ یا دوا جسکو تلسی کہتے ہیں اوسمیں فی النفس
یہ اثر ہے کہ جامع ہے دونوں امرون کو ہے۔ اگر حدس طبیب سے یہ امر دریافت ہو کہ سبب نفث الدم کا حرارت ہے اور قوت ادویہ
مذکورہ سب کی سب موافق اور نافع ہوں گے۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ برودت کی وجہ سے نفث الدم پیدا ہوا ہے اوسی طور کا

اعراض جو اوسپر دلالت کرتے ہیں ہو چکا ہے اوسکا علاج بقول جالینوس اسطرح کرنا چاہیئے جسطرح جالینوس نے ایک جوان آدمی کا علاج کیا تھا کیفیت
اوس معالجہ کی یہ ہے کہ ایک جوان آدمی کو مرض نفث الدم کا عارض ہوا روز اول جالینوس نے اوسکی فصد کھولی اور پھر دوسرے روز
بھی فصد کھولی اور اطراف کی مالش کرکے خوب استواری سے بندش کی جسطرح ہر ایک قسم نزف الدم کے لائق ہے اور غذا میں جسو یعنے
ستو کے اقسام سے تجویز کیا اور سینہ پر اوسکے قیروطی ثافسیا کی رکھی اور بوقت عشا یعنے شب کو وہ قیروطی چھوڑ ڈالی تاکہ غرض
مطلوب سے زیادہ حرارت پیدا نہ کرے اور غذا اوسکو ستو کی پھر دے اور دو روز بعد پرہیز اوٹھائی اور جب تیسرا دن ہوا سینہ پر [illegible]
تک وہی قیروطی رکھی اور بعد اوسکے چھوڑ ڈالی اور پھر ماء الشعیر سے اوسے غذا دے اور یخنی کے اقسام میں سے گوشت بط کی
یخنی پلائی جب مریض کے ریہ کا مزاج اعتدال پر آیا اور ورم پیدا ہو جانے کا خوف دور ہو گیا تو تقویت ریہ کا تریاق کہنہ سے کیا
جو لوبیہ کے اجزا پر شامل تھا اور بتدریج مریض کو شیر مادہ خر پر اوٹھایا اور جملہ تدابیر نفث الدم کو اسی طرح رفتہ رفتہ کرتا رہا
جالینوس کہتا ہے کہ جس مریض نفث الدم کی روز اول سے یہ تدبیر ہو گئی وہ صحیح اور تندرست ہو گیا - اور جن لوگوں کے علاج میں قصور
ہوا یعنے روز اول سے اونکا معالجہ شروع نہوا اونمیں کسی کو صحت ہوئی اور کسی کو نہوئی - ہم نے ایسے لوگ خود بھی دیکھے ہیں جنکو
اس تدبیر سے خواہ اور قسم کے علاج نے نفع بین کیا اور زائل المرض ہو گیا ہے - جب معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا رطوبت ہے - اور
استرخاء اعضاء مذکورہ اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ تجفیف اور تسخین پیدا ہو اور قبض بھی واقع ہو مثلاً اقاقیا اور
مصطگی اور زیرہ بریان اور فودنج کوہی اور تلقدلیس اور جند بیدستر اور زعفران واسطے اثر پہونچانے ادویہ کے اور کبھی
ان ادویہ کے ہمراہ تھوڑا بعض معتدلہ بھی شریک کر دیتے ہیں جیسے شاہ بلوط اور کبھی ان ادویہ سے کوئی دوا مرکب طیار کیجاتی ہے
کہ اوسکا بیان قرابادین میں ہوا ہے - اگر یہ معلوم ہو کہ سبب نفث الدم کا یبوست ہے اور یہ امر کمتر واقع ہوتا ہے اوسوقت مرطبات
معلومہ کا استعمال کرنا چاہیئے جو اقسام سے دودھ کے ہوں خواہ روغن یا عصارات اور مرطبات کا استعمال بعد تدبیر
مشترک کے مثل امالہ مادہ خلاف جہت کی طرف کرنا مناسب ہے - مگر جو تدبیر کہ لائق نفث الدم یابس کے فصد وغیرہ سے ہے وہ اقل
اور ضعیف تر ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو اور اقسام میں کیجاتی ہے - اگر سبب نفث الدم کا کوئی صدمہ ایسا ہو جو جگر پر پہونچا ہو اوسکے
علاج میں یہ سفوف استعمال کرنا چاہیئے - ریوند چینی دس جزو اور لک پانچ جزو گل ارمنی پانچ جزو مقدار شربت ان اجزا کو اچھی طرح
کوٹ کر ڈیڑھ درم دینا چاہیئے - اور یہ مشترک اقسام نفث الدم کے مفردات کا ذکر تو کتاب دوم میں کیا گیا ہے جو دوائیں معلوم
ہیں اور جنکا بیان لائق اس جگہ کے ہے - از انجملہ شادنج ہے کہ جب اوسکو مثل غبار کے باریک پیس ڈالیں اور ایک مثقال اوسے ہمراہ
بعض ادویہ قابضہ کے استعمال کریں - خواہ ہمراہ عصارات کے تو اسکا نفع جلیل اور زیادہ تر ہے - اور جسوقت خرفہ کو چبا کر اوسکا
پانی حلق میں اوتارتے ہیں اکثر تو یہی ہے کہ نفی اسہال حبس خون کر دیتا ہے - اور آب خیارہ خصوصاً بعض مغریات قابضہ کے ہمراہ اگر گھونٹ
گھونٹ کرکے اسکو پی جائیں - جلا ہوا بارہنگ عجب اور ادویہ کے ساتھ ملا کر مستعمل ہو زیادہ نافع ہوگا اسی طرح آب بو دینہ - ایضاً
چنار کا پھل پوست ایک درہم کے ایضاً شگوفہ کشنیز ہمراہ سرد پانی کے بمقدار تین درہم صبح اور شام دونوں وقت اسکا استعمال
کرنا چاہیئے - ایضاً لبسد بھی شدید النفع ہے اور گل مختوم اور طین شاموس اور بعض کہتے ہیں کہ یونانی زبان میں اسے کوکب الارض
بولتے ہیں اور شاید یہ مٹی طلق کے سوا کوئی اور شئے ہے - ایضاً خون گوسالہ کا قبل انجماد کے کر پی جائیں بقدر نصف اوقیہ کے

اور تین درہم شراب کے ہمراہ اسکا استعمال کریں - ایضاً حب الآس اور بارتنگ کو آب بارتنگ سبز میں پیوند دو درہم کے عصارہ دو درہم کے ہمراہ کہ یہ بھی بدرجہ غایت مفید ہے سفرجل بھی نافع ہے خصوصاً بھنی ہوئی - ایضاً اقحوان یعنی بابونہ یا ازخر کا گلاب کے ساتھ خواہ یہی بابونہ یا کسی اور چیزون کا اقحوان مطبوخ نافع ہے یا آب بادروج کے ہمراہ خصوصاً قسم نفث الدم صدری کے واسطے - اور طین مختوم اور اسکا بدل اور اسکی مثل طین شاموس یا جو گل ملتانی سپید البیہ ہوتی ہے تھوڑے سے سرکہ میں ملا کر - ایضاً سوفوطیون اور یہ حی العالم ہے اور ایک شخص نے اپنی بعض کتب میں لکھا کہ سوفوطیون ایک قسم ہے خوتیج کی جو سنگلاخ میں پیدا ہوتی ہے اور مل کر نمک ملا کر کھائی جاتی ہے اور موصل میں اسکے بیج جو سمجھے خواہ لفاخ بری اسکا نام ہے مگر اس بیان میں صحیح نظر اور تردد ہے - اور یہ دوا اپنے ہم وزن نشاستہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے - ایضاً شب یمانی کا پلانا اور کھلانا خصوصاً ایسے بیضہ کی زردی میں کہ جو کسی قدر متغیر ہو چکی ہے مگر ابھی منعقد ہو کر شکل بچے کی اختیار نہیں کی ہے - ایضاً غری السمک یعنی سریش مچھلی کا بھی نافع ہے - پھر جب مرض میں سوال بھی پیدا ہو بشتر بزرالبنج بقدر ربع درہم ہمراہ ماءالعسل کے دیجاتی ہے - واجب ہے کہ ادویہ جالبہ نفث الدم ہمراہ شراب عفص کے دیجائیں - ہان اگر تپ ہو اوس وقت کسی اور عصارہ مناسب حال کے ہمراہ پلانی چاہیے - نفث الدم کہنہ کے واسطے تخم کراث نبطی اور حب الآس ہم وزن ہموزن لے کر بقدر دو درہم کے ہمراہ آب عصی الراعی کے دینا چاہیے - یا عصارہ کراث شامی ایک اوقیہ اور سرکہ نصف اوقیہ صبح کو پلایا جاوے - یا تراشہ اسفنج تھوڑی سی نبیذ پلا کر - جالینوس نفث الدم کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے اور اور دوا خوشبو سے کرتا ہے اسلیے کہ ایسی دوائیں طبیعت کو حبس خون پر قوی اور قادر کر دیتی ہیں اور زخم میں گوشت اوگا دیتی ہیں - اسی طرح اقراص کوکب اور حبوب اندروماخس قنطوریون میں دو فائدہ جمع ہیں ایک تو یہ کہ حبس نفس کرتی ہیں دوسرا یہ کہ تنقیہ ریہ وغیرہ کا بھی کرتی ہیں مناسب ہے کہ محموم تو پانی کے ساتھ اور غیر محموم شراب کے ہمراہ اسکا استعمال کرے - صقالیہ کے لوگ جو مریض نفث الدم میں ہوتے ہیں اونکا علاج طبیخ بیخ قنطوریون جلیل سے کیا جاتا ہے - منجملہ ادویہ کے عصارہ بارتنگ دو درہم عصارہ گاوزبان دو درہم عصارہ خرفہ عصارہ شاہسفرم سبز رخت گل کا دو درہم یکجا پانی میں ملا کر کے ان ادویہ تازہ کو کوٹ کر عصارات برآوردہ کریں اور آگ پر چڑھا کر جوش نہ دیں بلکہ اوسی حالت خامی میں گل مختوم اضافہ کر کے پلا دیں - یا عصارہ شاہسفرم گل لے کر اسمین عصارہ بنج قطیراس یعنی طراثیث کا اور شامنج اور شاخ گوزن سوختہ ملا کر استعمال کریں - قرص کے اقسام میں سے یہ قرص عمدہ ہے - اقاقیا گلنار گل سرخ عصارہ لحیۃ التیس حفت بلوط قشار الکندر سب اجزا ہموزن ہیں - ایضاً زنجبیل اور پوست بیخ تفاح طین البحیرہ اقاقیا تخم خرفہ بذر بادروج گلنار کافور قرص طیار کریں مقدار شربت دو درہم ہمراہ نصف اوقیہ پانی کے خواہ شراب عفص کے یا آب بادروج کے ہمراہ - ایضاً تخم خشخاش گل مختوم دو قیراط کندر کافور آب بادروج کے ہمراہ استعمال کریں - ایضاً اس قرص کو ابن سرافیون نے لکھا ہے اور اسکی ترکیب صمغ بادام سے ہوتی ہے - روغن جو سینہ پر مستعمل ہوتے ہیں مثل گرما میں تو روغن سفرجل اور سرما میں روغن سنبل - قرص جید طین البحیرہ اور کسبد اور کسب شامس گل سرخ خشک شدہ ہر واحد دو جزو کہربا صمغ عربی نشاستہ ہر واحد ایک جزو سب کو ملا کر قرص طیار کریں مقدار شربت کی اگر تپ ہو چار مثقال اسکے کسی عصارہ قابضہ کے ہمراہ اور اگر تپ نہو کسی شراب میں خصوصاً شراب قابض کے ہمراہ - مشترک اقسام سے ضماد کے آرد جو اور رستاق کندر اقاقیا سپیدی بیضہ کی ملا کر - جب خون کی آمد بذریعہ علاج کے بند ہو جاوے اوس وقت جراحت کے پر ہو جانے اور ورم کے پیدا نہونے کی فکر بہت جلد کرنی ضرور ہے جو زخم بھر جانے کی تدبیر مغریات قابضہ

اور ورم کے رد کرنے کی تدبیر غذا کے رد کرنے سے کیجاتی ہے اور جذب مواد کا اطراف مین اور سینہ کی تبرید بالفعل بھی کرنی چاہئے - واجب ہے کہ جبہ جبہ
سکر پیا کرین جسمین پانی ملا ہوا اور بار بار اسکے پینے کی طرف توجہ کرین - اور جب خون نیا ہو جاے یا آمد خون کے آثار نمایان ہون اشیاء مذکورہ
بالا سے احتراز کرنا واجب ہے جو اخراج خون پر معین ہوتی ہین - پانی جو یہ لوگ استعمال کرین آب باران ہو تو اوسکا افضل ہے خواہ وہ پانی جسمین
گل طین ارمنی اور گل سرخ بھگویا ہوا ہو اور آب آہن اور آہن تاب زیادہ نافع ہے اسلیے کہ قبض اوسمین زیادہ ہے - اگر خون کے سبب سے کاریمین
خوف ہو جانا چاہیے کہ ابتدا مین سرکہ آب آمیختہ کا استعمال کرین ہان اگر کھانسی ہو اور سوزش سرکہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے کبھی خون کے سبب
کے واسطے نصف درہم کرکم تھوڑا سا کراث کا پانی ملا کر موثر ہوتی ہے کہ اوسمین تین درہم سکنجبین بھی شریک ہو - اور یہ مرکب بھی سے طلب کے
دو درہم برادہ ایک درہم سوسن ایک درہم فلفل ایک درہم بنج ایک درہم گل سرخ دو درہم اسکا قرص طیار کرین اور سایہ مین خشک
کرین یا اوسے آب بادیان مین اور کبھی اسکا بدرقہ ہے - ایضاً انجرہ ارانب اوسے تھرا ہوا پانی خاکستر چوب انجیر کا ہمراہ حاشا کے خواہ بعینہ ہمراہ شہد کے
خواہ مسہلات الیسہ میلے جائین جنسے استفراغ مادہ ہو جاے - اور بہت سے دوسرے مفردات ہین جنکو ہم نے کتاب دوم مین اور مرکبات کو قرابادین
مین ذکر کیا ہے - اور خون بستہ کے تحلیل کرنے کی ادویہ ہم نے کتاب چہارم مین بہ تفصیل لکھی ہین وہان سے انکو لینا چاہئے **چوتھا مقالہ**

تپ اعداء ماصولی نظر یہ شناخت اور علاج اورام اعضاء نواحی صدر کے اور قروح انھین اعضا کے سواے اورام اور قروح کے
جو قلب مین ہوتے ہین **بیان عام** اوجاع نواحی اور اطراف سینہ اور پہلو کا اور پہلے سب سے ذات الجنب کا بیان کیا جاتا ہے - واضح ہو کہ
حجاب اور جھلیان اور پردہ ہاے صفاق اور عضل جو صدر مین ہین ان سب اعضا مین اور انکے اطراف مین چند اورام ہوتے ہین جو
زیادہ دردناک کر دیتے ہین - اور بنا بریہ ابھی اون اورام کی بہت زیادہ ہوتی ہے) پیدا ہوتے ہین اور بسبب اصطلاح انمین سے کسی کا نام
شوصہ اور کسی کو برسام اور کسی کو ذات الجنب کہتے ہین - اور کبھی بعض اقسام کے اوجاع انھین اعضا مین پیدا ہوتے ہین اور سبب
ورم جگر کے نہین ہوتے لیکن ریاح غلیظہ سے وہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اور ان پر بھی اشتباہ انھین امراض مذکورہ کا ہوتا ہے اور
در اصل وہ اوجاع ان امراض سے نہین ہوتے ذات الجنب ایک ورم حار نواحی صدر مین ہوتا ہے یا عضلات باطنہ مین یا حجاب
مستبطن صدر مین یا حجاب حاجز مین اور یہ ذات الجنب خالص کہلاتا ہے یا عضل ظاہری خارجی مین یا حجاب خارج مین بمشارکت جلد کے
یا بلا مشارکت جلد کے اور اعظم اقسام از روے ایذا اور خرابی کے وہی ذات الجنب ہے جو نفس حجاب حاجز کے ورم سے پیدا ہو
اور یہی قسم صعب ترین اقسام ہے - اور مادہ اس ورم کا اکثر مرارہ یا خون مراری ہوتا ہے اسلیے کہ اعضاے صفاقیہ مین سواے خلط
رقیق یعنے صفرا کے اور کوئی خلط نفوذ نہین کر سکتی - اور صفراوی ذات الجنب کے بعد اور اکثر پھر خون خالص سے ذات الجنب پیدا
پیدا ہوتا ہے - اور چونکہ اکثر عروض اس ورم کا صفراوی ہے لہذا تپ جو اسمین ہوتی ہے اوسکی شدت کا نوبہ ایک روز درمیان نافہ
سے ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ جو لوگ اکثر اوقات ترش غذا اور حسو وغیرہ کا استعمال کرتے ہین وہ لوگ اس مرض مین کم مبتلا
ہوتے ہین کیونکہ اونکے مزاج مین بلغمیت زیادہ اور بہت کم ہوتی ہے - اور باینہمہ پھر بھی ذات الجنب کبھی خون محترق سے بھی پیدا ہوتا ہے
- اور کبھی بلغم عفن سے اور کبھی شاذ و نادر سوداے عفن سے بھی پیدا ہوتا ہے جسمین التہاب ہو ہم نے کتاب کلیات مین بیان کیا ہے کہ ورم
حار کی شرط یہ نہین کہ بلغم اور سودا سے پیدا نہو بلکہ ورم حار کبھی اوس بلغم اور سودا سے بھی ہوتا ہے جو صفت عفونت پر ہو کہ
مقتضی حرارت کی ہے ہان یہ ورم حاد اور تیز جب ہی ہوگا کہ مرہ صفرا سے پیدا ہوا ہو یا خون سے اور اگر سوا مرہ صفرا اور خون

اندیشہ کی بات ہے کبھی انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کی طرف ہوتا ہے اسطرح پر کہ ریہ مادہ ورم کو قبول کرتا ہے اور اخراج مادہ مذکور کا
پر قادر کسی وجہ سے نہیں ہوتا ہے لہٰذا وہ مادہ اوسی ریہ میں محتبس ہو جاتا ہے اور ریہ میں ورم پڑ جاتا ہے کبھی ذات الجنب سل کی طرف
منتقل ہوتا ہے بوساطت ذات الریہ کے اوسی طرح سے جسکو ہم آیندہ بیان کرینگے اور کبھی بلاوساطت ذات الریہ کے انتقال
ذات الجنب کا سل کی طرف ہوتا ہے بلکہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ مادہ اور ریم جو متحلل ہوا ہے اپنی حدت اور رداءت سے جوہر ریہ میں تفرق
اتصال کرتا ہے کبھی ذات الجنب تشنج اور کزاز کی طرف منتقل ہوتا ہے اسطرح پر کہ مادہ اون اعصاب میں مندفع ہوتا ہے جو عضو
متورم سے قریب تر واقع ہیں اسلیے کہ حجاب ایک عضو عصبانی ہے اور یہ انتقال ضرر قاتل اور مہلک ہے کبھی ذات الجنب میں
کسی طرح نفع علاج کا متصور نہیں ہوتا اگرچہ تمام علامات جیدہ موجود ہوں کبھی عقب ذات الجنب کے ایک مرض مثل خنازیر کے
سوختہ عقدہ میں جو صاحب جنب کے ہے خواہ جانب انسی اور اندرونی میں اوسی عضد کے پاس عارض ہوں اوسی جنب کے
پیدا ہوتا ہے کنارہ تک اور انگلیوں کے کبھی غلبہ ذات الجنب کا سبب التہاب کے ہوتا ہے اور وقت نقصان پیدا ہوتا ہے کہ تابع اوسکے خفقان
کے غشی ہوتی ہے - اور جانب دماغ تک کبھی اوسکا اثر پہونچتا ہے جبکہ تحلل مادہ کا قبل جمع ہونے مادہ کے ہو اور بحالت جمع میں بھی
دماغ کی طرف یہ مادہ جاتا ہے کبھی مادہ ذات الجنب کا اعضا ظاہری کی طرف سے بھی منتقل ہوتا ہے اوسوقت خراج یا جراحات اور
زخم پیدا ہوتے ہیں کبھی یہ انتقال بسبب نفوذ کرنے مادہ کے جوہر عصب یا کہ جوہر وتر یا کہ جوہر عظام کے ہوتا ہے - پھر اگر یہ مادہ بطرف
اعضاے سافلہ کے رجوع کرے اور بعد ازان نضج پاکر خراج پیدا ہوں یہ کیفیت منجملہ اسباب خلاص اور رہائی مریض کی اس
مرض سے ہوگی مگر خراج خبیثہ اور ناسور پیدا ہونگے - اور اگر مادہ اسفل کی طرف میل کرے اور خراج پڑ جائین نجات علیل کی
اسمین بھی ہوگی مگر بیشتر وہ عضو جس پر ریزش مادہ کی ہو بیکار ہو جاتا ہے خصوصًا اگر اسوقت استفراغ مادہ کا بذریعہ براز کے
ہو یا بذریعہ بول غلیظ کے جسمین رسوب زیادہ ہوں یا بذریعہ نفث نضیج اور ریم کے استفراغ ہو اور اگر کسی قسم کا استفراغ
نہین سے واقع ہو گیا پس یہ انتقال اسلم ہوگا اسلیے کہ یہ کیفیت دلالت کرے گی کہ جس مادہ سے خراج اسفل مین پیدا ہوا ہے اوس
مادہ کی مقدار قلیل تھی اور بذریعہ نضج کے اوسکی اصلاح ہو سکتی ہے اور یہ خراجات جسمیت پوشیدہ ہوں اور اندرون جلد
غائر ہو جائین یعنی بعد بروز اور ظہور کے پھر معدوم ہو جائین آفت نکس پر دلیل ہونگے خصوصًا اگر رجوع مادہ کا اوپر کی
طرف ریہ کے ہو کہ آفت عظیم پیدا ہوگی کبھی شدت حمی سے ذات الجنب کے تواتر نفس مین پیدا ہوتا ہے اور تواتر نفس سے
نفث مین لزوجت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ نفث میں بسبب تواتر نفس کے خفت اور سبکی پیدا ہوتی ہے - اور کبھی لزوجت نفث سے شدت
مرض میں خواہ درد کی شدت پیدا ہوتی ہے اور بسبب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے اور بسبب کی زیادتی سے پھر تواتر نفس پیدا ہوتا ہے
اور تواتر سے پھر لزوجت نفس مین آتی ہے اور اسی طرح تواتر نفس اور لزوجت نفث باہم معین اور مددگار ہو کر ضرر کو زیادہ
کرتے ہین - رہی یہ بات کہ ذات الجنب اور ذات الریہ کی کونسی قسم زیادہ تر ردی ہے پس بدترین اقسام وہی ہے جو بائین طرف بجانب
قلب کے ہو یا وہ قسم جو داہنی طرف ہو کہ بعض اطبا نے اوسی کو خراب تر تجویز کیا ہے - اور بعض اطبا نے بائین طرف والی کو زیادہ تر
خراب تجویز کیا ہے - قول فیصل اور قریب بحق یہ ہے کہ بائین طرف کا ذات الجنب بسبب مکان کے یعنے اتصال قلب کے ارداء ہے
کہ اوسکی نکایت عضو شریف کو پہونچتی ہے - مگر یہ قسم نضج یافتہ ہونے کی زیادہ لائق ہے اور تحلیل پانے کی زیادہ اقرب ہے اگرچہ

ہے یعنی

ہذا اسکا علاج بالتسبیب ہے اور تحلیل کیونکہ جس حرارت بعض قریب ہے یعنی قلب کی بہت جلد اونکی نشو اور تحلیل میں توجہ کرسکتی ہے اور یہ اسی طرف کا ذات الجنب چونکہ عضو شریف سے دور ہے اس نظر سے تو اسلم ہے مگر بیرا نشو اور تحلیل کے حاصی یعنی غیر عظیم ہے اسلیے کہ حرارت کی رسائی وہان تک کمتر ہے نسبت جانب ایسار کے جو معدن حرارت ہے کبھی ذات الجنب میں انتشار اخلاط نواحی سر اور سینہ کا امتلا کرتا ہے خواہ امتلا بعض اوردہ عروق کا جو سینے اور تر سکے نواحی صدر میں پہنچی ہیں۔ ذات الجنب الیہ سرد ہوا کے چلنے سے بھی پیدا ہوتا ہے جو اختناق ہوا کرتے ہیں اور بہ نسبت سکے ہوا سرد کی جہت اکثر انتقال ہوا میں سے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہے جسطرح حرارت شدید سے اسکا حدوث ہوتا ہے خالص شراب کا پینا جو سبب اخلاط ہے اور بیماریوں اخلاط میں شوران اور جوش پیدا کرتی ہے اسلیے بھی ذات الجنب پیدا ہوتا ہے۔ ذات الریہ کا انتقال ذات الجنب کی طرف بہت کم ہے۔ مگر ذات الجنب کا انتقال ذات الریہ کی طرف اکثر ہوتا ہے اور یہ بات ہے جب یہ انتقال ہوتا ہے اوسوقت ضیق النفس میں تخفیف خفت ہوتی ہے۔ ذات الجنب اکثر فصل خریف میں بوجہ کثرت مرار کے اور بہار میں بوجہ کثرت بیداوت کے عارض ہوتا ہے خصوصاً بعد ایام مستقرہی کے اور ربیع مشتوی میں بھی اکثر اس مرض کی ہوتی ہے باد شمال کے چلنے سے فضول کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور محتقن ہو کر ٹھہر جاتے ہیں لہذا درد پہلو اور پسلیوں کے زیادہ ہوتے ہیں خصوصاً اگر باد شمالی بعد ہوا کے جنوبی کے چلے۔ گرمیوں میں اور ہوا جنوبی چلنے کے زمانہ میں ذات الجنب میں کمی ہوتی ہے لیکن اگر صیف میں جنوبی ہوا چلے اور بارش بھی ہو وہ زمانہ مستثنیٰ ہے اس قلت سے آخر فصل خریف میں صفراوی مزاج والونکو ذات الجنب کا مرض زیادہ ہوتا ہے۔ سوا ان صورتون کے جو اوپر مذکور ہوتی ہیں اور جملہ اوقات میں ذات الجنب کم عارض ہوتا ہے اور جتنے اقسام کی ہوا ہیں خواہ شمالی اور جنوبیان اور ریاح جنوبی میں اون سب میں ذات الجنب کی کمی رہتی ہے جن عورتون کے ایام حیض جاری رہتے ہیں انکو بھی ذات الجنب کم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ انکا مزاج مائل برطوبت ہے اور حرارت انکے مزاج میں نہیں ہے۔ اگر حاملہ کو یہ مرض لاحق ہو تو مہلک ہوگا۔ اسی طرح شیوخ کو بھی اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے اور اگر عارض ہو تو قاتل ہوتا ہے اسلیے کہ انکے قوی اور اعضا بوجہ ضعف کے نفث مادہ اور تنقیہ سے عاجز ہیں۔ ذات الجنب کبھی ملتبس اور مشتبہ ذات الکبد سے ہوتا ہے اسلیے کہ معالیق جسوقت بسبب ورم جگر کے انمین تمدد پیدا ہو ورنہ یہ تمدد حجاب اور اور غشا تک پہونچے گا اوسوقت حجاب میں درد کا بھی کھٹکا ہوگا اور اسی درد سے نوبت ضیق نفس تک پہونچے گی لہذا واجب ہے کہ ان دونون مرض کا فرق اچھی طرح معلوم کر لیا جاے۔ اور بیشتر التباس ذات الجنب کا سرسام سے ہوتا ہے۔ ذات الجنب کبھی مہلک بسبب اپنے اعراض کے عظیم ہونے کے ہوتا ہے۔ اور کبھی اختناق اور تنگی نفس کی وجہ سے اور کبھی ذات الریہ کی طرف منتقل ہونے سے یا سل کی طرف یا غشی کی طرف منتقل ہوتے سے خواہ اور انتقال سے قاتل ہوتا ہے جیسا کہ اطبا نے بیان کیا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجنب کے ہمراہ اگر نفث الدم بھی ہو اوسکی مثال ایسی ہے کہ جسطرح استسقا کے ہمراہ حمی ہو کہ یہ خود مثال اجتماع ضدین کے ہیں پہلی مثال یعنی اجتماع نفث الدم کا ہمراہ ذات الجنب کے اسمین مریض بلحاظ نفث دم کے محتاج استعمال اقراص قابضہ اور حابسہ کا اور بنظر ذات الجنب کے محتاج ملینات اور ملطفات کا ہے۔ اور دوسری مثال اجتماع حمی با استسقا اسمین استسقا خواہان دواے مسخن اور مجفف کا یا مجفف معتدل کا ہے اور حمی محتاج دواے مبرد اور مرطب کی ہے۔ اکثر اوقات ذات الجنب استعمال سے غذاے غلیظ اور غلیظ خون کے مثل قبیط یعنی ناطف کے پیدا ہوتا ہے اور یہ خون غلیظ بستہ ہو کر نواحی صدر اور جنب کی طرف منصب ہوتا ہے۔ علاج ایسی قسم کا ترقیق مادہ ہے بذریعہ حمام کے اور حمام سے نکلنے کے ساتھ ہی سکنجبین کا بہت جلد استعمال کرے اور تمریخ یعنی روغن کی مالش کر جنب ماؤف

ہوتا ہے وہ علامت خاص ذات الجنب کی نہین بلکہ علامت کلی مادہ ذات الجنب کی ہے یعنی ورم اور جیسے ذات الجنب مین ناخس اور بالخلش ہوتا ہے اور اگر جانب قدام یعنی آگے کی طرف احساس بذریعہ لمس وغیرہ کے کریں ورم وغیرہ ظاہر ہوگا سو تنگ اس مرض کا اچھا بلکہ بہت اچھا ضیق نفس کی شدت اور یہ شدت زیادتی پاتی جاتی ہے علی الاتصال تا اینکہ ہر ایک چہر گھنٹہ کے بعد اس زیادتی کا تفاوت خود مریض پر بخوبی ظاہر ہو جاتا ہو ذات الریہ اور ذات الجنب مین فرق یہ ہے کہ ذات الریہ کی نبض موجی ہوتی ہے اور درد اسمین ثقل اور گرانی کے ساتھ ہوتا ہے اور ضیق النفس شدید اور سانس مین گرمی زیادہ وہ دیگر علامات خاصہ جو امراض کبد مین بیان ہونگے - اور چونکہ ذات الجنب مین کبھی اعراض بد اور خراب سرسام کے بھی عارض ہوتے ہین مثل اختلاط ذہن اور ہذیان اور تواتر نفس اور خفقان اور غشی خواہ غشی سے خفیف اور کمتر اور اعراض جو قریب بغشی ہوں اور صعوبت کروٹ کی اور شدت ضجر اور دل تنگی ہوتی پیاس زیادہ پھر کبھی صفحہ کا تغیر مختلف الوان کی طرف حمی کی شدت اور بیقراری کا ہونا وغیرہ وہ دیگر اعراض ردی اور یہ یون حاصل کہ ان سب کا سبب یہی ہے کہ صدر کو مشارکت اعضاء رئیسہ سے ہے اور قرب اور مجاورت بھی صدر کو انھین اعضا سے ہے پس جب اسطرح کا التباس کامل سرسام اور ذات الجنب مین ہو واجب ہے کہ ان دونو مین بھی تفرقہ کامل دریافت ہو جاوے منجملہ فرق کے جو درمیان برسام یعنی ذات الجنب حامل اعراض سرسامی کے اور درمیان سرسام کے ہے وہ یہ ہے کہ اختلاط ذہن سرسام مین پہلے عارض ہوتا ہے اوسکے بعد اور اعراض کی شدت ہوتی ہے پس تنفس اسمین اسلم ہوتا ہے اور فساد نفس اسمین اختلاط ذہن کے بعد ہوتا ہے اور اختلاط ذہن کے ہمراہ اوسکے اعراض خاص بھی مثل حمرت وجہ اور دونون آنکھون کی سرخی اور سر کی طرف کھچنا اخلاط سرسام مین اختلاط ذہن اور اعراض ردیہ مذکورہ کے بعد ہوتا ہے حتی کہ بیشتر قریب زمانہ موت کے بھی اختلاط ذہن نہین ہوتا ہے بلکہ عقل مریض برسام کی سلیم ہوتی ہے - مگر ذات الجنب اور برسام مین پہلے تغیر نفس اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہے اور اول مرض مین تمدد اور کھچاو مراق کا پیدا ہوتا ہے کہ اوپر کی طرف چڑھتے کھچے جاتے ہوے معلوم ہوتے ہین جیسے کہ ورم پیدا ہونیکا تمدد ہوا اور وجع ناخس بھی ہوتی ہے - ایضاً دوسرا فرق یہ ہے کہ سرسام مین نبض عظیم مائل بہ تفاوت ہوتی ہے اور ذات الجنب مین نبض صغیر اور متواتر ہوتی ہے اور تواتر نبض کا بغرض تلافی اور تدارک ان امور کے ہوتا ہے جو صغیر ہونے سے پیدا ہوتے ہین (۳) ذات الجنب جب شدید ہوا اعراض مذکورہ بھی ساتھ ہی اوسکے شدید ہوتے ہین اور زبان مین خشکی اور خشونت آجاتی ہے اور جب اس سے بھی زیادہ ہوا سرخی چہرہ اور آنکھون مین نمایان ہو جاتی ہے اور قلق شدید اور فساد نفس اور اختلاط ذہن اور عرق منقطع یعنی پسینا ٹھہر ٹھہر کر برآمد ہونا اور بیشتر اختلاف ردی یعنی براز بدبو اور خراب کی طرف منجر ہوتا ہے علامات اصناف خالص وغیر خالص ذات الجنب کے اگر ذات الجنب خالص نہو بلکہ غشاء مجلل یعنی اوس جھلی مین جو اضلاع اور عضلات خارجیکو ڈھانپے ہوے ہے اوسمین ورم ہو اور جو علامات اسکے خاص ہین وہ سب موجود ہون اور درد اور آفت ایک حد معین پر ہو [illegible] خارجی مین ہے اوسکا احساس لمس سے ہوگا اور بیشتر ورم غشاء خارجی کے ساتھ جلد ظاہری بھی متورم ہو جاتی [illegible] بھی احساس ہوگا اور بیشتر یہ ورم اسطرح شگافتہ ہوگا کہ اوسکی آلایش بیرون جلد کی طرف آوے گی اور نفث وغیرہ کی کچھ ضرورت نہوگی - یہ شگافتہ ہونا ورم کا کبھی بالطبع اور خود بخود ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ صناعت اور دستکاری کے ورم مذکور شگافتہ کیا جاتا ہے - اور جو ورم عضل خارجہ مین ہوگا اوسمین ضربان بھی ہوگا پھر اگر احساس اوس ورم کا بوقت استنشاق ہوا کے ہو تو ورم عضل باسطہ مین ہوگا اور جو بوقت رفتار اخراج ہوا اسکا اگر احساس ہو تو ورم کا ہوو ورم عضل قابضہ مین ہوگا - یہ اوپر بیان

فرق ذات الریہ اور ذات الجنب

فرق سرسام اور ذات الجنب

ہوچکا کہ یہ دونون عضل موجود ہین یعنے طبقہ داخلی اور خارجی مین سو پانے سے کبھی قسم ذات الجنب غیر خالص کی محسوس ہو سکتی ہے - ذات الجنب
غیر خالص مین اسقدر وجع خالص یا ناخس اور ضیق النفس اور سعال اسی اور صلابت اور منشاریۃ نبض کی اور شدت حمی کی اور دیگر اعراض
حمی کے نہین ہوتے جسقدر ذات الجنب خالص مین پیدا ہوتے ہین بیشتر اسمین نبض لین ہوتی ہے یعنے جسوقت ورم عضل مین ہو اور
اکثر شدت حمی کی بسبب کسی اور مقام کے ورم کے ہوتی ہے جو مواضع مذکورہ اور ذات الجنب سے علاوہ ہے یا کسی اور سبب سے تپ مین
شدت ہوتی ہے جیسے نفث نزلہ کا ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہی پیدا ہو - یہ ورم مذکور ذات الجنب جب ہی کہلائے گا جسوقت کہ وجع
ناخس اور نبض منشاری یا دیگر علامات مذکورہ بالا موجود ہون - اکثر ذات الجنب غیر حقیقی مین درد نیچے چوڑی ہڈی شانہ کے
ہوتا ہے - جو قسم ذات الجنب خالص کی ورم سے حجاب حاجز کے عارض ہو اوسمین درد شراسیف تک ہوگا اور اختلاط عقل زیادہ
اور اعراض مین شدت اور درد بھی شدید اور عسر النفس ہوگا اور شدت حمی کی اتنی زیادہ نہوگی جسقدر اور اقسام مین ذات الجنب
کے ہوتی ہے بلکہ شدت حمی کی اتنی دیر تک نہوگی جب تک فضلہ یعنے مادہ زائدہ کہ عضل متعفن ہو جاے یعنے اوسوقت حمی مین شدت
ہوگی اور زیادہ قوی ہو جاے گی - اور اگر ورم غشاء مستبطن صدر مین ہو تو درد ترقوہ یعنے ہنسلی گردن تک ہوگا اور کمی بیشی
درد کی اوسی قدر مختلف ہوگی جسقدر اختلاف مماسہ اور لگنے مین اجزا سے ترقوہ سے ہوگا اور جسقدر اختلاف نمودار اسکا ظاہر ہو
اجزا کا جس مین ہو اور ضربان اسمین ہرگز نہوگا - درد جو مائل بشراسیف تک ہو کبھی بسبب ورم حجاب حاجز کے ہوتا ہے کبھی اور ان
اعضا سے جنکے ورم سے جو پسلیوں کے نیچے ہین اور اسمین زیادہ اندیشہ اور خطرہ نہین ہے علامات ردی اور سلیم کی سلامت
حال مریض اور قسم سلیم ذات الجنب کی دلیل ہے نفث کا بسہولت خارج ہونا اور بسرعت برآمد ہونا اور نضج یعنے پختہ ہونا کہ سپید
اور چکنا اور مستوی القوام ہو اور نبض ایسی کہ اوسمین منشاریت اور صلابت زیادہ نہو اور درد مین بھی کمی ہو اور دیگر اعراض
بھی کمی کے ساتھ ہون اور نیند اچھی طرح آئے سانس کی آمد و رفت بھی اچھی ہو علاج جس قسم کا تحلیل خواہ انضاج وغیرہ سے کیا جاے
اثر دوا کو قبول کرے مریض اوس ایذا کا متحمل ہو جو اس مرض سے اوسے پہونچی ہے سارے بدن مین حرارت نرمی کے ساتھ یکسان اور
برابر ہو پیاس اور کرب مین بھی کمی ہو پسینا اور بول و براز حالت مستورہ پر ہو - بول مین نضج کا ہونا علامت زیادہ خوبی کی اس مرض مین ہے
جسطرح کہ خرابی کیفیت بول کی علامت رداءت کی ہے رداءت اور خرابی براز کی اور بدبو اور زیادہ زردی کا اوسمین ہونا یہ بھی
علامت ردی ہے نکسیر کا چلنا یہ بھی علامت عمدہ ہے اور ذات الجنب کو نافع ہے - ذات الجنب ردی اور خراب وہ ہے کہ اعراض اوسکے اول
اوسکے قوی اور شدید ہون اور نفث کی آمد نہو یا بعد دیر مین اگر آئے بھی تو ناپختہ مثلاً سرخ رنگ یا تیرہ گون خواہ سیاہ
اور اوسکی لزوجت اور بے تعصیر دشواری برآمد ہونے مین اور خشک کے پیدا کرنے مین زیادتی ہوتی جاے یا اینکہ جملہ علامات جیدہ کے
اضداد پیدا ہون جنہین ہم بیان کر چکے منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ بول عکر یعنے پیشاب مین دُرد زیادہ اور غیر مستوی مثل دردی
شراب کے اور قسم اوسکی ردی ہو اسلیے کہ ذات الجنب ردی مین ایسا بول در زمانے مقاعین التہاب پیدا ہونے پر دلالت کرتا ہے
منجملہ علامات ردی کے یہ ہین کہ حرارت شدید ہو اور خصوصاً اگر ہمراہ حرارت کے برد اطراف بھی ہو اور درد مائل بجانب پشت کے
ہو کہ پیچھے کی طرف ممتد اور دراز ہوتا چلا جاے - اور جسوقت اوس پہلو پر لیٹے جسکو مرض نے ماؤف کر رکھا ہے درد کی شدت ہو
پھر جسوقت مریض مذکور خواہ مریض ذات الریہ پر اسہال طاری ہو دلیل اس امر پر ہوگا کہ جگر ضعیف ہوگیا ہے اور یہ علامت ردی ہے

اور جبکہ حدوث اسہال کا اول مرض مین علامت جیدہ ہے بلکہ ایک امر نافع ہے اور جو اختلاف یعنے اسہال بعد زمانہ ابتدا کے عارض ہوا اور بہت شدید ہو
ہو جو وہ گی مین عسر نفس اور کرب بدستور رہے اور زائل نہو ایسا اسہال اکثر تو چوتھے روز یا پہلے چوتھے روز کے قتل کرتا ہے مثر اسکے
نیچے اختلاج کا پیدا ہونا ذات الجنب مین اکثر دلالت کرتا ہے کہ اختلاط عقل بسبب مشارکت حجاب کے جو دماغ سے ہے پیدا ہوگا اور اختلاج
یا اختلاط عقل حرکت سے مواد حجاب کی عارض ہوتا ہے اور حرکت اس مادہ کی ایسے امراض مین اکثر حرکت ساعدہ ہوتی ہے۔ منجملہ
علامات ردیہ کے یہ بھی ہے کہ وہ خراجات بحرانی جن سے نجات پانے کا مرض ذات الجنب سے یقین تھا) اندر کی طرف بیٹھ جائین اور
ابھی تپ مین سکون نہوا ہو اور نفس جید کا بھی ظہور نہوا ہو اسلیے کہ بیٹھ جانا خراجات کا موت پر طبیعت کی دلیل ہے اسلیے کہ اسمین
ضرور ہے کہ رجوع مادہ کا بطرف اندرون کے ہوگا (اور یہ وجہ بیان بالا بہ نکس قابل ہے) وہ علامات جیدہ اور خراب اور بری
علامات جو بعد نضج کے ہوتے ہین اونکے بیان کرنے کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کیا گیا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ذات الجنب
مین اگر نفس نہو یا تو وہ قسم ذات الجنب کی نہایت ضعیف ہے اور قلیل مادہ سے پیدا ہوتی ہے یا وہ قسم خبیث ہے اور حرارت مادہ کی
اسمین زیادہ از حد ہے (دلیل ان دونون دعوے کی بطور لف و نشر مرتب کے یہ ہے) کہ ضعیف اس وجہ سے ہے کہ مادہ مین کثرت نہین ہے جو
کہ محتاج اخراج کی بذریعہ نفس کے ہو۔ یا اسقدر عاصی اور ناقابل ہے کہ نفث کے ذریعہ سے اوسکا اخراج ممکن نہین ہے پس ایسا
مادہ خبیث ترین مواد ہوگا۔ بقراط نے کہا ہے کہ اکثر ذات الجنب مین نفث جید اور باسانی صنعہ ہوتا ہے اور اسی طرح نفس کی بھی
حالت عمدہ ہوتی ہے۔ مگر پھر ایسی قسم مین ذات الجنب کے اور علامات ردی ایسے ہوتے ہین جو قاتل ہین مثلاً ایک صنف ایسی ہوتی ہے
کہ درد اوسمین مائل بطرف خلف کے ہوتا ہے۔ اور پشت مریض کی یہ حالت ہوتی ہے جسطرح صدمہ ضربہ کا اوسے پہونچا ہوا اور بول دموی اور رقیق
ہوتا ہے ایسا مریض کمتر رستگار رہی اور نجات مرض سے پاتا ہے بلکہ درمیان روز پنجم اور ہفتم کے مرجاتا ہے اور اکثر یہ مرض بحران روز
چہاردہم کو پہونچتا ہے۔ اور اگر ساتوان روز گذر جاے اور صورت واقع نہو نجات مرض سے اکثر ہو جاتی ہے۔ اور اکثر ایسے مریض کے
دونون شانون کے درمیان حمرہ ظاہر ہوتا ہے اور دونون شانہ اوسکے خوب گرم ہوجاتے ہین اور بیٹھنے پر اسکو قدرت نہین ہوتی ہے
پھر اگر شکم بھی اوسکا گرم ہو جاے اور براز اصفر خارج ہو مرجاے گا مگر اینکہ ساتوان روز گذر جاے اور بچ جاے اسی قسم مین
اگر نفث رنگ برنگ کا پیدا ہو بعد ازان درد کی شدت ہو تیسرے دن مرجاے گا اور اگر تیسرے روز بچ جاے نجیم اور تندرست
ہو جاے گا۔ ایک اور قسم ذات الجنب کی ایسی ہے کہ اوسمین ضربان ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ترقوہ سے تا بساق قدم وہ ضربان
ممتد ہوتا ہے اور تھوک اوسمین صاف اور بے آمیزش کسی شے کے آتا ہے اور بول بھی نقی اور صاف ہوتا ہے ایسی قسم بھی قاتل ہے
اسلیے کہ مادہ بطرف سر کے مائل ہوتا ہے اگر ساتوان روز گذر جاے پھر نجات ہو جاتی ہے۔ علامات اوقات اربعہ ذات الجنب جب تک
نفث برآمد نہو یا برآمد ہو مگر رقیق یا تھوڑا سا غلیظ برآمد ہو خواہ ایسا ہو جسکو مزاق کہتے ہین بنا بر اوس معنی خاص کے جو مزاق کی
نسبت ہم بیان کرین گے یہ زمانہ ابتدا کا ہے۔ اور جسوقت سے نفث کی آمد زیادہ شروع ہو اور دیگر اعراض مین کبھی زیادتی پیدا ہو
اور نفث کا قوام رقت سے نکل کر خشورہ کی طرف بڑھے اور بسہولت اوسکے خروج مین آنی جاے اور رنگ کی سرخی اصلی اگر مائل
بہ زردی مناسب اوسی سرخی کے پیدا ہو یہ زمانہ ازدیاد کا ہے مترجم زردی مناسب سرخی اسکو کہی ہے جو تدریج پیدا ہو علم طبعیات
مین ثابت ہوا ہے کہ سرخی حرارت زائد سے پیدا ہوتی ہے اور اسکی حرارت سے زردی پائین نفث مین جس وجہ کی سرخی تھی اوسکا زائل

دلیل ہوگی - خلاصہ بیانات سابقہ یہ ہوا کہ نفث کی دلالت اوسکے رنگ سے بھی ہے - اور قوام کی غلاظت اور رقت سے بھی ہے اور شکل سے مستدیر
ہونے اور مستدیر نہونے سے بھی اور مقدار کی قلت اور کثرت سے بھی ہے - نفث نامج اور منشور بمنزلہ اکال پر دلالت کرتا ہے - نفث مخلوط غلیظ کا
بلکہ شبیہ کا نفث بھی کبھی بسبب قروح ریہ کے نہین ہوتا بلکہ بسبب ایک رطوبت یعنی زرد آب کے ہوتا ہے - جو بدن سے اون لوگون کے کھچ کر نکلتا ہے
جنکی عمر تیس برس سے پچاس برس تک متجاوز ہو چکی ہے اور ریاضت اون لوگون نے ترک کر دی ہے - فضلا اونکے سینہ مین زیادہ
جمع ہوتا ہے اور بذریعہ نفث کے خارج ہوتا ہے - ایسے ہی شخص بعمر تاخص کے نفث کی اگر یہی کیفیت رہی چالیس روز سے ساٹھ تک
اندر مرض استسقا عارض ہو جاوے گا لیکن ایسے نفث کا زیادہ اندیشہ نہین ہے **بحرانات کا بیان ذات الجنب مین** اگر بروز
اول شی رقیق غیر نضیج بذریعہ نفث کے خارج ہوا اوسکا بحران گیارھوین روز ہوگا خواہ چودھوین روز - اور اگر چہ چھٹے روز کے
بعد بھی نفث نہو بعد ازان پانچوین سے آخر روز مین خواہ چھٹے روز نفث برآمد ہوا اور اوسمین کسیقدر نضج بھی پایا جاوے اوس وقت
بحران کے وقوع کا حکم متوسط ہے - کہ بیس روز سے چوبیس۲۴ روز کے اندر بحران واقع ہوگا اور اگر نفث مین نضج نہو تو مرض مین طول ہوگا
اور بحران چالیس روز سے ساٹھ روز تک مترقب ہے - مگر امید صحت کی قوی ہے خصوصاً اگر اور علامات جیدہ بھی موجود ہون مثل
قوت اور اشتہا اور سن قوی یعنی شباب کے - لیکن اگر ساتوین روز تک نفث برآمد نہوا خواہ تھوڑا سا جو برآمد ہوا وہ بھی غیر نضیج اور خام
کہ وہ خلط ساذج یعنی بزاق کے مثل ہے پس اگر ایسی صورت مین قوت مین ضعف بھی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ سوء جوہر نضج یافتہ نہوگا مگر
زمانہ دراز کے بعد اور قبل ازانکہ اوسمین نضج پیدا ہوا اوسمین حرارت آجاوے گی پس چودھوین روز سے زیادہ تجاوز نکرے گا اور بیشتر
روز چہاردہم سے پہلے ہلاکت مریض کی واقع ہوگی اسلیے کہ بحران تو اسکا چالیس روز اور ساٹھ روز کا ہے اور طبیعت ضعیف ہے اتنی
مدت تک سلیم رہنا اوسکا متوقع نہین - اور اگر قوت قوی ہو اور شہوت آب و طعام کی معتدل اور محمود ہون اور نفث اور سانس
حال مناسب طور پر نظر آے اور بول نضیج اور جید دفع ہو رہا ہے امید کرنی چاہیے کہ روز چہاردہم بخیریت گذرے گا مگر بعد اسکے
پھر موت واقع ہوگی اور یہ سب احکام اوسی وقت صحیح ہین کہ مادہ صفرا سے حادث ہو یا خون صفراوی سے - المختصر اطول بحران
ذات الجنب خفیف کا چودہ روز اور بیشتر بیس روز تک بھی پہونچ جاتا ہے - جالینوس نے کہا ہے ایسے مرض کا مادہ تیس۳۰ دن تک بھی
بذریعہ نفث پاک ہوا ہے اور تینتیسوان۳۳ روز جب آیا ہے تو اس مرض نے بحران تام پایا ہے اور ہم بھی کہہ چکے ہین کہ نفث ساذج بزاقی
طول مرض پر دلیل ہوتا ہے یعنی ہمکو بھی راے جالینوس سے اتفاق ہے کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ امید وقوع بحران کی ایک وقت
معین پر تھی اور ایک دلیل دوسری ایسی عارض ہو گئی کہ اوسکی وجہ سے اقرب اور نزدیک زمانہ متوقع سے بحران ہو گیا یعنی
جلدتر واقع ہوا یا دوسری دلیل ایسی پیدا ہوئی کہ زمانہ مترقب اور متوقع کے بعد دیر مین بحران واقع ہوا - مثلاً اگر نفث اور
احوال کو دلالت تھی کہ بروز چہاردہم بحران ہوگا اور ساتوین روز نفث اسود ظاہر ہوا خصوصاً خراب دن مین یعنی آٹھوین روز
پس یہ کیفیت دلالت کرتی ہے کہ بحران روز چودھوین روز سے مقدم ہے اور اگر نفث اسود کے بعد کوئی ظاہری دلیل جید پیدا
ہوئی جو نضج محمود پر دلالت کرتی ہے معلوم کرنا چاہیے کہ بحران روز چودھوین سے متاخر ہوگا اور بحران جیدہ مقدم
اوس سے ہوگا یعنی روز چہاردہم سے **ذات الریہ کا بیان** ذات الریہ ایک ورم گرم ریہ مین پیدا ہوتا ہے - کبھی ابتدا
اسکا حدوث ریہ مین ہوتا ہے اور کبھی حدوث اوسکا تابع اون نزلات کے ہوتا ہے جو ریہ پر گرتے ہین یا خوانیق جو منتقل ہوکر

مادہ کا شانہ کی طرف ہوا سیلئے سلامت زیادہ کرتی چاہیے ورم حجاب کا کبھی سینہ مین ورم حجاب پیدا ہوتا ہے دلیل اسپر تنفس اور تنقص
سکے ہمراہ یہ ہوتی ہے کہ سینہ کا حجم بڑہتا چلا جاتا ہے بحسب طول الت ایام سکے اور گرانی اور نفث مین کبھی ہوتی ہے اور خشکی کی شدت
اور سکا نسبی متواتر اور سٹا کرتی ہے اور کبھی کچھ انسی ہین بعض اوقات نفث بھی پیدا ہوتی ہے اور سینہ مین حرارت کم رہتی ہے
ورم رخو سینہ کا کبھی ورم رخو سینہ مین پیدا ہوتا ہے دلیل اسپر ضیق نفس کے ہمراہ بزاق کثیر کا ہونا اور رطوبت کا سینہ مین بدون حرارت
کثیر کے اور چہرہ کا سرخ نہونا بلکہ رصاصی رنگت چہرہ کی ہوتی ہے بثور جو سینہ مین پیدا ہون کبھی سینہ مین بثور یعنے پھنسیان پیدا ہوتی ہے
اسکی شناخت یہ ہے کہ ضیق النفس بسرعت اور ابتدا ظاہر ہوتا ہے اور گرانی محسوس ہوتی ہے اور سینہ مین حرارت اور التہاب ہوتا بدون عام
حمی کے ہوتا ہے جسکی حرارت تمام جسم مین عام ہو اجتماع ماء کا سینہ مین کبھی ایکقسم کی مائیت اور تری سینہ مین فراہم ہو جاتی ہے
دلیل اسپر بلبلہ یعنے وہ بچینی جو تپ کی آمد مین ہوتی ہے اور سبحہ حمی عشم کا پیدا ہونا اور اطراف کا ورم اور سوء تنفس اور نفث
رقیق مائی اور یہ کہ حال اسکا مثل حال مستسقی کے ہوتا ہے قصبہ ریہ کا ورم اور جراحت جسوقت قصبہ ریہ مین ورم عارض
ہوتا ہے علامت اسکی حمی ضعیف اور ضربان وسط مین ابط یعنے زیر بغل کے اور درد اسلیے کہ یہ عضو مثل ریہ کے عدیم الحس
بتمامہ نہین ہے مگر یہ درد خفیف ہوتا ہے اور ان سب امور کے ہمراہ حکہ یعنے کھجلی بدن مین پیدا ہوتی ہے اور بحۃ الصوت بھی پیدا ہوتا ہے
سیجہ اگر یہ جراحت قصبہ ریہ کی متقرح ہو جاے اسکی بو اور نکہت سلیم ہوتی ہے اور نفث قلیل ہوتا ہے تقیح اور جمع مدہ کا بیان
تقیح کلام اطبا مین دو معنے پر بولا جاتا ہے اول معنے عام لغوی جنکا ہر مقام پر استعمال ہے جب ورم مجتمع ہو اور اسمین ریم پڑ
لگے دوسرے معنے تقیح کے (جو اصطلاح خاص اطبا کی ہے) کہ تقیح کا استعمال امراض صدر مین کرتے ہین اور مراد یہ ہوتی ہے کہ جو فضا اور
خالی جگہ درمیان سینہ اور ریہ کے ہے اوس مین قیح جمع ہو کر کبھی جو شگافتہ ہونے سے کسی ورم وغیرہ کے آیا ہے اور یہ امتلا یا دونون
جانب مین اوسی فضا کے ہو خواہ جانب واحد مین - اسباب اس امتلا کے یہ ہین - یا نزلہ ہے جو ریش مادہ کی دفعۃً گرتا ہے یا قروح ریہ کے ہین
کہ اونمین سے مدہ خواہ زرد آب ہے کہ اکثر بعد بیس روز کے یہ تقیح ہوتا ہے بعد ازان بذریعہ نفث کے دفع ہو جاتا ہے - یا یہ امتلا کسی ورم
نواحی صدر کے انفجار اور شگافتہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر تقیح اسی کا نام ہے اور اس انفجار سے جو شی کہ فضاے مذکور مین جمع
ہوتی ہے وہ یا تو مدہ نضیجہ ہوتی ہے خواہ ایک شی مثل دردی کے ہوتی ہے - اسی شی کے احوال چار طرح کے ہوتے ہین (۱) یا اسقدر کثیر ہو
کہ اوسکے اجتماع سے خنق واقع ہو اور دم گھٹ جاے اور مریض کو ہلاک کردے اس حالت کا ظہور اسطرح ہوتا ہے کہ نفس مین تنگی
آتی جاتی ہے اور نفث بھی ہو رہا ہے بس یوہین ضیق بڑھتے بڑھتے موت واقع ہو جاتی ہے (۲) یا اس شی کے اجتماع سے ریہ مین عفونت
آجاے بس مرض سل پیدا ہو گا (۳) یا بذریعہ نفث پورے طور کے جو بسہولت آتا ہے سارا مادہ فراہم شدہ پاک ہو جاے (۴) یا بذریعہ
عرق عظیم اور شریان عظیم کے جو مثانہ تک ہے یہ مادہ براہ بول غلیظ کے دفع ہو جاے اور جب اسطرف دفع ہو گا پہلے اسکی نکاس
وریدے جگر مین ہو گی اوسکے بعد گردہ مین گذر کر مجاری قریبہ مین بول کے پہونچکر دفع ہو گا - اور کبھی امعا کی طرف ہو کر براز دفع ہو گا
اور یہ دونون اندفاع محمود اور ستودہ ہین - ہم نے اوپر کے مباحث مین مدت انفجار کو بیان کر دیا ہے اور شناخت اسکی بحسب
قوت مریض اور سن اور فصل اور مزاج کے ہوتی ہے مشائخ دمادہ تقیح مین بہ نسبت جوانون کے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہین اسلیے
کہ اونکے قوی مین ضعف ہے اور جوان اگرچہ بہ جوان او جاع اور درد کے صدمات سے زیادہ ہلاک ہوتے ہین بہ نسبت مشائخ کے

اسلیے جوالزن کی جنس زیادہ ہی نفجار مادہ مذکورہ کے علامات بیان انتقالات ذات الجنب کی فصل میں مذکور ہو چکے۔ اسی طرح علامات انفجار
کے بھی مذکور ہو چکے علامات امتلاء نضج اور حدوث قیح سے منجملہ ان ثقل اور گرانی سینہ کی اور خشک کھانسی جو کچھ یعنی
خاص دمہ کے ہمراہ ہو اور درد کا ہوتا۔ اور بیشتر کھانسی بھی ہوتی ہے اور وقت خیال میں یہ گذرتا ہے کہ نفث آنے سے خفت پیدا
ہو گی نفس ان لوگوں کے متواتر ہوتے ہیں اسی وجہ سے بولنے اور کلام کرنے میں یہ لوگ جلدی کرتے ہیں اور بوقت سانس
لینے کے اوتار ہا ہے یعنی اسقدر متحرک ہوتے ہیں کہ انضمام پیدا ہوتا ہے اور رتا زمانہ تھا اور صفائی سینہ کے مواد سے تپ نرم
لازم رہتی ہے رہی شناخت اس امر کی کہ مادہ سینہ میں کس طرف ہے یہ بات اسطرح معلوم کرنی چاہیے کہ پہلے مریض ایک کروٹ لیٹے
اور پھر دوسری کروٹ بدلے پس جسطرف ایک بوجھ اور ثقل ضاغط یعنی تنگی پیدا کرنے والا معلق معلوم ہو اوس جانب کے مقابل
جانب میں مدہ کا مقام ہوگا۔ ایضاً آواز سے مدہ کے اور خضخضہ جو بوقت ہلنے کے پیدا ہوتا ہے اس سے بھی شناخت ہوتی ہے
بعض اطبا یہ تدبیر کرتے ہیں کہ ایک پارچہ کتانیں گیرو کو پیسکر اور پانی میں گھول کر تر کرتے ہیں اور سینہ کے مختلف مقامات پر رکھتے ہیں پس جہاں
وہ کپڑا سوکھ جاے اور رکھتے ہی اوسکی نمی جاتی رہے اوسی مقام پر قیح مجتمع ہو گی۔ انفجار سلیم کی علامت یہ ہے کہ بعد شگافتہ ہونے کے
تپ میں سکون پیدا ہو اور اشتہائے آب و طعام کھلجاے نفث اور نفس کی آمد میں سہولت پیدا ہو یا انفجار کے ہمراہ خراجات پہلو میں و
اطراف میں پہلو کے برآمد ہوں اور بیشتر یہ خراجات بطور نواصیر کے ہو جاتے ہیں یہ انفجار طبعی تھا اسی طرح انفجار صناعی کا حال ہے جو داغ
لگانے اور قطع کرنے سے خواہ شگاف دینے سے کیا جاتا ہے۔ اگر مدہ پاکیزہ یعنی خالص اور سپید برآمد ہو یہ انفجار عمدہ ہے۔ انفجار ردی
اور خراب کی علامت یہ ہے کہ علامات اختناق اور غشی کے ظاہر ہوں۔ یا نفث ردی اور خراب برآمد ہو یا سل پیدا ہو جاے اور
جب داغ لگائیں خواہ شگاف دیں مدہ گرم اور بدبو برآمد ہو علامات متفرقہ مدہ و بلغم نفث کے ذریعہ سے جو رطوبت برآمد
ہوتی ہے اوسکا التباس بلغم سے دفع کرنے کی علامت یہ ہے کہ مدہ پانی میں ڈوب جاتا ہے اور آگ پر جلانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے
اور بلغم پانی پر تیرتا ہے ڈوبتا نہیں اور آگ میں جلانے سے بو بد نہیں آتی علاوہ یہ ہے کہ مدہ کبھی سوائے مرض سل کے اورام
میں بھی بذریعہ نفث کے برآمد ہوتا ہے چنانچہ مباحث متقدمہ میں ہم نے بیان کیا ہے کبھی مریض شقیم مقدار کثیر مدہ کے تھوکتا ہے
میں نے بچشم خود ایک مریض کو دیکھا جسنے ایک گھنٹہ میں قریب وزن صغیر کے (جو ہمارے ہندوستان کے حساب سے سخت
دس سیر ہوا) یا ڈیڑھ من یعنی ساڑھے سات سیر نخیۃ مدہ اوس نے تھوکا تھا۔ اور جالینوس نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک مریض
مستقیم ہر روز قریب پچاس استیمہ مدہ کے جو قریب لوقوطولی کے ہے تھوکتا (اور ہمارے حساب سے پونے دو سیر ہوتا ہے)
ابھی اوپر معلوم ہو چکا کہ مدہ اور دیگر رطوبات میں کیا فرق ہے کہ مدہ کا امتیاز بدبو سے ہوتا ہے جسوقت برآمد ہوتا ہے اور جسوقت اوسے
آگ پر ڈالیں اور پانی میں ڈوب جاتا ہے اور اوپر نہیں تیرتا ہے۔ انتقال تقیح کا سل کی طرف اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ میں کدورت
اور تیرگی ہوتی ہے اور رخسار اور گردن میں امتداد پیدا ہوتا ہے اور انگلیاں سب کی سب گرم ہو جاتی ہیں اور گرمی ایسی
ہوتی ہے کہ کسی وقت انگلیاں سرد نہیں ہوتی ہیں حتیٰ کہ جسکی عادت ایسی ہو کہ تپ میں سرد اطراف اوسکے ہو جاتا ہو اوسکی بھی
اور انگلیاں بھی ہر وقت گرم رہتی ہیں اور تپ کی زیادتی رات کو ہوتی ہے بسبب اسکے کہ غذا شب کو ہوتی ہے۔ ناخن کج ہو جاتے ہیں
اسلیے کہ گوشت ناخن کے نیچے کا گل جاتا ہے۔ اور آنکھوں میں چربی سی چھائی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور سپیدی اور زردی کی طرف

کی ہی حالتیں اندر ہوتا گا ہو۔ الغرض جو غرض کہ یہ بیان ہوئی وہ پڑھتی یا پڑھتی اور کبھی ناخن اور سختی ہیں یہ امراض اور عرق کے کبھی لڑکے اور ضعف
عروق اور رہنے ہیں) التیام زخم میں دشواری تو لکھتے ہیں۔ الغرض یہ مسافت بھی درمیان داخل وہ سکتی ہیں اور جو میان رہیں
سکتے ہیں اور ضعف قوت میں مواد کی باری سے جو کہ ہوتا ہے لیکن جب کہ وہ مشروب کا استعمال ہو اور اس میں تک کہ جسم
ریہ کے کبھی پار کر پہنچے اور ان کی قوت ضعیف ہو جاتی ہو اور حرارت بھی باقی نہیں رہتی پھر اثر کیا خاک کرے۔ یہ بھی ایک وجہ
عدم التیام کا ہے۔ اور جو مواد نازل ہو تا ہے خود طبیعت کہ نفوذ نہیں کرتی۔ اور جو مواد زیادہ حار ہو اوس سے تپ میں زیادتی
ہوتی ہے جو قروح ریہ کو لازم ہے اور مواد سے مجفف اوس تپ دق کو مضر ہے جو قروح ریہ کو لازم ہے۔ اگر چہ وہ مرطبات استعمال
کریں وہ خود مانع التیام ہو اسلیے کہ علاج جملہ قروح کا بذریعہ تجفیف کے ہوتا ہے خصوصاً ایسا قرحہ جیسا کہ ریہ کا ہے کہ اوسمین اوپر کی
جانب سے بھی رطوبات پہونچتے ہیں اور نیچے سے بھی اور سے رطوبت پہونچتی ہے کبھی یہ تاکل علاج کو قبول کرتا ہے اگر زمانہ ابتدا میں کیا جاے
اور مقام اس تاکل کا وہ حصہ ہو جو قصبہ ریہ پر منتہی ہوتی ہے اندر کی طرف اور جو ہر لحمی میں ریہ کے اس تاکل کا کچھ اثر نہیں پہنچتا
ایسا تاکل قبول علاج بسہولت کرتا ہے اور جو تاکل غضاریف میں پڑے وہ ہرگز قبول علاج نکرے گا سب سے زیادہ تر قابل علاج کے مرض
سل میں لڑکے ہیں اسلئے قروح ریہ بھی جدا از قسم خشکریشہ کے ہو بشرطیکہ مزاج مریض یا نفس خلط میں کوئی سبب ایسا نہو جو
قرحہ کو سوکھا کر قویا ہیکل کرے۔ کبھی مسلول کا مرض ایک زمانہ دراز تک ممتد ہوتا ہے اسی طرح بعض جوان مریض اس مرض میں تا حد
کہولت مبتلا رہتے ہیں۔ میں نے ایک زن مسلولہ کو دیکھا کہ اسی مرض میں (۲۳) برس مبتلا رہی خواہ اس سے کبھی کچھ زیادہ۔ اچھا
ہوتا ہے کو خریف میں زیادہ ضرر پہونچتا ہے۔ اگر کسی مریض کے مسلول ہونے کی تشخیص میں طبیب کو دشواری ہو آمد فصل خریف
کاشف اس احتمال کی ہوگی یعنے فوراً مرض واضح ہو جاے گا سل کا اطلاق ایک اور بیماری پر کبھی لفظ سل کا اطلاق
آتا اور مرض پر کیا جاتا ہے کہ اوسکے ہمراہ تپ نہیں ہوتی مگر ریہ ایسے اخلاط غلیظہ کو قبول کرتا ہے کہ اونکی لزوجت کبھی
ہوتی ہے اور وہ اخلاط نزلہ کی قسم سے ہیں جو ہمیشہ ریہ پر گرا کرتے ہیں اور مجاری ریہ میں تنگی پیدا کرتے ہیں لہذا ایسے مریض
گرفتار نفس ضیق اور سرفہ بے تاب کنندہ میں اسطرح گرفتار ہوتے ہیں کہ انجام کار میں قوی اونکے بے زور ہو جاتے ہیں
اور بدن اونکے لاغری سے گھل جاتے ہیں اور وہ لوگ دراصل ایسے بیمار ہیں جسطرح وہ مدقوق ہوں لیکن اگر حرارت ان نزلات میں
کم ہو واجب ہے کہ اونکا علاج ربو کے علاج سے ملا کر کیا جاے یعنے دونوں مرض کی رعایت ملحوظ رہے **اسباب قروح ریہ کے**
وہ اسباب جن سے کہ ریہ میں قروح پیدا ہوتے ہیں از انجملہ نزلہ ہے جو لذاع اور اکال ہو اور عفونت پیدا کرتا ہے بسبب قرب اور
مجاورت کے جو ریہ کو انسی ہوتی ہے کہ جب تک تنقیح نہو جاے بخار ریہ کا دشوار ہوتا ہے (۲) یا کوئی اور مادہ ایسا ہی ہوتا ہے
جو اسی نزلہ کی جنس سے ہو اور کسی اور عضو سے ریہ پر گرتا رہے (۳) یا پہلے ذات الریہ کا مرض لاحق ہوا ہو کر اوس کے
میں قرحہ پڑ کر قیح پیدا ہوتی ہے (۴) یا ذات الجنب کا مادہ نضج پاکر جب شگافتہ ہوا تو ریہ پر گرا (۵) یا کسی سبب نے اسباب
نفث الدم کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں کسی رگ میں کشادگی پیدا کی یا کسی رگ کو قطع کر دیا خواہ رگ کو پھاڑ دیا (۶) خواہ کوئی
اور سبب اندرونی مثل غلیان خون وغیرہ کے پیدا ہوا یا سواے اسکے اور اسباب جو اوپر بیان ہو چکے (۷) یا کوئی سبب خارجی مثل
سقطہ اور ضربہ کے مورث مرض سل کا ہو (۸) کبھی اسباب سل میں عفونت اور اکال ایسا جو خاص جرم ریہ میں پیدا ہو

اور ... یا کالا اور کبھی پیپ خالص ریم کی وجہ سے ہوتا ہے جس طرح اور اعضا میں بھی ہوتا ہے کبھی اس مرض میں کثرت سے عرق نکلتا
ہے ... ہوتی ہے ... شال کے واقع ہے مستعد ہیں سل کا بیان جن لوگون کو استعداد آمادگی مرض سل میں پڑنے کی ہے
اور یہ استعداد اونکے بدن کی ہیئت کے اور سحنہ اور سن اور بلد اور مزاج سے ہوتی ہے وہ لوگ وہی ہیں جنکو مجنحین کہتے ہیں اور استخوان
مثل بازو کے جیب دراست مہرہ ہاے پشت سے پیدا ہوے ہون اور سینہ اونکا تنگ شانون پر گوشت بہت کم بلکہ بالکل ندارد
خصوصًا پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف اونکے شانہ جھکے ہوے اور رکھے ہوے گویا کہ ایک شخص کے دو بازو ہین اور گویا دونون
کتف اونکے منقطع اور رکے ہوے ہین پیچھے سے آگے کی جانب جا اندر پیچھے کی جدا ہو رہی ہے گردن ان لوگون کی دراز اور آگے
کی طرف جھکی ہوئی اور حلق ان لوگون کے ظاہر اور رکھے ہوے اور ابھرے ہوے یہ لوگ چونکہ انکے سینہ میں اور سینہ کے
قریب جو اعضا ہین مثل معدہ وغیرہ کے اونمین ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور نفخ بھی زیادہ ہوتا ہے کہ سینہ انکے چھوٹے ہین پھر
اگر باوجود ان امور کے ضعف دماغ بھی ہو فضول کو زیادہ قبول کرینگے اور غذا اونکا نفخ بھی ہوگا بس اب شرائط وقوع
مرض سل کے پورے تمام ہو چکے علے الخصوص ان سب خرابیون کے ہمراہ اخلاط بھی اگر انکے ابدان مین حرارتی ہون ... جو
سل کا باعث کرتا ہے علاوہ مجنحین مذکورہ کے (جو مجنحین کی لفظ کے ساتھ بیان ہوا) وہ سحنہ یہ ہے کہ بال کم ہون اور سپیدی کی
مائل بشقرت ہو - ایضًا ابدان صلب اور سخت جو متکاثف ہون وہ بھی قابلیت سل کی زیادہ رکھتے ہین اسلیے کہ ایسے ابدان مین
شگافتہ ہونا رگون کا زیادہ عارض ہوتا ہے مزاج جو قابل سل کے ہے وہی مزاج ہے جو ابرد اور سرد زیادہ ہو سن جو قابل وقوع
سل کے ہے اٹھارہ برس سے اکتیس برس تک - یہ قروح ریہ کے بلاد بارد مین زیادہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ رگون کا پھٹنا ان
بلاد مین زیادہ ہوتا ہے اور نفث الدم بھی کثرت سے ہوتا ہے فصل خریف کی ایسی ہے جسمین مرض سل کی کثرت ہوتی ہے ان
سل کو پرہیز ان امور سے لازم ہے واجب ہے ان لوگون پر کہ جتنی غذا ئین حریف اور حادہ ہین اون سے پرہیز کرین
اور جتنی چیزین کہ اعضا میں سینہ کے تمدد پیدا کرتی ہین جیسے چیخنا اور چلانا اور دل تنگی اور اچھل کود وغیرہ علامات
سل کے یہ ہین کہ نفث مدہ کا اور بعضی علامات مدہ پر ظاہر ہو جو اوپر مذکور ہو چکے ہین صورت اوسکی رنگ اور تجربہ لیعنے پھینکنے پانی
ہونے مین اور دراز ہین قبیل اور علامات جو مدہ مین ہوتے ہین - اور حمی دقیہ کا لازم ہونا بسبب قرب اور جوار قلب کے محل
مرض سے اور یہ تپ بوقت غذا کے اور شب کو شدت پاتی ہے جس طریقہ سے حمی دقیہ مین اسی وقت شدت ہوتی ہے اسلیے کہ غذا
سے ترطیب بدن کی ہوتی ہے اور بنظر اون وجوہ کے جو باب دق مین لکھے جاوینگے - علاوہ بران ہمراہ دق کے اور حمیات
بھی مرکب ہوتے ہین جو نوبہ سے آتے ہین جیسے ربع اور خمس اور بدترین حمیات حمی خمس ہے اور اسکے بعد شطر الغب اور اسکے بعد نائبہ
- جسوقت سل پیدا ہوتی ہے وہ دلائل بھی ظاہر ہوتے ہین جنکو باب آخر تقیح مین لکھا ہے اور عرق لیعنے پسینا نکلے جسم سے ہر وقت جاری
رہتا ہے اسلیے کہ قوت اونکی غذا کی ٹھہرانی اور اوسمین تدبیر اور تصرف کرنے سے ضعیف ہوتی ہے اور حرارت مسامات کو
کشادہ کر دیتی ہے اور پسینہ کی راہ سے فضول غذائی کو بہایا کرتی ہے - پھر اگر نفث مین خشکریشہ کی آمد ہوئی سل کے پیدا
ہونے مین اب کسی طرح کا شبہ باقی نرہا خصوصًا اگر اسباب مذکورہ سابقہ بھی موجود ہون جو سل کی طرف منادی ہوتے ہین
(مثل ورم نواحی صدر وغیرہ کے) پھر جسوقت بدن مین ذبول شروع ہوا اور ناخن مین خم اور کبھی اور بال جھڑ جھڑ کے

ساقط ہونے لگے اسلیئے کہ غذا بالونکی پہونچنی معدوم ہو گئی ہے اور فضول بدنی مین فساد واقع ہوا ہے صحت قطعی حدوث مرض کی ہو گئی
- ابتدا مین کمودت اور تیرگی ناخن کی پیدا ہوتی ہے بسبب کثرت یبوست کے اگر وہ رنگ اسرخ ہو جاتا ہے ... بخارات
کے اور پیشانی اور کرپہ ٹخنین تمام و پیدا ہوتا ہے خصوصاً جسوقت مرض مستقر ہوا اور ٹھہر جاوے - اطراف انکے پھول جاتے ہین خصوصاً
آخر ایام مین اور ترہل اور ڈھیلا پن بھی اطراف مین آجاتا ہے بسبب فساد اخلاط اور ضعف قوت غریزیہ کنارہ ہے اجزا بدن کے
کہ وہ معدن حرارت سے بہت دور ہین) اور یہ موت حرارت غریزیہ کی بسبب بد ارتفاع کے ہوتی ہے - جو لوگ بسبب کسی
خلط اکال کے مرض سل مین مبتلا ہوئے ہین انکا تھوک غذا الفقہ مین مثل آب دریا کے شور ہوتا ہے کہ اوسمین شوریت زیادہ ہے اور
نبض انکی ثابت اور معتدل السرعت اور صغیر اور کبھی السیمی نبض کو میلان بطرف دو اون جانب کے ہوتا ہے حرارت اور سبب دونون کے
با سرعت اور لطوبت سے بعد ازان شکم مین قراقر پیدا ہوتا ہے اور شراسیف مین خم اوپر کی طرف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کی شدت پیدا
ہوتی ہے اور اشتہائے طعام باطل ہو جاتی ہے اسلیئے کہ قوای طبعیہ مین پیدا ہوتا ہے اور بیشتر پیٹ چلنے لگتا ہے لیکن دست آتے ہین
بسبب سقوط قوت کے اور بیشتر براہ نفث حلقے اور جرم رگون کے برآمد ہوتے ہین مگر یہ کیفیت قریب زمانہ موت کے پیدا ہوتی ہے
- نفث مین رگون کے ٹکڑے اگر بڑے بڑے خارج ہون تو رگ سے ہون گے اور اگر چھوٹے چھوٹے برآمد ہون قصبہ رئہ سے اور
اکثر مثل سنگریزون کے نفث مین خارج ہوتے ہین اور حلقے کا نفث قصبہ رئہ سے بدون قرحہ عظیمہ کے نہین ہو سکتا - آخر مرض
سل کے نفث اور بصاق غلیظ ہو جاتا ہے بعد اوسکے رک جاتا ہے اور بند ہو جاتا ہے بسبب ضعف قوت کے پس بیشتر اختناق مین گرفتار
ہو کر مر جاتے ہین - اور بیشتر ایسا نفث غلیظ اور خراب ابتدائے مرض سے آتا ہے اگر مرض سل کا جنس ریح سے ہو جسکی پیدائش
مواد غلیظ سے ہو جو ہضم نہین ہوتے جب نفث کی آمد آخر مرض سل مین بند ہو جاوے بیشتر چار دن سے زیادہ زندہ نہین رہ سکتے
- کبھی انقطاع نفث کا بسبب ضعف قوت کے ہوتا ہے تو اسوقت ضیق النفس انکو ایسا عارض ہوتا ہے جیسے کہ سانس کی آمد غیر محسوس
ہو جاوے - اور اکثر کھانسی کی انھین ایسی شدت ہوتی ہے کہ نفث الدم پیدا کرنے لگتے ہین پھر اگر انکا نفث الدم ادویہ مانعہ برآمد
خون سے بند کیا جاوے فوراً ہلاک ہو جائینگے مگر کسی قدر نفث البتہ پیدا ہوتی ہے اور اگر بحال خود انھین چھوڑ دیا جاوے اور خون
روکنے کی تدبیر نہ کیجاوے متواتر کھانسی آیا کرے گی منجملہ موت سریع کے اس مرض مین یہ ہے کہ اگر کسی مسلول کے دونون شانون کے
دو دانہ مثل دانہ باقلا کے پیدا ہون یہ مریض بعد بائیس روز کے مر جاوے گا پانچوان مقالہ اصول اور قواعد علاج ان جملہ
امراض کے جو مقالہ چہارم مین مذکور ہوئے - علاج مشترک اورام نواحی صدر اور ریہ کا امور مشترکہ سے کرنا چاہیئے یعنی
فصد سے مگر ابتدائے مرض مین فصد جانب مخالف کی لین بہت جلد تر نافع فصد صافن کی ہے جو طول مین محاذی اور مقابل ہو اوسکے
بعد فصد باسلیق کی جو عرض مین محاذی ہو اوسکے بعد نافع ہے فصد اکحل کی جو عرض مین محاذی ہو - اگر رگ اکحل اچھی طرح ظاہر
نہو فصد قیفال کی ترک کرنی واجب نہین اگرچہ نفع اوسکا ان امراض مین کمتر اور بدیر ہوتا ہے - پھر بعد چند روز کے فصد
انھین رگون کی جانب موافق سے عرض مین لینی چاہیئے - کبھی ثنائل پچھنے سینہ پر لگائے جاتے ہین اور کبھی بھرے ہوئے
پچھنے بھی تاکہ جذب مادہ خارج کی طرف ہو جاوے اور کبھی مادہ نہین ہو جاوے خصوصاً اگر پہلے فصد کھل چکی ہو - جالینوس نے
کہا ہے کہ حمی اگر شدید ہو تو مسہل سے حذر کرنا چاہیئے ... تنقیہ کرنا لازم ہے اسلیئے کہ فصد کرنے مین

ڈالنے چاہئے اوسکو روکین اور اس جانب سے اوسکی توجہ کو بذریعہ فصد اور استفراغ کے پھیرین خواہ اوسی جانب مخالف جذب کرین اور ان
تدابیر کو اس باب سے پہلے جو ہم نے بیان کیا ہے ملاحظہ کرین اور بعد مین تدابیر کو ہم کچھ درباره بیان کرینگے - اب ہم کہتے ہین کہ ذات الجنب کا
علاج اگر خون غالب ہو فصد اوسی طریقہ سے کرین جو اوپر مذکور ہو چکا اور اسقدر خون نکالین کہ رنگت بدل جائے مثلاً اگر سیاہ تھا
تو خون ہو سرخ آجائے یہ تغیر لون دلالت کرتا ہے کہ خون جو ہو فی الحقیقت فاسد تھا وہ نکل گیا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زیادہ تر سیاہ خون بغل
اور اسی مقام کا ہوتا ہے جو ورم ذات الجنب کے قریب ہے علاوہ بہرین مراعات قوت کی اخراج مین خون کے بہ ضرورت ہے پس اکثر ضعف قوت زیادہ
اسقدر خون لینے کی رخصت نہیں دیتا ہے - اور اگر سوء مزاج خون کے گرمی اور غلظت ہو تو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے مگر نہ ایسا جو
جنمین قبض بھی ہو جیسے ہلیلہ بلکہ ایسے ادویہ سے جنمین تیزی اسہال کے تلیین بھی ہو جیسے ہر کہ بات جو بنفشہ اور ترنجبین اور شیرخشت
اور سکنجبین سے مرکب ہون اور رات کے وقت مسہل دیا جائے - اور ایک قوم جو اس باب معرفت سے ہے اوسنے کہا ہے کہ اصوب یہی ہے
کہ بذریعہ فصد کے استفراغ انکے مادہ کا کیا جائے بنظر خوف اوس اضطراب جو اکثر مسہل سے پیدا ہوتا ہے اور ہم نے اسکو بیان کردیا ہے
خصوصاً اگر نفث مرارکی ہو اور علی الخصوص بنا بر قول جالینوس کے جس وقت حمی شدید ہو جالینوس سقمونیا کا استعمال جائز نہیں سمجھتا
اور منع کرتا ہے اور ایارج اور غاریقون اگر ساتھ ہی مستعمل ہون اسکو منع نہیں کرتا ہے اور غذا دینی مثل ماء الشعیر کے بعد استعمال مسہل
جالینوس نے پسند کی ہے اور اسکی مدح کرتا ہے اور بعد فراغ مسہل کے بھی پسند کرتا ہے لیکن ہمراہ مسہل کے ایسی غذا دینے سے فعل دوا
باطل ہو جاتا ہے - یہ بھی واجب ہے کہ جہت میلان مادہ پر نظر کیجائے اور الم اور درد کے میلان اور بلا توجہ کا رخ اچھی طرح پہچان لیا جائے
اگر میلان مادہ ترقوہ تک اور استخوان سینہ اور ان دونون مقامون سے اوپر تک چڑھتا ہوا معلوم ہو ایسے وقت استفراغ
بذریعہ فصد کے اولی ہے اور اگر الم کا میلان شراسیف کی طرف اوترتا ہوا معلوم ہو اوس وقت اسہال سے خواہ مسہل اور فصد دونون
سے استفراغ کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض حکم کرے اور فصد اور اسہال کو جمع کرنا اسواسطے ہے کہ فصد باسلیق کی
ان مقامات سے مقدار معتدبہ کو جذب نہیں کرسکتی - استفراغ کی حاجت شدید پر یہ امر بھی دلیل ہے کہ تکمید اور ضماد سے درد مین سکون نہو یا
یا انکی تکمید اور ضماد سے درد مین زیادتی ہوتی ہو اس سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ امتلا تمام بدن میں ہے پس استفراغ واجب ہے
خصوصاً بذریعہ فصد کے اور جب فصد ہو چکے اور استفراغ ہو جائے اور اعراض مین سکون پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ جس
مادہ کا جمع ہونا رک گیا ہے وہ بمقدار قلیل ہے - اب دوبارہ فصد نہ کرنی چاہیے ورنہ جسقدر رہا وہ مجتمع ہے وہ متلبد ہو جائیگا
اور یہ تلبد بسبب نقصان قوت کے نضج اور تفتیح کو مانع ہوگی اور فقدان انضاج وہ موت جو مادہ مین ہے وہ بھی مانع نضج ہوگا جب نضج
ہو جائے واجب ہے کہ اوسکا مدہ ہونا رک جائے اور مدہ ہونے سے پہلے بذریعہ نفث کے ادویہ منفثہ دیکر اخراج مادہ نضج یافتہ
کر دیا جائے - اور خلاصہ یہ ہے اگر فصد نہوئی ہو اور نضج ہو گیا ہو یا مادہ نضج یافتہ کا نفث بھی اور مقدار صالح معتدبہ بذریعہ نفث کے
برامد ہو چکی اور اسکے بعد ضعف قوت بھی معلوم ہو اب فصد ہرگز نہ کرانی چاہیے - اور اگر ضعف قوت بروقت فصد اور اسہال کے
حائل ہو تو استعمال حقنہ ہائے متوسط کا خواہ حقنہ ہائے حادہ کا کرنا چاہیے جیسا مشاہدہ حال مریض اوسوقت مقتضی ہو خصوصاً
اگر درد شراسیف کی طرف مائل ہو بقراط اشارہ کرتا ہے ذات الجنب کی اوس قسم کے علاج مین کہ درد شدید اوس مین محسوس نہو
اور جسقدر محسوس ہو اوس سے زیادہ میلان شراسیف ہی کی طرف ہو ایسے وقت خربق سیاہ سے استفراغ کرنا چاہیے اور

اس تدبیر سے یہ ہے کہ نفث بسہولت پیدا ہو اور جلد پیدا ہو جب نفث زمانہ صعود اور تزید میں ظاہر ہو اور چھٹے روز سے تجاوز کر جائے اس مطبوخ کی تقویت اصل السوس اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے اگر مادہ غلیظ اور قوت قوی ہو اور آفت تشنج وغیرہ کی عصب میں نہ ہو سکنجبین پلانے میں کچھ خوف نہیں ہے جو پانی میں ملی ہوئی ہو تاکہ تقطیع مادہ کی کرے اور اگر طبیعت کو مثل آب التماس اور تمر ہندی اور شیر خشخاش کے نرم کریں تو بہت اچھی تدبیر ہے کبھی ضمادات اور مرہمات سے اس بارہ میں اعانت چاہی جاتی ہے اور پہلے واجب ہے کہ استعمال قیروطی کا جو روغن بنفشہ اور موم سپید سے مرکب ہو بعد ازاں رفتہ رفتہ چربیوں اور لعابوں سے مناسبہ جیسے لعاب خطمی اور تخم کتان اور اسکے بعد اس سے بھی قوی تر مثل ضماد بابونہ اور بیخ خطمی اور بیخ سوسن اور بنفشہ اور جو شاندہ شبازی کی بستانی۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت اور حاجت ہو ضماد جو کہ بیخ مسلوق اور انڈیا نہ مسلوق سے مرکب استعمال کریں۔ ایضاً افسنتین اور اصل السوس میں کسی قدر شہد اور روغن نار دین ملا کر ضماد طیار کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مادہ میں کثرت ہو اور سوقت ضماد اور طلا سے بارد کا استعمال مضر ہے اور اگر مادہ قلیل ہے کچھ ضرر نہیں۔ اسی طرح اگر ورم متحلل ہو گیا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا اوسوقت بھی بسبب قلت مادہ کے ضرر نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی استفراغ نافع سوائے فصد کے واقع ہو گیا جب بھی استعمال طلا کا جائز ہوگا صفت ضماد جید کی برگ بنفشہ اور خطمی ملا ایک جزو اصل السوس دو جزو آرد باقلا آرد جو سرد دو حصہ دیہہ جزو بابونہ کتیرا ایک جزو۔ پھر اگر مادہ غلیظ ہو اور تحلیل زائد کی حاجت ہو تخم کتان اسمین زیادہ کیا جائے اور گوندھنے میں ان اجزا کے میفختج ہمراہ موم اور روغن بنفشہ کے تجویز کرنا چاہیے۔ اور اگر حرارت بھی کمتر ہو روغن بنفشہ کے عوض روغن سوسن یا روغن ترحیب ملانا چاہیے۔ اور اگر حرارت قوی ہو بجائے ادویہ حارہ کے مثل موم اور ترحیب اور تخم کتان اسی نسخہ میں ورق نیلوفر اور گل سرخ اور برگ کدو ملانا چاہیے نسخہ مرہم جید موم اور بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور چربی بھیڑ کی اور روغن زرد اور زوفا سے تر و تازہ ان سب سے ایک دوا مالش کی طیار کرتے ہیں اور یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے منجملہ ایسے ضمادات کے جنمیں قوت انضاج کی ہمراہ قوت تسکین درد کے ہے۔ یہ ضماد ہے جو آرد جو اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش سے طیار کیا جائے۔ کبھی ایسے امراض میں کماوات رطبہ خواہ یابسہ سے بھی اعانت لیجاتی ہے لیکن تکمید رطب مناسب اوس ورم کے ہے جو حمرہ صفراوی کی طرف مائل ہو اور کماد یابس اوس ورم کے مناسب ہے جو مائل بلغموی اور سوداوی دموی کی طرف ہو۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ کماد رطب اگر نفع نہ کریگا ضرر بھی نکرے گا اور کماد یابس اگر ضرر کرے گا ضرر عظیم پیدا ہوگا۔ سب سے اولی اور بہتر یہ ہے کہ اسفنج کو گرم پانی سے بھگو کر سینک کریں اور آب گرم میں اقوی یہ ہے کہ آب دریائے شور ہو خواہ اور کھاری پانی بعد ازاں اس سے بھی تجاوز کرکے بشرط حاجت سبوس گندم یا زیت اور پانی سے گرم کرکے تکمید کرتے ہیں اور اس سے زیادہ قوی عمدہ یہ ہے کہ سرکہ اور مٹر سے اور کرنب کو پسیکر صوف کو کسی روغن میں ڈبوئیں اور سفوف کرنب اوسمیں ملکر سینک کریں یہ سب طریقے تکمید رطب کے تھے اور تکمید یابس یعنی سوکھی دوا سے سینکنا کماد یہ ہے کہ فقط سبوس گندم سے تکمید کریں بعد ازاں قوت میں باجرہ اوسکے بعد فقط نمک سے تکمید ہے۔ تکمید ہر ایک درد کو اعضائے عالیہ اور سافلہ کے دور کرتی ہے اگر کوئی مادہ بذریعہ تکمید کے جذب نہ ہوتا ہو۔ فصد سے افاقہ اکثر اوجاع عالیہ کو ہوتا ہے۔ اگر ضماد کیا خواہ تکمید کی ہے پس اس امر میں کوشش کرنی چاہیے کہ ان ادویہ کے بخارات چہرہ علیل تک نہ پہونچیں ورنہ کرب اور ضیق نفس کا ہیجان ہوگا منجملہ

رہنا چاہیے اور تلطیف تدبیر بذریعہ ملطفات کرنی چاہیے۔ آب جو مذکورہ اور شربتہائے معلومہ میں کراث اور فوتنج کو جوش دیکے
پلانا چاہیے آخر مرض میں تخم اونجگن کو ہمراہ شہد کے تھوڑی سی مقدار رکھلانا چاہیے پھر اگر بدن تنقیہ اور صاف ہو نے سے نفث ذیر
ترہو جا بتدا امیر حاصل رہا اور جمع کی طرف متوجہ ہوا اوس وقت وہی تدبیر مخصوص کرنی چاہیے جو اسی باب خاص میں آئندہ مذکور
ہوتی ہے۔ ذات الجنب کا مریض بعد صحت جو نقیہ ہو گیا ہو اوسکو لکھن اور تیز چیزوں سے اور استلا معدہ اور سیدھی طرح لیٹنے اور سخت
حرکت اور صیح اور دخان اور بلند آواز اور نفخ اور جماع سے بچانا واجب ہے اسلیے کہ اگر اسکو نکس مرض ہوا تو اکثر مرجاے گا
۔ یہ جو تدابیر مذکورہ ذات الجنب حار اور خالص کی تھیں جو صحاب جاجتکے ورم سے لاحق ہو پھر اگر حار نہو اور غیر خالص اور شدید الحرارۃ
بھی نہو تو کالک اور ضماد حلبہ اور زرفت کا کرنا اور محاجم کا لگانا واجب ہے۔ ضماد جو اسی قسم میں نافع ہے خاکستر بیخ کرنب چربی میں ملا کر
لیپ کریں۔ ذات الجنب بلغمی کے علاج میں ابتدا حقنہ ہائے حادہ اور اسہال سے کرنی چاہیے اور فصد ہرگز نہ کھولی جاے
اور ضمادات محللہ اور سکنات مذکورہ جو قوی بھی ہوں انکا استعمال کریں اور چقندر اور آب کرنب اور نخود آب اور روغن
تربد روغن بادام شیرین یا بادام تلخ کا استعمال کریں اور ضمادات اور کمادات حارہ کا استعمال کریں اور مطبوخ حکیم
یوسف ساہر کا جو روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ ذات الجنب سوداوی کے مریض کو اون احسا سے غذا دینی چاہئے
جو گندم مقشر سے خوب پختہ بنائے گئے ہوں اور شہد اور روغن بادام اوسمیں داخل ہوگا اور لعوقات حارہ اور لینہ سے اور
روغنہائے گرم کو جرعہ جرعہ کرکے نوش کرے جیسے روغن بادام شیرین اور احسائے لینہ جو باقلا اور ککڑی بیچی سے بنائی جائیں
اور شیرازہ خصوصاً شیر مادہ خران لوگوں کو زیادہ نافع ہے۔ یہ بھی نافع ہے کہ قسط ایک درہم اور بقدر ایک ملعقہ آب شبت اور روغن
بلسان یا شراب عسل اور ریوند ما سر قدر روی کو بھی نافع ہے۔ جو پانی ریہ میں فراہم ہو جاے اوسکا علاج نہایت سہل ہے
بہ نسبت علاج تقیح کے جو ہم آگے بیان کرینگے اور بیشتر حاجت شگافتہ کرنے کی ہوتی ہے علاج ذات الریہ کا ذات الریہ کا
علاج مثل ذات الجنب کے ہے مگر ضمادات اوسکے قوی تر ہوں اور ان ضمادوں میں وہ ادویہ بھی داخل ہوتی ہیں جو مخصوص ہیں
واجب ہے کہ اہتمام تنقیہ کا بذریعہ نفث کے زیادہ رہے اور بعوض جانب ماؤف پر لیٹنے کے پیٹھ کے بھل لیٹیں اور جہت
ماؤف پر مائل رہیں۔ اگر طبیعت بستہ ہو واجب ہے کہ ہر سوئم روز مرتبہ اس دوا کو پلانا چاہیے۔ الملاس ہو مہ منقی ہر واحد
تین استار (جو ہمارے حساب سے تخمیناً ۶ تولہ ہوتا ہے) اور دو سیر چار سکرجہ پانی ڈال کر جوش دیں جب آدھا جل جاے
اور شکر صاف کرکے ایک سکرجہ آب اوسمیں اضافہ کریں اور قوی آدمی کی ایک خوراک اور ضعیف کے واسطے نصف اسکا دینا چاہیے
۔ اور اگر طبیعت نرم ہو اور بوجہ نرمی طبیعت اور دستوں کے ضعف پیدا ہوتا ہو رب آس اور سفرجل شیرین بریان کرکے
اور آثار مغیرین کا استعمال کریں۔ جو ذات الریہ از قسم ماشرا اور حمرہ ہے اوسکا علاج جسطرح ہم نے بیان کیا دشوار ہے۔ پھر بھی
اگر کوئی تدبیر سود مند ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ تطفیہ حرارت کا زیادہ تر اور بدرجہ اتم کیا جاے عصارہائے شدید البرد سے
جو اکثر مذکور ہو چکے اور حشائش باردہ اور بقول باردہ سے اور انہیں مبردات میں سے اونکو اختیار کریں جو ملین طبع ہوں
مثلاً عصارۂ کاسنی وغیرہ اور اگر استفراغ صفرا کا شیر خشت اور ترنجبین اور تمر ہندی سے کریں یہ بھی جائز ہے اسی طرح
بوقت ہونے امتلا کے حاجت فصد کی ہوتی ہے تقیح کا بیان جسوقت ورم ذات الجنب اور ذات الریہ میں علامات تقیح کے

ظاہر ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے اور مرض درجۂ ازدیاد پر صعود کرے تو واجب ہے کہ اوس وقت بتنقیہ بدن کے غایت انضاج پر پہونچے
بذریعہ ضمادات اور کمادات کے جو دقیق شعیر اور ملک الانباط اور شراب بسیط شیرین اور چوپاریا اور انجیر خشک سے بنائے ہوں
زیادہ مفید وہ ضماد ہے جسمیں برگ حماض اور کتان بھی داخل ہو اور یہ ضماد آخر زمانہ میں بروقت تحلیل اور نضج اور لگانے کے
بھی لائق ہے۔ واجب ہے کہ مریض قبل زمانہ انفجار کے اوسی پہلو پر لیٹا کرے جدہر مادہ مرض ہے کہ اسطرح انفجار نفث اور شگافتہ
کرنے پر معین ہے۔ پھر اگر حرارت زیادہ ہو تو ماء العسل ہمراہ ماء الشعیر کے دینا چاہیے۔ خواہ ماء العسل رقیق تنہا اور اگر حرارت زیادہ
قوی نہو اور قوت قوی ہو تو واجب ہے کہ طبیخ زوفا دیا جاوے اور وہ جوشاندہ جسمیں ہمراہ زوفا کے حاشا اور فراسیون اور انجیر
اور شہد کو پختہ کیا ہو اور ماء الشعیر میں پنج سوسن کو جوش دیکر استعمال کریں کبھی مثل مثرودیطوس اور تریاق کی بھی حاجت
ہوتی ہے تاکہ نضج پیدا ہو اور بہترین اوقات استعمال تریاق وغیرہ کا بعد نضج تام کے ہے تاکہ شگافتہ ہوتا ورم کا مع حفظ طبیعت
اور قوت غریزی کے ہو بذریعہ تریاق کے۔ چہارم ایسے وقت بہت عمدہ اور مفید ہے اور اوسکے بعد کبھی اور شراب افراسیون کا
نفع بدرجہ غایت ہے شگافتہ کرنے میں اور نفث کے اخراج میں قرص منضج تخم خطمی اور خبازی اور زنجبیل اور مطبوخ اور قرع اور
رب السوس اور شگوفہ اکلیل الملک اور بنفشہ کثیر اللعاب بذر کتان میں قرص طیار کریں اور آب انجیر کا بہتر ہے تغذیہ کا بیان
حالت صعود اور ترقی میں روٹی پانی میں بھگو کر خواہ ماء العسل میں بھگو کر دینی چاہیے اور بیضۂ نیمبرشت از قبیل ادویہ مفید
غذا ہے۔ اور تنقل میں جب صنوبر کبار اور صغار اور بادام شیرین اور احسا جو آرد جو اور تخم دانہ پا قلا سے روغن بادام
اور شکر اور شہد ڈال کر طیار ہوں۔ جب وقت انفجار کا آ ہی پہونچے اور نضج تمام ہو جاوے اوسوقت اعانت انفجار میں کرنی
چاہیے اگر اس اعانت کو نکرے گا طبیب نے مرض میں ایک دشواری اور بڑی خرابی پیدا کر دی ہوگی۔ وہ دوا اوسکے حلقوم میں
ٹپکایا جاوے اور شراب زوفا قوی جو ابھی مذکور ہوئی ہے پلائی جاوے اور ضمادات قوی لگائے جائیں۔ مثرودیطوس
اور تریاق کا استعمال ایسے وقت نافع ہے اگر تپ نہو اور نہ سخافت ہو اور نہ ہزال اور لاغری اور ماہی تکین کا استعمال غذا کو
اور سوتے وقت منھہ میں گولی رکھیں جو ایارج اور شحم حنظل سے بنی ہو اور حب قوقایا کبھی سوتے وقت پلایا جاوے۔ واسطے
شگافتہ کرنے ورم کے یہ تدبیر بھی نافع ہے کہ مریض کو ایک کرسی پر بٹھائیں اور ایک آدمی اوسکے دونوں کھونٹے پکڑ لے اور
کرسی کو مثل جھولے کے حرکت دیں۔ خربق کا پلانا ہمراہ ماء العسل کے اور حلتیت کا ہمراہ دودہ کے بھی نافع ہے۔ ذات الجنب
میں ایسی جانب صحیح کی کروٹ سے لیٹنا برعکس ذات الریہ کے نافع ہے جسوقت ارادہ انفجار ورم کا ہو بعض اطبا نے اجازت دی ہے
کہ طعام شب کے بعد قے کرانی بھی ایسے وقت نافع ہے اور یہ امر خالی از خطرہ نہیں ہے کہ بشدت انفجار عظیم کو دفعۃً پیدا کرتا ہے
کہ اکثر اوس انفجار سے اختناق ہوتا ہے۔ پھر اگر ورم بانیمہ تدابیرات کے شگافتہ نہو داغ دینے کی حاجت ہوگی اور داغ
لگانے کے بعد اگر مدہ سپید اور پاکیزہ بے آمیزش خون کے برآمد ہوا امید صحت اور زندگی کی ہو سکتی ہے ورنہ امید نہیں ہے۔
شگافتہ ہو کر مدہ کا بہنا جب شروع ہو اور حدس طبیب سے معلوم ہو کہ اسکی مقدار قلیل ہے خواہ معتدل ہے اور ایسی ہے
کہ بذریعہ نفث کے چالیس روز تک اسکا تنقیہ اور اخراج ہو جاوے گا ایسے انفجار کے بعد ادویہ جالیہ جو غسالہ ہوں اور
منقی بھی ہوں استعمال کرنی چاہیں اور جسوقت نفث بعد انفجار کے پیدا ہو اوسی وقت پلائی جائیں یہ ادویہ جیسے طبیخ زوفا

ہمراہ اصل السوس اور بیخ سوسن آسمانگونی کے ہمراہ شراب عسل اور کرنب اور اعصار مذکورہ جو آرد نخود اور آرد باقلا سے مناسبت رکھتے مرکب ہوں اور اونہیں آرد کرسنہ بھی داخل ہو اور لعوق عنصل اور لعوق کرسنہ بھی مفید ہو۔ اور یہ مفردہ جو بمنزلہ امہات کے اس مرض میں ہیں وہ مثل آرد کرسنہ اور سحیق سوسن اور بیخ سوسن اور دونوں قسم کی زراوند اور فلفل کے اقسام ثلثہ کا اور خردل اور حرف حتی کہ جاوشیر بھی اور قسط اور سلیخہ اور سنبل اور بشیتران اور یہ کے ہمراہ مخدرات کے ملانے کی بھی حاجت ہوتی ہو ایک مقدار معین پر۔ افیون اور یہ بین مقویہ میں ہو کہ اس مرض میں زیادہ نافع ہو۔ یہ ادویہ امہات ادویہ نافعہ ہیں ایسے وقت یعنی انفجار کے وقت کہ انفجار شروع ہوتا ہے مرکب ادویہ ضمادات اور نطولات ہمراہ مفتح اور روغنہا ے مذکورہ کے طیار ہو سکتے ہیں۔ اور بشیتروہ روغن جنمیں قوت ان ادویہ کی ہوتی ہو طیار کیا جاتا ہو جیسے روغن سوسن اور نرجس اور بابونہ اور ضماد اور نارون غذا مثل وہ جن انفجار کے خصوصا بوقت انحطاط مرض کے اور اکثر بنظر رعایت حرارت مزاج مریض خواہ حرارت نضل کے روغن بنفشہ کو تجویز کرنا چاہیے اور بشیتر انمیں روغنہا ے مذکورہ بالا میں راتیانج شحوم اور مقل اور فقاح اذخر اور زوفا سے تر و تازہ اور حلبہ اور عروق فار اور مقل اور امثال انکے داخل کر دیتے ہیں۔ اگر حمی قوی ہو اوسوقت تسخین میں زیادہ افراط نکرنی چاہیے ورنہ قوت بسبب سوء مزاج حار کے ضعیف ہو جاے گی اور اسی ضعف کی وجہ سے نفث پر قادر نرہے گی۔ شگافتہ ہونے کے بعد واجب ہو کہ اخراج قیح میں مبادرت اور جلدی کیجاے بعد انفجار کے جو جنم تک واقع ہوا ہو یہ اخراج قیح کا اون ایام میں کرنا چاہیے کہ مریض کو حمی اور درد وغیرہ میں خفت معلوم ہوتی ہو لیکن اگر ذات الجنب کا مادہ کثیر دریافت ہو کہ چالیس روز تک اوسکا استنقاء اور اخراج نہو سکے گا خواہ چالیس روز سے زیادہ میں بھی خارج نہوگا بلکہ مرض سل میں ڈال دے گا پس ضرور ایسے وقت کسی بار یک آلہ سے داغ دینا چاہیے اور سینہ میں سوراخ کر کے تھوڑا تھوڑا مادہ اسی طرف سے نکالنا چاہیے اور ماء العسل سے دھونا چاہیے اور جذب مدہ کی بطرف خارج کے اعانت کرنی لازم ہو۔ جب خوب طرح سے مدہ کا تنقیہ اور اخراج ہو جاے اور یہ ملحم جنسے زخم بھر جاتا ہو اونکے استعمال کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ واجب ہو اوس جہت اور سمت کو پہچان لینا جدہر قیح اور مدہ پڑا ہو اونہیں طریقوں سے جو اوپر مذکور ہو چکے کہ قیح کی آواز اور ہلنے سے اوسکی جنبش جدہر ہو شناخت ہوتی ہو یا کپڑا کتان کا گیرو میں تر کر کے مواضع سینہ پر رکھیں اور جس جگہ جلد سوکھ جاے وہی مقام مدہ اور قیح کا ہو اوسی جگہ نشان دیں اور داغ لگانا خواہ چاک کرنا اوسی جگہ کا ہوگا اسلیے کہ اکثر داغ دینے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ پہلو اور جب شگافتہ کیا جاتا ہو کسی مبضع سے اور یہ آلہ شگاف دینے کا ایسا ہونا چاہیے کہ اوسمیں نل کی طرح جوف بھی ہوتا ہو کہ مدہ اور قیح اوسمیں بھر جاے اور جب اس آلہ کو باہر نکالیں اوسمیں تھوڑا تھوڑا مدہ بھی نکل آے اور ہر روز اسی طرح سے تھوڑا تھوڑا مادہ نکالنا چاہیے اور مادہ کثیر کو دفعۃً خارج نکرنا چاہیے (ورنہ روح حیوانی بکثرت خارج ہو جاے گی) اور جب روزانہ اخراج مادہ کا تھوڑا کیا جاے حفظ قوت مریض کے گوشت اور غذا ے معتدل سے پرضرور ہو۔ اور تپ کا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ تپ کا زوال جب تک مدہ باقی ہو کبھی نہوگا اور جب مدہ کا اخراج ہو جاے گا حمی خود بخود زائل ہو جاے گی۔ جسوقت بیمار نفث مدہ پر قادر ہوگا یا معالجہ داغ لگانے کی برداشت کرے گا لامحالہ تپ زائل ہو جاے گی۔ اکثر اوقات ورم قبل نضج کے شگافتہ

ہو جاتا ہے اور رطوبت جو اوس میں نکلتی ہے بند ہو جاتی ہے فقط خون آتا ہے ایسے وقت فصد کا استعمال ضروری ہے اور ضماد [illegible]
جو دافع خون سے [illegible] دوسری جانب ہیں اونکو بھی استعمال کرنا چاہیے مثلاً [illegible] رسل کا
بموجب نسخہ آئیگے - ایک اور ضماد اسی طرح کا ہے کہ فلفل سیاہ [illegible] سے خشک انجیر [illegible] شہد ملا کر ضماد
طیار کریں علاج قروح نواحی صدر کا اور سل کا علاج جو قرحہ قصبہ ریہ میں ہو [illegible] پہنچتا ہے
واجب ہے کہ مریض پشت کے بل لیٹے اور دوا کو منہ میں رکھے - اور جو لعاب دوا [illegible] پیدا ہو اوسے تھوڑا تھوڑا نگلتا رہے
اور یکبارگی بہت سا لعاب نہ اوتارے ورنہ کھانسی کا ڈر ہوگا - اور اپنے حلق کے عضل کو ڈھیلا کیے رہے تا کہ لعاب [illegible]
حلق سے باسانی اوتر جاوے اور کھانسی کا ہیجان نہو - اور جو نسخہ منہ میں رکھنے کے واسطے ہیں جو مختص ہیں اور [illegible] ہیں چنانچہ سل کے
علاج میں ہم انکو لکھیں گے - جو قروح کہ سینہ اور ریہ میں پیدا ہوتے ہیں اور قبل ازین اونکا ذکر ہو چکا ہے اونکے علاج میں ادویہ
غسالہ کے پھونک کر پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے اور مریض کو اجازت دینی چاہیے کہ وہ جانب علیل پر لیٹے اور زور سے
کھانسے اور غوطے یا کوئی اور اوسکو برفق ہلاتا رہے - کبھی ایسے قروح سے مدہ وغیرہ برآمد ہوتا ہے بعد تھوڑے [illegible] اور [illegible]
ماء العسل کے جو بذریعہ اوس آلہ کے پہونچایا جاتا ہے جو کشش اور جذب مدہ بھی کرتا ہے جیسے نانلیجہ - جب مدہ پاک ہو جاوے اور
امید قوی اسکی ہو کہ اب بالکل باقی نہیں ہے اوس وقت ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے - اور جو منقیہ [illegible] قوت جلا کی بھی
اور اسوقت کے بھی مناسب ہیں ان ادویہ میں شہد سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور غذا [illegible]
اور قروح کو غذا [illegible] نہیں پہونچاتا - ریہ کے قروح کی تدبیر دو طرح سے ہو سکتی ہے - ایک تو علاج حق یعنی پورا پورا علاج دوا
دوسری تدبیر مدارات یعنی رفق اور ملاطفت کی ہے علاج حق اوسی وقت ہو سکتا ہے کہ مرض کو قابلیت علاج پذیری کی ہو
اور اس بات کو ہم نے بیان کر دیا ہے کہ تنقیہ قرحہ کا ادویہ غسالہ اور مجلیہ سے اور تخفیف قرحہ کی ادویہ مغریہ مجففہ سے کرنا
بس یہی صورت علاج کی ہے اور دفع کرنا مواد کا ان قروح سے اور نزلہ کو روکنا اور التحام یعنی زخم کے بھر جانے پر
ادویہ ملحمہ سے اعانت کرنی - اوپر کے مقامات میں نزلہ کے روکنے اور [illegible] باب کے طریقے بیان ہو چکے اس مقام پر اوسی تدبیر کو
اصل معالجہ سمجھنا چاہیے اور خلاصہ اون تدابیر کا یہ ہے کہ تنقیہ بدن کا مواد سے کیا جاوے اور سر کا مادہ جذب کرکے اسافل اور
نیچے کے اعضا کی طرف لایا جاوے اور تقویت سر کی مقویات دماغی سے اسقدر کریں پھر اوس میں فضول کی کثرت نہونے پاوے
اور جو رطوبت دماغ سے ریزش کرتی ہے اوس سے ریہ کو بچانا اور کسی اور عضو کی طرف اوسے کھینچ کر لیجانا ہے - واجب ہے کہ تنقیہ
سر کا فصد اور ایسی ادویہ سے جو فضول مختلفہ کا اخراج کرنے میں کیا جاوے مثل فوقایا کے خصوصاً اوسکے ہمراہ مقل اور [illegible] کا
اضافہ کیا جاوے - کبھی احتیاج اون ادویہ کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط سودا ادویہ کا بھی اخراج کریں مثل افتیمون وغیرہ کے
اور معاودت اور تکرار تنقیہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اسطرح پر کہ تنقیہ بذریعہ مسہلات کے کریں اور فضول کم ہو جانے کے
بعد مریض کو کسی قدر آرام دیکر پھر فصد کریں اور پھر آرام دہی کرکے استفراغ مسہلات کا اعادہ کریں اور یہ تدبیر حال کی
ابتدا ان قوی میں زیادہ موثر ہے - منجملہ اشیاے نافعہ کے نوازل کے روکنے میں استعمال دیاقوزا کا ہے خصوصاً وہ قسم دیاقوزا کی
جو خشخاش سے بموجب طریقہ مندرجہ قرابادین وغیرہ کے طیار ہوتی ہو طبیعت کو قبول تدبیر پر آمادہ کرنے کو یہ بھی مفید ہے

کہ ایسے بلاد اور شہرون کی طرف سفر کرے جہان کی ہوا مین جفاف اور خشکی ہو اور وہان پہونچکر استعمال دودھ پینے کا کرے جو جسم پر
کہ نشست یا برخاست مریض کی اکثر اسی شکل سے ہو جسمین گردن دراز اور کشیدہ بجانب فوق اور آگے کی طرف رہے تاکہ دونون
اجزاے ریہ کا باہم یکے بر دیگرے مساوی ہو اور راجع ہے قرحہ کی چسپیدگی اور مسافات طبعی سے زائل ہو جائین اسلیے جو عضو
خلقی انطباق اور مسافات اجزا کی ہر نشست برخاست کی شکل اوسکی محافظ ہونی چاہیے اور وہ شکل بھی جو اوپر مذکور ہوئی
کھانسی کے روکنے کی تدبیرین زیادہ مبالغہ کرنا ہے اور ان ادویہ سے جو مانع نفث کے ہین اسلیے کہ کھانسی پیدا ہونے مین خطرہ
عظیم ہے - اگرچہ بظاہر بعد کھانسی کے توہم خفت مرض کا ہوتا ہے مگر یہ توہم محض بے بنیاد ہے - وہی طریقہ مدارات کا اسی طرح
پورا کیا جاتا ہے کہ اون قروح کے سخت کرنے اور خشک رکھنے کی تدبیر کرتے رہین تاکہ زخمہاے مذکورہ پھیل کر وسیع اور
کشادہ نہو جائین اگرچہ التیام اور اندمال کی امید اون قروح کی نہین ہے - اور اس تدبیر سے امید مہلت پانے مریض کی ایک
زمانہ دراز تک موت سے ہو سکتی ہے اگرچہ وہ زندگی محض بے لطف بلکہ بدتر از موت سمجھنی چاہیے کہ تھوڑی سی خطا سے تدبیر مین
زیادہ ایذا پہونچتی ہے اسلیے کہ ایسا مریض جسوقت کوئی حرکت عنیف اوس سے صادر ہوتی ہے یا ایسی شے تناول کرے جسمین
کسی قدر حرکت اور ازعاج یعنی جنبش مین لانا ہو بس یہی حرکت خواہ تناول باعث اوکھڑ جانے اوس خشکریشہ کا ہوتا ہے
جو ادویہ مستعمل سے پڑا ہے اور خشکریشہ کے اوکھڑ جانے سے نفث الدم عظیم پیدا ہوتا ہے کہ مریض مشرف بموت اور قریب مرگ
ہو جاتا ہے - یہ ادویہ ایسے مجففات ہین جو قبض جرم ریہ کی بھی کرتے ہین اور تخفیف رطوبت قرحہ کی بھی کرتے ہین
اور تطبیق یعنی چسپیدگی اجزاے ریہ کی کرتے ہین اگرچہ اندمال زخم کی قوت انمین نہین ہے - جو شخص اس طریقہ مدارات کا اپنے
مرض کے معالجہ مین پابند ہو اوسکو دودھ کا استعمال قطعی ترک کر دینا چاہیے مترجم ہمارے خاندان کے بعض نامور طبیب ایسے تھے
کہ ہمنے اپنی آنکھون سے ایک مریضہ مسلولہ کا چالیس برس کے قریب زندہ رہنا اسی طریقہ کی مدارات سے مشاہدہ کیا ہے اور جب
اور اسی سو تدبیری وہ مریضہ کرتی تھی پھر اوسکی سنبھال کرکے اسی کیفیت پر کر دی جاتی تھی یعنی شہد خالص بمنزلہ مرکب
اور سواری کے ہے واسطے ترکیب دینے ادویہ سل کے یعنی ہر ایک دوا شہد سے مرکب ہو سکتی ہے اور بنسبت قروح کے شہد کی طرح
مضر بھی نہین ہے - ترجمہ کا تنقیہ ادویہ منقیہ سے جو مذکور ہو چکین کرنا چاہیے اور طبیخ زوفا جو قرابادین مین مذکور ہے اوس سے
بھی تنقیہ قرحہ کا کیا جاتا ہے - ان دونون سے زیادہ قوی تر لعوق کرسنہ ہے جو حب القطن سے مرکب ہے کہ وہ بھی قرابادین
مین مذکور ہے اس سے بھی قوی تر لعوق اصطیل جو کرلین مادہ خرمین طیار ہوتا ہے کبھی ان ادویہ کے ہمراہ مکرجات مغریہ بھی
اضافہ کرنے کی حاجت ہوتی ہے یعنی ایسی ادویہ جنمین لزوجت اور اغرا بھی ہو - اور کبھی انکے ہمراہ مخدرات کو ملا دیتے ہین
تاکہ سرفہ کو روکین اور سکون سے سرفہ کے دوا اچھی ٹھہر کر اپنے فعل کو پورا کرے - ایسے وقت تدبیر ناعش قوت ہی
یعنی جس قوت مین بیداری پیدا ہو کرنی چاہیے تغذیہ وغیرہ سے - ان ادویہ منقیہ کا بیان اول ابواب مین ہم نے کر دیا ہے
اور باب تقیح مین بھی انکا بیان دوبارہ ہو چکا ہے - اونھین ادویہ مین سے معتادیہ ہے کہ احساء کرسنہ کا استعمال کرین
یا وہ احساء جنمین کراث شتامی داخل ہو اور حنطہ اور جوار یعنی مکئی سے وہ ستو بنائے جائین اور خود یہ کراث بھی بریان
کیا ہوا اونمین پڑا ہو - ماء العسل مین منقیات نفث پیدا کنندہ اور ادویہ ملحمہ کو جوش دیا ہو اور یہ سب ادویہ مع تراکیب

سکے اور پرند کو رہا ہو حکیمون معاجین مجففہ جیسے کمون اور اثاناسیا اور لعوق بزرکتان - مثرودیطوس اور مربیات جیسا وغیرہ
مناسب ہے مستعمل ہوں خصوصاً اوائل مرض مین اور جسوقت ہزال اور لاغری شدید نہو وہ بھی نافع ہو اور جب تک حمی
دقیہ جو لازم قرحہ ہے سکے ہر دو ردیہ و بدل کو نہ پہونچی ہو اوسوقت بھی نفع کرتا ہے گل مختوم انفع اشیا ہے ہر وقت مین
اور گل ارمنی بھی - اسی طرح جملہ دوا وہ جنکو ہم نے بیان کیا ہے ضمادات اور کمادات اور مروخات منقیہ سے سبب جسکے
قرحہ کہنہ ہو جاتین اور نیز قرحہ ریہ کے اوسوقت مریض کو بوقت صبح تھوڑا قطران بطور لعقہ کے دینا مفید ہوتا ہے
یا ہمراہ شہد کے خواہ کسی قدر معدہ یسالہ کے ہمراہ شہد دیا جاسے - پھر اگر ایسے وقت حرارت بھی ہو اور منقیات حارہ کھنے
خوف ہو اور منقیات باردہ کچھ سود مند ہون لیس ریشہ تعلب اور تخم رازیانہ اور رب السوس پاک اور صاف عصارہ سپرایشتہ
کر آب شکر یعنے گاڑھے شربت مین طیار کرین یہ دوا بدرجۂ غایت مفید ہے - کبھی اس مرض مین چند قسم کے بخورات کا استعمال
کیا جاتا ہے جو مجفف ہوتے ہین اور تنقیہ مدد کرتے ہین ان دھوئیون کو کسی چنگیزدان وغیرہ مین رکھکر سلگاتے ہین منجملہ اون
بخورات کے زرنیخ اور فلفل کو سپیدہ بیضۂ مرغ مین لت کرکے سلگاتے ہین اور ازانجملہ برگ زیتون شیرین اور راوجبہ نیل گاو کا
اور چربی پہاڑی بکری کی اور زرنیخ اور خرگوش کی مینگنی سب ہموزن - ازانجملہ پوست نبق یعنے بیر کے چھلکے اور بیخ سدیہ
کے پوست اور بیخ کبر کے پوست اور زرنیخ اور چربی گردہ بز کوہی کی - ازانجملہ زرنیخ اور بھیڑ کی چربی - ازانجملہ زرنیخ اور زرنباد
اور پوست بیخ کبر جملہ ہموزن لیکر شہد اور روغن زرد مین جمع کرین - ایضاً صنوبریہ کہ اوسمین دردی قطران سے پٹی ہو ایضاً
زرنیخ زرد سافیح ہندی ہمراہ شیرج کے اور جسوقت مزاج مریض کا گرم ہو جاے اور سخونت اوسکے مزاج مین آجاے
قرص کافور سے علاج کرنا چاہیے چند روز اور بعد اسکے پھر تخفیف قرحہ کی تدبیر مین عود کیا جاے - غذا مین گوشت دراج
جو بازسیا و رسافاویہ سے خوشبو کر دیا گیا ہو - اور خالص شراب ابیض کے اول مرض مین کچھ ممانعت نہین ہے - ریاحین مرطبہ کو
ہمیشہ سونگھنا بہتر ہے - آرام سے سونا اور آرام سے بے محنت رہنا اور سکون اور قرار کا زیادہ پابند ہونا غصہ اور دلتنگی
کو ترک کرنا لازم ہے - اور کوئی بات اوس پر ایسی وارد نکیجاے جس سے غم اور اندوہ پیدا ہو - مین نے ابدان کثیرہ اور بلاد
مختلفہ مین چند بار بلکہ بارہا تجربہ کیا ہے کہ مریض سل گلقند شکری کا استعمال کرے جو تازہ طیار ہوے اور سالخوردہ نہو گئی ہو
اور ہر روز جسقدر مریض سے ہو سکے اسکو کھایا کرے حتی کہ روٹی کے ہمراہ بھی بجاے گوشت وغیرہ کے اسی کو کھاتا رہے بعد ازان
اوسکی کیفیت مزاج پر لحاظ کیا جاے اگر ضیق نفس مین بسبب تخفیف پیدا کرنے گل سرخ کے پیدا ہو شراب زوفا بقدر حاجت پلاکر
اوس ضیق نفس کا ازالہ کیا جاے اور اگر حلاوت سے گلقند کی تپ اوسکی مشتعل ہو جاے قرص کافور سے حمی کے اشتعال کو دور
کرین اور اسی علاج یعنے گلقند کے استعمال کو نہ بدلین بلکہ بدستور جاری رکھین یقین ہے کہ مریض کو شفا ضرور ہو جاے گی - اگر
مجھے تقیہ اور خوف تکذیب اپنے بیان کا نہوتا تو اس تجربہ جدیدہ سے جو عجائب مین نے مشاہدہ کیے ہین اونکو بیان اور تعداد
اور شمار بھی اون بیمارون کا جو خاص اسی طریقہ کے معالجہ سے اچھے ہوے ہین لکھتا - ازانجملہ ایک مریضہ مسلولہ کا مرض اسقدر بڑھ گیا
کہ آثار مرگ کے اوس پر طاری ہو چکے تھے اور اپنی تجہیز اور تکفین کے واسطے ایسے شخص کو طلب کیا تھا جو اس کام کو کر سکتا تھا
اوسی مریضہ کا بھائی اوسکی سرپرستی پر آمادہ ہوا اور اسی ہوا سے اوسکا علاج کرنا شروع کیا اور مدت دراز تک علاج رہا

ف تجربۂ گلقند

ف ایک مریضہ کا

اجابت [illegible] اور [illegible] چاہیے اگر [illegible] دودھ پلانا [illegible] ہفتہ تک پلانا چاہیے بعض
[illegible] اطبا [illegible] ضرورت [illegible] جاے اور
پلایا بھی جاے [illegible] ایسے مقام پر [illegible] ہو جہان تکلیف [illegible] لطیف
اور تنقیہ [illegible] اور شیح اور قیصوم اور جعدہ اور تعلیق وغیرہ - [illegible] کا
دودھ اگر [illegible] شیرہ [illegible] سنگریزہ کو گرم کرکے دودھ مین بجھا دین
اور نمک اسی طرح عمل کرین [illegible] اور اسطرح کا دودھ ہضم ہونے مین عمدہ
تر ہو نسبت اسکے [illegible] - ہان اگر ذرب عارض ہو اوسوقت
[illegible] کا استعمال [illegible] کے ملانا چاہیے - اور اگر معدہ
ضعیف ہو [illegible] شریک کرنی چاہیے [illegible] اگر مسئول ہضم کر جاے تو اوسکے واسطے غذا اسی کافی ہو اور
جسوقت مریض کو تپ آجاے واجب ہو کہ استعمال دودھ کو ترک کرے - دوغ کا استعمال بوقت شدت حمی کے محتاج الیہ
ہوتا ہو اور بوقت اسہال کے اور یہ دوغ انکو نافع ہو اور زیادہ تر مفید ہو اور عمدہ طریقہ یہ ہو کہ جو دہی جما ہوا اوسکا مسکہ نکالکر
رات بھر رہنے دین اور مقام معتدل مین اوسے رکھیں پھر صبح کو اوسے خوب سا متھنی وغیرہ سے ہلائین حتی کہ بعض اجزا اوسکے
بعض سے خوب ملجائین اوسکے بعد قرص طیار کرین چنے کا بیسن اور نان گندم جو خوب پختہ ہو چکی ہو اور ایسی عمدہ پختہ ہوئی ہو
کہ اوسپر چپاتیان پکائی گئی ہون یہان تک عمدہ پختہ ہوئی ہو کہ اوسکا نام فارسی مین [illegible] رکھا جاے انھیں اقراص کے دس درہم
[illegible] دوغ ڈالا جاے اور بطور لعوق کے چاٹا جاے دوسرے دن دس درہم دوغ اور بڑھایا جاے اور روٹی
ایک درہم کم کر دی جاے اسی طرح ہمیشہ کم کرتے رہین تا اینکہ فقط دہی باقی رہجاے اوسکے بعد الٹی چال چلین یعنے دہی کو
گھٹائین اور روٹی بڑھاتے جائین تا اینکہ قرص فقط باقی رہجاے اور دہی بالکل چھوٹ جاے اور یہ تدبیر اوسوقت
کرنی چاہیے کہ دوغ پلانے سے پوری استغنا ہو جاے اور عافیت مریض کی ظاہر ہو - اور جسوقت مرض کے آثار نمایان
ہون دوغ مین کمی اور قرص کے وزن مین زیادتی کیا کرین حتی کہ دودھ اور دہی کا استعمال بالکل چھوٹ جاے - اگر کسی مریض
کو ذرب کی شکایت ہو لوہا گرم کیا ہوا چند بار اوسکو دوغ مین بجھانا کچھ خوف کی بات نہین ہے - اب ہم اون چیزونکو بیان کرین
جو ابواب [illegible] مین مذکور ہوئی ہین غذا ان بیمارونکی مغریات سے تجویز کرنی چاہیے جیسے خبز سمید اور اطریہ اور جاورس جو پکاے جاتے
ہین - چاول بھی تنقیہ مدہ کرتا ہے اور گوشت زخم کا اوگاتا ہے کشک شعیر جو خوب پختہ ہوئی ہو مغری بھی ہے اور منقی ہے اور
بوقت شدت تپ کے اسکا استعمال مناسب ہے خصوصاً ہمراہ سرطان کے جنکے اطراف دور کر دیے گئے ہون اور بکری پائے
اور [illegible] اونکو [illegible] خصوصاً ہمراہ بقول باردہ کے اور مسور کے بھی ہمراہ - جو غذا نشاستہ اور خیار اور تربوز سے
طیار ہوتی ہے کبھی اوس سے بھی نفث باسانی دفع ہوتا ہے - اگر تپ خفیف ہو کرنب اور بلیون سے بہتر کوئی غذا نہو گی خواہ
منقیات معلومہ سے غذا تجویز کرین ماہی شوربا نمکین اگر ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ کھائی جاے تنقیہ مدہ وغیرہ کو نافع ہے
- اگر [illegible] کا خبیث ہو اوسوقت مچھلی سے پرہیز کرنا واجب ہے - اور اسی طرح نمکین اور شور چیزون سے - اگر گوشت

دوغ کے استعمال کا طریقہ

چاول کا استعمال

اور انکو غذا دینی منظور ہو تیتر اور مرغ کا گوشت اور ریچکو یہ اور گنجشک کا دین کہ سبب غیر سمین یعنے فربہ اور عریب نہون۔ اور بہتر یہ ہے کہ یہ گوشت بھنے ہوے خشک کھلاے جائین تاکہ تجفیف انکی زیادہ ہو اور اسیطرح یعنے گوشت زخم کا بھرلانا اسکی قوت بھی بھنے ہوے گوشت مین زیادہ تر ہے۔ پائچہ کا استعمال عمدہ ہے کہ اسمین لزوجت زیادہ ہے مچھلی کے کباب بھی جائز ہین۔ اگر شوربا دینا منظور ہو شہد ملاکر دینا چاہیے۔ کبھی ان بیمارونکو حمام مین داخل کرنا بھی قبل غذا اسکے جائز ہے اور بعد غذا کے بھی بشرطیکہ ان کے جگر مین سدہ نہو اور سوقت حمام سے فربہی بدن کی پیدا ہوگی۔ پانی اونکے لائق آب باران ہے اگر ممکن ہو۔ اکثر اوقات اربابِ سل کو نفث الدم بنا بر بیان بالا عارض ہوتا ہے اسکے واسطے قرص جدید کا نسخہ ہے گل مختوم تین درہم نشاستہ گل ارمنی گل سرخ ہر واحد چار درہم کہربا حب الاس ہر واحد چہ درہم سرطان سوختہ تخم بنفشہ ہر واحد دس درہم نسبد کثیرا طباشیر شادنج ہر واحد پانچ درہم صمغ عربی عصارۂ قاسسوس ہر واحد سات درہم غرفیا گلاب تازہ مین قرص طیار کرین اور رکھیں پانی خواہ آب باران کے ہمراہ استعمال کرین۔ اکثر مسلول کو سقوط لہات یعنے کاگ گرپڑنے کا مرض پیدا ہوتا ہے اور سوقت اسکی آواز مین بحہ اور غطیط پیدا ہوتی ہے اسے سقوط لہات کی وجہ سے اور بشیتر لہات کے قطع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اسکو باب امراض لہات سے معلوم کرنا چاہیے کہ وہان بخوبی بیان کر دیا ہے تجربات جدیدہ سے یہ ہے کہ لوزامی صدر اور جانب راست کو براوہ صندلین مین گلاب اور تھوڑی سی گل مختوم ملاکر ضماد کرین کہ یہ ضماد زیادہ نافع ہے۔ مقالہ پنجم تمام ہوا اسکے بعد فن گیارہوان احوال اور امراض قلب مین لکھا جاتا ہے۔

فن گیارہوان احوال اور امراض قلب کے بیان مین

اور اس فن مین دو مقالہ ہین **پہلا مقالہ** مبادی اور اصول نظری قلب کے بیان مین **تشریح قلب کی** قلب یعنے دل کی خلقت بحکم قوی سخت ہے تاکہ آفات سے دور تر رہے۔ قلب کی بناوٹ چند اصناف کی لیف یعنے ریشون سے ہوتی ہے جنمین اختلاف شدید ہے کوئی ریشہ طویل ہے کہ بخوبی جاذب غذا اور نسیم کی کرتا ہے اور کوئی ریشہ عریض اور چوڑا ہے اور کوئی ریشہ مورب اور کج ہے جو ماسک اور ٹھہرانے والا ہے اور یہ لیف ہاے مختلفہ اسواسطے بناے گئے کہ حرکات مختلفہ قلب سے صادر ہون تاکہ حرکت انبساطی اور انقباضی اور طبعی تینون قسم کی پوری ہوا کرین۔ مقدار جسمی قلب کی پوری پوری بقدر کفایت کے ہے نہ اتنی کم جو فضلہ بیچ رہے اور نہ اتنی زیادہ کہ ثقل اور گرانی پیدا ہو۔ جثۂ قلب کا عظیم بنایا گیا اور محل روئیدگی شرائین کا مقرر کیا گیا اور جاے تعلق رباط کا تجویز ہوا۔ چوڑا اور عریض اسلیے مخلوق ہوا کہ اوگنے والی اشیا یعنے شرائین کی جگہ پوری رہے کمی نہ پڑے اور یہ حصہ منبت شرائین کا ہر دو حصہ ہا اور اجزاے قلب سے اعلی قرار دیا گیا تاکہ استخوان سینہ پر تکیہ اور سہارا کرنے سے بچے اور اسکی لوریب اور کجی کو مماست اور اتصال سے جسم سخت ہڈی کی ایذا نہ پہونچے۔ ایک کنارہ قلب کا باریک اسواسطے مخلوق ہوا اور شکل مخروطی باین لحاظ پسندیدہ ہوئی کہ راس مخروط کو جو بمنزلہ ایک نقطہ کے ہے اوسکی ملاقات اور مماست استخوان سے نقطہ واحد پر پہونچنے سے ایذا مصادمت اور رگڑنے کی کم پہونچے اور یہ نوک یعنے سر مخروط کا نہایت درجہ سخت اور ریاضت تاکہ ہڈی کی سختی اور اوسکی صلابت سے بروقت رگڑنے کے گھس نہ جاے اور زیادہ کمی نہو اور بتدریج اندازہ شکل صنوبری کی

درست بنایا گیا کہ نیچے اوپر دونوں جانب کی اندازہ درست اور ٹھیک رہے اور فضل اور زیادتی نمو سے بازرہے۔ ایک غلاف کے اندر قلب
رکھا گیا جو نہایت محکم اور استوار ہے اور وہ غلاف اگرچہ از قسم غشا اور جھلی کے ہے لیکن اور جھلیوں میں کوئی ایسی معتدل جھلی نہیں ہے
جو مشابہ اسکی گنی گئی ہو اسلئے یہ استواری اور گندہ گی اسی واسطے تجویز ہوئی کہ قلب کی حفاظت کے واسطے بمنزلہ سپر کے ہو اس غلاف کے
اندر سے جرم قلب کا مقدار تھوڑی نظر آتا ہے مگر نزدیک اصل اور بیچ کے اور اوس مقام کے جہاں سے شرائین اگتی ہیں کہ اس جگہ زیادہ
چسپیدگی غلاف کو نہیں ہے باین سبب کہ قلب کے پھیلنے اور انبساط کی جگہ رہے بدون اختناق اور تنگی کے۔ اصل قلب کے پاس ایک عضو
مثل اساس اور بنیاد کے ہے وہ عضو مشابہ غضروف کے ہے تھوڑا سا تاکہ قاعدہ استوار واسطے خلقت قلب کے رہے۔ قلب میں تین بطن ہیں
دو بڑے بڑے اور ایک متوسط بڑائی اور چھوٹائی میں کہ جالینوس اسی متوسط کا نام دہلیز رکھتا ہے اور منفذ بھی اوسی کو کہتا ہے اور
یہ منفذ بطن نہیں ہے۔ بطن ایمن جاے ودیعت اور امانت اوس غذا کے مقرر ہوا ہے جس سے قلب کی غذا ہوتی ہے اور یہ بطن قوی
اور کثیف ہے چہ پر یشہ جرم قلب کے مخلوق ہوا۔ اور بطن الیسر معدن اوس روح کا ہے جو لطیف خون سے پیدا ہوتی ہے۔ اور بطن سوم
بطور مجری بیچ میں ان دونوں کے رکھا گیا جس جگہ قلب عریض ہوتا ہے یہ مجری وسیع ہو جاتا ہے اور جس جگہ قلب طویل ہے یعنے انتہاے
بطن الیسر کے پاس وہاں یہ مجری منتہی اور غیر وسیع ہے۔ قاعدہ بطن الیسر کا ارفع اور بلند ہے۔ اور قاعدہ بطن ایمن کا پست اور اوپر کو
سے جھلی رکھا ہے جہندہ یعنے شرائین کی نسبت میں دو جھلیاں داخل ہیں سواے ایک شریان کے۔ ان دونوں جھلیوں میں جھلی اور
سخت وہ جھلی ہے جو اندر کی طرف ہے اسواسطے کہ ملاقی شریان کی وہی غشا اندر والی ہے اور حرکت جو ہر روح قوی سے بھی اوسی جھلی کو
اتصال ہے لہذا اوسکی حفاظت اور احتراز اور تقویت زیادہ تر مقصود تھی جو صلابت سے حاصل ہوئی۔ منبت شرائین تجویف ایسر ہے
دونوں تجویفہاے قلب سے اسلئے کہ تجویف ایمن جگر سے قریب ہے لہذا اوسکا مشغول رہنا جذب غذا اور استعمال غذا میں واجب ہوا
۔ اور پھر چونکہ بطن ایمن قلب کا جوہر قوی اور کثیف پر شامل اور حاوی ہے اور شئے غلیظ اور ثقیل یعنے غذا کا مستودع ہے اور بطن
الیسر حاوی شئے رقیق اور سبک یعنے روح کا ہے لہذا دونوں جانب کی تعدیل اسطرح پر کی گئی کہ جو بطن حاوی غذاے غلیظ کا ہے وہ
پتلا اور رقیق بنایا گیا خصوصاً کہ وہ بطن تحلل سے بوجہ ترشیح اور تبخر کے مامون اور بے خوف تھا لہذا اوسکا رقیق ہونا کچھ محل خوف
نہوا۔ اور جو بطن حاوی شئے لطیف یعنے روح کا ہے وہ غلیظ بنایا گیا خصوصاً کہ اوس بطن کو تحلل سے بذریعہ ترشیح اور تبخیر کے ہر وقت
خوف تھا۔ بلکہ جاے اندرونی بطن ایمن کے جو رقیق اور پتلا ہے بہت استوار اور مضبوط بنائی گئی۔ نہایت معتدل خون وہی ہے
جو قلب کے بطن اوسط میں ہے۔ قلب کے واسطے دو فرونی مثل منحنہ کے اوس مشترک مقام پر بنائی گئیں جہاں مدخل مادہ خون کا یعنے
ورید شریانی ہے اور مدخل نسیم کا جو قلب میں جاتی ہے یعنے ابہر بھی اوسی جگہ ہے اور یہ دونوں زیادتیاں مثل وہ گوشت کے عصبی مادہ کی
ہیں یہ دونوں فرونی مثل شاخہاے کثیرہ پھیلی ہوئی اور جھنڈا ایسے نظر آتے ہیں اور مسترخی یعنے ڈھیلے رہتے ہیں جب تک قلب
منقبض اور سمٹا ہوا رہتا ہے اور جسوقت قلب میں انبساط پیدا ہوتا ہے یہ دونوں کھچکر تن جاتے ہیں اور جو شئے کہ قلب اوسکو گھیرتا ہے
اندر تک اوس شئے کے حصار اور گھیر لینے میں اعانت کرتے ہیں گویا وہ خزانہ ہیں کہ اوعیہ اور ظروف دیگ سے خون یا نسیم کو اپنے میں جمع کرکے
بروقت ضرورت اور حاجت کے قلب تک اوسی ذخیرہ کو بقدر مناسب پہونچا دیتی ہیں۔ یہ دونوں اُذُن قلب وقیق اور باریک اسلئے
بنائے گئے تاکہ زیادہ تر جلدی ہوں اور بہت اچھی طرح انقباض کو قبول کریں اور سخت اسواسطے بنائے گئے ہیں کہ انفعال اور قبول

دلیل ہین نیز نبض صلابت قلب پر اور صلابت نبض یبوست قلب پر دلیل ہے نبض کا قوی ہونا اور مستوی ہونا اور اختلاف نبض کا منتظم ہونا صحت
قلب پر اور اضداد ان کیفیات کے قلب کی عدم صحت پر دلیل ہیں سانس کا عظیم ہونا اور سریع اور متواتر اور گرم ہونا حرارت قلب پر دلیل ہے
اور ان کیفیات کی اضداد سانس مین ہونی برودت قلب پر دلیل ہے سینہ کا کشادہ اور عریض ہونا بشرطیکہ سر کی مقدار چھوٹی یا متوسط ہو
اور اسکے ہمراہ نبض بھی قوی ہو حرارت قلب پر دلیل ہے اور تنگی صدر بشرطیکہ سر کی چھوٹائی اوسکا سبب نہو برودت قلب پر دلیل ہے
اگر سر کی اوس بزرگی کی وجہ سے سینہ کشادہ اور عریض ہو جو بوجہ کثرت مقدار دماغ کے ہو کیونکہ اوسوقت بزرگی سر کی دلیل ہے اور بزرگی
سر کی موجب کثرت نخاع کے ہوتی ہے اور نخاع کی کثرت موجب بزرگی ان فقرات کی ہے جن سے اضلاع اور پسلیاں اوگی ہین اور فقرات کی بزرگی
مستلزم بزرگی اضلاع کی ہے پس سینہ بھی کشادہ اور عریض ضرور ہوگا ایسی کشادگی اور عرض سینہ علامت حرارت خواہ برودت قلب
کی نہین ہوسکتی ہے۔ سینہ پر بالونکا کثرت سے پیدا ہونا خصوصا ہمراہ کثرت کے بالونکا گھونگھروالے اور پیچدار ہونا حرارت قلب پر دلیل ہے
اور سینہ بالون سے بالکل خالی ہونا خواہ بہت ہی کم بال سینہ پر ہونے برودت قلب پر دلیل ہے اسلیے کہ فاعل دخان یعنے حرارت نہین ہے
جب تو بال کم پیدا ہوے۔ یا اگر یہ کمی بالون کی خواہ مفقود ہونا بالونکا یبوست قلب سے اور فقدان رطوبت پر قلب کی دلیل ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ قلب
مین اگرچہ حرارت ہے مگر مادہ دخانی یعنے رطوبت نہین ہے۔ اور یہ دلالت یبوست پر اوسوقت تمام ہوگی کہ مزاج کل بدن کا مرطوب زیادہ نہو
یا ہوا مرطوب کی عادت خواہ بلد مرطوب اور سن مرطوب تو سارے بدن کی حرارت قلب کی حرارت پر دلیل اوسوقت ہوگی کہ طحال اور
جگر کی برودت قلب کی حرارت کی تبدیل نہ کرتی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر تمام بدن گرم ہو اور طحال اور جگر مین برودت ہو اوسوقت حرارت سے
تمام بدن کی قلب گرم نہوگا اور اگر تمام بدن بارد ہو تو قلب کی برودت پر دلیل ہوگا بشرطیکہ طحال اور جگر کی حرارت قلب کو گرم نہ کرے۔ نرمی
بدن کی قلب کی نرمی پر دلیل ہے اگر جگر کی صلابت اوس نرمی کا مقابلہ نکرے اور صلابت بدن یبس قلب پر دلیل ہے اگر رطوبت جگر اوسکے مقابل
نہو۔ حمیات عفونت اگر جگر صحیح ہو تو قلب کی حرارت اور رطوبت پر دلیل ہین۔ اخلاق کے ذریعہ سے استدلال یون ہوتا ہے کہ غضب طبعی جو
تعلقی جو ہمراہ خوگری اور عادت کی نہو اور بیڈہرک در آنا ہر ایک کام مین اور حرکات مین خفت اور سبکی یہ سب امور حرارت قلب پر
دلیل ہین اور ان اخلاق کی اضداد یعنے غصہ کا نہونا اور جبن اور گرانی حرکات مین بشرطیکہ یہ امور مستفاد اوہام اور عادات سے نہون
برودت قلب پر دلیل ہین۔ سدہ کا قوی ہونا قلب کی قوت پر دلیل ہے اور ضعف بدن جو کسی آفت دماغ اور اعصاب کی وجہ سے نہو ضعف
قلب پر دلیل ہے ضعف قلب دلالت کرتا ہے کہ قلب مین کسی قسم کا سوء مزاج ہوا ہے اور قوت قلب کی اعتدال قلب پر دلیل ہے کہ اپنے مزاج
طبعی پر باقی ہے اور مزاج طبعی یہ ہے کہ حار غریزی اور روح حیوانی کثیر قلب مین ہو اور التہاب اوسمین نہو اور نہ دخانیت ہو بلکہ نورانی
اور چمکتی ہوئی ہوے۔ حرارت عارضی پر قلب کی شدت التہاب اور تنگی دلالت کرتی ہے اور بیشتر اسی حرارت سے کوئی آفت
سانس مین پہونچ جاتی ہے اور اوہام یعنے تصورات بے اصل انکی دلالت یون ہے کہ جو اوہام فرحت اور امید اور نیک آرزو کی طرف
مائل ہون قوت قلب اور اعتدال پر اوسکی دلالت کرتے ہین جو اعتدال قلب کو حرارت اور رطوبت مین اوسکے بجنس اسلوب پر با
رکھتا ہے اور جو اوہام مائل بطرف وحشت وہمی اور ایذا کی ہون حرارت قلب پر دلالت کرتے ہین اور جو اوہام مائل بطرف
خوف اور غم کے ہون برودت اور یبوست قلب پر دلیل ہوتے ہین۔ جو احوال کہ خاص قلب مین پائے جاتے ہین مثلا التہاب جو قلب
مین پایا جاسے یا خفقان جو قلب مین محسوس ہو ایسے بعض احوال خود جداگانہ مزاج اور کیفیت قلب پر دلیل ہوتے ہین جیسے التہاب قلب

اور بعض احوال بدون قرینہ مزاج قلب پر دلیل نہیں ہو سکتے جیسے خفقان اسلیے کہ خفقان مع اقسام ضعف قلب اور سوء مزاج قلب کے تابع ہو
مگر کسی خاص قسم اور کسی خاص امر پر دلیل نہیں ہو سکتا ہے۔ بتقدیر خفقان میں کثرت بسبب قوت حس قلب کے ہوتی ہے اور جس وقت تھوڑی
سوء مزاج اور تھوڑی لیسی خلط سے جو قلب تک پہونچتا ہے خفقان عارض ہوتا ہے کبھی امراض قلب کے بشرکت اور اعضا کے پیدا ہوتے ہیں
خصوصًا ساسر اور مثل معدہ اور امراض دماغ جو انکی تقسیم بانچ لیا اور حصر کئے ہیں۔ کبھی مشارکت قلب سے خالی نہیں ہوتے۔ کبھی بطور
قلب کے انتقال مواد کثیفہ امراض ذات الجنب اور ذات الریہ کا ہوتا ہے۔ ایسے انتقال سے بڑی دشواری پیدا ہوتی ہے اور
اور صعوبت ایک مریض ہوتا ہے۔ اغلب امراض حسب قیمت مقدار اوجب جاتی ہیں سب سے پہلے اسکا اثر قلب کو پہونچتا ہے اور مزاج قلب کا متغیر
ہوتا ہے۔ اگر خالص حرارت ہوا ور برودت بلا توسط قلب کو پہونچے وہ شخص فوراً مر جائیگا۔ میں نے اکثر برف زدہ کو دیکھا کہ باتیں
کرتے کرتے لیٹا آنے کے بعد مر گیا اور بدون برادہ لیے سینہ کے کبھی مر گیا علامات قلب اور جب طبعی سے مزاج حار
طبعی قلب پر کشادگی سینہ کی جو اصل خلقت میں دلالت کرتی ہے بشرطیکہ دماغ کی بڑی گی بموجب بیان سابق مانع اسکی نہو اسی طرح
نبض کا بالطبع عظیم ہونا اور مائل بتواتر اور سرعت کی طرف ہونا اور نفس کا عظیم ہونا سینہ پر بالوں کی زیادتی خصوصًا سی جانب
جیپ کہ یہ سب امور قلب کے حرارت طبعی پر دلیل ہیں بشرطیکہ اور اعضا کی ترطیب مثلاً دماغ اور جگر کی ترطیب معارض اس حرارت کی
بشدت نہو جوا وبدا اور ہوائی ترطیب معارضہ اس حرارت کا نکرے۔ شدت غضب اور اقدام امور پر آمادہ پر اور حسن ظن کا زیادہ
رہنا اور دراز ہی امیدوں کی کبھی سینہ کا بڑا ہونا کبھی اسکی حرارت پر دلالت کرتا ہے اگر یہ عظم صدر بسبب دماغ کے بموجب بیان
بالا نہو۔ قلب کا مزاج بارد طبعی اور سینہ کی تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے بشرطیکہ دل سے تنگی نہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہے اور نبض کا بالطبع
صغیر ہونا اور بالطبع مائل تفاوت اور بطوء کی طرف ہونا۔ ہاں اگر کوئی سبب ایسا ہو جو مقتضی سرعت اور صغر نبض کا ہو اوس وقت ان
علامات کی دلالت برودت قلب پر نہوگی۔ اسی طرح نفس کا صغر اور مائل بطوء اور تفاوت کی طرف بالطبع ہونا اور ضعف اور کسل کا رہنا
اور حلم یعنی بردباری کا بالطبع ہونا یہ نہیں کہ ریاضت اور بناوٹ سے غصہ فرو کر کے اپنے کو حلیم بنایا ہو۔ اسی طرح اور اخلاق و عادات
میں زنانہ پن ہونا اور عورتوں کے ایسے اخلاق ہونے اور دہشت اور حیرت اور بلادت اور حقیر کرنے والی چیزوں سے شرمانا اور
بدن کا سرد ہونا یہ سب علامات برودت قلب کے ہیں۔ قلب کا مزاج رطب اگر ہو نرمی نبض اور بسرعت متاثر ہونا اور ان امور سے
جو غضب یا فرح کرتی ہیں اور پھر بہت جلد اوس کیفیت کا جدا ہو جانا یعنی قیام کسی بات کا نہو (جیسے مثل مشہور ہے کہ گھڑی میں ولی اور
گھڑی میں شیطان) رطوبت جلد کی بھی علامت رطوبت قلب کی ہے اگر یبوست جگر اسکے مقابل نہو مزاج یابس پر قلب کی صلابت نبض
اور انفعال میں بطوء یعنی اسپر وارد کا دیر میں موثر ہونا اور بعد اثر کرنے کے پھر اوسکا پائدار اور ساکن رہنا۔ اخلاق سبعی اور انکی
یبوست بشرطیکہ رطوبت جگر اوسکے مقاوم نہو۔ حار یابس مزاج قلب کا اوس نبض کا ایک مقدار خاص تک عظیم ہونا دلالت کرتا ہے
یعنی پوری عظیم نہو جو اقطار ثلثہ کی حد کو پہونچ جاوے اور یہ امر اسوجہ سے ہے کہ عظم نبض تو بسبب حاجت کے درکار ہے اور کمی اوس میں
مقدار مطلوب سے بوجہ یبوست آرکے ہے اور اسی طرح نبض کی سرعت خصوصًا حرکت انقباضی کا سریع ہونا اور نبض کا تواتر
اور نفس کا عظیم اور سریع ہونا خصوصًا اخراج ہوا میں سرعت اور تواتر نبض اور بدخلقی اور بے شرمی اور حرکات میں خفت
اور شجاعت اور غصہ بہت جلد اور دیر میں خوشنود ہونا بسبب یبوست کے سینہ پر بالونکی کثرت اور کثافت بالونکی بسبب یبوست کے

اور گردوا [illegible] بدن کا گرم اور خشک ہونا [illegible]
ہمراہ اور [illegible] مزاج [illegible]
کی اوسوقت [illegible]
مین [illegible] طبیعت قلب [illegible] قلب کی [illegible]
عظیم نہین ہوتی [illegible]
مزاج مین رطوبت اور برودت ہو - ایسا شخص [illegible] ہوتا ہے اور بدن
اسکا بارد رطب ہوتا ہے اگر کسی کی تشخیص [illegible] مقابل ہو [illegible] مزاج [illegible]
دلیل یہ ہے کہ بعض ایسے شخص کی اسقدر [illegible]
سے صو ہوتا ہے اور بدن سرد ہوتا ہے اور پیاس [illegible] امراض قلب
از انجملہ دلائل [illegible] مزاج قلب پر [illegible] دلیل ہوتا ہے
اور جو وہان کسی سبب باطنی یا امر خارجی کی طرف خواہ کسی امر سابق کی طرف منسوب ہو وہ کبھی بغرض مشارکت سے کسی عضو کے
فروبان ہو وہ بھی دلیل ہوتا ہے - اگر خفقان قلب بھی اس دلالت مین اعانت کسی سبب اسباب مذکورہ بالا کی کرے اوسوقت
اوس سبب کی دلالت تمام ہو جاسے گی اور اگر باوجود ضعف کے نوبت غشی کی پہونچے مرض مستحکم ہوگا خواہ دلالت مین استحکام
ہوگا - اگر قلب پر کوئی سوء مزاج قوی ہو جاسے اور وہ سوء مزاج بلا مادہ ہو یا حار خواہ یابس ہوا اوسوقت بدن طرف ذبول
سل یعنی لاغری اور فروبان مین پڑے گا - سوء مزاج حار اور سافج سے دق مطلق پیدا ہوگی اور بارد سے دق شیخوخت اور
دق ہرمی اور سوء مزاج یابس سے ایک قسم کی سل اور دق پیدا ہوگی اور یہ سل اور دق مخالف اسکی ہے جو ریہ کے سبب سے پیدا
ہوتی ہے اسلیے کہ ریہ اس دق اور سل مین ماؤف نہین ہوتا ہے اور نہ اس مریض کو کھانسی لاحق ہوتی ہے - اور دق حار سے
اسکو جدائی بوجہ عدم حرارت کے ہوتی ہے - علامت سوء مزاج حار یہ ہے کہ نبض سرعت اور تواتر مین طبعی سرعت سے زیادہ ہوگی اور نفس عظیم اور سریع
اور متواتر ہوگا بہ نسبت اوصاف طبعی کے اور پیاس کی شدت ہوگی مگر ہوا سے بارد سے ایسی تشنگی فرو ہو جاتی ہے اور سرد جگہ
اور سرد ہوا مین پہونچنے سے راحت پیدا ہوگی اور نحول یعنی لاغری جسم کی عموماً اور اسی طرح فروبان بھی ہر قسم کا بدون کسی اور
سبب کے پیدا ہوتا ہے اور غم اور کرب جسکے ہمراہ التہاب بھی ہوتا ہے - سوء مزاج بارد کی علامت نبض کا مائل صغر اور بطوء کی
طرف ہونا اور تفاوت نبض کا زیادہ اوصاف طبعی سے لیکن اگر سقوط قوت ہو جاسے اوسوقت باخطار تواتر پیدا ہوگا تاکہ
تدارک اوس امر فوت شدہ کا کرے جو ان دونون یعنی صغر اور بطوء کے ہونے سے جاتی رہی - اس سوء مزاج مین ضعف
نفس اور انحلال قوت کا بھی ہوتا ہے اور حس شدید مسخن کی طرف از قسم ملموسات خواہ مشمومات اور مذوقات کے رجوع کرین استراحت
پیدا ہوتی اور خوف اور جبن اور نرم دلی اور رحمت بافراط ہوتی ہے - سوء مزاج رطب کی نبض کا میلان طرف نرمی کے زائد
لین طبعی اور بسرعت متاثر اور منفعل ہونا اون امور سے جو نفس مین مؤثر ہوتے ہین اور پھر اون آثار کا بسرعت زائل ہو جانا
اور حمیات عفونت کا بکثرت حادث ہونا - علامت سوء مزاج یابس کی نبض کا یبوست کی طرف مائل ہونا زائد بر یبوست طبعی اور

قلب سے اگر حرارت ہو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اوس روح میں کمی اور تحلل پیدا ہوتا ہے اور دخانیت آجاتی ہے اور کدورت پیدا ہوتی ہے پس
جس وقت جرم جگر پر کوئی ایسی چیز وارد ہو جو اس حرارت کو بجھا دے اور ایسی ادویہ جو حارہ ہیں جن سے کہ تقویت حار غریزی کی ہوتی ہے
شریک نہوں اور یہ تقویت کی خاصیت اون ادویہ میں بسبب حرارت کے نہیں ہے بلکہ بنظر ایک خاصیت مزاج کے جو ہمراہ ایسی حرارت کے ہو خاصیت
تقویۃ روح کی اون ادویہ میں ہے بہر حال جیسا کہ مطفی بدون شرکت ادویہ حارہ مقویہ حار غریزی کے جگر پر وارد ہوگی ممکن ہے
کہ ایسی دوا حاصل کرے یعنی روح کو مضر ہو اگرچہ فرع کو یعنی جرم قلب کو بنظر حرارت کے اطفا کے نافع ہوگی مگر ایسا نفع تعدیل حرارت جرم
قلب کا کس کام کا نہیں ہے حرارت روح کی منقطع ہو جاتا ہے - اسی لحاظ سے علما متقدمین یعنی اطبا و سابقین معالجہ سوء مزاج حار میں واسطے
ادویہ باردہ میں ضرورۃ ادویہ حارہ قلبیہ کو شریک کر دیتے تھے اس اعتماد پر کہ اگر طبیعت مدبرہ بدن قوی ہے ادویہ مبردہ اور مسخنہ
تمیز کرے گی پس ادویہ مبردہ کو قلب پر وارد کرے گی اور ادویہ حارہ قلبیہ کو روح پر وارد کرے گی ادویہ مبردہ سے حرارت قلب کی
تعدیل اور ادویہ حارہ قلبیہ سے روح غریزی کی تقویت پیدا ہوگی اور اگر قدما کے اطبا کوئی دوا ایسے معتدل یا قریب باعتدال
ایسی پاتے تھے جو مقوی روح کی بالخاصیت ہو جیسے کہ زرنباد ایسی دوا کے استعمال اور شرکت میں اونکا اہتمام زیادہ رہتا تھا
- اور اگر طبیعت ضعیف ہو جاتی ہے اور تمیز کا اثر باقی نہیں رہتا ہے اوس وقت پھر کوئی تدبیر نافع نہیں ہوتی - کبھی استعمال ادویہ حارہ قلبیہ
کی حاجت اس واسطے ہوتی ہے کہ ادویہ باردہ از قسم جواہر معدنی کے مستعمل ہوتی ہیں جنکا نفوذ بہت کم ہے اور ثبات یعنی بحال خود
باقی رہنا اونکا زیادہ ہے اور حیرانی بدن ہے کہ باقی کا انفصال نہیں ہو جاتا جو بسبب تقوف ہے اور اجزا معدنی میں نہیں ہوتا لہذا ادویہ
حارہ قلبیہ ہمراہ ایسے احجار معدنی کی آمیزش ضرور ہوتی ہے بلکہ ان ادویہ حارہ کے ہمراہ اونکا بھی کسی قدر نفوذ قلب میں ہو جاوے
اور طبیعت مدبرہ بدن تمیز کر سکے اور ادویہ باردہ کو قلب تک پہونچا سکے چنانچہ زعفران کی شرکت قرص کافور میں اسی غرض سے
تجویز ہوتی ہے کہ زعفران کے ہمراہ اجزا قرص کافور کے سب قلب تک پہونچ جاتے ہیں - پھر آپ قوت طبعیہ کو اختیار ہے جسقدر
اوسے تصرف ممکن ہو جاوے لہذا اثر زعفران کا قلب تک نہ پہونچنے دے اور فقط اسی قدر فعل کرے اور اگر زیادہ قوی ہوا اثر زعفران کا
روح تک پہونچا دے اور قلب کو اوسکی حرارت سے باز رکھے اور ادویہ مبردہ قرص ہذا سے تعدیل مزاج جرم قلب کی کرے - اور یہ
طریقہ آمیزش ادویہ حارہ کا زیادہ تر نافع ہے اور بہت آسان ہے طبیعت پر بہ نسبت اسکے کہ صرف مبردات کا استعمال کیا جاوے پھر
یہ بھی تو ایک ضرر ہے کہ فقط ادویہ باردہ حجریہ کا نفوذ بھی اچھی طرح بدون آمیزش ادویہ حارہ کے نہیں ہوتا ہے اور راہ میں
ٹھہر جاتی ہیں جن لوگوں نے براہ تجویز جدید کے زعفران کو قرص کافور سے ساقط کر دیا ہے اور اونکا خیال یہ ہے کہ اوائل اطبا کی
تجویز میں اصلاح دی ہے اونکا یہ فعل قرص کافور کے فائدہ کو بہت کم کر دیتا ہے اور اونکو اس علت نفع کی خبر نہیں ہے مزاج حار جو
قلب کو عارض ہو اوسکا علاج رب بہی و فواکہ سے کیا جاتا ہے خصوصاً رب تفاح شامی اور سفرجل سے کہ یہ شدید النفع ہے اور کیا خوب
دوا ہے کہ جسکی خواہش ہے اور ہم آیندہ بیان کریں گے اور طلا اور ضمادات مطفیہ سے جنمیں مقویات قلب بھی شریک ہوں علاج
کیا جاتا ہے - اور اگر سبب سوء مزاج حار کا کوئی مادہ ہو اوسکا استفراغ کیا جائیگا - سوء مزاج بارد کا علاج اون معاجین کیا رہے سے
کیا جاتا ہے جنکو ہم بیان کریں گے اور شراب ریحانی سے اور ریاضات معتدلہ اور ضماد اور طلاء حار سے جو خوشبو ہوں اور
اجزا مناسب قلب کے اونمیں داخل ہوں اور غذا ایسے حار سے اوسی قدر جو نافع ہو علاج کیا جاتا ہے

زعفران کی شرکت کی وجہ

مہلک ہوتا ہے۔ ورم حارہ کا حال بھی قریب ورم حار کے ہے مگر یہ ورم بہ نسبت تھوڑی سی مہلت دیتا ہے۔ اسی طرح انحلال فرد بھی خفقان پیدا کرتا ہے اور وہ
سدد بھی مورث خفقان ہوتے ہیں جو مجاری خون اور روح قلب میں خواہ ان مجاری میں جو قریب قلب کے ہیں پڑیں خواہ ان عروق میں پڑیں جو شش
میں اور اجزاء ریہ سے وہ عروق ہیں۔ جو خفقان سبب غریب سے پیدا ہوا اوسکی مثال یہ ہے کہ اوجاع تیجیہ یا اوجاع مسخنہ کا انتقال قلب کی طرف ہے
مثل خناق اور ذات الجنب وغیرہ کے خواہ زہریلی دواؤں کے استعمال سے خواہ گزندہ حیوانات زہریلے کے کاٹنے سے اسی طرح وہ خفقان
جو اون حیات اور کیڑون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو شکم میں پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جب کیڑے اوپر کے مقامات میں لپٹ کر ٹھہرنے غذا کے اور ثقل کے چڑھ جاتے ہیں
جیسے معا مستقیم اور امعاء رقاق تک پہونچیں۔ کثرت سے خفقان بمشارکت معدہ کے اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ فم معدہ میں کوئی خلط البنج بلغم زجاجی
یا خلط لذاع صفراوی ہو خواہ طعام اوسمیں فاسد ہو جاتا ہے۔ مشارکت جملہ اعضاء سے اسطرح خفقان عارض ہوتا ہے جیسے حمیات اور خصوصاً
حمیات وبائیہ میں۔ مشارکت غلاف قلب سے کبھی خفقان پیدا ہوتا ہے اسطرح پر کہ غلاف میں ورم گرم عارض ہو خواہ ورم صلب پیدا ہو۔ جو خفقان لطافت
جسم قلب سے پیدا ہوتا ہے اوسکے مریض کو خفقان اندک ریح سے اوٹھتا ہے جو درمیان قلب اور غلاف قلب کے پیدا ہوتی ہے خواہ جرم غلاف میں یا عروق میں
قلب کے پیدا ہوتی ہے اسی طرح تھوڑی سی کیفیت باردہ خواہ حارہ جو قلب تک پہونچتا اینکہ سرد پانی پینے کے بعد جو برودت پیدا ہوتی ہے اوس سے بھی
خفقان عارض ہوتا ہے بدون اسکے کہ اس کیفیت بردہ سے کسی قسم کا ضعف افعال قلب میں پیدا ہو۔ جو خفقان مشارکت سے معدہ کے پیدا ہو کبھی وہ اسطرح
پر کبھی ہوتا ہے کہ اوسمیں کوئی خلط موجود ہو خواہ بثور فم معدہ میں ہون خواہ وہ سستی جو بعد قے شدید کے عارض ہوتی ہے کہ اوسوقت اوسکی تمیز باقی
نہیں رہتی کہ یہ کیفیت فم معدہ میں ہے یا خاص قلب میں بیشتر اختلاج فم معدہ میں اور خفقان قلب میں عارض ہوتا ہے اور وہ دونون مترادف یعنے
یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور خفقان قلبی سے زیادہ تر مشابہ ہوتے ہیں۔ کبھی خفقان مشارکت سے ریہ کی پیدا ہوتا ہے جسوقت ریہ میں
اوس طرف سدہ پڑیں جدہر سے متصل قلب کے ہے پھر اوسوقت نفوذ نفس کا اچھی طرح نہیں ہوتا اور یہ خفقان منذر اوس ضیق نفس کا ہے جسمیں
امان ہلاکت سے نہیں ہے۔ کبھی خفقان قلب بسبب بحران کے ہوتا ہے اور بسبب اون حرکات کے جو اخلاط کو عارض ہوتے ہیں بطرف بحران کے
اور اسکی توضیح ہم مقام بحران میں کرینگے۔ جو شخص شکایت ایسے خفقان کی بعد کسی مرض کے کرے اور اوبکائی بھی آرہی ہون اور زیادہ مقدار
صفرا کی قے میں برآمد ہوتی ہو اور پھر اوبکائی ہمیشہ بنی رہے یہ خفقان منذر تشنج ہے۔ علامات خفقان کے جملہ اقسام پر نبض مختلف جو حد
طبعی سے اختلاف میں نہ ہی ہو دلالت کرتی ہے اور یہ اختلاف محسوس ہوتا ہے عظم اور صغر اور سرعت اور بطوء اور تفاوت اور تواتر میں اور
اکثر خفقان کی نبض مشابہ اصحاب ربو یعنے دمہ والون سے ہوتی ہے۔ خفقان رطب پر زیادہ نرمی نبض کی دلالت کرتی ہے اور قلب مریض میں
احساس اس قسم کا ہوتا ہے جسطرح کہ اوسکا قلب رطوبت سے اولٹا پلٹا جاتا ہے۔ دموی قسم پر خفقان کی علامات حرارت اور التہاب اور سرعت
نبض اور عظیم ہونا نبض کا غیر وقت خفقان میں۔ اور حجامت سے و تبرید ہوا بارد وغیرہ سے یہ لوگ بالضد منتفع ہوتے ہیں۔ صفراوی
خفقان پر جو کمتر واقع ہوتا ہے امراض صفراویہ دلیل ہوتے ہیں جو اوسی خفقان کے تابع اور بعد میں ہوتے ہیں اور صلابت تھوڑی سی
نبض کی اور التہاب کی شدت سوداوی خفقان پر غم اور وحشت اور صلابت نبض کی دلیل ہے۔ ریحی سانیح پر بسرعت اوس خفقان کا تحلل ہونا
اور خفت اور سبکی اوس گزند کی جو قلب کو پہونچے اور کمی اختلاف نبض کی۔ ورمی خفقان پر جو کہ جرم قلب یا غلاف قلب میں ہو وہی علامات
دلالت کرینگے جو دونون قسم کے اورام میں مذکور ہونگے۔ اور انحلال اور زائل ہونے پر بسبب زوال ورم دلیل ہوگا۔ جو خفقان
مسموم خواہ گزندہ حیوانات کی وجہ سے عارض ہوا وہ انھین اسباب سے اوسپر استدلال کیا جائیگا اور دیگر اسباب مذکورہ بالا کی غیر موجودگی سے

اوسپر دلیل ہوگی اسی طرح جو خفقان ورم دیدان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور جو خفقان سوء مزاج حار ساذج سے پیدا ہوا اوسمین التہاب شدید بدون
احتباس یا ایسے رطوبات کے ہوتا ہے جسمین قاسے آبغشتہ اور دھوتا ہوا نظر آئے اور سرعت نبض یا دور تواتر نبض کا اگرچہ بغیر وقت ہیجان میں
خفقان کے وہ سرعت اور تواتر ہو دلیل ہوتا ہے اور یہ کبھی ہے کہ وہ خفقان بعد اسباب مسخنہ غیر مادیہ کے ہوتا ہے اور دق وغیرہ میں کبھی
ایسا ہی خفقان عارض ہوتا ہے - اور اسی طرح جو برودت ساذج کے مادہ سے پیدا ہوا اوسپر اوسکے اسباب جو حرارت غریزیہ کی فرد کرنے
والی قسم استفراغات سے ہوں خواہ امراض برودت پیدا کرنے والی اور سوامین سرد وغیرہ اور نبض بطی اور متفاوت جو غیر وقت
خفقان کے ہو یہی سب امور دلیل ہوتے ہیں - جو خفقان بعد ورم سے عارض ہو اوس پر اختلاف نبض کا صغر اور کبر اور ضعف اور
قوت میں اور عدم امتلاء دلیل ہے - جو خفقان لطیف حرارت قلب یا تھوڑی سی ریح سے (جو قلب میں پیدا ہو یا تھوڑی سی ایذا سے
قلب سے پیدا ہو) حادث ہوتا ہے اوسکی شناخت قوت سے نبض کی اور صحت نفس کی اور سلامتی جملہ اعضا اور قوت نبض اور اوسکا عظیم ہونا بڑی
قوی دلیل اوسپر ہوتی ہے اور تاکید دلالت ہوتی ہے اس امر سے کہ بدن باوصف پے درپے ہلانے اور جنبش دینے خفقان کے آفات سے سالم
ہوتا ہے اور قوت بحال خود محفوظ ہوتی ہے اور عادت مریض کی افعال میں تعمیم رہتی ہے - اور اکثر یہ قسم اونہیں لوگوں کو عارض ہوتی ہے جنکے
چہرون پر آثار انفعالات نفسانی کے زیادہ نمایان ہوتے ہوں مثل غضب اور فرحت وغیرہ - جو خفقان مشارکت سے تمام بدن کے عارض ہو
جیسے کہ حمیات میں اوسکے دلائل خود ظاہر ہیں اسی طرح خفقان بحرانی کے دلائل واضح ہیں - اور جو خفقان بسبب معدہ کے پیدا ہو اوسپر
دلائل احوال معدہ کے اور خواہش آب و غذا کی اور اوسکی خرابی وغیرہ اور اسی طرح جو شئ معدہ سے براہ قی وغیرہ کے برآمد ہو
اور خیالات اور متلی اور تجشی کا مزہ یہ سب امور اوسپر دلیل ہوتے ہیں اور بروقت گرسنگی کے اوس خفقان میں خفت ہوتی ہے
لیکن اگر کسی سبب صفراوی سے جو فم معدہ پر بروقت خلو معدہ کے ریزش کرتا ہو خفقان پیدا ہوا اوسمین خفت نہوگی - اور
یہ بھی اوسکی شناخت ہے کہ جسوقت غذا کا ہضم شروع ہوتا ہے اوسوقت اس خفقان کی بھی شدت ہوگی جو خفقان بمشارکت
ریہ کے ہوتا ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض ہر وقت معرض آفات ریہ کا رہتا ہے اور علامات رطوبت ریہ کے اور انسداد مجاری
نفس جملہ علامات جو ریہ میں مذکور ہوئے سب اوسمین موجود ہوتے ہیں - اور جو خفقان بسبب حمیات کے عارض ہو اوسپر بھی
دلائل جو باب حمیات میں مذکور ہیں دلالت کرتے ہیں - از انجملہ یہ بھی ایک شناخت کامل اوسکی ہے کہ لعاب منہ سے بہتا ہے اور یہ دو کی
دو قسم جسکو عاتمن یعنی گزندہ اور وجع عاززہ یعنی خلندہ کہتے ہیں دفعۃً فم معدہ میں پیدا ہوتی ہے

علاجات کلیہ خفقان کے

جملہ اقسام خفقان کے جو مادی ہوں اونمین استفراغ مادہ سے نفع ہوتا ہے - دموی خفقان میں فصد سے خون زائد جسکی مقدار
اندازہ مطلوب کو پہونچ گئی ہو مفید ہوتی ہے اور غذا کی مقدار میں تعدیل مقدار اور کیفیت حرارت اور برودت کا اعتدال
مفید ہوتا ہے - اور اگر خفقان کے دورے پڑتے ہیں خواہ کسی فصل میں مثل ربیع اور خریف کے عارض ہوتا ہو واجب ہے کہ
نوبت سے خواہ زمانہ اور فصل عروض سے پہلے فصد کیجائے اور تلطیف غذا کریں اور ایسی چیزیں تناول کریں جو مقوی قلب ہوں
- جو خفقان خلط بلغمی سے عارض ہوا ہو لازم ہے کہ ایسی قوی اور مناسب ادویہ سے اوسکا اخراج کریں جن دواؤں کا اثر
قلب تک پہونچے - مناسب ترین ادویہ ایسے ایارجات کبار ہیں جو رطوبات لزجہ کا اخراج کرتے ہیں - اگر خون سوداوی سے
خفقان کا عروض ہوا اوسکا علاج فصد اور بتعدیل مزاج جگر کی ہے تاکہ تولید سودا کی نہ کرے چنانچہ باب امراض کبد میں اسکا ذکر

ہم کرینگے۔ اور اگر بسبب خلط سوداوی سے یہ خفقان پیدا ہوا ہو اور سوداوی علامات جو ذکر کیا ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا اور جملہ مسہلات
سودا سے جو وہ رگ کے مقام سے اس خلط کو کھینچ کر اخراج کرتے ہیں استفراغ کریں اور استفراغ کے بعد بتعدیل مزاج باقی رہجانے کی
خفقان بارد کا علاج مسخنات سے اور خفقان حار کا مبردات سے خصوصاً مبردات جو ادویہ قلبیہ میں داخل ہیں۔ جو خفقان بمشارکت
معدہ کے ہو اگر خلط نیذ اسکا سبب ہو بعد طعام کے قے کرانی چاہیئے اور بعد تناول ملطفات معدہ کے جیسے تناول عصارہ ترب کا
سکنجبین کے ہمراہ اور بعد قے کرانے کے استعمال ایارجات کبار سے جیسے لوغاذیا اور جالینوس اور ایارج فیقرا جو شحم حنظل سے اور افتیمون
اور غاریقون سے ترتیب دی گئی ہے اور اگر صفرا سے لذاع سے خفقان پیدا ہو تو تقویت معدہ کی رب غورہ اور فواکہ خوشبو سے کی جائے
جیسے تفاح اور سفرجل خصوصاً بعد طعام کے اور کمثری وغیرہ سے اور طبیعت کا ازالہ نرمی کی طرف کرنا چاہیئے اور ایسی چیزوں سے
پرہیز کریں جو جلد مستحیل بہ صفرا ہوجاتی ہیں اور معدہ کی تعدیل کی تدبیر کرنی چاہیئے۔ اسیطرح اگر طعام معدہ میں فاسد ہوجاتا ہو
لازم ہے ایسی تدبیر کریں جو منع غذا کے فاسد ہونے کی ہوجاوے جسطرح باب معدہ میں ہم بیان کرینگے۔ جسطرح طبیب پر واجب ہے
کہ ان تدبیرات سے قطع سبب مرض کا کرے اسیطرح یہ ضرور ہے کہ منفعل یعنے عضو علیل کی جو قلب ہے تقویت بھی ایسی کرے کہ ان ادویہ
ضرر کو قبول نہ کرے۔ اور فقط قطع سبب پر اقتصار نہ کرے اور تقویت کو چھوڑ دے بلکہ واجب ہے کہ بالالتزام ادویہ قلبیہ سے تقویت
قلب کی بھی کرتا رہے۔ خفقان میں ایک مثقال گاؤزبان سفوف کرکے شب کو بوقت خواب کے تناول کرنا اور پے در پے چند
شب اسیطرح پھانکنا بہت نافع ہے۔ مجربات میں سے یہ ہے کہ بقدر ایک قیراط کے قرنفل کبابہ دو مثقال عود ملا کر نہار استعمال
کریں۔ اسیطرح ایک مثقال مغز تخم خشخاش آب سرد میں استعمال کریں اگر حرارت ہو یا شراب ملا کر استعمال کریں اگر حرارت نہ ہو اور چند روز پے در پے اسی کا
استعمال جاری رہے۔ صاحب خفقان کو یہ بھی مفید ہے کہ ہمیشہ اوسکے قریب خوشبوہائے مناسب رکھی رہیں اور بخورات معطرہ سے دھونی
لیجاسے اور مشمومات خوشبو کا بھی استعمال رہے۔ اور جس شخص کو خفقان حار ہو لازم ہے کہ جس کروٹ پہلو بدلے اوسی طرف اوسکے بچھاونے
خوشبو گلاب اور کافور اور صندل اور روغنہائے بارد رکھے رہے اور تھوڑی ادویہ لطیفہ حارہ بھی آمیز کیجائیں مثلاً مشک اور زعفران
اور قرنفل ہاں اگر حرارت سے دشواری پیدا ہو اوسوقت فقط خوشبوہائے باردہ پر اقتصار کرینگے۔ اور اگر مزاج بارد سے خفقان پیدا
ہوا ہو تو مشک اور عنبر کا سونگھنا مفید ہے اور روغن بان اور روغن اترج کا تودہ اور غالیہ خواہ مثل اسکے یا اوسکے قریب اقسام
معجونوں سے اور غالیہ جو مرکب مشک وغیرہ سے ہو اور مناسب مزاج مریض کے ہوں وہ بھی مفید ہیں۔ ہم اسجگہ زیادہ بیان تعداد
ادویہ قلبیہ میں نہیں کرتے اور جملہ ادویہ حارہ اور باردہ قلبیہ کو ذکر نہیں کرتے اسلیئے کہ وہ سب مع نقشہ جات اور جدولہائے اعضائے
نفس میں اور ادویہ مفردہ جلد دوم کے مندرج ہیں چنانچہ وہاں سے ہر ایک شخص ملاحظہ کرسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا خوشبو ہے وہ دوائے
قلبی ہے اور باینہمہ ہمنے ذکر کیا ایسے ادویہ کو اس مقام سے پہلے بیان کیا ہے۔ وہ مریض خفقان جسکو ہمراہ خفقان کے اوبکائی بھی آتی ہو
اور جسکو ہم نے اوپر اقسام ردی میں لکھا ہے ایسے مریض کا علاج خصوصاً اگر ہمراہ خفقان کے بقیہ تپ کا بھی ہو یہ ہے کہ جو کے ستو آب گرم
سے پہلے دھوئے جائیں اوسکے بعد سرد کرکے اور دس درہم شکر ملا کر پلائے جائیں کہ اگر قے بھی کردے گا جب بھی نفع ہوگا اور
اگر شکر بوجہ شدت شوع کے ناگوار ہو اوسکے عوض حب الرمان کا استعمال کریں اور دونوں پنڈلیاں مضبوطی اور استواری
سے باندھ کر کافور کا استنشاق کرایا جائے خواہ مثل کافور کے اور کوئی شے ہمراہ سرکہ کے اور سینہ پر خرقہ اور چھینٹے صندلین کا

پانی مین بھگو کر رکھے جائین کافور وغیرہ ملا کر۔ اکثر ہیجان خفقان کا ہوکر دماغی طرف کو مادہ دفع ہوتا ہے اور خفقان مین سکون پیدا ہوتا ہے
علاج خفقان حار کا یہ خفقان اگر مادی ہو اور استفراغ مادہ کرنے کے بعد اثر اوس مادہ کا کسی قدر باقی رہجاے یا اگر خفقان
حار بلا مادہ ہو دونون صورتون مین تغذیہ مریض کا ایسی غذا سے چاہیے کہ مقدار اوسکی کم ہو اور نفع زیادہ کرے جسطرح روٹی گلاب
اور شراب ریحانی مین بھگو کر یا روٹی شربت سیب مین بھگو کر یا روٹی مرقہ سیب مین یا روٹی اوس دوغ مین بھگو کر جو قریب کھٹے اور
مسکہ نکالنے کے پہونچا ہو یعنے (ابھی) ترش نہوا ہو یا میٹھا نہ ہو خواہ ایسا ہی ہو یا وہ ترش ہو اور کدو اور چولائی کا ساگ اور سرد ترکاریان
پھر اگر مریض کو تحمل گوشت کی غذا کا ہو تو بعض اور ہلام بچہ ہاے کبک سے خاص کر ایسے مریض کو اس مرض مین دینی چاہیے
تا اینکہ سرد مزاج والے کو بھی وہ اقسام مصوص جو انھین گوشت کے اقسام سے بناے گئے ہین اور یہ تینون اقسام قریص
اور ہلام اور مصوص مین عصارات فواکہ اور انگور خام اور سیب ترش اور سرکہ تیز مین طیار کیے جائین اور گلاب اور آب [illegible]
اونمین چھڑکا جاے۔ اور اگر حماض اترج خواہ ترشا فیوہ کا بہم پہونچے وہ نہایت درجہ نافع ہے۔ اگر مرض مین شدت ہو سرد
پانی خواہ برف کا پانی گلاب ملا کر ایک ایک گھونٹ پلانا چاہیے اور اسی طرح جرعہ جرعہ شراب فواکہ اور شراب تفاح شامی
وغیرہ پلانی چاہیے ایک کے بعد دوسری شی بدل بدل کر۔ اگر اونمین کافور حل کرنا کسی مصلحت سے منظور ہو یہ بھی کر سکتے ہین
بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ فقط دوغ بمقدار ایک رطل خواہ دو رطل پلانے پر اقتصار کرین اور اسی کو بجاے غذا
مریض تجویز کرین پھر اسکی تقویت لعاب خبز اور نان تنک سے اگر کرنی منظور ہو یہ بھی جائز ہے اور اگر قوت ضعیف ہو
اور ان مبردات سے حرارت غریزی کے بجھ جانے کا خوف ہو ضرور اوس وقت ہمراہ ان مبردات کے کبابہ اور قاقلہ
اور برگ اترج ملانا چاہیے۔ ایضاً کشنیز اور کافور اور گل سرخ طباشیر تاکہ تعدیل اون مبردات کی کرین۔ کافور بیان
ایسی عمدہ دوا ہے کہ اوسکے استعمال پر ہر وقت جرات کرنی چاہیے اور اوسکی ضرر حرارت سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے اور
جو چیز پلانی منظور ہو خواہ کھلانے کی اشیا سب مین ملا کر اور جو قدر شربت اسکا ہے پورا پورا جسطرح عادت اس کے
استعمال مین جاری ہے استعمال کرنا چاہیے اور اسی طرح عرق گاوزبان کا بھی استعمال بے دھڑک کرنا جائز ہے۔ کبھی
ایسے خفقان مین استعمال ایک درہم ریوند چینی کا آب سرد مین چند روز تک بڑا نافع ہوتا ہے۔ کوشش زائد کرنی چاہیے
کہ ہوا اندر جیسے غایت سرد ہو اور نفوخات اور مشمومات خوشبو کافور سے مرکب ہون خواہ صندل سے ہر وقت طیار رہین
کچھ خوف کی بات نہین ہے اگر ان خوشبوون پر شراب اسقدر چھڑکین کہ عطریت اوسکی قلب تک پہونچاوے۔ مریض خفقان کو
تبدیل ہوا بھی مفید ہے کہ ہواے گرم سے ہواے سرد کی طرف لیجائین کہ اس سے بھی اوسکی صحت عود کرتی ہے۔ واجب ہے کہ قلب پر ضمادے
لگانے سے غافل نہون اور وہ ضمادات صندل اور گلاب اور بارد اجزا دین یعنے کوزہ آہنگران کا پانی اور کافور اور گل سرخ اور طباشیر اور
عدس سے بنا کر خاصکر اوسکے فواد اور دہ لیپ کرین جسیات مین انکے ضماد مذکورہ لگانے کی زیادہ حاجت ہے مرکبات ادویہ جو اس مرض مین نافع
ہین جیسے قرص کافور کو زعفران ملا کر ہمراہ شربت حماض اترج کے استعمال کرین اور اوسمین برگ اترج بھی داخل کی ہو اور دواء المسک شیرین
اور مفرح بارد نسخہ جیداوس خفقان کے واسطے جو زیادہ حار ہو طباشیر چار جزو عود ہندی سک ہر ایک [illegible] ایک درہم کافور نصف درہم کتیرا
نصف درہم آب تخمین سے قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص بوزن نصف درہم کے ہو دوسرا نسخہ دوغ ایک جزو کافور ربع جزو صندل ثلث جزو کامو [illegible]

عود ہندی گل سرخ ہر واحد ایک جزو گاؤزبان دو جزو آب سیب میں پیسکر قرص طیار کریں مقدار شربت ایک درہم سے ایک مثقال تک اور یہ
دوا اوس سے بھی قوی تر ہے جو حرارت کے تجربہ میں تخم کاہو تخم کاسنی طباشیر گل سرخ صندل تخم خرفہ گاؤزبان کشنیز خشک لیکر باریک
سیب کو پیسکر اوسمین سے بوزن دو درہم کے تناول کریں کہ نہایت عمدہ ہے۔ اگر حاجت زیادہ ہو طباشیر اور صندل دو درہم واحد ایک جزو کافور
ربع جزو مقدار شربت دو درہم نشاستہ کو سر ان نشاستہ کہ بہ شمع ہر دو اور یہ ایا دو بحبیہ تخم خشخاش سپید یہانی ہر واحد تین جزو کشنیز
گل ارمنی ہر واحد پانچ جزو مقدار ایک مثقال آب بادرنجبویہ کے ساتھ۔ اگر مرض میں شدت ہو جاوے اور استعمال حرارت بڑھ جاوے
اور خوف اسکا ہو کہ ورم شروع ہوتا ہے اکثر ایسے وقت تخم کنفاح اور افیون کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ تخم لقاح ربع
درہم تک اور افیون نصف دانق تک کسی دوا سے عطری کو ملاکر مثلاً عطر مشک اور بعض خام اور کافور اور زعفران بحسب قوت
اور وقت حاجت کے استعمال کریں **خفقان بارد کا علاج** استفراغات اس مرض میں اگر مادہ ہو اوسی طور سے مستعمل ہونگے
جسکو ہم نے بخوبی واضح کرکے بیان کیا ہے اور جو مادہ قریب بلغمی رطب کے ہو جانب قلب میں ہو خواہ معدہ میں اوسکا استفراغ اس دوا سے
کریں غاریقون نصف درہم شحم حنظل ایک دانق تربد بوزن ایک درہم مقل وزن دانق مشک اور زعفران ہر واحد وجوز ہندی
دانق ملح نفطی چار درہم ایک جملہ مقدار شربت واحد ہے۔ خفقان سوداوی کے واسطے یہ دوا مجرب ہے ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی ہر واحد ایک درہم
افتیمون نصف درہم حجر ارمنی بوزن ربع درہم دواء المسک مرکی تین درہم شراب ریحانی میں اسقدر بھگوئیں کہ وہ دوا جیسی چاہئے استعمال کریں
اور بیشتر حاجت ہمیشہ ایارج فیقرا کی ہوتی ہے جو بوزن ایک مثقال ہمراہ افتیمون بوزن ایک دانق کے سکنجبین کے ہمراہ پلائی جاوے
اور یہ اصل عمدہ ہے۔ اور یہ معجون المعرّج تریاق اور مثرودیطوس اور دواء المسک شیرین اور تلخ اور وہ دوا جسے نفیس اور ابسلا
جوارش عنبر اور دوا دفیادو اور مفرح کبیر اور معجون نجاح اور اقراص مشک جب دوا قوی ہو حاجت استعمال قرصیا اور اسکے
پلانے کی ہوتی ہے کبھی انتفاع نخود آب سے ہمراہ قرنجان کے تیس مثقال تک شراب طلا کے ہمراہ۔ اور کبھی گاؤزبان بھی نافع ہوتی ہے
اور غذا آب نخود اور بچہ کبوتر اور گوشت گنجشک اور دونا جہ کی ہوتی ہے مرکبات میں سے یہ دوا مجرب ہے گاؤزبان ایک درہم
دارچینی ہر واحد چار درہم مقدار شربت ایک درہم اول ماہ اور اوسط ماہ میں اور آخر ماہ میں واجب ہے کہ ہمراہ شراب ریحانی کے ہو۔ دوسرا نسخہ
کہربا جندبیدستر ہر واحد ایک جزو پوست اترج خشک کی ہو تخم فرنجمشک قرنفل سک ہر واحد دو جزو مقدار شربت نصف درہم عصارہ
پوست اترج کے ہمراہ جو چھنا ہوا اور جوش دیا ہو۔ اس مرض کے واسطے اور جید بالغ اور نسخے اسے طولانی ہیں جو قرابادین میں
مذکور ہو چکے ہیں **غشی کے اصناف اور اوسکے اسباب اور مرگ مفاجات کے اسباب** غشی میں تعطل اور بیکار
ہونا واضح طور پر قوائے محرکہ اور قوائے حساسہ کا بسبب ضعف قلب کے پیدا ہوتا ہے اور روح حیوانی سارے قلب میں جمع ہو جاتی ہے
اور یہ اجتماع یا اس سبب سے ہے کہ روح کی حرکت داخل کی طرف ہوتی ہے خواہ اسوجہ سے کہ اندر روح مختنق ہو جاتی ہے اور کوئی منفس یعنے
سانس لینے کی راہ اور راستہ طرف سے باہر آنے کا راستہ روح کو نہیں ملتا یا اسلئے کہ روح کی مقدار قلیل خواہ رقیق زیادہ ہوتی ہے کہ معدن
روح یعنے قلب میں جسقدر موجود رہنی واجب ہے اوس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ باہر آسکے۔ ناظر کتاب ہذا کو اسوقت تک جو معلوم ہو چکا
بخوبی واضح ہوگا کہ اسباب غشی کے خواہ روح کے باہر آنے کے بھی ہیں یا تو امتلاء خانقہ کی بکثرت ہو یا سدہ پڑ جاوے یا استفراغ
اسقدر کیا جاوے کہ محلل روح کا ہو یا بدل ماتحلل کا معدوم ہوتا یا رجوع شدید روح کا اندر کی طرف ہو۔ نہایت ضعیف آدمی

جو غشی چہ جبر کہ سکین جیسی لوگ ہیں جو ضعیف البدن کہلاتے ہیں یعنی وہ لوگ جو نحیف ہیں اور نیز مریض جسطرح صبیان اور جو لوگ قریب
انحطاط سن میں ہیں اور مشائخ الحدباء ہیں - اور جو لوگ سن میں متناہی ہیں یعنی شباب سے لیکن [illegible] اور انکو تحمل اس مرض کا زیادہ
ہوتا ہے اور جاڑوں میں تحمل اسکا زیادہ ہے بہ نسبت گرمیوں کے - یا سوء مزاج [illegible] سوء مزاج عظیم عارض ہو یہ بھی سبب
غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید یا ضعف قوی اور سیلان روح رئیسہ کا خصوصاً ضعف قلب [illegible] دماغ اور اسکے بعد ضعف جگر بھی
سبب غشی کا ہوتا ہے یا ضعف کسی عضو مشارک قلب کا [illegible] گرمی اور نحافت یا غلبہ کسی عارض
نفسانی کا چنانچہ اوسے مقامات میں اوسکا بیان ہو چکا - اکثر غشی [illegible] ہوتی ہے - یا بسبب وصول ایسی چیز
کے جو منافی اور مخالف جوہر مزاج قلب اور روح کے ہے اور [illegible] پا سکے وہ قوت منافی
روح اور قلب تک پہونچے اس سے بھی غشی طاری ہوتی ہے جسطرح ابتداء حمیات میں [illegible] سبب غشی کا ہوتا ہے خواہ مردار یا زہر ہو
جو بدبو یا زہریلی چیز ہو نکی بو قلب تک پہونچکر غشی پیدا کرے - اور کبھی شرکت کسی عضو [illegible] غشی پیدا ہوتی ہے یا وصول سمیت
کا قلب میں ہوتا ہے اور مورث غشی ہوتا ہے - کبھی بسبب صعود کرنے ریاح اور [illegible] کے بطرف قلب [illegible] کے بھی غشی پیدا ہوتی ہے اب
اس مجملی بیان کی تفصیل بھی کرنی ضرور ہے - مواد کے سبب سے جو غشی پیدا ہوتی ہے [illegible] وجہ یہ ہے کہ یا تو مادہ میں کثرت
ہو کہ بسبب کثرت کے مجاری روح کو بند کر دیں اور مجاری روح کو [illegible] کر کے قلب [illegible] یا اختناق پیدا ہو جائے
اسی قبیل سے ہے یعنی کثرت روح کے مثل انصباب اخلاط کثیرہ خواہ انصباب خون کثیر کا ہو بطرف معدہ اور سینہ وغیرہ کے خواہ انتقال مادہ
ورم خناق یا مادہ ورم ذات الجنب اور ذات الریہ کا دفعۃً بطرف قلب کے یا آنکہ اگرچہ وہ مادہ کثیر نہو مگر اوسکی چسپیدگی مسامات میں
ایسی ہو کہ انسداد مجاری کر دے خصوصاً اعضائے تنفس کے مسامات میں - یا آنکہ وہ مادہ جیسے بدن اندرون عروق کے منتشر ہو
اگرچہ اوسکی کثرت ہیجان نہو - یا بسبب کسی معدہ کے جسکی ایذا بنظر کیفیت بصورت شدید کے یا لذع شدید کے احراق شدید کے قلب تک پہونچکر
غشی پیدا کرے جو غشی ابتداے نوائب حمیات میں واقع ہوتی ہے وہ اسی قبیل کی ہوتی ہے یا بسبب اخلاط غلیظہ بالزوجت کے یا بسبب
اخلاط بالذع اور محرقہ کے غشی پیدا ہوتی ہے - کبھی یہ مادہ قریب قلب کے ہوتا ہے اور کبھی یہ معدہ اور اعضا میں بشرکت دماغ کے
ہوتا ہے اسلیے کہ اگر دماغ میں سدہ پڑ جاتا ہے اور سکتہ پیدا ہو ضرور غشی واقع ہوگی - اور کبھی معدہ میں کسی سبب قدیم یا کسی
ضعف حادث کی وجہ سے یہ سدہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ضعف کی وجہ سے دماغ کو قابلیت جلب مواد کی ہوتی ہے خواہ وہ مادہ حار ہو
یا بارد - کبھی بسبب کثرت ان بدنوں کے غشی پیدا ہوتی ہے جو بدن گرمائے ہیں اور ایسے ہیں جنمیں یہ مواد قتالہ موجود ہیں - کبھی
افراط خوردہ نوش متواتر ہونے اور تخمہ واقع ہونے سے بھی غشی پیدا ہوتی ہے چونکہ تمام بدنوں ایسے اخلاط اور مواد منتشر ہوتے ہیں جو
رگوں کو بھر دیتی ہیں اور مسالک نفس کو بند کر دیتی ہیں - یہ مواد کثیر کبھی معین غشی پر اسوجہ سے ہوتے ہیں کہ بدن انکے امتلا سے
خراب ہو کی وجہ سے غذا جید سے محروم ہو جاتا ہے اور راہ آمد غذا جید کی مسدود ہو جاتی ہے اور یہ مواد خود ایسے نہیں کہ انسے
غذا بدلے اعضا کو پہونچے اسلیے کہ یہ مواد بسبب اپنی کثرت مقدار کے طبیعت پر غالب ہوتے ہیں اور بدفعل طبیعت کا اثر قبول نہیں کرتے
اور اسکے ہمراہ یہ بھی ہے کہ مزاج بدن ان مواد کے سبب سے فاسد ہو جاتا ہے - یہ مواد جو اپنی کثرت خواہ رداءت کیفیت کی وجہ سے
غشی پیدا کرتے ہیں وہی مواد ہیں جن سے کرب اور غشی اوسوقت پیدا ہوتی ہے جب معدہ [illegible] مقدار [illegible]

انکی کمی کے ساتھ ہو۔ جو غشی بسبب استفراغ مفرط کے پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ روح حیوانی اوسکے جانے سے باز رہتی ہے اور جوہر اور بھی
مادہ کے جسکا استفراغ ہوا ہے روح کی مقدار کثیر مستفرغ ہوتی ہے تا اینکہ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جمہور یعنی بہت سی مقدار اوسکی نکل گئی ہے
اور یہ استفراغ مثلاً [illegible] شکم سے جو بذریعہ دوا یا بدون دوا کے خواہ پورا اسہال مفرط کے یا زلق امعا اور معدہ کے خواہ ہیضہ اور خراش سے امعا
اور معدہ کے ہو یا قے کثیر اور رعاف کثیر خواہ نزف الدم کسی اور عضو کا مثلاً کھلنا [illegible] مقعد کے منہ کا خواہ کسی جراحت کا یا اخراج
آب استسقا کا خواہ شگافتہ کرنے سے کسی دبیلہ کے کوئی مادہ کثیرہ عفونۃ بہ نکلے خواہ جریان حیض اور نفاس خواہ [illegible] کثیر سے کسی طرح کا
استفراغ پیدا ہو خواہ دیر تک حمام گرم میں قیام رہے اور پسینا بافراط نکلے خواہ کوئی اور سبب قوی اسباب لطیف سے جو بذاتہ تحلیل
مفرط کا فعل کرتا ہے عارض ہو جیسے حرارت خواہ درد سبب جو بدن کا تحلل مفرط پیدا کرتا ہے یا انکا اخلاط بدنی میں بدقت پیدا ہو جانے اور
رقت طبائع اور جوہر اخلاط میں عارض ہو۔ اگر غشی استفراغ اخلاط سے پیدا ہو اور قوت حیوانیہ قوی ہو اور ابھی اوسمین
ضعف نہ آیا ہو ایسی غشی سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے وہ غشی جو بعد فصد کے واقع ہوتی ہے۔ وجع اور درد سے بھی غشی اسوجہ سے
پیدا ہوتی ہے کہ درد محلل روح ہے چنانچہ ایلاوس اور قولنج میں اسی سبب سے غشی عارض ہوتی ہے خواہ لذع مفرط جو اعضا حساسہ
مثل فم معدہ اور امعا وغیرہ میں ہو اوس سے بھی غشی حادث ہوتی ہے اور درد جو قروح ساعیہ یعنی بڑھتے ہوئے زخم میں کہ وہ بسبب
درد شدید پیدا کرنے کے غشی میں ڈالتے ہیں اور شدت درد کی ایسے قروح میں بسبب حدت اور تاکل کے ہوتی ہے اور انکے تعفن سے
فساد اعضا میں پیدا ہوتا ہے تا اینکہ نوبت موت کی پہونچ جاتی ہے پس یہ قروح پہلے تو بسبب درد کے غشی پیدا کرتے ہیں اور آخر میں
بشدت تبرید قلب کی وجہ سے خواہ بخار سمی کو قلب پر وارد کرنے سے مورث غشی ہوتے ہیں اور یہ بخار سمی اوسی عضو فاسد سے
برانگیختہ ہوتا ہے اور مستحیل ایسے مزاج کی طرف ہو جاتا ہے جو مخالف مزاج مناسب انسان کے ہے۔ عوارض نفس جو مورث غشی
ہوتے ہیں اونکا بیان بخوبی کر دیا گیا اور جس سبب سے یہ عوارض قلب کو ایک زبون حالی میں ڈالدیتے ہیں وہ بھی معلوم ہو چکا
ورم کا مورث غشی ہونا یا بسبب اوسکے بزرگی مقدار کی ہے ظاہر میں ہو خواہ ورم پوشیدہ ہو مگر مزاج قلب کو بتوسط
شرائین کے فاسد کر دیتا ہے یعنی شرائین کے توسط سے کیفیت ردی ورم کی قلب تک پہونچتی ہے۔ خواہ ورم ایسے عضو میں ہو
جیسے غلاف قلب کہ اوسکا ضرر قلب کو بہت آسانی سے پہونچ جاتا ہے خواہ عضو متورم قلب سے زیادہ تر قریب ہو اگرچہ مقدار
ورم کی عظیم نہو کہ ایسا ورم اگرچہ مقدار اوسکی کم ہو مگر بوجہ قرب قلب کے وہی ضرر پہونچاتا ہے جو بڑا ورم دور ہو کر پہونچاتا ہے
یا اینکہ ورم بسبب درد کے مورث غشی ہوتا ہے جسوقت معدہ کے ورم میں شدت ہو۔ معدہ کسطرح پر مورث غشی کا ہوتا ہے
اسطرح پر ہوتا ہے کہ چونکہ معدہ ایک ایسا عضو ہے جو قلب سے قریب ہے اور بوجہ قریب ہونے کے شدید الحس بھی ہے اور
شدید الحس ہونے کے علاوہ معدن اجتماع اخلاط مختلفہ کا بھی ہے پس اب معدہ کا مورث غشی ہونا یا اسوجہ سے ہوگا کہ زیادہ
برودت اوسمین آجاے جسطرح بولیموس میں یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے خواہ حرارت اور سخونت معدہ میں زیادہ ہو جاے یا
درد زیادہ اوسمین پیدا ہو خواہ یہ بات ہو کہ معدہ میں کوئی مادہ غلیظ ردی بارد ہو خواہ لذاع اور حریف یعنی تیز قسم کا ہو
یا قروح اور بثور فم معدہ میں پیدا ہوں۔ اور اعضا بدنی سبب غشی کے کیونکر ہو سکتے ہیں اونکا سبب غشی ہونا کبھی تو
اسوجہ سے ہوتا ہے کہ کسی قسم کا مادہ اون اعضا میں پیدا ہو کر بطرف قلب کے منتقل ہوتا ہے یا کوئی بخار سمی اون اعضا سے

اور خطر کر قلب میں پہونچتا ہے جیسے کہ یہ امر اختناق رحم میں پیدا ہوتا ہے یا کوئی استفراغ ایسا ان اعضا میں پیدا ہوتا ہے جس سے تحلیل روح کی ہوتی یا
جسطرح کہ ضعف شدید فم معدہ میں پیدا ہو یا سدہ ایسے پڑ جائیں جو تنگی اون مجاری اور راہوں میں پیدا کرے جو کہ اگرچہ قلب کے بیچ میں
یا مزاحمت فاسد اور ردی اور قوی اون اعضا پر غالب ہوں جیسے کہ تمیا شیر قدر پائیدا اور یہ غشی شرکت سے جملہ اعضا کے پیدا ہوتی ہے
پس یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غشی جسقدر کم ہوجاے اوسکا علاج نہیں ہے خصوصاً سوقت کہ چہرہ پر سبزی آجاوے اور رگیں ڈھل جاویں
اسقدر کہ سیدھی نہو سکے اور جب سیدھی کیجاے پھر ڈھلجایا کرے پس جس شخص کی غشی اس درجہ کو پہنچے تو اوسکا سر اونچا
کرینگے مرجائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کی فصد منتظر قائم رہے کہ واجب ہو کر کھولی جاوے اور اوسپر غشی طاری ہو اور
یہ غشی بسبب کثرت بر آمد ہونے خون کے نہو اور نہ بسبب عادت اور خوگری اوس شخص کے یہ غشی پیدا ہوئی ہو جسکی فصد کھولی گئی
لیکن اوسکی عادت میں یہ امر نہو کہ فصد کرنے سے اوسپر غشی طاری ہوتی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ اوسکے بدن میں کوئی مرض ہے یا او
معدہ میں بڑا ضعف ہے خواہ کسی شئی کا انصباب اوسکے معدہ پر ہوا ہے یا خلط مسموم ہے جسکی قیمت اسکا مادہ معدہ کی طرف اوترتا ہے
غشی پیدا کرتا ہے جس شخص کو اول فصد میں غشی طاری ہوا اگر یہ کہ اسکا نہو تو یہ غشی امر تا کہانی تجویز کرنی چاہیے اور بیشتر ایسا کہ
فصد سے تیز شدید پیدا ہوتی اندامیں غشی کی ہوتی ہے علامات جو اسباب غشی پر دلیل ہیں خواہ اون اوجاع پر جن سے غشی
پیدا ہوتی ہے وہ علامات مناسب اور مشابہ ہیں اون علامات کے جو خفقان کے باب میں مذکور ہو چکے اسلیے کہ وہی علامات
اگر ضعیف ہوں خفقان پر دلیل ہونگے اور اگر وہی شدید ہوں غشی پر دلالت کرینگے اور اگر اس سے زیادہ شدید
ہو مرگ مفاجات پر دلیل ہونگے نبض بہت بڑی دلیل ہے غشی پر اگر نبض میں انضغاط پیدا ہو اور قوت بحال خود برقرار ہو کسی ایسے مادہ کی
موجودگی پر دلیل ہوگی جیسے کہ ضغطہ اور تنگی مجاری کی پیدا کی ہے - اور اگر نبض میں اختلاف شدید ہو اور فترات زیادہ واقع
ہوتے ہوں اور صغر نبض میں زیادہ ہو انحلال قوت پر دلیل ہوگی - اور جملہ حالات اور کیفیات نبض و دیگر احوال پر اونکو اچھی طرح
ہم بیان کر چکے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اگر غشی دفعۃً واقع نہو بلکہ رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہو اوسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے نبض صغیر
ہوجاتی ہے بعد اوسکے خون اندر کی طرف غائب اور پوشیدہ ہونے لگتا ہے اور اسی سبب سے رنگ بدن کا اپنی اصلی کیفیت سے متغیر
ہونے لگتا ہے اور پلکین بھاری اسقدر ہوتی ہیں کہ اونکا جھپکنا اور از خود اوٹھنا دشوار بلکہ مفقود ہوجاتا ہے آنکھوں میں ضعف حرکت
پتلی وغیرہ کا پیدا ہوتا ہے اور رنگ آنکھوں کا بھی متغیر ہوجاتا ہے خیالات اور پتنگے جو موجود نہیں وہ آنکھوں کے آگے نظر آتے معلوم
ہوتے ہیں - برد اطراف پیدا ہوتا ہے - بدن میں ایک تری سی جو ٹھنڈی ہو پیدا ہوجاتی ہے اکثر تو ان علامات کے بعد غشی پیدا ہوتی ہے
اور بیشتر تمام بدن سرد ہوجاتا ہے جب یہ علامات بعد فصد کے خواہ بعد اسہال یا بعد مزاولت کسی ایسی ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوں
جس سے کسی قدر ایذا ضرر پہونچی ہو لازم ہے کہ پھر فصد اور اسہال وغیرہ سے باز رہیں اور بسبب وقوع ان اعراض کا ازالہ
کریں کہ اگر پھر فصد وغیرہ کرینگے غشی پیدا ہوگی - اگر غشی پیدا ہونے کا کوئی سبب خارجی بظاہر بالفعل یا سابق سے معلوم نہو
اور سوا اوس غشی کے ہمراہ خفقان متواتر بھی ہو اور فم معدہ میں کوئی سبب مورث اس غشی وغیرہ کا نہو اور مکرر ایسی ہی غشی پیدا
ہوا کرے تو یہ غشی قلبی ہے اور مستحکم ہے - جو غشی ہمراہ غثیان اور کرب کے ہوتی ہے وہ کبھی بسبب معدہ کے پیدا حادث ہوتی ہے - اگر
غشی پی در پی حادث ہو اور بشدت سے ہوا کرے اور کوئی سبب ظاہری مورث اوسکا معلوم نہو بلکہ وہ غشی قلبی ہو ایسا مریض فجأة

ہو جاتا ہے اور مرگ مفاجات میں مبتلا ہوتا ہے علاج قوی غشی اور جو غشی کہ سوء مزاج مستحکم سے حادث ہو وہ لا علاج ہے اور جو ایسی نہو بلکہ
ضعیف اور سبک تر ہو یا آنکہ تابع ایسے اسباب کی ہو جو قلب سے خارج اور بے تعلق ہیں اوسکا علاج ہو سکتا ہے اور کیا جاتا ہے۔ صاحب
غشی کبھی عین حالت غشی میں اور کبھی ایسی حالت میں ہوتا ہے جو درمیان غشی اور افاقہ کے ہے۔ اور کبھی ایسے افاقہ میں ہوتا ہے
جو غشی سے کمتر اور ضعیف ہے۔ اگر مریض بحالت غشی میں ہو تو ہمیشہ ممکن نہیں ہے کہ قطع سبب کی طرف مشغول ہوں بلکہ اوسوقت
واجب ہوتا ہے کہ جو عرض بالفعل عارض ہو رہا ہے اوسکا مقابلہ پورا پورا بذریعہ علاج کے کریں۔ اور بیشتر بحکم وہ حاجتیں مختلف اور متضاد
بسبب پیدا ہونے مختلف سببوں کے لاحق ہوتے ہیں اسطرح کہ اعضاے مریض میں نقصان مادہ اور استفراغ اخلاط وغیرہ کی حاجت
ہوتی ہے اور ارواح میں زیادہ تر غذا کرنے کی احتیاج ہوتی ہے اور نعش یعنے ارواح کے پیدا کرنے کی اس سبب سے کہ ارواح میں
تحلیل پیدا ہوا ہے۔ اکثر جو غشی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہی ہے کہ ایسے امور کی طرف اشتغال کریں جو روح کو غذا دے یعنے روائح عطریہ کا
استعمال کریں سوا اوس غشی کے جو اختناق رحم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو اور خصوصا اختناق رحم میں بھی یہ تدبیر نکرنی چاہیے بلکہ
واجب ہے کہ اونکی ناک کے پاس بدبو کی چیزیں لیجائیں خصوصا ایسی بدبو اشیا جو فم معدہ کے مناسب ہوں۔ خیار یعنے کھیرے سونگھانیکو
غشی کے بارہ میں خاصیت عجیب ہے اور مجربہ بھی ہے خصوصا جو غشی کہ حار صفراوی ہو اسی طرح خس کا سونگھانا اوسکے بعد علاج اسکا
پلانے کی ادویہ سے جو تقویت انتعاش روح کا کرتے ہیں کیا جائیگا خواہ جرعہ جرعہ اور گھونٹ گھونٹ کرکے وہ ادویہ مستعمل ہوں گے
۔ اگر بحالت غشی خلو معدہ یا گرسنگی ہو جائز نہیں ہے کہ تنہا شراب اونکو دیجاے بلکہ مقدار کثیر ماء اللحم کی خواہ پانی کی ملا کر دینی چاہیے
ورنہ تنہا شراب پلانے سے اکثر اختلاط یا تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اکثر اقسام میں غشی کے ایسی تدبیر ضرور نہ کرنی چاہیے جس سے بدن کے
مسامات کی تکثیف پیدا ہو اور جب مسامات خارجی بند ہوں گے ضرور ہے کہ اختقان روح کا باطن میں ہو کر کثرت روح کی پیدا کریگا
اور غشی میں افاقہ ہو جائیگا۔ ہاں اگر اسہال قوی خواہ پسینہ شدید کے سبب سے غشی پیدا ہوئی ہے اوسوقت تکثیف مسامات کی تدبیر
جائز نہیں۔ پھر اگر اوسوقت کوئی سبب برودت ظاہری سے مانع تکثیف مسامات نہو ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہیے اور ہوا سرد
پنکھے وغیرہ سے دینی اور جرعہ جرعہ سرد پانی پلانا اور خصوصا گلاب سرد کیا ہوا پلانا اور کپڑے جو ایسے ہی بافت کے ہوں جن سے
تبرید پیدا ہوتی ہے پہنچانے اور روائح باردہ کا سونگھانا چاہیے کہ اکثر اسی تدبیر سے غشی دور ہو جاتی ہے اور افاقہ پیدا ہوتا ہے
پھر اگر غشی اس سے زیادہ قوی ہو اور بعد کسی امر محلل حار قوی کے واقع ہوئی ہو مثل استفراغات اور غموم وغیرہ کے اوسوقت
مشک کا اوسکی ناک میں پھونک کر پہونچانا واجب ہے اور غالیہ کا سونگھانا اور ند کی دھونی دینی اور دواء المسک کو جرعہ جرعہ
پلانا چاہیے بشرطیکہ پلانے کا امکان ہو۔ اگر سبب غشی کا حرارت ہو عطر بارد جیسے خس اور کیوڑہ اور مٹی وغیرہ کا عطر سونگھانا چاہیے
اور سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اور تھوڑی سی مشک پلانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اوس دوا کے ہمراہ جو زیادہ بارد مستعمل ہو کے اسکے
ملانے سے اعانت دوسرے قسم کی پیدا ہوگی مثلاً اگر کافور اور صندل خواہ اور ادویہ جو تبرید میں ایسے بھی قوی ہیں جب مستعمل ہوں
اوس میں تھوڑی سی مشک ملانے سے یہ بات پیدا ہوگی کہ ٹھنڈی دوا تو مقابلہ مزاج حار موذی کا جو سبب مرض غشی ہے کریگی
اور مشک سے تقویت حار غریزی کی ہوگی۔ سرد پانی گھونٹ گھونٹ انکو پلایا جاے اور اگر حالت ایسی ہو کہ تحمل کا گمان ہو پانی میں
کوئی شراب جو سرد اور رقیق اور لطیف ہو بھی پلائی جاے یہ تدبیر نہایت عمدہ ہے۔ اور ان جملہ تدابیر کے ہمراہ فم معدہ کی مالش

سکنجبین سادہ جرعہ جرعہ پلانی چاہیے اور ٹانگوں پر پٹیاں اور ہاتھ پاؤں کی مالش کرنی لازم ہے اور ایسے مریضوں کو ہوا اور اسکی
زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور شراب جسقدر رقیق ہو انھیں پلانی چاہیے اگر حرارت بھی موجود ہو اور اگر استفراغ شدید سے
غشی ہو اور ضعف بھی ہو ماء اللحم معطر پلانا چاہیے اور ٹھنڈی شراب ریحانی مین بھگو کر جسمین گلاب بھی پڑا ہو تو اسکو چوسنے کی اجازت ہے
اور اکثر اوقات اگر وہ منہ کو برف وغیرہ سے ٹھنڈا کرے تو نفع ہوتا ہے اگر ہمراہ استفراغ کے کسی قسم کی حرارت بھی ہو تو اسی طرح
آب انگور خام بھی مفید ہے اور افضل یہ ہے کہ آب حماض اترج مین اسکا چھلکا بھی داخل کر کے لیوے پوست اترج ملا کر استعمال کرین خلاصہ
یہ ہے کہ جس شخص کو ہمراہ غشی کے کہ جو اسہال کے ہو یا جس شخص کو غشی بطریق شدید سے عارض ہوئی ہو اسکو عمدہ غذا دینی چاہیے
سرد یا معتدل دیجاوے اگرچہ تاثیر اسکی کسی قدر گرم بھی ہو ماء اللحم جو اچھی طرح پختہ کیا جاوے اور اسمین روٹی شراب ریحانی
اور کسی قدر زردی بیضہ اور کسی قدر عصارہ سیب یا سیب یا امرود جسطرح مناسب حال مریض ہو دینا بھی نافع
ہوتا ہے اگر رائے طبیب کی اسکی مقتضی ہو کہ تسخین پیدا کرنی مضر ہے اور شراب پلانے پر جسارت اسی وجہ سے نہو سکے اور اسوقت
کسی سرد کر کے میدہ کی روٹی اسمین بھگو کر دینی چاہیے اور اور اقسام مصنوعہ جو سے طیار ہوتے ہین اونکا بھی
استعمال کرنا جائز ہے اگر صاحب غشی کسی قسم کی سردی یعنی حالت غشی مین خواہ بعد غشی کے یا ہر وقت پلانے مبردات کے اپنے
بدن مین پاتا ہو خصوصاً اگر وہ سردی احشاء کے اندرونی مین محسوس ہو اسکو معجون فلافلی کھلانی چاہیے اور فلفل اور افسنتین کا
استعمال بھی جائز ہے اور کبھی ہمراہ شراب کے یہ ادویہ مذکورہ بالا دیجاتی ہین اگر طریقہ علاج محتاج تنقیہ کا ہو اور غشی سے افاقہ پیدا
ہو جاوے تقویت معدہ کی واجب ہے اور ابتدا مین استعمال شربت افسنتین کا کرنا چاہیے جو شہد سے طیار ہوا ہو اور ضمادات مقوی
معدہ جو مذکور ہوے ہین لگانے چاہیین اور بعد تنقیہ کے شراب ریحانی پلانی اور غذا ہاے محمودہ کھلانی چاہیین - جو غشی ابتداے
حمیات مین اور بسبب اورام کے پیدا ہو اوسکا علاج باب حمیات مین ہم بیان کرین گے جس جگہ اعراض حمیات کا ذکر ہوگا - اور مختصر
یہ ہے کہ اونکے اطراف کی مالش کرنی چاہیے اور اطراف کو گرم کرنا اور خوب استواری سے اونکو باندھنا ضرور ہے تاکہ مادہ اور قوت
اندر کی طرف نہ چلی جاوے اور کھانے پینے سے وہ لوگ قطعاً باز رکھے جائین اور سونے نہ پائین ہان اگر ابتداے حمیات مین غشی بسبب
ضعف کے عارض ہوئی ہو اوسوقت یہ تدبیر کہ ضعف پیدا کرتی ہے نہ کیجائیگی - جو شخص اون بیماریون سے جو ابتداے حمیات مین مبتلاے
غشی ہوتے ہین محتاج غذا کا ہو واجب ہے کہ تپ کے نوبت سے دو گھنٹہ پہلے اوسکو غذا کھلا دیجاوے خواہ تین گھنٹہ اور غذا جو کے
ستو سرد کر کے یا روٹی کسی شوربے کے ہمراہ اور خوشبو سونگھائی جاوے - اور اگر طبیعت بستہ ہو اوسوقت نوبت سے پہلے ایسی
غذا دینی چاہیے جو ملین طبع ہو جیسے یخنی وغیرہ اور شربت سیب ہمراہ سکنجبین کے ایسی غشی مین بوجہ تفتیح کے نافع ہے - اگر حاجت غذاے
مطلق کی ہو ماء اللحم اور زردی بیضہ اور احساء وغیرہ ہمراہ لباب خبز اور ماء اللحم کے دینا چاہیے اور بیشتر ایسی غشی مین کسی شربت
پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے - جو غشی عوارض نفسانیہ کی وجہ سے واقع ہو اوسکا تدارک خوشبوہاے پاکیزہ سے کرنا چاہیے اور
ناک کو بند کرنا اور تنقیہ اور دلک اطراف اور معدہ کا کرنا چاہیے اور غذا دینی ماء اللحم سے کہ اوسمین روٹی تیلی پڑی ہو اور شراب
سرد کر کے خواہ گرم جیسا موقع ہو مثلاً اگر غشی پے درپے قے کرنے سے مرہ صفرا کی پیدا ہوئی ہو واجب ہے کہ پانی ملا کر دین اسیطرح
وہ غشی جو بسبب درد کے پیدا ہو - قولنج کی ایذا سے جو غشی پیدا ہوتی ہے اوسکا بیان باب قولنج مین ہم کرین گے - جو غشی بعد فصد کے

پیدا ہوا کثر تو ایسی غشی اونھین لوگونکو عارض ہوتی ہی جنکا معدہ چھوٹا اور رگین تنگ ہین اور معدہ ضعیف ہو یا ایسے ابدان جن پر صفرا
غالب ہو یا وہ شخص جو فصد کا عادی نہو ایسے لوگون کی تدبیر قبل فصد کے یون کرنی چاہیے کہ تھوڑی سی مقدار اربسوبتا لفضہ کی جو مقوی
معدہ اور قلب ہو دیجاوے اور جب ان پر غشی طاری ہو جاوے وہی علاج جو مذکور ہو چکا ہی کرنا چاہیے اور شراب آب آمیختہ جو برف سے ٹھنڈی
سے سرد کی گئی ہو اور مقوی معدہ ہو پلائی جاوے اور علاوہ تقویت کے معدہ کی حفاظت بھی کرے خصوصاً کسی عصارہ کے ہمراہ
مثل انار اور سیب اور بہی وغیرہ کے اب پھر اس پر لوٹ کر ہم پر واجب ہی کہ غشی کے علاج کو تفصیل بیان کرین کبھی غشی کے علاج مین
چند چیزون کی رعایت ضروری ہو جاتی ہی قبض پیدا کرنا تاکہ استفراغات کو منع کرے اور جو اعضا مسترخی اور نرم ہین جیسے معدہ
اور ریہ اور وہ مانع اور باوجود مسترخی ہونے کے تحلیل پر معین ہین اونکو تقویت کرنی بھی قبض کے ذریعہ سے واجب ہوتی ہی
اور معدہ خواہ فم معدہ کی استواری کرنے تاکہ جو شئی بطور پرورش کے اوسپر گرتی ہی اوسے قبول نکرے اور قوت دوا کی ایسی نافذ اور سریع النفوذ
ہوتی کہ بہت جلد روح کو غذا دے جیسے شراب اور یہ دونون اوصاف لیکن قابض اور سریع النفوذ ہونا آپسمین ایک دوسرے کے فعل کو
مانع ہین ایک کے ہمراہ دوسرا بے اثر ہو جاوے گا لہذا واجب ہی کہ ان دونون کی حالت استعمال مین تفرقہ کیا جاوے دوا خواہ غذا نافع
تو بوقت افاقہ کے دیجاوے یا بعد استعمال دوائے نافذ کے اسکا استعمال کیا جاوے کہ انتعاش قوت کی جلدی ہو اور جسوقت دوا
نافذ اثر کر چکی ہو اور کسی قدر اوسکا اثر غشی مین ظاہر ہو چکا ہو اوسکے بعد قابض کا استعمال کیا جاوے - اور دوائے نافذ اوسی وقت
دیجاوے کہ بہت جلد احتیاج انتعاش قوت کی ہو اور دوائے قابض دوائے نافذ سے پہلے کبھی نہ دینی چاہیے کہ اوسکی نفع نافذ کی قوت کو
بھی روک دیگی - کبھی حاجت ایسی چیز کی ہوتی ہی جسمین قوت تغذیہ کی شراب سے قوی تر ہو خصوصاً جسوقت غشی بسبب گرسنگی یا تحلل
کثیر کے پیدا ہوئی ہو اگر شراب خالص بوقت اور ہونے کے ابدان پر ان بیمارون کے ایذا رسانی کرتی ہو اور بسبب تبخیر کے اختلاط عقل اور تشنج پیدا کرے
ایسے وقت انکے واسطے اوس ماء اللحم سے بہتر جو مذکور ہو چکا ہی کوئی شئی نہین ہی کہ اوسمین کوئی شربت اور عصارہ سیب ترش خواہ
اور کوئی شئی حارہ بحسب برودت اور حرارت کے شریک ہو اور اگر کوئی مانع از قسم حرارت نہو بہتر یہ ہی کہ اوسمین قرنفل او مشک بھی
داخل کرین کہ معدہ اوسکو زیادہ قبول کریگا اور قوت معدہ کو بیداری اور تنبیہ اس سے زیادہ ہو گی اور قلب بھی اسکو زیادہ جذب
کریگا - اکثر میدہ کی روٹی بھی اسمین بھگونے کی حاجت ہوتی ہی اگر مریض دیر سے بھوکا ہو اور غذا اوسنے نپائی ہو - دلک اطراف
اور باستواری اطراف کی بندش اور اسی طرح قے کو برانگیختہ کرنا ہر ایکقسم مین غشی کی نافع ہی سوائے اوس غشی کے جو زیادہ
پسینہ برآمد ہونے سے لاحق ہو خواہ اور کوئی ایسا استفراغ جسمین حرکت روح کی طرف خارج بدن کے ہوتی ہی ایسی غشی تسکین کی
زیادہ تر محتاج ہی اور مناسب نہین ہی کہ ایسی غشی کے بیمارونکی تحریک کیجاوے یا قے کرائی جاوے خواہ اونکے اطراف کی بندش کیجاوے
جن لوگونکو قے کرانی منظور ہی اونھین نیم گرم پانی ہمراہ روغن اور زیت کے خواہ شراب ملا ہوا قے کرنے پر معین ہوتا ہی اور معدہ اور
احشا کو گرم کرنا قبل استعمال ادویہ مقیئہ کے اسی طرح اطراف کو گرم کرنا واجب ہوتا ہی کہ قے باسانی پیدا ہو یہ بھی جاننا ضروری
کہ اطراف کی مالش اور اونکو گرم کرنا اور مروخات طیبہ سے اطراف کو معطر کردینا اسی طرح فم معدہ کی تقطیر مروخات طیبہ سے مثل
روغن ناردین اور سنخات جیسے خرمل اور عاقرقرحا یہ بہترین زیادہ مفید اور موافق اوس شخص کے ہین جسکو غشی بسبب استفراغ
خون یا استفراغ کسی اور خلط کے خواہ بسبب امتلا کے عارض ہوتی ہو بلکہ اکثر وہ لوگ جنکو غشی بسبب حرکت روح کے بطرف خارج

بدن کے عارض ہوا خفقان بھی ہو تو شراب سفید پتلی اور عطر واجب ہے کہ بدن غشی کی اور انکی غذا لطیف ہو اور عطر اعضا پر ملکر پسینہ کرکے دور کریں ہوا کرے
اسطرح کہ بندش ہوئی اور پھر کھولدی گئی اور ایسی تدبیر جو مقابل جانب استفراغ کے ہو جبکہ جاتی رہے - ان لوگوں کے زیر بغل کی بندش اور
سر پانی کا چھڑکنا اور فم معدہ کا ملنا بھی مفید ہوتا ہے - اسی طرح جو غشی استفراغ سے پیدا ہو اوسکو بھی نافع ہے - یا انکو عرق شراب آب سیب
سے ملتا ہو اگر کوئی مانع مثل ورم یا خلط ناپختہ اور اختلاط اور درد سر وغیرہ سے نہو - اگر بسبب زیادہ تحلل روح کے حاجت زیادہ تقویت
کی ہو اوسوقت بھی شراب پلانی ضرور ہے اور ورم وغیرہ کا اندیشہ کچھ نکرنا چاہیے - مگر یہ اجازت اوسی غشی میں ہے جو صعب اور سخت ہو جائے
سوا اوس شخص کو ہے جسے غشی بسبب ضرب اور مصنفہ کے ہوئی ہو - اور اگر غشی بسبب نزف دم کے پیدا ہو اوسکو حمام مضر ہے اسلیے کہ حرارت
حمام کی مدت خون میں پیدا ہوگی - اسی طرح اگر عرق کثیر کے برآمد ہونے سے غشی طاری ہو - ایضاً حمام اون لوگونکو بھی مفید ہے جنہیں بعد افاقہ
کے غشی سے کسی قسم کی سوزش اور تلہب فم معدہ میں محسوس ہو - لیکن اگر غشی بسبب ضعف فم معدہ کے پیدا ہوا ہو اوسوقت ضماد ہائے
مقوی کا استعمال کرنا ضرور ہے جیسے وہ ضماد جو مصطگی اور رب اور زعفران اور سوسن سے بنایا جاوے - اسی طرح وہ ضماد جو اوس شراب
طیار ہو جو مشک اور سوسن سے بنائی گئی ہو - علاوہ یہ ہے کہ اطراف کی مالش اور ساقونکو یا ستواری باندھنے سے بھی نفع تام ہوتا ہے جو غشی
بسبب بھوک کے طاری ہو بیشتر روٹی یا کباب یا شوربہ روٹی کھلانے سے نفع ہوتا ہے (اگر زیادہ غذا دفعۃً نہ دینی چاہیے) جو غشی بسبب ہیبت کے
خواہ میل اور احتقان طبیعت سے ہو اوس شخص سے پیشتر از نوبت چند لقمہ روٹی کے آب انار یا خواہ شربت سیب میں بھگوکر دینے
پیش آنا چاہیے - اکثر امراض حادہ میں بسبب غشی کے کسی شربت پلانے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہایت عمدہ جو شربت ہے جو کثیف ہو جن
لوگوں پر غشی طاری ہوا کرتی ہے اونکو بیدار رہنے اور ترک کلام کی تکلیف دینی چاہیے سقوط قوت کا دفعۃً یہ کیفیت اکثر ایسی حالت
پیدا ہوتی ہے کہ نہ کسی قسم کا درد ہوا ہو نہ اسہال اور نہ کوئی ورم عظیم اور نہ استفراغ عظیم ہو پس ایسے وقت اسکا سبب بسبب اون اخلاط کے
ہوتا ہے جو بھرے ہوئے ہوں اور کثرت سے اخلاط ردی ہوتے ہیں اسلیے کہ خون سے جب تک اور قسم کے اعراض پیدا نہ ہولیں سقوط قوت کا
پیدا ہونا دفعۃً خیال میں نہیں آتا ہے - غالباً یہ کیفیت سقوط قوت کی اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہے یا اسلیکہ وہ اخلاط مجاری نفس کو بند
کر دیتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سقوط قوت کبھی حد غشی کو پہنچ جاتا ہے اور کبھی غشی سے کمتر درجہ پر ہوتا ہے اگر قوت کا بطلان
فقط عصب اور عضل سے ہوا ہو کہ یہ دونوں عصب اور عضل قوت سے خالی ہوں اوسوقت اوس آدمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ حرکت نہیں
کر سکتا ہے اور جسطرح کھڑا ہو اور جس پہلو پر لیٹا ہو اوس ہیئت سے جدا نہیں ہوتا ہے مگر کوشش عظیم سے البتہ زوال ہیئت ہو جاتا
سبب اس قسم سقوط قوت کے بعض وہی امور ہیں جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ یہی اسباب مثلاً اخلاط بالمیہ اگر شدید اور زیادہ ہوں
بالکل قوت کو ساقط کرکے غشی پیدا کر دیں گے اور اگر شدید نہوں فقط عصب اور عضل کی قوت ساقط ہوگی - اکثر سقوط قوت بسبب
رقت اخلاط کے ہوتا ہے کہ جوہر اخلاط رقیق اور قابل تحلل کا زیادہ ہو جاوے خصوصاً حمیات میں - یہ لوگ اکثر انکے افعال قوتہائے
باطنی کے بھی بہم ہوتے ہیں - اگرچہ تحمل اون افعال کا جب بکثرت اور مکرر سقوط عارض ہو نہیں ہو سکتا ہے علاج ان لوگونکا علاج قریب
علاج غشی کے - اگر سقوط قوت بوجہ امتلائے خون کے ہو فصد کرنی چاہیے اور اگر کسی اور خلط سے یہ مرض پیدا ہو یعنے اخلاط غلیظہ
واجب ہے کہ جسوقت اس کیفیت سے افاقہ ہو استفراغ ایارجات سے کیا جاوے اور بیشتر ایارج فیقرا میں تربد اور ملح ہندی اور
غاریقون اور افتیمون ملا کر دینا کافی ہوتا ہے اور اکثر دعات ان اجزا اسہال کے سقمونیا سے بھی کیجاتی ہے اسلیے کہ سقمونیا سے اور

ورد اون کی عقل میں بہ سبب پہونچتی ہے — تری کرانی لعاب اسپغول سے بہ ضرور ہے اور ہمیشہ تناول مقویات قلب کا جاری رہے اور اجزاے مشتی کا استعمال
بھی واجب ہے اور اطراف کی مالش کہ حرارت غریزیہ کا انتعاش ہو اگرچہ جس طرح باب غشی میں بیان ہو چکا پھر ان سب کے بعد یا غذا معتدل کا
استعمال کیا جاوے — غذا ایسی چاہیے جو لطیف ہو اور تلطیف اور تقطیع اخلاط پیدا کرے جیسے نخود آب ہم اور رائی سے کرو اور روغن بادام اور
روغن بادام اسی طرح شراب کہ بہت رقیق پلائی جاوے حمام بعد استفراغ کے کرایا جاوے اور روغنہاے مذکورہ جو حرارت غریزی کو پیدا
کر دیتے ہیں اور قوت تلطیف بھی انہین ہے انسے بدن کی مالش کیجاوے — پھر حمام سے کہ بعد خالص شراب اور شراب العسل اور شراب سیبین
وغیرہ جو مشابہ اسکے ہے پلائی جاوے — جب کسی قدر مریض ہوشیار اور صحت نظر آوے غذا اسے مقوی اور سریع الہضم سے اوسکا تقویت
کرنا چاہیے ایسی غذا کو ناظر کہتا ہے ہاں خوب پہچانتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قوت میں زیادتی غذا اور شراب موافق طبیعت سے
پیدا ہوتی ہے اور خوشبو اور آرام اور سرور اور حزن و ملال و دور رہنا اور دل تنگ کرنے والی اشیا کو اپنے سے الگ رکھنا اور
جو چیزین کہ محبوب اور پسندیدہ ہین اونھین روزانہ بطور جدید پیدا کرنا اور احبا یعنی یاران ہم صحبت کے جلسے مین رہنا انھین سے
قوت مین زیادتی ہوتی ہے تدبیر اوس شخص کی جسکے قلب مین علامات حدوث ورم کے پائے جائین اگر ورم پیدا ہو گیا
پھر تو وہ قاتل ہے اور کچھ علاج اوسکا نہین ہو سکتا اور اگر قبل ورم کے خفقان عظیم اور التہاب شدید اور علامات مذکورہ ظاہر ہون
تو مریض قریب بہ ہلاکت ہوگا — پھر اگر کوئی تدبیر اوسے نجات دے سکتی ہے سوا فصد باسلیق کے اور کوئی شے نہین ہے کبھی اوسکے
بیچ جانیکی امید فصد سے کسی شریان کے جو اسافل بدن مین ہے کیجاتی ہے اور اوسکے سینہ کی تبرید برف اور کافور اور کشنیز تر و تازہ سے
کرنی چاہیے اور ہمیشہ ایک گھونٹ برف کا پانی کافور ملا ہوا اوسے پلانا چاہیے

فن بارھوان پستان کے امراض اور احوال مین

اور یہ ایک ہی مقالہ مین ختم ہے تشریح پستانکی پستان وہ عضو ہے جسکی خلقت واسطے بنانے دودھ کے ہوئی ہے جس سے مولود کو
غذا ملتی ہے شروع ولادت سے اوسوقت تک کہ اوسی مولود کے اعضا مستحکم ہو جائین اور قوت مین اوسکی نمو اور نظر پیدا ہو اور ہضم کرنے کی
غذاے قوی اور کثیف کی قابلیت اوسکو ہو جاوے پستان کا جسم رگہاے ساکن اور رگہاے متحرک سے مرکب ہے اور عصب سے
اور ان چیزون کے درمیانی مقامات لحم غددی سے پر کیے گئے ہین جسمین حس نہین ہے اور رنگ اوس گوشت کا سپید ہے اور اسی کی سپیدی
سے جسوقت خون کو مشابہت پیدا ہوتی ہے غذاے سپید پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ اس غذاے سپید سے بچ رہتا ہے وہی دودھ
کہلاتا ہے پستان کی کیفیت اور نسبت بطرف اوس دودھ کے جو خون حیض سے پیدا ہوتا ہے ایسے ہے جیسے نسبت جگر کو اوس خون سے ہے
جو کیلوس سے پیدا ہوتا ہے اور یہ نسبت اور مناسبت اس امر مین ہے کہ ہر ایک پستان اور جگر اون رطوبات کو جو انھین پہنچتی ہین اپنی
ہمرنگ اور اپنی ہم طبیعت کر دیتا ہے پس جگر تو کیلوس سپید رنگ کو خون سرخ بنا دیتا ہے اور پستان خون سرخ کو سفید دودھ بنا ڈالتی ہے
— عروق اور شرائین جو پستان مین پراگندہ اور منتشر ہین اونسے شعب اجزاے لیفیہ کے یعنی باریک مثل پوست خرما کے پیدا ہوتے ہین
اور انھین اجزا کے واسطے اوسی پستان مین پیچیدگیان اور استدارات یعنی گول گول گرہ مین وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہین — مشارکت
پستان کی رحم سے اون رگون سے ہے جو درمیان رحم اور پستان کے بطور جال کے بافتہ ہوئی ہین اور اسکی تشریح رگون کی باب

شربت خون کلیات مین معلوم ہوچکی دودھ زیادہ کرنے کی تدبیر دودھ مین کثرت خون جید کثیر کے پیدا ہونے سے ہوتی ہی اور جس صورت
دودھ مین کمی ہوگی سبب اوسکا قلت خون کے بعض اسباب ہونگے یا اینکہ خون کی عمدگی مین فرق آجاوے خون مین کمی یا بسبب کمی مادہ
کے ہوگی یا بسبب کسی مزاج نا ملائم کے جو کمی کا موجب مادہ کے ہو اسطرح پر ہوگی کہ غذا قلیل کا استعمال ہو یا اینکہ وہ غذا اگرچہ کثیر ہی
مگر تولید خون کے مخالف ہی مثلاً بارد یا یابس غذا ہی اور برودت اور یبوست اوسکی زیادہ ہی - یا کمی خون کی اسوجہ سے ہوگی کہ اگرچہ مقدار
کثیر پیدا ہوتی لیکن بسبب نزف دم کے خواہ کسی ورم کے خواہ کسی اور وجہ سے وہ خون دوسری طرف چلا گیا اور بعض اعضا کی غذا اوس سے
ہوتی ہی اسمین کمی رہا ہے - وہ سبب جس سے خون کی جودت اور عمدگی جاتی رہے اور جو شی خون سے پیدا ہو وہ فاسد اور خراب ہو اور عفونت
اوسکی نہ کھیے کہ اوس خون سے دودھ پیدا ہو سکا اسلیے کہ دودھ فقط خون صالح سے پیدا ہوتا ہی - بہر حال ایسے خون فاسد کی پیدایش غلبہ سے
یا خلط کے اخلاط اربعہ گانہ یعنے صفرا و سودا اور بلغم کے ہوتی ہی - صفرا کی زیادتی دودھ کے زرد رنگ اور رقت قوام سے معلوم ہوتی ہی
اور حرارت دودھ کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہی - اور بلغم کی زیادتی دودھ کے زیادہ سپید ہونے اور اوسمین مائیت زیادہ ہونے سے
اور ترشی کی طرف مائل ہونے سے دودھ کی بو اور مزا کے ذریعہ دریافت کرنی چاہیے - سودا کا غلبہ دودھ کے زیادہ گاڑھے ہونے سے
اور مقدار مین کم ہونے سے اور کثرت قوت سے اوسکے برآمد ہونے مین معلوم ہوتا ہی - یہ بھی کچھ بعید نہین ہی کہ خون بسبب کثرت اپنی کے
محل طبیعت کے اثر قبول کرنے سے باز رہے اور منفعل نہو اور طبیعت اس خون کے دودھ بنانے سے بسبب ضغط اور تنگی پیدا کرنے کے
جو کثرت مقدار کو لازم ہی عاجز ہو جاوے اور یہ قسم کمی دودھ کی جو کثرت مقدار خون سے عارض ہوتی ہی مخفی نہین رہ سکتی ہی مزاج
کی وجہ سے جو کمی دودھ مین ہوتی ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ مثلاً مزاج بدن کا عموماً خواہ مزاج پستان کا خصوصاً ایسا ہو کہ رطوبت کو خشک
کر دیتا ہو اور کثافت یعنے غلاظت قوام مین پیدا کرتا ہو پس اب رطوبات غذائی سے خون صالح کی پیدایش ہی نہوتی ہو کہ مائیت کا فنا
ہو جاتا ہی اور جو اعتدال اس رطوبت کو قوام وغیرہ مین لائق خون صالح کے درکار ہی وہ باقی نہین رہتا یا حرارت وغیرہ کی زیادتی سے
اعتدال اس رطوبت کا جاتا رہتا ہی کبھی خون اور منی کی خشکی اسقدر زیادہ بڑھ جاتی ہی کہ مثل ٹھوڑے کے ایک شئی بجاے دودھ
خواہ منی کے برآمد ہوتی ہی ایسی خشکی خون کثیر کو بھی غیر محمود کر دیتی ہی اور نہ اوس خون مین صلاحیت باقی رکھتی ہی کہ اوس سے دودھ
کی پوری مقدار یا زیادہ پیدا ہو اور جسقدر پیدا ہوتا ہی وہ دودھ ناقص اور غیر محمود ہوتا ہی جسوقت سبب کمی دودھ کا اسباب
مذکورہ بالا سے معلوم ہو جاوے پھر اوسکا قطع کرنا طبیب پر پوشیدہ نرہیگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شئی سے منی کی افزایش
ہوتی ہی اکثر ابدان مین اوسی دوا یا غذا سے دودھ کی بھی کثرت ہوتی ہی جیسے دونون تودری اور تخم خشخاش اور پستان گاو خواہ
بھیڑ کا چھاتی وغیرہ اور جسطرح کوئی شئی منی مین خشکی اور کمی پیدا کرتی ہی اور اوسکی تولید کو منع کرتی ہی وہی شئی دودھ کو بھی کم کرتی ہی
جیسے شہدانج - اگر دودھ مین کمی بسبب قلت غذا کے ہوئی ہو غذا بڑھانی اور زیادہ کرنی چاہیے اور ترفہ یعنے خوشحالی اور عمدگی
غذا کی تجویز کرنی چاہیے اور غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو حار رطب ہو اور جسکا کیموس محمود ہوتا ہو - اور اگر سبب کمی دودھ کا
فساد غذا ہو اوسکی اصلاح کرکے جنس مذکور یعنے حار رطب کی طرف لانا چاہیے - اور اگر سبب کمی دودھ کا کثرت ریاضت ہو ریاضت
مین کمی اور سکون اور آرام وہی مین زیادتی کرنی چاہیے - اور اگر سبب اسکا کمی خون کی ہو بسبب اسکے کہ خون کسی طرف سے
نکل رہا ہی مثل نکسیر اور بواسیر کے یا اینکہ خون کی ریم اور پیپ بنتی ہی خواہ ورم وغیرہ کی طرف مستحیل ہوتا ہی پس اگر اسافل

بدن سے خارج ہوتا ہو خون کا جذب اعالی بدن کی طرف کرنا چاہیے مثلاً پچھنے زیر پستان لگاوے اور ہاتھوں کو سخت بندش سے باندھ کر
اور اگر اعالی بدن کی طرف خون کا اخراج ہو رہا ہو جذب اوسکا اسافل بدن کی طرف کرنا چاہیے۔ اگر سبب کمی دودھ کا فساد مزاج ساذج
بلا مادہ ہو اوسوقت غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو مقابل اس سوء مزاج کے ہو اور کیموس اوس غذا کا زیادہ ہو۔ اگر سبب اسکا کوئی
خلط فاسد ہو استفراغ اوس خلط کا لائق سجال خلط ذکر کرنا چاہیے اور جن عورات کا مزاج صفراوی ہو انکی غذا مائل
برودت اور رطوبت پر تجویز کرنی چاہیے۔ ماء الشعیر ہمراہ جلاب کے بقدر ایک کاسہ بزرگ جو پیوین۔ ایضاً تخم خیار اور ککڑی
کے بیج اسی مقدار تناول کرنا انکو مفید ہو اور پنجا حیوانات کا اور بکری کا دودھ اور گاے کا دودھ اور سمک رضراضی اور انگور
کو سالہ اور چوزہ ہاے مرغ اور ماحسا جو کشک شعیر اور دودھ سے طیار ہوں اور شوربا خبازی بستانی کا بھی انکو مفید ہی
بلغمی مزاج کی تدبیر غذا اور دواے مسخن سے کرنی چاہیے لیکن حرارت درجہ اعتدال سے زیادہ نہو نہایت یہ کہ درجہ دوم کی ہو مگر ترطیب
اوسمین ہمراہ تسخین کے ہو اور کم سے کم یہ ہو کہ اوسمین تجفیف کم ہو۔ غذا ایسے اشرکی کا جز اور ترہ تیزک اور رازیانہ اور سویا اور کرفس
رطب اور سرسبز ہو یعنی پسیا و شان تازہ ہوں خشکی نہو اسلیے کہ سوکھی ہوئی مجفف اور مسخن ہوتی ہو اور جو صعوبہ حینہ کے آٹے اور
میتھی اور رازیانہ سے بنا یا گیا ہو۔ اگر دودھ شل ہو جاے گا اور سوت سکے ہمراہ ہو بسبب غلظ اور یبس کے اوسکا علاج تطول سے
کرنا چاہیے جو ترطیب زائد پیدا کرے اور اسی طرح منی کا علاج ہو جو ایسی ہی خشک ہو آلودہ ہو۔ سوداوی مزاج عورت کا علاج
فقط اسی مین منحصر ہو کہ ایسی غذا کھلائی جاے جسمین تسخین زائد ہو اور ترطیب اعلی درجہ کی اوس سے حاصل ہو مگر قسم سودا کی شیء
کو سکے بحسب اقسام علاج کرنا چاہیے منجملہ اون ادویہ کے جنسے دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہو یہ دوا ہو کاشا و رخت خرما کا تیس
درہم برگ رازیانہ بیس درہم گندم ہریسہ کیے ہوے پچیس درہم نخود مقشر اور جو سپید خوب کوٹے ہوے ہر ایک اٹھارہ درہم
انجیر کلان دس عدد ان سب اجزا کو تیس رطل پانی مین خوب جوش دین تا آنکہ آٹھ رطل پانی رہ جاے خواہ اس سے بھی کم اور
بقدر پانچ اوقیہ کے استعمال کرین ایک اوقیہ روغن بادام اور نصف اوقیہ شکر سلیمانی ملا کر۔ ماہی تمکسود بھی دودھ کی افزائش
کرتی ہو۔ منجملہ ایسی ادویہ کے یہ ہو کہ سمسم یعنی کنجد کو شراب خالص مین تر کرین اور پھر کسی باریک چھلنی مین چھانین اور پھوک
اوسکا جو چھاننے مین نکلے اوسکا ضماد پستان پر کرین۔ ایضاً بادنجان کا مغز اندرونی بقدر نصف قفیز کے جو ایک پیمانہ خاص ہو
لے کر پانی مین اوبالین اسقدر کہ مہرا ہو جاے یعنی گھل کر پانی مین ملجاے بعد ازان ہاتھ سے خوب ملین اور کپڑے مین چھان کر کے
ایک اوقیہ روغن زرد ملا کر تناول کرین۔ یا نخود کا نقیع یعنی پانی بھیگے ہوے چنے کا چند روز نہار تناول کرین خصوصاً اگر چنے کو
دودھ مین بھگوئین اور ماء الشعیر ہمراہ شہد اور جلاب کے۔ یا تخم رطبہ یعنی لوبیا ایک جزو اور کابلی مٹر دو جزو مقدار شربت بقدر
کف دست کے آب گرم مین استعمال کرین خواہ حب البان دو درہم کبھی شربت کے ہمراہ ادویہ جید سے روغن گاو ایک اوقیہ اور
شراب قدح بزرگ نہار منہ تناول کرین۔ شاخہاے باریک گل لالہ اور برگ اسکا پانی مین جوش دے کر آرد جو کے ہمراہ بطور
ستو کے استعمال کرین۔ مولی اور سبوس گندم شراب مین جوش دیکر چھان کر اوس شراب کو پی جائین تخم خشخاش بریان اور
سویق ہموزن دونون ہمراہ سکنجبین یا میفختج کے اسطرح استعمال کرین کہ پہلے خشخاش اور سویق سکنجبین یا میفختج مین تین روز
بھگو دین اور سکے بعد استعمال کرین۔ کلونجی ماء العسل کے ہمراہ بھی مستعمل ہو تخم شبت اور تخم گندنا تخم تسلکعیر ہر واحد ایک اوقیہ

داخل ہو۔ روغن بنفشہ روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن قسط۔ اور یہ صندل بھی ہے یہ ہر آمیختہ جو ارزنی (ایک قسم کی زمینی ہے) ایسے آٹے کی پکتی ہے کہ جو سی گیہون کی بالکل دور کرے ہے (باقی ہے) اور آرد جو اور جیر جیر اور حلبہ اور خطمی اور السی کی مٹی ہو اس کا آپس کو اتنین سے ایک کا نصف ہر رنگ کی مقدار سے لے کر ضماد طیار کریں۔ بعد تحبن کے جو ورم پیدا ہوا ہے یہ دوا مفید ہے کہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں نیم گرم کر کے ڈبوئیں اور ورم پر رکھیں یا چھوہارا اور روٹی سرکہ اور پانی میں پیسکر ضماد کریں نعناع ہے اور شراب اور سرکہ کے کبھی عورہ ہی۔ مارقشیشا مثل غبار کے پسا ہوا اور روغن گل اور سپیدی بیضہ ملا کر ضماد کریں پستان میں دودھ کے جو ہو جاے پڑ جائیں لازم ہے کہ خراطین کو پیسکر ملا کریں خواہ سرکہ آب فوتنج اور انیسون کے ساتھ یا آرد نخود اور ورق فودنہ اور تخم کرفس اور کمون بطی اور باقلا آب عصی الراعی کے ہمراہ۔ اسی طرح آب چقندر اور نخود اور شونیز الیضا کندر اور تلخہ گاؤ۔ خواہ عسل کبھی کوٹ کر روغن بنفشہ ملا کر پستان کو اوس سے ملا کریں کہ تحبن اور ورم دودھ کو زائل کر دیگا اور آب کرنب بطور حسو کے استعمال کریں کہ یہ بھی نافع ہے دودھ کا پستان میں بستہ ہونا اور عفونت اور امتداد جو پستان کو عارض ہو اور کوفت کا صدمہ جو پستان کو پہونچے علاج اوسکا یہ ہے کہ چقندر کو اسقدر پختہ کریں کہ گھر ہو جاے بعد ازان لباب خبز اور آرد باقلا اور روغن کنجد ملا کر ضماد کریں خواہ وہ کھانس جسکو بعد تقیاس کہتے ہیں اوسے تر و تازہ لے کر ہمراہ موم اور روغن گل کے استعمال کریں۔ یا روٹی اور پانی اور رطب ہمراہ شہد اور شراب کے یا مینجح کے تکمید کریں اور ان ادویہ میں سے جسکو چاہیں روزانہ دو مرتبہ استعمال کریں خواہ تین مرتبہ۔ اسی طرح کبھی ہمراہ شہد کے خواہ کبھی اور روغن زیت اور شہد اور اگر اصلین نان سیاہ خواہ آرد باقلا ملاوین زیادہ نافع ہوگا۔ آب گرم سے تکمید کرنی خواہ اوسکے بخارات کا اکتساب پستان کو کرنا خصوصاً جب ادویہ مثل تخم اور حلبہ اور خطمی اور تخم ان ادویہ کے اوس پانی کو جوش دیا ہو تحلیل بھی اسکو نافع ہے بہ نسبت اوس شخص کے جو متحمل اثقل غذا کا ہو پھر اگر بستگی دودھ کی ہمراہ مرض اور کوفتگی بھی عارض ہوئی ہو یہ ضماد اوسوقت نافع ہے مونگ اور خستہ انگور دونوں کو خوب کوٹ کر آب سرد خواہ چوب جیا اوسکے پانی سے ملا کر استعمال کریں جسوقت دودھ پستان میں جبن ہو جاے لازم ہے کہ ہمیشہ اوسکی تمریخ روغن بنفشہ سے کریں اوسکے بعد آب گرم اور سرکہ ڈالیں بعد ازان وہی ضمادات جو شروع میں اس باب کے مذکور ہوے استعمال کریں اور اورام پستان گرم کے اور دیگر جملہ اقسام جو شدید دودھ یعنے پستان کو عارض ہوں۔ ابتدا میں استعمال رادعات مشہورہ کا کرنا ہی علاج ہے اور لازم ہے کہ رادعات کے ہمراہ کسی قدر ملطفات بھی شریک کریں اور یہ تلطیف مثلاً سرکہ اور گرم پانی سے تکمید کرنے سے حاصل کریں خواہ تھوڑا سا روغن گل اور آرد باقلا سکنجبین کے ہمراہ یا برگ عنب الثعلب روغن گل کے ہمراہ۔ جب زمانہ ابتدا ورم کا تھوڑا سا گذر جاے پھر ان ضمادات محللہ سے علاج کرنا چاہیے جو بابت امتداد اور جمود میں مذکور ہوئے۔ یہ ضماد بھی جید اور بالغ درجہ غایت ہے نفع کرنے میں آرد باقلا اکلیل الملک دونوں کو پیسکر روغن کنجد ملا کر طلا کریں یا آب شیرین ملا کر۔ ایضاً روٹی کوٹ کر اور آرد جو اور آرد باقلا اور متھی اور خطمی اور زردی بیضہ اور زعفران اور مر کی ملا کر ضماد کریں۔ ایضاً السی کوٹ کر سرکہ ملائیں اور ضماد کریں۔ اکثر ورم برسام متحلل ہو کر ورم ثندی کی طرف ہوتا ہے اور اوسوقت خوف اسکا ہوتا ہے ایسا نہو یہ مادہ فراہم ہو کر ذات الجنب پیدا کرے پس حیلہ اجتماع ورم کے روکنے کا یہ ہے کہ اسفنج تر سے ورم کے گرد رکھیں اور اگر وہ ورم کے نیچے کی طرف رادع کا استعمال کریں اور جسوقت وہ نضج

اسلئے کہ جب یہ مادہ رقیق متحلل ہو جائیگا اور مادۂ غلیظ باقی رہ جائیگا اور یہ خطاے عظیم ہے کہ زمانہ بقاے ورم کا طولانی ہو جاتا ہے - جب
علامت ظاہری یعنے پستان کی ٹھنڈھی اور سپیدی میں عارضہ پیدا ہو لازم ہے کہ فصد کریں اور طلا صندل اور اقاقیا وغیرہ سے کریں تاکہ
سرد ہوں پیدا ہوں اور اورام پستان بارد سے کے بلغمی مزاج سے ہوں اورام اونکا علاج یہ ہے کہ کرفس کو کوٹ کر خواہ بابونہ کو اوس پر رکھیں
صلابت پستان تھوڑی اور غدد جو پستان میں پیدا ہوں خواہ ہر وقت بلوغ کے پستان کی استخوان بلند ہو جاتی ہے ان سب کا علاج
اگر ورم ظاہری جو پستان میں ہو مائل بہ صلابت ہو یا سکے ابتدا میں ایسے ورم پر ضماد بیاول کا شراب میں بھگو کر نافع ہوتا ہے - یا قیروطی
روغن بنفشہ اور زردی بیضہ اور کتیرا کی شرکت مفید ہوتی ہے - پھر اگر ورم میں صلابت آجاے سے قیروطی موم اور روغن گل اور قطران
اور آب کافور کا مفید ہے اور بیشتر اسمیں تخم کا کبھی اضافہ کرتے ہیں کبھی برگ کا نہ اور کسی روغن مثلاً روغن کنجد سے کبھی علاج
کیا جاتا ہے - اور کبھی ورد کی شراب کہنہ میں پختہ کرکے خواہ ورد کی سرکہ بھی لطور طلا کے نافع ہوتی ہے تھوڑی اور غدد جو اسمین
پیدا ہوں تمامہ تر جو اوسکے واسطے یہ ہے کہ برگ شفتالو تازہ اور برگ سداب رطب دونوں کو کوٹ کر ضماد کریں - اور اگر یہ غدد
بقیت اوس ابھار کے ہوں جو بہ وقت جوانی کے استخوان پستان میں ہوتا ہے خواہ بعد اوس ابھار کے حادث ہوے ہوں اور
تحلل قبول نکرتے ہوں یعنے ادویہ محللہ سے متحلل نہوتے ہوں پس واجب ہے کہ چاک کریں اور زخم کو چاک کے شحم تک پہونچا کر اوس فرونی
سلعہ وغیرہ کو دور کردیں بعد ازان ٹانکے لگا دیں و بیا پستان جب پستانمیں ورم جامع یعنے ایسا ورم جو مادہ کو فراہم کرتا ہے
پیدا ہوا اوسکے کشادہ کرنیکے واسطے دواے جید یہ ہے کہ تخم کتان اور کنجد اور بیخ سوسن اور میعہ اور گوسفند کی مینگنی اور کبوتر
کی بیٹ اور نطرون اور ریتیا نج ان سب کو موزون لیکر اور وزن کی کمی بیشی بموجب مشاہدہ کیفیت ورم تجویز کرکے اسطرح
طلا کریں ہمراہ روغن کنجد اور بشیرم اور مغز ساق گاو کی اکی بیشی اور ان کی بابین نظر لکھی گئی کہ اگر نضج کی حاجت ہو انھین اجزاے
منضجہ کا وزن زیادہ کردیا جاے گا اور اگر احتیاج تفجیر اور شگافتہ کرنے کی زیادہ ہو اجزاء مفجرہ کا وزن بڑھا دیا جائیگا
ایک لطوخ خمیری اور روغن خیری اور مغز ساق گاو سے بھی بنا کر لگانا چاہیے اور اگر چاہین اسمین منفختم بھی شریک کردین اور اگر
صلابت اور ضرورت طلا کی ہو اجزاء محللہ سے بھی کام لیا جاے - قروح اکالہ پستان کے نبیذ مازو کا بیس رطل اوسمین سماق
و بانضین ایک رطل اور مازو سے نا پختہ نصف رطل سلیخہ نصف رطل جوز السرو ایک رطل ان سب کو کسی شراب میں تر کرین اور بیس روز تک
بھگو رکھیں بعد ازان خوب پختہ کرین اور سرو کی لکڑی سے بہ وقت طبخ کے چلاتے رہیں تا اینکہ نصف جل جاے اوسکے بعد ناتمام نسے
خوب ملین اور چھانین اور پھر نرم آنچ پر چڑھا کر اسقدر پکائین کہ گاڑھا ہو جاے اور کسی ظرف آبگینہ میں بحفاظت رکھ چھوڑین
اور یہ دوا عمدہ ہے جملہ اون اعضا کے قروح کے واسطے جو نرم اعضا میں جیسے مقعد اور زبان وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں اور زخم کے
سڑنے کو روکتے ہیں - مترجم کہتا ہے ایک مرض جسکا نام ہماری زبان میں ہاڑا ہے یہ بھی زیر پستان پیدا ہوتا ہے اوسکی کیفیت یہ ہے
کہ دونوں پستان کے نیچے سات سات ناصور پڑ جاتے ہیں اور چونکہ رحم کو پستان سے بوجہ عروق کے مشارکت زیادہ ہے جب تک
یہ مرض رہتا ہے اجراے حیض اور انعقاد نطفہ میں خلل عظیم واقع ہوتا ہے میں نے ایک مریضہ کو اپنے اعزہ سے اسمین مبتلا دیکھا اگرچہ
عموماً علاج ناصور کا بعض مجربات ادویہ سے اچھی طرح کرسکتا تھا لیکن خاص اس مرض کی تحقیقات کے درپے ہوا بعض بیدون کی
زبانی خواہ دائی جنائی جو کسی قدر واقف کار تھین اونسے معلوم ہوا کہ اسکا نام ہاڑا ہے اور اسکا علاج بھی اور ناصوروں کے

علاج سے جدا گانہ ہے اور اوس مریضہ کو وہ دانہ جبال مرض ہمیشہ کا بھی اسقدر شدید ہوا تھا کہ ہر گز امید نجات مریض کی نہ تھی مگر لیبنا جیتا نہ پرکا میں نے بعض تبرید طلیات کے استعمال سے اگرچہ خلاف قاعدۂ عام تھا مگر جیسا ہم نے مناسب تھا علاج پر جرأت کی اور تحقیق ہوئی اور یہی سبکے لیے ہے یہ مرض پیدا ہوا جسکو ظن غالب یہی تھا کہ یہ مرض بقایا سے مواد جدری ہے جو صفراوی تھی اس گمان نا سابق پر امراض قطعی اور لواحق کے علاج کا بطریق انھیں قواعد کے ہوا لیکن جب ان لوگوں کے بیان سے تحقیق ہوگئی کہ مرض سوداوی ہے اور نیز بلا تنقیہ فصد اور اسہال کے کہ مریضہ بوجہ غایت ضعیف تھی نہیں ہوئے اوس نبات ہندی کا جسکا نام [illegible] ہے اور جسکو [illegible] بھی کہتے ہیں اور باب بواسیر اور سموم اور باب غنازیر میں مفصل بیان کیا ہے اور یہاں تذکرہ کرونگا ضماد استعمال کیا شاید مدت دو ہفتہ میں ناصور بھر گئے اور پوری صحت حاصل ہوئی اور وہ مریضہ بحمد اللہ صاحب اولاد بھی ہوئی اگرچہ پیدا ہونا دوائی وغیرہ کا مفصل بیان تھا اگرچہ یہ مرض کسی دوا سے زائل بھی ہوجاتا ہے مگر ہمیشہ وہ عورت بانجھ رہتی ہے یعنی اوسکے اولاد نہیں ہوتی کہ رحم اور پستان دونوں کو اسکے حرارت اسقدر فاسد کر دیتی ہے کہ رحم کو اپنے افعال متعلق بہ جنین اور نہ پستان کو اپنے تصرفات متعلق بہ لبن کے قوت باقی رہتی ہے۔ مگر میں شکر خدا کا بجا لاتا ہوں کہ اس دوا کو اوس نے مجھے بذریعہ بعض فقرائے ہند کے عطا کیا جو قرحہ اور لواحق سوداوی کے مزیل ہے اور بعض سموم مخصوصہ جیسے سنکھیا وغیرہ کا تریاق کامل ہے۔ اگرچہ یہ دوا اسرار مجربہ میں ہے مگر میں اسکے نفع عظیم کو خیال کرکے پوشیدہ رکھنا خلاف رفاہ عام جانتا ہوں اور جسقدر خواص اس نبات جلیل القدر کے ہیں اونھیں میں جستہ جستہ مقامات مناسب میں لکھونگا اور میں قول حکیم ارسطاطالیس کو بہت سچ سمجھ رہا ہوں جسکو حکیم جلدکی نے کتاب المصباح فی علم المفتاح یعنی اکسیر حق میں نقل کیا ہے۔ ان دائرۃ النبات اوسع من دائرۃ المعادن یعنی نباتات کا ظرف اور انکے فوائد بہ نسبت معدنیات کے بہت زیادہ ہیں خصوصاً وہ نباتات ہندیہ جنکو سائن کہتے ہیں اور اکثر اونکے خواص مجھے معلوم ہوئے ہیں اونکے فوائد بے ضرر ایسے ہیں کہ قدرت خدا کو یاد دلاتے ہیں

پستان کی حفاظت کا بیان

پستان زیادہ بڑھنے اور لٹکنے نپائیں اور سخت اور مستدیر رہیں اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس دختر کو منظور ہو کہ اوسکے دونوں پستان فراہم اور سخت رہیں لازم ہے کہ حمام میں کمتر داخل ہو۔ اور یہ دوا جسے ہم لکھتے ہیں نہایت عمدہ ہے اسی باب میں سپیدہ اور طین اقیمولیا ہر واحد ایک درم بزرالبنج کے پانی میں گھول کر اور تھوڑا اسارو غن مصطگی ملا کر طلا کریں۔ ہمیشہ پارچہ کتان کو آب مازو میں جو ٹھنڈا ہو ڈبو کر پستان پر رکھا کریں خصوصاً اگر پستان مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہوئی نظر آئیں۔ ایضاً عورتوں کے تجربہ کی دوا یہ ہے۔ خالص پنڈول اور شہد کو طلا کریں اور اگر اوسمیں افیون اور رعفرانی ہمراہ سرکہ کے زیادہ کریں قوی تر ہو جاسے۔ یا اینکہ پنڈول بیس درم اور شوکران دو درہم سرکہ ملا کر طلا کریں۔ خواہ طین شاموس اور اقاقیا اور سپیدہ کو عصارہ درخت بنگ ملا کر طلا کریں۔ یا کندر اور دوغ اور آرد جو سرکہ کہنہ میں خوب گوندھ کر تین روز پستان پر طلا کریں۔ یا بیضہ چکورہ کا اور زنگار اور میعہ اور اطلیمیا کو آب اسبغول ملا کر طلا کریں۔ خواہ شوکران کی لکڑی جیسے ہو کوٹ کر سرکہ آمیز کریں اور تین روز تک رہنے دیں جب ارادہ ہو کہ خشک ہو جاوے اسفنج کا ٹکڑا سرکہ اور پانی میں تر کرکے پستان پر رکھیں کہ یہ جذب کرے گا۔ یا عصارہ طراثیث اور پوست انار اور قلعی سوختہ جو بذریعہ گندھک کے سوختہ کی ہو ہر واحد ان ادویہ میں سے تین درہم پھٹکری سپیدہ قلعی سوختہ ہر واحد ایک درہم جلوزدن سوختہ اور قلسوریہ ہر واحد تین درہم آب بارتنگ میں گوندھ کر طلا کریں یا زیرہ جعفیل السو کرن

اور شہد اور پانی کے لیکر پستان پر طلا کریں اور تین روز تک لگا رہنے دیں اور پھر چھڑا دیں - یا شوکران اور اشق کو تین روز پستان پر
لگائے رکھیں اور فقط شوکران کو فقط روز تک لگائے رہیں - موعوجات کے جو اوپر بیان ہوا ہے فائدہ کے واسطے لوگون نے ذکر کی ہیں وہ
یہ ہیں کہ خرگوش بری کا خون خواہ دریائی کا خون یا کچھوے کا خون پستان پر طلا کریں - زیت اور جھینگری کو سر و ساہ پکسی ہانڈی وغیرہ پر
شراب بھر کر رکھیں اور تھوڑی کو اوسمیں ڈالدیں تا اینکہ قلعی محلول ہو جائے اور اسی محلول کی مالش ہمیشہ کرتے رہیں - اسی طرح پیڑو اول
اور ہاتھوں پاؤں شہد ملا کر طلا کریں - یہ مقالہ یعنے فن بارہوان تمام ہوا اور خدا کا ہمیشہ شکر بجا لاتا ہوں

فن تیرہوان مری اور معدہ کا بیان

اور انھین دونون کے احوال اور اس فن میں پانچ مقالہ ہیں پہلا مقالہ احوال مری اور اصول امر معدہ کا بیان تشریح مری
اور معدہ کی مری کی ترکیب گوشت اور پلیات عشائیہ سے ہے اوس گوشت کے اندر کی طرف دراز لیف کی ہے تا کہ نوالہ اور لقمہ
اور جرعہ رقت اوسکو جذب کرنا آسان ہو اسلیے کہ بداہت سے معلوم ہے کہ جذب یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ کشش کرنا اوسی قوت
ہو سکیگا کہ لیف قصیر اور چھوٹی ہو کر دراز ہو جائے - اور اوسی گوشت مری کے اوپر ایک جالی لیف کی عریض واقع ہے تا کہ دفع
کرنا لقمہ وغیرہ کا نیچے کی طرف آسان ہو اسلیے کہ یہ بھی معلومات بدیہی سے ہے کہ لیف جسوقت کوتاہ ہو کر عریض ہو جائے اوسی قوت
دفع کرنا ممکن ہوگا - اسی لیف میں حکمت ظاہرہ ہے - انھین دونون طبقہ اندرونی اور بیرونی سے بلکہ عمل ازدراد تمام ہوتا ہے
مری مراد یہ ہے کہ لیف اندرونی کے جذب کرنے سے اور لیف بیرونی کے دفع کرنے سے فعل ازدراد تمام ہوتا ہے کبھی دشواری
ازدراد کی اوس شخص کو عارض ہوتی ہے جسکی مری طولین شق ہو جائے اسلیے کہ لیف اندرونی جو جاذب ہے اوسکے فعل جذب کا
معین یعنے لیف بیرونی معدوم ہو جاتی ہے - ذکر نے میں فقط طبقہ بیرونی کام دیتا ہے اسی واسطے اوسمیں زیادہ دشواری
پیدا ہوتی ہے یعنے فعل ناتمام ہوتا ہے کہ فقط لیف عریض کام دیتی ہے - موضع مری کا اون فقرات ہفت گانہ پر ہے جو گردن میں ہیں
کہ اون کے پہلو پر سیدھی ہو کر بدون انحنا اور خم کھانے کے گذری ہے نہایت حفاظت اور وقایہ کے ساتھ اور مری کے ساتھ
ایک زوج عصب کا بھی اوترتا ہے خاص دماغ سے - جب مری سامنے چوتھے فقرہ منجملہ بارہ فقرات صلب کے جو منسوب بطرف سینہ کے
ہیں آتی ہے قدرے قلیل بجانب راست مائل ہو جاتی ہے تا کہ جو رگ قلب سے اوگی ہے اوسکی جگہ وسیع ہو جائے - پھر آٹھوین
فقرات باقیماندہ پر منجملہ فقرات دوازدہ گانہ مذکورہ کے اوترتی ہے تا اینکہ جب حجاب سے ملتی ہے پیوند رابطہ غشائی سے اوسکی
بندش ہوتی ہے اور یہ بندش ایسی عمدگی سے ہے کہ مری کو تھوڑا سا اونچا کر دیتی ہے تا کہ جو لقمہ وغیرہ اوس جگہ پہونچے رگ اجوف
اور مری میں تنگی اور انضغاط پیدا نہو اور دوسرا فائدہ اسکے اونچا ہونے کا یہ ہے کہ عصب کا اوترنا ہمراہ مری کے ایسی
کجی اور تعریج کے ساتھ ہو کہ بروقت امتلائے معدہ کے جو ثقل اور گرانی معدہ کو عارض ہوتی ہے اوسکی آفت سے مری
کی ہمرازی مستقیم بے خوف رہے اسلیے کہ سیدھی لانبی شے کو ثقل اور گرانی سے ضرور آفت پہونچتی ہے جب مری حجاب
حاجز کے سامنے سے کبھی تجاوز کر جاتی ہے وہ بارہ بجانب یسار کے معلوم ہوتی ہے بہ نسبت اوس میلان کے جو نزدیک
چوتھے فقرہ کے اسکو بجانب یمین ہوا تھا اور یہ بائین طرف مری کا مڑنا اوسوقت ہوتا ہے جب فقرہ دہم سے گذر گیا ہوتی ہے

اور بارہویں فقرہ تک پہونچتی ہے بعد ازان مری حجاب مین نفوذ کرکے مستقیم ہو جاتی ہے اور وسیع ہو کر صورت فم معدہ کی اوسپر طاری ہوتی ہے
اور بعد مری کے جرم معدہ کا اس سے بھی زیادہ وسیع اور منبسط ہے مری کا استر یعنے جلد اندرونی زیادہ تر وسیع اور گندہ (نسبت
اور امعا کے مخلوق ہوا اسلیے کہ مری گذرگاہ سخت اور با صلابت چیزون کی ہے اور معدہ کا استر متوسط درمیان سختی اور نرمی کے ہے
اور زیادہ تر نرم ہے استر فم معدہ کے قریب ہے بعد ازان امعا مین جاکر بدرجہ غایت نرم ہو گیا ہے - باطن مری کا یعنے سطح اندرونی
مین ایک جھلی پنہائی گئی اور وہ جھلی آخر معدہ تک ممتد اور وارد ہو کر پہونچی ہے اور اوسکی آند غشائی جھلی یعنے اوس جھلی سے
جو فم معدہ کو ڈھانپے ہوے ہے اوسکا فائدہ یہ ہے تا کہ جذب غذا و نگلنے کا متصل رہے اور لقمہ نہ پڑسکے اور یہ بھی فائدہ ہے کہ تقبض
از دراد اور نوالہ او ترنے کے مجمع ہو سکے. او ٹھانے اور بلند کرنے پر مری کی درازی کی وجہ سے معین ہو وہ درازی مری جو نیچے
کی طرف ہے (مراد یہ ہے کہ مری چونکہ بجانب اسفل ممتد ہوتی ہے یہ امتداد مجمع ہو سکے اونچا کرنے پر اعانت کرتا ہے) اگر حقیقت حال پر
نظر کیجیے تو مری ایک جزو معدہ کی ہے کہ معدہ تک بتدریج وسیع ہوتی ہوئی چلی آئی ہے اور دونون طبقہ اندرونی اور بیرونی مری
کے بھی مشابہ ہین دو طبقات معدہ کے ہین اندرونی طبقہ مری کا رقت اور باریکی مین مثل جھلیون کے ہے اور طولانی ہے اور بیرونی
طبقہ مری کا گندہ لحمی ہے جسکی لیف عریض ہے اور اسکی لحمیت اور گوشت ہونا بہ نسبت طبقہ بیرونی معدہ کے زیادہ ہے باہمہ
پھر بھی یہ طبقہ بیرونی مری کا اوسی معدہ کا جزو ہے اور اوسکی وضع اور اتصال اوسیکا معدہ سے ہے - اول امعا جسکو اثنا عشری
کہتے ہین وہ معدہ کا جزو نہین ہے بلکہ ایک شے متصل معدہ کے ہے اور وہ اتصال قریب جگہ سے ہوا ہے اور بوجہ جزو معدہ نہونے کے
اثنا عشری مین تنگی نہین پیدا ہوئی اور نہ اوسکی یعنے اثنا عشری کے طبقات معدہ کے ہوے جسطرح مری کے طبقات کا حال نسبت مشابہ
مین ہے اور پھر اگرچہ مری جزو معدہ کی ہے مگر جوہر اوسکا عضل سے مشابہ ہے اور جوہر معدہ کا عصبی ہے جس جگہ سے معدہ متصل
مری کے ہوا ہے جرم معدہ مین شکل مخروطی بن جاتی ہے اور جب متصل حجاب کے ہوتا ہے اوس سے نیچے پھیلاو اور وسعت جرم مین پیدا
ہوتی ہے اسلیے کہ مستقر اور ٹھہرنے کی جگہ طعام کے اسفل مین ہے پس اوسی جگہ وسعت درکار ہے اور مستدیر جرم معدہ اوسی منفعت سے
مخلوق ہوا ہے جو فائدہ اس شکل کا معلوم ہے اور منفعت ظاہر ہے اور پشت کی طرف جرم معدہ کے مسطح اسواسطے بنائی گئی کہ صلب سے
اسکا ملنا اچھی طرح بحسن اسلوب حاصل ہو جرم معدہ مین بھی دو طبقہ ہین اندرونی طبقہ کی لیف طولانی ہے اسلیے کہ جذب کی حاجت
مقتضی طول کو لیف کے ہے اور اسی جہت سے بروقت ازدراد کے معدہ کوتاہ ہو جاتا ہے اور کھنچ کر بلند ہو جاتا ہے اور طبقہ خارجی
کی لیف عریض ہے اسلیے کہ دفع کی حاجت اسی کی مقتضی ہے - لیف دافع خارجی طبقہ مین اسلیے مقرر کی گئی کہ جذب غذا پہلا فعل ہے
معدہ کا ہے اور اقرب افعال ہے اوسکے بعد دفعہ فضلہ کا فعل صادر ہوتا ہے اور یہ فعل دفع فضول کا بذریعہ نچوڑنے اور عصر کے تمام
ہوتا ہے جو برابر اور مسلسل تمام وعا یعنے ظرف غذا مین ہوتا ہے تا کہ جملہ ظرف کے فضول موجودہ دفع ہو جائین - طبقہ باطنی اور
اندرونی سے ایک لیف مورب ملتی ہے تا کہ امساک اور ٹھہرانے پر غذا کے معین ہو لیف طولانی کے اور یہ لیف مورب طبقہ جاذبہ
یعنے اندرونی مین تجویز ہوئی طبقہ بیرونی جو دافع ہے اوسمین نہوئی اور مری اس لیف مورب سے نیست اور نابود کردیگئی
اسلیے کہ مری منفذ ہے جو قابلیت امساک اور ٹھہرانے کی نہین رکھتی پھر اب اوسکی موجودگی منافی غرض امساک کی تھی - پورا
طبقہ اندرونی معدہ کا جسم عصبی اور سخت ہے اسلیے کہ اجسام کثیفہ غذا وغیرہ سے ملتا رہتا ہے اور طبقہ بیرونی کا جرم اندرونی

سختی میں نہ زیادہ نہ زیادہ رکھتا ہے تاکہ حرارت اسمیں زیادہ ہو اور بوجہ حار ہونے کے ہضم پر زیادہ قادر ہو - قعر معدہ کا عصبی ہے تاکہ حس اور حرکت
زیادہ رہے - فم معدہ میں دماغ کے اعصاب سے یعنی زوج سادس سے ایک شعبہ عصبانی اوترتا ہے جو فائدہ حس کا فم معدہ کو دیتا ہے
اور اسی حس کے ذریعہ سے بھوک پیدا ہوتی ہے اور کبھی غذا ہم جو مقدار گرسنگی کے لائق نہو آگہی ہوتی ہے احساس شعور اور اطلاع کی حاجت بعد فم معدہ کے
باقیماندہ اجزائے معدہ کو نہیں ہے تخصیص اس حس کی طرف احتیاج کی فم معدہ کو اسلیے ہوئی کہ معدہ محتاج ہے تنبیہ اور آگہی کا اس امر پر کہ بدن
غذا سے کب خالی ہے - پھر جب معدہ کا ظرف اول یعنی کنارہ اور بلحاظ تہ فم معدہ کہلاتا ہے اوسمیں یہ حس پیدا ہو گئی اور غذا کا لینے والا فم معدہ
بذات خود یا بذریعہ غیر کے ہو چکا اب بقیہ اجزائے معدہ کے جو بعد فم معدہ کے ہیں اونکو حاجت اس احساس کی نہ ہی اسلیے کہ ان اجزا کا
تعبیر یعنی فم معدہ متحمل اس امر کا ہو چکا - یہ شعبہ عصب فم معدہ کا اوپر کی جانب پیچیدگی سے اوترکر فم اعلی میں قریب معدہ کے مری پر
لپیٹ جاتا ہے پھر متصل معدہ کے ہوتا ہے جس جگہ معدہ میں تحدب اور نوکیلی زیادہ ہے اوسی جگہ ایک رگ وریدی شعبہ ہائے باب
کبد سے معدہ پر چڑھتی ہے اور طول معدہ کی طرف جاتی ہے - اور بہت سے شعبہ رگ معدہ کی طرف چھوڑتی ہے اور ارتباط اون شعبونکا
اسی رگ سے ہوتا ہے اور انشعاب یعنی برآمد ہونا ان شعبونکا بغرض استواری اور مضبوطی کے باریک باریک شعبون سے ہے ایک طرف
یعنی بجانب یمین یہ شعبہ پیوستہ اور سٹے ہوئے ہوتے ہیں اور بائین طرف سے اس رگ کے ایک شریان اس سے ملتی ہے اور اس شریان کا
بھی وہی حال ہے کہ اس سے باریک باریک شعبہائے متضامہ یعنی باہم پیوستہ برآمد ہوتے ہیں اور دونون ورید اور شریان کا اعتماد
اور تکیہ صفاق کی پیچیدگی پر ہوتا ہے اور مجموع ان شعبہائے مذکورہ سے بہت سی شریانات کا جال سا بندھ جاتا ہے چنانچہ اوس جال بندی
کی صورت ہم بیان کرینگے - معدہ ہاضم غذا بسبب ایک حرارت غریزی اور اصلی کے جو اوسکی لحم ہی کرتا ہے اور چند حرارتین اور بھی
جو معدہ کو بذریعہ اجسام قریبہ کے حاصل ہوتی ہین اوسکی حرارت غریزی سے مل کر ہضم پر معین ہوتی ہین - اسلیے کہ جگر داہنی طرف
معدہ کے (اوس مقام پر جہان سے معدہ کی شکل مخروطی بنی ہے) ملتا ہے اور اسی مخروطیہ کی وجہ سے ملنا اور چڑھ بیٹھنا اجزائے جگر کا
معدہ پر بخوبی درست ہوتا ہے - پس جگر کی حرارت بھی معدہ مین پہونچتی ہے - اور طحال معدہ کے بائین طرف بطور فرش کے بچھی ہوئی ہے
تھوڑی دور حجاب سے ہٹ کر اور یہ دوری دو سبب سے پسندیدہ ہوئی اول تو اسمین یعنی طحال مین قذارت اور پلیدی ہے کہ ظرف
نجاست کا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر طحال اور جگر دونون معدہ پر سوار ہوکر اپنا بوجھ معدہ پر ڈالتے تو اتنا بوجھ معدہ پر گران
باری پیدا کرتا لہذا یہی اختیار کیا گیا کہ جگر معدہ پر کسی قدر چڑھے اور اپنا بوجھ ڈالے اور وہ چڑھ بیٹھنا جگر کا معدہ ایسا مشتمل
اور پورا ہو کہ زوائد اوسکے ممتد ہون اور جسطرح کہ اونگلیان کسی شے کو مٹھی بند کرتے وقت پوری پوری شامل ہو جاتی ہین اوسیطرح
رکوب جگر کا جسقدر معدہ پر ہے اشتمال درست ہو اور طحال نیچے معدہ سے مثل فرش کے بچھائی جاسے - علاوہ اسکے اقتضائے
طحال کے جگر کی جسامت بھی بڑی ہے اور بوجہ بزرگی جسامت کی بنظر ضرورت شدید کے ہے اور حاجت اسی کی ہے - اور کیون نہ جگر کی
جسامت بڑی ہو حالانکہ طحال جگر کے بعض فضلات کا ظرف ہے اور جگر میں پوری پوری وہ اشیا جمع ہوتی ہین جنکے بعض فضول طحال تک
پہونچتے ہین لہذا واجب ہوا کہ معدہ کا سر کسی قدر بائین طرف جھکا دیا جاسے تاکہ جگر کے واسطے وسعت اور گنجائش پھیلنے کی ملی
پس بائین طرف سر معدہ کا تنگ کر دیا گیا اور اسفل معدہ کا ایک خالی جگہ کی طرف جھکا دیا گیا کہ اوس خالی جگہ اور فضا کو
جگر بھی پر نہین کرتا لہذا بائین طرف طحال کے جگہ بھی بہت گنجائش سے نکل آئی اور معدہ کے نیچے بھی یہ فضا پیدا ہو گئی پس اس فضا

ہو زیادہ مری برباح سے دفع اور خارج کرتی ہی پس اسعاد کو بخبر دفع ریاح مین مراق کی مدد سے نہین ہوتی پاتا اور دلالت صریح اسپر بھی مراق اپنی طرح
نہین ہوتی ہی - صفاق تمام احشا سے مرتبط ہی اور سب احشا مین بعض کو بعض سے ربط دیتی ہی اور صلب سے بھی مربوط کرتی ہی لہذا احتیاج
احشا کا استوار ہوتا ہی اور یہ احشا صلب سے مل کر مثل شی واحد کے ہو جاتے ہین - جسم تحت صفاق حجاب سے متصل ہوتی ہی اور
دونون کو کنارہ اوسکے فقرات پنجم کے قریب مل جاتے ہین تو اسی جگہہ مرتبط ہو جاتی ہی اور اسی جگہہ اسکا مبدا ہی اسلیے کہ مبدا اوسکا ایک ہی نوک ہی
جو حجاب سے قیم معدہ کی طرف اوترتی ہی اور اوسی فرونی سے ایک اور فضلہ یعنی فرد نکلتی ہی جو صفاق سے چڑھ کر صلب تک پہنچتی ہی
اور پیچھے دونون مل جاتے ہین اور اس جگہہ سے صفاق جزو غشا سے بن جاتا ہی جسکی تقسیم محسوس کا ظرف نہین ہی بلکہ حس ظاہر ہی کا یہ فرق
ایک جسم بسیط محسوس ہوتا ہی اور یہی صفاق معدہ پر پیچھے اور ان دونون صفاق کے حادی ہوتا ہی جو دونون صفاق جو مرتبہ
ہین اور صفاق لحمی کی نگہداشت اسی سے ہوتی ہی اور معدہ تک پہونچکر بذریعہ اون اجرام کے جو متصل صلب کے معدہ سے مرتبط ہوتا ہی
- اسی صفاق کے واسطے چپیدگی اور چڑھاو اوتار سب پیچھے ہوتا ہی اسکی جانب زیرین اور یسار مین زیادہ گندگی اور غلظ ہی
- ایک طبقہ اسکا اوس جگہہ سے شروع ہوا ہی جہان عضل بطن کا ظہور اچھی طرح سے ہی اور یہ طبقہ اوسکو چھپاتے ہوے ہی
اس طبقہ کے نیچے طبقہ باریک ہی جو در حقیقت صفاق ہی اور وہ باریک طبقہ نہایت رقیق ہی اور یہی پارہ پارہ ہی غشا مستبطن
معدہ سا ہو گئی ہی - مقام رودید کی صفاق سے ایک فرونی جانبین سے ایسی جدا ہوتی ہی کہ اوس فرونی اور اسعاء اور طحال اور
ماساریقا سے ایک جال سا گوندھہ جاتا ہی جو جانب سطح کی طرف منقطع ہوتا ہی - یہ ثرب باوجود منقطع ہونے کے معدہ سے متعلق ہی
ایسی چیزون سے جو معدہ اور طحال کی تقعیر یعنی جانب اندرونی اور مواضع شریانات اور اون عروق سے جو درمیان عروق
متصاصہ جنکو ماساریقا کہتے ہین اور جو درمیان معاء اثنا عشری کے ہین انھین سب چیزون سے اسکا تعلیق معدہ سے
ہوتی ہی مگر یہ تعلیق اسکی قلیل اور ضعیف ہی اور کبھی جگر سے بھی ثرب کو اتصال ہوتا ہی اور اون اضلاع سے جو زور کے ہین
مگر یہ اتصال خفی اور پوشیدہ ہی - یہ اشیا جو ذریعہ تعلیق اور اتصال کے ہین پس یہی جاے رویدگی ثرب کی ہین اور
اصل ان سب مین معدہ ہی - یہ ثرب گویا ایک صرہ یا تھیلی ہی ایسی عمدہ کہ اگر کوئی شے پتلی اور سیال اوسمین رکھی جاے اوسکو
ٹھہرا لے - جب بنظر تحقیق دیکھا جاے معلوم ہوگا کہ جلد اور غشا یعنی جھلی جو بعد جلد کے ہی اور وہ غشا لحمی ہی اور عضل جو طبقہ
فوقانیہ پر عضل بطن کے ہی جسکا اوپر بیان ہو چکا یہ سب کے سب مراق مین داخل ہین - اور طبقہ زیرین طبقات عضل البطن سے
مع اوس رقیق جھلی کے جو در حقیقت صفاق ہی منجملہ صفاقات کے - ثرب بمنزلہ استر کے صفاق کے واسطے ہی اور بمنزلہ ابرہ کے ہی
معدہ کے واسطے اور یہ اجسام باہم دیگر معین معدہ کے ہین اوسے گرم کرتے ہین اور معدہ کی وقایت اور نگہبانی مین بھی
آپسمین ایک دوسرے کا معین ہی - معدہ کے نیچے ایک سوراخ ہی جس سے معاء اثنا عشری متصل ہوتی ہی اور اس سوراخ کا
نام بواب یعنی چوبدار ہی اور یہ سوراخ اوپر کے سوراخ سے تنگ تر ہی اسلیے کہ بواب منفذ ہی اوس شی کا جو منہضم ہو کر
پتلی اور رقیق ہو چکی ہی لہذا اوسے تنگ ہونا چاہیے اور اوپر کا سوراخ غیر منہضم شی کا منفذ ہی جس سے بڑا ہوا - بواب
اوس وقت تک بند اور پیوستہ رہتا ہی کہ ہضم پورا ہو جاے بعد اسکے کھلتا ہی اور جب تک کل شی منہضم دفع نہو جاے
کھلا رہتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ معدہ کو غذا تین طرح سے پہونچتی ہی ایک تو یہ کہ جب تک معدہ مشغول اپنے فعل مین

رہتا ہے اور طعام اوسمین موجود ہوتا ہے وہ بھی ایک قسم کی پری معدہ کی غذا سے ہے (جو مری) وہ غذا جو معدہ مین اون لوگون سے آتی ہے جو باب
تشریح مین ہم کہ ہم ان کی یاد کو رہ ہوئی تیسرے جسوقت زیادہ گرسنگی ہوا سوقت ان سرخ رگ سے معدہ پیدا کرتا ہے اور معدہ کو غذا دیتا ہے یہ بھی
بیان ہو چکا ہے اور یہ ہے کہ قدما جسوقت لفظ فم معدہ کا بولتے تھے کبھی تو مراد اوس لفظ سے اوس مدخل کو لیتے تھے جو موضع تنگ ہے اور اوسمین
وسعت نہیں ہوتی اور وہ موضع اجزاے معدہ سے ہے لیکن مری سے۔ اور کبھی فم معدہ سے وہ مدخل مراد لیتے تھے جو حد مشترک درمیان
مری اور معدہ کے ہے اور بعض آدمی فم معدہ کو فواد اور قلب کہتے ہین جسطرح بعض لوگون کے کلام مین فم معدہ سے مراد
قلب ہے ہوتا ہے اور یہ اطلاق اشتراک اسمی کے تھا اور اسوجہ سے کہ تمیز اور جدا کرنے مین اعضا کے نامون کے ضعف تھا۔ اور اطبا
زمانہ سے اکثر لفظ فواد کا اطلاق فم معدہ پر بوجہ قرب اور مجاورت کے مجازاً ہوتا ہے۔ اعراض مری کی مری مین اصناف جیسے سوء مزاج
عارض ہوتے ہین اوسوقت اپنے فعل خاص یعنے ازدراد مین ضعیف ہو جاتی ہے اور اوسمین امراض آلیہ کے سبب اور امراض
مشترکہ بھی پیدا ہوتے ہین اور اورام حارہ اور باردہ اور اورام صلبہ بھی پیدا ہوتے ہین۔ امراض آلیہ سے اکثر مری مین
سدون کے پڑجانیکا زیادہ گمان ہوتا ہے جو بسبب کسی امر ضاغط خارجی کے پڑین مثلاً کوئی فقرہ اندرونی اپنی جگہ سے ہٹ کر
تنگی اور ضغط پیدا کردے۔ خواہ ورم کسی عضو مجاور اور قریب مین مثلاً حنجرہ یا اوسکے غشا اور ریہ اور قصبہ وغیرہ مین پیدا
ہوکر مری مین تنگی پیدا کرے۔ یا خود مری مین خواہ اوس عضلہ مین جو مری کو گھیراتی ہے ورم پیدا ہوکر تنگی پیدا کرے۔ امراض
مشترکہ کے اقسام سے جو مرض زیادہ مری مین لاحق ہوتا ہے نزف الدم اور انفجار دم کی بیماری ہے اثر ازدراد کی کیفیت فعل ازدراد یعنے
نگلنا نوالہ وغیرہ کا مری سے بذریعہ قوت جاذبہ کے تمام ہوتا ہے کہ طعام کو لیف مستطیل اور طولانی جو اندرونی ہے جذب کرتی ہے اور
معین اوس جذب پر لیف عرضی بیرونی بھی اسی طرح سے ہوتی ہے کہ امساک اور روکنا شے معلوم یعنے نوالہ کا پیچھے سے کرتی ہے
لہذا شے مبلوع دب کر اور نچڑ کر نیچے کی طرف اوترجاتی ہے **مترجم کی عبارت** مری کو بمنزلہ ایک چمڑے کے نل کے خیال کرو جو بیچ مین سے
کھڑی کی گئی ہے اور مبلوع یعنے لقمہ اور نوالہ وغیرہ کو بمنزلہ ایک گیند کے سمجھو اب خیال کرو کہ مبلوع یعنے گیند مری مین کسی قدر اوترا
اور اوپر کی جگہہ اوسکی خالی ہوئی پس اگر خالی جگہہ دیوار کسی قدر سمٹی ضرور ہے کہ اس گیند کو خواہ مبلوع کے نیچے اوترنے کے سوا چارہ نہوگا
جسطرح ہم گیند کو نل کے اندر کسی قدر اوتارکے پھر نل کا سرا دبائین اور سمیٹین ضرور وہ گیند خالی جگہہ نیچے والے کی طرف اوترنے لگیگا
پس لیف عرضی کی اعانت ازدراد مین ایسی ہے جیسے کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے دبانے کی اعانت گیند کے اوتارنے مین بیان کی اور ظاہر ہے
کہ جب تک نوالہ کے پیچھے کسی قدر امساک اور سمٹنا پیدا نہوگا شے مبلوع پر کسی قسم کا دباو نیچے اوترنے کا نہوگا شاید اس بیان سے
کسی قدر توضیح زیادہ کیفیت ازدراد مین ہوئی ہو **متن** قے کرنے کا فعل فقط مری سے تمام ہوتا ہے مگر ازدراد کا فعل آسان ہے اسلیے کہ نوالہ
اوترنا نیچے کی طرف یہ حرکت طبعی ہے کہ جملہ اجسام اپنے مرکز کی طرف بالطبع مائل ہین پس ازدراد کی آسانی اسی وجہ سے ہے کہ لقمہ جو
بالطبع نیچے کی طرف مائل تھا ازدراد بھی اوسی نیچے ہی کی طرف اوتارنے کو کہتے ہین) یہ ازدراد جیسا اوپر بیان ہوچکا دونو طبقہ کی
اعانت باہمدگر سے پورا ہوتا ہے ایک طبقہ اندرونی جسکی لیف طولانی ہے اور دوسرا طبقہ بیرونی جو طبقہ اندرونی کو ڈھانپے ہوے ہے
اوسکی لیف عرضی ہے اور قے کی حرکت جو برعکس ازدراد کے ہے خلاف مجری طبیعت کے ہے یہ فعل فقط بیرونی طبقہ سے جو
عاصر ہے پیدا ہوتا ہے اور دوسرا رگ سے بھی ہوتا ہے **ضیق مبلع اور عسر ازدراد** مرض بلع مین تنگی یا کسی ایسے سبب سے

پیدا ہو جو خاص مری میں حادث ہوا ہو یا وہ سبب مری کی بنا در اور قریب کسی عضو میں پیدا ہو مری کا بھی سبب ہو پس اس مرض کا ہونا یا ورم
ہوگا یا خشکی بعید جس سے قنات اور رطوبت اصلی مری کی بر جاسے خواہ رطوبت زائد ہو یا مری کا بھی ہونا بسبب تپ وغیرہ کے کسی قدر
خشک ہو جانا یا بسبب اس مرض کا کوئی قسم کا سوء مزاج ہو اور سوء مزاج خواہ ضعف قوت ہو یعنی آخر میں امراض حادہ کے
ہو یہ مری اور رائل اور مسلک ہوتے ہیں وہ سبب اس تنگی کا ہوتا تو ورم مضطرب شجر
کا یا جیسے خوانیق وغیرہ میں ہوتا ہے اور یہ قسم ضیق مساغ کی ہمراہ ضیق النفس کے ہوتی ہے خواہ ورم اعضائے عنق کا یا میل اور
جھک جانا کسی فقرہ کا فقرات معلومہ سے اندر کی طرف خواہ تولد ریح کا مری میں جو مری کو بند کر دے اور تنگی پیدا کرے خواہ
اور کڑا زچہ پیدا ہونے والا ہو یا اینکہ شروع ہو گیا اسلئے کہ ضیق مساغ اکثر کزاز اور تشنج سے پیدا ہوتا ہے ہمارے بعض ارباب تعارف
اور دوستوں نے ایک قسم عسر ازدراد کی ایسی بھی دیکھی کہ ایک شے محسوس کی اور نا معلوم ہو صنم طلع میں کسی شی کی تھی اور اسکے
اٹکنے سے خناق کی سی کیفیت ہو گئی تھی بیکایک اوس شخص کو ابکائی آئی اور قے میں بہت سے کیڑے بڑے بڑے از قسم دیدان
زندہ برآمد ہوئے اور بلغم میں تسانی پیدا ہو گئی اور خناق بھی زائل ہو گیا اوسوقت اوس دوست کو ثابت ہوا کہ سبب
ازدراد کا اسی شے کا احتباس تھا جو ان کیڑوں کے نکلنے سے جاتا رہا علامات جو قسم اس مرض کی بسبب فقرات کے ہوگی مریض
جب چت لیٹے گا تنگی زیادہ ہوگی اور جب لقمہ اوس گرہ کے قریب پہونچے گا جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے اوسوقت ایذا اور الم زیادہ
ہوگا جو قسم اس مرض کی کسی سوء مزاج ضعف آور سے پیدا ہو گی اوسپر طول زمانہ اور مدت اور ترنے لقمہ وغیرہ کا دلیل ہوتا ہے اور
ٹھہر کر اوترنا اور اوترنے کا بہت کم محسوس ہونا جمیع مسافت ازدراد میں اور یا عیناً اوپر کے درد کا بالکل نہونا البتہ ہر گز
یہ ضعف کسی جزو معین میں مری کے ہوا اوسوقت لقمہ کا ٹھہرنا خواہ ضیق ازدراد خاص اوسی جگہ پیدا ہوگا اور لقمہ یا نوالہ کا
محتبس ہونا اوسی جگہ خاص محسوس ہوگا۔ جو قسم اسکی بسبب ورم کے ہو قریب اوسی ورم کے تنگی پیدا ہونے سے اور اوسی جگہ
درد محسوس ہونے سے اوسکی شناخت ہوگی اور اگر ورم گرم ہوگا حرارت حمی سے خالی نہوگا اگرچہ یہ تپ اکثر شدید اور قوی
نہیں ہوتی پھر اگر ورم حار ہوگا حرارت ملمس اور پیاس بھی اوس پر دلیل ہوگی اور اگر حار نہوگا تپ بھی نہوگی بیشتر ورم
خراجی ہوتا ہے جو اسقدر زیادہ حار نہیں ہوتا کہ تپ آجاے اوسوقت وہ خفیف ہوگا کہ بعض اوقات اوسکے صدمہ سے لرزہ اور
تپ ہو جایا کرے گی بیشتر یہ خراج یا ورم مجتمع ہو کر شگافتہ بھی ہوتا ہے اور قے کی راہ سے قیح برآمد ہوتی ہے اور ان شدائد میں سکون ہو جاتا ہے جو اس
ورم کے سبب سے پیدا ہوتی تھی اور قرحہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جو ضیق مساغ مقدمہ کزاز اور جمود کا ہوتا ہے اوسپر ہمراہ کزاز وغیرہ اور
جملہ دلائل خاصہ دلالت کرتے ہیں علاج اگر بسبب ورم اور زوال فقرہ کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یعنیہ ورم اور زوال
فقرہ کا علاج ہے۔ اور اگر بسبب سوء مزاج کے یہ مرض لاحق ہو اور التہاب اور حرقت اور حرارت سطح فم معدہ میں پائی جاے
واجب ہے کہ لطوخات درمیان دونوں شانوں کے لگائے جائیں اور وہ لطوخات عصارات اور ادویۂ باردہ سے مرکب ہوں
اور انھیں عصارات اور ادویہ کو بطور حسو کے پلانا بھی چاہیے اور مضغ ترنش خواہ اسی قسم کی اور اشیاء باردہ پلائی جائیں
۔ اور اگر سوء مزاج بارد سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے پس واجب ہے کہ دوا سخنہ سے جو علاج میں معدہ بارد کے مستعمل
ہیں علاج کریں اور روغن اور مرہم و لطوخات مسخنہ جو باب معدہ میں مذکور ہونگے اور روغن بلسان اور روغن ترب اور روغن مسک

کرنی چاہئیں اور اسکے بعد روادع اور محللات کی طرف آنا چاہیے مگر تھوڑا سا انجیر اور ارزیانہ اور بابونہ بھی شامل رہے کچھ اسپر کبھی زیادتی
کرنی چاہیئے اور حلبہ اور تمر کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا میں احسا کا استعمال ورم کا بہتر اول میں روادع جیسے عدس جو آرد جو
اور عدس سے طیار کیے جائیں اور تر شی حموضات معلومہ کی اونمین پڑے خواہ نہ پڑے چنانچہ ذکر اسکا ہو چکا ہے جب ورم کا نضج
شروع ہو اوسوقت حلبیت سبوس گندم اور روغن بادام اور شکر سے طیار کریں اور تخم کتان وغیرہ بھی اونمین داخل کرتے ہیں
اسکے بعد پھر آرد کرسنہ اور تخم ترہ شریک کیا جاتا ہے جب شگافتہ ہونے کی نوبت پہنچتی ہے اوسوقت ان ادویہ میں لیعنے احسا میں
کسی قدر بیخ سوسن آسمان گونی اور بادام تلخ اور فراسیون اور تھوڑی سی خردل اور انجیر اور چھوہارا ملاتے ہین اور اورام بارده کا
علاج جو مری میں پیدا ہوں جو طریقہ علاج کے معدہ بارد میں مذکور ہیں اونکا اعتبار کرکے پھر ان اورام کے علاج میں طلیات منضجہ کا
استعمال کرتے ہیں اندرونی ادویہ میں لعوقات اور وہی احسا جنکو واسطے انضاج اور پختہ کرنے مادہ کے ہم نے بیان کیا ہے اور بیرونی ادویہ
میں ضمادات مذکورہ کہ اونمین حلبہ اور بابونہ اکلیل الملک اور مقل اور صمغ البطم اشق اور امیرسا اور کسی قدر عطر بھی ملاتے ہین
- اگر ورم بطرف تقیح اور تسخن کے مائل ہو وہی تدبیر جو اورام حارہ میں بیان ہوئی کرنی چاہیے اور ان امور کا لحاظ بھی کرنا چاہیے
جو باب معدہ میں مذکور ہیں مری شگافتہ ہوکر خون کا برآمد ہوتا اسکی تدبیر اور علاج قی الدم کے باب میں بخوبی بیان
ہو چکی ہے اوسی مقام پر ملاحظہ کرنا چاہیے - ہاں قی الدم اور اسکے علاج میں جو کسی قدر فرق ہے از ان قبیل جو باب معدہ میں مذکور
ہوا وہ یہی ہے کہ ادویۂ انفجار مری میں ایسی ہونی چاہئیں کہ اونمین کسی قدر لزوجت بھی ہو اور گوند کی ایسی چسپیدگی بھی ہو تاکہ
وہ ادویہ دفعۃً معدہ تک نہ پہونچ جائیں بلکہ موضع انفجار مری پر ٹھہر ٹھہر کر گذریں کہ اونکا اثر قوی بذریعہ اسی ٹھہرنے اور
دیر میں گذرنے کے ہو اگرچہ پھر دوبارہ ان ادویہ کا اثر بعد ہضم اور استحالہ کے عروق کے ذریعہ سے بھی پہونچیگا اور نفع
کریگا مگر یہ اثر بہت سست اور ضعیف ہوگا اسلیے دور دراز راہوں کو طے کرتی اور ساون مسالک اور راہوں میں منفعل ہوکر
وہ اثر آویگا ضرورۃً وہ قوت جو بروقت ورود ادویہ کے مری میں ہے گھٹ جاویگی اور تھوڑی سی باقی رہ جاویگی قروح
مری کے مری میں قروح بسبب پھنسیوں کے پیدا ہوتے ہیں خواہ اون اورام کے جو مری میں حادث ہوئے ہوں اور پیدا ہوکر
شگافتہ ہو جائیں یا چند اخلاط حادہ بروقت قی کرنے کے مری میں ہوکر گذریں خواہ اور وجہ سے اون اخلاط کا مرور اور
گذر مری میں ہو - نزلہ کی بکثرت انصباب سے بھی مری میں قروح کا پیدا ہونا کچھ بعید نہیں ہے علامت ہم نے باب قروح معدہ میں
بیان کیا ہے کہ معدہ کے قروح اور مری کے قروح میں کیا فرق ہے اس امر کو باب معدہ میں دیکھنا چاہیے - دلیل خاص اس امر پر
کہ مری میں قرح ہے اور ورم نہیں ہے یہ کہ اگر مری میں ورم ہوگا بسبب بڑی ہونے مقدار لقمہ وغیرہ کے اندر اور لیعنے نوالہ وغیرہ
اوترنے میں زیادہ دشواری بلکہ ایذا ہوگی بہ نسبت اوس ایذا کے جو قرحہ کے ہونے سے ہوتی ہے لقمہ کے مزہ تلخ اور تیز اور ترش
ہونے کے سبب سے اور قروح مری میں ایذا فقط اختلاف ذائقہ سے نوالہ کے ہوتی ہے لقمہ کی بزرگی اور کوچکی کا اختلاف چندان
موجب ایذا وہاں میں نہیں ہے - اور کیا عجب ہے کہ اگر نوالہ چکنا اور روغن دار ہو اور مقدار اوس نوالہ کی معتدل خوردی اور
بزرگی میں کسی قدر ایذا قروح مری میں نہ پیدا کرے - اور جو لقمہ روغنی قلیل المقدار ہو اور کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ
کی اوسپر غالب ہو وہ بھی قرحہ مری میں ایذا نہ دیگا - تا اینکہ اگرچہ وہ لقمہ اسقدر چھوٹا ہو کہ بروقت نفوذ کے مری میں پھنستا ہوا نہ گذرے

اور اوسکا جسم مری کے سطح اندرونی سے مزاحم نہو تب بھی اگر کوئی کیفیت ترشی اور تیزی وغیرہ کی اوس لقمہ پر غالب ہوگی ضرور ایذا پہونچائیگی
بوجہ قروح مری کے کیونکہ جس شخص کے مری مین پہلے سے کسی مادہ تیز اور حاد کے نکلنے سے قروح پیدا ہون اوسکے قروح کا علاج دشوار
ہوتا ہے اور وہ بیمار اکثر تو یہی ہے کہ قریب بمرگ ہوتا ہے علاج قروح مری کا اگر مری مین قروح پیدا ہون تو ہم دفعۃً ایسی ادویہ جو
اصلاح اون قروح کی کرین بطور ترک استعمال نہین کرتے جسطرح قروح معدہ وغیرہ کے علاج مین ہم + تر و مداومت ادویہ کی
مستعمل کرتے ہین بلکہ ہم قروح مری کے علاج مین یہ طریقہ اختیار کرتے ہین کہ دوا اور یہ تھوڑی تھوڑی دینی شروع کرتے ہین
اور پہلے اونھین دواؤنکو ہم اختیار کرتے ہین جو غلیظ اور بالزوجت ہون یا اونکہ غلیظ اور بالزوجت کو باہم ملاکر استعمال
کرتے ہین - اس آمیزش کا سبب یہ ہے کہ ادویہ ہون خواہ اور کوئی چیز ہو مری مین دیر تک ٹھہر نہین سکتی اور نہ اوسے گرفت
کرسکتی ہین بلکہ چونکہ مری ایک راہ اور گذرگاہ ہے لہذا ادویہ مری مین ہوکر جب گذرتے ہین فوراً نکل جاتے ہین اور جدا
ہوجاتے ہین - اور جب اونکے استعمال مین یہ حیلہ اور تدبیر کیگئی کہ بار بار تھوڑی مستعمل ہون اور دفعہ واحد مین بمقدار کثیر
اونکا استعمال نہو ضرور ہے کہ جب وہ ادویہ گذرینگے ہر وقت مرور کے ملاقات اونکو سطح مری سے وقتاً فوقتاً ہوتی رہیگی
اور جب سطح مری سے وہ ادویہ بار بار ملینگے اپنا اثر بھی پیہم کرتے ہوے گذرینگے اور اگر لزج اور چسپندہ ہون گذرتے
وقت ضرور سطح مری سے لپٹینگے اور کسیقدر چسپیدہ ہونگے اور دفعۃً مری سے جدا نہو جاینگے تفصیل اون ادویہ کی باب
قروح معدہ مین بیان ہوگی اسلیے کہ وہ ادویہ بعینہ وہی ہین جو معدہ کے قروح کے علاج مین بکار آتی ہین **بیان مزاج معدہ کا**
جو طبعی ہے معدہ کا مزاج حار طبعی اگر ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ طعام قوی کو مثل گوشت گاو اور نیل گاو وغیرہ کے اچھی طرح
ہضم کرے اور جو طعام کہ لطیف اور نازک ہین وہ اوس معدہ مین فاسد ہوجاتین جسطرح گوشت چوزہ ہاے مرغ اور دودہ
وغیرہ اور دوسری علامت یہ ہے کہ غذا اسے گرم کا قبول اوس معدہ مین زیادہ ہوتا ہے اور اچھی طرح سے اوس غذا کو یہ معدہ بسبب
مناسبت مزاج کے قبول کرتا ہے اور مقدار اشتہا اور خواہش سے ہضم زیادہ ہوتا ہے **بارد طبعی مزاج معدہ کی علامت** یہ ہے
کہ شہوت مین کمی ہو اور ہضم بھی کم ہو کہ سواے غذا ہاے لطیف اور سبک کے اور قسم کی غذا ہضم نہوسکے اور جو غذا سرد مزاج ہے
اوسی کو اچھی طرح وہ معدہ قبول کرسکے **علامت مزاج یابس طبعی کی** یہ ہے کہ پیاس عادت سے زیادہ لگتی ہو اور تھوڑے سے
پانی وغیرہ کے پلانے سے بہت سی سیرابی ہوجاے اور اگر زیادہ پانی وغیرہ پلایا جاے زحمت پیدا ہو اور جو غذا یابس اور خشک ہے
اوسے اچھی طرح قبول کرے **علامت مزاج رطب کی** معدہ جو بالطبع مرطوب ہے اوسکی علامت یہ ہے کہ پیاس کم لگتی ہو اور
باوجود قلت تشنگی کے اگر پانی وغیرہ بمقدار کثیر دیا جاے ناگواری اور زحمت نہو اور جو غذا کہ تر ہے اوسے اچھی طرح قبول کرلے

امراض معدہ کا بیان معدہ کو سولہ قسم سوء مزاج ساذج کبھی عارض ہوتے ہین اور یہ اقسام سوء مزاج مادی دموی ہون
خواہ صفراوی کے جملہ اقسام بھی عارض ہوتے ہین اسی طرح سوء مزاج بلغمی زجاجی خواہ بلغم رقیق کی جو سیال ہے خواہ ساکن ہے یا اونکہ
اوسی بلغم مین غلیان اور جوش پیدا ہوا ہے خواہ بلغم ترش یا بلغم شور کے سوء مزاجات خواہ اوس بلغم کے جو ہمراہ مادہ سوداوی کے
ہو اور وہ سوداء ترش ہو خواہ تلخ ہو - اسی طرح معدہ کو اورام اور قروح اور نیز اختلال فرد یعنی جراحت اور جو چیز قائم مقام
اوسکے ہے کہ سبب امور اسباب اندرونی خواہ اسباب خارجی کی وجہ سے مثل صدمہ اور کوفتگی کے لاحق ہوتے ہین کبھی معدہ کو

لیف مین تہلہل یعنے ڈھیلا پن عارض ہوتا ہے کہ نسیج یعنے بافت معدہ کی ڈھیلی ہو جاتی ہے اور کھلجاتی ہے اور کبھی معدہ مین سدہ ایسا پڑجاتا ہے
جو اوسے پرکردیتا ہے - اکثر معدہ محتمل انخراق اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہے تو اوسوقت فی الحال ہلاکت نہین ہوتا ہے - اور اگر انحلال فرق
اس قدر ہو کہ نوبت پہنچ جاے کہ جرم معدہ شگافتہ ہوجاے تو مریض ہلاک ہوجائیگا - بقراط کہتا ہے جس شخص کا معدہ پھٹ جاے وہ
آدمی فوراً مر جاے گا - کبھی امراض خلقت کی بھی بمقدار معدہ مین عارض ہوتی ہین مثلاً کہ معدہ زیادہ بڑا ہو خواہ زیادہ چھوٹا ہو
امراض شکل کے یہ ہین کہ مثلاً … امراض معدہ کے یہ بھی ہین کہ ملاست یعنے چکنا ہونا اور خشونت یعنے کھردرا
ہونا ہین اگر ملاست زیادہ ہوجاے … پیدا ہوتا یعنے جو شئے آدمی کھاے گی پھسلے گی - امراض وضع یعنے انداز
اور طرز کی یہ صورت ہے کہ مثلاً معدہ باہر کی طرف زیادہ نکلا ہوا ہو کہ ایسا معدہ حرارت اور برودت خارجی کو زیادہ قبول
کریگا - ایضاً سدہ بھی لیف معدہ مین پیدا ہوتے ہین اور مجاری معدہ جو کہ جگر تک ہین اونمین بھی سدہ پڑجاتا ہے خواہ جو مجاری
معدہ کے طحال تک ہین اونمین سدہ پیدا ہو جاتے ہین - اگر مجاری جگر مین معدہ کے سدہ پڑجاتے ہین اوسوقت ضرر پیدا ہوگا اور
اگر مجاری طحال مین سدہ پیدا ہون اوسوقت اشتہا مین کمی واقع ہوگی - کبھی معدہ مین ریاح اور نفخ بسبب خرابی غذا کے اور
بسبب ضعف معدہ کے جو بذاتہ اوسکو ہے پیدا ہوتے ہین اور ہم ریاح اور نفخ کا بیان ایک فصل جداگانہ مین کرینگے - سوء
مزاج معدہ کا کبھی اسباب خارجی کی وجہ سے (جیسے حرارت اور برودت) پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب اسباب اندرونی کے
بعض اقسام امراض معدہ کے جب زیادہ گرمی فصل کی ہو اوسوقت اونکا ہیجان ہوتا ہے یا تو اس سبب سے کہ حرارت فصل کی مواد
ردی کی کشش مین بطرف معدہ معین معدہ کے ہوتی ہے خواہ اسوجہ سے کہ جو مادہ کہ معدہ مین موجود ہوتا ہے اور اوسکی موجودگی سے
مزاج معدہ کا بھی جار ہوتا ہے پس حرارت فصل کی اوس مادہ موجودہ کے استحالہ خراب مین معین ہوتی ہے اور بطرف ہیئت غیر طبعی کے
اوسی مادہ کو مستحیل کردیتی ہے - اگر سوء مزاج معدہ کا مادی ہو تو ضرور ہے کہ یا تو وہ مادہ جرم معدہ اور مسامات لیف معدہ مین
سمایا ہوا ہوگا خواہ جرم معدہ سے ملصق اور پیوستہ ہوگا یا تجویف معدہ کے اندر داخل ہوگا - اور کبھی خلط اور مادہ جو معدہ مین
موجود ہے اوسکی تولید بھی اندرون معدہ کے ہوتی ہے جیسے صفراے زنجاری اور بلغم غیر طبعی اور کبھی وہ مادہ ریزش کرکے
کسی اور عضو سے معدہ مین آتا ہے جسطرح کہ دماغ سے نزلہ ہاے حارہ اور باردہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہے اور اوس ریزش
کی وجہ سے مزاج معدہ کا گرم خواہ سرد ہوجاتا ہے اور اوسی مزاج کی طرف معدہ کا مزاج مائل ہوجاتا ہے جسکا انصباب اوسپر
ہورہا ہے اسی طرح کبھی مرارہ سے اخلاط مراریہ کا انصباب معدہ پر ہوتا ہے اور یہ ریزش بعض اون آدمیون مین ہوتی ہے جنکے بڑے
جداول یعنے چھوٹی چھوٹی نہرین اور راہین مرارہ سے معدہ تک مخلوق ہوئی ہون اور یہ جداول وہی ہین جو اکثر آدمیون کے
بدنمین مرارہ سے امعا تک پہونچتی ہین اور اسی جہت سے جو شئے مرارہ کے امعا مین جانی چاہیے وہ مرارہ سے معدہ مین آتی ہے
- پھر جب اسطرح کے مواد معدہ مین دیر تک ٹھہرتے ہین مواد شورا اور حارہ کے ٹھہرنے سے معدہ مین قروح پڑجاتے ہین
اور مواد باردہ خواہ پھیکے اور بدمزہ کے طول مکث سے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے اور اسی چکنائی کی وجہ سے غذا
وغیرہ معدہ مین ٹھہر نہین سکتی ہے - بیشتر تاثیر انھین مواد کی اول امعا یعنے اثنا عشری تک بھی پہونچ جاتی ہے اور پھر جو چیز متصل اثنا عشری
کے ہے اوسے بھی اغراض مواد کا پہونچتا ہے - ان مواد کا موجب فساد اشتہا ہونا خواہ استمرا اور ہضم کو فاسد کردینا یہ ضرر تو اول

دمل ہی باہر ہو یعنی اوپر اور خرابیان تو پیچھے ہون گی پہلے ہی فساد پیدا ہوتا ہی لیکن بعض آدمی ایسے ہین کہ اونکے بدن مین خلقت ان جاہون کی
خلاف عادت کے ہوتی ہی اور یہ خلاف اوس نقشہ کے جسکو ہم نے تشریح مین لکھا ہی اور نیز یہ خلاف اوس ہیئت کے جو اکثر آدمیون کی
ہوتی ہی خلقت مین اون لوگون کی جو مرارہ سے طرف معدہ ہوسکتا ہی بین کبھی معدہ مین جگر اور مرارہ سے انصباب ہوتا ہی اور ایسا انصباب
اون پر نہین ہوتا ہی جسمین کہ مرارہ سے معدہ تک ایک مجری جداول متعلق ہوتی ہی لہذا بطرف معدہ کے اوس چیز کی ریزش
ہوتی ہی جسکو امعا کی طرف ریزش کرنا چاہیے کبھی معدہ مین ریزش خلط سودا کی ہوتی ہی طحال سے چنانچہ آیندہ اسکا
حال معلوم ہوگا بیشتر جو شی معدہ پر گرتی ہی وہ خلط صفراوی ہی جو کہ جگر سے بطرف معدہ کے ریزش کرتی ہی کبھی اس ریزش
کے چند ایسے اسباب معین ہوتے ہین جو خاص معدہ مین موجود ہوتے ہین مثلاً معدہ مین درد شدید کا ہونا اور ہضم شدہ تدبیر
ہیجان اخلاط ہوا یا کھانے مین تاخیر اور دیر کرنا اور قوت دافعہ مین معدہ کے ضعف کا ہونا - اور بیشتر سبب انصباب مواد کا
غضب اور غم شدید خواہ کوئی اور انفعال نفسانی ایسا ہوتا ہی جو محرک مواد ہو اور تحریک کرکے اوسی معدہ پر گرا دے اور
ایسی لذع اور چبھن پیدا کرے کہ بدون قی کرنے کے وہ خلش زائل نہو سکے کبھی ایسے ہی مسہل کا شدید ہونا کے سبب سے معدہ پر
اخلاط صفراویہ کا انصباب ہوتا ہی خصوصاً گرسنگی کی وجہ سے علی الخصوص جبکہ اون اطراف مین جدھر سے مادہ ریزش کرکے
آتا ہی قروح بھی ہون اور پھر ان اخلاط صفراویہ کے ہمراہ خلط سودا کی بھی ریزش ہوتی ہی سودا کی ریزش کا سبب معدہ پر
یا تو کثرت مادہ سوداوی ہی خواہ ضعف معدہ کی وجہ سے اسکی ریزش ہوتی ہی اور کثرت خلط کے اسباب آیندہ معلوم
ہون گے - خون کی ریزش معدہ پر کبھی یا تو کثرت خون کی وجہ سے ہوتی ہی اور خون مین ہیجان کا ہونا کسی ایسے عضو مین
جو معدہ سے اشرف ہی اور قریب معدہ کے اوسی جانب مین ہی جدھر معدہ کو میلان ہی مثلاً جگر خواہ معدہ سے اوپر
کی طرف وہ عضو شریف واقع ہی جیسے دماغ اگر دماغ سے خون ریزش کرکے حلق اور مری سے گذر کے معدہ مین پہنچے
اور ضعف قوت دافعہ معدہ کی جملہ اون اشیا کے قبول پر معین ہوتی ہی جو اوسپر ریزش کرین منجملہ اسباب انصباب
خون کے معدہ پر خواہ کسی اور عضو پر یہ ہی کہ سیلان خون کا کسی مقام معتاد سے بند ہو جاوے مثلاً حیض کی آمد رک جاوے
خواہ بواسیر بند ہو یا ذرب کا حبس ہو خواہ ورزش یا محنت کا ترک ہو جس سے استفراغ خون کا ہوتا تھا خواہ کسی عضو کا قطع
پیدا ہو ایسی اوقات مین جسقدر خون کہ غذا ے اعضا کے واسطے طبیعت بدنی بطور ذخیرہ کے فراہم کرتی ہی اوس سے زیادہ
جمع ہو کر محتاج اسکا ہوتا ہی کہ وہ خون زائد کسی راہ سے نکلجاوے اور بیشتر معدہ کی طرف آکر قی کی راہ سے وہ خون نکل جاتا ہی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضعف معدہ سبب قوی ہی ایک قسم کے انصباب کا جو معدہ پر ہوتا ہی - اور اکثر جو شی معدہ مین
پائی جاتی ہی خواہ معدہ مین پیدا ہوتی ہی اخلاط سے وہ بلغم ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ کیلوس کی طبیعت قریب طبیعت بلغم کے ہی اسلیے اگر کیلوس
کا ہضم تام ہوگا خون اوسکا نہ بنے گا اور نہ صفرا اور سودا پیدا ہوگا لہذا بلغم ہی بن کر رہ جاوے گا - ایضاً معدہ کی طرف صفرا کا
انصباب اکثر اسقدر نہین ہوتا ہی کہ اوسے دھو کر پاک کردے جسطرح امعا کو پاک کر دیتا ہی - خلط صفراوی اگر معدہ مین
پیدا ہوتی ہی تو بعض لوگون کے معدہ مین اور اکثر تو یہی ہی کہ جگر سے اس خلط کا انصباب معدہ پر ہوتا ہی اسکے علاوہ معدہ مین
خلط صفراوی اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہی جب کوئی ایسی غذا معدہ مین پہونچے جسکا استحالہ دخانیت کی طرف بسرعت ہو جاوے

کبھی معدہ کو بنظر اصل خلقت یا بسبب تعب اٹھانے امراض کے خواہ وہ درد یا سنگ شدید کے تعب سے یا بسبب سوء تدبیر حفظ صحت وغیرہ کے
یہ خرابی عارض ہوتی ہے کہ جرم معدہ کی بناوٹ لیف وغیرہ سے جو ہے اسمین تخلخل یعنے ڈھیلا پن اور بودا پن بھی پیدا ہوتا ہے اور جلد اسکی
رقیق اور پتلی ہو جاتی ہے اس خرابی سے معدہ کی جملہ افعال مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اس کیفیت کا ازالہ براہ معالجہ بھی بہت شدید کیا
جاتا ہے اسباب امراض معدہ کے سب وہی ہین جو اسباب خارجی اور داخلی دیگر اعضا کے امراض کے مذکور ہوئے - مگر خاص اسباب
امراض معدہ مین یہ زیادہ ہے کہ غذا ایسی کھائی جاوے جو بذاتہ مقتضی سوء ہضم کو ہو اگرچہ معدہ اسوقت مین اپنے اعلی درجہ صحت پر
ہو اور یہ سبب خاص باب سوء ہضم مین مذکور ہوگا - یا اینکہ وہ غذا اسقدر قلیل ہو کہ معدہ صحیح کو بسبب قلت مقدار کی خشک کرے اور
لاغر اور پژمردہ کرے - یا اینکہ آدمی اسقدر رجوع کرے کہ اسکے استعمال کا ہو جاوے کہ اب اسکا معدہ بدون اعانت دوا اسکے
اپنا فعل پورا نہ کر سکے - یا اینکہ معدہ پر تعب کثیر بوجہ قے کرنے اور اسہال کے ڈالا جاوے خصوصاً قے کا تعب کہ حرکت شدید غیر طبعی
اسمین کرنی پڑتی ہے اس سبب سے معدہ کی صحت باطل ہو جاوے اور تخلخل اور ڈھیلا پن بناوٹ مین معدہ کے پیدا ہو جاوے
معدہ کی حس بہت زیادہ ہے کہ اوسے ایذا اور الم ادنی سبب سے پہونچ جاتا ہے - جو مزاج مفرط یعنے کیفیت زائد بر اعتدال ہے وہ
معدہ کے ہر ایک فعل مین نقصان پیدا کرتی ہے تا اینکہ حرارت ساذجہ بلا مادہ بھی اگر بافراط ہو اکثر سبب زلق معدہ کا ہو جاتی ہے
اسلیے کہ حرارت مذکورہ سے ضعف قوت ماسکہ مین بوجہ زیادہ پانی پینے کے پیدا ہوتا ہے - اور جو حرارت مادہ صفراوی سے پیدا
ہوتی ہے اوس سے تو اکثر یہ مرض یعنے زلق معدہ پیدا ہو جاتا ہے - جو آفات کہ افعال معدہ مین پیدا ہون یا تو وہ قوت مشتہیہ اور
قوت جاذبہ مین اسطرح سے پیدا ہوتے ہین کہ اشتہا بڑھ جاوے اور قدر معتدل سے بمقدار کثیر خواہش پیدا ہو یا اینکہ اشتہا مین
کمی ہو جاوے یا بالکل اشتہا جاتی رہے یا اشتہاے فاسد پیدا ہو اور فساد اشتہا یا تو غذاے فاسد کا ہو خواہ مشروبات فاسدہ
کی خواہش پیدا ہو - یا اینکہ قوت ماسکہ مین معدہ کے آفت آجاوے مثلاً زیادہ امساک پیدا ہو یعنے قبض عارض ہو خواہ امساک
ضعیف ہو جاوے یعنے ثقیل اور گران غذا کو ٹھہرا نہ سکے یا بالکل قوت ماسکہ باطل ہو جاوے کہ جو کچھ کھاوے فوراً متفرق ہو جاوے یا کہ
- یا قوت ہاضمہ مین فتور پیدا ہو کہ ہضم باطل ہو جاوے خواہ ضعف ہضم پیدا ہو یا اینکہ ہضم فاسد ہو جاوے کہ غذا بطرف دخانیت
یا حموضت کے مستحیل کرے - یا قوت دافعہ مین خلل آجاوے اسطرح کہ دفع بشدت پیدا ہو جاوے طبعی کی طرف خواہ مجرای طبعی سے اور
کی طرف یا قوت دافعہ ضعیف ہو جاوے خواہ اوسکا فعل بکسر باطل ہو جاوے - جو شے معدہ مین زیادہ ٹھہرے اور دیر تک رہے اگرچہ
وہ بتجربہ مثل فواکہ کے بھی تبخیر پیدا ہوگی جس سے الم اور ایذا تحریک اخلاط عارض ہوگی - کبھی معدہ مین ایسے اوجاع پیدا ہون گے
جو تمدد پیدا کرنے والے ہین اور لذاع ہین نیز اور اقسام کے اوجاع بھی پیدا ہوتے ہین - کبھی ان قوتون کے ضعف کے تابع پیدا
ہوتے ہین - طفو طعام یعنے بھولنا اور اوپر کی طرف چڑھنا طعام کا پیدا ہوتا ہے اور دیر ہضمی خواہ بسرعت منحدر ہونا اور ضعف
ہضم خواہ بطلان ہضم یا فساد ہضم یا سقوط قوت اشتہا اور اشتہا کا بالکل باطل ہو جانا یا شہوت فاسد پیدا ہونا اور ان تابع احوال
کی تبعیت سے قراقر اور ڈکار اور نفخ اور لذع وغیرہ پیدا ہوتا ہے - اور بیشتر انھین امراض مذکورہ بالا سے بشرکت بعض اعضا کے
خصوصاً دماغ کی شرکت سے جو بسبب اعصاب درمیان معدہ اور دماغ کے مشترک ہو رہے ہین بہر حال شرکت کی وجہ
سے صرع اور تشنج اور مالیخولیا وغیرہ پیدا ہوتے ہین خواہ بصارت مین ضرر پیدا ہوتا ہے اور آنکھون کے سامنے

ایسا نظر آتا ہے کہ جیسے جوئین خواہ پتنگے یا مکڑی کا جالا خواہ پتھر سامنے اڑ رہی ہے اور درحاصل کوئی شے نہیں ہوتی اور اکثر معدہ کا ضرر قلب تک
بشرکت پہنچتا ہے اوسوقت غشی پیدا ہوتی ہے اور یہ غشی باشدت درد کے تیت خصوصاً جب معدہ میں ورم ہو یا عارض ہوتی ہے خواہ
کسی کیفیت مفرط حرارت اور برودت سے یا کسی مادہ سے جو تحلیل ہوکر پتت کی طرف جاوے پھر یہ مادہ بھی ضعیف اور کمی کے ساتھہ ہو کہ غشی
پیدا نہیں کرسکتا اوسوقت کرب اور تجلو یا انگڑائی اور تھرتھری پیدا کریگا - یہ وہی لوگ ہین جنکے واسطے بقراط نے تجویز کیا ہے کہ شراب کو
بالمناصفہ پانی ملا کر پلایا ان لوگون کو امراض مذکورہ سے نجات دیتا ہے اسلیے کہ ایسی شراب آب آمیختہ معدہ کو تنقیہ اور غسل کی قوت اور
تقویت سے کے ہے معدہ بسبب شدت حس کے مستعد اور آمادہ قبول اثر کا ادنی سبب سے ہوتا ہے اور نیز بقبول اثر سے صرع اور
تشنج تک نوبت آجاتی ہے اور ایسے نازک طبع آدمی کو تھوڑا سا غضب اور فاقہ اور غم اور خفیف سبب جو محرک اخلاط ہو پیدا ہوتا ہے
پھر اگر ان اخلاط سے کوئی مقدار اخلاط مراری کی ایسے آدمی کے فم معدہ پر ریزش کرے اور بسبب شدت حس کے اوس ریزش سے
ایذا پہونچے صرع پیدا ہوگی اور غشی عارض ہوگی خواہ تشنج عارض ہوگا کہ دماغ کو فم معدہ سے مشارکت ہے ایسا ہی آدمی
اسکو وہ امور عارض ہوتے ہین جو امور کہ ضعف سے فم معدہ کے عارض ہوا کرتے ہین مثلاً جب اسکو تخمہ اور بدہضمی ہوگی خواہ شراب
کا استعمال زیادہ کرے یا جماع بافراط کرے اوسوقت مبتلائے تشنج خواہ صرع ہوجائیگا اور بیشتر ایسے ہی مریض بذریعہ قے کرانے
خواہ زنگاری کے ان امراض سے نجات پاجاتے ہین - اور بیشتر امتلائے طعام جو زیادہ ہو ان لوگون کو سبات طویل مین گرفتار کرتی ہے
تاآنکہ جب قے انھین آتی ہے اوسوقت انکو سبات سے افاقہ ہوتا ہے - اور بیشتر یہی امتلا و تورم مالیخولیائے مراقی کا سبب ہوتی ہے
اور افکار ردی اور فاسد اور خوابہائے بیہودہ نظر آنے کا بھی سبب یہی امتلا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض
معدہ کے جب بہ پا ہوجائین ضرور سستی اور ڈھیلا پن لیف معدہ کی بناوٹ مین پیدا کرینگے اور تدارک اور علاج اون امراض کا
دشوار ہوجائیگا منجملہ آفات ردی کے خلقہ مین ایک آفت یہ بڑی ہے کہ سر کا مزاج سرد ہو اور آمادہ حدوث نزلہ کا اور معدہ کا
مزاج گرم ہو کہ اوسکو تحمل ایسی دوا کا نہو سکے جو ایسے نزلہ یا مادہ کا تنقیہ کرے جیسے معجون فلافلی اور کمونی **وجوہ استدلال**
احوال معدہ پر جن امور سے احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہے وہ یہی ہین کہ معدہ کو برداشت طعام خواہ برداشت
نہونا کیسا ہے یا آنکہ ہضم غذا کی کیا کیفیت ہے اور دفع فضلہ کیونکر اور کسطرح ہوتا ہے شہوت طعام کیسی ہے اور شہوت مشروبات کی
کیسی اور کسقدر ہے - حرکات معدہ کے اور اضطراب اوسکا مثل خفقان معدہ اور ہچکی کے ملاحظہ کیا جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے منھہ کا
اور زبان کا حال دیکھا جاتا ہے کہ ذائقہ کیسا ہے اور تری منھہ اور زبان مین ہے یا خشکی اور خشونت ہے یا ملاست اور بوئے دہن
کیسی ہے - معدہ سے جو چیز براہ قے یا براز کے برآمد ہو اوسے دیکھنا چاہیے اور ریح جو معدہ سے ہو کہ اوس سے آواز پیدا ہوتی ہے یا
آواز نہین پیدا ہوتی خواہ وہ ریح جو معدہ سے اوپر کی طرف چڑھتی ہے جسکو ڈکار کہتے ہین وہ کیسی ہے اور جو ریح معدہ کی نیچے
ہوجاتی ہے اور اوپر نیچے دونون طرف اوسکا نکاس نہین ہوتا اور اسی کا نام قراقر ہے اوسے بھی خیال کرنا چاہیے - رخسارون کا
رنگ اور منھہ کے اندرون کے رنگ کو بھی دیکھنا چاہیے - اوجاع اور آلام معدہ کا بھی لحاظ کرنا چاہیے اور مشارکت سے اون
اعضا کی جو امور معدہ کو لاحق ہون انکو بھی لحاظ کرنا چاہیے - جو چیز از قسم طعام اور شراب معدہ کو ایذا دے خواہ
معدہ کو موافق ہو اوسے بھی بنظر ایذا دہی اور موافقت کے دیکھنا چاہیے - طعام کے برداشت کرنے نکرنے کو اسطرح ملاحظہ

تر ہے کہ اگر معدہ کی مقدار مناسب جثہ اور بدن سے کم کی برداشت ہے خواہ یہ بات پیدائشی ہو یا کسی علت کے سبب سے ضعف آگیا ہو اور اگر بقدر معتاد
برداشت کرتا ہے تو قوت معدہ کی باقی ہے۔ براز سے خواہ جو شکم سے نکلے ہو اسکی نظر سے استدلال معدہ کے احوال پر اسطرح
کرنا چاہیئے براز اگر مستوی اور معتدل ہو نگا اور بو میں جودت ہضم پر دلالت کریگا اور جودت قوت معدہ پر اور قوت معدہ
اعتدال مزاج معدہ پر دلیل ہوگی۔ اور اگر ہضم جید نہ ہو ضعف معدہ اور سوء مزاج معدہ پر دلیل ہوگا۔ پھر اگر رنگ براز کا زرد
خواہ ناقص اعتدال سے ہو اوسی مادہ پر دلالت کریگا جو معدہ میں بنا کرتا ہے۔ پھر اگر براز میں بدبو ہو اور اسکے ہمراہ نرمی بھی ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ یہ براز معدہ سے قبل از وقت مناسب جدا ہوا ہے اور سبب اسکی جلدی اور سرعت کا یہ ہے کہ معدہ اچھی طرح اس
غذا پر حاوی نہیں ہو سکا بسبب اسکے کہ قوت ماسکہ اسکی ضعیف ہے۔ اور اگر براز بدبو میں نرمی نہو اسکی دلالت پھر فقط ضعف
ہاضمہ پر ہوگی۔ آواز ریح کی جو معدہ سے سرزد ہوتی ہے اگرچہ اسکی کیفیت کا بیان خالی مسخرگی سے نہیں ہے تاہم بیان اسکا یہ ہے کہ ریح کا صادر
ہونا خواہ براز کا ہمراہ ریح کے اوترنا قوت معدہ پر دلیل ہے اور آواز بلند سے ریح کا سرزد ہونا جودت ہضم پر دلیل ہے اور قوت معدہ
بھی اور اسی طرح بدبو میں ریح کی کمی ہونی۔ اور صواب یہ ہے کہ ریح کا صدور نہ قوت معدہ پر کبھی دلیل نہیں ہے بلکہ اگر ہو تو کسی قدر ضعف
معدہ پر دلیل ہے لیکن یہ ضعف معدہ اوس سے کم ہے جسکے سبب سے ڈکار پیدا ہوتی ہے کہ ڈکار کا پیدا ہونا ضعف قوت دافعہ پر
دلیل ہے جو نیچے اور مبرز کی طرف اسکو دفع نہیں کر سکتی۔ ریح کی آواز بلند اگر بنظر ذات اوسی کے ہو تو غلظت جوہر مادہ ریح پر
دلیل ہے اور اگر بلندی آواز کی بسبب قوت دافعہ کے ہو البتہ کسی قدر قوت معدہ پر دلیل ہوگی۔ جو ریح کہ لطیف اور رقیق ہو اور
اوسکے برآمد ہونیکے وقت آواز نہ پیدا ہو زیادہ دلیل ہے قوت معدہ پر بہ نسبت اوس کثیف کے جو آواز پیدا کرے خصوصاً اگر
اوسمین آواز بدون ارادہ کے بے اختیار پیدا ہو۔ جو آواز خود بخود بدون ارادہ کے گوز کی پیدا ہو اختلاط ذہن پر دلالت کریگی
سکی بو کی ریح میں ضرورت جودت ہضم پر دلالت کرتی ہے اور ایسے بدبو ہضم پر دلالت کرتی ہے اور بالکل بدبو کا نہونا ہضم کی خامی پر
دلیل ہے ہچکی کے ذریعہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیئے کہ اگر صاحب فواق کسی طرح کا لذع اور خلش اپنے معدہ میں بوقت
ہچکی کے پاتا ہو ضرور ہے کہ کوئی خلط ترش خواہ تیز یا تلخ موجود ہوگی اور اگر ہچکی کے ہمراہ تمدد اور کھچاؤ سا معلوم ہو معدہ میں
ریح کا وجود ہوگا اور اگر لذع بھی نہو اور تمدد بھی نہو اور پیاس بھی بوقت ہچکی آنے کے لگتی ہو معدہ میں خلط بلغمی یعنی بلغم خام
ہوگی اور اگر ہچکی بعد استفراغات کثیرہ اور حمیات کے لاحق ہو اوسوقت بسبب یبس معدہ کی وجہ سے ہوگی۔ پیاس کے ذریعہ سے
استدلال اسطرح پر کرنا چاہیئے کہ پیاس اکثر مزاج حار پر معدہ کے دلیل ہوتی ہے پھر اگر پیاس کے ہمراہ متلی بھی ہو مادہ صفراوی
اور بلغم شور پر دلالت کریگی۔ پھر اگر پیاس میں سکون آب گرم کے پینے سے ہوتا ہو تو اکثر مادہ بلغمی شور بورقی ہوگا اور اگر
آب گرم کے پینے سے تشنگی زیادہ ہو مادہ مراری ہوگا منجملہ زبان کے حال سے استدلال اسطرح پر ہے کہ اگر بوقت درد
معدہ کے زبان کی خشونت اور سرخی شدید ہو غلبہ خون اور ورم گرم پر معدہ کے دلیل ہوگی اور اگر رنگ مائل بزردی ہو
تو مرض معدہ کا صفراوی ہوگا اور اگر سیاہی یا سپیدی ہو تو سوداوی اور بلغمی ہے اور اگر یبوست اور خشکی فقط زبان پر ہو سبب
مرض کا یبوست ہے ہضم کے ذریعہ سے استدلال یوں کرنا لازم ہے کہ ہضم جید جبھی ہوتا ہے کہ جس طعام کا ہضم ہو چکا ہے بعد ہضم کے
پھر معدہ میں کسی طرح کی گرانی اور قراقر اور نفخ نہو اور نہ ڈکار آئے اور نہ طعم دخانی یا ترش ہو نہ ہچکی آئے نہ اختلاج معدہ کا

پیدا ہوئے تمدد اور کھچاوٹ بوجہ زیادتی مقدار طعام کے ہو۔ اور ٹھہرنا طعام کا معدہ میں زمانہ معتدل تک ہوا اور اترنا غذا کا معدہ سے ٹھیک اپنے وقت پر ہو اور اس سے پہلے اور نہ اسکے بعد اور نیند بھی مستوی یعنے ٹھیک ٹھیک طور سے ہو اور اشتہا یعنے جگنا نیند سے با آسانی اور خفت اور بسرعت ہو آنکھیں نہیں یعنے پپوٹے نہیں ورم نہو اور نہ سر میں گرانی اجابت طبیعت سے با آسانی ہوا نہ اسفل شکم کا قبل دفع ہوئے براز کے کسی قدر پھولا ہوا معلوم ہو اور یہ پھولا ہونا دلیل ہے اس امر پر کہ معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح ہوا اور شمول بخوبی ہوئے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ معدہ قوی ہے اور غذا اسے بالکل موافق طبع کے کمیت اور کیفیت میں تھی جسوقت معدہ کا شمول غذا پر اچھی طرح نہوگا اور غذا اچھی جیسا ہضم ہوگی قراقر اور ریاح پیدا ہو گا اور آتی ہوگی اور طعام دیر تک معدہ میں غیر منہضم باقی رہیگا یا اسکے قبل از وقت مناسب معدہ سے اتر جائیگا۔ خلط صفراوی کی شان سے یہ امر نہیں ہے کہ ہضم غذا کو منع کرے اسطرح پر کہ ہضم باطل خواہ ناقص ہو یا خام رہجاے بلکہ کبھی فساد ہضم پیدا کرتی ہے۔ اور خلط سودا البتہ اسکی شان سے ہے کہ ہضم کو بھی منع کرتی ہے اور فاسد بھی کردیتی ہے اور بلغم فساد ہضم نہ یادہ پیدا کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر معدہ میں ورم نہو اور نہ قرحہ اور نہ غذا میں کسی قسم کا فساد ذاتی ہو اور پھر بھی اچھی طرح ہضم نہو سبب اسکا کوئی سوء مزاج معدہ کا ہوگا اور اکثر یہ سوء مزاج برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اور اسکے بعد حرارت سے اور اسکے بعد یبوست سے۔ اور جاع معدہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ اگر وجع ممدد ہو ریح پر دلالت کرے گی اور اگر وجع ثقیل ہو امتلا پر دلیل ہوگی اور اگر وجع لاذع ہو تو اخلاط حامض خواہ تیز یا کھٹی یا تلخ پر دلالت کرے گی۔ شہوت اور خواہش طعام اور شراب سے استدلال یون کیا جاتا ہے کہ زیادتی خواہش کی یا کمی پر خیال کرتے ہیں اور جس قسم کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی خواہش ہوا وسکو بھی لحاظ کرتے ہیں مثلاً پیاس ہو اور شوق سرد پانی وغیرہ کا ہو اور کبھی ترش چیزونکا شوق زیادہ ہوتا ہے اور کبھی ناشف یعنے کشندہ رطوبات کی طرف طبیعت کی رغبت ہوتی ہے اور نمکین اور تیز اشیاء کی طرف میلان خاطر ہوتا ہے اور بیشتر یکبارگی نمکین اور تیز اور ترش چیزون کو بھی جاہتا ہے اسلیے کہ تینون قسم کی چیزین تقطیع میں اوس خلط کی جو معدہ میں جاگزین ہے باہم مشترک ہین یہ میلان خاطر دلیل ضعف معدہ پر ہوگا اسلیے کہ جو معدہ قوی ہے اوسکی خواہش دسومات اور چرب اشیاء کی طرف خصوصاً چرب شیرینی کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ بیشتر خواہش طبع خراب اور زبون چیزون کی طرف ہوتی ہے جنسے طبیعت انسانی کو نفرت ہے اور وہ چیزین منافی طبع کی ہین جیسے کوئلے کھانے کے یا رسید گاروان اور سیجی وغیرہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور سبب اس خواہش کا کوئی خلط فاسد عریب یعنے اجنبی ہوتی ہے جو مناسب اخلاط محمودہ کے نہو۔ اگر حس ذائقہ صحیح ہوگی شیرینی پر کسی چیز کو طبیعت اختیار نکرے گی اور جب کبھی شہوت فاسد ہوگی اور میٹھی چیز کو جی نچاہے گا پس ضرور کوئی آفت موجود ہوگی پھر اگر دسومات کی طرف میلان خاطر معدہ میں قبض اور تکاثف اور خشکی ہوگی۔ اور اگر مسخن چیزون سے نفرت پیدا ہو اور سرد اشیاء کی طرف بسبب برودت کے نکسی اور ذائقہ وغیرہ کے وجہ سے میلان ہو معدہ میں حرارت ہوگی اور اگر مسخنات کی طرف رغبت ہو معدہ میں برودت ہوگی اور اگر مقطعات اور ترش اور تیز چیزون کی طرف رغبت ہو معدہ میں کوئی خلط بالزوجت موجود ہوگی۔ معدہ گرم کی خواہش پانی کی طرف بہ نسبت غذا سے سرد کے زیادہ ہوتی ہے۔ اور بیشتر اوقات شدت حرارت معدہ کی بسبب اسکے کہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور بدل ما یتحلل کی ضرورت ہوتی ہے اور بلغم بھی بعد تحلیل کے پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ حرارت شدیدہ گرسنگی اور جوع شدید کو پیدا

فوری کا معدہ کی قوی ہیشرینی کی طرف

... بھی ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ ہوتی ہے کہ اسکے روکنے پر صبر نہیں ہو سکتا ہے اور اگر اسکو کھانا نہ دینے کی تاخیر ہو تو اسکی گرسنگی سے غشی
بھی فوراً پیدا ہوتی ہے۔ اشتہا سے زائد اور کثیر اسوقت پیدا ہوتی ہے جب معدہ پر ریزش سودا یا بلغم ترش کی ہو اور جو مقدار سودا یا بلغم
کی ریزش کرے معدہ میں پہونچے وہ زائد اوس انداز سے نہو جسے معدہ دفع کر سکتا ہے اور یہ شہوت کثیر ... ہوتی ہے
جسکو ہم باب شہوت کلبی میں بیان کرینگے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شہوت اور خواہش غذا کی عموماً ... اور تحریک اشتہا سے
عامہ یعنے سودا سے معدہ کے انکی بھوک اور اشتہا فقط طبعی ہوتی ہے اور ...
تعلق ہے اور معدہ میں علاوہ اس اشتہا کے بالخصوص ایک شہوت نفسانی بھی ہے اسلیے کہ معدہ ذیحس ہے کبھی ... کی یہ
کیفیت ہوتی ہے کہ بھوک کبھی زیادہ لگتی ہے اور کھانے بھی زیادہ ہیں اور باوجود زیادہ خورش کے ان میں تخمہ ہوتا ہے اور نہ
فضلہ زیادہ اونکے بدن سے برآمد ہوتا ہے اور بدن پر اونکے باوجود پرخوری اور کمی فضلہ کے فربہی ... آتی سبب اسکا یہ ہے
کہ تحلل کثیر اونکے ابدان میں عارض ہوتا ہے کسی ریاضت وغیرہ کی وجہ سے اور قوت ہاضمہ ... لوگوں کی صحیح ہوتی ہے
منہ کے ذائقہ سے استدلال اسطرح کرنا چاہیے کہ تلخی منہ کی حرارت معدہ اور غلبہ صفرا ... ہے۔ اور ترشی منہ کی اکثر برودت
معدہ پر دلیل ہے لیکن اسقدر برودت نہیں ہے کہ جس سے طعام بالکل ہضم نہو سکے۔ اور کبھی ترشی منہ کی حرارت قلیل مع رطوبت کے
دلیل ہوتی ہے وہ حرارت بس اسی قدر ہے کہ رطوبت میں تھوڑا سا غلیان اور جوش پیدا کرے ... اوس رطوبت کو چھوڑ کے جدا ہو جاتی ہے
اور انضاج اوس رطوبت کا اس حرارت قلیل سے بوجہ کمی مقدار کے نہیں ہو سکتا لہذا ترشی پیدا ہوتی ہے جسطرح شیرہ شراب انگور کا بھی یہی
حال ہے کہ برودت سے بھی ترش ہو جاتا ہے اور اگر حرارت ضعیف کی وجہ سے اوسمیں غلیان اور جوش پیدا ہو تب بھی ترش ہو جاتا ہے۔ کبھی
ترشی منہ کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ ایک مادہ ترش طحال سے معدہ کی طرف ریزش کرتا ہے اور اس وقت یہ ترشی منہ میں ہوتی ہے اور اسکے ہمراہ
اشتہا سے معدہ زیادہ ہوتی ہے اور نفخ اور قراقر بھی زیادہ ہوتا ہے اور ہضم طعام برے طور سے ہوتا ہے یعنے بدہضمی ہوتی ہے اور کھٹی ڈکار
آتی ہے۔ اگر منہ کا مزہ پھیکا ہو کثرت بلغم تفہ یعنے خام پر دلیل ہوگا اور نمکین منہ کا مزہ بلغم مالح پر دلالت کریگا۔ برے برے منہ کے مزے جو عجیب
طرح کے ہوں اور بہت ناگوار اور زبون ہوں اونکی دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ بدن میں اخلاط غریبہ عجیبہ اور متعفن اور ردی اخلاط
بھرے ہوے ہیں۔ قے کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کرنا چاہیے کہ اگر فقط اوبکائی ہو تو مادہ چسپندہ ہے اور معدہ میں خوب ڈوبا
ہوا ہے اور پیوست ہو رہا ہے اور اگر قے بسہولت ہو جاوے معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ تجویف معدہ میں ریزش کر چکا ہے اور اگر قے ہو کر بھی
اوبکائی باقی رہے دونوں امور مذکورہ پر دلیل ہوگی یعنے مادہ چسپندہ بھی ہے اور تجویف میں ریزش بھی کر چکا ہے خواہ فقط چسپندگی مادہ
پر دلیل ہوگی۔ یہ بھی ہمیشہ نہیں ہے کہ متلی فقط مادہ منتشرہ سے پیدا ہو بلکہ بیشتر مادہ غیر منتشرہ سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر وہ مادہ کثیر ہو
اور فم معدہ میں لذع پیدا کرے یا اینکہ وہ مادہ اگرچہ تھوڑا تھا مگر طعام سے ملکر زیادہ ہو گیا اور اوسکے ہمراہ معدہ کے اوپر کی جانب
فم معدہ تک چڑھ کر لذع پیدا کرنے لگا اسی سبب سے اکثر بعد تناول طعام کے نکال ڈالنا اخلاط کا براہ قے کے آسان ہوتا ہے اور بدون
کچھ کھلاے ایسی آسانی سے اخراج مادہ کا نہیں ہو سکتا مگر اینکہ مادہ میں کثرت ہو اوسوقت بدون طعام کی مدد کے بھی بآسانی قے
ہو سکے گی۔ لیکن اگر متلی اور اوبکائی بطور دورہ کے پیدا ہوتی ہو اوسوقت مادہ کی ریزش کا بروقت دورہ کے یقین کرنا لازم ہے
اور وہ مادہ ڈوبا ہوا نہیں ہے۔ اور اگر متلی اور اوبکائی ہمیشہ علی الاتصال رہے معلوم ہوگا کہ تولد مادہ کا معدہ میں ہمیشہ

ہوا کرتا ہے۔ تو اپنے رنگ سے بھی اوسی قسم کے مادہ پر دلالت کرتی ہے جیسا رنگ قے کا ہو اور مزہ سے تو اسکے خلط موجودہ پہچانی جاتی ہے صفرا اور سودا بہ رنگ زرد اور سیاہ کے ذریعہ سے تو دلالت کرتی ہے اور بلغم شور یا ترش بہ رنگ اور بمزہ سے تو دلالت کرتی ہے اور بلغم زجاجی تو فقط رنگ کے ذریعہ سے اور بلغم جو سبز ہے اور ترش ہوا اور سبز مخلوطی رنگ کی قے دلیل ہے۔ کبھی سبز کے بلغم کے ہمراہ قے گرسنگی سے اور اعضا کے تنزلات بھی ہوتے ہیں۔ بعض آدمی کی یہ صورت ہوتی ہے کہ جس وقت کھانا تناول کریں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر حرکت زیادہ کریں سب غذا قے کی طرف سے گر جاوے گی یہ کیفیت فم معدہ کی رطوبت یا اونکے معدہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہے لیکن اگر فم معدہ کی رطوبت سے یہ کیفیت پیدا ہو یہ حالت گرسنگی بھی تو عارض ہوتی ہے (خواہ یہ کیفیت حالت گرسنگی میں بھی پیدا ہوتی ہے) اور ضعف معدہ اگر سبب اس کیفیت کا ہو تو فقط بوقت تناول غذا کے یہ بات پیدا ہوگی۔ رنگ بدن کے ذریعہ سے استدلال کرنا (اور بخصوصاً چہرہ کے رنگ سے) یوں مناسب ہے کہ بدن کا رنگ زیادہ تر اکثر امراض میں احوال معدہ اور جگر پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر امراض معدہ کے بارد رطب ہوتے ہیں اور ان بیماروں کا رنگ سا رصاصی ہوتا ہے اور اگر کسی قدر انکی رنگت زرد ہو پھر بھی زردی مائل بسپیدی ہوتی ہے۔ قراقر کے ذریعہ سے استدلال یوں ہے کہ قراقر ضعف معدہ پر دلیل ہوگا اور یہ بھی ظاہر ہوگا کہ معدہ کی گرفت غذا پر پوری نہیں ہے بلکہ بری طرح سے غذا پر شامل ہوتا ہے۔ اور نیز قراقر کے دلالت یہ بھی ہے کہ براز رطب ہے یعنی بستہ نہوگا۔ تھوک کا زیادہ برآمد ہونا اور اوسمیں کف کا ہونا معدہ کی ایسی رطوبت پر دلالت کرتا ہے جو رطوبت لعاب ترکو منھ تک کھینچتی ہے۔ منھ کا خشک رہنا اور تھوک کی کمی خشکی معدہ پر دلیل ہے اور گرم تھوک باوجود دیگر قلیل ہو حرارت معدہ پر دلیل ہے بشرطیکہ اوس وقت اور قسم کے علامات بھی ایسے موجود ہوں جو حرارت کی دلالت پر معین ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منھ کی خشکی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یبس حقیقی اور اوسکی یہ شناخت ہے کہ ہرگز تھوک پیدا نہو اور ہر وقت منھ خشک رہے دوسری قسم منھ کی خشکی یبس کاذب کہلاتی ہے اوسکی یہ صورت ہے کہ لعاب دہن اور تھوک تو ہو مگر چپکتا ہوا لسلسا ہو کہ اوسکو حرارت بخاریہ نے جو بطرف دہن کے پہونچتی ہے خشک کر دیا ہے اور فرق خشکی دہن اور خشکی ریق میں یہ ہے کہ یبس حقیقی یبس معدہ پر دلالت کرتا ہے اور خشکی ریق ایک رطوبت چسپندہ پر دلالت کرتی ہے جو معدہ سے منھ میں آتی ہو خواہ سر سے اوترتی ہو۔ ڈکار کے ذریعہ سے استدلال اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ ڈکار کے بہت سے اقسام ہیں کبھی بدبو ہوتی ہے کہ اوسکی بوے بد کا سبب یا دخان ہوتا ہے یا بخار جو معدہ سے اوٹھتا ہے یا ڈکار بازہومت ہوتی ہے یا گرم اور عطن کے ساتھ یا باعفونت ہوتی ہے یا ایسا گندھی ڈکار ہوتی ہے خواہ مچھلی کی ایسی بو کی ڈکار ہوتی ہے اور کبھی ایسی ڈکار ہوتی ہے کہ جس قسم کا کھانا کھاوے اوسی کی بو ڈکار میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی ڈکار فقط ریحی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت کسی اور طرح کی نہیں ہوتی یہی ڈکار سب اقسام میں ڈکار کے اچھی ہے جو زیادہ صحت پر دلیل ہے۔ پس اگر ڈکار دخانی ہو اور اوسکے دخانی ہونے کا سبب جو ہے کسی طعام کا نہو جو بالطبع بسرعت جلد دخانیت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے جیسے زردی بیضہ جو پختہ کی ہو خواہ مولی وغیرہ خواہ ایسا طعام جسکے پکانے اور طیار کرنے وقت اوسمیں دخانیت آگئی ہو جیسے حلوا اور شیر تخمی جو آگ پر زیادہ پکائی جاوے یا اور کوئی شے (مثلاً کباب) پھر ایسے وقت کہ جب استعمال دخانی غذا کا نہو اور پھر دخانی ڈکار آوے ضرور ہے کہ وہ دخانیت بسبب ناریت اور حرارت معدہ کے ہوگی خواہ کسی مادہ نے مزاج کو گرم کر دیا ہوگا یا کوئی سوء مزاج ساذج بلا مادہ باعث ناریت معدہ کا ہوا۔ مادہ کا مورث ناریت معدہ ہونا ان تعین وجوہ مذکورہ بالا میں کسی ایک وجہ سے ہوگا اور

اکثر تو مادہ صفراوی اسکا مورث ہوتا ہے جو حرارت سے بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا خواہ کوئی نزلہ جاوے اور تیز
جو سر سے بطرف معدہ کے گرتا ہے خصوصاً اگر یہ شخص صفراوی مزاج ہو اوسوقت نزلہ کے انصباب کا مرض اور بھی احتمال زیادہ ہوگا۔ کیونکہ
اس طرح سے بھی استدلال اس امر پر (یعنے دخانی ڈکار پر جو حرارت معدہ سے پیدا ہو) کیا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حرارت مادی خواہ
سوء مزاج ساذج معدہ کا سبب دخانی ڈکار کا ہے کہ اس سے پہلے جو غذا اس شخص نے کھائی ہو اور وہ معدہ میں بکیفیت دخانی متغیر ہو گئی ہو
جیسے نان جو کہ اسکے کھانے کے بعد اگر دخانی ڈکار آوے تو سبب اس ڈکار کا ضرور حرارت معدہ کی ہوگی کیونکہ یہ غذا استحالہ دخانیت
کی طرف بدون حرارت معدہ کے خود بخود نہیں ہوتی) ایضاً براز کو بھی ایسے وقت ملاحظہ کرنا چاہیے اگر مراری براز ہو تو صرف اس امر
ثابت ہوگا کہ حرارت معدہ کے باعث دخانی ڈکار اور مراریت براز کی ہے اور اگر مراری یعنے زرد رنگ کا براز نہو اوسوقت حکم
کرنا کہ سبب دخانی ڈکار کا حرارت معدہ نہیں ہے کچھ ضروری نہیں ہے اسلیے کہ فقط حرارت ساذج معدہ کی بھی موجب دخانی ڈکار کی
ہوتی ہے گو براز صفراوی نہو۔ کبھی دخانی ڈکار کو دلالت اسپر بھی ہوتی ہے کہ یہ شخص زیادہ بیدار رہا اور اتنا نہیں سویا کہ اوس
زمانہ میں معدہ حرکات بیداری سے فراغت پاکر اور آرام اوٹھا کر اس غذا اسکے ہضم پر کافی طور سے توجہ کرتا اسی بیداری کی
گرمی سے معدہ میں اشتعال اور سخونت پیدا ہو گئی اور دخانی ڈکار آنے لگی کھٹی ڈکار اگر بسبب تناول غذا ترش کے ہو
اور نہ ایسی غذا سے ہو کہ اوس غذا کی زیادہ خوری ضرور اوسکو ترش کر دیتی ہے اور خصوصاً اگر ایسی غذا کھانے کے بعد ترش ڈکار آوے
جو ترش ہوتی نہیں اور حموضت یعنے ترش ہونے سے وہ غذا ابعد دور ہے جیسے شہد اور باوجودیکہ یہ ترش نہیں ہوتا اور پھر کھٹی ڈکار
آوے اور یہ غذا ترش ہو جاوے اوسوقت حکم کر دینا چاہیے کہ معدہ میں برودت آگئی ہے کسی مادہ کی وجہ سے یا بلا مادہ اگر مادہ کی
وجہ سے معدہ بارد ہوا ہو اوسکے ہمراہ ثقل اور گرانی تمام معدہ میں بھی ہمیشہ محسوس ہوتی ہے اور اگر کھٹی ڈکار بسبب مادہ بارد کے ہو
سوداوی مزاج والونکو خواہ مطحولین یا اون لوگون کو جنکے معدہ پر نزلہ مادے بارد کی ریزش ہوتی ہو عارض ہوتی ہے۔ کبھی ترش
ڈکار بوجہ حرارت ضعیف کے بھی عارض ہوتی ہے کہ ایسی حرارت جسوقت کسی شیرین چیز کو معدہ میں پاوے اوسمیں جوش اور
غلیان پیدا کر کے ترشی پیدا کرتی ہے ایسی قسم کی ڈکار کے ہمراہ کوئی علامت حرارت اور التہاب کی بھی ہوتی ہے اور تلخی دہن اور
پیاس اور سرد چیزون سے نفع پاتی ہے پس یہی سب امور اس ڈکار پر دلیل ہوتے ہیں۔ منجملہ اون امور کے جن سے استدلال اس
امر پر کیا جاتا ہے کہ حرارت مفرط غذا اور ڈکار کو ترش کر دیتی ہے) ایک یہ بھی امر ہے کہ دودھ میں ترشی بسبب حرارت کے بہت جلد
آجاتی ہے بہ نسبت برودت کے۔ کبھی مادہ یعنے غذا ترش کی موروث کھٹی ڈکار کے ہونے پر بذریعہ قے کے بھی استدلال کیا جاتا ہے
۔ اگر ڈکار بدبو ہو کبھی معدہ کی عفونت پر دلیل ہوتی ہے بدلالت جزئی یعنے ہمیشہ یہ بات نہیں ہے کہ بدبو ڈکار معدہ کی عفونت پر دلالت
کرے بلکہ کبھی یہ ڈکار قروح معدہ پر بھی دلیل ہوتی ہے۔ لہسنائندھی اور مچھلی کی ایسی سڑاندھی ڈکار اور دخانی جسمیں جلن ہوتی ہے تینون
قسمیں رطوبت متعفنہ پر دلالت کرتی ہیں۔ اور زنگاری بو کی ڈکار حدت اور حرارت مع عفونت پر دلالت کرتی ہے اور یہ ڈکار حرارت
پر زیادہ اور بشدت دلیل ہے بہ نسبت دخانی ڈکار کے۔ پھر اگر ڈکار دخانی بھی نہو اور نہ کھٹی ہو مگر کسی ایسی غذا کی بو اوسمیں سے آوے
جسکے تناول کا زمانہ زیادہ گذر چکا ہے یعنے وہ زمانہ ہضم غذا کے معمولی زمانہ سے زیادہ ہوا اوسوقت اس ڈکار سے یہ بات پیدا ہوگی
کہ معدہ ہضم غذا سے ضعیف ہے اور کیموس بنانے پر قادر نہیں ہے۔ جو چیزیں معدہ کو موافق یا منافی ہیں یا معدہ کو ایذا دیتی ہیں اونکے ذریعہ سے

استدلال احوال معدہ پر یون کرنا چاہیے اور خیال کرنا چاہیے کہ اشیاء باردہ اس معدہ کو نہایت موافق ہین یا اشیاء مسخنہ یعنی گرم چیزین
یا شک ہے چیزین اسکو موافق ہوتی ہین کیونکہ چیزین مگر ایسے اشیا کے موافق ہونے پر نظر کرنی پڑی مراعات اسکی ایسے عام تا معدہ سکے لازم ہو
کہ اگر اوس تا مدہ کی رعایت نہ کیجاسے اکثر غلطی واقع ہوگی اور اوسکی مثال یہ ہے کہ اکثر سرد چیزین جو مضر معدہ بارد کو نہین ہوتی ہین اور اسکا
اصلی سبب یہ ہوتا ہے کہ خلط رقیق زہری ہوتی ایکقسم کا غلیان اور جوش خواہ بغیر شور کی شورت ایسی ہوجاتی ہے جس سے اشیاء باردہ کی برودت ٹوٹ
جاتی ہے اور یہ معدہ کو ضرر نہین پہونچتا اور طبیب غلط گمان کرتا ہے کہ اشیاء باردہ نے نفع کیا اور معدہ حار ہے حالانکہ یہ عدم ضرر
بسبب انکسار برودت کے ہے معدہ کے نہین ہوا کیونکہ در اصل معدہ حامل خلط بارد کا ہے کیونکہ چاہیے ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کبھی
ادویہ گرم غذا معدہ گرم کو پہونچاتی ہے جو خلط حار اوس معدہ میں ہے اوسکو دفع کردیتی ہے اور اوسکی تحلیل کردیتی ہے لہذا اگرچہ مزاج
معدہ کا گرم ہے مگر ضرر غذا اسکے گرم کا ضرر سے نہین ہوتا اور طبیب بوجہ غلط گمان کرتا ہے کہ غذا اسکے حار سے نفع ہوا ہے لہذا
مزاج معدہ کا باردہ ہے لیس لازم ہے کہ غذا اسکے گرم ہونے سے نفع اور ضرر سے استدلال کرنے مین اور جملہ دلائل جو معدہ کی حرارت
اور برودت کے ہیں پہونچنے اور پہلے انتظار رہے تاکہ ایسی غلطی واقع نہ ہو جبکہ چیزیں جسکی حس معدہ کو ہے اوسکے مزاج معدہ کی شناخت
کا یہ طریقہ ہے کہ اگر معدہ مین کسی طرح کی لذع محسوس نہ ہو نہ ثقل اور گرانی کا احساس کرے اوسوقت مادہ بلغمی بےحاجی اوسمین ہوگا
اور اگر لذع اور التہاب محسوس ہو تو مادہ تلخ صفراوی ہے خواہ مادہ شور بلغمی ہے اور اگر لذع بدون التہاب کے ہو تو مادہ بلغم
ترش کا ہے۔ اور اگر لذع کے ہمراہ خفت ہو تو مادہ لطیف یعنی صفراوی ہوگا یا قلیل بلغمی ہوگا اور اگر لذع کے ہمراہ ثقل بھی ہو
تو مادہ غلیظ یا کثیر ہوگا۔ مشارکت دماغ اسکے وجہ سے جو احوال معدہ پر استدلال کیا جاتا ہے وہ اسطرح ہے مثلاً دیکھین کہ
دماغ پر اسباب نزلہ کا اثر زیادہ ہے اور دماغ اپنے نزلات کو بطرف معدہ کے گراتا ہے خواہ جگر مین تولید صفرا زیادہ ہوتی ہے
اور معدہ کی طرف وہ خلط آتی ہے یا اینکہ طحال خلط سودا کے دفع کرنے سے عاجز ہے کہ اوسمین ورم آگیا ہے اور سودا کی اوسمین زیادتی ہے
اور یہ صورتین شناخت سبب سوء مزاج کی ہین یا یون نظر کرین کہ آنکھون کے سامنے کوئی شئی خلاف عادت متخیل ہوتی ہے اور اوس
شئی کو چندان ثبات اور قرار نہین کہ ادھر نظر آئے اور غائب ہوگئی خواہ یہ دیکھین کہ دوار اور وسواس بوقت امتلاء معدہ کے
پیدا ہوتا ہے اور بحالت گرسنگی اسمین خفت ہوتی ہے اسی طرح دوار یعنی سر گھومنا بحالت امتلاء معدہ اور خفت زمانہ خلو معدہ مین
یا اینکہ بوقت امتلاء کے خفقان عارض ہوتا ہے یا بوقت خلو معدہ کے یا غشی اور تشنج ان دونون حالتون مین سے کسی حالت مین
پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طریقہ سے سوء مزاج معدہ کی شناخت بذریعہ عرض کے ہے۔ پھر اگر بحالت امتلاء معدہ خیالات چشم
یا دوار سر یا وسواس یا خواب ہائے پریشان یا خفقان یا سبات عظیم پیدا ہو معلوم ہوگا کہ معدہ اخلاط سے پر ہے اور ضعیف ہے اور
اوسمین سوء مزاج مادی عارض ہوا ہے۔ اور اگر خفقان معدی اور دوار سر اور غشی اور وسواس بحالت گرسنگی اور خلو معدہ
کے پیدا ہو اوسوقت جاننا چاہیے کہ اوس معدہ کو ایذا کسی خلط مراری یا خلط لاذع کے پہونچتی ہے جو بوقت خلو کے معدہ کی
طرف پہونچتی ہے یا کوئی خلط بارد اسی طرح پہونچ کر ایذا دیتی ہے اور ان تینون اخلاط مین سے خاص خاص کی شناخت انھین علامات
سے کرنی چاہیے جو اوپر کے سطور مین بخوبی بیان ہوچکی۔ انھین اسباب مین جو سبب کہ اسفل معدہ مین اوس سے بہت عظیم اور شدید
دوار سر اور بیقراری اور غشی اور تشنج پیدا ہوگا۔ جو اعراض کہ معدہ کے احوال پر بمشارکت اعضا دلالت کرتے ہین بعض اونمین سے

ہوا کرتی ہیں جیسے اختلاط ذہن اور دوار و سدر اور سبات اور کابوس اور وسواس اور بعض امراض قلبی ہیں جیسے غشی اور خفقان اور بدحالی یعنی کرب
اور بعض امراض مشترک چند اعضا کی مشارکت سے پیدا ہوتے ہیں جیسے بطلان نفس خواہ سانس میں دشواری اور سوء تنفس ولانعل
امراض معدہ علامات سوء مزاج حار کے یہ ہیں کہ پیاس ہو مگر جب حرارت بافراط اور زیادہ ہو کہ قوت معدہ کو ساقط کردے اوسوقت
پیاس نہوگی اور منہ خشک ڈکار آتی اور تھوک میں کسی قدر چکنی کا ہونا اور سرد اشیا کے استعمال سے نفع ہونا اگر اوس شرط کا بھی لحاظ
رہے جو ابھی مذکور ہو چکی ہے یعنے لطیف غذا ایسا معدہ میں سوختہ اور محترق ہو جاتا کہ ایسی ہی لطیف غذا جب کبھی معدہ اپنے اعتدال
طبعی پہ تھا اسمیں محترق نہیں ہوتی تھی بلکہ غلیظ غذا کا اعتدال کی حالت میں معدہ کی بہ نسبت زیادہ ہضم ہو جاتا لیکن اگر حرارت بافراط
ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اوسوقت یہ علامت نہوگی چھٹے پیاس کا زیادہ ہونا ساتویں اشتہاے طعام میں اکثر گاہ کمی ہوتی
خصوصاً اگر یہ سوء مزاج حار ہمراہ مادۂ صفراوی کے ہو کہ بالکل سقوط اشتہا ہوگا اگر ساتھہ ہی اسکے یہ بھی ہو کہ جو کچھہ کھا لیا جائے چونکہ
ہضم تو ہی ہو اچھی طرح ہضم ہو جائے گا ہان اگر اس سوء مزاج میں بھی افراط اسقدر ہو کہ قوت معدہ کو ضعیف کردے اوسوقت ہضم
نہوگا آٹھویں کبھی ایسے سوء مزاج حار کے ہمراہ حمی دقیہ خواہ حمی حقیقیہ یعنے نرم تپ بھی ہوتی ہے نوین کبھی یہ سوء مزاج گرم جو افراط سے
ہو قبل اسکے کہ قوت معدہ کو ساقط کرے سخت گرسنگی کو پیدا کرتا ہے اور یہ بھوک بسبب محلل ہونے ایسے سوء مزاج کے پیدا ہوتی ہے اور اس
سبب سے کہ گرمی معدہ میں لذع پیدا کرتا ہے اور مواد اور رطوبات معدہ کو زیادہ متحلل کرتا ہے جسطرح ماساریقا کی عصر یعنے چوسنے سے
رطوبات معدہ کو ایسا ہی تحلل اور فنا رطوبات پیدا ہو کر شدت گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے - اور کبھی یہی بھوک سوء مزاج حار معدہ کی جوع مغشی
ہو جاتی ہے ایسی کہ اگر بھوک لگتی ہے کچھہ تناول نکیا جاسکے فوراً غشی پیدا ہوگی اور اگر ایسی بھوک پر صبر کریں اور دیر تک نہ کھائیں اشتہا
باطل ہو جائے گی کبھی بکثرت سیلان لعاب کا بحالت گرسنگی ہوتا ہے اور بعد غذا کھانے کے یہ لعاب کا سیلان تھمجاتا ہے اور لعاب
جانے کا سبب یہ ہے کہ حرارت محللہ ہے یعنے تحلیل رطوبات کرتی ہے اور پھر ان رطوبات کا صعود اوپر کی طرف ہوتا ہے لہذا لعاب
بکثرت پیدا ہوتا ہے - پھر اگر یہی حرارت معدہ میں کسی قدر رطوبت باقی ہے زیادہ سیلان لعاب کا ہوتا ہے - ایسے سیلان کو تناول غذاہا
غلیظہ کا ٹھہرا دیتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کا معدہ ناری یعنے حار ہو اوسکے بدن میں خون کم ہوگا اور جسقدر ہوگا خراب
اور بدبو اور تیز ایسا ہوگا کہ جتنے اعضا اس خون سے مزاج اصلی میں مخالف ہیں سب اوسکو ناگوار پاکر مکروہ سمجھینگے اور اوس خون سے
ان اعضا کی غذا نہوگی اسی جہت سے یہی بدن قلیل اللحم ہوگا اور رگین اس بدن کی کھلی ہوئی اور خون سے بھری ہونگی اسلیے کہ خون جمع ہونے کا
اس بدن میں یہ سبب ہے کہ رگوں میں بطور خزانہ کے جمع ہے کہ اوسے طبیعت غذاے اعضا میں خرچ نہیں کرتی اور اگر فصد کھولی جائے
خراب خون برآمد ہو جاتا ہے علامات سوء مزاج بارد و برودت معدہ کی دیر میں تغیر پانا طعام کا کیموس کی طرف دلیل ہوتا ہے
بلکہ یہانتک کہ وہ طعام معدہ سے اوترتا ہی نہیں اور اوسکی بہت سے مقدار مدت معتد بہ کی بعد بذریعہ قے کے گرجاتی ہے اور مسلم غذا
جسمین تغیر معدہ نے نہ کیا ہو نکل آتی ہے - پھر جب برودت معدہ کی بافراط ہو جائے ہرگز کسی طرح کا تغیر طعام نہیں ہوتا اور نہ اوسکا
نفخ پیدا ہوتا ہے (۲) کبھی کثرت اشتہا اور پیاس کی قلت اور کھٹی ڈکار آنی بدون استعمال کسی ایسی غذا کے جو ترش ہونے
کے لائق ہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا یہ امور بھی برودت اور سوء مزاج بارد معدہ پر دلیل ہوتے ہیں (۳) سواے غذاے
خفیف کے ایسی غذاے غلیظ کا ہضم ہونا جو قبل ازین ہضم ہو جاتی تھی یہ بھی برودت معدہ پر دلیل ہوتی ہے (۴) کبھی ہوا

اور قلق کا بڑھ جاتا ہے جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑجاتی ہے اور اوسکا ابتدائی بڑا تو انتقال ہوتا ہے اور جو سدہ درمیان معدہ اور امعا کے پڑجاتی ہے تو ضرور

پڑتے ہیں اور اونکے دلائل یہ ہیں کہ اشتہا بھی کم ہوتی ہے اور مزاج معدہ کا اور جو سدہ کہ پیدا ہو وہ باقی رہیگی اور جو طعام کی تابع اور

عاقوق پیدا ہوتا ہے جو چیز کہ نگلے سے تناول کیجاتی ہیں اور زیادہ تر لذاع اور تیز ہوتی ہیں اونکی اس لذع اور تیزی کا احساس کیجی

ساتھ ہوتا ہے اور اگر تمام غذا ملی ہوا ہضم کھانی چاہیے اور ایسے ہی کو شربت بھی پیا جاسکے اگر پیدا ہو یا اور جو سدہ کے دلائل

یہ ہیں کہ معدہ میں تمدد اور کبھی درد ہوتا ہے اور دونوں جانب پسلیوں اور شراسیف کے نیچے کبھی تمدد ہوا اور غذا اور معدہ سے

چڑھتی ہوئی معلوم ہوا اور ریاح زیادہ یعنی کو اوراسکا اونکی کثرت ہوتی ہے تو جاننا ضرور ہے کہ جس وقت ہاتھ رکھنے سے

درمیان معدہ اور جگر کے سختی پائی جاسکے اور سخافت بھی معلوم ہو پیدا ہوتی ہے ایسی علیل ہی ہے جس سے خوف استسقاء حادث

ہونیکا ہوتا ہے علاجات کا بیان عام طور پر معدہ کا علاج پینے والی دواؤں سے کبھی ہوتا ہے اور ضماد سے بھی اور نطولات

سے یعنی ترشیح سے جنمیں دوائیں جوش دیجاتی ہیں اور اطلاؤن سے اور مرطوبات جو روغن اور مرہم سے ہوں اور مراہم

موم سے طیار ہوتے ہیں جو ادہان یا ملین جوش دیے جاتے ہیں کہ اونمیں دوائیں بھی پڑتی ہیں مگر طلا کرنیکی دوا اور ضماد کی

بہ نسبت نطول کے اچھی ہیں اسلیے کہ نطول ضعف الاثر ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج اون امراض معدہ کا جو

حرارت اور برودت سے عارض ہوں آسان ہے بسبب اسکے کہ ہمکو ایسے دوا جو مخالف دونوں کیفیت کے ہوں

باسانی دستیاب ہوسکتی ہیں اور اونکی قوت بھی شدید ہوتی ہے مگر علاج اون سوء مزاجات کا جو بسبب غلبہ رطوبت اور یبوست کے

معدہ کو لاحق ہوں وہ نہایت صعب اور دشوار ہے خصوصاً سوء مزاج یابس کا اسلیے کہ قوت اوس دوا کی جس سے اس سوء مزاج

کا مقابلہ کیا جاتا ہے بہت ضعیف ہوتی ہے سرد معدہ کا گرم کرنا جتنے زمانہ میں ہوسکتا ہے اوتنے ہی زمانہ میں گرم معدہ کی

تبرید بھی ہوجاتی ہے مگر خطرہ تبرید معدہ کے کرنے میں زیادہ ہے خصوصاً اگر کوئی عضو قریب معدہ کا بھی سوء مزاج بارد سے

متکیف ہو خواہ وہ عضو ضعیف ہوگیا ہو اور ترطیب پیدا کرنی خواہ تجفیف اسمیں خطرہ یکسان ہے مگر یہ بات ہے کہ زمانہ

ترطیب پیدا کرنے کا زیادہ طولانی ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض معدہ کے اگر مادی ہوں اور بعد ازان وہ

مادہ جو سبب مرض ہے اوسکا اخراج مشکل ہو اور دشوار اوسوقت ایارج سے زیادہ تر نافع کوئی دوا نہیں اسلیے کہ ایارج

مصالح معدہ پر اور اتمام افعال خاصہ پر معدہ کے بڑی معین دوا ہے اور اگر استفراغ معدہ کا کسی ایسی خلط سے کیا ہو

جو اور عضو سے معدہ پر ریزش کرتی تھی پس بعد استفراغ کے تقویت معدہ کی اسطرح کرنی چاہیے کہ پھر اوس خلط کو قبول نکرے

اطراف کی بندش اور اونکو گرم کرنا یہ بھی بند کرنے پر ریزش کرنیوالی مواد معدہ کی اچھی طرح اعانت کرتی ہے شربت

خشخاش لشدت مانع ہے انصباب حار مواد سر کو بطرف معدہ کے پھر اگر وہ خلط جسکا استفراغ کرچکے ہیں بارد ہو تو ایسی

مقویات کی حاجت ہوتی ہے وہ جیسے مصطکی اور اقراص ورد اور سعتر اور پودینہ خشک اور عود خام اور قرنفل وغیرہ اور

اگر وہ خلط گرم تھی اوسوقت تقویت معدہ کی ربوب قابضہ سے (جیسے کہ رب سیب اور ربی اور لیمو وغیرہ) کرنی چاہیے خواہ قرص جو

بارد جو ورد اور طباشیر وغیرہ سے طیار کیے جائیں جو شخص کہ مقام درمیانی معدہ اور جگر کی سختی اور سخافت پاتا ہو جیسے ہم اوپر

بیان کرچکے ہیں (یعنی اخیر میں اسی فصل متقدم کے) اوسکو لازم ہے کہ اپنی غذا اور دوا دونوں آب جو سے کرے اور ہر روز

پینے کی مقدار بڑھاتا جائے دس مثقال سے بیس اور سو مثقال تک اور اس مقدار کو تمام دن میں پی لیا کرے اور ایسی تدبیر بڑھانی مقدار کی کرے کہ آخر کو ایک دفعہ نہایت دو مرتبہ میں اتنی مقدار پی جائے اور کبھی وہ اسکے مستفرغ سے پینے مسہل خواہ قئی کو اپنے پاس نہ آنے دے اور فصد کے استفراغ کو اختیار کرے ایسے ہی یہ قرص بھی اگر وہ جسکے بیان کیا ہو مصطگی اور اقراص ورد کو تین درہم کو بالنعناع یا انکے پینے پودینہ خشک مرباخورد عود خام کو بعد درہم ہمراہ کسی شراب کہنہ خواہ شراب ملیہ کے استعمال کریں۔ واجب ہے کہ تنقیہ معدہ کی عموماً خواہ اوس خلط کے تنقیہ میں جو فضا معدہ میں مجتمع ہو خواہ چسپیدہ اور منتشر ہو گئی ہو ایسی ادویہ کو تجویز کریں جنکا اثر معدہ اور اون جداول سے جو قریب معدہ کے ہیں زیادہ بڑھ کر اور اعضا تک نہ پہنچے جو معدہ اور ان جداول سے دور ہیں۔ اگر ایک مرتبہ کا استعمال کافی برآمد کار نہیں تو پھر دوبارہ ایسے ہی ادویہ کو اختیار کریں یہ تکرار استعمال ادویہ مسہلہ بوقت حاجت کے اوس خلط کا معدہ ہے کہ بلا ضرورت اور بلا بدون حاجت ایک ہی مرتبہ استعمال ادویہ مستفرغہ کا کریں۔ سوال بول اور براز کی نگرانی امراض معدہ میں ضروری ہے اگر معلوم ہو جائے کہ بول اور براز اصلاح پر آ گئے اور کوئی خرابی اونمیں باقی نہیں رہی معلوم کرنا چاہیے کہ اب معدہ بھی درباصلاح ہو گیا۔ واجب ہے کہ معدہ پر کوئی شئی زیادہ سرد وارد نہ کیا جائے۔ اگر چہ معدہ حار بھی ہو جیسے زیادہ سرد پانی خصوصاً جبکہ وہ شخص خوگر اسکے آب سرد کا بحالت صحت بھی نہو اور اگر ادویہ محللہ کا استعمال کیا جائے واسطے تحلیل فضول معدہ کے تو لازم ہے کہ اون کے ہمراہ کسی قدر ادویہ قابضہ کی بھی شرکت رہے جو حافظ قوت معدہ کی بھی ہوں علاجات سوء مزاج بارد اور رطب معدہ کے اگر یہ برودت اور رطوبت معدہ میں بسبب مادہ کے پیدا ہوئی ہو اوس مادہ کا استفراغ بطور مندرجہ قانون عام کرنا چاہیے پھر اگر مادہ مذکورہ زیادہ نہو تو ایسے وقت ارباب تجربہ کا ایک خاص طریقہ مشہور ہے غذا دینے کا طریقہ اونکا تو یہ ہے اگر مادہ نہو کہ ایسی غذا دیتے ہیں جسمیں قبض اور تلخی ہو تاکہ بسبب قبض کے تخفیف پیدا کرے اور بسبب تلخی کے حرارت پیدا کرے از قبیل شراب مانند کبھی تصور کر نی چاہیے۔ اور ادویہ مشروبہ میں افسنتینیہ اور شراب افسنتین اور نحو افسنتین کو خواہ وہ ادویہ جو شربت سفرجل سے بنائے جائیں۔ ضماد اور طلا اور مروخات میں انکا مختار طریقہ یہ ہے کہ ضماد ایسی ادویہ سے کرتے ہیں جنمیں ادویہ قابضہ اور خوشبو داخل ہوں مثلاً ورد اور ادویہ جو حماما اور قصب الذریرہ اور سنبل اور سادج اور لادن اور قل بیخ سوسن اور بلسان اور روغن بلسان اور حب بلسان اور میعہ سے مرکب ہوں مروخات میں قیروطیان جو روغن مصطگی اور زیت اور روغن ناردین سے اور روغن سفرجل سے طیار کیجائیں پھر اگر یہ مقدار ضماد کی براہ قوت نفوذ کافی نہو اوسوقت البتہ استعمال اضمدہ محمرہ کا جنسے جلد میں بوجہ حدت کے سرخی آ جائے خواہ تافسیا کا استعمال کرتے ہیں منجملہ قوی ضماد ون کے یہ بھی ایک ضماد ہے زعفران سنبل سوری مصطگی روغن بلسان ملد ایک جزو شہد تین جزو (مُر) جو شہر اطرغیلون سے آتی ہے اوسمیں سے تین جزو صمغ البطم ڈیرہ جزو اذفر میں ایک جزو پس ان سب کا ضماد طیار کریں اور اگر تھوڑی سی مقدار اسکی شربا استعمال کیجائے وہ بھی جائز ہے۔ ایضاً میعہ چار جزو موم تین جزو مغز ساق گوزن دو جزو صمغ البطم ایک جزو روغن بلسان ڈیرہ جزو روغن ناردین دو جزو۔ ایضاً میعہ تین جزو مغز ساق گوزن تین جزو صبر احمر تین جزو مصطگی دو جزو روغن ناردین آٹھہ جزو روغن بلسان تین جزو موم پانچ جزو اسکی قیروطی بنتی ہے (یہان تک تجویز ارباب تجربہ کی تھی) ارباب قیاس جنکو پابندی قواعد کی بھی ہے وہ لوگ پہلے تو ان بیمارون کو ریاضت معتدل کا حکم کرتے ہیں اور غذا ایسی جسکا کیموس اچھا بنے اور زود ہضم ہو اور مقدار میں معتدل بہ کمی کہ جو اچھی طرح ہضم ہو جائے اونکو کھلاتے ہیں بعد ازان رفتہ رفتہ استعمال ادویہ

مذکورہ کا جو مستعمل ہوا اور قوابض میں کہ اشربہ کرتے ہیں خواہ ادویہ مفردہ ہوں خواہ مرکبہ اور اسی قسم کی اشیا جو شبیہ ہیں اگر گرم ہوں خواہ اعتدال پر
تو بیان کر کہ گرم مستعملہ بعد ازان ترشی غلیظ مقابل ہو ان ادویہ سے معدہ کے واسطے مناسب ہوں گے اور نفع ہوتا ہے کہ مزاج معدہ کا معتدل ہو جاتا ہے انہیں چیزوں سے
میں سے معجون فلافلی اور کمونی بھی ہیں اور جبکہ جنہیں ہم لکھ چکے ہیں جیسے اطریفل صغیر اور معجون اور فلفل ایک جزو ایک جزو (گرم) جو شہد اور غیلون سے آتی ہے
اور سمجھے ملین غالب ہے کہ وہ معدہ کو جو سکتا ہے اور ان میں ہر ایک معدہ کی جزو قسط اسالیون یعنی کرفس جبلی اور کاشم ملکی ہر ایک نصف جزو
بقدر کفایت شہد لیکر معجون طیار کریں۔ اگر برودت معدہ کی اس سے زیادہ ہو اور سیا اور سنجرنیا کا استعمال کرتے ہیں سمجھا دینا
جبکہ کے چونکہ امراض جاری ہیں اور ان میں رطوبت غلیظ ہو شراب عنصل ہو نسخہ اوسکا یہ ہے عنصل مصفی اور پاک کردہ
اور ریزہ ریزہ شدہ کو تین ہشت لیکر پانچ سیر برتن میں منہ بند کرکے رکھیں اور چھ مہینہ رہنے دیں علاج مزاج حار معدہ کا
القباء معدہ کو ترش شدہ اور سرکہ کا پینا نفع کرتا ہے خصوصاً ہمراہ کشنیز سبز کے اور ایسا ہی اوگا وہ کا اور مغز خیارین اور تازہ مچھلی بھی
خاص کر مسکن التہاب معدہ کی ہے اور آب سرد اور سرخ انگور کا سنی اور کھیرا اور شفتالو وغیرہ زیادہ تر نفع کہ تحلیل صفرا کی طرف
ہو جاسے اور ان کا ہو اور چاول اور مسور اور کشنیز تازہ ہمراہ سرکہ کے اور کدو وغیرہ کہ یہ سب کافور اور صندل اور گل سرخ ملا کر استعمال
کیے جاتے ہیں اگر ان اشیا کے دینے کی حاجت ہو اگر قرص طباشیر اور اگر خصوصاً اسہال صفراوی ہو ضرور مستعمل ہوتا ہے۔ غذا ان
لوگوں کی سفید جو سرکہ میں ابالا جاسے اور مسور اور رمانیہ اور سماقیہ اور حصرمیہ سے بھی غذا دینی چاہیے۔ گوشت جو انکے واسطے تجویز
کیا گیا ہے وہ لوہ کا اور تیتر اور چوزہ ہاے مرغ اور اگر حرارت اسقدر نہو جو انکی قوت کو سے یعنی قوت کو بہت گھٹا دے
اوسوقت غذا سے بارد غلیظ سے بھی انکا تغذیہ ہو سکتا ہے جیسے قریص ماہی تر اور قریص البطون یعنی شکم حیوانات کا اور قریص کل
ایسی چیزوں کے جسمیں قبض بھی ہو اور رب خشخاش اور شراب خشخاش بھی اسکے واسطے زیادہ نافع ہے مبردات کا ضماد کرنا بھی
ان لوگوں کو نفع دیتا ہے۔ کبھی انکے معدہ پر کپڑا کتان کا پانی سے بھرا ہوا اور بھولا یا ہوا باندھا جاتا ہے اس سے بھی نفع ہوتا ہے
۔جسوقت معدہ پر ضمادہاے سرد کا استعمال ہو اس امر سے بچنا چاہیے کہ حجاب کی زیادہ تبرید ان ضمادات سے نہو جاسے
یا جگر کی اسقدر تبرید جو ان دونوں کے افعال کو مضر ہے اسلیے کہ اکثر ایسے ہی ضمادوں سے آفت سانس میں پہنچ جاتی ہے اگر
حجاب کی تبرید زیادہ ہو گئی اور جگر میں برودت پہونچی۔ پھر اگر کسی طرح کا ضرر انھیں مضرتہاے مذکورہ میں سے متوہم ہو فوراً اوسکا
تدارک کرنا چاہیے روغن مسخن موضع برودت رسیدہ پر گرا کے خواہ اوسی روغن سے تکمید کرنی چاہیے اور ضمادات کو اوسوقت
بدل کر مسخنات کا استعمال کرنا چاہیے علاج مزاج بارد کا معدہ کے اگر خفیف برودت سے مزاج معدہ کا متغیر ہو گیا ہو
اوسکے علاج میں ایسے قرص ورد پر اقتصار کرنا چاہیے جسمیں افسنتین پڑتی ہے اور دارچینی اور ہمراہ طبیخ کمون اور نانخواہ کے
بشرطیکہ ظرف آبگینہ میں انکو جوش دیا ہو۔ اجوائن کو ایسے مرض میں عجیب منفعت ہے۔ اور اگر برودت اس سے زیادہ قوی ہو
اوسوقت معاجین قویہ کا استعمال ضرور ہوگا جو گرم ہیں اور بزور حارہ اور فلافلی اور تریاق اور مثرودیطوس ہمراہ شراب کے
اور سنجرنیا میہ کے ہمراہ اور کمونی اور امروسیا اور فنداد یقون اور دواء المسک تلخ اور معجون اطریفل صغیر۔ اور کندر بھی اوسوقت
نفع کرتی ہے جب طبیعت نرم ہو۔ واجب ہے کہ ایسے مقامات میں یہ ادویہ سلاقہ سنبل اور مصطگی اور اذخر وغیرہ میں دینا چاہیے
زنجبیل مربی بھی ان لوگوں کو نافع ہے۔ ایضاً اقراص ورد ہم وزن اوسکے عوض ایضاً فلافلی ہمراہ شراب کے کہ یہ زیادہ گرمی

پیدا کرتی ہی اور یہ بھی تسخین معدہ کر دیتی ہی تاثیر مدرجہ غایت معجون فلافلی کی یہ شناخت ہی کہ ہچکی آنے لگے۔ واجب ہی کہ حلتیت اور زنجفیل کو غذا مین بھی شریک کرین کہ زیادہ منفعت رکھتی ہی۔ اسمین بھی ایسے لوگون کو انفع اشیا ہی۔ اور روغن جو معدہ کی مالش کے واسطے ہین اونمین سے روغن بابونہ اور روغن شبت اور روغن سوسن اور روغن مصطگی جسمین مرزنجوش کی جزئی پڑی ہو اور اگر زیادہ قوت درکار ہی تو اشق اور مقل بھی داخل کرنی چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی درکار ہو تو روغن قسط اور روغن بان اور روغن زنبق جانشو اور یہ جیسے شراب سوسن ہی اور عود کے اور مشک اور عنبر اور مقوی دواؤن جیسے جلنجبین تخم کرفس اور خطمی اور شبیہ حجامت یعنی پچھنے کا رکھنا معدہ پر اور جماع بازدہ مین زیادہ منفعت بخشتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اطراف کو گرم کرنا معدہ کی تسخین بہت جلد کر دیتا ہی

علاج مزاج رطب معدہ کا ادویہ ناشفہ اور مقطعہ سے خواہ جن دواؤن مین تلخی اور تیزی ہی انمین اور عفص جیسے بلیلہ اور غیرہ ملا کر ایسے مزاج کا علاج کیا جاتا ہی اور شراب قوی بمقدار قلیل کا پلانا بھی واجب ہی اور غذا انمین بھی ناشفات اور طیبات یعنی بھنے اور تلے ہوئے غذا کا استعمال مناسب ہی اور پانی بہت کم پینا چاہیے۔ اقراص جو کہ گل سرخ سے بنائے جاتے ہین مزاج رطب معدہ کو زیادہ نافع ہوتے ہین رطوبت معدہ کی زائل کرنیوالی یہ بھی دوا ہی کہ ایک درہم انیسون اور ایک درہم تخم رازیانہ کو پانی مین جوش دین اور پھر اوسے چھان کر پانچ درہم گلقند خوب مل کر ملا دین اور استعمال کرین

علاج مزاج یابس معدہ کا ان لوگون کا علاج قریب قریب علاج دق کے ہی اسلیے کہ یہ مرض گویا معدہ کی دق ہی اور اگر مستحکم ہو جائے پھر ہرگز علاج پذیر نہین ہوتا یہ بات ممکن نہین کہ فقط معدہ کی ترطیب کیجائے اور جملہ بدن کی ترطیب نہ کیجائے بلکہ معدہ کی ترطیب بدون ترطیب جملہ بدن کے ہو نہین سکتی۔ ان لوگون کی ترطیب کا طریقہ ایک یہ بھی ہی کہ انکا بٹھانا آبزن کے ظروف مین الغرض انکے تحمیم یعنی گرم اور تر کرنے کے اور اسی طرح تکرار انکو حمام مین لیجانا واجب ہی اور جسقدر یبوست زیادہ ہو اوسی قدر تکرار تحمیم کرنی چاہیے بشرطیکہ بنظر افراط یبوست کے اتنی حاجت ترطیب کی ہوتی ہی کہ انکو پیادہ یا حمام تک جانے کی اور حمام سے گھر یا بستر خواب تک آنے کی اجازت نہین دیجاتی ہی بلکہ ایک محافہ مثل پالکی خواہ لوچہ وغیرہ کے سواری جو بالکل بے تکان ہو اوسپر حمام جانے کے واسطے سوار کرکے لاتے جاتے ہین تاکہ حرکت آمد و شد کی حرارت تحلیل اوس رطوبت کی نکرے جو بالعرض تدبیر حمام سے پیدا ہوئی ہی اور خفیف پسینے کی راہ وہ تری بر آمد نہو جائے جو آبزن کے ذریعہ سے انکے بدنمین سرایت کر گئی ہی اور یہ بھی خوف ہوتا ہی چونکہ حمام سے ارخائے قوت پیدا ہوتا ہی یعنے سب قوتین اور اعضائے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہین لہذا واجب ہی کہ بعد حمام کے ایسی حرکت وغیرہ واقع نہو جو تحلیل قوت کی کردے اور خشکی کی مقدار و چند یعنے زیادہ ہو جائے۔ انکی تحمیم فقط اسی طرح کرنی چاہیے کہ آبزن مین یہ ڈالدیے جائین اور خوب تر ہو جائین پس ہوائے حمام مین ٹھہرنے کی انھین حاجت نہین اور آبزن کا پانی حرارت مین معتدل ہو ایسا کہ نہ اوس سے کچھ تری پیدا ہو اور نہ زیادہ گرمی کی وجہ سے لذع بدنمین کرے اور خلاصہ یہ ہی کہ اوس پانی کی کیفیت سے زیادہ اور کوئی اثر بدن کو نہ پہونچے بلکہ لذت لیے ہی پانی ترطیب بدن کریگا اور توسیع مسامات بھی کر دے گا۔ مدت اور زمانہ استعمال آبزن کا اوسی قدر تجویز کرنا واجب ہی جب تک بدن پھولتا رہے اور قبل اس کیفیت کے کہ پھر بدن کا سمٹنا شروع ہو آبزن سے جدا کر لینا چاہیے۔ اور واجب ہی کہ ادھر حمام سے نکالین تھوڑی سی راحت اور آرام ہی کی نظر سے ٹھہر جائین اور بعد ازان لطیف اقسام دودھ کے پلائین خواہ عورت کا دودھ یا مادہ خر کا یا شیر گوسپند اور سب سے بہتر یہ ہی

کہ چوس چوس کر دودھ پیا جاوے پستان سے اور اگر دودھ پیا ہوا پائیں تو تھوڑا تھوڑا دوسرے برتن میں جاوے اور اوسکی گرمی ہر طرف نہونے پاوے
اور پلا دیا جاوے تاکہ ہواے خارجی سے کچھ اثر دودھ میں نہ پہونچا ہو اور جس حیوان کا دودھ پلایا جاوے اوسکو غذا اچھی قدر سے
دیگئی ہو جو ہضم کر سکے اور قبل از انکہ اوسکا دودھ مستعمل ہو تھوڑی سی ریاضت باعتدال بھی اوس حیوان کو کرائی گئی ہو اور
سوا اسکے مریض کے اور کوئی بچہ وغیرہ اوسکا دودھ نہ پینے پاوے - پھر اگر آدمی کا دودھ نہو بلکہ مادہ خر یا بکری کا ہو اوسکی جودت
ہضم کی شناخت اسطرح پر کرنی چاہیے کہ اوسکے فضلہ میں بدبو ہے یا نہیں یا خشکی اور تری میں معتدل ہے خواہ کسی کیفیت یبوست اور رطوبت
کی برازمین افراط ہے اور قوام اوسکا مستوی ہے یا پھٹا ہوا ہے کسی ریح کے سبب سے اور ان حیوانات کی ریاضت یہی ہے کہ اچھی طرح
دوڑیں - بعد دودھ پلانے کے مریض کا حال دیکھیں کہ دودھ خواہ آب جو وغیرہ جو کچھ اسے پلایا تھا ہضم ہو گیا یا نہیں اور یہ کیفیت اوسکی
ڈکار کے صاف آنے سے دریافت ہوتی ہے اور راوجہ کی سبکی بھی اسپر دلیل ہوتی ہے - بعد چار گھنٹہ خواہ پانچ گھنٹہ کے جب ہضم ہو جانیکا
یقین ہو جاوے - پھر دودھ خواہ ماء الشعیر دوبارہ پلایا جاوے اور اوسکے بعد پھر تکمیم کیجاوے اور بعد تکمیم کے اوسکے اعضا پر
مالش روغن کی کریں تاکہ جسقدر مائیت اور رطوبت کو مسامات کے ذریعہ سے چوس لیا ہے وہ سب کے سب اندر جسم کے تحلیل ہو جاوے
اور گھٹکر اندر رہ جاوے - اگر یہ مریض خوگر حمام کا ہو سہ بارہ حمام اوسکا بھی کرنا چاہیے اگر اصوب یہی ہو کہ دوہی مرتبہ پر
اقتصار کریں اوسوقت مناسب ہے کہ درمیانی گھنٹے جو دونون تکمیم کے مثلاً چار یا پانچ مذکور ہوے انہیں زیادہ وقفہ کر دیں اور
راحت رسانی کا زمانہ زیادہ کریں کہ پوری پوری راحت اوسے پیدا ہو - پھر اگر اوسکا دودھ پینے کو جی چاہے تیسری مرتبہ
بھی دودھ پلانا چاہیے ورنہ آب جو کو پلانا مناسب ہے مگر آب جو وہی عمدہ ہے جسکی پختگی بخوبی ہوئی ہو اور پختگی اوسی کی عمدہ ہے کہ زیادہ پانی
ڈالکر پکایا جاوے اور تھوڑا باقی رہجاوے (اسکا طریقہ باب حمیات میں آتا ہے) تنوری روٹی جو خمیر اور نمک ڈالکر پختہ کیجاوے اور
اچھی طرح پختہ ہو یعنے کچی نہ رہنے پاوے یہ بھی اسے کھلانی چاہیے اور سمک رضراضی اور طائران نرم اور سبک گوشت [illegible]
گوشت اور خصیہ ہاے مرغ فربہ ہمراہ دودھ کے بھی اسکی غذا ہوسکتی ہے - اور جو غذا بالزوجت اور غلیظ اور سخت ہے اوس سے بچانا
چاہیے - اگر کوئی غذا ایسی ہو جسمین فضلہ کم اور غذائیت زیادہ ہے اوسمین سے ایسی غذا اختیار کرنی چاہیے جو سریع الہضم لطیف الکیموس
اور بارطوبت ہو - مقدار ہر ایک غذا کی اسیقدر ہے کہ معدہ میں گرانی اور کھچاوٹ زیادہ پیدا نہ کرے اور تھوڑی مقدار غذا کی
تجویز کرنی تو ایسے بیمارون کے واسطے بہت ضرور ہے - کوئی شربت جو رقیق اور مائل بقبض ہو اور بسبب کثرت مائیت پانی
کی آمیزش کو کم تحمل کر سکے ایسی شراب اور شربت کا پلانا بھی بہت ضرور ہے تاکہ غذا کے نافذ کرنے میں اعانت کرے اور قوت
غریزی کو پیدا کر دے اور پھر اوس سرد پانی پلانے کی زیادہ ضرورت نہ رہے جو بسبب اپنی سردی کے نکایت اور گزند پہونچاتا ہے
اور مقدار ایسی شراب کی اسی قدر ہو کہ معدہ کے اوپر چڑھی نہ رہے اور نہ اوس سے قراقر پیدا ہو جب نیچے معدہ کے اترے
اور دوسری مرتبہ غذا کے دینے میں اسی امر کا لحاظ رہے کہ غذاے اول خوب ہضم تام کو پہونچ چکی ہے - اور چند بار تفرقہ
دیکر ایسے لوگون کو غذا دینی تا امکان بہت اچھی بات ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ طعام سبک ہو تاکہ غذاے دوم سابق کی
غذاے غیر منہضم سے مل نجاوے - اسی طرح ان لوگون کی تدبیر تکمیم اور غذا دہی اور مالش کی چندروز رہی اور جب قدر
اونکی قوت بڑھتی ہوئی نظر آوے ریاضت اور مالش کی زیادتی کرنی چاہیے - لیکن جب قریب بصحت ہو جائیں آب جو موقوف

کو دینا چاہیے اور اوسکے برخلاف ایسی غذا جو غلیظ ہو اور ... دینے چاہئین اور اسی لیے غذا زیادہ دینی چاہیے جو قوت
کی محتمل ہو لیکن بڑھانے والی ہو اور بشرطیکہ ایسی غذا کا ہضم اچھی طرح ہو سکے ... گذشتہ ترسیم سے کیا جاتا ہے علاج سوء مزاج
بارد یا یابس کا اگر مزاج بارد یا یابس ہو ... ہر قسم کی یبوست کی مثل ... ہے اور چونکہ تدبیر اس امر
کی بدون استعمال مسخنات کے اور کچھ نہیں ہو سکتی احتیاط کرنی چاہیئے کہ ایسے مسخنات نہ دین جو یبوست کو بسبب تحلیل یا بسبب
قبض قوی کے ایسے مزاج میں بڑھا دین ... جو اقسام ایسے وقت مضر ہوتے ہین اور نافع نہین ... طبیب ہو وہ جسکو
کہ زیادہ امتحان ہو قوی اور سریع الاثر ہو اوس سے ایسے بیمار کو بچاوے اسلیے کہ ترطیب تجفیف پیدا کرتی ہے اور یبوست کو
زیادہ کر دیتی ہے بلکہ لازم ہے تسخین بھی کرتا جاوے اور اسی تسخین کے درمیانی اوقات مین ترطیب بھی کرتا رہے اور جو چیز
حار غریزی ہی لیکن روح کے زیادہ قریب کی ایسی تدبیر کرے کہ اوسکی حرارت اور تازگی نہ بڑھنے پاوے۔ شراب جسمین پانی
کم ملا ہو اوس سے یہی فعل پیدا ہوتا ہے اور معدہ کو خصوصاً شیر تازہ گاو سے اور ماء الشعیر جسمین تھوڑا سا شہد کف گرفتہ
ملا ہو کہ اوسکی غذائیت کو بڑھا دیوے اور معتدل کر دے لیکن ماء الشعیر کے کم کرے یہ بھی عمدہ غذا ایسے بیمارون کی ہے
- معدہ کی مالش ایسے خوشبودار روغن سے جو ہمراہ ترطیب کے تسخین بھی پیدا کرین جیسے روغن سنبل اور روغن ناردین اور روغن مصطگی
بھی عمدہ ہے اور بیشتر ان روغنون کے ہمراہ روغن بلسان بھی شریک کر دیا جاتا ہے - اور اکثر فقط روغن بلسان پر اقتصار
کیا جاتا ہے کہ یہ بھی نافع ہے - اور اچھا یہ ہے کہ ان روغنون مین تھوڑا سا موم بھی ملا دین تاکہ ٹھہرنا انکا معدہ پر دیر تک رہے
منجملہ اون اور چیزون کے جو زیادہ نافع ہین یہ ہے کہ مصطگی کو پیسکر روغن ناردین ملا کر معدہ پر رکھین اور مصطگی کے اقسام مین مختار اور
پسندیدہ وہی قسم ہے جو زیادہ چیپ ہو - اگر برودت زیادہ شدت سے ہو چارہ نہوگا بدون اسکے کہ ہر روز معدہ پر زفت کو
طلا کرین اور جب تک سرد نہو جاوے لگی رہنے دین اور سرد ہونے سے پہلے چھوڑا دین بیشتر اس ضماد کا استعمال دن مین
دو مرتبہ کیا جاتا ہے کہ اس تدبیر سے بطرف معدہ کے خون غذا و مادہ کھچکر پہونچتا ہے - زفت کے استعمال کی صورت اور تدبیر
جیسے بیان زفت ادویہ مفردہ مین ہو چکی ہے اوسی طرح کرنی چاہیے - منجملہ اون چیزون کے جو منفعت عظیم پیدا کرتی ہین ایک
یہ بھی تدبیر ہے کہ ایک بچہ آدمی کا جو فربہ اور صحیح المزاج ہو اوسکو سینہ سے چپٹا لین اسطرح کہ اوسکا جثہ معدہ سے ملجاوے کہ
اسطرح بچہ کو گود مین لینے سے حرارت غریزی معدہ مین گود لینے والے کے فائدہ ہوتا ہے اور کھانا بہت اچھی طرح ہضم ہوتا ہے
- پھر اگر بچہ آدمی کا بہم نہ پہونچے سگ بچہ فربہ یا گربہ نر کا بچہ خواہ اور کسی حیوان کا جسمین گرمی زیادہ ہوتی ہے اوسکو معدہ سے
چپٹا لینا چاہیے - واجب ہے کہ بچہ گود مین لیا ہوا اتنی دیر تک رہے کہ پسینہ اوسکے نکل کر ٹھنڈا ہو جاوے اور معدہ کو بھی سرد کر دے
کبھی ایسی چیز طلا کرنی شکم پر بچہ کے بھی ممکن ہو سکتی ہے جو پسینہ برآمد ہونے کو روکے - ایسے صاحب معدہ کو آب سرد بلا ضرورت
ہرگز نہ دینا چاہیے کہ اسکے واسطے نہایت مضر سرد پانی ہے علاج سوء مزاج یابس کا جو ہمراہ حرارت کے ہو ایسے
معدہ کا علاج یہی ہے کہ دو لازمی تدبیرون کو جمع کر دینا چاہیے جو حرارت معدہ اور یبوست معدہ کی اوپر لکھی گئی ہین - پھر اگر حرارت
قلیل ہو اسقدر کافی ہے کہ تدبیر یابس معدہ والون کی کرین شراب اونکے لیے بہت تازہ و تجویز کرنی چاہیے اور شراب
وغیرہ جو کچھ پین گرم نہین برف وغیرہ سے سرد کر کے اور جاڑے مین شیر گرم رہے اسی طرح اونکی غذا بھی دونون

تصفیہ نہین سرد اور شیر گرم رہے - اور نکے معدہ کی مالش روغن سفرجل اور روغن انار سے کرنی چاہیے - اکثر فقط سرد پانی پینے سے انکو
صحت ہو جاتی ہی اگر زیادہ بمقدار کثیر اور خوب ٹھنڈا استعمال کیا جاوے بالکل صحت حاصل ہو جاتی ہی خصوصًا اگر
یبس معدہ مین بافراط ہو علاج سوء مزاج حار رطب معدہ کا ایسے مزاج کو باربارات نافع مفید ہوتے ہین اور جو لوگ جنکو
سوء مزاج حار اور رطب کی یکجا شکایت ہو ایسے معدہ کی پوری تدبیر ہو جاتی ہی - قرص ورد جو گل سرخ تازہ سے طیار ہوتا ہو
ہین - اگر ایسے شخص کو اسہال عارض ہو تو قرص طباشیر ہمراہ روغن سفرجل کے استعمال کرنی چاہیے علاج سوء مزاج معدہ کا جو
مادی ہو اور علاج معدہ کے سدہ کا - پہلے مادہ کا حال دریافت کرنا چاہیے کہ آیا معدہ نے اسطرح جذب کر لیا ہی جسطرح
اسفنج پانی کو جذب کرتا ہی یا ایک خرقہ تر ہو جاتا ہی جسطرح سے رنگین کپڑا رنگ مین ڈوب جاتا ہی کہ وہ رنگ اوسکے ریشہ ریشہ مین
پیوست ہو جاتا ہی اور خوب جسطرح دونون کے اجزا آپسمین ایک دوسرے سے تمیز ہوتے ہین یا وہ مادہ فقط متصل سطح معدہ
سے ہوا ہی خواہ تجویف معدہ مین بھرا ہی اور اسی کا نام باصطلاح بعض اطبا طافی رکھا گیا ہی - اور یہ بھی دریافت کرنا چاہیے کہ وہ
اور موضع تولد اوس مادہ کا کونسا عضو ہی اور کس جانب یہ مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرتا ہی یا ریزش کر کے معدہ مین آچکا ہی
- پھر اگر تولد مادہ کا خاص معدہ مین ہو فقط معدہ کی اصلاح اور اخراج مادہ کی طرف قصد کیا جاوے گا اور جو سبب کہ تولید مادہ
مذکورہ کا معدہ مین ہی اوسکی اصلاح کیجاوے گی - اور اگر کسی اور عضو سے وہ مادہ معدہ کی طرف آتا ہی مثلاً دماغ یا مرارہ خواہ جگر
یا طحال - پہلے استفراغ مادہ کا معدہ سے کر کے پھر اصلاح مزاج اوسی عضو کی کرینگے جس سے مادہ بطرف معدہ کے آتا ہی اور معدہ کی
ایسی تقویت کرنی چاہیے کہ پھر انصباب کو قبول نکرے - کبھی انصباب مادہ کا بوقت گرسنگی کے ہوتا ہی یعنے جسوقت کہ طبیعت قوت
جاذبہ مین معدہ کی جذب کی حرکت پیدا کر کے معدہ مین کسی چیز کو کھینچنا چاہتی ہی اور غذا اوسوقت نہین ہوتی ہی لہذا کسی مادہ کو
جہان سے ملے بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہی اور چونکہ قوت دافعہ معدہ کی اوسوقت ٹھہری ہوئی ہوتی ہی لہذا اوس مادہ جذب
شدہ کو دفع نہین کرتی پس ایسے وقت جسقدر قبول مواد معدہ کو ہوگا اور کسی وقت اتنا نہوگا - اور یہ وہی لوگ ہین جنکو بھوک
کی تاب نہین ہوتی اور اکثر بوقت بھوک کے ان پر غشی طاری ہوتی ہی پس واجب ہی کہ انصباب مادہ سے پہلے انکو کھانا
کھلا دیا جاوے اور غذا مین انکی ایسی اشیا ہون جو مقوی معدہ ہین جیسے ربوب قابضہ اور ترش بیشتر انصباب مواد کا
بوقت انفعالات نفسانیہ کے ہوتا ہی مثلاً بوقت زیادہ غصہ کرنے کے یا بوقت زیادہ رنج کے وغیرہ وغیرہ اور جو لوگ ایسے
اوقات انکے معدہ مین پیدا ہوتی ہی بدون قے کرنے کے اونمین سکون نہین ہوتا - جو مادہ کہ دماغ سے معدہ مین گرتا ہو فلفل سپید
پانی مین پیسی ہوئی اور افسنتین اوسے مفید ہوتی ہی اور صبر کی منفعت ایسے مادہ مین ضعیف ہی - ایارج کبھی جو مفید ہوتا ہی اوسکی
وجہ یہ ہی کہ ادویہ قوی شدید التحلیل پر شامل ہی اور اونمین جلا کی قوت بھی زیادہ ہی - ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ منجملہ دشوار
صورتون اجتماع سوء مزاج معدہ اور دماغ کے ایک یہ ہی کہ مزاج معدہ کا گرم ہو اور دماغ کا مزاج سرد ہو اوسوقت
جس مادہ بارد کی ریزش دماغ سے معدہ پر ہوگی بنظر اپنی برودت کے معجونہاے گرم جیسے فلافلی اور قمہ بنجی کو مقتضی ہوگا
اور معدہ حار کی نظر سے یہ ادویہ حارہ مضر ہین - جگر سے جو مادہ بطرف معدہ کے ریزش کرے اوسکے علاج مین حاجت
اسکی ہی کہ پہلے تلئین طبیعت کیجاوے بعد ازان استفراغ خلط رقیق صفراوی کا کرین ماء الجبن اور ہلیلہ زرد اور سقمونیا سے اور

جسقدر استعمال اوسکا زیادہ ہوگا اوسیقدر معدہ سے کسی اور طرف میل و قصد کرنے سے ہو جاتا ہے اور اوسی قدر بہتر استفراغ اور تنقیہ کے پھر تقویت معدہ
کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ ملینات کا استعمال طعام سے پہلے کیا جاوے اور اونکے ہمراہ یا بعد کسی قدر قوابض لطیفہ
معدہ کی دواؤن میں سے بھی ملائی ہوئی ہون چنانچہ آگے بیان کرینگے جو موضع خاص اونکے ذکر کا ہے۔ جو مادہ دماغ سے آتا ہے اوسکا
علاج عنقریب جو باب شہوت کلبی مین لکھا جاویگا۔ یہ اوپر سے معلوم ہو چکا ہے کہ اکثر بطرف فم معدہ کے ایسے اخلاط حادہ اور لذاع
گرتے ہین جو غشی اور تشنج پیدا کرتے ہین اور بیشتر اون اخلاط کا انصباب بطلان نبض تک پہونچاتا ہے اور یہ اخلاط اکثر سوداوی
ہوتے ہین۔ واجب ہے طبیب پر کہ بوقت انصباب مواد کے تقویت فم معدہ کی ضرور کرے تاکہ جو مواد اوسکی طرف کھنچ کر آتے ہین
اونکو قبول نکرے اور یہ تقویت ایسے غذاؤن سے کرنی چاہیے جنمین قبض اور عطریت ہو اور ضماد کے اجزا بوقت حرارت معدہ کے یا
بوقت حمیات کے جیسے شربت خشخاش انار مسیدہ اور بہی اور سیب اور عصارہ انگور خام اور بہیجوے کی شاخونکا اور روغن مین
گل روغن گرم ضماد بوقت معالجہ معدہ بارد کے یا جسوقت حمیات نہون اونکے اجزا اور زعفران اور صبر اور مصطگی اور مثلاً
افسنتین اور کندر اور زنجبیل اور سنبل الطیب اور روغن جیسے ناردین اور روغن مصطگی۔ اکثر سبب اجتماع مواد کا معدہ مین فقط
ترک جانا اور بند ہو جانا اون استفراغات کا ہوتا ہے جنکی خوگر ہو چکی تھی اور کسی عضو سے انصباب کرکے یہ مواد فراہم ہو چکا ہے
اوسکا استفراغ کر ڈالین اور جسطرف سے اوسکا سیلان اور بسہولت نکل جانا متصور ہو طبیب اوس راہ کی تفتیح کرین اور اوسی
طرف امالہ مادہ کا معدہ سے کرین اور کسی جانب اخراج خلط معدہ کا نکرین سواے اوسطرف کے جدھر سیلان اور رجوع اوس
خلط کا دریافت ہو جاوے پھر اگر اس میلان کے دریافت کرنے مین خواہ امالہ اور اخراج مادہ موجودہ مین اشکال ہو تو جسقدر
طافی اور متصل فم معدہ کے ہو اوسے بذریعہ قے کے اور اوسکے سوا جسقدر ہو بذریعہ اسہال کے اخراج کرین۔ پھر اگر خلط مذکور
منتشر ہو اور اچھی طرح اجزاے معدہ مین پیوست ہو گئی ہو اور سواے خلط رقیق کے یہ بات کسی اور خلط مین نہو گی اوس کے
علاج مین صبر کا استعمال افضل ہے تقویت معدہ کے واسطے تو صبر مغسول زیادہ اصلح ہے اور تنقیہ کی وجہ سے غیر مغسول اسلیے
کہ مغسول ہونے سے قوت مسہلہ اوسکی ضعیف ہو جاتی ہے۔ ایارج دونون غرض تقویت اور استفراغ کو پورا کرتا ہے اسلیے
کہ اوسمین اجزاے مصلحہ اور معینہ اور اجزاء مانعہ مضرت اسہال سب موجود ہین خصوصاً سافج اگر شہد سے ملی نہو اسلیے کہ شہد سے
ملی ہوئی اگرچہ اسہال نواحی اور اطراف مختلفہ سے کرتی ہے بسبب اسکے کہ معدہ مین شیرینی کے مناسبت سے زیادہ ٹھہرتی ہے
پھر بھی تقویت اوسکی کمتر ہو جاتی ہے کیونکہ شہد ایارج سافج کی قوت تقویت اور تنقیہ دونون توڑ دیتا ہے۔ واجب ہے کہ ایارج
کے استعمال کے بعد میانہ رفتار بھی کرے اور اسکی حاجت نہین کہ شہد کی آمیزش سے ایارج کی تدبیر کو بدل دین بیشتر یہ مرض
ایک ہی مرتبہ کے ایارج پلانے سے دفع ہو جاتا ہے۔ اگر اسوقت سقوط اشتہا اور متلی بھی ہو بدلے زعفران کے گل سرخ ملانا
چاہیے۔ اور اگر معدہ مین حرارت بھڑک رہی ہو پھر ایارج کا استعمال ہرگز نکرنا چاہیے کہ بیشتر سوء مزاج کی ترقی ہو جاتی ہے
خصوصاً اگر طبیب کو اس بارہ مین غلطی ہوئی کہ اوسنے وجود مادہ کا گمان کیا اور در اصل مادہ نتھا فقط سوء مزاج سادہ
کی حرارت تھی اور ایارج کا استعمال کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ ایارج نہایت نافع دوا ہے اخلاط مراریہ کی جو معدہ مین ہون
خصوصاً ہمراہ طبیخ افسنتین کے یہ نسخہ ایارج کا ایسے ہی وقت کا ہے اور سکبینج اور فقاح اذخر حب بلسان اسارون دارچینی مکاہ ایک جزو

صبر چھ جزو اور اگر قوت مسہلہ زیادہ کرنی مطلوب ہو اور دیگر مذکورہ بالا ہر دو اجزا ڈیڑھ ڈیڑھ جزو اور صبر اسی قدر بدستور ہو تو نافع ہے جو بعض
نافع ہے یہ نسخہ ہے صبر زرد ایک درہم ہلیلہ زرد گل سرخ نصف درہم آب کاسنی اور سفرجل مین گولیان بناوے۔ جو مسہل کہ سفرجل اور سقمونیا
اور شکر سے طیار کیا جاوے وہ بھی عمدہ ہے۔ کبھی ایک دانگ سقمونیا تین اوقیہ ماء شعیر مقشر مین کہ جسمین بالکل نرسے فقط اسی پر اکتفا
کیا جاتا ہے اور سقمونیا دو ضعف مین ملا کر ایک گھنٹہ تک رہنے دیتے ہین کہ مزاج اوسکا یعنی آمیزش بخوبی ہو جاوے۔ گلقند مسہل بھی عظیم النفع ہے
اسی طرح شاہترہ خصوصاً حرارت صفراوی کے واسطے مطبوخ افسنتین اور آلو بخارا اور تمر ہندی اور شربت ورد مسہل بھی عمدہ دوا ہے خصوصاً
اگر سینہ مین اسی طرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ اور تھوڑے سے سقمونیا یا صبر کے اوس شخص کے واسطے جسکا مادہ صفراوی کے استفراغ کا ارادہ ہو
دوا سے جالینوس بھی عجیب ہے اور نسخہ اوسکا یہ ہے افسنتین رومی پانچ درہم گل سرخ جو خوب سرخ اور صحیح الاوصاف ہو بیس درہم دو
رطل پانی مین جوش دین تا کہ چہارم باقی رہ جاوے بعد ازان چھان کر اسی طرح استعمال کرین یا تھوڑے سے شکر ملا لین۔ صبر مناسب ہے
استفراغات معدہ مین اور سقمونیا موذی معدہ کی ہے پس اسکا استعمال بلا ضرورت کبھی نکرنا چاہیے۔ ایسے ہی مواد مین کبھی فصد بھی
نافع ہوتی ہے اگرچہ کوئی امتلا اور کثرت خون کی ہو کہ فصد کرنے سے اخلاط بطرف عروق اور اطراف کے متحرک ہوتے ہین اور
معدہ کے اخلاط کے واسطے ایک منفذ پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسطرف دفع ہو جاتا ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ ایارج ہمراہ طبیخ افسنتین کی اتباع
درجہ مفید ہے۔ سفرجلی کا یہ نسخہ بھی ایسے وقت مجرب ہو چکا ہے۔ مغز سفرجل یعنی اوسکا گودا لے کر کسی آٹے کو گوندھتے ہوے مین
تیار کر کے کھجل مین بریان کرین اور بمقدار تین اوقیہ کے اس سے لین اور زعفران اور افسنتین ہر ایک ڈیڑھ درہمی اور روغن
درخت مصطگی اور روغن سفرجل آٹھ درہمی شراب ریحانی مین آمیختہ کرین کہ اسکا استعمال ایسے معدہ کو قوت دیتا ہے اور اخلاط
حارہ کے قبول کرنے کو منع کرتا ہے۔ یہ بھی مجرب ہے افسنتین دس درہم عود بلسان تین درہم برگ گل تازہ دو درہم عود ایک درہم
دار چینی پانچ درہم مصطگی ایک درہم بہت سے پانی مین جوش دین جب تھوڑا پانی باقی رہ جاوے مثلاً ایک رطل خواہ اوس سے بھی
کمتر اوسکو صاف کرین اور صبر کو اوسمین بھگو دین مقدار شربت ہر روز ایک اوقیہ ہے تا اینکہ عافیت اور صحت پیدا ہو جاوے اگر
وہ خلط جو معدہ مین ریزش کر کے بھری ہے ایسی نہو کہ اوسمین چسپیدگی ہے اور نہ غلیظ ہو قے کرنے سے نفع ہوگا کہ سکنجبین اور آب ترب
اور ماء العسل کے ذریعہ سے قے کرانی چاہیے۔ آب جو سکنجبین حار ملا ہوا یعنی سکنجبین عسلی سے ملا کر قے کرانی چاہیے خواہ اسی طرح کی اور
قسم کی خفیف قے آور دواؤن سے اور بیشتر آب گرم ہی قے کرانے مین کافی ہو جاتا ہے کہ خلط صفرا سہل الدفع ہے خواہ آب گرم روغن
کنجد وغیرہ کے ہمراہ یا زیت کو گرم کر کے فقط پلانے سے یا سکنجبین ہمراہ آب گرم کے۔ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے شہد کے مادہ
کو دھو ڈالتا ہے۔ پس اکثر تو مادہ کو طبیعت بطرف قے کے دفع کر دیتی ہے۔ اور کبھی بعد اسکے استعمال کے بطرف اسفل کے مادہ
کو جذب کر لیتی ہے اور دست آجاتے ہین۔ کبھی ایسے مادہ کا بذریعہ اسہال کے بھی علاج کیا جاتا ہے اور اسہال اونھین ادویہ سے
کرنا چاہیے جو ابھی مذکور ہو چکی ہین اور ضرورت اسہال اوسوقت ہوتی ہے جب معلوم ہو کہ فقط قے کرانے سے مراد پوری
نہوگی یعنی پورا تنقیہ مادہ کا نہوگا اور مادہ قعر معدہ کی طرف زیادہ مائل ہو۔ اگر ایارج کے ذریعہ سے ایسے مادہ کا استفراغ
منظور ہو تو ایک روز اوس سے پہلے حمام کرا کے ماء الشعیر پلا دینا چاہیے۔ اور بیشتر یہ خلط لذاع مقدار مین قلیل ہوتی ہے
پس اوسوقت استعمال جو کے ستو کا ہمراہ آب انار کے اسکی ایذا کو دور کر دیتا ہے اسلیے کہ ستو اس مادہ کا نشف کرتا ہے

استعمال مین نرمی کا لحاظ رہے ایسا نہو کہ زیادہ تبلد پیدا کرکے معدہ کا حس معتدل بھی باطل کردین - غذا ایسے قوی الحس معدہ کی لیسنے
گوشت ماہی کا تجویز کرنی چاہیے تاکہ حاجت مخدرات کی ہو - پھر اگر پیدا ہونیدہ خلط یا مزاج گرم ہو لیکن بھی معدہ کا مقتضا یہ ہے
چند مرتبہ کرنا چاہیے - اور یہ بھی کہ معلوم ہونے کے بعد بلا تاخیر ایسا آدمی کھانا کھالیا کرے بلکہ ابتدا سے گرسنگی مین ایسے لوگ روٹی
ہمراہ رب فواکہ کے کھالین خواہ روٹی پانی مین ڈبو کر خواہ گلاب مین ڈبو کر اور بیشتر کسی شربت آب آمیختہ مین روٹی ڈبو لی ہو
کھلائی جاتی ہے کہ اس سے تقویت فم معدہ کی ہوتی ہے - اگر موذی کوئی خلط یا مزاج بارد ہو اور اکثر ایسے موذی سے ایک طرح کا رعشہ
پیدا ہوتا ہے اور معدہ متشنج ہو کر کھنچتا ہے پس واجب ہے کہ ایسے معدہ کی تقویت شراب قابض اور ادویہ عطریہ قابضہ سے کیجائے
جو لطیف بھی ہون اور خلط بارد اگر ہو تو اوسکا استفراغ کردیا جائے - بابت تدبیر مین اوس شخص کے جسکا معدہ چھوٹا ہے
ایسے شخص کی غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے کہ مقدار مین تو کم ہو اور غذائیت اوسکی زیادہ ہو تاکہ ایک مرتبہ کی غذا قائم مقام دو
مرتبہ کے ہو جائے بنسبت معدہ معتدل کے جو امور کہ معدہ کو موافق ہین غذا اون سے اجود وہی غذا ہے جسمین قبض اور تلخی
بلا حدت اور لذع کے ہو صحیح آدمی کی تقویت معدہ تو بعض اغذیہ سے ہوتی ہے - جو لوگ تپ مین گرفتار ہین اونکو ایسی قابض غذا
نہ دینی چاہیے جسمین قبض شدید ہو کہ ایسی غذا اونکے فم معدہ کو خشک کر دیتی ہے اور ایسی خشکی پیدا کرتی ہے جو مضر ہے لہذا اونکو چاہیے
کہ میوہ ترش اور بقدر نفقہ اونکو ایسی غذا دیجائے اگر ضرورت بھی بوجہ مرض معدہ کے ہو اور بدون غذا سے قابض کے چارہ نہو
منجملہ ان غذاؤن کے جو معدہ کو ضعف سے نجات دیتی ہین بر طبق شہادت جالینوس کے مرغیون کی پتھری کی اندر کی کھال
بھی ہے - ترک جماع بھی تقویت معدہ مین زیادہ نافع ہے - اکثر معدہ کو یہ تدبیر موافق پڑتی ہے کہ مہینہ مین دو مرتبہ قے کر ڈالے
تاکہ معدہ مین خلط بلغمی فراہم ہونے نہ پائے سہل طریقہ قے لانے کا یہ ہے کہ مولی اور مچھلی اسقدر کھائین کہ پیاس معلوم ہو اور
ضبط کرین تاآنکہ زیادہ پیاس جب معلوم ہو سکنجبین عسلی خواہ شکری آب گرم ملا کر خوب پئین اور قے کر ڈالین - اگر دو مرتبہ سے
زیادہ فی ماہ قے کرنا نہ چاہیے ورنہ طبیعت کو عادت ہو جائے گی دفع فضول کرنے کی معدہ کی طرف اور یہ بھی معلوم رہے
کہ قے بہ آسانی ہو جائے اور اوسمین درشتی نہو اور نہ متواتر لیکے دورپے نہو اور وقت حاجت پر بھی یہ بہت نافع ہوتی ہے
اکثر معدہ کو یہ تدبیر بھی موافق ہوتی ہے کہ ایک ہی مرتبہ کھانے پر اقتصار کرین اور اوسمین خوب پیٹ بھر کر نہ کھائین مسہلات
مین سے صبر اور افسنتین کی لکڑیان نہ عصارہ افسنتین اسلیے کہ عصارہ اوس قبض سے خالی ہوتا ہے جو جرم افسنتین مین ہے - اثقال
لیئے سوکھے فواکہ مین سے شیرین منقے بھی بعض معدہ کو موافق ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین جلا معتدل ہے جو لذع یسیر یعنی خفیف کو
ٹھہرا دیتی ہے اور اسقدر لذع خفیف وہی ہے جو معدہ کو بسبب اوسکے ذاتی جلا کے عارض ہوتی ہے اور جو لذع زیادہ ہو اوسکے دور
کرنے مین منقے سے زیادہ قوی چیز کی احتیاج ہوتی ہے حب الآس بھی بسبب قبض اور عفوصت کے معدہ کو مفید ہے اور کبر جو شوربے
ہو - ترکاریون مین سے کاہو اوس معدہ کو مفید ہے جو مائل بحرارت ہو اسی طرح ہر شاہترہ اور کرفس عام النفع ہے اور پودینا اور
راسن جو سرکہ مین پرورده کیا جائے - بالخاصیت مرّی بھی معدہ کو نافع ہے - سنگ یشب کی یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی ڈورے مین
باندھ کر اسقدر لٹکائین کہ معدہ کے نیچے تک پہنچ جائے یا اوسکا گردن بند یعنی کنٹھا بنا کر پہنا جائے (اگر فساد مری مین فقط
ہو) تو مجرد اوسکے لٹکانے سے مفید ہوتا ہے چہ جائیکہ کسی معجون وغیرہ مین اوسے پیسکر داخل کرین خواہ بوزن نصف درہم اسیکے

پیسکر استعمال کرین پھر اوسکی منفعت کا کیا ٹھکانا ہی جو اصول کہ اونکا استعمال معدہ کو مضر ہی اور اوسکو کبھی اونسے مضرت
پہونچتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر امراض معدہ کے تابع تخمہ اور بدہضمی کے ہوتے ہین پس لازم ہی کہ تخمہ کے پیدا ہونے کی
روک کیجا سکے اور جو اسباب کہ اوسکے تخمہ پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ زیادتی مقدار غذا کے یا بسبب خرابی کیفیت غذا کے یا بسبب
اسکے کہ وہ غذا غیر معتاد ہی یعنے اوسکے کھانے کی عادت نہین ہی یا ہوا کے خراب ہونے سے تخمہ پیدا ہوتا ہی یا پانی کی خرابی سے مثلاً کھاری پانی
خواہ متعفن اور بدبو پانی موجب تخمہ ہوتا ہی اور ہضم جید کو منع کرتا ہی منجملہ دشمنان معدہ کے امتلا بھی ہی اور اسی سبب سے اوس شخص کا
بدن جسیر زیادہ کھانے کی حرص ہو فربہی سے تازگی نہین پاتا ہی اسلیے کہ اوسکی غذا اچھی طرح سے ہضم نہین ہوتی اور بدن کے اعضا کو اوس غذا سے
حصہ نہین ملتا ہی - لیکن جو ایسا آدمی کہ طعام کو روک روک کر اور باندازہ مناسب کھاتا ہی اوسکے بدن پر فربہی آجاتی ہی اسلیے
کہ اوسکے معدہ کا ہضم طعام جید سے پورا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو غذا فی نفسہ موافق معدہ کے ہو اور وہ خرابی اوسکی
بسبب اجتماع کسی اور خراب چیز کے پیدا ہوئی ہو جیسے دو غذا سے جید کے اجتماع سے خرابی پیدا ہوتی ہی چنانچہ باب منع الجمع
بین الغذائین کے مقام پر تجربہ کارون نے بیان کیا ہی) بہرحال بذاتہ ناموافق ہونا غذا کا یا بسبب کمی بیشی مقدار کے ہوتا ہی یا بنظر
اوسکے خراب کیفیت کے یہ بات پیدا ہوتی ہی - اور پھر بھی دونون قسم غذا کی اگر مائل بخفت ہو اوسوقت طافی ہوگی یعنے اوپر معدہ
کے ٹھہری رہیگی اور اوسکی خواہش یہ ہوگی کہ قی کی طرف سے نکل جاوے اور اگر ان دونون قسم کی غذا مین گرانی ہو نیچے معدہ
کے اوتر جاوے گی اور براز کی طرف نکلجانے کی استدعا کرے گی اور کبھی یہ بات ہوگی کہ تھوڑی سی تو اوپر کی طرف چڑھے گی
اور کچھ نیچے کی طرف مائل ہوگی اسلیے کہ اوسکے اجزا سبکی اور گرانی مین مختلف ہوتے ہین خواہ جو ریاح ایسی غذا کے تناول سے
پیدا ہوتے ہین اونمین یہ اختلاف میلان خروج طرفین کا ہوتا ہی کہ قی بھی آتی ہی اور دست بھی جسطرح ہیضہ کی بھی صورت ہی
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ براز کو روکنا اور ریح کو ٹالنا بھی نہایت درجہ مضر ہی کہ اکثر بروقت روکنے ان دونون کے
براز ایک لفافہ اور پیچیدگی سے آنت کے ہر کسی دوسرے لفافہ کی طرف پلٹ جاتا ہی اور نیچے کی طرف کا میلان اوسکا جو روکا جاتا ہی
تو اوپر کی طرف چڑھتا ہی اور پھر جب معدہ کی طرف نامناسب عود اور رجوع کرتا ہی بڑی سخت ایذا دیتا ہی کہ بیشتر اسی کی وجہ
سے معاذ اللہ ایلاوس پیدا ہوتا ہی یعنے منھ کی طرف سے براز نکلتا ہی اور کرب اور سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہی - ریح بھی بوجہ روکنے
اور ٹالنے کے معدہ کی طرف پلٹ کر کبھی اوسکا بخار دماغ تک چڑھ جاتا ہی اور ایذا سے شدید درد سر خواہ مرگی وغیرہ پیدا
ہوتی ہی اور جو کچھ معدہ مین اوسوقت موجود ہوتا ہی غذا یا اخلاط وغیرہ اوسکو بھی یہ ریح پلٹ کر فاسد کر دیتی ہی یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ جس چیز مین قبض نہین خصوصًا جو از قسم عصارات ہون جیسے آب کدو وغیرہ خواہ غیر عصارات عمومًا وہ سب غیر قابض
اشیا معدہ کو مضر ہین اور روغن کے جملہ اقسام معدہ کے مرخی ہین یعنے معدہ کو موافق نہین سب روغنون مین اسلم روغن زیت
اور روغن بادام اور روغن پستہ ہی - منجملہ اون ادویہ اور غذا اون کے جو معدہ کو مضر ہین اکثر اونتات جیسے چقندر اور جیب
عصوبہ اور تلسی اور شلجم جو اچھی طرح گلا ہوا مثل شبدیگ کے پختہ نکیا جاوے اور حماض یعنے ترشہ ترنج اور تمبوہ اور چولائی کا ساگ
کہ اور مری اور زیت کے ہمراہ مضر نہین - انھین اشیا مین سے میتھی اور کنجد کہ یہ دونون ضعف معدہ ہین دودھ
بھی معدہ کو مضر ہی اسی طرح مغز ساق اور پھیپڑا مشروبات مین جو چیز گاڑھی اور رقیق طیار ہوئی ہو وہ بھی مضر ہی کہ وہ اونمین سے

سبب عرعر یعنے سرو کوہی کا پھل اور تخم سنبھالو بھی جاننا ضرر ولیہ ہو کہ سیب اور بہی مسہل اور کل ایسی اشیا جنکے کھانے پینے سے کراہت
اور نفرت پیدا ہو مضر معدہ کو ہیں جماع بھی نہایت درجہ مضر معدہ کے ہے اور ترک جماع معدہ کو زیادہ نافع ہے۔ قے جو بدشواری کیجائے
اگرچہ براہ تنقیہ مفید معدہ ہے لیکن چونکہ ایسی قے ضعف آور ہے لہذا معدہ کو زیادہ ضرر کرتی ہے۔ زیادہ گرسنگی اور طعام بخلیط بھی
معدہ کو مضر ہے

مقالہ دوسرا

اسی فن سے اسمین تدبیر الہاے معدہ اور ضعف معدہ اور حال شہوت معدہ کا بیان ہے بائیس فصلوں میں

فصل پہلی درد معدہ کے بیان میں

معدہ کا درد یا سوء مزاج سازج یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصًا
جو سوء مزاج جسکی حرارت میں لذع اور سوزش ہو (۲) یا سوء مزاج مادی سے خصوصًا وہ مادہ جو حار اور لذاع ہو اوس سے ریح جو معدہ
پیدا ہوتا ہے (۳) یا تفرق اتصال جو بسبب ریح ممددہ خواہ ریح لاذع اور محرق سے ہو مورث درد معدہ کا ہوتا ہے (۴) خواہ ایسے سوء مزاج
مادہ سے جسمین تمدد اور حرارت کے ہمراہ تفرق اتصال بھی ہو جیسے اورام حارہ (۵) کبھی درد معدہ قروح اکالہ اور زخمہاے پوسیدہ
سے بھی پیدا ہوتا ہے (۶) بعض آدمیونکو درد معدہ بوقت کھانے پینے کے عارض ہوتا ہے اور جب غذا ہضم ہو جاے پھر خودبخود
ٹھہر جاتا ہے اکثر یہ لوگ وہی ہیں جو سوداوی امراض میں گرفتار ہوں خواہ اصحاب مالیخولیاے مراقی (۷) بعض آدمیوں کے معدہ میں
درد قبل ہضم طعام اور بوقت دس گھنٹہ گذرنے تناول غذا کے خواہ نو ہی گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے انھیں کچھ ایسے لوگ ہیں
کہ اونکے درد میں سکون ہرگز نہیں ہوتا جبتک کہ وہ کھٹی قے مثل تیز سرکہ کے نکریں کہ جسکی زمین پر گرنے سے جوش آجاے اور
سپید بچپیدا آنے لگے اور ایسی قے کرنے کے بعد درد معدہ کا ٹھہر جاتا ہے۔ اور بعض انہیں سے ایسے لوگ ہیں کہ اونکے درد معدہ میں
سکون بروقت انحدار طعام کے خودبخود ہو جاتا ہے اور قے نہیں آتی اور یہ دو قسم کے لوگ انمین سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدت
دراز تک اسی مجموعی کیفیت پر باقی رہتا ہے۔ پہلے درد کا سبب جو بعد قے کرنے کے زائل ہوتا ہے انصباب سوداے طحال کا معدہ پر ہے
اور دوسرے کا سبب انصباب صفرا کا جگر سے معدہ کی طرف اور یہ دونوں خلط ابتداے تناول طعام میں اسوجہ سے ایذا نہیں دیتے
کہ یہ دونوں قعر معدہ میں واقع ہوتے ہیں جب غذا انمین آکر ملتی ہے اور مقدار ان دو خلطوں کی آمیزش سے غذا کی بڑھتی ہے اور ثم
معدہ تک چڑھ کر پہونچتی ہیں تب درد پیدا ہوتا ہے۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اونکے معدہ میں ایک قسم کا درد خواہ بڑی سوزش
معلوم ہوتی ہے اور جب کچھ کھالیا درد اور سوزش مٹ جاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ بروقت خلو معدہ کے مواد لذاع بطرف معدہ
کے ریزش کرتے ہیں اور یہ مواد یا ترش سوداوی ہوتے ہیں اور کمتر ایسا ہے یا تیز صفراوی ہوتے ہیں اور یہی زیادہ ہے۔ بعض آدمی
ایسے ہیں کہ اونکے معدہ میں ایسی سوزش عظیم پیدا ہوتی ہے اور یہ سوزش بسبب زیادہ خوری یا بسبب باربار غذا کھانے کے
بے سچی بھوک کے یا بسبب امتلاے بدنی کے جو تخمہ سے ہو پیدا ہوتی ہے اور اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ بے طاقت کردیتی ہے کبھی
درد معدہ ریحی بھی ہوتا ہے یا قوی درد خواہ مروڑ کی طرح سے۔ بعض آدمیوں کی شدت حس معدہ کے ہمراہ اتفاقًا انصباب
اخلاط مراریہ کا معدہ پر فراہم ہونا مورث درد شدید معدہ کا ہوتا ہے کہ اوسکی برداشت نہیں ہوسکتی اور بیشتر غشی پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی سرد پانی پینے سے بھی درد معدہ کا پیدا ہوتا ہے جو قلق اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور بیتاب ہوکر آدمی چیخنے اور چلانے
لگتا ہے اور بیشتر بمرگ مفاجات مرجاتا ہے اسلیے کہ اس درد کی ایذا قلب تک پہونچتی ہے۔ اور کبھی درد معدہ نیچے اوترکر قولنج پیدا
کرتا ہے جس شخص کے معدہ میں درد زمانہ دراز تک رہے خوف اسکا ہے کہ ورم معدہ پیدا کرے۔ حاملہ عورات کو زیادہ دیر تک

درد معدہ کا رہنا خوف اختناق رحم کا دلاتا ہی علاوہ بران یہ بھی ہی کہ فم معدہ کا درد حوامل کو اکثر رہتا ہی - کتاب موت سریع مین لکھا ہی کہ جسوقت ہمراہ درد معدہ کے داہنے پاؤن پر ایک چیز مشابہ لفا یعنے مغز استخوان کے اور یا خشونت پیدا ہو وہ شخص ستائیسوین روز یا اسکے برآمد ہونے سے مرجائیگا اور جس شخص کو یہ بات ہوگی اشیاے شیرین کی خواہش کریگا - اور یہ بھی اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ جس شخص کے پیٹ مین درد ہوا اسکے ابرو پر کچھہ نشان سے خواہ دانہ ہاے سیاہ برآمد ہون جیسے دانہ باقلا اور پھر اوسمین نشانات یا بثور مین قرحہ پڑجاے اور دوسرے روز تک رہے خواہ اس سے زیادہ یہ بھی مرجاے گا ایسے آدمی کو سبات عارض ہوتا ہی اور ابتداے مرض سے نیند سے زیادہ آتی ہی علامات امزجہ ساذجہ کے علامات وہی ہین جو اوپر مذکور ہوچکے اور علامات اوران اوجاع کے جو مادہ سے ہون وہ بھی وہی ہین جو اوپر بخوبی بیان ہوچکے ہین - اگر لذع کے ہمراہ التہاب بھی ہو دلیل ہوگی کہ مادہ کی کیفیت مین حدت ہی اور تلخی یا شوریت اس مادہ مین ہی پھر اگر وہ لذع ہر وقت پایدار نہو بلکہ متجدد ہوتا ہو دلیل ہوگی کہ مادہ صفرا وہی جگر سے معدہ پر گرتا ہی - اور بیشتر لذع معدہ سے حمی یومیہ بھی پیدا ہوتی ہی - جبکہ درد ثابت اور پایدار رہتا ہی حمی نصب پیدا کرتا ہی اور بیشتر ہمراہ اسی عصب کے ایک درد پہلوے راست مین بھی پیدا ہوتا ہی پس معلوم ہوگا کہ اس مادہ مرض سے مشارکت اوس جھلی کو بھی ہی جو جگر کو ڈھانپے ہوے ہی - اور اگر تپ ٹھہر جاے اور لذع باقی رہے اوسوقت یہ لذع فضول جگر سے خواہ سوءمزاج حار سے یا ایسے خلط سے جو معدہ مین باستوا اوسی کی ٹھہری ہوئی ہی اور بدون التہاب کے اگر لذع ہو مادہ ترش پر دلالت کرے گی - علامات اوس درد کے جو منجملہ اقسام درد معدہ ایسی قسم ہو کہ کھانا کھانے کے چند ساعت بعد یہ درد بسبب انصباب سوداے پیدا ہوتا ہی) یہ ہین (۱) کہ اس درد مین ترشی مثل سرکہ کے آنے کے بعد درد ٹھہر جاے (۲) اور طحال آفت رسیدہ ہو (۳) اور ہضم مین رداءت ہو - علامات اوس درد کے جو بسبب انصباب صفرا کے ہوتی ہین کہ قی ترش نہو بلکہ اگر کبھی قی ہو بھی تو مرارئی اور تلخ صفراوی ہو اور دوسری علامت یہ ہی کہ ہضم مین نقصان نہو اور تیسری علامت یہ ہی کہ علامات صفرا کے ظاہر ہون اور جگر حار اور سوزش بھی جگر مین ہو - علامات اوس درد کی جو ریحی ہوتی ہی کہ ڈکار اور بحلی ہو اور شراسیف مین کھچاؤ ہو اور شکم مین کبھی تمدد ہو علاج جس شخص کو سوءمزاج حار ہو اوسکو چاہیے کہ جگر ہی گاے کا خواہ فروج کا استعمال کرے جو ترش ہو اور آب سرد بھی پینا چاہیے اور چوزہ ہاے طیور اور کباب اور زرابیج ہمراہ مونگ اور کدو کے غذا مین اختیار کرے اور خرفہ کا ساگ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان جو سرکہ مین اوبالی جائین - شربت مین سکنجبین اور رب انگور ترش اور منجملہ ادویہ کے قرص طباشیر ہی اور ضمادات سبردہ کا استعمال کرین - اگر سخافت اور ذبول اوسکے معدہ وغیرہ مین نظر آوے اوسوقت آبزن کا استعمال کرین اور شراب رقیق جو پانی ملی ہوئی ہو اوسے پلائی جاے - ایسے شخص کے واسطے احساء مسمنہ یعنے پلانے کی غذا جیسے ستو وغیرہ جو فربہی پیدا کرین اور لطیف معتدل ہون تجویز کرین پھر اگر درد معدہ بسبب خلط مراری حار کے ہو استفراغ اوس خلط کا کرکے اوس سکنجبین کا استعمال کرنا چاہیے جو سرکہ مین مدت تک سنگتین بھگو کر بنائی گئی ہو منجملہ اوجاع معدہ کے بارد مین یا درد ریحی بھی ہوتے ہین پھر اگر ایسے اوجاع خفیف ہون فقط سینکنے اور نمین سکون پیدا ہوتا ہی اگر باجرہ سے تکمید کیجاے اور مجمرہ ناری سے بھی تکمید کافی ہوتی ہی - اور اگر ایک بڑا لوٹا بچھنے کا مراق البطن کے بیچمین رکھا جاے یہان تک کہ ہر طرف سے ناف کو بھی شامل ہو اور ایک گھنٹہ تک رکھا رہے

اور اوس شرط ہے کہ فی الحال درد مین تسکین عجیب پیدا کرے گا اور شراب خالص پلانی چاہیے اور دونو ہاتھ گرم سے مالش کرنی کہ یہ بھی
سخت دردہاے معدہ مین سکون پیدا کرتی ہے اور اونکا طول بھی دردہاے شدید معدہ کو دور کر دیتی ہے اسی طرح اگر یہ بھی
اوسکو بھی اسیطرح جند بیدستر اگر ہمراہ سرکہ شراب کے پلائی جاے یا اینکہ جند بیدستر کو زیت کہنہ مین خوب پیسکر ملا مین اور پیٹ کی
جانب سے تکمید کرین - یہ بھی درد کو خالص شراب دور کر دیتی ہے اور طبیعت کو خواب اور ریاضت بوقت خلو معدہ کی طرف مائل
کرنا یہ بھی مفید ہے - اسی طرح استعمال ادوان مدا... نافعہ یہ بھی مین مذکور ہین وہ بھی فائدہ کرتا ہے - اگر احتیاج شدید قوی
دواؤنکی طرف ہو اور درد بسبب مختقن ہوجانے ریح کے معدہ خواہ اطراف متصلہ معدہ مین مثل جگر اور طحال کے پیدا ہوا ہو تو انقار
اور بیرہ بریان نافع ہوگا - اور اگر درد سودا سے انفاخ سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ سپند پھٹکری اور زاج کو خوب تند سرکہ مین
پیسکر تکمید کرین اور مرہم مرزم شافہا ... شبت یعنی سویہ کو پیسکر اسکی تکمید بھی کرنی چاہیے - اگر درد معدہ ورم کی وجہ سے
پیدا ہوا ہے اوسکا علاج وہی ہے جو باب ورم معدہ مین مذکور ہوگا - پھر اگر شدت درد کی اتنی مہلت نہ دے کہ علاج ورم کیا جاے
سر دست ارخاے ورم بذریعہ مالش چربیون کے اور نطولات سے جو سویا وغیرہ سے طیار ہون کر دینا چاہیے - جو درد
معدہ غذا سے دیر کے بعد مثلاً دس گھنٹہ کے پیدا ہوتا ہے اور بدون قی کرنے رطوبت ترش کے نہین ٹھہرتا ہے ایسے وقت تقویت
معدہ کی بذریعہ تسخین کے ضمادات حارہ سے اور شراب خالص اور معاجین کبار سے کرنی چاہیے - غذا مین اوسکے طبخ شدہ
چیزین جو معدہ گرم مین متدخن ہوجاتی ہین جیسے بیضہ بریان اور شہد - علاج اوس شخص کا جسکے معدہ مین درد بھوک کے وقت
پیدا ہوتا ہے اور کھانا کھاتے ہی دور ہوجاتا ہے یہ ہے کہ استفراغ مادہ صفرا کا کرین اور حرارت معدہ کی بجھائین اگر خلط
صفراوی کی حرارت معدہ مین ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اوسی کا استفراغ کرین اور دونون خلط یعنی صفرا ہو یا سودا
اوسکا امالہ خلاف جہت معدہ کی طرف کرین تاکہ معدہ پر ریزش نکرین اور طریقہ امالہ کا وہی ہے جو قانون عام مین اوپر گذر چکا
اور یہ بھی ہے کہ فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے اور بعد استفراغ وغیرہ جملہ تدابیر کے غذا مین تفریق کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی
غذا مختلف اوقات مین دیجاے - اور یہ دونون قسم کے مریض کو کہ لائق غذاے کثیر دینے کے ہون پھر بھی انکو غذاے
قلیل ایسی دینی چاہیے جو تغذیہ کی قوت زیادہ رکھتی ہو اور پینے کی کوئی شے جب پلائی جاے اوسے جرعہ جرعہ اور گھونٹ
گھونٹ کرکے پئین اور اپنے سیراب ہونے کو ڈگ ڈگا کر پانی وغیرہ پینے سے ٹالتے رہین تا زمانہ دورہ درد کے جب وقت درد کا
گذر جاے اوسوقت تھوڑا سا پانی اچھی طرح بھی پینا چاہیے جو درد بعد غذا کے اوٹھتا ہے اور بدون قی کرنے کے نہین
ٹھہرتا ہے یہ قسم نہایت زبون ہے صواب تدبیر اوسکی یہ ہے کہ ہر روز غذا سے پہلے تھوڑا سا شہد تناول کرین اور سبب اوسکا
باب قی مین مذکور ہوگا وہان ملاحظہ کرکے دریافت کرین اور بعد تامل کے جو سبب مادی دریافت ہوجاے اوسی کا استفراغ
نقوع صبر وغیرہ جس سے مناسب ہو کرین اور اسکے بعد اقراص کوکب کا استعمال کیا جاے - ایسے درد کے واسطے کندر اور
مصطگی اور کلونجی اجوائن پوست سبز پستہ عود خام سب کو ہموزن استعمال کرنا بھی مفید ہے اسطرح کہ ان اجزا کو خوب
طرح کوٹ کر چھانین اور شہد املہ مین یعنی شیرۂ املہ پختہ سے معجون طیار کرین اور قبل از طعام دو درہم سے دو مثقال تک
اسے تناول کرین کشنیز خشک اور شربت انار ہمراہ پودینہ کے بھی مفید ہے اور جملہ تدبیرات جو باب قی مین بیان ہوئی ہین

معدہ کی تنخ مرفوع ہی خلط ہوتی ہی بذریعہ اسہال کے بسبب آب کثیر کے پینے سے خارج ہوجاتی ہی اور مریض کو دوسرا ایذا اور مرض سے خلاص اور
رستگاری ہوتی ہی - اسہال کا ہونا یہ بھی ضعف معدہ پیدا کرتا ہی اور اس سے اصلاح معدہ کی بھی ہوجاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ قوت تامہ معدہ کی وہی چاروں قوتیں ہیں جن سے جملہ افعال معدہ کے تمام ہوتے ہیں یعنے ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ (مگر آدمی ایسے
خوگر ہوگئے ہیں کہ فقط قوت ہاضمہ کے ضعف کو ضعف معدہ کہتے ہیں) اور معدہ کی ہر ایک قوت ہر ایک سوء مزاج سے ضعیف ہوجاتی ہی
مگر قوت جاذبہ میں اکثر بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اسی واسطے واجب ہی کہ اس قوت کی حفاظت ادویہ حارہ
یابسہ سے کیجاے لان اکثر جسوقت ضعف قوت جاذبہ کا کسی اور مزاج کی وجہ سے پیدا ہوا ہی تو قوت ماسکہ کا ضعف ادویہ یابسہ مائل
برودت سے اکثر رد کیا جاتا ہی اور قوت دافعہ کا ادویہ رطبہ مائل برودت سے اور قوت ہاضمہ کا ادویہ حارہ مائل برطوبت سے
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بہت خراب اور ردی ضعف معدہ کا وہی ہی جو بسبب ڈھیلے ہونے نسیج لیف معدہ کے واقع ہوتا ہی
اور اس قسم کے ضعف پر دلالت اسطرح ہوتی ہی کہ نہ اوسوقت کوئی علامت کسی سوء مزاج کی پائی جاے اور نہ اورام ہوں اور
نہ اچھی اچھی غذا اور تدبیرات غذائی جو معالجہ میں ایسے نفع پیدا ہوا اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ معدہ کا ضعف کہنہ ہوگیا اور
ڈھیلا پن اوسمین اگیا - آفت جو قوت ماسکہ پر آتی ہی یا اسطرح سے ہوتی ہی کہ ماسکہ کی آفت کی وجہ سے کسی طرح معدہ غذا پر
شامل نہو یا کسی قدر غذا کو سمیٹے مگر بہت کم خواہ برے طور سے مثلاً مرتعش ہوکر ٹھہرتا ہوا غذا پر شامل ہو یا بروقت سمیٹنے غذا کے
معدہ میں خفقان اور دھڑکن پیدا ہو یا تشنج پیدا ہوا ایسے خراب حالات میں سے بعض حالات پر کبھی بذریعہ حس کے مریض کو
آگہی ہوتی ہی اور بہت اچھی طرح احساس پیش ہوتا ہی جیسے تشنج اور خفقان کے ہونے پر خوب آگہی ہوتی ہی - مگر رعشہ معدہ پر
کبھی بخوبی آگہی نہیں ہوتی مگر اسپر استدلال نقب سے معدہ کے کیا جاتا ہی اور معدہ کے شوق سے اختلاط اور کھنچے اور ترنے
کی طرف (جو بلا بدن اور سبب مثل قراقر اور تمدد اور نفخ وغیرہ کے ہو) یہ رعشہ پہچانا جاتا ہی پھر جب رعشہ میں افراط ہو اچھی
طرح اوسکی موجودگی دریافت ہوتی ہی جسطرح اور اعضا کا ارتعاد اور کانپنا بھی محسوس ہوتا ہی - قوت جاذبہ پر آفت
اسطرح آتی ہی کہ یا تو بالکل جذب غذا نکرسکے اور اسی کا نام ایک قوم اطبا نے استرخا معدہ رکھا ہی - یا نہایت کد اور تعب سے
جذب کرے جسطرح ابتداے مرض استرخا معدہ میں ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی یا اینکہ جذب اوسکا متشوش ہو جیسے کہ وہ معدہ
جو متشنج ہی اور رعشہ میں ہی قوت مغیرہ یعنے غاذیہ میں ضعف ہونے سے استسقا سے بھی پیدا ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب معدہ
اسقدر ضعیف ہوجاے کہ غذا کی صورت وغیرہ میں تغیر دینے پر کسی طرح قادر نہو اور یہ کیفیت معدہ کی سوا اوسکے ضعف کے
کسی اور سبب سے پیدا نہو اوسوقت اس مرض کا انجام زلق امعا کی طرف ہوتا ہی - مگر اکثر ضعف معدہ کا سبب وہی ہوتا ہی جسکے
تدارک پر ارباب تجربہ (باوجودیکہ انکو قیاسی دلائل سے واقعی سبب پر آگہی نہیں ہوتی) متوجہ ہوتے ہیں یعنے رطوبت اور برودت
کو سبب قرار دیکر اجزاء حارہ یابسہ سے علاج کرتے ہیں اسی وجہ سے علاج اکثر اوقات مفید ہوجاتا ہی - واجب ہی کہ ضمادات اور
مروخات مذکورہ بالا کو اگر نرم معدہ پر استعمال کریں تو خوب گرم کرلیں اسلیے کہ نیمگرم سے نرم معدہ ڈھیلا ہوجائیگا - کبھی جالینوس
ایسے وقت اس قیروطی کو استعمال کرتا تھا موم آٹھ مثقال روغن ناردین فاریق ایک اوقیہ دونوں کو ملا کر استعمال کریں
- اور اگر معدہ میں ضعف اتنا زیادہ ہو کہ غذا کو کسی طرح ٹھہرا نسکے اوسوقت ان دونوں صبر اور مصطگی ڈیڑھ ڈیڑھ مثقال

پلانی چاہیے ورنہ ایک مثقال اور عصارہ انگور خام ایک مثقال اور سب کو ملا کر معدہ پر رکھنا چاہیے۔ جالینوس نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ جملہ امراض
معدہ ایسے کہ جنمیں حرارت شدید اور یبوست نہو وہ سب امراض سعوط یعنی ناک کے اس نسخہ سے زائل ہو جاتے ہیں عصارہ کا سفرجل
دو رطل اور سرکہ کہنہ تیز اور تند ایک رطل اور شہد بقدر کفایت اسقدر پکائیں کہ شہد کے قوام میں آجاے اور اسمیں بطیار یعنی زنجبیل کو پیسکر
ایک اوقیہ اور ثلث اوقیہ سفید مرچ اوقیہ ایک اسپر چھڑک دیں دوسری دوا تقریب باول سفرجل بریان تین رطل شہد تین رطل دونوں کو ملا کر
تین اوقیہ فلفل اور ایک اوقیہ تخم کرفس جبلی اسمیں داخل کریں معجون بنائیں یہ نافع ضعف معدہ کے جسنیچ کر آواز لگاتا اور حیلے
ایسے حرکات جو صفاق کو ہلاتے ہیں۔ جیسا کہ دیتے ہیں واسطے ایسے ضعیف معدہ کے جو مسترخی یعنی ڈھیلا ہو گیا ہو اور فضلات تر
اور ردی اور ایک نسخہ اوسکا یہ ہے کہ روغن گاو میں بریان کریں اور دس درہم اسمیں سے اور پانچ درہم عرق بریان اور
نانخواہ اور صعتر فارسی ہر ایک سے تین درہم خبث الحدید دس درہم مقدار شربت دو درہم کسی شراب قوی کے ہمراہ نسخہ
ضماد کا جیسا ہے کہ اگر ضعیف معدہ کے ہمراہ صلابت ہو اور سوء قنیہ بھی مفید ہوتا ہے سلیخہ نصف اوقیہ سوس آٹھ کرم یعنی قریب
ستہ دانگ کے اور تفاح اذخر تیرہ دانگ اقل اسطیارہ کریات یعنی سینتالیس دانگ مقل تیس کرم موم سولہ اوقیہ صمغ البطم
چار اوقیہ ریتائج مغسول ڈیڑھ رطل حماما اشقاقل دو درہم مشک تیس کرم ناردین چہ اوقیہ ہمراہ ایک اوقیہ روغن بلسان کے اور ایک اوقیہ شراب حب الاس
بھی ان لوگوں کو نافع اور اچھی دوا ہے کا نفع تو خود ظاہر ہے۔ اقسام ایسے تیسن ضمادات میں پڑتی ہے معدہ گرم اور تر کے واسطے
اور زفت اوس معدہ کے واسطے جو ضعیف اور بارد ہو تجھپی جاننا ضرور ہے کہ ضعف معدہ اکثر سبب اس امر کا ہوتا ہے
کہ غذا اوسمیں متغیر ہو اور معدہ سے اوتر کر امعاء تحیرہ میں پہنچے اور ریاح اور سوء قنیہ ہوتی ہے جب قوت دافعہ میں ضعف
لہذا واجب ہے کہ ایسے بیمار کے واسطے جو روٹی پکائی جاے اوسکے آٹے کا خمیر زیادہ اوٹھانا چاہیے۔ اور کبھی ضعف معدہ
بسبب سرعت انحدار کے ہوتا ہے اسلیے کہ معدہ میں ایک تری ایسی ہوتی ہے جو غذا کو پھلا دیتی ہے بسبب ضعف قوت ماسکہ کے ایسے
بیماروں کی روٹی چاہیے کہ اوسکے خمیر میں کسی قدر خامی رہ جاے **علامات تخمہ اور بطلان ہضم** کے منجملہ علامات تخمہ کے چہرہ
ورم اور ضیق النفس اور سر گرانی اور درد معدہ اور ضعف قوت ماسکہ معدہ کا اور تھکی اور کسل اور حرکات بدنی میں سستی اور رنگت
میں زردی پیٹ میں نفخ اور امعا اور شراسیف میں بھی ڈکار ترش خواہ تیز دخانی بدبو اور متلی اور قے اور روانی شکم جیسے افراط ہو
یا بالکل قبض ہو **علاج تخمہ کا** واجب ہے کہ قے کی طرف سے اوسکی غذا نکالی جاے اور اسہال کے ذریعے تلیین طبیعت کیجاے
اور فاقہ جہان تک تحمل ہو سکے اور ترک غذا پر طاقت کشی ہو کرانا چاہیے اور جب زیادہ بھوک بے طاقت کردے تھوڑی سی
غذا دیجاے اور ریاضت اور حمام اور پسینہ نکالنا جسطرح ممکن ہو اگر اس قسم کا امتلا نہو کہ اوسکی حرکت کرنے کا بطرف
نامناسب بسبب ان مذکورہ حرکات کے خوف نہو اور اگر یہ خوف ہو سکون اور لزوم طویل کا حکم دینا چاہیے بعد ازان رفتہ رفتہ طعام اور حمام کی
تجویز کرنی چاہیے اور خوب سمجھ لیا جاے کہ مقدار غذا کی کسقدر بخوبی ہضم ہو جاے گی اور جو علامات خوبی ہضم کے باب
جودت ہضم میں مذکور ہوے ہیں اونھیں پیش نظر رکھنا چاہیے۔ کبھی تخمہ کی پیدایش کثرت خواب اور زیادہ آرام طلبی سے بھی ہوتی ہے اسلیے
کہ نیند اگرچہ باعتبار ہضم پر معین ہونے کے مفید چیز ہے لیکن بیداری کی حرکت باعتبار دفع فضول کے بھی مفید ہے بسبب
نیند کا ضرر یہ ہے کہ فضول کا دفع بوجہ سکون کے بحالت نوم ہونے نہیں پاتا اور بیداری میں ضرر یہ ہے کہ غذا محتاج ہضم کا

انہضام نہیں ہونے پاتا کبھی تخمہ سیالہ بنہ سنجر اس فساد کا ہوتا ہے کہ بروقت اشتہا صادق کے کبھی غذا کھانے سے معدہ میں ایک جلن اور
تیزی سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی برداشت بہت دشوار ہوتی ہے ایسے لوگ کو اگرچہ بالفعل علامت تخمہ کی اونمین نہو مگر وہی علاج مفید
ہوتا ہے جو تخمہ کا ہے اور معجون سوطیر اسے اونکا یہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے یہی لوگ کبھی اس کیفیت میں ہوتے ہیں کہ جو کچھ کھایا اوسکا نکلنا
یعنے قے ہوگئی اور غذا معدہ میں نہیں ٹھہری ابطلان شہوت اور ضعف اشتہا کا بیان کبھی یہ کیفیت بسبب حرارت ساذج کے
پیدا ہوتی ہے یا مادہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اوس سے پیدا ہوتی ہے اوسوقت شوق طبیعت کی خواہش ایسے مشروبات کی طرف ہوتی ہے
جو سرد تر ہوں اور گرم خشک کی طرف میلان خاطر نہیں ہوتا یا ایسی خشک چیز کو جی چاہتا ہے جو طعام کی قسم سے ہو - جو بطلان شہوت
مادہ حار سے ہوتا ہے اوسمین ایسی خواہشونکا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور اشتہا کا ابطلان زیادہ تر ہوتا ہے - سردی کو اشتہا سے
زیادہ مناسبت ہے اسی وجہ سے ہوا اونمین اور شہر ہی ہوا اور فصول میں جاڑونکی فصل اشتہا کو زیادہ برانگیختہ کرتے ہیں اور
جو شخص برف زار کوہستان خواہ بیابانکا سفر کرے اوسکی اشتہا بہت زیادہ ہوتی ہے سبب عقلی اسکا یہ ہے کہ حرارت سے ارخا اور
ڈھیلا پن معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور مواد کا سیلان ہوکر موضع مواد کو بھر دیتا ہے اور برودت اسکی ضد ہے کہ معدہ میں تقبض
اور مواد میں سمٹاؤ پیدا ہوتا ہے - علاوہ بران کبھی سوءمزاج بارد بافراط بھی اشتہا کو مضر ہوتا ہے اور یہ اوسوقت مضر ہوگا جب
قوت حسیہ جاذبہ فنا ہو جاوے پس ضعف اشتہا ضرور پیدا ہوگا پھر بھی یہ امر بہت کم ہے بلکہ اکثر گاہ بطلان اشتہا کا سبب ہر ایک
سوءمزاج مفرط سے پیدا ہو جاتا ہے اسلیے کہ استحکام ہر ایک سوءمزاج کا جملہ قوتون کو ضعیف کر دیتا ہے - حمیات میں سقوط
اشتہا اس سبب سے ہوتا ہے اولا تو سوءمزاج مضعف پیدا ہوتا ہے اور پیاس کا غلبہ اور امتلا اخلاط کا جو نہایت ردی
اور خراب ہیں - نہایت درجہ کا سقوط اشتہا حمیات وبائیہ میں ہوتا ہے اور جسوقت اسہال مفرط پیدا ہوگا اشتہاے طعام نہ
بھی شدت ہوگی (کہ بدل ما یتحلل کی ضرورت ہے) اور اورام معدہ اور اورام جگر میں بھی سقوط اشتہا کا ہوتا ہے - اگر اشتہا ناقہ کی
زیادہ نہو اور گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہو جاوے نکس مرض پر دلیل ہوگی - ہان مگر یہ سقوط اشتہا بسبب کمی خون اور ضعف بدن
کے عارض ہو پھر نکس کا احتمال نہوگا اس بارہ میں یعنے سقوط اشتہاے ناقہین میں بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ اکثر دیکھا ہوتا ہے
کبھی سبب سقوط اشتہا کا بلغم لزج ہوتا ہے جو بمقدار کثیر معدہ میں موجود ہو لہذا غذا سے طبیعت متنفر ہوتی ہے سوا اوس
غذا کے جسمین حرافت اور حدت ہو اور پھر ایسی غذا کھانے کے بعد بھی نفخ اور تمدد اور ممتلی ہوتی ہے اور جب تک ڈکار خوب کھل کر
نہ آوے چین نہیں ملتا کبھی سبب سقوط اشتہا کا ہمیشہ نزول کا آنا دماغ سے بطرف معدہ کے ہوتا ہے - اور کبھی سبب سقوط اشتہا کا
امتلاے تمام بدن کا اخلاط سے ہوتا ہے اور کمی تحلل مواد موجودہ کی اور طبیعت کا مشغول ہونا کسی اور خلط ردی کے
اصلاح کی طرف جسطرح حمیات میں یہ سب امور فراہم ہوتے ہیں اور مدت دراز تک گرسنگی پر صبر مریض محموم کر لیتا ہے - اسلیے
کہ طبیعت اعضا عروق کی جذب غذا نہیں کرتی اور عروق معدہ سے غذا کو طلب نہیں کرتے طبیعت اعضا کا جذب
نکرنا اسوجہ سے ہے کہ اوسکو اونھین مواد کے دفع کی طرف توجہ ہو رہی ہے جو اونمین پڑے ہیں اور اسی فرط توجہ کی وجہ سے
جدید غذا اسکے جذب سے اعراض اور بے التفاتی کر رہے ہیں جسطرح کہ ریچھ اور ساہی اور اکثر حیوانات فصل زمستان
میں مدت دراز تک اپنی غذا پر صبر کر سکتے ہیں اسلیے کہ اس فصل میں اونکے بدنمین فضول خام کی کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے

طبیعت اصلاح اور انضاج میں انھین فضول کے متوجہ ہوتی ہے اور بدل ما یتحلل کے استعمال کی اوسے حاجت نہیں ہوتی - خلاصہ یہ ہے کہ غذا کی حاجت بغرض بدل ما یتحلل کے ہوتی ہے پھر جب بدن بسبب برودت وغیرہ کے تحلل نہو یا جسقدر تحلل ہوا وسکا بدل خوب اوسی نے نہین اچھا یا برا موجود ہوا وسوقت غذا سے بیرونی کی حاجت بدن کو نہوگی - کبھی سبب بطلان اشتہا کا یہ ہوتا ہے کہ جو رگین گوشت اور عضل اور تمام بدن میں موجود ہین اونکو ایسا ضعف عارض ہوتا ہے کہ امتصاص اور جذب رطوبات کا ان رگون سے نہین ہوتا اور جب رگون نے رطوبت کو نہ چوسا تو پھر سلسلہ دائر ہر ایک عضو کا طلب غذا معدوم ہوگا پس فم معدہ تک یہی صورت پیدا ہوگی لہذا معدہ بھی غذا سے جدید کو طلب نکرے گا جیسا کہ اکثر بدل ما یتحلل سے استغنا پیدا ہونے سے کبھی ایسی کیفیت عارض ہوتی ہے اسلیے کہ جب بدن مین تحلل نہوا پھر حاجت بدل ما یتحلل کی بھی نہوگی پس عروق مذکورہ کا امتصاص رطوبت کا اثر فم معدہ تک بھی نہ پہونچے گا - کبھی سقوط اشتہا کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت انصباب سوداء کا طحال سے فم معدہ پر ہوا کرتا ہے لہذا قوت مشتہیہ معدہ کو نہین ہلاتی ہے اور نہ جنبش دیتی ہے اور نہ دافعہ مادہ معدہ کو دور کرتی ہے - اور جسوقت معدہ میں کوئی شے غریب اجنبی باقی رہجاے اگرچہ یہ شے مقدار میں کتنی ہی کم ہو مگر معدہ مادہ متحرکہ سے مثل مستغنی کے ہوگا یعنے جس مادہ کو معدہ سے دفع ہونے کی خواہش ہے اوسکے دفع کرنے سے معدہ کو گویا استغنا ہوگی اور مشتاق اوسکے دفع کا ویسا نہوگا جسطرح کہ شے اجنبی کی غیر موجودگی مین ہوتا - کبھی سقوط اشتہا بسبب بطلان قوت حساسۂ فم معدہ کے ہوتا ہے اور یہ بطلان حس کا فم معدہ سے ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ عروق امتصاص رطوبات غذائیہ کا فم معدہ سے کرتے ہین مگر فم معدہ کی چونکہ حس باطل ہوگئی ہے کچھ خبر اور آگاہی اسپر نہین ہوتی اور یہ بطلان حس کبھی کسی ایسے سبب خاص سے ہوتا ہے جو معدہ مین ہے اور کبھی مشارکت دماغ سے ہوتا ہے اور کبھی بشرکت عصب شش کے فقط ہوتا ہے - کبھی سقوط اشتہا کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے کہ قوت شہوانیہ ضعیف ہوجاتی ہے بلکہ کبھی سقوط اشتہا بسبب موت قوت شہوانیہ کہ قوت جاذبہ کے تمام بدن سے ہوتا ہے جسطرح بعد استعمال غذا کثیر کے یہ موت قوتہاے مذکورہ پیدا ہو کر موت اور موجب سقوط اشتہا کے ہوتی ہے اور یہ قسم سقوط اشتہا کی نہایت ردی ہے اور اسکا علاج بہت دشوار ہے اور یہی سقوط اشتہا یہان تک پہونچتا ہے کہ اوسکے سامنے مختلف غذائین رکھی جاتی ہین اور انمین سے کسی غذا کی خواہش کرتا ہے اور جب اوسی غذا کو سب غذاؤن سے پہلے اوسکو کھلانا چاہیں اوسوقت پھر متنفر ہوتا ہے اور ناگواری خاطر ظاہر کرتا ہے یہان تک بھی خیر ہے کہ کسی قدر چھوٹی خواہش تو باقی ہے اس سے بدتر تو یہ ہے کہ مطلق کسی چیز کی طرف رغبت نکرے - بطلان قوت شہوانیہ کا کچھ خاص کر بعد استفراغ مذکور کے نہین ہوتا بلکہ ہر ایک سوء مزاج سے جو بافراط ہو بطلان اسکا ہوجاتا ہے - کبھی سقوط اشتہا بسبب دیدان یعنے کیڑون کے پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت دیدان امعا کو ایذا دین اور امعا کی شرکت سے معدہ کو بھی ایذا پہونچے - اور کبھی یہی کیڑے معدہ تک چڑھ کر بلامشارکت امعا کے موذی معدہ ہوتے ہین - کبھی سبب سقوط اشتہا کا سوداے کثیر ہوتا ہے جو معدہ کو ایذا دیتا ہے اور اوسی وقت معدہ کو محتاج بطرف تنقیہ کرنے خواہ اسہال کے کرتا ہے نہ بطرف کھانے اور جذب غذا کے یعنے وہ خلط بسبب ایذا دہی اور کثرت مقدار کے معدہ کی خواہش جذب غذا بطرف کرکے دفع کی خواہش زیادہ کر دیتی ہے - کبھی بطلان اشتہا بسبب حمل اور بند ہوجانے حیض کے ابتدا سے زمانہ مین ہوتا ہے مگر اکثر تو حاملہ کو فساد ہضم عارض ہوتا ہے نہ بطلان اور سقوط اشتہا - کبھی سقوط اشتہا کا سبب افراط حرارت خواہ افراط برودت ہوا کا بھی ہوتا ہے افراط حرارت سے چونکہ

تحلیل قوت شہوانیہ کی ہوتی ہی اسواسطے اشتہا ساقط ہو جاتی ہی اور افراط برودت سے تخدیر اوسمین ہو جاتا قوت شہوانیہ کا خواہ تحلیل کا ہونا
عارض ہوتا ہی اسوجہ سے اشتہا ساقط ہوتی ہی اسیطرح حرارت معدہ کی شدت سے بھی ہمیں سبب سقوط اشتہا پیدا ہوتا ہی - اسی طرح جو شخص
خوگر شراب کا ہو اور چھوڑ دے اوسکو بھی سقوط اشتہا عارض ہوگا - کبھی اشتہا کا حال متغیر ہوتا ہی اور اوسمین ضعف بسبب بدحالی
اور خرابی لوزم کے پیدا ہوتا ہی - کبھی سقوط اشتہا بسبب ایسی کمی خون کے ہوتی ہی جسکے بعد ضعف قوت تماسکی بدنی کا عارض ہوتا ہی
جسطرح ناقہین کو امراض کے بعد باوجودیکہ اونکے بدن اخلاط ردی سے پاک ہوتے ہین مگر اشتہا کا سقوط کمی خون اور ضعف
قوت ہی سے ہوتا ہی اور ایسا سقوط اشتہا مین بذریعہ لغش یعنی فربہی وغیرہ آنے کے اور خون کے دوبارہ پیدا ہونے سے رفتہ
رفتہ اور تھوڑا تھوڑا زائل ہو جاتا ہی - ریاضت بیجا بھی شہوت طعام کو قطع کرتی ہی اور آب کثیر کا پینا بھی سقوط اشتہا
پیدا کرتا ہی - رنج اور ملال اور غضب وغیرہ حرکات نفسانی بھی سقوط اشتہا کے اسباب ہین - کبھی اشتہا تو ساقط ہوتی ہی مگر جب آدمی
کچھ کھانا شروع کرتا ہی دفعۃً اشتہا مین ہیجان پیدا ہوتا ہی اور اچھی طرح بھوک کھلجاتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یا تو کھانے کی وجہ
سے قوت جاذبہ کو انتباہ پیدا ہوتا ہی یا یہ کہ جو کیفیت کہ بالفعل کسی مزاج معدہ مین جو مبطل اشتہا ہی موجود ہی تناول غذا سے
اوسمین تغیر پیدا ہوتا ہی مثلاً اگر مزاج معدہ گرم ہو اور سرد غذا گو تھوڑی سی کیون نہ معدہ مین پہونچے اوس حرارت کو جو مبطل اشتہا تھی
اسکی برودت نے ٹھنڈا دیا اور پھر بعد سکون حرارت کے اشتہا صادق پیدا ہوئی یہی سبب ہی کہ اکثر نہار منھ آب سرد پینے سے ہیجان
اشتہاے طعام کا ہوتا ہی اسی طرح محموم کی اشتہا بڑھانی خواہ اوسکی اشتہا پیدا کرنے کا طریقہ یہ مقرر کیا گیا ہی کہ تھوڑی سی روٹی
آب سرد مین بھگو کر پہلے اوسکو کھلائی جاے کہ اس تدبیر سے اوسکی اشتہا کو فائدہ پہونچتا ہی - اسی طرح جسوقت کسی شراب کے پینے سے
خمار پیدا ہو اور وہ شراب باوجود موجود نہ ہونے کی کسی خلط ناپخ کے بدنمین صورت خمار ہوتی ہو اوسوقت شوربا ہاے مختلف پینے سے
خواہش مین ہیجان ہوتا ہی - اسی طرح اگر مبطل شہوت معدہ کی برودت مزاج معدہ ہو اور گرم غذا تھوڑی سی تناول کیجاے
خواہ وہ غذا بالفعل گرم ہو یا بہ نسبت اسکے زیادہ تر گرم ہو تب بھی اشتہاے طعام پیدا ہوگی - سقوط اشتہا امراض مزمنہ مین
دلیل خرابی اور زبون حالی کی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اسباب بطلان اشتہا کے بعینہ اسباب ضعف اشتہا کے ہین اگر
قلیل اور ضعیف ہون علامات جو بطلان اشتہا بسبب سوء مزاجات کے ہو اونکی شناخت اوپر مذکور ہو چکی - جو قسم سقوط اشتہا
کی بسبب قلت تحلل کے ہو اور وہ کمی تحلل مین بسبب تکاثف جلد کے ہو جو کسی تدبیر مستبرد مذکورۂ بالا سے پیدا ہوتی ہی بس یہی اوسکی
علامت ہی اور دوسری علامت یہ ہی کہ براز مین کثرت ہو اور بعد تھوڑی سی ریاضت کے کسی قدر اشتہا کا برانگیختہ ہونا اسی
طرح بعد استفراغ کے بھی اشتہا کا پیدا ہونا - جو بطلان اشتہا بسبب ضعف فم معدہ کے ہو اوسکی علامت ضعف معدہ کے
باب مین ہم نے بیان کر دی اور اونھین علامات مین سے استفراغات کثیرہ بھی ہین - علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب
حرارت یا برودت ہوا کی ہو وہ حالات مریض سے معلوم ہوتی ہی کہ آیا ہواے سرد مین پہلے سے تھا یا آنکہ ہواے گرم مین - علامت
اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب قروح کے ہو یہی درد ہی اور یہی اوسکی شناخت ہی جو باب قروح معدہ مین مذکور ہو چکی - ایضاً
کسی شی کا برآمد ہونا براز کے ہمراہ اور روانی شکم اور کمتر ٹھہرنا طعام کا معدہ مین اور لذع پیدا ہونا بسبب اوس قرحہ کے جو کسی خلط
حامض اور تیز اور تلخ سے پیدا ہو - علامت اوس بطلان اشتہا کی جو حاملہ عورتون کو ہوتا ہی موجود گی زمانہ حمل کی علامت

اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب خلط امتلاء معدہ کے ہو تہوع کا ہونا اور سانس کی الٹ پلٹ اور ڈکارون میں بدبو کا پیدا ہونا ہر وقت اور براز کا تر اور بدبودار
رقیق ہونا - علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب جدا ہونے سوداء کے طحال سے اور اسکے ریزش کرنے سے معدہ پر پیدا ہوتا ہے یہ
کہ یہ آدمی جسوقت ترش اشیاء تناول کرے اور یہ اشیاء حامضہ اوسکے معدہ کو دباغت کرین اور مادہ موجودہ کو دور کرین اور قوت
ایسے آدمی کی اشتہا عود کرتی ہے گویا یہ اشیاء ترش یا اثر ایسا کرتی ہین جو فعل سبب منقطع کا ہے اگر خود وہ سبب منقطع ہو جاوے تو جب معدہ
کہتا ہی اس مسئلہ کا سمجھنا بخوبی اوسی وقت ہوگا جب امور عامہ طبعیات کو دیکھین تین امور قسم کے سقوط اشتہا پر خواہ انقطاع ہو یا ہو
طحال کا عظیم ہونا تاکید دلالت کرتا ہی اور طحال کا اونچا اور بلند ہونا اور بزرگی خواہ اونچا ہونا طحال کا بسبب احتباس اوس مادہ
سوداوی کے ہوتا ہی جسکا انصباب طحال سے واجب ہے علامت اوس بطلان اشتہا کی جسکا سبب سوداء ہو کثرت انصباب سوداء کی بطرف معدہ کے
اور بدابدار رسانی اوسی خلط کی معدہ کو بوجہ انصباب کے ہوتی ہے اور ترشی طعم اور وسواس اور زبان کا رنگ سیاہی مائل ہونا
- علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب دیدان کے ہو کیڑون کی موجودگی اور اشتہا کا پیدا ہونا جسوقت صبر کو شراب سیب مین ملاکر
بطور ضماد کے استعمال کرین کہ اوسوقت دیدان اوپر کے مقامات سے شکم کے ہٹ کر نیچے کی طرف آتے ہوئے معلوم ہوتے ہین
- جو بطلان اشتہا بسبب کمی خون کے ہوتا ہی وہ ناقہین اور ضعیف لوگون کو عارض ہوتا ہی جنکو امراض نے ناتوان کر دیا ہو
خواہ اونکے بدن سے استفراغ کثیر کے سبب مثل بواسیر اور فصد اور رعاف کے خون کثیر نکل گیا ہو - علامت اوس بطلان اشتہا کی
جو بسبب بدحالی اور خرابی نیند کے ہو وہی نیند کے اوقات اور مقدار وغیرہ کی زبون حالی ہی اور سوء آہ اوسکے اور علامات بطلان
اشتہا کا نہونا - علامت اوس بطلان شہوت کی جو بسبب موت قوت شہوانیہ کے ہو یہ ہی کہ کسی سوء مزاج مستحکم کے علامات موجود ہون
خواہ گذشتہ ایام مین استفراغات ضعف آور جملہ بدن کے ہو چکے ہین اور مریض کی ایسی کیفیت ہوتی ہی کہ اگر کسی غذا کو جی چاہا اور
اوسکے سامنے لیجائین دیکھتے ہی اوس سے گریز کریگا اور نفرت پیدا ہوگی اور اس سے زیادہ خراب وہ کیفیت ہی کہ اصلا و مطلقا کسی غذا سے
رغبت ہی نہو - علامت اوس بطلان اشتہا کی جو بسبب بطلان حس فم معدہ کے ہو اور بسبب ضعف اوسی فم معدہ کے یہ ہی کہ تمام افعال
معدہ کے صحیح ہون اور اشیاء حریف اور تیز کے کھانے سے معدہ مین لذع پیدا نہو اور نہ متلی معلوم ہو اور نہ ہچکی آئے ہر وقت کھلانا
معجون فلافلی کی جو امتحانا اوسکو نہار منہ کھلائی جاوے اور اوسکے اوپر کوئی شربت کی قسم سے بھی پلایا جاوے علاج جید اور نہایت عمدہ علاج
اوس شخص کا جسکی اشتہاے طعام بوجہ غلبہ حرارت معدہ کے ساقط ہو گئی ہو یہ ہی کہ مدت تک اوسے کھانے سے منع کرین اور بعد
ازان جب اوسے غذا دینے لگین تھوڑی تھوڑی دیتے رہین تا اینکہ اوسکی قوت اشتہا مین ترقی پیدا ہو اور تخمہ اور بدہضمی اوسکی
دور ہو جائیگی اور اوسکے معدہ کا پاک کرنا اخلاط یا غذاے خراب شدہ وغیرہ سے اسقدر ملحوظ رہے تاکہ بخوبی اور خوشی سے
رغبت غذا کی اوسکو پیدا ہو جسطرح مریض بیداری مفرط کو یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ جب اوسے مدت تک خواب سے روکین
پھر جب اوسے یکبارگی نیند آوے گی نہایت گہری نیند اوسپر طاری ہوگی - منجملہ اون چیزون کے جو ایسے بیماران بطلان اشتہا کو
شفا دیتا ہی اور نافع ہوتا ہی جنکی اشتہا بسبب ضعف کے ساقط ہو گئی ہو خواہ کسی مادہ رطب سے جسمین لزوجت ہو اونکی
بھوک مین کمی پیدا ہوئی ہو الغرض ایسے اشخاص کو زیتون آبی ہمراہ کسی قدر نمکین اور شوربہ مچھلی کے کھلانا مفید ہوتا ہی اور
یہ بھی مفید ہی کہ سرکہ عنصل کو جرعہ جرعہ تھوڑا تھوڑا پی لیا کرین - واجب ہی کہ زعفران اوسکے کھلانے مین کسی قدر داخل ہونے پاوے

نمک طعام جو متعارف ہی اور رائی کا استعمال اکثر کیا کرتا ہی نہایت عمدہ چیز ہی جس سے اشتہا بڑھتی ہے منجملہ مشہیات کی کبر ہی جو جو شنوں کی گئی ہو اور پودینہ اور پیاز اور زیتون اور فلفل اور قرنفل اور زنجبیل اور سرکہ اور جملہ مخللات بھی اسی قسم میں داخل ہین اور سرکہ جو انمین مخللات سے بنائے جائیں اور مُری بھی یہی اثر رکھتی ہی پیاز اور لہسن اور تھوڑی سی ہینگ بھی قوت اشتہا کو برانگیختہ کرتی ہی اور اس صفت کے علاوہ فم معدہ کا تنقیہ بھی کر دیتی ہی منجملہ ادن دواؤن کے جو اشتہا مین افاقہ پیدا کرتی ہین وہ دوا ہی جو عصارۂ سفرجل اور فلفل سپید اور شہد اور زنجبیل سے ترکیب مذکورۂ بالا طیار ہوتی ہی منجملہ ادویہ کے جن سے اشتہا مین افاقہ ہوتا ہی اوس شخص کے جسکو سوء مزاج حار کی وجہ سقوط اشتہا عارض ہو یا تپ کی وجہ سے وہ دوا ہے سفرجلی بھی ہی جو اوس تفاح سے بنائی جائے جسکا ذکر قرابادین مین ہوگا منجملہ ان دواؤن کے جو اشتہا بڑھاتے اور معدہ کی اولٹ پلٹ کو روکتے اوس شخص کی جسکا معدہ قبول غذا نکرتا ہو سب پودینہ کا ہی جو اس طریقہ سے بنایا جاسے انار ترش مسلم مع پوست کے خوب اچھی طرح کوٹین اور پھر اوسکو نچوڑین جو پانی برآمد ہو اوسمین ایک جزو اور ہرے پودینہ کا پانی نصف جزو اور شہد خالص خواہ شکر نصف جزو کو ملا کر آنچ پر قوام معتدل مین لائین مقدار شربت کی ایک چمچہ نہار منہ ہ جو سقوط اشتہا بسبب حرارت کے پیدا ہو اور سکی اصلاح سرد پانی پینے سے ہو جاتی ہی مگر اتنا پانی سرد نہو کہ حرارت غریزی کو معدہ کی فنا کر دے اور اسی مرض کو استعمال رُب بہی حامضہ کا بھی نافع ہوتا ہی مجربات سے اسوقت آب انار ہمراہ روغن گل کے بھی ہی خصوصًا اگر حرارت مادی ہو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو شیرہ حبوب باردہ جیسے شیرۂ تخم کاہو یا خرفہ کو ہمراہ رُب سبزہ کے استعمال کرین اور ضماد ہاے سبزہ کا استعمال بھی نافع ہی پھر اگر مادہ حار موجود ہو پہلے اوسکا استفراغ کرنا لازم ہی ایسے ہی بیمارونمین وہ لوگ بھی داخل ہین جو بسبب حمیات کے نقیہ ہوگئے ہون اور کسیقدر بقیہ حرارت کا اونمین ابھی موجود ہو کہ ایسے لوگونکا علاج بعینہ یہی علاج ہی مگر فرق اسقدر ہی کہ انکو سرد پانی کا بمقدار کثیر تحمل نہ کرانا چاہیے تاکہ سقوط قوت معدہ کا نہو جاسے اور واجب ہی کہ یہ دوا انکو پلائی جاسے ورد دس درہم سماق دو درہم الاچی ایک درہم قرص بنالین اور دو درہم کھلائین کہ مشتہی بھی ہی اور قاطع تشنگی بھی اونکی اشتہا جو کے ستو کو پانی اور سرکہ مین گھول کر کھلانے سے بھی بڑھتی ہی اور اونگلیان حلق مین ڈالکر قے کرانے سے بھی اونکی اشتہا کو حرکت ہوتی ہی ۔ جو سقوط اشتہا بسبب برودت کے پیدا ہو اوسکو طبیخ افاویہ نافع ہی اسی طرح شراب کہنہ اور فلافلی اور تریاق تو خاص کر زیادہ مفید ہی ۔ ایضًا لہسن کہ یہ بھی زیادہ نافع ہی ایسے مرض مین اور فودنجی بھی بہت موافق ہی ان لوگون کو اور جمیع جوارشات حارہ اور اسی طرح اترج مربی اور شقاقل مربی اور زنجبیل مربی اور ہلیلہ مربی ۔ تمکید بھی خصوصًا باجرہ سے کہ نمک کی سینک سے زیادہ مناسب ہی ۔ جو سقوط اشتہا بسبب بلغم کثیر کے ہو کہ اوسمین لزوجت بھی ہی اوسکو قے کرانی مفید ہی اسطرح سے کہ پہلے مولی کھلائی جاسے اور سکے اوپر سکنجبین عسلی سادہ پلائین اوسی طریقہ سے جو باب علاج کلی مین ہم بیان کر چکے سکنجبین بزوری جسکی ترکیب یہ ہی کہ ایک من شہد کو تین اوقیہ صبر کا اضافہ کرنا چاہیے مراد یہ ہی کہ جن اجزا اور ادویہ سکنجبین بزوری مین ایک من شہد پڑتا ہی فی من شہد کے حساب سے تین اوقیہ صبر کی بھی شرکت کرنی چاہیے اور ہر روز تین ملعقہ استعمال کرین ۔ ایضًا زیتون الماء ہمراہ انیسون کے اور کبر سرکہ مین بھگویا ہوا ہمراہ شہد کے ۔ کبھی غسل کرنا آبہاے گرم سے جو معدنی ہون اور اسی طرح سفر کرنا اور حرکات بدنی کرنے بھی مفید ہوتے ہین اور بعد تنقیہ بلغم کے وہی علاج جو ہم نے تدبیر برودت معدہ مادہ کا لکھا ہی کرنا چاہیے

جو سقوط اشتہا بسبب خلط مراری صفراوی کے ہو یا بسبب خلط رقیق کے اوسکا استفراغ بذریعہ قے یا تشخیص کے بلیلہ اور سکنجبین اور سقمونیا
سے کیا جائیگا اور سکنجبین ہمراہ صبر کے بہتر ہے سقمونیا سے اسلیئے کہ سقمونیا سنا اور مخالف معدہ کی ہے بدون ضرورت شدید اسکا
استعمال روا نہیں ہے - اور قے استفراغ بعض سے اخلاط رقیقہ سب نکلجاتے ہیں اور طبیخ افسنتین بھی بارہا نافع ہے - جو سقوط اشتہا شرکت
سے اوس پٹھے کی ہو جس کو معدہ میں پہونچاتا ہے یعنے قوت حساسہ معدہ کی دماغ سے بذریعہ اوسی پٹھہ کے پیدا ہوتی ہے خواہ جو
سقوط اشتہا کی خاص بسبب شرکت دماغ ہی کی ہو ایسے مرض میں واجب ہے کہ توجہ اولی بطرف علاج دماغ کے کیجاوے اور
دماغ ہی کی تقویت بخوبی کیجاوے - جو سقوط اشتہا بسبب تکاثف اور کمی جذب رطوبت عروق کے جگر سے پیدا ہو اوسکے علاج میں
واجب ہے کہ تحلیل مسامات بدن کی بذریعہ حمام اور ریاضت کے کریں مگر ریاضت بدرجہ اعتدال ہونی چاہیئے اور پسینہ نکالنے
کی تدبیر اچھی طرح کیجاوے اور پھر مفتحات کے ذریعہ سے علاج کریں - جو سقوط اشتہا بسبب سودا کے ہو لازم ہے کہ اول
استفراغ سودا کا کرکے بعد ازان نمکین چیزیں اور کوامیخ اور مقطعات کا استعمال کریں تاکہ جسقدر خلط سوداوی باقی رہی ہے
اب انکے استعمال سے بالکل دور ہوجاوے بعد ازان ایسی غذا جسکا کیموس عمدہ بنے اور خوشبو ہو کھلانی چاہیئے - جو
سقوط اشتہا انقطاع سودا سے ہو اوسکا علاج وہی ہے جو مرض طحال کا علاج ہے اور طحال کی تقویت کرنی اور جو راہیں درمیان
معدہ اور طحال کے ہیں اونکی تفتیح اون ادویہ کے ذریعہ سے جو بطرف طحال کے زیادہ حرکت کرتی ہیں جیسے افتیمون اور پوست
بیخ کبر ہمراہ سکنجبین اور اسی طرح کبر جو سرکہ میں پروردہ ہو - حاملہ عورات کی اشتہا اگر ساقط ہوجاوے اعتدال چلنا اور ٹہلنا
اور ریاضت معتدل کرنا اور کھانے پینے میں میانہ روی اور شراب ریحانی جو کمزور ہو اوسے پینا جسمیں تقویت معدہ کی قوت
دافعہ کی ہو اور تحلیل مواد خراب کی بھی پیدا ہو اور اغذیہ لذیذہ ایسی جنمین حرارت اور تقطیع ہو اونکو اختیار کرنا بس انھیں امور
سے حوامل کے اشتہا بڑھ جاتی ہے - جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت جاذبہ کے پیدا ہو اوسکے علاج میں واجب ہے کہ جو سوء مزاج
مسقط اس قوت کا ہو کوئی سا مزاج کیوں نہو مبادرت اور جلدی اوسی کے اصلاح میں کرنی چاہیئے اور اوس سوء مزاج کو
بطرف اوسکے ضد اور مخالف کے پھیر لانا چاہیئے - اسی طرح اگر یہ ضعف قوت جاذبہ کا بعد اسہالات کے ہو جسطرح کا سقوط اشتہا
بسبب موت قوت جاذبہ کے ہوتا ہے پھر اوسکی تدبیر کارگر نہیں ہوتی - جو سقوط اشتہا بسبب ضعف قوت کے پیدا ہو ایسے لوگوں کو قے
کرانی اور انگلیاں ڈالکر حلق میں زیادہ مفید ہے اسلیئے کہ اگرچہ قے اونکو نہ بھی آوے گی پھر بھی ایک ثوران اور غلبہ حرکت قوت
شہوانیہ کا پیدا ہوگا اور اونکو معلوم ہوگا - اور بیشتر ایسے لوگ محتاج تریاق کے استعمال کے بعض شربتہا سے مناسب معدہ کے
ہمراہ ہوتے ہیں مثلاً شربت افسنتین خواہ شربت حب الآس جیسا موافق اور مناسب ہو - جو سقوط اشتہا بسبب ضعف حس معدہ کے
ہو واجب ہے کہ دماغ کا علاج کیا جاوے اور اوسی سبب کا قطع کریں جس نے آفت افعال دماغی میں پیدا کی ہے یہ بھی جاننا ضروری
کہ قے منقی بہرسی اور رفوق وہ دوا ہے جید ہے اور عجیب النفع ہے اوسکے لیے جسکی اشتہا شیرین اور چرب اشیا کے جاتی رہی ہو اور
مقطعات [illegible] تیز [illegible] کرنا چاہیئے - اکثر اقسام بطلان اشتہا کو کندر اور مصطگی اور عود خام اور سک او قصب الذریرہ
اور [illegible] مفید ہوتا ہے [illegible] اگر شراب ریحانی ملاکر معدہ پر ضماد کریں بشرطیکہ سقوط اشتہا بسبب حس کے پیدا ہوا ہو
[illegible] شراب افسنتین [illegible] ایک درہم [illegible] اور نصف درہم سنبل پانی ملاکر [illegible]

استعمال کرین جو معجون کہ ابن عبادہ کی طرف منسوب ہی اور قرابادین مین اوسکا نسخہ مندرج ہی وہ بھی نافع ہی - لوگون نے یہ بھی کہا ہی
کہ مٹر کو پیسکر اگر ایک مثقال بھر آب انار میخوش کے تناول کرین تو مہیج اشتہاے معدہ کا ہوتا ہی جس وقت سقوط اشتہا رفتہ رفتہ یہانتک
پہونچے اوسکا علاج یہی ہی کہ مشہیات لذیذہ غذاؤن کے اقسام سے مریض کو سونگھائین جیسے گوشت بچہ گاؤ یا بچہ گوسپند کا گوشت
جو وہ بھنا ہوا اور یہ دونون گوشت بھنے ہوے اور مرغ بھنے ہوے اور اسی طرح کی اور غذائین اور سونگھنے سے بالکل
منع کرنا چاہیے - جب ایسے بیمارون کو افاقہ ہونے لگے روٹی شراب مین بھگو کر کھلائی جاے اور احساے سریعۃ الغذا یعنے
زردی بیضہ نیم برشت کا استعمال کرایا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ روغن جملہ اقسام کے خصوصاً روغن زرد مسقط اشتہا ہی اور
اشتہا کو ضعیف کر دیتے ہین اسلیے کہ معدہ مین ڈھیلا پن پیدا کرتے ہین اور رگون کے منہہ کو بند کر دیتے ہین مگر اون جملہ
اقسام مین موافق تر واسطے معدہ کے وہ روغن ہی جسمین کسی قدر قبض ہو جیسے زیت انفاق اور روغن بادام اور روغن پستہ
فساد شہوت جس وقت معدہ مین کوئی خلط ردی اور مخالف کیفیت اوس اخلاط کے جسکا معدہ صحیح خوگر ہو پیدا ہو جاے
اوس وقت طبیعت مشتاق اس خلط ردی کے ضد کی ہوگی - اور جو شی کہ معتاد خلط مخالف معتاد کی ہی وہی خلط معتاد کے بھی
مخالف ہی مگر ضد خلط معتاد کی وہ نہوگی اسلیے کہ منافی وہ چیزین ہوتی ہین جو درجہ غایت خلاف پر متضادت رکھین اور
اسی طرح اطراف وہی ہین جو متنافی ہون مترجم کہتا ہی جب وہ دو چیزین موجودات محسوسہ سے اختلاف
کبھی تو وہ اختلاف درجہ نہایت پر ہوتا ہی جیسے خوب سپید کپڑا اور خوب سیاہ ایسے اختلاف کو اضداد حقیقی کہتے ہین اور شاید مراد شیخ کی
اس مقام پر اطراف سے یہی ہی اور اگر اسطرح کا اختلاف شدید نہو جیسے سپید کپڑا جو میلا ہو اور آبی رنگ کا کپڑا یا سرخ اور سپید کا ان دونون
اختلاف ایسا نہین ہی کہ ہر ایک درجہ انتہا سے مخالفت پر ہو ایسی چیزون کو متخالفین اور باصطلاح دیگر ضد مشہوری کہتے ہین
اور خلاصہ یہ ہوا کہ متخالفین اضداد حقیقی اور متنافی نہین ہوتے فرض کرو کہ معدہ مین کسی کے کوئی بارد رطب خلط ردی بھر گئی
اور مزاج اصلی اوسکا حار رطب تھا تو اس خلط کو اصلی مزاج معدہ سے تضاد اور تنافی نہین ہی اب طبیعت بدنی بنظر دفع کرنے
اس خلط ردی کے جسکو بارد رطب فرض کیا ہی خواہشمند حار یابس اشیا کے ہوگی اسلیے کہ علاج بالضد مفید ہوتا ہی اور جو چیز حار
یابس ہوگی اگرچہ خلط ردی مذکور کی ضد حقیقی ہی مگر اصلی مزاج معدہ کا جو حار رطب فرض کیا ہی اوسکے بھی مخالف ہی اور یہی معنے کلام
شیخ کے ہین کہ جو شی ضد مخالف معتاد کی ہی وہ امر معتاد کے بھی مخالف ہی پس اسی قدر بیان طالب علم کے سمجھانے کو کافی ہی متن
یہی سبب ہی (یعنے چونکہ معدہ مین خلط ردی مخالف معتاد فراہم ہوتی ہی) جو اکثر آدمی گیلی مٹی اور کوئلہ اور سوکھی مٹی اور چونا وغیرہ
کھانے پر راغب ہوتے ہین اسلیے کہ ان اشیا مین کیفیت ناشفہ رطوبات موجود ہی خواہ کیفیت مقطعہ ان اشیا مین ہوتی ہی جو
مضادہ ہی کیفیت سے اوس خراب خلط کے جو انکے معدہ مین موجود ہی (حالانکہ یہ سب اشیا غذاے معتاد معدہ کی بھی مخالف ہین)
کبھی حاملہ عورتون کو بسبب حیض بند ہو جانے کے شہوت فاسدہ زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اونکی اشتہا باطل ہو جاے (
چنانچہ ٹھیکریان وغیرہ کھانے کا اونکا جی بہت جی چاہتا ہی) اور سبب اسکا وہی ہی جو ابھی ہم نے بیان کیا اور یہ فساد
شہوت ان عورتون کو دوسرے مہینہ خواہ تیسرے ماہ کے اخیر مین پیدا ہوتا ہی اور اسوقت کی خصوصیت کا سبب یہ ہی کہ خون حیض
انکا واسطے غذا جنین بچہ کے جمع ہوتا ہی اسلیے کہ اگر ایام حمل مین خون جاری رہے خوف اسقاط حمل کا ہی - پھر چونکہ اوائل زمانہ

انتقال نطفہ بجنین کیونکہ غذا کثیر کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ اوسکا جثہ کم ہی لہذا اسقدر تھوڑی حیض پر اہم ہوتا ہی اوسمین سے ایک مقدار
مقدار بچہ کو پہنچتی ہی اور بعد حمل چند ماہ وہ مقدار ناکافی ہوجاتی ہی اور ان سے فضول ردی کھانا اور معدہ مین جمع ہوتے ہین جسوقت بچہ کا جثہ بڑھتا
اور زیادہ غذا کی اسکو حاجت ہوئی اور یہ کیفیت حمل کی چوتھے مہینہ ہوتی ہی لہذا ان بقیہ خون حیض اور اوسکے فضول مین کمی
ہوتی ہی اور پھر وہ اشتہائے خراب مٹی کھانے وغیرہ کی بھی برطرف ہوجاتی ہی اور اسی فساد اشتہائے عوامل کو وحم اور وحام کہتے ہین
اس اشتہا کی اچھی قسم تو یہ ہی کہ ترش اور تیز کی رغبت پیدا ہو اور خراب اور فاسد قسم ہی جسمین جاف اور یابس کی خواہش ہو
جیسے گل اور انگشت اور ٹھیکری کی — کبھی ایسی ہی اشتہائے فاسد مردونکو بھی بسبب فضول ردی معدہ وغیرہ کے عارض
ہوتی ہی علاج فساد شہوت کا واجب ہی کہ جو خلط باعث فساد شہوت کی ہی پہلے اوسکا استفراغ کرین بذریعہ قے اور اونکے
جنکا استعمال مناسب ہو مجرب تدبیر اسکی یہ ہی کہ مچھلی دریا سے شوربہ خواہ آب شوربہ کی اور مولی سکنجبین مین بھگو کر دونون کو
پہلے کھالین اوسکے بعد وہ پانی جسمین لوبیا سرخ اور نمک اور سویا اور حرف اور تخم جرجیر کو پکایا ہو خوب سیر ہوکر پی جاین
اور بیشتر اسی جوشاندہ مین وہ مٹی جو زعفران مین موجود ہوتی ہی بقدر تین درہم کے داخل کر دیتے ہین اور اسی تدبیر سے
فی ماہ ایک مرتبہ قے کرانی چاہیے خواہ دو مرتبہ بعد اسکے معجون بلیل ہمراہ جوارش چند روز کے استعمال کرین - کمون کرمانی اور اجوائن کو
نہار منھ چبانا اور بعد غذا کے چبانا اور بطور سفوف بھی استعمال مفید ہوتا ہی - یا اینکہ چھوٹی الائچی ایک درہم اور ہموزن
اوسکے بڑی الائچی اور اوسی کے برابر کبابہ اور سب کے ہموزن شکر سپید ملاکر سفوف طیار کرین اور ہر روز تناول کرین منجملہ
ادویہ کے جو حب عفت بلوط اسکے ساتھ ملاکر مرکب ہوتی ہین اور زیادہ نفع کرتی ہین مثلاً ایک کا نسخہ یہ ہی حب عفت بلوط آٹھ درہم
صبر سقوطری دو درہم حشیشہ غافث چھ درہم پنج اذخر چار درہم مصطگی دو درہم سب دواؤنکو ریزہ ریزہ کرکے آٹھ تولہ پانی مین جوش
دین کہ نصف رہجاے اور ہر روز بقدر بارہ تولہ کے استعمال کرین - ایضاً حب عفت بلوط دو درہم انیسون تین درہم زبیب مسلم
سات درہم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ ہر واحد پانچ درہم خبث الحدید جو چند مرتبہ سرکہ تند مین بھگو یا گیا ہو اور ہر مرتبہ بعد بھگونے کے
تو وغیرہ پر بھونا گیا ہو دس درہم آٹھ اوقیہ شراب مازو سے کسنہ اور آٹھ اوقیہ پانی مین جوش دین جب نصف رہجاے
نہار منھ ساتھ دو نمبر اب کے استعمال کرین مٹی کھانے کی اشتہا کے علاج مین پہلے استفراغ اوسی خلط کا کرین جنکے سبب سے یہ شہوت
پیدا ہوتی ہی اور یہ استفراغ بذریعہ قے اور نیز ادویہ مقیئہ کے کرین جو ابھی معلوم ہو چکی ہی اور ہر ایک مریض کے واسطے مثل اوسکے
طبیعت اور مزاج کے قوی اور ضعیف دوائے مقئی تجویز کرین مثلاً جو قے بعد تناول ماہی شور ہمراہ لوبیا اور شبت اور مولی کے
ہوتی ہی یہ خفیف دوا ہی ورنہ اس سے زیادہ قوی اور اگر حاجت مسہل کی ہو یہ بھی کیا جاے گا - تربد اور حب صنوبر اور ملح نفطی سے
استفراغ کرانا بھی نافع ہی خصوصاً اگر دیدان کے پڑنے کا ظن غالب ہو بعد ازان دوا اور یہ جنمین خبث الحدید پڑتا ہی کہ اونکا استعمال
کیا جائیگا خواہ اور ادویہ جو قرابادین مین مندرج ہین - واجب ہی کہ مصطگی اور زیرہ اور اجوائن سے چبانے کی دوا طیار کرین
کہ اسکو مریض چباکر اسکا پھوک تھوک ڈالے - یہ بھی دوا ہی کہ دو لونگ الائچی ہر واحد سے ایک درہم شکر سپید ہموزن دونون کو
نہار منھ پھانک کر چند مرتبہ نیم گرم پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا کرے - اور یہ بھی مجرب ہی ہلیلہ بلیلہ آملہ جو گندم مصطگی الائچی بڑی جوز
زنجبیل شہد ملاکر طیار کرین اور بقدر ایک جوزہ کے قبل طعام اور بعد طعام کے تناول کرین - عمدہ تدبیر اسوقت یہ بھی ہی کہ اطریفل کو

قے کرائی جاوے اور اوسکے معدہ کے مزاج کی اصلاح کریں بعد ازان خالص اور عمدہ مٹی لیں اور پانی میں گھولیں اور اوسمین السی اصلاح شدہ
جنکا کوئی مزہ غالب ہو داخل کریں اور پھر اوسمین تھوڑا نمک جو گوارا ہو ملا کر دھوپ مین سوکھا لیں۔ اور مٹی کھانا صرف الا التزام کرے
کہ اسی میں سے بقدر مناسب کھایا کرے مگر اسکا خیال رہے کہ اس مجموعہ مین جو ادویہ تقطیعیہ داخل ہین کسی وقت مقی کی مقدار
شربت سے زیادہ استعمال مین نہ آنے پاوے بلکہ ایک مقدار شربت خواہ ڈیڑھ مقدار تک کا مضائقہ نہیں ہے اس وقت اسکے کھانے کے
بعد جو کچھ اوسنے کھایا ہے سب قے کی راہ سے گرا دے گا خصوصاً اگر قے لانے کی دوا مثل کرنب وغیرہ کے اس مرکب مین داخل ہو کیونکہ اوس
سے اتنا زیادہ فائدہ ہے کہ مٹی کھانے سے اسکو بغض اور تنفر پیدا ہوگا۔ بعض لوگون نے کہا ہے نہایت نافع اشیاے مخلوقات
الٰہی سے واسطے دور کرنے خواہش مٹی کھانے کی یہ ہے کہ نہار منھ بچہ پاے طیور کا گوشت بھنا ہوا کھایا کرے اور بعد غذا کے
بھی بطور تنقل کے اسی کو تناول کرے۔ اجوائن کو بطور تنقل کے کھانا اوس سے بھی زیادہ عجیب ہے اسی طرح ہمراہ بادام تلخ کے
اجوائن کا استعمال۔ ایک قوم نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر ایک اسکرہ بشیرج یعنی روغن کنجد کو تناول کرے یہ بھی مٹی کھانے کی خواہش
کو قطع کر دیگا۔ سزاوار ہے کہ اس مرض کے علاج مین ہم تجربہ پر اکتفا کریں اور قیاسی تدبیرات پر متوجہ ہوں الا یہ کہ معاملہ عوام کا
تارک ہو ہم مٹی کی جگہ انکو چنے گندم کی خورش اور نمکین اور بشورہ اشیاء کا چوسنا اگرچہ تخمک نیند ہے سبھی بھی نافع ہوتا ہے۔ چنے کا لستا
خصوصاً نمک ملا ہوا بھی مجرب ہے۔ یہ بھی مجرب ہے کہ لہد گٹھا یعنی نبید عفص انخطہ اوقیہ کو پکائیں اور جب نصف رطل رہ جاوے
صاف کریں اور سات روز نہار اوسکو پیا کرین۔ ایک شخص نے کہا ہے پستہ اور زبیب قشمش یعنی کشمش بھی نافع ہے بعض لوگون پر
تجربہ ہوا کہ شوربا جسمین چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور پیاز اور کرنب پکا ہو اور زیت مغسول اور ابازیر جیسے فلفل اور زنجبیل اور سداب
اوسمین داخل ہون اسکے پینے سے بہ نقل صحیح نافع ہوا ہے ... ہم نے اوپر بیان کیا ہے تدبیر اوس شخص کی جسکی اشتہا
ترش اور تیز چیزون کی ہو اور شیرین ... کہا ہے کہ زیادہ نجات دہندہ ایسے مریض کو قے کرانا ہے

بھوک کا بیان اور تشنگی ... کا بیان اکثر کا جوع کلبی کا ہیجان بعد استفراغات اور حمیات متطاولہ
یعنی دیر پا بخار کے جو محلل بدن ہوا کرتا ہے ہوتا ہے اور کبھی جوع کلبی بسبب ضعف قوت ماسکہ کے جو تمام بدن مین عارض ہو بھی پیدا ہوتی ہے
سبب یہ ہے کہ جب ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہے تحلل بافراط ہمیشہ رہتا ہے اور اسی تحلیل کی وجہ سے شوق بدل ما یتحلل کا شدت سے ہوتا ہے
۔ کبھی شہوت کلبی بسبب حرارت مفرط فم معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ یہ حرارت بھی محلل رطوبات ہو کر مستدعی زیادتی بدل ما یتحلل
کی ہوتی ہے اوس وقت فم معدہ کی یہ کیفیت ہمیشہ ہوتی ہے جیسے گرسنہ ہو اور یہ سبب تو اکثر پیاس ہی پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات
جب تحلیل بافراط ہوتی ہے گرسنگی بھی پیدا کرتا ہے۔ بھوک کی زیادتی یعنی جوع کلبی کی اکثر تو افراط حرارت سے تمام بدن کے اور
اطراف بدن کے ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اگرچہ جسوقت خاص فم معدہ مین ہو زیادہ خواہش پانی اور تر چیزون کی ہوگی جو مرطب
ہوں مگر جب یہ حرارت تمام بدن پر غالب ہوگی تحلیل رطوبات کر کے رگون کو محتاج بطرف جذب رطوبات کے ہر گھڑی اور ہمیشہ کرتی ہے
کہ اوسکا چوسنا سلسلہ وار فم معدہ تک بھی پہونچتا ہے کہ تقاضا اعضا کا مسلسل جمع ہو جاتا ہے۔ اکثر یہ حرارت خارج سے کسی ہوا
وغیرہ کے بدن مین لگنے سے پیدا ہوتی ہے جس ہواے گرم کے پہونچنے سے تخلخل بدن مین پیدا ہو جاوے اور تحلیل کی اجابت یعنی قبول کرنے
کی حالت زیادہ ہو اور اسی وجہ سے حاجت غذائی بدل ما یتحلل کی پیدا ہو۔ کبھی زیادہ تخلخل اور ڈھیلا ہونا بدن کا سبب ہوتا ہے

اشتہائے جوع کلبی کا ہوتا ہے جس وقت کہ اس بدن میں حرارت اندرونی منتشر اور متحلل ہو اور قاصر کرے جب بیرونی حرارت خواہ معین ہو یا
ضعف ماسکہ کا بھی ایسے ڈھیلے بدن میں موجود ہوتا ہے یا جیسے کبھی بشانہ و ناف کے سبب نزلات کے سر کی بھی جوع کلبی پیدا ہوتی ہے جیسے
اور کبھی بسبب دیدان یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے کی وجہ سے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے کہ یہ کیڑے بہت جلد کھانے
کی چیز بدن کو کھا لیتے ہیں اور ساری غذا انھیں کی خورش میں آکر تمام بدن اور معدہ کو گرسنہ اور بھوکا چھوڑ دیتے ہیں
اور سوء قنیہ معدہ میں تقلص اور سمٹنا اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جیسے کہ گرسنگی میں ساتویں کبھی بسبب کسی خلط ترش سوداوی ہو
خواہ ترش بلغم یہ مرض پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خلط فم معدہ میں دغدغہ پیدا کرتی ہے اور جو کیفیت بروقت امتصاص عروق کے
پیدا ہوتی ہے وہی اسوقت بھی عارض ہوتی ہے کہ تقاضا غذا کے جدید کا بنا رہتا ہے خصوصًا ایسی خلط کو یہ امر لازم ہوتا ہے کہ جو
تکاثف پیدا ہوتا ہے اور سمٹ جاتا ہے یعنی اسکی مقدار بوجہ تکاثف اور تقلص کے گھٹ جاتی ہے لہذا معدہ میں رگوں کے مثل حلقے
ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ جسکی خاصیت مص کرنے اور جذب کرنے کی ہے یعنی غذا جذب ہوتی ہے۔ ایضًا چونکہ خلط حامض بسبب اپنی
تقطیع اور دباغت یعنی تصفیہ اخلاط کے بالزوجت اخلاط کو جو مخالف اشتہا کے ہیں فم معدہ سے خارج کر دیتی ہے اسلیے کہ
طبیعت بروقت حصول ایسے اخلاط لزجہ کے طرف دفع کرنے کے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت جذب کے اور جب دفع زیادہ ہوا جوع
ضرور پیدا ہوگی۔ ایضًا چونکہ لیف مستطیل معدہ کا متحرک ہونا تکاثف اور سمٹنے کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور یہ وہی کیفیت ہے جیسے
بروقت چوسنے عروق کے اور حرکت قوت جاذبہ کی پیدا ہو کر گرسنگی پیدا کرتی ہے سردی میں جیسے برف زار وغیرہ کے
مسافروں کو جو قسم جوع کلبی کی عارض ہوتی ہے جائز ہے کہ اسی قبیل ہو یعنی بسبب خلط حامض وغیرہ کے آٹھوں منجملہ اسباب کے
اشتہا اور جوع کی بیماری بھی ہے کہ بافراط تحلیل کرتی ہے اور رطوبات کو بطرف خارج بدن کے جذب کرتی ہے اور یہ رطوبات جو
بطرف خارج کے جذب ہوتے ہیں انبساط حرارت کو بطرف خارج کے تابع ہوتے ہیں (اور انبساط حرارت کا خارج میں ہونے سے
داخل بدن میں وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بحالت گرسنگی پیدا ہوگی اسلیے کہ تحلیل رطوبات کے ہمراہ انبساط حرارت ہوتا ہے) یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ شہوت کلبی سے اکثر بولیموس تک نوبت پہنچتی ہے اور سبات اور موت واقع ہوتی ہے علامات جو قسم
جوع کلبی کی بعد استفراغات اور امراض محللہ کے ہو اونکا پہلے موجود ہونا اسپر دلیل ہوگا اور اوسکے ساتھ ہی یہ علامت
بھی ہوگی چونکہ طبیعت اکثر اوقات بعد ایسے استفراغات کے کشادہ نہیں ہوتی یعنی وہ کشادگی اور سیری جو چاہیے اسوقت
ہرگز نہیں ہوتی اسلیے کہ بدن غذا کی تری کو اپنی طرف زیادہ کشش کرتا ہے بسبب افراط یبوست بدنی کے جو بعد استفراغات
پیدا ہو جاتی ہے اور جب تری غذا کی سب کھنچ گئی تو ثفل غذا کا سوکھا اور بمقدار قلیل رہجائے گا اور جزو رطیب یعنی رطوبت
تغذیہ کا ہے اوسکے نہونے سے اب غذا بدن کو نہ پہونچے گی لہذا عروق کا جذب اور امتصاص بنا رہیگا۔ علامت اوس جوع کلبی کی
جو برودت سے عارض ہو پیاس میں کمی اور گرانی اور نفخ کی زیادتی اور جملہ علامات مزاج بارد معدہ کے اور انھیں علامات میں سے
ہوا محیط بدن علیل کا سرد ہونا۔ اور علامت اوس جوع کلبی کی جو حرارت فم معدہ سے عارض ہو یہ ہے کہ پیاس قوی ہو اور
قے ترش ہوا کرے اور طبیعت میں اکثر قبض رہے اور جملہ علامات مزاج حار جیسے دخانی ڈکار وغیرہ۔ اور علامت اوس جوع
کلبی کی جو ضعف ماسکہ تمام بدن یا فقط معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہو یہ ہے کہ براز خام برآمد ہو اور قرقر پیدا ہو

اور جملہ علامات جو مناسب ضعف ماسکہ کے اوپر مذکور ہو چکیں علامات اوس جوع کلبی کی جو بسبب کثرت تحلل بدنی کے پیدا ہوا ہو یہی ہیں جو اوپر
گزر چکی اور کتاب اول یعنے کلیات میں جو اسباب تحلل ہیں تفصیل لکھے ہیں اور ایک علامت یہ بھی ہے کہ اسوقت ہاضمہ میں آفت نہو گی اور
منجملہ اسباب تحلل کے حرارت ہوائے محیط بدن کی بھی ہے - اور [illegible] تغیر کا موجود ہونا - علامات اوس جوع کی جو بسبب خلط حامض کے
پیدا ہو خواہ اونکے خلط سودا سے [illegible] ترشی آئے اور جملہ علامات مناسب اوسی سبب کے
- علامات نزول کے جو معدے اور ترکے جوع کلبی پیدا کرے [illegible] امراض راس میں بیان ہو چکیں - علامات دیدان کی
وہی ہیں جو اپنی جگہہ مذکور ہو چکی اور آیندہ بھی دیدان [illegible] بیان کرینگے علاج وہ جوع کلبی جو [illegible] عارض ہو
اور قے بلغمی سے اوسکے علاج میں [illegible] واجب ہے اور شراب بمقدار کثیر [illegible]
اور ترشی کسی قدر ہو اور مریض کی خواہش [illegible] کہ یہ علاج نہایت نافع ہے ہاں اگر اسہال
بھی ہمراہ جوع کلبی بارد کے ہو [illegible] سے بچانا چاہیے اسلیے کہ اگر شراب قابض پلائی جائے
تو جوع کلبی میں زیادتی ہو گی [illegible] غذا اونکی چرب اور گرم مزاج ہونی چاہیے جیسے
گوشت کوہان شتر کا اور زیت اگر ترشی [illegible] نافع ہے اور میٹھا بھی اونمیں نہو - جوزیات یعنے وہ غذا جو گوشت
[illegible] اور شکر وغیرہ [illegible] انکو نافع ہے زردی بیضہ جو خوب بریان ہو جائے
[illegible] اونکو کھلانی چاہیے اور جملہ [illegible] ترشی اور نمک [illegible] چیزون سے اونکو بچانا واجب ہے اور جوارشات خوشبو
جیسے جوزی اور جوارش تمر [illegible] اگر [illegible] انکو مفید ہے سوکھی مالش جسکو [illegible] کہتے ہیں مثلاً اوسکا [illegible]
کرنی چاہیے [illegible] اونکو پلانا بہت نافع ہے اور مجرب ہو چکا - جو قسم جوع کلبی کی
بسبب ضعف قوت ماسکہ کے عارض ہو پس اگرچہ اکثر یہی ہے کہ ماسکہ میں ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے مگر کبھی ہر ایک
قسم سوء مزاج سے بھی قوت ماسکہ میں ضعف آجاتا ہے اور جو شخص اس امر کا منکر ہے کہ اور کسی قسم کے سوء مزاج سے قوت
ماسکہ ضعیف نہیں ہوتی اوسکے قول کی طرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے اور ہم عنقریب اوسکے کلام کو باطل کرینگے بلکہ واجب ہے کہ پہلے
اوس سوء مزاج کو خوب دریافت کریں جو سبب ضعف ماسکہ کا ہوا ہے اور بعد ازان علاج بالضد کریں - اکثر ضعف ماسکہ کے
ہمراہ رطوبت ضرور ہوتی ہے ایسے لوگون کو جوارش جوزی زیادہ مفید ہوتی ہے - پھر اگر طبیعت ان لوگون کی زیادہ نرم ہو
لازم ہے کہ اوسکے حبس کی تدبیر کریں اسلیے کہ حبس کرنے میں طبیعت کے اس مرض کا بھی علاج قوی ہو جاتا ہے - اور جس شخص کو یہ مرض
بعد حمیات اور استفراغات کے عارض ہوا ہو اوسکو ایسی غذا دینی چاہیے جو قعر معدہ میں دیر تک ٹھہرے اور چرب غذائیں جو روغنی
ہون جیسے روغن بادام ہمراہ شکر کے اسکے واسطے تجویز کرنی مناسب ہون گی اور ظاہر بدن کی اونکی تکثیف مسام کرنی چاہیے
اور اسی طرح علاج اوس شخص کا بھی ہے جسکو یہ مرض بسبب کثرت تحلل کے عارض ہوا ہو - واجب ہے ایسے مریض جوع کلبی کیلیے
مسخنات اور اشربہ تجویز نکیے جائیں بلکہ غذائے بارد اونکو کھلائی جائیں اور نطولات خارج بدن میں ایسے مستعمل ہون
جنسے انسداد مسام پیدا ہو جیسے روغن آس خصوصاً قیروطی بناکر مالش کرنی خواہ سویا جو سرکہ میں تر کیا ہو اور سریانی [illegible]
نہانا [illegible] وغیرہ کرنی مانع نہو اور غذائے سرد ہی اچھی ہے جو غلیظ اور بالمروجت [illegible] جیسے بطون جانوران اور

بسبب اخلاط اسکے جو غشی پیدا کرنیوالے ہیں اور منہ معدہ کو جلا دیتے ہیں اور لطیف ہیں فم معدہ تک وہ مادہ جو وہیں جمع ہوتے ہیں اور وغیرہ کی
طرف اونکی حرکت ہوتی ہے اور جذب ناگوار الذع والے ایسے اخلاط سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور علامات کی شناخت اوسی طرح سے کرنی چاہئے
جو کہ بیان ہو چکا اور قانون عام سے بھی اوسکی شناخت ہو سکتی ہے علاج بالکل اشتہا کے ساقط ہو جانے کا جو علاج ہے وہی اس مرض کا
بھی ہے اور مختصر یہ ہے کہ طعام ہائے مشتہیہ جسکے سونگھنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہے اور مقوی معدہ کے ہین جیسے چوزہ ہائے بریان کیا جاوے کہ
سونگھانا اور میوہ ہائے خوشبو کا سونگھانا اور خوشبو جیسے عطر اور پھول وغیرہ کا سونگھانا تاکہ جنمین کسیقدر قبض بھی ہوتا کہ قوت کو جمع
کرے اور تحلیل نہو سکے۔ اور روٹی سے خوشبو شراب مین ڈبو کر کھلائی جاوے اور اچھی طرح خواہ جرعہ جرعہ نبیذ ریحانی پلائی جاوے
خصوصاً اگر اوسمین کافور کی آمیزش ہو حار مزاج مریض کے واسطے یا عود اور مشک ملا کر ایسے مریض کو جو حار مزاج نہو شراب
مین بھی اس مریض کو مفید ہے اگر سبب مرض حرارت نہو۔ ہاتھ پاؤن ان بیماروں کے باستواری اور سختی سے باندھنا یہ بھی عمدہ علاج ہے
اور نیند کو روکنا چاہئے کہ سونے نہ پاوین اور اگر اونکو نیند لگین چٹکیان وغیرہ لیکر خواہ کوئی اور شی چبھو کر انکو ایذا دیجاوے کہ سونے نہ پاوین
یا کسی ناخن وغیرہ کو زیادہ تراشنے کی ایذا دینی خواہ باریک باریک لکڑیان جیسے جھاڑو یا نیب کی سینکون سے انکو آہستہ آہستہ
مارنے سے چوٹ کی ایذا پہونچائی جاوے تاکہ بوجہ درد کے نیند نہ آوے اور اسقدر چوٹ بھی نہ لگے کہ بدن کو صدمہ ہو جاوے اور یہ سب
تدابیر اوسوقت کرنی چاہئیں کہ مرض بوجہ حرارت کے پیدا نہوا ہو منجملہ اون چیزون کے جو انکو مفید ہیں ان تک لے کر میسوسن خواہ
اور چیزون خوشبو مین اچھی طرح ملکر اسکے معدہ پر ضماد کرین خصوصاً غشی کی حالت مین اور اونھین خوشبو چیزون سے ترکیب
بالا تکمید بھی کرنی چاہئے اور مراہم خوشبو جیسے مرہم صنوبر اور مرہم مورد وسے بھی نفع ہوتا ہے۔ کبھی اوسکے معدہ پر ادویہ قلبیہ
جو خوشبو ہین اونکا ضماد کرین بھی نافع ہوتا ہے۔ دھونی بخورات عنبریہ کی بھی کبھی کیجاتی ہے۔ مفاصل پر انکے وہ ضماد جو گلاب
اور آب آس اور بہیسون کافور اور مشک اور زعفران اور عود اور سک اور گل سرخ سے طیار ہو لگایا جاتا ہے اور اون کے
گرم کرنیکی تدبیر ایسی کہ تمام بدن گرم ہو کرنی چاہئے بشرطیکہ برودت سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ اور تبرید بدن کی اگر بسبب حرارت
کے مرض پیدا ہوا ہو کرنی چاہئے۔ اور اگر غشی اونپر طاری ہو جو تدبیرین ازالہ غشی کی ہمنے لکھی ہین اونکو کرنا چاہئے اور
سر پر پانی فوراً اوسکے چہرہ پہ چھڑکنا اور رانات پاؤن کی سخت جنبش اور قدم اور پاؤن کے تلوؤن مین کوئی شی چبھونا جس سے
اونکی آنکھ اور شعور مین ایذا سے بدنی کے اثر پیدا ہو اور کانون مین اونکے زور زور سے آواز پکارنا یہ سب امور ازالہ غشی
کے جو اوپر اچھی طرح مذکور ہوے کرنے چاہئیں اور جب غشی سے افاقہ ہو روٹی شراب ریحانی مین بھگو کر کھلائی جاوے اور
اگر اوسکے معدہ مین خلط مراری خواہ کوئی رقیق خلط ہو لقدر دو جمچہ سکنجبین اور ایک مثقال ایارج یا اس سے کم بشرطیکہ ضعف
ہو کھلائی جاوے۔ اور اگر برودت بافراط ہو تریاق اور سنجرنیا اور دحمرثا اور معجون اصطمحیقون اور جوارش بزور کھلائی جاوے
کہ یہی ادویہ نافع ہین جوع غشی کہ جسمین بسبب شدت گرسنگی کے غشی پیدا ہوتی ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مریض جسوقت بھوکا
ہوتا ہے بیتاب ہو جاتا ہے اور اگر ذراسی دیر غذا دینے مین ہو فوراً اوسے غش آجاتا ہے اور قوت اوسکی ساقط ہو جاتی ہے سبب اس
مرض کا حرارت قوی اور بشدت ضعف فم معدہ کا ہوتا ہے علاج اس مرض کا قریب علاج بولیموس کے ہے اور تمام قواعد اوسکے علاج
کبھی اوپر کی فصل مین گذر چکے اور اوجاع معدہ کے باب مین بھی مذکور ہوے اور خلاصہ اون سب کا یہ ہے کہ اوسکے علاج مین

قسم کے ہوتے ہیں اگر یہ ہو تو وہ تدبیر جو بروقت غشی کے کرنی چاہیے جسکا بیان باب غشی میں ہو چکا اور دوسری تدبیر جبکہ غشی سے افاقہ
ہو گیا ہو اور وہ تدبیر یہ ہے کہ روٹی کسی شراب بارد میں گھول کر کھائی جاوے خواہ شراب فواکہ بارد ہو میں اور بعد ازان وہی تدابیر
جو باب بولیموس میں مذکور ہوئی ہیں عمل میں لائی جاویں اور تیسری قسم اوسکے علاج کی وہ ہے جو قبل از غشی کیجاتی ہے اور وہ یہ ہے
کہ زیادہ ہوشیاری سے اونکو روکنا چاہیے اور غذا دینے میں تاخیر نہو اور جو غذا اونکو دیجاوے بالفعل برف وغیرہ سے ٹھنڈی
کر کے دیجاوے اور حیلہ تدابیر جو باب اوجاع معدہ حار میں مذکور ہوا وہ مناسب ہی مرض کے ہیں عمل میں لائے جاویں فصل عطش کا
بیان کثرت پیاس کی اور اوسکی شدت کبھی بسبب معدہ کی حرارت کے خصوصاً فم معدہ کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے (۱) اور کبھی یہ حرارت
التہاب حمیات میں عارض ہوتی ہے اسقدر کہ بعض تپ کے مریض پانی پیتے چلے جاتے ہیں اور کسی طرح سیراب نہیں ہوتے تا اینکہ پیتے پانی
پیتے پیتے مر جاتے ہیں (۲) کبھی یہ حرارت شراب قوی اور کہنہ کے پینے سے پیدا ہوتی ہے خواہ کسی گرما گرم غذا کھانے سے یا ایسی غذا کھانے
سے جسکی تاثیر گرم ہو جیسے ہینگ اور لہسن اور اکثر بعض آدمی شراب کہنہ پینے کے بعد بسبب التہاب اور کرب اور تشنگی کے مر جاتے ہیں
(۳) کبھی یہ حرارت شور اور نمکین پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے دریاے شور کے پانی سے اسقدر پیاس میں زیادتی ہوتی ہے کہ
اوسکی تلافی بعض اوقات ہرگز ہو نہیں سکتی (۴) کبھی یہ حرارت بسبب ایسی ادویہ خواہ اغذیہ کے پیدا ہوتی ہے جنکی تاثیر پیاس پیدا کرنے
کی بسبب استغسال کے ہوتی ہے یا بنظر استنشا کے استغسال کے یہ معنے ہیں کہ طبیعت پانی اور غذا یا دوا کے دھو ڈالنے کے
خواہشمند ہو جیسے نمکین چیزیں کہ معدہ میں ہونے سے مقتضاے طبعی یہ ہوتا ہے کہ وہ دھویجاوے خواہ قطع شوریت اسکا ہو جاوے اور
استنشا کے معنے یہ ہیں کہ طبیعت اوسکی رقیق ہونے کی خواہشمند اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اسکے اجزاے لزج لیسدار جدا جدا
ہو جاویں اور پھیل جاویں اور اوس میں سیلان پیدا ہو جاوے اور یہ خواہش بوقت تناول اشیاء لزج کی ہوگی کبھی پیاس
کسی شئ غلیظ کے استعمال سے بھی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی اوسکے رقیق کرنے کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے نمکین اور
باشوریت مچھلی میں یہ تینوں عیب لکھا ہیں کہ شوریت بھی ہے اور بالزوجیت بھی اور غلیظ بھی ہے (۶) کبھی پیاس بسبب یبوست معدہ کے
پیدا ہوتی ہے (۷) کبھی بسبب بلغم شور کے جو معدہ میں ہے خواہ بلغم شیرین یا صفراے تلخ کے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے (۸) کبھی
بسبب ایسی رطوبات کے جنمیں جوش اور غلیان ہو بھی تشنگی پیدا ہوتی ہے (۹) کبھی بسبب شرکت اور اعضا کے بھی تشنگی پیدا
ہوتی ہے جیسے وہ پیاس جو ذیابیطس میں ہوتی ہے اور یہ مرض امراض گردہ میں سے ہے باب امراض گردہ میں اسکا بیان کیا جاویگا
(۱۰) کبھی یہی قسم شرکت اعضاے دیگر سے پیاس پیدا ہونے کے بسبب اون سدوں کے ہوتی ہے جو درمیان معدہ اور جگر کے
پڑ گئے ہوں اور یہ ایسے سدے ہوتے ہیں کہ پانی کی رسائی اور نفوذ کو معدہ سے تمام بدن میں روکتے ہیں لہذا پیاس میں سکون
نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پیا جاوے اور یہ پیاس جسطرح کہ استسقا اور قولنج میں عارض ہوتی ہے (۱۱) کبھی پیاس
شرکت سے جگر کی پیدا ہوتی ہے جب جگر میں حرارت آجاوے خواہ ورم پیدا ہو خواہ زیادہ برودت ایسی پیدا ہو کہ جذب غذا
اور رطوبات کا نکر سکے (۱۲) اور بمشارکت ریہ کے بھی پیدا ہوتی ہے جسوقت ریہ میں حرارت زیادہ آجاوے اور بشرکت
قلب اور معاء صائم اور مری اور فلاحم یعنے لوزتین اور لہاۃ وغیرہ کے بھی جسوقت ان اعضا میں جفاف اور خشکی
انکے رطوبات کی پیدا ہو اوسوقت بھی تشنگی غالب ہوتی ہے اسلیے کہ ان اعضا میں قبض اور کھچاو پیدا ہوتا ہے خواہ جسوقت

سوختہ زیادہ ان اعضا مین پیدا ہو (۱۳) کبھی بسبب امراض دماغ مثل سرسام حار اور برسام اور قطرب کے بھی پیاس عارض ہوتی ہی - زیادہ تر
شدید اقسام عطش تین ہین جو بشرکت اور اعضا کے ہوتی ہو وہی ہی جو فم معدہ سے ہیجان کرے اور اوسکے بعد وہ قسم ہی جو مری سے اوسکے
بعد وہ ہی جو قعر معدہ سے اور اوسکے بعد بشدت اوس پیاس کی ہی جو رئہ کی شرکت سے ہو اور اوسکے بعد وہ پیاس جو بشرکت جگر کے ہو اوسکے
بعد جو بشرکت معا صائم سے ہو (۱۴) کبھی تمام بدن کی شرکت سے پیاس پیدا ہوتی ہی جیسے پیاس حمیات کی خواہ بحران امراض کی
پیاس اور آخر دق اور سل کی پیاس اور جیسے وہ پیاس جو ان سانپون کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہی جنکی تاثیر پیاس بڑھانے کی ہی اسلیے کہ ایسے
سانپون کے کاٹنے سے مارگزیدہ کی یہ حالت ہوتی ہی کہ ہر وقت پانی پیا کرتا ہی اور کسی طرح سیراب نہین ہوتا تا اینکہ مرجاتا ہی اور اسی طرح
وہ بھی پیاس ہی جو ایسے مشروبات کے پینے سے عارض ہو جسمین سانپ کے اقسام گر کر مر گئے ہون خواہ کسی طعام اور غذا سے جسمین خاصیت
تشنگی پیدا کرنے کی ہو - یا جسطرح بعد استفراغات جو مسہلات اور بفرط مفرط کے بعد پیاس ہوتی ہی وہ بھی بشرکت تمام بدن کے ہوتی ہی
دواے مسہل کے پینے والے کو اکثر تو یہی ہی کہ بوقت عمل کرنے دواے مسہل کے اوسکو پیاس لگتی ہی اور جب یہ پیاس مٹجاتی ہی معلوم ہوتا ہی
کہ ابھی دواے مسہل کا عمل ہو رہا ہی (اور جب اچھا تنقیہ ہو جاے پھر پیاس معلوم ہو گی) کبھی مسہل پینے والے کی یہ حالت ہوتی ہی کہ وقت
عمل مسہل سے پہلے اور نیز عمل دوا کے بعد بھی پیاس معلوم ہوتی ہی عمل دوا سے پہلے پیاس لگنے کا سبب یہ ہی کہ دوا کی
حرارت خواہ حرارت معدہ یا یبوست معدہ سے یہ پیاس معلوم ہوتی ہی اور عمل دوا کے بعد ان امور کی اضداد یعنے برودت
دوا خواہ معدہ کی برودت اور رطوبت جب خارج ہو چکے تو پیاس معلوم ہو گی - اسی طرح جس شخص کا معدہ گرم یا خشک ہو
اور دواے حار اوسے پلائی جاے اور پیاس معلوم ہو یقین کرنا چاہیے کہ اب دواے مشروب نے اپنا عمل کیا ہی اور جسکا
معدہ بارد خواہ رطب ہو اوسکو بعد دواے حار پلانے کے پیاس جسوقت معلوم ہو یقین ہو گا کہ دوا کے اثر کرنے کو
دیر ہو چکی - کثرت کلام اور ریاضت خصوصًا گانے والے کی ریاضت اور تعب سے بھی پیاس کا غلبہ اور ہیجان ہوتا ہی گرم غذا ونمکین
کھاکر سو رہنا اس سے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہی لیکن اگر سرد غذا کھاکر سو رہنے کا اتفاق ہو ایسی نیند سے پیاس مین سکون
پیدا ہوتا ہی - جسوقت امراض حارہ مین زیادہ پیاس کے ہمراہ پسینہ شدید عارض ہو یہ نہایت خراب علامت ہی علامات
جو پیاس سوء مزاج ہاے مذکورہ سے پیدا ہوتی ہی اوسکی شناخت وہی ہی جو ابواب سابقہ مین اچھی طرح معلوم ہو چکی اور وہ
ابواب جامع ہین ایسے بیانات کے جنمین غیر مادی سوء مزاج اور مادی دونون کا بیان ہوا ہی اور مادی مین تلخ مادہ اور شور
اور بورقی اور شیرین کا خواہ جس مادہ کے جوش اور غلیان سے پیاس کی زیادتی ہو سب کا اچھی طرح مذکور ہو چکا ہی
جو پیاس بسبب معدہ کے ہو اوسپر کبھی تلیین طبیعت دلیل ہوتی ہی - اور جو پیاس بسبب قی یا ذیابطس کے ہو اور ایسی ہو کہ ہرچند پانی
پیا جاے اور پیاس نہ بجھے بلکہ ادھر پانی پیا نہین کہ پیشاب کا خطرہ ہوا اور پیشاب کی راہ سے وہ پانی نکل گیا اور پھر پیاس ویسی
ہی کی ویسی پھر لگتی رہے پس یہ کیفیت ہو گی کہ پیاس اور ورود پیشاب کرنے کا دو متلازم اور ہم نوبت ہون یعنے جب پیاس لگے
ضرور پیشاب بھی اور جب پیشاب ہو ضرور اوسکے بعد پیاس بھی لگتی ہو - علامت اوس پیاس کی جو بسبب تناول خواہ استعمال
اور بباشرت اسباب معطشہ کے پیدا ہو پہلے ان اسباب کا موجود ہونا ہی - علامت اوس پیاس کی جو بمشارکت اور اعضا کے ہو
پس اگر بشرکت رئہ کے خواہ قلب کے ہو ایسے لوگون کو ہواے بارد سے سکون ہوتا ہی اور ہواے سرد اونکو نفع دیتی ہی اور نیند سے

پیاس مین زیادتی ہوتی ہے اور کبھی تھوڑے تھوڑے پانی سے تسکین ہوتی ہے کبھی ایسی پیاس کے بجھانے مین زیادہ موثر ہوتی ہے اور اسکی
بھڑک کو مٹا دیتی ہے بہ نسبت یکبارگی پینے کے بلکہ اکثر یکبارگی پانی پینے سے فضول کا انجماد ہوتا ہے اور انجماد کے بعد سخونت پیدا ہوکر پھر
دوبارہ چند پیاس کو بڑھاتی ہے اور اگر پیاس کو ٹالتے رہین اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور جسطرح ابتدا مین پیاس ٹالنے سے نقصان
ہوتا تھا ویسا نہین ہوتا جسکو پیاس مری کی جفاف اور خشکی سے لاحق ہوتی ہو اور تھوڑی بھی ہو یعنے وہ خشکی مری کی خواہ وہ پیاس
زیادہ ہو اور ضعیف ہو تو ایسے شخص کو لازم بسبب پیدا کرنے ترطیب اندرونی اعضا کے مفید ہوتی ہے اور آرام اور ترک
کلام بھی مفید ہوتا اور اسکی نشانی ہے اور اگر حرارت مری سے پیاس پیدا ہوتی ہو بیماری سے نفع پاتا اور اسکی علامات سے ہے جو
پیاس مشارکت سے جگر کی ہو شناخت احوال جگر کی حرارت جگر خواہ ہو بسبب مزاج جگر سے خواہ اسکے ورم گرم اور بغیر حالت
ورم سے شناخت کیجاتی ہے علاج ہر ایک قسم اسباب عطش کا اپنی ضد سے علاج پذیر ہوتا ہے - ریہ کی پیاس یعنے ریہ کی شرکت
سے جو پیاس ہو ہوا سرد سے اوسکا علاج کرنا چاہیے اور اکثر سکون اس پیاس مین فقط زبان پر سرد پانی چھوڑنا بطور لخلخہ خواہ مضمضہ
طور سے مفید ہوتا ہے جس شخص کو ایام روزہ داری خواہ فاقہ کرنے کی اوقات مین خوف تشنگی کا ہو پانی باقلا اور چنے کا
ترک کرکے سرکہ ہمراہ زیت کے تناول کرے اور باقلا اور نخود کو قطعاً ترک کردے کہ یہ دونون پیاس مین زیادتی پیدا کرتے ہین
جس شخص کو پیاس بسبب کثرت استفراغ عارض ہوا اوسکو اسقدر صبر کرنا لازم ہے کہ اوسکا ہضم قوی ہو جاے - پیاسے کو لازم ہے
کہ شراب کثیر و رقیق نہ پیا کرے اور نہ زیادہ سرد پانی کا استعمال کرے ورنہ وہ حرارت ضعیفہ جسمین ابھی پیاس کی وجہ سے
ضعف آگیا ہے بالکل فنا ہو جاے گی - رطوبات کا قذف یعنے نکل جانا اس سے بھی کبھی پیاس مین شدت ہوتی ہے اور شراب
تفاح ہمراہ گلاب کے اسمین سکون پیدا کرتی ہے - معدہ حار یابس کی پیاس آب سرد کے پینے سے زیادہ بھڑکتی ہے اور اسی طرح جس
معدہ مین خلط مالح اور شور بھرا ہو پس ان دونون کی پیاس کو آب گرم سے مٹانا چاہیے - اگر پیاس مین شدت زائد ہو اور قے
ہو لازم ہے کہ تھوڑا سا پانی جلاب مین ملا کر استعمال کرین تاکہ رطوبت اور سیلان پانی کا اقاصی بدن تک یعنے اطراف اور کنارون
تک پہنچ جاے اور کوئی عضو اعضاے بدنی سے متقاضی باقی نرہے ضربہ اور سقطہ اور صدمہ معدہ کا یہ علاج نافع ہے
ایسے وقت تفاح شامی کو کسی جوشاندہ خوشبو مین اچھی طرح پختہ کرین کہ مہرا ہوجاے یعنے پکتے پکتے گلجاے بعد
ازان نرم نرم کوٹ کر پچاس درہم اسمین سے لیکر دس درہم لاذن اور آٹھ درہم صندل اور چھ درہم صبر اضافہ کرکے
عصارہ بارتنگ اور برگ سرو مین ملا کر اور روغن سوسن بڑھا کر بطریق ضماد شکم پر باستواری چند روز متواتر لگا رہنے دین

دوسرا مقالہ ہضم کا بیان اور جو امور متصل یعنے قریب ہضم کے پیدا ہوتے ہین اونکا بیان **فصل آفات ہضم** کے ہضم کی آفت تابع
آفت اسفل اجزاے معدہ کے ہوتی ہے (۲) یا غذا مین کوئی سبب آفت پہونچانے والا ہضم کا ہوتا ہے (۳) یا کوئی سبب حرکت اور سکون
نا ملائم بدن کا آفت ہضم پیدا کرتا ہے - پہلی قسم آفت ہضم کی بسبب کسی امر متعلق بہ قعر معدہ کے ہوتی ہے یا تو زیادتی سوء مزاج
معدہ کی ہے اور سب سے زیادہ قوی تر سوء مزاج بارد ہے اور سب سے زیادہ ضعیف سوء مزاج حار ہے اسلیے کہ بارد زیادہ مضر ہے
واسطے ہضم کے بہ نسبت حار کے - سوء مزاج یابس اور رطب اکثر اوقات اسدرجہ اضرار کو نہین پہونچتے کہ تنہا انھین سے ہضم
کو ضرر پہونچے اور حرارت اور برودت معدہ کے معتدل ہوں ہان اگر سوء مزاج یابس اسقدر بڑھ جاے کہ ذبول کی حد تک پہونچ جاے

اور سوء مزاج رطب آثار زیادہ ہوجاتے ہیں کہ جو [illegible] آفت [illegible] پیدا ہوگی - اب حال
اوس آفت ہضم کا جو بسبب تاثیر سکون اور نوم [illegible] اچھا ہے اور یہ سمجھ کہ ان حالات کے تابع
احکام غذا سے متعلق ہین ہضم کے [illegible] اوسوقت تک ہے کہ ہضم جید پیدا ہوجائے
اب اگر اوسوقت یعنے قبل جودت ہضم [illegible] کہ ہضم غذا تمام نہوگا - غذا سے ثقیل
مستلم معدہ مین دیر تک رہتی ہے پھر جاکر ہضم ہوتی ہے خواہ غیر منہضم باقی رہتی ہے یا قلیل الانہضام ہوتی ہے اور سبک غذا وہ
اگر ہضم بھی نہو تب بھی دیر تک معدہ مین مستلم باقی نرہیگی بلکہ اگر معدہ مین کوئی ایسی قوت نہو جو اوسکو ہضم کرا دے تو جلدی
فاسد ہوجاتی ہے - غذا عموماً دو حال سے خالی نہین (۱) یا تو اوسکا استحالہ واجب اور مناسب بذریعہ ہضم تام کے ہوجائے
یا استحالہ واجب لاحق ہوجائے مگر ہضم پورا نہو بلکہ ہضم غیر تام ہو ایسے وقت جسقدر غذا آدمی کھا سکتا ہے اور اوسکی برداشت
معدہ کو ہے اوتنی مقدار چونکہ پورے (۲) ہضم نہین ہوتی لہذا بدن جسقدر محتاج غذا کا ہے وہ مقدار اوسکو اپنے اعضا کے اغذیہ
کے واسطے نہین ملتی ضرر یہ ہے کہ ہزال اور لاغری بدن پیدا ہوگی (۲) دوسرا حال غذا کا یہ ہے کہ بالکل ہضم نہو اور اسکی بھی دو
صورتین ہین پہلے تو یہ کہ ساری غذا مستلم باقی رہے (اور شدہ اسی سے پیدا ہوتا ہے) دوسری صورت یہ ہے کہ غذاے غیر منہضم کا استحا
لہ کسی جوہر خبیث اور منافی غذاے مطلوب بدن کی طرف ہو (اور اسوقت تخمہ پیدا ہوگا) اور یہ فساد ہضم کبھی [illegible]
پیدا ہوتا ہے بلکہ ہضم چہارم مین بھی ہوتا ہے اور اسی سبب سے استسقا اور سرطان اور نملہ خبیثہ اور جذام اور بہق اور برص اور
جرب وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ خون بوجہ خرابی ہضم چہارم کے فاسد پیدا ہوگا اور جو نضج اور پختگی مناسب طبیعت ہے اوس مین نہوگی
پس اعضاے بدنی اوسے جذب نکرینگے اور اپنی غذا اوس سے نبنا سکینگے بلکہ متعفن اور بدبو ہوگا اور اگر جذب بھی کرینگے
تو اوس سے وہ جزو مشابہ اعضا کے بجنس وغذائی پیدا نہوگا - پھر اگر غذاے غیر منہضم ثقیل ہو اور اوسمین حرارت ہو سیاہ ہوجاے گی
اور بنیتہ اوسکے سیاہی مثل قیر یعنے رال سیاہ کے ہوجاتی ہے - خود معدہ اپنی آفت سے اگر اچھی طرح غذا کو ہضم نکرے اسکا مآل
زلق امعا یا استسقاء طبلی کی طرف ہوتا ہے مگر استسقاء طبلی اوسوقت ہوگا جب معدہ کو استمرار طعام مین تاخیر ہو اسقدر کہ تخمہ
غذا مین پیدا ہو اور اوسکے بخارات اوٹھین مگر ہضم نہو سکے پاسے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فساد ہضم اور ضعف ہضم اور خلاصہ
یہ ہے کہ جملہ آفات ہضم مین اگر مادہ کی وجہ سے پیدا ہون علاج پذیر زیادہ ہین بنسبت اسکے کہ بسبب ضعف قوت معدہ اور سوء
مزاج ساذج اور مستحکم سے پیدا ہون فساد ہضم کا بیان طعام جو معدہ مین فاسد ہوتا ہے اوسکے اسباب وہی امور ہین
جو ضد مخالف اصلاح طعام کے ہین معدہ مین (یعنے جن اسباب سے غذا معدہ مین اصلاح پذیر ہوتی ہے اونکی ضد سے بگڑ جاتی ہے
اور فاسد ہوتی ہے) خلاصہ یہ ہے کہ سبب فساد طعام کا یا خود طعام مین بذاتہ موجود ہوتا ہے یا قابل طعام یعنے معدہ وغیرہ مین
یا وہ سبب اون امور مین ہوتا ہے جو طعام اور قابل طعام کو عارض ہوتے ہین - طعام بذاتہ یا بسبب اپنی مقدار کے معدہ مین
فاسد ہوتا ہے مثلاً اگر زیادہ مقدار مناسب سے ہوگا مقدار مناسب سے کمتر ہضم پذیر ہوگا اور اگر مقدار واجب سے کمتر ہوگا ہضم
سے زیادہ اثر پاے گا یہان تک کہ سوختہ ہوجاے گا اور جلکر خاکستر ہوگا - اور قریب اسی کے یعنے زیادتی اثر ہضم کی یہ
بھی ہے کہ غذاے لطیف معدہ گرم جسمین ناریت ہو فاسد ہوجاتی ہے - یا اونکی فساد ہضم بسبب کیفیت غذا کے پیدا ہوتا ہے

مثلاً فی نفسہ غذا سریعۃ قابل فساد کے ہو جیسے دودھ دوہا ہوا اور تربوز اور آڑو یا وہ غذا جو بدیر صلاح پذیر ہو جیسے کماہ یعنی کھنبی اور
سمندس کا گوشت یا اوسکی کیفیت میں افراط ہو حرارت کا افراط جیسے شہد میں خواہ برودت میں جیسے کدو یا اینکہ وہ غذا منافی اشتہاے
طعام کے کسی خاصیت ذاتی سے ہو یا وہ خاصیت کھانے والے میں ہو جیسے کسی شخص کی طبیعت کسی خاص غذا سے متنفر ہوتی ہو اگرچہ
وہ غذا اچھی اور پسندیدہ ہو اور دیگر اشخاص کو اوسکی خواہش صحیح ہوتی ہو پس یہ شخص جو متنفر ہو جب اس غذا کو کھاے گا
ضرور فاسد ہو جاے گی - یا فساد غذا میں بسبب وقت اور زمانہ تناول کرنے کے پیدا ہوا اور یہ اسطرح پر ہوگا کہ غذا کو ایسے
وقت تناول کرے کہ ابھی معدہ میں امتلا باقی ہو اور کسی قدر بقیہ غذا کا ابھی موجود ہو یا اینکہ قبل ورزش اور ریاضت کے تناول
کرے جسکا ضرر ہم ہو رہا ہو کہ بعد نفض اور اخراج طعام اول کے کیا کرتا ہو - یا فساد ہضم بسبب خطاے ترتیب تناول کے پیدا
ہوتا ہو یعنی غذا اونکو بیجا کھایا - نہ بہ ترتیب بہتری اختیار کرے مثلاً جو غذا سریعۃ الہضم ہلکی ہو اوسکو اوپر غذا سے بطیئی الہضم کے
کھاے پس سریع الانہضام پہلے ہضم ہوکر سطح بالاے معدہ پر طافی رہیگی اور فاسد ہو جاے گی اور اپنے ہمراہ نیچے والی
غذا بطیئی الہضم کو خراب اور فاسد کر دے گی - پس واجب العمل قاعدہ ترتیب غذا میں یہی ہو کہ غذاے سبک کو پہلے تناول کرے
اور ثقیل غذا کو بعد اوسکے یا نرم غذا پہلے اور قابض یعنی سخت کو پیچھے ہاں اگر کوئی وجہ اچھی پسندیدہ اور سبب ضروری اسوقت
ایسا موجود ہو جو قابض کو مقدم کرنے پر مستوجب ہو تاکہ طبیعت میں جنس پیدا ہو اوسوقت عکس اس ترتیب خاص کا بھی
ہو سکتا ہو - یا فساد ہضم بسبب اختلاف اصناف اور طرح طرح کی غذا کھانے سے ہوتا ہو جب باہم ملاکر بہت طرح کی غذا
کھائی جاے اور سریع الہضم اور بطیئی الہضم ایک دوسرے سے ملجاے - قابل غذا کی وجہ سے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہو یا تو وہ
سبب خاص جوہر ذات میں اوسکے یعنی معدہ کے ہوتا ہو یا بسبب غیر کے یہ بات اوسمیں پیدا ہوتی ہو جو اوسکے گرد میں ہو خواہ
اوسی میں وہ سبب پیدا ہو - جو فساد کا سبب جوہر معدہ میں ہوتا ہو مثلاً کوئی سوء مزاج مادی یا غیر مادی عارض ہو کہ اوسکی
جہت سے ہضم غذا کا ضعیف ہو جاے خواہ ہضم مناسب سے تجاوز کرکے زیادہ ہضم کرے اور سوختگی غذا میں پیدا کرے جسطرح
مزاج حارہ اور بارد کی کیفیت ابھی بیان ہو چکی ہو یا جوہر معدہ کا تنگ اور ڈھیلا ہو اور شرب خواہ جرم معدہ رقیق ہو یا شمول
اوس معدہ کا غذا پر متشابہ اور جید نہو یا اینکہ اگرچہ شمول جید بھی ہو مگر بوجہ غذا کا بھاری ہو جو ایذا دیتا ہو اوسی ایذا
کی وجہ سے معدہ اوسکی گرانی اور نیچے اوتارنے کا قبل از وقت مشتاق ہوتا ہو اگرچہ قراقر اور نفخ پیدا نہیں ہوتا اور اسوجہ
سے ضعف ہضم اور بطلان ہضم بھی عارض ہوتا ہو - بسبب غیر معدہ کے جو فساد ہضم پیدا ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ مثلاً ریاح معدہ میں
بھرے ہوں اور پورے پورے شمول معدہ کو غذا سے روکیں اور منع کریں - جب یہ بات کوئی کہے کہ منجملہ اسباب فساد ہضم کے
بکثرت ڈکار آنی بھی ہو تو اوسکے یہ معنی نہیں کہ ڈکار بنظر ذات خود موجب فساد ہضم کی ہو بلکہ اسی وجہ سے کہ ریح کی کثرت میں
زیادہ ڈکاریں بھی آتی ہیں اور وہی ریح پیدا ہوکر معدہ میں تمدد پیدا کرتی ہو اور طعام اوپر چڑھا رہتا ہو اسیوجہ سے
قعر معدہ اوس غذا پر بخوبی مشتمل نہیں ہوتا ہو اور جو شئے غذا کو طافی کرتی ہو وہ مانع ہضم کی بھی ہوتی ہو پس شکل اول کی
ضرب اول سے نتیجہ برآمد ہوا کہ ریح کی کثرت صورت فساد ہضم ہوتی ہو) دوسری مثال اس امر کی کہ غیر معدہ کی وجہ سے فساد ہضم
پیدا ہوتا ہو مثلاً معدہ کی طرف سر سے خواہ جگر اور طحال سے یا جملہ اعضاے ایسی چیز بہ کر آتی ہو جو طعام میں آمیختہ ہوکر

اوسکو فاسد کردیوے اور معدہ قادر اوسکی تدبیر اور اصلاح پر نہو اگرچہ وہ غذا خالص اور غیر آمیختہ غذا اسکے ہضم پر قادر ہو - اور یہ نقصان
اعضا سے مذکورہ وسعت بطرف معدہ کے اکثر بعد ہضم کے ہوتا ہے اور اکثر قبل ہضم کے بھی ہوتا ہے - تیسری مثال جو کہ پیش معدہ کے
سبب سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً معدہ سے اتصال جگر اور طحال یا رودہ کا ہو خواہ اور کسی طرح کی خرابی طحال اور
جگر میں ہو اور معدہ سے متصل ہونے کی وجہ سے اثر اونکا معدہ میں بھی پہونچتا ہے - ۴ - چوتھی یہ بات کہ غذا پر بعض امور طاری
ہوکے فساد ہضم پیدا ہوتا ہے خواہ طعام میں قابلیت چند ایسے امور کی ہوتی ہے جن سے وہ فساد ہضم سے متصف ہوتا ہے مثلاً
جسقدر لزوم کہ ہاضم ہوتی ہے وہ طعام کو موجود گی معدہ میں نہ ملی خواہ حرکت غیر محتاج الیہ بعد تناول طعام کے واقع ہو جو غذا کو
ہلاکے فاسد کردیوے خواہ مشروبات کا استعمال مقدار مناسب سے زیادہ بعد غذا کے کیا جاوے یا کثر مقدار مناسب سے مشروبات کا
استعمال ہوئے یا جماع بعد طعام کے کیا جاوے یا تکثیر الوان اور اقسام غذا کی وجہ سے تحیر طبیعت ہاضمہ میں پیدا کیا جاوے یا بعد غذا
کے حمام خواہ اور کسی طرح سے نہایا جاوے - یا ہوا سے بارد بشدت خواہ ہوا سے شدید الحرارت میں بعد تناول غذا کے انسان
پہونچے اور ہوا جو کہ شدت برد اور حرارت کے وہ ہوا ردی اجوبہ کے شراب بھی ہو - ریاح تحبسہ سے ہضم میں خرابی کی یہ وجہ ہے
کہ غذا کو نامناسب طور پر ہلاتی ہیں اور جنبش دیتی ہیں - فساد طعام کا معدہ میں باینصورت ہوتا ہے کہ یا تو وہ طعام متعفن
اور بدبو ہوجاتا ہے یا جلکر سوختہ ہوجاتا ہے یا ترش ہوجاتا ہے یا اوسمیں ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہے جو کسی کیفیت معتاد اور
خوگر معدہ سے مشابہ نہیں ہوتی اور یہ سب طرح کے فسادات یا تو بسبب اسکے ہوتے ہیں کہ طعام خود اونکی طرف مستحیل ہوجاتا ہے
اور یا کوئی خلط متصف بہمین فسادات طعام سے ملکر اوسکو اوسی خرابی سے متصف کرتی ہے جو اوس خلط میں ہوتی ہے - اور
بیشتر یہ خلط فاسد طافی اور چڑھی ہوئی معدہ کے اوپر کی طرف ہوتی ہے اور تہ نشین تعر معدہ میں نہیں ہوتی اور کبھی تھوڑی
ہوتی ہے مگر تہ نشین اور اسفل معدہ تک بیٹھی ہوتی ہے نہ پھیلتی ہے اور نہ فم معدہ تک پہونچتی ہے اور ادھر طعام کی مقدار معدہ میں
اوس خلط پر بڑھی لیعنے ادھر غذا کھائی اور فوراً وہ خلط غذا سے ملکر پھیلی اور فم معدہ تک پہونچی اور ساری غذا سے آمیختہ
ہوگئی - کبھی ایسی ہی خلط رگونمین سمائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر معدہ کی طرف رجوع کرتی ہے جسوقت کہ سامنے اوسکے خروج
بطرف اسفل کے سدہ پڑ گئے ہوں کہ اونکی وجہ سے نفاذ اور پہونچنا اوس خلط کا جاے خروج پر نہو سکنے پاوے - اور اگر معدہ کا
مزاج حار بلا مادہ ہو خواہ ایسے مادہ صفراوی سے اوسمیں حرارت آگئی ہو جسکا انصباب جگر سے معدہ پر ہوتا ہے بسبب
زیادہ پیدا ہونے اس خلط کے جگر میں یا طریق مرارہ سے جسکا ذکر اوپر ہوچکا یہ خلط معدہ پر گرتی ہے اور اوسوقت معدہ میں غذا آنے
سے لطیف غذا تو فاسد ہوجاتی ہیں اور غلیظ اطعمہ جیسے گوشت گاو اچھی طرح ہاضم ہوتے ہیں - طحال کا مرض بھی فساد طعام کا سبب ہوتا ہے
یہ بھی معلوم رہے کہ فساد ہضم اکثر امراض کثیرہ خبیثہ تک پہونچاتا ہے جیسے صرع اور مالیخولیاے مراقی وغیرہ بلکہ یہ فساد ہضم
ام الامراض اور منبع اسقام بدنی کا ہے - جب تک تمہیں امراض کا ہاضم فاسد ہوجاوے اگرچہ اسیقدر کہ غذا ترش ہونے لگے
نکس مرض کا خوف ہوگا اسلیے کہ عفونت آجانے کا بقیہ اخلاط موجودہ میں خوف ہوتا ہے - اور اکثر فساد ہضم سے خشک خارش
پیدا ہوتی ہے **ضعف ہضم کے اسباب کا بیان** ضعف ہضم کے اسباب بالکل وہی ہیں جو فساد ہضم کے باب میں شمار کیے گئے
- اور علامات بھی دونون کے بعینہ متحد ہیں لیکن اون اسباب میں سے انصباب صفرا البتہ ضعف ہضم نہیں پیدا کرتا ہے بلکہ کبھی

ضعف ہضم

فساد ہضم اوس سے بوجہ جسکا بیان بالا حادث ہوتا ہے۔ اقسام اسباب معدہ کا دونوں مرض کو یعنی فساد ہضم اور بطلان ہضم کو جامع ہیں۔ اسباب اکثر
سوء مزاج یابس اور سوء مزاج رطب معدہ کا جملہ اسباب مذکورہ بالا میں سے ہے یہ دونوں سوء مزاج ایسے نہیں کہ فقط فساد ہضم سے بطلان
ہضم تک ہی اونکی نوبت پہونچے اگر زیادہ نہ بڑھیں بلکہ یہ دونوں سوء مزاج کبھی ضعف ہضم بھی پیدا کرتے ہیں اور قبل از آنکہ یہ دونوں
سوء مزاج بطلان ہضم پیدا کریں انمیں سے سوء مزاج رطب منجر باستسقا ہوتا ہے اور سوء مزاج یابس سے ذبول پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ
اسباب فساد ہضم کے مراق کا تخفیف اور پتلا ہونا اور اوسکے گوشت کی کمی بھی ہے اور اکثر بسبب ضعف کا بسرعت اوتر جانا؛ ضعف امعا کا
ہوتا ہے یا بسبب زلق معدہ کے جلد اوتر جاتا ہے چنانچہ باب زلق المعدہ میں اسکی شناخت بیان ہوگی اور یہ جلدی اوتر جانا
غذا کا اسباب فساد ہضم میں نہیں ہے اور نہ کبھی سبب میں اسباب فساد ہضم کے داخل ہے بلکہ اسباب ضعف ہضم میں البتہ داخل ہے اور
یہ نزول غذا قبل از وقت کبھی بوجہ ہوتا ہے کہ معدہ کا احتوا اور شمول غذا پر بطور یسر ہوتا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اسوقت
ہوتی ہے کہ وہ اوسکو بسرعت اوسکی حرکت دیتا ہے اور خود دافعہ میں قوت ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ سرعت نزول اس سبب سے نہیں ہوتا ہے
بلکہ بسبب ضعف ماسکہ کے جلد غذا اوتر جاتی ہے کہ معدہ نہ اوسے ٹھہر سکتا ہے اور نہ اچھی طرح اوسپر حاوی ہوتا جیسا کہ منبغی ہوتا ہے تاکہ ہضم
تمام ہو جاوے۔ کبھی یہ ضعف ہضم بسبب اورام حارہ یا بلغمیہ یا سوداویہ یا قروح اور بثور وغیرہ کے ہوتا ہے کہ اسوجہ سے شمول
معدہ کا غذا پر اچھی طرح نہیں ہوتا۔ کبھی اچھی طرح شمول معدہ کا غذا پر بسبب غذا کے نہیں ہوتا جسوقت کہ غذا ثقیل ہو یا
لذاع مراری ہو یا حار ہو اور معدہ کا بھی مزاج گرم ہو یا اینکہ ایسا شخص کہ جسکے معدہ کا مزاج گرم ہے ایسا کہ مانع جودت ہضم کا ہے
کوئی ایسی چیز تناول کرے جو گرم ہو اور مانع ہضم ہو اور یہ شے ایسے وقت اکثر تو فساد ہضم پیدا کرتی ہے یہ نہیں کہ فقط منع ہضم کرے زیادہ
خرابی پیدا نکرے۔ اور ایسا ہی آدمی (چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے) بیشتر اوسکے شفا اور اعتدال ہضم فقط آب سرد کے پینے سے
ہوتا ہے اور اسی طرح اگر معدہ میں اخلاط خراب ہوں خصوصاً لذاع کہ جو معدہ اور غذا کے درمیان جودت ہضم اور امساک کے
مانع ہوں اور شوق طبعی بطرف دفع کے شدید تر ہو۔ جو سرعت نزول غذا کا بسبب جودت ہضم کے ہوتا ہے اسلیے کہ احتوا اور شمول معدہ کا
طعام پر جب پورا ہوا اور اتنا موقوف رہی معدہ تا کہ ہضم اپنے پورے درجہ کو پہونچ جاوے اور جو حق اوسکا ہے وہ ادا ہو جاوے
لیکن چونکہ وہ طعام گراں بار ہے لہذا بعد ہضم کے بھی زیادہ نہیں ٹھہر سکتا اور ابتدا سے وہ ڈرتے تا اینکہ ہضم ہو کر جلد ادا ہو جاوے
معدہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ طعام کو اسطرح ٹھہراتا ہے جیسے کسی شخص کے بعض افعال میں رعشہ ہو لہذا معدہ کی یہ خواہش ہوتی ہے
کہ اوس غذا کو چھوڑ دے اور اوسکے روکنے سے باز رہے ایسے وقت میں ہضم کمتر زمانہ میں ادا ہونے غذا سے ہو جاتا ہے اور رنگ کا زرد یا تغیر
نہیں ہوتا اور اگر احتوا سے پیدا ہوگا ضعف ہضم اور رنگ کالا اور زرد پیدا ہوگا۔ کبھی ضعف ہضم اور غذا کا بلغم کی طرف مستحیل ہوتا
پھریری اور برد اطراف پیدا کرتا ہے اور ایسا تو ہم ہوتا ہے جیسے تپ چڑھ گئی ہے مگر نبض ایسی نہیں ہوتی جیسے ابتداء حمیات میں
ہوتی ہے۔ کبھی ضعف ہضم بسبب تخمہ اور امتلا سے دیرینہ کے ہوتا ہے۔ یعنی جبکہ قوت ہاضمہ کا ضعیف ہو جانا بسبب تخمہ اور امتلائے
دیرینہ کے ہوتا ہے۔ کتاب موت سریع میں لکھا ہے کہ جس شخص کو تخمہ اور بطوء ہضم کا مرض ہو اور اوسکی دونوں آنکھوں پر سپید پھنسیاں
برابر دانہ نخود کے برآمد ہوں یا بعض پھنسی کی رنگت میں سرخی یا سبزی ہو اوس شخص کو ایسے وقت برآمد ہونے پھنسیوں کے اختلاط
عقل شروع ہوتا ہے اور پھر بعد اسکے سترہویں روز مر جاتا ہے۔ منجملہ اسباب ضعف ہضم خواہ بطلان ہضم کے تخم کبھی ہے جیسے کہ آب

جو وقت ہضم سے خوشی اور سیری ہو **دلائل ضعف ہضم کا بیان** جو ضعف ہضم خفیف ہو اوسپر دلیل ثقل اور تمدد قلیل اور طعام کا
معدہ مین زمانہ معتاد سے زیادہ دیر تک ٹھیرنا اور باقی رہنا ہو اور جو ضعف ہضم قوی ہو اوسپر دلیل ایسی ڈکار ہے جسکے آنے سے
تھوڑی دیر پیچھے اوس غذا کی بو معلوم ہو جو کھائی ہو اور قراقر اور متلی کا ہونا اور بیچینی کہ جی اولٹا پلٹا جاتا ہو اور جو ضعف ہضم
کہ درجہ انتہا پر پہونچ جاوے اوسکی شناخت یہ ہو کہ طعام مین کسی طرح کا تغیر ہرگز پیدا نہو مثلاً جسوقت کہ افراط برودت سے مرض ضعف
ہضم کا پیدا ہوا ہو جو غذا دیر مین ہضم ہوتی ہے وہ دیر مین معدہ سے اوترتی بھی ہے مگر اینکہ کوئی سبب محرک قوت دافعہ کا ایسا
پیدا ہو جیسے لذع اور ثقل یا کوئی اور کیفیت جو مخالف اور ضد اوسکے ہو جو ضعف ہضم بسبب کسی سوء مزاج معدہ کے ہو اوسکی
علامت اوسکے ابواب مین معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہے کہ شمول معدہ کا غذا پر عشقہ کے طور پر ہوگا اور قوی نہوگا اور نزول طعام کا
شوق اور ڈکار کا شوق بدون حدوث قراقر اور پیہم ڈکار آنے کے اور بدون ہچکی اور نفخ کے جو مستدعی نزول طعام کا ہو
یا شوق نزول قبل پیدا ہونے ان امور کے از قسم ڈکار اور قراقر وغیرہ کے یعنی ابھی یہ امور پیدا نہین ہونے پاتے کہ شوق نزول
شروع ہو جاتا ہے - علامت اوس ضعف ہضم کی جسکا سبب اوترنا غذا کا قبل وقت مناسب کے ہو نرمی مزاج کی اور بدبو ہونا اور
جگر اور بدن کا اوس غذا سے کمتر حصہ لینا اور کبھی اسکے ہمراہ لذع اور نفخ بھی ہوتا ہے جو ضعف ہضم بسبب اخلاط حارہ کے
ہوتا ہے اوسکے دلائل مین سے پیاس اور کمی اشتہا ہے اور جو ضعف ہضم اخلاط بارد کے سبب سے ہوتا ہے اوسکے دلائل وہ
اشیاء ہین جو قے کی طرف سے برآمد ہوتی ہین اور ترشی اور سقوط اشتہا مع دیگر دلائل برودت مادہ کے جو مقالہ اولی مین مذکور
ہو چکے - اور جو ضعف ہضم بسبب اورام کے ہوتا ہے اوسکے علامات وہی اورام کی علامتین ہین علاج اگر ضعف ہضم کسی سبب خفیف
سے عارض ہو خواہ امتلاے کہنہ کی وجہ سے ہو جو زیادہ نہو ایسے ضعف ہضم کے علاج مین فقط دیر تک سورہنا اور ریاضت کا
ترک کرنا اور چلنے پھرنے کا ترک اور حمام کا اور قے کا استعمال آب نیمگرم پیکر اور تلطیف تدبیر یعنی غذا کم کرنی کافی ہے پھر اگر وہ سبب ضعف
ہضم اس سے زیادہ ظاہر اور اعظم ہو اور بعد تناول غذا کے لذع اور متلی اور ایسی ڈکارین جنمین غذا کی بو بھی آتی ہو ایسے
ضعف ہضم مین قے کرنی آب نیمگرم پلاکر مکرر کرنا واجب ہے اور ہمیشہ تکرار قے کرتا رہے تا اینکہ تمام اشیاء فاسدہ معدہ وغیرہ سے
نکل جائین بعد ازان اوسکے سر پر روغن گرایا جاوے تاکہ نیند آنے مین مدد پہونچے اور شکم کی تکمید اور اسی طرح دونون پہلوونکی
تکمید کیجاوے کپڑون کو گرم کرکے اور اطراف کی مالش زیت اور روغن گل سے کرین اور انھین اطراف پر آب نیمگرم کو گرائین
اور نوم کثیر طولانی کا اوسے حکم دیا جاوے اور اسی دن یعنی جسدن یہ تدبیرین عمل مین لائین فاقہ کرانا چاہیے جب دوسرے دن کی
صبح ہو اور یہ شخص خوش اور قوی ہو حمام مین اوسے داخل کرین اور اگر خوشحالی اور قوت نہو پھر اوسے سورہنے کا حکم دین اور تدبیر
لطیف اور قلیل اور خفیف سے اور تنویم سے تین روز برابر پیش آئین تا اینکہ حال اوسکا اپنی صحت پر عود کرے - بیشتر فقط اسہال پر
اکتفا کیا جاتا ہے - فلفل سیاہ نہایت درجہ قوی دوا ہاضم ہے اور نیند کی سب صورتین ہضم پر معین ہین مگر بائین کروٹ سے سونا ہضم پر
زیادہ اعانت کرتا ہے اسلیئے کہ اس کروٹ کے سونے کے وقت جگر معدہ پر شامل ہو جاتا ہے اور داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کا سبب ہے
اسلیئے کہ معدہ کا اونچی ہیئت پر ہونا جو اسوقت ہوتا ہے مقتضی اسکا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سینہ سے چمٹنا ایسے لڑکے کا
جو قریب بلوغ کے ہو رات بھر بڑا معین ہضم غذا پر ہوتا ہے مگر واجب ہے کہ اوس طفل کے یا مریض کے سینہ پر آمد ہو اسلیئے کہ سینہ نکلنے سے

اگرچہ اسکے بدن کی چالاکی رہیگی اور سرخی بدن میں آجائے گی اور یہ سرخی مانع اسکی حرارت غریزی کے انتشار سے بچتا ہے جس لیے اور سے
گرہ میں لیا ہو خواہ سینہ سے چمٹا یا ہو - ایضاً واجب ہے کہ مریض کو جب تک وہ لڑکا چمٹا رہے خواہش نفسانی اور شہوت غالب
ہو اسلیے کہ شہوت جماع کی اور حرکت شہوت نفسانی کی حرکات تو اسے غذا میں تشویش پیدا کرتی ہے - بعض آدمی لڑکا یا اسی
احتیاط سے کہ شہوت کا غلبہ نہو) بجائے لڑکیکے کتے کا بچہ اور گربہ کو سینہ سے چمٹا لیتے ہیں - جو ضعف ہضم حرارت مادہ سے پیدا
ہوا ہو اسکو سکنجبین سفرجلی اور غذا ناشتہ ترش اور قابض بطریق طعام کے ہون یا بطریق قرص کے خواہ اور بارد اشیا مفید ہوتی ہیں
- ایسے شخص کو سفوف بھی نافع ہوتا ہے اگر وہ درہم استعمال کرے نسخہ سفوف کا یہ ہے گل سرخ وزن ۲ درہم طباشیر تین درہم کشنیز خشک پانچ
درہم آب انار خواہ سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ تناول کریں - دلائل فساد ہضم کے جو علامت کہ اس سے کسی قسم کا فساد ہضم خالی
نہیں ہوتا وہ مرارت کی بدبو ہے - اور جو دلائل ایسے ہیں کہ کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے وہ قراقر ڈکار اور لذع ہے
- جو دلائل بر وقت سبب ہونے احوال اغذیہ کے فساد ہضم پر پیدا ہوتے ہیں وہی ہیں جنکا بیان ہوچکا کہ آیا وہ غذا مقدار میں
زیادہ تھی یا قابل تعفن کے تھی یا اسکی ترتیب میں خواہ اسکے وقت تناول میں خطا ہوئی یا حرکت نا ملائم ہوا اور اسکے تناول کے
واقع ہوئی کسی قسم کی خطا منجملہ خطاہائے مذکورہ بالا کے کیونکہ [illegible] سے ہے کہ حسب قوت مریض
ایسی بے احتیاطی غذا میں کرتا ہے فساد ہضم عارض ہوتا ہے اور جب اس سے اجتناب کرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے اسیوقت ہضم درست
ہوتا ہے - علامت اس فساد ہضم کی جو بسبب سوء مزاج معدہ اور امراض معدہ کے پیدا ہوتی ہے [illegible] جو باب جامع میں یعنی
قواعد عام میں درج ہوچکے ہیں - جسوقت مادہ فاسد خاص معدہ میں ہوا اسوقت متلی اور وہ اعراض جو ہمراہ فساد ہضم کے
ہوتے ہیں متواتر ہون گے کہ انمیں زمانہ سکون کا نہوگا اور اگر یہ اعراض ٹھہر ٹھہر کے ہون مواد کی موجودگی خود معدہ میں
نہوگی بلکہ اور کسی عضو سے ریزش مواد کی جسوقت ہوتی ہے اسیوقت یہ اعراض بھی پیدا ہون گے - جو فساد ہضم بسبب سخافت
اور بودا ہونے معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب ڈھیلا ہونے نسیج لیف معدہ کے اوسپر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسے کسی پانی جذب
میں بودا پن بوجہ گیلا پن کے عارض ہوتا ہے - الغرض ایسے فساد ہضم کی علامت یہ ہے کہ زمانہ دراز سے درد اور امراض اور ضعف ہضم اور ضعف
اشتہا معدہ میں موجود ہون اور بدن نحیف اور لاغر ہوگیا ہو اور ایسے اسباب سے کبھی ضعف ہضم اور بطلان ہضم پیدا ہوتا ہے فساد
ہضم نہیں پیدا ہوتا ہے - علامت وقوع ایسے فساد ہضم کی جو بسبب ریاح کے ہو اوسپر خود ریاح مذکورہ دلیل ہوتے ہیں - اور
دلائل انصباب مواد کے اعضائے مشارکت وہی ہیں جنکو ہم نے مواضع مناسب میں لکھدیا اور یہ بھی لازم ہے کہ حال عضو مشارک کا
فی نفسہ دیکھا جائے اور پہچانا جائے کہ اس عضو سے انصباب اور اعضا پر بھی ہوتا ہے دوسری راہون سے مثلاً جس شخص کی نسبت
اسکا گمان ہو کہ فساد ہضم اسکو بسبب انصباب نزلہ کے طرف معدہ کے اور ایذا پانے معدہ کے نزلہ سے ہوتا ہے تو ایسے مریض کی
یہ کیفیت بھی دیکھنی چاہیے کہ اسکے حلق اور ریہ وغیرہ پر نزلہ گرتا ہے یا نہیں - علامت وقوع فساد ہضم کی بسبب مجری انصباب
مادہ صفراوی کے یہ ہے کہ دراصل مزاج معدہ کا صفراوی نہو اور پھر اوسمین لذع پائی جائے اور غذا طافی ہوا کرے
علاج فساد ہضم کا سب سے پہلے یہ ہے کہ جسقدر غذا فاسد ہوگئی ہے بالکل اسکو نکال ڈالیں قے کرا کے خواہ مسہل پلاکر اور کھانے
پینے کی اشیا کی اصلاح کریں پس جمیع احوال میں ماکولات اور مشروبات کو مقدار اور ترتیب کی خرابی کیفیت سے کیفیت واجب

اور مناسب کی طرف لائین اور جب تک گرسنگی صادق نہ ہو غذا نہ دین کیونکہ فقیر رجیا اور نرند ہے سے پہلے تقویت پانا ہے معدہ کا گلاب سے کریں کہ اوسے گرم کرکے پلاوین - اگر بسبب تحلیل معدہ کے فساد ہضم پیدا ہوا ہو تو چنگی شہرا نہ تا لیف مکی مصرو بالا سے اور غذا یا سے خفیفۃ الکیموس سریع الہضم جیسے گوشت تیتر اور تیتر وغیرہ سے جو مائل بطرف نشف اور قبض کے ہون علاج کرے اور یہ کیفیت نشف اور قبض کی اون غذاؤن میں اونکے بھاننے اور پکانے خواہ مصالح کا سے - ان سے یہ اصل کرنے سے پیدا ہوتی ہے جیسے کہ قانون عام مین ہم نے بیان کیا ہے جس شخص کو فساد ہضم بسبب انصباب صفرا کے بمراہ سے مذکورہ عارض ہوا اور یہ قسم شاذ و نادر واقع ہوتی ہے لازم ہے کہ یہ شخص قے کرنے کی عادت ڈالے اسطرح کہ قبل تناول غذا کے چند مرتبہ قے کر ڈالا کرے پھر اگر اسی تدبیر سے اوسے آرام ہوجائے اور ہضم کو غذا بدون فاسد ہوجانے کے پہونچ جایا کرے اس عادت کو یعنی قے کرنے کو چھوڑ دے تاکہ ضعف معدہ نہ پیدا ہوجائے اور پھر کبھی جب تک قے کرنی مناسب ہے اور کرتا رہے اوسوقت کبھی استعمال الیذر یوبتا یعنی کا بعد قے کے کرنا چاہیے جو مقوی معدہ ہون اور جو صفرا کہ معدہ پر گرتا ہے اوسکو بذریعہ اسہال اخراج کرین اور ہمیشہ معدہ پر ضماد ایسے لگائین جو مقوی معدہ ہون کہ معدہ کی تقویت دفع کرنے پر اون مواد کے کرین جنکا انصباب معدہ پر ہورہا ہے - اور پھر جب حاجت مین قے کرنے کی کمی ہو بطور دورہ کے اوقات اوسکے مقرر کر دے اور یہی قاعدہ سے جو مذکور ہوچکا ہے - جن لوگون کے معدہ مین غذا ترش ہوجاتی ہے اگر تھوڑی سی ترشی ہوتی ہے ایسے بیمارون کو سیب شیرین کا چوسنا مفید ہوتا ہے اور کتنیز تر اگر قبل طعام کے پانی ملا کر شربتا استعمال کرین بھی فائدہ کرتی ہے اسی طرح اگر مصطگی کو تناول کرین اور اگر ترشی غذا مین زیادہ ہوتی ہے اوسوقت انکو تفاح اذخر ہمراہ کردیا کے نافع ہوتی ہے اور اسی طرح جملہ ایسے جوارشات حارہ اور جوارش خبث الحدید بھی مفید ہوتے ہین جبکہ گلقند آب گرم مین بھگو کر بھی نافع ہوتا ہے - یہ بھی انکو نافع ہے کہ بوقت سونے کے اس دوا کو کھالیا کرین فلفل اور زیرہ تخم سویا مگر ایک جزو گل سرخ صاف کیا ہوا پودینہ وغیرہ سے دو جزو پہلے خوب طرح سے پیسین اور پھر ریشمی کپڑے سے چھان کر بقدر نصف درہم کے استعمال کرین بہت کم مقدار شراب ملاکر - اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو واجب ہے کہ ہر ایک نمکین اور ترش اور تیز چیز جیسے اوزہ وغیرہ کو تناول کرکے تھوڑی دیر ٹھہر کے قے کر ڈالا کرین یا سکنجبین عسلی پی کر جو گرم ہو اور عصارہ سولی سے اور اسی طرح اور اشیا کو استعمال کرکے جیسے ماء العسل وغیرہ پھر اوسکے بعد قرص ورد کبیر اور اطریفل سے علاج کرین - اکثر جب سبب برودت بلا مادہ کی وجہ سے ترشی غذا مین قوی اور زیادہ پیدا ہوتی ہے قے کرنے کی حاجت نہین ہوتی مترجم دوسرا نسخہ یہ ہے کہ حاجت قے کی ہوتی ہے اور دونون نسخہ صحیح نہین ہوسکتے اسلیے کہ برودت سادجہ کے وقت معدہ مین کوئی مادہ سوائے غذا کے جو ترش ہوگئی ہے نہوگا اور غذا اسپہ ترش شدہ اگر ابھی معدہ کسی قدر اوتر گئی اور کسی قدر نہین اوتری پس جسقدر متصل فم معدہ کے ہے اوسکا اخراج قے کی طرف سے آسان ہوگا مگر پھر بھی اسہال کی ضرورت ہوگی رہی یہ صورت کہ غذا سے مذکور معدہ سے سب اوتر چکی ہے اب کسی طرح قے کرنا مناسب نہوگا پس ہمارے نزدیک زمانے مین بہتر وہی عبارت کتاب کی ہے جسمین یہ عبارت ہے کہ حاجت قے کی نہین ہوتی **متن** اگر غذا معدہ کی فصل گرما مین ترش ہوجاتی ہو یہ بات نہایت خراب ہے بخلاف اسکے کہ فصل سرما مین فاسد ہوجائے جسکو گرما مین فساد غذا کی شکایت ہو لازم ہے کہ شدید یعنی گوشت بھنا ہوا اور شوربا کا تناول ترک کردے اور لوا شنف یعنی رطوبت پونچھنے والی غذا اور تلیا اور مطبخات اور گوشت سرخ کھایا کرے اور علاج ایسے لوگون کا فقط تبدیل مزاج معدہ سے کرنا چاہیے - جو غذا معدہ مین فاسد ہوتی ہے اوسکے لائق یہی ہے کہ نکلجائے

اور پھر ٹھہرے پھر اگر طبیعت اوسکے اخراج مین کافی ہو تو اسی پر کفایت کرنی چاہیے اور اگر طبیعت کافی نہو کیونکہ کا استعمال بقدر حاجت کرین
اور اگر اس سے کبھی برآمد کار نہو اور جوارشات مسہلہ مثل ... اوسی قدر بقدر قلیل جس سے ثقل غذا کا نکل جائے فقط اور زیادہ اسہال کی
نوبت نہ پہونچے ... جوارش سفرجلی مسہل مختار اور ... کہ اسی وقت ہو کہ یہی اثر کرتی ہے حالانکہ تقویت ہضم کے معدہ کا غذا پر اچھی
طرح شامل ہونا اور ہضم کا جید ہونا ایسا کہ ضعیف غایت پر ہو اور ان دونون کے اضداد وہی ہین جنکا ابھی اوپر استدلالات مین
ہم نے سابقاً ذکر کیا ہے۔ پھر اگر وہ امور مذکورہ نہون مگر جایا ایک قسم کا کرب اور گرانی اور شورش طبیعت بطرف نیچے گرانی غذا کے
مع ضیق نفس جو اسکے ہمراہ پیدا ہو دریافت کرے اور جب غذا تناول کرے اسکی کیفیت بدیا ہو کرے اسوقت معلوم
کرنا چاہیے کہ معدہ کا اشتمال غذا پر ضعیف ہے مگر یا یہ ۔ اسکو نہ گرانی اور نہ اخراج کیفیت اور یہ غذا سے ہوتی ہے اور
زیادہ مقدار سے تناول غذا کی یہ خرابی اور بدحالی پیدا ہوتی ہے یہ کبھی بھا ثقل ... کیونکہ ہضم متعلق ہے قعر معدہ سے
اور اشتہا متعلق فم معدہ سے ہے دوسرے مین اور ٹھہرنا غذا کا معدہ سے اور جلد اوترنا اور اسکا شکم سے
کبھی غذا کا بقیہ کسی قدر معدہ مین پندرہ گھنٹہ تک رہتا ہے حالانکہ معدہ اپنی صحت پر ہوتا ہے اور بارہ گھنٹے تک بھی رہتا ہے جیسا
کہ تجربہ اور امتحان اسکا شاہد ہے) اور یہ امر بطریق خفت اور غلاظت غذا کے پیدا ہوتا ہے اور غذا کے اتنی دیر تک باقی
رہنے پر منحصر ہے اور اسکا فائدہ بنا رہنا اور ٹھہرنا کا رہین بھی اور اوسکے مزہ خواہ بو کا موجود ہونا دلالت کرتا ہے اسلیے کہ ٹھہرنا غذا کا
معدہ مین بسبب ابطاء ہضم کے ہوتا ہے یعنے جب تک کہ غذا ہضم ہو جاے اور ہضم ہو کر اوسکا اخراج بسبب دفع کرنے قوت
دافعہ کے نہ ہو یا بے ہضم کے ہو خواہ کوئی محرک اجنبی ایسا پیدا ہو جو قوت دافعہ مین تحریک پیدا کرے مثلاً لذع صفرا یا سوداوی ترشی
کا یا کوئی اور شی جسکو ہم عنقریب بیان کرینگے الغرض جب تک یہ امور نہون احتباس غذا کا معدہ مین رہتا ہے۔ اور یہ بات صحیح
نہین ہے جو ایک گروہ اطبا نے خیال کی ہے کہ سبب کلی احتباس اور ٹھہرنے غذا کا معدہ مین فقط تنگی منفذ سفلانی یعنے معا اثنا عشری کی
براہ خلقت ہے اسلیے کہ یہ خیال اگر صحیح ہوتا اور منفذ زیرین اصل خلقت مین تنگ اور چھوٹا ہوتا تو درہم اور دینار کو جو بعض آدمی
مسلم نگلجاتے ہین بجنسہ انکا براہ براز خارج ہونا ہرگز ممکن نہوتا بلکہ اوپر کی طرف سے یعنے قے کرنے سے فقط انکا خروج ہو سکتا۔ اور
نہ کسی شربت اور دودھ کا معدہ مین دیر تک ٹھہرنا بھی ممکن ہوتا اور نہ ان دونونکا طافی رہنا ضعیف معدہ مین اور نہ قراقر اور نفخ
پیدا کرنا متصور ہوتا مترجم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی مثال اول سے چھوٹا ہونا منفذ اثنا عشری کا ہے اور دوسری اور تیسری
مثال سے مطلب یہ ہے کہ چھوٹا منفذ بھی اگر ہر وقت موجود رہے تو شربت اور دودھ کے گرنے اور نکلجانے کو ہرگز منع نہین کر سکتا
اب اس بیان سے یہ ثابت ہو گیا کہ اثنا عشری کا منفذ چھوٹا یا بڑا جس قسم کا ہے اوسکا کھلنا اوسیوقت ہوتا ہے جب طبیعت اوسمین
غذا سے ہضم شدہ کو نکالنا چاہے فقط بلکہ سبب نزول طبعی غذا کا وہی ہضم ہے اور وہ قوت جو معدہ کو دفع پر ہے اور اسکے سوا
ہضم کے اور حالات اور اوصاف غذا سے زیادہ تعلق نہین بشرطیکہ اون حالات غذا سے مثلاً خرابی ترتیب اور ناوقت ہونے
اور خرابی کیفیت غذا سے کوئی ایذا تا وقت ہضم ہو جانے ایسی خراب غذا کے نہ پہونچے (اور اگر یہ حالات موذی معدہ کو ہونگے
اوسیوقت کسی قدر قوت دافعہ معدہ کو بھی ایسے بوجہ ازالہ ایذا سے معدہ کے تعلق ہو جائیگا مگر وہ تعلق اسی قدر کہ اسکو
بہت جلد دفع کر دے گی) معدہ صحیحہ کا یہ حال ہے کہ اچھی طرح غذا پر شامل ہوتا ہے اور اوسکا نیچے کا منفذ شدت سے بند ہو جاتا ہے

پھر جسوقت زیادہ دفع کرنیکو غذا کا معدہ سے آتا ہے وہی منفذ وسیع ہوکر کھلجاتا ہے اور جو کچھ معدہ مین قابل الدفع موجود ہے اوسکو بندریعہ لینٹ
مریض کے دفع کرتا ہے اور جسقدر ہضم جلد ہوجاتا ہے اور ترنا غذا کا بھی جلدی ہوتا ہے اور اگر دیر مین ہضم ہو تو دل بھی دیر مین پڑتا ہے
اور منفذ بھی اوسیوقت کھلتا ہے - ہان اگر بعض اسباب مثلاً کوئی کیفیت خراب غذا مین ایسی ہو جو جیدا نیدا وہی معدہ کے غذا کو باوجود
خامی اور ہضم نہونے کے اوترنے کو واجب کردے اوسوقت زمانہ ہضم سے پہلے بھی اوتر جاے گی چنانچہ اوپر کے ابواب مین ہم ایسے
نزول کو بیان کرچکے ہین - زمانہ معتدل واسطے ٹھہرنے طعام کے شکم مین اور پھر اوسکے نجات کا وقت ہے جو درمیان ۴ یا ۶ گھنٹہ کے یا بیس
گھنٹہ تک ہے جس طعام کی مقدار زیادہ ہو اور بسبب کثرت مقدار کے ہضم نہو اور اسی طرح جو غذا کہ اوسکی کوئی کیفیت خراب اور ردی ہو
وہ دونون دیر تک معدہ صحیح مین جسکی قوت دافعہ بھی صحیح ہو نہین ٹھہرتی بلکہ بطرف اسفل معدہ کے بسرعت دفع ہوجاتی ہین اور بیشتر ایسی
ہی غذا اسکے بعد خلفہ خواہ ہیضہ پیدا ہوتا ہے - اور جسوقت معدہ ضعیف ہو کہ غذا سے گرانی اوسمین آجاے خواہ اوسمین قرحہ پڑا ہو
یا بثور اور دانہ پڑے ہون یا اوس معدہ مین کوئی خلط لزوجت دار اور پھسلنے والی ہو ایسے معدہ مین غذا تھوڑی ہی دیر تک
ٹھہرتی ہے اب اوسکی قوت ماسکہ اور ہاضمہ ضعیف ہویا نہو - ناظر کتاب ہذا کو اسباب سرعت اور بطوء نزول غذا کے بخوبی معلوم ہوسکتے ہین
اگر ابواب سابقہ کے تفصیلی بیانات کو خیال کرے اور نظر تامل سے غور کرے علاج اوس شخص کا جسکی غذا دیر مین اوترتی ہے
اور اوسکے معدہ سے بدیر جدا ہوتی ہو یا اینکہ وہ غذا معدہ کے اوپر کی طرف چڑھتی رہتی ہو - منجملہ انھین علاجات کے دواہی کھوٹ
سنونا کہ یہ معین سرعت انحدار اور نزول غذا ہے معدہ سے اگرچہ شکل سونے کے ہضم پہ تضعیف اعانت کرتی ہے اور منجملہ انھین تدابیرات
کے یہ بھی ہے کہ مشی لطیف یعنے پیادہ روی نرمی سے کرے اور دونون پاؤن کی مالش بھی مفید ہے اور کاسر ریاح اشیا کا استعمال
کرنا جسطرح اپنے مقام پر مذکور ہوا علاج اوس شخص کا جسکے معدہ سے غذا جلد اوتر جاے قدیم زمانہ کے اطبا
مین ایک گروہ ایسے لوگونکا نام معوذین رکھتے تھے (اور مراد معوذ سے یہ تھی کہ صاحب آفت معدہ جسطرح مطحول (اب کبیر وغیرہ)
لیکن بعد اوس زمانہ کے متاخرین اطبا کی اصطلاح معوذ کی نسبت اور کچھ ہوگئی - مجرب دوا ایسے بیمارون کی یہ بھی ہے کہ انکے معدہ پر
ضماد آرد جلبا اور تخم کتان اور شہد سے کیا جاے اور اسی کو کھانے مین بھی استعمال کرین از انجملہ یہ بھی دوا ہے کہ زردی بیضہ
بریان اور ایک چمچہ شہد دو دانگ مصطگی سب کو پیسکر پوست بیضہ مین رکھکر بند کرین اور یہ پوست اوسی بیضہ کی ہو جسکی زردی
اور سپیدی نکال لی ہے پھر اوس سوراخ کو بند کرکے اور گل حکمت کرکے گرم گرم بھوبھل پاس دوا کو پختہ کرین اور ہلاتے رہین تا
اینکہ پختہ ہوجاے بعد ازان تین روز اسی طرح طیار کرکے تناول کرین - اور مجملی تدبیر یہ ہے کہ قبل غذا کے اگر مزاج معدہ کا
گرم ہو قوابض بارد اور گرم قوابض ملا کر اگر مزاج مائل برودت ہو استعمال کرانے چاہیین اور یہ سبب اودیہ اور یہ معلوم ہوچکی ہین
واجب ہے کہ بعد غذا کے مریض سو جاے اور کسی طرح کی حرکت اور ریاضت نکرے اور اوپر کے اطراف مثل ہاتون وغیرہ کی بندش کیجاے
جسارۃ معدہ کی یعنے سخت ہونا اور صلابت معدہ کی کبھی ایسی سختی اور صلابت معدہ مین پیدا ہوتی ہے جو مشابہ ورم کے ہوتی ہے
حالانکہ ورم نہین ہوتا اسکا سبب ایسی برودت ہوتی ہے جو تکثیف مسامات کردے خواہ سوداے غلیظ جو داخل جرم معدہ ہو
نہ اسقدر کہ ورم پیدا کرے **علامت** یہ ہے کہ سبب اس سختی کا دریافت ہوجاے اور کوئی علامت ورم کی مثل درد وغیرہ کے
نپائی جاے **علاج** اکلیل الملک اور زعفران اور مصطگی اور بلسان اور کندر اور مقل اور سنبل اور ترمانا اور مغات یعنے

میدہ لکڑی اور موم اور روغن گل کا ضماد اسی طرح جملہ معالجات جو اورام سخت کے جابجا مذکور ہوئے اور ہونگے خصوصاً وہ دوا جو ضعف معدہ کے اوس قسم کے واسطے لکھی گئی ہین کہ بسبب صلابت کے پیدا ہوا ہو۔ ایسے وقت یہ بھی مجرب ہے جو اوس نسخہ کا جز یہ ہے موم سپید اور قیر علک الانباط تین اوقیہ زنجبیل جاوشیر کندر ہر واحد اوقیہ صبر اور قنہ ہر واحد تین اوقیہ روغن سوسن چہ بیس اوقیہ ان سب اجزا سے ضماد خواہ مرہم طیار کرین جو چیزین ڈکار پیدا کرتی ہین جسوقت معدہ مین ریاح پیدا ہون اور نیچے کی طرف نہ اوترسکین بلکہ فم معدہ مین محتبس ہوجائین اور اوسکی ایذا سہی کرین تو واجب ہے طبیعت پر کہ اون ریاح کو ڈکار کے ذریعہ سے نکال ڈالے جسطرح ایسی فضول غذائی کو جو خالی ہوجاتی ہین قی کی طرف خارج کرتی ہے ورنہ یہ ریاح محتبس فساد ہضم پیدا کرینگے اور غذا کو لیکر اوپر کی طرف چڑھینگے یعنی غذا کو طافی کردینگے۔ ہان اگر رطوبات کی کثرت سے خواہ ایسے بلغم کی کثرت سے جو مستعد اور آمادہ ریاح ہو تحلیل ہونے کے ہون سے کثرت ریاح کی عادت ہو اوسوقت زیادہ ہیجان سے ڈکار کی کسی امر صعب اور ضرر شدید پیدا ہونے کا بھی خوف ہوگا اور فقط کثرت سے ڈکار کی اطمینان نہوگا منجملہ اون اشیا کے جو محرک جشا ہین صعتر اور برگ سداب اور انیسون اور کرویا اور فودنج اور نیز مثل اجوائن لونگ اور مصطگی اور کندر ہر چبانے اور مشروبات کی طرح استعمال کرنے سے ان اشیا کے ڈکار زیادہ برانگیختہ ہوتی ہے **علاج زیادہ ڈکار آنے کا** جو اسباب ڈکار آنے کے ہین اور جو حالات اور کیفیات اور اقسام ڈکار کے تھے اون سبکو ہم نے باب استدلالات مین بیان کردیا اب علاج کا بیان یہ ہے جس شخص کو کھٹی ڈکار آتے ہوں اوسے فلافلی ہمراہ شراب کے مفید ہے۔ بشیتر اگر یہ لوگ قبل غذا کے اور شب کو غذا سے ایک مثقال کشنیز خشک کا استعمال کرین اور اوسکے بعد شراب خالص یہ بھی نافع ہے بشرطیکہ سبب ڈکار کا حرارت ہو بعض لوگون نے ایسا گمان کیا ہے کہ اگر چونہ اور مرغ کی بیٹ معدہ پر لگادین کثرت مین ڈکار کے سکون ہوجائیگا۔ دخانی ڈکار اگر کسی مادہ سے ہو اوسوقت استفراغ مادہ کا افسنتین اور ایارج سے نافع ہوگا اور اگر بلا مادہ ہو تو ایسی دوا سے جو تبرید معدہ اور اطفاء حرارت کرے اور تسدید پیدا کرے (جیسے ربوب فواکہ باردہ اور غذاہاے مبردہ) فائدہ ہوگا **چوتھا مقالہ امراض مرکبہ** اور امراض مشترکہ جو معدہ کو عارض ہوتے ہین اونکے بیان مین **اورام گرم معدہ** کے معدہ مین اورام حارہ اونہین مشہور اسباب سے پیدا ہوتے ہین جو اور اعضا کے اورام حارہ کے اسباب ہین۔ انہین اسباب سے اوجاع اور ورم بھی ہین جو دمویہ ہوں کبھی اورام حارہ معدہ کے دموی ہوتے ہین اور کبھی صفراوی **علامات** اورام حارہ معدہ کی علامت یہ ہے کہ جسوقت معدہ مین ورم زمانہ دراز سے عارض رہے اور ہمیشہ یعنی ہر وقت بنا رہے اگرچہ اوسکی تدبیر اچھی طرح کیجاے معلوم کرنا چاہیے کہ ضرور اب معدہ مین ورم آگیا ہے۔ مگر گرم ورم مین اسکے ہمراہ یہ بھی ہوتا ہے کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور پیاس اور تپ لازم اور درد خلندہ ہو اور کسی قدر بلندی اور افزونی جھلی مین ہوگی جو بحس لمس دریافت ہوگی اور اکثر اختلاط ذہن اور سرسام تک بلکہ مالیخولیا تک نوبت پہونچے گی۔ جب بدن نحیف ہوجاے اور آنکھین اندر کی طرف بیٹھ جائین اور طبیعت نرم ہوکر دست اور قی کی کثرت ہو اور تپ زائل ہوجاے اور پیشاب کمی سے آنے لگے اور معدہ مین اسقدر سختی آجاے کہ اگر اونگلیون سے دبایا جاے دب نہ سکے اور سختی معلوم ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ ورم سے خراج ہوگیا۔ اور جسوقت ہمراہ درد معدہ کے برد اطراف بھی ہو یہ دلیل نہایت ردی اور خراب ہے **علاج** جسوقت گمان اس امر کا ہوجاے کہ ورم گرم ہے اور ظاہر اچھی طرح ہوگیا ہے خواہ معدہ مین شدت حرارت اور حرقت کا ظہور ہو تو ابتداے ورم مین بسرعت ردع کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور تبریخ مثل

روغن سفرجل اور پستہ کدو سے شیرین اور خرفہ اور آب شعیر وغیرہ کے مفید ہیں اور سیاہ انجیر غذا کو جو کھا خواہ کسی کے ساتھ غذا دینی اور تلطیف تدبیر
کرنی زیادہ تر ان لوگون کو نافع ہی - جب ورم حارہ معدہ کا علاج کرنا منظور ہو تو ہرگز کوئی مسہل قوی یا قی ہی دوا سے مقئی نہ دی جاسے
اسلیے کہ قی کا استعمال نہایت پرخطر ہی - فصد اکحل اور باسلیق کی ہی ایسے اور ورم میں ضرور ہی اور اسکے بدون اور کچھ چارہ نہین ہی اور یہ فصد اکثر
اوقات مین عموماً ہو سکتی ہی - اور جو اسہال بعنف اور درشتی پیدا ہو اسی طرح قی بہ بیقراری آتی ہو اس سے بھی بچانا چاہیے - اور ادویہ
اور اغذیہ ملینہ پر اقتصار کرنا چاہیے جیسے ماء الشعیر اور مونگ اور تہیو اور کدو - اور اگر ادویہ ملینہ دی جائین تو مثل املتاس کے ہون کہ اسکے
سبب خوف نہین ہی کہ استفراغ خلط کے ساتھ املتاس ورم گرم کو بھی مفید ہی اور تخفیف مادہ بھی کرتا ہی اور بیشتر اسمین صبر اور ایارج
بوزن ایک دانگ کے ڈیڑھ دانگ تک ملایا جاتا ہی - افضل یہ ہی کہ خیارشنبر آب کاسنی سبز کے ساتھ دیا جاسے اور بیشتر اسمین افسنتین بھی
سقمونیا سی شریک کیجاتی ہی کہ یہ بھی نافع ہی بسبب اسکے کہ اسمین قوت قبض کی بھی ہی - بعض لوگون نے ایسے ورم مین ہلیلہ کا بھی استعمال
کیا ہی مگر مین اسکے استعمال پر میلان خاطر نہین رکھتا ہون ہان اگر ابھی ورم کی موجودگی مین شک ہو تو شاید اسکا استعمال بھی ہو سکے اور جب
ظاہر ہو جاسے اسوقت ہرگز اسکا استعمال جائز نہو گا - بیشتر ایسے لوگ سکنجبین ہمراہ سقمونیا کے استعمال کرتے ہین اور مین اسکو ناپسند کرتا ہون
- اور اگر مثل ایسی دوا کے استعمال سے چارہ نہو تو اسوقت ایکمثقال صبر کا استعمال ہو سکتا ہی یا صبر کے قریب جو دوا ہی ہمراہ سکنجبین کے
علاوہ یہ ہی کہ جہانتک ممکن ہی ایسی دواؤن کو ترک ہی کرنا اولی ہی - منجملہ مسہلات نافعہ کے ابتداے ورم مین یہ ہی کہ آب برگ مکو اور
آب کاسنی ہمراہ تھوڑے لعاب خیارشنبر تین درہم روغن کدو روغن بادام ہر واحد دو درہم پلایا جاسے اور ہمیشہ طبیعت ملین رکھی
جاسے انھین اجزا کے پلانے سے اگر طبیعت پر خشکی غالب ہو اور ساتوین روز تک یہ تدبیر جاری رہے تو واجب ہی کہ زیادہ سرد پانی
پینے پر اقدام اور جرأت نکرین (بموجب راے متاخرین اطبا کے) اور نہ خالی پانی پینے پر جسارت کرین بلکہ جلاب یا رب توت کو ملا کر پانیکا
نفوذ کیفیت باطل کر دیا جاسے اور اوسکی قوت نافذہ توڑ دی جاسے - کھانے سے روکنا اونکے حق مین زیادہ نافع ہی - اگر درد کی زیادتی
ہو تو تین درہم گل طین کے بیج آب سرد مین پیسکر انکو پلانا خواہ آب برف مین پیسکر پلانا مفید ہی - نبات سپید کا شربت بھی اور اسی طرح آب
برگ کاسنی نافع ہی - ضماد جو بیخ اور قنب اور گلنار اور ہوفسطیداس یعنی عصارۂ لحیۃ التیس اور افسنتین سے طیار ہون اور انکا
لیپ کیا جاسے ورم کے پھیلنے کو منع کرتا ہی اور جمیع اجزاے معدہ مین ورم کو پھیلنے نہین دیتا - اور جب تک حرارت باقی ہی اگرچہ ساتوین
روز کے بعد سہی آب کاسنی اور آب عنب الثعلب اور آب کاکنج اور آب طرخشقوق کا استعمال برابر چلا جاسے اور بعد ساتوین
روز گذر جانیکے ان ادویہ کے ہمراہ قرص ورد نصف درہم اور کسی قدر عصارۂ افسنتین اور مصطگی بھی ملانی چاہیے اور آب
رازیانہ اور کرفس بھی داخل کر دینا چاہیے - اور جسقدر غذا تجویز کیجاسے ساتوین روز تک فقط دھوئی مونگ کی دال اور تھوڑا
اور پالک کا ساگ اور کدو روغن بادام اور زیت انفاق سے تجویز کرنی چاہیے - اور شراب یعنی پینے کی چیزین جلاب اور زلال
آلوے بخارا اور عصارۂ کاسنی اور طرخشقوق اور آخر مین مصطگی اور عصارۂ افسنتین - لیکن بعد ساتوین دن کے ایسی دوا
ملانی چاہیے جسمین جلا کی قوت ہو اور تھوڑا سا نضج بھی پیدا کرے جیسے چقندر اور لبلاب اور ایسے وقت سکنجبین کا پلانا جائز ہی
اور بیشتر چند روز قبل از سابع بھی سکنجبین پلانے کی تجویز کیجاتی ہی - کبھی آب ہمراہ بنفشہ مربے کی بھی اسکو پلاتے ہین بشرطیکہ متلی
یا جو موذی نہ ہو اور یہ استعمال جو دو ہفتہ تک رہتا ہی جب بھڑک اور سوزش مین سکون پیدا ہو اور ورم مین نرمی

میں درہم تخم کرفس اور کاسنی اور کشوث ہر ایک تین درہم اگر ورم میں سوزش اور التہاب بھی ہو کافور ملا کر ان اجزا کا شربت استعمال کرنا چاہیے
ساتھ ہی تین استار المقاس کو ایک رطل پانی میں پختہ کریں جب آدھا پانی رہ جائے چھان کر آب مکوے سبز اور آب کاسنی اقتدر ایک ساتھ ملا کر پھر ایک خفیف
سا جوش دیں پھر اوس میں افسنتین درہم ایک پیس کر ملا کر اگر مریض قوی ہو سب پلا دیں اور ضعیف کو نصف مقدار۔ پھر اگر سبب زیادہ قوی ہو دوا کی
حاجت ہو اسی میں سوریا اور تخم کتان اور حلبہ کو اضافہ کریں اور اس سے زیادہ قوی دوا کی اگر حاجت ہو تخم کرنب اور اشق اور بذر ساذج
اور مرغ کی چربی ملا دیں۔ اکثر حاجت ضماد حکیم فیلغریوس کی اور ضماد اصفر کی بھی ہوتی ہے۔ ایسے ہی وقت اقراص مقل کی بھی اکثر حاجت ہوتی ہے
منجملہ مراہم نافعہ کے ایسے وقت میں یہ مرہم بھی ہے موم روغن ناردین ایک ایک اوقیہ مصطگی اور صبر اور سعد اور اذخر ہر ایک مثقال تین درہم
شراب میں گھول کر سب ادویہ کو بطور مرہم بنانے کے جمع کریں۔ اگر ایسے وقت اسہال بھی ہو اکثر حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ان ادویہ کے
ہمراہ عصارۂ انگور خام یا عصارۂ افسنتین کو بھی داخل کریں خواہ دونوں عصارہ کو شریک کریں۔ طبیب کی خطائے عظیم یہ ہے کہ مریض کو
زمانہ دراز تک ایذا اسکے ورم کی جہت سے اٹھوا تا رہے اور ہمیشہ مبردات ہی سے معالجہ کیا کرے اور ورم کے آثار خراج کی طرف
انتقال کرنے کے ہوں اور کثرت استعمال مبردات سے نفع نہونے دے۔ پس واجب ہے کہ طبیب ان سب امور کی رعایت کرے۔ بعض لوگوں
نے کہا ہے اگر ایک قلادہ یعنی کنٹھلا جسمیں سنگ یشب کے ٹکڑے گوندھے ہوں گلے میں لٹکایا جائے اور اسقدر لانبا ہو کہ معدہ کو چھوتا ہو تو
جملہ اوجاع اور اورام معدہ کو نفع عظیم دیتا ہے۔ جب ورم کا دبیلہ اور پھوڑا ہو جائے اوسکے علاج کے واسطے ایک باب جداگانہ
ہم نے لکھا ہے۔ لیکن اگر ورم صفراوی ہو تو ابتدا میں زیادہ تبرید بذریعہ ضمادہائے مبردہ مشہورہ کے کرنی لازم ہے جنمیں صندل
اور کافور اور گل سرخ وغیرہ داخل ہوں اور آب جو ہمراہ آب انار میخوش کے جو سرطان داخل کرکے پختہ کیا جائے پلانا چاہیے بعد زمانہ
ابتدا کے (یا بعد ظہور اثر ان تدبیرات کے جب حدت صفرا کی کم ہو جائے) آب برگ مکو اور آب کاسنی سبز کو استعمال کریں اور اسکے
بعد اور قریب زمانہ منتہی کے آب مکو اور کاسنی میں تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کریں کہ اس سے نفع عظیم ظاہر ہوگا اور اورام باردہ
بلغمیہ اور اورام رطوبت اور بدہضمی اور کمی ریاضت خواہ اور جو امور کہ اسباب تولید مواد رطوبیہ کے ہیں اور رطوبات کو اندر اوعیہ
اور اغشیہ کے محتقن کر دیتے ہیں اونسے پیدا ہوتے ہیں اور اون اسباب سے جنکی شناخت اوپر کے مقامات میں گذر چکی علامات
جسوقت علامت ورم کی بذریعہ ایسے درد کے پاسے کہ اوس درد کا رسوخ اور قیام ہر حال میں یکساں ہو اور گرسنہ ہوتے وقت
خواہ سیری معدہ کی طعام سے ان سب اوقات میں درد یکساں بنا رہے اور بلندی اور اونچا ہونا مقام ورم کا بھی اسیطرح ہر وقت
معلوم ہو اگر سبب تپ اور التہاب اور وسواس نہو بلکہ لعاب دہن کی زیادتی اور رنگ کا رصاصی ہونا اور بوجہ اعتدال سے پیاس میں
کمی اور بدہضمی اور قلت اشتہا بھی موجود ہو اوسوقت ورم کا بلغمی ہونا تجویز کرنا چاہیے اور انھیں جملہ دلائل سے استدلال
کرنا چاہیے جو رطوبت مزاج معدہ کی بیان میں مذکور ہو چکے علاج ایسے ورم کے علاج میں قانون عام یہی ہے کہ ادویہ محللہ بشرکت
ادویۂ قابضہ کے مستعمل ہوں اسلیے کہ اورام باردہ کے علاج میں ادویہ محللہ ہی درکار ہیں جنکی قوت محللہ شدید ہو۔ پس بدون شرکت
ادویہ قابضہ کے ایسے ادویہ قویہ کا استعمال پر خطر ہے۔ شروع معالجہ میں ایسے اورام کے آب کرفس اور آب رازیانہ دو دو اوقیہ اور تین
درہم روغن بادام شیریں بقدر کفایت دینا چاہیے۔ بعد ازاں روغن بید انجیر دو درہم اور تین درہم روغن بادام شیریں طبیخ
اکلیل الملک کے ہمراہ بایں طریق دیا جائے اکلیل الملک دس جزو بیخ رازیانہ چار جزو پانی چار رطل اسقدر جوش دیں کہ چہارم باقی

رہ جائے اوسکے بعد چھان کر بقدر چار اوقیہ کے پلایا جائے طبیخ زوفا جسمین اکلیل الملک جوش دیا جائے اور اسی طبیخ کی مقدار شربت پر تین درہم روغن بید انجیر اور دو درہم روغن بادام ملایا جائے بھی ایسے بیمارون کو نافع ہے۔ مصنوعات اور اضمدہ مین سے یہ دوا مجرب ہے جسمین اکلیل الملک ملا بابونہ شبت ملا کر دس دس درہم افسنتین سنبل ہر دو ایک ساتھ درہم مصطگی دس درہم کندر چھ درہم خطمی کی جڑ دس درہم اشق چار درہم شیر سیعہ ملا کر دس درہم مرغابی کی چربی اور مرغ کی چربی ہر ایک دو اوقیہ موم سرخ نصف رطل۔ ملنے مین افضل روغن ناردین اور روغن سنبل ہے جسمین تمر ہندی ملا ہو دوا ضمادون مین اصل ہو۔ ایضاً الیون اور لبلاب اور روغن بادام بھی مفید ہے اور جو غذا دی جاوے اور کرنب ہے اور زیت کے ساتھ اور وہ چیزین جو غذون سبک پیدا کرے اور بسہولت ہضم ہو جاوے۔ مناسب ہے کہ قی کرنے سے بالکل اجتناب کرین اور اورام سخت اور اورام غلیظہ کبھی ایسے اورام ابتدا کبھی عارض ہوتے ہین اور اورام حارہ منتقل ہو کر کبھی اورام صلب پیدا کرتے ہین جیسے کہ تمہارا دو عام کی بحث مین بیان ہو چکا اور یہ ندرت اورام بلغمی سے کبھی یہ اورام پیدا ہوتے ہین کہ ورم بلغمی کسی سبب عارضی سے سخت اور باصلابت ہو جاتا ہے علاوہ علامت ورم کے جو مخصوص ہر قسم کے ہے سختی حس کی لینے چھونے کے مقام پر سختی اور کثرت وسواس وہ مخالفت بدن بھی دلیل ہے علاج عام قاعدہ معالجہ ان اورام کا بھی یہی ہے کہ اور یہ محلل ہون اور یہ قابضہ کے مستعمل ہون۔ اور جو ادویہ شدید التحلیل آخر اورام حارہ مین لکھی گئی ان اورام مین بھی نافع ہین۔ ہمیشہ دوا وادہ شتر ملا یا ضرور ہے منجملہ ان اشیا کے جو انکو نافع ہین مثقال روغن بید انجیر اوس آب المتاس مین ملایا ہوا جو ماء الاصول مین مل کر طیار ہوا ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ قوت درکار ہو ماء الاصول مین قثاء الحمار اور مصطگی اور بسپایہ و شان ہمراہ جلا اور یہ دوا داخل ماء الاصول کے ایک جز داخل کیجاتی ہین۔ اگر ہمراہ روغن بید انجیر کے روغن سوسن بمقدار ایک درہم کے ملایا جائے اور روغن بادام دو درہم بھی شریک کرین زیادہ نافع ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ سب روغن ہمراہ ماء العسل کے مستعمل ہون۔ ایسے اورام کے ضمادون مین مغز استخوان گوزن اور مغز ساق گاو اور شوربا گوشت کوہان شتر کا مستعمل ہے۔ اور یہ نافعہ سے ایسے ہی اورام اور ضمادات مین اکلیل الملک حلبہ اور بابونہ خطمی افسنتین ملا ایک جزو اشق گور مقل الیہود مترجم لفظ گور مین دو احتمال ہین اگر اخیر مین را مہملہ ہے مراد اوس سے کور النحل ہے بضم کاف عربی جو شہد کی مکھی کے چھتہ کے چیرک کو کہتے ہین اور آمدہ گوائر کا لفظ عبارت شیخ مین اسی کا موید ہے دوسرا النسخہ کوز بزاء معجمہ جسکو کوز فارسی کہتے ہین وہ مقل الیہود ہے اور الفاظ کوز بفتح کاف آخر مین زاء معجمہ لغت عربی مقل الیہود کی ہے مگر مقل الیہود کا ذکر اسکے ہمراہ اس نسخہ کی تغلیط کرتا ہے متن ہر دو احدان اجزا سے دو ثلث جزو کے یہ سب اقسام گوند کے انجیر کے بیس دانہ کے جوشاندہ مین جو طلا نامی شراب مین بنایا گیا ہو گھول کر اور شہد مین پیسکر پھر باقیماندہ ادویہ کو ملا کر ضماد طیار کرین کہ یہ ضماد عجیب النفع ہے۔ دوسرا نسخہ ضماد کا چرک آشیانہ زنبور جسکو موم سیاہ بھی کہتے ہین چھ جزو میعہ دو جزو مصطگی ایک جزو ملک الانباط نصف جزو چند دیرہ روغن ناردین کی بقدر ضرورت۔ دوسرا ضماد خراشق سو درہم موم سو درہم اکلیل الملک بارہ درہم زعفران مرکی مقل الیہود ملا آٹھ درہم روغن بلسان ایک رطل۔ زیادہ نافع ایسے بیمارون کو دو شاب انگور خام ہے اور جوشاندہ المتاس اور ایسا بھی زیادہ نافع ہے اور وہ ضماد جسکو ایسے ضعف معدہ کے باب مین ہمنے لکھا ہے جو بوجہ صلابت معدہ کے عارض ہوا ہو نسخہ ضماد جید مصطگی کندر افسنتین ملا ایک جزو زعفران دو جزو دیہ قیروطی بذریعہ روغن ناردین کے طیار ہوتی ہے اور مقدار روغن کی اوسیقدر ہے جو کافی ہو۔ اگر اتفاقاً یہ امر کبھی پیدا ہو جاوے کہ ورم بلغمی کا انتقال ورم صلب کی طرف ہو مناسب تر اوسکے معالجہ مین یہ ضماد ہے اشق مقل تخم کرنب نبطیہ بنانے یا خام تلم مصطگی سنبل اذخر سعد گوند کے بعض اقسام کو محلول کرین اور سب

اجزا کو جسمین اور ضماد طیار کرنیکے استعمال کرین غذا انکی جیسے ہلیون اور ہندبا جات اور روغن بادام شیرین خصوصاً جسوقت کہ ورم حار کا انتقال ورم صلب کی طرف ہوا ہو۔ دبیلہ معدہ کا اکثر دبیلہ بسبب غلطی طبیب کے جو تدبیر ورم معدہ مین کرتا ہے پیدا ہوتا ہے اسطرح کہ ورم کا انتقال خراج کی طرف ہوجاتا ہے اور بشبیہ نحوہ بخود اور ابتداہی سے دبیلہ معدہ مین پیدا ہوتا ہے علامات ابتدا سے دبیلہ کی علامات ہم نے باب اورام حارہ معدہ مین بیان کیے ہین (کہ التہاب شدید اور حرقت قوی اور عطش اور حمی لازمہ اور درد کھینچنے والا اور بلندی موضع ورم کی معدہ مین) علاج بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور تبرید معدہ جو بسبب ورم حار کے سوچ گیا ہے اوسپر داخلی اور خارجی دونون طرح سے کرنی چاہیے جسطرح ممکن ہو تاکہ ایسی تدبیر سے ورم کا دبیلہ ہونا رک جاوے پھر اگر باوجود فصد اور تبرید کما ینبغی کے ضربان دبیلہ نمایان ہوجاوے اور تدبیرات کارگر نہون اور نضج مادہ ورم مین شروع ہوا ایسے وقت بشرطیکہ اعراض خفیف ہون اور بہت جلد احتمال نضج پانے کا ہو شیر مادہ گاو خواہ شیر گوسپند دوشیدہ بار بار ہمراہ آب گرم کے پلانا چاہیے (بقدر تین اوقیہ ہمراہ شکر کے) اور بار بار ورم کو ٹٹول کر دیکھنا چاہیے کہ وہ بتاہم مثل پکے ہوئے پھوڑے کے یا نہین اور ہیجان اور قشعریرہ اور ورم کے دب جانیکا زیر انگشتان امیدوار رہنا چاہیے کہ یہی علامت ریم پھٹنے کی ہے پھر اگر دودھ کا پلانا کافی نہو آب حلبہ اور گوکھرو اور روغن بادام تلخ کا پلانا ضرور ہے اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا منضج کی ضرورت ہو اور نضج بھی ہو رہا ہے مگر بہ نسبت پہلے اوقات کے کسی قدر زیادتی نضج کی ہے روغن بیدانجیر بھی ان اجزا پر زیادہ کرنا چاہیے ایسے وقت مجرب یہ بھی ہے کہ خطر خشقوق خشک بیدانہ (ٹیڑہ) درہم تخم مرو حلبہ ایک ایک درہم ان سب کو پیسکر ہے بعض اقسام دودہ شکر یا گرم پلانا چاہیے جیسے شیر مادہ خر یا شیر گوسپند اور لعاب صعدہ کی تین اوقیہ ہے اور منقی پھلا اور مزہ دار کرنے کے تھوڑی سی شکر بھی ملا دینی چاہیے جو تین درہم سے زیادہ نہو۔ یہ بھی مجرب ہے کہ خطر خشقوق یابس ایک اوقیہ حلبہ دو اوقیہ تخم مرو چار اوقیہ کوٹ کر چھانین اور شیر مادہ اور روغن کنجد ملاکر ضماد طیار کرین۔ آب گرم سے نہانا بھی مفید ہے اور دبیلہ پر کسی قدر انجیر اور بابونہ اور حلبہ کو ضماد کرین پختہ کرنے اور تقویت کے واسطے اوسمین فستقین بڑھائین اور مراد ان سب تدبیرون سے یہی ہے کہ ورم پختہ ہوجاوے اور پھوٹ جاوے پھر اگر نضج کا ہونا دریافت ہو اور پھٹنے کا استعمال ہو چکا ہو اور ان ضمادات کا بھی استعمال جو مذکور ہوئے کر چکے ہون اور ریونہ کے انجیر کا ضماد جو ابھی مذکور ہوا بھی لگا چکے ہون اب اوس بیمار کے واسطے فرش اور بچھاون نہ بہت اور اوڑھنے کے کپڑے بھی زیادہ تجویز کرنے چاہین اور اوسکو منھ کے بھل لیٹنے اور سو جانے کا حکم دیا جاوے تاکہ بدن کے بوجھ سے ورم شگافتہ ہوجاوے۔ شگافتہ ہونے کی شناخت طبیب بذریعۂ لاغری اور انگلیون کے نیچے دب جانے کے اور نیز بذریعۂ قے کے اگر ریم وغیرہ برآمد ہو خواہ دستون کی طرف ریم اور خون برآمد ہونے سے کر سکتا ہے۔ ایسے وقت لازم ہے کہ صبر آب کاسنی کے ہمراہ پلایا جاوے پھر جب خوب شگافتہ ہوجاوے ملحمات یعنے گوشت کی پیوند کرنے والی دوا پلانی چاہیے۔ علاوہ بران جس شخص کے معدہ سے قیح بطرف قے کے برآمد ہو اوسکی صحت سے یاس اور ناامیدی بہ نسبت امید حیات کے زیادہ ہے بایں لحاظ پھر اگر یہ دریافت بھی ہوجاوے کہ ابھی کسی قدر قیح معدہ مین باقی ہے اوسکو بذریعۂ اسہال کے دفع کرنا چاہیے اور قے کی تحریک ہرگز مناسب نہین ہے۔ اور اگر یہ تدابیر مذکورہ بالا کارگر نہون جو تدبیرات اورام صلبہ کے باب مین مذکور ہین اونکو استعمال کرنا لازم ہے۔ غذا جو ایسے بیمارون کے لائق بحال ہے ابتداے مرض مین احساء جو نشاستہ اور جو مقشر اور زردی بیضہ سے طیار ہون اور آخر مرض مین وہ غذا جسمین سویا اور مثیبی بقدر معلوم داخل کیجاتی ہے

قروح معدہ — معدہ مین قروح اور بثور کبھی تو بسبب حدت اور تیزی اوس خلط کے پڑ جاتے ہین کہ جرم معدہ مین اوس خلط کا تشرب ہوتا ہے یعنے وہ خلط جرم معدہ مین سما جاتی ہے

خواہ فقط جرم معدہ سے دو مخلوط جا واقع ہوتی ہے - اور اکثر قروح اور بثور بسبب اون خلطون کے پیدا ہوتے ہین جسکی ریزش اور آمد معدہ مین کسی اور عضو سے
ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر معدہ مین قرحہ بسبب نزلہ کے جو مادہ دماغی سے گرتا ہے جو لذاع ہوتا ہے یا اینکہ قابل عفونت ہوتا ہے کہ خود وہی نزلہ سڑنے کے بعد
معدہ کے جرم کو بھی زخمی کرتا ہے اگرچہ بائد درازتک نزلہ گرتا رہے علامات اور فرق کے امور جو بثور فم معدہ اور معدہ اور امعا کے ہین
اونکا بیان یہ ہے - اکثر قروح معدہ کے خصوصاً جب اسفل معدہ مین ہوا ہون ضیق النفس یعنے چھوٹی سانس کی طرف پہونچ جاتے ہین اور قرحۂ [illegible] سے
ضیق النفس سے مراد [illegible] ہے) اور رگین اسوقت خوب ابھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ قوت اسکے مین ضعف ہے اور غشی اور برودت اطراف بھی
پیدا ہوتا ہے کبھی قرحہ معدہ پر [illegible] بدبو آتی اور ایسا انجذاب معدہ سے اوٹھتا جس سے زبان پر خشکی پیدا ہو یہ بھی دلیل ہوتی ہے اور قی زیادہ
ہوا کرتی ہے - اگر معدہ مین بثور پڑے ہون [illegible] زیادہ آتی ہے - کبھی قرحہ فم معدہ مین قرحہ مری مین تفرقہ اسطور سے کیا جاتا ہے کہ اگر قرحہ مری مین
ہو درد کا احساس پیچھے دونون شانون کے بیچ مین ہوگا اور گردن کے پیچھے کی طرف بھی اوائل سینہ تک یعنے استخوان قص اور عظام حنجری کے
درد محسوس ہوگا - اچھی طرح ثبوت اس قرحہ کا بوقت اوترنے لقمہ اور لوازمے کے ہوتا ہے کہ جس جگہ قرحہ پڑ گیا ہے مری ہو خواہ فم معدہ بروقت
اوسکے اوترنے کے اوسی جگہ درد کی زیادتی ہوگی اور جب قرحہ کی جگہ سے لقمہ آگے بڑھ جائیگا کسی قدر درد مین کمی ہوگی - جو قرحہ فم معدہ پر
ہو اوسپر دلالت اس امر کی ہوتی ہے کہ درد زیر مقامات سینہ مین ہوتا ہے اور شکم کے اوپر کے مقامات مین اور لقمہ اوترنے کی ایذا اسی مین جسے
پیدا ہوتی ہے کہ نوالہ سینہ سے اوتر جاسکے اور زیادہ [illegible] معدہ کا [illegible] ہوتا ہے اور سانس چھوٹی ہو جاتی ہے اور اکثر غشی واقع
ہوتی ہے - جو قروح اور بثور قعر معدہ مین ہون اونپر استدلال براز مین چھلکون کے نکلنے سے کیا جاتا ہے [illegible] تنخ اور خراش امعا کے
پہ چھلکے برآمد ہون اور یہ بھی دلیل ہے کہ جب کوئی شے کھانے پینے والی معدہ مین پہنچکر ٹھہر جاوے اوسوقت اسفل معدہ مین تھوڑا سا درد
معلوم ہو معدہ کے قرحہ اور آنتون کے قرحہ مین اسطرح فرق کرنا چاہیے کہ بروقت وارد ہونے طعام کے بدن پر موضع درد کا لحاظ کیا جاے
(پس اگر قرحہ معدہ مین ہے درد بروقت ورود غذا اسکے ناف سے اوپر ہوگا اور اگر امعاء علیا یعنے اوپر کی آنت مین قرحہ ہے درد مذکور زیر
ناف ہوگا) اور معدہ کے قرحہ مین جو چھلکا ہمراہ براز کے برآمد ہوگا بہت کم اور شاذ و نادر برآمد ہوگا اور امعاء علیا کے قرحہ مین پوست رقیق
ہمراہ براز کے برآمد ہوگی - پوست کا معدہ سے برآمد ہونا ہمراہ براز کے اوسپر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ درد اطراف امعا مین نہین ہوتا بلکہ امعا سے
اوپر درد ہوتا ہے مگر پھر بھی اکثر التباس اور دھوکہ ہو جاتا ہے اور درد [illegible] معوی جو امعاء علیا کے قروح سے پیدا ہوتا ہے
اوس سے اشتباہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ ان اقسام کی شناخت مین خوب سوچ سمجھ کر کارروائی کرین - قی کی طرف سے اگر قشرہ یعنے
پوست برآمد ہو سوائے قرحہ مری یا قرحہ معدہ کے کسی قرحہ امعا کا احتمال نہوگا - اگر امتحان کرنا اس امر کا منظور ہو کہ قرحہ معدہ مین ہے یا امعا مین
سرکہ اور رائی پلا کر قی کرانی چاہیے علاج قروح معدہ کا تازہ جراحت جو معدہ مین واقع ہو اوسکا علاج ادویہ قابضہ سے کرنا چاہیے
اور غذاے زود ہضم کا استعمال رہے اور جس ادویہ سے زخم پیدا ہوتا ہے زنگار اور سپیدہ اور مرتک اور توتیا پڑنے سے اونکو بچایا جاے
بلکہ واجب ہے کہ پہلے قروح معدہ اور آکلہ معدہ کا تنقیہ ماء العسل اور جلاب سے کیا جاے اور دواے منقی مین اتنی قوت بھی ہونی چاہیے
جو ایذا نہ دے اور قرحہ کو بڑھا دے اور یہ خاصیت ایذادہی اور قرحہ بڑھانے کی اوسمین بہ نسبت پاک کرنے چرک اور نفع دینے
سکون درد وغیرہ کے زیادہ ہو بسبب اسکے کہ قوی الاثر ہے اور زخم کو ہلا دیتی بلکہ واجب ہے کہ جلا اور غسل یعنے چرک دھونے کی
قوت اوسمین ایسی ہو کہ اسفل کی طرف دھوکر اخراج کر دے (یعنے مزلق ہو) پھر اگر ہمراہ قرحہ کے سڑا ہوا کوئی مادہ اور گوشت ہو جاے

بھی ہو واجب ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو ورم اور گوشت پیدا کر سکے زخم بھی پر ہو سکے بہت ہی عمدہ اور مناسب اس غرض کے لیے اکسیر ہیں یا بیخ فقرا
ہے سب قرحہ آلائش سے پاک ہو جائے واجب ہے کہ بکر گیاہ کا مٹھا یعنی نکالا ہوا اور شربت بہی اور انار وغیرہ کا استعمال کریں ایضاً آب جو آب انار
کے ساتھ اور غذا کے لیے افشرہ جات جو نافع ہیں بیشتر احتیاج غذا دینے میں بطور لینے او حبہ حیوانی بیل خواہ بچہ گاو کے ہوتی ہے جو سرکہ میں پختہ کیا
ہو بھی جانا ضرور ہے کہ جب تک چرک اور ریم قرحہ کا پاک نہ کیا جائے اور بالکل صاف نہو جائے کسی دوائے جاذب کا نفع ظاہر نہوگا اور
نہ کسی دوائے مدمل سے نفع ہوگا - اور اگر استعمال مدملات اور دوائیہ کا کیا جائے اور مرض یعنی قرحہ بجانب مری خواہ فم معدہ کے ہو اوس وقت
مدملات میں ادویہ مفردہ سے مقدار مناسب بھی مثل کتیرا اور صمغ عربی کے داخل کرنی ضرور ہے کبھی قرحہ معدہ کو طلوع نیا بھی نافع ہوتی ہے ایضاً
اقراص کہربا خصوصاً اگر قی الدم عارض ہو مفید ہوتے ہیں اور تمام اقسام ربوب قابضہ کے بھی قرحہ معدہ کو مفید ہیں اور کبھی رب خاخشا اور
رب اسفنتین بھی نافع ہوتا ہے - اگر معدہ میں قرحہ ہو اور کسی داعی اور امر ضروری کی وجہ سے بدون اسہال پیدا کرنے کے چارہ نہو لازم ہے
کہ مثل املتاس کے مسہل دیا جائے - اور اگر قرحہ معدہ سے خود بخود اسہال عارض ہو اوسکے بند کرنے میں اقراص طباشیر اور ربوب قابضہ
آب سویق یعنی ہمراہ جو کے ستو کے سخت کر کے دینا چاہیے - اور اگر معدہ متقرحہ میں آکلہ پیدا ہوا ہو اسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو ہم نے باب
نفث الدم میں لکھا ہے **علاج بثور معدہ کا** نافع یہ تدبیر ہے کہ پہلے نرمی اور سہولت ایسے ادویہ سے تنقیہ کریں جنکی اجازت اور رخصت
باب قروح معدہ میں دی گئی ہے جیسے املتاس وغیرہ اور بعد ایسے تنقیہ کے حب الریان ہمراہ زبیب کے اور دودھ جسمیں لوہا گرم کر کے بجھایا
جائے نافع ہوتا ہے **حکم معدہ کے پھٹ جانیکا** جس شخص کا معدہ پھٹ جائے اوسکے زندہ رہنے کی امید کمتر ہے مگر اسکا تھوڑا پھٹ جانا

پانچواں مقالہ معدہ کے اون احوال کا بیان جو بسبب شامل ہونے معدہ کے لاحق ہوتے ہیں خواہ جو اشیا معدہ سے خارج ہوتی ہیں
اونکی وجہ سے وہ احوال عارض ہوتے ہیں اور کسی قدر احوال مراق اور شراسیف وغیرہ کا **نفخہ معدہ کا بیان** کبھی نفخہ بسبب طعام
کے پیدا ہوتا ہے اگر اوسمیں رطوبت غریبہ ایسی ہو جو ریح کی طرف مستحیل ہو جائے اور حرارت یعنی قوت ہاضمہ اگرچہ درجہ اعتدال پر ہو اور
غذا ہے جیسا کہ اچھی طرح ہضم کر دیتی ہے مگر ایسی غذا سے نفاخ کی تحلیل ہوا اسکے کہ مستحیل بریح کر دے اور کسی قسم کی نہ کر سکے کبھی نفخہ بسبب
ضعف حرارت ہاضمہ کے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ غذا اگرچہ بذاتہ نفاخ نہو مگر جسوقت حرارت ہاضمہ کی اوسکے ہضم سے ضعیف ہوتی ہے تبخیر پیدا کر کے
ریاح اوٹھاتی ہے اسلیے کہ جو مادہ غذا کا اوسمیں بذاتہ نفخ ہونے کی خاصیت نہو کبھی اوس سے نفخ پیدا نہوگا جب تک کہ حرارت ہاضمہ میں کمی
قوت کی اتنی نہو کہ حرکت کرے اور ہضم نکر سکے جیسے اگر بالکل حرارت ہاضمہ کی معدوم ہو جائے پھر اگرچہ غذائے نفاخ بھی کھا جائے مگر نفخ
پیدا نہوگا جس غذا سے نفخ پیدا نہیں ہوتا یا تو وہ اصل وہ غذا بذات خود ایسی اچھی ہے کہ اوسکو نفاخ ہونے سے براءت اور دوری ہے
یا وہ سبب خارج از غذا میں سے کوئی سبب کی موجودگی مانع نفخ سے ہوتی ہے - پہلا سبب تو یہ ہے کہ حرارت ہاضمہ نے اوسی غذائے نفاخ پر
اچھی طرح غلبہ کیا ہے - دوسرا سبب یہ ہے کہ فنا حرارت ہاضمہ اور برودت مجمدہ کا وجود اسقدر ہے کہ غذا کی تحریک معدہ میں کسی قدر بھی نہیں
ہوتی ہے اور مسلم ویسی ہی بلا التصرف یا ادرار یا قے کی راہ سے نکل جاتی ہے - بیشتر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ حرارت ہاضمہ تو مشغول ہضم غذا میں ہوتی ہے
اور غذا قابل ہضم ہو جانے کی بھی ہے اور ابھی فعل حرارت ہاضمہ کا پورا نہیں ہوا کہ اوسکا معارضہ یعنی مقابلہ سرد پانی وغیرہ کے پینے سے
کیا گیا اور بمقدار کثیر استعمال مشروبات باردہ کا ہوا جسکی وجہ سے حرارت ہاضمہ میں قصور اور کمی پیدا ہو گئی خواہ کوئی حرکت
نامناسب ایسی واقع ہوئی جس نے غذا کو باافراط ہلا دیا اور اپنی جگہ پر قرار اوسے نہ رہا ایسی بے احتیاطی سے نفخ پیدا ہونا خیال کیا جا سکتا ہے

کبھی مزاج غذا کا خود نفاخ ہوتا ہے جیسے لوبیا اور مسور وغیرہ کا اوس وقت اگر قوت قوی بھی ہو اور موانع ہضم سے اجتناب بھی کیا جاے پھر بھی نفخ
ضرور پیدا ہوگا ہاں اگر حرارت شدید ہو اور رقیق ہاضمہ بدرجہ قوی ہو تو ایسی غذا بھی بلا نفخ کے ہضم ہو سکتی ہے۔ اکثر ہمین شراب غلیظ اور شیرہ
نفاخ ہوتی ہے ہان اگر شیرینی کے ہمراہ رقت قوام ہو جس سے ریح لطیف پیدا ہو وہ نفاخ نہوگی۔ کبھی سبب نفخہ کا طعام گرم طبیعت کا ہوتا ہے اسلیے
کہ طعام حار جب بوقت ہضم ہونے کے اوسمین حرارت نے معدہ کی اثر کرکے اوسکو گرم بالفعل بھی کردیا یعنے وہ طعام جو گرم بالطبع تھا اب
بالفعل بھی گرم ہوگیا اور معدہ مین کوئی مادہ بارد رطب پہلے سے موجود تھا مثلاً بلغم وغیرہ تو اب اس طعام گرم کے اوس مادہ سے ملاقات
ہوئی ایسے مادہ کی تحلیل یہ غذاے گرم کرکے اوسکا اخراج معدہ سے کرے گی اور اسوقت نفخ پیدا ہوگا۔ کبھی سبب نفخہ اور قراقر کا خالی
ہونا شکم کا اور معدہ مین رطوبات خام اور زجاجی کا پیدا ہونا اسیطرح امعا مین ایسی رطوبت کا موجود ہونا بھی ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ جسوقت
طبیعت بدنی متوجہ ہضم غذا پر ہوتی ہے اس رطوبت خام مین جو معدہ اور امعا مین بھری ہے تصرف کرنے سے باز رہتی ہے لہذا اسوقت
امتلاے معدہ کے غذا سے یہ رطوبت بجاے خود ساکن اور ٹھہری ہوئی رہتی ہے۔ پھر جب ہضم غذا سے طبیعت کو فراغ حاصل ہوا ایسے
رطوبت کی تحلیل پر متوجہ ہوتی ہے لہذا بوقت خلو معدہ کے ریاح پیدا ہوتے ہین جو اوسی رطوبت خام موجودہ معدہ اور امعا کی تحلیل
سے اوٹھتے ہین۔ کبھی بحالت خلو معدہ اگرچہ رطوبت خام بھی معدہ وغیرہ مین نہو نفخہ اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ طبیعت بدنی جسوقت خلو
معدہ باقی ہے اور قواے طبعیہ کی تحریک ہوتی ہے اوسوقت وہ ہوا جو اندرون فضا یعنے خالی مقامات جسم کے بھری ہوئی ہے اوسے
بھی حرکت ہوتی ہے خواہ طبیعت اوس ہوا کو حرکت دیتی ہے اور ہمراہ اوسی ہوا کے باقیماندہ ابخرہ رطوبات بدنی کے بھی متحرک ہوکر
مثل ریاح کے معلوم ہوتے ہین۔ کبھی سبب نفخہ کا کثرت سودا اور امراض طحال ہوتے ہین۔ اور اکثر گاہ جو برودت خارجی بدن پر وارد
ہو وہ بھی سبب نفخہ کی ہوتی ہے خواہ ریاح جن سے بدن بھرجاتا ہے اوسے بھی نفخہ پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بوقت ورود برودت خارجی کے
امتلاے بدن کے ریاح سے غذا اسکے ہضم سے قدر معتدل سے دو چند مقدار حرارت کی حاجت پڑتی اور حرارت معتدل کا عمل غذا مین نصف
باقی رہ جاتا ہے اور چونکہ پورا عمل حرارت معتدلہ کا یہ ہے کہ انضاج رطوبات بدنی مثل ہضم تمام غذا وغیرہ کے کرے اور جب نصف عمل اوسکا
رہ گیا اوس سے بجاے ہضم تام کے تبخیر پیدا ہوگی اور اسی سے نفخہ پیدا ہوگا جسوقت ناقہین امراض کے شکم مین نفخ زیادہ ہوا کرے
عکس مرض کی خبر دیتا ہے **امراض مراقی کا بیان** مراقی مرض اکثر بسبب شدت حرارت معدہ اور بند ہوجانے اون راہون کے جو غذا
لینے کے واسطے تمام اعضاے بدنی مین مخلوق ہین) پیدا ہوتا ہے کہ بسبب انسداد اون راہون کے غذا پلٹکر اطراف معدہ مین محتبس
ہوجاتی ہے اور اسی وجہ سے کھٹی ڈکارین آتی ہین اور قے ایسی ہوتی ہے جس سے دانت کند ہوجائین خصوصاً اگر طحال کے ماؤف ہونے
کے ہمراہ امراض مراقی کی شرکت ہو اور امراض مراقیہ مین ورم اور تپلا ہوتا ہے اور خون مین غلظت آجاتی ہے۔ اکثر مراق کے اطراف مین
ورم ہوتا ہے جس سے بخار سوداوی اوٹھتا ہے اور مالیخولیاے مراقی پیدا ہوتا ہے **علامات نفخہ معدی کے** جو قسم نفخہ اور تولد
ریح کی بسبب جوہر طعام کے ہو یعنے غذاے نفاخ اور مولد ریح سے جو قسم پیدا ہو اوسپر دلالت اسیطرح سے ہوتی ہے کہ جو شے
کھانے پینے مین آئی ہو اوسکی طرف رجوع کرین اور اوسکو پہچانین (۲) یہ بھی اوسی قسم کی علامت ہے کہ غذائی نفخہ زیادہ نہین
ہوتا اور اکثر اوقات مین ہوتا ہے اور نہ جسوقت غذاے جدید کا استعمال ہوا اوسوقت ہوتا ہے (۳) یہ بھی علامت اسی قسم کے نفخ
کی ہے کہ اگر ڈکار مکرر آجاے تو نفخ کی ایذا اور ضرر مین سکون پیدا ہوجاتا ہے۔ یہی صورت شناخت کرنے اوس نفخہ کی ہے جو غذا

افراط تدبیر کرنے سے پیدا ہو کر اور پیر آب کثیر پیا جاسے خواہ حرکت نامناسب سے معدہ میں اسے جنبش زیادہ ہو اور ہضم نہونے پاسے اور مختصر یہ ہے
کہ ایسے امور واقع ہوں بعد استعمال غذا کے جنسے قوت ہاضمہ کی فعل کا معارضہ اور مقابلہ ہو پس یہ جملہ اقسام نفخہ کے وجوہ اسباب مذکورہ سے پہچانے
جاتے ہیں اور اس سے انکی شناخت ہو جاتی ہے کہ جب ان امور کے مخالف امور مناسب کا استعمال کیا جاسے نفخ کبھی دور ہو جاتا ہے نفخہ
سوداوی اور بلغمی یعنی خام اخلاط سے جو نفخہ پیدا ہوتا ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ نفخہ سوداوی میں خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور
بلغمی نفخہ کے ہمراہ رطوبات بھی ہوتے ہیں - باقیماندہ اقسام نفخ کے جو اور اقسام سے پیدا ہوتے ہیں اونکے علامات انھیں اسباب کی
موجودگی سے معلوم ہوتے ہیں علاج اگر سبب نفخہ کا غذاسے نفاخ ہو ایسی غذا کو ترک کر دینا چاہیے اور جو سوء تدبیر کہ بعد استعمال
غذا کے ہوتی ہو آیندہ حسن تدبیر سے برتاو کیا جاسے اور قوت ہاضمہ سے معارضہ اور مقابلہ افعال اور حرکات نا ملائم کیجاکر نہو پاسے
اور جب تک یہ تدابیر عمدہ عمل میں آتی رہیں ساتھ ہی اونکے یہ بھی التزام رہے کہ مریض ایک بستر یا اور چارپائی وغیرہ پر سویا کرے
جسمیں روئی دار چھینٹ اور پردہ اور فرش اچھی طرح گدگدا اور گرم منڈھا اور بچھا ہوا رہے پیٹ سے کمبل اوڑھے سونے کی اجازت
دیجاسے - اگر سبب نفخہ کا برودت معدہ کی ہو خواہ ضعف معدہ سے نفخ پیدا ہوتا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو باب ضعف معدہ
میں مذکور ہو چکا اور تمریخ معدہ کی روغن سے کرنی چاہیے جسمیں ملطفات اور کاسر ریاح کو جوش دیا ہو جیسے اجوائن اور کاشم
اور زیرہ اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی ضرورت ہو سداب اور تخم سداب اور حب الغار اور انجدان اور حسبا الیوس وغیرہ
کو جوش دیں اور روغنوں میں تمریخ کے واسطے روغن غار کو اختیار کریں خواہ روغن بید انجیر وغیرہ کبھی تمریخ معدہ کی ایسے روغن سے
کافی ہوتی ہے جسمیں سویا خواہ برگ سنبھالو اور تخم سنبھالو کو جوش دیا ہو - اوسکے بعد مرہم قوی کی مالش جیسے وہ مرہم
جو زوفا اور شبت اور آب خاکستر وغیرہ سے طیار ہوا ہو - اور بشیتر حاجت حقنہ کی ایسے ہی روغن سے ہوتی ہے جو مذکور ہوئے - اور
کبھی مالش کے روغن میں نفت بھی ملائی جاتی ہے - اگرچہ برودت کسی مادۂ غلیظہ سے پیدا ہوئی ہو ہرگز مدر اور مسہل نہ دینا چاہئیں اسلیے
کہ بشیتر ہیجان ریاح کا ان سے زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ پہلے تنقیہ مادہ کا کرلیں اوسکے بعد ایسی دواؤں کو استعمال کریں - اگر برودت
معدہ کی سافج بلا مادہ ہو اوسوقت ہیجان ریاح کا چنداں خوف نہیں ہوتا بلکہ انھیں ادویہ کو تجویف پلائیں گے - منجملہ اون ادویہ کے جو ایسے
بیمار کو ہم دیتے ہیں اور زیادہ نافع ہوتی ہے کہ ایک خرما یعنی ۲ ماشہ جعدہ کو پانی میں خوب جوش دے کر اوسکو پلاتے ہیں خواہ طبیخ فودنج نہری
میں شہد ملا کر استعمال کرتے ہیں خولنجان کا جوشاندہ بھی زیادہ مفید ہے - اور خولنجان کو سکنجبین ملا کر برابر نخود کے گولیاں بنائیں اور ایک
مثقال ہمراہ آب گرم کے کھلائیں کہ اس دوا سے اخراج ریح کا زیادہ ہوتا ہے اور رطوبت کم نکلتی ہے - نفخہ خاصیہ یعنی ایسے نفخہ کو جو بدشواری
علاج پذیر ہو چند بیدستر کو پیسکر اور ماورد اور زیت کہنہ ملا کر مفید ہوتا ہے خصوصاً سرکہ انجدان یا خل عنصل - کہتے ہیں کہ کعب خنزیر
کو سوختہ کرکے استعمال کرنا بھی عمدہ علاج اس نفخہ کا ہے - جو نفخہ کہ خفیف ہو اوسکے علاج میں بعد طعام کے تھوڑی سی شراب پلانی کافی ہے کہ
اوسکو پیکر سو رہے اور ایذا اسے نفخہ سے بری اور جدا ہو کر اٹھے گا - یہ مروخ نافع ہے کہ شونیز اور حب الغار اور سداب کو شراب میں
اچھی طرح پختہ کریں اور صاف کریں پھر کسی روغن مناسب کو نصف وزن شراب مذکور کے لیکر اسی شراب میں پختہ کریں تا اینکہ شراب
جل جاسے اور فقط روغن باقی رہے بعد ازان اسی روغن کی مالش کریں اسی طرح روغن شونیز کی تمریخ بھی مفید ہے - بعض اطبائے
کہا ہے کہ جمسفرم یعنی ریحان سلیمان اون لڑکون کے واسطے زیادہ مفید ہے جنکے پیٹ زیادہ پھولتے ہوں - نفخہ لازمہ سوداویہ

یعنی وہ نفخہ جو ہر وقت موجود رہتا ہے اوسکا علاج سکنجبین اور قند اور لیمون اور جوارشون سے کیا جاتا ہے اور اگر استفراغ قوی کی حاجت ہوتی ہے تو حب منتن کا استعمال
کرتے ہین اور اسفنج کو سرکہ کہنہ مین تر کرکے اوسپر رکھتے ہین اور تجربہ ہے کہ سرکہ انجدان سے تر کرین **قراقر کا بیان** جمیع اسباب نفخہ کے بعینہ وہی
اسباب قراقر کے ہین کہ جسوقت یہ اسباب نفخہ پیدا کرتے ہین اور طبیعت بدن کا ارادہ اوس نفخہ کے دفع کرنے کا ہوتا ہے اور یہ نفخہ دفع ہونے مین اسکی
اطاعت طبیعت کی نہین کرتا اور اوپر کی طرف بذریعہ ڈکار کے خواہ نیچے کی طرف بذریعہ اخراج ریاح کے دفع ہوجاے بلکہ اوعیہ امعا یعنی اندرونی
مقامات مین آنتون کے متحرک ہوا کرتا ہے اوسوقت قراقر پیدا ہوتا ہے اور پیٹ بولنے کی آواز معلوم ہوتی ہے خصوصًا جب تک یہ ریاح چھوٹی چھوٹی
آنتون مین متحرک رہتے ہین کیونکہ منافذ اور سوراخ تنگ ہین اوس زمانہ مین تو قراقر زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹی آنتون سے جبکہ ریاح جدا ہوکر موٹی
موٹی اور بڑی آنتون کے آتے ہین قراقر مین نرمی اور ہلکی ہوتی ہے مگر آواز قرقرہ کی اسوقت بھاری ہوتی ہے اگرچہ کمتر ہوتی ہے اور باریک اور چھوٹی
آنتون کے قراقر کی آواز باریک اور تیلی ہوتی ہے اگرچہ زیادہ ہوتی ہے- جب یہی ریاح رطوبات سے آمیختہ ہوجاتے ہین اوسوقت انکی بقائی
باقی نہین رہتی اور جسوقت یہ ریاح فضا یعنی وسیع جگہہ اور خالی رطوبات وغیرہ سے پاتے ہین اور خود ان ریاح کا قوام پختہ اور نضج یافتہ
ہوتا ہے اور اچھی طرح ہلانے اور جنبش دینے کی قوت اونمین ہوتی ہے اوسوقت اخراج سے ان ریاح کے بڑی آواز اور صفائی کے ساتھ
پیدا ہوتی ہے آواز ریح کی صفائی امعا کی پاک صاف ہونے پر خواہ براز کی خشکی پر دلالت کرتی ہے- قراقر کا علاج نفخہ کے علاج سے زیادہ قوی
کرنا چاہیے- جو شخص اپنے شکم مین ریاح کی کثرت دیکھے اور کسی قدر تپ بھی اوسے لاحق ہو لازم ہے کہ زیرہ ہمراہ ترنجبین کے تناول کرے
اور شکر کو نہ ملاے **ملاست معدہ کا بیان** اور زلق معدہ معدہ کا چکنا ہونا اور غذا کا معدہ سے پھسلنا کبھی اسکا سبب رطوبت
معدہ مع ایسے مادہ کے ہوتی ہے جو لذاع ہے اور طعام کو معدہ سے لذع پیدا کرکے پھسلا دیتا ہے اور اکثر یہ مرض سوءمزاج ساذج گرم سے
معدہ کے پیدا ہوتا ہے اور ہوتا ہے تو اوسی وقت ہوتا ہے جب سوءمزاج ساذج مذکور اسقدر زیادہ ہو کہ قوت ماسکہ کو ضرر پہنچاے- کبھی
یہ مرض بسبب ایسے سوءمزاج بارد با مادہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ مزلق ہے اور کبھی سوءمزاج بارد ساذج سے بھی پیدا ہوتا ہے
کبھی بسبب قروح معدہ کے ملاست اور زلق معدہ پیدا ہوتا ہے کہ بسبب ایذادہی قروح کے جو ورود غذا کے وقت زیادہ ہوتی ہے
معدہ کی حرکت اوسی غذا کے دفع کرنے پر جلدی اور دفعةً ہوتی ہے- کبھی یہ مرض ضعف ماسکہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے- جب بعد زلق معدہ
اور امعا کے اور بعد ملاست معدہ کے کھٹی ڈکار آنے لگے بنا بر قول بقراط یہ علامت جید ہے اسلیے کہ ڈکار کا آنا دلیل ہے کہ جو حرارت معدہ
کی بجھی ہوئی تھی اب کسی قدر اوسمین نہوض یعنی ترقی پیدا ہوئی اسلیے کہ اگر بالکل حرارت مفقود ہوتی تو پھر معدہ مین ریح کیون پیدا
ہوتی اور جب ریح پیدا نہوتی ڈکار بھی نہ آتی مگر اب ڈکار آتی ہے تو ریح پیدا ہوتی ہے اور حرارت بھی کسی قدر بڑھی ہے **علامات**
اسکے مشہور ہین دوبارہ لکھنے اور بیان کرنے کی حاجت نہین ہے **علاج** اگر یہ مرض بسبب سوءمزاج حار مادی کے ہو پہلے اخراج خلط کا نرمی کرنا
چاہیے اور بعد اوسکے ربوب فواکہہ قابضہ اور آب سویق کا استعمال کرین جسمین باجرہ کو پختہ کیا ہو اور اگر مرض مین طول ہو اوسوقت حاجت
گاے کے دہی کی ہوگی جو پختہ کرکے پلایا جاے یا اوسمین لوہا خواہ سنگریزے گرم کرکے بجھاے جائین اور دیگر ادویہ قابضہ بھی اسکے
ساتھ مفید ہون گی جیسے طباشیر اور گل سرخ اور کہربا اور گلنار اور قرظ یعنی سنگری ببول کی اور طراثیث کی اسی طرح سپر کہ شرح اوسکا
جغرات مین ٹکیہ تولہ ادویہ ملا کر استعمال کرین گے- اور معدہ پر ضمادات مذکورہ قانون عام مین لگاے جائین اور غذا اوسکی مقشر
اور چاول اور باجرہ سے ہمراہ عصارۂ فواکہہ قابضہ کے جیسے آب انگور خام اور آب انار ترش اور آب سفرجل ترش سے اختیار کیجیے-

اگر بدون استعمال گوشت کے چارہ نہیں ہوتا چوزہ ہائے مرغ اور تیتر اور لوہ کو خوب طرح بھون کر اور انمیں سے بیان کرینگے ہین تو نیم برشتی آب اسفاناخ کو رہ
بالائی اوپر چھڑکتے جاتے ہین اور خوب طرح بھون کر کھلاتے ہین - قریب قریب اسی تدبیر کے علاج اوس مریض کا ہے جسکو سوء مزاج حار بلا مادہ سے
گوشت نا ہونا اور زلق المعدہ عارض ہو جیسا کہ باب قانون عام مین بیان کیا گیا ہے - اگر یہ مرض برودت معدہ سے پیدا ہوا ہے مشروبات اور نبیذ اور
مسخنہ سے علاج کرنا چاہیے چنانچہ اپنے مقام پر ادوان ادویہ کا ذکر ہو چکا ہے اور غذا مین جیسا کہ اوسکا بیان اور چوزہ ہائے مرغ کبھی کھلانے
چاہیئین کہ انکا گوشت معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے اور ان جملہ اقسام گوشت کو قابض یا گرم مصالحہ سے خوشبو کرنا چاہیے خواہ قابض اور گرم
دونون قسم کے مصالحہ کو ملانا چاہیے - اور اگر کوئی مادہ بھی موجود ہو اوسکا تنقیہ اوسی طریقے سے جیسا کہ بیان ہو چکا پہلے کر لینا چاہیے - ہر
ہفتہ مین قی کا استعمال اور جوارش خوزی اور جوارش حب الآس اور جوارش خبث الحدید کا بھی کرنا لازم ہے اور نبیذ غلیظ اور کہنہ بھی
پلانی چاہیے - اگر بسبب قرحہ کے مرض پیدا ہو قرحہ کا خاص علاج پہلے کرینگے بعد ازان معدہ کے قوی کرنے کی تدبیر کیجائے گی اگر بسبب
ضعف قوت ماسکہ کے یہ مرض پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ مشروبات قابضہ (مثل ہلیلہ بریان اور شراب وغیرہ کے) ہمراہ مسخنات خوشبو کے شربًا
اور ضمادًا استعمال کرین - ایسی قسم مین جوارش خرنوب آب فوذنج تازہ کے ہمراہ خواہ دوا سماق آب خرنوب کے ساتھ یا سفرجل یا انار دانہ
رب سفرجل یا ترش کے ساتھ جس رب مین اور کوئی شئ نہ ملی ہو یا جوارش خوزی رب آلاس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے منفعت عظیم پیدا کرنیوالی
دوا اس مرض مین یہ بھی ہے کہ اقراص ہوفسطیداس اور اقراص گلنار کو اختیار کرین اور ضماد قسطین ہمراہ قوابض کے لگائین - غذا ایسے
چاہیے کی اقرب ہے غذا سے سوء مزاج حار رطب کے بھنی ہوئی اشیاء اور مطبخات اور رب کے جملہ اقسام جو معلوم ہو چکے یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ آبیجو ہمراہ تمر ہندی کے اندرونی غشا اور جھلی کے امراض کو نافع ہے

قی اور تہوع اور غثیان اور قلق معدہ کا بیان

قی سے مراد وہ حرکت معدہ کی ہے جس سے معدہ کسی شئ موجود معدہ کو منھ کی طرف سے دفع کرتا ہے اور وہ شئ اس معدہ کے دفع کرنے کو
قبول بھی کر لیتی ہے یعنے منھ کی طرف سے نکل بھی جاتی ہے - اور تہوع یعنے ابکائی اوسکو کہتے ہین کہ معدہ تو شئ موجودہ کے اخراج کیلیے
حرکت کرے مگر وہ شئ منھ تک آکر خارج نہو جائے - پس اب قی اور تہوع مین فرق یہی ٹھہرا کہ قی کی حالت مین اخراج شئ موجودہ کا منھ کی طرف سے
ہو جاتا ہے اور ابکائی مین نہین ہوتا مگر معدہ کی حرکت قی اور تہوع دونو مین اخراج شئ موجودہ پر اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے - اور غثیان
یعنے متلی کے یہ معنے ہین کہ معدہ آمادہ حرکت اخراج شئ موجودہ پر ہوتا ہے اور گویا کوئی امر معدہ پر مقتضی حرکت اخراج شئ مذکور کا ہے
اور یہ تقاضا اور خواہش اوس مقتضی کی ہمیشہ اور دیر تک رہے خواہ تھوڑے زمانہ کے بعد اوسکا تقاضا برطرف ہو جائے مگر حرکت معدہ کی
ابھی پیدا نہو - یہ تینون حالات یعنے قی اور تہوع اور غثیان بالکل اشتہائے معدہ کے مخالف ہین اور ہر طرح سے انکی مخالفت ظاہر ہے تقلب نفس
اوس متلی کو کہتے ہین جو لازم اور دیرپا ہو اور کبھی اشتہا کے زائل ہو جانے کو بھی تقلب نفس بولتے ہین قی کی بعض قسم حاد اور تیز ایسی ہوتی ہے
جس سے قلق اور بے چینی پیدا ہوتی ہے جسطرح ہیضہ کی قی خواہ جو شخص کوئی قی لانیوالی دوا پی چکا ہو اوسکی قی - اور بعض قسم قی کی باسکون
و آرام ہوتی ہے جسطرح قی خوگرفتہ لوگون کی جو بسہولت اور بلا اذیت ہو جاتی ہے جب ابکائی پیدا ہوتی ہے ضرور کوئی ایسی شئ بھی
پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کو محتاج گرا ہنے کسی غذا وغیرہ کا جانب اقرب یعنے منھ کی طرف سے کر دیتی ہے اور یہ شئ فم معدہ کی ایسی کیفیت
پیدا کرتی ہے - یا تو کوئی کیفیت خراب ایسی ہوتی ہے جسکا فعل ایذا رسانی کا معدہ مین وہی ہوتا ہے جو فعل اوس خراب مادہ کا ہے جس سے معدہ کو
ایذا پہونچتی ہے خواہ معدہ سے عضو مشارک کو موذی ہوتا ہے جیسے دماغ پر جب کسی طرح کا صدمہ ضربت وغیرہ کا پہونچے کہ اوسوقت ابکائی

بشرکت ایذا اسے دماغ سکے پیدا ہوگی۔ یا اینکہ وہ شی مذکورہ بالا کوئی مادہ خلطی ایسا ہو جو معدہ مین سمایا ہوا ہی خواہ اوس مادہ کی ریزش معدہ پر ہوتی ہی
کہ اوس مادہ سے طعام فاسد ہوجاتا ہی خواہ وہ مادہ صفراوی اور رطوبت ردی کا متعفن ہوتا ہی جسطرح حوامل کو تہوع ایسے ہی مادہ کی وجہ سے
عارض ہوتا ہی۔ یا اینکہ اگرچہ وہ رطوبت ردی اور خراب نہین ہی مگر فم معدہ کو تر کرکے ڈھیلا کردیتی ہی بدون اسکے کہ اوس رطوبت مین کسی قسم کی
خرابی ہو۔ خواہ وہ رطوبت غلیظ چسپندہ ہو یا اپنی کثرت مقدار کی وجہ سے گرانی معدہ پر زیادہ پیدا کرے گو اوسکی قسم کا سبب خرابی کا پیدا ہو
اسلیے کہ معدہ اوسکی گرانی سے کبھی اذیت پاتا ہی اور تہوع پیدا ہوتا ہی اگرچہ وہ شی جو معدہ مین ریختہ ہوتی ہی مثلاً خون یا بلغم شیرین ہی کیون نہو کہ باوجودیکہ
تھوڑی دیر بعد اوس سے تغذیہ بدنکا ہوجاسے اور معدہ خود بھی اوس مادہ دموی یا بلغم حلو سے غذا پاسکے گا اور سبک ہوجاسے گا اسلیے
کہ خون سے معدہ کو ضرور غذا ملتی ہی اور بلغم شیرین سے خون بنجاتا ہی لیکن اوس سے کبھی تغذیہ معدہ کا بعد استحالہ کے ہوتا ہی یہ نہین کہ فوراً اوس خون سے
تغذیہ معدہ کا ہوجاسے اور جسطرح وہ خون یا بلغم طبعی شیرین معدہ مین پہنچتا ہی ویسا ہی بلا تصرف اور کسی ہضمی غذا سے معدہ بن جاسے بلکہ
اوس سے تغذیہ بہ نسبت معدہ کے رفتہ رفتہ جسقدر اون رگون مین پہنچکر معدہ کے حصہ مین آتا ہی جن رگون سے یہ خدمت متعلق ہی کہ خون کا مزاج
اور کیفیت مشابہ مزاج معدہ کے بدلدیتی ہین اور یہ وہی رگین ہین جنکا ذکر تشریح عام اور خاص معدہ کی تشریح مین ہوچکا ہی الغرض اون
رگون سے پلٹ کر اور مزاج یافتہ ہوکر یہ خون اور بلغم شیرین غذا سے معدہ ہوتا ہی ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب مانع پیدا ہوجاسے کہ غذا
پانے معدہ کو منع کرے اور وہ عروق معدہ مین ایسی چیزین پہنچا سکین جسے معدہ مناسبت کرکے متوجہ اوسکے ہضم پر ہوکر اوسکا استحالہ
اپنے مناسب مزاج خون کی طرف کرے ایسے وقت ضرور معدہ ہی کہ معدہ کو اوس خون سے غذا نہ ملے گی۔ غذا ملنے کا خون سے معدہ کو اکثر گاہ
یہ کبھی سبب واقع ہوتا ہی کہ جگر معدہ پر خون صاف گرا دیتا ہی اور [illegible] اون رگون کی طرف سے نہین ہوتی جنکا نام [illegible] ہی
بلکہ اون رگون سے یہ خون جگر سے معدہ مین پہونچتا ہی جو [illegible] مین ہوتا ہی اور یہ خون صاف جسکی جگر سے آمد ہوتی ہی
زیادہ گرانبار معدہ پر نہین ہوتا اور اسکی آمد جگر سے اسی غرض سے ہوتی ہی کہ معدہ اسکو بطور انتشاف اور لپٹنے کے اپنی طرف کھینچے اور اس
جوہر اور مادہ کو معدہ اپنے مادہ کی طرف بدل کر جب یہ خون مشابہ جوہر معدہ کے ہوجاسے اوسکو اپنی غذا بنالے۔ بڑی غلطی کی ہی جس نے
حکم قطعی اس امر پر کیا ہی کہ خون سے معدہ کی غذا بالکل نہین ہوتی۔ بعض [illegible] قی بطور [illegible] کے ہوتی ہی اور وہ شخص ایسی قی کا
عادی اور خوگر ہوتا ہی اور قی ہی کرنے مین اوسکی تندرستی ہی [illegible] خراب حالی پیدا ہو اور اکثر یہی قی مری اور حلق مین سوزش پیدا کرتی ہی بلکہ
زخم ڈالدیتی ہی۔ قی کی بعض قسم وہ ہی جو علامت بحران کی ہی اور اکثر قی علامت ردی ہوتی ہی جسطرح حمیات وبائیہ کی قی۔ جب ناتوانی مین اور غم
کو زیادہ غشیان عارض ہو نکس مرض کی خبر دیتی ہی۔ قی کی بعض قسم بھی بحرانی ہوتی ہی جو حمیات حارہ کو مفید ہی اور اورام جگر کو سودمند
جو بطرف مقعر جگر کے پیدا ہون۔ اور بعض قسم کی قی زمانہ تنزل حمیات مین ہوتی ہی جسوقت معدہ مین خواہ احشاء باطنی مین مثل جگر طحال
رحم اور امعاء کے اورام ہون خصوصاً اگر وہ اورام حارہ ہون ضرور اون اورام سے قی حادث ہوگی اسلیے کہ اوسوقت میلان طبعی
بطرف دفع کے زیادہ ہوتا ہی اور تھوڑے سے [illegible] اور ملنے غذا یا دوا وغیرہ کے یا قدرے قلیل خلط خواہ کسی ملاقی عضو کی مماست
سے بہت بڑی ایذا پیدا ہوتی ہی مترجم مراد یہ ہی کہ ورم احشا کے تھوڑی مقدار غذا اور دوا کی جو معدہ مین پہنچتی ہی اور
ورم مانع تداخل ہی لہذا ایذا بجد پیدا ہوتی ہی اور طبیعت اوس غذا سے دوا وغیرہ کو دفع کرنے پر بنظر حمایت اعضا آمادہ ہوتی ہی
پھر چونکہ دفع کرنا اوس غذا وغیرہ کا اسفل کی طرف بعد ہضم کے دیر مین متصور ہی اور باسانی اور جلدی قی کے ذریعے سے دفع

ہو سکتا ہے لہذا واجب ہوا کہ اسی طریق اصل سے دفع کرے اور قے واقع ہو جاوے ۔ شیخ بو علی کے اس کلے کے یہ معنے ہین کہ جب معدہ مین کوئی غذا یا دوا
یا خلط وارد ہوا اوس وقت حجم معدہ کا ضرور زیادہ ہو جاوے گا اور اعضا سے متصل معدہ سے اسکو مماست پیدا ہوگی اسی طرح جو ادر کسی عضو مین
خلط وغیرہ بھر جاوے وہ بھی بوجہ اتصال اور قرب معدہ کے مماست کی ایذا دہی کریگا کہ جسم اوسکا بھی بڑھ جاوے گا اور ورم مین یہ کیفیت
ہر وقت پیدا ہوتی ہے متن غثیان کبھی اوسی طرح باقی رہتا ہے یعنے متلی منقطع ہوا کرتی ہے اور قے تک نوبت نہین پہنچتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ یا تو قوت
اسکے معدہ کی قوی ہوتی ہے اور غذا وغیرہ کو نہین چھوڑتی کہ منہ کی طرف سے خارج ہو جاوے ۔ شیخ ۔ اگر کیفیت اوس غذا یا خلط کی جسسے متلی پیدا
ہوتی ہے ضعیف ہو یا مقدار اوسکی قلیل ہو تا اینکہ اگر وہ شخص بوقت متلی اوٹھنے کے کوئی چیز کھا لے تو باسانی قے ہو جاوے بلکہ اوس حرکت کی وجہ سے
قے پر تحریک ہوتی ہے جس شخص کا معدہ ضعیف ہو اور اتنا ضعف اوسکے معدہ مین زیادہ ہو کہ اوسکا جی متلایا کرے اور قے کر ڈالنا اوسکو
ممکن نہو کیونکہ معدہ خالی ہے یا خالی تو نہین ہے مگر جو خلط موذی معدہ ہے عام اس سے کہ وہ خلط جرم معدہ مین منتشر ہو اور سما گئی ہے خواہ
منتشر ہوا نہین ہے مگر مقدار اوس خلط کی بہر حال کم ہے اور یہ ضعیف المعدہ ہے جیسا کہ ذکر ہوتا ہے ایسا ہے کہ اگر اس معدہ ضعیف کے بدلے خواہ
قسم معدہ ضعیف کی جگہہ اسکا معدہ یا قسم معدہ قوی ہوتا تو قلیل مقدار غذا وغیرہ سے خواہ ضعیف موذی سے کبھی اسکو متلی عارض
نہوتی اور ایسے ضعیف الاثر اور کم مقدار خلط کا اثر اسکے معدہ کو پہنچتا لیکن اسوقت چونکہ اسکا معدہ ضعیف ہے قلیل اور ضعیف الاثر
غذا وغیرہ سے اسپر اثر پیدا ہوتا ہے یعنے فقط متلی ہوتی ہے اور بسبب ضعف قوت معدہ کے اور کمی مقدار مادہ کے قے کرنی اسے ممکن نہین
ہوتی پس ایسا شخص ہر وقت جی متلانے سے اگر کچھ کھا لیتا ہے تو قے کرنے پر اسکو [illegible] قادر [illegible] پیدا ہوتی ہے ۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ خلط
موذی کمی کے ساتھ ہوتی ہے اور ایذا اوسکی ایذا دہی بھی کمتر ہوتی ہے زیادہ محرک معدہ اور [illegible] حرکت کی پیدا نہین کرسکتی اسلیے کہ وہ
خلط قعر معدہ مین ہے اور جب کچھ کھا لیا طعام وارد معدہ اوس خلط قلیل کو قعر معدہ تک اوٹھا دیتا ہے اور بسبب آمیزش اور اختلاط
باہمی کے اوس خلط کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور بسہولت قے آ نکلجاتی ہے ۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ شخص بسبب حجم طعام کے جو مقدار معدہ پر
ہوتا ہے خواستگار اعانت اوس خلط کے نکالنے اور خارج کرنے پر ہوتا ہے [illegible] ہے کہ جسطرح فقط طعام کے کھانے کے بعد قے کرنے مین
ہر وقت آسانی ہے موجودگی خلط قلیل مین بھی غذا سے مین اخراج پر اوس خلط کے ہوتی ہے) کبھی جی کا اولٹنا پلٹنا اور متلی کا اوٹھنا حرارت
اور خشکی سے پیدا ہوتا ہے جو فم معدہ کو عارض ہو کر وہی کیفیت پیدا کرتی ہے جو کیفیت کسی خلط حارہ یابس سے پیدا ہوتی ہے کہ متصل معدہ کے پیدا ہو
۔ قے کا باعتدال استعمال کرنا منفعت عظیم کا باعث ہے مگر ہمیشہ اسکا خوگر ہونا قوت معدہ کو سست کر دیتا ہے خواہ معدہ کو قابل ریزش
فضول کے اور اعضا سے کر دیتا ہے ۔ بحرانی قے اکثر امراض موجودہ سے رستگاری دیتی ہے تب کا مریض اکثر اوسپر یہ حالت طاری
ہوتی ہے کہ اوسے تشنج یا صرع یا ایک کیفیت مشابہ صرع کے دفعۃً عارض ہوتی ہے اور ناگاہ اوسکو قے زنگاری خواہ نیلی قے ہوتی ہے اور ان
اعراض سے خلاصی اور نجات پاتا ہے ۔ کبھی سبات عظیم جو امتلائی ہے اور حمیات وغیرہ مین پیدا ہوا ہو اوس سے بھی نجات قے کے ذریعہ سے
ہو جاتی ہے ۔ اکثر ہچکی جو پے در پے آتی ہو اور چین لینے ندیتی ہو اوس سے قے نجات دیتی ہے ۔ جو شخص باعتدال قے کا استعمال کرتا رہے اپنے
گردہ کی حفاظت اور امراض گردہ کا علاج اور آفات جو پاؤن کو پہونچتے ہین اونکا علاج اسی قے سے کیا کرتا ہے ۔ رگون کے شگافتہ
ہونے سے عموماً یعنے اوردہ اور شرائین دونون کے شگافتہ ہونے سے بھی قے کرنا نقصان دہ ہے مستحب اور پسندیدہ یہ امر ہے
کہ ہر مہینہ مین دو مرتبہ قے کر لیا کرے ۔ افضل اوقات قے کرنے کے بعد حمام کے اور بعد ازان کہ حمام سے برآمد ہو کر کچھ کھا لے

اور خوب پیٹ بھر لے تو ہم نے قے کرنے کو کہا تھا اور پھر پیٹ بھر خون نکلایا تھا کہ احوال میں ہم نے بیان کر دیے ہیں۔ ضعیف معدہ جب قوت غذا اوسمیں
پہونچتی ہے متلی اوسے عارض ہوتی ہے اور جی الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔ اور اگر ضعف معدہ میں تھوڑا سا ہو تو اوسکو اطبا نے چار قسم کے نہیں ہوتا
ہے اوسمیں پہونچے بلکہ اوسکا دفع ہونا بطرف نیچے کی طرف اسہال سے دفع کر دیتا ہے۔ ضعیف معدہ کبھی اضافہ سوء مزاج سے
پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات تو معلوم ہے کہ [illegible] قسم سوء مزاج کے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اونسے باوجود خرابی مزاج کے تحلیل روح کا خوف بھی
اسہال [illegible] پیدا کرنے [illegible] اور یہ بھی معلوم ہے کہ تحلیل ضعف اور اعراض [illegible] بھی ہے شدید
اور غم اور [illegible] معدہ کو ضعیف کر دیتے ہیں۔ اور جو معدہ کہ اوسمیں
[illegible] شخص کو [illegible] عارض ہوتا ہے اور بدن اشتہاء
صادق کے غذا کھا لیتا ہے [illegible] ایسی اوسکے معدہ میں پیدا ہو گی
جسکا تحمل نہ کر سکے گا اور [illegible] انجام کار جو کچھ اوسنے کھایا پیا ہے سب کا سب قے کی طرف سے نکل جائے گا [illegible] زیادہ تر وہ قے ہے
جسمیں خون ہو [illegible] اس قسم خونی قے کا جسکو ہم آئندہ بیان کرینگے اور سوائے اوسوقت کے کہ خونی قے کے ہونے سے قوت طبیعت
دلالت پائی جائے۔ اور قریب ہو حرارت قے الدم کے سوداوی قے بھی ہے۔ ان دونوں اقسام کی خرابی کا سبب یہ ہے کہ دونوں قسم کی قے یعنے
خونی اور سوداوی میں جو مادہ [illegible] قے لانے کا ہے خاص معدہ میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ اور جگہ کے اعضا سے وہ مادہ معدہ کی طرف دفع
ہو کر آتا ہے جو اون اعضا کی ذاتی آفت ہے اور اونکی شرکت سے معدہ کے ماؤف ہونے پر دلالت کرتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معدہ
ضعیف ہو کر اوس مادہ کی ریزش کو قبول کر لیتا ہے۔ قے خون کی خاصکر اس امر پر بھی دلالت کرتی ہے کہ خون کی حرکت نامناسب اور خارج
حد اعتدال سے ہوتی ہے۔ اور خون کی ایسی حرکت جو خارج حد اعتدال سے ہو منذر بہلاکت ہوتی ہے (نتیجہ یہ ہوا کہ خونی قے بھی منذر بہلاکت
ہوتی ہے)۔ خالص قے یعنے بے آمیزش کسی رطوبات کے نہایت خراب ہے۔ اور صفراوی قے افراط حرارت پر دلالت کرتی ہے۔ مگر بلغمی قے افراط
برودت سافجہ پر دلیل ہوتی ہے مختلف رنگ کی قے میں سب سے زیادہ خراب وہ قسم ہے جو سیاہ ہو اور زنگاری اور کراثی بھی ردی ہے
کہ اجتماع اخلاط ردیہ پر دلالت کرتی ہے۔ ترکیب ردی اجتماع امراض کی یہ ہے کہ فم معدہ تو اولٹ پلٹ رہا ہے اور اوسکے تقلب سے متلی اوٹھ
رہی ہے اور طبیعت میں امساک اور بخل ہے کہ وہ رطوبات اور موجودات معدہ کا دفع کرنا نہیں چاہتی بلکہ اوسکا معدہ میں باقی رہنا اگرچہ
مورث خرابی معدہ کا ہے پسند کرتی ہے ایسے وقت اگر مسکنات قے یعنے ادویہ یابسہ اور قابضہ کا استعمال کریں امساک طبیعت کی زیادتی
ہو گی اور اگر مفتحات اور مرخیات سے امساک طبیعت کے کھولنے کی تدبیر کریں قے کی زیادتی ہو گی۔ ہاں اگر وہ خلط جس سے متلی پیدا ہوتی ہے خلط
رقیق اور مراری ہو کہ اوسوقت مناسب بحالت موجودہ مذکورہ یہ ہے کہ زلال آلوے بخارا اور تمر ہندی وغیرہ سے علاج کیا جاتا ہے
تاکہ دونوں ضرر سے نفع پیدا ہو۔ بعض آدمیوں کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ ہر وقت خواہش طعام کی کرتا ہے اور جب غذا کھانے سے
معدہ اوسکا پر ہو جاتا ہے فوراً یا تو قے کر ڈالتا ہے خواہ بذریعہ اسہال کے اوسکو دفع کر دیتا ہے پھر دوبارہ غذا کھاتا ہے اور
پھر وہی قے اور دست سے دفع کر دیتا ہے اور ہمیشہ ایسی ہی اوسکی عادت ہوتی ہے اور باینہمہ خرابی کے وہ شخص مثل صحیح اور تندرست
آدمیوں کے اپنی زندگی بسر کرتا ہے گویا یہ خراب حالی اوسکے واسطے امر طبعی ہے۔ ایسے مقام پر ایک پرندہ جانور کی کیفیت بھی
قابل بیان کے ہے وہ طائر جراد یعنے ملخ کو شکار کرتا ہے اور کھاتا جاتا ہے اور پیٹ کو بھر لیتا ہے اور مدت العمر کبھی سیر نہیں ہوتا جہاں تک اوسے ٹڈی

ملتی جاسے یا برا اوسکی ایسی کیفیت رہے گی - اور کبھی بہت سے ایسے حیوانات ہین جنکی یہی صفت ہے جو اس طائر کی بیان ہوئی۔ مترجم اس طائر اور حیوانات کا
ذکر کرنا فقط انتظار تائید اون بیانات کے ہے جو نسبت انسان کے اوپر لکھے گئے ہین مثلاً بعض آدمیون کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جسوقت کوئی چیز
کھانے پینے کی تناول کرتا ہے ظن غالب اوسے یہی ہوتا ہے کہ ادھر اسنے حرکت کی اور بدن اسکا ہلاک ہوجاوے گی خواہ اگر غضب یا کلام یا کوئی
اور حرکت نفسانی کرے کا قے ہو جاوے گی سبب اس کیفیت کا وہی ہے جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکا - اسلم قے وہی ہے جو صفرا اور بلغم سے ملی ہوئی
ہو اور غلظت اور رقت مین متوسط ہو اور اونھین اخلاط پر شامل ہو جسکا معدہ خوگیرہ ہو گیا ہے یعنے اون اخلاط کی تولید معدہ مین بطور
عادت کے ہوتی ہے - کراثی قے نیلی یعنی ہرا اور فساد پیدا امراض ہین - اور سبز قے مائل بسیاہی جیسے لاجوردی خواہ زنگاری اکثر اوقات حرارت غریزی
کی فرو ہونی اور موت قوت حیوانی پر دلیل ہوتی ہے - اور یہ دونون قسم یعنے لاجوردی اور زنگاری کراثی اور زنجاری سے جدا ہین - علاوہ بران
یہی دونون قسم کبھی احتراق پر بھی دلالت کرتی ہین مگر جو قسم قے احتراقی کے سبب پیدا ہوئی ہے وہ ابتدا اور مکدر کرسفید بد ہو کے اور موت قوت
طبیعیہ کے نمودہ قے احتراقی مائل بہ اشراق یعنے کسی قدر چمکتی ہوئی اور مائل بصفائی اور کراثیت ہوتی ہے - علاوہ بران جس شخص کے جگر مین
کوئی مزاج حار موجود ہو اور اوسکی حرارت زیادہ ہو ایسے شخص کو کبھی اکثر صفراوی یعنے زرد اور کراثی اور زنگاری قے عارض
ہوتی ہے جیسے جگر مین ورم حار ہو پہلے اوسکو قے صفراوی ہوتی ہے پھر اوسکے بعد کراثی اوسکے بعد زنگاری ہوتی ہے اور ہمراہ قے کے
ہچکی بھی آتی ہے اور متلی بھی ہوتی ہے - سیاہ قے نہایت ردی ہے سوا اسکے کہ ورم طحال مین یا آخر ربیع مین ہو - بدبو قے بھی خراب ہے
اور ردی ہے خصوصاً ان دونون قسم سے جو قسم حمیات وبائیہ مین حادث ہو - اگر کسی شخص کو کسی مرض کے عروض سے چند روز اوبکائی
آتی ہو لازم ہے کہ قے کر ڈالے کہ اوسکو بہت فائدہ ہوگا **علامات** جو قے کے آنے پر خبر دیتے ہین متلی ہونی اور اوبکائی آنی یہ دونون
مقدمہ قے آنے کے ہین یعنے قے سے پہلے یہ دونون خواہ انھین سے کوئی ایک ضرور پیدا ہوتا ہے جسوقت نیچے والا ہونٹھ پھڑکنے لگا اور سر اینٹھ
مین امتداد یعنے کھچاوا اوپر کی طرف پیدا ہوا اوسوقت قے آنے کا حکم قطعی کر دینا چاہیے علامات خلط ردی اور متعفن کی جس سے غثیان
اور قے پیدا ہوتی ہے اگر یہ خلط حار ہو اوسوقت پیاس اور بدطعمی منھ کی اور عفونت ظاہر ہوگی - اور علامت ایسے خلط کی اگر صدید ہو تو مین
اسکے برآمد ہونے سے اطلاع ہوگی اور معلوم ہو جاوے گی اور معدہ کو اسکی موجودگی سے ایذا اسے شدید ہوگی باوجودیکہ خفیف
اور سبک ہوگی یعنے گرانبار معدہ پر نہوگی اسلیے کہ اسکی ایذا رسانی فقط خرابی کیفیت سے ہوتی ہے زیادتی مقدار کی وجہ سے موذی
نہین ہوتی - علامت خلط جید اور غیر ردی کی جسکی کثرت مقدار سے متلی اور قے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ گندہ دہنی اور عفونت قے مین نہو اور نہ برا
ذائقہ اور نہ برے مزے کی قے ہو اور یہ بھی ہے کہ اگر ایسی خلط جید رقیق ہو کبھی دوائین کھلانے پلانے سے قے مین سکون ہو جاتا ہے اور اگر
غلیظ ہو اور وہ ملطفہ سے تسکین ہوتی ہے - منھ مین رطوبت کا زیادہ ہونا اور بمقدار کثیر قے جید کا ہونا اور کثرت براز اور کثرت لعاب دہن
خصوصاً اگر تخمہ اور بدہضمی پہلے ہو چکی ہو یہ سب علامات اوسی کے ہین - علامت اوس غثیان اور قے کی جو کسی سوء مزاج فم معدہ کی وجہ سے عارض
ہو اور فم معدہ پر جو غذا وغیرہ وارد ہو اوسکی برداشت نکرسکے بلکہ اوسکے دفع کرنے پر متحرک ہو یہ ہے کہ کوئی نکوئی علامت سوء مزاج
چہارگانہ مذکورہ بالا مین سے موجود ہوگی - جو قسم اس مرض کی بسبب شرکت دماغ کے حادث ہوتی ہے یا جگر یا رحم کی شرکت سے
اوسکی علامت بعض امراض انھین اعضا کے ہوتے ہین **قے الدم کا بیان** خون جسوقت قے کی راہ سے برآمد ہو کر معدہ سے نکلتا ہے یا مری سے
اور سبب اوسکے برآمد ہونے کا یا شگافتہ ہونا کسی رگ کا طول مین خواہ عرض مین یا کٹ جانا کسی رگ کا ہوتا ہے اور اکثر یہ شگافتہ

ہوتا ہی یا تو کثرت کے خواہ ابتدا یہ وقت ایسے مسہل کے ہوتا ہی جو ادویہ حارہ سے مرکب ہو۔ یا کسی دوا سمّی کے انتشار سے خونی قے ہوتی ہی خواہ رعاف کا
خون معدہ پر گرتا ہی اور ناک کی طرف سے ادھر آجاتا ہی اور اس سے قے الدم عارض ہوتی ہی اور بعض کو بخیر ہی ہوتی ہی کہ رعاف کی ریزش کس وقت
معدہ پر ہوئی۔ یا اسلئے کہ جگر سے انصباب خون کا معدہ پر ہو خواہ کسی اور عضو سے مثل طحال وغیرہ کے ریزش کرکے موجب قے الدم کا ہوتا ہی
۔ جسوقت کسی خون معتاد مثل بواسیر اور حیض وغیرہ کے آنا بند ہو کہ ایسے وقت ریزش کا احتمال زیادہ قوی ہی۔ یا اسلئے کوئی عضو
اعضائے بدن سے کٹ گیا اور اوسکی غذا وہی ہی جو خون صرف ہوتا تھا جیسا کہ کتاب اصل فن کلیات مین بخوبی اوسکو سمجھے بیان کیا ہی
۔ یا اسلئے ترک ریاضت معتاد کا ہوا خواہ کوئی حلقہ یعنے خون لسبب تناول کیا تھا اور وہ معدہ مین معلق رہ گیا خواہ مری مین پھنس گیا۔ یا زلو
معدہ مین پیدا ہوئی ہو یہ سب صورتین قے الدم کے عارض ہونے کے ہین۔ رگونکا عرض خواہ طول مین پھٹ جانیکا سبب کلیات مین اور نیز شرح
مقالہ ہذا مین بخوبی بیان ہوچکا ہی واجب ہی کہ اقسام مین قے الدم کے اوس قسم کی شناخت مین زیادہ اس امر کا خیال کرین کہ بحرارت اور رطوبت
ہی سے رگون کے قے الدم ہوتی ہی اوسکا خون رقیق اور رنگین مترشح یعنے ٹپکنے والا ہوتی ہین اور اگر شدت خشکی سے رگون کی خواہ برودت
وغیرہ سے ہوتے ہی اوسوقت خون غلیظ ہوتا ہی۔ اکثر قے الدم صحت قوت بدنی کی وجہ سے بھی ہوتی ہی یعنے قوت بدنی خون کو جلد سے
فوراً دفع ہونا آسان جانتی ہی اور اسی طرف سے دفع کردیتی ہی اور یہی دفع کرنا مناسب انتظام صحت بدن کے ہوتا ہی یہی سبب ہی کہ
اکثر دو رطل یعنے قریب (۸۰) تولہ کے خون جب براہ قے کے نکلتا ہی راحت اور منفعت ہوتی ہی اور کسی طرح کا ضعف وغیرہ پیدا نہین ہوتا)
اور یہ صورت اوسوقت ہوتی ہی کہ طحال یا جگر سے بچا ہوا خون جب معدہ پر گرتا ہی فوراً بذریعہ قے کے بمقدار کثیر یا قلیل جتنا گرا ہو
نکلتا ہی اور کچھ ضرر نہین ہوتا مگر جو خون طحال سے بچکر معدہ پر آتا ہی اور براہ قے برآمد ہوتا ہی سیاہ اور زردی اوسمین زیادہ
اور بیشتر وہ ترش بھی ہوتا ہی اور ان دونون قسم مین قے الدم کے زیادہ درد نہین ہوتا۔ اکثر گاہ بعض آدمی کے براہ قے ایک ٹکڑا گوشت
کا برآمد ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ وہ گوشت زائد از قسم ثولول یعنے مسّہ کے خواہ لحم باسوری معدہ مین اوگتا ہی اور جب اوسکا تعلق معدہ سے
باقی نہین رہتا یعنے معدہ سے جدا ہوجاتا ہی طبیعت مدبرہ بدن اوسکو اوپر کی طرف براہ قے دفع کردیتی ہی۔ جو قے الدم ہمراہ تپ کے ہو ردی
اور خراب ہی لیکن اگر حمی نہو تو اکثر ردی نہین بھی ہوتی ہی علامات جو قے الدم معدہ سے ہو اوسمین اور مری کی قے الدم مین فرق یہ ہی کہ مقام
درد کو دریافت کرین ہان اگر انفتاح عروق سے ہوگی اور تاکل یا قروح کے پڑنے سے نہوگی پھر اوسوقت درد نہوگا یعنے یہ شناخت اوسوقت
بکار آمد نہوگی۔ جو قسم قے الدم کی لسبب تاکل کے ہوگی اوسپر کوئی علامت قرحہ سابقہ کی دلیل ہوگی اور خون کی آمد اوسمین اولاً تو تھوڑی
تھوڑی ہوگی پھر یکبارگی مقدار کثیر برآمد ہوگی۔ جو قسم قے الدم کی صحت قوت سے ہوگی اوسکی شناخت یہ ہی کہ قے کرنے والا اپنے جملہ امور
بدن کو گوارا سمجھیگا اور کسی طرح کی کراہیت اور ناخوشی اوسے اپنے افعال صحت مین عارض نہوگی ہان کسی قدر گرانی قبل اس خونی قے کے
جو اوسے محسوس ہوتی تھی سو بعد قے کے وہ بھی جاتی رہیگی اور سبکی عارض ہوگی اور خون بھی جو برآمد ہوگا اوصاف صحیحہ پر ہوگا کہ جا
اور اکال اور بدبو اور قروحی یعنے جس قسم کا خون کچا قرحہ سے نکلتا ہی نہوگا۔ جو قے الدم حلقہ سے حادث ہوتی ہی اوسکا خون رقیق اور
صدیدی ہوگا اور ایسے پانی پینے سے وہ قے پیدا ہوتی ہی جو عالق ہو یعنے لسبگی جونکا موجب ہو۔ جو قے الدم بواسیر کی وجہ سے عارض ہو
وہ ٹھہر ٹھہر کر ایک وقت ہوتی ہی اور ایک وقت نہین ہوتی اور بیمارون کو ایسی قے ہونے سے نفع ہوتا ہی اور رنگ اور نکھار صحیح تام ہی
جگر سے خون گرکے جو قسم قے الدم کی عارض ہوتی ہی اوسمین اور طحال کی ریزش سے قے الدم کے عارض ہونے اور خود معدہ سے قے الدم کے

عارض ہونے مین فرق یہ ہی کہ جگر اور طحال کی ریزش سے قی الدم بدون درد معدہ کے ہوتی ہی اور خود معدہ سے بلا ریزش قی الدم کسی قدر درد سے
خالی نہین ہوتی - جو قی الدم طحال کی ریزش سے ہوتی ہی اوسکا خون سیاہ اور متعفن ہوتا ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوا بیشتر کوئی آدمی گوشت کا ایک
ٹکڑا قی کرتا ہی اور سبب ابھی مذکور ہو چکا علاج مطلق جملہ اقسام قی کا اور بیان عام قی کے علاج کا یہ ہی کہ جو قی فساد استعمال غذا سے
پیدا ہوئی ہو غذا کی اصلاح اور جودت کی تدبیر کرنی لازم ہی اور بعض مقویات معدہ جو خوشبو ہین حار ہون خواہ بارد جو مناسب
حال مریض ہو اونسے بھی استعانت درکار ہی - اور جس قی کا سبب کوئی مادہ خراب یا کثرت مادہ کی ہو اوسکا استفراغ قوانین مذکورۂ بالا
سے کرنا چاہیے اور یہ مشروب سے خواہ حقنہ کے ذریعہ سے اور تقلیل اور تلطیف غذا کی اور فاقہ کی استعمال اور ریاضت لطیفہ کرانی
چاہیے - حقنہ جو مناسب مرض موجود ہو اسواسطے نافع ہوتا ہی کہ مادہ کو اسفل کی طرف مائل کر دیتا ہی لہذا قی بند ہو جاتی ہی - اکثر حقنہ حا
دہ کے استعمال سے قی بالکل بند ہو جاتی ہی - قی کرانے سے بھی وہ قی بند ہو جاتی ہی جو مادی ہو اسلیے کہ اختیاری قی کرانے سے اخراج
اوس مادہ کا بخوبی ہو جاتا ہی جس سے قی پیدا ہوتی تھی وہ قی صناعی یعنی تجویز طبیب سے جو کرائی جاے فقط آب گرم سے ہو یا اسکو گرم
مین سکنجبین یا وہ بھی ملا دین خواہ سویے کے بیج ملا مین خواہ آب ترب اور شہد خواہ اور دوا قی - چنانچہ اپنے مقام پر اوسکا بیان
ہو چکا - جس مادہ کا اخراج بذریعہ قی یا بذریعہ اسہال مرکوز ہو اور وہ مادہ غلیظ ہو ابتدائی تدبیر اسطرح ہم کرینگے کہ پہلے
اوس مادہ کی تلطیف کرینگے پھر اوسکی تقطیع کرکے بعد ازان اوسکا استفراغ کرینگے - اگر متلی بلکہ قی بھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے
عارض ہو اوسکا علاج اسطرح کرینگے کہ وہ سوء مزاج اپنے ضد کی طرف بدل جاے - اگر احتیاج تخدیر یعنی بے حس کرنے فم معدہ
کے ہو بطریق مندرجہ ذیل یہ بھی کیجاے گی - نہایت درجہ کی تدبیر متلی کے دور کرنے مین یہ ہی کہ اوس خلط کو دفع کرین جو متلیان پیدا
کرتی ہی خواہ اوس خلط کو کم کر دین یا اوسکی تقطیع کرین اگر وہ خلط غلیظ اور لزوجت دار ہو یا اوسکے عفونت کی اصلاح کرین اگر وہ
خلط متعفن ہو اور صدیدی ہو اور یہ عطریہ سے جسقدر تناول کرسکے اسلیے کہ خوشبودار اشیا زیادہ مناسب معدہ کی ہین خصوصاً اگر
بارد خلط سے وہ متلی یا قی حادث ہوئی ہو - یا اینکہ اوسکی موجودگی کو بھلا دین یعنے اوسکی ایذا سے اپنے تئین گویا غافل تصور کرین اگر حس معدہ
کے اوس سے زیادہ متعلق ہو یعنے زیادہ متلی کا ہیجان ہوتا ہو خواہ قی کا ہیجان زیادہ ہو اور بھلا دینے کے حیلہ اکثر مقامات مین مذکور ہو چکے ہین
مائج مادہ کا اطراف کی طرف جذب کرنا قی کے بند کرنے مین زیادہ نافع ہی خصوصاً اگر وہ مادہ مائج اون اخلاط سے جو اعضاے محیط سے معدہ
کے مدفوع ہو کر بطرف معدہ کے پہونچا ہی - یہ جذب مادہ کا اسطرح پر ہوتا ہی کہ بہت استواری اور سختی سے اونکی بندش کرین خصوصاً اطراف
زیرین کے جیسے دونون پاؤن کی پنڈلیان اور دونون قدم اور بندش اوپر سے شروع ہو اور نیچے اوترتی ہوئی چلی آے - کبھی
ایسے جذب پر اطراف کو گرم کرنا اور گرم پانی مین اونکو رکھنا بھی معین ہوتا ہی - اور بیشتر حاجت اسکی ہوتی ہی کہ بازو اور ساق پر کوئی دواے
محمر جس سے جلد سرخ ہو جاے اور قرحہ ڈالدے رکھی جاتی ہی - بڑے تعجب کی بات ہی کہ اطراف کو گرم کرنا بھی قی کی تسکین کرتا ہی اسلیے
کہ جذب مواد بسمت اطراف کرتا ہی اور اطراف کو سرد رکھنا بھی ایسی قی کو نافع ہوتا ہی جو سریع اور تیز ہو اسلیے کہ تبرید پیدا ہوتی ہی اور
اسی طرح معدہ کی تبرید سے بھی نفع ہوتا ہی - بعض لوگ کہتے ہین کہ بادام تلخ کو اگر کوٹ کر پانی مین خوب طرح ملین اور چھان کر وہ پانی پلایا جاے
تو عمدہ علاج اوس قی کا ہی جو غالب اور سائج ہو - باقلا کو مع پوست کے سرکہ آب آمیختہ مین اگر پختہ کرین یہ بھی نہایت درجہ ایسے لوگونکو
نافع ہی - مسور جس پانی مین بھگوئی گئی ہو اوس پانی کو دور کرکے سرکہ مین جوش دین یہ بھی اسی طرح مفید ہوتی ہی - ایک دوا ایسے بیمارونکی

یہ کبھی بحیثیت مجموعی ہی ہو جیسے کہ عود خام اور مسک اور قرنفل سب اجزا ہموزن آب بہی میں استعمال کریں یا قرنفل کا گوند اور اسکے ہمراہ ریحان اور عود قرنفل سے
بمقدار آدھا اور جسقدر قرنفل کا گوند نہ پایا جائے اور خود لونگ ہی کو اسمین داخل کریں اور ہمراہ اسکے مشک اور اشیع مثل وزن قرنفل کے۔ اس کا
نہایت عمدہ ہے اور قائمقام صمغ قرنفل کے ہے جہانتک ممکن ہو ان جوارشوں کے سوا لانے کی تدبیر تجویز کرنی چاہیے کہ یہ اصل علاج انکا ہے۔ قے
اور متلی کے روکنے میں ماء اللحم جسمین مصالح گرم زیادہ پڑے ہوں اور کشنیز خشک بھی زیادہ ہو شراب ریحانی چھڑک کر پلانا بھی مفید
ہوتا ہے گوارا ہو انکو خواہ ناگوار ہو اور اگر باوجود ان اوصاف کے کسی قدر اوس ماء اللحم میں عفونت بھی ہو نہایت عمدہ ہے اور اسی
ماء اللحم میں نان تنک خواہ میدہ کی روٹی بھی مل دی جائے کہ اس تدبیر سے کبھی وہ لوگ سو جاتے ہیں اور اوسپر نیند انکو آتی اور صحت ہوتی
- اگر طبیعت خود بخود مائل بخشکی اور قبض ہو اوسوقت قے کا حبس کرنا اوسکو بعد سے زیادہ مقدار پر استعمال کرکے درست نہیں ہے
کہ خشکی زیادہ پیدا ہو گی ہاں مگر اسقدر جائز ہے جس سے نقصان رطوبت خواہ زیادہ ایذا دہی تخفیف کی پیدا ہو اور حقنہ کا استعمال
کرنا اور طبیعت میں روانی جو منجر بتلیین خواہ اسہال ہو پیدا کرنی چاہیے۔ بعد ازان ربوب مذکورہ بالا جیسے رب نعناع وغیرہ کو استعمال
کرانا چاہیے - اکثر اوقات متلی اور قے میں فصد کرنے سے تخفیف ہو جاتی ہے - اگر کوئی شخص دوائے قے یعنی حابس قے کو بیراہ قے کرا دے
دوبارہ ویسی ہی دوا پھر دینی چاہیے اور اگر بیمار کی ناگواری دوائے مذکور کے دوبارہ استعمال سے بشدت ہو تو اسکے رنگ
خواہ بو وغیرہ کو بدل دینے میں کچھ قباحت نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ متلی جسوقت زیادہ ایذا دہی کرے اور اوسکے ہمراہ
قے نہوتی ہو اوسوقت طبیعت کی اعانت ادویہ مقیئہ لطیفہ سے کرنی چاہیے تاکہ اوس طعام یا خلط کو جس سے متلی پیدا ہوتی ہے
خارج کر دے - اور اگر حاجت اسہال نرم کی ہو کرا دینا چاہیے بعد اسکے تقویت معدہ کی ادویہ مذکورہ بالا سے کرنی لازم ہے جیسا
روغن ناردین خالص خواہ اسمین روغن گل ملا کر جیسی رائے طبیب کی ہو اور تسخین معدہ کی تدابیر بتدریج بالا سے کرنی چاہیے کبھی
متلی کھانے کے بعد نہیں ہوتی بلکہ بوقت خلو معدہ کے بھی ہوتی ہے اور اوسوقت بوجہ کمی مادہ کے قے کرنی ممکن نہیں ہوتی ایسے شخص کو
واجب ہے کہ تناول طعام کرے اسکے بعد معطسات یعنے چھینک پیدا کرنے والی ادویہ کا استعمال کرتے ہیں - اور یہ علاج کا پہلا طریقہ ہے اور
متشوش ہے یعنے انتظام اسکا درست نہیں اور قاعدہ تحقیق پر درست نہیں ہے - ہم نے علاج قے کا قانون عام تو بیان کر دیا اب
تفصیلی علاج کے بیان کا ارادہ ہے ہم کہتے ہیں جو قسم قے کی کسی سبب حار سے عارض ہوئی ہو اوسمین خرمائے خشک کھلانے سے
خاص کر تسکین پیدا ہوتی ہے اور انار اور سماق اور غبیرا یعنے سنجد اور سفرجل خواہ جو ادویہ از قسم مشروبات ان ادویہ سے طیار کئے جائیں
- یہ حب کہ جسکا نسخہ ذیل میں ہے بھی مسکن ایسی ہی قے کے ہے - بزرالبنج ایک جزو تخم گل سماق خرمائے خشک ہر واحد چار جزو چند وزن
ادویہ رب سفرجل سے گولیاں طیار کریں اور بقدر نصف مثقال کے اس مجموعہ سے دینی چاہیے ایک مثقال تک جیسی قوت مریض کی ہو نہایت
ہی یہ دوا نافع ہے اسطرح پر کہ نیند لاتی ہے اور متلی میں سکون پیدا کرتی ہے - اور اگر مریض کی طبیعت میں زیادہ قبض نہو رب حصرم کا
یا انگور خام یا ریباس یا حماض اترج سے عصیر بنا بنائے جائیں تجویز کرنا بھی جائز ہے - کافور میں خاصیت متلی روکنے کی اور قے بند
کرنے کی عجیب ہے بشرطیکہ حرارت سے متلی یا قے عارض ہوتی ہو اور یہ خاصیت پلانے سے کافور کے کسی رب میں ملا کر اور سونگھلانے
اور معدہ پر طلا کرنے ہر طرح سے ظاہر ہوتی ہے - جو شخص بعد تناول غذا وغیرہ کے ایسا خیال کرتا ہے کہ اودھر اوسکا جسم ہلا اودہر قے
ہو جائے گی بہتر یہی علاج اوسکے واسطے اور یہی اوس شخص کے واسطے جسکی غذا قے کی طرف سے گر جاتی ہو اور غذا کے ہمراہ مرہ

صفرا قے میں آتا ہو یا اوسکو قے بسبب خلط سوداوی خواہ اور کسی خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہو) وہی علاج ہے جو بلا مذکور ہوا بعد مجففات سے کیا جاے
اونمیں مجففات سے تخم کرفس اور انیسون اور افسنتین ہر سب اجزا ہموزن ملا کر قرص طیار کرین اور مقدار شربت ایک مثقال سرد پانی کے ساتھ
تجویز کرین - انھین دونون کے نان خورش زیرہ اور فلفل اور تھوڑی سی سداب بھی سرکہ اور مری ملا کر تجویز کرنی چاہیے - جو شخص اپنی غذا کو
بسبب درد معدہ کے قے کر دیتا ہو اوسکے واسطے خرما ے خشک کو مصطگی اور تھوڑا سا شربت حب الآس اونمیں ملا دین اسقدر کر دونون یکجا ہو جاوین
اوسکے بعد تھوڑا سا شراب اور تھوڑا شہد ملا کر استعمال کرا دین - ایضاً ایک دوا جو پہلے کی بیان کر چکے شہد ملا کر پیر دوا مصطگی پیکر
اونمیں داخل کر کے اوسکو کھلا دین اور تین روز تک یہی دوا کھلائی جاے - جو قرص درد معدہ کے باب میں مذکور ہوا اور نمیں افسنتین اور
مر کی داخل ہے وہ بھی ایسے مریض کو نافع ہے - واجب ہے کہ ایسے بیمار خواہ جو لوگ اسکا مقام ہین لطیف مبتلا ہے اور جوارش معدہ ہین اونکو بعد
غذا اسکے تو ابض کا استعمال کرانا چاہیے اور قبل طعام کے مزلقات مثل لبلاب کے - ایسے بیمار بعد طعام کے فوراً اگر سفوف تناول کرین مفید
ہوگا کندر بلوط سماق - وہ دوا سے جید ہے نافع مثلی کے گشنیز خشک اور سداب خشک دونون ہموزن یا کسی شراب آب آمیختہ ملا کر استعمال کرین
اگر قے مین ترشی معلوم ہو خواہ آب سرد مین آمیختہ کر کے اگر کسی طرح کی لذع معلوم ہو - یہ دوا نافع ہے اوس قے کو جو بسبب برودت کے اور اخلاط
بارد کے عارض ہو زرنباد درونج جند بیدستر اور سب کے برابر شکر مقدار شربت دو درہم تک اور چند روز تک استعمال کرین - پھر اگر یہ تدبیرات
مذکورہ بالا کافی نہون اور دوا قراص مذکورہ سے نفع ظاہر ہو تو بیخ ہمراہ آب سرد مطبوخ کے پلانا چاہیے - جو قے بعد تخمہ کے عارض ہو
اوسکا علاج تخمہ کے علاج سے کرنا چاہیے اور معجون شہر یاران کھلانی چاہیے - جو قے کسی خلط صفراوی کی وجہ سے عارض ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ استفراغ
اوس خلط کا بذریعہ قے کے کیا جاے اور تنقیہ معدہ کا اوسی خلط سے کر کے تعدیل مزاج معدہ کی ایسی بالکیفیت دوا سے جنکے رائحہ پاکیزہ
ہو کرنی لازم ہے - ایسے ہی مریض کو بعد بعضے مثل انیسون اور تخم کرفس اور زیرہ اور تخم خبازی جسکو سیسالیوس کہتے ہین اور وہ دوا جو
نافع ہین - وہ تدبیر کرنی بھی واجب ہے جسے ہم بیان کر چکے کہ قبل تناول غذا کے غذا ہاے مزلقہ لینا اور بعد غذا کے اغذیہ قابضہ اور
خوشبو مثل سفرجل و بہی کے تناول کرین تاکہ طعام فم معدہ سے اوتر کے قعر معدہ تک پہنچ جاے اور مادہ موجودہ معدہ کا میلان نیچے
کی طرف ہو اوسکی طرف بعض غذا ہاے مذکورہ کے تناول کے بعد زیرہ اور سماق کھلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے - اور کبھی کسی خفیف
دوا کی حاجت ایسے لوگون کو بعد غذا کے ہوتی ہے - دوا المسک بھی ایسے بیمار کو زیادہ نافع ہے اور قرص کوکب کا نفع بدرجہ نہایت ہے
اگر کسی شربت مناسب کے ہمراہ کھلایا جاے کہ اوسمین برابر ایک حبہ کے مشک بھی محلول ہو - جو قے بسبب خلط سوداوی کے پیدا ہوتی ہو
اوسکا بند کرنا تا امکان مناسب نہین ہے - پھر اگر ایسے مریض کے بدن مین امتلاے خون دریافت ہو باسلیق کی فصد کھول دینی چاہیے اور
انثیین اور دونون رگون پر جو گردن کے دونون طرف ہین حجامت بھی کرانی چاہیے تاکہ اعضاے عالی جو معدہ سے اوپر کی طرف ہین
اونمین اوس گرانی سے جو بسبب امتلاے خون اور سوداکے تھی خفت پیدا ہو - یہی تدبیر بعض قسم کے امتلاے موروثی کو کافی ہوتی ہے
- پھر اگر امتلا بافراط ہو کہ جسکا تحمل نہو سکے بذریعہ ایسے حقنہ کے جنمین کسی قدر حدت ہو جذب مادہ امتلا کا اسفل کی طرف کرنا ضرور ہوگا
وہ حقنہ قرطم اور بسفائج اور حسک اور افتیمون اور حاشا اور بابونہ سے بذریعہ روغن کنجد اور شہد کے طیار کیے جائین - اور طحال پر
ضماد اکلیل الملک اور آس اور لاذن اور شبت کا شراب بازو کے ہمراہ بنا کر لگایا جاے - ایضاً شربت نعناع آب انار کے ہمراہ اور لفادہ
ملا کر پلایا جاے - اور اگر پھر بقیہ امتلا کا رہ جاے پاؤن کی رگون کی فصد اور ساقین کی حجامت کرنی چاہیے - جب ان تدبیرات سے قے مین

سکون پیدا ہو اوسوقت استفراغ سودا کا ادویہ سے مثل ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور غاریقون اور نمک ہندی سے کیا جائے اور اضطرار اگر یہ مجنون
بید انجیر اور ایارج فیقرا اور افتیمون پلانے کی نوبت پہونچے یہ بھی جائز ہے - اور اگر طحال میں کوئی مرض ہو اوسکا بھی علاج کرنا چاہیے - جسکو نسبت
انصباب کسی مادہ رقیق اور لذاع کے اسطرح عارض ہوتی ہے کہ وہ مادہ طعام سے ملجاتا ہے اور متشلی پیدا ہوتی ہے اوسکو اقراص کوکب اوقات
نوبت مین اگر پلائے جائین مفید ہوسکتے ہین اور غیر اوقات نوبت مین نفض مادہ کرنا بذریعہ ایارج کے اور اسہال بذریعہ سکنجبین کے جسمین
صبر کی آمیزش ہو اور سکنجبین جو اسہال کے واسطے طیار ہوتی ہے اوسمین سقمونیا داخل ہے خواہ آب آلو سے بخارا اور زلال تمر ہندی کے یہ دونون
مادہ کو اسفل کی طرف مائل کرتے ہین اور بسبب ترشی کے قے مین بھی تسکین پیدا کرتے ہین - ایسی صورتون مین واجب ہے کہ جذب مادہ کا اسفل کی طرف
حقنہ لینہ سے بھی کیا جاے جو بنفشہ اور عناب اور جو مقشر اور حسک اور بابونہ اور سپستان اور تربد سے روغن بنفشہ ملاکر بنایا جاے
اور شکر سرخ اور بورہ بھی اوسمین شریک کرین اور شربت خشخاش کا بھی استعمال کرنا لازم ہے یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ اگر طبیعت مین یبوست یا
یعنی قبض ہو اوسوقت شراب یعنی مشروبات نافع ہوتے ہین اور جملہ ایسے آدمی جنکو سبات کے ہمراہ قے عارض ہوتی ہے اونکو خشک دوا خواہ
غذا سے نفع ہوتا ہے خصوصاً وہ روٹی جو تنور مین خشک ہو گئی ہو اور طباشیر بھی ایسے ہی لوگون کو مفید ہوتی ہے اگر عصارات معلومہ
پیسکر ملائی جاے پس خلاصہ یہ ہوا کہ جو چیز کہ رطوبت معدہ سے چسپیدہ ہو جاے اور اوس رطوبت کو چوس لے وہی چیز اس مرض کو مفید
ہوتی ہے - اکثر ایسے مریض کو حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسکے شکم پر محجمہ چسپیان کیے جائین اور پشت پر اور دو رسیان وہ دونون شانون کے
بھی کھینچنے لگائے جائین - ایضاً اوسکی نیند پیدا کرنے کی تدبیر کرنی اور کسی جھولے مین اوسکو جھولانے کی بھی حاجت ہوتی ہے - اگر رطوبت
صدیدی مادہ موروثہ اس مرض کی ہو اوسوقت مخدرات خوشبو جو مقاومت اور مقابلہ کرین فساد صدیدیہ کا اور اوسکی بوے بد کا (یعنی تخدیر
کے ذریعہ سے فساد صدیدیہ کا مقابلہ اور بوے خوش کے ذریعہ سے اونکی بوے بد کا مقابلہ کرین) اور ایسے قوابض تجویز کرنے چاہئے
جو رطوبت صدیدی کو چوس لین خصوصاً ایسے قوابض جو خوشبو ہون بلکہ غذا کی قسم مین سے ہون - پھر اگر ایسا مادہ صدیدی ٹھہرا
ہوا اور متشرب ہو واجب ہے کہ اسوقت استعمال ملطفات اور مقطعات کا مثل سکنجبین کے خواہ افاویہ مشہورہ عود اور قرنفل اور الایچی کا
کیا جاے - اسی طرح اگر وہ مادہ لزج اور غلیظ ہو اوسوقت ایسی دواے ملطف وغیرہ سے جو کسی قدر اقوی ہو علاج کرنا چاہیے - ایارج ہمراہ
سکنجبین کے دواے مشترک اکثر اقسام قے کے واسطے ہے - اور یہ بیمار یعنی ارباب مواد صدیدی خواہ مواد غلیظہ کے لوگ بعد ان تدبیرات کے
اور یہ مسکنہ قے کا استعمال کرین گے جنمین کسی قدر تسخین بھی ہو گی مثلاً شربت نعناع جو انار کی شرکت سے طیار ہو اور اوسمین عود خام
بھی داخل کیا جاے خواہ شربت حماض اترج جنمین افاویہ حارہ شریک کیے جائین اور عود اور برگ اترج بھی داخل ہو - ایضاً دواء المسک
جو تلخ ہے اور معجون سفرجلی اور یہ سب ادویہ مرکبہ ہمراہ طبیخ افاویہ کے مستعمل ہون گے - ایضاً دواء المسک ہمراہ میبہ کے اور شراب
افسنتین انکو مفید ہے ہر وقت مین - نسخہ جید آب انار ترش اور آب پودینہ ہر واحد ایک پاؤ یعنی ایک پستہ تر دو رطل پانی میں جوش دیا جاے تا آنکہ
نصف رہ جاے پھر اوسمین مشک ایک دانگ اور عود چار درم پیسی ہوئی اس سب دوا کو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد پیا کرے منجملہ ادویہ
مسکنہ کے ایسی قے کے واسطے رب اترج ہمراہ عود اور قرنفل کے جو شربت نعناع رمانی یعنی آب انار کی آمیزش سے بنا ہو اوسکے ہمراہ مستعمل ہے
خصوصاً اگر اوسمین کندر اور سک اور پوست پستہ اور مشک اور عود بھی پڑی ہو - میبہ قے بلغمی کو زیادہ مسکن ہے جسوقت متواتر قے آنے سے
سقوط قوت کا خوف ہو اور کثرت قے کا اندیشہ ہو کسی قسم کی قے کیون نہو سواے اوس قے کے جو حمیات شدیدۃ الحرارۃ مین ہوتی ہے اوسوقت

فی نیند پیدا کرنے کی تدبیر اور کیا
فی ایارج ہمراہ سکنجبین مشترک اکثر اقسام قے

بیمار کرو وہ ماء اللحم جو گوشت چوزہ ہائے طیور اور پاچہ بھیڑ اور بکری سے طیار ہوا ہو ہمراہ نان تنک کے جو باریک مثل سمید کے ایسی ہوئی ہو اوسی ماء اللحم میں
ملائی جائے جرعہ جرعہ پلانا چاہیے اور آب سیب اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور گوشت چوزہ کا بھنا ہوا یا کہ مسلم چوزے بریان
کرکے اور اوسکا پیٹ چاک کرکے مریض کو سونگھانا چاہیے اور مریض کے منہ کے قریب ایسے بھنے ہوئے گوشت کو رکھنا لازم ہے اور اسی طرح گرما گرم
روٹی کی خوشبو اوسکے دماغ تک پہونچانی لازم ہے - از انجملہ یہ بھی عمدہ ترکیب ہے کہ چوزوں کو پانی میں اوبالیں اور اوس پانی کو گرا دیں پھر دوسرے
پانی میں اوبالیں اور خوب گلا دیں پھر کسی ہاون دستہ میں اوسکو کوٹیں اور اسمیں اوسکا پانی نچوڑیں اور بعد ازاں اوسکو اسمیں پھر کمیں اور لباب
نان سمید کو اسمیں خوب طرح سے بھگو دیں اور تھوڑی سی شراب ملائیں اور عصارہ سیب اسمیں داخل کریں اور پی جائیں - جو چوزہ کہ پہلے
پختہ کرنے سے خوب گل جائے اور اوسکے بعد کوٹا جائے بہتر ہے بہ نسبت اوس چوزہ کے جو پہلے کوٹا جائے اور پھر گلایا جائے اسلیے کہ یہ دوسری
قسم جو پہلے کوٹی جاتی ہے اسکی رطوبت غریزی متحلل ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے متغیر ہوتی ہے اور پہلی قسم کی رطوبت اسمیں متحقق اور بستہ رہتی ہے
بیشتر متلی کو اور انقلاب نفس اور قے کو ایسی غذا جو کبک اور چوزہ سے طیار ہوا اور آب انگور خام سے اوسمیں ترشی دیجائے خواہ حماض اترج
اور سماق آب سیب ترش کی ترشی دیجائے اور زیت انفاق سے بریان کیجائے الغرض ایسی غذا ان تینوں امراض کو نافع ہوتی ہے - اگر چوسکے
سفوف سرد پانی میں گھول کر انکو پلائے جائیں خصوصاً اگر قے کا بقیہ ابھی کسیقدر موجود ہو تو کچھ خوف کی بات نہیں ہے - اور یہ تدابیر کرنی چاہیئں
اگر چہ ان اشیا کو تناول کرکے قے ہو جایا کرے - اور اگر کوئی دوا یا غذا سے مذکورہ مریض کو ناگوار معلوم ہو اوسکی ہیئت بدل دینی چاہیے

ادویہ مفردہ و مرکبہ نافع متلی اور قے کی جاننا چاہیے کہ چبانا کندر اور مصطگی اور سرو کا کبھی متلی اور قے کو نافع ہوتا ہے اور اسی طرح
بن کا چبانا اور سداب خشک بقدر ملعقہ یعنے چمچہ کے اگر تناول کیا جائے وہ عجیب النفع ہے اور لونگ خوب اچھی طرح مثل سرمہ کے باریک پیسی جائے
اور اوس حسو سے جو نان تنک سے طیار ہوئی ہو چھڑکی جائے اور عصارات مذکورہ بھی اسمیں داخل ہوں فوراً پینے کے ساتھ ہی متلی اور قے کو
ٹھہرا دیتی ہے اور اسی طرح اگر لونگ سرد پانی کے ہمراہ پلائی جائے خواہ کسی پانی میں جوش دیکر اوسکا پانی پلایا جائے خصوصاً لڑکوں کی قے اور
متلی کے واسطے زیادہ مفید ہے اور راجح یہ ہے کہ اوسپر مصطگی بھی چھڑک لیجائے - منجملہ ادویہ مسکنہ قے اور متلی کے رب اترج ہے اوس شخص کے واسطے
جو قے مراری میں گرفتار ہو نہ اشتہا دیتا ہے اور جو شخص کہ اخلاط باردہ سے مبتلائے قے اور متلی کا ہو اوسکو رب اترج ہمراہ عود خام اور قرنفل کے دینا
چاہیے - ایضاً جوارش انار پوست پستہ کا تنہا یا دیگر خوشبو دواؤں کے ساتھ اور اس سے زیادہ قوی تر آب تفاح کرم تنہا ہو خواہ ادویہ ملا کر اور
ہمراہ کروبا جو قسم خاص زیرہ کی ہے اور پودینہ کے ساتھ - اور سیبوں بھی ایسی شراب ہے جسکی حاجت اس مرض میں ہوتی ہے - دایہ طفل جو دودھ پلاتی ہو
اگر تھوڑی سی قرنفل تناول کرے اوس لڑکے کو مفید ہوتی ہے جو گرفتار قے اور متلی کا ہے - اور اسی طرح اگر ایک یا دو قرنفل کوٹ کر دودھ میں گھول
دیجائے اور لڑکے کو پلائیں اوسکی قے بند ہو جاتی ہے اور اوسی روز آرام ہوتا ہے اور یہ دوا ایسی ہے جسکو ہمنے خود تجربہ کیا ہے - ترکیب مجرب جو
استمرا یعنے غذا وغیرہ کے معدہ میں ٹھہرنے اور پچ جانے پر معین ہوتی ہے تخم کتان اور مصطگی زیرہ ہر واحد ایک جزو ماء العسل میں پختہ کرکے
استعمال کریں - جب علاج سے درماندگی ہو جائے پھر اوسوقت ناچار اون مخدرات کا استعمال کریں گے جنکی طبیعت میں یہ اثر نہیں ہے کہ قے کی
تحریک کریں جسطرح بنج اور جوز ماثل وغیرہ میں ہے ان ایسے مخدرات کو بھی اگر ادویہ عطریہ سے خوشبو کر دیں کہ انکی تخدیر تو باقی رہے اور قے
لانے کا اثر جو انمیں ہے اوسکی اصلاح ہو جائے اور سمیت انکی تریاقیت ادویہ عطریہ سے اصلاح پذیر ہو جائے اوسوقت پھر جوز ماثل اور بنج
وغیرہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہے - بلکہ قے اور متلی کے روکنے کے واسطے مخدرات ضعیفہ کا استعمال کرنا چاہیے جیسے تخم خشخاش اور کاہو

اور تخم خشخاش سے زیادہ قوی پوست خشخاش ہے خصوصاً پوست خشخاش سیاہ اور اوسی کے قریب پوست بیخ لفاح ہے اور اوس سے زیادہ قوی
افیون ہے اور تھوڑی مقدار افیون کی نافع ہے اور سلامت حال مریض باقی رہتی ہے خصوصاً اگر افیون کے ساتھ ادویۂ عطریہ کی آمیزش
ہو جو اپنی تریاقیت سے افیون کی سمیت کی اصلاح بھی کرتی ہیں۔ ترکیب جید ہمارے تجربہ سے یہ ہے کہ پوست پستہ اور سماق اور گل سرخ اور تخم
گل ہر واحد ایک جزو اور زعفران نصف جزو اور اگر فادزہر ہم نہ پہنچے زرنباد ایک جزو اور افیون دو ثلث جزو اور عود خام نصف
جزو ان سب اجزا سے قرص طیار کریں مقدار شربت ایک مثقال تک ہے شراب عتیق جید سے متلی اور قے کے واسطے بھی خاص ہمارا مجربہ ہے
سفرجل خرمائے خام ہر ایک جزو تخم خشخاش ثلث جزو پوست خشخاش آٹھواں حصہ جزو کا پوست بیخ لفاح تیسواں حصہ ایک جزو کا عود خام
چالیسواں حصہ جزو کا اور آب پودینہ اسقدر کہ سب اجزا اوس میں تر ہو جائیں اور گلاب اسقدر کہ ایک انگشت اجزا کے اوپر ہو اور آب نعناع
اتنا کہ زمانہ میں سے چند آب نعناع اور گلاب کے ہو اسکو نرم نرم آنچ سے پختہ کریں یہانتک کہ اجزا مہرا ہو جائیں اور خرما اور بہی بالکل گل
جاے بعد ازاں سب پانی کو چھان لیں اور باہستگی عقد کریں یعنے گاڑھا ہو جانے دیں اور اسی کو تناول کریں جسوقت مخدرات کا استعمال
کیا جاے واجب ہے کہ خوشبو چیزیں ہر وقت سونگھاتے جائیں اور غذا کی تدبیر کرنی چاہیے اور طیب لذیذ اوس سے جدا نہونے پاے پھر اگر
کسی قسم کی خوشبو کو بنظر مزاج خاص کے ناپسند کرتا ہو اوسے ہٹا کر اور دوسری قسم اوسکے پاس رکھی جاے۔ اقراص اندیوس بنا بر شہادت
جالینوس کے بھی مفید ہیں اسلیے کہ یہ اقراص شامل حجامہ اور فوائد ہیں جو علاج قے کے واسطے درکار ہیں خصوصاً اگر موثر قے کا خلط
صدیدی ہو کہ یہ قرص گویا اوسکا تریاق ہے نسخہ اوسکا وہی ہے جو قرابادینوں میں مندرج ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس قرص میں انیسون اور تخم کرفس
بغرض عطریت اور غذائیت داخل ہے اور افسنتین جلا کے واسطے اور خلط صدیدی کے احدار یعنے معدہ سے نیچے اوتر جانے کے واسطے اور
تقویت فم معدہ کے واسطے اور فم معدہ کی مضبوطی اور استواری کے واسطے اور دارچینی چونکہ بسبب اپنی بوے خوش کی ضد منافی
خلط صدیدی بدبو کی ہے اس غرض سے داخل ہے اور یہ بھی غرض ہے کہ دارچینی خلط صدیدی کو بدل کر کسی قدر اوسکی اصلاح کر دیتی ہے
اور اوسی خلط صدیدی کی تحلیل بھی کرتی ہے۔ دارچینی میں خوشبو ایسی ہے کہ جملہ اعضاے عصبانی کے مناسب ہے اور افیون واسطے
تخدیر کے داخل ہے اور نوم پیدا کرنے کے واسطے اور جندبیدستر افیون کے فساد اور مضرت سمیت کے دور کرنے کے واسطے داخل ہے
۔ قرص کو کبھی صدیدی قے کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے متلی اگر بسبب ضعف کے ہو اور قے ہو جانے سے اوس متلی میں سکون پیدا
ہوتا ہو اوسوقت کچھ ضرور نہیں ہے کہ تکلف قے کرائیں خواہ ادویہ وغیرہ کا استعمال کریں بلکہ اگر قے خود بخود آجایا کرے تو بیشتر نافع
ہوتی ہے اور کبھی ایسی متلی میں سویق شعیر پلانے سے تسکین ہوتی ہے جس شخص کو ابکائی ہر وقت زمانہ ربیع میں آتی ہو اور قے کرنے کا
وہ شخص جو گرم ہو خصوصاً مثل ایسی فصل کے زمانہ میں پس اس شخص کو چاہیے کہ ہمراہ روٹی کے تھوڑی مقدار پیاز نرگس کھالیا
کرے ورہم تناول کرے بعد اوسکے آب گرم غرارہ سکنجبین کر کے قے کر ڈالے اور اس سے زیادہ پیاز نرگس کا استعمال نہ کرے کہ اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے
علاج قے الدم کا اگر قرحہ وغیرہ کا احساس ہو پہلے اون قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر رعاف زائد کا احساس ہو اوسکے سبب کے
دور کرنا چاہیے اور اگر امتلاے خون زیادہ معلوم ہو تو اوسکے نکال ڈالنے کی تدبیر کرنی چاہیے پس اکثر بعد نکالنے دو رطل خون کے
پھر دوبارہ حاجت فصد ضیق کی بھی ہوتی ہے۔ اور جسوقت قے الدم زیادہ تنگ کرے اور مہلت نہ دے اطراف کی بندش کرنی لازم ہے
خصوصاً اگر کسی دواے حاد کے پینے سے قے الدم عارض ہوئی ہو۔ اور بیشتر اوس قے الدم میں جو بسبب تناول کسی تیز دوا کے

ف
اینطاسقوریس
بوجہ بیان

علاوہ شہد ہوئی ہو شراب ممزوجہ ملاکر پلائی جاتی ہے اور روغن بنفشہ وغیرہ مثل شیر خشت ہوا اور روغن گل غالب بھی ہوتا ہے اور مقدار چار قیراط طولی تک اسکا استعمال تجویز کیا گیا ہے تخم ترب بھی مقدار کے بعد مثل دو تین درم بھی مقدار پیالہ پلائی جاتی ہے بعد اسکے سکنجبین وغیرہ سے ٹھنڈی کر کے پلائی جاتی ہے۔ اور بعض تجربہ کاروں نے کہا ہے کہ اوس کا مرکب مجرب ہے قرص الدم ہمیشہ بکار ہے اقاقیا تخم گل طین مختوم گلنار افیون بزر البنج صمغ عربی عصارہ آبرنگ ہیں اور کہا کہ خواہ عصارہ عصی الراعی ہیں اور ہر گرم میں پانی زیادہ ملا ہوا ہو اسکے ساتھ استعمال کریں خواہ آب بارتنگ کے ہمراہ اگر کشش خونکی معدہ سے زیادہ معلوم ہو اور مقدار شربت اس دوا کے مرکب کی ایک مثقال سے ایک درم تک ہو سکتی ہے۔ لعوق قابضہ کا استعمال بھی قرص الدم کو نافع ہے اور تجارب جو نہ بھی ہے۔ اور چند مرکبات جو قرابادین میں مذکور ہیں سے وہ بھی مفید ہیں آسان علاج اسکا یہ ہے کہ مازو اور گلنار ہر واحد ایک ایک حبہ وزن ایک مثقال کے ایک قیراط افیون ملا کر تناول کریں آب بارتنگ کے ہمراہ۔

قلق اور کرب معدہ کا بیان کبھی معدہ میں قلق اور کرب ایسا اوٹھتا ہے کہ بیمار کو غم پیدا ہوتا ہے اور اسی کرب اور بے آرامی کے سبب سے ایک شکل سے دوسری شکل پر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اولٹ پھیر کیا کرتا ہے اور بیشتر اسکے ہمراہ خفقان ہمیشہ لازم رہتا ہے یا کبھی کبھی خفقان عارض ہوتا ہے اور مریض کو ممکن نہیں کہ اپنی بیماری کو پہچان کر بیان کر سکے۔ اور بیشتر اسکی تبعیت سے سدر اور سدوار بھی عارض ہوتا ہے اور اکثر تغیر لون ایسے بیمار کا ہو جاتا ہے اور در اصل یہ مرض متلی کا مبدا ہے اور اکثر اسی کرب کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے اور کبھی پہلے کرب اور قلق پیدا ہو کر اوسکا انتقال متلی کی طرف ہو جاتا ہے سبب اس مرض کا وہی مادہ ہے جو متلی پیدا کرنے والا ہے فرق صرف اتنا ہے جس وقت وہ مادہ منتشر ہو جاوے اسلیئے کہ جب تک وہ مادہ منتشر رہیگا کرب اور قلق پیدا کریگا اور جب فم معدہ میں مجتمع ہو جاویگا متلی پیدا ہوگی اور معدہ پر اسکے سوزش ہوگی کہ طبیعت بعد حرکت اور تشویش کے دفع خلط کرتی ہے کبھی بقیہ اجزا ادویہ مقیہ خواہ ادویہ مسہلہ کے بھی کرب پیدا کرتی ہے ایسے وقت کرب سفر جل اور کرب انگور ترش دینا چاہیئے خواہ اور اس قبیل ربوب قابضہ جو شئے کہ معدہ میں جا کر جوش کھاتی ہے فواکہ کے اقسام سے مثل سیب شیریں وغیرہ لیس وہ چیزیں وہ کرب بھی پیدا کرتی ہے۔ سرد پانی جو غیر وقت پیا جاوے وہ بھی کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر حمیات میں آب سرد بسبب زیادتی تپ کا ہوتا ہے اور سواے آب گرم کے حمیات میں سرد پانی پینا ہرگز جائز نہیں ہے علاج اگر قلق اور کرب معدہ کا قلیل ہو فقط شراب جسمیں آمیختہ پانی ملا ہوا ہو سہی سے زائل ہو جاتا ہے اگر اوسمیں مقوی معدہ بھی اجزا شریک ہوں تا خواہ ماء العسل کے ملانے سے خواہ ایسے ادویہ کے ملانے سے جو تعدیل اوس خلط کی کریں۔ اور جو کرب اور قلق زیادہ ہو اوسمیں ادویہ غثیان کی حاجت ہوتی ہے۔ پھر اگر یہ مرض بسبب حرارت اور خلط حار کے عارض ہوا ہو اور یہی قسم اکثر عارض ہوتی ہے اوسمیں تسکین مبردات مرطبہ کے استعمال سے اور طلاہاے بارد سے (جو صندل اور کافور اور گل سرخ سے بنائے جائیں) پیدا ہوتی ہے۔ اسی قسم میں ضماد پوست کدوے شیریں اور خرفہ سیاہ اور مسلم جو کے ستو کا سرکہ اور پانی ملا کر بنانا مجرب ہو چکا ہے کہ معدہ اور جگر پر اس ضماد کو لگائیں۔ اور جب زیادہ مرض بڑھ جاوے صندل اور گل سرخ وغیرہ کا ضماد کریں۔ منجملہ اون اشیا کے جو کرب معدی کو نافع ہیں ستو جو مسلم مع پوست کا خصوصاً انار دانہ کے ہمراہ اور واجب ہے کہ جو وہ ہیسے ہوئے ہوں۔ اسی طرح نقاع جو کا جو انار دانہ سے بدون گرم مصالحہ کے بنایا جاوے اور رب سفر جل بھی نافع ہے۔ اگر متلی نہو شراب سے مطلقاً اجتناب کرنا چاہیئے۔ پانی جو شراب میں آمیختہ کیا جاوے زلال تمر ہندی اور شربت سیب کہنہ جو تحلیل ضعف اکثر کرتے ہے ترب و کعیمہ یعنے پنجہ خیار کا پانی جسکی پوست اوتار لی ہو اور تھوڑا سا جلاب شکر طبرزد اور بلدیہم طباشیر ملا کر دینا اسکی بھی لوگون نے اسکے واسطے ثنا کی ہے خون جو معدہ اور امعا میں محتبس ہو جاوے وہ درم ہم صرف ابیض بابلی یعنے اسپند خواہ تین درم ہم پلانا چاہیئے آب گرم کے ہمراہ پھر اگر اسکے بعد بھی بستگی رہے آب جا نشاء اور اسی طرح انفحہ ارانب یعنے معدہ خرگوش کا استعمال کریں دو درم کا معدہ

میں بہ نسبت ہلنے کے ... خواہ آب یا ... ریزہ وغیرہ کے اور اونہیں ... شیخ نے ہچکی کا ... کر دیا ہے ... فواق یعنی ہچکی کی حرکت
طبیعت سے جو حرکت تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے ہوتی ہے گویا ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ فم معدہ ... تمام جرم معدہ کا یا فم ہی کا اسی حرکت
سے اپنی جگہ خاص میں بوجہ تشنج کے فراہم ہوتا ہے اور یہ تشنج بوجہ گریز کرنے کے کسی موذی سے پیدا ہوتا ہے اگر وہ موذی موجود ہو اور تمدد یعنے
انبساط بسبب استفراغ حرکت دافعہ کے جو قوی ہے پیدا ہوتا ہے بعد حرکت تشنجی کے۔ مثال اسکی ایسی ہے جیسے کوئی شخص حملہ کرنے کا ارادہ کرے
کہ وہ شخص پہلے تو کسی قدر پیچھے کو ہٹتا ہے اور پھر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے۔ کبھی ہچکی ایک قسم کی مشابہت اوس کھانسی سے رکھتی ہے جو سینہ
اور حجاب سے اوٹھتی ہے بغرض دفع کرنے کسی خلط کے۔ لیکن اگر ہچکی کسی موذی کی موجودگی سے نہ عارض ہو بلکہ بسبیل افراط یبس
کے ہو جسکو فواق یبسی کہتے ہیں اسلیے کہ خشکی سے حرکت مثل تشنج کے پیدا ہوتی ہے اور طبیعت انبساط کی طرف حرکت دیتی ہے مگر اسکی طاقت
سے یہ انبساط پورا پورا بسبب خشکی کے پیدا نہیں ہوتا پس اوس انبساط کی تلافی میں یہ تمدد انبساطی جو دوسرا جزو حرکت مرکبہ فواق کا ہے پیدا
ہوتا ہے مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ میں یہ ہے کہ چونکہ طبیعت مطاوع تشنج کی نہیں ہے یعنے اوسکو قبول نہیں کرتی اور بسبب یبس کے
تمدد انبساط تام بھی نہیں ہے لہذا ابتدائی اطاعت تشنج کے تمدد انبساطی پیدا ہوتا ہے اور یہ احتمال بھی اگرچہ بعید ہے لیکن محصل اسکا بھی
وہی ہے متن فم معدہ کو ہچکی عارض ہوتی ہے اکثر بسبب کسی موذی کے عارض ہوتی ہے جسطرح اختلاج بھی فم معدہ کو کسی موذی کی وجہ سے عارض
ہوتا ہے خصوصاً اگر معدہ میں خشکی ہو کہ اوسوقت فم معدہ تھوڑے سے لذع کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا اور کبھی فواق فم معدہ کا بمشارکت بھی عارض
ہوتا ہے۔ کبھی ہچکی بعد قے کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ اگر قے کسی خلط لاذع سے ہوتی ہے اوس قے سے فم معدہ کو گزند پہنچتا ہے یا اس سبب سے کہ خوب
کھل کر قے نہیں ہوتی اور اوسوقت کسی قدر خلط کا بقیہ فم معدہ میں رہ جاتا ہے اور بواسطہ قے وہ دفع نہیں ہوتا جسطرح کبھی ہچکی قے کے بند ہو جانے سے
خواہ قے کے روکنے پر صبر کرنے سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ اوسوقت حرکت اختیاری میں سکون اور بدلی پیدا ہوتی ہے مترجم یہ دلیل اشارہ اپنے
مذہب مختار کی طرف ہے جو شیخ چند سطر کے بعد بیان کریگا کہ فواق کی حرکت بہ نسبت قے کے ضعیف ہوتی ہے متن اکثر حرکت معدہ کے اجزا کی
بسبب مادہ لاذعہ کے ہوتی ہے سوائے فم معدہ کے کہ بسبب شدت حس کے اور بقوت متاذی ہونے فم معدہ کے بدون مادہ لاذعہ کے بھی اوسکو
حرکت ہوتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ حرکت فواق کی قے کی حرکت سے زیادہ قوی ہے اسلیے کہ قے معدہ سے اوس مادہ کو دفع کرتی ہے جو مصبوب
اور ریختہ ہو رہا ہے (اور اوسنے سرایت معدہ میں نہیں کی ہے پس اوسکا نکالنا ضعیف حرکت سے ہو سکتا ہے) اور ہچکی کی حرکت اوس مادہ کے
اخراج خواہ دفع کرنے پر ہوتی ہے جو مادہ ناشب اور چپا ہوا یعنے فرو رفتہ معدہ میں ہے۔ اور یہ قول اوس طبیب کا درست نہیں ہے (یعنے کلیت
صغرائے دلیل کے ممنوع ہے) اسلیے کہ ہر ایک قے اور تہوع بسبب خلط مصبوب کے نہیں حادث ہوتی (بلکہ بموجب اقسام مندرجہ فصل سابق
بعض اقسام قے اور تہوع کے البتہ مادہ مصبوبہ سے ہوتے ہیں پس اون اقسام میں حرکت قے کی ضعیف ہو سکتی ہے) مترجم پھر چونکہ دوسری
دلیل قے کی حرکت کے ضعیف ہونے پر یہ بھی خیال کیجا سکتی تھی کہ چونکہ قے سے مادہ موجودہ دفع ہو جاتا ہے اور جو حرکت ایسے مادہ کے اخراج پر
ہو کہ دفع ہونے سے عاصی نہیں ہے جیسے مصبوب غیر مادہ ناشبہ وہ ضرور ضعیف ہوگی بخلاف فواق کی حرکت کے کہ اوسمیں طبیعت کو قصد اخراج
مادہ پر حرکت ہوتی ہے مگر مادہ بوجہ فرو رفتہ ہونے کے ہرگز دفع نہیں ہوتا پس ضرور اہتمام زائد اور حرکت قوی ایسی ہی مادہ کے واسطے
درکار ہوگی یعنے ہچکی کی حرکت قوی ہوگی اس دلیل کے ابطال کی طرف اشارہ شیخ نے کر کے کہا متن اور یہ بات بھی کلیتہً ضرور نہیں ہے
کہ جس حرکت سے (مثلاً قے کی حرکت سے) مادہ دفع ہو جاوے تو اوس حرکت کو ضعیف ہونا بھی لازم ہے بہ نسبت اوس حرکت یعنے فواق کی

یا تھا یا سے دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے خواہ [illegible] پیدا نہیں ہوا اگر [illegible] ہچکی پیدا ہوتی ہے [illegible] اسی طرح [illegible]
سے عارض ہو خواہ ایسی تنگی [illegible] اگر [illegible] ابھی ورم پیدا نہیں ہوا ہو مگر [illegible] پیدا ہونے کو ہو اور [illegible]
کی ہچکی بھی مشارکت سے ہوتی ہے [illegible] علامات بحران میں کہ [illegible]
تخمینی استدلال [illegible] عارض ہوتی ہے یوں کہا گیا ہے اور بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ چونکہ [illegible]
جگر کے انصباب [illegible] ہچکی آتی ہے یہی سبب بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ ورم جگر تنگی
اور ضغطہ معدہ اور [illegible] معدہ میں پیدا کرتا ہے [illegible] پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بسبب اسکے جو [illegible] کا مشارکت جگر کے معدہ سے ایک
عصبہ دقیقہ سے ہے جو کہ جگر اور معدہ میں وصل اور اتصال کا باعث ہے۔ اگر آدمی کو ہچکی کسی [illegible] سے آتی ہو اور [illegible] آجائے
ہچکی جاتی رہے گی۔ اور اسی طرح اگر قے کرے اور خلط مذکور نکل جاوے تب بھی ہچکی فرو ہو جاتی ہے۔ پھر اگر قے کے بعد بھی ہچکی باقی رہے تو معلوم کرنا
چاہیے کہ یا تو ورم اسکے معدہ میں ہے خواہ ورم بیچ میں اور اس [illegible] کے جو معدہ میں دماغ سے آیا ہو یا دماغ میں ورم ہو اور بیچ عصب اور دماغ کے
ورم کے تابع سرخی چشم بھی بوقت ہچکی کے ہوتی ہے اور معدہ اور دماغ کے ورم میں تفرقہ اعراض اور ورم معدہ اور اعراض اورام دماغ
سے کر لیا جاتا ہے۔ جو ہچکی کہ علامات بحران میں داخل ہے بیشتر علامات جیدہ میں سے ہوتی ہے اور اکثر علامات ردی میں شمار کی جاتی ہے چنانچہ
مقالہ بحران کتاب چہارم میں مذکور ہوگا۔ کتاب فصول میں لکھا ہے کہ اگر قے [illegible] ہچکی [illegible] اور ہمراہ ہچکی کے سرخی چشم بھی ہو یہ علامت
ردی ہے کہ دلالت ورم معدہ خواہ ورم دماغ پر کرتی ہے۔ اور کتاب علامات موت سریع میں وارد ہے کہ جس شخص کو ہچکی آتی ہو اور اسکے [illegible]
جانب بدن کے کوئی ورم خارج از طبیعت یعنی خارج از ورم [illegible] کسی سبب اسباب عرضیہ اور ام سے عارض ہو اور ہچکی بھی [illegible]
آرہی ہو قبل از طلوع آفتاب اسکی جان نکل جاوے گی اور مر جاوے گا۔ اور اسی کتاب میں ہے کہ جس شخص کو ہچکی کے ہمراہ [illegible]
عارض ہو اور اسکی عقل زائل ہو جاوے مر جاوے گا علامات جو ہچکی آ جانے سے ٹھہر جاوے اور اسکا سبب کوئی شئ موذی تصور کرنا چاہیے
جیسے ثقل سے خواہ اسکی کیفیت لاذع سے کسی [illegible] اسلئے مذکورہ بالا سے ہچکی پیدا ہوتی ہے۔ اور جو ہچکی بعد استفراغات اور حمیات
محرقہ کے پیدا ہوتی ہے اور قوی ہو جاوے [illegible] اسمیں سکون نہیں ہوتا بلکہ ہچکی میں [illegible] بعد زیادتی ہو جاتی ہے [illegible] یبوست کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ہچکی کہ
سوء مزاجہائے مادی یا غیر مادی کے حادث ہوتی ہے اور اسکے علامات ابواب جامعہ یعنے بیان عام ہر ایک عضو کے ابواب سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور جو ہچکی اورام
معدہ یا دماغی اورام خواہ جگر کے اورام سے پیدا ہوتی ہے اور اس پر اعراض خاص ہر ایک ورم کے دلالت کرتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ مذکور ہو چکے
علاج قے کرا دینی نافع علاج اس ہچکی کا ہے جو بسبب امتلا کثیر کے پیدا ہوئی ہو خواہ کسی موذی یا کیفیت کی ایذا سے عارض ہوئی ہو اور
اسی طرح ہر ایک تحریک عنیف اور سخت جنبش دینی اور زور سے چھینکنا اور غصہ میں لانا اور رنج اور فرحت پیدا ہونی یا خوف جو اچانک پیدا ہو جاوے
مترجم جیسے ہندوستان کی عورات بچوں کی ہچکی کسی مخوف حکایت کے بیان سے کھو دیتی ہیں خواہ کسی دور افتادہ کے یاد دلانے سے چونکہ
طبیعت مریض اسوقت متفکر بخوشی یا رنج خواہ کسی طرح کے غصہ [illegible] ہو جاتی ہے لہذا ہچکی رک جاتی ہے اور یہ تدبیرات متعلق بقواعد نفسانی ہیں
جو طب روحانی میں بخوبی بیان ہوتے ہیں چنانچہ ماہران علم نفس [illegible] ظاہر ہیں مثل سرد پانی چہرہ پر چھڑکنا اسقدر کہ بدن میں دفعتہً کیفیت
لرزہ کی سی پیدا ہو اور حرکت کرنی اور ریاضت اور سواری گھوڑے وغیرہ کی اور کھانسی کے ضبط کرنے پر صبر کرنا اور اسکے ہیجان کو روکنا
اور تشنگی پر صبر کرنا یہ سب امور ہچکی کے معالجہ میں داخل ہیں چھینک آنے کو قلع اور دور کرنے پر اس مادہ کے جس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے

ف کتاب فصول [illegible]

ف [illegible]

نافع ہے طبیخ ۔ الیضاً دم بند کرنا سانس روکنے سے کبھی ہچکی زائل ہوجاتی ہے سبب اسکا یہ ہے کہ سانس کا بند کرنا حرارت اندرونی کو جوش دیتا ہے اور
حرارت کو خارج بدن کی طرف نکلنے کی حرکت دیتا ہے مسامات کی طرف تو لطیف تقاضا ہوا اسے مروڑ کے اور جب حرارت کو حرکت ہوئی اور قوت اختلاط
تمام ہوئی تب بھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسی حرکت سے وہ اخلاط جو چسپیدہ ہیں متحلل ہوجاتے ہیں - نوم طویل بھی شدید النفع ہے اور اطراف کی بندش اور خالی
سینگیاں لگانا معدہ پر توڑنا اور ماہین دونوں شانون کے لیطرف پشت کے سینگی لگانی اور اسی طرح پر تکمید کا انھیں مقامات پر ضماد کرنا کہ جلد سرخ
ہوجاوے یہ بھی نافع ہے منجملہ معالجات نافعہ کے ایسی ہچکی کے واسطے جو سوختی ہو یعنی سوم نیفہ دتی ہوا اور بسبب امتلا کے اخلاط کے پیدا ہوئی ہو
یہ تدبیر ہے کہ آغاز معالجہ اوسکا قے سے کرے پھر ایارج فیقرا اور عصارہ افسنتین ان دونوں سے ایک مثقال اور نمک ہندی دو دانق سے کر
استعمال کیا جاوے اوسکے بعد ہی کا مربہ کھلایا جاوے پھر اگر سبب اسکا لیجنے خلط چسپیدہ ہو اوسکے علاج میں تین چیزون کا قصد کرنا واجب ہے
(۱) تحلیل مادہ اور تقطیع اوسکی مثلاً سکنجبین عنصلی سے کرین (۲) تبدیل مزاج کی اسقدر کرین کہ معتدل ہوجاوے اگر اوس مادہ کی ایذا دہی
فقط برودت کیفیت غیر معتدلہ سے ہو (۳) فم معدہ کے احساس کو تھوڑا سا ضرر مخدرات وغیرہ کے ذریعہ سے ایسا پہونچایئن کہ لذع کی
اذیت قبول نکرے یا کم قبول کرے - اس قرص کی نہایت ستایش لوگون نے کی ہے قسط زعفران گل سرخ تازہ مصطگی سنبل ہر ایک چار مثقال
اسارون دو مثقال صبر ایک مثقال افیون ایک مثقال عصارہ اسبغول میں قرص طیار کرین اور نصف مثقال تناول کرین - اس قرص میں جز قطونا
اور افیون مخدر حس فم معدہ کی ہیں اور سنبل مقوی اور محلل اور اسارون رطوبات معدہ کے اسفل کی طرف مائل مجاری بول کی طرف سے
اونکا اخراج کردیتی ہے اور صبر اونھین سے رطوبات غلیظہ کو مجاری براز کی طرف مائل کرکے اوسی طرف سے اونکا اخراج کردیتی ہے اور قسط اور
زعفران منضم تقویہ رطوبات مذکورہ کے ہیں اگر بعد نضج کے ہر ایک خلط سہل الدفع ہوجاتی ہے) بس انھین خواص اور اوصاف کے ایک جا ہونے سے
یہ قرص فواق شدید اور تقلب نفس مین زیادہ تر بہبودمند تجویز کیا گیا ہے اسلیئے کہ جملہ تدابیر محتاج الیہا اسی سے پورے ہوتے ہیں - پھر اگر ہچکی کہنہ
اور دیرینہ ہوجاوے روغن کلکانج سے ایسے وقت نفع حق پیدا ہوتا ہے اور اوسقدر شربت اوسکی ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ اور منجملہ نافع ادویہ کے
ایسے وقت طبیخ سکنجبین قند ملا کر ہے پھر اگر اس سے زیادہ بھی شدید اور مزمن ہوجاوے معاجین اور جوارشات مثل کمونی کے اور تریاق کے ساتھ
بلکہ اکثر حاجت معاجین کبار کی زیادہ ہوتی ہے - تریاق اور فلونیا کو فواق کے دور کرنے مین منفعت عظیم ہے اسلیئے کہ انمین کیسی قدر قوت تخدیر کے ہمراہ
تقویت معدہ اور تحلیل اور دفع مادہ کی بھی قوت ہے - حبوب مرکبہ مین حب سکبینج اور حب المنجیفہ اور اقراص کو کب ہچکی کے واسطے شدید النفع ہیں
- اور یہ نافع اوس فواق کے واسطے جو مادہ بارد سے یا ایسے مادہ سے جو قریب بارد کے ہو سداب اور نطرون دونون ہمراہ کسی شربت کے
پلائے جایئن - اور اسی طرح آب کرفس اور خل عنصل اور حب الماء ایک قسم کا پودینہ ہے اور اسارون اور ناردین اور جند بیدستر جوش اور انجدان
حتے کہ سونگھنا انجدان کا ایسی ہچکی مین سکون پیدا کرتا ہے - اور زراوند اور دوقو اور انیسون اور زنجبیل اور راسن خشک شدہ اور عصارہ غافث
اور سا قیح ہندی اور دو بچ شہد کی اور قیسوم یہ سب ادویہ ایک ایک تنہا اور مرکب جند اجزا انھین سے ہر گونہ نافع ہیں انھین ادویہ سے لعوقات
اگر طیار کیے جاتے ہین تو وہ معدہ کو زیادہ موافق ہوتے ہین اور اونکا ٹھہرنا معدہ مین دیر تک رہتا ہے نسبت اسکے کہ مشروبات کے طور سے
مستعمل ہون اور قعر معدہ کی طرف دفعۃً گر جایئن جند بادستر کہ ایسی ہچکی مین خاصیت عجیبہ ہے کبھی تین درہم تک جند بادستر ہمراہ تین اسکرجہ
سرکہ اور دو ثلث اسکے پانی کے استعمال کیا جاتا ہے منجملہ اون ادویہ کے جنکا فائدہ پلاتے ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے یہ دوا ہے کہ سلاقہ قیسوم
اور فودنج جبلی اور مصطگی کو ہم وزن لے کر پانی مین اوبالین اور شراب کے ساتھ پلایئن - الیضاً مصطگی اور دار چینی اور عنصل تین اوقیہ ایک قسط

لیئے ہیں اور قئے میں جوش دیں اور چند روز تھوڑا تھوڑا پلایا کرین - ایضاً جو ہچکی مادۂ بارد رطب سے ہو اوسکو نطرون ہمراہ ماء العسل کے مفید ہے لیکن
خولنجان اور شہد صبح کے وقت تناول کیا جاوے اور شام کو بقدر چوزہ کے جو ایک مثقال ہے - ایک دوا جسکی ترکیب یہ ہے قسط اور زعفران اور خر
اور تمام یا لبس اور فودنج نہری اور نفنع اور سداب اور تخم کرفس اور کندر اور اسارون کدو ... اور ہم افیون گل سرخ خشک شدہ ہر ایک نصف
درہم کبر مخلل یعنی سرکہ میں پروردہ کی ہوئی کی بھی ایسی ہچکی کے دور کرنے میں بڑی تعریف کیجاتی ہے کبھی ان ادویہ مذکورہ کی اعانت استعمال سے
ادویہ معطسہ کی کیجاتی ہے کہ چھینک آنے سے مادہ کو حرکت پیدا ہوتی ہے - پھر اگر سبب فواق کا برودت معدہ بلا مادہ ہو تو یہی ادویہ مذکورہ
ہمراہ سرکہ اور پانی کے نافع ہوتی ہیں اور انھیں ادویہ کا ضماد گردن اور لبہ یعنی مقام نحر اور قربانی پر کیا جاتا ہے اور نیچے شراسیف کے بھی
یا انھیں ادویہ کو بطور طلا کے گردن اور لبہ پر زیت کہنہ خواہ روغن بابونہ خواہ روغن قثاء الحمار کے ہمراہ استعمال کرسکتے ہیں - اور اسی طرح جملہ روغنہا گرم
تنہا بدون آمیزش کسی دوا کے نافع ہوتے ہیں خصوصاً روغن بابونہ خواہ روغن جسمین جند بادستر اور نکمون اور انجدان جوش دیا گیا ہو یا
جند بادستر اور قسط شیرین ہر دوا نصف درہم فطر اسالیون ایک درہم آب بیسبر یعنی تمام کے ساتھ خواہ مطبوخ فودنج اور انیسون اور
مصطگی کے ہمراہ یا پوست بیرون پستہ جو باہر کا چھلکا اور سرخ ہوتا ہے ہمراہ انجیر کے پانی میں پکائے جائیں اور اسی جوشاندہ کو پلائیں بعض
مجربین نے کہا ہے کہ پوست شگوفہ خرما اگر خشک کرکے خوب پیسی جاوے اور ایک مثقال اسکا ہمراہ آب انار یا نہار اور تخم سداب کے تناول کیا جاوے
زیادہ نافع ہوگا - اور مجھے یاد نہیں کہ فواق بارد کو یہ دوا نفع کرے - اگر فواق بارد کہنہ ہو جاوے اور شدت اوسکی بڑھ جاوے بدون
خالی پچھنے رکھنے کے معدہ پر اور اوسکے ادویہ محمرہ لگانے کے چارہ نہوگا جو ہچکی ریح محتبس سے ہو معدہ پر خواہ معدہ میں جو ریح محتبس ہو خواہ
مری میں احتباس ریاح سے پیدا ہو ایسی ہچکی کو حمام کرنا اور کسی قدر کندر پانی میں پیسکر تناول کرنا مفید ہوتا ہے اوسکے بعد جرعہ جرعہ آب گرم
پلانا - اور سون خشک بھی ایسی ہچکی کے ازالہ میں نہایت مفید دوا ہے - جو ہچکی کسی ایسی خلط لاذع کی وجہ سے پیدا ہو جو خود فم معدہ میں پیدا ہوتی ہے
خواہ اوسپر ریزش کسی اور جگہ سے کرتی ہے ایسے بیمار کو قے کرانے کی ایذا برداشت کرانی چاہیے بشرطیکہ قے کرنی ممکن ہو اور قے ایسی دوا سے کرائی جاوے
جس سے اخراج اوسی خلط کا ہو یا مسہل ایارج ہمراہ سکنجبین کے اور مثل شراب افسنتین کے دیا جاوے - اور بیشتر فقط سرکہ اور پانی کا پلانا کافی
ہوتا ہے اور اوسکو جرعہ جرعہ گھونٹ جانا خواہ روغن بادام کو جرعہ جرعہ پلانا آب گرم کے ہمراہ بھی مفید ہے اور نیند کی طرف اوسکو مائل کرنا
اور لزوم طول سے اوسکو غرغر کرنا جب تک ممکن ہے - اور اسی طرح ماء الشعیر بھی اوسکو زیادہ نفع دیتا ہے خصوصاً آب انار شیرین ملا کر اور آب
انار میخوش ملا کر - دونوں انار یعنی شیرین اور ترش کا پانی بھی نافع ہے کہ تنقیہ بھی کرتا ہے اور تقویت معدہ بھی اوسکے ہمراہ پیدا ہوتی ہے
- اگر سبب ہچکی کا یبوست عارضی ہو اوسکا علاج شیر دوشیدہ اور آب دوغہاے مشہورہ ہمراہ روغن بادام اور روغن کدو کے ہے
اوسکے بعد ماء الشعیر اور آب کدو اور آب خیار اور لعابات بارد - اسی طرح ایسی صورت میں چرب و نرم مالش خارج سے بھی کرنی چاہیے اور
مفاصل کی تمریخ بھی کرنی ضرور ہے اور آبزن وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے مترجم نے لکھنؤ میں ایک مریض مسمی داروغہ احمد علی کا علاج
فواق یبسی کا فقط مکھن اور کلونجی کھلانے سے کیا اور فوراً صحت ہوئی اگرچہ اطبا جواب دے چکے تھے اور مریض آمادہ مرگ ہو چکا تھا اور
وصیت کر چکا تھا مگر دوا کے اوترنے کے ساتھ ہچکی رک گئی اور پھر نہ آئی - متن اگر ہچکی قے کے بعد عارض ہو اور مریض اپنے شعور سے بقیہ خلط
لاذع کا معدہ میں دریافت کرے کہ وہ بقیہ ہنوز لذع کر رہا ہے اور تھوڑی سی متلی بھی ابھی موجود ہو اوسکو متواتر چھینک لانے کی تدبیر کرنی
چاہیے اور اس سے پہلے ایسی دوا جو مزلق اوس خلط کی ہو پلانی چاہیے - مثل رب آلوے بخارا اور رب تمر ہندی اور خصوصاً تمر ہندی کے

پوسنے کا شکم پہلے چمینک پیدا کرنے سے دینا چاہیے - پھر اگر یہ تدبیر اچھی طرح کارگر نہو بلکہ کسی قدر حرارت محسوس ہو فم معدہ پر ضماد مراہم معتدلہ کا لگانا چاہیے اور نرم تر چیزین کھلانی چاہیین کہ جنمین اثر ثقل پیدا کرنیکا نہو بلکہ اونمین کسی قدر لطف بھی ہو جیسے لباب نخود اور کسی قدر تسکین بھی پیدا کرین جیسے روغن بادام اور تقویت بھی دین جیسے آب گوشت چوزہ ہائے مرغ کا اور خوشبو بھی ہون جیسے قصب الذریرہ - جو آپکے ورم جگر وغیرہ کے اورام سے پیدا ہوتی ہو اوسکا علاج اوسی ورم کے علاج سے کیا جاے گا اور اگر فصد کی حاجت ہوگی فصد بھی کیجاے گی اور انفحہ یا مزاج معدہ اور فم معدہ آب انار اور آب جو اور کاسنی اور ضمادہائے مذکورہ سے کیجاے گی جو احوال مراق اور شراسیف کو عارض ہوتے ہین کبھی انھین اطراف مین بسبب مواد موجودہ کے اختلاج عارض ہوتا ہو اور بیشتر جو مواد ان مقامات مین فراہم ہوتے ہین ایسے ردی اور غراب ہوتے ہین کہ اونکی آفت دماغ تک پہنچتی ہو اور اس عیب سے مالیخولیاے مراقی اور صرع مراقی حادث ہوتی ہو - چنانچہ اوسکو ہم نے بیان کیا ہو - اور کبھی یہ اختلاج قریب فم معدہ کے گوشت اور جلد مین ہوتا ہو - خواہ اونکے خود فم معدہ مین ہوتا ہو اور مشابہ خفقان کے ہوجاتا ہو کبھی مراق اور شراسیف مین انتفاخ لازم اور ثقل پیدا ہوکر دلالت قریبہ کسی آفت اختلاج وغیرہ پر کرتا ہو اور کبھی اسی انتفاخ اور ثقل کو دلالت اورام معدہ اور جگر وغیرہ پر ہوتی ہو - پھر اگر کبھی مراق اور شراسیف کا اوپر کی طرف محسوس ہو تو ہونے پر دلالت کریگا - اور حمیات حادہ مین کبھی ہیجان درد سر اور رعاف پر خواہ حدوث قے پر دلیل ہوتا ہو - چنانچہ اسکی تفصیل باب علامات بحران کتاب چہارم مین ہم کرین گے - یا اس کبھی اوسسے انتقال مادۂ ورم کا اوپر کی طرف ثابت ہوتا ہو - اور اگر کبھی اس مقام کا نیچے کی طرف ہو اور ناف کے گرد تک اوسکا اثر پہنچتا ہو انتقال مادہ بجانب اسفل اور اسہال پر دلیل ہوگا اور تاکید اس دلالت پر مغص یعنی مروڑ سے ہوتی ہو - تمدد شراسیف کا اوپر کی طرف حمیات نوبتیہ مین زیادہ ہوتا ہو - اور اگر کبھی ایسا تمدد بسبب کسی یبوست کے پیدا ہو جو تابع حرارت خواہ برودت کے ہوتی ہو - اور کبھی یہ تمدد مذکور تابع اورام باطنی کے ہوتا ہو اگرچہ وہ اورام نیچے کی جانب مین بھی ہون لیکن جو اورام اوپر کے اعضا مین ہوتے ہین اونکے ہمراہ تمدد شراسیف اوپر کی طرف ہوتا ہو اور ضیق اور مزاحمت ورم دونون اس تمدد کے ساتھ ہی باعث ہوتے ہین - یہ انتفاخ مراق اور شراسیف امراض حادہ مین ردی ہو اور اوسکے ہمراہ یرقان کبدی بھی ہوتا ہو کبھی انھین اعضاے مذکورہ مین شراسیف اور مراق تک درد ہاے لاذعہ اور اوجاع معدہ بسبب امراض جگر اور امراض طحال اور اورام عضل کے پیدا ہوتے ہین اور حمیات اور بحرانات امراض مین بھی یہی اوجاع حادث ہوتے ہین

خاتمہ

پہلا حصہ جلد سوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس کا امراض معدہ پر ختم ہوا جسمین تیرہ فن کا ترجمہ ہو - اب چودھوان فن امراض جگر سے دوسرے حصہ مین جو اسکے بعد آتا ہو شروع ہوگا اور اس حصہ پر دوسرا حصہ جلد سوم کا یعنی امراض غذائیہ کا بیان ختم ہوگا انشاء اللہ تعالے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ حبیبہ محمد و آلہ المعصومین

کتبہ بیمناہ الداثرۃ غلام حسنین الکاظمی الکنتوری عفی عنہ

فہرست مضامین حصہ دوم جلد سوم ترجمہ شرح قانون شیخ الرئیس

بعون صانع مکین و کرم و فضل خلاق زمین و زمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی حصہ دوم جلد سوم

قانون شیخ بوعلی سینا
۱۳۲۳ھ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاے زمن مصمار ہمہ دانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایماے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع زرین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودہوان فن جگر اور احوال جگر کے بیان مین اور اوسمین چار مقالے ہین

پہلا مقالہ کلیات احوال جگر کے بیان مین اور اب اسجگہ ہم تشریح جگر کی لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ جگر وہ عضو ہی کہ جسسے تتمیم اور انجام وہی خون بنانے غذائے واردہ کی ہوتی ہی اگرچہ ماساریقا بھی کبھی کسیقدر تبدیل کیلوس کی خون کیطرف کر دیتی ہی اسلیے کہ ماساریقا مین بھی قوت جگر کی قدرے قدرے مخلوق ہوئی ہی - خون درحقیقت وہی غذا ہی جسکا استحالہ بصورت جگر کے ہوا ہی کیونکہ جگر کی صورت کیا ہی وہ سرخ گوشت ہی مثل خون کے مگر وہی خون جوبستہ ہوا و منجمد - جگر لیف عصب سے خالی ہی - اور جگر کی لحمی جثہ مین وہ رگین پیدا ہوکر پھیلتی ہین جو بمنزلہ اصول و درجے ہین عملہ اون اشیا کے لیے جنکا انبات اور اوگنا جگر سے پایا گیا ہی اور یہ رگین جنکو اصول ہمنے لکھا ہی اوسی جثہ لحمی جگر مین مانند لیف کے متفرق ہوتی ہین چنانچہ باب تشریح اوردہ فن کلیات مین اچھی طرح معلوم ہوچکا ہی - اور وہی عضو لحمی جگر کا معدہ اور امعاسی کیلوس وغیرہ کو چوستا ہی بتوسط شعبون اور سوراخہائے باب ماساریقا نامی کے اور یہ چوسنا اُسکا جانب مقعر یعنی اندرونی رخ سے جگر کے ہوتا ہی اور اوسی جگہ اندرونی مین کیلوس کی پخت و پز خون بنانے کی غرض سے کرتا ہی اور پہر جب پختہ خون بن گیا اوسکو تمام بدن کی غذا دینے کیواسطے بذریعہ اجوف نامی رگ کے روانہ کرتا ہی اور اس اجوف کی پیدائش حدبہ جگر یعنی بیرونی رخ سے ہوتی ہی - اور جسقدر مائیت یعنی رطوبت غذا کی خونکے قوام مین داخل ہونے سے زاید اور بیکار ہوتی ہی اوسکو جگر اسی محدب کیطرف سے گردون مین روانہ کرتا ہی وہان سے فضلہ بول کا ہوجاتا ہی - اور خون کے پختہ ہوتے وقت جسقدر جوش آنے سے کف اور رغوہ صفراوی پیدا ہوتا ہی اوسکو جگر بطرف مرارہ کے ازراہ تقعیر روانہ کرتا ہی جو باب کبد سے اوپر ہی اور جو رسوب یعنی درد کیلوس کا جسکو سودا کہتے ہین رہجاتا ہی اوسکو بھی براہ تقعیر طحال کیطرف روانہ کرتا ہی - جگر مین تقعیر یعنی گڑہا اوس رخ مین رہا جو رخ جگر کا قریب معدہ کے ہی اس نظر سے تاکہ نشست جگر کی محدب معدہ پر بہت خوبی کے ساتہہ ہو اور ہر جگہ سے اتصال رہی - اور حجاب کے قریب جگر کا محدب اسواسطے تجویز ہوا تاکہ مجال یعنی وسعت گاہ حرکت مین

حجاب کے تنگی نہ پیدا ہو بلکہ باوجود متصل ہونے اور ملنے دونون عضو یعنی جگر اور حجاب کے پھر بھی یہ عمدہ صورت پیدا ہوئی گویا قریب مقدار ایک نقطہ کے مماست اور چھونا حجاب کا جگر کو ہوا ہی اور یہ مماست اور ملنا حجاب کا جگر سے قریب مقام اوس بڑی رگ کے ہی جو اسی جگر پر اوگی ہی اور یہ مماست نکورہ قوی ہی - دوسرا فائدہ محدب کے اس انداز پر رہنے سے یہ ہوا کہ ضلوع یعنی وہ پسلیان جنکا نام زور رکھا گیا ہی اور وہ جگر پر جھکی ہوئی آئی ہین اونپر پسلیون کا اشتمال یعنی شامل ہونا اچھی طرح سے درست ہو گیا ورنہ خلا پیدا ہوتا - جگر کو ایک غشاء عصبی ڈھانپے ہوے ہی جسکی پیدائش ایک چھوٹے عصبہ سے ہوتی ہی جو عصبہ جگر مین اسواسطے آیا ہی کہ اوسکو کسیقدر حس عطا کرے جیسا کہ ہمنے تشریح ریہ مین اسکا بیان کیا ہی - اس جگہ حس کا زیادہ تر ظہور جانب مقعر جگر مین ہی - دوسرا فائدہ اس غشاء عصبی کا یہ ہی کہ جگر کو ربط دیگر احشا سے اسی کے ذریعہ ہو جاتا ہی - جگر مین ایک چھوٹی سے عرق ضارب یعنی شریان بھی آئی ہی اور جگر مین اگرچہ وہ شریان متفرق ہو گئی ہی اسواسطے کہ روح کو جگر مین لاتی ہی اور جگر کی حرارت غریزیہ کی حفاظت کرتی ہی اور بسبب حرکت کے یہ شریان تعدیل حرارت جگر کی بھی کرتی ہی - اور یہ شریان جگر کی جانب مقعر یعنی اندرونی رخ مین نافذ ہوئی ہی اسلیے کہ جانب محدب جگر کے ترویح تو حرکت حجاب سے ہو جاتی ہی اوسمین کسی شریان کی حرکت کی حاجت نہ تھی - جگر مین خون کے واسطے کوئی جگہ اور ظرف وسیع نہ مخلوق کیا گیا اسطرح پر کہ خون ایک ہی جگہ بھرا رہتا بلکہ متفرق شعبون کے اندر یہ جگہ تجویز ہوئی اس حکمت سے تاکہ تمام اجزاء جگر کا اشتمال کیلوس کے لینے پر پورا پورا ہو اور جسقدر حصے اور اجزا جدا جدا کیلوس کے بنائے جائین مختلف جگہ پہلے سے کیلوس کی تقسیم ہو جانے سے اونکے بنانے مین تمامی فعل استحالہ اور بسرعت ہو جائے مقتضر جہم اسلیے کہ کسی چیز کی تھوڑی تھوڑی مقدار پر اثر فاعل کا اچھے طور پر ہوتا ہی اور کثرت مقدار کا کل انفعال تجزیہ ہو جانے سے اتمام فعل فاعل پر معین کامل ہوتا ہی مثلاً کسی چیز کا پیسنا اگر مطلوب ہو پہلے اوسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر ڈالین تو جلد پس جائے گی بخلاف اسکے کہ مسلم اوسے پیسنا شروع کرین مثلاً جو سطح عروق یعنی اوردہ کے جگر سے متصل ہی نہایت رقیق اور پتلی ہی تاکہ بہت جلد اثر لحمیت جگر کا کیلوس مین پہونچ جائے امر اوسمین یہ ہی کہ جن رگون مین کیلوس ٹھہرتا ہی وہ نازک جلد مخلوق ہوئی ہین اگر سخت اور موٹی ہوتین عضو لحمی یعنی جگر اپنے نرمی کی وجہ سے کیلوس مین اثر جلدی نکر سکتا - جو غشا یعنی جھلی کہ جگر پر حاوی ہی اوسکو ربط اوس غشا سے دیتی ہی جو مجلل امعا اور معدہ کے ہی یہ وہی جھلی ہی جسکا بیان معدہ کی تشریح مین ہو چکا ہی اور حجاب سے جگر کو یہی غشا جو حاوی جگر ہی ایک رباط عظیم اور قوی سے ربط دیتی ہی اور پشت کی پسلیون سے یہی غشا جگر کو اور چھوٹے چھوٹے رباطات سے مرتبط کرتی ہی - جگر اور قلب کے درمیان ایک چھوٹی سے شریان اگر ملتی ہی اور اسی شریان کے ذریعہ سے قلب و جگر مین وصل پیدا ہوا ہی یہ وہی شریان ہی جسکے فوائد اوپر کے سطور مین بیان ہو چکے قلب سے پھوٹ کر جگر مین خواہ جگر سے پیدا ہو کر قلب مین پہونچی ہی بحسب اختلاف دو مذہبون کے - اس شریان کا ربط جگر سے بڑے استحکام کے ساتھ بذریعہ ایک جھلی سخت اور گندہ کے کیا گیا ہی اور یہ شریان اوسی جھلی پر ہو کر جگر مین نفوذ کرتی ہی - دونو جانبون سے زیادہ رقیق اور نازک اس رگ کی وہ جانب ہی جو متصل اندرونی رخ جگر کے ہی اسلیے کہ اس رگ کی ایجاد باین صفت بغرض اسکے ہوئی ہی کیونکہ یہ رگ اعضائے رقیقہ سے مس کرتی ہی - انسان کا جگر ہر ایک ایسے حیوانکے جگر سے بڑا ہی جسکا جثہ اور مساحت مکعب جسمانی برابر مساحت جسم انسانی کے ہی - کہتے ہین کہ جو حیوان کہ خورش اوسکی زیادہ ہو اور قلب اوسکا ضعیف ہو اوسکا جگر ضرور بڑا ہوتا ہی - جگر اور معدہ کے درمیان مین ایک پٹھہ واصل ہی مگر وہ پٹھہ باریک ہی لہذا یہ دونون عضو یعنی جگر اور معدہ اپنے اپنے امراض اور ایذا رسی مین دوسرے کے شریک نہین ہوتے ہان کوئی امر عظیم اور ورم جگر سے ایسا ہی پیدا ہو جائے اوسوقت امراض مشارکت بھی ان دونو نکے پیدا ہوتی ہین - پہلے جو چیز جگر سے اوگتی ہی دو رگین ہین ایک جانب مقعر اور اندرونی جوف جگر سے اوگتی ہی اور زیادہ منفعت اوس رگ کی جذب کرنا غذا کا ہی جگر کیطرف اور اسی رگ کا نام باب کبد ہی

اور دوسری رگ محدب جگر سے پیدا ہوتی ہے اور اوسکی منفعت یہ ہے کہ غذا سے جملہ اعضاے بدنی کو جگر سے اونمین غذا پہونچاتی ہے اور اسی رگ کا نام اجوف ہے
اور ان دونون رگون کی تشریح ہمنے کتاب اول فن تشریح مین بیان کر دی ہے - جگر کے واسطے چند زوائد اور زوائد بھی ہین کہ اونکی وجہ سے جگر معدہ پر بحوالی
اسطرح حاوی اور شامل رہتا ہے اور معدہ اوسکے زوائد سے پیدا ہوتا ہے جسطرح انگلیون سے کسی شے کی گرفت ہو جاتی ہے جسکو مٹھی مین بھر کر گرفت کرین سب سے
بڑی زیادتی زوائد جگر مین وہ ہے جسکا خاص نام زائدہ رکھا گیا ہے اور اسی پر مرارہ کے رکھنے کی جگہ مقرر کی گئی ہے اور درازی اسکی اسفل کیطرف تجویز ہوئی ہے
جملہ زوائد جگر کے چار یا پانچ ہین جو بھی ہین یہ ضرور نہین ہے کہ سب آدمیون کے بدن مین جگر کو زیادہ انضمام پشت کے ضلعون سے ہو اور نہ زیادہ استناد اور
تکیہ گاہ جگر کی پسلیان سب آدمیون کے بدن مین ہوتی ہین اگرچہ اکثر افراد انسانی مین انضمام اور استناد جگر کا اضلاع خلف پر اسیطرح ہے مگر سب کا نہین ہے
اور مشارکت جگر کی اضلاع پشت اور حجاب سے بھی اسی قاعدہ پر کمی و بیشی کے ساتھ ہوتی ہے کہ زیادہ انضمام اور استناد مذکور مین زیادہ اور کمی مین کمتر
عضو لحمی جگر کا ذی حس نہین ہے اور جو غشا کہ اس عضو لحمی سے متصل ہے اوسمین حس بسبب اسکے ہوتی ہے کہ چونکہ مقدار قلیل اجزاء غشاء عصبی مذکورہ بالا کی
اس غشا تک پہونچی ہے پس اوسیقدر حس بھی اسمین ہوتی ہے اور اسیطرح اختلاف اس مشارکت کا اور احکام مشارکت یعنی تاذی اور عروض امراض
شرکی وغیرہ کا بھی مختلف آدمیون مین طرح طرح پر ہوتا ہے - ابھی اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ خون کا تولد جگر مین ہوتا ہے اور اسی جگہ مرارہ اور سودا اور مائیت یعنی
رطوبت کی تمیز اور جدائی بھی ہو جاتی ہے - اور کبھی ان دونون امر مین یعنی تولد خون اور تمیز اشیاء مذکورہ مین ساتھ ہی اختلال اور خرابی واقع ہو جاتی ہے
اور کبھی تولید خون مین تو خلل پڑتا ہے مگر تمیز اشیاء مذکورہ مین یہ خلل واقع نہین ہوتا - اور جسوقت تمیز اشیاء مین اختلال ہوگا خون جید کی تولید مین
بھی ضرور خلل ہوگا - کبھی تمیز اشیاء مذکورہ مین خلل بسبب جگر کے نہین پڑتا بلکہ بسبب اون اعضا کے جو جداگانہ ہر شے کی غذا پانے کے لائق ہین اونکی
خواہش مین فتور خواہ اور کوئی وجہ پیدا ہونے سے روانگی ان اشیاء کی جگہ سے نہین ہوتی - جگر مین چارون قوتے طبعی موجود ہین لیکن ہاضمہ کی قوت
زیادہ تر جگر کے عضو لحمی مین ہے اور باقی ماندہ تین قوتین جگر کی لیف مین ہین اور ماساریقا مین کچھ ضرور نہین کہ چارون قوتین
موجود ہون - اگرچہ بعض اطبا یعنی ذکریا رازی جو بعد زمانہ اوائل اطبا کے آیا ہے اور طبیب کہلایا ہے اس مسئلہ مین اوائل اطبا پر رد کرتا ہے اور
کہتا ہے خطا پر رائے ہے اوس شخص کی جسنے ماساریقا مین قوت ماسکہ اور جاذبہ کا ہونا تجویز کیا ہے اسلیے کہ ماساریقا طریق اور راہ ہے واسطے جذب کیلوس
کے کہ وہی راہ سے ہو کر کیلوس جاتا ہے اور جاذبہ نہین ہے کہ اوس راہ یعنی ماساریقا مین جاذبہ کی قوت ہو ورنہ جوہر کیلوس اوسی مین جاذب ہو کر
چونکہ ماسکہ بھی ہے رک جائے گا اور آگے نہ بڑھے گا اور اس دلیل سے ذکریا رازی نے دونون قوت کا عدم اور نہ ہونا ماساریقا مین خیال کیا تھا رازی نے
چند حجتین اور بھی علاوہ اس حجت مذکورہ کے وارد کی ہین اور انکار وجود ہر دو قوت کو ماساریقا مین اون حجتون سے تقویت دی ہے مگر وہ حجتین
رازی کی مشابہ اور مثل ونہین دلائل ضعیفہ کے ہین جیسے وہ ہر ایک مسئلہ مین پیش کر کے مخالفت اطبائے اولین کی کرتا رہتا ہے چنانچہ اسی مسئلہ کے
احتجاج مین کہتا ہے کہ اگر ماساریقا مین قوت جاذبہ ہوتی ضرور ہے کہ اوسمین قوت ہاضمہ بھی ہوتی (حالانکہ ہاضمہ اوسمین نہین ہے پس جاذبہ بھی نہین ہے) قوت
ہاضمہ کی ماساریقا مین کیونکر ہو سکتی ہے اور اوسکی ضرورت کیا ہے اسلیے کہ غذا اتنی دیر تک ماساریقا مین نہین ٹھہرتی ہے جو زمانہ انفعال ہضم کے واسطے
درکار ہے بلکہ وہ آتی اور دیگر اعضا کیطرف روانہ ہوتی ہے - دوسری حجت رازی نے یہ پیش کی ہے انکار مین وجود قوت جاذبہ کے کہ اگر ماساریقا مین
قوت جاذبہ ہوتی اور جگر مین بھی جاذبہ ہے پس یہ دونون یعنی ماساریقا اور جگر جو جسمانی ہین متفق ہو جاتی اسلیے کہ قوتون کے اتفاق سے جوہر ذات کا
بھی اتفاق ہوتا ہے - اس ضعیف النظر اور فکر ضعیف کرنے والے نے یہ نہ جانا کہ اگر قوت جاذبہ اوس مجرے اور رستہ مین ہو جدہر سے جذب غذا کا
ہوتا ہے مثلاً ماساریقا مین تو اسوقت وجود قوت جاذبہ کا زیادہ تر معین جذب پر ہوگا نہ کہ مانع جذب ہو جسطرح قوت دافعہ اگر اوس مجرے مین ہو

جگر کو کوئی فضلہ دفع ہوتا ہی جیسے امعا مین لیپ جو اس قوت کو اتار [illegible] دفع پر ہوتا ہی۔ رازی کو بوقت اس استدلال ضعیف کے حال موجودگی قوت جاذبہ کا مری مین یاد نہ رہا اور فراموش ہوگیا ورنہ ایسا خراب احتجاج نہ کرتا اسلیے کہ مری بھی تو ہمراہ غذا طرف معدہ کے ہی اور قوت جاذبہ کی موجودگی سے جذب غذا معدہ کیطرف کون سا امر جو واقع ہوتا ہی۔ اور یہ بھی رازی کو معلوم نہ رہا بروقت دوسری حجت پیش کرنے کے کہ ہرگز خوف کی بات نہین ہی اگر بعض غذا اور راہ مین آمد و رفت غذا کی قوت جاذبہ تو ہی اور قوت ہاضمہ اسقدر رہی کہ مقدار معتد بہ کو پہونچے اسلیے کہ اوس غذا مین [illegible] ضرورت اور حاجت نہین بلکہ جذب کی حاجت ہی۔ اور بھول گیا شخص کیلوس کا استحالہ اسقدر ماساریقا مین بھی ہوتا ہی [illegible] اس استحالہ کا کسیقدر قوت ہاضمہ کا ہوتا خود ماساریقا مین ہوا ورنہ اس امر مین کوئی حرج ہی کہ ماساریقا مین قوت اوسکی بھی ہو کسیقدر [illegible] استنے زمانہ مین ہوجائے اور زیادہ دیر تک باقی کیلوس نہ ٹھہرے ذکر یا سے رازی یہ بات بھی بھول گیا تیسری حجت کے وقت [illegible] معلوم کے لیے مختلف الجوہر ہوتے ہین یعنی اتحاد قوی سے اتحاد جوہر جسمانی کی ضرورت نہین ہی۔ اور ان [illegible] نفوذ ہو یعنی جدہر سے کوئی شئی جلدی چلی جاتی ہی اوس مین ہضم کی قوت کسیقدر رہی ہو کی حالانکہ [illegible] یعنی ہو ہا نہین خود ایک قسم کا ہضم [illegible] جلدی نفوذ کر جاتی ہی۔ اور اطبا [illegible] اور قوت ہاضمہ بھی ہی حالانکہ [illegible] اور رازی [illegible] جواہر مختلف ہون اور شئی واحد کے جذب کرنے مین یکسان ہی اگرچہ یہ جذب [illegible] مختلفہ الجواہر کا حال اپنی غذا کے جذب مین ایسا ہی ہو رہا ہی۔ اور یہ بھی رازی کو یاد نہ رہا کہ جذب جگر کا [illegible] اور ہم جنس جو ہر ماساریقا کے ہی اور جنداں اس لیے کے جوہر کو جوہر ماساریقا دوری اور مخالفت نہین ہی۔ پس ایسی باتیں جو خطا مین اس شخص نے یعنی رازی نے اس مسئلہ مین کی ہین (کہانتک بیان کیا جائین) لیکن جالینوس کا قول جو اس مسئلہ مین مذکور ہی کہ ماساریقا مین جذب نہین ہی اوسکی مراد [illegible] کہ مطلق وجود قوت جاذبہ کا انکار کرے بلکہ اوسکی مراد یہ ہی کہ جذب اول قوی اس حیثیت سے کہ اوسمین مبدا حرکت جذب کا بقدر معتد بہ ہو نہین ہی بلکہ یہ جذب جگر مین بالاصالۃ ہی اور غرض جالینوس کی یہ ہی کہ جو معالج اور طبیب نقصان جذب کے علاج مین فقط ماساریقا کے اصلاح مزاج پر اقتصار کرتا ہی اور جگر کی رعایت اوس معالجہ مین نہ کرے ایسے معالج کی راے اور تجویز کو جالینوس اس طرح سے پھیرتا ہی اور پوری تدبیر کی ہدایت کرتا ہی۔ اور جالینوس کے کلام کے یہ معنی جو ہم نے بیان کیے ہین انکے صحیح ہونے پر خود وہی جالینوس کا قول ہی بہ نسبت ایسے معالج کے جو اس مرض کے علاج مین توجہ علاج ماساریقا کیطرف کرے اور جگر کا علاج چھوڑ دے اوسکے نسبت جالینوس یہ تمثیل ذکر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اس معالج کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی طبیب کسی مریض کے پاؤنکا علاج کرے جس پاؤن مین استرخا بسبب کسی ایسی آفت کے آگیا ہو جو اوس نخاع مین پہونچی ہی جو پشت مین ہی پس یہ معالج پاؤنکا تو علاج کر رہا ہی اور مبدا اور اصل یعنی نخاع کا علاج اوس نے چھوڑ دیا ہی اور یہ قول جالینوس کا متصل اوسی قول کے ہی جسکے معنی ہم اوپر لکھ چکے ہین۔ اب تمثیل کے ملاحظہ کرنے والے کو خوب معلوم ہوگا کہ جسطرح وہ پاؤن جو مسترخی ہوگیا ہی اون قواے طبعیہ محرکہ اور حساسہ و [illegible] خالی نہین ہی جو نخاع مین ہین مگر فرق قوت مین پاؤن کے اور قوت مین نخاع کے یہی ہی کہ قوت حساسہ اور محرکہ ایک کے واسطے تو اولی ہی یعنی نخاع کیواسطے اور دوسرے کیواسطے یہ دونون قوتین دوم درجہ مین ہین یعنی پاؤن کے واسطے اور یہی حال ماساریقا کا بعینہ سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی کسی قوت سے منجملہ قواے چہارگانہ کے خالی نہین ہی اگرچہ مبدا اون قوتون کا جگر واسطے ماساریقا کے ہو۔ اور کیونکر ماساریقا کسی قوت سے خالی ہوسکتا ہی حالانکہ خود ماساریقا بھی تو ایک قسم کا آلہ جذب ہی اور جملہ آلات جنکے ذریعہ سے جذب اشیا کا دور سے ہوتا ہی بطریق حرکت

تاویل قول جالینوس کہ قوت جاذبہ [illegible] ماساریقا [illegible]

سکا نی کے جیسے کہ عضل سے ہوتا ہی الغرض و آلات طبیعہ خالی ایسی قوت جذب سے نہین ہوتی ہو اونمین سرایت کر رہی ہو اور جو شیوا ون آلات مین
پہنچے اوس سے وہ قوت ملاقی نہ ہوسکے کیونکہ جو مقناطیس کو چھو جاتا ہی فقط اوسکے چھو جانے سے لوہے مین یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ مثل مقناطیس کے دوسرے
لوہے کو جذب کرنے لگتا ہی اور اسیطرح جو ہوا کہ درمیان مقناطیس اور لوہے کے ہوتی ہی اکثر اہل تحقیق کی رائے مین اوس ہوا مین بھی قوت جذب کی
مقناطیس سے آجاتی ہی چہ جائکہ ناسار یقا جو ہر وقت متصل جگر کے ہی جن وجوہ سے استدلال جگر کے احوال پر ہوتا ہی کبھی استدلال جگر کے
احوال پر چھونے والے کے حاسہ سے ہوتا ہی جسطرح کہ ورم جگر پر کبھی کبھی فقط مس کرنے سے استدلال کیا جاتا ہی (۲) جو درد کے اقسام جگر میں حادث
ہوتے ہین اونسے بھی استدلال اوسکے احوال پر کیا جاتا ہی (۳) جو احوال جگر سے درست خواہ نادرست پیدا ہوتے ہین اونسے بھی استدلال جگر کے
احوال پر کیا جاتا ہی (۴) جو اعضا کہ مشارک جگر کے ہین اور جگر سے قریب ہین اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے احوال پر کیا جاتا ہی جسطرح معدہ و دل
حجاب اور امعا اور گردہ اور مرارہ (۵) جو مشارکات بعیدہ اعضا مین سے جگر کے ہین جیسے نواحی سر اور طحال اونکے ذریعہ سے بھی استدلال جگر کے
احوال پر کیا جاتا ہی (۶) احوال عامہ جمیع بدن سے مثل رنگ و سحنہ اور لمس وغیرہ سے بھی جگر کے احوال پر استدلال کیا جاتا ہی (۷) کبھی جو چیزین
نواحی جگر مین اوگتی ہین جیسے بال (۸) یا جو چیزین خود جگر سے اوگتی ہین جیسے اورودہ یعنی ساکن رگین (۹) یا ہیئت اعضائے دیگر سے (۱۰)
جو چیزین اور اعضا سے پیدا ہوتی ہین اور ان اعضا سے برانگیختہ ہوتی ہین (۱۱) اور جو چیزین موافق جگر کے ہین (۱۲) خواہ جو چیزین مخالف
جگر کے ہین (۱۳) اور سن اور عمر سے (۱۴) اور عادات انسانی خواہ جو چیزین قریب عادت کے ہون غرض ان جملہ طرق سے استدلال جگر کے
احوال پر کیا جاتا ہی **تفصیل** طریقون استدلال کے ان دلائل سے یہ ہی لمس کے ذریعہ سے استدلال کی مثال یہ ہی کہ حرارت اور گرمی الطرف
جگر کے مراق اور شکم مین جب مجس لمس محسوس ہو جگر کے مزاج حار پر دلالت کرے گی اور سردی اور برودت انہین مقامات کی جگر کے بارد
ہونے پر دلیل ہوگی اور سختی ان مقامونکی جگر کی یبوست پر خواہ جگر مین ورم صلب ہونے پر دلیل ہوگی اور پھولا ہونا اس جگہ کا ورم خواہ
نفخہ جگر پر اور اگر اس انتفاخ مین شکل ہلالی محسوس ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم خاص جگر مین ہی اور استطالت یعنی مستطیل شکل اس انتفاخ کی
خواہ کوئی اور شکل پر اس انتفاخ کا محسوس ہونا دلیل اس امر پر ہی کہ ورم غیر کبد مین ہی اور عضل بطن مین ہی (۲) او جاع سے استدلال کی یہ صورت ہی کہ
اگر وجع مین تمدد کے ہمراہ ثقل بھی ہو تو اسوقت جگر مین سدہ یا اورام ہون گے اور اگر درد مین تمدد کے ہمراہ ثقل نہو پس جگر مین ریح ہوگی
اور اگر ثقل ہو اور نخس نہو پس مادہ جرم کبد مین ہی اب اوس مادہ سے ورم پیدا ہوا ہو یا سدہ پڑ گیا ہو ۔ اور اگر ثقل کے ہمراہ نخس بھی ہو تو وہ
خلط یعنی مادہ نزدیک اوس غشا کے ہوگی جو ڈھانپنے والی جگر کی ہی (۳) استدلال جو اون افعال سے کیا جاتا ہی جو کہ جگر سے صادر ہوتے ہین
وہ افعال یہ ہین کہ ہضم کیلوس کا اور جذب کو خیال کرین اور دفع کرنا خون کا تمام بدن کے واسطے اور مائیت کا دفع گردہ کی طرف اور مرار کا
مرارہ کیطرف اور سودا کا طحال کیطرف کیا ہی پھر اگر کسی فعل مین ان افعال سے اختلال پیدا ہوا اور کسی عضو مشارک جگر کی وجہ سے یہ خلل پیدا
نہوا ہو لیس وہ اختلال جگر کی آفت سے ہوگا (۴) استدلال جو مشارکات جگر سے کیا جاتا ہی مثلاً پیاس سے استدلال جگر کے حالات پر
کرنا اگرچہ پیاس معدہ کی خرابی سے ہوتی ہی لیکن اکثر احوال جگر پر بھی اوسکو دلالت ہوتی ہی اور مثلاً ہچکی کہ یہ بھی اور اشتہائے طعام بھی اور
ہضم کا اس سے بھی جگر کے حالات پر استدلال ہو سکتا ہی اور مثل سوء تنفس کہ اگرچہ یہ ریہ سے ہوتا ہی اور حجاب سے مگر کبھی بسبب ورم جگر کے
بھی ہوتا ہی ۔ اور مثل اختلاف اقسام براز کے اور اصناف بول کے کہ یہ بھی احوال جگر پر دلالت کرتے ہین چنانچہ قریب ہی کہ معلوم ہوگا ۔
اور مثل احوال صداع اور امراض سر کے ۔ اور چند احوال طحال کے بھی ایسے ہیں جو حالات جگر پر دلالت کرتے ہین ۔ اور مثل احوال زبان کے

چکنے ہونے اور خشونت مین اور زبان کا رنگ اور دونو ہونٹون کا رنگ کہ اس سے بھی استدلال جگر کے حالات پر کیا جاتا ہی۔ کبھی درمیان قلب
اور جگر کی مخالفت اور موافقت اور مقاہرت یعنی غلبہ یکے بر دیگرے کیفیت مین دونو کے جاری ہوتا ہی جسکو ہم باب اعضائے قلب مین بیان
کرین گے (۵) جو استدلال کہ تمام بدن کے احوال عامہ سے کیا جاتا ہی مثل اسکے ہی کہ لون بدن سے دلالت مزاج جگر پر ہوتی ہی کہ رنگ سرخ ہی
یا سپید ہی اوسوقت مزاج جگر کی صحت پر گمان کرنا چاہیے اگر رنگ بدن کا زرد ہو پس شدت حرارت جگر پر دلیل ہوگا یا اگر رنگ بدن کا رصاصی ہی تو
برودت جگر پر اور اگر رنگ مین بدن کے کمودت ہو جگر کی برودت اور یبوست پر اور مثل دلالت یرقان کے جگر کے خراب حالی پر اور نیز فربہی
لحمی کا وسکو دلالت حرارت اور رطوبت جگر پر ہی اور فربہی شحمی کہ جسمین چربی کی زیادتی ہو اوس سے جگر کی برودت اور رطوبت ثابت ہوتی ہی اور
مثل لاغری بدن کی یبوست پر دلالت کرتی ہی۔ اور مثل عموم حرارت بدن کی یعنی تمام بدن کی گرمی اگر بسبب شدت حرارت قلب کے نہو
حرارت جگر پر دلالت کرتا ہی اور اوسوقت جو دلائل حرارت قلب کے ہوچکے وہ بھی سب پائے جاتے ہین (۶) ہیئت سے اور اعضا کے استدلال
جگر کے احوال پر اسطرح کرتے ہین جیسا اوردہ یعنی ساکن رگونکے بڑے اور وسیع ہونے سے جگر کی بڑائی اور وسعت پر جو جاری جگر پر استدلال
کیا جاتا ہی خواہ اونگلیون کے چھوٹے اور لانبے ہونے سے جگر کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہی (۷) بالمس اور کبس سے مقام جگر پر
استدلال اوسیطرح سے کرتے ہین جسطرح اور اعضا پر اونکے اوگنے سے استدلال کرنے کا طریقہ جابجا ہم نے لکھا ہی (۸) جو چیزین جگر سے اوگتی ہین یعنی
اوردہ اونکے ذریعہ سے احوال جگر پر اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اگر اوردہ غلیظ اور عظیم اور اچھی طرح ظاہر اور نمایاں ہون پس مزاج اصلی
جگر کا حار ہی اور اگر اوردہ باریک اور مخفی ہون تو مزاج اصلی جگر کا بارد ہی۔ لیکن اوردہ کی گرمی اور سردی [illegible] حرارت اور
برودت مزاج اصلی جگر کے وجہ سے ہوتی ہی اور کبھی مزاج حار اور بارد عارضی کیوجہ سے انمین حرارت اور برودت عارضی ہوتی ہی (۹) [illegible]
جو خلط پیدا ہوتی ہی اوسکے ذریعہ سے استدلال یون کرتے ہین کہ صفرا کا زیادہ تولد جگر کے حرارت پر اور سودا کا تولد اوسکی حرارت شدیدہ
خواہ برودت یا یبس پر دلالت کرتا ہی چنانچہ اپنے مقام خاص پر معلوم ہوجائیگا اور خون جید کا جگر مین پیدا ہونا اوسکی صحت پر دلیل ہوتا ہی
اور جس جگر سے ایسا خون جید جو مشابہ غذائے بدن کے ہر جگہ پہونچے اوسکا مزاج نہایت صحیح اور درست ہی اور جس جگر سے خون صفراوی
خواہ سوداوی یا خون رقیق یعنی ڈھیلے قوام کا بدن مین پھیلنے سے پیدا ہوتا معلوم ہو یا خون مائی جو قابل اتصال اور جزو بدن ہونے کے
نہ پیدا ہو جیسے استسقا لحمی مین ہوتا ہی اوس جگر کو علیل تصور کرنا چاہیے اور یہ علالت اور انحراف اعتدال سے اوسیقدر معلوم ہوگا جسقدر
کہ یہ اخلاط اعتدال سے بعید ہو کر جگر سے تمام بدن مین پہونچے (۱۰) موافقات اور مخالفات کو یون معلوم کرنا چاہیے کہ شی موافق مشاکل
اور مشابہ مزاج طبعی جگر کے ہوتی ہی اور مضاد مزاج عارضی کے واسطے ہوتی ہی (۱۱) سن اور عادت خواہ جو چیزین قائمقام عادت کے ہین
اونسے استدلال کا طریقہ فن کلیات کی کتاب اول مین بیان ہوچکا (۱۲) قلب اور جگر کی مخالفت کیفیات کا یہ حال ہی کہ حرارت قلب کی
برودت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی اور رطوبت قلب کی جگر کی یبوست کو مقہور نہین کرتی ہی اور یبوست قلب کی اکثر تو
رطوبت جگر کو کسیقدر مغلوب کرتی ہی (۱۳) اور حرارت جگر کی برودت قلب کو قہر ضعیف کرتی ہی اور رطوبت جگر کی یبوست قلب کو
بھی تھوڑا سا مقہور کرتی ہی اور برودت جگر کی بہت کم حرارت قلب کو مقہور کرتی ہی اور یبوست جگر کی ہمیشہ رطوبت قلب کو مقہور کرتی ہی
اور برودت قلب کی حرارت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہی بہ نسبت مقہور کرنے یبوست قلب کی رطوبت جگر کے واسطے۔ حرارت قلب کی بھی
رطوبت جگر کو زیادہ مقہور اور مغلوب کرتی ہی بہ نسبت مغلوب کرنے یبوست جگر کی رطوبت قلب کو اور وہی حرارت قلب برودت جگر کو

کسیقدر مغلوب کرتی ہی **علامات افراط طبعی جگر** کے جگر کا مزاج طبعی اور اصلی اگر حار ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ اوردہ بدن وسیع اور کشادہ
ہونگی اور خوب طرح ظاہر اور نمایان نظر آئینگی اور نبض قوی ہوگی اور تمام بدن گرم ہوگا اور تمام بدن کی گرمی محسوس بحس لمس ہوا کرے گی بشرطیکہ
جگر کی حرارت کا مقابلہ برودت قلب نکرتی ہو اسلیے اوپر بیان ہو چکا ہو کہ برودت قلب کی حرارت جگر کو کسیقدر مغلوب کردیتی ہو نیز اسیطرح علامات
حرارت جگر کی قلب کے ذریعہ سے بھی پیدا ہو سکتی ہی اسلیے کہ قلب کی حرارت برودت جگر کو زیادہ مقہور کرتی ہی پس اگر قلب کا مزاج گرم معلوم ہو جائے
اوسوقت بھی جگر کی علامت حرارت مین سے یہ بھی علامت تصور کیجائے گی (۵) کثرت تولد صفرا منتہائے شباب مین اور کثرت تولد سودا بعد انتہائے
شباب کے (۶) سیاہ بالونکی کثرت سر اشیف مین (۷) قوت اشتہائے طعام اور شراب کی پس یہ ساتون علامات حرارت جگر کی اصلی مزاج حار کی
ہین۔ جگر کا اصلی اور طبعی مزاج بارد اوسکی علامات ضد علامات ہفت گانہ مذکور الصدر ہین انہین سے برودت قلب چونکہ اوسکا غلبہ حرارت
مزاج جگر پر کمتر ہی بہ نسبت غلبہ حرارت قلب کے برودت جگر پر لہذا چوتھی علامت مذکورہ منجملہ علامات ہفت گانہ حرارت جگر کی ضد یعنی برودت
قلب سے برودت جگر کا خیال کرنا بھی ضعیف ہوگا۔ یہی ایک علامت برودت اصلی جگر کی یہ ہو کہ چونکہ خون ایسے شخص کے بدن مین رقیق مائی
سریع التعفن پیدا ہوتا ہی اور قوت ایسے شخص کی ضعیف ہوتی ہی لہذا اکثر بیماریان تعفن سے بیمار رہا کرتے گا۔ جگر کا مزاج یابس طبعی اوسکی علامت
یہ ہو کہ خون کمی اور جسقدر خون ہوگا ردی غلیظ القوام اور اوردہ مین صلابت اور تنگی بدن مین سختی بالون کا گندہ اور پیچیدہ ہوتا۔ قلب اگر
مرطوب ہوتا تھا رطوبت سے خشکی جگر کا پورا تدارک نہین کر سکتا ہی یا جگر کی یبوست کیونکہ قسم کا غلبہ قلب مرطوب سے نہین ہو سکتا ہی مگر
یبوست جگر کی قلب کی رطوبت کو زیادہ مغلوب و مقہور کردیتی ہی اور حرارت قلب کی رطوبت جگر کو کامل طور پر مغلوب کردیتی ہی کہ اوس سے
یبوست جگر پیدا ہو جاتی ہی۔ مزاج رطب جگر کا جو طبعی ہو اوسکی علامت ضد علامت مزاج یابس کی ہی اور قلب اپنے یبوست سے بیشتر
رطوبت جگر کا تھوڑا سا تدارک کر سکتا ہی مگر جگر اپنی رطوبت سے یبوست قلب کو زیادہ مقہور کرتا ہی۔ جگر کا مزاج حار یابس طبعی اوسکی شناخت
خون کا غلیظ ہونا۔ سیاہ بالونکا سر اشیف کے قریب زیادہ ہونا اوردہ کی کشادگی ہمراہ امتلا اور صلابت کے اور صفرا کے تولد کی کثرت آخر
شباب مین اور اوسکے بعد کثرت تولد سودا کی اور حرارت تمام بدن کی بشرطیکہ قلب اسکی مخالفت اپنی برودت سے نکرے۔ مزاج جگر کا حار رطب
طبعی اوس پر زیادہ کثرت خون کے اور قوام کا اچھا ہونا اوردہ کا بہت وسیع اور کشادہ ہونا اور اونمین نرمی بھی ہونی رنگ کا سرخ ہونا بدون
زردی کے بالون کا سر اشیف مین زیادہ ہونا مگر یہ زیادتی کمتر ہی بہ نسبت حار یابس مزاج کے اور بالونمین کثافت اور پیچیدگی کا ہونا۔
جملہ بدنکی تقویت جگر کی حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہی اور اگر حرارت غالب ہو بدن صحیح باقی رہتا ہی اور اگر رطوبت جگر غالب ہو امراض
عفونت بہت جلد بدنکو عارض ہوتے ہین۔ بارد یابس مزاج طبعی جگر کا اسپر کمی خون کی اور خون کی حرارت کی کمی اور بدنکی حرارت کا
بھی کمتر ہونا اور عروق کا تنگ اور پوشیدہ ہونا اور اونمین صلابت کا ہونا اور مراق پر بالونکی کمی اور تمام بدنکی خشکی۔ مزاج بارد رطب
جگر کا طبعی اوسکی علامت وہ امور ہین جو ضد علامات حار یابس کے بیان ہو چکے **امراض جگر کا بیان** جگر کے خاص جرم جوہری مین
امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب اور اورام عارض ہوتے ہین اور نفاخات یعنی بثورہائے خصوصًا نزدیک غشاء جگر کے عارض ہو کر
اوس فضا اور خالی جگہ مین پھوٹ نکلتے ہین جو گردہ اور حجاب کے درمیان مین ہی اور ان امراض کے سوا اور امراض بھی جرم جگر کو عارض ہوتے
ہین جنکا ذکر جدا جدا ابواب مخصوصہ مین ہم کرینگے۔ پھٹ جانے کا تحمل جگر زیادہ کرتا ہی بہ نسبت اور اعضا کے پس اوسکے پھٹ جانی سے
موت عاجل کا چندان خوف نہین ہان اگر بہ ہمراہ خرق جگر کے کسی بڑی رگ سے خون بھی جاری رہے اوسوقت موت مفاجاتی کا ضرور

نحوفت ہوتا ہی کبھی جگر مین امراض بمشارکت اور اعضا کے بھی عارض ہوتے ہین خصوصًا معدہ اور طحال اور مرارہ کی مشارکت سے پہلے تو ان اعضا مین کوئی مرض پیدا ہوتا ہی اور گردہ اور ریہ اور ماساریقا خصوصًا ماساریقا و پردہ کی شرکت سے لیکن معدہ اور طحال اور مرارہ اور ماساریقا اور دیگر امعا کی شرکت سے پہلے ان رگون مین مرض پیدا ہوتا ہی جو متصل تقعیر جگر کے ہین پھر اوسکا ضرر جگر تک پہونچتا ہی اور اکثر یہی مرض شرکی خاص جگر مین متمکن و پایدار ہوکر بمنزلہ اصلی مرض کے ہو جاتا ہی - حجاب اور ریہ اور گردہ پہلے عروق جگر کو امراض مشارکت سے ماؤف کرتا ہی بعد ازان جگر تک انکے مرض کی اذیت پہونچتی ہی اور بیشتر یہ مرض بھی جگر مین جاگزین ہو جاتا ہی - اکثر جو مرض بمشارکت جگر مین پیدا ہوتا ہی معدہ ہی کی مشارکت سے ہوتا ہی اور اوسوقت ہضم فاسد ہو جاتا ہی اور طعام غیر منہضم دفع ہوتا ہی مگر اینکہ کوئی سبب ایسا عارض ہو کہ باوجود مشارکت مذکورہ کے ہضم کو فاسد نہونے دے - مجرب جگر کے امراض کا اکثر اندفاع مواد بذریعہ ادرار بول اور رعاف کے اور بذریعہ عرق کے بھی ہوتا ہی - امراض تقعیر یعنی جو امراض مقعر اور اندرونی جہت مین جگر کے عارض ہوتے ہین اونکے مواد کا دفع بذریعہ اسہال اور قے صفراوی اور قے دموی کے ہوتا ہی اور عرق کیطرف سے بھی اکثر اوقات یہ مادہ دفع ہو جاتا ہی دلائل سوء مزاج حار کبد کے اسکی علامت پیاس کی ایسی شدت جو پانی پینے سے کم نہو اور اشتہائے طعام مین کمی اور التہاب کا ہونا پیشاب کی زردی اور رنگ دینا کپڑے وغیرہ کو اگر اوس بول مین تر کیا جائے اور نبض کی سرعت اور تواتر اور حمیات اور خون اور گوشت مین لہیب اور تیزی کا ہونا اور حرارت خارجی وغیرہ سے زیادہ متاذی ہونا - اور اسی حرارت جگر کے تابع ذوبان بھی ہوتا ہی جو اخلاط سے ابتدا کر کے پھر گوشت جگر تک پہونچتا ہی اسی کے تابع تشنج اور خراش بھی ہوتی ہی - اور کبھی طبیعت مین قبض پیدا ہوتا ہی اور باوجود قبض کے پسلیون مین درد نہین ہوتا اور نہ ثقل اور گرانی ہوتی ہی اسی سوء مزاج کے ہمراہ قے زرد اور سرخ اور کراثی اور سبز ہوا کرتی ہی - اور براز مراری بھی سوء مزاج حار مین زیادہ برآمد ہوتا ہی خصوصًا اگر حرارت جگر کے ہمراہ کوئی مادہ حار بھی ہو - اور اگر مادہ نہو خون مین کمی ہوگی اور زبان مین خشونت اور بدن مین نحافت ہوگی کبھی اس مزاج پر استدلال بذریعہ سن اور عادت اور حرفہ یعنی پیشہ اور تدبیر کے بھی کیا جاتا ہی - جو سوء مزاج حار درمیانی ہی یعنی بافراط نہین ہی اوس سے تولد صفرا ہوتا ہی اور جب بافراط ہو خلط سودا اور امراض سوداوی کو پیدا کرتا ہی مثل مالیخولیا اور جنون وغیرہ کے جب اسہال غسالی شروع ہوا اور اوسکے ہمراہ سقوط قوت بھی ہو تو اکثر یہ اسہال بسبب ایسے ضعف جگر کے ہوتا ہی جو سوء مزاج حار جگر سے عارض ہو - اکثر سوء مزاج حار جگر مین براز خشک و سوختہ برآمد ہوتا ہی - مگر آنکہ یہ سوء مزاج یہان تک پہونچے اور ذوبان پیدا کرے کہ خون اور اخلاط اور لحمیت جگر کو جلا کر اونکو ہمراہ اسہال دفع کرے - جب یہ سوء مزاج خون کا احراق شروع کرتا ہی اوسوقت براز مثل دردی کے برآمد ہوتا ہی - اگر جگر مین احتراق ہو یا ورم ہو خواہ دبیلہ ہو بعد ازان ہمراہ براز کے کوئی سیاہ شی گاڑھی سی برآمد ہوا وسکو لحم جگر خیال کرنا چاہیئے کہ جگر سے جدا ہوکر برآمد ہوا ہی - اور جملہ سیاہ شی جو برآمد ہو ردی اور خراب نہین ہی - اور بیشتر براز غسالی اور صدیدی مائی برآمد ہوکر پھر ٹھہر کے غلیظ ہو جاتا ہی اور سیاہی پکڑ لاتا ہی اور ہوائے بیرونی کے لگنے سے غلیظ اور سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہی جیسے کہ اصحاب امراض وبائیہ مین بھی کیفیت براز کی پیدا ہوتی ہی - اور بیشتر بعد صدیدی کے خون برآمد ہوتا ہی اوسکے بعد سودائے رقیق برآمد ہوتا ہی **سوء مزاج بارد جگر کا** اسکی علامت سپیدی ہونٹھون کی اور زبان کی سپیدی اور خون کی کمی اور حرکت بدن کی دشواری بلغم کی کثرت پیاس مین کمی اور رنگ کی خرابی اور آب و تاب رنگت مین بالکل نہونی پس بیشتر سیاہ مایل بسبزی اور بیشتر زرد مائل بہ فستقی ہوتا ہی - ایضًا بول کی سپیدی اور اوسکا بلغمی اور غلیظ ہونا بسبب جمود حرارت جگر کے نبض مین فتور اور سستی ہونی بھوک کی زیادتی

اسلیئے کہ بھوک کی نسبت یہ بات نہین ہی کہ فقط معدہ سے ہوتی ہو اور باوجودیکہ بھوک کی زیادتی ہو مگر استمرا اور ہضم مین کمی ہو۔ اور جب بوقت
برودت جگر کی درجۂ انتہا کو پہونچ جائے اشتہا کو بالکل فنا کر دیتی ہی۔ براز کی یہ کیفیت ہی کہ بیشتر تو خشک بدون بو کے ہوتا ہی اور کبھی چپلا ہوتا ہی
اسلیئے کہ بسبب رطوبت مین ضعف ہی اور سپیدی مائل قلیل الرائحہ ہوتا ہی۔ اور کبھی اسکے ہمراہ رقیق بھی ہوتا ہی اور تر یعنی گیلا اسی وجہ سے ہوتا ہی ہمیشہ
تر نہین رہتا ہی اور اسیطرح متصل اور پے در پے براز مین تری نہین رہتی یعنی ایکمرتبہ براز تر ہوا اور دوبارہ خشک بھی ہوتا ہی۔ اس سوء مزاج مین
اختلاف یعنی دستون کا آنا زیادہ نہین ہوتا اگرچہ انتہا اوسکی اور ابتدا سے عروض مین طول ہوتا ہی اور آخر آخر ایک شی مثل خون کے خارج
ہوتی ہی اور متعفن ہوتی ہی مگر وہ شی مثل خون گداختہ کے نہین ہوتی۔ کبھی تابع سوء مزاج بارد کے بعد زمانہ دراز کے حمیات بھی ہوتے ہین اسلیئے
کہ جو خون رقیق ایسے شخص کے بدن مین پیدا ہوتا ہی ہر ایک عفونت کو جو اوس خون پر وارد ہو قبول کر لیتا ہی۔ اور یہ حمیات سخت اور باصعوبت ہین باب
حمیات کتاب چہارم مین ہم اونکو بیان کرین گے۔ اکثر شروع شروع مین دست جو آتے ہین وہ نہین صدید رقیق ہوتا ہی بعد ازان غلیظ ہو جاتا ہی
اور پھر سیاہ ہو جاتا ہی جسوقت دستونکا قوام اور رنگ مثل غسالۃ اللحم تازہ کے ہو اور یہ بات ابتدا مین اشتہا کے باقی رہنے کے ہمراہ ہوتی ہو برودت
جگر پر دلالت کرے گی۔ اور اگر بعد اسکے سقوط اشتہا عارض ہو تو بیشتر فساد اخلاط سے یہ بات پیدا ہوگی یا کسی اور سبب مثل حمی اور امتلا
وغیرہ کے ہوگی۔ اور اکثر دلالت اسکی اوسی ضعف جگر پر ہوگی جو برودت سے عارض ہوتا ہی اور آخر مین اس اسہال کی اشتہا پھر عود کرتی ہی
اور افراط اسمین اکثر ہو جاتی ہی اور مراق مین ہمراہ ایسے اسہال کے تشنج پیدا ہوتا ہی۔ کبھی اسی مزاج بارد پر سن اور عادت اور غذا اور اسباب
گذشتہ مثلاً سرد پانی پینا نہار منھ خواہ بعد حمام اور بعد جماع کے آب سرد پینا اسلیئے کہ جگر ملتہب اور حار بوقت حمام خواہ بعد جماع کے بہت جلد
آب سرد کو بمقدار کثیر چوس لیتا ہی۔ اور اگر ہمراہ برودت مزاج کے مادہ بھی ہوگا تو ترشی منھ مین اور رطوبت براز مین پائی جائے گی اور
بیشتر براز سیاہی مائل ہوگا نہ زرد اور سرخ **سوء مزاج یابس جگر کا** اسکی علامت خشکی دہن اور زبان کی خشکی اور پیاس اور
تشنج کی صلابت بول کی رقت اور کبھی رنگ اوسکا سیاہ ہو جاتا ہی اور اگر ہمراہ ایسے مزاج کے سودا خواہ صفرا ہو پھر ایک کے دلائل اصول
اور بیان عام کے بیان مین گذر چکے ان سے شناخت کرنی چاہیے **سوء مزاج رطب جگر کا** اس پر دلالت تہیج چشم اور چہرے کے بھرا پن سے
اور نرمی گوشت سراشیت کی اور کمی پیاس سے ہوتی ہی لیکن اگر حرارت موجود ہوگی وہ رطوبت کو جوش مین لائے گی۔ اور رطوبت زبان کی
اور بیاض لون کا اور بیشتر ہمراہ ایسے رنگ کے تھوڑی سی زردی بھی ہوتی ہی۔ پھر اگر برودت شدید ہو جائے رطوبت غالب ہو جائیگی
اوسوقت رنگ مین سبزی آجائے گی۔ اور بیشتر تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہی اسوجہ سے کہ رطوبت اوسکو ڈھیلا کر دیتی ہی **بیان عام
معالجات جگر کا** جگر کے واسطے حفظ صحت کی تدبیر بالمثل اور شبیہ کرنی چاہیے اور دفع مرض کی تدبیر بالضد کرنی چاہیے اور اورام
اور قروح اور آفات مقدار کا مداوا اور تفتیح سدونکا علاج خواہ اور آفات جگر کا اونہین تدبیرون سے کرنا چاہیے جو اور اعضا کیواسطے
مناسب تجویز کیا گیا ہی۔ نہایت عمدہ وقت دوا پلانے اور کھلانے کا امراض جگر مین اور خصوصاً سدۂ جگر کے امراض مین وہی زمانہ ہی
جسوقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ جو غذا وغیرہ معدہ سے نفوذ کر کے جگر مین پہونچی ہی ہضم جگر سے بھی منہضم ہو چکی اور جو تمیز اور تقسیم
اجزائے غذا کی جگر مین چار حصوں پر ہوتی ہی وہ بھی ہو چکی۔ اور یہ بھی لحاظ رہے کہ غذا کھانے اور دوا پلانے کے درمیان مین زمانہ
صالح کا وقفہ ہو۔ اور عادت کی راہ سے آدمیون کی وہ وقت وہی ہی جو سونے سے اوٹھکر اور نہانے سے پہلے زمانہ ہوتا ہی
(بشرطیکہ وہ آدمی پابند قواعد حفظ صحت کے اپنے سونے اور نہانے کی عادت مین ہون)۔ یہ بھی واجب ہی کہ جگر کے ایسے امراض

مادّی کے علاج مین جسمین طبیب کو وہی راہ چلنی پڑتی ہی جس سے کہ امراض سدیہ اور ورمیہ مین کرنے کی ضرورت ہوتی ہی یعنی ان امراض مادیہ مین
سُدّہ خواہ ورم پیدا ہوا ہی پس ایسے امراض کے علاج مین ادویہ محللہ و مفتحہ کو بہ آمیزش ادویہ مبردہ اور قابضہ کے ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیے
ہان اگر پیش یا افراط معلوم ہو تب البتہ تنہا ادویہ محللہ مفتحہ کی اجازت ہی ۔ مناسب نہین ہی کہ تبرید جگر مین زیادہ مبالغہ کیا جائے جہانتک
ممکن ہی اسلیے کہ افراط تبرید سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہی اور اسیطرح زیادہ جگر کی تسخین بھی کرنی جائز نہین ہی ورنہ ذبول پیدا ہو جائے گا اور
واجب ہی کہ جو طبیب علاج امراض جگر کرتا ہو اوسکو مقدار مزاج طبیعی جگر کا ضرور علم درکار ہی تاکہ جب جگر بعد تدبیر اور معالجہ کے اپنے مزاج طبعی پر
آجائے بس اوسی جگہ ٹھہر جانا چاہیے اور علاج کو روک لینا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت جگر کے علاج مین خطا ہوتی ہی وہ خطا
جگر کے ضرر سے تجاوز کرکے عروق تک پہونچتی ہی پھر اوسکے بعد تمام بدن تک اوسکا ضرر عموماً پہونچ جاتا ہی ۔ منجملہ خطاؤن کے معالجہ جگر مین ایک بڑی خطا
یہ بھی ہی کہ ادرار کیا جائے ایسے وقت کہ وہان اسہال مناسب ہو اور یہ بات یعنی اسہال کرانا اوس وقت مناسب ہوتا ہی کہ مادہ مقعر
جگر مین ہو دوسری خطا یہ ہی کہ اسہال کرانا ادرار کی جگہ یعنی جسوقت مادہ محدب جگر مین ہو کہ وہان مناسب ادرار ہی ۔ جو ادویہ جگر کے
امراض مین مستعمل ہون واجب ہی کہ خوب باریک کوٹی ہوئی ہون اور یہ بھی واجب ہی کہ جوہر ان دواؤن کا لطیف ہو تاکہ جگر تک
پہونچ جائے گرم ادویہ ہون یا سرد اور قابض ہون ۔ ادویہ ملطفہ کی شان یہ ہی کہ خون مین حدت پیدا کرتی ہین اگرچہ تفتیح بھی کرتی ہین
پس واجب ہی کہ ملطفہ کے استعمال مین اسکی رعایت ضرور رہے ۔ ماء الاصول بھی کہ منجملہ ملطفات اور مفتحات کے جگر کی ادویہ مین ہی کبھی ایسا
استعمال جگر مین اخلاط مختلفہ ایسے پیدا کرتا ہی جو مناسب صحت اور اعتدال جگر کے نہین ہین پس واجب ہی کہ اگر دو تین روز پے در پے ماء الاصول کا
استعمال ہو اوسکے بعد کوئی ایسی دوا بھی پلائی جائے جو معین طبیعت ہو ۔ ادرار کا فعل تو ماء الاصول خود ہی کرتا ہی ۔ اور جملہ اقسام کاسنی کے
خصوصاً وہ کاسنی جو تلخی مائل ہی آلام جگر کو عموماً نافع ہی گرم مزاجون کیواسطے سکنجبین کے ساتھ اور سرد مزاج والونکے واسطے ماء العسل کے
ہمراہ ۔ بھیڑیے کا جگر بالخاصیت امراض جگر مین نافع ہی اسیطرح لحم حلزون یعنی گھونگھی کا گوشت ۔ اشیاء مضارہ جگر کے جاننا چاہیے کہ طعام
پر بدون ہضم کے دوسری غذا کھانی اور غذا کے تناول کی بدتدبیری نہایت مضر اشیا ہی جگر کے واسطے (۲) سرد پانی کا دفعۃً نہار اٹھکر
پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے اکثر تبرید شدید جگر کی کرتا ہی (چنانچہ اوپر مذکور ہوا ہی) اسلیے کہ ان اوقات مین
چونکہ جگر مین التہاب حرارت ہوتا ہی اور مقدار کثیر آب سرد کی جگر کی امتصاص یعنی چوسنے مین آتی ہی اسی سبب سے ضرر ہوتا ہی ۔ اور
بیشتر اسی سے نوبت استسقا کی پہونچتی ہی ۔ پس ان اوقات مین اگر پیاس کا غلبہ زیادہ ہو اور صبر نہو سکے لازم ہی کہ پانی مین کوئی
شربت ملا لیا جائے اور زیادہ سرد نہ ہونے پائے اور دفعۃً غٹ غٹ کرکے نہ پینا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیا جائے (۳) لزوجات کے
جملہ اقسام جگر کو مضر ہین اس جہت سے کہ سدہ پیدا کرتے ہین ۔ گیہون بھی ایسی خورش ہی جسمین نسبت بحال جگر کے لزوجت ہی مگر بعد
جگر کے اور اعضا کی نظر سے اسمین ایسی لزوجت نہین ہی یعنی جسوقت جگر مین ہضم ہو جائے پھر اور اعضا کو اسکی لزوجت ضرر نہین
پہونچاتی اور ہر ایک طرح گیہون بالزوجت نہین بلکہ جو چبا کر استعمال کیا جائے اوسمین لزوجت ہوتی ہی (۴) شراب شیرین جگر مین
سُدّہ پیدا کرتی ہی اور خود وہی شراب سینہ مین جلا پیدا کرتی ہی ۔ سدہ جگر پیدا کرنے کا سبب یہ ہی کہ شراب شیرین جگر مین بالتوجہ
کھنچ جاتی ہی اسلیے کہ جگر جو معدن تولد خون کا ہی بنظر شیرینی کے شراب حلو کو دوست رکھتا ہی اور فوراً بروقت تناول کے اوسی اپنی طرف جذب کرتا ہی اور سرعت نفوذ
تو اسمین اسوجہ سے ہی کہ شراب ہی لہذا مثل اشیاء متناولہ کے اتنی دیر ٹھہر کر جگر مین نہین پہونچتی کہ اوسکا ثقل غلیظ جوہر لطیف سے تمیز ہو جائے بلکہ اپنی غلظت

صمیت جگر پر وارد ہوتی ہے اور جو مسالک اور راہین اوسکی آمد کی معدہ سے جگر مین ہین بسبب اشتیاق اور رغبت جگر کے اون سب کو مہیا
اور آمادہ پاکر فوراً جگر مین پہونچ جاتی ہے۔ اسلیے کہ طرق اور راہین جو درمیان معدہ اور جگر کے ہین وہ سب کشادہ اور واسع ہین بہ نسبت
اون راہون کے جو عروق مبشوشہ سے جگر تک پیدا ہوئی ہین یعنی جن رگون کیطرف سے کوئی شی جگر مین پہونچتی ہے وہ رگین کشادہ نہین ہین
جیسے یہ مسالک وسیع ہین۔ پھر جب جگر مین یہ شراب پہونچی وہان بھی اسقدر زمانہ تک نہین ٹھہری کہ ہضم جگر تمام ہوا اور تمیز اور جدا کرنے
اجزا کی مہلت ملے بلکہ اسکا جز لطیف رگہاے تنگ مین دفع ہو جاتا ہے اسلیے کہ سریع النفوذ ہے اور رسوب اوسی جگہ رہ جاتا ہے کیونکہ عروق
ضیقہ کی تنگ ہے اسی سبب سے جگر مین سدہ پڑتا ہے۔ ریہ کی کیفیت بہ نسبت شراب حالت جگر کے مخالف ہے یعنی ریہ مین اسکے سبب سے
سدہ پڑ نہین سکتا یہ اسلیے کہ ریہ مین صاف ہو کر اسکا گذر ہوتا ہے اور یہ مقام پہلے تو عجیب ہوتی ہے کہ مری کے منافذ سے بسبیل رشح کی یہ شراب
ریہ مین پہونچتی ہے اوسی قاعدہ پر کہ چھوٹے چھوٹے منافذ سے جو شی کسی وسیع جگہ مین پہونچتی ہے تو رشح کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر جب اوپر
کیطرف سے شراب حلق و ریہ مین جاتی ہے یہ پہونچنا اوسکا ریہ مین بعد اسکے ہوتا ہے کہ فضلا اور ثفل وغیرہ جگہ مین رہ گیا ہو اور وہ شراب صاف
اور سیال ہو کر تنگ راہون یعنی عروق جگر سے کشادہ مقام یعنی ریہ مین پہونچتی ہے پس گویا دوبارہ صاف ہو کر ریہ مین جاتی ہے اب
سدہ کیونکر ڈال سکتی ہے۔ اور اسیطرح اور جملہ حالات مین شراب کو بہ نسبت ریہ کے جگر سے اختلاف ہے اشیاء موافق جگر کے
دواؤن مین جو شی تلخ ہے کہ تلخی کی وجہ سے تفتیح کرے خواہ کوئی اور قوت ایسی ہو کہ اوسکے ذریعہ سے مفتح ہو اور اسیقدر قبض بھی اوسمین ہو جو
عطریت کے ہو جگر کو موافق ہوگی اور مناسب جوہر روح جگر کے ہوگی اور اوسکی عفونت کو منع کرے گی جیسے دارچینی اور فقاح اذخر
اور مرمکی وغیرہ (۲) اور وہ چیز جسمین قوت غسل اور جلا کی ہو اور تنقیہ صدید جگر کا جو ردی ہو کرے بشرطیکہ مبالغہ اور زیادتی سے قوت
غسل کے ہمیل رکھا اور ڈھیلا کرنا جوہر جگر کا نہ پیدا ہو وہ بھی جگر کو نافع ہے (۳) اسیطرح جس دوا مین قوت انضاج اور تلئین کے ہو خصوصاً اگر
کسیقدر قبض اور تقویت بھی اسمین ہو جیسے زعفران کہ نافع ہے (۴) اور جو شی باوجود ہر دو اوصاف مذکورہ بالا کے لذیذ بھی ہو جیسے زبیب
خواہ سریع النفوذ ہو جیسے شراب ریحانی اکثر ایسے لوگون کے جگر کے واسطے مفید ہوتی ہے کہ جسمین حرارت شدید نہین ہوتی اور اگر دواے
مذکور ہمراہ خواص مذکورہ کے لذیذ بھی ہو زیادہ لائق اسکے ہوگی کہ جگر کو محبوب جیسے زبیب و انجیر اور بندق اور نفع بھی اسکا درجہ کمال پر
پہونچے گا۔ پھر اگر باایں ہمہ اوصاف کے اوسمین یہ بھی صفت ہو کہ فساد اور عفونت کو قبول نکرتی ہو اوسکی نفع کی کچھ حد نہوگی۔ طرخشقوق
اور ہندباے بستانی اور بربرے بھی جگر کے موافق ہے اور امراض حارہ جگر کو (سواے اسہال حار کے) بالخاصہ بھی مفید ہے اور براہ کیفیت
باردہ کی جو مضاد حرارت ہے بھی نافع ہے پس اسکا نفع دونون طرح سے ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ ایک قوم مرمکی جسکی تلخی شدید ہے جگر حار کے واسطے
نافع تجویز کرتے ہین اور اسکا نفع بوجہ تفتیح سدہ کے تلخی کے جہت سے اور بسبب تقویت کے براہ قبض کے خیال کیا جاتا ہے۔ اور امراض
باردہ مین بالخاصیت بھی نافع ہے اور بنظر تفتیح اور تقویت کے بھی نافع ہے (مگر سعال صدری مین مضر ہے) جسوقت افراط برودت جگر مین ہو
اور بقا کاسنی مین جسے چاہین شہد یا ماء العسل ملا کر استعمال کرین پس شہد اچھی طرح مقابلہ تبرید جگر کا کرے گا اگر تبرید کاسنی کا خوف ہو اور تمام
افعال کاسنی پر شہد کی امیزش معین ہوگی۔ کبھی یہ دونون کاسنی سوکھا کر شہد خواہ ماء العسل کے ہمراہ پلائی جاتی ہین اور کبھی شہد کے
ہمراہ جوش دے کر تناول کی جاتی ہین پس خوب نفع دیتی ہین اور تفتیح کر کے خلط بارد کو براہ بول خارج کر دیتی ہین غذا مین جگر کو وہ غذا
موافق ہے جسکا کیموس جید ہو۔ شیرینی جگر کو ایسی موافق ہے کہ اوس سے جگر فربہ ہو جاتا ہے اور تقویت اور تعظیم جثہ جگر کی حلاوت سے بھی

پیدا ہوتی ہے - مگر بہت جلد حلاوت سے جگر مین سدہ پڑجاتے ہین اسلیئے کہ شیرینی کو بشوق و رغبت جذب کرتا ہے [illegible] اسیواسطے واجب ہے کہ جس شخص کے جگر مین ورم ہو شیرینی سے پرہیز کرے اسلیئے کہ شیرینی بہت جلد مستحیل مرار کیطرف ہوجاتی ہے اور سدہ بھی جگر مین پیدا کرتی ہے چنانچہ شراب شیرین کے بیان مین گذر چکا زیادہ تر مضر وہ شیرینی ہے جو غلیظ ہو اسلیئے کہ سدہ پیدا کرتی ہے اور تیز شیرینی جیسے قند سیاہ کہ بہت زیادہ مستحیل بمرار ہوجاتی ہے پستہ جگر کو بسبب عطریت اور قبض کے نافع ہے اور تفتیح مجاری غذا بھی کرتا ہے [illegible] زیادہ ہے - اور فندق جمیع امرجہ جگر کو نافع ہے اسلیئے کہ اوسکی حرارت شدید نہین ہے اور تفتیح بھی ہے اور [illegible] جگر [illegible] گوشت جگر انسان کا بالخاصیت نافع ہے - علاج سوء مزاج حار جگر کا تدبیر مین ایسے جگر کے نرمی کرنی چاہیئے [illegible] تدبیر دوائی اور غذائی شروع کرنی چاہیئے - زیادہ ارخا جوکہ مرطبات مائی سے پیدا ہوتا ہے اوس سے بھی جگر کو بچانا چاہیئے - اور سدہ پیدا کرنے والی تدبیر سے بھی [illegible] کرنی لازم ہے جیسے استعمال مبردات غلیظ کا - زیادہ تخدیر سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے - بلکہ واجب ہے کہ جو مبردات ایسے مزاج کے علاج مین [illegible] جائین اونمین ہمراہ تبرید کے جلا اور تفتیح ہو اور تنفیذ غذا اور قبض اسقدر کہ مقوی ہو اور زیادہ قبض نہو - آب جو مین یہ سب [illegible] فراہم ہین مگر قوت قابضہ زیادہ ہے ہندباء بستانی اور بستانی اعلی درجہ کی دوا ہے ان فوائد کی نظر سے اسلیئے کہ مزاج اس کا مائل برودت کیطرف ہے اور [illegible] نہین ہے اور اسمین تلخی ایسی ہے کہ تفتیح کرتی ہے بدون تسخین کے اور قبض اسمین بدرجہ اعتدال ہے کہ باوجود قبض کے مقوی بھی ہے [illegible] تر بھی ہوئی ہے کہ جگر بارد کو نافع ہوتی ہے - دونون قسم کی کاسنی جگر کی ادویہ مین پڑتی ہے چنانچہ اودیہ مفردہ [illegible] اور نقشہ ہائے ادویہ جگر کتاب ادویہ مفردہ مین بھی لکھ چکے ہین - کبھی اسکو اُبال کر بھی کھلاتے ہین [illegible] اور سرکہ کے ساتھ بھی تناول کیجاتی ہے - زرشک مین نفع جگر حار کی خاصیت عظیم ہے اور تمر ہندی [illegible] صائب سے (بوجہ کمی بول اور وجود ثقل کے) دریافت کرے کہ جگر مین سدے ہین ادویہ مذکورہ پر کرفس کا اضافہ کردے اسلیئے کہ کرفس [illegible] جگر کے ہر قسم کی تفتیح کرتی ہے مقعر جگر کا سدہ ہو یا محدب جگر کا اور نفوذ اسکا بسرعت ہوجاتا ہے اور اسیطرح حال سکنجبین کا ہے - منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہے عصارہ کاسنی اور عصارہ کاہو اور عصارہ عنب الثعلب مکدود او قیہ اور عصارہ کشنیز تر اور عصارہ رازیانہ ہر واحد ڈیڑہ اوقیہ اور نصف درہم زعفران اسمین داخل کرکے پلائی جائے - روغن گل تازہ اور عمدہ اور روغن تفاح آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جائے کہ حرارت جگر کو [illegible] کرتا ہے منجملہ ان دواؤن کے جوکہ جگر حار کو نافع ہوتی ہین یہ دوا ہے اسفیوس یعنی اسپغول دو مثقال ہمراہ شکر طبرزد اور آب سرد کے تناول کرین - ایضاً عصارہ کدوے بریان اور عصارہ ککڑی کا اور آب انار اور بادہ گاؤ کادی اور آب سیب اور آب کمثری اور بنفشہ اور عصارہ گل سرخ تازہ کو پلائین - اور اگر گرمی اور حرارت مین سکون ہو اوسوقت ماء الجبن ہمراہ سکنجبین کے نفع کرے گا جو ہر روز ہمراہ تین درہم [illegible] اور ایک درہم لک مغسول اور نصف درہم تخم کرفس کے پلایا جائے اور جب دو ہفتہ اسطرح ماء الجبن کے استعمال سے گذر جائین بادہ شتر کے دودہ کا استعمال شروع کرنا چاہیئے ایکرطل سے دو رطل تک رفتہ رفتہ اور یہی ادویہ جو مفتحہ اور منفذہ یعنی تنفیذ کا اثر رکھتی ہین اس دودہ مین بھی داخل ہون گی - مثلاً کیقدر عصارہ غافث خواہ تخم کاسنی اور تخم کشوث وغیرہ - اور بیشتر حاجت اضافہ کرنے قفاح اذخر کی بھی ہوتی ہے [illegible] احتیاج مخدر اتکی بھی اور معاجین افیونیہ اور وہ معاجین جنمین بھنگ پڑتی ہے اونکے بھی حاجت ہوتی ہے - اور مین ایسے مخدرات کا استعمال جب تک ان سے بچنا ممکن ہے ناپسند کرتا ہون - جو شخص جوان اور قوی ہو اوسکو ہمیشہ نہار او منہ کر فقط سرد پانی جو خوب ٹھنڈا ہو پی لینا کافی ہوتا ہے جگر حار کی تبرید مین - قرص طباشیر اور قرص زرشک جو بارد اجزا سے مرکب ہو اور قرص کافور بھی نافع ہے منجملہ اقراص نافعہ کے

ایک قرص یہ بھی ہے گل بید مشک اور گل سرخ نیلوفری ہر ایک دس درہم سرخ گلاب کے پھول کی پتیاں بارہ درہم کافور ڈیڑھ مانی درہم صندل سرخ کا کہ مغسول
ان ادویہ میں مثلاً اسارون اور دارچینی و قرنفل وغیرہ جسطرح کہ صبر بھی انہیں ادویہ میں دھویا جاتا ہے ایسے کہ مغسول سے سات درہم اور فوفل
آٹھ درہم زعفران تین درہم ریوند خطائی پانچ درہم طین قبرسی اور مصطگی ہر ایک سیاوشان ہر واحد تین درہم آب برگ مکو اور آب کاسنی میں تر کر کے
قرص طیار کریں ہر ایک قرص بوزن ایک مثقال کے ہو اور ایک ہی قرص ہمراہ آب عنب الثعلب کے استعمال کیا جائے۔ کبھی جگر حار کو ضمادات
بھی نافع ہوتے ہیں۔ یہ ضماد بھی از قسم مجرب ہے۔ خرفہ کو کوٹیں اور اس پر روغن گل سرکہ ملا ہو ڈالیں یا ضماد کریں۔ یا صندل میں ایک اوقیہ اور فوفل اور
بنفشہ خشک نصف اوقیہ گل سرخ ڈیڑھ اوقیہ زعفران نصف اوقیہ طین چہارم اوقیہ کافور دو درہم ان اجزا کو ادویہ مذکورہ پر زیادہ کریں جو روغن بید سیاہ
طیار ہوئی ہو اور کسی چوڑی چیز خصوصاً کدو خواہ برگ بید یا چقندر کے پتے پر لگا کر جگر پر ضماد کریں۔ کبھی ضماد مذکورہ باردہ مثل عصارہ
کدو اور ککڑی و دیگر اشیاء از قسم بقول باردہ سے کیا جاتا ہے جنکا بیان باب مشروبات ادویہ میں ہم نے کیا ہے اور نیز ضمادات میں جو خواہ سرکہ کا ستو ڈالا جاتا ہے
اور روغن گل ملا کر ضماد کیا جاتا ہے۔ اور بیشتر ان میں کوئی دوا مثل صندل اور فوفل اور کافور کی بھی شریک ہے اور کچھ دور نہیں اگر ان ضمادات
میں از قسم عطریات یعنی خوشبو ادویہ کی داخل ہوں اور آب ہائے فواکہ خوشبو مثل سیب وغیرہ کی ملائے جائیں اور اکثر تھوڑی سی سوسن بھی انمیں
چھڑک دیتے ہیں۔ غذا جو ایسے بیماروں کو دی جاتی ہے جیسے آب جو اور سلافات بقول مذکورہ اور نیز انہیں سرد ترکاریوں کا پختہ کیا ہوا اور کاسنی کا
ساگ پکایا ہوا ہمراہ کشنیز تر کے اور کاہو اور چقندر کو ابالے ہوئے اور دوغ ترش اور ترش دودھ کا پانی اور گوشت حلزون کا۔ فواکہ میں
آلوچہ اور بہی اور امرود مگر اسکو زیادہ نکھائے ورنہ قبض زیادہ کرے گا اور سدے بھی پیدا کرے گا ایسا ہی سیب اور انار میخوش اور انگور ترش
اور اسکے قبض کو ایسی شی کے ہمراہ کھانے سے توڑ دینا چاہیے جسمیں کسیقدر تلیین ہو اور توت شامی اور ریباس ہمراہ کر کے اور سرکہ اور زرشک
جو آب انار سے بنایا گیا ہو اور انار دانہ قبل طعام کے اور بعد طعام کے۔ اور تربوز کہ زیادہ میٹھا نہو خصوصاً وہ قسم جسکا نام زرقی ہے اور فلسطی
اور ہندی کہ یہ اقسام ایسے بیمار کے لیے مناسب ہیں۔ جو چیزان ادویہ میں سے ایسی ہے کہ اسمیں تبرید کے ساتھ قبض بھی ہے اوسکو پے درپے
تناول نہ کرنا چاہیے کہ خوف سدہ پڑ جانے کا ہے۔ جو خربوزہ سخت ہو اور شیرین کم ہو اور اسیطرح وہ انگور جسکے مغز میں سختی ہو اور شیرین کم ہو
اوسکے کھانے میں کچھ خوف نہیں ہے اور خصوصاً وہ انگور جو کہنہ ہو اور میخوش۔ مونگ کے پکوان اور قطفیہ اور قرعیہ اور اسفاناخیہ اور عدسیہ
کہ اوسمیں ترشی ہو یا نہو ان لوگوں کو نافع ہیں۔ بعض طبیب ایسے بیماروں کو زبیب کی بھی اجازت دیتے ہیں مگر وہی زبیب جو ترشی مائل ہو۔
فندق میں زیادہ تسخین نہیں ہے اور سدوں کی تفتیح بھی کرتا ہے اور جید الغذا ہے پس اوسکے ہمراہ ایسی چیز ملانے کی حاجت نہیں ہے جسمیں
کسیقدر تبرید ہو۔ گوشت کے اقسام سے ایسے مریض کو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جو پالک کے ساگ میں پختہ ہوں خواہ سرکہ میں پختہ
کیجائیں اور مصوصات اور قریضات جو لحمان لطیفہ سے جیسے گوشت جدا یعنی حلوان بزغالہ سے بنے اقسام طیور کا گوشت جو آسانی سے ہضم ہو جائے
جیسے کبک اور جنگلی کبوتر کا گوشت جو زیادہ فربہ نہو اور فاختہ کا گوشت۔ ایسے چڑیوں کے بطون بھی انکو نافع ہیں جیسے اوز یعنی مرغابی اور
بچہ ہائے مرغ اور کنجشک کا گوشت ترشی پڑے یا نہ پڑے۔ جانوروں اور طیور کا جگر اور طحال اور دل کا کھانا انکو مضر ہے اور جو گوشت
غلیظ اور ثقیل ہیں جیسے بزکوہی اور مینڈھا اور حیوانات جو بچہ زیادہ رکھتے ہیں اور جنکا گوشت سخت ہے۔ مگر گوشت جوان گاو کا مریض کے
طور پر انھیں بیماروں کو نفع دیتا ہے جنکے معدے قوی ہوں ایسے انڈے سے کہ پکانے میں سخت ہو جائے خواہ بریان کرنے میں سخت ہو گیا
ہو بھی انکو پرہیز کرنا چاہیے۔ زیادہ چکنائی کی چیزوں سے بھی انہیں احتیاط کرنی لازم ہے اسلیے کہ مستحیل بصفرا ہو جاتے ہیں

تراش کر ڈالی جائے ۔ احشا جو پینے کے واسطے طیار ہون مثل جلبا اور لبوب حارہ کی بنائی جائین ۔ کبھی ایسے بیمار کی غذا ابین کاسنی اور خصوصًا جو قسم کاسنی کی زیادہ تلخ ہو وہ بھی پڑتی ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ باجرا جو خوب گلا کر پکایا گیا ہو وہ بھی ایسے مریض کو زیادہ نافع ہوتا ہے ۔ اور میری رائے مین تجویز ہذا ٹھیک نہین ہے ۔ ثقل کی چیزین فواکہ مین سے جیسے شاہ بلوط اور زبیب کے دانہ بڑے بڑے اور پستہ خاص کر ایسے لوگونکے واسطے ہے اور بعض طبیب یہ بھی کہتے ہین کہ پستہ اور بادام دونون سے پرہیز کرنا چاہیے کہ معدہ پر گرانی پیدا کرین گے مگر پستہ کے نسبت اس قول کیطرف التفات نکرنا چاہیے اسلیے کہ مقوی معدہ ہے ۔ گوشت حلوان یعنی گھونگھی کا گوشت بھی خصوصًا اگر خوشبودار چیزون سے مزّر کیا جائے بہت مفید ہے ۔ دودھ اور مچھلی اور فواکہ تر اور گوشت ہائے غلیظ سے ایسے شخص کو بچانا چاہیے **تدبیر مزاج یابس جگر کی** مرطبات مشہورہ جو از قسم غذا کے ہون اور بقولات مرطبہ و رطلا ہائے مرطبہ اور ضمادات اسی طرحکے اور اشربہ بھی جو ترطیب پیدا کرین اور حرارت برودت مین مائل باعتدال ہون بقدر حاجت پس انہین اشیا سے ایسے مزاجکی تدبیر کرنی چاہیے اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی لحاظ رہے کہ ترطیب بافراط نہونے پائے کہ منجر بسوء القنیہ ہو جائے اور ترہل اور استسقا بھی پیدا کرے **تدبیر مزاج رطب جگر کی** ریاضت اور کمی غذا اور تناول ایسی چیز کا جسمین تلطیف اور نشف ہو اسکا علاج ہے خصوصًا وہ چیزین کہ جسمین ہمراہ نشف کی تخفیف بھی ہو اور پانی کم پینا اور دودھ کے جملہ اقسام کو ترک کرنا مگر زیادہ تخفیف بھی پیدا نکرنی چاہیے ورنہ ذبول پیدا ہوگا **تدبیر مزاج گرم خشک کی** ایسا آدمی غذا ہائے بارد رطب اور سرد تر بقول کھایا کرے خصوصًا کاسنی کو اور جس چیز مین قبض شدید اور نشف کی قوت ہے اوس سے پرہیز کرے ۔ زیادہ مفید ایسے ہی مریض کو شیر بادہ خر کا ہے کہ ضعیف اور ناتوان بقدر سات استار کے پی سکتا ہے قند ملا کر اور قوی تو نا دس استار تک استعمال کر سکتا ہے ۔ چاول اور زیرہ اور گرم مصالح اور زائد مقدار پستہ سے بھی پرہیز کرے مگر تھوڑی مقدار پستہ کھانے مین ضرر نہین ہے بلکہ شاید بنظر مناسبت مزاج کے فائدہ بھی ہو ۔ مراہم اور اضمدۂ بارد رطب کا بھی استعمال کرے اور باینہمہ اس امر کا ضرور خیال رہے کہ زیادہ ترطیب نہونے پائے کہ ارخا تک نوبت پہونچے اور گوشت ہائے غلیظ سے بھی پرہیز کرے اور اعضاء غلیظ حیوانات کے کھانے سے بچے ایسے حیوانات کے اعضا جنکا گوشت عمدہ ہے پس جگر اور تلی ایسے جانورون کی غلیظ ہے اوسکو ترک کرے **تدبیر مزاج حار رطب کی** اون مبردات کا استعمال کرے جنمین قبض ہے اور نشف بھی ہے غذا کے اقسام سے ہون خواہ دوا ہون اور اگر ایسے وقت مواد کا موجود ہونا معلوم ہوا وسوقت اون اشیا کا استعمال کرے جو ان مواد کے تلطیف کرین اگرچہ اونمین نشف کی قوت نہو جیسے ماء الجبن اور شکر طبرزد یا اینکہ عصارہ درخت مکوے سبز خواہ آب سبز کا کنج بقدر بیس درہم کے چالیس درہم تک ہمراہ دو مثقال صبر کے قوی آدمی کے واسطے اور اس سے کم ضعیف کے واسطے ۔ یا نصف مثقال ایارج ہمراہ ایک استار املتاس کے جو ایک سکرجہ آب برگ مکو خواہ آب برگ کاسنی مین تر کیا گیا ہو خواہ تنہا املتاس آب کاسنی اور آب رازیانہ یا آب مکو مین **تدبیر مزاج بارد یابس کی** ضمادہائے گرم اور چرب اور نرم از قسم مراہم وغیرہ کے مستعمل ہونگے اور معاجین حارہ جیسے دواء اللک اور دواء کرکم اور معجون قباد ملک ورامروسیا اور اثاناسیا اور قوفی اور معجون فنداد یقون جیسے چنے کے برابر یا باقلا کے مقدار سے ہر ایک ان ادویہ کا ہمراہ ماء الاصول کے جسمین روغنہائے رطب داخل ہون ۔ اور شراب رقیق اور قوی کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اگر قبض طبیعت ہو اس حب کا استعمال کیا جائے سکبینج اشق جاوشیر موزن اور تخم کرفس اور انیسون ہر واحد برابر مگر ہر ایک کا وزن مساوی تین ربع ہر ادویہ سابقہ کے ہے یعنی مثلاً اگر سکبینج نہ ماشہ ہو تو کرفس چھ ماشہ

اور اسیطرح انیسون بھی اور ان سب اجزا سے گولیان طیار کرین خواہ فقط سکبینج کو مع کسی ایک دوا ادویہ مذکورہ سے لیکر گولی طیار کرین اور وزن ایک یا دو دوا کا ایک ادویہ مذکورہ بالا سے مثل وزن مجموعہ کے ہو امر اد یہ ہی کہ جسقدر مجموعہ اجزا سے حب مذکور نکا وزن ہوتا اگر اون ادویہ مین سے فقط ایک دوا خواہ دو پر اختصار کرین اب بھی وزن فقط اسی دوا سے واحد کا خواہ دو دواؤن کا برابر اوسقدر وزن کے ہو جو پانچون ادویہ کا وزن ہوتا اور قدر شربت ضعیف کیواسطے ایک مثقال اور قوی کیواسطے دو مثقال ہی مترجم دوسرا احتمال اس فقرہ کے ترجمہ کا اگرچہ بعید ہی یہ بھی خیال کیا جاتا ہی کہ وزن ایک حب کا خواہ دو حب کا مساوی وزن مجموعہ حبوب کے ہو اور مراد یہ ہی کہ اوس نسخہ کے پانچون اجزا کا وزن اسی حساب سے تجویز کیا جائے کہ شربت واحد ہو سکے بہ طاقت اور تحمل مریض کے اور اگر اس نسخہ سے فقط ایک خواہ دو دواؤن پر اقتصار کرین اوسوقت بھی مقدار شربت واحد پر وزن لیا جائے اور چونکہ اس نسخہ کے وزن اجزا کا حساب پیچیدہ طور پر شیخ نے لکھا ہی گو نسخہ ایسا عمدہ نہو مگر ہم کو تعیین وزن اجزا حساب صحیح سے بغرض تفہیم طالب علم کے ضرور ہی جب یہ امر معلوم ہوا کہ مقدار شربت اس گولی کی واسطے ضعیف کے بیس ۲۰ ماشہ ہی اور قوی کے واسطے ۹ ماشہ ہی تو بقاعدہ خطا ہم پہلے فرض کرتے ہین کہ اگر سکبینج اور اشق اور جاؤشیر ہر واحد چار چار ماشہ ہوتا تو پھر تخم کرفس اور انیسون ہر واحد تین تین ماشہ ہونا چاہیے پھر چونکہ تین ادویہ اگر چار چار ماشہ لیجائین تو مجموعہ اوسکا بارہ ماشہ اور دو دوا ادویہ تین تین ماشہ کا وزن مجموعہ ۶ ماشہ پس فرضی مجموعہ سے کل کا وزن اٹھارہ ماشہ ہوا جو برابر چار مثقال کے ہی اب اگر ہم واسطے ضعیف کے اس گولی کو طیار کرین تو سکبینج اور اشق اور جاؤشیر کو ایک ایک ماشہ اور تخم کرفس اور انیسون کو چھ چھ رتی لین اب پانچون ادویہ کا وزن ساڑھے چار ماشہ یعنی ایک مثقال کا ہو جائے گا اور قوی کے واسطے ہر ایک دوا کا وزن دو چند کرنے سے نو ماشہ یعنی دو مثقال ہوگا اور اگر فقط سکبینج خواہ اوسکے ہمراہ کوئی اور دوا لیجائے تو اسی حساب سے وہ بھی سمجھنا چاہیے **فصل** اس نسخہ کے استعمال کرتے وقت خواہ اور دواؤن کے استعمال مین اس امر کا لحاظ پر ضرور ہی کہ زیادہ استعمال دوائے مرخی کا نہونے پائے **تدبیر بارد رطب جگر کی** جن دواؤن مین اور غذاؤن مین قبض اور حرارت اور تلطیف و رشف کی قوت ہی اونکا استعمال کرنا چاہیے اور اگر کوئی مادہ بارد رطب ہو اوسکا استفراغ کیا جائے گا مار الاصول قوی سے خواہ کلکلانج سے یا ایارج ارکاغانیس سے مگر استفراغ بلطف اور نرمی کرنا چاہیے اور تدبیر لطیف اور تسخین جگر کی بھی کیجائے گی اور گوشت ہائے سبک ہمراہ مصالح خوشبو کے اوسکی غذا مین تجویز کرنے چاہیئن اور شراب قوی رقیق بمقدار قلیل پلائی جائے اور معاجین کبار جیسا موقع اور مناسب بہ حال مریض ہو وہ بھی کھلائے جائینگے اور اضمدہ محللہ کا استعمال خارج بدن پر کرنا چاہیے **جگر کا چھوٹا ہو جانا** بعض آدمیونکا جگر چھوٹا ہو جاتا ہی اور بیشتر کوچکی مین جگر مثل گردہ کے ہو جاتا ہی جگر کے چھوٹے ہونے کے تابع یہ قباحت ہوتی ہی کہ ایسا آدمی جسوقت اپنی حاجت اور خواہش کے مقدار پر غذا کھاتا ہی جگر مین اوسکی گنجائش نہین ہوتی اور معدہ سے اتنی مقدار غذا کی جگر مین پہنچتی ہی جس سے تنگی اور ضیق پیدا ہوتی ہی اسیوجہ سے جگر مین سدہ اور طرح طرح کے آلام درد گرانی اور تمدد پیدا کرنے والے عارض ہوتے ہین اور قوت جگر مین دہان اور سستی افعال مین عارض ہوتی ہی اسلیئے کہ اوسکی قوت فاعلہ تحت مین قوت منفعلہ کے دبی ہوئی اور تنگی مین رہتی ہی اور اسیطرح جو مقدار کیلوس کی اوس مین پہونچتی ہی اوسکے ثقل سے بھی جگر کی قوت فاعلہ دب جا کر سستی افعال پیدا کرتی ہی لہذا ایسے لوگونکے حالات ہضم جگری اور جذب اور امساک اور تمیز اور دفع جملہ امور مین اختلال عارض ہوتا ہی اور اکثر جگر کے چھوٹے ہونے سے ذرب اور اسہال کثیر عارض ہوتا ہی اسلیئے کہ اکثر مقدار کیلوس کی اوسکا مادہ صاف سدہ جگر مین جذب نہین ہو سکتا ہی **علامت** کبھی صغر جگر پر سدہ اور ریاح کثیرہ کے پیدا ہونے سے دلالت ہوتی ہی اور جو غذا بمقدار معتدل کھائی جاتی ہے وہ بھی گرانی پیدا کرتی ہی اور تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہی اسلیئے

تفصیل حساب وزن ادویہ

کہ بدنکو غذائے کثیر کی حاجت ہو اور نہین ملتی اور یہ ضعف ہمیشہ یعنی ہر وقت رہتا ہی اور اکثر صدوث اورام اور سدہ ونکا ہوا کرتا ہی - زیادہ تاکید شناخت صغر جگر پر اونگلیونکے چھوٹے ہونے سے ہوتی ہی کہ اصل خلقت مین چھوٹی ہون - ایک آدمی ایسا تھا کہ کتنی ہی غذا کیون نہ کھاجائے اوسکے بدنکو حصہ اوس غذا سے تنا نہین ملتا تھا کہ فربہی اور توانائی آجائے اور نہ کوئی شے معتد بہ از قسم فربہی اور رونق وغیرہ کی اوسکے بدن پر تناول غذا ہائے متناولہ سے آتی تھی اسلئے جالینوس کی سمجھ مین یہ آیا کہ اس شخص کا جگر چھوٹا اور مجاری جگر مین تنگی ہی پس یہی تدبیر اوسکی جالینوس نے کی اور مفید ہوئی **علاج** ایسے لوگونکی تدبیر یہی ہی کہ غذاے قلیل الحجم کو اختیار کرین جسمین قوت تغذیہ کی زیادہ ہو اور نفوذ اوس غذا کا بسرعت ہوجایا کرے اور چند مرتبہ غذا کو متفرق کرکے کھایا کرین جسمین ٹھہر ٹھہر کر اور ادویہ مدرہ اور مسہلہ کا استعمال کرتے رہین جس سے جگر کا تنقیہ اور تلطیف اور تفتیح سدہ ہاے جگر کی ہوجایا کرے **دوسرا مقالہ** ضعف جگر اور سدہ ہائے جگر اور اوجاع یعنی دردہائے جگر کے بیان مین اور نفخہ جگر کا بیان بھی اس مقالہ مین ہوگا **ضعف جگر کا بیان** جالینوس نے کہا ہی کہ مکبود وہی آدمی ہی جسکے جگر مین ضعف ہو اور کوئی اور خرابی از قسم ورم یا دبیلہ وغیرہ کے اوسمین ظاہر نہو - مگر ضعف جگر در اصل اوسکے تابع امراض جگر ضرور ہوتے ہین - ضعف جگر یا تو بسبب سوء مزاج مفرد بلا مادہ کے ہو یا سوء مزاج مادی ہو اور یہ مادہ یا تو خود جگر سے شروع ہوکر اوسی مین پھیل گیا ہو خواہ اور ایسے اعضا سے وہ مادہ پھیل کر جگر مین آیا ہو جنمین اور جگر مین مجاورت اور قربت ہی جیسے مرارہ جسوقت صفرا کو جذب نہین کرتا ہی مادہ صفراوی جگر تک پہونچ جاتا ہی یا طحال اگر جذب سودا نکرے اور کلیہ یعنی گردہ اور مثانہ جسوقت جذب مائیت کیلوس کی نکرین یا رحم جسوقت زیادہ رطوبت اوس سے جاری ہو کہ جگر مین برودت آجائے کی یا اینکہ حیض بند ہوجائے اوسوقت خون جگر کا فاسد ہوجائے گا یا معدہ جسوقت جگر کیطرف کیلوس جید الہضم روانہ نکرے بلکہ ضعیف الہضم خواہ فاسد الہضم کیلوس معدہ سے جگر مین پہونچے - خواہ امعا مین جب کسی قسم کا الم اور گزند پہونچتا ہی خواہ اونہین امعا مین کوئی غلط لزوجت بکثرت ہوتی ہی اور اس سبب سے امعا اور مرارہ کے بیچمین سدہ پڑجاتا ہی لہذا اخلاط مراری جگر سے جدا ہوکر مرارہ مین نہین پہونچتی اور اوسی جگر مین بھری رہتی ہی پس تمیز خون کی مرارہ سے ہونی چاہیے جگر نہین کرتا اور یہ خرابی اکثر قولنج مین پیدا ہوتی ہی (یا اس خرابی سے اکثر قولنج پیدا ہوتا ہی) یا بسبب مشارکت اعضائے صدر کے جگر مین ضعف اور سوء مزاج پیدا ہو یا جمیع بدن کی مشارکت سے سوء مزاج اور ضعف جگر پیدا ہو جیسے حمیات مین ایسا ہی ہوتا ہی - کبھی ضعف جگر فقط سوء مزاج سے نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ کسی ورم دموی خواہ ورم بلغمی یا صلابت اور سرطان اور ترہل یا قرحہ یا شق ہوجانا یا کسی عفونت کے جگر مین عارض ہونے سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہی - جو ضعف جگر کلی ہی یعنی تمام جگر کے اجزا مین ضعف ہی اوس سے جمیع قوتہائے جگر ضعیف ہوجاتے ہین - اور اکثر ضعف جگر کلی نہین ہوتا بلکہ بنظر کسی قوت کے چارون قوتون سے جگر کے ضعف عارض ہوتا ہی - اور اکثر یہ ہی کہ قوت جاذبہ اور ہاضمہ جگر مین بسبب برودت اور رطوبت کے ضعف پیدا ہوتا ہی اور قوت ماسکہ مین رطوبت سے اور قوت دافعہ مین بسبب یبوست کے ضعف پیدا ہوتا ہی **علامات** رنگ بدنکا اون چیزون مین سے ہی جن سے دلالت اکثر اوقات حال جگر پر ہوتی ہی اسلیے کہ مکبود کا رنگ اکثر زرد سپیدی مائل ہوتا ہی اور بعض اوقات سبزی مائل اور تیرگی مائل بھی ہوا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا دلائل امزجہ کے مقامات مین - جس شخص کا رنگ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو اوسکے جگر مین کوئی بیماری نہو گی - طبیب تجربہ کار مکبود اور ممعود یعنی مبتلائے ضعف معدہ کے فقط رنگ بدنکے ذریعہ سے ہر ایک کی شناخت کرلیتا ہی اور اس استدلال کے ہمراہ کسی اور دلیل کی اوسکو حاجت نہین ہوتی - جو رنگ خاص مکبود کے بدن کا ہی اوسکا کوئی خاص نام ایسا نہین ہی جو مکبود کے مرض سے خصوصیت اور مناسبت رکھتا ہی براز اور بول جو شبیہ آب گوشت کے ہون اکثر اوقات اس امر پر دلالت

کرتے ہین کہ جگر کو تولید خون پر تصرف قوی نہین ہے پس مادہ خون کو کیلوس سے اور خالص اور صاف جوہر خون کو مائیت سے جدا نہین کر سکتا ہے اور زیادہ تر
اکثر اوقات دلیل ضعف جگر پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف غسالی یعنی دستون کا غسالی ہونا آخر کار ایک اور قسم کی طرف منتقل ہوجاتا ہے پس حار مزاج مین
صدیدی ہوکر پھر مثل دُردی شراب کے اور مثل خون سوختہ کے ہوجاتا ہے اور اس کیفیت سے پہلے اسہال صفرا کے خالص کا ہوتا ہے ۔ اور سرد
مزاج مین مثل خون متعفن کے ہوتا ہے اور دونو اقسام جو ابھی مذکور ہوئے ہین انمین اشیا مختلف الکیفیت اور مختلف القوام ہمراہ براز کے برآمد ہوتے
ہین خصوصاً سرد مزاج والے کے براز مین اور یہ حال ہوجاتا ہے جیسا کہ ضعف ہضم معدہ کے وقت حال مریض کا ہوتا ہے ۔ اکثر جس شخص کے جگر مین
ضعف ہے اوسکے ہر وقت اور خصوصاً بروقت نفوذ غذا کے ایک درد ایسا ہوتا ہے جو ضلع قصیری یعنی چھوٹی پسلی تک ممتد اور پھیلتا ہوا معلوم
نہین ہوتا ہے ۔ مزاجہائے مکبود کی شناخت انہین قواعد سے کرنی چاہیے جو سوء مزاجات جگر کے مقام مین مذکور ہوچکے اور علاوہ اون
علامات کے حار مزاج کبد اخلاط کو مشتعل یعنی گرم کر دیتا ہے اور بارد مزاج اخلاط کو غلیظ اور بطی الحرکت کر دیتا ہے اور یابس مزاج اخلاط کو غلیظ اور قلیل
اور مرطوب مزاج اخلاط کو رقیق کر دیتا ہے ۔ جو ضعف جگر فقط بسبب مزاج کے ہوتا ہے اوسپر لون یرقانی دلالت کرتا ہے اور کبھی اوسکے ہمراہ براز
سپید بھی ہوتا ہے اگر مرارہ خواہ امعا مین سدہ پڑ گیا ہو ۔ مشارکت طحال سے جو ضعف جگر عارض ہوتا ہے اوسپر استدلال امراض طحال سے
کیا جاتا ہے اور اسطرح کہ رنگ پر سواد غالب ہوگا ۔ اور معدہ کی شرکت سے ضعف جگر پر استدلال دلائل آفات معدہ اور سوء ہضم سے کیا جاتا ہے
امعا کی شرکت سے جو ضعف جگر ہو اوسپر استدلال بذریعہ مغص اور مروڑ کے اور نیز بذریعہ قراقر اور قولنج اور مشابہ انہین امور سے کیا جاتا ہے
گردہ اور مثانہ کی شرکت سے جو ضعف جگر عارض ہو اوسپر استدلال تغیر احوال بول سے کیا جاتا ہے جو خلاف بول طبعی کے ہوتا ہو اور اسطرح
کہ سحنہ مائل سوء القنیہ و استسقا کیطرف ہوگا ۔ جو ضعف جگر بسبب اعضائے صدر کے ہوتا ہے اوسپر سوء تنفس اور سوکھی کھانسی دلیل ہوتی ہے اور
بیشتر ایسا مریض معالیق مین ایک گونہ ثقل اور تمدد بھی معلوم کرتا ہے ۔ علامات اورام جگر اور صلابت اور قروح اور رشح وغیرہ کے جسکی سبب سے
ضعف جگر عارض ہوتا ہے اونکو اپنے اپنے خاص مقام پر بیان کرینگے اوسمقام خاص کو ملاحظہ کرنا چاہیے ۔ دلائل ضعف قوت ہاضمہ کے یہ ہین
کہ جو غذا جگر سے تمام اعضائے بدن کو پہونچتی ہے غیر منہضم یا قلیل الہضم ہوتی ہے اور مستحیل کسی کیفیت ردی اور خراب کیطرف ہوتی ہے اور اکثر
بروقت ضعف قوت ہاضمہ جگر کے آنکھونکے پپوٹون مین تہیج اور چہرہ پر بھربھری پیدا ہوتی ہے اور فصد کرنے سے جو خون برآمد ہوتا ہے اوسمین
مائیت زیادہ معلوم ہوتی ہے اور بلغمیت سی نظر آتی ہے ہان اگر یہ ضعف ہاضمہ بسبب ضعف ماسکہ کے نہو کہ اوسوقت زمانہ مناسب ہضم
تک جگر قادر ٹھہرانے پر غذا کے نہوگا ۔ بدترین اقسام ضعف ہضم جگر یہ ہین پہلی یہ کہ بالکل ہضم نہوتا ہو دوسری قسم یہ ہے کہ کسیقدر ہضم
ہوتا ہو اوسکے بعد تیسری قسم یہ ہے کہ ہضم ردی اور خراب ہوتا ہو ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ پہلے دو صورتون کے تابع اسہال مختلف
اجزائے براز کا ہوتا ہے اور تیسری کے تابع اسہال خون غلیظ کا ہوتا ہے ۔ اور یہ کلام ایسا ہے جسکی کوئی دلیل پیدا نہین ہوتی کہ محصل اوسکا
دریافت کیا جائے ۔ غسالی اسہال ضعف ہضم مع کسیقدر ہضم قلیل کی دلیل ہوتا ہے اور سپید خالص براز کا ہونا دلالت کرتا ہے کہ قوت
جاذبہ زیادہ تر ضعیف ہے اور ہاضمہ یقیناً ہضم نہین کر سکتی ہے خصوصاً اگر یہ بات ہو کہ ادہر غذا جگر مین داخل ہوئی اور فوراً نکل آئی ۔
اور اگر اشیا مختلفہ ہمراہ براز کے برآمد ہون فساد ہضم پر دلیل ہوگا ۔ بول بھی ایسے دلائل مین داخل ہے کہ اوسکی دلالت ضعف ہاضمہ
زیادہ ہے اور براز کی دلالت احوال جاذبہ پر ہے ۔ دلائل ضعف جاذبہ کے یہ ہین کہ براز مین کثرت اور نرمی اور سپیدی ہو اور اگر ہمراہ
براز کے ان اوصاف کے بول بھی رنگین ہو اوسوقت کثرت براز سے دلالت اسپر ہوگی کہ آفت فقط جاذبہ مین ہے اور خصوصاً اگر معدہ مین

کوئی آفت ہو۔ بدن کا لاغر ہونا ضعف قوت جاذبہ پر تاکید دلالت کرتا ہی۔ ماسکہ جگر کے ضعف پر دلائل وہی ہین جو ہاضمہ کے ضعف پر مذکور ہوچکے
اسلیے کہ زمانہ روکنے غذا کا قصیر ہوتا ہی اور وہ کمی زمانہ امساک کی اس حیثیت کی ہوتی ہی کہ ایسے تھوڑے زمانہ قیام کی وجہ غذائے غیر محمود
اور ناپسندیدہ تنفیج خواہ غیر منہضم یا قلیل الہضم اعضا کیطرف جاتی ہی مگر یہ آفات تنفیج غذا کی زیادہ تر ضعف ہاضمہ پر اور کمتر ماسکہ پر دلیل ہوتے ہین
اور خاص ماسکہ کے ضعف کی یہ علامت ہی کہ جو ثقل بروقت ورود غذا کے جگر مین تھوڑا سا محسوس ہوتا تھا اور بوجھ سا معلوم ہوتا تھا بہت
جلد اوسکا زوال اگر ہوجائے تو ماسکہ مین ضعف ہوگا۔ دافعہ کے ضعف کی علامت یہ ہی کہ ہر سہ فضول یعنی صفرا اور سودا اور مائیت کی تمیز
جگر مین کم ہو اور بول مین بھی کمی ہو اور کبھی بول کے ہمراہ رنگ مین بھی کمی ہو اور براز کی رنگت مین بھی کمی ہو اور حاجت براز کی بھی کمتر ہوتی ہو
اور سودا بطرف طحال کے دفع نہوتا ہو بھوک بھی اسیوجہ سے کم ہو۔ اور رنگ بدن ترال ہمراہ زردی اور سیاہی کے آمیختہ ہو اور اکثر ضعف
دافعہ منجر باستسقا ہوتا ہی اور کبھی قولنج ثفلی کیطرف بھی اسکا انجام ہوتا ہی **علاج ضعف جگر کا** پہلے سبب ضعف جگر کا دریافت کرنا چاہیے
کہ آیا سوء مزاج ہی یا کوئی مرض آلی یعنی مرکب مرض ہی خواہ کوئی اور سبب ہی ان سب کی شناخت اونہین علامات سے کرنی چاہیے جو مذکور ہوچکی
ہین بعد شناخت سبب کی پھر علاج کیطرف توجہ کرنی چاہیے جو ہر ایک قسم کے مناسب ہی۔ اکثر ضعف جگر کا بسبب برودت کے ہوتا ہی خواہ
رطوبت سے اور یبوست سے خواہ ایسے مواد سے جو محتبس ہون۔ اور اسیوجہ سے اکثر علاج اس مرض کا تسخین لطیف سے مع تفتیح کے کیا جاتا ہی
اور انضاج کی اوسمین رعایت ہوتی ہی اور تلئین بھی کیجاتی ہی اور تسخین وغیرہ کی ادویہ انکے ہمراہ ادویہ قابضہ مقویہ بھی شریک ہوتی ہین
اور ایسے دوا جو مانع عفونت ہو اور اکثر منع عفونت ایسی ادویہ عطریہ سے کیا جاتا ہی جسمین تفتیح اور انضاج اور قبض بھی ہو جیسے زعفران۔
اور کبھی تلخ چیزین جنمین تھوڑا قبض بھی ہو کہ ایسی دوائین بوجہ ترشی کے قبض بھی پیدا کرتی ہین اور تقطیع بھی بوجہ حلاوت کے جلا اور تفتیح
کرتی ہین جیسے حب الرمان بعد ازآن جانب حرارت اور برودت کے رعایت کیجاتی ہی جیسا مزاج مریض کا مقتضی ہو پھر اون ادویہ کے ساتھ
مسخنات خواہ مبردات داخل کیے جاتے ہین۔ ازین قبیل زبیب بھی ہی جو خستہ سمیت خوب طرح چبایا جائے۔ اگر کوئی امر داعی تحلیل ورم
وغیرہ کے ایسا ہو کہ محلل دوا دینے کی نوبت پہونچے اوسکے ہمراہ قابض دوا بھی ضرور شریک کردی جائے اور وہ امر داعی ورم ہو یا سدہ
یا اسکے سوا کوئی اور شی لیکن اگر طبیعت مریض کی بستہ ہو یعنی قبض خود بخود موجود اور زیادہ ہو اوسوقت دوائے قابض کے ملانے کی ضرورت نہین ہی
بیشتر بجہت احتباس مواد جگر کے ہمکو حاجت فصد کھلوانیکی ہوتی ہی رگ جو باسلیق اور حبل الذراع دست راست کی مقرر ہوئی ہی اور
اسہال کی بھی حاجت ہوتی ہی جسکی مقدار قوت کی تجویز بحسب مادہ کیجاتی ہی اگر مادہ بارد اور بالزوجت ہو تو مثل غاریقون کے مناسب ہی
اور اگر رقیق القوام اور باحرارت ہو اور سُدے بھی ہون اوسوقت عصارہ غافث اور افسنتین کہ اونمین ایسی چیزین ملائی جائین جو معین
قوت اسہال ہون (جیسے ہلیلجات)۔ بیشتر اسہال وذرب عارض ہوجاتا ہی پھر طبیب کو بہت جلد ادویہ قابض کے دینے کی حاجت
ہوتی ہی اور اس دوا سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی بلکہ ایسے وقت ادویہ مفتحہ اور مقویہ جنمین قبض معتدل ہو تجویز کرنی چاہئین اور تفتیح صالح کے
شامل ہون خصوصاً ادویہ عطریہ اور علی الخصوص جب اونکو شراب ریحانی قابض مین پختہ کیا ہو۔ منجملہ ادویہ مشترکہ اقسام ضعف
جگر کے کہ جو بالخاصیت اپنا فعل کرتی ہی جگر گرگ ہی جو خشک کرکے پیسا جائے اور بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے تناول کیا جائے کسی شربت کے
ہمراہ۔ جب جگر کا علاج بقدر واجب کرلیا جائے پھر اوسوقت شیر مادہ شتر ملانیکی تجویز کرنی چاہیے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے واسطے
ضعف جگر کے یہ دوا ہی لک مغسول ریوند چینی ہریک تین درہم عصارہ غافث تخم رازیانہ تخم کشوث ہریک پانچ درہم افسنتین رومی چھہ درہم

تخم کاسنی دس درہم تخم کشوث آٹھ درہم تخم نرگس پانچ درہم اسکا قرص بناوین خواہ سفوف کریں استعمال کرین منجملہ ادویہ پسندیدہ کے جو اور ادویہ پر نظر
تقدم مقدم ہے یہ دوا ہی زبیب خستہ برآوردہ پچیس مثقال زعفران ایک مثقال اور بعض نسخون مین نصف مثقال قصب الذریرہ دو مثقال صمغ الیہود
ڈھائی مثقال دارچینی ایک مثقال سلیخہ نصف مثقال سنبل تین مثقال اذخر ڈھائی مثقال مرمکی چار مثقال علک البطم چار مثقال دارشیشعان دو مثقال
شہد سولہ مثقال شراب بقدر کفایت - اور اکثر اس دوا مین افیون اور بزر البنج بھی داخل کرتے ہین - جالینوس نے خیال کیا ہے کہ یہ دوا اکثر
ایسی ادویہ سے ہے جو اپنے خواص سے جگر کو نافع ہین بعض اجزا اسکے ایسے ہین جنمین قبض معتدل ہمراہ انضاج کے ہے اور بعض ایسے ہین جو تخفیف اور تنقیہ
صدید ردی کا کرتے ہین اور بعض ایسے اجزا ہین جو صلاح مزاج ردی جگر کا کرتے ہین اور بعض ایسے ادویہ ہین جو عفونت جگر کی مضاد اور مخالف ہین
اور اکثر یہ ادویہ افاویہ عطریہ جیسے دارچینی اور سلیخہ کہ یہ دونون دوائین قوی تر جمیع ادویہ عطریہ سے مثل سنبل وغیرہ کے ہین اسلیے کہ یہ دونون
یعنی دارچینی اور سلیخہ مضاد عفونت جگر ہین اپس اصلاح مزاج کرکے سبب مفسد کو دفع کر دیتی ہین اور صدید ردی کو نشف کر لیتی ہین اور نشف کرکے
اوسکو دفع کر دیتی ہین اور ادویہ قتالہ اور سموم کا اپنی تریاقیت کی وجہ سے مقابلہ کرتی ہین اگرچہ دارچینی بہ نسبت سلیخہ کے زیادہ تر قوی ہے اور یہ دونون
دوائین جملہ ادویہ عطریہ سے اقوی ہین مثل سنبل وغیرہ کے جگر کے بارہ مین دارشیشعان اور زعفران کی یہ کیفیت ہے کہ ان دونون مین قبض کے ہمراہ کسیقدر
انضاج بھی جمع ہوا ہے اور تلیین اور اصلاح عفونت بھی ہے - اور زبیب کا وزن جو زیادہ تجویز ہوا بسبب اسکی حلاوت کے یہ تجویز ہے اسلیے کہ حلاوت
موافق زیادہ جگر کو ہے اور بھی زبیب ادویہ صدیقہ یعنی مرغوب جگر سے ہے اور اوسکے مشاکل اور مناسب ہے اور یہی صداقت اور محبوب ہونا افضل
خواص اور فصدوات ہے اور اسی زبیب مین انضاج اور تعدیل اخلاط کی بھی قوت ہے اور جلدی فاسد بھی نہین ہوتا اور شراب بھی ادویہ موافقہ جگر سے ہے
بشرطیکہ ایسا اکثر نافع ہو جیسکا بیان اوپر ہوچکا ہے اور اسمین مضادت اور مخالفت عفونت سے بھی ہے اور شہد کے جو فوائد بہ نسبت جگر کے ہین
وہ اوپر بخوبی معلوم ہوچکے اور مقل مین بھی ہے اور محلل بھی اور اسیطرح علک البطم اور اوسمین تفتیح اور جلا بھی ہے اور جب اسمین افیون اور بزر البنج
داخل ہوتی ہے تو اور بھی اسکا نفع زیادہ ہوتا ہے بشرطیکہ ضعف جگر کے ہمراہ حرارت ہو اور اسیوجہ سے قلونیا مشترک النفع اقسام ضعف جگر کے واسطے
تجویز ہوئی ہے بنا بر اوس نسخہ کے جو افیون پر شامل ہے منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ضعف جگر کو ہین اور اوسمین تسخین شدید نہین ہے یہ دوا ہے کہ لیتے ہین
جز افسنتین رومی دو جز پیس کر اور شہد ملا کر تناول کرین - کما دات نوشیدہ جو معروف ہین شراب ریحانی قابض مین پکا کر اور کبھی اسمین کما دمین
کعک بھی داخل کیجاتی ہے اور روغن ناردین بھی خواہ اور روغن مثلار وغن سلیخہ - اور ایک صوف کا ٹکڑا لیکر فقط اوسی سے بھی سینک کرتے ہین -
جو ضماد قرابادین مین مذکور ہوا جسمین انگور رخام اور کوپل انگور کی داخل ہین اور گل سرخ اور اسیطرح تمامی ادویہ جو باب ضعف مین از قسم ضمادات کے
مذکور ہوئی ہین یہان بھی مفید ہین اور طلخلہ بھی بدستور ہی ہین - اور وہ ضمادات جو سعد اور مصطگی اور سنبل اور [illegible] اور سک اور مشک اور
جوز السرو اور رفقاح اذخر اور بزور معروفہ سے سوسن ملا کر خواہ کوئی اور شراب ملا کر اور جو ضماد کہ اسکے بعد مذکور ہے اور وہ ضماد جسمین صبر اور
مصطگی داخل ہے جسوقت ضعف جگر بسبب حرارت کے ہو اور وہ اکثر یونہی ہے کہ بہ قلت عارض ہوتا ہے اور غالباً نہین ہوتا ہے ایسے بیمار کو بہی اور
سیب کھانے کی اجازت دینی چاہیے اور امرود اور ترش انار اور ترش آنار بھی تجویز کرنا چاہیے لیکن ان فواکہ کی اجازت اوسوقت ہوگی جب
سدہ جگر بکثرت نہون اور آب کاسنی اور آب مکو پلانا چاہیے اور فقط شوربا کہ جسمین مرغ کا پٹھا ہوا اور چربی سے گوشت کو پاک کرلیا ہو اور کسی قسم کی
چکنائی اوسمین داخل نہو اور کشنیز خشک ملا کر پختہ کیا ہو اونکی غذا مین تجویز کرنا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ نہو دارچینی سے اوسکو خوشبو کر دینا چاہیے
اور سنبل اور مصطگی سے - جو مصوصات کہ اونمین کشنیز تازہ داخل ہو اور کسیقدر پودینہ کی بھی شرکت ہو وہ بھی اونکو مفید ہوتے ہین اور اگر حرارت

یہ امر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی اور اگر ہو بھی تو کمتر اور بندرت ایسا ہوتا ہوگا اسلیے کہ رگونکے منہ جو بسبب سدے کے ہین کہ اونمین کوئی شی گوشت اور سدہ وغیرہ کی
ٹھہرتا ہو نہین سکتا اور یہ منہ رگونکے چھوٹے بالجملہ مقدار اور شمار مین زیادہ بھی ہین پھر اگر کوئی شی یہان اونکے کو جملہ اجزا سے جگر مین پیدا ہوتا اسکا [illegible] جگہ مین نہین [illegible]
قیاس واحد سے نقصان کیا اسکے مادہ سدہ کا بیان ہو چکا ایسے سبب فاعلی جو اس مادہ مین اثر کرکے سدہ بناتا ہی وہ ضعف ہضم جگر اور ضعف تیز او ضعف
قوت دافعہ جگر کسی سوء مزاج سے کیون نہو حار ہو خواہ بارد خواہ اور کسی قسم کا سوء مزاج جو خاص جگر مین پیدا ہوا ہو یا غیر سے بلکہ ازقسم ہوا غیر سے [illegible]
پہونچا ہو منفعل یعنی مادہ بعینہ جسمین یہ فاعل اثر اولی کرتا ہی غلیظ اشیا خوردنی وغیرہ جیسے گوشت اسکے غلیظ غذا اونکی فطیر جسم گھیتا ہو یہ [illegible]
خمیر کا ہی یعنی ایسے طیور کا گوشت جو غلیظ ہوتا ہی خاص کر سدہ جگر اوس سے پیدا ہوتا ہی جسمین [illegible] جیسے گوزا اور [illegible]
اشتان یعنی وہ گھانس جسکی تخم [illegible] ہی اور بہت سے خراب قسم کے امرود اور آلوچہ اور کیا یہ ہی کہ جو شی غلیظ ہو گرم ہو یا سرد اوسکے استعمال سے ضرور سدہ
پڑیگا اور جو چیز اگر لطیف اور رقیق ہوتی ہی سدہ نہین پیدا کرتی اور گرم چیز ایسے کہ جسکی حرارت بقدر اسکے غلظ کے ہو. و اکثر موت سدہ کی
ہوتی ہی - اوپر ہم بیان کر چکے کہ ایک ہی چیز بقیاس جگر کے غلیظ ہو سکتی ہی اور بنظر اور اعضائے بدنی کے جو بعد جگر غذا پاتی ہین وہی شی غلیظ نہین
ہوتی جیسے چبایا ہوا گیہون - اکثر وقت حدوث سدہ جگر کے طبیعت بدنی مادہ سدہ کے اخراج اور دفع پر تنہا خود ہی قادر ہوتی ہی یا کوئی علاج
اوسکا معین ہو جاتا ہی اوسوقت ایسے مادہ کو براز کیطرف سے اخراج کر دیتی ہی اگر وہ سدہ مقعر جگر مین ہو اور بول کی راہ دفع کرتی ہی اگر محدب
جگر مین وہ مادہ ہو اور ہر وقت خارج ہونے ایسے مادہ کے بول و براز مین اخلاط غلیظ مختلفہ برآمد ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہین **علامات**
جملہ علامات کا خلاصہ یہ ہی کہ جگر کیلوس کا جذب نکرتا ہو اسلیے کہ سدہ پڑنے کیوجہ سے کیلوس کو جگر مین آنے کی راہ نہین ملتی ہی اور یہ بھی سبب ہی کہ قوت
جاذبہ کو خواہ مخواہ کوئی آفت پہونچ جاتی ہی اور اوسکی آفت رسیدہ ہونے سے دو امر پیدا ہوتے ہین ایک امر تو اوس شی کا ہوتا ہی جو جگر سے دفع ہوتی ہی
یعنی دیگر اعضا کیطرف جاتی ہی - دوسرا امر اوس شی مین ہوتا ہی جو کہ جگر مین محتبس ہوتی ہی دفع ہونے والی شی مین یہ خرابی ہوتی ہی کہ رقیق اور کیلوس ہی
کے قوام پر ہوتی ہی رقیق تو اس سبب سے کہ مائیت اور صفوت خون نے جگر مین آنے کی راہ نہین پائی ہی اور کیلوسیت بجنسہ اسواسطے باقی رہتی ہی
کہ جگر کا تصرف اور فعل کچھ بھی اوسمین ہونے نہین پایا کہ اوسکی کیلوسیت کو دمویت اور قوام خون کیطرف بدل دیتا - اور کثرت مقدار اسوجہ سے
ہوتی ہی کہ جس چیز کے لائق یہ امر تھا کہ براہ براز فضلہ ہو کر دفع ہوتی وہی شراب ملکی اور آمیختہ ہو گئی ہی اوس چیز کے ساتھ جو کہ جگر مین جسکے حصے [illegible]
تقسیم ہوتی تھی کسیقدر اوس سے خون اور کسیقدر صفرا اور کسیقدر بلغم اور کسیقدر سودا بن جاتا تھا اور [illegible] یہ سارا مادہ بجنسہ بلا تصرف [illegible]
اوس سے ملگیا جو فضلہ براز کے لائق بحالت صحت افعال جگر ہوتا پس بالضرور براز کی مقدار مین کثرت ہونی چاہیے - جو خرابی اوس چیز مین
پڑتی ہی جسکا رکنا اور محتبس ہونا جگر مین چاہیے وہ ثقل اور گرانی کا زیادہ رہنا ہی اسلیے کہ جو شی جگر مین قبل ازانکہ کیلوس موجود جگر اوس مین [illegible]
گو براہ براز ہی کے فقط دوبارہ خلاف عادت نکل نہ جائے) پہونچے گی ضرور ہی کہ موادات موجود جگر کی کثرت ہوگی اور بھاری جگر مین اسکے [illegible]
امتلا پیدا ہوگی ایسی امتلا جسطرح کہ کسی شی مانع نفوذ آب کے پیدا ہونے سے لازم آتی ہی اور گرانی بھی ایسے وقت جگر مین پیدا ہوگی جب ایسے حال مین
(یہ اگر وہ شی موجودہ سابق جگر ابھی جگر سے خارج نہین ہوئی مگر آمادہ خروج ہی اور اوسکے نکلنے کا کوئی مانع از قسم سدہ وغیرہ نہین ہی) جگر مین امتلا
اور ثقل پیدا ہوتا ہی چہ جائیکہ جسوقت جگر سے بوجہ سدہ کے وہ شی موجودہ خارج ہوتی ہی نہو پھر اوسوقت امتلا اور ثقل جگر کا کیا حال ہوگا اور
کسقدر زیادہ ہوگی - ثقل اور گرانی جگر مین ورم کی جہت سے بھی ہوتی ہی مگر ایسے وقت جو ہوتی ہی وہ گرانی از جنس گرانی و ثقل ورم کے
ہوتی ہی اور زیادہ نہین ہوتی امراد یہ کہ مقدار ثقل متناسب مقدار ورم کی کمی بیشی مین ہوتی ہی اور کثرت ثقل اوسوقت نہین ہوتی ہی

اور نہ شدید ہوتی ہی مگر ورم کے ثقل کے ہمراہ درد کی زیادتی بہ نسبت ثقل سُدّہ کے ہوتی ہی اور اوس سُدّہ کے ہمراہ درد کی زیادتی نہین ہوتی ہی جو خاص
نہو اور کسی اور سبب کے ہمراہ وہ سُدّہ نہو پھر اگر تصور ایسی کوئی شی از قسم درد ہو گی تو نہایت قلیل ہوگی اور تپ نہو گی - کبھی ورم پر خاص دلائل
اورام کے اور جو فضول براہ بول اور براز کے خارج ہوتے ہین وہ بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ اونکا بیان اورام کے باب مین کیا جائے گا - جو شخص سُدّہ
جگر مین گرفتار ہوتا ہی اوسکے بدن مین خون کم ہوتا ہی اور رنگ اوسکے بدن کا فاسد اور خراب ہوتا ہی اگر جگر مین ریح ہوگی اوسپر ہمراہ ثقل کے تمدد منتقل بھی دلالت
کرے گا جو سُدّہ بطور تقبیض ور منفذ جلد اور حجم جگر خواہ عروق جگر وغیرہ کے پڑتا ہی اوس پر تقدم اسباب مقبضہ یعنی پہلے سے اون اسباب کا موجود ہونا دلالت کرتا ہی
مثلاً زیادہ قابض پانی کو پینا اور ظاہر بدن کی خشکی اور یبوست بھی اوسکے دلائل سے ہی - کبھی سُدّہ جگر کے تابع عسر نفس بھی ہوتا ہی اسلیے کہ اعضائے تنفس کو
جگر سے مشارکت ہی **علاج جگر کے سُدّون کا** جو ادویہ کہ اونکی حاجت جگر کی اون سُدّون کے علاج مین ہوتی ہی کہ اخلاط سے پیدا ہوئے ہون
وہی ادویہ ہین کہ جلا دینے کی اونمین قوت ہو اور وہ ادویہ جنمین اطلاق معتدل اور ادرار کے سبب حاجت کی قوت ہو - اگر سُدّہ جانب مقعر جگر مین ہو
دست آور دوا کا استعمال کیا جائے گا اور اگر سدہ محدب جگر مین ہو مدرات سے علاج کرنا چاہیے - اور عمدہ یہ تجویز ہی کہ پہلے استعمال ادویہ ملطفہ یا مدر کے
مفتحات اور مقطعات اور ادویہ جالیہ کا استعمال کرین اور فصد باسلیق اور اسہال قوی کی حاجت ہوگی اگر مرض سُدّون کا پرانا اور زمانہ دراز کا
ہوجائے - دوا پلانے کا وقت اور بعد پلانے مثل ماء الاصول وغیرہ کے جس چیز کی رعایت کرنی واجب ہی اوسکو ہم نے قانون عام مین بیان کر دیا ہی
اور یہی ادویہ جالیہ ہین جنکو ابھی ہم نے لکھا ہی - بیشتر بیخ کاسنی اور آب کاسنی اور شیر مادہ شتر عربی مین یہ ادویہ داخل کرکے پلائی جاتی ہین
مادہ شتر وہی درکار ہی جسکی چرنی مین رازیانہ اور کاسنی اور شیح جو ایک قسم کی افسنتین ہی اور بابونہ اور اقحوان اور اذخر اور کشوث اور شاہترہ تجویز
کیا گیا ہو اور انہین بقول سے اوسے چرتے ہون خواہ کسی شراب مین ادویہ جالیہ داخل کرکے خواہ طبیخ بزور یا طبیخ افسنتین مین داخل کرکے پلانا چاہیے -
اگر بول مین رسوب نظر نہ آئین اور نہ علامات نضج کے پائے جائین اوسوقت ادویہ قویہ کا استعمال نکرنا چاہیے - لیکن اگر سبب سُدّہ کا ورم خواہ
ریح ہو پہلے علاج سبب کا اوس طریقہ سے کرنا چاہیے جسکو ہم اوسی کے باب مین ذکر کرین گے - ایسے سُدّون کے علاج مین شیر مادہ شتر کا استعمال اور
اوسکے پیچھے اسہال بذریعہ آب بقول اور خیار شنبر وغیرہ کے اور ادرار لطیف ایسے مدرات سے جنمین تہیج اور حرارت نہو بھی مفید ہوتا ہی چنانچہ
ان مدرات کا بیان بھی بجائے خود کیا جائے گا - اگر سبب سُدّہ کا اصل خلقت جگر کی تنگی اور فساد وضع اور اندازان رگون کا براہ خلقت کے ہو اوسکی تدبیر
وہی کیجائے گی جو صغر کبد کی تدبیر ہی اور اگر قابضات کی وجہ سے اور یبس کے عارض ہونے سے سُدّہ حادث ہوا ہو ملینات منضجہ کو دودھ کے
اقسام مناسب مین خواہ اور مرطبات مین ملا کر استعمال کرنا چاہیے جنکا بیان ترطیب جگر یابس کے باب مین ہو چکا ہی - ادویہ منضجہ کے بعض اقسام
بارد ہین اور بعض معتدل اور بعض حارہ ہین جنکی حاجت سُدہ ومزمنہ مین ہوتی ہی - ادویہ منضجہ بارد جیسے کاسنی بری اور بستانی اور طرخشقوق
اور آب بارتنگ مع بیخ کے اور بارتنگ کی جڑ و جملہ مدرات ایسے کہ جنمین تبرید ہو - کشوث بھی منضج جید ہی اور اوسمین حرارت بڑھی ہوئی نہین ہی اور
ریوند بھی ازین قبیل ہی اور افسنتین بھی کہ اگرچہ اسمین حرارت ہی لیکن جو سُدّہ قریب العہد ہون حرارت سے خواہ برودت سے اونکی تولید ہوئی ہو
دونو مین اسکا استعمال کچھ خوف کی بات نہین ہی - واجب ہی کہ افسنتین کا استعمال شب کو کرکے سو رہے خصوصاً آب کشوث اور آب کاسنی اور
بیخ کاسنی کے بعد اور غافث اور بادام اور مُر کہ یہ سب اجزا قریب قریب اثر مین ہین - اور انہین کے قریب عصارہ رازیانہ تر و تازہ اور عصارہ
کرفس ہی ہمراہ سکنجبین بزوری کے جو قوی ہو اگر حاجت حرارت قوی پہونچانے کی ہو تو شہد خواہ ماء العسل مین خواہ سکنجبین عسلی کے ساتھ - قریب
باعتدال ادویہ منضجہ جیسے ترمس کہ یہ افضل ادویہ ہی اقسام مین اون ادویہ کے جن سے تفتیح سُدد کا قصد کیا جائے اور تبرید خواہ تسخین کے بدون

تنقیح ہوجانے ۔ منڈی بھی اسی کے قریب ہے لیکن اوسمین کسیقدر رخونت بہ نسبت تودسس کے زیادہ ہے اور اگر ہمراہ آب کاسنی کے پلائی جائے
یہ بھی معتدل ہوجائے گی اور خل عنصل خواہ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ بالیدون اور بیخ سوسن بھی اسیطرح تنقیح معتدل ہے اور لک بھی اسیطرح ہے
اور یہ سب ادویہ بقدر واجب و رمناسب اوزان پر پلائی جاتی ہیں یا تو آب کاسنی اور آب کشوث ملاکر اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو خواہ شراب
اور آب بزور ملاکر خواہ آب ترمس و طبیخ افسنتین وغیرہ شریک کرکے اور سکنجبین بزوری مختلف درجہ کی ہے اسکے بعد سوم درجہ پر ہیں خواہ خل انجدان اور
خل زیر یعنی بادروج اور خل کبر منفعت جازہ بھی ہیں جو مدرات قوی ہیں جیسے اسارون او سلیخہ اور فطراسالیون زراوند مدحرج اور فوہ یعنی مجیٹھ
اور ایرسا او فستق اور عاریقون افتیمون عنصل جعدہ قنطوریون دقیق اور اوسے کا عصارہ و جنطیانا جسکو پکھان بید کہتے ہیں اور ترمس
اور سکنجبین عسلی اور سکنجبین عنصلی جو مجیٹھ وغیرہ کی شرکت سے بنائی گئی ہو تو یا ادویہ ڈال کر طیار کیجائے جس بجز کو روغن بادام میں پہلے بھگو لیا ہو
ادویہ قویہ میں سے چند قرص ایسے ہیں جنکے نسخہ ہم نے قرابادین میں لکھے ہیں اور قرص لک اور قرص افسنتین اور قرص اسقولوقندریون جسکو
پتھر پھوڑی بھی کہتے ہیں اور دواء الکرکم اور امروسیا اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور تجربیا اور ارسطون اور معجون جنطیانا اور معجون
زراوند جسمیں سقمونیا بھی داخل ہو یا بدون سقمونیا کے اور معجون فنجارسطون اور معجون انجدان سیا وار معجون شہریاران اور معجون فلافلی اور
فودنجی خصوصا اور فلونیا اور دواء المسک اور ایک خاص معجون جسکو ہم نے قرابادین میں بیان کیا ہے جو مشک ملاکر طیار ہوتی ہے اسیطرح سفوف
اور حبوب کسب کے نسخہ اوسی جگہ یعنی قرابادین میں درج ہوئے ہیں اور بہت سے ادویہ جنکو ہم نے وہان درج کیا ہے عجیب و غریب اثر دار ہیں صلابت جگر
اور طحال کیواسطے ۔ یہ معجون قوی ہے تنقیح شدہ جگر اور طحال کیواسطے او عجیب بدرجہ غایت ہے اشق ایک اوقیہ مصطگی کندر مکدیا پانچ کرمہ قسط اور [illegible]
مکد چار کرمہ فلفل دار فلفل ہر واحد چھ درخمی ساذج آٹھ کرمہ سنبل الطیب اور تخم گزش کی ہیگنی نو کرمہ شہد مصفا کافی اسمیں معجون طیار کریں شربت
بقدر ایک ملعقہ کے ہے ایسی شراب میں جسمیں بعض ادویہ مذکورہ پڑی ہوں جو سدہ جگر کے لیے لکھی گئی ہیں خواہ ماء الاصول کے ہمراہ استعمال
اس معجون کا کیا جائے ۔ ایک دوا اس معجون سے شبک تر ہی سنبل رومی تین جزو افسنتین ایک جزو رکوٹ کر شہد ملاکر معجون طیار کریں اور
کھلائی جائے ۔ ایضا غاریقون ہمراہ عصارہ غافث کے زیادہ تر نافع ہے اسیطرح بیخ ہا دانیا ہمراہ سکنجبین کے ۔ یہ طبیخ ہے کہ سدہ ہائے جگر
اور طحال کو نافع ہوتا ہے عنصل پرسیاوشان بادام تلخ حلبہ اطراف افسنتین یعنی شاخہائے باریک سب اجزا ہموزن لیکر پانی میں جوش دیں
اور شہد ملاکر استعمال کریں ۔ یہ معجون سدہ جدید جگر کے واسطے مفید ہے فلفل ڈیڑھ اوقیہ سنبل الطیب تین کرمہ یا چھ کرمہ بحسب اختلاف
نسخوں کے حلبہ اور قسط اور اسارون چھ چھ کرمہ شہد ڈیڑھ رطل اوسی میں معجون طیار کریں مقدار شربت بقدر ایک ملعقہ یعنی چمچہ کے ہمراہ بعض
ادویہ کے جو اسکے مناسب ہوں ۔ شربت کے اقسام میں سکنجبین سکری بزوری اور اوس سے زیادہ قوی تر سکنجبین عسلی بزوری عنصلی ہے
اور رب العسل پختہ کیا ہوا اور اقاویہ خوشبو جو کسیقدر قابض بھی ہیں اچھے جوش دے کر اونکا اثر نکالا ہوا ۔ او مطبوخ ترمس جسمیں تلخ ہے کہ اوسمیں
عصارہ غافث بھی داخل ہو اور مطبوخ کرفس اور اذخر اور لک اور فوہ اور حلبہ اور مطبوخ اصول کبیرا و بیخ رازیانہ او بیخ کرفس اور اذخر
اور لک اور فوہ اور حلبہ داخل ہو ۔ اور مطبوخ غافث اور شراب افسنتین اور نقیع یعنی خیساندہ اوسکا اور وہ خیساندہ جو صبر اور افسنتین
اور بادام تلخ سے طیار کیا گیا ہو ۔ مسہلات جو اس مرض میں موافق ہوتے ہیں جسوقت کہ حاجت اسہال کی ہو پس واجب نہیں کہ قوی
مسہلات کا استعمال کیا جائے مگر بروقت ضرورت شدید بلکہ مناسب یہ ہے کہ مسہلات خفیفہ کا استعمال کریں اسلیے کہ مادہ اسی جگہ ہی
کہ دوائی کی گذرگاہ سے قریب ہے (کہ اثر میں جذب بعید کی ضرورت اور حاجت نہیں پڑتی) اور اس سبب سے کہ عضو یعنی جگر اگر اوسمیں قوت ہے

اسقولوقندریون پتھر پھوڑی

تھوڑا استعمال دفع فضلہ پر (یعنی مسہل خفیف ہی) اوسکو کافی ہوگا اور بہ بیدہ سے ایسے وقت ایارج فیقرا اور سفارج غاریقون افسنتین ہے قوی آدمی کو ایارج ڈیڑھ مثقال اور ضعیف کیواسطے مثقال سے نصف مثقال تک اور ایارج سفوف کرکے روغن بیدانجیر کے ساتھ زیادہ قوی ہے۔ بیشتر ایارج سیاہ زیتون اور لوغاذیا کہ بھی جست جاہوتی ہے ضمادات میں سے جیسے وہ لیپ جو مرکب جعدہ اور آرد ترمس اور تخم ورد سے ہو اور مثلاً وہ ضماد جو حلتیت اور اشق اور افتیمون اور کما فیطوس اور مصطگی اور زعفران سے روغن ناردین اور موم کی شرکت سے ہو۔ تدبیر غذائی یہ ہے کہ ہر ایک غلیظ گوشت اور روکی سے پرہیز کیا جائے جو میدہ چپندہ سے پکائی گئی ہو اور شراب غلیظ اور شیرین اور باجرہ اور چاول اور پاپڑ اور کلّہ سے اور سوکھے بھنے ہوے گوشت سے بلکہ شوربا اور گوشت اچھا ہے چھوہارا اور جملہ اقسام کی شیرینی اور خصوصًا جسمین لزوجت ہو جیسے اختیبہ جو قسم حلوے کی ہے اور نشاستہ اور فالودہ اور ریوڑی اور جملہ ایسی غذائین جنسے کہ سُدّہ پیدا ہوتا ہے اور ہم نے بیان کر دیا ہے اون سے بھی پرہیز کرانا لازم ہے۔ واجب ہے کہ بعد غذا کے اوسکو حمام نکرایا جائے کہ طبیعت بدل ما یتحلل کو بلا ہضم جید کے جذب کرے گی اور سُدّہ پڑے گا اسیطرح بعد غذا کے کسی قسم کی حرکت نہ کسی قسم کی ریاضت کرانی چاہیے اور نہ زیادہ مشروبات کے اقسام پینے کی اجازت دی جائے اور غذا کے کھانے سے دیر تک اوسے پانی وغیرہ پینے سے روکنا چاہیے خصوصًا شراب پینے سے اسلیے کہ شراب کا استعمال غذا کو بدون ہضم کے طرف اور اعضا کے جگر سے پہونچاتا ہے۔ اوسکی روٹی کا آٹا خمیر سے زیادہ آمیختہ ہونا چاہیے اور نمک بھی زیادہ اوسمین داخل ہو۔ جَو اور جوار اور چنا اور نازک سُبک قسم کے گیہون اور باقلا یہ سب اوسکے واسطے عمدہ غذا ہین۔ شراب کہنہ خالص جو رقیق ہے اوسکے پلانے مین کچھ اندیشہ نہین ہے۔ اوسکی غذا مین گندنا وغیرہ آمیختہ کرنا ضرور ہے اور ماہیون اور کبر بھی ایسے مریض کو نافع ہے **نفخہ اور ریح جگر کا بیان** کبھی اجزائے جگر مین اور نیچے اجزائے غشائے جگر کے بخارات فراہم ہو جاتے ہین اور جب یہی بخارات محتبس ہوتے ہین اور کثیف ہو جاتے ہین تو انکا استحالہ ریح نافخہ کیطرف ہوتا ہے جو کسی طرف منفذ اور راستہ نہین پاتی اور جگر مین پھولی ہوئی سمائی رہتی ہے یا تو خودات ریاح مین کثرت اتنی ہوتی ہے کہ اونکے نکلنے کی راہ نہین ملتی اور یا اینکہ جگر کے منافذ اور راہو نمین سُدّے پڑ گئے ہین اسوجہ سے ان ریاح کو نکلنے کی راہ نہین ملتی نفخہ جگر تو اسی کو کہتے ہین جو ہم نے بیان کیا اور اتنی کیفیت کا نام نفخہ ہے۔ کبھی اسی نفخ کے ہمراہ تمدد کثیر بھی محسوس ہوتا ہے اور زیادہ ثقل یعنی گرانی نہین ہوتی جیسے کہ سُدّونمین اور نہ حمی جیسے کہ ورم مین ہوتی ہے۔ نفخہ کا حدوث یا بسبب ضعف قوت ہاضمہ کے ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ مادہ غذائی اور خلطی کے شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ پھولی اور تہیج ریح پیدا کرے یعنی ہوا اور ریاح کو برانگیختہ کرے۔ اور بیشتر اس ریح کیواسطے مقام ہیجان جگر کے نیچے ہوتا ہے جیسے طحال کے نیچے بھی محتبس ہو کر برانگیختہ ہوتی ہے اور دبانے سے قرقرہ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ریح کی موجودگی پر تمدد سے استدلال ہوتا ہے جو ابتدا مین تھوڑا تھوڑا ہو کر پھر زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اوس تمدد مین انتقال بھی ہوتا ہے یعنی اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بھی پہونچتا ہے۔ اور اوسکے تابع تغیر حال سحنہ کا نہین ہوتا یعنی سحنہ مین کسیطرح کی خرابی پیدا نہین ہوتی اور نہ رنگ مین ایسی خرابی ہوتی ہے جو خارج لون معتاد سے ہو اور بیشتر دبانی سے نفخہ مین سکون اور مادہ نفخہ کے تحلیل ہو جاتی ہے **علاج نفخۂ جگر اور ریح جگر** کا سُدّہ جگر سے انکا علاج قریب قریب ہے جو ادویہ محللہ ملطفہ مذکورہ سے کیا جاتا ہے اور معجونات بھی وہی ہین جو باب سُدّہ جگر مین مذکور ہو چکے۔ حمام نہار منہ کرنا اور خالص شراب نہار منہ کرنا اور پانی پینے مین کمی کرنی بھی اسکو مفید ہے۔ بعد ازان کپڑے اور چھتر ے گرم کرکے اون سے سینک کرنی اور ادویہ محللہ سے نفع ہوتا ہے ضماد جو مصطگی اور اذخر اور سنبل الطیب وحب الرمان سے طیار ہو اور مراہم جو روغن ناردین اور مصطگی سے بزور داخل کرکے بتایا جائے۔ پھر اگر تکمید سے تحریک مادہ مین زیادتی ہو جانب مشارکت کے رعایت کرنی لازم ہوگی پس اگر استداد اور زیادتی درد کی امعا کیطرف منتقل ہوتی ہوی معلوم ہو پہلے مسہل دے کر پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کیجاے اور اگر درد حجاب اور شراسیف اور پیچھے یعنی پشت کیطرف جھکتا ہوا معلوم ہو مدرات دے کر

پھر تحلیل ریاح کی تدبیر کرین اور جو کبھی جگر کا درد ہو تو اوس سوء مزاج مختلف سے پیدا ہوتا ہی جو کہ جگر کے بعض اجزا مین عارض ہوا ہی - اور ریاح محدد یا تشنج
یا اورام حارہ اور سخت اورام سے اسلیے کہ اورام باردہ بلغمیہ کمتر درد پیدا کرتے ہین - اور کبھی درد جگر حرکت اخلاط سے جو بحران کے باب امراض مین ہوتے ہین
اونسے بھی پیدا ہوتا ہی اور جس طرف سے وہ اخلاط متوجہ ہوئے ہین اوسکی شناخت اون دلائل سے کیجاتی ہی جو باب انذار بحرانی مین مذکور ہوتے ہین - کبھی
بسبب ضعف جگر کے بھی درد پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بروقت ضعف کے جو غذا جگر مین جاتی ہی لفافہ جگر کو اوس سے ایذا پہونچتی ہی - کبھی بروقت حرکت
مواد بحرانی کے ثقل اور درد اطراف جگر مین حادث ہوتا ہی - درد شدید جگر مین جب ہوگا سواے ورم گرم اور شدید کے نہوگا یا اینکہ ریح سے یہ درد پیدا
ہوا ہوگا اسی وجہ سے اگر درد شدید کے ہمراہ تپ نہو وہ درد ریحی ضرور ہوگا اور ریحی ہونے کے سبب سے اگر مریض پر بعد حدوث درد غشی طاری ہو جائے
تحلیل ریاح ہوکر درد زائل ہو جاتا ہی جسطرح کہ بقراط نے ذکر کیا ہی - بقراط سے اوسکے رسالہ قبریہ مین جسکی طرف لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ بقراط کی
قبر سے ملا ہی یہ روایت کی گئی ہی کہ اگر درد جگر مین عارض ہوا اور اوسکے ہمراہ کھجلی بشدت تمحدودہ یعنی استخوان سر اور سر کے پیچھے اور پاؤنکے دونون انگوٹھے
مین بھی ہو اور قفا یعنی پس گردن پر پھنسیان مشابہ دانہ باقلا کے پیدا ہون اس کیفیت کے پانچوین روز صبح کو قبل طلوع آفتاب کے مریض مرجاے گا
اور جس شخص کو یہ اعراض مذکورہ عارض ہونگے ضرور اوسکو عسر البول بوجہ سدہ کے اور تقطیر البول بسبب آفت عضلہ مثانہ کے عارض ہوگا - مین
کہتا ہون شاید یہ قیاس صحیح ہو مائیت خبیثہ جسکی خرابی جگر کی سوء مزاج سے ہو جاتی ہی جسوقت بذریعہ بول اچھی طرح بالکل دفع نہین ہوتی لہذا
اطراف بدن مین مثل تمحدودہ اور موخر راس اور پاؤنکے انگشتان مین کسی قسم کا نفوذ یہی مناسب کرتی ہی اور یہی مائیت کی حرارت اور بورقیت سے یہ
کھجلی پیدا ہوتی ہی اور شدید بھی ہوتی ہی **علامت** جتنے علامات سوء مزاج اور سدد اور ورم جگر کے جن سے درد جگر پیدا ہوتا ہی ہم اون سبکا
بیان اپنے اپنے مقام پر جداگانہ ہو چکا ہی اور سب معلوم ہو چکے ہین **علاج** بھی ہر ایک کا اوپر بیان ہو چکا ہی مگر اطبا نے درد جگر کے
واسطے چند ادویہ ذکر کی ہین اور اوسکے ساتھہ یہ بھی بیان کیا ہی کہ عموماً جملہ اقسام کو درد جگر کے یہ ادویہ نافع ہین اور زیادہ تر نفع اونکا ضعف جگر کی
وجہ سے جو درد ہوتا ہی اوسی مین ہی - ہم بھی اون بعض ادویہ کو بیان کرتے ہین مگر اعتماد ہمارا انہین علاجات پر ہی جو اوپر کے ابواب مین ہر قسم کے
واسطے لکھا گیا ہی - اون لوگون نے کہا ہی کہ درد جگر کو قرص ریوند کے مختلف نسخہ ہاے معلومہ نافع ہوتے ہین اور معجون ریوند اور دوا الکرکم اور معجون
سداب سہل اور قرد ماما اور معجون قرد ماانوس اور معجون قیصر اور اثاناسیاے صغیر اور کبیر اور چھوہارا اور قوتنایا اور معجون سقلنانوس اور اقراص
عشرہ اور معجون جالینوس جو بطرف فوماست کے منسوب ہی - کہتے ہین کہ منجملہ نافع ادویہ کے یہ دوا بھی ہی کہ دو اوقیہ عصارہ برگ صنوبر تازہ ہمراہ
سکنجبین کے خواہ اوسی برگ صنوبر کا سلاقہ ہمراہ نصف درہم ریوند اور تین درہم زعفران اور سکنجبین تخم کرفس اور زراوند کے بھی - ایضاً دو چار انگل
سنبل اور مصطگی دو دو درہم عصارہ غافث اور عصارہ افسنتین اور لک اور ریوند اور زعفران اور فقاح اذخر اور مجیٹھ اور اسارون اور تخم شبت یعنی
کرفس یا دیان انیسون اور عود خام ہر واحد ایک درہم اور عود بلسان بوزن نصف درہم - اگر درد جگر کے ہمراہ اسہال بھی ہو اوسوقت کے واسطے
اس دوا کو بیان کرتے ہین درد میں شراب پختہ کرکے لک اور ریوند اور سنبل یکدو مثقال اور ایک نسخہ مین فقط مثقال واحد پر اکتفا ہی جبشہ الحدید
چھہ درہم دو اوقیہ آب کشنیز کے ساتھہ پیا جائے - لازم ہی کہ جملہ اقسام مین درد جگر کے مریض غذا سے غلیظ اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرے
اور اگر گوشت کھائے تو سبک طائرون وغیرہ کا گوشت چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہی خصوصاً اگر ہمراہ درد جگر کے حرارت بھی ہو - ضمادات
مین قرد ماما اور فربیون ضماد اکلیل الملک اور ضماد جو یحیی بن ماسویہ کی طرف منسوب ہی

مقالہ دوسرا اورام جگر اور تفرق اتصال جگر کے بیان مین اس مقالہ مین اکیس فصلین ہین بیان عام

اورام جگر اور اون اعضا کے اورام کا جو قریب جگر کے ہیں ۔ جو اورام کہ اطراف جگر میں پیدا ہوتے ہین بعض تو ایسے ہین کہ خاص جگر مین ہوتے ہین اور بعض اورام اون عضلات بطن مین ہوتے ہین جو کہ جگر پر موضوع یعنی رکھی گئی ہین ۔ اور بعض اورام ماساریقا مین پیدا ہوتے ہین ۔ وہ اورام جو خاص جگر مین پیدا ہوتے ہین اونکے بعض اقسام تو اجزائے عالیہ جگر اور بطرف محدب جگر کے عارض ہوتی ہین ۔ اور بعض اقسام اونکے اجزائے سافلہ جگر اور بطرف مقعر جگر کے عارض ہوتی ہین اور بعض اقسام نہین ۔ اورام کے بیچ اوس اغشیہ جگر اور عروق جگر مین پیدا ہوتی ہی مگر پہلی قسم بہت کم پیدا ہوتی ہی اور اکثر ورم زیادہ ہوکر محدب اور مقعر دونون طرف کے اجزا مین پیدا ہوتا ہی ۔ پھر یہ ورم اپنے ذاتی قسمت کے لحاظ سے یا تو فلغمونی دبیلہ ہوتا ہی یا دبیلہ نہین ہوتا یا صفراوی ہوتا ہی یا بلغمی یا صلب یعنی سوداوی سرطانی ہوتا ہی خواہ نفخ ریحی کے طور پر ہوتا ہی ۔ اسباب ان اورام کے مزاج حار جگر کا مع حمیات ضعیف کنندہ جگر خواہ بدون حمیات کے ہوتا ہی خواہ مزاج بارد ۔ اگر یاد رہی (؟) جگر اور دفع اجزائے غذا بطرف اعضائے بدنی کے ہو خواہ ضعف معدہ کا یا کوئی سُدہ ایسا پڑے جو اخلاط کو جمع کرکے پھر اونکو اجزائے جگر مین اسطرح ورا ورد کرے کہ اوسطرح کا نفوذ اور پہونچنا ایسے اخلاط کا طبعی اور مناسب جگر کے مزاج کے ہو ۔ جگر کا چھوٹا ہونا اور اون تنگی جگر اغذیہ اور ادویہ قبضہ بھی اسباب سدہ ایسے سُدہ کے ہین اگر یہ سُدہ بطرف مرارہ کے ہوگا تو خون مین جوش پیدا کرے گا اور تشرب اوس خون کا جگر مین بطور غیر طبعی ہوگا اسلیے کہ مرار کی کثرت ہوگی ۔ اور مختصر یہ ہی کہ مرار کی زیادتی بھی ایک سبب اسباب ورم حار جگر سے ہی ۔ اور اکثر یہ ورم کسی ایسی آفت جگر سے پیدا ہوتا ہی جو بشرکت معدہ ہوتی ہی اور اوس وقت معدہ مین فساد ہضم بھی ضرور ہوتا ہی ۔ جتنی غذائین گرم اور غلیظ ہین اور نیز وہ اقسام غذا کے جو اچھی طرح ہضم نہین ہوتے یہ بھی اورام جگر کے حدوث کے معین ہین ۔ جسوقت جگر کی قوت جاذبہ شدید ہو ایسی کہ مقدار مناسب سے زیادہ جذب کرے اور جس چیز کو جگر سے اور اعضا کیطرف جانا چاہیے اوسکی مقدار معتدبہ جگر مین رکی رہے اور خارج ہونے پائے یہ کیفیت بھی جگر کو امادہ متورم ہونے پر کرتی ہی ۔ کبھی بسبب کسی ضربہ اور سقطہ خواہ وثی سے (جو ایک قسم کا خلع ہی) بھی ورم جگر پیدا ہوتا ہی ۔ جو ورم جگر مین ہو اوسکا بحران ہو پس اگر یہ ورم بطرف محدب جگر کے ہی اوسکا بحران عرق اور ادرار یا رعاف سے ہوگا اور اگر بجانب مقعر جگر کے ورم ہی اوسکا بحران عرق یا قی اور اسہال سے ہوگا ۔ جو ورم حدبہ جگر مین ہو نہایت ردی ہی بہ نسبت اوس ورم کے جو تقعیر کی طرف ہی ۔ جو ورم جگر مین حادث ہو حار ہو یا بارد دونو قسم کے ورم کی حالت مین جسقدر خون بدین جگر سے پہونچتا ہی رقیق مائی ہوتا ہی اور جگر کو عموماً اقسام ورم کے ضعیف کرتے ہین کہ تمیز مائیت خون کی نہین کرسکتا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی خرابی پیدا ہوتی ہی کہ بہت سی مائیت ماساریقا مین رک جاتی ہی اور یہی اسباب حدوث استسقائے لحمی اور زقی کے ہین ۔ جسوقت ورم حار جگر کا طحال کیطرف منتقل ہو یہ انتقال جید ہی اور اگر ورم طحال جگر کیطرف منتقل ہو وہ نہایت خراب ہی **علامات کلیہ اورام جگر کے** **بشرکت عام علامات** تو یہ ہین کہ بیمار کو شراسیف کے نیچے ثقل اور گرانی لازم یعنی ہروقت معلوم ہوا کرے اور اوسی جگہ ایک درد بھی ہوتا ہو جو کبھی کبھی شدت کرتا ہی نہ ایسا درد جو سُدہ جگر کی موجودگی مین ہوتا ہی کہ سُدہ جگر درد قوی سے خالی نہین اور اوسکے ہمراہ سحنہ بھی متغیر ہوجاتا ہی اور نہ ایسا درد جیسا کہ نفخہ جگر مین ہوتا ہی کہ اگرچہ وہ قوی ہوتا ہی مگر اوسکی جہت سے کوئی تغیر سحنہ مین نہین ہوتا ۔ ورم جگر کے ہمراہ چنبر گردن کا نیچے کیطرف کھچنا اکثر اوقات ہوا کرتا ہی اور ہمیشہ یہ کھچاؤ نہین ہوتا ۔ اور جسوقت یہ انجذاب ہو سبب اوسکا یہی ہی کہ رگ اجوف اور معالیق مین تمدد عارض ہوتا ہی ۔ اورام حارہ وغیر حارہ جگر مین ضربان یعنی وجع ضربانی نہین ہوتی اسلیے کہ شریانات جسقدر جگر مین ہین سب جگر کے غشا مین متفرق ہوئی ہین اونمین ثقل اور گرانی نہین ہی مگر اتنی جو محسوس نہوسکی اِس ضربان بھی محسوس نہوگا کبھی اضلاع خلف یعنی پشت کی پسلیان بھی سوائے جگر اور اورام جگر کے شریک ہوتی ہین اون اورام سے جو بلندی اور اوپر کے طرف جگر کے ہون اگرچہ یہ مشارکت دائمی نہین ہی جن

لوگونکے جگر مین ورم ہو خصوصًا ورم گرم اور ورم عظیم اونکو قدرت داہنی کروٹ لیٹنے اور سونے کی نہین ہوتی اور بائین کروٹ لیٹنا اور سونا بہت دشوار
بھاری ہوتا ہے اسلیے کہ ورم مین تمدد پہنچتا ہے بلکہ ہر کروٹ مین پیدا ہوتا ہے ۔ بلکہ اکثر اونکی خواہش آرام پانے کی وجہ سے چت لیٹنے کی ہوتی ہے ۔ پھر اگر یہ ورم
بطرف محدب جگر کے ہوا وہی جگہ ثقل اور گرانی پائی جائیگی اور بروقت کھینچنے معالیق کے محسوس ہوگا اور مس یعنی چھونے سے ہاتھ وغیرہ کے پتا چلیگا اور اگر
ورم پر ہاتھ پہونچیگا اور ورم ہی کو مس کریگا خصوصًا لاغر اندام کا ورم اور خشک کھانسی اور ضیق نفس بھی لاحق ہوگی خصوصًا جسوقت مریض سانس
لینے کا ارادہ کرے کہ یہ قوت سانس کی اور یہ امور بسبب شرکت حجاب و ریہ کے جگر سے عارض ہوتے ہین اور پیشاب مین ہمیشہ کمی ہوگی بلکہ اکثر پیشاب
بند ہوجائیگا اگر ورم بڑھ جائے اسلیے کہ رستہ بجانب محدب جگر پڑتا ہے اور ضعف قوت دافعہ بھی عارض ہوتا ہے اور ثقل یعنی گرانی محدب جگر کے ورم مین
زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت ورم مقعر جگر کے اسلیے کہ جانب مقعر کا تکیہ معدہ پر تکیہ کرنے سے دو جگہہ تقسیم ہوجاتا ہے لہذا ورم محدب مین گرانی زیادہ محسوس ہوتی ہے
اور کھچنا ترقوہ یعنی چنبر گردن کا نیچے کیطرف داہنے جانب ورم محدب جگر مین کمتر ہوتا ہے اور خصوصًا جس شخص کے جگر کی ایسی خلقت ہو کہ زیادہ اتصال اور
ملاقات جگر کی پسلیون سے نہووے لیکن انجذاب ترقوہ کا نیچے کیطرف داہنے جانب مین اسوجہ سے کہ ترقوہ کو جگر سے ورد مین شرکت ہے پس جب یہ
انجذاب ہوتا ہے زیادہ تر ظہور اسکا متصل جگر کے جو پسلیان ہین اوسی جگہہ ہوتا ہے ۔ ہچکی ورم محدب مین کمتر آتی ہے اور ورم مقعر مین زیادہ اسلیے کہ فم معدہ
محدب جگر زیادہ دور ہے اور مقعر جگر فم معدہ کے قریب ہے ۔ لیکن جسوقت ورم مقعر کیطرف ہو نیچے اوترتا ہوا اوسوقت ثقل مین کمی ہوگی اسلیے کہ اسکو
معدہ پر اعتماد ہے چنانچہ ابھی مذکور ہوچکا ہے اور کھانسی اور ضیق نفس بقدر معتدبہ نہوگا اور چھونے سے بھی اچھی طرح معلوم نہوگا مگر درد زیادہ
ہوگا اسلیے کہ مزاحمت معدہ کی اس صورت مین زیادہ ہوتی ہے خصوصًا جسوقت بوجہ ورم کے مراق کی کشش پیدا ہو جسوقت اورام جگر
عظیمة القدر ہوجاتے ہین میلان طبیعت کا چت لیٹنے کیطرف زیادہ ہوتا ہے اور کروٹ لیٹنے سے طبیعت کارہ ہوتی ہے پھر جب زیادتی ورم کی بافراط ہوجاتی ہے
چت لیٹنا بھی متعذر ہوجاتا ہے ۔ اورام جانب مقعر جگر کے ہمراہ اورام ماساریقا بھی اکثر ہوتی ہین ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب ورم بجانب مقعر ہوگا معدہ کو
مشارکت ایذا وغیرہ کی زیادہ ہوگی اور ہچکی اور متلی اور پیاس بھی ظاہر ہوگی اگر یہ ورم حار ہو ۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ مشارکت درمیان جگر اور معدہ کے
ایک عصبہ باریک سی ہے جو کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان پہونچتا ہے اور اسی سبب سے ہچکی آتی ہے ۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ ہچکی بدون اسکے
کہ ورم اسقدر بڑا ہو کہ فم معدہ مین تنگی پیدا کرے ہرگز پیدا نہین ہوتی ۔ جالینوس کی رائے ہے کہ ہچکی آنے کا سبب یہ ہے کہ جو خلط حاد اور لذاع
ورم حار کیوقت فم معدہ پر گرتی ہے اوسی کیوجہ سے ہچکی آتی ہے ۔ مگر بالاجمال ان سب لوگون کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہچکی کا ظہور بدون ورم
عظیم جگر کے نہین ہوتا اسلیے کہ مسافت درمیان جگر اور فم معدہ کے زیادہ ہے اگرچہ وہ عصبہ بھی ہو جسکے ذریعہ سے جگر اور فم معدہ مین شرکت تجویز کی
گئی ہے کہ وہ عصبہ وہان پہونچتا ہے پھر بھی چونکہ وہ عصبہ نہایت درجہ باریک ہے اوس سے کیا آثار مشارکت ظاہر ہوسکتے ہین ۔ بالجملہ تاوقتیکہ ورم عظیم
نہوگا جگر اور معدہ مین اکثر تو یہی ہے کہ شرکت امراض و آلام نہوگی ۔ جو اورام جگر قریب اغشیہ اور عروق جگر کے ہوتے ہین اونمین درد زیادہ ہوتا ہے
اور تپ مین کمی ہوتی ہے اگرچہ اورام حارہ بھی ہون ۔ لیکن جسوقت ورم جگر کی دونون جانبون مین ہو بیشتر ظہور جملہ علامات کا ہوتا ہے جو ہر دو جانب کے
بیان ہوئے ہین اور بیشتر اگر ایک جانب مین بالاصالة ورم ہوتا ہے دوسری اوسکے آفات اور اعراض مین شرکت کرتی ہے ۔ کبھی جملہ اقسام ورم جگر کے
حار ہون خواہ بارد انجام اوسکا استسقا کیطرف ہوتا ہے یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ ورم جگر کے ہمراہ جب اسہال عارض ہو مہلک ہوتا ہے فرق
درمیان ورم جگر اور ورم عضلات کے جو جگر پر موضوع یعنی رکھی ہوئی ہین مراق کے مقام مین ان دونو ورم کا فرق تین طرح سے
پہچانا جاتا ہے وضع اور شکل اور اعراض ۔ وضع کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ ورم عضلات ہمیشہ ظاہر اور نمایان ہوتا ہے اور ورم جگر خصوصًا مقعری

ظاہر اور نمایان نہین ہوتا خصوصًا اوس ابتدا مین جگر کا ورم تقعیری ہان جب ایسا ہی عظیم ہوجاے اوسوقت تقعیر بھی ظاہر ہوجاتا ہی ورم عضلی کی وضع یا تو
عرض مین ہوتی ہی یا طول مین یا مورب جیسی وضع عضلہ کی ہو اوسی انداز پر ورم ہوتا ہی اور اس تفصیل کو جو ہم نے تشریح عضلات مین اچھی طرح
بیان کردیا ہی شکل کا فرق یہ ہی کہ جو ورم جگر مین ہوتا ہی اوسکی شکل ہلالی ہوتی ہی اور بحسب خوش وضعی اور شکل جگر فی الانقطاع مشترک کے اوسکی
شکل ہلالی معلوم ہوتی ہی اکثر تحجیم کہتا ہی قطاع ایک اصطلاحی لفظ فن مساحت کی ہی کہ سطح دائرہ کے حصہ کو جو نصف سے کم ہو خواہ زیادہ قطاع اصغر
یا اکبر کہتے ہین اور شکل ہلالی مین چونکہ دو قطاع ہوتے ہین ایک دونون تو سونکے اندر یعنی درمیان مقعر قوس کبیر اور محدب قوس صغیر کے ہی دوسرا قطاع ایسا
جو مقعر قوس صغیر سے شروع ہوتا ہی اور قوس اکبر کے واسطے یہ قطاع مفروض ہو سکتا ہی مقعر سے قوس کبیر کے مگر شکل ہلالی کے اندر داخل جسقدر سطح دائرہ کلان
واقع ہی وہ دائرہ خورد کی سطح سے باہر ہی اور غیر مشترک ہی اور جو سطح قطاع دائرہ صغری کی ہی وہی بعینہ دائرہ کبری کی مع شکل ہلالی مذکور کے ہی لہذا یہ
سطح مشترک قطاع مشترک ہی اسی کی نسبت شیخ کہتا ہی کہ جسقدر حس آور خوبی جدا ہونے مین قطاع مشترک بذریعہ شکل ہلالی جگر کے ہوگی اوسیقدر یہ ورم بھی اچھی
شکل ہلالی پر محسوس ہوگا۔ اور یہ مراد اوسوقت اس فقرہ سے پیدا ہوگی جب لفظ قطاع کا نسخہ صحیح ہو اور اگر بجاے قطاع کے انقطاع کا نسخہ اور
تفصیل کو صاد مہملہ سے پڑھین اوسوقت جو مراد ہوگی وہ اصل ترجمہ مین ہمنے لکھدی ہی متن ورم عضلی کی شکل مستطیل ہوتی ہی ایک کنارہ او سرا
اوسکا موٹا اور دوسرا باریک جیسے چوہے کی دم اور اسی سبب سے انقطاع مشترک کے فاصلہ سے محسوس نہین ہوتا ہی بلکہ طول مین تھوڑا تھوڑا
لطیف اور باریک ہوتا ہوا نظر آتا ہی تا اینکہ دوسرے سرے پر بالکل باریک ہوجاتا ہی۔ اور بیشتر حجم ورم کا باہر کیطرف کچھہ نہین محسوس ہوتا ہی بلکہ
اندر ہی کیطرف مستطیل اور دراز ہوتا ہی یہ صورت اوسوقت ہوتی ہی جب ورم اوس عضل مین ہو جو غائر یعنی بجانب اندرون کے مورب ہی اور یہ
ورم عضلی مشابہ اورام جگر کے ہوتا ہی۔ اعراض کے ذریعہ سے فرق یہ ہی کہ جسقدر اعراض خاصہ خواہ مشترکہ جو ورم جگر مین ہوتے ہین وہ نہین سے
کوئی ایسی چیز اورام عضلات کی نہین ہوتی جو معتد بہ ہو جسوقت مراق مین لاغری اور یبوست جلد جلد آتی ہو تجویز قطعی کرنی چاہیے کہ ورم جگر ہی
ورم حار اسباب ورم حار جگر کے منجملہ اسباب اوسی ورم کے ہین جو حار ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جو اورام اقسام اورام حارہ کے اسباب جابجا مذکور ہوچکے
ورم حار جگر کے بھی وہی اسباب ہین۔ اور علامات بھی وہی ہین جو علامات عام مین بیان ہوچکے اور اون علامات کے ذیل مین جو اجزاء جگر کے اورام
مین مذکور ہوچکے۔ اور تپ اس جگہ زیادہ تیز ہوتی ہی اگر ورم محدب جگر مین ہو اور پیاس کی شدت اشتہا مین کمی اور ہچکی اور متلی اور پہلے قے
صفراوی یعنی زرد بعد ازان قے زنجاری اوسکے بعد کراثی اوسکے بعد سوداوی صرف کی قے پیدا ہوتی ہی۔ بردا طراف زبان کا سیاہ ہوجانا اور
غشی کا عارض ہونا اور یہ سب علامتین جو مذکور ہوئین یکجا موجود ہوتی ہین خصوصًا اگر ورم تقعیری ہو اور سوء تنفس بھی ہوگا اور جسقدر الم
اور ایذا ہوگی وہ پیچھے کیطرف اور ترقوہ تک پھیلتی ہوئی معلوم ہوگی اور لذع بھی ہوگی خصوصًا جب ورم حدبہ جگر مین ہو۔ اور جسوقت ورم
تقعیر مین ہوتا ہی سانس لینے مین اثر تنگی وغیرہ کا جب بھی پیدا کرتا ہی کہ بہت گہری سانس لے کر ہوا کثیر کو اندر کھینچنا چاہیے کہ اوسوقت یعنی ہوا کے
کثیر کے کھینچنے کے وقت چونکہ ورم مذکور حجاب مین ہی تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتا ہی اور تنگی بھی پیدا کرتا ہی اور استنشاق کو روکتا ہی۔ اور بیشتر خفیف سی
کھانسی بھی عارض ہوتی ہی۔ زبان مین کیسا ہی ورم جگر کیون نہو پہلے سرخی پیدا ہوتی ہی پھر زردی اوسکے بعد سیاہی مارنے لگتی ہی بعد ازان تمام
بدن کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہی خصوصًا اگر ورم حدبہ جگر مین ہو۔ اگر قوت بدن قوی ہو خصوصًا معدہ کی قوت اور ورم حدبہ جگر مین ہو اور قوت
طبیعت مین احتباس رہیگا اور قبض ہوگا اور اگر بدن اور معدہ کی قوت ضعیف ہوگی اسہال عارض ہوگا۔ بقراط کہتا ہی براز خاثر
یعنی بودا اور سیاہ اوائل مرض حار مین دلیل ہی کہ ورم حار عظیم جگر مین پیدا ہوا ہی۔ اور نبض ورم حار جگر کی موجی عظیم متواتر سریع ہوتی ہی۔ ورم حار

تو تحلیل ہو جاتے اوسوقت اوسکے اعراض باطل اور نابود ہو جاتے ہین یا مجتمع ہو اوسوقت علامات دبیلہ کے پیدا ہوتے ہین اور قریب تر اونکا ذکر کیا گیا
یا اینکہ یہ ورم سخت او تصلب ہو جاوے اوسوقت انتقال علامات ورم صلب یعنی سرطانی کیطرف ہوتا ہی اور علامات ورم حار کے پھر بھی باطل ہو جاتے ہین
اکثر سبب انتقال ورم حار کا ورم صلب کیطرف افراط تبرید کی اور بکثرت تقبیض یعنی قابضات کا استعمال او مغلظات کا زیادہ استعمال کرنا ورم حار
مین ۔۔ فرق درمیان ورم جگر اور ذات الجنب مین یہ ہی کہ ورم جگر کی کھانسی کے بعد نفث یعنی کچھ بلغم وغیرہ برآمد نہین ہوتا ۔ اور درد ورم جگر مین
داہنے طرف ہوتا ہی اور ثقیل یعنی گران اور بھاری ہوتا ہی اور رنگ بدنکا ہمراہ ورم جگر کے متغیر ہو جاتا ہی اور لطو یعنی ور رنگ نبض کا زیادہ منشاری نہین
ہوتا جیسے ذات الجنب مین اور ہاتھ سے ورم جگر محسوس ہوتا ہی اگر حدبہ مین ہو ۔ اور نفس عظیم کا بتکلیف پیدا ہونا اور اسیطرح استنشاق ہوا کے کثیر مین
تکلف کرنا ورم مقعر جگر مین ہوا سپر دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ ورم حجاب مین تنگی اور تمدد پیدا کرتا ہی اور بسا اوقات کہ اسمین کھانسی ہیجان کرتی ہی ۔ بحران
اون اورام جگر کے جو حار ہون اور حدبہ جگر مین ہون اور اورام مقعر جگر جو حار ہون بذریعہ عرق کے ہوتا ہی خصوصا داہنے نتھنے سے نکسیر جانی یا عرق اور
بول سے جو دونو محمود ہین ان اورام کا بحران ہوتا ہی اور اورام تقعیری کا بحران اسہال صفراوی یا قے سے ہوتا ہی **ماشرا جگر کا** یعنی ورم صفراوی
اوسمین ثقل اور گرانی کم ہوتی ہی اور لپک اور لذع اور زبانکی سیاہی اور پیشاب کی گہری رنگت زیادہ ہوتی ہی ۔ رنگ بدنکا مائل بزردی اور تپ کی
نوبہ غبی یعنی ایک روز ناغہ کرکے اور نفع پانا اشیائے بارد رطب سے زیادہ ہوتا ہی ۔ نبض زیادہ تر باصلابت اور بہ نسبت موجی صرف کے زیادہ
اشبہ بمنشاری سے ہوتی ہی اور صغیر زیادہ اور متواتر اور سرعت مین شدید ہوتی ہی **فلغمونی جگر** ورم دموی جگر پر علامات ورم حار سے استدلال
کیا جاتا ہی اور جو خاص علامات ورم صفراوی یا ماشرا کے جگر کے ہین اونسے مخالف علامات کا موجود ہونا باوجودیکہ دونون ورم حار ہین یہ بھی شناخت
فلغمونی جگر کی ہی اور چہرہ کی سرخی اور رگون کی پری **اورام بارده جگر کے** ان اورام مین ثقل اور گرانی بہ نسبت اورام حارہ کے زیادہ
ہوتی ہی مگر پیاس اور تپ نہین ہوتی اور نہ سیاہی زبان مین ہوتی ہی اور معدہ مین بروقت موجودگی ایسے اورام جگر کے ایک کیفیت شبیہ تشنج
پیدا ہوتی ہی سن مریض کا اور تدبیر سابق اور مزاج اور رنگ بدن وغیرہ علامات کلیہ بھی اورام بارده پر دلیل ہوتے ہین **ورم بلغمی جگر کا** جلد کا
پھولا ہونا اور رنگ کا رصاصی ہونا اس پر دلیل ہی اور اسکے ہمراہ سختی اور صلابت محسوس نہین ہوتی اور نبض کی نرمی زیادہ ہوتی اور پھر باقی بسلسلہ
علامات اورام باردہ کے جو ابھی مذکور ہوئی ہین **ورم صلب جگر کا اور سرطانی** اکثر حدوث اس ورم کا چنانچہ مذکور ہوا انتقال سے
بسبب سوء تدبیر کے ہوتا ہی اور کبھی ابتداءً بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہی اور کبھی کسی ضربہ کیوجہ سے ورم عارض ہوکر بہت جلد اوسمین صلابت آجاتی ہی ۔
مس کرنے اور چھونے سے بھی اس ورم پر دلالت ہوتی ہی اوس شخص کے جسم مین جسکے کنارہ جگر تک چھونا ممکن ہو ۔ اگر بہت جلد ایسے مریض کو
استسقا عارض نہو جاتا تو یہ ورم حس مین بخوبی ظاہر ہوا کرتا اسلیے کہ مراق مین اسکے ہمراہ لاغری اور ضعف پیدا ہو جاتا ہی لہذا ورم بلا الم اور
اور بے درد کے مشاہدہ کیا جاتا ہی ۔ بلکہ اکثر شروع تناول غذا کیوقت ایذا دیتا ہی اور بروقت گرسنگی کے اوس ایذا مین خفت ہو جاتی ہی ۔ یہ ورم
استسقا کے جانے کی گویا راہ ہی ۔ کبھی اس ورم پر شدت ثقل بدون تپ کے ہونے سے اور بدن کی لاغری اور سقوط اشتہا اور تیرگی رنگ کی اور
کمی بول کی دلیل ہوتی ہی ۔ پس اکثر اعراض ورم حار کے پیچھے یہ ورم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ وہ اعراض ورم حار جب زائل ہوتے ہین اور سوا اسکے
گرانی کے اور کچھ بھی باقی نہین رہتا اور اسی ثقل کے سبب سے عسر نفس زیادہ ہو جاتا ہی یہ پوری دلالت اس امر پر ہوتی ہی کہ ورم حار مین
صلابت آگئی اور عسر نفس کا پیدا ہو جانا اور ثقل بدون تپ کے موجود ہونا یہ دونون علامتین ورم صلب جگر اور سدہ جگر مین مشترک
ہین اور فرق ان دونون مین اونہین امور سے ہی جو اوپر باب سدہ جگر مین اور یہان ورم صلب مین بیان ہوا ہی ۔ ورم صلب کے

نا ہی استسقا ہوتا ہی خصوصاً استسقائے لحمی اسلیے کہ جگر کی قوت تمیز مائیت مین ضعف آجاتا ہی اور سوا اسکے رشح رقیق اور اسیطرح کی مائیت جگر سے وضع نا ہمین تک
اسقدر ادہ مائیت ہمراہ خون کے تمام اعضا مین جاری ہوتی رہتی ہی اور استسقائے لحمی پیدا ہوتا ہی اور تہبج بھی عارض ہوتا ہی - کثیر مقدار مائیت کا ابھی بعض
اوقات فضائے بطن یعنی خالی جگہ مین شکم کے پہونچ جاتا ہی چنانچہ اسکو ہم باب استسقا مین بخوبی بیان کرینگے اوسوقت استسقائے زقی عارض ہوتا ہی اور
ایسے مریض اکثر اوقات بوجہ انحلال طبیعت کے مرجاتے ہین یعنی چونکہ مسالک اوردہ این جو طرف جگر کے ہین سب مسدود ہوتی ہین لہذا انکی قوتین
سب مضمحل اور فنا پذیر ہوجاتی ہین اور سوائے زمانہ ابتدائے مرض کے انکا علاج پھر نہین کرنا چاہیئے پس اکثر یہ ہی کہ اس زمانہ مین علاج کارگر بھی ہوتا ہی
اور جب مرض مین طول ہوجائے پھر کچھ نفع علاج سے نہین ہوتا - اور اگر ورم صلب سرطانی ہو یعنی موذی اور متحرک اوسوقت احتباس درد کا زیادہ
شدید اور آفت لون بدلنی اور اشتہائے طعام کی آفت با دیگر آفات مذکورہ زیادہ ہونگے اور بیشتر ہچکی اور متلی بدون تپ کے پیدا ہوا کریگی اور جب
درد کا احتباس ہوگا اوسوقت مادہ خبیثہ ورم کا عضو کی موت کے درپے ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جگر کے مسامات بہت بند ہوجانے کے
قابل ہین اور بہت جلد اسمین تحجر اور سختی پیدا ہوجاتی ہی خصوصاً اگر بروقت ورم حار جگر کے استعمال مغلظات اور مقبضات کا بافراط کیا جائے دبیلہ جگر
اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتا ہی اسطرح کہ جب ورم کا مادہ جمع ہونا شروع کرتا ہی دبیلہ بن جاتا ہی اور شروع اجتماع مین تپ کی شدت اور درد کا اشتداد
اور نیز دیگر اعراض مین زیادتی پہلے عارض ہوتی ہی بعد ازان قشعریرہ مختلف طور پر کبھی پیشی مین پیدا ہوتا ہی اور چت لیٹنا بھی متعذر ہوجاتا ہی چہ جاکہ
داہنی کروٹ سے لیٹنا اور سونا - پھر جب ورم فراہم ہوچکا دبانے کی جگہ سے ورم کی نرم ہوجاتی ہی اور اعراض مذکورہ مین سکون پیدا ہوتا ہی جب
یہ ورم پھوٹ جائے اور شگافتہ ہو لرزہ پیدا ہوتا ہی اور براز مین قیح اور مدہ اور ایک شی مثل دردی کے برآمد ہوتی ہی اور اسکے برآمد ہونے سے
خفت اور گرانی کا رفع ہونا پیدا ہوتا ہی - اگر یہ ورم بطرف امعا کے شگافتہ ہوا اور دبیلہ مقعر جگر مین تھا تو مادہ مذکورہ براہ براز کے دفع ہوگا اور اگر
بطرف گردہ کے شگافتہ ہوا بول مین یہ مادہ قیح وغیرہ برآمد ہوگا - اور اگر اوس فضا یعنے جاے کو جسمین شگافتہ ہوا جو کہ جوف اور درمیان جگر کے ہی
اوسوقت فقط خفت اور لاغری عضو کی ہوگی اور بول براز مین استفراغ مدہ وغیرہ کا محسوس نہوگا - دبیلہ کبھی گوشت مین جگر کے پیوستہ ہوتا ہی
اور کبھی ظاہر جگر مین ہوتا ہی اور غائر یعنی پیوستہ اندرون حجم کے نہین ہوتا ہی اور مدہ کا رنگ اسی سبب سے جدا جدا ہوتا ہی پہلی صورت مین
کہ جب دبیلہ غائرہ لحم جگر مین ہو مدہ سیاہ رنگ ہوگا اور دوسری صورت مین مائل بسپیدی ورم ماساریقا علامات مین ورم جگر سے
یہ مشارک ہی مگر ورم حار ماساریقا کی تپ ضعیف ہوتی ہی اور جو شدت ورم حار جگر کی تپ مین ہوتی ہی ویسی اسکی تپ مین نہین ہوتی - اور
گرانی ہمراہ تمدد کے ورم ماساریقا کے شکم اور معدہ تک غالب اور فرورفتہ زیادہ ہوتی ہی اور کبھی تمدد اس ورم کا بہ نسبت ثقل کے زیادہ ہوتا ہی
جسوقت علامات سدہ جگر کے نہ پائے جائین اور نہ علامات اورام جگر کے اور براز مین کیلوس رقیق برآمد ہوا اور اوسکا سبب ضعف ہضم
جگر نہوا اور نہ دلائل ضعف مذکور کے پائے جائین اور باوجود ان علامات کے تمدد اور حمی خفیف بھی ہو اوسوقت حکم کرنا چاہیئے کہ ماساریقا مین
ورم حار ہی - ماساریقا کا ورم صلب و سمین اور سدہ ماساریقا مین تفرقہ کرنا بہت دشوار ہی اور حدس قوی کی حاجت ہی - پھر اگر بعد
چند روز کے کوئی شی صدیدی خارج ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ماساریقا سے خارج ہوئی ہی اور اس صدید مین اور ورم صلب جگر سے
جو صدید برآمد ہوتا ہی یہ فرق ہی کہ ورم جگر کا صدید مائل بہ سرخی اور دمویت ہوگا اور ورم ماساریقا کا صدید مائل بہ قیح اور صفرت ہوتا ہی

علاج ورم حار جگر کا پہلے واجب ہی کہ حال امتلائے عضو متصل جگر کا مواد سے اور حال قوت مریض اور سن اور وقت وغیرہ
موسم عام اور کلیات کا مشاہدہ کیا جائے چنانچہ فن کلیات مین اسکا بیان کیا گیا اور انہین دلائل سے فصد کرنے اور نہ کرنے کی

اجابت طبیعت کرنی چاہیے۔ پھر اگر ممکن ہو داخلی یا باسلیق کی فصد کر دینی چاہیے۔ اور اگر باسلیق کی نہ ہوسکے تو ہفت اندام کی ورنہ پھر مرارہ کی فصد کرنی چاہیے۔ اور اگر قوت قوی ہو جسقدر خون نکالنا ضروری ہو ایک ہی دفعہ نکالنا چاہیے ورنہ چند مرتبہ آرام دیکر نکالا جاوے مگر
یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اگر فصد نکیجاوے اور مادہ جگر میں چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر استعمال قوابض اور رادع کا کیا جاوے احتمال قریب یہی ہے کہ ورم میں صلابت آجائے گی اور اگر استعمال محللات کیا جاوے شاید کہ ایذا اور ورم میں ہیجان زیادہ ہو پس پہلے تدبیر یہی ہے کہ فصد کر دی جاوے بشرطیکہ قوت
قوی ہو اور بہت سا خون نکال ڈالا جاوے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ابتدا میں اس ورم کا علاج بھی بدستور دیگر اورام حارہ کے ردع اور تبرید سے
ہو جیسا قانون عام کے کرنا چاہیے مگر یہاں طبیب کو صلابت ورم سے بچنے کی فکر زیادہ درکار ہے اسلیے کہ ورم جگر بہت جلد صلابت کو قبول کرتا ہے لہذا
واجب ٹھہرا ہے کہ ادویہ رادعہ اور مبردہ ملطفات اور مفتحات سے مخلوط ہوں۔ اطلیہ باردہ کا بافراط استعمال کرنا بیشتر منجر بہ صلابت ورم ہوتا ہے
اور یہ صلابت اکثر تو فقط حمام میں داخل ہونا اسکے ازالہ میں کافی ہوتا ہے اور بیشتر یہ ورم جگر کے اوس جانب میں شگافتہ ہوتا ہے جو بطرف کردہ کے ہے
یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ بہت سے ادویہ کہ جنمیں قبض اور برودت ہے اور اسیطرح بہت سے اقسام غذا کے جو جنمیں صفات متصف ہیں جیسے
انار اور بہی اور امرود کہ دوا اور غذا اور طرح سے مضر ہوتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ اوس منفذ میں جو درمیان جگر اور مرارہ کے ہے ایسی چیزیں تنگی پیدا کرتی ہیں
لہذا مرارہ صفرا کی بخوبی کشش نہیں کرتا ہے اور اسی کمی جذب صفرا سے زیادہ ہے ورم کے اور شر کثیر پیدا ہوتا ہے۔ پس تقبیض یعنی استعمال قوابض کا
اگرچہ اس ورم میں بدون اوسکے زمانہ ابتدا اور آخر میں بھی چارہ نہیں ہے اور اوسکے ہمراہ تحلیل کی رعایت بھی بنظر حفظ قوت کیجاتی ہے مگر پھر بھی تقبیض سے
دو ضرر کا خوف باقی رہتا ہے تحجر اور صلابت ورم اور حبس ہو جانا صفرا کا جگر میں سیواسطے طبیب کو مرض ورم جگر میں جلدی اور مبادرت تحلیل صرف
کیطرف زیادہ درکار ہوتی ہے بہ نسبت دیگر اورام حارہ کے بخوف تحجر اور صلابت اور بخیال دفع کرنے ترشح اوس رطوبت صدیدی کے جسکی ترشح سے
اورام حارہ عموماً خالی نہیں ہوتے۔ لیکن پھر تحلیل اور تفتیح بیشتر ازخار قوت کر کے قریب بموت و ہلاکت کے پہونچا دیتی ہے چنانچہ جالینوس نے
ایک طبیب نادان کی حکایت لکھی ہے جو معالجہ اورام جگر کا اونہیں مرخیات سے کیا کرتا تھا جیسے اور مقام کے اورام حارہ کا علاج کیا جاتا ہے مثلاً ضماد
جو زیبا و حنطہ سے طیار کیا جاتا ہے اور غذا میں خندروس یعنی بڑی جوار جسکو مکہ بھی کہتے ہیں دیتا تھا حالانکہ واجب اور مناسب بحال مریض کے
یہ تھا کہ ایسی غذا کھلاتا جسمیں جلا ہوتی اور لزوجت اور غلظ نہوتا اور یہ بھی مناسب تھا کہ ادویہ محللہ کے ہمراہ ایسے اشیا جو قابض ہوں اور جنمیں
تقویت اور عطریت ہو دیتا جیسے سعد اور قصب الذریرہ اور افسنتین اور یہ بھی مناسب تھا کہ ان ادویہ عطریہ کو اوسیقدر دیتا کہ حفظ قوت کرے اور
عمدہ کار یعنی مدار علاج کا اول ورم میں ردع کرنا قوی دوا سے اور اوسط زمانہ ورم میں ردع اور تحلیل دونوں سے مرکب کرنا اور آخر زمانہ میں تحلیل کی
جسکے ساتھ کسیقدر ایسی ہی قوابض عطریہ بھی ہوں اگرچہ اسوقت حاجت تقویت تحلیل کی زیادہ بھی ہو۔ بہرحال وہ طبیب ان جملہ قواعد کے
خلاف کرتا تھا اور جالینوس کی فہمائش کو اوسنے قبول نکیا۔ اسیطرح ایک اور بیمار کے نسبت جالینوس نے اوسی طبیب کو خوف دلایا تھا کہ یہ مریض
انحلال قوت سے اور تھوڑا پسینا بالزوجت برآمد ہونے سے مرجائے گا اور یہی ہوا کہ یہ بیمار بھی اسیطرح مر گیا اور جیسا جالینوس نے خیال کیا تھا
ویسا ہی واقع ہوا۔ پس یہ تحلیل ایسی ضروری بات ہے جسکی طرف مبادرت اور جلدی کرنے کی حاجت عین بوقت ردع کے ہے اور تحلیل کے وقت
وجوب میں حاجت اسکی ہے کہ ادویہ قابضہ اور مقویہ سے بھی تدبیر خالی نہو لیکن مراعات ان جملہ امور کے امر دقیق ہے ہر ایک معالج کا کام نہیں کہ اسکا
برتاؤ پورا پورا کرے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جگر جسطرح کہ تحجر کو بسرعت قبول کرتا ہے اوسیطرح تسہل یا تحلل کو بھی جلد قبول کرتا ہے اور بیشتر
تفتح اور تحلیل سبب تفجر اور شگافتہ ہونے کا ہوتا ہے پس اگر کسی دوائے محلل کا استعمال کیا جاوے ایسی قسم کی وہ دوا ہونی چاہیے جو لذع پیدا کرے

کو ورم میں ہیجان پیدا ہوگا — اور ماء العسل اگرچہ بدون لذع کے جلا کرتا ہے مگر وہ شیرین ہے اور شیرین چیز جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے — یہی سبب ہے کہ آب
جو میں کسیطرح کا اندیشہ نہیں اور دیگر غذاؤں سے مستغنا ہوگی اسلیئے کہ اسمیں جلا بدون لذع کے بھی ہے اور ایسا سدہ بھی نہیں پیدا کرتا ہے جسکی تفتیح نہو سکے
ایسے اشیا کے پلانے سے جو ماء الشعیر کی تفتیح اور جلا کی تقویت کر دین جسوقت زیادہ قوی کرنے جلاء ماء الشعیر کے حاجت ہو — اور ادویہ مدرہ اور
قابضہ کا ضرر مقعر جگر میں زیادہ ہے بہ نسبت محدب جگر کے اسلیئے کہ مقعر جگر میں دفعۃً بدون انکسار قوت کے یہ ادویہ پہونچ جاتی ہین اور اول مجاری تنگ
سدہ پیدا کر دیتی ہین اور محدب جگر میں یہ ادویہ جب پہونچتی ہین کہ انکی قوت ٹوٹ جاتی ہے اور آخر فوہات یعنی منفذ میں مجاری کے پہونچتی ہین پس ضرر بھی کمتر
ہوتا ہے — بعد لحاظ ان قواعد مذکورہ بالا کے واجب ہے کہ جگر کے جانب علیل کا بھی لحاظ کیا جائے اور بڑی احتیاط اور نہایت خوف کرنا لازم ہے ایسا نہو کہ ادویہ
مدرہ کا استعمال کیا جائے اور مرض مقعر جگر میں ہو یا ادویہ مسہلہ بروقت علیل ہونے محدب جگر کے مستعمل ہون کہ ان دونون صورتون میں بعوض تنقیہ مادہ کے
الٹا اثر یہ پیدا ہوگا کہ مادہ مرض زیادہ تر غائر اندرون عضو کے ہو جائے گا — بلکہ واجب ہے کہ اقرب مقامات سے استفراغ مادہ کا کیا جائے پس جو ورم
جانب مقعر جگر ہو اوسکے مادہ کا استفراغ بذریعہ اسہال اور محدب جگر کے ورم کا استفراغ بذریعہ ادرار کرنا لازم ہے — یہ بھی احتیاط ضروری ہے کہ طبیعت
مین قبض نہ رہنے پائے اسلیئے کہ اس سے بڑی ایذا پہونچتی ہے اور خطرہ عظیم ہے اور نہ زیادہ اسہال سے طبیعت کی قوت ساقط ہونے پائے اور متغیر ہو جائے
بلکہ جو طبیعت بستہ ہو اوسکا قبض باعتدال دور کرنا چاہیے اور جو طبیعت نرم ہو اوسکی نرمی زائد کو دور کر کے قبض باعتدال رکھنا چاہیے — ادویہ
جو لائق بحال اورام جگر ہین زمانہ ابتدا میں بشرطیکہ اون اورام میں حرارت بافراط ہو آب کاسنی یا آب مکو سبز ہمراہ سکنجبین سکری کے اور ماء الشعیر اور
آب عنب الثعلب اور آب بارتنگ آب کاکنج آب کشنیز سبز اور کدو اور ککڑی اور کشوث اور انہیں ادویہ میں بشرطیکہ حرارت زیادہ نہو کسیقدر افسنتین اور
قصب الذریرہ بھی شریک کرنی چاہیے — اور یہ قرص بھی اسی نسخہ کے موافق زرشک بیدانہ دس درہم گلسرخ طباشیر ہر ایک پانچ درہم تخم خیار تخم کدوے
شیرین تخم قثا یعنی ککڑی کے بیج تخم خرفہ تخم کاسنی ہر ایک تین درہم تخم رازیانہ ایک درہم قرص طیار کر کے دو مثقال تک اسکا استعمال کرنا چاہیے
اور زیادہ حرارت بجھانے کی حاجت ہو اسی قرص میں تھوڑا کافور داخل کر دیا جائے — اور اگر تقویت جگر کی زیادہ کرنی منظور ہو
کسیقدر لاک اور ریوند بھی اضافہ کر دی جائے — اور اگر کھانسی آتی ہو رب السوس اور کتیرا خواہ ترنجبین بھی شریک کر دی جائے —
جو ادویہ کہ ان سے زیادہ تر قوی ہین اور اسی اورام جگر کے واسطے لائق ہین جنمین حرارت بدرجہ غایت نہو پس جیسے آب رازیانہ اور
گاؤزبان اور اذخر اور کرفس جبلی اور لبلاب یہ ادویہ ہمراہ سکنجبین کے — یہ ادویہ خواہ امثال انکے اور ادویہ اونہین اورام میں نافع ہین جنکی حرارت
درجہ اولی میں ہو اور تھوڑا سا نضج بھی اون اورام میں شروع ہو چکا ہو — اور اقراص وردی بھی اسیطرح مفید ہے خصوصًا جو ورم متصل تقعیر جگر کے ہو — اکثر سبب
ورم کا اور اوسکی ابتدا کسی عضو کے پھاندنے سے خواہ کسی چوٹ کے لگنے سے ہوتی ہے — اگر بعد کسی چوٹ وغیرہ کے فصد لیکر تھوڑی سی ریوند چینی تین روز برابر بقدر
تین درہم کے استعمال کرائی جائے ورم کو منع کر دے گی — جسوقت بخوبی معلوم ہو جائے کہ ورم جانب مقعر جگر میں ہے پس اولے یہ ہے کہ آب لبلاب کو ایسی دوا
ملا کر دینا چاہیے جنکی امیزش ہمراہ لبلاب کے مناسب ہے اونہین ادویہ مبردہ مذکورہ بالا میں سے — اور آب چقندر اور جملہ ادویہ منضجہ اور جو ادویہ کہ رادع اور ملین طبیعت ہین
اونکی امیزش بھی کرنی چاہیے — اور جب نضج ورم بخوبی ظاہر ہو جائے اوسوقت املتاس ہمراہ آب رازیانہ اور آب مکو اور آب لبلاب کے دینا چاہیے — اور غذا میں کسیقدر مغز
قرطم اور بہت کم تخم اونٹنگن اور بسفائج بھی داخل کرنی لازم ہے اور جب زمانہ انحطاط کو ورم پہونچ جائے یعنی گھٹنے لگے اوسوقت ادویہ قویہ جیسے غاریقون اور تربد وغیرہ کا
استعمال کیا جائے — ایک قوم اطبا کی ہلیلہ زرد کا استعمال کرتے ہین اور میں اسے ناپسند کرتا ہون کہ اوسمین قوت قبض فرمن کی ہے یعنی قبض بہر پاس سے پیدا ہوتا ہے
پس مجھے خوف یہ ہوتا ہے ایسا نہو اسکے استعمال سے رقیق مادہ تو نکل جائے اور غلیظ مادہ متحجر ہو کر باقی رہ جائے — کبھی ایسے وقت تخم قرطم اور تخم اونٹنگن اور بسفائج طعام میں داخل

چھہ ادویہ روغن سوسن بقدر کفایت ملا کر استعمال کرین - لیکن اگر ورم کے ہمراہ اسہال بھی ہو اور اوسمین شدت ہو تو اسمین کو احتیاط مقتضی اوسکے تقلیل
کرنے اور روکنے کی ہو واجب ہی کہ قرص زرشک اور قرص ریوند مسک کا استعمال کرین - غذا ان بیمارونکا ... تقویہ ہی کہ اوسکا ... دیا جائے کہ ... بھی
کرتا ہی اور جلا بھی اور سدہ نہین پیدا کرتا ہی اور جلدی سے نفوذ کر جاتا ہی - جوار کہ ... اوسمین غلاظت ہی ... جہت ... غلظ
سے پیدا ہوتی ہی پھر اگر بدون روٹی کھلانے کے چارہ نہو تو ایسی روٹی دیجائے جو ... گوندھے ہوئے آٹے کی بدون خمیر کے ہو اور گندم علکہ سے ہو
جو تنور مین سخت پکائی گئی ہو - واجب ہی کہ انکی غذا کی اصلاح اور تجویز مین توجہ زیادہ کیجائے - ترکاریان جیسے کاہو اور کھیرا وغیرہ - فواکہ مین آثار شیرین
اوس بیمار کے لیے جسکے معدہ مین حلاوت تحلیل بصفرا ہو جاتی ہو - اور جہانتک ممکن ہو پرہیز کرے تمام اقسام سے ایسے بیمار دن کو بچانا چاہیے

علاج حمرہ یعنی ورم صفراوی کا جو جگر مین ہو - اس ورم کا علاج قریب علاج فلغمونی کے ہی اگر یہان اسہال و ادرار مین نرمی کرنی لازم ہی اور ایسے
ادویہ مدرہ اور مسہلہ تجویز کرنی چاہئین جو مائل برودت کیطرف ہون - اور ریکنی کی دوا اس ورم پر برف سے سرد کرکے استعمال کرنی چاہیے اور ہمیشہ
رکھی جائین تا اینکہ بیمار کو معلوم ہو جائے کہ اثر برودت کا خاص اندرون حجم ورم تک پہونچ گیا ہی - ضماد کے ادویہ جیسے نیلوفر اور آب کاکنج آب بھی
اور صندل کافور وغیرہ (مثل آب برگ خرفہ و کاسنی و پالک کے) اور جب تک ممکن ہو مسخنات کا استعمال اس ورم مین نکیا جائے

علاج دبیلہ جگر کا

دبیلہ کے علاج مین اول اوقات اور جسوقت یہ معلوم ہو کہ ورم حار کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا ہی لازم ہی کہ رادعات کا استعمال باعتدال
کیا جائے اور یہ رادعات از قسم ضماد کے ہون خواہ طلا کے طور پر ہون - اور ماء الشعیر اور سکنجبین غذا مین تجویز کیجائے اور اگر مناسب بحال
مریض فصد ہو باسلیق کی فصد کر دینی چاہیے ورنہ محجمہ کا استعمال جگر کے اوس مقام پر کرنا چاہیے جو پشت کے متصل ہی اور بیشتر حاجت اسہال
کی بھی ہوتی ہی - پھر اگر باینہمہ تدبیرات مادہ ورم ضرور مجتمع ہو جائے واجب ہی کہ بہت جلد انضاج اور تفتیح کی تدبیر کرین اور تقطیع اور تلطیف سے
اس تدبیر کی اعانت کرین اسلیے کہ ایسے اورام مین اخلاط غلیظہ ضرور ہوتے ہین جنکو عضو متورم مثلا جگر چوس لیتا ہی اور اوسکے حجم مین سما جاتے ہین -
اور ملین ادویہ کی بھی ضرورت ہی تاکہ خلط ورم کو مستعد اور مادہ تحلیل پر کر دے - پھر جب نضج اچھی طرح ظاہر ہو جائے اور ورم شگافتہ نہو مفتحات قوی سے شگافتہ
ضمادا اسکی اعانت کرین - پھر طبیعت کی اعانت دفع مادہ پر کرنی چاہیے بشرطیکہ محتاج اعانت ہو اور جہت میلان اور رجوع دفع مادہ کے معلوم
ہو جائے - اور جب میلان مادہ کی جہت معلوم ہونے سے اسہال خواہ ادرار کرنا ضرور ہو کرنا چاہیے مگر ادویہ قوی سے ادرار کرنا نچاہیے
اور نہ کسی دوائے حاد اور تیز سے ورنہ مثانہ کو ضرر پہونچتا ہی اسلیے کہ مثانہ کی حفاظت قرحہ وغیرہ پڑجانے سے اس مرض مین اور بروقت
شگافتہ ہونے ورم کے اور خود بخود قیح روان ہونے سے بطرف مثانہ کے خواہ کسی دوائے مفجر کے شگافتہ کرنے سے جو قیح مثانہ مین پہونچے
واجب ہی جب کسیقدر ورم شگافتہ ہو جائے اور قیح اوسمین سے نکلنی شروع ہو حاجت اسکی ہوگی کہ بقیہ قیح بھی صاف کرکے نکال دی جائے
ماء العسل وغیرہ کے پلانے سے پھر احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جو اندمال قرحہ کا کرے - اور اگر قوت مریض کو تحمل اور برداشت مسہل کی ہو مسہل سے
بہت اچھی اعانت اندمال قرحہ پر ہوتی ہی اگر بافراط اسہال نہو - مسہل کی حاجت ایسے مرض مین دو وقت ہوتی ہی ایک تو قبل شگافتہ ہونے
ورم کے تاکہ مادہ مین کمی ہو جائے اور طبیعت سبک ہو جائے دوم بعد شگافتہ ہونے کے خواہ قریب شگافتہ ہونے ورم کے اور نضج پورا ہو جانے
کے بعد جسوقت یہ بات معلوم ہو جائے کہ مادہ ورم امعا کیطرف متوجہ ہوا ہی اور دبیلہ بطرف مقعر جگر کے ہی - جن ادویہ سے قبل
شگافتہ ہونے ورم کے اسہال بنظر اعانت طبیعت کرنا چاہیے خفیف دوائین سے ترنجبین اور شیرخشت اور املتاس بقدر قلیل اور شکر سرخ
وغیرہ ہمراہ آب لبلاب اور کاسنی مین پلانا چاہیے اور اس سے زیادہ قوی جوشاندہ بزور اور اصول کا ہی جسمین ترنجبین اور شیرخشت

اور املتاس بھی داخل کردیا ہوا اور بیشتر صبر اور افسنتین بھی ملا دیتے ہیں ۔ حقنہ کے اقسام میں وہی ۔ مشروف نسخہ ہیں جو خفیف ہیں ۔ جو مسہلات کہ بعد نضج کے پلائے جاتے ہیں اور نضج پر معین ہوتے ہیں اور شگافتہ کرنے پر ورم کے معین ہیں وہ یہ ہیں کہ بیخ اصول اور غافث ہمراہ روغن خشک بوزن چار درہم اور روغن زنبق تین درہم نصف اوقیہ شکر اور نصف اوقیہ خیار شنبر ملا کر استعمال کریں ۔ پھر اگر مادہ دبیلہ کا بطرف محدب جگر کے ہو تو اوسوقت مسہلات کا استعمال اچھا نہیں ہے ہاں مگر بسبیل معونت کے اول امر میں اور نضج سے پہلے مسہلات کا استعمال ہو سکتا ہے لیکن جب نضج ہو جائے اوسوقت واجب ہے کہ مدرات مذکورہ بالا اوسی ترتیب سے جو بیان ہو چکی ہے مستعمل ہوں کہ جسقدر نضج میں زیادتی ہو اوسیقدر مدر قوی کا استعمال بڑہایا جائے ۔ پلانے کی ادویہ جو معین نضج کی ہیں جیسے شیر مادہ خر شکر سرخ خواہ شکر العشر کے ہمراہ اور جیسے ماء الاصول زبیب اور انجیر اور پرسیاوشان اور حلبہ روغن بادام شیرین یا تلخ یا روغن حلبہ ۔ اور اگر اس سے زیادہ قوی درکار ہو خرپاسئے خشک بڑہا دینا چاہیے ۔ اور نہار اور تھر باسی منقہ طبیخ جعدہ اور شراب زوفا سے قوی پلانا چاہیے اور شہد جسکا کف جوش دینے سے نکالدیا ہو اور انجیر اور ماء العسل اب جو میں کھلایا جائے ۔ یا طرخشقوق خشک چند درہم اور تخم مرزنجوش تیرہ درہم دقیق حلبہ ایک درہم تین اوقیہ شیر مادہ خر شکر ملا کر پلایا جائے ۔ اور جن ادویہ میں تفتیح اور تلطیف ہے اور تقویت بھی وہ بھی مستعمل رہیں جیسے افسنتین زعفران سنبل اور اصول شلشہ اور فاوانیا بیخ حاشا اور بجیتیھہ اور مصطگی اور سنبل الطیب اور سنبل رومی اور تخم سنبھالو عصارہ غافث اصول قنطوریون ۔ روغن کے اقسام سے روغن ناردین اور روغن درخت مصطگی اور روغن سوسن **اضمدہ معینہ** جیسے وہ ضماد جنمیں آرد جو اور اکلیل الملک اور بابونہ بیخ سوسن خطمی کی جڑ اور انجیر اور زبیب اور پیاز جنگلی ہو گی اور روغن بزرکتان پڑتا ہے پھر اگر اس سے زیادہ قوی ضماد کی حاجت ہو آرد جو اور بورہ برگ حماما اور توتنج اور علک البطم اور زفت وشاق کندر وغیرہ کا ضماد کیا جائے ۔ واجب ہے کہ جسوقت نضج ورم معلوم ہو جائے مریض جگر کے بل داہنی کروٹ لیٹا کرے اور آب گرم سے نہانے کا التزام کرے ۔ اور بیشتر احتیاج ریاضت اور کسیقدر مشی کرنے اور چلنے کی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ مریض سے ہو سکے ۔ پھر جب ورم شگافتہ ہو جائے لازم ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرے جو چرک وغیرہ کو دھو ڈالے اور کم کر ڈالے اوسکے بعد ایسی ادویہ تناول کرے کہ اوسکو اوسی طرف سے خارج کردے جدہر سے مادہ متوجہ بہ خروج ہوا ہے اسہال کے ذریعہ سے ہو خواہ ادرار سے اگر ایسی دوا کے استعمال کی حاجت ہو تو انیسون وغیرہ ماء العسل میں ملا کر دیں ۔ مدرات قوی کا دینا ہرگز مناسب نہیں ہے ورنہ مجاری بول کو ایذا اور تکلیف پہونچے گی ۔ پھر اگر اتفاقاً یہ خبر پیدا ہو جاوے کہ مثانہ یا مجاری بول میں پیشاب خواہ کسی قسم کا ضرر قیح کے سبب سے پہونچا ہو یا مثانہ کو اوسوقت رائے مناسب یہ ہے کہ ایسی غذا کھلائی جائے جسمیں جلا ہو اور لذیع نہو بلکہ کسیقدر تغریہ ہو جیسے ماء العسل جو طبیخ معتدل سے پختہ کیا ہوا اور اوسمیں تھوڑا نشاستہ اور انڈا اور روغن گل ملایا جاوے ۔ یا خبازی ہمراہ جوار کے اور مجمل یہ ہے کہ وہ تدبیر کریں جو قروح اعضائے باطنی کیواسطے کیجاتی ہے اور اوسی روش پر چلیں جو قروح گردہ کے علاج میں درکار ہے ۔ جب بخوبی صفائی چرک وغیرہ سے ہو جائے صبح کو اوسی ماء الشعیر اور سکنجبین پلانا چاہیے اور اوسکے دو گھنٹہ بعد کندر اور دم الاخوین ملا کر ایک مثقال تخم کاسنی تخم کرفس مصطگی ہر واحد مثقال سکنجبین خواہ جلاب یا ماء العسل میں دیکر اوسکے بعد غذا سے اوسکی تقویت کرنی چاہیے اور قرحہ کا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جیسا کہ قروح گردہ میں بیان کرینگے ۔ اگر اتفاقاً یہ خرابی پیدا ہو کہ مادہ فضا جوف پر ریزش کرے ضرور ہے کہ اوسوقت بذریعہ دستکاری کی جلد جو قریب پیٹ کے ہو سے کھول دیں اور شگافتہ کرکے عضل کو ہٹائیں اسقدر کہ صفاق داخلی جسکا نام اربطان ہے کھلجائے پھر اوسمیں سوراخ کرکے ایک چھوٹی سی نل اوسمیں رکھدیں کہ قیح اوسی نل کی راہ سے جاری رہے اور بعد صاف ہو جانے اور ساری قیح نکلجانے کے زخم کا علاج مرہم سے کریں ۔ غذا دینے کی تجویز یہ ہے کہ ابتدا میں تلطیف غذا کرنی چاہیے اور فقط کشک شعیر اور سکنجبین پر اقتصار کرنا چاہیے بعد ازاں بتدریج استعمال غذا کا

اگرچہ باوجود ان علامات کے حفقتہ جگر کا زیادہ گرم ہو تو پیشاب اور زردی بیضہ نیم برشت اور احساء ملینہ سے جو حسب ورم مین دبیلہ شگافتہ ہو جانے اور ریم وغیرہ سے
پاک و صاف ہو جانے اوسوقت ایسی غذا کی حاجت ہوگی جو مقوی ہو جیسے ماء اللحم اور گوشت بزغالہ اور بچہ گاؤ اور طیور نرم کا گوشت اور شوربا ایسے
ترش جسمین باز یا دیگر داخل ہون اور زردی بیضہ نیم برشت وغیرہ اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور شمومات مقویہ کا استعمال کرنا بھی ایسے وقت
لازم ہے علاج اورام بارده جگر کا ان اورام کا علاج محتاج استعمال ملطفات جالیہ کا ہے اور قریب قریب علاج سدہ جگر او روسیلہ جگر کے ہے جو آمادہ
انضاج کے ہوے ادویہ منضجہ اور مدرہ اور مفتحہ اور ملطفہ تو بخوبی اوپر کے بیانات مین مذکور ہو چکین ہیں مگر اونکے ہمراہ کسیقدر ادویہ قابضہ مقویہ خوشبو کا
داخل کرنا بھی لازم ہے اور روغنون کے اقسام مین بہتر روغن انجیر کا روغن اور چنبیلی کا تیل اور روغن زیتون ان دواونمین پڑتا ہے — اور ضماد جو ان اورام کے
واسطے طیار کیے جاتے ہین اونمین بھی یہی روغن داخل ہوتے ہین — بہترین ضماد ان اورام کے واسطے ضماد قوا ادخیون اور مرہم فیلغروسس اور
مصطکی و بیخ اور مرہم نبرور ہے — دواے کرکم اور دواء اللک بھی ان اورام مین زیادہ نافع ہے اور دواء اللک دیگر بالقیع بھی عمدہ ہے — اور پستہ کی
منفعت بھی ان اورام مین زیادہ ہے اور اقراص جنمین سے مشروبات مین بیرونی معلومہ جنکے ہمراہ کماذریوس اور جنطیانا کو جوش دیا ہو نافع ہو دواے
اورام مین خصوصاً اگر زائل صلابت ہون و نیز درد باسلیقون گردہ او طحال کو یہ دوا ہے جو خصوصیت سے اس صفت طیار کیجائے جسمین عشوی اور یاسمین
اسارانگوری اور تخم جشد ہے یعنی سنبل ہندی اور قولون تشیدی یعنی بیخ سنبل اور تخم کرفس اور انیسون سنبل الطیب سلیخہ جند بید ستر فودنج کوہی زیرہ
فودنج نہری وج ترکی اسبادرش عاقرقرحا دارفلفل جوز بویہ حماما اور فربیون تخم حنظل اسطوخودوس جعدہ سیسالیوس تخم سداب تخم رازیانہ پوست
بیخ کرفس زراوند مدحرج اور زنجبیل حب الغار بزر البنج افیون قسط شیرین اجوائن تخم کرویا سپید کل اجزا ہموزن پیس کر شہد کف گرفتہ سے
معجون طیار کرین استعمال اس دوا کا بھی کیاجاتا ہے جو ثوم جبری سے بنائی جاتی ہے اور وہ بھی ایسا ہی اثر کرتی ہے جو ابھی اس معجون کا مذکور ہوا وہ
دوا یہ ہے کہ ثوم اور جنطیانا سپید اور نانخواہ قسط شیرین زراوند کا شم سیسالیوس دارفلفل ہر واحد تین درخمی تخم کرفس اور مو اور فو اور گندر بری
اجوائن انجدان سیاہ ہر واحد پندرہ درخمی برگ سداب خشک اور فودنج کوہی زیرہ فودنج نہری سعتر بری ہر واحد دس درخمی جند بید ستر
بارزد یعنی قنہ مرمکی ہر واحد بارہ درخمی پہلے اجزا شراب مین گھول کر باقی اجزا پیس کر ملائی جائین اور ایسی آمیزش کردی جاے کہ بمنزلہ شی واحد کے
ہو جائین بعد ازان شہد گرفتہ سے معجون طیار ہو جاے علاج ورم صلب جگر کے ورم سخت کا جو مستقر ہوا اور مستحکم ہو چکا ہو ازالہ نہین ہو سکتا اور
جو لوگ اس بیماری سے شفایاب ہوے ہین وہی لوگ ہین جنکا علاج ابتداے مرض مین کیا گیا ہے اور اونکے علاج کا شاید قانون یہ ہے کہ پہلے تنقیہ
بدن کا اخلاط غلیظہ سے کیا جاے بذریعہ ایسے عقاقیر کے جنمین تلئین معتدل اور تحلیل و تلطیف کی قوت ہو اور سخان معتدل اور ہیج سدد کے
قوت بہ نسبت تلئین کے غالب ہو اور تقویت اور قبض و عطریت بقدر محتاج الیہ کے ہو مگر اتنی کم ہو کہ تفتیح اور تلئین کو مانع نہ ہو جاے —
ان اوصاف سے اکثر وہی ادویہ متصف ہین جن مین تلخی اور تھوڑی سی عفوصت غالب ہے — ایسے ادویہ بطور مشروبات کی بھی مستعمل ہوتے ہین
اور ضماد کے طور سے بھی لگائے جاتے ہین اور نطول بھی ایسی ہی ادویہ کے طیار ہوتے ہین — واجب ہے کہ اگر قبض ہو ادویہ خفیفہ اور حقنہ لینہ
جو خاص ایسے وقت کے لیے تجویز ہوئی ہین تلئین طبیعت اور رفع قبض کی تدبیر کیجاے — کبھی حب صنوبر کبار یعنی چلغوزہ اور تخم کتان
علک البطم سے بھی فائدہ پیدا ہوتا ہے اور ورم کو بھی نفع ہوتا ہے — واجب ہے کہ اسہال شکم پر ایسے گرم دواؤنکے دینے کی جرأت نکیجاے
یعنی مسہلات ادویہ زیادہ گرم مستعمل ہو یا اینکہ اگر ہمراہ ورم کے اسہال عارض ہوا وسوقت ایسے حار اجزا مستعمل نہون کہ ایذا
رسانی کرین اور اذیت ورم کو بڑہائین — سوا اسکے کی تجویز ایسے بیمار کو داہنی کروٹ کرنی لازم ہے کیونکہ بشکل تحلیل ورم پر زیادہ معین ہے

ادویہ مفردہ جو ایسے ورم کو نافع ہین اونہین سے حب صنوبر بزوا و مغز ساق اور چربی ہے جو معتدل خواہ مائل بہ حرارت ہے۔ آرد حلبہ ہے بقدر تین درم
ہمراہ انقماع کے ہمراہ اور قسط شیرین زیادہ تر نافع ہو کہ اگر نصف درہم سے نصف مثقال تک ایک اسکنجبین یعنی شراب خاص خواہ کسی اور شربت مناسب
مین ملا کر پلائی جائے نفع پیدا کرتی ہے۔ کبھی پلا اور روغن ناردین کا بھی مفید ہوتا ہے خواہ روغن بلسان یا روغن قسط ہمراہ ایسے جوشاندہ کے جسمین
سداب اور شبت جوش دیا ہوا مقدار شربت روغن ناردین کی چار درہم ہے برابر ایک ہفتہ استعمال کیا جائے تو نفع عظیم پیدا ہوتا ہے منجملہ نافع
ادویہ کے شیح ہے جو ایک قسم کی افسنتین ہے اگر تر و تازہ چار روز برابر مستعمل ہو بلا عصارہ کے۔ ایضاً تخم فنجنگشت چند درہم بعض شربتہا ئے مناسبہ
ہمراہ۔ اور غافث تر و تازہ ایک درہم ہمراہ آب کرفس اور رازیانہ اور کاسنی اور بادرنگ خشک بوزن ایک مثقال کے۔ ترمس کا جوشاندہ کہ
اوسمین فودنج کوہی یا سنبل خواہ قردمانہ کے تھم فلفل داخل کرین بادام تلخ کسی شربت مین بیخ درخت دم الاخوین بھی نافع ہے۔ پوست بلکہ ریشہ درخت
...ت اور حب الغار اور بیخ مجیٹھ اور بیخ لوف اور بخور مریم اور جعدہ اشنان ریوس اور کرفس ادویہ مرکبہ جو اس ورم کو نافع ہین از آن جملہ
قرص حب کا نسخہ یہ ہے گل سرخ سالیدہ درہم سنبل الطیب دو درہم زعفران ایکدرہم مرمکی ایکدرہم قسط شیرین نصف درہم مصطگی ایکدرہم
بادام تلخ مرمکی ڈیڑھ درہم مقل تین درہم دوائین سب کوٹ کر مقل کو شراب مین گھول کر اوسی سے ادویہ کو گوندہین اور قرص طیار کرین مقدار شربت
تین درہم ہمراہ ماء العسل خواہ طبیخ بزور کے اور اگر مزاج مین کسیقدر حرارت ہو تو ہمراہ آب لبلاب اور آب کاسنی کے۔ از آن جملہ دواء اسقلیانوس کہ
جو پیچھے کے پشت طیار ہوتی ہے کہ یہ دوا بھی مجرب اور نافع ہے اسلیے کہ اوسمین چند اشنات کی ادویہ نافعہ ورم صلب مع لحاظ اون شروط کے
داخل ہین جنکو ہم نے بیان کیا ہے نسخہ اوسکا یہ ہے کما فیطوس فراسیون تخم کرفس جبلی جنطیانا تخم فنجنگشت تلخہ خربس خردل لکڑی کے بیچ اسقولو
قندریون بیخ جاوشیر اور خرا تیم مجیرہ اور مجیٹھ تخم کرنب نرا اور فلفل سنبل ہندی قسط اور تخم کرفس بستانی اور تخم جرجیر بعلبہ و جعدہ انیسون فلفل
حبس عرعر یہ سب اجزا ہموزن لیکر شہد کے ذریعہ معجون طیار کرین مقدار شربت بقدر ایک بندقہ کے ہمراہ کسی شربت شہلا سکنجبین کے نافع ادویہ
الیسے اورام کو دواء الکرکم بھی ہے اور اثاناسیا اور تریاق اربعہ اور سنجونیا بھی انکو نافع ہین۔ مرکبات خفیفہ مین دوائے طرخشقوق اور وہ ادویہ
جنکو ہم نے باب اورام باردہ مین علی الاطلاق ذکر کیا ہے مترجم مراد یہ ہے کتاب چہارم مین جہان اورام باردہ عامہ بلا تخصیص عضو خاص کا ذکر ہے
وہان یا اینکہ اعضائے خاصہ کے اورام باردہ مین اسی کتاب کے ذکر ہوئی ہین وہ بھی جگر کے اورام باردہ کو مفید ہین ملحق اگر ہر روز برابر ایک
ہفتہ تک مثل قرص زرشک کے ورم باردہ مین جو مائل بحرارت ہو استعمال کیا جائے بھی مفید ہوتا ہے اسطرح کہ ایک درہم خواہ ڈیڑہ درہم سے
شروع کیا جائے۔ اگر ورم مین کسی قدر رطوبت مائی فراہم ہوجائے اوسوقت قرص سعتر اور شبرم کا استعمال کرنا چاہیے اسطرح کہ تہائے
درہم سے شروع کرکے رفتہ رفتہ ایک درہم تک بڑہا لیجائے۔ اور زمانہ استعمال قرص مذکور مین اس بات کی کوشش بلیغ کرنی چاہیے کہ قیام
کبدی یعنی اسہال ہونے پائے اور تفتیح سدون کی بھی رعایت برابر چلی جائے۔ مشروبات ادویہ جو اورام باردہ مین مناسب ہین زلال قسط
اور شاخہائے نرم غافث اور حلبہ اور زبیب کا بوزن چار اوقیہ یعنی ۱۰ تولہ ہمراہ ۳ تولہ روغن ۱ دام شیرین خواہ روغن جوز تازہ کے۔ یا اینکہ
زلال جنطیانا اور اکلیل الملک اور زبیب اور انجیر کا خواہ زلال ریوند اور افسنتین اور سداب اور فقاح اذخر اور حلبہ کا خواہ زلال ترمس اور قسط
اور افسنتین کا روغن بید انجیر کے ہمراہ۔ ضمادہائے جیدہ اورام باردہ کے واسطے یہ ہین کہ حمامائے تر و تازہ یا خشک کو شراب مازو مین جوش دیکر
ضماد کرین خواہ سنبل کو روغن پستہ اور فراسیون کو ہمراہ شبت کے جوش دے کر خواہ ضماد آرد حلبہ اور انجیر اور سداب اور اکلیل الملک اور
نطرون سے طیار کرین۔ یا اینکہ اشق سو درہم یعنی ۲۹ تولہ اور مقل ۷ تولہ زعفران ۲ تولہ سب کو خوب پیس کر اوس قیروطی مین داخل کرین

جو موم اور روغن حنا سے بحسب مشاہدہ حال مریض کے بنائی گئی ہو۔ یا یہ ضماد جو آرد حلبہ اور بکری کی مینگنی اور خرما نا تو تیج اور کرنب اور اشنہ سے
طیار کیا گیا ہو۔ جو ورم بسبب کسی چوٹ لگنے اور صدمہ ضربت سے پیدا ہوا ہو اور مقام مضروب ابھی ابتدائے ورم اور ورم ابتدائے صلابت
مین ہو یعنی پوری پوری صلابت کو نہ پہونچا ہو بہترین ضمادات اوسکے واسطے مرہم سورد اسفرم ہی۔ تدابیر جیدہ سے بروقت استعمال مشروبات
اور ضمادات کے اس ورم کی یہ ہی کہ ہمراہ اسکے محجمہ بھی لگائے جائین مگر خالی پچھنے ہون کہ خون نہ لیا جائے بلکہ خالی سینگیان موضع ماؤف پر چسپان کیجائین
اور ایسے ادویہ کا استعمال جنکی قوت تلطیف اقوی ہی اور تحلیل و تلیین قوی ہی اور مقام ماؤف پر ہر پانچوین روز مثل نطرون اور کرنب زرد کے
بطور لیپ کے لگائی جایا کرین خواہ ساتوین روز بعد ازان طلاء خردل ہر عشرہ مین ایکمرتبہ بعد ازان مولی کے ذریعہ سے بیمار کو قی کرائی جائے
پھر اگر ورم درجہ انتہا کو پہونچ جائے خربق سپید کا استعمال کرانا چاہیے۔ اور اگر ورم سرطانی ہو جائے اب امید صحت کی کمتر ہی۔ اگر اب کوئی
دوائے نافع باسید ضعیف ہی تو فقط دوائے [illegible] حکیم کی ہی جو [illegible] لکھی گئی ہی مگر اوسمین تلخہ خرس داخل نہین ہی۔ غذا اون بیمارون کی
وہی عمدہ ہی جو سریع الہضم ہو جیسے زردی بیضہ نیمبرشت خواہ کشک شعیر یا وہ غذا جو سدہ جگر کے بیمارون کے واسطے تجویز ہوئی ہی اور شراب
جو بہت رقیق ہو اور تھوڑی مقدار سے اور گوشت سے ہر قسم کے اسکو پرہیز کرنا چاہیے معالجہ قریب قریب علاج اورام جگر کے ہی دواؤن کی
جہت سے مگر فرق اتنا ہی کہ رادعات کے استعمال مین پہلے اور دوبارہ محللات کے استعمال پر ورم مراق مین حرارت زیادہ ہو سکتی ہی اور
قبض اور تحلیل سے اور قبض پیدا ہونے سے اورام مراق کے علاج مین اسقدر خوف نہین ہوتا جسقدر ورم جگر مین انکے پیدا ہونے سے خوف
ہوتا ہی **علاج اورام ماساریقا** ان اورام کا علاج مثل اورام تقعیر جگر کے ہی **ضربہ اور سقطہ** اور صدمہ جو کہ جگر پر پہونچے۔ واضح ہو کہ
اکثر اوقات جگر پر کسی چیز کا صدمہ پہونچتا ہی خواہ جگر پر کوئی شے گرتی ہی جو وزنی ہو خواہ اور کسی طرحکی چوٹ جگر پر لگتی ہی اوسوقت حاجت
ان چیزونکے تدارک کی ہوتی ہی تاکہ سیلان خونکا جگر سے نہونے لگے خواہ ورم عظیم اوسمین پیدا ہو جاے۔ پھر اگر ان صدمات سے ورم پیدا ہو جائے
تو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو اوپر ہم نے علاج ورم ضربہ جگر مین بیان کیا ہی۔ بیشتر انہین صدمونکی وجہ سے وہ بڑی فزونی جو زوائد جگر
سے ہی اپنی جگہہ سے ہٹ جاتی ہی خصوصاً اگر کسی اور وجہ سے اوسکی مقدار اصلی مقدار سے کچھ بڑے ہو گئی ہو اوسوقت ایک درد نیچے
شراشیف کے داہنی طرف پیدا ہوتا ہی اور یہ درد بعد چوٹ لگنے کے خواہ بعد سقطہ کے یا بروقت اوچھل پھاند کرنے کے اوٹھتا ہی ایسے درد کی
دوا یہی ہی کہ بار بار اوسے مس کرتے رہین خواہ جنبش کرتے ہوئے اور ہلتے ہوئے اوسے پہلو کیطرف سیدھے تن جائین اور اوسیطرح کھڑے ہو جائین
کہ اس طریقہ سے درد مین فوراً سکون پیدا ہوگا اور وہ زائدہ یعنی فزونی جگر اپنی جگہہ پر درست بیٹھ جائے گی۔ سوائے ان اوجاع کے اور صدمات کی
تدبیر یہ ہی کہ ابتداً فصد سے کیجائے پھر اگر حرارت شدید ہو پلانے اور طلا کرنے مین مبردات رادعہ (جیسے عنب الثعلب و گل بنفشہ وغیرہ) کا استعمال
کرانا چاہیے اور اگر اس چوٹ وغیرہ کے لگنے سے خون نکلا ہوا نہین ادویہ رادعہ کے ہمراہ قوابض بھی شریک کرنی چاہئین (جیسے دم الاخوین وغیرہ)
اور اگر ان صدمات پہونچنے کے بعد حرارت زیادہ نہو اور نہ جگر سے خون جاری ہوا ہو خواہ پہلے کسیقدر جاری تھا مگر اب بند ہو گیا خواہ سکون
پیدا ہوا اور اعراض اور اورام مذکورہ زمانہ منتہی کو پہونچ گئے ہون اور چوٹ وغیرہ مزمن ہو چکی ہو اور اسیطرح اگر خون مردہ جو کہ جگر وغیرہ مین
بستہ ہو گیا ہی اوسکی تحلیل کرنی منظور ہو ایسے وقت محللات کا استعمال کرنا چاہیے اور مومیائی اور روغن زنبق سے بہتر کوئی طلا کرنیکی
دوا نہین ہی۔ اور ان سب صورتومین وہ ادویہ جو اورام صدمہ جگر کے واسطے مذکور ہو چکی ہین مفید ہوتی ہین یہ دوا بھی جید ہی کہ ابتدائے
امراض مذکورہ مین مفید ہوتی ہی اور جسوقت حرارت اور التہاب ہو خواہ سیلان خون کا خوف کسی علامت سے ہو۔ گلنار اور ریوند

دم الاخوین پھٹکری سب ہموزن لیکر بوقت بنالین اور یکقدر ایک مثقال ہمراہ آب بہی کے تناول کرین۔ پھر اگر حرارت زیادہ نہو اور ارادہ استعمال ایسے رادعات کا ہو جنمین تحلیل کی قوت بھی ہو اور تقریبًا بھی ہو اوسوقت یہ نسخہ مرکب مفید ہوگا کہربا دس درہم گلسرخ پانچ درہم اقاقیا چار درہم سنبل ہندی زعفران ہر واحد چھ درہم مصطگی قشور کندر ہر واحد چار درہم گلنار تین سات درہم نورالسفر آٹھ درہم سب اجزا کو پیس کر آب بارتنگ کے ذریعہ سے قرص طیار کرین۔ ہمراہ کے قرص پورا ایک مثقال کہے ہو۔ ایسے حب سود یا قیلون دو درہم افسنتین سات درہم ریوند چینی چار درہم زعفران ساڑھے تین درہم حاشا چار درہم تخم سیاہ سات درہم مرکی پانچ درہم گل ارمنی دس درہم روغن سوسن مین گوندھ کر تھوڑی سی مومیائی بھی ملا کر قرص طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک ہو سکتی ہے۔ ریوند چینی اور گل مختوم تھوڑی سے حب الآس کی شرکت کرنے سے ان اوقات مین بموجب ہمارے تجربہ کے نہایت نافع ہے۔ آخر زمانہ مین اور جسوقت بچاؤ اور نگاہداشت ورم اور التہاب سے نہو سکے مراد یہ ہے کہ ورم اور التہاب کی ابتدا ہی کسی تدبیر سے کم نہو سکے اوسوقت واجب ہے کہ اس قرص کا استعمال کرین ریوند اور لکسا ورد زنجبیل کوٹ پیس کر قرص طیار کرین بیشتر اسی قرص مین کسیقدر زرنیخ اصفر بھی داخل کرتے ہین اسلیے کہ ہرتال کی قوت کو فتگی کے دور کرنے اور ورم کے تحلیل مین عجیب ہے اون قرص کو تو کھانے مین استعمال کرین اور طلا کرنے کی دوا یہ ہے کہ یہ بھی عجیب القوۃ ہے عود زعفران حب الغار مقل ذریرہ مصطگی موم روغن زنبق سوسن انہین اجزا سے ضماد طیار کرین

انشقاق و انقطاع کبد یعنی پھٹ جانا خواہ کٹ جانا جگر کا بقراط نے کہا ہے جس شخص کا جگر شق ہو جائے مر جائے گا اور مراد بقراط کی اس قول مین وہ تفرق اتصال ہے جو تمام جرم اور رگہائے جگر کو لاحق ہو۔ لیکن اگر اس سے کمتر ہو مثلاً فقط گوشت ہی شگافتہ ہو اوسکے بچنے کی کبھی امید ہو سکتی ہے اور اکثر اس صدمہ سے بول الدم خواہ اسہال خونی بسبب دونو جانب جگر کے پیدا ہوتا ہے۔ علاج اوسکا ادویہ قابضہ اور مغریہ معلومہ سے کرنا چاہیے اور اول ادویہ کو بھی استعمال مین لانا چاہیے جو باب نفث الدم مین جا بجا بیان ہو چکے ہین۔ کبھی ایسے شخص کو اگر دو درہم گلسرخ ہمراہ سرد پانی کے پلا دین خواہ گلنار کا استعمال کرین یا دونون کا ضماد کرین خواہ گل مختوم ہمراہ برادہ صندلین کے جو گلاب مین بسا گیا ہو اسکا ضماد کرین یہی نافع ہوتا ہے

چوتھا مقالہ اون رطوبات کے بیان مین جنکی کیفیت یہ ہے سبب ضعف جگر کے یہ ہوتی ہے کہ کبھی براہ اسہال یا ہر رستہ کے خارج ہوتے ہین یا اینکہ اوسکا احتقان بدن مین ایسا ہوتا ہے کہ اندر سے باہر نہین نکل سکتے ہین انشاء اللہ اس مقالہ مین بیان اصناف اندفاع اون اشیا کا ہوگا جو جگر سے خارج ہوتی ہین۔ جو اشیا جگر سے مندفع ہوتے ہین اونمین اختلاف کبھی تو جوہر اور ذات اشیاء خارجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اختلاف اوس سبب مین ہوتا ہے جو ان رطوبات کا نکالنے والا ہے۔ جوہر اور ذات کا اختلاف یہ ہے کہ بعض اوقات یہ شی جو جگر سے برآمد ہوتی ہے کبھی سی ہوتی اور کبھی مائی رقیق ہوتی ہے کبھی غسالی اور کبھی مرہ کی شکل پر ہوتی ہے کبھی صدیدی اور کبھی بہ شکل مدہ اور کبھی سیاہ رقیق اور کبھی سیاہ ایسی جیسے درد کسی شی کا اور کبھی سیاہ ایسی جیسے سودائے سوختہ کبھی اوسمین بدبو ہوتی ہے اور کبھی نہین ہوتی ہے کبھی خالص خون برآمد ہوتا ہے اور اکثر یہ خون معدہ سے بذریعہ قی کے دفع ہوتا ہے اور دلیل اس پر کہ یہ خون کبد کا ہے درد کا نہونا خیال کیا گیا ہے۔ اور کبھی جو شی جگر سے خارج ہوتی ہے سیاہ رنگ اور غلیظ جیسے ذوسنطاریائے کبدی مین کہ وہ جوہر لحم جگر کا ہوتا ہے۔ اور سبب جو مابہ الاختلاف ان اشیا کے نکالنے مین ہوتا ہے کبھی تو کوئی ورم جو شگافتہ ہو جاے یا کوئی سدہ جگر جو کھل جائے اور کھل کر دفع ہو یا آنکہ شگافتہ ہونا خواہ چاک ہونا جگر کے جرم جگر یا رگہائے جگر کو عارض ہو اور یہ شگاف خواہ چاک ہونا بسبب قطع ہونے کے خواہ چوٹ لگنے خواہ کود نے پھاندنے یا جگر مین قرحہ پڑنے خواہ سڑ جانے کے پیدا ہوتا ہے (۲) یا بسبب اندفاع ان اشیا کا ضعف قوت ماسکہ جگر کا ہوتا ہے کہ بوجہ اسی ضعف جگر کے

تو شی جگر میں پہونچی ہو اوس سے تغذیہ نہیں ہو سکتا ہی (۳) یا ضعف جاذبہ جگر میں ہو کہ جو شی اوسپر وارد ہوا اوسے جذب نہ کر سکے (۴) یا ہاضمہ میں ضعف ہو کہ ہضم جگری مفقود ہو جائے اور جب ہضم جگر درست نہوگا اوس غیر منہضم چیز کو بدن قبول نہ کرے گا اور بطرف خارج بدن کے دفع کریگا (۵) یا قوت دافعہ جگر قوی ہو اور مادہ موجودہ فاسد ہو (۶) یا کوئی سوء مزاج ایسا جگر میں عارض ہو کہ اجزاے جوہری کو اوسکے پگھلا دیتا ہو (۷) یا سوء مزاج بارد مضعف جگر اقسام سے ان اسباب کے جو برودت پیدا کرنے والی ہین کہ از انجملہ استفراغات کثیرہ بھی صورت برودت پیدا کرتے ہین (۸) یا امتلاء صفراوی فضولی کا ایسا شدید ہو کہ طبیعت اوسکی دفع کرنے کی محتاج ہو اور بیشتر یہ امتلا تمام بدن کی راہ سے ہوتا ہو اور کبھی خاص جگر ہی کا امتلا سبب اس اندفاع کا ہوتا ہی اور یہ پچھلی صورت امتلاء خاص جگر کی اوسوقت ہوتی ہو جب جگر میں تولید تنگی کر دے یا سدہ ہو کہ خون خاص جگر میں منحصر ہو اور عروق میں اوسکا نفوذ نہیں ہونے پاتا یا تو اسوجہ سے کہ رگیں تنگ ہو گئی ہوں اور یا سدہ عروق میں منعقد ہو گیا ہو خواہ اوس میں سدے پڑ گئے ہین یا ورم ایسے عارض ہوئے ہین جو مانع نفوذ خون کے ہین چنانچہ اونکا بیان ہم کر چکے کبھی سبب اوس امتلا کا یہ صورت اندفاع رطوبات ہی ریاضت کا ترک ہونا یا کثرت غذا خواہ کسی جانکی عضو کا ہوتا ہی چنانچہ اسکا بیان فن کلیات میں ہم نے بخوبی کر دیا ہی (۹) یا سبب اس اندفاع کا بند ہو جانا کسی سیلان عادی کا از قسم ناسور یا حیض وغیرہ کے ہو (۱۰) کبھی سبب اسکا لذع اور حدت مادہ کے ہوتی ہی کہ اوسکی جہت سے طبیعت محتاج دفع اور اخراج مادہ مذکورہ کے ہوتی ہی اگرچہ ابھی قوت ہائے بدنی نے اپنے اپنے افعال اوس مادہ میں نہیں کئے ہوں اور اگر بوجہ اس لذع کے ایذا نہو تو وہ افعال قوائے بدنی کے اوس مادہ میں پوری ہونے اور اندفاع غیر طبعی نہوتا۔ کبھی وہی شی جو جگر سے مندفع ہوتی ہی اپنے ساتھ اوس رطوبت وغیرہ کو لاتی ہی جسکو راہ میں آتے ہوئے پاتی ہی اور اسی وجہ سے اوسکے خروج میں دشواری اور بے راہ آنے کی بدنظمی بھی عارض ہوتی ہی اور اکثر امراض کے بحرانوں میں یہ صورت پیدا ہوتی ہی **مترجم کہتا ہی** یہ فقرہ بظاہر متعلق فقرہ سابقہ کے معلوم ہوتا ہی جسمین ہمراہ رطوبت جگر کے اور مقام کی رطوبت کا ذکر شیخ نے کیا ہی اور اگر اس فقرہ کو مستقل اور جداگانہ ایک فقرہ سمجھا جائے اوسوقت بحران سبب یازدہم قرار دینا چاہیے اور مہندسہ (۱۱) کا اس فقرہ سے پہلے لکھا جائے گا **متن** کبھی سبب اندفاع کبد کا خاص جگر میں نہیں ہوتا بلکہ ماساریقا میں ہوتا ہی اگرچہ یہ امر ممکن نہیں ہی کہ یہ جملہ اقسام دہ گانہ ماساریقا میں فرداً فرداً پائے جائیں پس ہو سکتا ہی کہ سبب اندفاع کا جو ماساریقا میں تجویز ہوا ہی ورم خواہ سدہ ہو اور اگرچہ یہ امر بعید ہی یا شاید ناممکن ہی کہ جگر تو جذب کرتا ہو اور ماساریقا جذب نکرے اور ماساریقا کے جذب نکرنے سے ایسا اندفاع رطوبات عارض ہو جو معتدبہ ہی اور نہ یہ ممکن ہی کہ جذب اولی کبد کے لیے تو ہو اور ماساریقا کے لیے نہو۔ ماساریقا کا جذب خود ہی کچھ قابل شمار کے نہیں ہی چنانچہ قبل ازین بیان ہو چکا ہی (۱۱) اکثر قیام کبدی یعنی اسہال کبدی اس سبب سے بھی ہوتا ہی کہ بدن غذا کو قبول نہیں کرتا ہی کسی سدہ وغیرہ کیوجہ سے لہذا وہ غذا پلٹ کر جگر میں آتی ہی اور براہ اسہال دفع ہوتی ہی یہ دس گیارہ اسباب جو بہ تفصیل بیان ہوئے درحقیقت ان سب کا مرجع اور مآل فقط دو امر اجمالی کیطرف ہی یعنی ضعف یا قوت کا قوی ہونا پس یہی سبب عروض قیام کبدی کا ہوتا ہی پس اب ہر صورت پر انطباق اسی کا کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو قسم اسہال کبدی کے شگافتگی سے خواہ قرحہ پڑنے سے ہوتی ہی اور جو اقسام ضعف قوتہائے جگر سے اور سوء مزاج سے جگر کے عارض ہوتی ہی یہ سب اقسام ضعفی میں داخل ہین اور سدہ کا کھل جانا خواہ دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ دفع فضول سے جو اقسام قیام کبدی کے عارض ہوتے ہین یہ سب قوت کے قوی ہونے سے ہوتے ہین اسلیے کہ قوت جب تک قوی نہو گی سدوں کا کھل جانا خواہ دبیلات کا شگافتہ ہونا یا خون زائد کا دفع ہرگز ہو نہیں سکتا اور یہ خون زائد اور فاسد جو فراہم ہوا تھا بکثرت مقدار اسکی وجہ یہی تھی کہ بوجہ ضعف کے طبیعت اسکی تقسیم نہیں کر سکتی ہی خواہ اعضائے بدنی

زیادہ ضعف کے جذب سے عاجز تھی اب کہ قوت پیدا ہوئی) پس نامناسب اور ردی خون کو حمایت اعضا کے لحاظ سے طبیعت نے براہ اسہال
دفع کیا ہے۔ اسیطرح وہ اسہال جو کثرت تولد خون صالح سے عارض ہوتا ہے وہ بھی قوت کے قوی ہونے پر دلالت کریگا خواہ اور فضول ردیکا
دفع براہ قیام کبدی کہ وہ بھی جب ہی ہوگا کہ قوت قوی ہو۔ اگر اسہال کبدی میں خون جو بو برآمد ہوتا ہو کچھ واجب نہیں ہے کہ یہ قسم ضعف
قوت کیطرف منسوب ہو اسلیے کہ خون میں بدبو کبھی بسبب دیر تک ٹھہرنے کے کسی عضو خاص میں بھی آجاتی ہے پھر جب دفع ہوتا ہے تو اسیطرح ہوتا ہے
جیسے سیاہ دردی کسی عضو کا ہو کہ بسبب کثرت مقدار فراہم شدہ کی طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے۔ خروج میں بھی چونکہ خون دیر تک جمع رہتا ہے
اس لیے بدبودار آتا ہے۔ مگر یہ بات ضرور ہے کہ جو خون بسبب قوی ہونے قوت کے دفع ہوتا ہے اوسکے خروج کیساتھ خفت اور طبیعت کا سبک
ہونا اور دیگر احوال گذشتہ کے اوسکے ہمراہ موجود ہوتے ہیں۔ جب بدبو خون کا نکلنا براہ براز ہر صورت میں ردی اور مہلک نہوا پھر سیاہ
خون کا خروج زیادہ تر لائق اس امر کے ہے کہ ہر صورت میں وہ بھی ردی اور مہلک نہو۔ اسیطرح کبھی اسہال کبدی میں براز کا رنگ برنگ الوان
مختلفہ بہ خارج ہونا موجب شفا و خفت مرض کا ہوتا ہے۔ اور بہت بڑی خطا کرتا ہے جو طبیب ایسے مختلف رنگ کے اسہال کو ہر وقت روکتا اور
بند کرتا ہے اور اس سے زیادہ غلط کار وہ طبیب ہے جو اسہال ہذا کو ادویہ قابضہ مسددہ سے بند کرتا ہے کہ قبض بھی پیدا ہوگا اور سدہ بھی پڑے گا۔
یہ بھی معلوم رہے کہ قوت جب تک ضعیف ہوتی ہے فضول بدنی کی تمیز اور استفراغ رطوبات کا دفع نہیں کرسکتی پھر جب کسیقدر ضعف میں کمی
اور قوت قوی ہوئی خواہ جو مواد فراہم ہوچکے ہیں اونمیں کسی وجہ سے (منجملہ وجوہ سہولت دفع مندرجہ فن کلیات) سہولت پیدا ہوئی خواہ جو سدد
مانع خروج فضول تھے وہ کھل گئے الغرض کوئی ایسی بات پیدا ہوئی کہ جس سے سہولت دفع ایسے فضول کے جو ضعف اور سختی تھا پیدا ہوے
اوسوقت فضول مذکورہ ضرور دفع ہوجاینگے۔ مترجم کہتا ہے یہ تدارک اوس مصادرہ کا ہے جو ابھی اوپر شیخ سے ہوا تھا اور ہم نے خط قوسی
کرکے اوسی جگہ عبارت بڑہا دی ہے۔ متن۔ اسہال کیلوسی جو بواسطہ جگر یا ماساریقا وغیرہ کے عارض ہوتا ہے اوسکا سبب یا تو ضعف قوت
جاذبہ جگر کا ہے یا سدہ اور اورام جو تقعیر جگر میں خواہ ماساریقا میں عارض ہوں ایسے کیلوسی اسہال کے مورث ہوتے ہیں اسقدر کہ جگر جذب
کیلوس نہیں کرسکتا ہے اور اگر کسیقدر جذب کرے بھی تو اوسمیں کسی قسم کا تغیر نہیں دے سکتا ہے ان سدد و نکی کیفیت ہم باب امعا میں بیان
کرینگے اس اسہال کیلوسی میں خرابی یہ ہوتی ہے کہ اگر بحال خود چھوڑ دیں اور کچھ تدبیر نکریں ذبول پیدا کرے گا اور قوت بدن کو یکسر ساقط کردیگا
اور اگر جنبش کریں جگر سے اوپر جو اعضا ہیں اونمیں انفتاح پیدا کرے گا یعنی یہ کیلوس اودھر پلٹ جائے گا اور اونکی ایذا اٹھانا پڑے گا اور سانس
میں تنگی پیدا کرے گا۔ یا اسہال کبدی کیلوسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مواد کیلوسی میں کثرت ہونے سے اونکی مقدار اس سے زیادہ ہوتی ہے
جسقدر قوت معتدل جاذبہ جگر کی ہے لہذا زائد مقدار اون مواد کیلوسی کی بحال خود باقی رہ جاتی ہے اور جذب نہیں ہوسکتی۔ اور ایسا اوقات
زیادہ اشتہا معدہ کی اور بافراط جوع کا ہونا بھی ایسے اسہال کیلوسی جگر کا سبب ہوتا ہے۔ اسہال غسالی کا سبب ضعف قوت مغیرہ
یعنی ہاضمہ جگر کا یا زیادہ اثر پذیر ہونا غذاے وارد کا قوت فاعلہ جگر سے یا ضعف ماسکہ جگر کا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے غسالی سے اصطلاح اطبا میں وہ
رطوبت دموی مراد ہے جسکا نضج تمام نہوا ہو متن۔ جگر ضعیف کو نسبت اسہال غسالی سے ایسی ہے جیسے معدہ کو قی اور ہیضہ سے ہے پس دونوں
صورتوں میں یعنی اسہال غسالی اور قی میں غذاے تناول شدہ قبل تمام فعل جگر یا معدہ کے دفع ہوتی ہے اسلیے کہ قوت ماسکہ جگر خواہ
معدہ میں ضعف ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ اسہال قبل تمام ہونے فعل کے نہو یعنی ماسکہ جتنی دیر ٹھہراتی ہے وہ زمانہ گذر جاے اور پھر بھی
تغیر اور استحالہ پیدا نہوا معلوم کرنا چاہیے کہ قوت مغیرہ یعنی ہاضمہ ضعیف ہے۔ ضعف ماسکہ اور ضعف مغیرہ یعنی ہاضمہ یہ دونوں ہر ایک

مختلف الالوان بند کرنا خطا ہے

سوء مزاج کے تابع ہوتے ہین لیکن اکثر ضعف ماسکہ بسبب حرارت اور رطوبت کے پیدا ہوتا ہی اور اکثر ضعف ہاضمہ بسبب برودت کے - اس بیان کے بعد ہرگز ایسا گمان نکرنا چاہیے کہ غسالی فقط حرارت یا برودت ہی سے عارض ہوتا ہی دونون حالت ضعف ماسکہ اور ہاضمہ مین - اور بالجملہ غسالی کبھی انجام کار مین اوسکی ایسی رطوبت آنے لگتی ہی کہ جسکی دسومت زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ جب بکثرت خروج رطوبات کا ہوگا خون بھی کسیقدر اوسمین آئیگا بعد اس حالت کے غسالی کے براز مین ایسی رطوبت آتی ہی جو خاثر ہوتی ہی جو غسالی سوء مزاج حار سے عارض ہوتا ہی اور جو قسم اسکی سوء مزاج بارد سے ہوان دونون کو الگ الگ ہم بیان کرین گے - اسہال مراری کا سبب مرار کی کثرت اور قوت دافعہ کا قوی ہونا ہے - اور اسہال صدیدی کا سبب خون اور اخلاط کا احتراق یعنی ذوبان اور غلیان اور اکثر انہین اسباب سے جرم جگر کا سوختہ ہو کر بعد خروج اخلاط مختلفہ کے برآمد ہوتا ہی اور کبھی اسہال صدیدی بسبب ترشح خون کے کسی ورم خواہ کسی دبیلہ سے عارض ہوتا ہی اور اکثر یہ ترشح خاص جگر سے ہوتا ہی اور دست بطور دورہ کے آتے ہین - وہ رطوبت جسکو خاثر اوپر لکھ چکے ہین وہ مشابہ دردی کے ہوتا ہی سبب اوسکا یا تو دبیلہ کا شگافتہ ہونا خواہ کسی سدہ کا کھلجانا خواہ سڑجانا کسی حاد اور تیز رطوبت کیوجہ سے یا قروح متعفنہ (۲) اور یا سبب اوسکا احتراق اور سوختہ ہونا خون کا اور متغیر ہوجانا اوسی خون کا نواحی کبد مین بوجہ کمی حرارت جگر کے خواہ دیگر اعضا کے جو قریب جگر کے واقع ہین یا تغیر اوس خون کا رگون مین جسوقت اون عروق کی حرارت زیادہ ہو اور خون کو جلا کر فاسد کر دے اور اسی خرابی کی وجہ سے اعضا کے بدن اپنا حصہ غذا اس خون سے نلین اوسوقت یہ خون غلیظ ہو کر مثل دردی کے نہایت بدبو ہوجاتا ہی اور اوسمین کف اوسمین بھی بسبب غلیان اور زوبان کے پیدا ہوتا ہی اور مرارت بوجہ غلبہ حرارت کے آجاتی ہی اور جسوقت اس درجہ کا فساد اوسمین ہوا اور طبیعت مین ابھی قوت دفع کی ہی لہذا طبیعت اوسکو بقوت دفع کرتی ہی اور یہ آثار مذکورہ اعضا کے فساد مزاج پر دلیل ہوتے ہین - جن لوگونکو ایسا اسہال عارض ہوتا ہی ضرور وہ لاغر اور دبلے ہوتے ہین - اس خون مین اور سودا مین رنگ اور قوام اور بدبو کا فرق ہی اسلیے کہ یہ خون سیاہی مین سودا سے کم اور قوام مین سودا سے زیادہ غلیظ اور بدبو اسکی بہت خراب کہ سودا مین ایسی بو نہ بدبو نہین ہوتی ہی (۳) یا سبب اس رطوبت خاثر کا برودت ہی جو خون کو بھر بھرا کر دیتی ہی اور اوسمین کسیقدر جمود اور بستگی پیدا کرتی ہی (۴) یا بسبب ضعف جگر کے اسطرح یہ قسم اسہال کی پیدا ہوتی ہی کہ پہلے اسہال غسالی اور دموی ہوا اور پھر انجام کار مین ضعف کی ترقی سے یہ قسم دُردی کی پیدا ہوئی اور یہ صورت دفعۃً پیدا نہین ہوتی مگر بندرت اور دفعۃً جو ایسا اسہال عارض ہوتا ہی اکثر وہ سوء مزاج حار سے جو محرق ہی پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ سوء مزاج بارد جسکے برودت درجہ جمود کو نہ پہونچے اوسکا اثر خون مین یہی ہی کہ اوسکو سیال اور ناپختہ کر دیتا ہی اور سوء مزاج حار جو محرق ہو وہ خون کو خاثر مثل دردی کے کر دیتا ہی مترجم کہتا ہی ابھی تیسرے سبب مین ایسی اسہال کے گذر چکا ہی کہ برودت خون کو خاثر کرتی ہی اور جمود اوسمین پیدا کرتی ہی اور یہان برودت کو سبب سیلان قرار دیتا ہی اسیواسطے ہم نے قید درجہ برودت کے اضافہ کر دی ہی اور مثال اسکی بلغم اور سودا سے واضح ہوتی (۵) یا سبب اس اسہال کا نکلنا خاص جرم گوشت جگر کا ہی سوختہ اور غلیظ ہو کر - جو اسہال منتن اور بدبو رطوبات کا ہوتا ہی اوسکا سبب کوئی عفونت ایسی ہوتی ہی کہ بوجہ سڑ جانے یا قرحہ کے عارض ہو خواہ بکثرت بند رہنا اور احتراق اوسمین آجانا کہ اس سے بھی عفونت پیدا ہوتی ہی اور اوپر بیان ہو چکا - خون پاکیزہ اور صاف کا براہ اسہال خارج ہونا اسکا سبب قوت کا قوی ہونا اسقدر کہ محتاج خون زائد کے خرچ کرنے اور صرف مین لانے کی اتنے زمانہ تک نہو کہ اوس مین کچھ تغیر اور تصرف پیدا کرسکے پھر اوسے دفع کرے - اور کبھی کوئی اختلال عضو اور زخم وغیرہ بھی خون صالح کے اسہال مین دفع ہونے

سبب ہوتا ہی۔ بقراط نے کہا ہے جس شخص کے جگر میں رطوبت مائی بھر جاسے اور بعد اوسکے یہ رطوبت بسبب شگافتہ ہونے لفافات جگر کے غشاء باطنی
مین بھرے وہ شخص مر جاتے کا جسوقت اوسکا شکم اس رطوبت مائی سے ممتلی ہو جاسے گا یہ جاننا ضرور ہی کہ بکثرت خوگر ہونا نبیذ تازہ کے پینے کا اسہال
کبدی مین گرفتار کرتا ہی۔ اور جسوقت اسہال کبدی کا بند کرنا مریض پر کرب اور بے چینی زیادہ کرے اور جاری رہنا اوسکا مریض کو راحت
پہونچاسے ایسا اسہال کبدی ہلاک ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی جو شخص کہ بوڑھا ہوسکے بحوست میں اور امراض جگر مین گرفتار رہتا ہو جسوقت
اخیر امراض میں اوسکو اسہال عارض ہوا اور وہ شخص نحیف ہو چکا ہی اور اگر اوسکے اسہال کو روکین تو ایذا پہونچتی ہو یقین کرنا چاہیے کہ اوسکا اسہال
کبدی ہی اور بدن اوسکا غذا کو قبول نہین کرتا ہی اوسیلیے امجاری غذا مین بہت اوخشکی آ گئی ہی علامات اسہال کبدی اور معوی مین
فرق یہ ہی کہ جو اخلاط ردی اور حاد اور خون امعاسے خارج ہوا ہی وہ ہمراہ شدت سوزش کے ہوا ہی ایسا ہوتا ہی کہ الم اور ایذا پہونچتی ہی اور تھوڑا تھوڑا
ہوتا ہی اور تھوڑا بھی اوسمین ہوتا ہی اور پیچ اور مروڑ علی الاتصال رہتا ہی تا اینکہ یہ اسہال معوی تھوڑی الاتصال ہوتا ہی یعنی جسوقت دست آتا ہی
رک کر نہین آتا بلکہ متصل اور پیہم جسقدر آتا ہی اوتنا ہی کر نہ ہوتا ہی۔ اور اسہال کبدی میں اکثر ایذا اور الم نہین ہوتا ہی اور تھوڑا تھوڑا نہین ہوتا بلکہ یکبارگی کثیر ہوتا ہی اور ہمیشہ علی الاتصال
دفع نہین ہوتا بلکہ ابھی کسیقدر فضلہ برآمد ہوا اور رک گیا اور پھر ہوا کبھی اسہال کبدی و معوی مین براز کی آمیزش اور موجودگی اور
غیر موجودگی سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہی اور براز کے بعد اخیر مین دست آنے سے بھی امتیاز دونون مین اسطرح ہو سکتا ہی کہ اسہال کبدی اکثر بعد
براز کے ہوتا ہی اور اوسمین آمیزش براز کی نہین ہوتی ہی۔ اور معدہ کے اسہال مین اسہال کبدی سے اس امر کا فرق ہی کہ جو رطوبت اسہال کبدی مین
دفع ہوتی ہی کیلوس مستوی یعنی قوام کے درست اور پوری ہوتی ہی ایسی کہ جو فعل معدہ کو اوسمین کرنا چاہیے وہ سب پورا پورا ہو چکا ہی ہان جگر کا
جو اثر کیلوس مین ہونا چاہیے وہ اوسمین نہین ہوتا اور اگر اسہال معدہ کا ہی اوسمین جو رطوبت برآمد ہوگی غیر منہضم اور ناپختہ اور جب تک برآمد
نہو گی معدہ پر اوسکا بوجھ رہیگا اور اوسکے ہمراہ آفت معدہ کے اور بھی موجود ہون گی۔ بیشتر ایک رطوبت غیر منہضم محض بسبب فساد
معدہ کے نہین خارج ہوتی ہی بلکہ بشرکت جگر اور معدہ کے اوسکا خروج ہوتا ہی مگر پھر بھی اوسکا خروج معدہ ہی کیطرف منسوب ہوتا ہی اسلیے کہ آفت
پہلے معدہ ہی مین پہونچی ہی اور اوسی معدہ کا فعل ماووف ہوا ہی۔ اسہال کیموسی جو بسبب جگر کے ہی اور وہ اسہال کیموسی جو بوجہ ماساریقا کے
ہو ان دونون مین فرق یہ ہی کہ جو اسہال کیموسی ماساریقا سے ہوتا ہی اوسمین ضعف جگر کے علامات لون براز اور بول وغیرہ مین نہین ہوتے۔
جو اسہال صدیدی بسبب قرحہ کے یا رشح صدید کے ورم سے ہوتا ہی اوسمین اور اوس اسہال صدیدی مین جو احتراق اخلاط اور جرم کبد سے
ہوتا ہی یہ فرق ہی کہ قرحہ اور ورم کا اسہال صدیدی اوس سے پہلے تپ ہوتی ہی اور ان اقسام سے پہلے تپ نہین ہوتی بلکہ ابتدا اس صدید کی
بدون حمی کے ہوتی ہی پھر بعد اوس زمانہ کے اگر کبھی تپ آجاسے کوئی اور سبب جدید حادث ہوگا۔ جو صدیدی اوپر ہم نے بیان کیا کہ بوجہ
ماساریقا اور اورام ماساریقا کے حادث ہوتا ہی اوسکے دست مین کیلوس خالص برآمد ہوتا ہی اور علامات ضعف جگر کی جو بذریعہ ورم خواہ
ایسے درد کے عارض ہو جو رنگ کو کیلوس کے متغیر کردے اوسمین نہین ہوتے اور جو تپ اس اسہال کے ہمراہ لازم ہوتی ہی وہ بھی ضعیف
اور خفیف ہوتی ہی۔ مختصر یہ ہے کہ صدید جگر کا رنگ مائل بطرف بیاض اور سرخی کے ہوتا ہی اور گویا کہ وہ کسی خون یا قیح سے ٹپک کر آتا ہی اور
صدید ماساریقا کی رنگت سپیدی اور زردی لیے ہوئے ہوتی ہی گویا وہ کسی قرحہ کی پیپ مترشح ہو کر آئی ہی۔ وہ خاثر جو کسی قرحہ سے
اور دبیلون کے پھٹ جانے سے عارض ہوا اور وہ خاثر جو قوت کے قوی ہونے سے ان دونون مین فرق یہ ہی کہ قوت سے جو خاثر ہی اوسکے اخراج کے
بعد خفت ہوگی اور مختلف الوان عجیب عجیب طرح کے دستون مین نظر آئین گے اور اوسکے ہمراہ علامات اورام کے منفجر ہونے کے اکثر اوس سے پہلے

شقرہ بھی پیدا ہوے ہون گے۔ بہر کیف اس اسہال سے پہلے تپ اور ذبول نہین ہوتا اور نہ اوس سے پہلے اسہال غسالی یا دموی رقیق یا صدیدی ہوتا ہی۔ جو اسہال خاثر بسبب ایسے اورام کے عارض ہو کہ اون اورام نے خون سکے روانی بند کردی ہو اور ایسے حبس کیوجہ سے وہ خون فاسد ہوگیا ہی اور دبیلہ اوسوقت نہون اوسکی علامت یہ ہی کہ ورم کے جمع ہونے کی علامت اوسکے ہمراہ ہو اور پہلے رقیق صدیدی ہو جو بطور رشح کے آتا ہی اور اخیر کو غلیظ ہوجاے۔ جو اسہال کبدی ضعف جگر کیوجہ سے عارض ہوتا ہی اور غسالی سے شروع ہوکر دردی تک پہونچتا ہی باین طور کہ دردی پر غسالی کا تقدم اکثر ہوتا ہی اور کمتر یہ بات ہی کہ اسہال دردی دفعتہً عارض ہو پھر اگر دفعتہً مع تغیر لون سکے ہو اور سقوط قوت بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ بھی ضعف جگر سے ہوگا پھر اگر بسبب اوسکا کوئی امر مزاجی ہو یعنی کوئی سوء مزاج کبد اوسکا مورث ہوا وس پر علاوات اوسی سوء مزاج کے جو اوپر بیان ہوچکے دلالت کرین گے۔ جو اسہال دردی کہ بسبب اوسکی حرارت ہوتی ہی وہ مشابہ خون سوختہ کے ہوتا ہی اور اوس سے پہلے دوران اخلاط اور ذوبان اعضا کا بھی ہوتا ہی اور صدیدی دست آتے ہین پیاس زیادہ اور بھوک کم ہوتی ہی پیشاب زیادہ سرخ ہوتا ہی اور اکثر اوسکے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور براز اس مریض کا مثل براز تپ وبائی کے بیماروں کے ہوتا ہی کہ بدبو زیادہ ہوتی ہی اور قوام اوسکا غلیظ اور گہری سرخی جو سیاہی مارتی ہوئی ہو پھر اخیر مین جاکر خون سیاہ نکلتا ہی۔ جو اسہال دردی (یا خاثر) بسبب برودت کے ہوتا ہی اوسکی رطوبت مشابہ حوات متعفن فی نفسہ کے ہوتی ہی (یعنی جس خون مین بسبب حبس اور بند ہونے کے خود بخود عفونت آجائے نہ بسبب حرارت کے) اور مثل گوشت گداختہ کے نہین ہوتا ہی اور نہ اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہی بلکہ اوسکی بدبو صدیدی حار سے کمتر ہوتی ہی اور پے در پے آنے مین اوسکے بھی بہ نسبت صدیدی جگر کے کمی ہوتی ہی اور رنگت مین بھی اوسکے کمی ہوتی ہی اور کبھی یہی خاثر خون سیاہ رقیق ہوتا ہی جیسے وہ خون جو متعکر اور تہ نشین ہو کر کسیقدر برآمد ہو اور بستہ نہو اور ہمیشہ اوسکی آمد بطور غسالی کے ہوتی ہی اور پیاس اوائل مین اوسکے کمتر اور اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہی پھر اخیر مین بیشتر بسبب عفونت کے حمیات کیطرف مودی ہوتا ہی اوسوقت اشتہائے طعام بھی ساقط ہوجاتی ہی اور استسقا پیدا ہوتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ یہ قسم اسہال کی بہ لحاظ بقا کی نظر سے زیادہ طولانی ہوتی ہی۔ رطوبت مزاج جگر اور یبوست کے ہمراہ جو اسہال ہوتا ہی اوس پر استدلال نظر کرنے سے حال پر اوس شی کے کیا جاتا ہی جو دستون مین خارج ہوتی ہی کہ قوام اوسکا کیسا ہی غلیظ ہی یا رقیق اور پیاس کے ذریعہ سے بھی استدلال یبوست اور رطوبت پر کیا جاتا ہی۔ جو اسہال کبدی بسبب دبیلہ کے ہوتا ہی کبھی اوسمین قیح برآمد ہوتا ہی اور کبھی خون دردی کی شکل کا اور کبھی اخلاط کثیر جیسے کہ سدہ کیوجہ سے اسہال مین یہی صورت ہوتی ہی مگر فرق اتنا ہی کہ یہان علامات دبیلہ کے شگافتہ ہونے کے اور نضج دبیلہ کے وہی ہوتے ہین جس کا علم اور اون پر آگاہی قبل بحث ہذا کے ہوچکی ہی۔ بیشتر دبیلہ اور ورم جگر کے اسہال مین پہلے تو صدید رقیق برآمد ہوتا ہی پھر جب دبیلہ خواہ ورم شگافتہ ہو اور اوسوقت مدہ خارج ہوتا ہی اور کبھی ہمراہ مدہ کے خون بھی آتا ہی۔ جو اسہال کبدی بسبب قرحہ کے ہوتا ہی یا بسبب آکلہ کے اوسکے ہمراہ درد جانب جگر مین اور جو رطوبت نکلتی ہی وہ مقدار مین کم ہوتی ہی اور بدبو بھی اوسیقدر جیسے قرحہ اور آکلہ مین ہوتی ہی اور اوس سے پہلے موجبات قروح اور آکال یعنی اسباب اونکے ہوتے ہین۔ جو قسم اسہال کبدی کے کہ اوسمین خاص گوشت جگر کا آتا ہی وہ غلیظ اور سیاہ ہوتا ہی اور اوسکے ہمراہ ضعف بسبب قرب موت کے اور وہ آفات کہ موت سے پہلے نمودار ہوتے ہین بھی ضرور ہوتے ہین۔ جو اسہال کبدی بسبب ایسے امتلا کے ہوتا ہی جس امتلا کا عروض بند ہونے کسی سیلان عادی مثل حیض خواہ بواسیر وغیرہ کے ہو یا کسی عضو کے کٹ جانے سے یا کسی ریاضت کے ترک ہوجانے خواہ اور وجوہ امتلا کے جو کلیات مین بیان ہوچکے الغرض ایسے اسہال کبدی پر استدلال اوسکے سبب خاص سے کرنا لازم ہی اور یہ اسہال دفعتہً بکثرت مقدار عارض ہوتا ہی اور جلدی بند بھی ہوجاتا ہی یعنی خود بخود جب استفراغ اوس رطوبت کا ہوجائے اور یہ اسہال بطور نوبت کے ہوتا ہی

جو شخص مدت دراز تک خلفہ مین مبتلا رہے اور دست اوسکے زردی ہون خواہ صدیدی یا اور کسی قسم کے اور بہتے ہوتے سیاہ دست آنے لگین اوسکے بچنے کی امید کم کرنی چاہیے ـ کبھی ایسے مریض کو بعض ادویہ قابضہ جو قوی ہون اور غذائی ہون نفع کر جاتے ہین لیکن اسقدر فائدہ نہین ہوتا ہی کہ بالکل صحت اور عافیت پیدا ہو جائے ـ علاج جملہ اقسام اسہال کبدی کا ذکر ہم نے باب اسہال پر اوٹھا رکھا ہی

سوء القنیہ کا بیان جسوقت حال جگر کا خراب ہوتا ہی اور ضعف اوس پر غالب آتا ہی پہلے جو حالت حضر اب ہوتی ہی وہ مقدمہ استسقا کہلاتا ہی اور خاص لفظا اوسکے واسطے سوء القنیہ تجویز ہوی یعنی اوس حالت کا نام سوء القنیہ ہی اور فساد مزاج بھی اوسکا اسم مخصوص ہی اور پہلے جو خرابی ظاہر ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ بدن کا رنگ مائل بہ سپیدی اور زردی ہو جاتا ہی اور پلکون اور چہرہ اور اطراف مین وست و پلسکے تہبج پیدا ہوتا ہی اور کبھی یہ تہبج تمام بدن پر پھیل جاتا ہی اور رنگت بھی وہی ہونے سے صورت بدن کی ایسی نظر آتی ہی جیسے گوندھا ہوا آٹا اور چارون ہضم کا فساد اسکو لازم ہوتا ہی براز کی آمد مین ایسی بے ترتیبی ہوتی ہی کہ کبھی خود بخود قبض رہتا ہی اور کبھی رفع قبض ہو کر بخوبی کھل کر آتا ہی نیند کا بھی حال یہی ہی کہ کبھی گہری نیند آتی ہی اور کبھی بیداری زمانہ دراز تک رہتی ہی اور پیشاب کی مقدار بہت کم ہوتی ہی پسینا زیادہ نکلتا ہی ریاح کی کثرت ہوتی ہی مراق مین نفخ شدید اور کبھی خفیف سا نفخ مراق مین ہوتا ہی ـ اگر ایسے بیمارون کے بدن مین کوئی زخم اور قرحہ پیدا ہوا اوسکا اندمال اور بھر جانا بڑی دشواری سے ہوتا ہی اسلیے کہ مزاج تمام اعضا کا فاسد ہو رہا ہی ـ دانت کی جڑون مین اور مسوڑھو مین حرارت اور کھجلی بسبب اوس بخار کے پیدا ہوتی ہی جو کہ جگر وغیرہ سے صعود کر کے آتا ہی ـ تمام بدن مین کسل اور ڈھیلا پن ہر وقت لاحق رہتا ہی ـ کبھی ایک حالت مشابہ سوء القنیہ کی بسبب اجتماع رطوبات مائی کے پھیپھڑہ مین پیدا ہوتی ہی اور سحنہ بدن کا مثل سحنہ مستسقی کے ہو جاتا ہی

استسقا کا بیان

استسقا ایک مرض مادی ہی سبب اوسکا ایک مادہ غریب ہی جو اعضا مین سما جاتا ہی یا تو جملہ اعضائے ظاہری جو محسوس بحس بصر ہین اون مین یا اون خالی مقامات مین نواحی یعنی اطراف کے جنمین تدبیر غذا اور اخلاط کی ہوتی ہی اونمین یہ مادہ بھر جاتا ہی ـ اقسام استسقا کے تین ہین (۱) لحمی اور اسکا سبب مادہ مائی بلغمی ہوتا ہی جو تمام اعضا مین ہمراہ خون کے پھیل جاتا ہی (۲) زقی اسکا سبب رطوبت مائی ہوتی ہی جو خالی جگہہ جوف اسفل یعنی زیر شکم کے بھر جاتی ہی خواہ اوسکے حوالی مین جو جگہ ہی (۳) طبلی اسکا سبب مادہ ریحی ہی جو انہین مقامات مین پھیل کر منتشر ہو جاتا ہی ـ استسقا کیواسطے کچھ اسباب اور احکام ایسے ہین جو عام ہین کہ جملہ اقسام مین مشترک ہین پھر ہر ایک قسم استسقا کیواسطے ایک ایک سبب اور حکم خاص بھی ہی ـ عام سبب تو یہ ہی کہ استسقا کی کوئی قسم بدون اعتلال یعنی انحراف اعتدال جگر کے بالتخصیص خواہ بشرکت اور اعضا کے ہمراہ اعتلال جگر کے عارض نہین ہوتی ہی اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جگر اعتدال سے خارج ہو اور استسقا نہ پیدا ہو ـ مجملا اسباب استسقا کے یا تو وہی امور ہین جنکو خصوصیت جگر سے ہی یا وہ امور جو بشرکت دیگر اعضا مع جگر کے پیدا ہوتے ہین ـ خاص اسباب کبدی بلا شرکت اعضا دیگر اونمین سے اول اور عام ترین امور یہ ہی کہ ہضم جگر مین ضعف پیدا ہوا اور یہ امر گویا سبب واصل استسقا کا ہی ـ اسباب سابقہ استسقا کے وہی جملہ امراض جگر کے ہین جو مزاجی خواہ امراض مرکبہ جیسے محدب جگر کا چھوٹا ہونا اور سدہ اور اورام گرم ہون خواہ بارد اور نرم اورام ہون یا سخت ایسے جیسے منہ اوس رگ کا بند ہو جائے جسکا حالب نام ہی اور صلابت اوس صفاق کی جو جھلی محیط جگر ہی ـ امراض مزاجیہ ایسے جنکا استحقاق احداث استسقا مین قوی ہی اکثر تو وہی ہین جو بتوسط برودت یا کہ یبوست سے استسقا کے پیدا کرنے مین سبب ہوتے ہین ـ اور پھر ایک قسم ایسے امراض کی جو بتدریج تحلیل حرارت غریزی کے کرتی ہی اور اطفاء حرارت غریزی کا دفعۃً کرتی ہی ـ میری مراد تحلیل حرارت سے یہان وہی معنی متعارف اطبا کے ہین جو بہ طبق اونکے قول کی حرارت غریزی کو تحلیل تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہی خواہ بجھنا اوسی حرارت کا

کسی برودت غریبہ یا حرارت غریبہ سے یہ امر پیدا ہوتا ہی جیسے نہار منھ ہوا وخصوصاً سرد پانی پینا خواہ بعد حمام کے اور بعد جماع کے آب سرد پینا
یا دہ تحلل اور اطفا بسبب افراط استعمال اشیاے مرطبہ کے خواہ بجنسہٖ کے بعد ذوبان اور استفراغات [illegible] جیسے زیادہ پسینہ کا نکلنا خواہ
ادرار بول کا زیادہ ہونا یا اسہال کثیر اور سحج یعنی خراش اور ادرار حیض کثیر اور بواسیر کا خون زیادہ برآمد ہوتا اور بدترین استفراغات خون کا
بحد افراط خارج ہونا کہ اس سے حرارت غریزی کا تحلل اور اطفا [illegible] ہوتا ہی چونکہ بنا تحلل حقیقی کے جو کہ خاصہ اجسام
جوہریہ سے ہی اسکا اطلاق حرارت پر جو اعراض کیف سے ہی مجاز ہی اسیطرح اطفا [illegible] اشیا حار و سے جو مناسب حرارت کے ہوں بھی
اطلاق مجازی ہی لہذا الشیخ نے تصریح کردی کہ میری مراد تحلل اور اطفائے حرارت سے یہی معانی مجازی [illegible] اور عرفی میں جو اطبا کے
استعمال میں جاری ہیں اور اگرچہ فن کلیات میں ان دونوں اطلاق کے [illegible] مناسبت [illegible] تحقیقی اور عرفی اطبا میں بخوبی
بیان ہو چکی پھر یہاں یعنی بحث [illegible] استقا میں اسکا تعرض فقط اسی غرض سے ہی کہ [illegible] تحلل اور اطفائے حرارت کا اس جگہ
بیان ہوا صورت استسقا کے ہوتے [illegible] جو امراض آلیہ صورت استسقا [illegible] کے باب میں بتفصیل بیان ہو چکا اور کبھی
استسقا کیطرف منجر ہوتے ہیں۔ اسباب استسقا کے بمشارکت دو طرح پر ہیں یا تمام بدن کی شرکت ہو مثلاً تمام بدن کا خون گرم ہو جائے
خواہ زیادہ سرد ہو جائے کسی سبب سے منجملہ اسباب حرارت اور برودت کے یا یہ سبب [illegible] کی شرکت ہو اور اسی [illegible] سوء مزاج
خصوصاً وہ سوء مزاج جو ضرب یعنی اسہال پیدا کرے۔ یا بسبب ماساریقا کی شرکت [illegible] طحال کی [illegible] کے بڑھ جانے کی وجہ سے
کسی ورم سخت سوداوی یا نرم سے جو طحال میں ہو خواہ ورم حار صفراوی طحال کا [illegible] جسکے افراط انجام کار میں
ضعف جگر پیدا کرتی ہی اسلیے کہ بکثرت جذب طحال سوداکو چونکہ غذائے جگر میں کمی پیدا کرتا ہی لہذا ضعف جگر عارض ہوتا ہی (دیکھو اسکا سبب
باب اورام طحال میں لکھا گیا ہی) اور کمی غذائے جگر کی علاوہ کثرت جذب سودا سے تبرید جگر بھی ہوتی اور جو ایذا طحال کو ہی وہ بھی جگر تک
پہونچتی ہی جسطرح کہ دماغ تک بھی یہ ایذا پہونچ کر تشویش ظنون پیدا کرتی ہی۔ طحال کا بڑھنا استسقا اور ضعف جگر دو سبب سے پیدا کرتا ہی۔
ایک تو اسوجہ سے کہ جب طحال بڑھ جائے جذب سودا بکثرت کرے گا اسوقت غذائے جگر میں کمی واقع ہوگی دوسری وجہ یہ ہی کہ اسکا بڑھنا
جگر کی قوت اور توانائی کو بالقصد توڑ ڈالتا ہی اور تولید خون صالح سے جگر کو منع کرتا ہی۔ کبھی استسقا گردہ کی شرکت سے بھی عارض
ہوتا ہی جب گردہ میں برودت آجائے خواہ حرارت خاص جو گردہ میں پیدا ہو یا سدہ جو گردہ میں پڑ جائیں کہ انکی وجہ سے جذب مائیت
نکرسکیں اور صلابت گردہ بھی اسیطرح مانع جذب مائیت ہی اگرچہ اسوقت جگر میں کوئی تغیر اور سوء مزاج نہو۔ کبھی بسبب شرکت امعا کے
استسقا پیدا ہوتا ہی خصوصاً امعاء صائم جو قریب جگر کے ہی اور بہ شرکت رحم اور مثانہ اور سرب اور حجاب کے بھی استسقا عارض ہوتا ہی
یہ کچھ ضرور نہیں کہ جب استسقا بسبب شرکت گردہ کے پیدا ہوا ہو اسوقت سوء مزاج گردہ بھی ضرور ہو بلکہ کبھی بسبب سدہ گردہ اور اورام
گردہ ایسے ہوتے ہیں جو مانع جذب رطوبت کے گردہ کو ہو کر جگر کو مضرت پہونچاتے ہیں اور استسقا پیدا ہوتا ہی اور یہی حال ہی اوس
استسقا کا جو بمشارکت امعا کے پیدا ہوتا ہی کہ وہ بھی بتغیر حال یعنی سوء مزاج اور تغیر کیفیت امعا پر دلیل نہیں ہوتی بلکہ کبھی بسبب
دردہائے امعا جو مزمن ہوں سے خواہ اینکہ قولنج شدید میں لاحق ہوتا ہی خواہ سحج اور خراش امعا سے جو درد ہوتا ہی کہ ان اوجاع سے بھی ضعف
جگر پیدا ہو کر استسقا پیدا ہوتا ہی۔ اسیطرح شرکت رحم سے جو استسقا پیدا ہوتا ہی وہ بھی ضرور نہیں کہ سوء مزاج رحم سے پیدا ہو بلکہ بسبب
اوجاع رحم خواہ زیادہ احتباس حیض جو رحم میں رہے اوسکی وجہ سے ضعف پیدا ہو کر مورث مرض استسقا ہوتا ہی۔ کبھی استسقا بشرکت

متعدد کے اس جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ خون بواسیر اور حیض رک جاتا ہے اور اسیطرح دیگر اعضائے مذکورہ بالا کے شرکت سے استسقا پیدا ہوتا ہے
اکثر جو اعضاء بول ہین جیسے گردہ اور مثانہ وغیرہ اونکی شرکت سے استسقا [illegible] پیدا ہوتا ہے اور جو اعضائے براز اور نقص غذا کے ذریعہ
ہین اونکی شرکت سے بسبب جگر مین ضعف پیدا ہوتا ہے کبھی استسقا بسبب اون اورام کے عارض ہوتا ہے جو مواضع زیرین خالی ہین اور
اونمین بوجہ سوء مزاج کے یا اورام پیدا ہوتے ہین اور وہ سوء مزاج اور اوسکا اثر متعدی ہوکر جگر تک بھی ہوکر ضعف جگر پیدا کرکے صورت استسقا
ہوتا ہے یا اینکہ خون سوداوی جو اکثر اوقات اونہین اعضائے زیرین مین پیدا ہوکر متعدد ڈالتا ہے اور اسی جہت سے اون اعضا کے قریب جو اور
اعضا ہین کہ منجملہ جگر بھی داخل ہے تنگی پیدا ہوتی ہے ذرب یعنی اسہال زیادہ تر صورت استسقا جب کہ بعد تحلیل ابتدا سے راسخ اور دامی کے اطراف
حقوہ یعنی کوہان مین عارض ہوا ہو کہ یہ قسم استسقا کی کسی دوائے مخرج یا دوسے زائل نہین ہوتے اور یہ کلام میرے نزدیک بخیر مذہب اور درست
نہین ہے بدترین اقسام استسقا کے وہی ہے جو ہمراہ کسی مرض حاد جیسے حمی حادہ وغیرہ کے ہو بعض آدمی (جیسے یحیی بن ماسویہ) الیساخیا کہتے ہین
کہ استسقاے لحمی دونون اقسام باقیماندہ سے بدتر اور زبون تر ہے اسلیے کہ فساد استسقاء لحمی کا تمام اور شامل جگر اور جملہ عروق بدن کو ہوتا ہے
اور گوشت تک بھی یہ فساد پہونچ جاتا ہے تا اینکہ بیشتر مقدار بلکہ تمام مقدار ہضم ثالث کی بھی اس مرض مین باطل ہوجاتی ہے دوسرا نسخہ مین استسقاء
لحمی کو دونو اقسام باقیماندہ سے خفیف تر خیال کرتا ہے شاید کہ طبلی سے بھی اخف تجویز کرتا ہے مگر اولی میری راے مین یہ ہے کہ استسقاے زقی
تینون اقسام مین زیادہ برا ہے اور بہ دشواری زائل ہوتا ہے پھر یہ بھی ہے کہ بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ جملہ اقسام استسقاء سے اخف اور
سلیم ہوتے ہین اور بعض اقسام لحمی کے ایسے ہین کہ سب اقسام استسقاء سے بدترین اور یہ بات عجیب نہین [illegible] لحمی کے ہوتی ہے [illegible] سبب سے استسقا پیدا ہوتا ہے
ونیز بنظر ظاہر حال مریض کے بھی خفت اور صعوبت مرض کی زروے مشاہدہ مختلف ہوتی ہے بلکہ تجربہ سے تو یہی بات واجب معلوم ہوتی ہے کہ لحمی کے اقسام کو [illegible]
وسبکی مین بانیہمہ ضرور نہین ہے جگر کی حالت ضعف مین اقسام لحمی یا ویسے ہی جیسے دیگر صنائف مین ہوتی ہے [illegible] استسقاے لحمی زیادہ ہوتا ہے جب کہ مزاج طبعی حار
یابس ہو ایسے مزاج کے لوگ جب ہی مبتلائے مرض استسقا ہون گے جب کوئی امر عظیم مخالف اونکے مزاج کے پیدا ہوا اور اونکے مزاج کو
ضد مقابل کیطرف لیجاے جو استسقا بسبب طحال کی صلابت کے عارض ہوتا ہے وہ اسلم ہے اور اوسمین امید شفا زیادہ ہے بہ نسبت
اوس قسم کے جو صلابت جگر سے پیدا ہو بلکہ صلابت طحال کا استسقا علاج پذیر ہونے کے اوسمین امید قوی ہے بیشتر زیادہ استسقا
اسقدر غالب اور زیادہ ہوجاتا ہے کہ ربو اور ضیق النفس اور کھانسی پیدا ہوتی ہے اور یہ علامات اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ زمانہ
موت مریض کا قریب پہونچ گیا شاید تین روز کے بعد مرجائے گا اور بیشتر تغیر نفس بسبب مزاحم ہونے ورم کے بلیلہ تک ہوتا ہے یعنی
اسقدر تنگی سانس مین ہوتی ہے کہ بلیلہ جو ایک کیفیت خاص بے آرامی کی ہے اور باب حمیات مین اسکا بیان ہوگا پیدا ہوتی ہے اور
دوسرے نسخہ مین بجاے بلیلہ کے لیلہ کی لفظ ہے اوسوقت معنی یہ ہونگے کہ رات کے وقت بسبب مزاحمت ورم کے تغیر نفس کا زیادہ ہوتا ہے
اور یہ کیفیت بہ نسبت کیفیات سابقہ کے اسلم ہے اکثر قریب زمانہ موت کے ان لوگون کے منھہ مین اور مسوڑہون مین قروح پیدا ہوتے
ہین بسبب ردی ہونے اون بخارات کے جو ورم سے متصاعد ہوکر اعلی کیطرف آتے ہین اور اخیر مین تمام بدن مین قروح پیدا ہوجاتے ہین
بسبب رداوت مزاج کے بعض اطبانے کہا ہے کہ اگر براز مین مستسقی کے رطوبت ہم رنگ گوشت کے خارج ہو اوسکے ہلاک ہونے کی خبر
دی گئی جس شخص کو استسقا بحالت عروض مالیخولیا عارض ہو اوسکا مالیخولیا بوجہ ترطیب پیدا کرنے استسقا کے زائل ہوجاے گا
یہ بھی جاننا ضرور ہے استسقا مین اسہال کا پیدا ہونا خود بخود بلا تحریک منضجے مہلک ہوتا ہے مریض استسقا کی حالات مین پہلے اس امر کا

تین روز [illegible] ضیق النفس اور کھانسی

دریافت کرنا چاہیے کہ نفخ اور ورم اول کہانسے شروع ہوا شاعانہ سے یا دونون پاؤن سے یا پیٹھ سے یا اطراف گردون سے یا قطن سے یا امعا یعنی شکم سے اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے کہ طبیعت مریض کی نرم رہتی ہی یا قبض رہتا ہی اسلیے کہ قبض رہنا ایسے مریض کو بہتر ہی بہ نسبت نرمی طبیعت کے خصوصًا اوس قسم مین استسقا کے جو قطن سے شروع ہوا ہی یا دونون گردون سے ۔ جو استسقا قطن سے شروع ہوتا ہی اوسمین نرمی طبیعت کی زیادہ رہتی ہی اسلیے کہ رطوبات غذا اوسکے پلٹ کر امعا کیطرف جاتے ہین ۔ قبض طبیعت اون اقسام مین استسقا کے زیادہ رہتا ہی جو معتاد یعنی پرانے شروع ہوا ہی یعنی عانہ اور جگر اور طحال اور معدہ وغیرہ سے ۔ یہ بھی واجب ہی کہ حال مواضع ثنیہ یعنی جن مقامون سے آدمی خم ہو کر دوہرا ہو جاتا ہی جیسے ناف سے لیکر پیڑو تک پس ان مقامات کا حال بھی معلوم رہے کہ آیا ضعیف اور لاغر ہین یا پر گوشت اور قوی ہین کہ انکا قوی ہونا اسہال کی برداشت پر دلیل ہو سکتا ہی ۔ ایضًا حال صفن کا بھی دریافت کرنا چاہیے کہ انتفاخ اور پھول جانے مین یہ بھی شریک ہین یا نہین اسلیے کہ انکی شرکت اگر انتفاخ مین ہو تو خوف رشح رطوبات کا ہوتا ہی اور رشح رطوبات سے مغص اور ذرب اور قروح خبیثہ کا جنکا اچھا ہونا دشوار ہی خوف ہوتا ہی کہ پیدا ہون اسباب خاصہ اقسام استسقا بعد اسباب عامہ کے سبب خاص استسقاے زقی کا جو داخل ہی وہ یہی امر ہی کہ رطوبت مائیہ جگر مین کیموس سے جدا تو ہو جائے لیکن جدہر سے نکلنا چاہیے مثلًا گردونکی طرف سے اودہر کی راہ سُدّون وغیرہ سے بند ہو اور نکل نہ سکے پس بالضرور اس رطوبت کو رجوع اور بازگشت کسی اور طرف ہو گا جو اوسکا محل طبعی نہین ہی اور اوسکی یہی موجودگی جگر سے بذریعہ روانگی اون مقامات کی ہو گی جدہر اوسکا جانا غیر طبعی ہی اور یہ رفتار اس رطوبت کی یا بطور ترشح اور ٹپکنے کے اونہین مقامات غیر معتاد پر ہو گی یا اینکہ اسکا انفصال اور جدائی بخارات بن کر ہو گی کہ پھر وہی بخارات بوجہ حقان شدید کے پانی ہو جائینگے اسلیے کہ مادہ ان بخارات کا زیادہ ہی فقط ہوا ہو کر فنا نہین ہو سکتے ۔ یا اوس بخار کے پھر پانی ہونے کا یہ سبب ہی کہ عضو رئیس یعنی جگر کی حمایت کی نظر سے طبیعت اس رطوبت کو بشدت دفع کرتی ہی اور یہ ضرورت قاہرہ یعنی غالب طبیعت کو اس رطوبت کا یقہر یہان سے اون مجاری مین دفع کراتی ہی جو واسطے ٹھہرنے فضول غذا وغیرہ کے بطن کے اوس خالی مقام پر مخلوق ہوے ہین جسمین امعا کا مقام ہی ۔ اور اکثر اس رطوبت متبخرہ کا واقف ہونا اور ٹھہر جانا درمیان ثرب یا درمیان صفاق باطن کے ہوتا ہی مگر ثرب مین یہ رطوبت جب ہی در آتی ہی جب ثرب مین تاکل ہو جائے یعنی سڑ جائے ۔ یہ بات تو بخوبی معلوم ہو چکی ہی کہ دفع طبعی کبھی ایسا قوی ہوتا ہی کہ قیح وغیرہ دیگر رطوبات کو استخوان کے اندر نفوذ کرا دیتا ہی چہ جاکہ ثرب اور صفاق مین ایسی رطوبت کا در آنا یہ کیا دشوار ہی اگر دفع طبعی قوی ہو (۲) یا اینکہ یہ رطوبت اگر رشح سے نہ آسکے تو بعض مجاری غذا کے شگافتہ ہو کر اونہین جگر کی رطوبت بھر جاتی ہی کیونکہ وہ مجاری غذا جگر تک متصل ہو رہی ہین (۳) یا رطوبت اون مقامات مین اسطرح آتی ہی جیسا کہ بعض قدما اولین نے کہا ہی اور بعض متاخرین نے ناحق اوسکو اپنی طرف منسوب کیا ہی وہ طریقہ یہ ہی کہ یہ رطوبت اون رگونکے منھہ کیطرف پلٹ جاتی ہی جو کہ جنین مین اوسکے ناف تک آتی ہین کہ اونہین کے ذریعہ سے جنین اپنی غذا پاتا تھا خواہ اون رگونمین جو کہ جنین کی ناف تک آتی ہین کہ اونکی راہ سے جنین بحالت موجودگی اندرون شکم مادر کے پیشاب کرتا تھا اسلیے کہ بچہ کبھی شکم مادر مین ناف کی راہ سے پیشاب کرتا ہی اور نوزائیدہ بچہ قبل از آنکہ اوسکی ناف نکالی جائے اور اوسکا نال کاٹا جائے یہی ناف ہی کیطرف سے پیشاب کرتا ہی اور جب اسطرف سے پیشاب کی آمد بند کر دی جائے جسطرح بعد درست کرنے ناف کے ہوتا ہی تب پیشاب مثانہ کیطرف سے اگر مخرج ذکر سے دفع ہوتا ہی ۔ (یہان تک یہ امر واضح ہوا کہ پیشاب کی آنے کی راہ ناف تک بھی ہی اونہین عروق کے ذریعہ سے جنکا ابھی ذکر ہوا) پھر جب بکثرت سُدہ اون مجاری مین پڑ جائین جدہر سے بول مثانہ مین پہونچتا ہی اور رطوبت ہذا اودہر جا نہ سکے

قوت دافعہ مضطر ہو کر نا چار اس رطوبت کو [illegible] بطرف مذکورہ بالا کے [illegible] اسکے چکنانے [illegible] اور ان رگوں [illegible]
پھر چونکہ ثانت کی راہ از وقت [illegible] بند ہو [illegible] پیشاب کا آنا دشوار ہی بالضرور وہ رطوبت انہین رگوں [illegible]
شکم مین بھر جاویگی اور پیٹ پھول جاویگا اسلئے ان رگوں مین نفخ پیدا ہوگا اور یہ رگین چونکہ [illegible] رطوبات مذکورہ سے زیادہ ہو جاتی
الی بہ نسبت اپنے [illegible] اور اولی خلقت [illegible] جگر کے قریب [illegible] رطوبت بول کے [illegible]
یعنی ملیا مین [illegible] خلقت [illegible] اور انکا [illegible] زیادہ [illegible] مقعر جگر کے ہی اور [illegible]
دوا سے مسہل جو [illegible] رطوبات کا [illegible] کرتی ہی اسکا اخراج بھی انہین رگوں کی طرف سے یون ہوتا ہی کہ پہلے جگر تک دوا مسہل کا اثر انہین کی
راہ سے پہونچتا ہو پھر [illegible] اسباب سابقہ جو اسلئے اس سبب [illegible] یعنی رطوبت مائیہ کے تجویز ہو سکتے ہین وہ یہی ہین کہ یا تو قوت
ممیزہ یا مادہ ممیزہ (بصیغہ اسم مفعول) یا مجاری مین ضعف آجائے جو سبب قوت ممیزہ مین ہو وہ اس جہت سے ہوتا ہی کہ ممیز کا فعل قوت دافعہ
جگر اور قوت جاذبہ گردہ مین مشترک ہی پس یہ دونون یعنی دافعہ جگر اور جاذبہ گردہ مین ضعف آجائے خواہ انہین سے کسی ایک قوت مین ضعف
پیدا ہو یا اینکہ مجری مین جو درمیان جگر اور گردہ کے [illegible] شدہ پڑ جاوے [illegible] جسوقت گردہ مین ورم یا صلابت ہوا وسوقت مائیت تو ان سے
جدا نہو سکیگی اب اس عنوان [illegible] جو [illegible] ہی بدن قبول نہ کریگا اور نہ مجاری بدن اسکا تحمل کر سکین گے یعنی اپنی تجویفات مین اسکو
جگہ نہ دین گے اب ایک وجہ وجوہ واقع ہونے استسقائے زقی کے ثابت ہو گئے اور اسی جہت سے کبھی استسقائے زقی فقط گردہ کے کسی ضعف
خواہ مرض سے پیدا ہوتا ہی اور جگر کے ضعف خواہ اعتلال کے پہلے ضرورت نہین ہوتی ۔ رطوبت ممیزہ بصیغہ اسم مفعول مین اس سبب کا
اسطرح تصور کرنا چاہیے کہ جسوقت یہ رطوبت بمقدار کثیر اتنی ہو کہ قوت ممیزہ مذکورہ بالا اوسکی تمیز اور جدا کرنے پر قادر نہو سکے کیونکہ اول تو
اسکی مقدار زیادہ ہی دوم اینکہ اسکا ہضم بھی جگر مین اچھی طرح نہین ہو سکتا ہی لہذا قوت ممیزہ کا تصرف بھی اسمین بخوبی نہین ہو سکتا ہی
زیادہ ہونا اس رطوبت کا بسبب زیادہ سرد پانی پینے کے ہوگا اور سرد پانی زیادہ اوسیوقت پیا جاتا ہی جب پیاس زیادہ ہو اور پیاس کی
زیادتی اکثر کسی مزاج غالب سے جو جگر مین عارض ہوتا ہی اور عطش یعنی تشنگی اور بھی ہوتی ہی خواہ کوئی اور سبب تشنگی پیدا کرنے والا
منجملہ اسباب مذکورہ باب کثرت عطش کے خواہ بسبب ایسے شدہ پڑ جانے کے جو کہ جذب رطوبت آب مشروب کو جگر تک اتنا نہونے دین
جسقدر کہ درکار ہی لہذا پیاس ہر وقت بنی رہتی ہی اگرچہ زیادہ پانی پیا جائے اور سرد بھی ہو سیا اسوجہ سے پیاس زیادہ لگتی ہی کہ جو پانی
پینے مین آتا ہی فوراً اوسکے پینے سے پیاس فرو نہین ہوتی ہی کہ وہ ٹھنڈا نہین ہی گرم ہی ۔ یا اینکہ اوس پانی مین ایک کیفیت معطشہ یعنی پیاس
بڑھانے والی ہی مثلاً شوریت اور بورقیت ہی اور سوائے ان وجوہ کے اور اسباب کثرت عطش کے بھی ہو سکتے ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی
پھر جب غذائے تر کا پورا پورا ہضم اپنی حد کو نہ پہونچا بدن یا فقط جگر ساری غذا کو قبول نکریگا بلکہ بعض کو قبول کریگا اور بعض کو رد
کر دیگا پس یہ سوء ہضمی کبھی تو ایک سبب اسباب استسقائے زقی سے ہوگی جسکو ہم نے اس عنوان سے اوپر لکھا ہی کہ غلبہ مائیت اور
رطوبت سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہی یا اینکہ یہی سوء ہضم اسباب استسقائے طبلی سے ہوگا اگر افراط حرارت سے اس رطوبت کا بخار
بنے اور یہ بات خرابی کی ہضم ثانی مین ہوتی ہی ۔ مجاری مین یہ سبب اسطرح پر ہوتا ہی کہ اون مجاری مین شدہ خواہ اورام ایسے ہون
کہ اس رطوبت کو جو جگر سے جدا ہوتی ہی اپنی اصلی اور سیدھی راہ پر نگذرنے دین اور بطرف مجاری غیر معتادہ کے اسکو منعکس کر دین
جسوقت طبیعت مستسقی کی مائیت کو بذات خود دفع کرے یہ امر دلیل اوسکے صحت کا ہی مترجم میری سمجھ مین اس فقرہ کا مطلب یون آتا ہی

[illegible]

کہ جسوقت ادرار بول مستقی کو بلا تحریک طبیعت بدون استعمال مدرات کے ہو اوسوقت اوسکی صحت کا آسمان غالب ہوگا اسلیے کہ سہال کو تو اطبا
استسقا مین بالاتفاق مہلک تجویز کرتے ہین اور تفریق استفراغ تمام ہوا وسکو جگر سے تخصیص نہین ہی اور واپس آنا ان رطوبات کا اونہین مجاری
غیر معتاد کیطرف سے بطرف جگر کے اور وہان سے بسبب جذب گردہ کے براہ بول دفع ہونا کچھ محال نہین ہی قش اکثر اوقات جسوقت بدن
مستقی کا لاغر ہوجاتے یعنی وہ نفخ شکم باقی رہے پھر تیسرے روز انتفاخ مذکور خود بخود دفع ہوتا ہی اور یہ نفخ دوبارہ اکثر یہی ہوتا ہی ــ بقراط نے کہا ہی
جس شخص مستقی کے احشا مین بلغم کثیر درمیان حجاب اور معدہ کے یعنی درمیان ثرب اور صفاق کے اسقدر ہو کہ درد پیدا کر رہا ہو پس جسوقت
وہ بلغم رگون مین ہوکر مثانہ مین پہونچے اور براہ بول دفع ہوجائے (اوسکا مرض استسقا زائل ہوجائیگا مترجم میری رائے مین یہ قول بقراط شیخ نے
بطور شاہد کے اپنے اوس دعوی پر ذکر کیا ہے جو ابھی اوپر گذر چکا ہی کہ طبیعت اس رطوبت کو خود بخود دفع کرے قش جالینوس نے بقراط کے قول پر
یہ کہا ہی کہ اولی یہ ہی کہ یہ بلغم بطرف معانہ کے اوترے نہ بطرف مثانہ کے اور کیونکر مثانہ پر اسکا ترشح ہو سکتا ہی اسلیے کہ یہ بلغم غلیظ ہی مائیت
رقیقہ نہین ــ مین کہتا ہون کہ کچھ بعید نہین کہ تعرف طبیعت سے یہ بلغم مستحیل ہو اور رقیق ہوجائے اور کچھ بعید نہین ہی کہ اس بلغم کا اندفاع کسی
جہت سے بسبب اختیار طبیعت مدبرہ بدن کے ہو بنظر ضرورت اور مصلحت بدنی کے یا اینکہ اور جہات مین سوائے جہت مثانہ کے کوئی حائل
مانع ہو چنانچہ قیح اور ریم سینہ کا رگ اجوف مثانہ کیطرف دفع کرتا ہی ــ لیکن یہ نفوذ یعنی نفوذ بلغم کا مثانہ مین پس اس سے زیادہ عجیب نہین ہی جسطرح
نفوذ قیح کا استخوان ہائے سینہ مین ہوتا ہی ــ بقراط کے قول کی تاویل مین جو بعض لوگون نے کہا ہی کہ بلغم سے مائیت بلغم اور وہ رطوبت جو بلغم مین
ہوتی ہی بقراط نے مراد لی ہی پس یہ تاویل بعید ہی کچھ اسکی حاجت نہین بلکہ معنی مطابق کے تصحیح ابھی بیان ہوچکے) کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ پیٹ
مین کسی شخص کے نفخ مثل مستقی کے ہوجاتا ہی اور استسقا نہین ہوتا ہی اور یہ کیفیت اوس شخص کے بدتین ہوتی ہی جسکی انتوں مین قروح ہون پھر سوراخ
پھر جاتے ہین اور تھوڑی دیر نہین گذرتی کہ وہ شخص مرجاتا ہی ــ یہ انتفاخ اس سبب سے ہوتا ہی کہ ثقل موجود شکم کیطرف چڑھتا ہی لہذا پیٹ بڑا ہوجاتا ہی
اور یہ امر اگرچہ اسکے قائل ایک قوم گروہ اطبا مین) میرے نزدیک قریب الوقوع نہین بلکہ بعید از قیاس ہی اسلیے کہ موت اس کیفیت سے پہلے
واقع ہوگی خصوصاً اگر یہ شق ہوتا اوپر کے اعضا مین ہو اسباب خاصہ استسقائے لحمی بعد اسباب مشترکہ مذکورہ بالا کے سب سے پہلے اور مقدم
فساد ہضم سیوم کی حد یہان تک کیجائے اوس مین رہی اور مائیت اور بلغمیہ ایسی ہو کہ خون کا ملنا اور جزو بدن ہونا مثل امیزش طبعی نہو تا ہو
اسی ردائت اور خرابی کیوجہ سے ــ اور اکثر یہ سبب مقدم یعنی فساد ہضم دوسرے ہضم بلکہ ہضم اونین بھی ہوتا ہی یا اینکہ غذائے متناول بذات
خود ایسی فاسد ہوتی ہی اور اوسمین بلغم کے استحالہ کی استعداد زیادہ ہوتی ہی مترجم یہ تقدم جو یہان شیخ نے استعمال کیا ہی اس سے مراد تقدم زمانی
نہین ہی جسمین اجتماع متقدم اور متاخر کا زمانہ واحد مین نہین ہوتا بلکہ تقدم بالعلیۃ مراد ہی پس مطلب یہ ہوا کہ فساد ہضم سیوم خواہ اول اور
دوم کا سبب عروض استسقا ہی جو ہمراہ استسقا کے باوجود مرض ہذا موجود رہتا ہی اور جب یہ فساد باقی نرہی زوال مرض ہذا بھی ہوجائیگا قش
جسوقت قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور ممیزہ جگر کے ضعیف ہوجائین اور قوت جاذبہ دیگر اعضائے بدنی کے قوی ہو اور ہاضمہ مین اعضاء مذکورہ کے
بھی ضعف ہو اوسی زمانہ مین یہ قسم استسقا کی پیدا ہوگی اسلیے کہ برودت کی کثرت خاص جگر مین ہوگی خواہ بمشارکت برودت دیگر اعضا کے
جگر بارد ہوجائیگا اگرچہ اسوقت اورام اور ایسے سدہ نہون جو نفوذ غذا کو منع کرین ۳ رگون کی برودت سے تمام بدن کے بھی اکثر
یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور بعض امراض جو رگ ہائے بدن مین ہوتے ہین خواہ سدہ جو ان رگون مین بسبب استعمال بزرجات کے پڑجاتے ہین
یا مٹی وغیرہ کے کھانے سے یہ سدہ پیدا ہوتے ہین اون سے بھی یہ استسقا پیدا ہوتا ہی (۳) کبھی بسبب جگر مین ہونے برودت کے جو رگون مین

اثر ہوا ہی یا وہ اثر قوی کرتی ہی اور برودت کا استقرار اوسکی ذات میں ہو جاتا ہی یہی باعث استسقا پیدا ہوتا ہی (۴۴) کبھی بسبب حرارت بدنی کے جو ذوبان اجزاے
بدنی کر رہی ہو اور اخلاط کو بھی گداختہ کرنا اوسکی شان سے ہو یہ استسقا پیدا ہوتا ہی مترجم کہتا ہی بعض نسخوں میں بجائے اخلاط کے اختلاط کے لفظ وارد ہی
اوسوقت مراد یہ ہی کہ حرارت مذکورہ اختلاط خون کا اجزاء بدنی سے نہیں ہونے دیتی ہی بوجہ اوسکے زیادہ رقیق کرنے کے علاوہ جسوقت کوئی سدہ ایسا
پڑ جائے کہ غلظ صدیدی فرد بانی کا دفع اور نکلنا ادھی گردہ سے بطرف مثانہ کے ممکن نہو اور اکثر یہ امر یعنی وقوع سدہ کا وقفۃ ہوتا ہی اسوقت بھی
یہ مرض ہوتا ہی ۔ وسعت مجاری ہونا بھی شفا بانع حدوث استسقا نہیں ہو سکتا ہی ۔ طبیعت مدبرہ اگرچہ ہمیشہ اسی بات کی کوشش کرتی ہی کہ فضول
مائی کو مجاری طبعی خواہ غیر طبعی کی راہ سے دفع کر دے مگر شاید اس دفع سے عاجز بھی ہو جاتی ہی خواہ اوسکے دفع کرنے سے پہلے نفوذ اس رطوبت
مائی کا جو غیر طبعی ہوتا ہی ان مواضع میں جو مذکور ہو بالا ہیں جنکا بیان استسقا زقی میں کیا گیا ہی وہ نفوذ قبل اوس زمانہ کے ہو جاتا ہی کہ طبیعت کا فعل اور
غلبہ ان رطوبات کے دفع وغیرہ پر پورا ہو جاوے ۔ مراد یہ ہی کہ توجہ طبیعت کسی اور ضروری تدبیر بدنی کے سبب سے اس رطوبت کے دفع میں ابھی
ہونے نپایا تھا اور نفوذ اس رطوبت کا اعضائے بدنی میں ہو گیا (کبھی مجاری بدن باوجودیکہ طبیعت نے انکو اونکی طرف روانہ کیا تھا) اس رطوبت کو
قبول نہیں کرتے ۔ کبھی قوت دافعہ اس رطوبت کو خاص بطرف جگر کے دفع کرتی ہی بدین لحاظ کہ یہ رطوبت مائی ہی اور اوسی قسم کی چیز ہی کہ جو جگر سے
دفع ہونے کے لائق ہی پھر بسبب کہ جگر اسکو بوجہ رد رستہ وغیرہ کے قبول نہیں کرتا خواہ متصل جگر کے جو اعضا میں وہ بھی اسکو قبول نہیں کرتے اور یہ
قبول نکرنا جگر وغیرہ کا یا بسبب ضعف کے ہوتا ہی یا اینکہ مادہ رطوبت مذکورہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہی ۔ یا اینکہ بدن باوجودیکہ طبیعت اس رطوبت کو
مقامات مناسب میں پہونچائے مگر بدن اوسے قبول نکرے سدد دن وغیرہ کے پڑ جانے سے ۔ پس ان جملہ اوقات میں طبیعت کو تحیر پیدا ہوتا ہی
دفع غیر طبعی اور دفع طبعی میں اور اسی تحیر کی وجہ سے یہ رطوبت تمام بدن میں جمع ہوتی رہیگی اور استسقا پیدا ہوگا ۔ بقراط نے کہا ہی جس شخص کے
جگر میں رطوبت مائی بھری ہو پھر یہ مقام جگر کا پھٹ جائے اور بعد شگاف کے یہ پانی غشاء باطن میں پہونچے اوسکا شکم اسی پانی سے بھر جائے گا
اور مریض مذکور مر جاوے گا ۔ جالینوس نے اس قول کی شرح یوں کی ہی کہ مراد بقراط کی امتلاء جگر سے نفاطات کبیرہ جگر میں جو ظاہر جگر پر پیدا
ہوتے ہیں بطرف محدب جگر کے پھر اون نفاطات میں رطوبت مائی فراہم ہوتی ہی پھر جب یہ نفاطات شگافتہ ہوتے ہیں یہ رطوبت مائی خالی
جگہہ فضاء باطن میں حاصل ہوتی ہی اور شرب میں اسکا نفوذ بدون سد جانے شرب کے اسی رخ میں نہیں ہوتا ہی ۔ وہی جالینوس پھر کہتا ہی
کہ یہ پانی جیسے کہ مستسقی لوگونکے جگر میں ہوتا ہی ۔ اور کبھی بعض آدمی مستسقی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس کیفیت کے بعد بھی نہیں مرتے بلکہ یہ رطوبت
مائی یا بروز دفع طبیعت خارج ہو جاتی ہی خواہ علاج کے ذریعہ سے نکلجاتی ہی اور اسی وجہ سے کچھ بعید نہیں کہ آدمی زندہ رہے اور یہ بھی کچھ بعید
نہیں کہ یہ رطوبت باقی رہے اور آدمی زندہ رہے ۔ شیخ کہتا ہی میرا گمان یہی ہی کہ ایسا مریض لامحالہ مر جائے گا اسلیے کہ یہ رطوبت مائی اپنی
جوہر ذات میں نہایت ردی اور خراب ہوتی ہی پس فضائے مذکور جسمیں نفاطات جگر سے جاتی ہی اوسکو بھی فاسد کر دیگی اور اسکے بخارات
ردی سے ہلاکت پیدا ہوگی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جگر پر جو جھلی محیط ہی وہ بھی ایسے شخص کی فاسد ہو جاوے گی پس لامحالہ مر جائے گا
استسقاء طبلی کے اسباب اکثر اسباب طبلی کے فساد ہضم اول کا ہوتا ہی اور یہ فساد ہضم یا قوت کے ضعف سے عارض ہوتا ہی
یا مادہ غذا اس فساد ہضم کا باعث ہوتا ہی ۔ پھر جب یہ مادہ غذائے بخوبی منہضم نہوا اور حرارت ضعیف نے معدہ کے اوسمیں یا تمام فعل کیا
جو قوی نہ تھا اور بدن نے اوسکے قبول کرنے سے کراہت کی اور مقامات مناسب سے اوسے دور پھینک دیا اسی مادہ خام کے واسطے
مناسب اور اولی یہ بات ہی کہ اوسکا استحالہ بخار اور ریاح کیطرف ہو ۔ بیشتر یہ مواد گرداگرد معدہ اور امعاء کے چسپیدہ ہوتے ہیں اور

اکثر ایسے ہوتے ہین کہ انکی جہت سے ہر وقت ضرور ابنار ہتا ہی اسلیے کہ حرارت غیر مستعلیہ یعنی غیر کافی جسوقت ان مواد مین فعل تحلیل ضعف کا کرتی ہی پس
اوسکا فعل ناقص اسیقدر انہین کار گر ہوتا ہی کہ انکا استحالہ ریاح کیطرف کردے خصوصًا جسوقت کہ معدہ بارد رطب ہو کہ ہضم جگر کے واسطے یہ مواد
امادہ نہین ہو سکتے اور پھر جگر کی یہ صورت ہی کہ اوسمین کسیقدر حرارت ہی بنظر اوسی حرارت کے قصد کرتا ہی کہ ایسی شی کو ہضم کرے جو ابھی مستعد اور
امادہ بہضم جگر نہین ہوئی ہی جیسا حال اس رطوبت کا ہی پس لامحالہ اسکے بخارات اور ریاح بن جائینگے - کبھی استسقاے طبلی ایک حرارت
شدیدہ سے جو غریبہ ہو یعنی حرارت غریزی سے جدا ہو معدہ اور جگر مین عارض ہو کر غذا ہاے رطب اور رطوبات بدنکو بہت جلد اپنا
اثر پہونچا دے قبل اسکے کہ حرارت غریزی اپنا اثر اس غذا و رطوبات مین کرسکے اور جو ہضم استیلا و غلبہ حرارت غریزی سے بحد اعتدال
ہوتا ہی وہ اس حرارت غریبہ کے غلبہ کیوجہ سے نہو سکے پس اوسوقت اس غریب حرارت کا فعل غیر طبعی اس غذا اور رطوبات مین کہ قبل
بہضم جگر اور معدہ کے انکی ریاح اور بخارات ہو جائینگے اب اسوقت سبب حدوث استسقاے طبلی کا ضعف ہضم اول کا یا ضعف حرارت غریزی
بسبب شدت حرارت غریبہ کے جو ایسے غالب ہو کہ غذا اور رطوبات مذکورہ کو اتنی دیر تک مہلت نہین دیتی کہ بحال خود باقی رہین اور ہضم اول
اونکا پورا ہو جاے - کبھی حمیات دبابیہ مین اور بھی اخیر مین اکثر امراض حادہ کے نفخ شکم ایسا ہوتا ہی کہ مثل طبل یعنی ڈھول کے پیٹ پھول جاتا ہی
اگر اوس پھولی ہوئی جگہ پر ہاتھ مارا جاے آواز طبل کی سی سنائی دیتی ہی اور یہ علامت ردی اور خراب ہی **علامات مشترکہ**
استسقا کے جمیع اقسام کے تابع فساد یون تمام بدنکا ہوتا ہی - طحال کی شرکت سے جو استسقا ہو اوسمین رنگ بدنکا سبزی مائل ہوتا ہی اور سیاہی
بھی ہوتی ہی - جمیع اقسام مین استسقا کے دونون پاؤن پر یعنی قدمون پر بھر بھری ہوتی ہی بسبب ضعف حرارت غریزی کے جو اطراف مین زیادہ
ہوتا ہی اور خونمین رطوبت اور بخاریت ہوتی ہی لہذا پاؤن مین سوجن زیادہ معلوم ہوتی ہی - پلکونمین اور پپوٹونمین بھی تہبج ہوتا ہی اور
دیگر اطراف مین جیسے ہاتھونمین بھی تہبج اور بھر بھری چڑھتی ہی (۲) جملہ اقسام استسقا کی پیاس سے خالی نہین ہوتے جو ہر وقت رہتی ہی اور ضیق النفس
بھی رہتا ہی - اور اکثر یہی ہی کہ یہ پیاس ہمراہ کمی اشتہاے طعام کے ہوتی ہی کسواسطے کہ پیاس اور پانی پینے کے زیادہ خواہش ہوتی ہی سواے
اوس قسم کے جو برودت جگر سے پیدا ہو علی الخصوص وہ برودت جو زیادہ سرد پانی پینے سے عارض ہو کر کھانے جگرمین پھر مورث استسقا ہوئی ہو
(۳) جملہ اقسام استسقا مین خصوصًا زقی مین اور اوسکے بعد لحمی مین پیشاب کی کمی ہوتی ہی اور اکثر اوقات جسقدر پیشاب آتا ہی سرخ رنگ
ہوتا ہی یا تو اسوجہ سے کہ مقدار اوسکی کم ہی (یعنی مائیت قلیل ہی کہ فضا جوف مین چلی گئی ہی) لہذا جو رنگ کہ مقدار کثیر مین بول کے پھیل کر پھیکا
ہو جاتا تھا اب کمی مقدار کے وقت وہی رنگ جمع ہو کر سرخی دیتا ہی مترجم یہ بات ہم بذریعہ صباغت رنگ سازی کے تجربہ کر سکتے ہین کہ
جسقدر ایسے رنگین پانی سے کوئی کپڑا گلابی رنگ دیا جائے اگر اوس پانی کو خشک کرین پہلے تو گہرا گلابی ہوگا اور اخیر مین شوخ رنگ سوہا
خواہ گلنار وغیرہ اوسی سے رنگا جاسکتا ہی اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جسقدر پانی کی امیزش زیادہ ہوتی ہی سرخی مین کمی آتی ہی اور سرخ
ہونا پیشاب کا تو یہی ہی کہ مائیت خون کی جگر سے جدا ہو جاتی ہی متن دوسری وجہ سرخی بول کے استسقا مین یہ ہی کہ جگر مین بوجہ ضعف کے
تمیز دموییت اور مرہ سرخ کے پیشاب سے بخوبی نہین ہو سکتی ہی لہذا اسرخی باقی رہ جاتی ہی - اسیواسطے مناسب نہین ہی کہ فقط بذریعہ سرخی
پیشاب کے استسقا کے حار ہونے پر حکم کیا جاے (جب تک اور علامات حرارت مین غور نکرلین) مرضاے استسقا کو اکثر ایسے حمیات جنکی
حرارت فاتر ہو یعنی زیادہ تیز نہو عارض ہوتی ہی - اور اکثر ان کے بدن مین ایسے بثور اور دانہ برآمد ہوتے ہین جیسے گھنگر زرد پانی آبلہ
ہوتا ہی اور طبلی اور لحمی مین ذرب یعنی اسہال بکثرت عارض ہوتا ہی - اگر ابتدا استسقا کی جگر کے ورم گرم سے ہو اوسوقت بشدت

قبض طبیعت رہتا ہے اور دونون قدم پر ورم اجاتا ہے اور کھانسی خشک ایا کرتی ہے اور اوس سے کچھ برامد نہین ہوتا ہے ۔ اور داہنے جانب اور بائین
طرف جو اورام ظاہر ہوتے ہین اونکی یہ صورت ہوتی ہے کہ کبھی دفعۃً غائب ہو جاتے ہین اور پھر یکایک ظاہر ہوتے ہین اور اکثر یہ بات استسقائے
زقی مین ہوتی ہے ۔ اگر ابتدا استسقا کی دونون خاصرون سے ہو اور قسطین یعنی ہنسلیان سے ہو تو ورم دونون قدمون سے شروع
ہوتا ہے اور ذرب طویل ایسا عارض ہوتا ہے جو کسیطرح زائل نہین ہوتا اور باوجودیکہ دست استعداد آتے ہین مگر وہ پانی جو استسقا کا مادہ ہے وہ دستونکی طرف
نہین نکلتا ہے کہ مرض ہذا مین کمی ہو ۔ جس استسقا کا سبب کوئی حرارت ہو اوسکے ہمراہ علامات حرارت ہوتے ہین جیسے التہاب اور پیاس کی زیادتی اور
زردی رنگ مین تلخی دہان بشدت یبوست بدن پر غالب ہوئی اشتہائے طعام کا ساقط ہونا زرد اور سبز قے کا آنا اور اخیر مین سوزش سے پیشاب کا آنا
اسلیے کہ حرارت اسکی شدید ہو جاتی ہے ۔ اگر استسقا بسبب جس ایسے مادہ کے ہو جیسے ذوبان کثیر ہوا اور دونون بحران طبعی بول اور براز کے سوا اور
طرف دفع ہوا ہو ایسے مادہ پر کثرت صفرا سے استدلال کیا جاتا ہے اور علامات ذوبان کی بھی موجود ہوتی ہین اور براز اور بول غسالی اور صدیدی
پہلے اس سے آتا ہے اور دو خاصرہ اور قطن یعنی ٹہیکا دے سے شروع ہوتا ہے ۔ اور اسیطرح جملہ اقسام استسقا کے جو امراض حارہ یعنی اورام حارہ سے عارض ہوتے
ہین جس استسقا کا سبب برودت ہو وہ اس حار استسقا کے خلاف علامات اور احوال مین ہوتا ہے ۔ کبھی بارد استسقا مین اشتہائے طعام زیادہ ہوتی ہے
جیسے کہ برودت معدہ سے اگر یہ مرض پیدا ہو پھر جب مرض خواہ برد معدہ بافراط بڑہ جائے اشتہا یکسر ساقط ہو جاتی ہے ۔ جس استسقا کا سبب ورم سخت
جگر کا ہے اوسکی شناخت ورم صلب کی جو خاص علامات ہین اونہین سے کیجاتی ہے اور ذرب جو تابع اس ورم کے ہوتا ہے اوس سے اور کمی اشتہائے
طعام سے بھی پہچانا جاتا ہے جس استسقا کا سبب ورم حار جگر کا ہے اوسکی ابتدا جہت جگر سے ہوتی ہے یعنی مقعر اور محدب جسطرف ورم ہو اوسیطرف سے
استسقا کی ابتدا ہوگی اور قبض طبیعت بھی ہوتا ہے اور جملہ علامات ورم حار کے بھی موجود ہوتے ہین ۔ جو استسقا کہ طحال کی شرکت سے ہوتا ہے
اوسپر دلیل سبزی رنگ کی اور جو امراض کہ پہلے طحال مین عارض ہو چکے وہ بھی دلائل سے اسکے ہوتے ہین ۔ اور اکثر اس استسقا کے ہمراہ سقوط اشتہائے
طعام نہین ہوتا ہے اور اسیطرح اگر سبب استسقا کا گردہ مین ہو جب بھی اشتہائے طعام ساقط نہوگی یعنی جو وقت بھوک لگنے کا حالت صحت مین تھا اوسوقت
بدستور اشتہا ہوگی اور جسقدر غذا کھانے کی اس شخص کو عادت تھی اوتنی ہی اب بھی کھایا کرے گا بخلاف اوس استسقا کے جو خاص جگر سے پیدا ہوا ہو اوسمین
اشتہا اسطرح نرہیگی ۔ گردہ سے جو استسقا پیدا ہوا ہے اوس سے پہلے اورام اور قروح گردہ کے پیدا ہوئے ہون گے **علامات زقی** استسقائے
زقی کے ہمراہ شکم مین ایک گرانی اور بوجھ محسوس ہوتا ہے اور جب شکم کے اوپر ہاتھ مارا جائے آواز نہین دیتا بلکہ جب اچھی طرح سے ہلایا جائے اوسوقت
ایسی آواز آتی ہے جیسے مشکیزہ مین پانی بھرا ہوا آواز دیتا ہے اسیطرح اگر مریض ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلے اور چھونے مین اوس شکم کے بھی ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے مشکیزہ پانی سے بھرا ہو نہ ایسے مشک جسکو ہوا بھر کے پھولایا ہو ۔ نبض اس مریض کی صغیر اور متواتر مائل بصلابت ہوتی ہے
جسمین کسیقدر تمدد ہوتا ہے اور یہ تمدد بسبب کھچاو حجاب یعنی غشاء البطن اور صفاق کے ہوتا ہے اور بیشتر اسکی نبض اخیر درجہ مرض مین بوجہ کثرت
رطوبت کے مائل بہ نرمی اور لین ہو جاتی ہے ۔ اس استسقا مین جملہ اعضائے بدن فربہ نہین ہو جاتے اور نہ اونکا حجم بوجہ نفخ کے بڑہ جاتا ہے جسطرح
استسقائے لحمی مین بلکہ اور اعضا سوائے پیٹ کے لاغر اور پتلے ہوتے ہین ۔ اور پیٹ کی جلد مین ایک چمک اور صقالت ایسی ہوتی ہے جیسے
کلیجی ہوئی اور تناؤ کے وقت جلد مین چمک پیدا ہوا و بیشتر اسکے ہمراہ آلہ ذکر مین ورم اجاتا ہے اور قیلہ یعنی فوطہ کا پانی یعنی ورم مائی خصیون مین
پیدا ہوتا ہے جسوقت استسقائے زقی بعد برآمد ہونے پتھری کے دفعۃً پیدا ہو اور یہ پتھری بدون اسباب ظاہر جگر کے برآمد ہوئی ہو جاننا
چاہیے کہ ایک جھری دونون مجرای حالت سے شق ہو گیا ہے **علامات لحمی** اسکے ہمراہ تمام بدن پھول جاتا ہے جسطرح مردہ کے لاش کی

یہی کیفیت ہی تمام اعضا اور خصوصًا چہرہ اس بیماری مین مائل بہ فربہی ہوتا ہی لاغری نہین ہوتی - اگر بدن کے کسی مقام کو انگلی سے دبائین گھس جاتی ہی
اور گڑھا پڑ جاتا ہی - پیٹ مین اس مریض کے اسقدر تنفخ اور ہلانے مین آواز پانی کے ہلنے کی خواہ ایسی پھولن جیسے ہوا بھرنے سے مشک مین ہوتی ہی خواہ آواز
دینے مثل طبل اور ڈھول کے نہین ہوتا ہی - اسپر استسقا طبلی اور زقی کے مریض مین ہوتا ہی - اور اکثر اوقات اس قسم کے تابع ذرب - اور نرمی طبیعت
ہوتی ہی اور جو فضلہ رقیق دفع ہوتا ہی سپیدی مائل ہوتا ہی - بیشتر اس مرض کی موجب اور عرض لین ہوتی ہی - **علامات طبلی**
ناف اسمین اونچی ہو کر برآمد ہوتی ہی اور بہت زیادہ ثقل آتی ہی اور بوجھ اور گرانی اسمین اتنی نہین ہوتی جیسے زقی مین بلکہ تمدد اور تناو اسمین نسبت
زقی کے زیادہ ہوتا ہی اور کبھی تو اسقدر تناو ہوتا ہی جیسے زہ بندہ کھچا ہوا ہو یہ صورت شکم کے تمدد کی ہی - فربہی اعضا کے مثل لحمی کے اسمین نہین ہوتی
بلکہ اعضا مین لاغری ایسی آتی ہی جیسے ذبول کی کیفیت ہو - جب پیٹ پر ہاتھ مارین ہوا سے پھلائی مشک کی آواز آئے گی نہ ایسی مشک جو
پانی سے بھر کر پھولی ہو - مریض ہمیشہ مشتاق ڈکار رہتا ہی اور ڈکار لینے سے اوسکو راحت اور آرام ملتا ہی اور اخراج ریاح سے بھی اوسے
راحت ملتی ہی - نبض اس مرض کی دونون قسم زقی اور لحمی والون کی نبض کے بہ نسبت طویل ہوتی ہی اور ضعیف نہین ہوتی ہی اسلیے کہ یہ قسم
استسقا کی اسقدر زوال قوت کا باعث بکیفیت خواہ از روی ثقل اور گرانی کے نہین کرتے جسقدر کہ استسقائے زقی کرتا ہی - نبض طبلی کی اکثر تیز
سریع متواتر مائل بہ صلابت اور تمدد ہوتی ہی اور ہاتھ پاؤن پر بھری بھری اسمین اتنی نہین ہوتی جتنی اور دونون قسم مین ہوتی ہی **معالجات**
علاج سوء القنیہ کا پہلے دیکھنا چاہیے کہ اسکے بدن مین اخلاط مختلفہ بھرا رہے ہین کہ نہین اگر ہون اوسوقت ایارج فیقرا کا استعمال کیا جائے کہ وہ فقط
فضول کا اخراج کرتا ہی اصلی رطوبات کو نہین خارج کرتا ہی اور اگر معلوم ہو کہ اخلاط بالزوجت اور غلیظ اسکے بدن مین ہین ایارج حنظل سے مسہل دیا جائے
بیشتر اس مسہل مین صبر اور حنظل اور بسفائج اور غاریقون مع سقمونیا کے بڑھایا جاتا ہی اور اوزان کی تعیین حدس طبیب پر موقوف ہی
جسقدر رقت اخلاط خواہ اونکا غلیظ ہونا دریافت کرے اور اسیطرح جسقدر قوت اور ضعف مریض کا سمجھے اوسیقدر کمی بیشی اوزان کی کرنی چاہیے -
اور بیشتر با اضطرار خربق کے استعمال تک نوبت پہنچتی ہی جب اور دوا سے کار برآری نہو اور تنقیہ مادہ اور ادویہ سے نہو سکے اور فضول مین لزوجت
زیادہ ہو باینہمہ پھر بھی انکے مسہلات مین نرمی کا لحاظ رکھنا چاہیے اور فاصلہ دے دے کر دوائے مسہل کا استعمال کرنا چاہیے - اور جسوقت
خیال مین طبیب کے یہ آجائے کہ اب پھر مادہ جمع ہوگیا ہی پھر تامل نکرنا چاہیے بلکہ دوبارہ مسہل دینا چاہیے - اور ساتھ ہی اس تدبیر کے اونکے معدہ کی
رعایت بھی چلی جائے تاکہ مسہلات کی ایذا نہ پہنچے - ادویہ مسہلہ کو عود خام وغیرہ سے معطر کر دینا بھی ضرور ہی - اور اگر قوت قوی ہو پھر زیادہ فکر
اور تردد ان امور کا نکرنا چاہیے اور پوری مقدار پر تدبیر تنقیہ وغیرہ کی کرنی چاہیے - خلاصہ یہ ہی کہ ایسی کامل تدبیر کیجائے جو مانع تولید فضول
جدید ہو اور استفراغ فضول موجودہ کا مسہلات نرم سے متواتر کرنا چاہیے - فصد سے ان لوگونکو جہان تک ممکن ہو بچانا چاہیے - پھر اگر بدون
فصد کے چارہ نہو کہ امتلا خونکا پیدا ہوا اوسوقت البتہ فصد پر جرات کیجائے گی مگر نہایت احتیاط سے اور فاصلہ دے دے کر تین دن خواہ
چار روز مین یا زیادہ اس سے ایک فصد کو دوسرے سے فاصلہ رہے - اکثر ضرورت فصد کی جب ہی ہوتی ہی کہ خون بواسیر یا حیض کا بند ہو کر یہ مرض
پیدا ہوا ہو - مناسب فصد سے پہلے یہ ہی کہ پہلے تنقیہ خون کا مثل ایارج وغیرہ کرے اوسکے بعد فصد کرائی جائے اگر چارہ بدون فصد کے نہو اور
پھر بھی بہت تھوڑا سا خون نکالا جائے - اکثر حالات مین پہلے انکو ایسے ہی استفراغ کی حاجت ہوتی ہی کہ اخلاط کا اخراج بذریعہ اسہال کے کرے
اور سدون کی تفتیح کرے پھر دوبارہ ایسی دوا پلانی چاہیے جو ادرار بھی کرے اور تفتیح سدہ کی کرے - حقنہ ہاے نرم اور لطیف کہ محلل رطوبات
نرم ہون وہ بھی اس مرض مین نافع ہین - جب اچھی طرح استفراغ رطوبات کا انکے بدن سے ہو جائے مناسب زیادہ جو طریقہ علاج انکے واسطے

اوسوقت ہو بھی ہی کہ ریاضت معتدل کرین اور پانی پینے مین کمی اور آبہائے کبریتی اور بورقی اور شبی سے نہانا بھی انکو زیادہ مفید ہی اور
قریب دریائے شور کے رہنا اور آبہائے حمات یعنی گرم آبئر والے پانی کے قریب رہنا مفید ہی۔ اب شیرین کے حمام مین نہانا خواہ ٹہرنا انکو مضر ہی
ہان مگر حمام یابس کا استعمال مفید ہو سکتا ہی اور ہوا اسکے گرم مین ایسے حمام کے پسینا نکالنا انکے بدنسے بہت مفید ہی۔ اگر قبل از طعام قی کا استعمال
کیا کرین نہایت اچھی تدبیر ہی۔ اور اس مرض مین قی کرانے کیواسطے مولی سکنجبین مین بھگوئی جائے۔ اور انھین مین خربق۔ تجفیف پر توجہ انکی کمی
اکل و شرب حتی الامکان زیادہ رہنی چاہیے اور مفتحات سدد کا استعمال بھی برابر کیا کرین۔ اپنے کھانے اور پینے کی چیزون مین ادویہ مجففہ
ملطفہ خوشبو کا استعمال کرین مثل سنبل اور سعد اور دارچینی اور ملطفہ جیسے فسنتین اور کاشم اور غافث تخم اونگن ہونڈی زراوند مدحرج عصارہ
قثاء الحمار برگ مازریون قنطوریون جاوشیر کا کنج بالخاصہ۔ اور ضماد مین انکے عصارہ قثاء الحمار اور کبریت اور بیخ مازریون اور برگ مازریون
اور نطرون اور خاکستر سوسن کی اور زبد البحر داخل کیا جاتا ہی۔ حمام کرتے وقت انکے بدنمین مالش کرنے کیواسطے بھی ایسی ہی دوائین جو
مذکور ہوین خواہ مثل انکے اور ادویہ مناسب ہین۔ شراب میبہ اور حندیقون یعنی شراب کہنہ اور شراب ریحانی رقیق اور شراب سوسن انکو زیادہ
مفید ہی اور شراب افسنتین نہار اوٹھکر پلانی چاہیے۔ معجون خصوصاً بعد تنقیہ کے متردیطوس اور دوائے کرکم دواء اللک اور کلکلانج بزوری دینی
چاہیے۔ اور بیشتر تھوڑی مقدار بول شتر کی انکو پلائی جاتی ہی اور شیر شتر بھی خصوصاً فربہ اندام اور قوی آدمی کو اگر یہ مرض لاحق ہو علی الخصوص
جب سوء القنیہ پرانا ہو جائے اور قریب ہو کہ استسقا پیدا ہو جائے۔ بیشتر دو اوقیہ یعنی ۵ تولہ ۷ ماشے بول شتر ہمراہ ۔ یو ماشہ سکنجبین کے پلایا جاتا ہی
اور اکثر اس سے زیادہ مقدار بھی پلائی جاتی ہی۔ اور اسیطرح بھیڑ کے پیشاب مین سکنجبین ملاکر پلاتے ہین۔ اور بیشتر انہین دودھ مین ہلیلہ زرد کا
ملانا بھی مناسب ہوتا ہی اگر مادہ رقیق صفراوی ہو۔ کمادات سے تکمید معدہ کی سنبل اور سلیخہ وغیرہ سے کیجاتی ہی اور انہین ادویہ سے ضماد
میسوس وغیرہ کی شرکت سے طیار کرنا چاہیے۔ ہمیشہ تمریخ یعنی مالش انکے شکم کی بورق اور کبریت روغنہائے گرم جیسے قسط اور ناردین وغیرہ ملاکر
کرنی چاہیے۔ ضمادات مین مرہم کعک ہمراہ سفرجل کے مفید ہی اگر نفخہ شکم اس ضماد کے استعمال سے نرم نہو اور کمی قبول نکرے گائے کا اوجھ بکری کی
مینگنی ملاکر ضماد استعمال کیا جاتا ہی۔ غذا مریض سوء القنیہ کی ایسی لذیذ درکار ہی جسمین طبیعت کی تقویت بھی ہو جیسے گوشت دراج اور تیہو اور
شوربائے خوشبو لذیذ ایسے ہی لحوم کا جو دارچینی اور لونگ اور مصطگی اور زعفران سے خوشبو کیا جائے اسیطرح مصوصات کا بھی خوشبو ہونا چاہیے
فواکہ مین میٹھا انار اور تھوڑی مقدار پر بھی بہی مضر نہین ہی۔ واجب ہی کہ انکے طعام مین خردل اور گندنا اور لہسن کی شرکت کیجائے خواہ جو
اشیا مثل انکے ہین مگر بکثرت ایسی چیزین نہ ڈالی جائین **علاج استسقائے زقی** عام غرض ان بیمارون کی معالجہ سے رطوبات کا خشک کرنا
اور فضول ردی کا اخراج ہی اگرچہ یہ غرض عام دھوپ مین بیٹھنے سے خواہ جس جگہہ کی ہوا سرد نہو اور آگ سے تاپنے مین اون لکڑیون کی آگ
جو مجفف ہین اور پانی پینے کو ترک کرنے سے پیدا ہو اور تفتیح مسام یعنی مجاری بستہ کا کھولنا اور ادرار متواتر اور اسہال مائیت کا برفق
اور نرمی کرانا پیاس پر صبر کرنا اور صبر کرنے کی تدبیرین جو اکثر جگہہ لکھی گئی ہین عمل مین لاے پانی کو آنکھہ سے دیکھنے ندینا چہ جاکہ پینے مین آسے
جب تک ممکن ہو اور اگر بدون پانی کے چارہ نہو تو بعد غذا کے تھوڑی دیر کے بعد کسی شربت وغیرہ مین ملاکر دینا چاہیے۔ غذا کی تقلیل اور
زیادہ رقیق ہونی چاہیے یعنی موٹی غذا نہو کہ یہ افضل علاج ہی۔ اور جو ریاضت کہ اوسے ہم استسقائے لحمی کے باب مین بیان کرینگے
اسمین بھی کرانی چاہیے۔ قوت مریض کی نگہداشت اور قوت بڑہانے کی تدبیرین اقسام اور طرح طرحکے عطر سونگھانے سے جیسے کیوڑا
اور خس اور مٹی اور مشک اور عنبر کا عطر خواہ ارگجہ اور لخلخہ ہائے خوشبو کے سونگھانے سے ہر وقت کرنی چاہیے اور کھانے کی

چیزین ایسے مصالح خوشبو پڑے کہ جنکی بو باس سونگھنے سے دماغ معطر اور طبیعت خواہشمند ہو جائے اور اوسیطرح کی شراب یعنی شربت جو خوشبو اور مناسب بحال مریض ہون بھی تجویز کرنی چاہیے - زیادہ سکنجبین کا پلانا اس مریض کو اچھا نہین ہے قے کرنی بھی ان بیمار ون کو نافع ہی خصوصًا قبل طعام کے اور نیز بعد غذا کے بھی ایک روز ناغہ کرکے جو تیسرے روز پڑے گی خواہ دو روز ناغہ کرکے کہ چوتھے دن پڑے گی خواہ پانچوین روز یعنی تین دن ناغہ کرکے کہ یہ تدبیر بھی زیادہ نافع ہی چھینک لانے تر دوا یا خشک ناس کے ذریعہ سے بہت مفید ہی کیونکہ چھینک کے وجہ سے مائیت استسقا کا انحدار نیچے کیطرف ہوتا ہی اور جو مجاری اس رطوبت کے اخراج کے لائق ہین او دہر اس رطوبت کو حرکت ہوتی ہی فصد کا یہ حال ہی کہ تا امکان ہر ایک قسم کے مستقی کو اوس سے بچانا چاہیے سوا اون لوگون کے جنھین استسقا بسبب احتباس خون کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ فصد انکے اعضا کو غذا لینے سے منع کرتی ہی حالانکہ وہ خود بلا فصد کے پہلے سے قلیل الغذا ہو رہے ہین اور علاوہ اس ضرر کے ان کے جگر کو سرد کر دیتی ہی پس فصد کا ضرر اکثر احوال مین یقینی ہی - اگر ہمراہ استسقا کے کوئی ورم مادی ہو سب سے پہلے اوسکی طرف توجہ کرنی چاہیے - چنانچہ اگر مستقی بائین جانب کے ثقل یا تمدد کے اکثر شکایت کرتا ہو کہ وہ جانب شراسیف پر زیادہ شامل ہی پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکی شکایت بوجہ اس امر کے ہی جو بیمار سے بوجہ جگر کے زیادہ تعلق رکھتا ہی کیونکہ تمدد اور کھچاؤ کی راہ سے تو اس مرض مین دونون جانب یکسان اور برابر ہین بلکہ یہ شکایت مریض کی بسبب ورم جگر ہوتی ہی پس اب ضرور ہی کہ فصد پہلے کیجائے بعد اوسکے علاج استسقا کا کرنا چاہیے - اگر ورم صلب سے استسقا پیدا ہوا ہی پس یقین اوسکے زوال کا نکرنا چاہیے اگرچہ کسی استفراغ سے بظاہر اچھا ہو جائے اسلیے کہ اگر سو مرتبہ یہ پانی بذریعہ کسی استفراغ کے نکالدیا جائے کہ پھر بدستور عود کرے گا اور بھر جائے گا شکم بلکہ اس سے زیادہ یقین ہی کہ ہر مرتبہ کے اخراج مین اس پانی کی مقدار بروقت عود کرنے کے دو چند سہ چند بڑھتی جاتی ہی اور دلائل ظاہری اگرچہ اسکے مساعدت نہین کرتے مگر تجربات متواترہ سے اب تو مین حکم قطعی کرتا ہون کہ ضرور اسیطرح ہوتا ہی خصوصًا نشتر کے ذریعہ سے جو استفراغ کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ دوا کے ذریعہ سے اس رطوبت کا نکالنا نہایت پسندیدہ ہی بہ نسبت بزل یعنی چاک کرنے کے اور استرشاح یعنی نشتر لگاکر ٹپکانے سے اسلیے کہ چاک کرنے اور نشتر وغیرہ سے جو زخم پڑتا ہی اوسکا بھرنا از بس متعذر ہی - یہ بھی واجب ہی کہ استفراغ اس رطوبت کا ایسے وقت کیا جائے کہ تپ نہو - اگرچہ تدبیر اخراج رطوبت کی بذریعہ استفراغ کے کبھی تخفیف مرض استسقا مین کرتی ہی مگر ورم پھر اوسکو عود کراتا ہی - واجب ہی کہ اقراص قابضہ کا استعمال اسمین نکرین اگرچہ اونمین ادویہ مقویہ جگر بھی شریک ہون جیسے قرص زرشک اور خصوصًا اگر طبیعت مین خود بخود قبض ہو - استسقائے بارد مین تخفیف دوائے حار اور ملطف سے کرنی چاہیے جو مفتح بھی ہو اور استسقائے حار کے واسطے اور تدبیر ہی کہ اوسے ایک جداگانہ باب مین ذکر کرین گے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ روغن پستہ اور روغن بادام جمیع انواع استسقا مین نافع ہین - ادویہ مفردہ جو لایق اسی قسم استسقا کے ہین بشرطیکہ بارد ہو جیسے جوشاندہ حند قوقی یعنی سبکپھرہ جو خوب طرح جوش دیا ہو کہ اوسکا اثر پورا پورا پانی مین آجائے ہر روز دو اوقیہ یعنی ۵ تولہ ۱۰ ماشہ پلانا چاہیے - یا ایک رطل عنصل چار اقساط یعنی ۵۶ تولہ ۴ ماشہ شراب ملاکر کسی ظرف گلی مین جو صاف ہو جوش دین جب تیسرا حصہ شراب کا جل جائے چھلے تو ہر روز بقدر ایک بڑے چمچہ کے پلائین پھر روزانہ بڑہاتے جائین تا اینکہ پانچ چمچہ تک نوبت آجائے پھر کم کرین کہ ایک چمچہ تک گھٹ جائے - ایضًا ہر روز عصارہ فوتنج بقدر ایک اوقیہ پلائین - بعض معالجین نے بیان کیا ہی کہ ذراریح یعنی وہ مکڑی جسکے ضماد کرنے سے آبلہ پڑتا ہی اوسے لیکر اوسکا سر اور پر و پاؤ کاٹ ڈالین پھر باقیماندہ جو مقدار رہے اوسے ماء العسل مین حل کرین اور مریض کو حمام مین داخل کرکے اسی ماء العسل کو پلائین خواہ ہدئی کے ساتھ کھلائین - اور یہ ایسی دوا ہی کہ میرے نزدیک اسمین خطرہ ہی اور زیادہ اندیشہ ہی - اور اکثر جو اسکا پلانا اختیار کیا گیا ہی بقدر ایک قیراط کے ہمراہ کسی شربت یعنی پینے کی چیز جیسے شربت

مسہلہ مثل ملکو اور انار وغیرہ کے - بعض لوگ کہتے ہین جب بدن کا تنقیہ ہوجاے بعد اوسکے تریاق بقدر نخود ہمراہ طبیخ فو وغیرہ کے ہر روز برابر
اکیس روز تک استعمال کرین اور غذا مین کسی ایک ہی شی مناسب پر اقتصار کرین جو سبکٹ ہو اور از قسم حبوب کے ہو استسقا زائل ہوجائیگا -
بعض لوگون کا قول ہی کہ بھیڑ کی مینگنی ہمراہ شہد کے نافع ہی اور بکری کا پیشاب یا اونٹ کا ہمراہ سنبل اور زراوند مدحرج تین درہم کسی شربت مناسب کے
ساتھ استعمال - بعضون نے لکھا ہی کہ پیشاب صاف کیا جاے بقدر یا قلا کے کھلانے کے بڑی شفائی ہی - ادویہ مرکبہ اسکے واسطے جو نافع ہوتے
جیسے کلکلانج اور دوا الک خاصۃً زقی کے واسطے اور دواے کرکم خاص کرکے او معجون ارسطون ہر ایک استسقا مع صلابت الطحال کے واسطے
یعنی جس کا اچھا ہونا محال نہو اور جوارش سوسن اور دوا اصفیل او شراب عنصل اور تریاق یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تریاق اور دوا اسکے
کرکم اور کلکلانج زیادہ نافع ہوتے ہین اخیر زمانہ استسقاے بارد مین منجملہ ادویہ عجیب النفع کے قرص شبرم ہی ترکیب اوسکے طیار کرنے کی
یہ ہی شبرم اور ہلیلہ سیاہ ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور مقدار شربت ڈیرہ دانق سے قریب ایک درہم تک ہی پونچتی روز ایک مرتبہ استعمال
کیا جاے اور ناغہ کے درمیانی اور جو ہون اونھین قرص زرشک کا استعمال ہوگا - کبھی اس مرض کی دوا ریوند اور قسط اور حب الغار حلیبتیت سس
راسن جنطیانہ صمغ لوز اور صمغ قنہ یعنی بیروزہ سے بنائی جاتی ہی اور یہ دوا نافع ہوتی ہی - جس تدابیر سے اخراج مائیت بدن کا ہوتا ہی
وہ مسہلات اور شیافات اور حقنہ ہاے قوی خاص کرکے اسلیے کہ حقنہ کا فعل نہایت قریب اس رطوبت کے ہی اور طبائع پر سبک ہی اور
اعضائے رئیسہ سے اسکا اثر بہت دور رہتا ہی - اور نہلانا آبہاے معدنیہ مین اور تنور ہاے گرم سے گرمی پہونچانی اور ادن پانیون سے
جنمین ملطفات کو جوش دیا ہو جیسے بابونہ اور اذخر اور اقسام مروخات کے اور ضمادات اور کمادات اور انھین تدابیرات مین پلانا
بھیڑ کے دودھ کا اور مادہ شتر کے دودھ کا اور ایضاً بول شتر وغیرہ کا پلانا - مادہ شتر کا دودھ استسقاے زقی کو زیادہ موافق ہی اگر ...
ہمراہ اقراص صفر کے پلایا جاے پہلے نصف درہم مع ایک درہم طباشیر کے تا ایکہ اوسکی مقدار بڑہاتے بڑہاتے پورے درہم تک پہونچ جاے
اور بعد ہفتہ کے اگر ماذریون سے استفراغ کیا جاے ہمراہ دو درہم کلکلانج کے پھر دوبارہ اونھین قرص کا بہ ترکیب مندرجہ بالا اعادہ کیا جاے
اور ہمیشہ اسیطرح کرتے رہین تو بیشتر استسقا جاتا رہتا ہی - ضعیف بیمار کو اقراص صفر ابتدا انھین پلانے چاہئین مگر بقدر ایک دانق کے اور
نسخہ اقراص صفر کا قرابادین مین لکھا ہی اور اسیطرح کلکلانج بھی تھوڑی مقدار پر دینے کی ضعیف آدمی کو اجازت ہی - اور جو شخص زیادہ محرور ہو
اوسکو شیر مادہ شتر موافق نہین آتا ہی - چالیس درہم یعنی - ۱۰ تولہ اور آٹھ ماشہ سے شیر مادہ شتر کی ابتدا کیجاتی ہی اور ہر روز دس درہم یعنی تین تولہ
بڑہایا جاتا ہی - مسہلات ایسے تجویز کرنے چاہئین جسمین وہ ادویہ جو کہ جگر کو مضر ہین اور اگر کسی اضطرار کیوجہ سے اونکے استعمال سے چارہ نہو لازم ہی
کہ اصلاح کرکے خواہ مع مصلحات کے داخل کیجائین - یہ بھی واجب ہی کہ اسہال یکبارگی نہ کیا جاے بلکہ چند مرتبہ کرکے اسلیے کہ دفعۃً اسہال
کرنے سے اخراج اس رطوبت کا قاتل اور مہلک ہی اور کم سے کم ضرر اوسکا جگر کو ضعیف کرتا ہی - تنہا صبر کا استعمال جگر کے واسطے ازبس
ردی ہی پس لائق اور سزاوار یہی ہی کہ جگر کے امراض مین اوس سے دوری اختیار کرین مگر کوئی ایسی ہی ضرورت ہو یا کہ اوسکے کسی جز کی
اصلاح ہوجاے - واجب ہی کہ بعد مسہلات کے فاقہ کرایا جاے پس مسہل لینے والا فراغ مسہل کے بعد ایک شبانہ روز فاقہ کرے اگر
برداشت ہوسکے ایضاً بعد مسہل کے دواے مقوی جو قابض ہی ہو تھوڑی سی کھلائی جاے جیسے قرص زرشک خواہ آب فواکہ جو کہ
ہمراہ اسقدر قبض اونمین ہی کہ جگر کی تقویت کرتے ہین خصوصاً بعد ایسے مسہل کے جو قریب ہون اور ماذریون اور اشق وغیرہ سے کیا گیا ہو
بعد اوسکے مصلحات مزاج مثل تریاق اور دواے کرکم استسقاے بارد مین اور آب کاسنی استسقاے حار مین - واجب ہی اگر حرارت

اسہال صفرا کا نکرین اسلیے کہ صفرا مائیت استسقا کی مقاومت کر رہا ہی اور اوسکے ضرر خواہ زیادتی کو روک رہا ہی اور اسواسطے کہ مائیت خود بطرف اسہال کے محتاج ہی پس دو چند مقدار پر اسہال ہوگا اور قوت کو آفت کثرت اسہال کی پہونچیگی بلکہ واجب یہ ہی کہ حرارت صفرا کی دیگر ادویہ سے فرو کردی جاے اور فقط مائیت کے اخراج کے واسطے ادویہ مسہل بعد اطفا حرارت صفرا کے دیجائین ہان اگر صفرا کی مقدار حد سے زیادہ ہوا اور بہت کثرت سے ہوا اوسوقت فقط ہلیلہ پر اکتفا کرین کہ ایسے وقت یہ نہایت عمدہ مسہل ہی جسطرح کہ سکنجبین عمدہ مسہل ہی برودت یعنی بلغمیت کے جس طرح کی افراط استفراغ کی مقدار مین ہو خواہ زمانہ کے رو سے یعنی چند بار مسہل وغیرہ سے گو مقدار قلیل ہر مرتبہ استفراغ کیا جاے ردی ہی اور یہ افراط استسقاے حار مین اصلح ہو ملینات جیدہ سے گوشت چکور کا اور شوربا بڑے مرغ کا خصوصًا بسقائج اور شبت وغیرہ شریک کر کے جب استفراغ رطوبت استسقا کا چودہ روز تک کسی قسم کے استفراغات رقیقہ سے ہو چکی اور شیر شتر اور آبہاے معیس یعنی پہاڑ سے ہوے پانی وغیرہ سب کے استعمال سے پانی استسقا کا کم ہو جاے اور ورم کا خوف ہو پس اوسوقت راے صائب یہ ہی کہ شکم پر داغ لگوا دئے جائین تاکہ پھر اب پانی کی آمد کو قبول نکرے — اور یہ داغ دینے کی ترکیب بعد پرہیز اور دودور مسہل سے گذر کے خواہ تین روز کے بعد ہونی چاہیے — اور یہ داغ چھہ عدد لگائے جاتے ہین تین طول مین اسطرح کہ قص یعنی استخوان نشستگاہ سے شروع ہو کر عانہ تک پہونچتے ہین اور تین داغ شکم کے عرض مین ہوتے ہین اور معدہ کو بھوک پر صبر کرانا چاہیے اور پیاس بھی روکنی چاہیے — اور اصوب یہ ہی کہ بائین دو مسہلوں کے بقدر مفتحات سدہ کے بھی ضرور استعمال کئے جائین جیسے قرص بادام شیر شتر کا استعمال خواہ بھیڑ کے دودھ کا خصوصًا مادہ شتر اعرابی جنگلی چرائی ایسی گھاس سے کرائی ہو جو مائیت استسقا کی مسہل ہی (جیسے مازریون وغیرہ) اور تلطیف اور ادرار بھی کرتی ہو جیسے شیح اور قیسوم اور قاقلی وغیرہ اور گرم استسقا کے مریضون کے اوسکو ایسے نبات سے چرایا جاے کہ باوجود ان اوصاف کے مناسب جگر حار کے بھی ہو جیسے کشوث اور کاسنی وغیرہ پس ایسی مادہ شتر خواہ بھیڑ کے دودھ کے بارہ مین جو بعض اطبا براہ غلط کہتے ہین کہ یہ محض ہیت پھیر اور فریب دہی سوفسطائیون کی ہی یعنی ہرگز اس سے کچھ واقعی فائدہ نہین ہوتا اور اسیطرح جو یہ شبہہ کرتے ہین کہ طبیعت دودھ کی بسبب رطوبت کے مخالف استسقا کے ہی یعنی اوس کے کم کرنے مین اثر خلاف پیدا کرتا ہی اور رطوبت کو بڑہاتا ہی پس ایسے لوگونکے کلام کیطرف ہرگز التفات نکرنا چاہیے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ یہ دودھ ایک نافع دوا ہی اس سبب سے کہ اسمین جلا کی قوت بہ نرمی ہی اور بالخاصیتہ اسکا فائدہ اس مرض مین بالخاصہ معلوم ہو چکا ہی — اور اکثر بعض دواے مطلق اثر مین خلاف اثر مطلوب کے ہوتی ہی اور جس مرض خواہ سوء مزاج کا علاج اوس سے کیا جاتا ہی جس غرض سے اوسکے مخالف براہ کیفیت اصلی اپنے کے معلوم ہوتی ہی مگر بالخاصیتہ خواہ کسی اور فائدہ کے رو سے مثلًا اثر استفراغ وغیرہ (جیسے کہ اس دودھ مین بسبب چرانے ان معلوفات کے پیدا ہوتا ہی) وہی دواے مفید فائدہ دیتے ہی — کاسنی جو امراض جگر بارد مین استعمال کیجاتی ہی اوسکی بھی ایسی ہی صورت ہی اسیطرح سقمونیا باوجودیکہ بشدت گرم ہی امراض صفراویہ مین مفید ہوتی ہی مترجم بطور لف ونشر مرتب کے دو مثالین شیخ نے بیان کین کاسنی تو مثال ہی مفید بالخاصیت کے اور سقمونیا مثال ہی استفراغ کی متن بلکہ اس دودھ کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ منفعت اسکی اس مرض پر بہت زیادہ ہی تا اینکہ اگر کوئی مریض مستسقی پانی کے بدلے ہمیشہ اسی کو پیا کرے اور بجاے غذا کے بھی اسی کا استعمال بعینہ خواہ کھیر یا رابڑی وغیرہ بنا کر کرتا رہے ضرور ہی کہ اوسکو شفا حاصل ہوگی — ایک گروہ معتمد نے اسکا تجربہ کیا ہی اور بلاد عرب کیطرف جا کر استعمال کیا ہی خواہ کرتے ہوے دیکھا ہی اور وہ تجربہ ہی باضطرار اور ضرورت تھا یعنی اس مرض مین گرفتار ہی اور مجبوری ونکو یہی دودھ کھانا اور پینا پڑا اور شفا حاصل ہوی — شیر مادہ شتر کبھی تنہا پلایا جاتا ہی اور کبھی اور ادویہ ملا کر اور وہ ادویہ ملانے سے غرض تسخین زائد نہین ہوتی جیسے ہلیلہ اور کاسنی تخم کشوث تمک سیاہ اور بعض ادویہ کے آمیزش بغرض تدبیر تسخین کے ہوتی ہی ایسے تسخیو

جس سے تلطیف بھی حاصل ہو جسطرح سکنجبین اور حب سکبینج اور بعض ادویہ بقصد منع کرنے اسکے اور روکنے اسہال مغز کے ملائے جاتے ہیں جیسے
برگ مغیلان وغیرہ کہ ابدال مادہ شیر مین افیون بھی ہوتی ہو اور کبھی بجائے آب وغذا اسکے اگر شیر تنہا کم ہو فقط اسی پر اقتصار کیا جاتا ہو اور کبھی
کوئی اور غذا وغیرہ بھی دودھ کے ہمراہ بڑہائی جاتی ہی ۔ اور دونون حال مین یعنی تنہا دودھ پر قناعت کرین خواہ اور غذا بھی دین سب باتکی
پوری تحقیق کرنی چاہیے کہ بدنکو اس سے غذا پہونچتی ہی اور پورا حصہ ملتا ہی یا نہین اسلیے کہ جب پورا حصہ اسکا بدنکو ملیگا دست کی راہ سے خارج نہوگا
یا اینکہ جسقدر دودھ پینے مین آتا ہی بقدر مشروب دستونکی راہ سے نکلتا ہی یا اینکہ یا فراط دست لاتا ہی اور مقدار مستعمل سے زیادہ اخراج اسکا
مع رطوبت ہاے بدنی طبیعت کرتی ہی یا اینکہ مجاری مین پیٹ کر مثل پنیر کے بستہ ہو جاتا ہو یا اینکہ تبرید زیادہ پیدا کرتا ہی یا خلط بلغمی کا اخراج کرتا ہی
یا خلط سوختہ کا اخراج کرتا ہی کسی عفونت کیوجہ سے اگر قبول عفونت اسمین ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ افضل اوقات شیر شتر پلانے کے
فصل ربیع ہی ابتداے حیض تک منجملہ اچھی تدبیرونکے اسکے حق مین کہ جسکو ہم نے چند مرتبہ تجربہ کیا اور مفید پایا یہ ہی کہ حالت گرسنگی مین پلایا جائے
اور چند روز قبل اسکے استعمال کے گذرے ہون کہ شبانہ روز مین کچھ غذا نہوئی ہو یا اینکہ بہت تھوڑی سی غذا ہوئی ہو اور اگر ممکن ہو کہ بالکل
ترک غذا کیا جائے تو یہی بہتر ہی ورنہ وہ شب جسکی صبحکو اسکا پلانا منظور ہو ضرور فاقہ سے گذرنی چاہیے پھر جسوقت پلانے لگین تازہ دوشیدہ
کہ ابھی گرمی تھنون سے نکلنے کی باقی ہو اور جس جگہ دوہا گیا ہی اوسی جگہہ پلایا جائے اور مقدار وہی ۵ تولہ ۷ ماشہ خواہ ۱۰ تولہ تجویز کرنے چاہیے
اور بہتر یہ ہی کہ ۱۰ تولہ دودھ ہمراہ ۳ تولہ بول شتر کے پلایا جائے اور پانی چند روز تک بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چند روز بلکہ تین روز تک خیال
کرنا چاہیے کہ ادرار بول ہوکر جو کچھہ نکلتا ہی اوسکی مقدار قریب اوسی کے ہوتی ہی جو پلایا گیا ہی ۔ اور بعد تین روز کے اکثر شکم رواں ہوتا ہی اور
مقدار مشروب سے زیادہ رطوبات براہ دستون کے برآمد ہوتے ہین اور بیشتر سواے ثقل قلیل کے اور کچھہ برآمد نہین ہوتا ہی اسکی وجہ یہ ہی
کہ بدن اپنا حصہ تجھی اس سے لیتا ہی ۔ اگر دست کی راہ سے زیادہ مقدار مشروب سے برآمد ہوتی ہو ایک روز ٹھہرنا چاہیے یا اینکہ اوسمین
ادویہ ایسے ملائے جائین جنمین کسیقدر قبض ہو ۔ اگر اسکے پینے سے دست نہ آئے اوسوقت پینے والے کو ضرور ہی کہ خوف پھٹ جانے دودھ کا
پیٹ مین کرے اور اسی احتیاط سے اوسکا پینا چھوڑ دے اور اسیطرح اگر دست کی مقدار کم ہو بہ نسبت مشروب مقدار دودھ کے اور سوقت
ایسی کوئی چیز اوسے استعمال کرنی چاہیے کہ جو کچھہ معدہ مین ہی اوسکا انحدار کر دے اور پھر جب دودھ کا استعمال کرے اوسمین سکبینج وغیرہ کو ملا لے ۔
بلکہ احتیاط زیادہ یہ ہی کہ تین دن مین ایک مرتبہ تھوڑی سی حب سکبینج وغیرہ تناول کرے تاکہ شاید تھوڑا سا پھٹا ہوا دودھ جو معدہ مین رہگیا ہی اوسے
نکالدے یا اوس بقیہ سے جو خوف پیدا ہونے پنیر یعنی پھٹے ہوے دودھ کا ہی اوسکا اخراج کر دے خصوصاً اگر اسکو گھٹی ڈکار آتی ہو خواہ کسیقدر ثقل اور
گرانی معدہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہو اوسوقت اس حب کا استعمال پر ضرور ہی ۔ تدبیرات نافعہ سے ایسے ہی زمانہ مین فوراً حقنہ کرا دینا ہی اور واجب ہی
کہ ایسی حالت مین دودھ کا استعمال قطعاً موقوف کرے ایک روز خواہ دو روز اور سینک خواہ ضمادات ایسے تجویز کرے جو شکم پر لگانے کے محلل
ہوتے ہین ۔ اور اگر دودھ کے پینے سے ان باتون مین سے کوئی بات ہرج اور ضرر کی معلوم نہو اور ہر روز براہ براز ایک فضلہ بمقدار مناسب
نکلتا ہو بلکہ بنظر توضیح اور تفہیم کے بیان کیا جاتا ہی کہ مثلاً دو کوزہ چھوٹے چھوٹے فضلہ خارج ہو رہا ہی پھر تو اوسی تدبیر پر اقتصار کرے خالی دودھ
پیتا ہو خواہ سکبینج وغیرہ ملاکر جیسے حبوب مسہلہ جو سکبینج وغیرہ سے طیار ہوتے ہین ۔ اور اگر اسہال مین افراط ہو جائے ایک روز خواہ دو روز
دودھ کا استعمال چھوڑا دینا چاہیے پھر بتدریج رفتہ رفتہ اسکا پلانا تھوڑی مقدار سے اوس مادہ شتر کا چاہیے جسکو گیاہ ادویہ قابضہ کی چرائی گئی ہو
اور بوقت دوشیدہ ہونے کے فوراً اوس دودھ مین خبث الحدید بھری جو خوب کوٹا ہوا اور دھویا ہوا اور شراب اور سرکہ مین بریان

کیا ہوا ہو خبث الحدید بیس درہم قرظ یعنی سینگری ببول کی اور طراثیث ہر واحد پانچ درہم تخم کشوث تخم کرفس تین درہم چندا وفیہ صعتر اور کبر
اور سداب اضافہ کرکے سب ادویہ مذکورہ دودھ مین ڈالدی جائین اور ایک گھنٹہ تخمر کردہ دودھ کو چھان کر صاف کرین اور پلا دین پھر مقدار
دوا کی گھٹاتے گھٹاتے اخیر خالص دودھ تک پہونچین پھر ایسے اجزا بشرط حاجت شریک کرین جو مسہل ہون - مدرات جو نافع ہین اونکے استعمال مین
شرط ضروری یہ ہی کہ ایک ہی دوا پر اقتصار نکرین بلکہ بدل بدل کر استعمال کیا کرین - ادویہ مدرہ یہ ہین فطراسالیون نانخواہ فودنج تخم کرفس فودنج اسارون
رازیانہ سیساالیوس یعنی تخم انجدان اور بہینگ مونڈی وج سنبل رومی و ہندی دوقو اور قودمو اور بلیون تخم بلیون بیخ کندر دشتی کا گنج - واجب ہی
کہ بہت اچھی طرح ادویہ مذکورہ کو پیسین کہ خوب باریک ہو جائین اور بسرعت حدبہ جگر تک اونکی رسائی ہو اور مدرات قوی کا استعمال کرین اسکے بعد
روغن دار شوربا فربہ مرغ کا بھی ضرور پلانا چاہیے مترجم کہتا ہی زیادہ پینے کی شرط اسی واسطے کی ہی کہ استسقا بھی ایک قسم کا حل جلول ہشتگانہ سے ہی
جیسا کہ علم کیمیا اور فن اکسیر مین ثابت کیا گیا ہی مگر اس سے زیادہ عمدہ طریق وہ ہی جسکو شیخ نے مقدمہ اور اصول کلیہ معالجات جگر مین ذکر کیا ہی
کہ ادویہ جگر جسقدر لطیف ہون اور جوہریت اون پر غالب ہوا اسیقدر زیادہ موثر ہوتے ہین مترجم خاکسار نے اپنی رائے سے یہ نسخہ تجویز کیا اور
استعمال کیا ایک مریض کو تین روز مین بمقام پشاور دوسرے کو ایک ہفتہ مین بمقام جون اسقدر مفید ہوا کہ بیان اوسکا مبالغہ سے خالی نہین ہی
دوسرے مریض کا ورم قم معدہ تک پہونچ گیا تھا اور بعد ہفتہ کے نام و نشان باقی نہین رہا اور مجھے پوری امید ہی کہ یہ عرق کسیوقت خطا نکرے کا اسلیے
کہ اصول کیمیا سے بھی نہایت درست ہی اور قواعد اصول ادویہ مفردہ کے بھی اوزان وغیرہ سے پوری رعایت کی ہی اور تھوڑی مقدار سیرون
اور قدحون ادویہ پلانے سے زیادہ موثر ہی نسخہ یہ ہی پوست بیخ کرفس ۲۶ تولہ پوست بیخ رازیانہ ۲۴ تولہ گیاہ غافث ۱۰ تولہ فنطریون ۱۰ تولہ لک مغسول ۱۰ تولہ
مرکی ۱۰ تولہ قصب الذریرہ ۱۰ تولہ قسط شیرین ۱۰ تولہ ریوند خطائی ۱۰ تولہ فقاح اذخر ۱۰ تولہ ۶ ماشہ تخم رازیانہ ۷ تولہ تخم کرفس ۷ تولہ انیسون ۷ تولہ مصطگی
۷ تولہ دواؤن کو نیم کوب کرکے تین حصہ برابر کرین اور ایک حصہ کو بوقت شب خوب کھولتے ہوے پانی مین جسکا وزن ۱۶ بار ہو بھگو دین اور بقدر
۱۴ بار عرق کھینچین پھر دوسرا حصہ ادویہ کا اسی عرق مین بھگو کر قریب ۱۲ بار کے عرق دوآتشہ کھینچین پھر تیسرا حصہ ادویہ بھگو کر بقدر دس سیر کے
عرق نکالین یہ عرق بعد طیاری کے نہایت تیز اور خوشبو ہوتا ہی ۲ تولہ سے لیکر پانچ تولہ تک اسکی مقدار شربت ہی مگر ابتدا مین ڈہائی تولہ دینا چاہیے
اور بچونکو تولہ بھر کافی ہی اسیطرح ادویہ جگر کے واسطے جوہر ادویہ نکال کر استعمال کرنا عمدہ تدبیر ہی ہمارے زمانہ کی بلکہ ہم سے پہلے زمانہ کے اطبا باوجودیکہ
طب کی کتابون مین تصریح اسکی ہی مگر نام بھی جوہر ادویہ کا نہین جانتے - اس نسخہ پر مترجم خاکسار کو ناز اور افتخار ہی اور درست طیار ہونا اسکا نہین اور نسے
مجھکو بسبب مہارت اعمال کیمیائی کے حاصل ہوا ہی ملتن ضماد کے ادویہ مفردہ اور مرکبہ جو اس مرض مین نافع ہین اونکا ذکر ہم نے قرابادین مین کر دیا ہی
اور جو ادویہ یہان پر لکھے جاتے ہین وہی ہین جو ہمارے معمول اور مجرب ہین اور اونپر زیادہ اعتماد ہی کہ بالغ النفع ہین - گائے کا گوبر اور بھیڑ کی مینگنی گوبر
ان دونون کی خورش سوکھی ہوئی گھاس سے ہو ہرا چارہ نکھاتے ہون اوسکا نسخہ ضماد یہ ہی کسیقدر یہ دونون گوبر لیکر نمک اور پانی مین جوش دین
جب پانی سب جلجائے اور کسیقدر رطوبت قابل چسپیدگی کے رہجائے تھوڑی سی گندھک پسی ہوئی اوسپر چھڑک کر شکم پر لیپ کرین - ایضا
بھیڑ کی مینگنی لڑکے کے پیشاب مین پیکر ضماد کرین ایضا پنجال کبوتر حب الغار اور ایرسا کے ساتھ ایضا جو قوی زیادہ ہی اس بیمار کیلئے واسطے
گائے کا گوبر بھیڑ کی مینگنی اوسمین تھوڑی سی خربق اور شبرم ملا کر بول شتر مین ضماد طیار کرین - منجملہ ضمادات کے یہ ہی کہ گھونگھے کو پیٹ چاک کرکے
مستسقی کے پیٹ پر بجنسہ چسپان کرین اور بعد چمٹ جانے کے کسی پارچہ اور پتے وغیرہ سے باندہ دین اور یہان تک صبر کرین کہ خود بخود
سوکھ جائے - منجملہ ضمادات جیدہ کے یہ ہی کہ ریتیانج اور نطرون اور راسن اور دقاق کندر سے گائے کی چربی مین ضماد طیار کرین

یہ ضماد بھی استسقا کو مفید ہے صبر موٹی الجز کو پانیوں میں پکائیں اور اوسکے ہمراہ مازریون ایک جزو پسی ہوئی اور نطرون دو جزو اور کما فیطوس ڈیڑھ جزو ملاکر
لیپ طیار کرین ۔ یہ ضماد زیادہ قوی ہے صمغ صنوبر اور موم اور زوفا ہے تازہ اور صمغ البطم و زفت ہر ایک تین درہمی میعہ اور یہی اصطرک ہے اور مصطگی
اور شبت اور زعفران اور اطراف افسنتین اور اشق ہر ایک ایک درہمی جند بید ستر اور کبریت اور حماما اور صدف السمک جو بنام سیقا مشہور ہے ہر واحد سے
نصف درہمی پنجال کبوتر جو ترف بابلی اور پھول ٹگر ہا جو گاؤ پونچھین ہوتی ہے اور دیہاتی زبانوں میں اوسکو گھوا بولتے ہیں ہر واحد تین درہمی سوسن آسمان گون
چار درہمی بورہ سرخ ایک درہمی روغن بابونہ سے ضماد طیار کرین ۔ اگر جگہ میں ورم ہو اوسوقت وہ ضماد نافع ہوگا جو کہ حب بن الطیب اور زعفران
اور حب البان اور مصطگی اور اکلیل الملک اور نرم نرم شاخہائے انگور اور بابونہ اور روغن ہائے خوشبو سے طیار کیا جاسکے ۔ منجملہ مرہموں کے
یہ مرہم بھی عمدہ ہے بارفیشا اور کبریت اصفر اور نطرون اور اشق ہر ایک ایک جزو زیرہ دو جزو اور دو ثلث ایک جزو سے موم اور علک البطم
اور شراب ملاکر مرہم طیار کرین ۔ اور شکم پر اسی مرہم کو لگائین ۔ مرہم جند بید ستر اور مرہم ابرسا جو خاص ہمارا نسخہ تجویز کیا ہوا ہے اور مرہم
قرمیون اور مرہم شحم حنظل اور وہ مرہم جو بید سے بنایا جائے اور مرہم حب الغار اور مرہم بزور اور مرہم پنجیدوس بھی مستعمل ہے ۔ ذرورات
یعنی چھڑکنے کے ادویہ میں سے نطرون اور نمک ہر واحد بیان کیا ہوا پیٹ پر چھڑکا جاتا ہے خصوصًا بعد لگانے کسی روغن گرم کے جیسے
روغن قثاء الحمار اور روغن ناردین ۔ کبھی انکے بدن پر بطور مالش کے سرخ کرنے والی دوائیں استعمال کیجاتی ہیں اور کبھی انکے اعضائے اطراف
بدنکی پتلی پتلی شاخوں اور لکڑیوں سے مارے جاتے ہیں تاکہ مادہ ورم اطراف کیجانب کھچے اور میری رائے میں یہ طریقہ پسندیدہ نہیں ہے ۔ اور کبھی
انکے دونوں چڈھوں پر خواہ اونکے قریب جہاں ازار اور لنگی باندھنے کی جگہہ ہے پھکنی ہوا سے بھری ہوئی معلق کئے جاتے ہیں (شاید اس غرض سے
کہ بوجہہ شکم کا اونہیں مثانوں پہ پڑسے) اور مجھے اسمیں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ضمادات میں ایک نسخہ نہایت مفید
جسکو میں نے بارہا تجربہ کیا ہے اور بعض ایسے بیماروں پر جسکو بوجہ کثرت ورم کے ربو اور ضیق النفس بھی شروع ہوگیا تھا اور دوا کسی قسم کی
اوترنی دشوار تھی جیسے وہ شخص جو گوالیار میں تھا اور دوسرا مریض دریاباد محلہ الہ آباد کا الغرض اوسوقت بھی اس ضماد نے پورا پورا اثر دکھلا
اور ہمیشہ اورام جگر مائی ہوں خواہ اور قسم کے میرا معمول یہ بھی ضماد ہے اور اصل نسخہ چرک بیدانت جو اہل ہنود کی نہایت معتبر کتاب ہے اوس میں
واسطے پیل پائے بلغمی کے لکھا تھا میں نے بلا تصرف اوسکو استسقا میں بھی استعمال کیا وہ نسخہ یہ ہے حنظل قوقی سرخ ایک جزو زنجبیل سپید دو جزو سرسون
ایک جزو پرانے سرکہ میں پیس کر نیمگرم ضماد کرین ۔ حنظل قوقی تین قسم کی ہوتی ہے اس ضماد میں وہ قسم پڑتی ہے جسکو دیہاتی زبانوں میں گنداپورینہ
اور بعض ملکوں میں کھر بھوا کہتے ہیں شناخت اسکی یہ ہے کہ اسکے پتوں کے گرد سرخی اور ڈانڈ بھی سرخ ہوتی ہے اور سکھپرہ کی ڈانڈ سرخ نہیں ہوتی
اسکی جڑ پتلی اور چھوٹی ہوتی ہے سکھپرہ کی موٹی اور بڑی ہوتی ہے اسکی بیل زیادہ نہیں پھیلتی ہے اور سیتھ چینہ جو تیسری قسم ہے اوسکی بیل مفروش زیادہ
ہوتی ہے بہرحال اس قسم کو تحلیل اورام میں اس ترکیب خاص کے ساتھ مترجم نے یہان تک موثر پایا ہے کہ فقط جگر پر ضماد کرنے سے چہرہ اور پاؤنکا
ورم بھی زائل ہوجاتا ہے اور بہت جلد یعنی ۲ گھنٹہ سے ۴ گھنٹہ تک اسکا اثر نمایان ہوتا ہے الا ماشاء اللہ متن بزل یعنی شق کرنا مراق کا ایسی
بری تدبیر ہے کہ بہت کم کارگر ہوتی ہے اور سوا اوس شخص کے جو نہایت درجہ قوی ہو کہ بعد اس تدبیر کے ریاضت معتدل کرسکے اور پیاس پر صبر
اور کمی غذا پر بے قرار نہو اور کسی کے واسطے اسکا کرنا جائز نہیں ہے ۔ واجب ہے کہ تا امکان جب تک اور علاج ہوسکے اس تدبیر کیطرف توجہ نکرین
اور اگر کرین تو لازم ہے کہ ایک ہی مرتبہ تمام مائیت کا اخراج نکر ڈالین کہ روح غریزی کا اخراج بھی دفعۃً اسکے ساتھ ہوجائے گا اور قوت یکسر
ساقط ہوگی بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی نکالین ۔ اور لاغر اندام ضعیف الجثہ پر اس ترکیب کو ہرگز نکرین طریقہ چاک کرنے کا یہ ہے حکیم انطلس حکم کرتا ہے

کہ اس مریض کو سیدھا کھڑا کرین اگر اوسمین طاقت کھڑے ہونے کی ہو یا اینکہ جلوس مستوی سے اوسکو سیدھا بٹھائین اور کاریگر یعنی دستکاری
کرنے والے اوسکی پسلیونکو بائین اور نیچے کیطرف اوتارنے کا قصد کرین ناف کیطرف ہٹاتے رہین اوسکے بعد بزل کا عمل کیا جاے اگر مریض
ان باتونکا متحمل نہو پھر تو اوسے بزل کی تکلیف نہ دینی چاہیے — اگر ارادہ چاک کرنے کا ہو تو ناف کے نیچے سے بزل کرنا چاہیے تین انگشت
ملی ہوئی زیر ناف اسکا مقام ہی بعد اوسکے چاک کرنا چاہیے اگر ابتدا استسقا کی امعا سے ہوئی ہو اور اگر ابتدا جگر سے ہوئی ہو اوسوقت
شق کرنے کی جگہہ ناف سے بائین طرف لٹا کر تجویز کرنی چاہیے اور اگر ابتدا اس مرض کی طحال سے ہو ناف سے داہنی طرف ہٹا کر چاک کیا چاہیے
اور ایسی نرمی اور سبکدستی کرنی چاہیے کہ صفاق یعنی وہ جھلی جو مراق سے چسپیدہ ہی شق نہونے پائے بلکہ مراق صفاق سے اودھر کو ہٹ جائے
اور بمقدار قلیل اوتر جاے نیچے کیطرف جہان سے مراق کو شق کیا ہی بعد اوسکے مراق مین چند سوراخ چھوٹے چھوٹے کئے جائین اسطرح پر کہ
سوراخ مراق صفاق کے سوراخون سے نیچے ہو اسکا فائدہ یہ ہی کہ جب انبوبہ یعنی پانی نکالنے کی نلی جو مستعمل ہوگی جب بقدر مناسب پانی سے
پیٹ کے بھر جائے اور پھر اوسکو نکال لین اوسوقت صفاق مراق سے چسپیدہ ہو جائے اور سوراخ بند ہو جائین کہ پھر پانی باہر نہ نکل سکے کیونکہ دونونکے
سوراخونکی جگہہ جدا جدا ہی — جب اس قاعدہ سے دونون سوراخ بھی ہو چکے اب ایک انبوبہ یعنی نلی تانبے کی خواہ لوہے کی چکنے منھ کی اور سرا
باریک جیسکے سب طرف سوراخ ہون اوسی چاک کے مقام پر رکھہ کر اوتاری جاے تا اینکہ پانی برآمد ہوا اور بہنے لگے اور مقدار مناسب تک نکلجائے
جب رطوبت ایک اندازہ معین تک نکل چکے مریض کو چت لٹانا چاہیے — اور واجب ہی کہ نبض کی خبرگیری اوسوقت پوری کیجائے جب معلوم ہو
کہ نبض مین ضعف آنا شروع ہوا فوراً رطوبت کا اخراج بند کر دینا چاہیے پانی کے نکالنے کا اخیر درجہ یہان تک ختم کرنا چاہیے کہ تھوڑی مقدار
اوسکی چھوڑ دی جاے کہ اوسی دواؤنکے ذریعہ سے نکال لینگے اور مسہل کی کارروائی اوسکے واسطے کافی ہوگی — کبھی بعد اس عمل بزل کے
داغ لگانے کا عمل بھی اوسیطرح کیا جاتا ہی جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہی — کبھی معدہ اور جگر اور طحال اور مقام زیر ناف کو باریک باریک داغ سے
داغدار کرتے ہین — کبھی بزل کرنے والے اس لطف اور نرمی سے بزل کرتے ہین کہ اسی مائیت کو بیضہ ہاے خصیہ کیطرف اوتار لاتے ہین
اور تھوڑا تھوڑا پانی اوتار کر اوسی طرف سے سب کو خارج کر دیتے ہین اور یہ تدبیر منتج ہی کہ اس سے برآمد کار ازالہ مرض کا ہوتا ہی اور مفید بھی ہی
اور یہ تدبیر اون طریقونسے کیجاتی ہی جنسے مائیت بطرف اسفل کے اوتاری جاتی ہی مثلاً چھینک لانی اور دیگر طرق اور اسوقت واجب ہی
اس امر کا لحاظ کامل رہی کہ اس تدبیر سے مرض فتق پیدا نہو جاے اور اس عمدگی سے اسکو کرنا چاہیے کہ کوئی اور ضرر دوسرا مثلاً رگونکا شق
ہو جانا وغیرہ پیدا نہو — کبھی خصیہ مین ایک موٹی سوئی سے بڑا سا سوراخ کر دیتے ہین خواہ چند سوراخ کر دیتے ہین تاکہ اس رطوبت کے
رسنے اور بہنے کے مقامات پیدا ہو جائین — اکثر بعد بزل اور شگاف دینے کے مغص اور مروڑ اپیدا ہوتا ہی اور درد بھی عارض ہوتا ہی اوسوقت
واجب ہی کہ روغن شبت اور روغن بابونہ اور دیگر ادہان ملینہ کے محل مغص پر مالش کرین یا موضع بزل پر ضماد حلبہ اور تخم کتان
تخم خطمی وغیرہ کا لگائین — اکثر فقط آب گرم خواہ کوئی روغن کے استعمال پر اقتصار کرتے ہین جب مغص اور پیچ دور ہو جاے جو دوا وغیرہ
لگائی خواہ ملی ہی اوسے جدا کر دیتے ہین — استفراغ جزئی یعنی خاص خاص استفراغات کو لازم ہی کہ ہم چند ابواب اور مباحث مین بیان
کرین — یہ وہی ادویہ مسہلہ ہین جنکو ہم نے جدول اور نقشہ ہاے ادویہ مفردہ کتاب دوم مین لکھا ہی — قوی دوائین اونمین سے
زہریلے دودھ (جیسے تھوہڑ اور آکھہ اور تدہار او وغیرہ) نہایت عمدہ وہ شی جو ان یتوعات یعنی زہریلے دودھ کا ضرر توڑ ڈالے
سکنکہ اور سیب اور بہی اور انار دانہ خصوصاً وہ انار دانہ جسمین بہی پھر دو کی ہو خواہ اور کوئی میوہ اسی مزاج کا پایا اوسکا

ایسے پھل والے [illegible] جو [illegible] انکا عصارہ [illegible] ہو ۔ ہیئو ناتا جس شئی مین گوندتے جاتے ہین مثلاً شبرم کا دودہ تخفیج مین گوندہ کر گولیان طیار
کیجاتی ہین [illegible] سکنجبین [illegible] بھی [illegible] ہے جسوقت سے تو اسکنجبین مین ایک دانق شبرم وغیرہ کا دودہ حل کیا جائے خصوصاً وہ درخت جس سے تریاق
فراوی [illegible] بنایا جاتا ہے اور مجھے گمان ہے کہ اس درخت کا نام اغیثون ہے ۔ فربیون بھی ایسی ہی دوا ہے کہ ایک درہم اوس سے زردی بیضہ نیمبرشت مین
[illegible] بنا [illegible] ہو [illegible] سے ناروبہت ہوتا ہے مگر خطرہ عظیم بھی اسمین ہے ۔ روسنخج اور توبال نحاس خصوصاً وہ کی کے
[illegible] ایک [illegible] قسم سے ہے جسکا نام مندا باہے اور عصارہ قثاء الحمار اور شراب یعنی کوئی شربت جسمین شحم حنظل
[illegible] اور ماذریون [illegible] قوی کے ہے استسقا کیواسطے اور اصلاح ماذریون کی یہ ہے کہ سرکہ مین اوسے بھگو دین اور اوسی سرکہ کی
سکنجبین طیار کرین ۔ اشق بھی دو درہم تک ہمراہ ماء العسل کے پلائی جاتی ہے ۔ اعتدال کے قریب یہ دوا ہے تیزی اور نرمی مین سکبینج اور ایرسا تخم
انگن چھیلکے اوتار کے پس ان سب اجزا کو شہد اور مولی کے پتون کے پانی مین گوندہ کر استعمال کرین ۔ جو ادویہ بہ نسبت ادویہ مذکورہ بالا کے
ضعیف العمل ہین اور اسلم ہین یعنی بے ضرر جیسے آب قاقلی یا عرق الاذخر کا نصف رطل ہمراہ شکر العشر اور آب کا کنج اور آب مکوے سبز ہمراہ سکنجبین
ماذریون بکے اور شیر مادہ شتر کے اور ماء الجبن جو مدبر کیا جائے ایرسا کی قوت سے اور توبال نحاس و ماذریون وغیرہ کے قوت سے نسخہ ماء الجبن کا
ایک رطل یعنی آدھ سیر ماء الجبن مین ایک درہم نمک لاہوری اور پانچ درہم تربد پسا ہوا نرم آنچ مین جوش دین اور جو کف وغیرہ اوپر آئے اوسے
دور کرتے رہین تا اینکہ صاف ہوجائے اور ثلث رطل یعنی ۲۴ تولہ سے شروع کرین پھر تھوڑا تھوڑا بڑہاتے بڑہاتے پورے آدہ سیر تک پلاتے ہین
اس طریقہ سے رطوبت استسقا کی کم ہوجاتی ہے اور حد تسخین تک نہین پہونچتی ہے ۔ عمدہ ماء الجبن وہی ہے جو اونٹنی کے دودہ سے بنایا جائے اور زیادہ درد
اور افضل واسطے محرورین کے یعنی جو لوگ استسقاے حار مین گرفتار ہون وہ ماء الجبن ہے جو بکری کے دودہ سے پھاڑا جائے یا گھوڑے کے دودہ سے ۔
منجملہ ادویہ کے جو قریب الاثر انہین دواؤنکے ہین اور استسقاے حار کو نافع ہوتی ہین یہ بھی ایک دوا ہے کہ بہی کے ٹکڑے تین دن سرکہ مین تر کرین
بعد ازان اوسکے ہموزن ماذریون تازہ لے کر خوب طرح سے کوٹین تا اینکہ خوب مخلوط اور امیزش پیدا ہوجائے اور پھر صاف کر کے نصف وزن
سرکہ کے شکر ملائین اور اتنا جوش دین کہ شہد کے قوام مین آجائے اور سب اجزا کو اسمین ملا دین ۔ اسی کے قریب وہ گولیان ہین جو تخم
ماذریون اور سکر العشر سے طیار ہوتی ہین یہ ایسی دوا ہے کہ اسمین خطرہ کچھ نہین حار استسقا مین بھی اسکو دے سکتے ہین معجونات مین سے کلکلانج
اور معجون خبث الحدید اور معجون ماذریون جو قرابادین مین درج ہے ۔ یہ معجون بعض الطبا نے تجویز کی ہے تخم کاسنی تخم کشوث دس دس جز عصارہ طرخشقوق
یعنی جنگلی کاسنی خشک کیا ہوا بیس درہم عصارہ زرشک پندرہ درہم لک مغسول ریوند چینی مکد پانچ درہم عصارہ غافث تین سات درہم
عصارہ قثاء الحمار شحم حنظل پانچ پانچ درہم غاریقون سات درہم جلاب مین یہ معجون طیار ہوتی ہے اور ہمراہ ماء الاصول کے کھلائی جاتی ہے ۔
یہ دوا اجید ہے جسکو بعض اوائل الطبا نے ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے براہ دست برد اپنی طرف منسوب کیا ہے اور یہ دوا ہر نوع کلکلانج سے بہتر اور بے خطر ہے
با اینہمہ اس دوا مین تقویت بھی ہے اور اسہال قوی ہے ۔ شربت کے اقسام مین شراب ایرسا جو ہمارا نسخہ ہے اور ایک شربت یہ ہے فلفل کبوتر اور
نحاس سوختہ ایک ایک مثقال اور تین مثقال نرم نرم شاخین سداب کی اور تھوڑا سا نمک خمیر کا ان سب کا شربت طیار کرین ۔ حبوب مین سے
حب فیلغوس صفت اوسکی یہ ہے توبال نحاس برگ ماذریون تخم انیسون برابر برابر ہموزن پیس کر گولیان طیار کرین اور قوی آدمی کو ایک مثقال
اور ضعیف کو ایک درہم کھلانی چاہیے ۔ ایضاً حب شعبا اور حب بہرام اور حب خمسہ اور حب سکبینج اور حب ماذریون اور یہ دوا
نہایت درجہ مفید اور قوی ہے زقی کے واسطے جسطرح کہ حب ریوند استسقاے لحمی کے واسطے ہے اور حب المقل اور حب شبرم اور بہت سے

تریاق فراوی اور قوتی بنانیکی ترکیب

ادویہ مسہلہ بناضرر

حبوب جنکو ہم نے قرابادین مین لکھا ہی ایک یہی حب اوسی قسم کی ہی لین شبرم اور عصارہ غنثین سنبل ترہر واحد ایک ۔ دانق غاریقون گلسرخ نصف درہم آب ہاکوسے سنہرمین گولیان بنا ؤ یہ یہی حب جید ہی تابی کا چپیان کما فیطوس انیسون ہموزن اجزا سے گولیان طیار کرین اور شروع ایک درخمی سے کرین اور بڑہاتے جائین ایضاً قرص بھی بنائے جاتے ہین اونمین سے قرص ریوند کبیر جو مسہل ہی اور قرص ماذریون ہمراہ بزوری کے اور قرص ماذریون دوسرے نسخہ سے جو مشہور ہی ۔ استحمام یعنی نہانے خواہ پسینا نکالنے کے طریقہ پس ان بیمارون کو حمام رطب نازیبا ہی اور بہتر انکے واسطے حمام یابس ہی اور یابس مین سب سے بہتر یہ طریقہ ہی کہ ایک تنور گرم کیا تاکہ مریض تحمل کر سکے اوسکے اندر داخل ہوتے کو خصوصاً وہ مستقی جسکو تپ بھی ہو پھر اوس تنور مین داخل ہو جاے کہ سر اپنا باہر تنور سے رہنے دے ہواے سرد مین تاکہ ہواے سرد قلب تک پہونچتی رہے اور ریہ کو ہواے سرد پہونچا کرے پس قلب اوسکا سرد رہے گا اور ریہ کی تبرید سے پیاس بھی زیادہ نہ ہوگی اور تمام بدن سے اوسکے اچھی طرح پسینا جاری ہوگا اور نافع ہوگا ۔ پھر اگر استحمام رطب کرنا منظور ہو تو آبہاے معدنی جو گرم ہون اور بورقی یا کبریتی یا شبی جو مشہور معروف ہین او تجفیف پیدا کرتے ہین کہ ایسے پانیون سے زمانہ منتہی مین مرض کے نفع یاب ہوگا خصوصاً مریض استسقاے لحمی کا اوسکو چاہیے کہ دن بھر مین چند مرتبہ ایسے ہی پانی سے استحمام کیا کرے ۔ پھر اگر قوت کے سقوط کا اندیشہ نہو اور تمام دن ایسے ہی پانی مین ٹھہرنا اوسکو ممکن ہو ایسا ہی کرنا چاہیے ۔ ایسی قسم سے آب دریاے شور بھی ہی اگر کسی ترکیب سے نیم گرم ہو سکے یا خوب گرم ہو جاے ۔ سرد پانی سے نہانا خواہ اوسمین پیرنا پس بعد غسل کرنے کے آبہاے مذکورہ سے زیادہ مفید ہوتا ہی منجملہ فضائل آبہاے معدنی کے ایک بڑا فائدہ اونمین نہانے سے یہ ہی کہ ٹھنڈی سانس لینے پر مریض کو ہر وقت اس نہانے مین قدرت اور اختیار رہتا ہی اور یہ بات حمام مین کمتر نصیب ہو سکتی ہی ۔ پھر اگر آبہاے معدنی میسر نہون اونکے بعد افضل آب شیرین ہی کہ اوسمین او دویہ چند جو شوریت اور تجفیف پیدا کرین ملا کر جوش دی جائین جیسے گندھک اور بورہ اور اشنان اور خردل اور گٹھلیان چھوہارے وغیرہ کی خواہ اور او دویہ معلومہ جو مشابہ انکے ہین اور معلوم ہین کہ ایسے مصنوعی پانی سے نہانے مین کچھ خوف اور ضرر نہین ہی ۔ ایسے پانی مین صاحب زقی اور طبلی کو چاہیے کہ فقط اپنے شکم کو انکا اثر پہونچاے اور لحمی مستقی تمام بدن اپنا انمین داخل کرے ۔ استسقاے حار از قسم زقی یا تو وہ تابع ورم گرم کے ہوتا ہی یا تابع سوء مزاج حار کے جو بلا ورم ہو وہ سوء مزاج جو قوت مغیرہ کو ضعیف کر دیتا ہی ۔ پیشاب کا سرخ رنگ ہی لامحالہ ان اقسام پر دلیل حرارت کی نہین ہی اسلیے کہ اکثر حمرت بول بسبب قلت مقدار کے (بموجب بیان بالا) ہوتی ہی بلکہ اعتماد شناخت حرارت مین اور دلائل پر مثل التہاب وغیرہ کے کرکے علاج کرنا چاہیے ۔ واجب ہی کہ دونون قسم کے مریض استسقاے حار کے یعنی ورم اور سوء مزاج والے ادویہ حار کے استعمال سے بچاے جائین ورنہ زیادتی سبب کی جو حار اجزا کے استعمال سے ہوگی مرض کو بھی زیادہ کرے گی بلکہ اسی زیادتی مرض مین کہ حرارت بھی بڑہتی جاتی ہی خطر عظیم ہی ۔ اور ہرگز التفات نکرنا چاہیے اوس شخص کے کلام کی طرف جو کلیتہ دعوی کرتا ہی کہ استسقا بدون ادویہ حار کے اچھا ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ خاص ہمارے مشاہدہ اور تجربہ مین اور بھی ہم سے پہلے اطباے حذاق کے تجربات مین اکثر زوال مرض ہذا کا اسیطرح پر ہوا ہی کہ ہم نے اورام حارہ کا علاج اونکی خاص ادویہ سے کیا اور مزاج حار کا علاج تبرید سے اور استسقا بھی زائل ہو گیا اور مزاج حار کی بھی اصلاح ہو گئی ۔ مین نے بچشم خود ایک عورت کو دیکھا جسکو استسقاے حار نے بغایت لاغر کر دیا تھا اور مصیبت عظیم اوس پر اسی مرض سے آرہی تھی پس وہ بکثرت انار کھانے پر جھکی اور اسقدر زیادہ انار اوسنے کھائے کہ اونکی تعداد کا بیان مکروہ معلوم ہوتا ہی فقط اسی تدبیر سے وہ بالکل تندرست ہو گئی اور اوسکا

مرض جاتا رہا اگرچہ یہ تدبیر اوس نے اپنی ہی راے سے کی تھی کسی طبیب کی راے نہ تھی مگر مین نے اوسکا مشاہدہ حال خود کیا ہے ۔ یا اشد
پھر بھی رعایت استسقا کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے جو فرا ہم ہو چکی ہی اسیلیے کہ فقط رعایت حرارت ہی کی کرینگے اور رعایت کی تحفیف خواہ اخراج سے
بالکل بیخبر ہو جائینگے یا ایکہ فقط رعایت کے لحاظ سے تپ سے غافل ہو جائین دونون صورتونمین خطا واقع ہوگی پس واجب ہی کہ یہ چاہیے [illegible]
چلی جائے اور رقیق اور نرمی تدبیرین رہے اور معتدل ادویہ کا استعمال زیادہ رہے اور جو اغلب ہی یعنی جسکا ضرر سر پر دست [illegible]
اوسکا مقابلہ علاج مین زیادہ کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر طبیب ورم اور استسقا کے دور کرنے مین زیادہ کوشش [illegible]
تپ ابھی باقی ہو کبھی ممکن نہین ہی کہ ایسی حالت مین یہ تدبیر کارگر ہو سے تدبیر صحیح ایسے وقت کی یہ ہی کہ آب کا کنچ اور آب [illegible]
کرفس اور آب قاقلی اور آب طرخشقوق یعنی کاسنی تلخ کا استعمال کیا جائے اور انہین شربتا مین لک اور ریوند اور زعفران [illegible]
زردکے ملادی جائے اور یہ بھی جائز ہی کہ بروقت ضرورت اسفل طبیعت کے مرضا مین جو مسہلات مذکور ہین وغیرہ [illegible]
اوپر لکھی ہین مستعمل ہون ۔ واجب ہی کہ تامل اور غور سے جالینوس کا وہ کلام دیکھا جائے جو ایک مستسقی کی بابت ہے [illegible]
اور ہم نے لفظ بلفظ اوسکی ذیل مین نقل کردی ہی جالینوس کہتا ہی مین نے ایک شیخ کی جو میرا سچا دوست تھا [illegible]
مبتلا ہوا کہ اوسکی حرارت قوی تھی اور قوت اوسکی بدرجہ ضعیف ہو گئی تھی اسطرح تدبیر کی کہ اوسکی قوت [illegible]
مرغابہ اور کبک اور تیتر وغیرہ طیور کا کھلانا اور خبز خشکار اور قرالعل ور ہلام اور مسعود جو اقسام گوشت [illegible]
طیار کرا کے اور مسور اور سرکہ سے مگر چھوٹی مسور بھی اور ان اغذیہ کے کھلانے مین دست [illegible]
در شوربا کسی گوشت وغیرہ کا اوسی ہرگز نہین دیا سوا اوس روز کے جس روز میرا ارادہ کسی دوا کے [illegible]
البتہ اوس دوا کے پلانے سے پہلے اوسکو شوربا دیا تھا اور بعد اسی دوا کے بھی اوسی روز شوربے کا حکم دیتا تھا اور وہ شوربا بھی
ایسا ہوتا تھا جو اوسکی پیاس نہ بڑھائے ۔ مین نے اوسے اجازت دی تھی کہ شوربا جو سرکہ سمیت تناول کرے [illegible]
ہونے مین درجہ اوسط پر ہو پھر مین نے اس جوشاندہ سے اوسکا اسہال کیا ہلیلہ زرد سات درہم شاہترہ چار درہم [illegible]
دو درہم گیاہ غافث دو درہم ہری کاسنی ایک گڈی سنبل الطیب دو درہم تخم کاسنی دو درہم تین رطل پانیمین جوش دے کر جب
ایک رطل رہ جائے اوسمین دس درہم شکر مل کر خوب آمیختہ کرکے اوسے پلاتا تھا ۔ ایضاً یہ حب لبن شبرم اور ہموزن اوسکے [illegible]
اسی کو بستہ کرلیتا تھا یعنی گولیان بنالیتا تھا اور یہ گولی قبل غذا کے اوسے دیتا تھا اور کبھی اس گولی کو انجیر کے جوہر [illegible]
کرتا تھا اور بقدر دو حصہ خواہ تین حصہ کے برابر اوسکو کھلاتا تھا اور اس حب کے بعد اوسکو آب حصرم اور ریباس دیتا تھا ۔ اوسکے
جگر پر ضماد شورہ کا اور حب فیدس نامی طبیب کا اور ماذریون جو سرکہ مین بھگوئی ہو کرتا تھا ۔ طلا شکم پر گل ارمنی ہمراہ سرکہ اور پانی
گلاب اور ارد جوار باجرا اور گائے کا گوبر اور بکری کی مینگنی اور خاکستر بلوط او سانگور کی اور بعض اوقات بورہ اور کبریت اور جملہ ادویہ
طلا کے سرکہ کے ذریعہ سے لگاتا تھا ۔ تا اینکہ مین نے اسقدر جرات کے کہ ضماد صندلی بھی اوسکے جگر پر لگایا ۔ کبھی ایسا بھی کرتا تھا
کہ ضماد صندل بجانب جگر اور ادویہ محللہ کا ضماد ناف اور شکم پر ساتھ ہی لگاتا تھا ۔ اوسکے مسہل مین کبھی شربت ورد جسمین [illegible]
مین نے بھگولیا تھا بھی تجویز کیا ۔ ایک مرتبہ شربت ورد مین لبن شبرم اوسیطرح داخل کیا تھا ۔ فواکہ کے اقسام مین سے [illegible]
اور بادام اور شکر کی اجازت دی تھی ۔ مین نے بتاکید اوس سے کہدیا تھا کہ پیاس اوسکے پر زیادہ صبر کرے اور اگر زیادہ غلبہ پیاس کا

دیتا تھا پانیمین سرکہ ملاکر تھوڑا سا پلاتا تھا - کبھی برگ مازریون کو خوب کوٹ چھان کر شیرہ انجیر مین ملاکر اوسے قبل طعام اور بعد طعام کے کھلاتا تھا اور خلاصہ یہ ہی کہ کبھی ایک روز بھی اوسکو مین نے ایسا نہ چھوڑا کہ اخراج رطوبت اور مائیت استسقا کا بذریعہ اسہال وغیرہ کے ہوتا ہو - یہ خلاصہ کلام جالینوس کا ہی (جسمین سب تدابیر کا بیان ہوا ہی) - غذا اصحاب استسقا کی پس واجب ہی کہ تھوڑی ہو اور لطیف ہو اور اگر ممکن ہو گیہون کی روٹی قطعًا نکھائے اسلیے کہ اسمین لزوجت ہوتی ہی اور سُدّہ پیدا کرتی ہی اور فقط جَو کی روٹی پر اقتصار کرے اور اگر ضرور گیہون کی روٹی کھاتا ہو تو پھر تنوری روٹی بلا خمیر کے جو بنا ہو خشکار سے وہ مرسوم ہی اختیار کرے اور پختہ کرنے مین اوسکے زیادہ مبالغہ کرے کہ خشک ہو جائے اور لزوجت اوسکی جاتی رہے اور خامی دور ہو جائے اور گیہون کی وہ قسم جسکو علک کہتے ہین اور اسمین لزوجت زیادہ ہوتی ہی نہ استعمال کرے بلکہ وہ قسم جو کٹھیا کہلاتی ہی اور سرخ رنگ ہوتی ہی اوسمین لَس اور لزوجت بالکل نہین ہی کھلانی چاہیے - بعض آدمی گیہون کی روٹی مین چنے کا آٹا ملا دیتے ہین اور چکنائی ان لوگون کو زیتون کی دینی چاہیے - منجملہ اونکی غذا کے یہ بھی غذا ہی کہ سرکہ اور زیت مین مقوی ادویہ اور خوشبو مصالح ملاکر تناول کرین کہ یہ غذا انکو موافق ہی مرغ کا شوربا بھی انکو موافق ہی کہ اسمین اور اسکے ہمراہ اصلاح جگر بھی ہی - نصاری جو طعام انکے واسطے طیار کرتے ہین وہ مرکب زیتون اور گاجر اور لہسن سے ہوتا ہی - واجب ہی کہ شوربا انکے واسطے چنے کا اور چکاوک اور بڑے مرغ کا جسمین ساگ ماہودانہ کا داخل ہوا ہو اور اکثر جو گوشت انکو دیا جائے گوشت ہاے طیور خشکین پوست ہی جیسے دراج اور چکور اور بگلا اور چکاوک اور فاختہ کے اقسام اور گوشت قطا کا جو ایک قسم خاص فاختہ کی ہی اور ہندی مین لوہ کہتے ہین اور صحرای جانور وحشی گوشت آہو اور بزغالہ اور چھوٹی چھوٹی مچھلیان یہ سب اونہین مصالح سے جو لطیف ہون تیز چرپری جیسے مرچ سیاہ اور تقطیع بلغم کی کرتے ہون - سانپ کا گوشت بھی انکے واسطے اچھی غذا ہی مگر کبھی پیاس مین زیادتی کرتا ہی - ترکاریان انکے واسطے جیسے کرفس اور چقندر اور بقلہ یہودیہ یعنی بابری اور کاسنی اور شاہترہ تھوڑا سا ابھوا اور گندنا اور سداب اور کرویا جو ایک قسم زیرہ کی ہی اور فودنج اور ثوم اور خردل اور کبر - حبوب یعنی غلہ کے جملہ اقسام انکو مضر ہین خصوصًا اصحاب طبلی کو - لبوب مین پستہ اور بندق اور بادام تلخ اور اکثر چاشت کے وقت انکو چھوہارے کی اور منقے کی اجازت دیجاتی ہی اور فواکہ مین سے کسی چیز کی اجازت انکو نہین ہی سواے انار شیرین کے - شراب اور شربت کے جملہ اقسام کے مستسقی حار اور بارد کو پاس نجانا چاہیے پس واجب ہی کہ سواے رقیق اور کہنہ شراب کے کسیوقت اور شراب کو تناول نکرے نہار منھ ہو یا غذا کھا چکا ہو بلکہ بعد غذا کے جب انحدار غذا کا معدہ سے معلوم ہو - حقنہ اور شیافات اونہین ادویہ کے پانی سے بنائے جاتے ہین جو اخراج مائیت استسقا کرین جیسے کہ سکبینج اور ایرسا وغیرہ - یہ شیاف بخوبی اخراج رطوبت استسقا کو کرتا ہی تخم اونگن پچاس دانہ جمال گوٹہ تیس عدد غاریقون سات قیراط تانبے کی چھیلن تیس درخمی لب خنزیر مین شیاف طیار کرین اور چھہ قیراط سے سات تک رکھنے کی اجازت ہی مدرات مین جملہ ادویہ مدرہ انکو مفید ہین - منجملہ اونہین ادویہ کے جو ادرار بول کرے ایک یہ دوا ہی تخم اونگن نو قیراط خربق سیاہ نو قیراط کا کنج ایک درخمی سنبل ہندی دو درخمی سب ملاکر تناول کرین مقدار شربت ایک مثقال ہی خوشبو ادویہ جو ادرار بول کرین اونکا یہ نسخہ درج ذیل ہی شاخہاے بلسان اور سنبل سلیخہ زیرہ بیخ سوسن ہو فاریقون تقاح اذخر لوف کبیر جنگلی گاجر حماماسمر بیون جو ایک قسم کرفس دشتی کے ہی فطراسالیون اور وہ تخم کرفس جبلی ہی قصب الذریرہ فلفل کا کنج سیساليوس اور وہ انجدان رومی ہی ہر واحد ایک درخمی لیکر سب کو یکجا کر دین مقدار شربت بقدر دو درخمی کے ہی **علاج استسقاے لحمی کا** وہ قواعد کلیہ جو استسقاے لحمی کے علاج مین مفید ہین اونکو باب علاج استسقاے زقی مین ہم نے بیان کر دیا بطور اشارون کے -

[illegible] استسقا میں [illegible] اگر [illegible] اسکا [illegible] ہو یا خون [illegible] اور دلائل امتلا کے بھی موجود ہوں تو
[illegible] فصد [illegible] حرارت کرنے سے حرارت غریزیہ کو بجھا دیا ہے
فصد کو زیادہ مناسبت استسقائے لحمی سے ہے بہ نسبت استسقائے زقی کے اور طبیعت کا نرم رکھنا ایسے بیمارونکی اصلاح کی بات ہے پس
مناسب نہیں کہ قبض طبیعت میں کچھ خوف پیدا کیا جائے بلکہ واجب ہے کہ ہمیشہ نرم رکھی جائے اگرچہ دوائے معتدل سے کیوں نہو ۔
جسوقت ہمراہ استسقائے لحمی کے تپ ہو اوسوقت مسہل پینا جائز نہوگا بذریعہ دوا کے اور نہ فصد کرنی جائز ہوگی تاونکہ تپ جاتی رہے
قرص شبرم اور اوسکا استعمال جسطرح ہم نے اوپر علاج زقی میں لکھا ہے زیادہ مناسب ہے واسطے لحمی کے بہ نسبت اور اقسام استسقا کے ۔
قیروانی اور غرغرے ہیں دماغ کا تنقیہ کرو ہیں بھی اسمیں مفید ہیں اور اسہال بھی مفید ہے افضل ادویہ مسہلہ حب ریوند ہے کہ اسکا اسہال
بہت اچھا اور مفید ہے ۔ جملہ اقسام استسقا کیواسطے خصوصاً استسقائے لحمی کیواسطے ریاضت بھی تجویز کیجاتی ہے شروع اوسکا چت لیٹے
ہوتا ہے گہوارہ وغیرہ میں پھر کسی سواری کے جانور پر مضبوط بٹھا کر اوسکے بعد پیادہ چلانے کی ریاضت نرم زمین پر تھوڑی تھوڑی
اور نرم زمین ریتیل کی ہونی چاہیے اور جسوقت وہ چلنے کی ریاضت کرتے ہوں ایک آدہ آدمی ایسا ہمراہ رہے جو پسینا اونکے بدنکا
پونچھتا جائے کیونکہ پونچھنے سے پسینا کے آمد زیادہ ہوتی ہے ورنہ جو بوند پسینے کی برآمد ہو کر بدن پر ٹھہر جاتی ہے وہ دوسری بوند کے نکلنے کو
مانع ہوتی ہے ۔ بعد ریاضت کے تسخین کی تدبیر کرے خصوصاً دھوپ کی گرمی سے کہ آفتاب کی حرارت اور گرمی نفوذ بدن میں زیادہ کرتی ہے
اور جسوقت دھوپ کی گرمی زیادہ معلوم ہو سر کو سایہ میں کرلے تاکہ دماغی مرض کوئی پیدا نہو جاوے اور تمام اعضائے بدنکو دھوپ کے
سامنے کھلا رکھے ۔ سونے کی جگہ اوسکی ریگ میں تجویز کرنی چاہیے اگر ریت مل سکے ۔ ذرورات حارہ اور تجفیف سے بھی تسخین
کیجاتی ہے اور جسوقت پسینا اچھی طرح ادرار ہو کر خارج ہو اوسے کپڑے وغیرہ سے پاک کرنا چاہیے اور پھر اوسکے بعد بدن میں یعنی تیل ملنے
چاہئیں جیسے روغن قثاء الحمار وغیرہ ۔ اور جو مقامات سرد ہوا کے چلنے خواہ ایسی ہوا کے گذرنے کے ہیں اونسے بچانا چاہیے ۔ واجب ہے
کہ دوائے کرکم اور دوائے لک اور کاکنج کا بھی استعمال کیا جائے اور مدرات مذکورہ اور ایسے مسہلات جنمیں تلطیف اور تجفیف کی
قوت ہے مستعمل ہوں ۔ انہیں ادویہ میں قرص غافث مع ابہل کے ماء الاصول کے ساتھ اور سکنجبین بزوری کے ساتھ اگر حرارت ہو
جو ادویہ مفردہ زقی میں لکھی گئی ہیں وہی سب لحمی میں بھی مفید ہیں حتی کہ سکبینج اور قسط اور مازریون اور افتیمون ہے ۔ جوشاندہ
ابہل کا ان لوگونکو زیادہ مفید ہے اسطرح پر ابہل کو تنہا اسقدر جوش دیں کہ پانی اوسکی رنگت سے سرخ ہو جائے بعد ازان تخم
ابہل تناول کرکے اوپر سے اسی پانی کو پئیں ۔ اجوائن اور زیرہ اور نمک طبرزد بھی رعایت ہضم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے ۔ جو
استسقا کسی گرم سبب سے پیدا ہوا ہے اوسوقت فصد ہفت اندام یا باسلیق کی کھولنی چاہیے تاکہ صدید زردی رگون سے
خارج ہو جائے اور ادرار بھی کرنا چاہیے اسلیے کہ جب رگیں بوجہ تنقیہ کے پاک ہو جائیں مزاج جگر کا اصلاح پذیر ہوگا اس تدبیر سے
کہ تبرید جگر کو التہاب سے دور کرکے جگر کو مزاج اصلی کیطرف پھیر لائے ۔ غذا بیماران استسقائے لحمی کی بارد قسم ہو یا حار اور پیاسا
رکھنا اونکا اوسیطرح ہے جیسے کہ زقی میں بیان ہوا **علاج استسقائے طبلی** اسکے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب نفخ شکم کا خلط
بلغمی محتبس ہو کر ہوئی ہو تو پہلے اسی خلط کا استفراغ کر دینا چاہیے اقراص مازریون وغیرہ سے بھی کبھی احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے
اور بزل یعنی چاک کرنے کی بھی حاجت مثل زقی کے ہوتی ہے (۲) یا تقویت معدہ کی کریں اگر سبب اس مرض کا ضعف معدہ ہو (۳)

یا التعدیل مزاج جگر کی کرین طلا وغیرہ کے استعمال سے تاکہ اوسکے تجفیف مین افراط ہو اگر بسبب مرض کا حرارت جگر کی ہوے فصد کو اس مرض مین
کچھ دخل نہین ہی مگر شاذ و نادر کبھی شاید ضروری ہوجائے بلکہ اولی یہ ہی کہ طبیعت کو نرم کرین مسہل خفیف کے استعمال کرنے سے اور باکثرت
مسہلات کا استعمال نکرین — یہ بھی واجب ہی کہ مدرات کا استعمال کرین مگر افراط اوسمین نہ چاہیے اسلیے کہ افراط ادرار سے ابخرہ کثیرہ پیدا ہوتے ہین
پھر مسہل اور ادرار معتدل کے بعد ایسے اشیا کا استعمال کرین جنسے ڈکارین زیادہ آنے لگین اور محللات ریاح کا بھی استعمال کرین — دن بھر مین
چند مرتبہ اوسکا پیٹ ملنا چاہیے کہ سرخ ہوجایا کرے اور اگر نفع معلوم ہو تو باجرہ اور بھوس گندم سے تکمید کرین — اسیطرح جو بشر دبہ
اور حمولات جو اوپر مذکور ہوچکے — کبھی حاجت خالی سینگیو نکی رکھنے کی اوسکے پیٹ پر ہوتی ہی چند مرتبہ — حبوب غلہ کے اور ساگ ترکاری
اور دودھ اور فواکہ تر و تازہ ان سب سے پرہیز کرنا واجب ہی — اگر استسقاے طبلی اسی سوء مزاج حار سے عارض ہو تو نحوی نہین ہی
اوسوقت واجب ہی کہ آب رازیانہ اور کرفس اور اکلیل الملک اور بابونہ اور گوکھرو کا استعمال پلانے مین ہو — اور اگر استسقاے
سوء مزاج بارد سے عارض ہوا ہو اوسوقت واجب ہی کہ زیرہ انیسون جند بیدستر اجوائن ملائی جاے اور کندر اور زیرہ ہر وقت
چبایا کرے — معجون وج ہمراہ کلونجی کے ایسے بیمار کو نافع ہی نسخہ اسکا قرابادین مین درج ہی — ایضاً اجوائن اور زیرہ اور نمک لاہوری
حمولات میں جو صوں ہی زیرہ بورہ برگ ... ایسی کیشیاف طیار کرکے رکھے جائین حقنہ قطور روغن سداب کا خواہ ہمراہ ایسے بزور کے جو محلل ریاح ہون

پندرہواں فن مرارہ اور طحال کے امراض کے بیان مین اور اسمین دو مقالہ ہین

پہلا مقالہ تشریح مرارہ اور طحال کے اور بیان یرقان کا بھی اسی مین ہی — مرارہ جسکو تلخہ بھی کہتے ہین ایک کیسہ کی شکل پر ہی جو زائدہ علیانی
جگر سے معدہ تک لٹکی ہی اوسمین ایک ہی طبقہ عصبانی ہی اسمین منفذ بھی ہی اور ایک مجری یعنی راہ ہی اوسی مین خلط رقیق کو جو مرارہ کے
مناسب ہو اور صفراے زرد کو جذب کرتا ہی — یہ مجری خاص جگر سے متصل ہی اور اون رگون سے جو کہ خون سینے کی رگین ہین بھی ملتا ہی —
اوسی مجری مین محل انفصال مذکور پر بہت سے شعبہ ہین جو قعر جگر تک در آتے ہین اگرچہ عمود مرارہ کا تقعیر جگر سے شروع ہوا ہی — منفذ اور
مجری مرارہ کا جانب معدہ اور امعا تک پہونچا ہی کہ اپنے فم اور مجری سے زائد صفرا کو معدہ کیطرف پہونچاتا ہی جسطرح ہم نے کتاب اول کے
باب تشریح مین لکھا ہی — اس مجراے مرارہ کے اکثر شعبہ اثنا عشری سے ملتے ہین اور اکثر آدمیونکے بدن مین یہ ایک ہی مجری ہوتا ہی — اور
مدخل انبوبہ مقاصہ مرارہ کا مرارہ اسطرح پر ہی جسطرح مدخل انبوبہ مثانہ کا مثانہ مین ہی — اطبا کی عادت اسیطرح جاری ہوی ہی کہ مرارہ کا
نام کیس اصغر یعنی چھوٹی تھیلی رکھتے ہین جسطرح مثانہ کو بڑی تھیلی کہتے ہین — منجملہ منافع خلقت مرارہ کے یہ بھی ایک منفعت ہی
کہ جگر کو فضل رغوی سے یعنی اوس کف اور جھین سے جو کیلوس کے ہضم جگر کے وقت اوٹھتا ہی پاک کرتا ہی اور یہ بھی فائدہ ہی کہ جگر کو اپنی
حرارت جرم سے گرم رکھتا ہی اور یہ حرارت ظاہری مرارہ کو اوس رطوبت گرم سے حاصل ہوتی ہی جو اسمین بھری رہتی ہی جسطرح
کوئلا جو روشن ہو دیگ کے نیچے اپنی گرمی سے دیگ کو گرم رکھتا ہی تیسری منفعت مرارہ خون کو لطیف کرنا اور فضول ناقص کو تحلیل
کردینا اور براز مین واسطے دفع کے تحریک پیدا کرنے اور جو عضلہ عضلات اضلاع اور بطن سے سست رخی یا ڈھیلا ہوجاے اوسکو
استوار اور مضبوط کرنا — اور اکثر آدمیونکے بدن مین مرارہ سے معدہ تک جو ایک راہ بنائی جاتی ہی اوسکی منفعت یہی ہی کہ رطوبات
معدہ کو تیزی مرہ کے دھوڈالے جسطرح اسی مرہ کے ذریعہ سے رطوبات امعا کو دھوتا ہی اسلیے کہ معدہ بوجہ باقی رہنے ایسی رطوبات کے
متاذی ہوتا ہی اور اوسمین متلی پیدا ہوتی ہی اور غذا اوسی معدہ مین بسبب آمیزش خلط فاسد یعنی رطوبات مذکورہ کے فاسد

ہو جاتی ہی اگر مرہ مذکور رستے دھوئی بنجائے ۔ مرارہ مین اوس رگ حبسمندہ اور شعبہ سے ہو متصل جگر کے ہی دو شعبہ چھوٹے چھوٹے آتے ہین ۔ مرارہ بھی مثل مثانہ کے ایک ہی طبقہ رکھتا ہی جو مرکب ہی ہر سہ اقسام لیف سے ۔ جسوقت مرارہ جذب مرہ کا نہ کرسکے یا جذب تو کرے مگر اوس سے پاک نہو جاسکے مراد یہ ہی کہ اوسی مین مرہ بھرا رہے اوسوقت بہت سے آفات پیدا ہوتے ہین اسلیئے کہ صفرا اگر مرارہ کے اوپر کیطرف محتبس ہو جائے اوسوقت جگر مین ورم پیدا ہوگا اور یرقان عارض ہوگا اور بیشتر اسکی احتباس سے جب صفرا مین بھی عفونت آجائے حمی محرقہ یا لازمہ پیدا ہوگی اور جب اعضائے بول کیطرف بافراط اس صفرا کا گذر ہوتا ہی قروح مثانہ وغیرہ پیدا کرتا ہی ۔ اور اگر کسی اور عضو کیطرف سوائے اعضائے مذکورہ کے جاتا ہی حمرا یحاحطی کا اور نملہ پیدا کرتا ہی ۔ اگر تمام بدن مین پہنچ کر منتشر ہوجائے اور بیجا نی حرکت اسمین نہو اوسوقت بھی یرقان پیدا کرتا ہی ۔ اگر مرارہ سے امعا پر بکثرت گرے اسہال مراری اور سحج پیدا کرتا ہی **تشریح طحال کی** طحال کی خلقت بالجملہ جمیع حیوانات مین ہوا سی واسطے ہی کہ ثقل خون اور حراقت اوسکی یعنی جو مقدار زیادہ تلخ سے سوختہ ہو جاتی ہی اوسکے واسطے طحال بمنزلہ مغرغہ اور سماچہ کے ہی اور یہ دونوں یعنی ثقل خون اور مقدار تمام سودا ہو سودہ مین اول تو سودائے طبعی ہی اور دوم سودائے غیر طبعی یا عرضی ہی ۔ طحال کیواسطے ایک شان عظیم ہی اور قوت بھی ہی شان اوسکی یہ ہی کہ قلب کی حرارت کا نیچے کیطرف سے قلب کا مقابلہ کرتی ہی اور ایک جانب سے جگر کی حرارت کا اور دوسری جانب سے مرارہ کی حرارت کا مقابلہ کرتی ہی ۔ اور جسوقت کدورت خون کو طحال نے جذب کیا اوسکو ہضم کرتی ہی اور اس ہضم کے بعد جب وہ سودا ترش اور بلغمی ہو گیا اور اوسمین قابلیت اسکی ہوئی کہ یہ بسبب ترشی کے دغدغہ فم معدہ کا کرسکے یعنی فم معدہ کو ایک قسم کا اسمیں تنا اور انقباض سوداسکے گرنے سے عارض ہوتا ہی جسکو ہم بھوک کہتے ہین اور بسبب عفوصت اور بلغمی پن کے دباغت فم معدہ کی اسکے اور ان دونوں اوصاف کے حصول سے اوس فضلہ خون کی حرارت مین بھی اعتدال آجائے اوسوقت طحال اسی خلط سوداوی کو فم معدہ کیطرف روانہ کرتی ہی ایک ورید عظیم کیطرف سے ۔ قوت طحال کی یہ حال ہی کہ جسوقت اسکی قوت اسقدر ضعیف ہوجائے کہ جگر کا تنقیہ سودا سے نہ کرسکے اور اون اعضا کا تنقیہ خلط سوداوی سے کرسکے جو متصل جگر کے ہین اوسوقت بدنین امراض سوداویہ جیسے سرطان اور دوالی اور داء الفیل اور قوبا اور ابہق اسود اور برص اسود بلکہ بعض اقسام کا مالیخولیا اور جذام وغیرہ پیدا کرتی ہی ۔ اور جسوقت کہ طحال مین ایسا ضعف آجائے کہ جو شی اوسمین پہونچکر بعد تصرف طحال کے اوسکا نکل جانا طحال سے ضرور ہی اوسکا اخراج نہ کرسکے یعنی خلط سودا اوسی مین بھری رہے ایسے وقت علاوہ اور خرابیوں کے یہ بھی خرابی ضرور ہوتی ہی کہ طحال کا حجم بڑہ جاتا ہی اور تلی بڑی ہو جاتی ہی اور اوسمین ورم آجاتا ہی ۔ اور سودا کے پیدا ہونے کے اب طحال مین بوجہ امتلائے سابق کے جگہہ باقی نہین رہتی ہی اور جو مقدار اسکے فم معدہ مین دغدغہ پیدا کرتی تھی اوسکی روانگی بند ہو جاتی ہی ۔ اور اگر بافراط یعنی مقدار مناسب سے زیادہ طحال خلط سودا کو بطرف فم معدہ روانہ کرے بوجہ اسکے کہ طحال کی قوت ماسکہ مین ضعف ہو اوسوقت گرسنگی زیادہ ہوگی یعنی جوع پیدا ہوگی اگر یہ سودا ترش ہو گیا ہی اور اگر بلغمی ہی اور زیادہ ترش نہین ہی اوسوقت متلی زیادہ پیدا کرے گا اور قی عارض ہوگی اور بیشتر امعا مین سحج سوداوی جو قتال ہی پیدا ہوتا ہی ۔ جب طحال زیادہ ہوئی ہوتی ہی تمام بدن اور جگر لاغر ہو جاتا ہی اوسوقت اسکا مزاج ضد مخالف جگر کیواسطے ہوتا ہی ۔ اکثر سودا کا احتراق طحال مین مع ادنیٰ ترشی معتدل کے ہوتا ہی اور یہ بدترین اقسام سودا کی ہی ۔ اور بیشتر سودا کی مقدار کثیر معدہ کیطرف جاکر قی سوداوی پیدا کرتی ہی اور کبھی اس انصباب کثیر کے دورات ہوتے ہین اور اس بے عنوانی سے انقلاب معدہ عارض ہوتا ہی ۔ اگر استفراغ سودا کا بکثرت ہو اور تپ اوسوقت نہو یہ انصباب بسبب ضعف قوت ماسکہ یا قوی ہونے دافعہ کے ہوتا ہی اور جسوقت زیادہ احتباس سودا کا

خواہ مزاج مرارہ کی حرارت جگر کے مزاج کو گرم کر دی اور صفرا کو جگر اوسیطرح پیدا کرے جسطرح اپنے مقام خاص مین اسکو ہم نے باب جگر مین
بیان کیا ہی ۔ اور جو عضو کہ براہ اپنی طبیعت کے تولید صفرا نکرے یعنی اس فعل کا صادر ہونا اوس عضو سے فعل طبعی نہو مثل تمام بدن ہی کہ جسوقت
سخونت بیش از حد تمام بدن میں آجاویگی جسقدر خون اوسمین ہی سب کو مستحیل بطرف صفرا کے کر دیگا ۔ مادہ جو متولد خلط صفرا ہی وہی غذائین
ہین جنکی خاصیت یہ ہو کہ اونسے تولد صفرا زیادہ ہوتا ہو یا اسوجہ سے کہ وہ اغذیہ حارہ ہین یا اسلئے کہ اونکا استحالہ بطرف مرارہ کے زیادہ ہوتا ہی جیسے
شہد اور گڑ جیسے سدہ حارہ مین پہونچے گا ضرور اوس سے صفرا کثیر پیدا ہوگا ۔ اسباب غریبہ جیسے کوئی حرارت خارجی جو بدن کو شامل ہو خواہ تمام
بدن میں پھیل جائے جیسے عقرب جرارہ کا ڈنکھ مارنا خواہ سانپ کا کاٹنا خواہ زہریلی بھڑ کا کاٹنا خواہ کسی زہردار جانور کا دانت سے کاٹنا جیسے تمام انکے سم
بھی گرم کہ جسم مین جو جوش ہوتی ہین اونکا کاٹنا کبھی یرقان کو اور ویسے شربہ بھی پیدا کرتی ہین جیسے تخمہ نمر اور سانپ کا تلخہ بشرطیکہ انکی سمیت کم ہو اور درجہ ہلاکت تک
نہ پہونچے (خواہ بسبب کمی مقدار مشروب کے یا کہ خود اوس قسم کے سانپ مین سمیت کم ہو) ۔ یرقان سمی یعنی جو یرقان کسی زہر کے پینے کھانے
خواہ زہریلے جانور کے کاٹنے وغیرہ سے عارض ہوتا ہی اوسکا خاصہ یہی ہی کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہی ۔ جو یرقان بسبب کثرت خلط صفرا کے ہوتا ہی پس کبھی
انتشار اور پھیلنا اوس خلط کا خود بخود بدون امداد کسی اور سبب کے ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت صفرا وی خلط کو خون پر غلبہ ہوتا ہی ۔ کبھی
یرقان بطور دفع طبیعت کے ہوتا ہی اور اسی کو یرقان بحرانی کہتے ہین ۔ اور یہ کثرت خلط صفرا کی کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ دفعتہً پیدا ہوتا ہی
اور کبھی تھوڑی تھوڑی چند روز مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ تدریج اوسوقت ہوتی ہی کہ جسقدر خلط صفرا پیدا ہوئے اوسکا تحلل نہین ہونے پاتا ہی
یا اسوجہ سے کہ جلد بدن مین کثافت ہی خواہ یہ سبب ہی کہ مادہ خلط مذکور خود غلیظ ہی ۔ انہین دونون سبب یعنی کثافت جلد اور غلظ
مادہ کیوجہ سے یرقان کی کثرت ہوتی ہی جب زیادہ ہوائے شمالی چلتی ہی خواہ شتا بارد کے وقت اور اسیطرح بروقت بند ہونے عرق
معتاد کے بکثرت تولد صفرا کا کبھی تو فقط جگر مین ہوتا ہی اور کبھی تمام بدن مین ہوتا ہی چنانچہ معلوم ہو چکا ہی ۔ اور کبھی بسبب اورام حارہ کے
ہوتا ہی یہ اورام حارہ کسی جگہہ کیون نہون تمام بدن مین اسلیے کہ یہ اورام تغیر مزاج عضو متورم کا بطرف حرارت کے کر دیتے ہین لہذا صفرا
زیادہ پیدا ہوتا ہی پس یرقان بھی ضرور پیدا ہوگا ۔ اور یہ بات یعنی اورام کی وجہ سے حدوث یرقان اسطرح پر تصور کرنی چاہیے کہ مجاورت یعنی قرب
اورام حارہ کا چونکہ مزاج کو بدل دیتا ہی لہذا یرقان حادث ہوتا ہی اگرچہ کبھی بروقت اورام مذکورہ کے حدوث یرقان کا بوجہ شدید یعنی
سدہ پڑجانے اور استفراغ صفرا کے رک جانے سے بھی ہوتا ہی ۔ اور اورام باردہ کو مرار اسود کے تولید کی اولویت ہی اور یرقان اسود کا
پیدا ہونا بروقت حدوث اورام باردہ کے اولی ہی ۔ یہ جسقدر صورتین اوپر بیان ہوئین اوسی یرقان کی ہین جو بسبب کثرت مادہ صفراوی
حادث ہوتا ہی ۔ جو یرقان اصفر بسبب عدم استفراغ کے یعنی بسبب رک جانے اخراج صفرا کے کسی مقام پر حادث ہوتا ہی ۔ پس یہ
عدم استفراغ یا تو خود جگر مین ہو یعنی جگر سے استفراغ خلط صفراوی کا نہوتا ہو یا مرارہ سے یا امعا سے خواہ اور اعضائے بدنی سے ۔ جب کہ
جگر سے استفراغ صفرا کا نہوتا ہو پس عدم استفراغ کا سبب یا تو فاعل استفراغ یعنی خود جگر مین ہی یا آلہ استفراغ یعنی مجاری مین یہ سبب مانع
استفراغ ہی ۔ فاعل یعنی جگر مین یہ سبب اسطرح ہوتا ہی کہ جگر کی قوت ممیزہ اور قوت دافعہ مین ضعف آجائے ۔ اور آلہ یعنی مجاری اور
راہو نمین اس سبب کا وجود اسطرح ہوتا ہی کہ جو راہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہی خواہ جو راہ درمیان مرارہ اور جگر کے ہی بند ہو جائے ۔
از ینقبیل و یرقان بھی بوجہ عدم استفراغ کے پیدا ہوتا ہی جو اورام حارہ یا اورام صلبیہ جگر کے ہونے سے پیدا ہو ۔ اور اسی عدم استفراغ کے
قبیل سے وہ بھی یرقان ہی جو بسبب ایسی برودت جگر کے عارض ہو جسکے ضرر سے قعر جگر مین ضعف پیدا ہو کر مجاری جگر کے مسدود ہین

اور نیز وہ یرقان بھی اسیطرح کا ہی جو کسی انضغاط اور تنگی پیدا ہونے کی جہت سے عارض ہو اور جملہ اسباب سُدہ ڈالنے والے کا اونکی جہت سے
چونکہ منع استفراغ ہوتا ہی لہذا جو یرقان پیدا ہوگا وہ بھی منع استفراغ کے اقسام مین داخل ہوگا اور یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت
سُدہ پیدا ہوتا ہی کسی جگہہ کیون نہ پیدا ہو پس جگر کے خواہ مرارہ مین سے آمد و رفت صفرا کی بند کر دیتا ہی لہذا مزاج جگر کا بہ نسبت اپنے
اصلی مزاج کے زیادہ گرم ہوجاتا ہی اور جب مزاج مین جگر کے حرارت زیادہ بڑھے گی ضرور تولید صفرا کی بھی زیادہ کرے گا بہ نسبت اوس
مقدار مناسب کے جو بحالت سلامت اور اعتدال مزاج کے کرتا تھا - جو یرقان بسبب عدم استفراغ مرارہ کے حادث ہوتا ہی اوسکی وجہ
یہ ہی کہ یا تو مرارہ مین ضعف آگیا ہی کہ جگر سے جذب بخوبی نہین کر سکتا ہی خصوصاً اگر ضعف نہ جگر بھی ہو تمیز اور دفع کرنے مین - یا اینکہ مرارہ مین
قوت جاذبہ بسبب شدت پیہم دفعۃً واحدۃً جگر سے جذب کرکے مرارہ کو مرہ سے بھر دیا ہے اور سواے اوسی مقدار کے جس سے مرارہ بھر جاتا ہی
اور اسیقدر مرارہ کی اوسمین گنجایش نہو اور وہی مقدار جو اسمین اکر دفعۃً بھری ہی مرارہ مین کشش اور کھچاؤ پیدا کر رہی ہی اور بعد اس تمدد
پیدا کرنے کے پھر مرارہ کی قوت ساقط کر دیتی ہی پھر مرارہ جذب نہین کرتا ہی - یا اینکہ کوئی سُدہ مجرای مرارہ سے امعا تک پڑ جاتا ہی
کبھی یہ سُدہ اس جہت سے پڑتا ہی کہ چونکہ مرارہ مین زیادہ مقدار صفرا کی جگر سے پہونچی ہی اسلیے کہ یا تولد صفرا جگر مین زیادہ تھا یا مرارہ نے
زیادہ جذب کیا اسوجہ سے مرارہ مین امتلا زیادہ ہو کر سُدہ کا مورث ہوا ہی خواہ اینکہ جگر نے بشدت اس غلیظ کو دفع کیا - اور ایسے اوقات مین
بوجہ امتلاے کثیر کے مجراے مذکور کے منھہ پر وہ اجزاے غلیظ صفرا کے چسپیدہ ہوئین گے جس سے اسکا استفراغ اور نکلجانا اسی مجری کیطرف
بند ہوجائے گا اور باوجود اس چسپیدگی کے قوت بسبب ایذا پہونچنے کثرت امتلاے صفرا کے ضعیف ہوجاتی ہی لہذا اور بھی استفراغ نہین ہو سکتا
اور کبھی یہ عدم استفراغ مرارہ سے بھی اور جملہ اسباب سُدہ و نکے پیدا کرنے والون سے ہوتا ہی - جو یرقان قولنج مین عارض ہوتا ہی وہ اس سبب سے
ہوتا ہی کہ خلط لزج مجری کے منھہ مین اغرا پیدا کرتا ہی اور جب اغرا اور پھسلن مجرا کے منھہ مین پیدا ہوئی اوسوقت انصباب صفرا کا امعا پر نہونے پاے گا
پس یرقان پیدا ہوگا اور یہ وہی یرقان ہی جسکا سبب تولد قولنج ہی - کبھی ایک قسم یرقان کی ہمراہ قولنج کے تو ضرور ہوتی ہی مگر سبب اوسکے عروض کا
خود قولنج نہین ہوتا ہی بلکہ قولنج اور یرقان دونون ساتھہ ہی کسی اور سبب واحد سے پیدا ہوتے ہین اور وہ سبب کیا ہی ایک سُدہ ہی
جو پہلے مجرای مرارہ اور امعا مین پڑا تھا اور ابھی قولنج پیدا نہین ہوا تھا اوسوقت اوس سُدہ نے فقط اتنا ہی فعل کیا تھا کہ انصباب صفرا کا
بطرف امعا کے روک دیا تھا اور صفرا کے انصباب سے جو کثافت اور رطوبات امعا کی دھل جاتی تھی اوس دھونے کو بھی منع کیا تھا
جب اس سُدہ نے انصباب صفرا کے روکنے سے غسل امعا کو بھی روکا اوسوقت امعا مین یہ خرابی پیدا ہوئی کہ اسکی رطوبات کے نہ دھلنے سے
کثرت رطوبات کی اسمین ہوئی اور قولنج پیدا ہوا اور ہیجان مین آگیا اور بالعرض یہ دوسرا امر بھی پیدا ہوا کہ صفرا بوجہ عدم استفراغ کے
تمام بدن مین پھیل گیا اسیوجہ سے یرقان عارض ہوا - جو سُدہ مجرای جگر مین مرارہ تک خواہ مجراے مرارہ تا امعا بسبب کسی زخم کے بھر جانے کے
خواہ کسی ثولول یعنی مسّہ کے پیدا ہونے کے پڑے اوسکے زائل ہونے کی امید نہین ہوتی - جو یرقان بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی
اوسکا عروض بنابر گمان ایک قوم اطبا کے یون ہوتا ہی کہ کبھی کسی آنت مین اور خاص کر قولون مین صفرا بکثرت جمع ہوجاتا ہی کہ کسی جگہہ سے
انصباب ہو کر وہان پہونچا ہو اور کسی خلل کے سبب سے اوس آنت سے خروج اوسکا نہین ہو سکتا ایسے وقت مرہ جو مرارہ مین ہی
اوسے انعکاس کیطرف جانے کی نہین ملتی اگرچہ مجری جو درمیان مرارہ اور امعا کے ہی کھلا بھی ہو مگر امتلاے امعا کیوجہ سے وہ مرہ اسطرف
آ نہین سکتا ہی لہذا یرقان پیدا ہوتا ہی - یہ گمان میری راے مین اگر واقع بھی ہو تو بہت قلیل الوقوع ہی اور شاید کہ بعید از قیاس بھی ہی

اسیلئے کہ مرہ جسوقت بکثرت ہوتا ہی اور کسی مسامات میں پہونچ جاے خود اپنے آپکو اور اپنے ہمراہ اور رطوبات کو بھی خارج کرتا ہی ہان مگر ایسے وقت شاید
مسامین رک جاے کہ حس معائی باطل ہوگئی ہو اور قوت دافعہ معائی بالکل ساقط ہو۔ یرقان سیاہ جوکہ طحال سے پیدا ہوتا ہی اوسکے عروض کے
وجوہ اور صورتین بعینہ ویسی ہی ہین جیسے یرقان اصفر کی مذکور ہوئین کہ اسکا عروض بھی دونون مجری کے سدے یا تنگی یا ضعف سے بعض قوت کے
خواہ زیادہ قوی ہونے سے کسی قوت کے ہوتا ہی۔ اور یرقان سیاہ جوکہ جگر سے پیدا ہوتا ہی بیشتر بسبب حرارت جگر کے عارض ہوتا ہی
کہ اوسوقت حرارت جگر کی خون کو جلا دیتی ہی اور مستحیل بسودا کر دیتی ہی اور خلط سودا کی بدن مین اوسوقت کثرت ہوتی ہی۔ پھر اگر طحال
اور مجاری دیگر سے کسی معاون اور مددگار نے جگر کے اس بارہ مین اعانت کی کام پورا ہوگیا یعنی یرقان بلا مانع پیدا ہوگا۔ کبھی کوئی
شدید برودت ایسے جگر کو پہونچتی ہی کہ اوسکی جہت سے خون منعقد ہو جاتا ہی اور بسبب اسی تعقد اور بستگی کے غلیظ ہونے کیوجہ سے
سیاہ ہو جاتا ہی۔ پھر یہ برودت جوکہ جگر مین پہونچی ہی کبھی ساتھہ یبوست کے ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ رطوبت کے اور کبھی یہی برودت
بسبب اورام باردہ بلغمیہ یا سوداویہ جگر کے ہوتی ہی یا اینکہ کبھی یرقان اسود بسبب اورام باردہ اور سوداویہ جگر کے پیدا ہوتا ہی۔ جو یرقان
سیاہ تمام بدن کی وجہ سے عارض ہوتا ہی یا تو بسبب شدت حرارت تمام بدن کے کہ اوسوقت خون سوختہ ہوکر سودا بن جاتا ہی۔ یا بسبب
شدت برودت کے کہ سارا بدن خونکو منجمد کر کے سیاہ کر دیتا ہی۔ جو یرقان زرد ہو خواہ سیاہ کہ بسبب تمام بدن کی خرابی کے عارض ہوتا ہی سبب
اوسکا وہی عروق ہین جو تمام بدن مین پھیلی ہوئی ہین پس فساد اور خرابی خون کے صفرا خواہ سودا کیطرف مستحیل ہونیکی مثال وہی ہوگی
جسطرح استحالہ خون کا بطرف مائیت کے استسقاے لحمی مین ہوتا ہی اگرچہ اوسوقت بظاہر کوئی فساد خاص جگر مین نہو بلکہ فقط عروق ہی مین
یہ فساد ہو۔ ممکن ہی کہ اس یرقان کی بھی تقسیم اوسیطرح کرین جسطرح یرقان اصفر کے اوپر کر دی ہی یعنی کبھی کثرت مادہ سے اور کبھی
احتباس استفراغ سے پیدا ہوتا ہی۔ کبھی دونون یرقان یعنی اصفر اور اسود ساتھہ ہی جمع ہو جاتے ہین اسیلئے کہ صفرا جو تمام بدن مین
منتشر ہو رہا ہی اور وہ خون جو اس صفرا مین ملا ہوا ہی ان دونون کو احتراق عارض ہوتا ہی اوسوقت اوس صفرا کا سودا بن جاتا ہی
اور دونون خلط یعنی صفرا اور سودا مرکب ہو جاتی ہین۔ یا اینکہ دونون طرف آفت ہو اسطرح کہ جگر اور مرارہ ایک طرف ماؤف ہون
اور طحال دوسری طرف پس دونون یرقان پیدا ہون گے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ یرقان اصفر کبھی دفعۃً پیدا ہو جاتا ہی
اور یرقان اسود دفعۃً پیدا نہین ہو سکتا ہی اور اسیطرف بھی انکی راے گئی ہی کہ سبب تولید صفرا کا قوی زیادہ ہی اسبب تولید سودا سے
اور سودا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی۔ ہماری راے مین یہ بات ہمیشہ اسیطرح پر نہین ہی اگرچہ اکثر یون ہی اتفاق ہوتا ہی جیساکہ یہ لوگ کہتے ہین
ایک قوم کا یہ بھی قول ہی کہ یرقان اصفر سے بحران امراض طحال کا ہوتا ہی خواہ اور امور طحال کے جو مشابہ امراض کے ہین اونکا بحران اسی سے
ہوتا ہی اور یہ بحران اوسوقت ہوتا ہی جب کہ طبیعت راہ نپاے اخراج مادہ ہذا کی کسی عائق اور مانع کیوجہ سے بطرف امعا کے۔ اکثر
اوقات بیماران یرقان اصفر کی طبیعت مین قبض رہتا ہی اس سبب سے کہ جو مادہ بسبب لذع اور خراش کے امعا کو آمادہ
اجابت پر کرتا ہی اوس مادہ کا تو احتباس اس مرض سے ہوتا ہی چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہی۔ جس شخص کو مرض یرقان کا ہو اور
اوسکو بحال خود چھوڑ دیا جاے کہ اوسکا علاج نکرین اور جو رطوبت مادہ یرقان کی ہی اوسکی تحلیل نہوی ہو ایسے شخص کی ہلاکت کا
خطرہ ہی اور اکثر مرگ مفاجات ہی سے وہ شخص مرجاتا ہی۔ بدتر اصناف یرقان کی وہی ہی جو جگر کے ورم سے پیدا ہوئی ہو یعنی
یرقان ہی جسکے نسبت بقراط کہتا ہی کہ اگر جگر مریض یرقان کا باصلابت ہو یہ علامت نہایت بد ہی۔ بقراط نے ایسا ہی اوس

روایت کیگئی ہی اور اوسکی طرف منسوب ہی) یہ بھی کہتا ہی کہ یرقان کی ایک قسم ایسی ہی جو بہت مہلک ہوتی ہی اور بول مین اس مریض کے ایک شی مشابہ
کُسنہ کے سرخ سرخ ہوتی ہی اور شکم مین اسکے ہمراہ پیچش سی معلوم ہوتی ہی اور تپ اور پھر یہ ضعیف سی ہوتی ہی اور کلام کرنے مین بسبب
شدت دوار کے ضعف ہوتا ہی – اور یہ یرقان چودہ روز مین قتل کرتا ہی علامات اسباب یرقان اصفر اکثر اقسام مین یرقان کے
زردی یا ہو یا سیاہ زبد بول یعنی کف جو پیشاب پر ہوگا وہ رنگین ہوگا اور جسقدر پیشاب زیادہ رنگین ہو اوسیقدر زیادہ اچھی بات ہی اور
سلامت جگر مریض پر زیادہ دلیل ہی اور جگر کی قوت پر بھی اسی کو دلالت ہی – جو یرقان کہ سوء مزاج حار سے جگر کے عارض ہو اوسکے علامات
وہی ہین جو علامات سوء مزاج جگر کے اوپر بیان ہو چکے اور یہ علامات حرارت جگر کے ہمراہ علامات ورم حار کے ہون یا ورم نہو اور خالی
حرارت جگر کے ہون جسوقت کہ براز مین اسقدر سپیدی نہو جسقدر کہ یرقان سدی مین ہوتی ہی – امر اویہ ہی کہ رنگت براز کی بجا[illegible]
سوء مزاج جگر سے ہی) بلکہ اکثر جو یرقان کہ سوء مزاج جگر سے پیدا ہوتا ہی اوسمین براز رنگین برآمد ہوتا ہی – اور جسقدر ثقل اور گرانی کہ
یرقان سدی مین محسوس ہوتی ہی اسمین محسوس نہین ہوتی ہی – اشتہائے طعام حرارت جگر کیوجہ سے اسمین بہت کم ہوتی ہی اور پیاس زیادہ
لگتی ہی – پیشاب سرخ آتا ہی – اور کمتر یہ قسم یکبارگی پیدا ہوتی ہی بلکہ بتدریج بڑھتی ہی – جو یرقان بسبب شدت حرارت مرارہ کے اور التہاب
مرارہ کے حادث ہو علامت اوسکی ہمیشہ بدن کا رنگ زرد رہنا اور نقط چہرہ کا سیاہ ہونا اور زبان کا سپید ہونا اور لاغر ہونا اور قبض طبیعت
زیادہ رہنا اسلیے کہ مرارہ ثقل کو زیادہ سوکھا دیتا ہی بول سپید ہوتا ہی اور رقیق شروع شروع مین اسلیے کہ مرارہ تمام بدن مین محتبس ہوتا ہی
اور دفع نہین ہوتا ہی پھر پیشاب مین زردی بشدت آتی ہی پھر آخر کو سیاہ اور غلیظ ہوجاتا ہی اور بدبو اوسمین آتی ہی – جو یرقان سوء مزاج
حار سے تمام بدن کے پیدا ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ لمس تمام بدن کا گرم ہو اور بدن مین کھجلی بھی زیادہ اور خشکی ہو اشتہائے طعام کم ہو مگر طعام غلیظ اور
شیرین اگر دیا جائے تو اوسے طبیعت قبول کرتی ہو – براز کی نرمی قریب نرمی براز معتاد کے ہو اور اسیطرح بول کا حال ہی – اور یہ بات
ہوگی کہ رنگین زیادہ گرم محسوس ہونگی اور رنگ اونکا متغیر ہوگا – براز سپید نہوگا اور جگر اور مرارہ کیطرف اوتنا ثقل نہوگا جسقدر
یرقان سدی مین ہوتا ہی بلکہ بیشتر براز رنگین اور بدن مین سبکی ہوگی اور جو علامات خاص یرقان کبدی کے گذر چکے ہین اونمین سے کوئی
نہو – اور نہ دفعۃً مثل یرقان سدی کے پیدا ہوجائے – اگر ورم گرم خواہ ورم صلب بدن کا سبب یرقان کا ہو اوسکے علامات ورم کی
علامات سے معلوم ہونگے – یرقان سدی کے علامات لازمہ سے یہ ہی کہ اکثر اوقات براز سپید ہوتا ہی خواہ کسیقدر تھوڑی سی زردی بھی
ہوتی ہی اور پیشاب کی زردی شدید ہوتی ہی اور مراق اور داہنے طرف گرانی ہوتی ہی اور بروقت غذا کے درد اور نفخ ہوتا ہی تمام بدن
کھجلاتا ہی بائین کروٹ لیٹنے مین سہولت اور خفت پائی جاتی ہی مگر جو سدہ مرارہ مین پڑکر یرقان پیدا کرے اوس یرقان مین براز دفعۃً
بہت سپید ہوجاتا ہی اسطرح کہ پہلے براز سپید آتا ہی اور اوسکے بعد یرقان عارض ہوتا ہی – اور جگر کے سدہ مین براز کی سپیدی رفتہ رفتہ
ہوتی ہی اسلیے کہ مرارہ مین جسقدر مرہ ہی تھوڑا تھوڑا اخراج کرتی ہی تا اینکہ بالکل مرہ سے مرارہ خالی ہوجائے اور اسیوجہ سے تھوڑا تھوڑا
براز سپید آنے لگتا ہی تا اینکہ پوری سپیدی اخیر مین جب مرہ مرارہ مین بالکل باقی نرہے پیدا ہوتی ہی اور پھر یرقان بھی آپ
ظاہر ہوجاتا ہی – جسوقت سدہ مجرائے مرارہ مین جو معا تک ہی پڑے اور جگر کے افعال مین کوئی آفت پہلے سے نہو اور نہ اسوقت
بھی جگر یا اوف ہو سوائے اس ایذا کے جو اب بعد احتباس مرہ کے ہونے والی ہی کہ اوسوقت مرہ کو کوئی راہ خالی بطرف
مرارہ ممتلی کی نہین ملتی ہی اوسوقت ہیس زیادہ پیدا ہوگا اور تلخی دہن اور پیاس کی بھی شدت ہوگی – یرقان مراری کے [illegible]

اکثر قولنج ہوا کرتا ہی یا ہمراہ اوسکے اوسیطرح پر جسکو ہم لکھ چکے ہین ۔ جو یرقان سددی کہ سبب اوسکا
برد ہو خواہ تقبض ایسے یرقان پر حالات گذشتہ دلیل ہونگے اور منجملہ اونہین حالات کے تمام بدن کا حال
بھی ہی ۔ اور اگر سبب یرقان سددی کا کوئی خلط غلیظ ہو تو بیرات سابقہ اوسپر دلالت کرینگے ۔ اگر
سبب یرقان سددی کا روئیدہ ہونا کسی شی کا خواہ التحام کسی زخم وغیرہ کا ہی اوس پر ہمیشہ یرقان کا رہنا
اور ہمیشہ سُددون کے علامات کی موجودگی دلیل ہوگی اور مفتحات سُدد کی ادویہ حقنہ وغیرہ سے اگر استعمال
کی جائین اوسکا نفع کم ظاہر ہونا یہ بھی دلیل اسی قسم کے یرقان کی ہی ۔ جس یرقان کا سبب ضعف قوت دافعہ
خواہ قوت ممیزہ جگر کا ہی اوس مین پیشاب کا رنگ زیادہ شدید ویسا نہوگا جیسا کہ یرقان سددی مین
ہوتا ہی جسوقت کہ قوت ممیزہ اور دافعہ جگر کی قوی ہوتی ہین اور نہ براز اسقدر سپید ہوگا کہ جسکی سپیدی
خالص ہو اور نہ ثقل کا اوسقدر احساس ہوگا جسقدر یرقان سددی مین ہوتا ہی ۔ اور بجمیع افعال
جگر مین ضعف پایا جائے گا اور کبھی ہمراہ اوس یرقان کے ذرب اور علامات ضعف جگر کے پائے جاتے
ہین ۔ جو یرقان بسبب قوت ہائے مرارہ کے پیدا ہو اوسکے ہمراہ متلی سبب انہ اور تلخی منہہ کی بدون
ثقل اور گرانی کے ہوگی اور بیشتر تولد اس یرقان کا متعفن اخلاط سے ہوتا ہی اور براز کی رنگت درمیان
سپیدی اور زردی کے ہوگی مگر رنگت پیشاب کی زیادہ قوی ہوتی ہی کہ اوسمین یرقانیت غالب
ہوتی ہی اگر اسوقت ضعف قوت ہائے ممیزہ و دافعہ جگر مین نہو ۔ بعض اطباء نے گمان کیا ہی کہ جو یرقان مرارہ
کی وجہ سے ہوتا ہی اور جگر کا حال اوسوقت خراب نہو تو ایسے یرقان مین پیشاب اپنے رنگ اور احوال
طبعی پر ہوتا ہی ۔ اور یہ گمان میرے نزدیک محال ہی اسلیے کہ جگر جو حالت صحت پر ہو پہلے وہ مرہ مرارہ کیطرف
دفع کرتا ہی پھر جب مرہ کا دفع بطرف مرارہ کے ممکن نہو تو بول کیطرف دفع کرتا ہی اور اوسکے نفوذ کو خون مین تا امکان
منع کرتا ہی ۔ لیکن جب زیادہ دیر تک سپید پیشاب باقی رہے گا اور یرقان بھی ہو یا اینکہ مرض یرقان مین پیشاب
کم رنگ آتا رہے یہ امر نہایت درجہ زبون ہی اور زیادہ خوف اس شخص کی نسبت یہ ہی کہ استسقا مین گرفتار
نہو جائے اسلیے کہ یہ حال صریح دلالت کرتا ہی کہ سُدّے جو پڑے ہین وہ برودت سے ہین ۔ یرقان سمّی پر دلیل
وہی کاٹنا حیوان زہریلے کا ہوتا ہی اور اگر یہ زہر کھانے پینے کی چیزون کا ہو اوس پر دلیل یہ ہوگی کہ قبل اسکے محض صحت
اور اخلاط مین جودت تھی اور دفعتہً یہ مرض پیدا ہوگیا اور براز سپید رنگ بھی پہلے نہ آتا تھا اور نہ اب ہی ۔ یرقان
بحرانی کی علامت یہ ہی کہ امراض حادہ مین عارض ہوا اور ایسے امراض مین جنکے بحرانات مقرر ہین اور ہمراہ یرقان کے
اور علامات بحرانی بھی ہون جیسے اوبکائی اور متلی اور صفراوی قی بیداری زیادہ اشتہا مین کمی پیاس بہت لگے
منہہ مین تلخی سانس مین کوتاہی یبس طبیعت مین ہو یعنی قبض رہے ۔ اور یرقان بحرانی پر فقط بحران ہی
دلالت کرتا ہی ۔ خوبی اور خرابی حال مریض یرقان کی بروقت اس بحران کے بنظر ملاحظہ دلائل دیگر جو ہمراہ ہوتے ہین
یا اینکہ اس بحران کا جید اور ردی ہونا اسکا بیان کتاب چہارم مقالہ بحران مین کیا جائے گا ۔ نبض یرقان اصفر کی

اکثر حالات مین صغیر ہوتی ہی بسبب ضعف جگر کے مگر بشدت صغر نہین ہوتا اسلیے کہ سرد خود سنبک چیز ہی اور گرم ... لیکن صلابت بعض مین بسبب شدت یبوست کے ہوتی ہی اور اسمین کچھ ایسی نہین ہوتی اسلیے کہ قوت بھی چندان قوی نہین ہی کہ مزاج خراب اور ردی ہو رہا ہی ۔ یرقان اصفر مین کبھی پسینا بھی زرد برآمد ہوتا ہی علامات

اسباب یرقان سیاہ کے جو یرقان اسود کہ طحال سے پیدا ہوتا ہی فقط اوس پر دلیل ہی کہ وہ اسطرح سے نہین پیدا ہوتا ہی کہ پہلے زرد یرقان ہو بعد اوسکے یرقان اسود پیدا ہوا اسلیے کہ یرقان اصفر طحال سے یقینًا عارض نہین ہوتا اگرچہ یرقان سیاہ کبھی جگر سے پیدا ہو جاتا ہی ۔ مگر یرقان اسود طحالی کی سیاہی شدید ہوتی ہی اور اوسکے ساتھ علامات صلابت طحال اور طحال کا بڑا ہوتا اور وہ اقسام درد کے جو بجانب چپ امراض طحال سے عارض ہوتے ہین الغرض یہ سب امور بھی ہوتے ہین ۔ کبھی اسی قسم مین یرقان کے بول و براز بھی سیاہ ہوتے ہین اور بیشتر براز مین دُردی سیاہ برآمد ہوتی ہی اور یہ دلیل قوی ہی کہ یرقان طحالی ہی ۔ اور بیشتر بول سلیم اور درست ہوتا ہی اگر جگر مین آفت نہو یا اینکہ یہ آفت طحال کی جگر تک بحد افراط نہ پہونچی ہو اوسوقت سلامت حال جگر دلیل اسی پر ہو گی کہ یرقان طحالی ہی ۔ اسی قسم مین یرقان کے کبھی مراق کھچا ہوا اور کھچاؤ کے ساتھ درد اور گرانی بھی مراق مین ہوتی ہی ۔ اکثر اوقات قبض بھی رہتا ہی اور کبھی نرم بھی براز کھل کر ہو جاتا ہی ہضم خراب قراقر زیادہ خبث نفس یعنی بدمزاجی اور غم اور وسواس بلا سبب ہوتا ہی ۔ کبھی سیاہ پسینا بھی برآمد ہوتا ہی ۔ جو یرقان سیاہ مجاری مین سُدہ پڑ جانے سے پیدا ہوتا ہی اوس پر دلیل یہ ہی کہ گرانی اور ثقل شدید ہوتا ہی اور بائین کروٹ سونے مین بڑی صعوبت اور دشواری ہوتی ہی ۔ جو یرقان سیاہ ورم گرم اور ورم صلب سے عارض ہوتا ہی ہر ایک کے ہمراہ اوسی ورم کے علامات بھی ہوتے ہین ۔ جو یرقان سیاہ ضعف طحال سے ہوتا ہی اوسکے ہمراہ گرانی نہو گی پھر اگر ضعف طحال کے ہمراہ ضعف جگر بھی ہو اوسکے علامات بھی موجود ہون گے ۔ جو یرقان سیاہ جگر سے ہوتا ہی اوس پر دلالت یہ ہوتی ہی کہ آفات اولی جگر مین بھی ظاہر ہوتے ہین اور طحال سلیم ہو یا ماؤف ہو مگر جگر کے ماؤف ہونے کے وہ اشیا جو سودا کی تولید کرنے کے لیے ہین ضرور ہون گے اور سیاہی اسوقت خالص اور زیادہ اوسقدر نہو گی جسقدر طحالی مین ہوتی ہی ۔ اور آفت بول کی بھی اس پر دلیل ہو گی پھر اگر فساد جگر مین حرارت اور یبوست کا ہو اوسوقت سیاہی یرقان کی مائل بزردی ہو گی اور اگر حرارت اور رطوبت سے فساد جگر پیدا ہوا ہی سیاہی سرخی مائل ہو گی اور گویا شقرت یعنی میگون کسیقدر نظر آتا ہو گا اور اگر برودت اور یبوست سے فساد جگر پیدا ہوا ہی اوسوقت اگر غلبہ برودت کو ہی سیاہی مائل بسبزی ہو گی اور اگر یبوست کا غلبہ ہو گا سیاہی سیاہی ہو گی اور کچھ نہین ۔ اور اگر برودت اور رطوبت کا فساد جگر مین ہو گا اور رطوبت غالب ہو گی جسقدر سیاہی نزدیک مائل ہو گی ورنہ سیسئی رنگ ہو گا اور اگر برودت غالب ہو گی سبزی مائل سیاہی ہو گی ۔ طحال سے جتنے اقسام یرقان سیاہ کے پیدا ہوتے ہین اون سب مین رنگ بدن کا ایکسا ہی ہوتا ہی علاج یرقان اصفر کا معلوم رہے کہ بقصد دفع یرقان اصفر کے علاج مین

دو چیزون کا خیال کیا جاتا ہی اور یہی غرض اسکے علاج سے ہوتی ہی (۱) کہ یرقان بالکل زائل ہو جائے اور
باقی نہ رہے اور یہ بات ایسے اشیا کے استعمال سے ہوتی ہی کہ جلد بدن اور آنکھ دونو سے مادہ مرض کو تحلیل کر کے فنا کر دیں جیسے
ادویہ معروفہ جن مین قوت غسل اور دھو ڈالنے کی ہی اور انکا استعمال اوس وقت کیا جاتا ہی جب منظور ہو کہ یرقان کی زردی
خاصۃ ملتحمہ سے دھو کر صاف کر دین اور سعوطات جو آنکھ کے واسطے تجویز ہوئے ہین سے اور ادویہ مسہلہ جو مادہ یرقانی کو
بذریعہ اسہال کے خارج کر دین سے اور استفراغ بذریعہ قی کے کہ یہ جملہ اقسام مین یرقان کے نافع ہی (۲) قصد ہمارا [illegible]
قطع سبب مورث یرقان کے ہوتا ہی اور یہ فعل ہمارا چند طریقہ سے تمام ہو سکتا ہی یا تو اصلاح مزاج کرین یا قوت بدنکی تقویۃ
کرین یا ورم کی تدبیر مناسب کرین جس ورم سے خوف عروض یرقان کا ہی یا تفتیح سدہ ان کی کرین یا استفراغ بذریعہ فصد اسیلم
یا باسلیق کے یا اوس رگ کی فصد جو زبان کے نیچے ہی جسکی ثنا و صفت بعض اطبا نے کی ہی - اور اگر یہ تدبیر ممکن نہون یعنی فصد رگہائے
مذکورہ کی پچھنے حجامت ایسے مقام کی کرنی چاہیے جو جگر سے اوپر کی جانب واقع ہی - اور داہنے شانہ کے نیچے ہی خواہ پچھنے ایسے
مقام کے جو زیر جگر واقع ہی اوس فضا اور خالی جگہ کے پسلیون سے نیچے ہی - یا استفراغ مادہ یرقانی بذریعہ ایسے مسہل کے
جو اخراج ایسی شی کا کرے جس سے امداد مادہ یرقان کو ملتی ہی گو کہ یہ مسہل اصل مادہ یرقان کا اخراج نہ کر سکے - قی کے ذریعہ سے
استفراغ کرنا ہر ایک قسم مین یرقان کے نافع ہی مگر ہر زمانہ مین مفید نہین ہی اور نہ ہر شخص کو مراد یہ ہی کہ شروط جواز قی کے نسبت
زمانہ و فصل اور شخص کے جو کلیات مین لکھے ہین اون کا لحاظ بھی مقدم ہی - علاج یرقان کا اگر سمی ہو فقط زہر کے علاج سے
کیا جاتا ہی - اور چونکہ قطع کرنا سبب مرض کا مناسب اوسکی نسبت یہی ہی کہ جملہ تدبیرات سے مقدم کیا جائے لہذا واجب ہی
کہ پہلے توجہ طبیب کی اوسیطرف ہو جیسے زہر کا علاج یرقان سمی مین علاج یرقان پر مقدم کرنا چاہیے - جس یرقان کا سبب
سوء مزاج حار جگر کا یا سوء مزاج حار جملہ بدن کا ہو خواہ سوء مزاج مرارہ کا کسی سبب سے منجملہ اسباب کے جو مشروب اور ماکول سے
ہون یا اینکہ انہین دونو کی وجہ سے سوء مزاج حار مرارہ وغیرہ مین پیدا ہوا ہی پس علاج ایسے یرقان کا بشرطیکہ امتلاء خون یا صفرا کا بھی ہو
یہی ہی کہ پہلے استفراغ اوس امتلا کا کیا جائے اگر خون کا امتلا ہی تو بذریعہ فصد باسلیق کے اور اگر صفرا کا امتلا ہی تو اسہال بذریعہ
ہلیلہ اور شاہترہ او بمثل سقمونیا جو کہ رائب یعنی دوغ مین ملا کر پلائی جائے خلاصہ یہ ہی کہ جو مسہلات صفرا کے ہین اور اقسام
ماء الجبن کے جیسے تقویت ہلیلہ سے خواہ سقمونیا سے - نسخہ ماء الجبن کا جو عمدہ ہی شیر بز تین رطل اور قرطم ایک کف دست
کوٹ کر دودھ مین گھنٹہ بھر تک ملین بعد ازان دودھ چھان کر رات بھر رہنے دین کہ مثل پنیر کے بستہ ہو جائے صبح کو اوسکا پانی جدا کرین
جسطرح پنیر کا پانی جدا کرتے ہین اور کسیقدر شہد یا شکر ملا کر اور دو درہم نمک ہندی داخل کر کے پلانا چاہیے - اور اگر چاہین
تو اوسکو ایک دانق سقمونیا داخل کر کے اور قوی کر دین اور نہار منھہ تین روز بقدر تحمل مریض اسکو پلانا چاہیے کہ جتنا پی سکے
منجملہ اون ادویہ کے جو ہمراہ تنقیہ مادہ یرقان کے ہمراہ اسہال کے کرے یہ دوا ہی کہ آب برگ ترب بوزن ایک اوقیہ [illegible]
سنات درہم تخم ہالک ایک درہم صبر ایک دانق زعفران ایک دانق اور یہ دوا لائق اوس شخص کے بھی ہی جسکے جگر مین ورم گرم
خواہ مجاری جگر مین اور تپ بھی ہو - غذا بروقت مسہل کے آب جو اور سرد ترکاریون سے دینی چاہیے چنانچہ باب اورام
جگر مین اون کا بیان ہو چکا ہی اب تطویل سے کیا فائدہ ہی - جس وقت کہ نضج کا ظہور ہو جائے البتہ جرأت سقمونیا دینے کی ہو سکتی ہی

خواہ صبر وغیرہ کی ادویہ بھی جب کہ آب کشوث اور کاسنی وغیرہ سے انکی حدت اور تیزی توڑ ڈالین — خلاصہ یہ ہی کہ جبتک
ورم ہی اور جسال موجودگی بخوبی ظاہر نہین اوسوقت تک خاص مرض یرقان کے علاج کی طمع نہ کرنی چاہیے —
اگر پیٹ نرم ہو اور قوت قوی ہو یہ امر دلیل ہی اس بات پر کہ ورم نہین ہی — پھر اگر التہاب ہو تو غذا مین زمانہ مسہلات کے مصوصات
اور تریض نمکسود و قریض بقر اور بچہ بیش کو اختیار کرنا چاہیے اور آبہاے فواکہ اور انہین کے عصارات خصوصاً آب انارین نہار منہ اور
شوربا ماہی کے گوشت کا اور مچھلی کا شوربا اور عصارے سرد وتر کاریونکے اسلیے کہ اکثر یہ شیاے مذکورہ اگرچہ از قسم غذا کے ہین مگر انمین ایک خاصیت
ایسی ہی کہ اودیہ کے ذریعہ سے قوی ادویہ مین اس مرض کے باعتبار نفع اور اصلاح مزاج انکو داخل کرنا چاہیے — ایسے ہی وقت یعنی
جب کہ التہاب جگر ہو آب برگ ترب آب برگ شاہ توت دونون ہموزن بقدر تیس درہم کے پلانا چاہیے کہ یہ دوا خاص یرقانکو
مفید ہی علاوہ ادرار اور تسکین التہاب کے اور اسیطرح یہی دوا پلانی چاہیے اگر التہاب مرارہ مین ہو — ایسے بیمارونکو شیرہ تخم کاسنی
قدرے سرکہ جوش دیا ہو نہایت مفید ہوتا ہی یا عصارہ افسنتین ہمراہ آب سرد کے — اگر مریض نان خطیری تناول کرین اور نمک
ہمراہ کاسنی کے سات روز تک کھاتا رہے فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ یہ غذا مرارہ کو دھو ڈالتی ہی اور عفونت مرارہ کی زائل کر دیتی ہی اور
جو رقیق ہشم مرارہ مین ہی اوسکو غلیظ کر دیتی ہی کہ سہل الدفع ہو جائے — ان بیمارونکو ہرگز اجازت شراب پینے کی نہین دیجاتی ہی مگر
بہت سا پانی ملاکر البتہ پلانا تجویز کر سکتے ہین — اور نہ انکو مناسب ہی کہ سواے گوشت ہاے سبک خواہ شوربا ہاے لحوم طیور کے اور
کسی قسم کا گوشت تناول کرین جس شخص کو یرقان کسی سبب حار سے لاحق ہوا ہی اوسے لازم ہی کہ بیداری اور غضب اور حرکت کثیر اور حمام کو
ترک کرے — جب وقت حرارت تمام بدن مین منتشر ہو جگر اور مرارہ اور مثانہ کی تبرید ادویہ مشروبہ وغیرہ سے کرنی چاہیے اور عروق کے
بھی تبرید جسطرح معلوم ہی کرنی چاہیے خصوصاً اگر آبہاے نیم گرم سے نہلائین کہ اونمین ادویہ سرد وتر کو جوش دیا ہو — سرد پانی سے
نہلانا خواہ ایسے گرم پانی سے نہلانا جسمین ادویہ قبض کو پکایا ہو یہ تدبیر مادہ یرقان کی تحلیل کو منع کرتی ہی — کبھی جگر حار اور مرارہ
حار کے علاج مین ضمادات باردہ اونہین پر لگائے جاتے ہین اور کبھی قرص کھلائے جاتے ہین — ازانجملہ یہ قرص ہی مرکب تخم خیار
تخم کاسنی تخم کاہو تخم کدو صندل اور طباشیر گل سرخ سب اجزا ہموزن لیکر پیس کر چھانین اور فی دو درہم وزن ادویہ چار جو کافور
داخل کرین اور قرص بنالین اور کھلائین — مجرب یہ بھی ہی کہ جگر اور متصل جگر عصارات باردہ طیار کرکے اونکو برف خواہ یخ سے
ٹھنڈا کرکے صندلین اور کافور ملاکر ضماد بنالین اور لیپ کر دین اور سردی اس ضماد کی اسقدر ہونی چاہیے کہ جرم باطن کو
اس برودت کا اچھی طرح سے حس ہوتا ہو کہ تدبیر اوسی روز یرقان کو دور کرتی ہی اور قارورہ اوسے روز سپید ہو جاتا ہی مترجم کے
مجربات مین ایک نبات ہندی جو ترش ہوتی ہی اور بشکل برگ حلبہ گول گول پتی ہی اور اسکو ہمارے نواح مین پتشیا اور کہین کھٹی چپی
اور کہین چوکا اور کسی جگہہ اور نام سے مشہور ہی اور ہر جگہہ جاے نمناک مین بکثرت پیدا ہوتی ہی نادر الوجود اور کمیاب
نہین ہی فولاد کا جوہر بھی اوس سے خوب اوٹھایا جاتا ہی زعفران الحدید بھی اوسکے ذریعہ سے بہت عمدہ طیار ہوتا ہی پھول اسکا
زرد ہوتا ہی چاندی پر ملنے سے پتی کو سیاہی آجاتی ہی جیسے گندھک کا یہی اثر ہی بہرحال یہ نبات جلیل القدر جملہ امراض صفراوی
مین مجرب خاکسار ہی یرقان قبل از سابع کو بھی بعض بیمارون کے تین گھنٹہ کے زمانہ مین خدا نے فقط اسی نبات کے پلانے سے
دور کیا ہی حمایے محرقہ صفراوی بھی ہمردرہ اکثر جاتی رہی ہی مقدار شربت ایک تولہ سے پانچ تولہ تک خاکسار نے کسی عرق

مناسب ہین پیچ کراور کبھی ادویہ مقویہ قلب بھی شریک کرکے استعمال کرتا ہون — میرے تجربات اس وقت تک اس نبات جلیل القدر سے اسقدر ہین
جنکا احصار دشوار ہے اور بلاد مختلفہ از کلکتہ تا پشاور و جمون نیپال و گوالیار اکثر بلاد مین جہان ہمارا سیاحت اور تجربات مطب کے پیش ہوئے ہین
سب جگہ اس نبات کا باوجود اختلاف طبائع بلاد اور فصول کے اثر یکسان پایا ہے اور اب مجھے اسقدر جسارت ہوگئی ہے کہ مین اسکی نسبت بطور پیشگوئی
پہلے سے کہہ سکتا ہون اور کم خطا ہوتی ہے۔ پس اگر سبب یرقان کا ضعف جگر ہو خواہ ضعف مرارہ اوسکا علاج اونہین تدبیرات سے کرنا چاہیے جو باب
ضعف جگر مین مذکور ہوچکے اسلیے کہ علاج خاص مرارہ کا بھی وہی ہے جس سے ضعف جگر کا علاج کیا جائے — ورم کی تدبیر بطریق ہم نے اس جگہہ بھی
اشارہ کر دیا کہ فصد باسلیق وغیرہ کرنی چاہیے اور باب جگر مین پہلے ہی سے اسکی تصریح بخوبی کر دی گئی — یرقان سدی کا علاج وہی ہے جو ہر ایک
جگہہ کے سدہ کا علاج ہے — علاج سدہ جگر کا باب جگر مین مذکور ہوچکا کہ فصد اور ادرار کرنا چاہیے اگر سدہ محدب جگر مین ہو اور اسہال کرنا چاہیے اگر سدہ
مقعر جگر مین ہو اور یہ دونون یعنی ادرار اور اسہال بقدر حاجت اور ضرورت کے اور بحسب حال عضو مسدود کے اگر فصد کافی ہو تو وہی ادویہ اور تدبیر
اور ہر ایک شی قابض اور مجفف سے اگرچہ گرم ہی ہو پرہیز کرنا لازم ہے اسلیے کہ ایسی شی بالضرور مجاری مین تنگی پیدا کرتی اور سدہ کو قوی و درشت کرتی ہے — اور رائے یہ ہے کہ پہلے سدہ کی نرمی
اور ترطیب کرین پھر اوسکے بعد تفتیح کی تدبیر کرین اور مین کبھی تو حار رطب بنانا چاہیے اور کبھی بلی رد رطب جس طرح شاہد حال کا مقتضی ہو جبتک تفتیح سدہ کی کرین عام اس سے
کہ تلئین اور ترطیب کے بعد یا ابتدا تفتیح کرین مناسب ہے کہ اوسکے بعد اسہال بھی بقدر برداشت اور بحسب اونہین طریقون کے جو ابھی مذکور ہوچکے ہین
کردین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت مسہلات خفیفہ سے تدبیر شروع کرین جیسا کہ مقتضی احتیاط کا ہے اور یہ ادویہ خفیفہ کچھ اثر نہ کرین
پس واجب ہے کہ مفتحات قویہ پلا کر اوسکے بعد مسہل قوی دیا جاے اور بعد استعمال مفتحات کے پھر مسہل قوی دینا بالخطر ایک ہی مرتبہ پلانا چاہیے
جسقدر قوت مریض کو تحمل ہو — پھر اگر سدہ کسی شی کے اوگنے سے جو مجری مین اوگی ہے پیدا ہوا [illegible] فقرونی گوشت کی [illegible]
تجویز کرتا ہون کہ اسکے واسطے کوئی علاج کارگر نہین ہے — اور بعض اطبا نے اسکا علاج بھی لکھا ہے کہتے ہین کہ عصارہ تخم خرفہ خام اور عصارہ
برگ ترب خام اور آب برگ لیمون کلان یہ سب کوٹ کر نکالنا چاہیے اور سب کو جوش دینا چاہیے ساتھ ہی بعد ازان چھان لینا چاہیے
اور اوسمین عصارہ حماض اور کسیقدر کرسنہ کوٹ کر ملایا جاے — اور اسی شخص نے کہا ہے کہ ایسی دوا مذکور سے ایک مقدار ہمراہ تخم ترب
اور تخم بورہ مقشر کے جسمین چہارم وزن دونون کے مر اور قسط ملی ہو پلانی چاہیے — پھر اگر سدہ بسبب یبوست اور تحلیل کے ہو اور
یہ ایسی بات ہے کہ حال بدن کا بوجہ خشکی وغیرہ کے خود اس پر دلیل ہوتا ہے تو ایسے وقت وہ ملینات پلانے چاہیین کہ تلطیف صفرا کی کرین
جیسے لعابات اور مثلاً پستان وغیرہ ہمراہ روغن بادام کے — اور اگر سدہ بسبب ورم گرم کے پڑا ہو اوسکا علاج وہی ورم کا علاج ہے
پھر جسوقت نضج ورم مین آجائے تب مدرات پر جرات کرنی چاہیے جیسے انیسون رازیانہ وغیرہ بلا خوف جرات ان ادویہ مدرہ کی بالخراش
اور تقرح مثانہ کے اور اسیطرح اسہال صفرا کا بھی بلا خوف سحج وغیرہ کے کرنا چاہیے اور اگر ورم صلب سوداوی ہو اوسوقت البتہ دشواری
پڑے گی پس لازم ہے کہ علاج ورم ہی کا کرے اور جبتک ورم کا علاج کرتے رہین سزاوار ہے کہ خاص یرقان کی اصلاح وغیرہ اوسطرح
کرتے رہین جیسا ہم بیان کرتے ہین — ادویہ مفردہ اس یرقان کی باب سدہ جگر مین مذکور ہوچکی ہین — مفتحات جیدہ مین جو خاص
اسکے واسطے ہے عنصل اور اسارون ہے اور وہ قرص جو بادام تلخ اور افسنتین اور اسارون اور غاریقون سے طیار کیا جائے — جو دوا
کہ اوسمین تفتیح کے ساتھ اور فوائد بھی ہین وہ یہ ہے کہ حب صنوبر کبار تین درہم زبیب خستہ برآوردہ پانچ درہم کبریت زرد نصف
مثقال افتیمون تخم کرفس چھلی تخم دسیاہ کندر سپید دو دو درہم کوٹ چھان کر سفوف بنالین اور ڈیڑھ درہم ہمراہ آب رازیانہ کے

ضعف مرارہ کا ضعف جگر کا ہے

تناول کرین اور چند روز اسیطرح استعمال کرتے رہین کہ یہی دوا شافی ہی اور نجات اور عافیت دہندہ ہی ہم نے بارہا تجربہ کیا ہی ۔ شنجار یعنی شن تجار بہترین ادویہ یرقان ہی ۔ نہایت صعوبت اس یرقان کی اوس قسم مین ہی جسمین عروق شدہ کا تجربی مرار مین ہوکر یرقان پیدا ہوا ہو مگر حقنہ اور مسہلات اس قسم مین زیادہ تر موافق ہوتے ہین اسکے واسطے مسہلات مثل افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور قرطم اور نمک سیاہ وغیرہ سے طیار کئے جاتے ہین اسیطرح حقنہ بھی ایسی ہی دواؤن سے طیار کئے جاتے ہین ۔ نسخہ جید اسی قسم کیواسطے صبر دو درہم سقمونیا ربع درہم غاریقون دو ثلث درہم کے عصارہ غافث تین درہم آب کاسنی مین حب بستہ کرین اور ایک درہم تناول کرین اور مکرر چند مرتبہ اسی کو پیتے رہین ۔ جب یرقان شدہ کہنہ ہوجائے تا چار ہیکہ دوائے کرکم اور تریاق وغیرہ جو مفتحات قوی ہین اونکی طرف رجوع کرنا پڑیگا تاکہ تفتیح تقویت کرین اسیطرح دوائے اللک بھی مفتح قوی ہی ۔ اگر ہمراہ شدہ یرقانی کے تپ بھی ہو اوسوقت بجوزہ نہایت اچھی دوا ہی کہ مفتح بھی ہی اور مطفی حرارت حمی (اور ملطف) ہی اسیطرح بیخ حشیش اما، دو درہم ہمراہ شہد کے اسیطرح آب کشوث اور کاسنی تلخ کا ہمراہ فلوس خیار شنبر کے تھوڑا اسا روغن بادام شیرین ملاکر یہ سب طرق علاج شدہ یرقانی کے تھے اب رہا خاص مرض یرقان شدے کا علاج اور خاص ایسی کے ازالہ کی تدبیر (بموجب وعدہ سابقہ) اور اگرچہ اس تدبیر مین بھی تفتیح شدہ ونکی ملحوظ ہی مگر بالعرض اور جملہ منافع جو مطلوب ہین وہ بھی ان تدبیرات مین ہین پس ان تدبیرون مین ادویہ مشروبہ بھی ہین اور حمولات اور سعوطات مگر سعوطات کا نفع اکثر آنکھونکی زردی کھونے مین ہی اور چہرہ کی زردی دور کرنے کیواسطے سعوطات کو زیادہ مدخل ہی ۔ بعض تدبیرین عام ہین جیسے استعمال حمام کا متواتر کہ اس پر مدار علاج یرقان ہی اور اسیطرح آبزن جو قائم مقام حمام کے ہی ایسے پانی سے جو دواؤن کے جوش دینے سے قوی کرلئے جائین ۔ اور اگر نہاتے آبزن مین مریض کو پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اوسی طرف آبزن کے اندر پیشاب کردے کہ یہ علاج بھی براہ تجربہ عمدہ پایا گیا ہی ۔ جسوقت حمام یا آبزن سے نکل آئے گرم کپڑا اوڑھا دیا جائے تاکہ اوسکو سردی نہ پہونچے اور اوسیطرح اوڑھے ہوئے سو جائے ۔ علاوہ حمام کے اور تدبیرات جنکا اثر مثل حمام کے ہی جلد بدن سے یرقان کے خارج کردینے مین ہین جو ادویہ کہ یرقان کو دور کردیتی ہین کبھی تو بذریعہ اسہال کے اور کبھی بذریعہ ادرار کے جو قوی ہو اور کبھی بذریعہ پسینا برآمد کرنے کے اور پسینے کی آمد وہی بہتر ہی جو کسی ریاضت کرنے سے برآمد ہو جس سے تعب اور پیاس بھی پیدا ہوتی ہو خصوصاً اگر پسینا نکالنے والی دوا از قسم مشروبات کے ہو اور اسیطرح وہ پسینا جو حمام کے بعد برآمد ہوتا ہی ۔ جس شخص کے یرقان کا علاج بذریعہ تحلیل مادہ یرقانی کے منظور ہو اوسے سردی اور ہوائے شمالی مین رہنا مضر ہوگا ہان اگر سردی کا قیام اس نظر سے تجویز کیا ہو کہ دوائے کرکم کا چونکہ استعمال ہو رہا ہی لہذا مقابلہ حرارت دوائے مذکور کے واسطے سردی مین رہنا مناسب ہی تاکہ حرارت زیادہ بڑہ نہ جائے اور دوائے حار جمع ہوکر زیادہ منتشر نہو جائے تو اوسوقت برودت کا پہونچانا کچھ برا نہوگا جسطرح فلفل کے استعمال کرانے کے بعد سرد پانی مین مریض کو بٹھلاتے ہین ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ اصحاب یرقان اصفر کو بعد تنقیہ کے زرد رنگ کے اشیا کیطرف دیکھنے سے نفع ہوتا ہی اسلیے کہ اس تدبیر سے مادہ یرقان بقاعدہ جذب مماثل عمق بدن سے کھینچ کر باہر جلد کیطرف آجاتا ہی اور علاج کے بکھیڑے اور جھگڑے مین بڑی آسانی ہو جاتی ہی اور مین اونکو منع نہین ہون کہ جو ایسے ایسے معالجات کا زیادہ انکار براہ فلسفیت کرتے ہین مترجم یہ علاج مخالف اوس قاعدہ کے ہی جو درد چشم مین بیان ہوچکا کہ سرخ اشیا کیطرف دیکھنے سے رمد مین ترقی ہوتی ہی اسلیے کہ یہان جذب امثال سے گھٹانا مادہ کا عمق بدن سے اور نکالنا اوسکا عضو خسیس یعنی جلد کیطرف مطلوب ہی اور وہان بالعکس ہی ۔ شیخ نے بصیغہ تمریض اس علاج کا ذکر کیا اور اگرچہ انکار نہین کیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خود اسکی رائے مین اس تدبیر کی چندان وقعت نہین کرتی ہی ہندوستان مین یرقان اور کافور چھانٹنے والے

ہزاروں آدمی موجود ہیں جو اسی بنا پر علاج یرقان کا کرتے ہیں اور دھوکھا افسون اور عمل کا دے رکھا ہی میں نے بچشم خود کئی ایسے لوگ دیکھے ہیں
اور تجربہ بھی اس علاج کا کیا ہی فوراً اوسکا اثر ہوا ہی ۔ اور یہ چیزیں مشہور ہیں ۔ وہ دوائیں جو پلانے کے قابل ہیں منجملہ اونکے ایک دوا یہ ہی آب ترب میں نصف درہم
بورہ اور ایک اوقیہ طلا یعنی شراب مثلث جسکو پنج تختی کہتے ہیں ملا کر پلایا جائے جسوقت کہ مریض آبزن میں بیٹھا ہو کہ اس دوا کے پلانے سے اکثر
بلا فاصلہ زرد آب خارج ہوگا ۔ ایضاً لیموں تین درہم دانہ نخود بقدر کف دست کو کسی ظرف میں ساڑھے تین سیر پانی ڈال کر جوش دیں اور
بعد خوب جوش آنیکے صاف کرکے بقدر تحمل تھوڑی سی شراب ملا کر پلائیں بشرطیکہ تپ نہو اور اگر تپ ہو تو شراب کی آمیزش نکریں اور بعد
پلانے کے آبزن میں داخل کریں وہ آبزن ایسے پانی کا ہو جسمیں پرسیاوشان کو جوش دیا ہو اس ترکیب سے زرد آب خارج ہوتا ہی ۔
ایضاً انظروں دو درہم شراب کہنہ میں ملا کر رات بھر شبنم میں رکھے بعد ازاں پلائے اور تجمیم آبزن وغیرہ سے اوسیطرح کرے جیسے مذکور ہو چکے
یا اسقیل مشوی میں شش چند نمک سوختہ ملا کر اوسمیں سے دو ملعقہ یعنی ۳۰ ماشہ نہار منھ تناول کرے ۔ کرنب بحری کو پیس کر بقدر دو درہم
زردی بیضہ نیم برشت پر چھڑکے اور تناول کرے ۔ پوست انار چار درہم ہڑتال دو درہم پیس کر اوسمیں جسقدر انگوٹھے پر چڑھ جائے اوسے تناول کرے
اور اوسکے اوپر یہ تولہ شیر مادہ خر پی جائے خواہ ایک درہم یا درہم سے زیادہ بقدر تحمل کے حلبہ ہمراہ ماء العسل کے پلائے اور آبزن سرد پانی کا
کرنا چاہیئے ۔ یا پرسیاوشان کوٹ کر اوسمیں سے چار درہم انیسون کے جوشاندہ سے پلائے ۔ یا عصارہ حماض تھوڑی سی شراب کے ہمراہ
تناول کرے ۔ یا فضلہ اوس کتے کا جو ہڈیاں کھاتا ہو بشرطیکہ وہ فضلہ سپید ہو اور اوسمیں سیاہی نہو چار درہم شہد ملا کر کھلائے ۔ یا برگ چقندر
سوکھا کر چھہ درہم ہمراہ ماء العسل کے تناول کرے یا بکری کی مینگنی کسی مطبوخ کے ہمراہ پلائی جائے ۔ یا فودنج خشک چار درہم شراب میں
پانی ملا کر تناول کرے اور تین روز برابر اسیطرح کرتا رہے ۔ یا نخود سیاہ ایک رطل پرسیاوشان بقدر کف دست پانی میں اسقدر پکائیں
کہ ثلث پانی جل جائے اس جوشاندہ سے بقدر دو اوقیہ کے پلائیں ۔ یا عصارہ مولی کا دو اوقیہ ہمراہ شراب کے جو ایک اوقیہ ہو ۔
یا نخود سیاہ ایک رطل حب بلسان کندر رازیانہ ہر ایک سے بقدر ایک کف کے ۶ ثار پانی میں جوش دیں تا اینکہ ایک ثلث جل جائے
اوسمیں سے دو دو اوقیہ پلائیں اور اگر تپ نہو ہمراہ کسیقدر شراب کے پلائیں ۔ یا دارچینی اسقدر کہ تین انگشت سے اوٹھ آئے ہمراہ شراب
اور شہد کے جو ڈیڑھ اوقیہ ہو اور اوسمیں مقدار شہد کی نصف مقدار شراب سے ہو پلائیں خواہ ہمراہ پانی اور شراب کے ۔ خواہ حب المحلب
جسکو ہندی زبان میں کھیونی کہتے ہیں اوسکے دونوں چھلکے اور پوست دور کرکے دو درہم تناول کریں ۔ خواہ مجیٹھ ایک درہم نبیذ بسر کے
ہمراہ ۔ یا برادہ شاخ گوزن یعنی بارہ سنگھہ کا بقدر ۱۰ قیراط کے لیکر ہمراہ شراب قیر رساطیقون تناول کیا جائے ۔ یا حب عصفر اور اجوائن
اور مومنج کو یکجا کرکے اسمیں سے کسیقدر بیمار کو کھلائی جائے ۔ یا فلفل اور فضلہ سگ نذا و بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ شراب کے ۔ یا
اندرائن کا پھل لیکر اندر سے اوسکو صاف کردیں اور جو کچھ اوسکے اندر مغز وغیرہ ہوتا ہی اوسے گرادیں بعد ازاں اوس میں شراب
خواہ پانی بھریں اور پلائیں ۔ خواہ مرارہ خرس شراب میں آمیختہ کرکے استعمال کریں ۔ یا شاخ گوزن ۲ ماشہ اور گندھک ۱۰ ماشہ
تناول کرکے اسکے بعد شراب پلائیں ۔ یا جملہ اقسام کے واسطے اور خصوصاً یرقان سُدّی کیواسطے ریوند اور ہوفاریقون اور
پرسیاوشان کندش اور مجیٹھہ سب اجزا ہموزن لے کر سفوف طیار کریں مقدار شربت ایک درہم ہی ۔ ادویہ مفردہ جو اس مرض کے
علاج میں بکار آمد ہیں وہ مفتحہ ہوتے ہیں ایضاً افسنتین انیسون اسارون وج اور مجیٹھہ جنطیانا عود بلسان غاریقون کندش
جوز السرو قسط دونوں قسم کے زراوند ۔ بعض لوگوں نے یہ دوا ضعیف الاثر ذکر کی ہی کہ دماغ کبک کو شراب خالص ملاکر

استفراغ کرین - یا زردی تمام دوا نڈ ونکی نصف اسکے چہ شراب مین گھول کر پلائی جاسکے - اس دوا کی مدح زیادہ کرتے ہین اور اطبا ہین کہ شراب کے ساتھ ملا دین کہ فوراً زردی آپ کا تنقیہ کر دیتی ہی اور اسیطرح رکھنہ کا پتہ - یہ بھی مجرب دوا ہی کہ جو اخلاط کی تحلیل کرتی اور مریض کو کھڑا کرین اور ابتداء ان ایک گھنٹہ تک ٹہلائین تا آنکہ بدن خوب گرم ہو جاسے اور پیاس کا غلبہ ہو پھر جو شاندہ پر سیاوشان پلائین کہ اسکے پینے سے فوراً زردی پسینا بشدت برآمد ہوگا خصوصاً اگر ہمراہ پرسیاوشان کے جو شاندہ میں داخل ہوا ور پودینہ بھی شریک ہو اور اسیطرح اگر بعد حمام کے اس دوا کا استعمال کرین - مدرات جو خاص یرقان کے واسطے ہین انمین سے یہ ہی کہ لیکر الاسرد دو درہم کو ایک درہم سلیخ کے ہمراہ پانی کو جسمین سے کیا ہوا ہو ملا کر پلائین اور بعد پلانے کے عرق کو متفرق مقامات پر دوڑائین اس تدبیر سے تمام مادہ یرقان کو براہ بول دفع کر دیگا کبھی ساہی کے گوشت کھلانے سے بھی یرقان کے بیمارونکو نفع پہونچتا ہی اسلیے کہ ادرار کی قوت اوسمین قوی ہی اور تنقیہ مادہ یرقان زیادہ کرتا ہی اور جگر کے موافق ہی اور غذا کی تدبیر ہی - آب کشمش اگر ایک اسکرجہ ہمراہ تخم کرفس اور شکر طبرزد کے پلایا جائے نافع ہوتا ہی - اور مسہلات خاصہ سے واسطے یرقان کے یہ ہی کہ اندرائن کے چھلکے کو گرم کرکے جو کچھ اوسکے اندر آلائش ہی دور کر دین اور اوسمین طلا یعنی شراب خاص بھر کے کوئلہ کی آنچ پر پکائین اور صاف کرکے پلائین - ہمنے تجربہ کیا ہی کہ ہمیرون نصف درہم اور ... ونیا ایک دانگ نمک سیاہ ربع درہم اور ہمیرو احد مجیٹھ اور غاریقون سے نصف درہم سب کو ملا کر گولی طیار کرین اور آب برہ کے ہمراہ پلائین - سعوط اور دیگر علاج اسکے ہم لکھ چکے اور بہت سے نسخہ حقنہ کے اسی مرض کے واسطے قرابادین مین درج کیے ہین - سعوط چند عصارات کا طیار ہو کر استعمال کیا جاتا ہی جیسے عصارہ قثاء الحمار خواہ عصارہ برگ ترہ تیزک عصارہ برگ ہزار چشان عصارہ بوطیفا یعنی چوبک کا بعینہٖ خواہ بوطیفا کو پارہ پارہ کرکے شیر دختر مین بھگو دین اور رات بھر بھگو کر صبح کو نچوڑ لین اور شیر گرم کرکے سعوط کرین یا عصارہ بیخ رطبہ کا ہمراہ روغن چنبیلی کے خفیف سا جوش دین اور تھوڑی سی مشک ملا کر سعوط کرین خواہ مولی کو مع پتونکے نچوڑ کر سعوط کرین منجملہ ایسے سعوط کے جو زیادہ تیز نہین عصارہ برگ چقندر بھی ہی - بارد عصارات مین سے عصارہ حی العالم اور عصارہ بیخ اسپغول نہری ہی - سرکہ تنہا اگر اسکو سعوط کرین اور ایک گھنٹہ تک گرنے نہ دین اور بیمار حوض مین حمام کے ہو یہ بھی کیا اچھا علاج ہی - اسیطرح اگر سرکہ مین کلونجی شبانہ روز بھگو کر صاف کرکے فقط سرکہ کا سعوط کرین - اور سونگھین تنہا سرکہ کو خواہ کلونجی سمیت تو یہ بھی عمدہ علاج ہی - عصارات کے سوا اور قسم کے سعوط پس جیسے یہ سعوط سونیز چار درہم پیس کر آب کشنیز سبز مین بھگو دین اور ہموزن آب کشنیز کے روغن بادام بھی ہو اور ہر ایک کا وزن دس درہم ہو اور سعوط کرین اور مریض کو اسوقت آبزن مین ہونا چاہیے خواہ حمام کے حوض مین اور کبھی اسی سعوط مین کسیقدر صعتر پایس اور تھوڑا سا سرکہ انگوری بھی داخل کیا جاتا ہی - آنکھونکے دھونیکے لیے ہمیشہ گلاب اور آب کشنیز اور آب برف سے دھونے چاہئین - غسولات یعنی نہانے دھونے والے پانی اصحاب یرقان کے واسطے وہ پانی ہین جنمین پرسیاوشان اور شیح اور مرزنجوش اور جعدہ اور بابونہ خصوصاً اقحوان کو جوش دیا ہو اور اسیطرح خشک اور شبت اصلی دوا ہی پانی کے جوش دینے مین - کبھی پانیمین حماض اترج بھی داخل کرتے ہین اگر یرقان بسبب حرارت کے عارض ہوا ہو اسلیے کہ ترشی مین اسکے جلا سے شدید بسبب اسکے کہ ہر رنگ کی تقطیع کرتی ہی - کبھی انہین ادویہ سے ضماد بھی طیار کیا جاتا ہی اور روغن بھی بنائے جاتے ہین چند اجزا ملا کر جیسے روغن اقحوان اور روغن بابونہ اور روغن شبت ایضاً روغن شیرہ انگور یعنی دوشاب اور روغن سوسن - بحرانی یرقانمین اگر بسبب اس بحران کے اصلی مرض مین کمی ہوئی ہو واجب ہی کہ نفس مرض یرقان کے ازالہ کا قصد کرین بذریعہ غسولات

اور ایسے مدرات سے جنسے تنقیہ مادہ یرقان کا ہوا اور اکثر ایسا یرقان محتاج استعمال کا نہین ہوتا ہے اور اکثر فقط حمام کرنا اس یرقان کے دور کرنے مین
کافی ہوتا ہے۔ اگر ایسے بیماران یرقان کے بول اور براز وغیرہ مین کمی رنگ کی ہو پس معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ غلیظ ہو گیا ہے پس چاہیے کہ دوا از قسم تحلیل
کی خواہ پسینا لانے کی استعمال کی جاوین اونکو قوی کرنا چاہیے۔ یرقان سمّی کا علاج تریاق اور مثرودیطوس سے کرنا چاہیے تاکہ مقاومت زہر کی کرے
بعد ازان مثل آب سیب ترش اور آب انار اور عصارہ برگ کاسنی اور خرفہ اور لعاب اسپغول اور زرشک اور جملہ ایسے ادویہ جنمین ہمراہ تبرید کے
تریاقیت بھی ہو استعمال کرنے چاہئین۔ ابتداے یرقان سمّی مین خصوصًا اگر ایسے زہر سے پیدا ہوا ہو جو پیا گیا ہے یہ دوا مجرب ہے کہ دو درم ہر وقت
پیا کرے اور اوسمین روغن بادام شریک کرے۔ تدبیر غذای ان لوگون کی اوسکو ہم نے اوس سوء مزاج حار کے باب مین بیان کیا ہے جس مین
ضعف ظاہری اور سُدہ نہو مراد یہ ہے کہ فقط سوء مزاج حار جسکے ہمراہ ضعف اور سُدہ نہو اوسکے واسطے جو غذا تجویز کی ہے وہی غذا یرقان
سمّی کے بیمارونکو دینی چاہیے۔ یرقان سُدّے اور یرقان جو بسبب ضعف جگر کے ہو اوسکی شناخت اور علاج وہی ہے جو باب جگر مین بیان ہو چکے
غذا اصحاب یرقان کی وہی ہے جو سبک اور لطیف ہو اور اوسمین تفتیح ہو۔ مچھلی کا شوربا ان لوگونکو مفید ہوتا ہے خصوصًا ایسے اجزا شریک کرکے
جو ادرار کرین اور تلطیف کی بھی قوت اونمین ہو چنانچہ آخر ابواب یرقان مین ہم اونکو بیان کرینگے علاج یرقان اسود اور علاج دونون
قسم کے یرقان کے جمع ہونے کا۔ اگر طحال کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اوسوقت ملاحظہ کرنا چاہیے کہ امتلاء خون بکثرت ہو یا نہین بشرط امتلاء کے
خون بائین ہاتھ کی باسلیق اور بعد اوسکے اسیلم کی فصد کرنی چاہیے اوسکے بعد خاص طحال کیطرف توجہ کرکے اصلاح اوسکے سُدہ خواہ ورم یا ضعف کی
کرنی چاہیے۔ اور اگر سبب یرقان سیاہ کا سودا کی کثرت ہو بسبب تناول اون بقول اور غذاہاے مستعملہ کے جو مولد سودا ہین جیسا بینگن اوپر
بیان کر دیا ہے اسوقت واجب ہے کہ استفراغ اسی خلط کا کرین اونہین ادویہ سے جو اخراج خلط سودا کی سے خاص ہین۔ از انجملہ طبیخ اسقولوقندریون
ہمراہ خربق کے وہ جوشاندہ جو قرابادین مین مذکور ہے۔ اور چند مرتبہ استفراغ سودا کا مطبوخ افتیمون سے بایں صفت کرنا چاہیے ہلیلہ سیاہ
اور ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درہم شاہترہ اسقولوقندریون بسفائج فقاح کبر ہر واحد پانچ درہم بیخ کرفس بیخ رازیانہ ہر ایک چوتھائی یعنی ہر ایک کا سہ خربق سیاہ
دو درہم تین رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہ جائے پھر اوسمین افتیمون پانچ درہم ڈال کر خفیف سا جوش دے کر صاف کرین
اور ایارج فیقرا قریب ۲ ماشہ کے اوس پر ملا کر تناول کرین۔ اسیطرح وہ گولیان جو ہلیلہ سیاہ اور افتیمون اور نمک ہندی اور غاریقون
پوست بیخ کبر سے طیار کی جاتی ہین۔ جب استفراغ ہو چکے پھر شیر مادہ شتر پلانا چاہیے اور اگر بہم نہ پہونچے وہ ماء الجبن جو سکنجبین بزوری سے بنایا جائے
اور اذخر اور جعدہ سے اور ادویہ طحالیہ سے جیسے اسقولوقندریون بیخ کبر وغیرہ اور وہ پانی جنمین جھاؤ کی پتی اور جڑین اور کرنب جوش دیا ہوا اور
مولی کے پتونکا عرق اور سکنجبین۔ اور اسیطرح آب مکو اور آب کرفس اور اگر حرارت ہو اوسوقت سکنجبین جسمین اسقولوقندریون اور برگ کبر اور
ثمرۃ الطرفا اور جعدہ جوش دیا ہو۔ اگر طحال مین ورم گرم ہو واجب ہے کہ مسخنات کو بافراط نہ استعمال کرین۔ اور اگر طحال مین سُدّے پڑے ہوئے ہون تو
مفتحات قوی جنکو ہم نے باب سُدہ ہاے جگر مین لکھا ہے استعمال کرین کہ وہ بھی نافع ہین اور باب سُدہ ہاے طحال مین چند ادویہ مخصوصہ اور
بھی لکھینگے۔ اور اگر یرقان اسود بسبب جذب طحال کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوا ہو واجب ہے کہ محجمہ بلا شرط اوس پر رکھین اور دوا ضماد کا
استعمال کرین اور ایسے ضماد کا استعمال کرین جنسے طحال کی قوت بڑھے جیسے یہ ضماد کہ قردمانا اور افسنتین اور فقاح اذخر اور حاشا اور قنطوریون
اور بیخ کبر ہر ایک ایک جزو گلسرخ دو جزو مقل ذریرہ جزو اشق سات جزو اور دسواں حصہ ایک جزو کا اسی سے ضماد کرنا چاہیے جب یہ ضماد خواہ طحال دھویا چاہے
پھر ایسا سرکہ جسمین شبت اور بورہ اور نمک اور سداب اور فودنج جوش دیا ہوا اوسی سے دھونا چاہیے۔ اگر سبب یرقان اسود کا

حرارت جگر کی ہو جگر کا علاج ادویہ مطفیہ حرارت سے کرنا چاہیے اور اگر برودت جگر سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تریاق اکبر سے بالخصوص علاج کرنا لازم ہی اور ادویہ معلومہ جو برودت جگر کے علاج مین بیان ہو چکین اور اگر بسبب یرقان اسود کا تمام بدن ہو پہلے جگر کی وہ تدبیر کرنی چاہیے جس سے سب عروق اور رگین متاثر ہو جائین بعد ازان تمام بدن کو اثر پہونچے - اور خاص یرقان ہذا کا علاج اونہین ادویہ سے کرنا چاہیے جن سے خاص یرقان اصفر کا علاج کیا جاتا ہی مگر یہ ادویہ اون سے قوی ہونی چاہئین - جسوقت دونون قسم کے یرقان جمع ہو جائین اور امتلائے مادہ بھی ہوا اور احتیاج فصد کی نزدیک طبیب کے ہو دونون ہاتھ کی فصد اسطرح کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ کی فصد کرنے کے بعد چند روز کا وقفہ دے کر دوسرے ہاتھ کی فصد کرائی جائے اور دونون یرقان کی تدبیرین جو مذکور ہو چکی ہین اسوقت جمع کر دینی چاہئین - دونون فصد کے درمیان جو وقفہ کا زمانہ ہی اوسمین فستین اور افتیمون کا جوشاندہ پلانا چاہیے اور آب برگ ترب یرقان اصفر کے واسطے اور ریباؤ اور بید کے برگ کا پانی یرقان اسود کے واسطے ہر واحد ڈیڑھ اوقیہ آب بکوے بستین اوقیہ آب برگ کبر دو اوقیہ یہ سب پانی یکجا کرکے دس درہم افلاطون ملا کر جوش دیا جائے اور دو ثلث درہم ایارج فیقرا اور دو دانگ زعفران اور تین قیراط سقمونیا ہے مشوی جو کہ بی میں بیان کی گئی ہو اضافہ کرکے اس دوا کو پلائین اور دور دور صبر کرین بعد ازان ماء الجبن اور سکنجبین پلائین - غذا جملہ اقسام یرقانین سبک تجویز کرنی چاہیے جو معلوم ہو چکی ہین اور سمک رضراضی یا ورشوربا چوزہائے مرغ کا جو خوب طیار اور فربہ ہون - ترکاریوںمین کاسنی اور کرفس خام مگر جو پر ورده کی ہوئی ہون اور کبر جو سرکہ مین اصلاح یافتہ ہو

دوسرا مقالہ باقی احوال طحال کا بیان اسمین کیا جاتا ہی **بیان عام امراض طحال کا** طحال کو جمیع قسم امراض کے جو معلوم ہو چکے لاحق ہوتے ہین امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب جیسے سدہائے طحال اور تفرق اتصال وغیرہ اور اورام کے جملہ اقسام بھی طحال مین پیدا ہوتے ہین یہ بھی **جاننا ضرور ہی** کہ تلی جب بڑہ جاتی ہی تمام بدن لاغر ہو جاتا ہی دو سبب سے اول تو یہ کہ طحال کے بڑہنے سے قوت جگر کی زیادہ سست ہو جاتی ہی بسبب غلبہ ضد کے کہ مزاج کبد کا حار رطب اور طحال کا بارد یابس ہی اور جب قوت جگر کی سست ہوگی خون کی تولید مین کمی ہوگی - دوم یہ کہ باوجود کم پیدا ہونے خون کے جسقدر خون پیدا ہوتا ہی اوسمین سے مقدار کثیر طحال اپنی طرف جذب کرتی ہی اسلیے کہ مقدار اوسکی بڑی ہوتی ہی - خلاصہ یہ ہی کہ طحال کی لاغری اخلاط کی جودت اور عمدگی پر دلالت کرتی ہی اور طحال کا بڑا ہونا اخلاط کی خرابی پر دلیل ہی - کبھی انجام مین امراض طحال کے حمیات مختلطہ پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ امراض طحال کی پیدائش بھی انہین حمیات سے اکثر ہوتی ہی اسلیے کہ امراض طحال کے غب غیر خالص اور حمیات وبائیہ اور حمیات مختلطہ سے پیدا ہوتے ہین - اکثر امراض طحال کے خونریزی ہوتے ہین - رنگ مریض طحال کا زردمائل بہ سیاہی ہوتا ہی - کبھی امراض طحال کی نوبت امراض معدہ تک پہونچ جاتی ہی پس اکثر بھوک بڑہ جاتی ہی اور اکثر اشتہا باطل ہو جاتی ہی - اور کبھی یہ امراض طحال معدہ کو قریب ہضم طعام کے محتاج قی کرنے ایک ترش چیز کا کرتی ہین جسکی حدت سے زمین پھد پھدانے لگتی ہی اور خمیر سا اوٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہی اور یہ قی بعد ایذا اور درد معدہ کے ہوتی ہی - بول دموی امراض طحال مین عمدہ اور جید ہی اسیطرح بول غلیظ جسمین رسوب پراگندہ ہون اسیطرح وہ پیشاب جسمین مثل خون بستہ کے کوئی شی ہو بشرطیکہ ایسے ہی پیشاب کے خارج ہونے سے وہ تپ جو امراض طحال سے پیدا ہوئی ہی دور ہو جاتی ہی اور ورم طحال بھی دفع ہو جاتا ہی **علامات** افراط حرارت طحال کے حار مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ پیاس زیادہ ہو اور بائین طرف التہاب ہو اور فساد قوت جذب سودا بائین طرف طحال کے عارض ہو - بارد مزاج طحال کی دلیل یہ ہی کہ ضعف قوت جاذبہ طحال مین ہو اور سقوط اشتہا اور رمد یعنی کدورت آلودہ ہونا آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کا قراقر کا زیادہ ہونا اور ڈکار

بکثرت آتی - یابس مزاج طحال پر دلیل یہ ہی کہ طحال مین صلابت ہوگی اور بدن لاغر و نحیف خونین غلظت اور سیاہی خون کے رنگ کی زیادہ ہوگی
مزاج رطب طحال کا اوس پر بائین جانب کی نرمی اور بدن کا ڈھیلا پن دلیل ہوتی ہی اور سیاہی رنگ بدن کی ایسی جو سپیدی مائل ہو جیسے اسرب کا رنگ
ہوتا ہی - **علاجات** افرجیہ یعنی جنسیہ طحال کے علاج قریب قریب علاج کبد کے ہین مگر جو ادویہ یہان مستعمل ہون اونکی قوت زیادہ ہونی ضرور ہی
اسکے ساتھ وہ حیلہ ہائے مناسب جنکے ذریعہ سے قوت نفوذ ادویہ کی بڑہ جائے بھی کرنی لازم ہین اور ایسی تدبیر کرنی کہ یہ قوت ادویہ کی تا اینکہ
جرم کثیف طحال مین نفوذ کرے باقی بھی رہے تاکہ اپنا فعل پورا پورا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فرق معالجات جگر اور طحال مین ضعف
اور قوت کا ہی اور نرمی اور درشتی کا اسلیے کہ جگر چونکہ عضو رئیس ہی اوسکی نسبت اولی یہی ہی کہ نرمی کیجائے اور جن اشیا سے اوسکا علاج کیا جائے
اوسکے قوی ہونے مین افراط نہ کی جائے نہ جگر پر ادویہ حارہ جنکی حرارت شدید ہو وارد کی جائین جیسے پڑتا ہے کہ مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت
شدید ہو - طحال کا حال بخلاف جگر کے ہی اس بارہ مین - طحال کی ادویہ کو حاجت ہی کہ قوت نفوذ اونکی بڑہائی جائے اور مزاج مستحکم ایسا
پیدا کیا جائے کہ تا زمانہ فعل اور انفعال کی قوت دوا کی باقی رہے - طحال کیواسطے چند ادویہ مخصوص ہین جیسے پوست بیخ کبر اسقولوقندریون
اور اشق اور ثوم دشتی - کبھی امراض طحال مین حاجت فصد باسلیق کبیر یعنی ابطی کی ہوتی ہی اور صافن کی فصد بلکہ وداجین کی حاجت ہوتی ہی
اور اورام طحال گرم ہون خواہ سرد یا صلب یعنی سوداوی اور نقط صلابت جو بدون ورم کے ہو - معلوم رہے کہ طحال مین بہت کم اورام
حارہ عارض ہوتے ہین اور اگر عارض ہونے بھی تو دیکا حرارت پر برقرار رہنا کم ہوتا ہی بلکہ جسوقت عارض ہوئے بہت جلد ورم صلب کیطرف
منتقل ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو خون طحال کی غذا ہی وہ خود غلیظ ہوتا ہی لہذا اوسکے مزاج کا ... ورم طحال ... اور صلابت جاتی ہی پس معلوم ہوا
کہ اکثر اورام طحال سوداوی اور صلب ہوتے ہین - بلغمی ورم جو نرم اور ڈھیلا ہو کبھی طحال کو عارض ہوتا ہی - اگرچہ ورم حار طحال مین پیدا ہوتا ہی
وہ دموی ہوتا ہی اور صفراوی تو شاید کسی وقت عارض ہوتا ہو چنانچہ اکثر ورم بارد جو طحال مین پیدا ہوتا ہی وہی سوداوی ہوتا ہی اور یہ ورم
جانب اسفل طحال مین پیدا ہوتا ہی بسبب گرانی اور بوجہہ مادہ کے کہ نیچے کیطرف جذب فرگری سے کھچتا ہی - شکلین ورم طحال سوداوی کی
چار طرح کی ہین (۱) مستدیر یعنی گول (۲) عریض یعنی چوڑی (۳) طویل غلیظ یعنی لانبی اور گندہ (۴) طویل دقیق یعنی لانبی اور پتلی -
بلغمی ورم شاذ و نادر طحال مین پیدا ہوتا ہی - مطحول اوسی شخص کو کہتے ہین جسکی تلی مین سختی ہو یا بسبب غلظ جوہر طحال کی گو درجہ ورم تک
یہ صلابت نہ پہونچے یا یہ سختی بسبب ورم صلب کے ہو - مگر پہلی قسم کی صلابت اخف اور سبک ہی یعنی بآسانی علاج پذیر ہی - **بقراط**
کہتا ہی اگر مطحول اپنے طحال کے اندر کسی قسم کا درد پاتا ہو یہ کیفیت اسلم ہی - اسلیے کہ ابھی طحال مین باوجود صلابت کے کسیقدر حس باقی ہی
پھر بقراط کہتا ہی اگر مطحول کو خون کے دست آئین اوسکی خیریت کی دلیل ہی یعنی امید ہی کہ ان دستونکے ذریعہ سے مادہ ورم طحال
نکلجائے گا پھر اگر یہ اسہال خونی ہمیشہ زمانہ دراز تک رہے گا زلق الامعا اور استسقا پیدا ہو کر مریض مرجائے گا - اسکا سبب یہ ہی
کہ غلبہ برودت کا مزاج پر زیادہ ہوگا - بعض اطبا نے کہا ہی جسکو امراض نزلہ کے ہوتے ہین ورم طحال اوسے عارض نہین ہوتا ہی
اس قول پر اعتراض ہی اور شاید کثرت نزلہ کی اس شخص کی رطوبت مزاج پر دلیل ہوگی جو ورم صلب سوداوی کی ضد ہی پس کثرت
نزلہ کی گویا قرینہ عدم عروض ورم طحال کا ہوگا نہ سبب مانع ورم طحال کا اسلیے کہ سبب مانع دراصل وہی رطوبت مزاج ہی جو
کثرت نوازل سے شناخت کیجاتی ہی - رسالہ قبریہ بقراط مین لکھا ہی جس شخص کے طحال مین درد ہو اور خون سرخ سے اوسکا رعاف
وغیرہ ہو اور بدن پر اوسکے قروح ایسے ظاہر ہون کہ سپید رنگ ہون اور درد اون مین بالکل نہو دوسرے روز اس کیفیت کے ظاہر ہونے کے

جوانسہ اور ام طحال کو نافع ہین یہ ہی کہ دو درم خرفہ ہمراہ سرکہ کے پلائین اسلیے کہ ان دونون کی خاصیت عجب ہی بیچ تحلیل اورام طحال اور
صلابات طحال کے حاصل ہی اور یہ دوا ہی کہ بارتنگ خشک کا سفوف روزانہ بقدر ایک چمچہ کے پھانک لیا کرے - غذاان اورام کی
وہی ہی جیسے ہم نے باب اورام جگر مین ذکر کیا ہی زرشک کو خاصیت نفع رسانی ان اورام مین زیادہ ہی خصوصًا جب اسکی ہیوست شکر اور ترنجبین
ملانے سے توڑ دیجائے - جسوقت یہ معلوم ہو کہ سبب اس صلابت کا موجودگی خون کثیر سوداوی کی ہی پس واجب ہی کہ فصد باسلیق اور
اسیلم کی کیجائے اور اسیلم کی فصد کھول کر چھوڑ دین تاآنکہ خون از خود بند ہوجائے اگر قبل سقوط قوت کے از خود بند ہوسکے - بیشتر
یا ضطرار فصد بائین دواج کی کرنی پڑتی ہی - اور بیشتر یہ بھی واجب ہوتا ہی کہ بعد استفراغ سوداکے اوس طریقہ سے جو یرقان اسود مین
مذکور ہوچکا ہی فصد کرین - اور واجب ہی کہ اوس قاعدہ کو فراموش نہ کرین جو باب علاج صلابات مین مذکور ہوچکا ہی اور وہ قانون یہ ہی
کہ ہر دورہ تحلیل کے بعد تلئین کی بھی تدبیر جاری رہے تاکہ خلط موجود اور باقیماندہ مین تحجر اور سختی نہ آنے پائے - پھر اگر اس تدبیر تلئین اور
تحلیل سے فراغت ملے خواہ اسکی حاجت ہو اوسوقت واجب ہی کہ استعمال ادویہ مقطعہ کا کرین جنمین حرارت زیادہ نہو - بیشتر یہ
اغراض ادویہ مفردہ مین پائے جاتے ہین اور کبھی حاجت مرکب کرنے ادویہ ہذا کی ہوتی ہی - ادویہ مفردہ جنسے یہ فعل اور اثر پیدا ہوسکتا ہی
وہی دوائین ہین جنمین تلخی اور قبض ہو خواہ حرارت معتدل ہمراہ قبض کے ہو - کبھی چند ادویہ مفردہ ایسے بھی پائے جاتے ہین جو
بالخاصیت یہی اثر پیدا کرتے ہین - پس اگر کوئی دوا ایسے ملجائے جسمین فقط تلخی ہو اوسمین تھوڑا سا سرکہ اور کسیقدر پھٹکری ملادینی
چاہیے اسلیے کہ پھٹکری سے فائدہ تقویت اور تلطیف کا ہوتا ہی - داغ لگانا امراض طحال مین اوس رگ پر جو اندرو ار بائین ذراع کی ہی
جسکو اطبا نے ذکر کیا ہی اوسکا طریقہ وہی ہی جو ہم نے باب استسقا وغیرہ مین ذکر کیا ہی اگرچہ ظاہر حال مین اسکا نفع کچھ سمجھ مین نہین آتا
کبھی تدبیر لطیف غذائی ورم طحال کی ازالہ مین کافی ہوتی ہی - کبھی ایسی تدبیر جس سے فربہی بدن کے پیدا ہو اتفاقًا مفید ہوجاتی ہی
بشرطیکہ تولید سدد و تنگی نہ کرے اور نہ تغلیظ خون کی زیادہ کرے خواہ اگر مسدد او مغلظ بھی ہو مگر جگر مین اسقدر قوت ہو کہ ان
دونون ضرر کی اصلاح کرلیتا ہو اسلیے کہ تدبیر فربہی چونکہ ترطیب خون کی کرتی ہی اور تعدیل مزاج خون اور اصلاح اوسکی کرتی ہی
اسی وجہ سے خلط سوداوی توڑ ڈالتی ہی اور اوسکا ضرر باطل کردیتی ہی - کبھی سختی طحال کی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ فقط پلانے کی
دوا سے اعانت ضماد کی کرنے اوسکے علاج مین کفایت نہین ہوسکتی بلکہ اور تدابیر کی بھی حاجت ہوتی ہی - ہر ایک قسم کا دودھ
سوائے شیر مادہ شتر کے طحال کو مضر ہی - جو ادویہ مفردہ اس فائدہ کیواسطے مستعمل ہوتی ہین شاید اون سب مین افضل پوست
بیخ کبر ہی کہ اکثر اتفاقات اسکے استعمال سے بول اور براز خونی خواہ دردی خارج ہوتا ہی اور مریض کو شفا حاصل ہوتی ہی خصوصًا
اگر ہمراہ ایسی سکنجبین بزوری کے استعمال ہو جو مائل بہ ترشی ہو اور تنہا پوست بیخ کبر اس صفت کا نہین ہی بلکہ قنطاریون اور
عصارہ قنطاریون خصوصًا قنطوریون دقیق اور بیخ سوسن اور زہرالملح اور وج جو سرکہ مین پروردہ کی ہو ہر روز ایک چمچہ
اوسکا کھلانا مفید ہی - تخم سنبھالو اور حب الآس اور کنکر وندہ اور ریوند چینی اور تین ہمراہ سکنجبین کے اور فراسیون خصوصًا
آب اہنگران جسکو ہم آیندہ بیان کرین گے یہ بھی ادویہ مفید ہین - عنصل بھی نہایت درجہ اچھی دوا ہی اور عمدہ یہ ہی کہ
سکنجبین عنصل کی طیار کرین اسقولوقندریون ہمراہ عصارہ برگ جھاؤ کے اور حرف اور شونیز اور خاریقون تنہا
خواہ سکنجبین کے ساتھ اور قنطوریون مقدار شربت ہر ایک دوا کا انمین سے جسے اختیار کرین ہر ایک مثقال [illegible]

ملسہ ہی پانچ درہم افتیمون ایک اوقیہ سکنجبین کے ساتھ بھی بڑی اثر رکھتی ہی پس یہ ہر ایک دوا اگر مکرر استعمال کیجائے بتدریج اسکا ازالہ کر سکے
جو مادہ طحال کا ہی اوسکو دفع کرے گی اور طحال کو لاغر کر دیگی اشق اور ترمس خصوصاً جو شاندہ ترمس ہمراہ سکنجبین کے اور جو شاندہ بیخ کبر کا
آب خالص مین اور بھی جو شاندہ ہمراہ سکنجبین یا ہمراہ جوشاندہ جعدہ کے پلائین اور حماض بری سکنجبین مین گھول کر پلائین عصارہ شوک طری کا
یا شبت ہر ایک شیر روزانہ دو درہم پیا جائے اور اوسکے اوپر بول مادہ شتر بھی پلایا جائے یا عصارہ غافث دو درہم
ساتھ جو شاندہ فسنتین کے بول اور شیر مادہ شتر کے پلانے مین نفع زیادہ ہی خصوصاً اگر اوس نے عرب اور شیح اور کرفس کو چارہ کی جگہ
پایا ہو ضعیف اور قوی دونون قسم کے بیمار اس دودھ کو پی سکتے ہین پھر جسوقت اسکے پینے سے یہ بات ظاہر ہو کہ ورم گھٹ گیا اور گرانی
کم ہوگئی تقویت عضو کی طرف توجہ کرنی چاہیے بطم کو سرکہ کہنہ مین بھگو کر سات روز کے بعد ہر روز بقدر تین چمچہ کے تناول کرے
سرکہ کا بدرقہ دیا جائے تخم ترب ڈیڑہ درہم ہمراہ سرکہ کہنہ کے خواہ جو شاندہ برگ جوز تازہ سرکہ عنصل مین پکا کر خواہ آب برگ کبر
اور سکنجبین یا ناردین ہمراہ سرکہ عنصل کے دیا جائے منجملہ ادویہ کہ جو بالخاصیتہ اس غرض کو پورا کرتے ہین یہ ہین تخم خرفہ دو درہم
ہمراہ سرکہ کے خواہ بسد محلول بوزن ایک مثقال ہمراہ کسی شربت کے شربت ہائے مذکورہ سے جیسے سکنجبین وغیرہ تراشہ کدو
جو نرم نرم چھیلا جائے خواہ اینکہ خود کدو کو خشک کرکے پیس کر سفوف بنالین اور دو درہم ہمراہ سکنجبین کے تناول کرین ایضاً
تخم قصب اور تخم کشوث اور برگ بید سادہ بسبب تلخی اور قبض کے بھی مفید ہوتا ہی تخم حماض اور تخم سرمق یعنی بتھوہ کے بیج
جھاو کے پھل اور جھاو کی پتی یا لومڑی کا پھیپڑا اور اوسی کا جگر دو درہم سکنجبین کے ہمراہ یا طحال حمار وحشی خواہ گھوڑے کی تلی خواہ
کرہ اسپ یعنی بچہ اسپ کی تلی ان دونون مین جو ہو دو درہم بعد خشک ہونے کے لینی چاہیے یا شپرگ کو لیکر ذبح کرے اور سوکھا کر
کوٹے اور اس برادہ سے اتنی مقدار لے جو تین اونگلیون مین اوٹھ سکے خواہ سات عدد شپرگ موٹی موٹی لے کر ذبح کرے اور کسی مٹی کی
دیگ مین ڈالکر اوپر سے اتنا سرکہ کہنہ ڈالے کہ وہ ڈوب جائین اور گل حکمت کرکے تنور گرم مین اسکو رکھدے جب پختہ ہو جائے
دیگ کو تنور ہی مین رہنے دے تا اینکہ سرد ہو جائے بعد سرد ہونے کے نکالے اور سرکہ مین مالش کرے اور ہر روز دو درہم اوس مین سے
تناول کرے یہ علاج مجرب ہی مثل انہین ادویہ مفردہ کے جو اول باب اور آخر مین مذکور ہوئے ہین سب کے سب قابل اسکے ہین
کہ ہمراہ سکنجبین کے یا سرکہ کے مستعمل ہون یا اینکہ ان سے ضماد طیار کئے جائین اور اون ضمادون کو آمیزش سے سرکہ کی قوت دیجائے
ادویہ مرکبہ جو مشروب ہین جیسے اسقولوقندریون اور طباشیر جو مصلح اسقولوقندریون کے ہی دونون ملاکر بقدر دو درہم ہمراہ
سکنجبین کے تناول کرین قرص کبر اور قرص فنجنگشت جو سکنجبین مین بنائی گئی ہون اور قرص زریوند جو پوست بیخ کبر کی آمیزش سے
طیار ہون سرکہ شدید الحموضت کے ہمراہ تناول کرے اور یہ دوا اوسوقت کی ہی جب نفخہ طحال نہو قرص مجیٹھہ اور تریاق اربعہ
بہت اچھی دوا ہی اگر تپ نہو یا اینکہ صرف ایک جزو اور کلونجی نصف جزو پیس کر شہد کف گرفتہ مین بقدر تین درہم کے سرکہ
آب آمیختہ کے ہمراہ تناول کرے یا سفوف زراوند اور بلیلہ کابلی اسمین سے بقدر ایک چمچہ کے ہمراہ بول مادہ شتر خواہ بھیڑ کے
تناول کرے پوست بیخ کبر چار درہم زراوند طویل دو درہم فنجنگشت فلفل ہر واحد چھہ درہم سے قرص طیار کئے جائین ہم نے
خود تجربہ کیا ہی کہ پرسیاوشان پوست بیخ کبر تخم خرفہ تخم سداب تخم فنجنگشت زوفا سب اجزا ہموزن لیکر سفوف بنالین
بمقدار شربت تین درہم ہمراہ سکنجبین کے یا بیخ کبر اور زبیب اور تخم شلغم زوفا ان سب کو کوٹ کر سرکہ مین بھگو دین اور

آٹھ پہر کے بعد بہت سا پانی ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جائے اور سرکہ اپنی مقدار پر باقی رہ جائے اور سکنجبین بزوری تیز اوس مین ڈال کر پلائین۔ خواہ سرکہ مین اہیل اور جوز السرو کو خوب جوش دے کر جسقدر قوت وفا کرے پلائین اور ثفل اسی دوا کا بطور ضماد کے طحال پر لگائین۔ خواہ شیر مادہ شتر کا اونہین شروط مذکورہ بالا پر جب ورق غرب کے ہمراہ تناول کرین۔ ایضاً مجیٹھہ بارہ درہم پوست بیخ کبر اور زراوند طویل اور ایرسا ہر واحد دو درہم خوب باریک پیس کر سکنجبین ترش ملاکر قرص طیار کرین اور ایک مثقال ہمراہ جوشاندہ افسنتین اور پوست بیخ کبر کے پلائین۔ یا تھوہ تازہ اور پوست بیخ کبر اور جعادہ و کاہل اور اسقولوقندریون اور عنصل بریان سپید برج سب اجزا ہموزن لیکر قرص طیار کرین اور دو مثقال ہمراہ سکنجبین کے پلائین۔ یا طحال حمار وحشی اور طحال بچہ اسپ کو سوکھا کر خوب پیس ڈالین اور دو درہم اسی سفوف سے ہمراہ شراب آمیختہ کے تناول کرین۔ کہتے ہین کہ ایسی ہی ادویہ قویہ جنکا ذکر ہو رہا ہی اگر چند روز خنزیر کو پلائی جائین اوسکی تلی معدوم ہوجاتی ہی اور نشان اوس عضو کا باقی نہین رہتا پس ورم طحال کی کیا اصل ہی۔ یا افتیمون اور پوست بیخ کبر نصف وزن افتیمون کے پیس کر شہد مین گوندھ کر قریب پانچ مثقال کے تناول کرین۔ یا پوست بیخ کبر اور اسقولوقندریون اور ثمرۃ الطرفا اور ریشہ بید اور مجیٹھہ اور اسارون او روج سرکہ تند مین جوش دین اور پھر صاف کرکے اسی سرکہ سے سکنجبین عنصلی طیار کرین اور ایک درہم اشق کے ساتھ اسی سکنجبین کو استعمال کرین کہ دوا عجیب النفع ہی۔ مطحول جسوقت اسہال دائمی کی شکایت کرے اور ہمراہ اسہال کے پیچ اور مروڑ اسہین ہی اسوقت آثار د انہ تین روز خواہ چار روز اوسکو دینا چاہیے۔ روزانہ بوزن تین درہم کے اور غذا اوسکی آدھی بھوک سے کر دینی چاہیے اگرچہ اسہال اوسکا طحالی ہو اور سبب تضعیف غذا کا یہ ہی کہ بدن غذائے خون کو قبول نہین کرتا پس اوسکی تولید بھی تضعیف غذا سے کم کر دینی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مرہم چیزین زیادہ تر موافق طحال کو نہین ہین اسلیے کہ صلابت اور تخفیف پیدا کرکے تحلیل کو منع کرتی ہین۔ اگر قارورہ مین حرارت ہو اوسوقت عمدہ یہ رائے ہی کہ قرص زرشک وغیرہ کا استعمال کرین اور یہ دوا صلابت کنندہ طحال کو بہت نافع ہی۔ بیخ جاوشیر اشق پوست بیخ کبر اور لبلاب کی وہ قسم جو بنام طوبیون مشہور ہی اور لب عنصل مشوی حب البان ثوم بری ہموزن لیکر کوٹ پیس کر یکجا کرین اور ہر صبح کو بوزن ایک درخمی ہمراہ سکنجبین خواہ سرکہ انگوری کے پانی ملاکر تناول کرین۔ دوسرا نسخہ لب حب البان تین درخمی پوست بیخ کبر چار درخمی قسط ایک درخمی اسطرون اور ثوم ہر واحد چھہ درخمی جعدہ تین درخمی بیخ اوس نبات کی جو مشہور بنام قولو البدن ہی اور یہی قسم سکرچ کے نام سے مشہور ہی دو درخمی یہ گھاس وہی ہی جسکے پتے مشابہہ برگ آس کے ہوتی ہی اور پتی کے بیچ مین ایک نشان ایسا ہوتا ہی جیسے مہر کی ہوی اور اوس نشان کی شکل مشابہہ آنکھ کے ہوتی ہی جیسے حی العالم کبیر اور حب لبلاب اکیس پچیس عدد اشق چار درخمی بارزد ایکدرخمی تخم درخت مریم ایکدرخمی خواہ اسی کی جڑ تین درخمی۔ قردمانا ڈیڑہ درخمی حب الاسقیل ادروہ عنصل بریان اور اوبالا ہوا ہی سولہہ درخمی سب یکجا کرکے ہمراہ سکنجبین بوزن ڈیڑہ درخمی کے استعمال کرین اور اصل موجد نے دو نیم درخمی تجویز کی ہین۔ اور قرص کا نسخہ جو بعینہ ایسا ہی اثر کرتا ہی تخم سوسن چار درخمی فلفل سپید اور سنبل سوری اشق ہر واحد دو درخمی قرص بناکر مثل نسخہ سابق کے اسکا بھی استعمال کرنا چاہیے یعنی جو نسخہ اس سے پہلے گذرچکا ہی۔ دوسرا قرص جو مطحولین کو نافع ہی اشق اور عوسج کا پھل ہر واحد آٹھہ درخمی پوست بیخ کبر اور ثمرۃ الطرفا فلفل سپید ثوم بری اور عنصل ملکد ایک درخمی پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین ایک قرص وزنی ایک درخمی کا ہو اور خوراک وہی ایک قرص کی ہی شراب عسل کے ہمراہ۔ دوسرا نسخہ لب عنصل مشوی

دو رطل بیخ کرکم آٹھ رطل فلفل سپید قطر اسالیون اور ایک جزو بہبرتی زاسے میں ضمر کا آٹا اور حبیہ صنوبر کند آٹھ اوقیہ سوسن آسمانگونی
اور بیخ جاوشیر ہر واحد تین اوقیہ سب کو پانی میں گوندھ کر قرص طیار کریں - جسوقت کوئی دوا ان ادویہ مذکورہ بالا میں سے استعمال کیجائے
بہتر یہ ہے کہ پانی قطعًا ترک کرا دیں اور پلانے میں بھی پانی کمتر مستعمل رہے تاکہ دوا کی قوت محفوظ رہے اور بجانب محدب جگر کے
آب کثیر کے تناول سے اثر دوا کا کچھ کر نہ پہونچے ضمادات - میں بہتر یہ ہے کہ قبل ضماد لگانے کے حمام طویل نہار منھ کرانا ہو اور آبزن میں
دیر تک بٹھایا ہو اور جب بیمار آبزن سے باہر نکلے تھوڑی مقدار مفتاعات حریفہ یعنی تیز کے کھلای جائے جس سے پیاس زیادہ لگتی ہو
جیسے نمکین مچھلی خواہ بھنا ہوا گوشت اور رائی اور صحناہ اور شراب کو اب ذرا ملا کر پلانا چاہیے اور تلطیف تدبیر یعنی تدبیر تقلیل غذا کی کرنی
چاہیے اور تین روز یہ تدبیرات کرکے چوتھے دن ریاضت اسقدر کرائی جائے کہ پسینا برآمد ہو اور سانس جلدی جلدی متواتر آنے لگے
پھر اوسکے بعد ضماد ایسے ادویہ کا کرانا چاہیے اگر مرض قوی ہو اور اگر مرض قوی اور سخت نہو اس سے کم درجہ کی تدبیر کرنی چاہیے
ماہیت ضماد ونکی یعنی اجزائے مادی اوسکے پس یہی ادویہ ہیں جو اوپر مشروبات میں مذکور ہوے اور تنہا اشق اور بھیڑ کی مینگنی کو جب
سرکہ میں پیس کر طحال پر ضماد کریں یہ ضماد بھی قوی ہے اور بکری کی مینگنی جلا کر سرکہ کے ساتھ ضماد کرنا بھی قوی ہے - خاکستر دیگہاے حمام خرم
بھی ہمراہ سرکہ کے - بیخ کبر سپید ہمراہ سرکہ کے اور کرنب اور سرکہ برگ شوع اور سرکہ اور سنداب ہمراہ سرکہ کے - اگر اوس گاے کا گوبر
جو چھٹی ہوئی چرتی ہو لیکر خشک کریں بعدازان سرکہ میں اوسکو پکا کر ضماد طیار کریں تو یہ بھی عمدہ ضماد ہے اور کبھی اس ضماد پر زرد گندھک
پیس کر چھڑکتے ہیں - زہرہ الماعز کا لیپ کرنا بھی عجیب النفع ہے از قبیل یہ ہے کہ حب البان ہمراہ سرکہ کے ضماد کریں ایضا حرمل تخم سمیت
سرکہ میں پختہ کریں یہانتک کہ گہرا ہو جاے پھر ضماد کریں - جو ضماد تیزی اور نرمی میں قریب الاعتدال کے ہے وہ یہ ہے کہ چقندر کو سرکہ میں
پختہ کرکے خواہ اینکہ بیخ خطمی کو سرکہ میں پیس کر ضماد کریں مرکبات میں سے مرہم باسلیقون اور مرہم جالینوس اور مرہم اسقلاقیدوس اور ضماد
دہبی اور ضماد صبر جسکا موجد جالینوس ہے - اور وہ مرہم جسکا نسخہ یہ ہو پوست بیخ کبر کو سرکہ میں چند ساعت بھگوئیں تاآنکہ نرم ہو جاے پھر اوسکو
خشک کریں اور سوکھنے کے بعد کوٹ کر بہ نرمی اسی کا مرہم موم اور روغن حنا ملا کر طیار کریں یا اینکہ تانبے کی دیگ کی سیاہی اور آرد جو
او سرکہ اور سکنجبین سے ضماد کریں کہ یہ بھی نافع ضماد ہے اور درجہ انتہا کو پہونچا ہوا ہے - ضماد رائی کا بھی مستعمل ہوتا ہے وہ بھی قوی ہے - ایک
اور ضماد ہے جو صلابت کی تحلیل کر دیتا ہے اشق اور موم صمغ صنوبر مکد آٹھ درخمی علک البطم اور مقل اور بارزد ہر واحد چھ درخمی کندر
اور مر اور روغن قثاء الحمار ہر واحد چار درخمی پگھلنے والے اجزا سرکہ میں بھگو کر سب کو باہم ملا کر ضماد کریں دوسرا نسخہ تخم حلبہ آرد کرسنہ
ہر واحد دو اوقیہ اشق اور صمغ البطم ہر واحد پانچ اوقیہ پوست بیخ کبر اور تخم سنبہالو بیخ ثوم دشتی اور فو ہر واحد ایک درخمی موم دو رطل
ادویہ سرکہ میں بھگو کر زیت کہنہ ملا کر ضماد طیار کرکے استعمال کریں یا میتھی کا آٹا اور رائی اور نطرون اور انجیر سرکہ میں پکایا ہوا اوسپر
چھٹا حصہ اشق ڈال کر ضماد کریں - یا شہد کو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر جو پیمایش سطحی میں برابر ورم کے ہو لگائیں پھر اوس پر پسی ہوئی
رائی چھڑکیں - اور مقام طحال پر چسپان کر دیں اور جب تک مریض برداشت کر سکے یونہیں چسپان رہنے دیں - خواہ دس دانہ بڑے بڑے
انجیر کے چن کر تین گھنٹہ تک سرکہ میں بھگو دیں بعدازان جوش دے کر صاف کریں اور ہموزن اس صاف شدہ کے رائی اور بیخ کرفس
بھی علاضافہ کرکے سب اجزا کو ملا دیں بیشتر ان اجزا کے ہمراہ اشق بھی داخل کرتے ہیں اور ماذریون بقدر حاجت بھی بڑھاتے ہیں
اور سب ملا کر طلا خواہ ضماد طیار ہوتا ہے - یا حلبہ اور قردمانا اور چونہ اور بورق ہمراہ سرکہ اور اشق اور مر اور کندر کے ہموزن

اور تخم فنجنگشت اور اکلیل الملک اور بابونہ کے نطولات یہ ہین کہ سرکہ مین بھی ادویہ جوش دیکر نطول کیا جائے خصوصًا بنا بر اون دونون
طریق کے جو ہم نے کمل سکے نکر سرکے استعمال کا بیان کیا ہی اور اسمین یہ خاص ترجیح ہی کہ سرکہ مین کبر اور مازو اور رگ نسب اور جہاو کا پھل اور اسقولوقندریون
اور برگ فنجنگشت اور جوز السرو اور سداب جوش دیا گیا ہو اور اگر ارادہ ہو کہ نطول زیادہ قوی ہو جائے اور تب بھی نہو اسمین اشق اور
مقل وغیرہ بڑہا دین — ایضًا فودنج سداب اور اشنہ اور بورق سرکہ مین پکا کر کسیقدر پھٹکری ملا کر نطول کرین — غذا اس مرض کی وہی ہی
جو اور امراض طحال مین بیان ہوے **وجع طحال** یا اینکہ بسبب ریح کے درد پیدا ہوا ور نفخہ ہو یا ورم عظیم طحال کا موجب درد کا ہو خواہ تفرق
اتصال اس درد کا سبب ہو یا کوئی سوء مزاج طحال اسکا باعث ہو اور اوپر کے ابواب مین علامات اور علاج ہر قسم کا ان اقسام درد سے معلوم ہو چکا
اگر درد ایسا ہو کہ بذریعہ حس کے فقط نہایت اور تمامی طحال مین نزدیک جنب ایسر ہی کے محسوس ہوتا ہو پس یہ ریح ہی کہ درمیان غشا اور
صفاق کے شتبک ہو کر سمائی ہوئی ہی — پھر اگر ایسے درد کے ہمراہ طبیعت مین قبض ہو لازم ہی کہ نرم کیجائے اور حمام کا استعمال کرنا لازم ہی فصد
اس درد مین کسیطرح نکرنی چاہیے اگرچہ بڑے دعوے کرنے والے نے طب کے جو اپنے کو افضل اطبا سمجھتا ہی اسکی اجازت دی ہی مگر کوئی ایسی ضرورت
شدید ہو اوسوقت خفیف فصد کرنی جائز ہی **فن سولہوان** احوال مین امعا یعنی انتڑیونکے اور مقعد کے بیان مین اور یہ بیان پانچ مقالون مین ہوگا

پہلا مقالہ تشریح مقعد اور امعا کی اور دستون کے اقسام اور جو انتڑیان جو مشہور ہین اونکے بیان مین — آفریدگار بزرگ یگانہ کو
چونکہ پہلے سے توجہ اور عنایت بے غایت نوع انسانکی بہتری پر تھی اور پیدا کرنے سے پہلے اپنے اس مخلوق کے مصالح کو خوب جانتا تھا
لہذا اسکے بدن مین امعا کو پیدا کیا جو آلات واسطے دفع فضول یابس یعنی سوکھے ہوے اور تعداد مین کثیر اور چکر یا پیچیدگی اور
گول ہونے مین بھی اسکے زیادتی لحاظ فرمائے بنظر اس مصلحت کے جو طعام معدہ سے اوترکر انمین پہونچے بسبب امعا کے گول گھماؤ کے
زمانہ لائق تک انہین پیچیدگی اور استدارات مین ٹہرے اور اگر ایک ہی آنت مخلوق ہوتی خواہ مقدار مین یہ امعا متعددہ چھوٹی ہوتین بہت
جلد غذا جوف بدن سے جدا ہو کر باہر نکلجایا کرتی اور ہر وقت انسان غذا کھانے کا پابند علی الاتصال رہتا اور اوسکے ساتھ براز کے
خروج مین بھی ہر وقت مضطر ہو کر پیہم قضائے حاجت کیواسطے اوٹھا بیٹھی کیا کرتا پہلے حاجت یعنی ہر وقت تناول غذا کیوجہ سے اپنے جملہ امور
معیشت سے بیکار جدا ہو کر فقط کھانے پکانے کی فکر سے اوسے فرصت نہ ملتی اور دوسری آفت یعنی ہر وقت کے اجابت سے ایذائے سخت
اور درد رسان سے ہم آغوش رہتا اور ہمیشہ شکم پرستی اور حرص زائد خورش طعام سے جسمین مشابہت بہائم کی ہی بدنام اور مطعون رہتا
لہذا خالق تعالے نے عدد امعا کے زیادہ پیدا کئے اور بہت سی آنتونکی مقدار بھی طولانی کردی بنظر اسی منفعت اور مصلحت کے اور
استدارت یعنی گھماؤ آنتونکا بھی زیادہ رکھا — دوسری منفعت یہ ہی کہ جو رگین درمیان جگر اور آلات ہضم غذا کے متصل ہین وہ عروق
فقط جزو لطیف کو غذائے ماکول سے براہ اپنے منہہ اور سوراخونکے جذب کرتی ہین جو فوہات معدہ کے جھلیونمین بلکہ امعا کی جھلی مین
پیوست ہین اور نفوذ کر گئی ہین اور بیشتر اس جزو لطیف سے اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو کہ مماس جرم عروق مذکورہ ہی یعنی پوری
مقدار جزو لطیف کی غذا سے جسقدر ہی اوسمین فقط اوسی مقدار کو جذب کرتی ہین جو سطوح رگہائے مذکورہ سے ملی او جسقدر کہ جزو لطیف
مذکورہ سے باقی رہجاتا ہی خواہ اوسی قسم اور نوع کا اور جزو لطیف جو عمق اور اندرون غذائے بعید کی ہی کہ اوسکو فوہات اور منہہ عروق
مذکورہ کے چہو نہین سکتی پس ان مقدارون کا غذا کی اجزائے لطیفہ سے جذب کرنا ان رگونکے لیے یا تو محال ہی اور یا دشوار ہی بائین
لحاظ لطف نے باری تعالے کے شامل حال ہو کر بہت سے تلافیف ہوا ور پیچیدگی امعا مین بنائین تاکہ جو اجزائے لطیفہ غذا کے کسی معامین

اندرون عمیق اسطوانہ غذای کے ہین اور اون اجزا سے مماست سطح کو اس امعا کے نہین ہی وہ مقدار دوسری معا کی اجزا مین مماس ہو جاتے
پس دوسری قسم کے چند عروق کو صاف اجزا اور لطیف جزء مذکور کے چوس لینے اور جذب کرنے کا موقع ملی جس کے جذب کرنے سے بعض عروق
مذکورہ بالا باز رہی تہین ۔ شمار مین امعا کے چھہ عدد ہین (۱) وہ انتری جو بنام اثنا عشری کے مشہور ہی اوسکے بعد دوسری آنت جو
صائم کے نام سے مشہور ہی (۳) معاء طویل جو پیچیدہ ہی اور معروف بنام دقاق اور لفائف ہی (۴) وہ آنت جسکا نام اعور ہی (۵)
قولون (۶) معاء مستقیم جسکو سرم الفم بھی کہتے ہین مہملہ اور سکون راء قرشت بھی کہتے ہین ۔ یہ سب انتریان پشت اور صلب سے بذریعہ رباطات
بندھی ہوئی ہین اور وہ بندش اس خوبی سے ہوئی ہی کہ انکے لائق اور مناسب جو وضع ہی اوسمین خلل نہین آنے پاتا ۔ معلوم رہے یعنی
اوپر کی آنتین جوہر خلقت مین باریک پیدا ہوئی ہین اسلیے کہ حاجت نضج پانے اور قوت جگر کے نافذ ہونے کی اوس مادہ کو جو اوپر کے
امعا مین ہی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اوس شی کے جو نیچے کے امعا مین ہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جو مادہ اوپر کی آنتون مین رہتا ہی جوہر امعا کے
پھاڑ ڈالنے کا خوف اوس سے (باین نہج کہ وہ مادہ جوہر معا مین گھس کر انکو پھاڑ ڈالے) ہرگز نہین ہی اور نہ اوس مادہ سے تفرش یعنی
چھلجانے امعاء مذکورہ کا خدشہ ہی ۔ نیچے کے امعا اعور سے شروع ہوتی ہین موٹی اور گندہ اور اندر کی جگہہ اونکی گرم رہتی ہی موٹی اور
اور گندہ ہونے سے یہ فائدہ ہی کہ یہ مضبوطی اور استحکام مقابلہ اوس سختی کا کرتا ہی جو ثفل غذا کو اکثر اسی معا مین لاحق ہوتا ہی اور حرارت اندرونی
کا فائدہ یہ ہی کہ عفونت ثفل مین جسوقت آنے لگے اسی آنت مین آسکے یعنی براز کی بوے بد کا محل یہی آنت ہی ۔ اوپر کی آنتون مین چربی
مطلق نہین مگر پھر اصل خلقت مین سطح داخلی ان امعا کے تغریہ اور پھسلن سے خالی نہین بسبب ایک رطوبت کے جو بالنزوجت
اور مخاطی ہی اور وہی رطوبت انمین قائمقام چربی کے ہی ۔ معاء اثنا عشری قعر معدہ سے متصل ہی اور اسکا منفذ جو کہ متصل معدہ ہی
اوسکو بواب کہتے ہین اور یہ سب کی سب مقابل مری کے ہی اور جسطرح مری فقط اسیواسطے مخلوق ہوئی ہی کہ معدہ مین اوپر کیطرف کی
اشیا کو جذب کرلاے اسیطرح مری کے مقابل اثنا عشری اسواسطے بنائی گئی کہ معدہ سے اشیائے قابل الدفع کو نیچے کیطرف سے
دفع کردیا کرے ۔ اثنا عشری بہ نسبت مری کے زیادہ تنگ مخلوق ہوئی ہی اور اسکی خلقت کو استغنا بھی اوتنی وسعت سے ہی جو
مری کیواسطے درکار ہی اور اس استغنا کے موجب دو امر ہین ایک تو یہ کہ جو شی مری مین نافذ ہوتی ہی باخشونت اور باصلابت ہوتی ہی
اور حجم اوسکا بڑا ہوتا ہی اور جو شی معاء اثنا عشری مین آتی ہی اور اسمین نفوذ کرتی ہی نرم اور باسلاست ہوتی ہی اور حجم اوسکا باریک
ہوتا ہی اسلیے کہ معدہ مین ہضم ہونے کے سبب سے اور رطوبت مائی کے ملنے سے یہ اوصاف اوسمین پیدا ہوجاتے ہین دوسری
بات یہ ہی کہ جو شی مری مین در آتی ہی اوسمین قوتہائے طبعیہ بدنی سے فقط ایک ہی قوت کا اثر پہونچتا ہی اگرچہ ازدراد یعنی نگلنا اور
اوتارنا لقمہ کا اوسکا معین ہوتا ہی پھر یہ اعانت بھی ایک ہی جہت سے ہی اور یہ وہ قوت جسکا اثر مری مین پہونچتا ہی قوت جاذبہ ہی
اسیواسطے مری کی اعانت براہ اصل خلقت کے کشادگی راہ اور وسعت سے کی گئی ۔ اور جو شی معاء اول یعنی اثنا عشری مین
نفوذ کرتی ہی وہ دو قوتون سے اثر پاتی ہی ایک قوت دافعہ معدہ جو مادہ موجودہ معدہ کو دفع کرنا چاہتی ہی دوسری قوت جاذبہ
اوس مادہ کی جو معاء اثنا عشری مین ہی اور مادہ سے مراد دونون کی وہی ثفل ہی غذا کا جو کہ تمام طعام سے بطور فضلہ کے بچتا ہی یعنی
دونون قوتین جاذبہ اور دافعہ اوسی ثفل مین اپنا اثر کرتی ہین لہذا راستہ اور راہ خروج اس ثفل کا درمیان تنگی اور فراخی کے
معتدل پیدا کرنا مناسب تھا ۔ اور یہ خواہش اس آنت کی اندفاع ثفل کے راہ معتدل سے مخالف خواہش مری کے ہی

اس بارہ مین کہ مری بمنزلہ جزء معدہ کے ہی اونکی ہیئت تالیفی مین جو طبقات سے اسکو حاصل ہوی ہی اور یہ اثنا عشری مثل ایک شی غریب اور جدا گانہ کے ہی جو ملتصق اور ملی ہوی معدہ سے ہی اپنے طبقات کے جوہری اجزا مین دونون طبقہ سے معدہ کے اور مخالفت یہ ہی کہ معدہ اور جزء معدہ یعنی مری کو حاجت ہی جذب قوی کی تاکہ غذائے غیر منہضم اور سخت اوس تک پہونچے ایسی حاجت معاے اثنا عشری کو بطرف جذب قوی کے اوسی سبب سے نہین ہی جو اوپر مذکور ہوچکا ہی اسی وجہ سے غالب دونون طبقہ معاے مذکور پر دو لیف ہی جو عرض مین چلی گئی ہی مگر معاے مستقیم مین کبھی لیف بکثرت طول مین بھی ظاہر ہوتی ہی اسلیے کہ یہ آنت سب آنتون سے سیدھی اور مضبوط اور درست اور فعل بھی اسکا بڑا ہی کہ محتاج ہی کل اوس فضلہ کے جذب کرنے کی جو اس معاسے اوپر کیطرف ہی اور یہ استقامت وغیرہ اس غرض سے عطا ہوئی تاکہ بہ سبب ان امور کے پوری اعانت پہونچے بخوبی نچوڑنے رطوبات فضول پر اور دفع کرنے اور اخراج او نہین فضول پر اسلیے کہ کم طولانی شی نچوڑنے سے رطوبات کے عاصی اور کمزور ہوتی ہی ۔ اسیطرح یہ آنت تجویف کی بڑی اور اندرونی جگہہ اسکی باوسعت مخلوق ہوئی ہی ۔ امعا کیواسطے دو طبقہ پیدا کیے گئے کہ احتیاطا اس امر کی تھی کہ فساد اور عفونت یعنی بدبو جو رطوبت فضلہ مین ہوتی ہی دوسری جگہہ بسبب دوہری ہونے جلد امعا کے پھیلنے نہ پائے اور تھوڑی سی آفت جو اس معا کو پہونچتی ہی منجر بہ انتشار عفونت نہو ۔ اور دوسری وجہ دو طبقہ ہونے کی یہ ہی کہ ہر ایک طبقہ کا ایک فعل جدا گانہ ہی جو دوسرے سے متعلق نہین ہی ۔ یہ آنت براہ خلقت کے مستقیم اور سیدھی پیدا کی گئی کہ معدہ سے اسفل تک سیدھی چلی آئی ہی فائدہ اسمین یہ ہی کہ اندفاع ثفل وغیرہ آسانی سے ہوا کرے اسلیے کہ نفوذ اور اوترجانا ثفل کا سیدھے اور دراز رودہ مین بطرف اسفل کے بہت آسان ہی بہ نسبت اوس رودہ اور آنت کے جو کج اور کسی پہلو مین جھکا ہوا ہو ۔ ایضاً ایسی سیدھی خلقت اس آنت کی ایک اور فائدہ بھی دیتی ہی وہ فائدہ یہ ہی کہ اسکا سیدھا اوترجانا بدون میلان اور خم ہونے کسی جانب کے مفید اس امر کا بھی ہی کہ اور تمامی اعضا جو داہنی بائین طرف سے گرد معدہ کے بعض اجزا کے واقع ہین اونکے التفاف اور فراہمی کو اس آنت نے بسبب سیدھی اوترنے کے منع نہین کیا مثلاً جیسے کسیقدر حصہ جگر کا جو داہنی طرف معدہ سے لگ رہا ہی اور اسیطرح بائین طرف ایک جزء طحال کا جو معدہ کو چھو رہا ہی اور سب امعا کے بعض بعض مقامات کہ ان سب کے اوضاع مخصوصہ کو اثنا عشری کے سیدھی اوترنے سے کسی قسم کا دباؤ اور خلل نہین پہونچا ۔ اثنا عشری نام اس آنت کا اسیواسطے رکھا گیا ہی کہ ہر شخص کی ناپ سے پوری بارہ انگشت اوسکے بدن مین یہ آنت لانبی ہوتی ہی اور اسکے منہہ کی وسعت بھی ایسی ہی زیادہ ہی جسکا نام بواب رکھا گیا ہی ۔ وہ جزء امعاء دقیقہ کا جو متصل اثنا عشری کے ہی اوسکا نام صائم ہی اسی جزء مین پیچیدگی اور لپیٹ اور گھماؤ شروع ہوا ہی گویا اس آنت کے چند خزانے اور خانہ ہین اور اس آنت کا نام صائم رکھا گیا ہی کہ اکثر اوقات بالکل خالی رطوبات اور فضول سے رہتی ہی یا کہ فضول کو خالی کرتی ہوی نظر آتی ہی ۔ سبب اسکے خالی رہنے کا معاونت دو چیز و نکے باہم کر اسکے خالی کرنے پر ہی پہلے تو یہ کہ جو کیلوس اس آنت کیطرف منجذب ہوکر آتا ہی بسرعت تمام اس آنت سے جدا ہو جاتا ہی پس تھوڑا سا حصہ اوسی کیلوس کا اس آنت سے طرف جگر کے کھچ جاتا ہی اسلیے عروق ماساریقا کا اکثر او نہین سے اپنا فعل انہین امعا مین کرتی ہین بسبب اسکے یہ معا سب سے زیادہ قریب جگر کے ہی اور کسی آنت مین شعبہ ماساریقا کے اتنے نہین ہین جسقدر اس آنت مین ہین اور بعد اس آنت کے کثرت اشتمال شعبہ ہاے ماساریقا مین معاء اثنا عشری ہی اور یہی معاء صائم عرض مین بالغرار چھوٹی ہو جاتی ہی اور تنگی بھی زیادہ اسکی

معاء صائم مین ہر وقت مرض کے آجاتی ہی۔ اور دوسرا حصہ اوسی کیلوس کا جو معاء صائم مین آتا ہی اس سے جدا ہو کر جگر اوسکے پیچھے ہی اور دھر کھچتا ہی اسلیے کہ مرہ صفرا مرارہ سے ان امعا کیطرف کھچ کر آتا ہی اور جبتک یہ مرہ صفرا خالص اور بے میل ہوتا ہی اوسکی قوت غسل اور دھونے امعا کی اس صفرا مین شدید ہوتی ہی اور قوت دفع کی ہیجان میں لانے کی صفت اسمین بسبب لذع کے زیادہ ہوتی ہی پس بسبب غسل اور دھونے کے اعانت طبیعت دفع کو فضول پر بجانب سفل کرتا ہی اور بسبب برانگیختہ کرنے دافعہ کے اخراج فضول کی اعانت دونون جانب یعنی بطرف جگر کے اور بھی بطرف اسفل کے کرتا ہی اور اسمین دونون احوال مذکورہ بالا کیوجہ سے اکثر یہ آنت خالی رہتی ہی لہذا نام اسکا صائم رکھا گیا ہی۔ معاء صائم سے متصل ایک حصہ معاء طویل کا ہی جو پیچیدہ ہی اور مستدیر یعنی چکر دار کہ ایک چکر کے بعد دوسرا چکر ہی۔ منفعت اسکے اکثر چکرونمین اور اسیطرح گول گھماؤ کی منفعت وہی ہی جو ہم نے اوپر بیان کی ہی اور وہ منفعت یہی ہی کہ غذا دیر تک ٹھہرے اور ٹھہرنے کیوجہ سے چوسنے والی رگونکے منہ سے اوسکو اتصال دیر تک رہے اور دفعۃً اتصال کے بعد پھر دوسرا اتصال ہوتا رہے۔ یہ آنت جسکا ذکر ہو رہا ہی اخیر آنت امعاء علیا سے ہی جس کو معاء دقاق کہتے ہین اور ہضم کا فعل انہین امعا مین زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت امعاء زیرین کے جنکو امعاء غلاظ کہتے ہین اسلیے کہ امعاء سفلی کا پورا پورا فعل یہ ہی کہ براز کو ثقیل کرین اور ہٹا کر باہر خارج کرین مترجم کہتا ہی اور دوسرا نسخہ ثقل کا ہی اوسکی صحت پر یعنی یہ ہین کہ تمام و کمال فعل امعاء سفلی کا یہ ہی کہ ثفل غذا کو بصورت براز کے بنا دین اور ہیئت برازی کا افاضہ اوس پر کرین متن اگرچہ یہ فعل یعنی افاضہ صورت برازی بھی خالی فعل ہضم سے جو مستلزم استحالہ کے ہی نہین ہو سکتا جیسے عروق جگر سے نہایت درجہ اور آخری کیفیت چوسنی اور جذب کرنے سے اوسی شی کی جو اسفل امعا مین ہی بھی یہ آنت خالی نہین ہوتی۔ نام اس آنت کا اعور اسواسطے ہی کہ صورت اسکی مثل کیسہ کے ہی اور سوا ایک منہ کے اور کوئی سوراخ یا روزن اسمین نہین ہی کہ اوسی منہ سے لیتی ہی اوس شی کو جو اسمین اوپر کے اعضا سے آتی ہی اور پھر اوسی منہ کیطرف سے خارج کر دیتی ہی اور دفع کر دیتی ہی جو مقدار قابل دفع کرنے کے ہو۔ وضع اور جائے نہاد اسکی پیچھے کیطرف تھوڑی ہٹی ہوئی ہی اور میلان یعنی جھکاؤ اسکا داہنی طرف ہی۔ اعور کی خلقت چند منافع کیواسطے ہوئی ہی از انجملہ ایک یہ ہی کہ ثفل کیواسطے ایک ایسی جگہ چاہیے تھی جہان بند ہو جائے اور اسی سبب سے پھر اب اوسکو حاجت اس بات کی نرہی کہ ہر وقت اور ہر ساعت جب کہ وہ معاء سفلی مین پہونچتا ہی وہان ٹھہرا کرے اور تھوڑی مقدار ثفل کیواسطے جائے قیام امعاء سفلی مین ضرور ہو بلکہ ثفل کیواسطے ایک مخزن اور جائے فراہمی ایسی بنی رہے کہ سارا ثفل اوسی مخزن مین جمع ہوتا رہے اور پھر بسہولت اوسی جگہ سے دفع ہو جائے جسوقت اوسکا ثفل ہونا یعنی ہیئت برازی ہونے کی اوسپر تمام ہو جائے۔ از انجملہ یہ فائدہ ہی کہ یہ معاء اور ایسا سبد ہی جسمین استحالہ غذا کا بطرف براز اور ثفل ہونے کے تمام ہوتا ہی اور آمادگی امتصاص رطوبات پر ایک امر جدید ہی جو اس معاء پر ماساریقا سے طاری ہوتا ہی اگرچہ خود اعور مین یہ امتصاص بالذات نہین ہی کیونکہ وہ متحرک ہی اور منتقل یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا اور متفرق الاجزا ہی اور امتصاص ایسی حالت مین نہین ہو سکتا۔ امتصاص کا تمام ہونا فقط اوسیوقت ہوتا ہی کہ ابتدا جگر سے برآمد ہوا اور قریب جگر کے معاء اعور اسواسطے مخلوق ہوئی تاکہ جگر بسبب قرب اور مجاورت کے ہضم کا اثر بعد ہضم معدہ کے پہونچے۔ معدہ کے ہضم کے وقت چونکہ یہ عضو خود یعنی ہنوز ساکن تھا اور مجاورت معدہ سے اسکو ایسے حال مین تھی کہ وہ سدا محصور اور مجتمع تھی ایک شی واحد مین زمانہ طویل تک دخود عضو یعنی وہ ساکن اور مجتمع الاجزا تھا۔ پس اب نسبت جگر کی طرف معاء اعور مثل نسبت معدہ کے ہی طرف امعاء دقاق کے اور اسی سبب سے اعور محتاج اس بات کی تھی کہ جگر سے اوسکو قربت ہو تاکہ اپنا کام کرے

تمام ہضم کو جگر کے قریب ہونے کیوجہ سے اور جو کچھ ہضم ہونے سے باقی رہ گیا ہے اور پورا پورا ہضم نہین ہوا اور نہ اوسمین صلاحیت ایسی
پیدا ہوئی کہ جگر اوسکا امتصاص کرے ایسی خام غذا کو بطرف معدہ اخلاط یعنی خون بنجانے کے پھیر دے بوجہ قربت جگر کے اور یہ خامی اوسکی قوت
ہوتی ہے جبکہ معدہ مین ہضم پانے سے وہ غذا عاصی ہے اور پورا ہضم معدہ کا غذا کو نہ پہونچے اور معدہ مین دو مانع قوی اسکے تمام ہضم کرنے کے
ایک تو کثرت مادہ کی مانع ہضم تام تھی اسلیے کہ معدہ مین تو پوری پوری اور تمام مقدار ماکول و مشروب ہوتی ہے دوسرے یہ کہ انفعال
یعنی قبول اثر ہضم معدہ کا واسطے ایسی غذا کے جو زیادہ مطیع بر ہضم ہے بسبب فرو رفتہ اور ڈوبے ہونے غذا کے رطوبت مین بدرقہ
مائی وغیرہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا تھا پس وہ غذاے مطیع الہضم ایسی شی مین ڈوبی تھی جو قبول ہضم سے بالکل عاصی ہے [illegible]
خلاصہ ان دونون فقرون کا یہ ہوا کہ خامی ہضم کی کبھی تو بسبب کثرت مقدار غذا کے ہوتی ہے اور کبھی بسبب کثرت آب مشروب کے
ہوتی اور اگر دونون امر جمع ہون پھر تخمہ اور بدہضمی ضرور واقع ہوگی [illegible] اور اب کہ غذا جگر مین پہونچکر رطوبت عاصی سے جدا ہو گئی
اوسکے بعد اعور مین پہونچی ہے جو شی یعنی رطوبت وغیرہ مانع اطاعت ہضم اور نافرمانی کرنے والی قوت ہاضمہ کی تھی اوس سے یہ کیلوس
جدا ہوچکا یعنی امتصاص رطوبت کا جگر مین ہوچکا ہے پس جسوقت قوت فاعلہ یعنی ہاضمہ اب اس سے ملے گی اسکو مادہ پر قبول انفعال
اور مجرد یعنی خالی اوس مانع اور نافرمان سے پائی گئی جو ہضم کے لائق نہین تھا اور اب سواے اوس فضلہ کے جسکے نسبت امید اس بات کی ہے
کہ برابر ہوکر دفع ہوجائے گا اور اخلاط کیطرف مستحیل نہوگا اور کوئی شی اس کیموس کے ہمراہ نہین ہے اگرچہ یہ مقدار جو برابر بننے کے قابل ہے
دونون وقت یعنی اب بھی اور معدہ مین بھی موجود تھی مگر معدہ مین یہ مقدار ایک اور شی مین ڈوبی ہوی تھی یعنی اس کیموس کے
ہمراہ ثفل بھی تھا اور قولون مین پہونچکر فقط یہی فضلہ رہ گیا تھا جس نے معدہ مین کیموس کو ڈبو رکھا تھا۔ اور وہ شی جو اس کیموس کو
ملی ہوئی تھی زیادہ تر قابل انفعال اور قبول کرنے ہضم کے تھی خصوصاً جبکہ وہ شی معدہ مین بھی کسیقدر ہضم سے خالی نہ تھی اور تمام
انفعال اور بخوبی ہضم ہونے کی استعداد اوسکو اوسی جگہ یعنی معدہ ہی سے تھی جسوقت کہ موقع تاثیر فاعل سے خالی ہو۔ پس معاء
قولون ایسی آنت ہے جسمین ہضم اوس مقدار خام کا پورا ہوتا ہے جو معدہ مین ہضم سے عاصی ہوا اور اوس مقدار سے بڑھے جو منہضم
ہوجاتی ہے اور اطاعت قوت ہاضمہ کے وہان کرتی ہے اور اس مقدار غیر منہضم کو جو ڈوبی ہوی رطوبات مین ہے اسمین اور قوت فاعلہ یعنی
ہاضمہ مین وہی مانع ہوتی ہے از قسم کیموس رطب کے جو رطوبت مین ڈوبا ہوا ہے اور اب اوسی مقدار غیر منہضم کی یہان پہونچکر
یہ کیفیت ہوتی ہے بسبب ارتفاع موانع کے کہ تھوڑی سی قوت فاعلہ یعنی ہاضمہ اوسکے فساد ہضم کی اصلاح کر دیتی ہے اور
یہ کیفیت اوسوقت ہوتی ہے جسوقت یہ کیموس ایک جگہ ٹھہرے اور سکونکی جگہ مثل سکون اور قرار معدہ کے قولون مین پائے
اور متحرک نرہے اور ٹھہرنا بھی اتنی دیر کا ملے کہ پورا ہضم وہان ہوسکے پھر اوس جگہ سے جدا ہوکر ایسی آنت مین پہونچے جہان سے
معدہ امتصاص کر سکے۔ ایک گروہ اطبا نے کہا کہ یہ آنت اعور اسلیے پیدا کی گئی تاکہ اسمین کیلوس دیر تک ٹھہرے
اور پاکیزہ اور صاف کرکے جگر سے بقیہ غذا کو تمام وکمال اپنی طرف لے آئے۔ نہین لوگون نے ایسا ہی گمان کیا ہے کہ ماساریقا
سواے اعور کے اور کسی آنت سے نہین ملتی ہے اور ہر آئینہ اس جدید راے کے ظاہر کرنے والے نے خطا کی ہے اور منفعت
معاء اعور کی وہی ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔ اس معاء اعور کو ایک ہی منفذ اور ایک ہی سوراخ کافی ہوا اسلیے کہ اسکی وضع
اور نہاد مثل معدہ کے طول بدن مین نہین ہے۔ منجملہ منافع اسکے اعور ہونے کے ایک منفعت یہ بھی ہے کہ یہ آنت جائے اجتماع

اسی فضول کی ہی کہ وہ سارے فضول کل امعا مین جاتے اور روان ہوتے قولنج پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہی جب وہ فضول فقط اسی اعور مین
فراہم رہے تو در وانکی سے بطرف اور امعا کے باز رہے اور بسبب اجتماع اور فراہم ہونے کے یہ بات بھی ممکن ہوئی کہ باقتضاے طبیعت
سارا فضلہ یکبار کی دفع ہو جاے اسلیے کہ جو شی یکجا فراہم ہی اوسکا دفع ہونا آسان تر ہی بہ نسبت اوس شی کے جو متفرق اور پریشان ہی
منجملہ منافع اسی اعور کے یہ بھی ہی کہ یہ آنت جاے اون اون کیڑون کی ہی جنکا پیدا ہونا امعا مین ضروری بات ہی جیسے دیدان اور
حیات اسلیے کہ ان کیڑون سے کوئی بدن خالی نہین ہی اور انکی پیدایش مین بدن کے بہت سے منافع ہین بشرطیکہ شمار مین تھوڑے
اور بمقدار مین چھوٹے چھوٹے پیدا ہون ۔ اور یہ آنت نہایت درجہ اولویت اور استحقاق اس بات کا رکھتی ہی کہ بیچ داہنی پیٹ کا اوتر آئے
اسلیے کہ یہ آنت چھپی ہوئی بے تعلق ہی نہ کسی سے اسکو ربط ہی اور نہ کبھی ایسی شی سے بندھی ہوئی ہی جو ماساریقا مین ہی اسلیے کہ اس آنت مین
کوئی شی ماساریقا سے نہین آتی ہی جیسا کہ براہ غلط بعض لوگ کہتے ہین ۔ اعور کے نیچے کیطرف وہ آنت ملی ہی جسکا نام قولون ہی اور
قولون ایک آنت موٹی اور تنگ مخلوق ہوئی ہی جس قدر کہ اعور سے دور ہوتی جاتی ہی اوسیقدر داہنی جانب کو مائل ہوتی ہی تا اینکہ
جگر سے قریب ہو جاتی ہی اور اوسی جگہہ پھر یہ بائین طرف کو جھکتی ہی او ترقی ہوئی پھر جب محاذی جانب چپ کے ہو جاتی ہی اوسکو پھر
یہ معا داہنی جانب اور پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہی او ترقی ہوئی اور اس جگہہ معاء مستقیم سے ملجاتی ہی ۔ قولون بروقت گذرنے قریب
طحال کے تنگ ہو جاتی ہی اور اسی سبب سے ورم طحال مانع خروج ریاح کا ہوتا ہی اور جب تک کہ ہاتھ سے اوس جگہہ نہ دبائین ریاح
صادر نہین ہوتی ۔ قولون کی خلقت مین یہ منفعت ہی کہ ثفل کو جمع کرے اور روکے رہے جب تک کہ دفع نہو جاے اور دفع کب ہوتا ہی جب
پورا پورا یہ ثفل اجزاے غذائی سے بشرطیکہ انکی آمیزش اسمین ہو پاک ہو جاے اور سراثفل یعنی مقدار براز کی باقی رہ جاے ۔ یہی
قولون وہ آنت ہی کہ جسمین اکثر قولنج عارض ہوتا ہی اور اسی قولون سے لفظ قولنج کا اشتقاق ہوا ہی ۔ معاء مستقیم وہ آخری معا ہی قولون سے
اسفل کیطرف متصل ہوتی ہی پھر اوس جگہہ سے سیدھی او ترقی ہوئی سفر سے ملتی ہی تکیہ اس آنت کا تکیہ گاہ کی پشت پر ہی اور وسعت
اسمین اسقدر ہی کہ معدہ کے برابر معلوم ہوتی ہی اور گویا معدہ کی مقدار حجم بیان کرتی ہی خصوصاً جانب اسفل اس آنت کا کہ وہ
زیادہ وسیع ہی ۔ منفعت معاء مستقیم کی ثفل کا باہر پھینک دینا اور دور کرنا ہی خالق عالم نے جس کی کوشش صناعت بہت بڑی ہی
معاء مستقیم کے واسطے چار عضلہ پیدا کئے ہین چنانچہ اوپر انکا حال معلوم ہو چکا ہی ۔ اس آنت کو خدا نے مستقیم اسواسطے پیدا کیا ہی
تاکہ دفع ہونا فضلہ کا اوس سے بآسانی ہو جاے اور جو عضلہ کہ دفع فضلہ پر اس آنت کا معین ہی وہ عضلہ خاص معاء مستقیم مین
نہین ہی بلکہ مراق پر واقع ہی اور یہ آٹھ عضلات ہین ۔ اب چاہیے کہ یہی مقدار کلام کی جو ہم نے کی ہی تشریح امعا اور اکثر
منافع امعا کے سمجھانے مین کافی ہو ۔ کوئی شی ان اعضا مین سے جو مجری غذا کے ہین عضل سے لیکر دونون طرفین تک یعنی
سر سے لے کر جو مجری اور حلقوم سے شروع ہوا ہی اور اسفل کیجانب انکے جو مقعد تک پہونچی ہی متحرک نہین ہی ۔
اور کل امعا تک جہت سے اور وہ یعنی ساکن رگین اور شرائین اور عصب جو اکثر اعصاب جگر سے ہین آئے ہین اسلیے کہ حاجت
ان امعا کو کثرت حس کی ہی **فصل دوسری روانگی شکم کا بیان** تمام وجوہ سے اور جملہ اسباب شکم کی روانگی اور دستونکے
آنے کی حتی کہ زلق الامعا اور ہیضہ اور ذرب اور خون کے دست اور اندفاع اشیا کا جگر سے اور طحال سے اور دماغ سے اور
جمیع بدن سے اور زحیر کا بیان بھی اسی فصل مین ہوگا ۔ جاننا چاہیے کہ جو استطلاق ہی یا بسبب کھانے پینے والی اشیا

اور ہوا کی ہوتا ہی یا بسبب اعضا کے ہوتا ہی ۔ ہم چاہتے ہین کہ پہلے اوسی اسہال کا بیان کرین جو بسبب اعضا کے ہوتا ہی ۔ اعضا کے سبب سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی یا تو معدہ سے ہی یا ماساریقا سے یا جگر سے یا طحال سے یا امعا سے ہوتا ہی خواہ تمام بدنکے ذریعہ سے ہوتا ہی اور یہ چھٹا اقسام اسہال کے بعض اسباب مین شریک ہین اسلیے کہ یہ اسہال تابع کسی ایسے سوء مزاج کے ہوگا جو قوت ماسکہ یا ہاضمہ یا دافعہ کو ضعیف کرتا ہی یا دافعہ کو قوی کرتا ہی اور ہر ایک ایسا سوء مزاج یا مفرد ہوگا یا مرکب ہمراہ ایسے مادہ کے جو اعضا مین در آیا ہوا ہی اور ٹھہرا ہوا ہی اونہین اعضا مین اونہین طریقون سے جسطرح طریقہ انکے لپٹنے کا ہی یا کوئی مرض آلی اسی عضو مین ہی یا کوئی مرض اور کوفتگی وہان پہونچے خواہ کوئی قرحہ پیدا ہو یا شگافتگی اوسی عضو کی اسکا سبب ہو ۔ جگر سے جو اسہال پیدا ہوتا ہی اوسکے بیان سے تو ہم فارغ ہو چکے اور اوسی جگہ یعنی ابواب جگر مین ہم نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ اسہال کبدی سوء مزاج سے جگر اور اورام اور سدہ ہا سے جگر وغیرہ سے ہوتا ہی اور اسیطرح جو اسہال ماساریقا سے ہوتا ہی اوسکو بھی ہم نے بیان کیا ہی ۔ جو اسہال بسبب دماغ کے ہوتا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ نزلات دماغ سے معدہ پر گرتے ہین اور دست لاتے ہین خواہ امعا پر گرتے ہین اور غذا کو فاسد کر دیتے ہین اور کبھی نزلات بنفس خود ہمراہ غذا کے بسبب اپنے ازلاق کے گرتے ہین اور بسبب دفع قوت دافعہ کے براہ براز دفع ہوتے ہین ۔ جو اسہال بسبب معدہ کے پیدا ہوتا ہی پس ان دستونمین سارا فضلہ خام اور غیر منہضم نہین ہوتا ہی بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اوسکا ہضم پورا ہو چکا ہو اور کبھی غیر منہضم بھی ہوتا ہی ۔ اور سبب اس اختلاف کا یہ ہی کہ قوت ماسکہ معدہ کی ضعیف ہوتی ہی پس اتنی دیر تک غذا کے ٹھہرانے کا تحمل کر سکتی ہی کہ اسمین کسیقدر ہضم جید کو پہونچ جائے اور کسیقدر خام اور غیر منہضم باقی رہے پھر اسکے علاوہ چونکہ برودت مزاج معدہ پر غالب ہوتی ہی قوت ماسکہ دفعۃً دفعۃً اخراج کیا ۔ پس پر معدہ کے بتدریج مثل حالت صحت کے قادر نہین ہوتی ہی لہذا دست کے طور پر مقدار کثیر دفعۃً نکلتی ہی اور یہ ضعف اکثر تو سوء مزاج بارد سے عارض ہوتا ہی اور حار اور رطب اور یابس سوء مزاج سے بھی ہوتا ہی ۔ اور خطا پر ہی تجویز اوس شخص کی جس نے اس ضعف ماسکہ معدہ کو فقط کثرت بلغم سے ٹھہرایا ہی اور مزاج بارد رطب اگرچہ غالبًا وہی سبب اس ضعف کا ہوتا ہی ۔ یہ قسم اسہال دماغی کی وہی ہی جسکے زمانہ طولانی تک رہنے سے خوف استسقا کا ہوتا ہی اور کسی سوء مزاج سے کیون نہو اسکا علاج دشوار ہی جب کہ یہ مرض مستحکم ہو جاوے ۔ اور اکثر سبب اسہال کا بقیہ قوت ادویہ مسہلہ کی ہوتی ہی جو وقت کہ سطح امعا اور معدہ اور رگہا سے معدہ کے منفذ مین رہ جاوے اور یہ قسم کبھی بطور دورہ کے جسمین حفاظت اوقات حساب سے پوری ہی ہوتی ہی اور اکثر منجر بسحج ردی اور قروح کیطرف ہو جاتی ہی ۔ کبھی یہ قسم اسہال معدی کی بسبب ضعف ہضم کے ہوتی ہی کہ اوسوقت غذا کا ہضم فاسد ہو جاتا ہی اور اوسکو طبیعت خواہش کرتی ہی کہ فورًا خارج کر دے ۔ کبھی زلق اور پھسلن معدہ مین بسبب رطوبات کے عارض ہوتی ہی پس معدہ غذا کو بقدر زمانہ ہضم کے ٹھہرانے پر قادر نہین رہتا اور یہ قسم دراصل اون اقسام اسہال معدی سے جنکو ہم بیان کر چکے ہین الگ نہین ہی مگر پھر ہم نے جو اسکو بالتخصیص جداگانہ بیان کیا ہی اوسکا سبب یہ ہی کہ اس خاص قسم پر آگاہی بخوبی رہے اور یہی قسم اکثر منجر باستسقا ہو جاتی ہی ۔ اور بقراط اسی قسم مین اسہال معدی کے کھٹی ڈکار کی ستایش کرتا ہی اسلیے کہ آروغ ترش حرارت زائدہ کے پراگندہ ہونے پر دلیل ہی جس حرارت سے اوٹھنا بخارات حارہ کا ڈکار سے معلوم ہوتا ہی گو کسیقدر کیون نہ اوٹھتی ہو اور اگرچہ وہ حرارت پوری نہو مگر چونکہ بعد بطلان حرارت اور غلبہ برودت کے تھوڑی سی حرارت پھر پیدا ہوئی ہی لہذا امید صلاح ہو سکتی ہی ۔ اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ترشی ڈکار کی بیشتر قطع لزوجت بلغم کا معدہ سے کرکے جب معدہ

لزوجت سے پاک ہو جائے گا اسہال اور ٹھہرانا غذا کا تا زمانہ ہضم جید پیدا کرتی ہی پس اب ستودگی ترش ڈکار کی دو راہ سے ہوی ایک تو
براہ دلیل ہونے کے جیسا کہ فائدہ اول مین بیان ہوا کہ ترشی کا پیدا ہونی حرارت پر دلیل ہی دوسرے براہ سبب ہونے کے کہ یہ ترشی قاطع بلغم ہی
کبھی یہ زلق معدہ قروح معدہ سے یا قروح سے اون اعضا کے جو قریب معدہ کے ہین عارض ہوتا ہی قریب کے اعضا کے قروح سے چونکہ درد
اور ایذا مین معدہ بھی بہ تاذی بشرکت ہوتا ہی اور پہلے یہ شرکت درد مین قرحہ سے ہوتی ہی اور یہ بات معدہ مین کمتر ہوتی ہی - کبھی اسہال معدی اور
ازلاق معدہ کا اس سبب سے ہوتا ہی کہ معدہ شامل ایسے اخلاط ردیہ کا ہی جو اوسی معدہ پر بہ ترشح کرکے تمام بدن سے گرتے ہین پس طعام
اور غذاے ماکول معدہ مین بگڑ جاتی ہی کیسی ہی عمدہ قسم کی غذا کیون نہو اور اوسکے قذف یعنی باہر نکال ڈالنے کی اور معدہ سے جدا
کر دینے کی حاجت ہوتی ہی پھر ایسے وقت اگر جانب عالی معدہ کی قوی ہو یعنی اوپر کا جانب معدہ وغیرہ کی ضعیف ہو تو اوس طرف
اس غذا کا اخراج بذریعہ قی کے نہو سکے گا بلکہ بذریعہ اسہال نیچے ہی او تر اسکا واجب ہوگا - اور بیشتر براہ اسہال برآمد ہونا ان اخلاط
فاسدہ کا اسوجہ سے نہین ہوتا ہی کہ یہ اخلاط غذا کو فاسد کر دیتے ہین اور معدہ کو محتاج اوسکے اخراج پر کر دیتے ہین بلکہ خود اوسی غذا مین ایک
قوت ایسی ہوتی ہی کہ معدہ اوسکو مکروہ جانتا ہی لہذا اوس غذا کو مع اون اشیا یعنی اخلاط کے ہمراہ اوسی طعام کے دفع کر دیتا ہی - اب یہ
خود اونہین اخلاط مین بلا شک یا اوسی غذا مین (صحیح) قوت مسہلہ خواہ قوت مزلقہ یا مقطعہ مرتی ہی اور یہ ذائقہ کی کے ساتھ ہوتی ہی جیسے کثرت
انصباب سودا کا فم معدہ پر ایسا ہی فعل کرتا ہی پس اون اخلاط کی یہ کیفیت سبب اسہال معدہ کے ہوتی ہی - کبھی اسہال معدی
بسبب ریاح اور نفخ کے عارض ہوتا ہی کہ یہ ریاح پیدا ہو کر ہضم کو فاسد کر دیتی ہین لہذا وہی امر عارض ہوتا ہی جسکو ہم نے بیان کیا ہی
کہ طبیعت غذاے غیر منہضم اور فاسد کو بسرعت براہ اسہال دفع کر دیتی ہی اور قوت اعالی معدہ کی بالفعل کمزور ہوتی ہی - کبھی زلق معدہ کا
کسی ایسی شی کیوجہ سے نہین ہوتا جو علاوہ ماکول کے ہو جیسے ضعف ماسکہ خواہ اخلاط فاسدہ ردیہ جو غذا سے مل کر وسعت اور ہوتے
ہین) بلکہ خود اوسی غذاے ماکول کیوجہ سے نہ براہ کیفیت مذکورہ غذا کے ہوتا ہی بلکہ براہ کمیت اور مقدار غذا کے ہوتا ہی اسلیے
کہ غذا جسوقت بکثرت کھائی جاے قوت ماسکہ کو مقہور کرکے جیسی کھائی گئی ہی ویسی ہی بجنسہ برآمد ہوتی ہی بلا تصرف ہضم کے -
اور کبھی اسوجہ سے ہوتا ہی کہ غذاے ماکول فاسد ہو گئی بسبب کثرت مقدار کے یا بوجہ کمی مقدار خواہ بسبب بے ترتیبی اور خراب ہونے
ترتیب غذا کے چنانچہ کلیات مین اچھی طرح معلوم ہو چکا ہی - کبھی اسہال معدی بسبب اون دردہاے شدیدہ کے ہوتا ہی
جو معدہ مین خواہ قریب کے اعضا مین ہون کہ انہین اوجاع کیوجہ سے ضعف قوت ماسکہ ہوتا ہی اور یہ اوجاع کبھی ریحی ہوتے ہین
اور کبھی ورم کیوجہ سے یا سوء مزاج مختلف سے معدہ کے یہ اوجاع پیدا ہوتے ہین اور یہ سب اسباب درد کے خواہ نفس معدہ
مین ہون یا گرد و پیش کے اعضا مین ہو کر انکی ایذا معدہ تک پہونچے **اسہال امعا** جو اسہال کہ بسبب امعا کے عارض ہوتا ہی لازم ہی
کہ ہم پہلے تین امعاے علیا کے سبب سے جو اسہال عارض ہوتا ہی اوسکو بیان کرین - ہم کہتے ہین کہ جو اسہال ان امعا کے
سبب سے ہوتا ہی یا اوسکے ہمراہ سحج یعنی خراش بھی ہی یا نہو سحج سے مراد یہ ہی کہ سطح آنتون کے چھلنے سے جو درد پیدا ہو اور یہ چھیلنا الی
شی یا مواد حارہ صفراویہ ہین یا مواد دموی جو تیز اور باحدت ہون خواہ مواد صدیدی ہون یا مدہ ہو یا درد کے اقسام سے ہو
جو خاص امعا سے پیدا ہوتے ہین خواہ امعا کے اوپر کے اعضا سے برآمد ہوتے ہون اور امعا تک پہونچ کر خراش مذکور پیدا کرتے
ہون - اور اسہال کبدی بھی سحج مین اسیطرح ہی چنانچہ بیان پورا پورا اوسکا ہو چکا ہی - اور جو اسہال کبدی بسبب ورم

پیدا ہوتا ہی اوسمین سلامت مریض کی زیادہ متوقع ہی بہ نسبت اوس اسہال کبدی کے جو ضعف جگر سے عارض ہو اور علاج کے
قابل بھی وہی ورمی زیادہ ہی سحج اور اسہال طحالی اور مراری اور سُدّی اور جو اسہال کہ قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور قروح
مری کے سبب سے جو اسہال عارض ہو یہ سب اقسام اور ہر واحد انکا اوسی مین داخل ہی کہ مادہ اسہال دوسری جگہ پیدا ہو کر
اسعامین پہونچتا ہی اور اسوقت ہمارا کلام ایسے اسہال مین نہین ہی بلکہ اب تو ہم اوسی اسہال مین گفتگو کرتے ہین جسکا مادہ خاص
اسعامین پیدا ہوتا ہی۔ اور یہ قسم یعنی اسہال معائی یا تو ورم امعا سے پیدا ہوتی ہی اور یا بسبب لذع مرار کے امعامین خواہ
بسبب خون کے جو کہ جگر سے امعامین ریختہ ہوا ہی اور حرارت اوس خون مین زیادہ ہی خواہ بسبب کھلجانے کسی رگ کے اوپر
امعا سے خواہ نیچے امعا کے پیدا ہوتا ہی یا اینکہ کسی دوائے مسہل نے امعا کو مجروح کر دیا ہی جیسے کہ شحم حنظل کا یہی اثر امعامین
ہوتا ہی یا قلاع یعنی اوکھڑ جانے قروح سے جو باعفونت ہون خواہ سڑ جانے قروح سے یا ایسے قروح جنمین عفونت نہو یا ایسے قروح جنمین
چرک ہو اور یہ سب قروح یا تو معاء غلاظ مین ہون اور ان امعامین قروح کا ہونا اسلم ہی یا اینکہ یہ قروح معاء دقاق مین ہون اور نہایت
صعب اور دشوار ہین خصوصًا جو قرحہ معاء صائم مین پڑے پس یہ قرحہ تو شاید کبھی اچھا نہین ہوتا چہ جاکہ اگر معاء صائم بیٹ جاے
تو اوسکے التیام کی توکسیطرح امید نہوگی اسلیے کہ رگون کی اس معاء مین کثرت ہی اور جثہ اور حجم بھی اسکا بڑا ہی اور جسم اسکا باریک ہی اور
مرار خالص مرارہ سے بے امیزش کسی اور خلط کے اسی آنت مین جاتا ہی اور اس سبب سے کہ اسکا ماؤف بڑا ضرر اور سخت ایذا دیتی
کرتا ہی اسلیے کہ یہ آنت کو عضو رئیس یعنی جگر سے قرب ہی اور کوئی آنت اسقدر جگر سے قریب نہین جتنی کہ صائم ہی۔ اور دوا بھی معاء
صائم مین ٹھہر نہین سکتی بلکہ جلدی پھسل کر نکلجاتی ہی۔ قروح امعامین یا تو خراش سے ثفل کے پیدا ہوتے ہین یا تیزی سے مرار کے
یا شوریت سے خلط کے یا زیادہ چپیدگی اور ٹھہرنا خلط بالزوجت معامین ہو کر جب وہ خلط وہانسے جدا ہوتی ہی قرحہ ڈالتی ہی
خواہ اورام کے شگافتہ ہونے سے اور جملہ اقسام استفراغات کے جو مواد مختلفہ اور موذی کو شامل ہون اور اونکا گذر معا کیطرف
ہو قرحہ پیدا ہوتا ہی۔ جو قسم سحج سوداوی کے ابتداءً واقع ہو وہ قتال اور مہلک ہوتی ہی اسلیے کہ وہ قسم سرطان متعفن پر دلیل ہوتی ہی
اور جو قسم اسہال سوداوی کی آخر حمیات مین ہو وہ زیادہ تر مہلک ہی اگرچہ ابھی اوس سے خراش اور سحج نہ پیدا ہو بلکہ ابھی فقط
اسہال سوداوی ہوتا ہو خصوصًا وہ اسہال آخر حمیات کا جسکے زمین پر گرنے سے زمین پھد پھدا جائے اور بو اوسکی کھٹی ہو اگرچہ ابھی
قوت مریض کی باقی ہو بلکہ ایسا اسہال سوداوی اگرچہ حالت صحت مین بھی ہو جب بھی قاتل ہی اسلیے کہ ایسے اسہال سوداوی کا
مریض کبھی نجات موت سے نہین پاتا ہی۔ لیکن اگر اس خاصیت پر نہو اور نہ زمین پر اوسکے گرنے سے جوش آتا ہو اور نہ اوسمین کھٹی بو
آتی ہو تو اوسکو فضلہ سوداوی تصور کرنا چاہیے جسکو طبیعت نے براہ تدبیر بدنی دفع کر دیا ہی اور اکثر ایسے اسہال کے بعد امید
عافیت کی ہوتی ہی۔ قرحہ کے سبب سے اسہال کبھی بعد ورم کے پیدا ہوتا ہی اور کبھی ایک شی قاشر یعنی پوست اوکھیڑنے والی
اور خارد یعنی چھیلنے والی سے ابتداءً پیدا ہوتا ہی مثلاً جیسے کسی دوائے مسہل یا غذائے بالزوجت سے جو پہلے تو امعامین چپک جاے
اور پھر چھلتا ہوا امعا سے یا کوئی غذاے سخت کہ اوسکے گذرنے سے خراش اور سحج پیدا ہو۔ کبھی چند اخلاط سے جنھون نے
پہلے اسہال پیدا کیا پھر اوسکے بعد قرحہ ڈالدیا۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ اسہال مراری اگر دو ہفتہ برابر رہے قرحہ ڈالدیتا ہی
اور اسہال بلغمی سے بعد ایک مہینہ کے اور اسہال سوداوی سے بعد چالیس روز کے قرحہ پڑتا ہی اور اس سے زیادہ مدت کے

بعد بھی لگتی ہی - اکثر اوقات اسمین مریض اسہال تروحی کیسبب جبکہ زخم پر چرجاتے ہین لیکن بہمرجاتا ہی اور بہت کم کوئی مریض جو قوی ہوتا ہی اس
زمانہ سے زیادہ تر زندہ باقی رہتا ہی اور نقل اوسکے شکم پر جمع ہو اکرتا ہی اور رشح مستقی اوسکے شکم کی صورت ہوجاتی ہی پھر بعد اسکے
مرجاتا ہی لیکن اکثر بیمارون کا تو یہی حال ہی کہ جب قروح کی زیادات یہان تک پہونچے کہ جو مزا امعا سے کوئی ٹکڑا ذی حجم اور باجسامت
نکلے اور عفونت اور اسقاط قوت مریض تک پہونچ جاوے اور اوسکی شرکت اسقاط قوت مین زیادہ حالی معدہ کی بھی کرے ایا یہ مطلب ہی
کہ معدہ کی قوت بھی ساقط ہوجاوے پھر موت تک بھی ضرور پہونچا دیتا ہی چہ جائیکہ جب کسی آنت مین ثقبہ اور سوراخ پڑجائے اور خصوصا
اوپر کی آنتون مین سے کسی آنت مین اگر سوراخ پڑے - ایک گروہ اطبا نے ذکر کیا ہی کہ بعض بیمارون کے کسی امعاء سفلی مین سوراخ
ہوگیا تھا اوسکے بعد شکم اور مراق مین سوراخ پڑا بسبب ایک ورم کے جو محاذی ثقبہ معاء مذکور کے مراق اور شکم مین عارض ہوا تھا اور
بشرکت اوسی عفونت اور آفت کے جو معاء مذکور مین سوراخ پیدا کرنے والی تھی گویا کہ سوراخ شکم وسی جگہہ پر تھا جہان سوراخ
معاء مذکور مین پڑا تھا اور فضلہ براز اوسی سوراخ شکم سے نکلتا تھا باینہمہ یہ شخص زندہ رہا اور زمانہ دراز تک بہمراہ اور
یہ حکایت بھی اگرچہ از قسم ممکنات بعیدہ ہی الا زیادہ تر مستبعد یہ ہی کہ فضلہ براز فضاء شکم کیطرف جاتا رہا اور مریض نہ مرا -
اطبا کہتے ہین کہ اگر سوراخ آنت اور شکم مین ہوتا یا معاء صائم پڑجائے بھوک بالکل جاتی رہیگی اور کوئی شی کھانے پینے والی معدہ مین
نہ ٹھہریگی اور مریض مذکور دبلا ہوجائے گا اور پیٹ اوسکا پھول جائیگا اور پھر مرجائے گا **اصناف سحج کے سات ہین** (۱)
دموی (۲) صدیدی (۳) مری (۴) بدنی (۵) جاذبی (۶) زبدی (۷) قشارئی - انہین سے سحج مری اسلم ہی اور علاج سے
اوسکا تدارک ہوسکتا ہی اور اکثر امراض حادہ اور حمیات محرقہ اور حمیات غب سے یہ قسم پیدا ہوتی ہی اور اکثر بحران ان امراض کا
اسی سحج کے ذریعہ سے ہوتا ہی - جو سحج مدی کہ مدہ کے اخراج سے شروع ہو پس اوسکا سبب یا تو شگافتہ ہونا کسی دبیلہ خواہ
ورم احشا کا ہوگا کہ طبیعت نے اوس مادہ کو یعنی مدہ کو امعا کیطرف سے دفع کیا ہی اور یہ قسم سحج مدی کی اسلم اقسام ہی
اور دراصل یہ قسم سحج معوی کے اقسام مین داخل نہین ہی کہ امعا سے اوسکا مادہ آتا ہی اور اکثر انجام کار اسکا بھی سحج معوی کیطرف
ہوجاتا ہی اور اس سے دوسری قسم کا فساد اوسکے بعد ظاہر ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ اس سے اسہال مدی پیدا ہوتا ہی کہ پھر بند نہین ہوتا ہی
اور اکثر قیح مدی اسمین برآمد ہوتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ خون بھی - یا یہ کہ سبب سحج مدی کا شگافتہ ہونا دبیلہ وغیرہ کا نہو اور نہ اعضاء
باطنی مین ورم نضج یافتہ ایسا ہو جسکے شگافتہ ہونے کا شبہہ ہو پھر اوسوقت یہ سحج کسی سرطان متعفن سے جو اندرونی اعضا مین
حادث ہوا ہی پیدا ہوگا اور اس قسم کے سحج سے نجات نہین ہوسکتی بسبب کثرت مصاکت یعنی کوفتہ ہونے کے جو آمد و رفت غذا
وغیرہ اوسکو پہونچتی ہی اور سکون کمتر اوسے نصیب ہوتا ہی اور پھر یہ بھی ہی کہ خود مرض سرطان بذاتہ دشوار ہی اور صعوبت اوسکی
زیادہ ہی - سحج صدیدی یا تو ذوبان سے پیدا ہوتا ہی یا رشح اور ٹپکنے سے ایسے ورم کے جو دو براہ نضج اور پختگی کے ہوگیا ہو
اور اکثر سحج صدیدی اقسام معوی سے نہین ہوتا ہی - سحج دموی کے بعض اقسام دفعۃً پیدا ہوتی ہین اور بعض قسم
اندک اندک پیدا ہوتی ہی پہلے قسم جو دفعۃً پیدا ہو کسی رگ کے منہ کھلجانے سے اور انحلال فرد سے حادث ہوتی ہی اور اگر
اسکے ہمراہ درد نہو تو امعا سے اسکو تعلق نہین ہی بلکہ اور اندرونی اعضا مین یہ صدمہ پہونچا ہی خصوصا اگر باوجود درد
نہونے کے اور علامات بھی اسکے ہمراہ ہون - اور کبھی سحج دموی امعا سے بھی ہوتا ہی اور درد نہین ہوتا یہ اوسوقت

ہوگا جب معدہ رگہاے امعا کے کہلنے سے خون جاری ہوا اور کبھی سبب دوسرا اونکے منہ کہلنے کا ہوا اور یہ اسہال خونی
اسقلیبوس نے کہا ہے اگر قبل شتا ہوا ہے شمالی یابس پر شامل ہوا اور اوسکے بعد ربیع جنوبی آیا یعنی فصل ربیع میں بارش ہوا اور
کہہری ہوا چلے اور صیف میں بعد ربیع شمالی کے ہو بعد صیف کے اسہال خونی کی کثرت ہوگی اسیطرح اگر شتا جنوبی ہوا اور ربیع شمالی
قلیل المطر جسمیں بارش کم ہو تب بھی اسہال خونی کی کثرت ہوگی خصوصًا ابدان مرطوب المزاج اور ابدان عورات میں — اور اگر
صیف ایسی ہو کہ جسکی راتونمیں سخت گرمی پڑتی ہو بعد ربیع شمالی کے آئے اور شتا جنوبی ہو تو اوسوقت اسہال اور سحج کی کثرت
ہوگی اور شاید سبب اس کثرت کا کثرت نوازل کی ہو یعنی نزلات ہونے کی زیادتی بلاد جنوبی میں یا وقت ہواے جنوبی چلنے کے
اور کثرت بارش کے ہوتی ہی اور اسلیے کہ یہ دونون یعنی ہوا اور بارش مذکور تحریک مواد کرتی ہین اور مسامات کو سست
اور ڈہیلا کرتی ہی خصوصًا بعد ایسے نزلات کے جو نمکین اور شور ہون — لیکن جو اسہال خونی بعد اسہال مراری کے ہوتا ہی
اور بعد سحج مراری کے اور درد بھی اوسکے ساتھ ہوتا ہی وہ نہایت ردی ہی خصوصًا اگر پہلے خراطہ آئے بعد اوسکے صرف خون آنے لگے
اسلیے کہ یہ صورت خاص دلالت کرتی ہی کہ مرض جرم امعا تک درآیا ہی — سحج خراطی بسبب انخراط اور سوختنے سطح امعا کے پیدا ہوتا ہی —
اور سحج مخاطی ایک رطوبت غلیظہ سے عارض ہوتا ہی — پس اکثر اختلاف مخاطی حمیات مرکبہ مین اور ایک قسم خاص مین اور حمیات کے
جسکو ہم باب حمیات کتاب چہارم مین بیان کرینگے اور حمیات وبائیہ مین بھی عارض ہوتا ہی — اکثر یہ اسہال جب حمیات وبائیہ
مین عارض ہوتا ہی زبدی ہوتا ہی — سحج قشاری کبھی تو قروح معدہ سے پیدا ہوتا ہی اور بذریعہ اسہال کے یہ مادہ دفع ہوتا ہی مگر
معدہ کے قروح کے اسہال قشاری مین سحج امعا نہین ہوتا ہی پھر اگر سحج بھی اوسکے ہمراہ ہو تو خاص طبقہ ہاے امعا سے ہوگا اب
اس امر کا فرق کہ امعاء غلاظ سے ہی یا امعاء دقاق سے پس ہمیشہ اوس مادہ کا غلیظ ہونا اسی پر دلیل ہوتا ہی کہ امعاء غلاظ سے ہی
اور کبھی کثرت مقدار سے بھی اسی پر دلالت ہوتی ہی اور ضد اسکی یعنی رقیق ہونا مادہ کا ہمیشہ اور قلیل ہونا اوسکا اکثر اس پر
دلالت کرتا ہی کہ خراش سے امعاء دقاق کے پیدا ہوا ہی — یہ قشارات یعنی چھلکے بروقت دست آنے کے برآمد ہوتے ہین اور
اکثر خروج انکا بروقت حقنہ لینے کے ہوتا ہی ایسے ادویہ کا حقنہ جنمین قوت غسالہ زیادہ ہو — بقراط کہتا ہی حلقہ جبیطہ یعنی میلا
اور باصرافت کدورات وغیرہ سے جو سوداوی ہو کبھی زائل نہین ہوتا — اور پھر بقراط کہتا ہی اگر دست رقیق مثل پانی کے
آتے ہون اور پھر غلیظ مثل مرہم کے آنے لگین یہ بھی ردی ہی — جسوقت بعد استسقا کے اسہال پیدا ہو خصوصًا بعد ایسے
استسقا کے جو ورم جگر سے عارض ہوا ہی ایسا اسہال بھی ردی ہی اور یہ اسہال بطور ذرب کے ہوگا کہ ہر وقت جاری رہیگا
پس ہواے مائیت استسقا کے اور رطوبات کو براہ دستون کے خارج کریگا اور بند نہوگا اسلیے کہ جو خلفہ بعد کسی مرض کے
یکبارگی پیدا ہو دلیل موت قریب کی ہی چنانچہ بقراط نے دوسری جگہہ پر کہا ہی — کبھی ہمراہ استسقا کے ایسا ذرب عارض ہوتا ہی
جو بند نہین ہوتا اور کچھہ مفید بھی نہین ہوتا اسلیے کہ اون دستون سے مائیت اور رطوبت استسقا کی دفع نہین ہوتی بلکہ
ایسی رطوبت دفع ہوتی ہی جس سے تمام بدن مین ضعف پیدا ہوتا ہی — کبھی سحج اور قروح امعا سے بھی استسقا پیدا ہوتا ہی
جس شخص کو شکایت مغص یعنی مروڑہ کے ہو اور اوسکے ہمراہ کزاز اور قے اور ذہول عقل بھی ہو یہ سب اعراض اوسکی موت پر
دلیل ہونگے — کتاب قبریہ بقراط مین لکھا ہی کہ جس شخص کو ذوسنطاریا عارض ہو اور اوسکے بائین کان کے پیچھے ایک فرونی

پس عقل و ساعت تجربہ سے ثابت ہوتی ہے کہ جو فضلہ ادھر آتا ہے اوسکو حس نہیں کر سکتی ہے بعضے کہ اوسکو یہ امر بھی عارض ہوتا ہے
کہ بقدر اسکے رہنے کی وجہ سے قابل اور تازہ ہی کسی فضلہ کے اپنے اوپر کے اعضا سے نہیں رہتی ہے بلکہ تیز خراش قوت سے پیدا ہوتی ہے
اور درد اوسمین ہوا و تیور فقط خون برآمد ہوتا ہے اور کچھ نہیں اور اکثر ایسی پیچش بسبب دفع طبیعت کے واسطے دوسرے فضلہ کے ہوتی ہے
جسمین بیمود ہوتا ہے غذا و بکا ایسا محسوس ہوتا ہے فضلہ کا بکثرت یا اسکے چند اسباب ہیں کہ فضلہ غذا یا اسے مختلفہ کا ہو یا بسبب قطع
ہو جانے کسی عضو کے خواہ ترک ریاضت خواہ اور اسباب جیسے فضلہ جو بابت کلیات مین بیان ہو چکے ایسی پیچش مناسب نہین
کہ بند کیجاسکے اینکہ خوف سقوط نفس اور سقوط قوت کا ہوا سوقت مجبور ہو کر بند کرنا چاہیے ۔ یہانتک جسقدر بیان ہوا یہ
اسہال پیچش کے وہ اقسام تھے جو امعا اور شکم کے سبب پیدا ہوتے ہین ۔ اب وہ اسہال جو تمام بدن سے پیدا ہو وہ یا تو بسبیل بحران
کسی مرض سے ہوگا اور اوسوقت قوت دافعہ قوی ہوگی یا بسبب سقوط قوت ماسکہ کے جسطرح کہ شخص خائف کو جو کود کر کسی شے کو پکڑنا
چاہیے خواہ میلوس یعنی رنجیدہ اور اندوھگین مبتلا سے یاس کو (یا مسلول) اور مدقوق کو آخر عمر مین وقت جبکہ ساعت موت قریب ہو عارض
ہوتی ہے ۔ یا بسبیل ذوبان کے ہو اور ابتدا مین اسکے فضلہ رقیق برآمد ہوتا ہے بعد اوسکے خاثر یعنی کسیقدر غلیظ اور بودہ ہو جاتا ہے اور بھی
زیادہ ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ ہوتا ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور حمیات پیدا ہو جاتے ہین اور بیشتر متلی اور دشواری سے
پیشاب کا ہونا اور ریاح اور قراقر اور تیرگی رنگ اور برد اطراف اور خشکی زبان عارض ہوتے ہین ۔ یا یہ زحیر تمام بدن سے پیدا
ہونے والی استحالہ اخلاط کا طرف فساد کے ہو بسبب حمیات ردیہ اور سموم ضارہ کے ۔ یا بسبیل نفض اور دور کرنے طبیعت کے ہو
امتلاء شدید کو جو بوجہ ترک استفراغ کے عارض ہوا ہو خواہ اسوجہ سے کہ کسی سیلان معتاد کا احتباس ہو جاے خواہ کوئی عضو کٹ
جاے یا کوئی ریاضت چھوٹ گئی ہو خواہ تحلل رطوبات کا بدن سے کم ہوتا تھا اسوجہ سے اجتماع مواد کا زیادہ ہو گیا خواہ اور اقسام امتلا کے
جنکو ہم کلیات مین پہچان چکے ہین خواہ تراکم اور بستہ ہو کر رک جانا تخمہ ہاے کثیرہ کا جو دفعتہ ہوا اور بند ہو گیا پس رجوع کرے بطریق
مادہ جانے کے بطرف اسہال کے اور یہ قسم از قبیل ہیضہ کے ہے جسکو جداگانہ لکھینگے خواہ نفوذ غذا کا بسبب سدہ ہاے عروق کے
بدن مین نہوتا ہو اور ان صورتونکے علاوہ اور بھی ہو سکتی ہین جنسے زحیر پیدا ہو سکتی ہے **ہیضہ کا بیان** ہیضہ حرکت مواد فاسدہ کی ہے
جو خام اور غیر ہضم شدہ اور یہ حرکت مواد کی جدا ہونے سے انہین مواد کے بدن سے اور خارج ہونے سے براہ امعا کے پوری ہوتی ہے
کہ یہ مواد اوسی انفصال کے رجوع کرتے رہتے ہین اور بدن سے خارج ہوا کرتے ہین قوت دافعہ کی تیزی اور درشتی کے ساتھ اسلیے
غذائین جب خام رہ جاتی ہین اور خوب ہضم نہین ہوتی ہین ایسے اخلاط کیطرف اونکا استحالہ ہوتا ہے جو بدنکو موافق نہون یعنی مناسب
تغذیہ بدن کے نہون اور طبیعت بدنی اون غذاؤنکے دفع کرنے پر حرکت کرتی ہے اسلیے کہ وہ غذائین طبیعت پر ناگوار اور گران
ہوتی ہین پس اونکے دفع کرنے کی حرکت جو طبیعت سے ہوتی ہے کبھی قے مرارہ اور مائی اور بعض اوقات مین زنگاری قے کے ذریعہ سے
اور چند قسم کے اسہال سے بھی طبیعت انکو دفع کرتی ہے ۔ جو ہیضہ فساد سے ایک قسم کے طعام سے پیدا ہوا ہو وہ اسلم ہے بہ نسبت
اوس ہیضہ کے جو متواتر فساد غذا کے بعد پھر دوسرا فساد غذا عارض ہو کر پیدا ہوا ہو ۔ ہیضہ ردی اور مہلک ابتدا و اول
مین غثیان ہوتا ہے پھر بعد اونکے درد اور مروڑہ اوٹھتا ہے جو معدہ اور امعا مین اسطرح ہوتا ہے کہ پھیلتا ہوا معدہ تک یہ مروڑہ
چڑھتا ہے بسبب کثرت ازدیاد اونہین اخلاط مارہ اور تیز کے جو امعا کیطرف رو براہ ہو رہے ہین اور جا رہے ہین ۔ اکثر

لوگونکو قے اور دست ساتھ ہی آتے ہین۔ پھر جس وقت [illegible] دفع ہونے لگتے ہین انکی طبیعت سے اخلاط صالحہ بدن سے بھی
نکلنے لگتے ہین جیسا کہ استفراغ کے ابواب مین بیان ہو چکا کہ اسکا یہ سبب ہی۔ جب شروع مرض ہیضہ کا ہوا اسہال مراری پیدا ہوتا ہی
پھر اوسکے بعد مائی خالص جسکو عوام پانی سے پتلے دست [illegible] ہین عارض ہوتا ہی مگر [illegible] نوبت یہان تک
پہونچتی ہی کہ مثل غسالہ لحم یعنی گوشت [illegible] آب تازہ [illegible] کبھی اسہال
خراطی بھی آخر درجہ مین ہوتا ہی [illegible] تمام بدن ٹھنڈا اور
سرد پسینا آنے لگے تا اینکہ موت واقع ہو [illegible] اونکے معدہ مین پہونچکر
گرم ہو جاتا ہی اور قے کر دیتے ہین۔ [illegible] اکثر ان لوگونکی نبض کی حرکت
باطل ہو جاتی ہی [illegible] اور نمایان اعراض سے انکو ایذا
پہونچتی ہی۔ پھر جس وقت اعراض مذکورہ [illegible] اپنی اصلی حالت کیطرف عود کرتی ہی اور چلنے لگتے ہی۔ جو شخص
خوگر ہیضہ کا ہوا اوس سے اسقدر خطرہ ہیضہ کا نہین ہی بہ نسبت اوس شخص کے جو خوگر نہوا اور پہلے پہل اوسے یہ مرض لاحق ہوا ہیضہ
لڑکون مین تابستان جیسے زیادہ ہوتا ہی۔ اکثر یہ ہیضہ [illegible] اور خریف مین عارض ہوتا ہی اسلیے کہ ضعف ہضم ان دونون فصلون مین
زیادہ ہی اور جاڑون مین اور ربیع مین ہیضہ کم پیدا ہوتا ہی۔ کبھی بکثرت عروض ہیضہ کا [illegible] سرد پانی پینے سے ہوتا ہی جو بعد
غذاے غلیظ شبینہ کے پیا جاے خصوصاً [illegible] پانی پیا جاتا ہی اوسکے بعد ہیضہ پیدا ہوتا ہی۔ خوبانی اور خربوزہ بھی
اکثر انکا تناول کرنا ہیجان ہیضہ کا کرتا ہی۔ اکثر [illegible] ہیضہ کا انحصار بول کیطرف رجوع کرتا ہی پس حرقت بول پیدا
ہوتی ہی۔ جو اسہال بوجہ عدم نفوذ غذا کے بدنمین عارض ہوتا ہی اور یہی اسہال معدوی کے نام سے مشہور ہی یہ وہی اسہال ہی جسکا نام
اسہال دوری بھی ہی یہ اسطرح پر ہوتا ہی کہ [illegible] جن رگونمین فساد غذا کو عارض ہوتا ہی ایک مدت معلومہ مین
فاسد غذا سے ممتلی اور پر ہو جاتی ہین جہان تک اونکو تحمل ہی پھر پلٹ کر اوسی غذاے فاسد کو براہ اسہال استفراغ کرتی ہین
اور درمیان اس مدت کے ایسی حالت رہتی ہی جیسے زمانہ صحت کی ہوتی ہی۔ اکثر یہ مدت تحمل عروق کی بیس روز کے شمار مین آئی ہی
اور کبھی اس سے پہلے خواہ پیچھے بھی اسہال پیدا ہو جاتا ہی بسبب اونہین اسباب کی قلت اور کثرت کے جو معلوم ہو چکے ہین
جو اسہال بسبب غذاؤن کے پیدا ہوتا ہی ایک مرتبہ تو اوسے ہم باب معدہ بیان کر چکے پھر کچھ خوف نہین اگر یہان دوبارہ اوسے
بیان کرین اور اوسکی شرح اور بسط بیان مین زیادہ ہو جاے۔ پس ہم کہتے ہین جو اسہال غذا سے پیدا ہوتا تو غذا
ثقیل اوسکا سبب ہو کہ خالی معدہ پر اوسکا بوجھ زیادہ پڑتا ہی لہذا طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی اور براہ اسہال دفع
کرتی ہی۔ یا اینکہ مقدار اوس غذا کی کثیر ہوتی ہی وہ بھی بوجہ ثقل کے براہ اسہال دفع ہوگی اور نیچے کیطرف اوتر آئے گی یا اوس مین
لذع ہوتی ہی جیسے پیاز یا اوس غذا مین قوت سمی ہو جیسے فطر یعنی چھتر خواہ فساد کو جلد قبول کرتی ہو جیسے دودھ یا زیادہ رقیق ہو
کہ معدہ سے مترشح ہو کر نکل جاے اور حبس اوسکا باب کبد مین نہو سکے خواہ اوسکی رطوبت اور لزوجت ایسی ہو کہ پھسل کر
جلد ہو جاے خواہ غذا کے بعد پانی اس کثرت سے پیا جاے کہ غذا کو اوکھیڑ دے اور پھسل کر باہر نکل آئے خواہ اخلاط
بالزوجت سے معدہ وغیرہ مین ملجاے جیسے بلغم یا اخلاط جالیہ سے ملے جیسے صفرا یا غذا کے کذب ہو یہ وہ غذا ہی کہ مقدار مین

ہوگا کہ قروح مین سرطانیت بھی ہی اور شناخت مکان قرحہ اور محل آفت کی اور مبدا خون کے برآمد ہونے کی درد کی جگہ سے کرنی چاہیے
کہ آیا درد ناف سے اوپر ہی یا نیچے ناف سے ہی یا قوت وجع سے شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ درد امعاء دقاق کا شدید ہی پر انکے درد مین
اعضاے فوقانیہ بھی شریک ہوتے ہین ۔ اور قشور سے بھی شناخت بخوبی ہوتی ہی کہ یہ چھلکے باریک ہین یا موٹے اسلیے کہ موٹے چھلکے
اکثر معاء غلاظ سے برآمد ہوتے ہین اور باریک چھلکے اکثرگاہ معاء دقاق سے نکلتے ہین اور بکثرت چھلکے اکثر معاء غلاظ سے اور چھوٹے چھوٹے
معاء دقاق سے برآمد ہوتے ہین ۔ اختلاط اور کمی بیشی امیزش اون چیزون کی جو ہمراہ چھلکونکے برآمد ہوتی ہی یہی دلیل تقرحہ پر ہوتی ہی
اسلیے کہ زیادہ آمیختہ ہونا اون رطوبات سے جنکے ہمراہ چھلکے برآمد ہون دلیل اسپر ہی کہ قرحہ معاء علیا مین ہی اور جدا ہونا یعنی بے آمیزش ہونا دلالت
کرتا ہی کہ معاء زیرین مین قرحہ پڑا ہی ۔ اور اکثر اوقات جو اسہال قرحہ معاء زیرین اور قرحہ مقعد سے عارض ہوتا ہی جب دست آتا ہی
اوس سے پہلے خون کی آمد ہوتی ہی کہ براز سے پہلے خون برآمد ہوتا ہی ۔ جو زمانہ درمیان درد اوٹھنے اور دست آنے کے ہی اوس سے
بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ اگر مابین ان دونون زمانونکے فاصلہ زیادہ ہو یعنی درد اوٹھنے سے دیر کے بعد اجابت ہو تو قرحہ
معاء دقاق مین ہی ۔ جو شی ہمراہ براز کے آتی ہی اوس سے بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ کیلوس ہو ایسا کہ مشابہ ماءاللحم کے
پس قرحہ معاء دقاق مین ہوگا ۔ بدبو سے بھی شناخت اسکی ہوتی ہی اسلیے کہ معاء دقاق سے جدا آتا ہی اوسمین بدبو زیادہ ہوتی ہی
درد سے بھی شناخت کرنی چاہیے [illegible] بھی شناخت کرنی چاہیے جو اکثر
نکلتا ہی اسلیے کہ جو خون معاء دقاق [illegible] براز سے نہین ملتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ مرض اگر قرحہ کا ہی اور پرانا ہو جاسکے اور جو کچھ نکلتا ہی اوسکی مقدار مین ہی اور پھر درد ایسا ہو کہ اچھی طرح محسوس نہوتا ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ قرحہ گندہ ہی اور چرک ریم وغیرہ اوسمین زیادہ ہی ۔ فرق سڑے ہوے زخم اور چرک آلودہ مین جو متآکل نہو یہ ہی
کہ سڑا ہوا زخم زیادہ دردناک ہوتا ہی اور جو رطوبت اسمین سے نکلتی ہی اوسمین بدبو زیادہ آتی ہی اور کسیقدر سیاہی لیے ہوی ہی
وہ رطوبت ہوتی ہی اور وسخ کی پیپ پانی سے پتلی سپیدی مائل اور بدبو ۔ جسوقت بعد خراطہ کے خون زیادہ برآمد ہو دلالت
کریگا کہ قرحہ نے پھر عود کیا اور مرض قوی ہوگیا ۔ اکثر قروح بعد اورام کے ہوتے ہین جو پہلے تھے پس ایسے اورام بذریعہ درد او
دیگر علامات کے (جنکو ہم بیان کرینگے اسطرح کہ اونکے اورام ہونے کا ذریعہ شناخت وہی علامات ہین) پہچانے جاتے ہین اور
اکثر اور اسباب سے یہ قروح پیدا ہوتے ہین جنکو ہم بیان کرچکے ۔ پھر اگر سحج کسی رگ خواہ چند رگونکے کھلجانے سے پیدا ہو اوس سے
پہلے خون خالص کا برآمد ہونا عارض ہوگا کہ جسمین بہت کم کسی اور شی کی آمیزش ہوگی اور بیشتر اوسکے ہمراہ درد بھی ہوگا
اور کبھی نہوگا اور کبھی اوسکے واسطے دورہ ہونگے جسطرح کہ اوس سحج کے بھی دورہ ہوتے ہین جو امعا سے حادث ہوا ہو اور
علامات امتلاے خون کے رگونمین بھی ظاہر ہونگے ۔ پھر اگر ہمراہ بواسیر اور اسباب سرطانیہ کے ہو جو امعا کے اوپر والے
تینون امعا مین حادث ہون یہ خون بدبو ہوگا اور اسکے ہمراہ خون سیاہ بھی آے گا اور تھوڑا تھوڑا پے درپے بسبب امتلاے
بدن کے اور جسقدر اوسکا استفراغ طبیعت کر رہی ہو ۔ اور اگر رطوبات شور خواہ رطوبات بورقیہ سے یا اینکہ رطوبات غلیظ
اور بالزوجت سے یہ سحج عارض ہوا ہی اوسپر اونہین رطوبات کا پہلے خارج ہونا اور ریاح اور قراقر کا پیدا ہونا براز مین
رنگ کا ہونا اور بذریعہ حس کے بھی معلوم ہوتا ہی کہ ایک شی کسی مقام سے اودھر کو آگئی ہی اور درد ایسا ہوگا کہ جیسے

جو رقیق اور باریک ہو اور اختلاف لون اور قوام کا اور بدبو سے پھر جو اسہال ذوبان اخلاط سے ہو اوسکا صدید رقیق مائی ہوگا اور جو ذوبان
لحم سے ہو یعنی چربی گوشت کے پگھلنے سے اوسکا صدید غلیظ ہوگا جیسا کہ قروح میں ہوتا ہی اور اوسمیں چکناہی بھی اور اختلاف الوان کا
ہوکر پھر اوسکے بعد اوسکا قوام درست ہوجاے گا۔ اور چربی بھی برآمد ہوگی اوسکے قوام اور رائحت میں اختلاف نہوگا۔ اسیطرح
حال گوشت سرخ کے ذوبان کا ہی لیکن اوسکے ذوبان میں چربی اور چکناہی نہیں ہوتی اور اکثر میں دردی اللون خارج ہوتا ہی۔ جو
اسہال فضول بدنی اور امتلاے فضول سے جسکو طبیعت دفع کرتی ہی بسبب اوسی ناگواری کے ہو اوپر مذکور ہوا ہی جسکو یہ فضلہ
اور امتلا خود پیدا کرتا ہی اوس اسہال پر دلیل وہی اسباب ہوتے ہیں جو سبب بھی دلیل ہی کہ جو خون ان دستوں میں نکلتا ہی ضعیف اور خالص
اور پاکیزہ بے میل اور بکثرت ہوتا ہی اور درد اسکے خروج میں نہیں ہوتا اور نہ اسکے بعد استرخاے اعضا اور ضعف ہوتا ہی اور اسکے برآمد
ہونیکے نوائب ہوتے ہیں اور دوسرا نسخہ اور اسکا نکلنا متواتر ہوتا ہی۔ اسہال زحیری کے ہر قسم پر جو شی خارج ہوتی ہی اور دیکھنے میں آتی ہی
وہی دلیل ہوتی ہی اور بھی اسباب موجود جیسے برودت پہونچنے والی خارج سے اور بیٹھنا کسی سخت جگہہ پر یا بواسیر اور شقاق وغیرہ
خواہ اور جو کچھ پہلے گذر چکا ہی اسہال اور سحج وغیرہ سے یا جو شی براز میں تغلیظ قوام پیدا کرتی ہو کہ اس جگہہ ثقل موجود ہو اور محتبس
ہوکر الم اور درد پیدا کر رہا ہو اور وہی ثقل غلیظ ایک رطوبت مثل عصارہ کے براہ مقعد روانہ کرتا ہو اور متوہم اوس سے
یہ ہو کہ یہ رطوبت سیلان زحیری ہی اور بیشتر ایک خراط مثل بلغم کے نکلتا ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ زحیر بلغمی ہی پس ضرور نہیں
کہ فقط اسی علامت پر فریب میں آکر اوسے زحیر بلغمی قرار دیں بلکہ واجب ہو کہ اصل سبب میں تامل کیا جاے جسطرح اوپر معلوم ہو چکا ہی
فرق درمیان قروح معاء مستقیم اور قروح دیگر امعاء کے جو اوپر معاء مستقیم کے ہیں یہ ہی کہ جو رطوبت معاء مستقیم سے سیلان کرتی ہی اوسمیں
بدبو کمتر ہوتی ہی یا اینکہ نہیں ہوتی ہی۔ جسوقت مریض قروح امعاء اور مریض اسہال خونی کو یہ بات عارض ہو کہ خون اوسکے
شکم میں بستہ اور منجمد ہو جاے پھر وہی علامات پیدا ہونگے جنکو ہم نے اوپر بیان کیا جہان اسباب اس مرض کے لکھے ہیں کہ
نفخ شکم اور برد اطراف دفعۃً اور سقوط قوت اور نبض کا پیدا ہوگا اور جب ایسے مریض کو انمین سے کوئی علامت عارض ہو
معلوم کرنا چاہیے کہ خون کو انجماد عارض ہوا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو سیاہ دست آتے ہوں بسبب احتراق
سوداوی کے اور پھر اوسکے دستونکا رنگ مائل بہ سبزی ہو جاے اب طبیعت نے اوسکی اس ضرر کی تلافی اور رہنمانے کیطرف
توجہ شروع کی ہی پس ابھی تو دستوں میں سبزی آتی ہی پھر بعد اسکے زرد آئینگے بعد اوسکے اسہال اسکا ٹھہر جاے گا یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ بعض اوقات براہ براز کے ایسی چیزیں برآمد ہوتی ہیں جنکی شکل غدد کی ہوتی ہی اور توہم اس امر کا ہوتا ہی کہ قروح کے
خراط اور تراشہ سے یہ پھٹکیاں برآمد ہوی ہیں خواہ امعاء کے خراطہ سے نکلی ہیں حالانکہ خراط قروح اور امعاء کا بدون مغص کے
نہیں ہوتا ہی اور یہ غدد خراطہ سے نہیں برآمد ہوے ہیں بلکہ فضول خلطی ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو دست
آتے ہوں اور بند ہو جائیں اور وہ شخص اوسی حالت ضعف پر باقی رہے کہ قوت اوسکی عود نہ کرے پس سبب اسکا یہ ہی
کہ بدن اوسکا اپنی غذا کو قبول نہیں کرتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کو دست کا آنا دن کو بہ نسبت رات کے زیادہ ہو
بلکہ دن بھر میں جب وہ شخص بقدر اپنی اشتہا کے تناول غذا کریں دست آنے لگیں پس سبب اس اسہال کا ضعف اوسکے
معدہ کا ہی اور اگر رات کو زیادہ دست آتے ہوں اور یہی کیفیت ہو اوسکا سبب ضعف جگر ہوتا ہی اور زرد کرنا جگر کا

غذائے وارد کا ہی جو جگر میں جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اوقات اسہال کی زیادتی انجام مین شدید قولنج پیدا کرتی ہی
اسلیے کہ لطیف اور رقیق فضول تو اسہال سے خارج ہو جاتے ہین اور کثیف سدہ ڈالنے والے باقی رہ جاتے ہین پس علامات اور
اسباب مذکورہ بالا کو اچھی طرح پہچان کر ارادہ علاج کا کرنا چاہیے **علاج مطلق اسہال کا** پہلے مین یہ بات کہتا ہون کہ ناظر
کتاب ہذا کو اعانت لینی چاہیے اون بیانات سے جو ہم نے کتاب ادویہ مفردہ مین دربارہ افراط اسہال کے لکھے ہین اور ادن ابواب کو
اس باب سے جو اسوقت ہم لکھ رہے ہین ملا کر مشغول بمعالجہ ہونا چاہیے - اوسکے بعد پھر یہ قاعدہ بیان کرتے ہین کہ اسہال کا رد کرنا
با این نظر کہ وہ فقط اسہال ہی اور دست ہی بند کرنے سے یہ مرض جاتا رہے گا اور اعراض جو اسکے ہمراہ مثل سحج اور زحیر وغیرہ سے ہون
اون سے قطع نظر کر کے فقط ادویہ قابضہ خواہ ادویہ جو مواد کو غلیظ کر دیتے ہین یا ادویہ مغریہ سے ہو سکتا ہی اور بیشتر ادویہ مخدرہ کی
حاجت ہوتی ہی - ایضاً کبھی اسہال کا علاج ادویہ مدرہ بول اور پسینا لانے والی ادویہ اور مسام کے کھولنے والی اور قی بند کرنے والی
ادویہ سے بطور جذب الی الخلاف کے ہوتا ہی اسلیے کہ یہ سب اقسام دواؤنکے تحریک مادہ اسہالی کی بغیر جہت مین کرتے ہین جو مخالف
جہت اسہال کے ہی یعنی امعا سے جدا ہی - پھر اگر اسہال مین اختلاف حرارت کا ہو بعض ادویہ مبردہ شریک کر دینی چاہیئین
یا سب کی سب مبردات ہی اختیار کی جائینگی اور مسام کی وسعت دینے والی ادویہ بھی مستعمل ہونگی اور پسینا لانے والی دوائین
خارج بدن مین مستعمل ہونگی - پھر اگر اسہال کے ساتھ برودت ہو تو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے مسخنات بھی شریک ہون گے خواہ محض
مسخنات ہی پر اکتفا کیجائے گی - اور اکثر مسخنات کی اسوقت بھی حاجت ہوتی ہی جب قوت ضعیف ہو جاسے - پھر اگر سدے بسبب
اخلاط بالزوجت کے ہون استعانت اون ادویہ وغیرہ سے کرنی چاہیے جو باب ضعف ہضم مین مذکور ہوئین اور اکثر جس صورت مین
احتیاج ادویہ مبردہ کی ہوتی ہی وہی وقت ہی جب کہ قوت ماسکہ مین ضعف ہو اور قوت جاذبہ کبھی معین جلیس طبیعت ہوتی ہی اس سبب سے کہ وہ
نفوذ غذا کا بسرعت کر دیتی ہی اور بیشتر ادرار اور پسینا لانے سے بھی امداد جاذبہ کی پوری ہوتی ہی - اور کبھی شراب کہنہ اور خالص اور
قوی سے بھی ایسا ہی فعل پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ جس شخص کو اسہال عارض ہوا ور چند پیالہ شراب کے پے جائے جو اسی صفت کی ہو اسطرح
کہ ایک پیالہ کا نشہ ابھی اوترنے نہ پاسے کہ دوسرا پیالہ چڑھا لیا اور حالت مستی مین وہ شخص ہر وقت رہے ایسی بیہوشی سے بھی دست
بند ہو جاتے ہین **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ نیند پیدا کرنی اور مریض کو سولا دینا یہ بھی نہایت نافع تدبیر ہی واسطے اوس مریض کے
جو اسہال مین گرفتار ہو - اگر ہمراہ اسہال کے کھانسی بھی ہو ایسی دوا اور غذا ترک کرنی چاہیے جسمین زیادہ ترشی ہو اور وہی شی اختیار
کرنی چاہیے جسمین ترشی بالکل نہو دوا ہو یا غذا ایس ادویہ باردہ ایسی جو مغریہ ہون اور اسیطرح جو غذا کہ سخت اور خشک ہو اور اوسمین
تقویت اوس بدنکی ہو جو اس سے غذا پاتا ہی جیسے ستو اور روٹی اور حریرہ خواہ شوربا غرض جو تر غذا ہین سب ایسے بیمارونکو مضر ہین **یہ بھی
جاننا ضرور ہی** کہ ربوب مخللہ یعنی جن ربوب مین سرکہ پڑا ہوا ہی اکثر مضر ہوتی ہین باین سبب کہ پیاس کا ہیجان اون سے ہوتا ہی
منجملہ حوابس اور بند کرنے والی اشیا کے واسطے اسہال کے حمام بھی ہی اور دلک یعنی مالش بدنکی کرانے اسلیے کہ یہ دونون توسیع مسام
کر کے جذب مادہ الی الخلاف کرتے ہین - اکثر اوقات جذب مادہ کا بطرف ظاہر بدن کے مروخات اور دلوکات سے کیا جاتا ہی از انجملہ
ادہان حارہ جیسے روغن شبت وغیرہ کہ انکی مالش سے یہی فعل پیدا ہوتا ہی - منجملہ حوابس اسہال کے سینگیان توڑوانی پیٹ پر ہی
تجربہ ہو چکا ہی کہ بڑا سینگھا چپان کرنا پیٹ پر اوس شخص کے جسکو اسہال اور سحج ہو اور چار گھنٹہ تک چپان رہین فوراً اسہال

جسطرح پر اوسکا خواہش کرتا ہو۔ ایضاً شیر میش کو جوش دین تاآنکہ غلیظ ہوجائے خواہ اوسمین سنگریزہ کو جوش دیا کرین تاآنکہ قوام غلیظ ہوجائے اور بیشتر اوسمین چاول بھنے ہوئے جیسے کھیلین یا مرمرے بھی ملاتے ہین۔ ایضاً زردی بیضہ سرکہ مین اوبلی ہوی بھی کھلاتے ہین مرکبات جو مائل بر برودت ہین جیسے قرص طباشیر ممسک و قرص علیق جسکا نام فیلد یقون ہی قرص گل مختوم قرص زعفران قرص انیسون قرص خشخاش ممسک قرص افیون اور حب افیون قرص گلنار قرص نیلز برج قرص طراشیث حب بیروج سفوف انار دانہ حب سندروس۔ اسہال مفرط مین دو درہم صدف سوختہ اور ایکدرہم گل ارمنی اور اقسام ادویہ بریان کے ہمراہ طین مختوم کے اور بدون اسکے بھی مفید ہین واجب نہین کہ ان ادویہ کے بریان کرنے مین زیادہ مبالغہ کیا جائے کہ انکی قوت جاتی رہے بلکہ فقط اسیقدر بھوننا چاہیے کہ دیگ و ظرف مین گرمی آجائے پس آگ سے اوتار کر نیچے بریان کرین اور چلاتے رہین یا کہ سب دوا برابر بریان ہوجائے۔ جو مرکبات کہ مائل بہ حرارت ہین اندکے خواہ اونمین حرارت زیادہ ہی جیسے قرص قاویہ اور جوارش جوزی اور جوارشات جنکو ہم نے قرابادین مین لکھا ہی اور جوارش بزور جو قابض ہی اور اقراص زعفران قرص کہربا۔ ایضاً مازوی سبز جسمین سوراخ نہوا ور پوست انار اور سماق اور فلفل ہر یک نصف درہم پیس کر چھان لین اور سپیدہ بیضہ مین گوندھ کر گولی سی بنائین اور تر چھاگڑہا اوسمین کر کے اس گولی کو اوسی انڈے کے اندر مع اور رطوبت موجودہ کے جو انڈے مین ہی رکھہ دین اور چربی سے انڈے کا سوراخ بند کر کے کوئلہ کی آنچ پر اسکو رکھین تاکہ طیار ہو۔ ایضاً ازین قبیل یہ دوا ہی آرد گندم مین تھوڑی سی اجوائن اور جھاؤ کا پھل اور حالم ملا کر زیت کہنہ سے اسکو گوندھین اور اسی کی روٹی بنا کر تنور مین خشک کرین بعد اسکے بوزن بیس درہم کے اسی روٹی سے لیکر خوب ساکوٹ ڈالین اور سرد پانی کے ہمراہ تناول کرین اور تھوڑی شراب بھی اضافہ کرین۔ ازین قبیل یہ دوا ہی جس سے لڑکونکے اسہال کا علاج کیا جاتا ہی جب بروقت دانت نکلنے کے اونکو دست آتے ہین نسخہ اوسکا یہ ہی دانہ خشخاش و حب الآس اور کندر و سعد کو فی ہر واحد نصف درہم کو بہت نرم نرم پیسین اور اوسی دودھ مین جو لڑکا پیتا ہی گھول کر پلادین۔ ازین قبیل ایک اور عمدہ دوا ہی جو مجرب بھی ہی نسخہ اوسکا یہ ہی زبیب خشکیدہ کو لیکر پیسین اور اتنا باریک کرین کہ مثل غبار کے ہوجائے اور استخوان سوختہ اور لب بلوط اور چیتہ اور شیر خشک بریان اور سماق اور خرنوب خار دار تخم کرفس زیرہ سرکہ مین بھگویا ہوا اور روئی قطیری جو کہ سوکھہ گئی ہو اور کندر اجوائن یہ سب اجزا برابر ہموزن ملا کر سب کو پیسین اور رکھ چھالین۔ اور اگر چیتہ ایک جزء سے کم خواہ نصف جزء شریک کیا ہی تو اوسکو دن بھر مین ہر گھنٹہ کے بعد تناول کرین اور مقدار مین اسقدر ہو کہ تمام دن مین بیس درہم کو پہونچ جائے اور اگر چیتہ ایک جزء سے زیادہ ہی حبس اسہال بروزہ ہوجائے گا۔ اس دوا کو جسکو اب ہم لکھتے ہین ہمارے تجربہ مین ہی نسخہ اوسکا یہ ہی سعد اور سنبل اور گلنار دقاق کندر تھوڑا اسا ماز و بقدر نصف درہم کے پانی مین خوب طرح جوش دین پھر اس پانی کا زلال لیکر اسپر سک المسک اور عود خام جو عمدہ ہو تھوڑی چھڑکین۔ جیساکہ حال مریض کا بہ نسبت ادخال مفرحات کے ہو اور پلادین اوزان ادویہ یعنی مقدار شربت کے قواعد بحسب اختلاف امزجہ اور اختلاف آب و ہوا اور کمی بیشی امراض کے بخوبی معلوم ہوچکے ہین پس استعمال جملہ ادویہ کا جو اور مذکور ہوئین بھی اونہین قواعد کے لحاظ سے کیا جائے گا۔ ازین قبیل یہ بھی دوا ہی زنجبیل اور زاج الاسبا کفہ سماق ہموزن سے بقدر دو درہم کے سفوف کے طور پر استعمال کرین نہایت دو مثقال تک۔ ازین قبیل یہ ہی اور قریب باعتدال ہی پرسیاوشان سنبل الطیب تخم نیل جو املس ہی لب سنبل باد اور دبیخ درخت صنوبر ان سب کے قرص بنالو۔

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ احتیاج طباشیر کی واسطے حبس خون کے ہوتی ہی اور احتیاج بزرو واسطے بند کرنے اسہال معوی کے ہی اور حاجت
اسبغول اور بارتنگ بریا نکی مروڑے اور مغص مین ہوتی ہی ورنہ فقط اسہال اور دستونکے بند کرنے مین اشربہ یعنی شربت وغیرہ کافی ہین
خصوصاً کشنیز بریان ـ غذا وہی ہی جسکو ہم نے بیان کیا ہی بیضہ اوبلا ہوا اوسکا فائدہ ایسے اسہال مین زیادہ ہی جو امعا سے پیدا ہوا ہو
اور اسہال کبدی اور معدی مین ہرگز مفید نہوگا بلکہ مضر ہی ـ مخدرات کے استعمال مین خطرہ اور اندیشہ ہی اگرچہ کبھی اونکی حاجت بھی
پڑتی ہی اسلیے کہ مخدرات کبھی اس سبب سے فائدہ کرتے ہین کہ رطوبت اسہال کی تغلیظ بھی کرتے ہین اور اسوجہ سے کہ نیند بھی
پیدا کرتے ہین اور حاجت دستون کی اوس سے باطل ہوتی ہی یعنی نیند کی بے خبری سے دستونکی آمد بند ہوجاتی ہی اور لذع بھی باقی نہین رہتی
اور بہر کیف جب تک اوس سے استغنا ہی اور ضرورت شدید نہو استعمال مخدرات کا نہ کرنا چاہیے اور جسوقت استعمال مخدرات کا واجب
ہوجائے اوسی طریقہ سے استعمال کرنا چاہیے جسکو ہم نے بیان کیا ہی کہ مریض کا بدن سرد اور قوت اوسکی ضعیف ہونے پاے اور
یہ امور بذریعہ نبض کے معلوم ہوتے ہین پھر اگر بدون اسکے چارہ نہو مخدرات مین جند بیدستر اور زعفران وغیرہ مقویات قلب کے
بھی آمیزش کرنی ضرور ہی ـ ہم نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک شخص نے آفیون کا شیاف لیا اور مر گیا ـ اگر ممکن ہو کہ شیاف سے کارروائی
ہوجائے تو پلانا مخدرات کا جائز نہوگا اور اگر ضماد سے فائدہ کی امید ہو حمول اور شیاف ناروا ہی ـ منجملہ ضمادات مخدرہ کے یہ نسخہ ہی
افیون اور بزر البنج مکد ایک جزء جفت بلوط گلنار اقاقیا کندر مرکی ہر واحد پانچ جزء سب کو عصارہ بنج اور عصارہ پوست خشخاس سے
خواہ دونون کے جوشاندہ سے یکجا کرین اور موضع مناسب پر طلا کرین ـ مشروب مخدر قوی القبض ہی نسخہ اوسکا یہ ہی چتہ خرگوش
بوزن دو دانگ افیون برابر چتہ ماز ونصف درہم کندر نصف درہم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت ایک مثقال ہی
دوسرا نسخہ ماز ویئ خام ایک جزء کندر آفیون مکد نصف جزء مقدار شربت ایک درہم تک ہی ـ ایضاً انیسون سندروس دقاق کندر
مرکی زعفران اسارون کیفر اجوائن سب اجزا بوزن شہد خالص کے کف مین معجون طیار کرین مقدار شربت بندقہ واحدہ ایضاً
مرداسنج چہارم درہم چتہ نصف درہم آفیون ایک دانگ استخوان سوختہ نصف درہم ماز وایک درہم دوسرا نسخہ کہ مخدر قوی ہی
اور مشروب ہی اسہال کے مرض مین ہم اسکے نسبت یہ کہتے ہین کہ دو روز مین بند کردیتا ہی اجوائن تخم کرفس پوست انار ترش
ماز و اہل ہر واحد ایک جزء آفیون نصف جزء مثل سرمہ کے سب اجزا باریک پیسکر ایک درہم سے ایک مثقال تک مقدار شربت ہی
صبح اور شام دونون وقت برابر کھلائی جاتی ہی اور لڑکونکے واسطے ایک دانگ ہی ـ ایضاً اقراص بنج اور معجون بنج بھی زیادہ نافع ہی
اور نسخہ یہ ہی اقاقیا اور ماز و اور افیون صمغ عربی ہر واحد ایک جزء سے قرص طیار کرین ـ منجملہ ادویہ اسہال کے یہ ایسی دوا ہی
کہ جس کو کھانسی بھی ہمراہ اسہال کے عارض ہو اوسکو مفید پڑتی ہی جیسے آس اور مصطگی اور صمغ عربی اور کندر اسبغول بریان
اور طباشیر شاہ بلوط اخروٹ بادام بریان اور خلاصہ یہ ہی کہ جس شی مین ترشی نہو اور زیادہ بکٹھی یعنی قابض نہو وہی بلکہ براہ سدہ
ڈالنے اور تفریہ کے جس اسہال کرتی ہو ـ پھر اگر چارہ کار ایسے ہی ادویہ مین ہے پہلے ادویہ عفصہ یعنی بکٹھی دینی چاہئین بعد اوسکے لعوق ایسے
جو ملین سینہ کے ہین دینے چاہئین ـ بہت سے نسخہ جات لعوق کے جو خشخاش اور کتیرہ صمغ عربی اور خرنوب نبطی اور ثمرہ آس اور نشاستہ
بریان یا غیر بریان سے بنائے جاتے ہین اونکا بیان ہم جابجا کرچکے ہین پھر اونکے لعابات کے اخراج مین تاکہ باقی نرہے حیلہ کرنے
چاہئین کہ اس تدبیر سے دونون فائدہ حبس اسہال اور ازالہ سرفہ کے پیدا ہونگے **فصل بیان مین غذا دینے مرض اسہال کے**

ضماد مخدرہ

بیان دوا جو کھانسی کے ہمراہ اسہال کے مفید ہے

غذا ان لوگون کی ایسی ہونی چاہیے جسمین لذع نہو اور نہ زیادہ نمکین اور نہ ترش جس سے ایذا پہونچے کہ قوت مصرکہ کی تحریک کرے وقیعہ کیواسطے اخراج پر امادہ کرے ایسی بے ضرر غذا دہی ہی جسکو ہم نے تجویز کیا ہی کہ دودھ کو اوسی طور پر درست کرین اور جوش دین سنگریزہ وغیرہ ڈال کر خصوصًا وہ دودھ جسمین لوہا بجھایا گیا ہی چندمرتبہ اور اس سے زیادہ عمدہ یہ غذا ہی کہ دہی مکھن نکالا ہوا ہمراہ برنج خواہ باجرا کے کہ دونون بریان کیے ہوئے ہون اوسی قدر جسکو مریض بخوبی ہضم کرسکے۔ پھر اگر مقدار خوراک اچھی طرح ہضم نہوتا ہو اوس سے کمتر غذا کھلانی چاہیے۔ زیادہ تر تغریہ پیدا کرنے کی قوت گائے کے دودھ مین ہی اور زیادہ تر مناسب محرورین کیواسطے بکری کا دودھ ہی علاوہ یہ کہ قابض بھی ہی۔ دہی محرورین کیواسطے اور غذا سے افضل ہی۔ لباب سمید مقلو یعنی روٹی پھگوکر اوسکا جوہر جو برف وغیرہ سے اچھی طرح سے سرد کیا جائے خواہ جو روٹی کہ اوسکا آٹا سرکہ مین گوندھا جاے اور روٹی پکائی جاے یہ بھی محرورین کے واسطے نہایت درجہ کی مفید غذا ہی۔ مسور کو دو پانیمین جوش دیکر جوش کو پھینک دین اور تیسرے پانیمین اسقدر پختہ کرین کہ گاڑھا ہو جاے اور ترشی ڈالین خواہ نہ ڈالین۔ یا جیسے حماضیہ کہ یہ بھی عمدہ غذا ہی۔ حوامض یعنی ترش غذا جیسے وہ غذا جو سماق سے بنائی جاے انار دانہ اور کبک ملا کر کشنیز مین اور اکثر اوسمین چاول بھی داخل کیا جاتا ہی۔ باقلا سرکہ مین پختہ کرکے ان لوگونکے واسطے جید ہی۔ ایسی غذا کہ اوسمین غذائیت بھی ہو اور بجائے خود علاج کا بھی فائدہ دے یہ ہی کہ چنے کے ستو بمقدار دو کاسہ بزرگ اور تخم خشخاش ایک کاسہ تخم خشخاس بھی اسیقدر اسکو خوب پختہ کرین اور صاف کرکے کھلای جائے اگر اس غذامین ترشی پسی ہوی سیب ترش کی خواہ سفوف کرکے انار دانہ یا سماق کی دیجائے نہایت عمدہ ہی۔ نمک انکے واسطے لاہوری بہتر ہی کہ اوسے کوٹ کر بریان کرین اور تھوڑا بریان کرنا چاہیے اور اوسمین انار دانہ اور کشنیز خشک اور سماق ملا دینا چاہیے۔ اور اگر حرارت شدید نہو تھوڑا اسا پنیر کہنہ بھون کر داخل کرین فقط واجب ہی کہ بجز سرد پانی کے اور کچھ نہ پلایا جاے اسلیے کہ سرد پانی قبض و رستگی طبیعت پیدا کرتا ہی اور غذا مین پیوست ہو جاتا ہی اور نیمگرم پانی محلل ہی اور مرخی ہی اور اکثر ہیچ کنی غذا کی کرتا ہی یعنی اوسے امعا وغیرہ سے باہر نکال دیتا ہی پس یعین بر اسہال ہوگا۔ ہان مگر ہیضہ مین اوسہین شروط پر جائز ہی جو بیان ہو چکے اور اسہال سُددی اور ورمی مین بھی نیمگرم پانی دینا جائز ہی۔ گوشت کے اقسام جو انکے لیے درست ہین گوشت کبک اور تیتر اور دراج اور کنجشک کا اور قنبرہ کا اور گوشت ارنب اور قطا یعنی لوہ کا اور گوشت شفاہین یعنی بوتیمار کا اور فاختہ اور گوشت سویدانیہ خاصہ مترجم اس لفظ کے املا مین اختلاف نسخ بہت ہی اور غلطی زیادہ ہی مگر دو لفظ پڑھے جاتے ہین ایک تو سویدانیہ جو ایک چھوٹا پرندہ ہی جو بقول صاحب بحر الجواہر سوسمار اور ملخ کو کھاتا ہی دوسرا لفظ سویدی جسکو صاحب مخزن لکھتے ہین کہ اسکا گوشت بدبو بسبب خورش حشرات الارض کے ہوتا ہی بہرحال یہ لفظ مشکوک و مشتبہ ہی نقش صائب تدبیر یہ ہی کہ گوشت جو مبطون کو دیا جاے بھنا یا ترشی لیے ہوے ہو ایضًا انڈے کی زردی اوبلی ہوی سرکہ مین مصوصات جو انار دانہ زبیب سے جسکے بیج بری ہون اور کشنیز اور مثل سماق وغیرہ کے طیار کئے جائین جیسے ثمرہ علیق یعنی توت سگ گل اور نرم نرم شاخین انگور کی اور برگ حماض اور برگ بارتنگ اور کرنب اور مکران اشیا کو پکایا جائے۔ چھوٹی مچھلیان سرکہ مین پختہ کرکے ابازیر اور خوشبو کے مصالح جیسے شگوفہ پستہ اور شگوفہ زعرور اور کشنیز خشک حب الآس۔ اگر کوئی گوشت سبک اونہین ہضم ہوسکے یعنی جرم گوشت کے ہضم کرنے پر قادر نہون اسوقت قیمہ چوزون کا اور قباج کا کشنیز اور حب الآس ڈال کر خوب پکایا جاے اور اسی کا شوربا اوسمین چاول اور تھوڑا سا باجرا پکا کر صاف کرکے دوبارہ دہی مین آنچ پر رکھا جاے کہ قریب انعقاد اور جم جانے کے پہونچے بعد ازان سماق اور انار دانہ کے ترشی دے کر کھلایا جاے۔ کروئے تاک بھی ان لوگون کو مفید ہی اگر زیادہ ہضم کی

دشواری نہو اور واجب ہی کہ زیادہ نکمن نکیا جائے اور دباکر اوسکی رطوبت نکال ڈالی جائے - پائے جانورونکے بھی انکو زیادہ نافع ہوتے
ہین اور اس غذا کا نفع ہم نے بار ہا تجربہ کیا ہی - فواکہ سے مطلقًا پرہیز کرنا لازم ہی اگرچہ قابض فواکہ بھی ہون مگر جسوقت اور غذا معدہ
تقوی کر کے اوتر جائے شاہ بلوط انکو مضر نہین ہوتا ہی جیطرح خرمائے خام - اور اگر طعام لطیف اونکے معدہ مین فاسد ہوجاتا ہو اوسوقت
ایسی غذائین اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیئے جسمین غلظ ہو جیسے پائے وغیرہ اور ربوب قابضہ اور جیسے احسا قویہ جو برنج اور باجرہ سے تیار
ہوئے ہون - بیشتر بعض بیماران اسہال کو قریص بطون سے فائدہ ہوتا ہی سکباج یعنی شوربا پاکیزہ اور عمدہ گوشت گاو کا شوربا تناہی
ترید کے خواہ ایک قسم روٹی کی ہی تناول کیا جاتا ہی اور اوسکے ہمراہ اگر خواہش ہو بقدر قوت ہضم کے اطائب بقر سے لیا جاتا ہی - جمیع
اقسام اسہال کو بطون جانوران عموماً مفید نہین - منجملہ احساء پسندیدہ کے ایسے بیمارونکے واسطے یہ ہی کہ خشخاش کو لیکر تھوڑی
بریان کرین اور اچھی طرح بریان ہونے کے بعد اوسکو اور چاول اور باجرا ملاکر حریرہ طیار کرین - یا نشاستہ کو سماق اور انار دانہ وغیرہ
ترش کر کے حسو طیار کرین یا ایک خشک شدہ اور چاول اور چربی گردہ گوسپند سے تا سماق کو آب باران مین بھگو دین اور آٹھ پہر بھیگا
دین بعد اوسکے جوش خفیف دین اور پانی کو چھان کر کے صاف کر لین پھر اسی پانی مین شیر خشک کو بھگو کر یہانتک چھوڑ دین کہ خوب بھیگ
جائے بعد ازان اوسکو پکائین اور پکانے کے بعد اوسی پانی خوب ملین پھر اوسکو چھان کر صاف کرین اور کھوجڑ کو پھینک دین اور بعد
آگ پر چڑھا کے چمچہ وغیرہ سے ہلاتے رہین کہ مثل شیرش کے جم جائے بعدہ تھوڑے سے نمک کے ذریعہ سے اوسکو خوش ذائقہ کر لین اور چکنا
اوسمین چربی بچہ گاو کی خواہ بادام بریان اور تھوڑی سی زیت کے ڈالنی چاہیئے اور نمک زیادہ نہ ڈالنا چاہیئے نہ زیادہ چکنائی اور ایسی ہی
غذا درکار ہی حار مادہ سے اسہال ہو یا بارد مادہ سے - منجملہ روغنی اشیا کے ان لوگونکے واسطے زیت انفاق ہی - پانی انکے واسطے باران
مناسب ہی کہ بارش کا پانی کسیقدر قابض بھی ہی اور میرے گمان مین یہ ہی چونکہ آب باران بسرعت معدہ سے اوتر کر جگر مین پہونچ جاتا
اور بہت جلد اسکی تحلیل ہوجاتی ہی لہذا کیلوس مین اسکے رطوبت باقی نہین رہتی پس اسہال مین اسکا فائدہ اکثر اسی وجہ سے ہوتا ہی
شراب ہر قسم کی انکے واسطے ناپسندیدہ ہی پھر اگر چارہ نہو اور قوت کا اقتضا اسی نظر معلوم ہو کہ اوسمین انتعاش اور بیداری پیدا ہوگی
اوسوقت شراب سیاہ کہ جسکا مزہ کسیلا اور قابض ہی اور وہ بھی تھوڑی سی پلانی چاہیئے - اصوب یہی کہ مختلف اقسام کی غذائین
کھلائی جائین اور نہ بار بار اور چند مرتبہ شبانہ روز مین اونکو غذا دیجائے بلکہ واجب ہی کہ ایک ہی طعام پر اقتصار کرین اور مقدار قلیل
ایک ہی مرتبہ کھالیا کرین اور غذا سے پہلے ایسی چیز کا استعمال کرین جو قابض ہو اور تھوڑی سی ہی غذا سے پہلے نوش کرین خواہ آنار
ترش کے دانہ اور بعد غذا کے پانی بالکل نہ پئین - اگر اتنا صبر کر سکین کہ بالکل پانی پینا چھوڑ دین یہ خود ایک عمدہ علاج نفع اونکے
واسطے ہی اور خصوصًا جب کسی قسم کی حرکت یعنی چلنا پھرنا بعد غذا کے نہ کرتے ہون کہ اوسوقت پانی کا روکنا اور بھی واجبات سے ہی
واجب ہی کہ اطراف عالیہ اونکے دبائے جائین مثلاً سر اور ہاتھ کی اونگلیان وغیرہ تاکہ غذا اون کے اطراف کی جانب جذب ہو کر پہونچے
اور اسفل کیطرف کم جانے پائے اور معدہ پر اونکے ضماد ہائے قابضہ جو امساک پیدا کرنے والے اور بارد ہین خواہ حارہ ہین خواہ
مرکب حار اور بارد سے ہون بحسب حاجت اور ضرورت کے لگائے جائین - سنبل اور مصطگی اور مرکی اور کعک کا ادویہ ضماد مین
داخل ہونا ضرور ہی اور میپوسس بھی اگر ضماد مین داخل ہو زیادہ نافع ہوتی ہی - یہ طلاء جید ہی جو درمیان سے مقام جگر اور معدہ کے
لگایا جاتا ہی جسوقت کہ دونون عضو کی شرکت اسہال کے پیدا کرنے مین ہو دس درہم افسنتین شراب مین جوش دیکر صاف کرین

اور مقام مذکور پر طلا کرین کسی چیتھڑے کے ذریعے سے بعد ازان گلسرخ اور گلنار اور آس یا لبن ورا قاقیا اور ہوفسطیداس اور رامک وسب اجزا ہموزن لے کر آب آس مین ملائین اور منتین مذکور کو چھوڑ کر اوسی جگہ یہ ضماد لگادین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تریاق مذکور نافع ہی اور ایک اسہال مین جو غشی پیدا کرتا ہو اور قوت کو ساقط کر دیتا ہو اور بسبب ورم خواہ تپ شدید کے وہ اسہال عارض نہوا ہو۔ جو شخص ایسا ضعیف ہو کہ اپنی قوت سے مستقل نشست برخاست نکر سکے اور اسہال اوسکا بند ہو چکا ہو لیکن اوسکا بدن بوجہ ضعف کے قبول غذا نکر سکے پس رائے صائب یہ ہی کہ وہ شخص گوشت کنجشک اور بچون کے سینہ کا تناول کرے اور اطراف اور کنارہ بدن کا گوشت چونکہ سخت ہوتا ہی اوسے نہ دینا چاہیے کہ اوسکا انحدار نہو سکیگا جسوقت کہ وہ گوشت ہاے نرم پختہ کیے ہوں اور کباب کے طور پر نہون یعنی کباب نرم گوشت کا بھی ایسے مریض کو ہضم نہوگا اسیطرح جس شخص کی اشتہا تو زیادہ ہو لا ہضم مین اوسکے فتور ہو ایسے ہی نرم گوشت پختہ کرکے اوسے کھانے مناسب ہین گوشت سرخ یعنی بے چربی کا جو زیت مین پکایا جاے اور دارچینی پسی ہوئی اوسپر چھڑکی جاے یہ بھی مفید ہی۔ ایسے وقت شربت سیب اور بہی کا استعمال بھی مفید ہوتا ہی۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہی کہ اسہال خونی مین شیر گوسپند اوسمین سنگریزہ گرم کرکے بجھائین مریض کو پلائین مفید ہوتا ہی

دوسرا مقالہ معالجات اقسام اطلاق یعنی اسہال کے مختلف اقسام مذکورہ بالا کا معالجہ خاص اس مقالہ مین بیان کیا جاتا ہی بعد اس کے کہ معالجات کلیہ کے بیان سے فراغ ہو چکا

فصل اسہال کبدی کا علاج

اوپر کے ابواب مین معلوم ہو چکا کہ سبب اسہال کبدی کا کیا ہی اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ ہر ایک سبب سے جو مرض پیدا ہوا وسکا علاج کیا کرنا چاہیے پس واجب ہی کہ اونہین بیانات شافیہ کیطرف رجوع کرکے عملدرآمد کیا جاے۔ سوء مزاج جگر اور ضعف جگر اور ورم اور سدہ اور امتلا ہر ایک سبب کا علاج جیسا کہ امراض جگر کے ابواب مین مذکور ہو چکا کرنا چاہیے جب اسطرح تدبیر کیجاے پورا پورا علاج اسہال کبدی کا یہی ہی۔ جو خطا طبیب سے اسہال کبدی مین ہوتی ہی وہ یہی ہی کہ جو مریض اسہال کبدی کو ادویہ قابضہ بحد افراط اور سدہ ڈالنے والی اور جگر کی قوت ماسکہ زیادہ بڑہانے والی دیجاتی ہین باین غرض کہ طبیعت مین قبض پیدا ہو اور یہ تدبیر انجام کار مین خطا عظیم کیطرف منجر ہوتی ہی۔ اور اکثر اوقات جاہل طبیب جگر پر اسی مرض مین ادویہ مغلظہ خون کی یعنی جن دواؤن سے قوام مین خون کے خشورا اور بھربھراپن پیدا ہوا اور حرارت جگر کی بسبب ادویہ مطفیہ کے بجھ جائے خلاصہ یہ کہ ایسے ہی ادویہ سے ضماد جگر پر کر دیتا ہی اور ایسی سوء تدبیر سے ہلاکت مریض کی پیدا ہوتی ہی اور عفونت مواد جگر کی بڑہ جاتی ہی۔ بلکہ واجب یہ ہی جسوقت معلوم ہو جاے کہ سبب اسہال کبدی کا سدہ جگر ہی یا سدہ ماساریقا اسکا سبب ہی اوسوقت پوری توجہ تفتیح سدد کیطرف کیجاے۔ ایسے کام کے واسطے اطبا زبیب یمین یعنی بڑے موٹے دانون کے منقے کی بہت مدح کرتے ہین تا اینکہ اونکا قول اسکے اثر کے بارہ مین یہ ہی کہ یہ دوا اسہال غسالی ضعیف کو بھی دور کر دیتا ہی۔ ہم نے بھی تجربہ کیا تو جیسا یہ لوگ دعوی کرتے ہین اوسکو دور از صحت نہین پایا۔ شروع مین اسہال کبدی کے واجب ہی کہ روٹی کی غذا مریض کے پاس نہ جانے پاے اسلیے کہ جگر روٹی کو ایسے وقت قبول نہین کرتا ہی۔ اور صواب یہ ہی کہ فقط آب سویق پر اقتصار کرین اور دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ کھلائین پھر اگر تحمل ہو سکے تو آرد باجرہ بھی ملا دیا جاے پکاتے وقت اور صاف کرکے پلایا جاے۔ پھر اگر باجرا مطبوخ بے چھنا ہوا یعنی جرم اسکا ہضم کر سکے یہ بھی کرنا چاہیے اور ایک اسکرجہ ستو کا بیس اسکرجہ مین پانی کے پکانا چاہیے تا اینکہ غلیظ ہو جاے۔ پھر اگر قارورہ مین شوریدگی نہو یعنی بے لطفی خواہ قوام اور لون کا اختلاف غیر متناسب نہوا اور ہضم کے دلائل کیقدر قارورہ سے ظاہر ہون اوسوقت دہنیت مرغ کی چربی کی ملا دینی غذا مین کچھ خوف کی بات نہین ہی۔ جسوقت اسہال کبدی خونی ہوا اوسوقت مناسب نہین کہ اسکا حبس نیچے سے کیا جاے

یعنی جگر کے نیچے کے اعضا پر ضماد وغیرہ لگانے سے ایسی خرابی کے خیال سے کہ شاید اوپر کیطرف جہان سے آمد اس خون کی ہی بند ہو کر کہین اور آفت نہ پیدا ہو بلکہ عمدہ تدبیر اسکے روکنے وغیرہ کی جو کچھ مناسب ہو ... اوپر ہی کے اعضا سے کرنی چاہیے اور لازم ہی کہ بہت احتیاط سے بنظر دقیق اسہال کبدی کا علاج کیا جائے کہ اکثر اطبا کو اس مرض کے معالجہ مین غلطی واقع ہوتی ہی۔ **فصل بیان مین اسہال معدی اور معوی کے جو بلا نضج ہو** اور ہم پہلے ان اسہال کے اقسام مین ابتدا بیان معالجہ کی زلقی سے کرتے ہین۔ باب معدہ مین بخوبی معلوم ہوا ہی کہ زلق معدہ کا علاج کسطور پر کیا جاتا ہی اور جملہ اصناف اس مرض کے کسطرح علاج پذیر ہوتے ہین اور علاج زلق الامعا کا قریب بمعالجہ زلق المعدہ کے ہی اور مناسب اوسی کے ہی۔ باینہمہ پھر بھی ہم چند اشیا اور ضمادات اور قوانین جو اس مقام سے زیادہ مناسب ہین بیان کرتے ہین۔ عام قاعدہ ایسے لوگون کے علاج کا جسوقت کہ اسہال یا زلق معدہ اور امعا قروحی نہو یہ ہی کہ ادویہ قابضہ جنمین قبض قوی ہو اونکے ساتھ ادویہ مسخنہ بھی ملا دیجائین پلانے کی دوا ہو خواہ ضماد کی۔ ایضاً ایسے ادویہ کا استعمال کیا جائے کہ طبیعت کی اعانت قبض پر کرین اور روح غریزی کی تقویت کرین جیسے کہ تریاق فاروق اور جیسے امروسیا اور اثاناسیا۔ واجب ہی کہ استعمال مدرات کا کیا جائے اسلیے کہ مدرات کا نفع اس مرض مین قوی ہی۔ اور جسوقت دلائل سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جائے کہ بلغم کی کثرت ہی اوسکے استفراغ کی تدبیر کرنی چاہیے اور اگر ادویہ مسہلہ جنکی قوت اسہال قریب باعتدال ہی کارگر نہون اوسوقت حقنہ کی تدبیر وغیرہ کی بھی ہوگی۔ اس مرض کے مادہ کا استفراغ بذریعہ قی کے صعب اور دشوار اور ردی ہی اور کمتر یہ بات ہی کہ جو مادہ بلغمی امعا تک اوتر آیا ہو قی اوسکا اخراج کر سکے۔ بہتر نہین کہ تا امکان پانی پیا جائے پھر اگر مجبوری پیا جائے گرم پانی تو کسیطرح پینا درست نہین ہی۔ شراب رقیق کہنہ اور خالص تھوڑی سی ان بیمارونکو نفع کرتی ہی اور جو شراب ان اوصاف کے مخالف ہو مضر ہی۔ منقل اگر انکو پسند ہو تو سویق یعنی ستو خرمائے خام کا یا سویق خرنوب کا اور سویق انار کے بیجون کا اور سویق انجیر کا اور سویق نبق یعنی بیر کا۔ کشنیز خشک کا یہ حال ہی کہ معدہ مین طعام کے روکنے پر قوی الاثر ہی۔ مرکبات جیدہ مین سے ایسے بیمارون کے واسطے بارتنگ اور انیسون مکد ایک درہم پوست انار دم الاخوین ہر ایک نصف درہم بس یہی ایک مقدار شربت ہی واجب ہی کہ یہ سفوف کسی بلکھی مشروب مین ملا کر پیا جائے۔ اور اگر ہمراہ اس مرض کے تپ ہو تو آب باران سے بدرقہ اس دوا کا کرین منجملہ مرکبات نافعہ کے ان لوگون کے واسطے جوارش ماز داور جوارش کندر ہی اور خرنوب کی جوارش۔ ضماد مین مثل ضماد تخم کتان ہمراہ خستہ تمر ہندی کے اور قوی کرنا اس ضماد کا عصارہ بہی اور شبت یعنی تازہ سویا اور طراثیث اور اقاقیا اور گلنار اور مصطگی اور گلسرخ اور فوتنج اور اس سے ہموزن اور برابر اجزا ملا کر ہوتا ہی۔ اور بیشتر انہین اجزا سے مرہم بھی طیار ہوتے ہین موم اور روغن مصطگی یا روغن سفرجل اور روغن گل کی شرکت سے۔ اور مثل ضماد فوفل کے جسوقت کہ حرارت ہو۔ جو اسہال زلقی کہ زلق امعا سے ہوتا ہی اوسکا علاج مثل علاج قروح کے اور بکثرت استعمال مجففات قابضہ کا غذا ہائے باردہ سے جیسے حصرمیہ اور سماقیہ یہ بھی اسکا علاج ہی۔ اور جو علاج ذوسنطاریا کا ہم آگے لکھین گے اوس طریقہ سے بھی اسکا علاج کرنا چاہیے۔ اگر سبب زلق امعا کا خلط مراری ہو جو امعا پر ریزش کرتی ہی اور قرحہ ڈالتی ہی پس اوسوقت بہتر یہ ہی کہ بذریعہ قی در شت کے اوپر کیطرف سے اوسکا استفراغ کیا جائے اور قروح کی آلایش جو ہر سے خارج ہوتی ہی اوسکے اوسکا اخراج نکرنا چاہیے اور اگر سبب زلق امعا کا بلغم ہو احتیاج اوسکے اخراج کی ہوگی بذریعہ حقنہ ہائے مخرجہ بلغم کے جو نکو ہو چکین اور غذا سبک اور مسخن دینی چاہیے اور اوس غذا کو بریان کردہ اور خشک شدہ اشیا سے خواہ قلایا یعنی قلیہ سے

ایسے گوشت کے جو سبک ہوں اختیار کرنا چاہیے اور پانی کم پلانا چاہیے۔ پھر اگر اس سے زیادہ قوی تدبیر کی احتیاج ہو پس خرق کو تجویز
کرنی چاہیے اگر معدہ کا زلق ہو تو خرق سپید اور اگر امعاے سفلی کا زلق ہو تو خرق سیاہ اختیار کرنی چاہیے خرق میں علاوہ اس فائدہ کے
کہ اخراج بلغم کرتی ہے تبدیل مزاج بارد کی بباعث اعتدال کے خواہ حار کے کرتی ہے یہ دوا زلق رطب کی بہت مفید ہے اور بمنزلہ غذا کے بھی ہے
زیتون سیاہ یعنی زیتون کا پھل جبکہ گٹھلی کے پختہ کریں اور پیسیں کہ گٹھلی بھی پس جائے اور پوست انار اور نانخواہ سپید زیت انفاق اون میں
داخل کریں اور روٹی کے ساتھ اسکو کھایا کریں۔ جو قوابض بارزہ تجویز کیے جائیں واجب ہے کہ اونکے ساتھ مصطگی اور کندر اور اگر
تحمل ہو سکے تو فلفل بھی ضرور شریک کر دیں۔ جب اسہال مذکور مزمن ہو جائے اور قریب اسکے ہو کہ سقوط قوت کی نوبت پہونچے
اوسوقت واجب ہے کہ ابتدا علاج کی تبدیل مزاج سے کیجائے اور ریاضت معتدل جسکا تحمل مریض کر سکے بھی کرانی چاہیے یا اوسکو
حمام میں داخل کریں اور بدن اوسکا بہ نرمی دبایا جاوے اور ظاہر بدن کی مالش کی جائے پھر اوسکو جب اسی حالت پر کہیں کہ وہ
کروٹ لیے ہو اور سیدہا کھڑا یا بیٹھا نہو بلکہ اوسکا کولا تمام اوپر کے اعضا کے نسبت اونچا ہو چنانچہ کروٹ کے وقت یہی صورت ہوتی ہے
پس تھوڑا سا ماء اللحم قوی جسمین شراب قابض پڑی ہو دیجائے اور کعک یابس بھگا دیں ملی ہو۔ پھر اگر قوت مریض کی متحمل ہو اور مزاج
اوسکا درست باقی رہے بعد پلانے شراب اور ماء اللحم مذکور کے تھوڑی سی دوا جو غذا کے نافذ کرا دینے کی قوت رکھتی ہے جیسے کہ معجون فلافلی
اور فودنجی اوسے کھلائی جائے۔ اور دونون تدبیرین اوسوقت کرنی چاہیین جب تک کہ نفوذ غذا کا ہوتا ہے جب ایسی تدبیر کی جائے گی
جگر تھوڑی سی مقدار غذا کی ضرور جذب کرے گا اور تقویت پائے گا۔ اور جملہ اصناف اسہال معدی او معوی کے جو کہ زلق سے کمتر ہیں
یعنی دشواری اور ایذا میں اکثر اون اصناف کا علاج بھی قریب قریب زلق کے ہوتا ہے۔ پس جو اسہال بسبب ایسے مرہ صفرا کے جسکی ریزش
معدہ اور امعا پر زیادہ ہی عارض ہو واجب ہے کہ اوسکے علاج میں تعدیل اوسی عضو کی کرنی چاہیے جہان یہ مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے
اور اوسی جگہ سے امعا میں گرتا ہے یعنی تعدیل مزاج مرارہ اور جگر کی کرنی چاہیے اوسی طریقہ سے جنکا بیان ابواب جگر وغیرہ میں کیا گیا ہے
اور فضول صفراوی اگر زیادہ ہوں اونکا استفراغ کرنا چاہیے اور اصوب یہ ہے کہ یہ استفراغ بذریعہ قے کے کرایا جائے اگر قے کرنی ممکن ہو اور
آسان بھی ہو اور بذریعہ اسہال کے استفراغ اس خلط کا اوسوقت کرنا چاہیے جبکہ قوت مریض میں ضعف نہو اور نہ اس امر کا خوف ہو کہ
اوپر اس مادہ کے آنے سے قروح پیدا ہوں گے یا اینکہ وہ قروح پہلے سے موجود ہوں اور بعد قے خواہ اسہال کے تدارک ادویہ مقوی معدہ کا
ادویہ باردہ قابضہ سے کرنا چاہیے۔ منجملہ اون اشیا کے جو ایسے بیمارونکو نافع ہے اور اکثر اس اذیت کو دور کرتا ہے ہلیلہ زرد کا پلانا ہے
جو اخراج صفرا کا کر دیتا ہے اور اوسکے بعد بغرض اصلاح اور تدارک کے ادویہ باردہ مقبضہ پلائی جاتی ہیں۔ رائب یعنی دوغ کا استعمال
بھی ان لوگونکو نافع ہوتا ہے خصوصاً طباشیر چھڑک کر اور اسیطرح ماء الشعیر بھی مفید ہے۔ اگر سبب اس زلق کا بلغم ہو اوسکا علاج
ایسی اشیا سے کیا جائے گا جو اخراج بلغم کرتی ہیں شربات ہوں یا حقنہ اگرچہ زیادہ حقنون کے یا ادویہ مشروبہ کے استعمال سے
اخراج اوسکا ہو سکے بعد اوسکے ایسے ادویہ سے علاج کیا جائے گا جو قبض اور تسخین معتدل پیدا کریں ایسی اصلاح کیواسطے بعد اخراج
بلغم کے جوارش حب الرمان جسمین زیرہ کی شرکت ہے خواہ جوارش جوزی اور قرص افاویہ۔ اگر بلغم زجاجی ہو اوسوقت بدون
استعمال قرص اسقلنیاوس کے چارہ نہوگا ایضاً سفوف جانجدان اور اجوائن اور زیرہ جو سرکہ میں پروردہ کیا گیا ہو اور بھی بریان
بھی کر لیا ہو اور تخم کتان بریان اور سبک وجلنار اور کرویا اور مرار کندر اور کہربا ہمراہ طباشیر کے بنا بر اوسنین [illegible] کے

جسکو طبیب اپنی رائے صائب سے مقرر کرے بعد مشاہدہ حال مریض کے - اور اگر بلغم اور مرہ ساتھ ہی سبب اس مرض کا ہوا اور اوسپر
دلالت وہی رطوبت کرے کی جو براہ اسہال کے خارج ہوتی ہے اور تمامی علامات جو ہر ایک کے مخصوص ہین ایسے وقت نفع انکو اس
دوا سے ہوگا کہ ہلیلہ زرد ایک جزء اور ہالم نصف جزء ہمراہ شکر کے ملا کر طیار کرین اور حب الاشق اور سماق اور کزمازج مکدسدس جزء سے
پھر اگر سبب زلق کا مادہ سوداوی ہو جو اس عضو پر گرا ہے ایسے علاج کے بیان کے واسطے ہم ایک باب جداگانہ لکھنا تجویز کرتے ہین
جسکو بعنوان باب اسہال سوداوی تحریر کرین گے اور اوس اسہال کو منسوب بطرف طحال کے کرین گے - جو اسہال بسبب کھانے
پینے کی چیزونکے پیدا ہوا ہو اوسکے علاج کیواسطے بھی ایک باب جداگانہ لکھینگے اور اگر اسہال کا کوئی اور سبب سوائے ضعف قوی اور سوء مزاج کے نہو تو وقت تامل کرنا چاہیے
کہ علامت سوء مزاج امعا کے کیا ہین اور اکثر سوء مزاج امعا کا منشا وہی ہوتا ہے جو منشا سوء مزاج معدہ کا ہے - پھر اگر یہ ضعف قوت فقط ہاضمہ مین
امعا کے ہوا اور سبب اس ضعف کا برودت ہو جوارش جوزی کے استعمال سے نفع ہوگا اور جوارش فلافلی بموجب اس نسخہ کے
مفید ہوگی عود خام اور زیرہ جو سرکہ مین پرورده ہوا اور بریان بھی کیا گیا ہو اور اجوائن اور کرویا اور مطلق زنجبیل اور کندر بریان
اور فاقلا او تخم زیت کوتا ہوا سب اجزا کوت پیسکر سفوف طیار کرین مقدار شربت تین درہم تک - اور اگر ہمراہ اسہال کے ریاح کی
کثرت ہو اسی سفوف مین تلسی کے بیج اور تخم سداب بھی اضافہ کرنا چاہیے - ایضا یہ ترکیب اجزا کی بعض اطبا سے منقول ہے اور
کثیر النفع ہے ایسے وقت یعنی اسہال مع ریاح کے واسطے نسخہ اوسکا یہ ہے زنجبیل تخم رازیانہ انیسون دار فلفل قاقلہ ملکد تین درہم
تخم نانخواہ تخم کرفس بکدتین درہم سلیخہ قصب الذریرہ سعد تار سیدہ ساڑھے تین درہم نمک پانچ درہم زعفران چار درہم فلفل اطفار الطیب
جوز ملکد تین درہم اور سدس درہم حب الاس بیس درہم انہین اجزا سے قرص طیار کرین مقدار شربت بحسب مشاہدہ حال مریض کے
ایسے اسہال مین قرص مرباجوز بھی مفید ہوتے ہین خصوصا اگر قوت دافعہ بھی ضعیف نہو - ضماد ہائے سخنہ جو مذکور ہو چکے وہ بھی مفید
ہوتے ہین - اور اگر یہ اسہال مع ضعف قوت دافعہ کے ہوا دویہ مذکورہ مین افسنتین بھی بڑھا دینی چاہیے - اور اگر فساد ہضم بسبب
حرارت کے عارض ہوا ہو اوسوقت ادویہ مبردہ ایسی استعمال کرنی چاہئین کہ جنمین کسیقدر قبض ہو اور غذا کی تغلیظ کرنی چاہیے
اور اوسکو اشیا بارده سے جو غلیظ ہین بنانا چاہیے چنانچہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے - اور اون قواعد سے استعانت کرنی چاہیے
جو ہم نے باب سوء ہضم مین امراض معدہ کے لکھے ہین - لیکن اگر ضعف ماسکہ مین برودت خواہ حرارت سے پیدا ہو کر مورث اسہال
ہوا ہو وہی قوابض جو اول باب مین مذکور ہو چکے حار اور بارد دونون پس اونہین کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر دافعہ بھی ضعیف ہو
استعمال سفوف خبث الحدید کا ہمراہ جوز بوا کے شربت پودینہ کے ساتھ کرنا چاہیے اور ضمادون کا لگانا بقدر واجب درکار ہے
علاج اسہال مراری کا ہم نے آخر باب معدہ مین اسکو بیان کیا ہے اور یہ علاج آخر کار متعلق بمعالجہ احوال جگر اور مرارہ کے
اور احوال اوس معدہ کے جسمین تولید صفرا کی زیادہ ہوتی ہو ہوجاتا ہے پس چاہیے کہ اس بحث کو اونہین ابواب مین تلاش کرین

فصل بیانمین علاج اسہال سوداوی کے

اور وہی اسہال طحالی ہے جس مین سبسے پہلے واجب ہے کہ اس
اسہال کے علاج مین قصد علاج طحال کا کیا جائے اور اوسی طحال کا حال بخوبی دیکھا جائے اور جو خرابی طحال مین آگئی ہو اوسی کا مقابلہ
تدبیر علاج مین بقدر واجب کیا جائے - اگر اس مقام پر کثرت سودا کی ہو اور قوت مریض کی وافر ہو یعنی زیادہ ہو تو استفراغ
سودا کا طبیخ افیتمون وغیرہ سے کرنا چاہیے - اور اگر سودا غلیظ مثل دردی کے ہو اور یہ غلظ بسبب ورم طحال کے نہو بلکہ خود

اسی خلط کی خلاف تی نفسہ معلوم ہوا وسوقت استعمال اس مسہل کا کرنا چاہیے بشرطیکہ قوت مریض کی قوی ہو نسخہ اوسکا یہ ہی۔ نمک
اندرانی ایک جزو شوکا معتصرہ جزو خربق سیاہ دو جزو شوکہ اور خربق کو پانی مین اچھی طرح جوش دین اور نمک کو اوس مین گھول دین
بعد ازان سب کو چھان کر صاف کرین اور پلا دین۔ یہ طریقہ اوسکے مسہل دینے کا ہی اور اوسکے تنقیہ بذریعہ ادویہ مسہلہ کے ہی۔ اور
اگر فصد کرنی واجب ہو فصد کرنی چاہیے اور جگر اور فم معدہ کی تقویت کرنی چاہیے۔ اگر سبب اسہال بخار کا متعدی ہو یعنی خلط
سوداوی معدہ سے طحال پر گرتی ہو اوسوقت طحال پر مجمرنا ری چسپان کرنے چاہئین تاکہ جو کچھ معدہ اور امعا پر سے طحال پر
گرتا ہی اوسکو بند کر دین اور بعد اس تدبیر کے تدبیر لطیف اور مقوی کرنی چاہیے جیسے یہ ترکیب جو خاص ہماری تجویز کی ہوئی ہی۔ اندر
دس درہم بہمن سرخ بریان ایک درہم زرنباد بریان ایک درہم کہربا ایک درہم تخم سداب تخم شاہسفرم ایک درہم انہین اجزا سے
سفوف طیار کرین بمقدار شربت تین درہم ہی۔ ایضاً انار دانہ زبیب سیاہ سرکہ اور پانی ملا کر کوٹین اور پھر صاف کرین اور تھوڑا سا
نمک اور سعتر اور سپر چھڑک کر اوسی کو استعمال کرائین۔ پھر اگر حاجت اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو کندر اور سعد اور جوز السرو اور
شک مکہ نصف درہم کعک ایکدرہم ان سب اجزا کو شراب کہنہ کے ہمراہ پلائین جو خالص ہو

فصل علاج اسہال خونی کا جسمین
سحج اور خراش نہو یہ اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ ایسا اسہال خونی تمام بدن سے ہوتا ہی اور جگر سے اور معدہ سے اور امعاء علیا یعنی اوپر کی
تینون آنتون سے اور نیچے کی آنتون سے ہوتا ہی اور خاص مقعد سے بھی ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کے علامات کی شناخت اوپر معلوم ہو چکی اگر
ہو اسہال خونی اقسام سے انہین اسہالون کے صدیدی خواہ دردی ہو یا غسالی ایسے اسہال کا علاج جگر کی اصلاح اور درستی کی
راہ سے ہوتا ہی کہ اوسکے مزاج کی اصلاح کرین اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرین۔ ان سب تدبیرون پر مقدم یہ ہی کہ اس اسہال کے علاج
مین مراعات حال بدنکی امتلائے اخلاط وغیرہ سے کرین اور مراعات اون چیزون کی جو مورث امتلائے بدن مین بھی کرین۔ اور جبتک
درد نہو اور طبیب بہ حدس صناعی معلوم کرے کہ یہ اسہال تمام بدن سے ہی خواہ جگر سے اور قوت ساقط نہوتی ہو پس ایسے اسہال کو
بند نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر خوف ہو کہ جاری رہنا اس اسہال کا اکثر مورث خراش اور سحج کا ہوگا اور ضعف پیدا کریگا ایسے وقت
فصد کرنی چاہیے اور اس مادہ کو جانب مخالف سے نکالنا چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ قابضہ حابسہ خون کا استعمال کرنا چاہیے۔ جو اسہال خونی کسی معا کی
رگ کے پھٹ جانے سے عارض ہوا ہو اکثر اوقات انجام اوسکا بطرف سحج کے ہوتا ہی پس واجب ہی کہ توجہ خاطر پوری پوری مصروف اسکے حبس کیطرف کرنی لازم ہی اور امالہ اوسکا
بطرف ضد مخالف کے کرنا چاہیے اگر امتلا بھی بشدت ہو یہ بھی جاننا ضروری ہی شربات مین سے جوارش تو اوس اسہال کو موافق ہی
جو امعاء علیا اور متصل اعضائے امعائی خرابی سے ہو اور اعضائے فوقانی امعائے علیا سے جو اسہال ہی اوسے بھی جوارش مفید ہی
اور حقنہ کے منفعت قوی اوس اسہال کے واسطے ہی جو امعائے سفلی سے پیدا ہوا اور جو اسہال کہ درمیان کے اعضا سے انہین امعا کے
پیدا ہوا اوسکے علاج مین صواب یہ ہی کہ دونون علاجون کو جمع کر دینا چاہیے۔ جملہ ادویہ جو بارد اور قابض اور مغری ہین اور
اونکا ذکر اوپر ہو چکا ہی سبکے سب خون کے بند کرنے والے بھی ہین خصوصاً جسوقت اونمین شبت اور شادنج پسی ہوئی مثل
غبار کے اور دم الاخوین اور کہربا اور بسد اور موتی پڑے ہون اور مشروبات اور حقنہ کے طور پر مستعمل ہون۔ اکثر احتیاج
مخدرات کی بھی ہوتی ہی اور اکثر قوی کرنے مین انہین ادویہ کے حاجت اضافہ کرنے اون ادویہ کی ہوتی ہی جنمین قبض ہو۔
قرص گلنار منجملہ مشروبات کے ایسی دوا ہی کہ اوسمین قوت حبس کی قوی ہی اور قرص تخم حماض اور اقراص شادنج جیسا ہم نے

شدہ تجویز کیا ہو ... مثلاً مدارہ بارتنگ اور عصارہ لسان الحمل اور عصارہ لحیۃ التیس کو ان امراض میں بڑی منفعت ہے جو عصر قضا یا سوختہ ان عصارات
میں ادویہ مفردہ مذکورہ سابق داخل کیجائین — ایضاً سیب اور بہی گلسرخ سوکھا ہوا مکہ نصف رطل لیکر پانچ رطل پانی ڈال کے جوش دین تا آنکہ
ایک رطل باقی رہ جائے پھر اوسکو صاف کرین اور برابر اوسی کے روغن گل اوسمین داخل کرین اور پھر اوسکو کسی دوسرے برتن مین
پکائین تا اینکہ تیل باقی رہ جائے اور پانی سب جل جائے اس روغن کو مشروبات مین داخل کرکے استعمال کرین — حقنہ جو ...
انہین عصارات سے اور ایسے پانی سے لیا رکیے جاتے ہین جنہین قوابض مشہورہ پختہ کیے جائین خواہ وہی ادویہ مفردہ کہ ان پانیون
مین پکائے جاتی ہین جنکو پکانا چاہیے — چکنائی ان حقنون مین گردہ گوسپند کی چربی اور روغن گل کی داخل ہوتی ہے وہ روغن گل پانچ اوقیہ
مستعمل ہوتا ہے قریب اسکے جو ہم قرابادین مین بیان کرینگے اور باب سحج مین بھی اوسکا بیان آتا ہے — انہین حقنون سے اسوقت ہم چند نسخے ایسے لکھتے ہین اور
انکا اختیار اسوجہ سے کرتے ہین کہ وہ بے ضرر اور معتدل ہین اور انمین ادویہ ادرار حابس حارہ نہین ہین اور بعض انمین ادویہ
مرکبہ موصوفہ کو اپنے مقام پر بیان کرتے ہین — (نسخہ حقنہ جیدہ) جسکے اجزا ہم نے جمع کئے ہین پوست آنار بارتنگ خرنوب لشوک اور انجیر
پساہوا اور چاول پسے ہوئے ہر ایک آٹھ درہم دوسرا نسخہ مازو خام دو حقہ گلنار اور گلسرخ ہر واحد چار درہم اور ان اجزا پر پانی
بوزن من صغیر کے جو برابر سولہ اوقیہ کے ہے ڈالدین اور آب عصی الراعی ملے تو خالص پانی سے وہ عمدہ ہے بعد ازان دھیمی آنچ سے اسکو
پکائین تا اینکہ قریب ثلث کے باقی رہ جائے اور صاف کرین پھر شب نصف درہم اور دم الاخوین اقاقیا شادنج گلنار عصارہ لحیۃ التیس
صمغ عربی بریان سپیدہ قلعی صدف سوختہ گل ارمنی ہر ایک ایک درہم روغن گل چھ درہم پیہ گردہ گوسفند دو درہم اور جسکی خواہش ہو
افیون ایک دانگ سے ڈیڑھ دانگ تک بڑہالے اور حقنہ کرے — جسوقت غرض حقنہ سے خون کی آمد روکنی ہو کچھ اسکی حاجت نہو گی
کہ دوا کو مغریات کے ملانے سے غلیظ کردے جیسے چاول اور باجرہ وغیرہ اور اگر غرض احتقان سے تدبیر سحج کی ہو خواہ خون روکنے اور
سحج کی تدبیر دونون مقصود ہون ادویہ مغریہ کے ملانے کی ضرور حاجت ہوگی — واجب ہے ایسی کوشش کرے کہ حقنہ کے اندر یعنی آلہ احتقان
مین ہوائے خارجی داخل نہونے پائے — شیافات قویہ سے اس مرض مین یہ ہے کہ اقاقیا صمغ عربی تخم البنج افیون سپیدہ قلعی اور گل ارمنی
اور کہربا اور مازو سبز خام سب اجزا ہموزن لیکر پیسین اور دو اطبیخ مین جو گرم ہے اسکو ڈالدین اور بدون تل کے اور دستہ کے استعمال
کرین جو اسہال دموی مقعد سے ہو اوسکے واسطے فقط یہ اجزا کافی ہین مرداسنگ گلنار سپیدہ صدف سوختہ ملاکر موضع معلوم پر
بعد دھونے اور خون پوچھنے کے استعمال کرین — جب یہ تدبیرین ہوچکین اور مرض ابھی بدستور باقی ہو پھر چارہ نہوگا بدون اس کے
دونون ہاتھون کو زیر بغل سے پاستواری باندھین اور اطراف بدن کی مالش کرین اور بیمار کو آب سرد مین اگر موسم گرمی کا ہو اور
ہوائے سرد مین اگر فصل جاڑون کی ہے بٹھائین اور آبہائے سرد اوسے پلائین اور اوسکے احشا پر عصارات باردہ اور شربت ہائے
حابسہ جیسے رب حصرم اور رب ریباس وغیرہ لگائین برف سے ٹھنڈے کرکے

فصل علاج سحج اور قروح امعا کے بیان مین

واجب ہے کہ شناخت سحج مین دھوکا باقی نرہے اسلیے کہ بیشتر ایسی خراش نہین ہوتی کہ ادویہ قوی کا استعمال کیاجائے بلکہ ایسے وقت
استعمال سے ادویہ قوی کے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے اور شاید کہ فقط تبرید شدید اور دینا تربوز اور کاہو اور خرفہ کا کچھ خفیف
دور کرنے مین کافی ہوتا ہے — پھر اگر ایسے حقنہ کا استعمال کیا جائے جسمین ادویہ کاویہ داخل ہون مریض کی ہلاکت واقع ہوگی — واجب
کہ علاج سحج کا جسطرح اوپر معلوم ہوچکا اگر امعاء علیا مین ہو مشروبات یعنی پلانے کی دوا سے کیا جائے اور اگر امعاء سفلی مین ہو

[illegible] کیا جائے اور اگر [illegible] پھر ان سبب سے واجب ہے کہ [illegible]
اسہال سبب [illegible] کرنی چاہیئے اور [illegible] قروح امعا کی [illegible] ابھی اسہال سے بسبب رطوبت [illegible]
[illegible] اور اس [illegible] یا ورم [illegible] ابھی تک باقی ہو یا کہ وہ سبب [illegible]
[illegible] سے جو کہ ہم [illegible] کو ہم اوپر بیان کر دئے ہیں۔ پھر اگر سبب
[illegible] تدبیر کرنی چاہیئے اور اوسکا علاج وہ ہے [illegible]
اون تدابیر سے جنکو اپنے مقامات مخصوصہ میں معلوم کر چکے ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو کہ تنقیہ ردی ہو تو اخلاط کے استفراغ کیا جائے
درستی ہو اور بچاؤ کر استفراغ کیا جائے اور پوری کوشش اس امر کی رہے کہ دوا سے مسہل بشدت مقر اسہال اور قرحہ کو نہو بلکہ
مثل ہلیلہ اور کتیرا وغیرہ ادویہ ضعیفہ کے مسہل دیا جائے اور اگر ممکن ہو کہ مریض کو دو دن غذا دینے سے روکا جائے تاکہ بدنکو
تحلیل پیدا ہو جائے اوس مادہ کی ریزش میں جو سحج پیدا کر رہا ہو تو ایسا ہی کریں۔ اور جسوقت ارادہ اوسکے غذا دینے کا ہو تو اوسکو
دودھ سے غذا دینی چاہیئے جسمیں سنگریزے وغیرہ بجھائے گئے ہیں خواہ اوسطرح پختہ کیا گیا ہو جو باب سابق میں مذکور ہو چکا اور یہ
دودھ کا پلانا بالطریق دوا کے ہے۔ لیکن غذائے خالص بوقت حاجت اور ظہور ضعف کے پس وہی تجویز کرنی چاہیئے جسکا حجم قلیل ہو اور قوت
اوسکی ظاہر ہو جیسے جگر مرغ فربہ کے اور تھوڑی سی روٹی سبخ کی اور [illegible] اور انڈا جسکی پخت میں درجہ نیم برشت سے
زیادہ کو پہنچ گیا ہو اور بھنے ہوئے انڈے سے کم پختہ کیا ہوا [illegible] زیادہ نفع دیتی ہے اور گوشت پائے کا جو پسے اور
[illegible] ہوئے چاول کی پیچھ میں پختہ کیا جائے ایسے بیمار کو [illegible] نہایت بہتر ہے۔ واجب ہے کہ قوت بیمار کی حفاظت ربوب
فواکہ سے کیا جائے وہ [illegible] جو باب اول میں اسی مقالہ کے مذکور ہو چکی ہیں بھی اس بیمار کو نافع ہیں۔ واجب ہے کہ نمک جو ایسے
بیمار کو دیا جائے دُرانی ہو اور بریان کیا ہوا۔ اور شراب کسی قسم کی نہ پلائی جائے لیکن جسوقت کہ حرارت نہو اوسوقت تھوڑی سی
شراب [illegible] قابض پلانی چاہیئے پانی اوسکا [illegible] چاہیئے۔ بہتر نہیں ہے کہ شروع علاج میں فقط ایسی دوائے خالص دی جائے
جو برادہ اپنی کیفیت کے موذی ہو اور تعفن پیدا کرنے والی اور زخمون اور خدش یعنی رگڑ کے ذریعہ سے سحج کی بڑھانے والی ہو جسوقت
اور دمین شدت ہو بنظر ضرورت کے احتیاج ادویہ مغریہ کیطرف ہوگی تاکہ مثل گارے گارے حریرہ کے ہو جائے۔ اور جو پرہیز کیے
بطور طلا کے وہی ادویہ مغریہ لگائی جاتی ہیں۔ تمام ادویہ باردہ قابضہ جو مخلوط ادویہ مغریہ سے ہوں اسوقت نافع ہوتی ہیں
ہان اگر تاکل اور سڑاند پیدا ہو اوسوقت بیشتر احتیاج ادویہ کاویہ کی ہوتی ہے جنمیں وہ دوا بھی ملی ہو جو تخفیف بدون لذع کے پیدا
کرے سو واجب ہے کہ مریض سحج کو پلانے میں بزور وغیرہ جو دوا تجویز ہو آب سرد میں پلائی جائے آب گرم میں ہرگز نہ پلانی چاہیئے سریونمین
خاصیت عجیب ہے قروح امعا کی اصلاح اور اسہال اغراس یعنی اون دستونکے بند کرنے کی جنمین وہ رطوبت نکلتی ہو جو سطح داخلی
امعا پر ہوتی ہے خصوصاً جسوقت ہمراہ آب بارتنگ اور تھوڑی سی شراب کہنہ کے پلائی جائے۔ بلوط بریان اور خرنوب کی قوت
مثل ریوند کے ہے دونوں ساتھ ہی مستعمل ہوں خواہ جدا جدا۔ تخم گل بھی عجیب النفع ہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے جو بعض اطبا کہتے ہیں کہ
شروع اسہال خونی میں اگر چار درہم صمغ عربی آب سرد کے ساتھ پلایا جائے زوال اس مرض کا ہو جاتا ہے۔ گل مختوم بھی زیادہ
نافع ہے ہر ایک اقسام سحج کو حتی کہ [illegible] تاکل اور سڑا ہوا بھی اس سے زائل ہوتا ہے بشرطیکہ بعد پاک کرنے تاکل اور چرک وغیرہ کے

کسی حقنہ کا استعمال کرکے منجملہ حقنہ ہاے مذکورہ کے اور اسیطرح جسوقت حقنہ کیا جائے طین مختوم کو عصارہ بارتنگ اور کوکب
ساموس یعنی طین ساموس کے اور نیز عصارہ وغیرہ سیاہ کے ہمراہ ۔ نشاستہ ادویہ نافع ہے کہ اس مرض میں عصارہ لحیۃ التیس کا ہی جو ابھی گذرا ہو
اور پچھے ہوا ہو اسیطرح گیا انگشت کا پانا بھی مفید ہی اور عصارہ بارتنگ جو پلایا جاتا ہے خواہ بطور حقنہ کے استعمال کیا جاے ۔ بعض اطبا نے
ذکر کیا ہی کہ ادویہ اسہال خونی میں ... بھی داخل ہی اور میرے گمان میں رجل الغراب ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بقراط جسوقت
رجل الغراب کا ذکر کرتا ہی مراد اوسکی انجیر کے پتے ہوتے ہیں اور یہ پتے اس مرض سے مناسبت نہیں رکھتے ہیں پس یعنی بھی کلام بقراط کے
نہ سمجھنے چاہئیں ۔ شراب چستہ خرگوش کی ان لوگونکو مفید ہی اور پنیر جسکا نمک نکال لیا ہو جسطرح اوپر ہم نے لکھا ہی باب اول میں
زیادہ نافع ہوتا ہی اگرچہ تاکل زیادہ بڑھ گیا ہو ۔ جسوقت سحج کا عروض بسبب کسی دواے مشروب کے ہوا ہو اوسوقت کے واسطے ادویہ
نافعہ میں سے یہ بھی ہی روغن زرد اور دم الاخوین اسطرح پر کہ تیس درہم روغن زرد میں ایکدرہم سے تین درہم تک دم الاخوین ملاکر حقنہ
کریں ۔ مرکبات نافعہ سے ان لوگونکے واسطے اقراص اور سفوفات باردہ مذکورہ ہیں ۔ اور بہتر انکے حق میں یہی ہی کہ دوا روٹی پر چھڑک کر
کھلائی جاے اور اوسکے اوپر سرد پانی پلایا جائے ۔ یہ بھی مفید دوا ہی گھونگی کی راکھ چار حصہ اور مازو دو حصہ فلفل ایک حصہ سبکو
پیس کر بعد غذا کے بوزن ایک درہم کے تناول کریں اور سرد پانی اوسکے اوپر پی لیں ۔ فلونیا بھی انکو نافع ہی جسوقت آب سرد کے
ہمراہ تناول کریں ۔ حقنہ اور حمولات جو ایسے بیماروں کے واسطے مناسب ہیں اور مطلق اسہال خونی کے روکنے میں بکار آمد ہیں وہی مرکبات
ہیں کہ جنکے اجزا ابتداے مرض ہذا میں ادویہ مغریہ قابضہ سے مرکب ہوں اور اخیر مرض میں اگر انجام اسکا تاکل کیطرف ہوا ادویہ منقیہ
اور ادویہ کاویہ درکار ہیں اور جب تک پارہ ہاے کوچک جرم امعا کے برآمد ہورہے ہیں اور ظاہر ہوتے ہیں جائز نہیں ہی کہ ادویہ مغریہ
قابضہ سے زیادہ دینی کی جرأت کریں ۔ بعض اطبا نے کہا ہی کہ اقاقیا اس مرض کے حقنہ میں ڈالنا نہ چاہیے جب تک کہ خون کی آمد نہو اور
یہ قول محض پوچ ہی ۔ پھر جسوقت کہ قرحہ کی جراحت باقی رہ جاے اوسوقت ادویہ مجففہ قابضہ ہمراہ اجزاء بادسومت کے پھر اخیر میں
اگر انجام کار بطرف تاکل کے ہو جاے منقیات اور کاویات کا استعمال کرنا لازم ہی ۔ بعض معالجین تھوڑی سے فلدفیون کو بعض عصارات
میں داخل کرکے استعمال حقنہ ہاے سلیمہ بے ضرر کا کرتے ہیں پس اسکے استعمال سے نفع عظیم پیدا ہوتا ہی لیکن اگر ضرورت داعی نہو
بطرف اوس دواکے جو تیز ہی خواہ بطرف دواے ترش کے پس اولی اور بہتر یہی ہی کہ ایسی دوا کا استعمال نکیا جاے ۔ اور بشرط ضرورت
پھر بھی اولی یہی ہی کہ پہلے ترش دوا کو اختیار کریں پھر اوسکے بعد بشرط حاجت ادویہ حادہ کا استعمال کریں اور جسوقت ضرورت داعی
ہو اور تاکل بھی پھر اوسوقت ادویہ حادہ بقدر ازالہ تاکل اور تنقیہ چرک وغیرہ کے ضرور استعمال کرنی چاہئیں ۔ اور فلدفیون بھی
بقدر حاجت اسوقت جائز ہی ۔ بیشتر راے صائب یہ ہوتی ہی کہ شروع تدبیر میں کوئی دوا مخدر دی جاے بعد ازان حقنہ حادہ کا
استعمال کریں اور یہ تدبیر اوسوقت کی جاتی ہی کہ متحمل ایذاے ادویہ حادہ کا نہو ۔ یہ حقنہ حادہ اور زرنیخیہ ایسے ہیں کہ انسے خوف
اس امر کا ہوتا ہی کہ جلد امعا کی تھوڑی چھلتے چھلتے آخر کو امعا میں سوراخ ڈالدیں گے اسیواسطے واجب ہی کہ مبادرت
انکے استعمال پر اوسوقت کیجائے جب بخوبی معلوم ہو کہ قرحہ فاسد ہو چکا ہی اور اب اتنی دیر تک اسکا ٹھہرنا ممکن نہیں ہی کہ جبتک
ادویہ حادہ سے امعا میں سوراخ پڑے گا اوتنے زمانہ میں یہ قرحہ پھیل کر زیادہ بڑھ جاے گا اور عمق اسکا بہت گہرا ہو کر بہ نسبت
سوراخ پڑنے کے زیادہ خرابی پیدا کرے گا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ چربی بکری کو فضیلت زیادہ ہی جملہ اون اشیاے

مغریہ پر جو حقنہ کے ادویہ کے جمع کرنے کے واسطے داخل ہو سکتے ہین اسلیے کہ یہ چربی تبرید اور تسکین لذع پیدا کرتی ہی اور مقام مرض پر
بشدت منجمد ہو جاتی ہی یہ جملہ قواعد جو بیان ہو رہے ہین اوسیوقت تک چل سکتے ہین جب تک ابتداے مرض ہو اور جب قرحہ مین مدہ
پڑ جاے پھر اوسکی صفائی اور تنقیہ کے واسطے احتیاج قوی ادویہ کی ہوگی اور چکنی دوا اور ادویہ مغریہ بالکل ترک کیجائین کہ یہ چیزین
اصل دوا اور مرض مین حائل ہو کر اوسکے اثر کو روکتی ہین جب یہ معلوم ہو جاے کہ قرحہ مین چرک پیدا ہو چکی ہی پھر اوسکی صفائی [illegible]
سے کرنا چاہیے اور اوس سے زیادہ قوی تر یہ ہی کہ نمک کا پانی اور وہ پانی جسمین زیتون نمک سود پروردہ کی گئی ہو اور نمکین مچھلی کا جوشاندہ
ضرور ہی کہ اگر مدہ پڑ گیا ہو مثل قرص راز یانہ کے بھی لامحالہ استعمال کیا جاے جسوقت کہ مرض حالت ابتدا اور تازگی سے گذر جاے اور اس
قرص کے دینے سے کوئی مانع نہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ ہاے چرب اور مغری تسکین درد مین اوس شخص کے کرتے ہین جسکے
آنت مین قرحہ متاکلہ یعنی سڑا ہوا ہو مگر یہ ادویہ نہین دیجاتی ہین اور دی اوسوقت جاتی جب انکا اثر تاکل تک پہونچے ہمراہ اور ادویہ کے
جو تاکل کو نافع ہین اور وہ ادویہ ایسی ہوتی ہین کہ جنمین تنقیہ اور جلا کی قوت ہی اور تجفیف اور قبض بھی ہی اور وہ مقدار ادویہ مغریہ کی
اسیقدر رہی جس سے قرص بند ہو سکتا ہی پس مناسب نہین ہی کہ مغریات اور دسومات اون قرحوں مین اس کثرت سے داخل کیے جائین کہ
ادویہ مفیدہ کا اثر تاکل تک نہ پہونچنے دین اور بیشتر ایسے ادویہ کے استعمال سے درد اور الم پیدا ہوتا ہی اور اسکی طرف کچھ التفات
نہین کیا جاتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت حقنہ حادہ سے تنقیہ چرک وغیرہ کا ہو چکے بعد اوسکے ادویہ مدملہ کا اور اون
ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے جو بعد ادویہ مغریہ اور قابضہ کے طیار ہوئی ہون اور یہ استعمال اوسوقت کرنا چاہیے جب معلوم ہو جاے
کہ اچھا گوشت ظاہر ہو چکا ہی اور سڑا ہوا گوشت دور ہو گیا ہی جسوقت کہ تپ اور ضعف اور تاکل ساتھہ ہی جمع ہو جائین اور حرارت کا زور ہو
اور مریض فقط قرص راز یانہ کے استعمال کا متحمل نہو سکے واجب ہی کہ انہین اقراص کو آبہاے فواکہ باردہ قابضہ مین گھول کر طیار کرین جیسے
انگور خام اور ریباس اور سماق اور لوبیا گلسرخ وغیرہ اور بعد طیاری کے پھر اون اقراص کو سوکھا لین اور مکرر یہی عمل کرین۔ اکثر بدون
آمیزش بھنگ اور اور افیون کے انہین ادویہ مین چارہ نہین ہوتا خواہ پہلے مخدرات کا استعمال کرکے پھر ان ادویہ کو کھلاتے پلاتے ہین
اور مریض کو غذاے پسندیدہ بمقدار قلیل بھی ضرور دی جاتی ہی۔ اکثر قدر شربت ان اقراص کی نصف درہم سے دو درہم تک ہوتی ہی۔
بیشتر اصوب یہ ہوتا ہی کہ آبہاے فواکہ مین ادویہ قابضہ اور بھی ڈالی جائین از انجملہ عدس اور حب بلوط وغیرہ ہین اسلیے کہ یہ بات معین ہوتی کہ
خشک ریشہ پیدا کرے۔ وہ دوا جسکے استعمال سے درد بھی شدید ہوتا ہی اور نفع بھی اوسکا زیادہ ہی یہ ہی کہ حقنہ قرص زرنیخ اور
آب نمک کا کرین بروقت غلیظ ہونے مدہ کے۔ اکثر لوگ جیسے گرفتاران تپ اور ضعیف یا وہ لوگ جنکی حس زیادہ ہی اور حقنہ حادہ کا
تحمل نہین کر سکتے ایسی تدبیر سے جسکا بیان ابھی ہوا ہی تو اونکی تدبیر علاجی اسطرح شروع کی جاتی ہی کہ پہلے حقنہ ماء العسل کا اونکو کرایا جاتا ہی
پھر بعد چار گھنٹہ کے آب نمک کا حقنہ کرکے اوسکے بعد گل مختوم سرکہ اور نیم گرم پانی ملا ہوا اونکو پلایا جاتا ہی پس اسی تدبیر سے ایسے لوگ
شفایاب ہو جاتے ہین منجملہ تدبیر کے دربارہ حقنہ کے یہ بھی ہی کہ تھوڑی تھوڑی دوا سے حقنہ کیا جاے چند مرتبہ کرکے اور جب لذع کی
شدت ہو اوسکا تدارک روغن گل سے کیا جاے کہ اسکا حقنہ دیا جاے۔ جو حقنہ کہ واسطے خون بند کرنے کے مستعمل ہوتے ہین وہ
اسہال خونی کے روکنے کے واسطے وہ ان حقنوں کے علاوہ اور ہین اور قریب قریب مین منع اسہال کے حقنہ کئے اور کبھی اون
حقنہ کے واسطے چند قسم کے قرص طیار رہتے ہین اور یہ بھی اونکا استعمال بستر اور مسلم ہونے کی حالت مین بھی ہوتا ہی۔ اسہال

نسخہ ہائے حقنہ اور شیاف کے اور نسخہ اون قرصون کے جو حقنہ میں پڑتے ہین ذکر کرتے ہین منجملہ حقنہ ہائے سبک و خفیف کے جو اسہال جاری
وینے کے لائق ہی یہ ہی کہ آب بارتنگ سے تنہا حقنہ کرین خواہ ہمراہ بعض اون اقراص کے جنکو ہم لکھتے ہین ۔ یا اینکہ روٹی بے خمیر کا
حقنہ کرین خواہ نان خطیری کا حقنہ کسی عصارہ مناسب مین گھول کر منجملہ حقنون کے یہ حقنہ ہی کہ آب جو روغن بادام زردی بیضہ
اور چاول کی پیچھ جو گردہ گوسپند یکسالہ کی چربی مین پکایا ہوا و صاف کرکے اوسمین طین مختوم ملاکر حقنہ کرین ۔ ایضاً حقنہ نافع یہ ہی کہ
کہ بھنے چاول کا غسالہ چربی مین جوش دیا ہوا و بیشتر اوسمین مازو اور پوست انار بھی داخل کرتے ہین ۔ اسی طرح حقنہ ستو کے پانی
اور گل مختوم کا ۔ ایضاً یہ حقنہ بروقت حرارت شدید کے نافع ہی عصارہ تراشہ کدو اور عصارہ خرفہ سیاہ اور بارتنگ اور
عصی الراعی اور حب الآس جسکو دو مرتبہ پانیمین دھوکر پانی پھینک دیا ہو ان سب عصارات کو یکجا کرکے روغن گل اور سپیدہ
اور گل ارمنی اور اقاقیا اور لوبیا ملاکر اور اگر حاجت ہو تھوڑی سی افیون بھی شریک کرکے بحسب حاجت اور حالت مریض کے حقنہ کرین
یہ نسخہ حقنہ کا جو مذکور ہوچکا سحج کے واسطے بھی مجرب ہوچکا ہی ۔ نسخہ حقنہ کا جو قابل استعمال کے سحج مین ہی پوست انار اور مازو اور سماق
اور برگ علیق اور توت کی جڑ ان سب اجزا کو کسی شراب مین اوبالین تا اینکہ قوام انکا گاڑھا ہوجاے بعد ازان صاف کرین اور
ہمراہ بعض اقراص حقنہ کے پیسین اور روغن آس ملاکر حقنہ کرین ۔ نسخہ ہائے شیاف جو سحج مین بکار آمد ہون اصول ادویہ اون کے
مرکی اور کندر اور زعفران اور سندروس اور شب اور میعہ اور جندبیدستر جسوقت کہ افیون کسی شیاف مین داخل ہو اور حضض
اور کاغذ سوختہ اور دم الاخوین شاخ گوزن سوختہ اور قیمولیا اور مٹی کے وہ اقسام جو قیمولیا کے ہمراہ جاری ہوتے ہین اور اقلیمیا کی سب
قسمین اور مرداسنگ و از این قبیل اور بھی چیزین اور اکثر احتیاج پھٹکری کے اقسام اور زنگار کی بھی ہوتی ہی ۔ یہ نسخہ شیاف کا مرکب بعض
ایسی ہی ادویہ سے واسطے سحج اور زحیر کے ہی کندر زعفران افیون کو آب بارتنگ سے گوندہ کر شیاف طیار کرین کہ یہ نافع ہوتا ہی دوسرا نسخہ
افیون جندبیدستر صمغ عربی حضض کو عصارہ بارتنگ سے سرشتہ کرین اور نسخہ کندر زعفران افیون سپیدی بیضہ مرغ ۔ اور نسخہ
سندروس میعہ سر زعفران افیون پانیمین گھول کر شیاف طیار کرین ۔ کبھی انہین ادویہ سے مرہم کے اقسام بذریعہ سپیدہ اور روغن گل کے
بناتے ہین اور کپڑے پر لگاکر استعمال کرتے ہین خواہ روئی کے چھوٹے گالے پر ملکر مقعد مین رکھین یا ملین بذریعہ سلائی کے پھر جب اچھی طرح
آلودہ ہوجائے اوس روئی کو سلائی پر لپیٹ کر اوسی مقام پر رکھین تاکہ برابر ہوجاے اور دیر تک ٹھہرا رہے ۔ قرص کے نسخہ جات جو سحج
مین بکار آمد ہین جیسے قرص کوکب اور قرص زرنیخ واسطے سحج متاکل کے ۔ واجب ہی کہ ان اقراص کو کسی پٹاری وغیرہ جو چھوہارے وغیرہ
کی پتی سے بنائی گئی ہو خواہ کھجور کی پٹاری مین بحفاظت رکھین تاکہ قوت ادویہ کی محفوظ رہے ۔ قرص قرطاس سوختہ اوسکا نسخہ یہ ہی
کاغذ سوختہ دس درہم دونون زرنیخ جلائی ہوئین اور تراشہ مس اور پھٹکری مازو اور چونہ جو بجھایا نہ گیا ہو ملکر بارہ درہم انہین اجزا سے
قرص طیار کرین بذریعہ آب بارتنگ کے اور ہر قرص کا وزن چار درہم کا ہو اور بڑا قرص تو کل اجزا سے ایک ہی بن سکتا ہی ۔ دوسرا
نسخہ سماق اور انار کی بوندی اور سوقوطولون جو ایک قسم حی العالم کی ہی اور گلنار اور انگور کے بیج قلقند اور قلقطار قلعی سوختہ
اثمد ملکر ایک جزو زنگار نصف جزو سب اجزا سے قرص طیار کرین ۔ یہ قرص نہایت قوی ہی چونہ اور سجی اور اقاقیا مازو ہرتال سرکہ مین
پرورده کئی ہوئی چند روز تک (واسطے کمی حدت کے) پس انہین اجزا سے قرص طیار ہوتا ہی ۔ قوی نسخہ قرص کے اونکی نسبت
کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہی کہ فقط آب بارتنگ مین گھول کر حقنہ کردیا جاے ۔ ضماد اور طلا کے نسخہ جو اس مرض مین نافع ہین

باب اسہال مطلق مین اونکا بیان ہو چکا - طلائی اقراص کوکب کا آب اس کے ہمراہ اس مرض مین جب تجربہ کیا گیا بہت ہی مفید ہوا -
جب درد مین کسیطرح سکون نہو تو مریض کو ایسے ابزن مین بٹھانا چاہیے جسمین ادویہ قابضہ معلومہ جیسے شبت اور حلبہ اور خطمی کو پکایا ہو - اگر
پیاس اور کرب کی شدت سحج صفراوی مین ہو دوغ مطبوخ اور جو کے ستو کا پانی استعمال کیا جاے - اگر درد کی اسقدر شدت ہو کہ قریب
بہ غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت مخدرات کے استعمال سے چارہ نہو گا اور قبل مخدرات کے بھیڑ کی چربی اور جو کے ستو کے پانی سے
حقنہ کر دینا چاہیے اور اس تدبیر مین مدافعت اور تاخیر نہ کرنی چاہیے کہ بیشتر اسی سے درد ٹھہر جاتا ہی اور مرض منقطع ہو جاتا ہی اس سبب سے
کہ اعتدال خلط صفراوی مین پیدا ہوتا ہی اور اگر سکون درد مین وسوقت نہو وہی علاج ہی معلوم ہو چکا ہی یعنی استعمال مخدرات کا اوسکو
اختیار کرنا ہوگا - اگر یہی چاہیے تو ایسے وقت اس حقنہ کا استعمال کرین نسخہ اوسکا یہ ہی آب کشک جو اور چاول کی پیچ اور چربی بکری کے گردے
کی روغن گل اور صمغ عربی سپیدہ قلعی اور زردی بیضہ ان سب کو ایک جگہ یعنی ایک ہی ظرف مین رکھکر خوب پھینٹین اگر تھوڑا سا [illegible]
تھوڑی سی آفیون بھی اسمین ملاکر استعمال کرین - پھر اگر سحج بلغمی ہو واجب ہی کہ ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو تقطیع بلغم کی
کرے اور اوسکو خارج کر دے اور اوسکو دور کر دے اور غذا ایسے مریض کو اسی قسم کی دینی چاہیے تاکہ غذا اوسکی ماہی شور تجویز
کیجاے اور نانخورش اور رائی اور چقندر اور مری اور کوامیخ اور نان خورش مثل انار دانہ اور زبیب کے جو مصالح گرم سے اور
رائی اور جوش قاطع بلغم ہی جسوقت بکثرت استعمال خرمائے خام اور بریان کا کرے اور اسی کو غذا قرار دے اور کسیقدر ادویہ [illegible]
بہ حرارت تناول کرچکا ہو جیسے خردل اور فلافلی تو نفع یاب ہوگا - بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ چند آدمی جو قروح امعا مین مبتلا تھے
جاورشیر کے استعمال سے اونکو نفع ہوا اسیطرح کہ جاورشیر کو ہمراہ سداب کے استعمال کرتے تھے اوسکے بعد کچا چھوہارا بریان کیا ہوا
کھا لیتے تھے چند روز ایسا ہی کرتے رہے اور بالکل صحت پائی اور شاید کہ یہ صحت اونکو اسی چھوہارے کے استعمال سے ہوئی ہو -
یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ ایک شخص ذوسنطاریا کہنہ کا علاج ایک روز کرتا تھا اور دوسرے دن مریض کو راحت دیتا تھا اور [illegible]
دوسرے دن مریض کو روٹی ہمراہ پیاز تیز کے مثلاً سپید پیاز کے کھلاتا تھا اور پلانے کے اشیا اوس دن بہت کم دیتا تھا اور پھر
دوسرے دن اس غذا دینے سے اوسکو آب گرم اور نمکین سے حقنہ دیتا تھا بعد اس حقنہ کے اور کسی قوی دوا سے جو اندمال کی
بھی خاصیت رکھتی ہو اوسکو حقنہ دیتا تھا پس اگر مریض تحمل اوس درد کا جو اوسکے علاج سے اوٹھتا تھا کر گیا فوراً صحت پاتا تھا
ورنہ فوراً مر جاتا تھا - حقنہ جو ان بیمارونکے واسطے مناسب ہین وہ اسطرح کے ہوتے درکار ہین نسخہ حقنہ کا مرزنجوش زیرہ نمک
برگ دہمشت رطب یعنی غار تازہ و ترشت سداب اکلیل الملک مکد ایک اوقیہ زیت چالیس اوقیہ پس ادویہ اور زیت کو اسقدر
جوش دین کہ ثلث جل جاے پھر چھان کر صاف کرین اور اسی زیت کو استعمال کرین - (دوسرا حقنہ) ایضاً ایسے بیمارونکو چاول
کی پیچ اوسمین ماہی شور کو جوش دے کر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہی - قیروطی ہذا کی بھی صفت ایسی ہی کرتے ہین اسی مرض مین نسخہ
اوسکا یہ ہی کہ چھوہارا موما اور برگوشت اوٹھا می رطل مصطگی ایک اوقیہ تازہ سویا چھ اوقیہ موم دس اوقیہ شراب اور روغن گل
بقدر کفایت - کبھی بزور مین مالم کو داخل کرتے ہین خصوصاً جب برودت اور بلغم لزج کا نکلنا محسوس ہو - سحج سوداوی کا علاج
مین تدبیر سودا اور طحال کی جیسا ہم نے بیان کیا ہی اپنے موضع خاص مین قبل اس باب کے کرکے بعد اصلاح مزاج طحال اسکا اور اچھی
اور درست ہونے تدبیر مذکور کے پھر اوسوقت سفوف طین مفید ہوتا ہی اور حقنہ چاول کی پیچ اور غسالہ سے طیار ہوتے مین

اور ادوِیَین خوشبو اور بنروزگرم اور سرم اور ہر دو قابضہ بھی داخل ہوتے ہین اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی انہین حقنون مین تی آخر
غذا بیماران، سحج سوداوی کی ایسی چاہیے جو خون سے تولد سوداکو روکے اور بند کرے - اگر قرحہ خبیث ہو چارہ نہوگا بدون اسکے کہ پہلے نمک
اندرانی کے پانی سے حقنہ کرین پھر اوس حقنہ کے بعد اگر حاجت باقی رہے ایسی دواسے حقنہ کرین کہ گوشت کھیچے یعنی وہ گوشت جسمین بسبب سحج
خراش اور زخم پڑگئے ہین ظاہر ہوجاے بعد اوسکے مدملات ادویہ سے علاج کرین جو از قسم حقنہ کے ہون - حقنہ ہاے نرم اس فائدہ کے واسطے
جیسے یہ حقنہ ہی شوکۂ مصریہ تین جزء خربق سیاہ دو جزء پانی اور نمک اندرانی مین جوش دین - پھر اگر یہ حقنہ کارگر نہو اقراص زرنیخ سے حقنہ
کرین سحج سفلی کا علاج ایسی دواسے کیا جاتا ہی جس سے طبیعت نرم رہے اور اوسمین لین اور چکنائی اور تغریہ اور ازلاق ہو اور کھانے سے
پہلے زردی بیضہ نیم برشت خواہ شوربا بوڑھے مرغ کا خواہ شوربا یخنی جو چھوٹے چھوٹے بچہ ہاے مرغ نرم گوشت اور فربہ سے طیار ہوا ہو
حقنہ ہاے نرم جو عصارات مغریہ اور مزلقہ سے مع اطیار ہون اور روغن گل اور زردی بیضہ کی بھی اوسمین پڑے - کبھی جب اس
سحج مین طول ہوجائے یہ دوا مفید ہوتی ہی تخم کتان اسبغول تخم مرو تخم خطمی ان سب کا لعاب نکالین اور طعام سے پہلے پلادین کہ یہ دوا
ہمراہ ازلاق کے درد مین بھی تسکین دیتی ہی اور تغریہ بھی کرتی ہی - آلوئے بخارا قبل طعام کے تناول کرنا بیشتر اس عارضہ کو زائل کردیتا ہی
جو سحج بعد تناول کسی دوا کے عارض ہوا وسکو ادویہ بارد جو صفری بھی ہون نافع ہوتی ہین اور کتیرا بریان اکثر نافع ہوتا ہی - دوغ مین
بوزن ڈیڑہ درہم کے اوسی کتیرا سے ڈال کر خواہ اس سے زیادہ تناول کرین - زیادہ مفید یہ ہی کہ روغن گاو جو تازہ اور عمدہ ہو
اوسمین تھوڑی سی دم الاخوین ملاکر حقنہ کرین - کبھی گائے کا اوجھہ شوربا کرکے بھی بعض اقسام سحج مراری مین نافع ہوتا ہی مگر یہ دوا جامع
فوائد نہین ہی **علاج اوس اسہال کا جو بسبب غذا کے عارض ہو** مقدم علاج اوسکا یہ ہی کہ اون غذاؤنکا انحدار اور
نیچے کیطرف اوترجانا روکا نہ جائے جب تک خوف ہیضہ قوی کا بافراط نہو - لیکن اگر یہ اسہال بسبب کثرت غذا کے ہوا انحدار اس
غذائے کثیر کا روکنا چاہیے اور بھوک پیدا کرنی ضرور ہی پھر جب یہ غذائے کثیر امعا سے اوترجاے اوسوقت بعض ربوب کا کھلانا چاہیے
اور اگر ضعف پیدا ہو خوزی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ سفوف انار دانہ کا - پھر اگر احساس ضعف کا معدہ مین ہو باوجودیکہ پہلے غذائے
کثیر کھا چکا ہی جس سے اسہال عارض ہوا اور دلالت اس ضعف پر قراقر اور نفخ کرتا ہوا وسوقت گلنار اور کندر اور اجوائن کو ہموزن لیکر
زبیب مغ خستہ کوفتہ سے گوندھین اور صبح کو ہر روز بقدر ایک جوزہ کے تناول کرین - ایضاً دواے کرنانج جو قرابادین مین مذکور ہی
اور دواے وج کا استعمال کرنا چاہیے - لیکن اگر یہ اسہال فساد سے غذا کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ فساد غذا مین ذاتی ہو
یا اینکہ وقت بیوقت استعمال کرنے سے فساد غذا پیدا ہوا ہو یا وہ اون غذاؤنمین کیفیات ردیہ ہون اور بسرعت استحالہ اون غذاؤنکا
بطرف خرابی کے ہوتا ہو اوسوقت واجب ہی کہ غذا ایسی اختیار کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور قابضہ بھی ہون اور جو اثر فساد کا
باقی ہی حرارت خواہ برودت سے اوسکا دفع اونھین جوارشات قابضہ معلومہ سے کرنا چاہیے جو حار یا بارد ہون - اگر سبب اس
اسہال کا لزوجت غذا کی ہی خواہ اوسکا مزلق ہونا پس اسی غذا کو ترک کرکے وہ غذا اختیار کرنی چاہیے جسمین ہمراہ نفخ کے
قبض بھی ہو - یا سبب اسہال حرارت خواہ برودت کسی غذا کی ہوا وسکا علاج جسطرح از روے قواعد کے واجب ہی کرنا چاہیے
پھر اگر سبب تقدیم غذاے مزلق کی ہو یعنی پہلے ایسی غذا کھائی تھی جو مزلق ہی اوسکے بعد دوسری غذا اسکے مخالف تناول کی ہی
لازم ہی کہ وقت علاج کے غذائے قابض کو پہلے دین - اور اگر سبب اسہال کا پیچھے کھانا ہوا ایسی غذا کا جو سریع الہضم ہی تدبیر

تناول غذا مین تغیر کردینا چاہیے یعنی ایسی غذا سے سریع الہضم کو پہلے دینا چاہیے اور شاید اوسکے ہمراہ بعض رُبوب کے کھلانا چاہیے تاکہ
معدہ کی اصلاح ہوجاوے اثر سے اوس شی کے جو مضر ہوتی ہی قسم غذا سے خواہ سواے غذا کے اور کوئی مضر کے اثر سے اسلیے کہ ایسی غذا کے
سریع الہضم جو بعد کسی غذا کے کھائی جاوے سخونت پیدا کرتی ہے اور اگر شاذ و نادر کہین ایسی تدبیر غذائی برودت پیدا کرے غذا کے ترش
ہونے سے اوسوقت طباشیر ہمراہ جوارش خوزی دینی چاہیے - اگر سبب اسہال کا کمی طعام ہو خواہ غذا کی لطافت جوہر سے اسہال کا پیدا ہوا ہو
اوسوقت بعد ایسی غذا سے قلیل خواہ لطیف کے گوشت اسکے غلیظ اور ثقیل بطور مصوصات کے اور گوشت پائے قابض سرکہ مین
پختہ کرکے کھلانے چاہیئین اور ماہی ممقور یعنی شور مچھلی وغیرہ تجویز کرنی چاہیے - پھر اگر ایسی غلیظ اور ثقیل غذاؤن سے خوف ضعف ہضم کا
ہوان اشیا کی تبرید کرنی لازم ہی **علاج اسہال دماغی** اسہال دماغی کے پیدا کرنیوالا سبب یہ ہی کہ سیدھا یعنی چت نہ سونے پائے
جسوقت نیند سے بیدار ہوا اوسیوقت اوسکو قے کرادینی چاہیے تاکہ جو خلط دماغ سے معدہ پر اوسوقت تک آب کے گرا ہی اور وہی اسہال پیدا
کرتا ہی نکلجاوے - اور جو تدبیرین ہم نے باب نزلہ مین بیان کی ہین اونکا بھی استعمال کرنا ضرور ہی جیسے سر مونڈانا اور بعد اسکے اشیاے
باخشونت سے سر کی مالش کرنی یا کمادات اور سینک جو مخصوص سر کے واسطے ہین اونکا استعمال کرنا اور ادویہ سرخ کنندہ جلد اور
داغ ڈالنے والی کا سر پر لگانا اور دماغ کی تقویت اور اوسکے مزاج کی اصلاح کرنی کہ یہی معالجہ اسہال دماغی کا ہی بیشتر داغ لگانے کی بھی
اسہال دماغی مین حاجت ہوتی ہی - مناسب نہین ہی کہ طبیب ایسے اسہال کے بند کرنے مین اسطرح مشغول ہو کہ ادویہ قابضہ دیکر
معدہ سے ایسے اسہال کو روکے پس اندیشہ اور خطرہ بڑھ جاویگا بلکہ واجب ہی کہ جو شی از قسم نزلہ وغیرہ کے دماغ سے اوترکر معدہ مین
پہونچی اور جمع ہوئی ہی اوسکا اخراج بذریعہ قے کے کرانا چاہیے خواہ ایسی تدبیر سے جو اوس مادہ فراہم شدہ کو امعا کیطرف اوتارے اگرچہ
حقنہ کیون نہو - اگر حبس کرنا اسکا منظور ہو تو ایسی چیزون سے حبس نکرے جو قابض ہین کہ شکم مین حبس پیدا کرین گی بلکہ ایسے اشیا سے
حبس کرے جن سے نزلات سینہ مین بند ہوجاتے ہین جنکا بیان امراض صدر مین ہم نے کیا ہی اور جسطرح ہم نے علاج نزلہ کے باب مین
قطع اسباب نزلہ کا ذکر کیا ہی اور اوسکے اصلاح کی تدابیر بیان کردی ہین اور اب کچھ حاجت نہین ہی کہ مکرر اونکو ہم بیان کرین **علاج اسہال
سددی** کا یہ اسہال اکثر بطور دورہ کے ہوتا ہی تمام بچین سُدے پڑنے سے ہو یا فقط جگر کے سُدہ پڑنے سے خواہ جگر اور معدہ کے
درمیانی راہ مین سُدہ پڑنے سے پیدا ہوا ہو - خطاے صریح اسکے علاج مین یہ ہی کہ اس قسم کے سُدون مین زیادتی کردین قوابض کا
استعمال کرکے - بلکہ واجب ہی کہ جو سُدہ اپنی جگہہ سے دفع ہوتا ہوا اور سرکتا نظر آوے اوسکو بذریعہ استفراغ کے نکال دینا چاہیے پھر
جسوقت کہ راہین اور مسالک سُدہ کی خالی سُدہ سے ہوچکین اب ادویہ مفتحہ سدد کا پہونچنا آسان ہوگا اسوقت ایسے ہی
ادویہ کا استعمال کرنا لازم ہی - اور اکثر تفتیح سدہ کے واسطے مسہل قوی دینا پڑتا ہی تاکہ مواد غلیظ جو مولد سُدہ ہی اونکو جذب کرے اور
حقنہ ہاے قوی جنمین قوت جذب اور تفتیح کی زیادہ ہو بھی دینا پڑتا ہی - قے کا خود بخود ہوجانا ایسے وقت نہایت نافع ہی جسطرح
کہ بقراط اسکی شہادت دیتا ہی - صواب یہی ہی کہ اس اسہال کا مریض اپنی پوری خوراک چند مرتبہ کرکے کھایا کرے ایک ہی دفعہ
نہ کھاجاوے اور ہر مرتبہ اوسی قدر غذا تناول کرے جو حصہ اسکی پوری خوراک کا اس دفعہ مین ہوتا ہی مثلاً اگر چار مرتبہ مین اپنی
پوری خوراک اسکو کھانا منظور ہو تو ہر مرتبہ چہارم پوری مقدار کا تناول کرے اور پھر واجب ہی کہ تفریق غذا کی اوسیطرح
کرتا رہے اور غذا کے بعد ایسی شی تناول کرے جو سرعت نفوذ غذا پر معین ہو اور سُدہ غذائی کی تفتیح کرتی ہو - ایسی دوائین

سبب سے افضل جالینوس کی رائے مین معجون فودنجی ہی کہ قبل طعام کے ایک مثقال دینی چاہیے اور جب طعام کا ہضم ہوچکے بقدر نصف درہم کے دینی چاہیے ۔ شراب کہنہ جو قوی اور رقیق ہو وہ بھی جید ہی اگر بعد طعام کے بقدر نصف درہم کے پلائی جائے ۔ تریاق بھی نہایت نافع ہی ۔ جب ہضم طعام بصحت معلوم ہوجاوے پھر اوسوقت استحمام کرنا چاہیے ۔ ولک اور مالش بدنکی اچھی ہی اور اوسمین فترہ نہ ڈالا جاوے بلکہ پیہم مالش کرتے رہین قبل غذا کے اور بعد غذا کے جسوقت بدن ضعیف ہوجاوے ولک شدید کی حاجت ہوتی ہی اور خرقہ ہاے باخشونت یعنی کھردرے کپڑون سے پست اور شکم کی مالش کرنی چاہیے ۔ اور بیشتر احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ اوسکے بدن پر زفت اور ادویہ محمرہ کو طلا کرین سُدہ ونکی تفتیح کے طریقہ تو ہم پہلے تعلیم کرچکے ہین ۔ واجب ہی کہ طبیب معالج کو خوف اور جبن مریض کی لاغری دیکھکر نہ پیدا ہو کہ اس خوف سے تدبیرات مذکورہ کرنے کی جرات باقی نرہے اسلیے کہ جب ایسے لاغر مریض کا معالجہ جرات کرکے کیا جاوے گا اور تفتیح سدہ ونکی ہوجائے گی اور جو اخلاط سُدہ ڈالنے والے ہین اونکو بذریعہ اسہال دفع کردیا جائے پھر غذا اوسکے بدن مین نفوذ کرنے لگے گی اور ذرب یعنی اسہال بعد ان تدبیرات کے نہ عارض ہوگا اور بدن اوسکا قوی ہوجائے گا **علاج اسہال ذوبانی** دق اور سل وغیرہ مین جو اسہال ذوبانی عارض ہوتا ہی اوسکے معالجہ مین طمع صحت کی اوسیطرح بیجا ہی جسطرح اوسکے سبب یعنی آخری درجہ مین سل اور دق کے بطمع صحت علاج کرنا بیجا ہی ۔ لیکن جو اسہال دق اور سل کے اسہال سے کم ہی اوسکا معالجہ بدنکی ترطیب کے نظر سے مبردات مرطبہ سے کیا جاتا ہی اور ہوا اون سے اور نطولات سے بقدر تحبیس مرض کے اور اطفاے حرارت مثل قرص طباشیر اور قرص کافور سے اور قلب اور جگر اور سینہ پر ضماد ہاے بارد سے ۔ غذائین ایسے اسہال مین گوشت ہاے سبک جو بطور ہلام اور قریص اور مصوص کے پختہ کیے جائین اور مچھلی کا گوشت بطور یخنی کے دیا جاتا ہی ۔ روٹی میدے کی جو خوب گوندھی جائے اور اچھا خمیر اوٹھائے ۔ اور روٹی جسوقت بریان کیجائے ۔ بیشتر انکے واسطے ایک حریرہ وغیرہ نشاستہ اور صمغ عربی ڈال کر طیار کیا جاتا ہی ۔ اسیطرح حماضیہ یعنی جن غذاؤن مین ترشا لیمون کا پڑتا ہی اور ازین قبیل دیگر اقسام کے غذائین بھی مستعمل ہوتی ہین ۔ اسہال ہذا کو دفعۃً بند نکرنا چاہیے بلکہ بتدریج ایسی ہی دوا دینی اور اقراص طباشیر جو ممسک ہین اس مرض کے واسطے خاص ہی اور یہ اقراص جنکا نسخہ یہ ہی گل ارمنی طباشیر اور رشادہ بلوط تخم حماض مقشر اور زرشک گلسرخ صمغ عربی بریان سرطان سوختہ سب کو باریک کوٹ کر آب بہی سے گوندھنا چاہیے **علاج اسہال شکالنقی** کا اس اسہال کے علاج کیطرف ہمنے اشارہ اوس جگہ کیا ہی جہان ہم نے جذب مواد امتلائی کا بدن سے بطرف ظاہر جلد کے لکھا ہی ۔ اور ضرور ہی کہ اخلاط کا بذریعہ فصد اور اسہال مناسب کے اوسیطرح اخراج کیا جائے جیسا ہم نے اوسے بیان کیا ہی اور حمام کا استعمال ایسے اسہال مین آبہاے منضجہ سے کیا جاوے کہ جنمین ادویہ مفتحہ جوش دی گئی ہون ۔ اور غسولات مفتحہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ زیادہ تر وہ عطریات سونگھائی جائین جو ارباب یرقان کے واسطے مذکور ہوچکین بشرطیکہ تکاثف شدید ہو کبھی دلک یعنی مالش بدن کھردری لنگی اور رومالون اور لیف خرما وغیرہ سے کیجاتی ہی اسقدر کہ جلد سرخ ہوجائے بعد ازان آب گرم خواہ وہ پانی جنمین قوت تفتیح کی ہی بدن پر ڈالا جاتا ہی جیسا کہ ہمنے بیان کردیا ہی **ہیضہ کا علاج** ہیضہ کے علاج مین کچھ تدبیرین تو ابتداے حرکت ہیضہ مین کیجاتی ہین اور بعض تدبیرونکا موقع اوسط زمانہ حرکت مواد ہیضہ مین ہی اور کچھ تدبیرین اونکے ہیجان ردی اور مہلک کے زمانہ مین کہ مادہ کو اوسوقت عصیان اور نافرمانی قبول اثر طبیعت خواہ ادویہ پر ہوتی ہی اور اعراض خوف دہندہ کو اسوقت حرکت ہوتی ہی الغرض یہ تدابیر اوسوقت کی جاتی ہین جبکہ علامات ہیضہ کے ظاہر ہوجائین اور ڈکار مین تغیر اپنے حال اصلی سے شروع ہو اور معدہ مین گرانی اور امعا مین اینٹھن اور

اولٹ پلٹ شروع ہو جائے اور بیشتر ان باتونکے ہمراہ تشنگی بھی ہوتی ہو ایسے وقت واجب ہو کہ اب کوئی شی کھانے پینے کی تناول نہ کریے اور نہ بعد ایسی حالت کے کھانا پینا چاہیئے۔ ہان اگر ترک غذا وغیرہ سے قوت کے سقوط کا خوف ہو اوسوقت ایسی تدبیر کرنی چاہیئے جو عنقریب ہم بیان کرین گے۔ پھر نہایت اولے اور انسب جو عمل کہ لائق بحال ایسے مریض کے ہو یہ ہو کہ بذریعہ قی کرانے کے اس غذا کو نکالدیں بشرطیکہ ابھی وہ غذا اوپر کے جانب ہو یعنی معدہ سے اوسکا انحدار امعاء وغیرہ مین نہ ہوا ہو اور اگر اوپر نہ ہو تو ایسی مخدر چیز اوسوقت دینی چاہیئے جو ملین شکم بھی ہو۔ اور یہ ملین دوا یا قی کی تدبیر دونون ایسی ہونی چاہیئین کہ جو مقدار غذا وغیرہ کے قابل اخراج تجویز ہو بہم فقط اوسی مقدار کو نکالین اور اوس سے زیادہ کوئی اور فضلہ یا کوئی اور شی غریب کا اخراج نکرین۔ واجب ہو کہ اونکی دواسے قی آور خواہ ملین ایسی نہ تجویز کیجائے جسمین دو خصلتین ہون ایک یہ کہ معدہ کو ڈھیلا کر دے دوسرے یہ کہ قوت معدہ کو ضعیف کر دے جیسے کہ روغن کنجد اور جیسے کہ روغن زیت ہمراہ آب گرم کے اور نہ اوس دوا مین قوت تغذیہ کی ہو حالانکہ یہ لوگ ضد تغذیہ یعنی ترک غذا کے محتاج ہین جیسے ماء العسل اور سکنجبین شیرین ہمراہ آب گرم کے کہ اسمین خفیف سی غذائیت بھی ہی۔ مگر کسی ضرورت خاص کے وقت ایسے ادویہ کا بھی استعمال ہو سکتا ہی بلکہ فقط گرم پانی یا تھوڑا سا بورہ اور یا نمک سیاہ خواہ آب گرم ہمراہ تھوڑے سے زیرہ کے۔ اسیطرح اگر ان لوگونکو خود بخود قی آتی ہو اور اوسی حالت مین اوبکائی ایسی آتی ہو کہ اوسکے ہمراہ کچھ خارج نہوتا ہو اور ایسی اوبکائی سے انکو سخت ایذا پہونچ رہی ہو جب بھی انکو دوائے مقی اور ملین دینے کا وقت ہی اسلیئے کہ بقراط نے بیان کیا ہی کہ قی کی روک بذریعہ قی کرانے اور اسہال کے ہوتی ہی اور اسہال کا بند کرنا بھی انہین دونون تدبیرون سے ہوتا ہی کہ قی کرائین خواہ ملین کا استعمال کرین۔ اور واجب ہی کہ ادویہ ملینہ انکے واسطے حمول خفیف سے تجویز کیجائین جو کہ ترنجبین اور شکر اور نمک سے مرکب ہون یا حقنہ خفیف سے جو آب چقندر بقدر ساٹھ درہم کے اور بورہ اوسپر ایک مثقال چھڑکا جائے اور شکر سرخ دس درہم روغن گل اور سرکہ بقدر سات درہم کے۔ یا کسی قدر پلانے کی دوا جیسے کمونی کہ یہ بھی نافع ہی ایسے مقام پر۔ اگر معلوم ہو جائے کہ بدنمین مواد صفراوی کا ہیجان ہی اور یہ بھی خیال ہو کہ بیشتر ایسے مواد حدوث ہیضہ پر معاون ہوتے ہین اور فقط غذا سے بالکل خوف حدوث ہیضہ کا نہوا وسوقت معدہ کا سرد کرنا خارج سے بذریعہ ضماد وغیرہ کے لابد ہوگا اگرچہ فقط برف کے رکھنے سے تبرید کیجائے اور یہ تدبیر تبرید معدہ کی بعد اسکے کرنی چاہیئے کہ اعانت مریض کی دوا مقیئہ سے کر لی جائے بشرطیکہ طبیعت کا میلان بطرف قی کے خود بخود ہو اور بقدر تحمل اور برداشت کے یہ اعانت کرنی چاہیئے۔ ایسی تبرید معدہ کی جو بعد اس اعانت کے ہوتی ہی پیاس مین بھی سکون پیدا کرتی ہی اگر پیاس کی شدت ہو۔ جب قی با فراط ہونے لگے تو منجملہ حابسات قی کے بھی تبرید معدہ کی ہی جسطرح مذکور ہو چکی۔ اور تبرید معدہ کی بذریعہ محجمہ بلا شرط یعنی خالی پچھنون کے کرتے ہین اور اگر عصارہ فواکہ سے اوسکو سرد کرین یہ بھی نافع ہی اور اگر صندل اور کافور اور گلسرخ ملا کر مراق پر اسکا لیپ کر دین یہ بھی مفید ہی۔ بیشتر قی بند کرنے کیواسطے اطراف کی بندش کی حاجت ہوتی ہی۔ اور اگر حرارت قوی نہو اوسوقت دوا ملین نیشا پوری جو قرابادین مین لکھی ہی استعمال کیجاتی ہی۔ پھر ان تدبیرونکے ساتھ واجب ہی کہ جو کچھ بطرف قی یا دستونکے خارج ہوتا ہی اوسکی رعایت بھی ضروری بات ہی۔ پس جب تک کیلوس یا اوسکے ہمرنگ یا غذا نکلتی ہی ہرگز اوسکا حبس کرنا روا نہین ہی اور بوجہ من الوجوہ بند نکرنا چاہیئے اسلیئے کہ اسکے بند کرنے مین خطرہ عظیم ہی۔ پھر جب نکلنے والی شی مین تغیر فاحش معلوم ہو اور کیلوس یا غذا کا شبہہ اوسپر باقی نرہے اوسوقت حبس کرنا واجب ہی۔ اور یہ بات کب معلوم ہوگی جسوقت کوئی شی خراطی با لزوجت یا رطوبت

قی وغیرہ ایسے نکلنے لگے جسکے خروج سے بدن میں ضعف پیدا ہوا اور قبض یعنی سمٹنا بدن اور بدنکا تشنج مستعمل یعنی رگون کا تناقض
اور بھیجر کون تمام بدن کی پیدا ہوا اور شکل ہزال اور لاغری کی کہ ایک کیفیت تمام بدن میں پیدا ہونے لگی اور عراق کی یہ کیفیت ہو جیسے
تشنج ہوتا ہے۔ اور بیشتر ایسے وقت پیاس اور شبہ پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب دوائی شکم بطرف اسہال صحیح کے منتقل
ہو گئی یعنی ہیئت ہیضہ کی جاتی رہی۔ سدا ادراک ہے کہ ہیں سکے وقت اعانت ربوب قابضہ سے کیجاسے اور اکثر ان ربوب کو پودینہ سے
خوشبو کر دیتے ہیں۔ اگر ربوب کو قے کیطرف سے اونکی طبیعت گرا دے پھر دوبارہ کھلانا چاہیے اور تھوڑی مقدار سے ربوب کا استعمال
کرانا مناسب ہے۔ مناسب نہیں ہے کہ ادویہ جاذب اور ربوب کا دینا بند کر دیا جاسے اس لحاظ سے کہ اونکی طبیعت قبول نہیں کرتی
اور قے کر دیتے ہیں۔ بلکہ مکرر ایسے ہی ادویہ اونکو دینی چاہییں اور ایک ہی اثر کی بدل بدل کر حسب تقاضا ادویہ کا استعمال کرانا چاہیے۔
اور اسی قسم کے مختلف ادویہ بنی طیار موجود رہیں تاکہ طیار کرنے سے تاخیر نہو جاسے۔ گلاب تنہا اونکے معدہ کی تقویت دینیوالا ہے
اور مرض تاصی کو نافع ہے۔ یہ ربوب قابضہ واجب ہے کہ اسقدر ترش نہوں کہ انکے معدہ میں لذع اور خراش پیدا کریں اور باوجود ہیضہ کی
اعانت انسے بسبب لذع کے پیدا ہو بلکہ اگر کسیقدر لذع ان سے پیدا ہوا وسکو کسی دوائے مسہل یا مقی سے نکالڈالنا چاہیے۔ ترش
چیزین اکثر یہ ہے کہ سحج امعا وغیرہ پیدا کرتی ہیں بعض ایسے وقت ہیں اور اسیطرح مشروبات میں جو چیز زیادہ سرد بالفعل ہو اور ان بیمارون
اسواسطے ایسی چیزین ناموافق ہیں کہ معدہ کو ایسی چیزون کا ایک دھکا سا پہونچتا ہے البتہ صفراوی قسم میں ہیضہ کے یہ اشیا مفید ہوتے
ہیں پس واجب ہے کہ ایسے اشیا کے قبول کرنے اور ناگواری کا حال بخوبی تجربہ سے دریافت کر لیا جاسے اور ویسا ہی عمل کیا جائے
پودینہ کا شربت جو ایسے آب انار سے طیار کیا جسکا پانی مع شحم یعنی پوست اندرونی کے نچوڑا گیا ہو اور تھوڑا سا پودینہ قسم جبلی کا
اوسمین داخل کر کے شربت طیار کیا ہو ایسے بیمارونکو جو مفید ہے اور قے کو روکتا ہے۔ اسیطرح آب انار ترش بھی اور کبھی آب انار میں طین ماکول
جو یا گیرو ہو سہی داخل کیجاتی ہے۔ اکثر ارباب ہیضہ کو جسوقت آب گرم قوی الحرارۃ پلائی جاتی ہیں تو وہ پانی رگون میں بسبب قوت
حرارت کے چلا جاتا ہے پھر اوسوقت جو مواد ریزش کر رہے ہیں انکی طرف رگونکے پلٹ کر رجوع کرتے ہیں۔ واجب ہے کہ ایسے وقت ضمادات
کیطرف رجوع کیا جاسے اور مروخات ایسے روغن سے جنمین قوت قبض کی ہو اور جنمین لطیف اونسے پیدا ہوگی سرشیف پر اونکا استعمال
ہو جیسے روغن ناردین اور سوسن اور نرگس اور روغن گل الیشاوہ روغن جسمین مصطگی کو جوش دیا ہو بھی ایسے لوگون کو
مفید ہے یہ نسخہ مروخ کا جو عمدہ ہے ان لوگونکے واسطے خصوصاً جس شخص کو ہیضہ طعام غلیظ کے سبب سے پیدا ہوا ہو۔ مفاصل
اور عضد کی تدہین روغن خوشبو اور روغن بنفشہ اور تھوڑے موم سے کیجاتی ہے اور جاڑو نمین روغن ناردین اور تھوڑے موم سے
مناسب ہے۔ معدہ پر ضماد قابض جو سرد ہو اور قبض شدید کی قوت اوسمین ہو اور عطریت بھی رکھتا ہو کرنا چاہیے جیسا کہ جابجا
معلوم ہو چکا ہے۔ اگر خوف ضعف یا غشی وغیرہ کا اسے طبیب پر اس امر کو واجب کرے کہ اب ہیضہ کو بند کر دینا چاہیے اور ابھی تمام
غذا وغیرہ جسکا نکلنا واجب ہے خارج نہو چکی ہو یا خلط ردی جسکا ہیجان رہ رہ کر ہوتا ہے باقی ہو اوسوقت واجب ہے کہ مریض کو ایسی
غذا دیجاسے جو اس خلط وغیرہ کے ہیجان کی توڑنے والی ہو یا اینکہ اس بقیہ کا استفراغ بعد چند روز کے کیا جائے جیسا لائق بحال
مریض مذکور بنظر اس خلط وغیرہ کے اور بنظر اوسکی حالت ضعف کے ہو۔ جب یہ بات محسوس ہو جاسے کہ سبب ہیضہ کا پورا پورا
غذا سے نہیں ہے یعنی غذا کو اس ہیضہ میں چندان مداخلت نہیں مگر کسیقدر امداد برودت معدہ سے پہونچی ہے اوسوقت

تدبیر اونکے [illegible] جسکا نکلنا واجب تھا خارج ہو چکی ہو اور یہ جنس قی بذریعہ شربت
پودینہ کے [illegible] داخل [illegible] ایسے لوگونکے واسطے وہی مناسب ہین
جو مائل [illegible] اسقدر قوت جوزہ ماسہ نرم کی بھی داخل [illegible] اور
مصالح خوشبو [illegible] جسقدر [illegible] صناعی اجازت دے روٹی نبیذ مین بھیگی ہوئی مناسب ہے جسوقت ایسے مریض کو دوا
پلانے اور ضماد وغیرہ [illegible] سے فراغت ہو جائے اب واجب ہے کہ اونکے سولانے کی تدبیر کیجائے اور ایسے فرش پر
لٹائین جسمین [illegible] پیدا کرنے کے موجود ہون اور گہوارہ خواہ جھولا ہلانے [illegible] لیٹنے کیواسطے تجویز کرین اور نرم نرم اونکے ہاتھ
پاؤن دبائین کہ جسمین اونسے نیند آجائے اور وہی تدبیرین کرین جنکا بیان علاج سہر اور بیداری کے مرض مین ہو چکا ہے واجب ہے کہ جگہہ اونکے
سونیکی ایسی ہو جہان روشنی زیادہ نہو اور نہ زیادہ سردی ہو اسلیے کہ برودت انکے اخلاط کو اندر کیطرف لیجائے گی اور ہمکو حاجت
اسکی ہے کہ اون اخلاط کو خارج کیطرف جذب کرین — پھر اگر نبض مین صغر پیدا ہونا شروع ہو جائے اور کسیقدر تشنج کا ہو خواہ ہچکی آنے لگے
بہت جلد شراب ریحانی کہ جسمین کسیقدر قبض ہو ہمراہ آب بہی اور کعک اور لباب خبز سمید کے پلانا چاہیے اور ان چیزونکو جہان تک
ممکن ہو خوب گرم کرکے دینا چاہیے — اور اگر حاجت اس سے زیادہ قوی تغذیہ کی ہو کوئی قسم گوشت نرم کی طائرونکے گوشت
اور گوشت بزغالہ کو لیکر خوب کوٹ ڈالین اور اوسیطرح خوب کوٹا ہوا قیمہ دیگ مین ڈالکر اسقدر آنچ دین کہ پانی چھوڑنے لگے
اور پانی چھوڑتے چھوڑتے اب قریب ہے کہ پھر اپنی رطوبت کو جذب کرنے لگے پس اوسوقت اس گوشت کو خوب زور سے نچوڑین اور
جسقدر آب گوشت برآمد ہو اوسے نرم آنچ مین پکائین اور ترشی فواکہ سرد کی داخل کرکے اوسکو ترش کرین بہترین فواکہ انار ترش
اور بہی ہے — اور بعض اطبا اس ماء اللحم مین تھوڑی مقدار شراب کی اسقدر ڈالتے ہین کہ اوسکی آمیزش مخفی رہتی ہے اور پھر اسی ماء اللحم کو
کھلاتے ہین اور اگر اسی ماء اللحم مین تھوڑی سی روٹی کا چورا مل دیا جائے کچھ ضرر نہوگا اور پھر اسکو کھلاکر مریض کو سوجانا چاہیے
ایسے بیمارونکے واسطے کچھ ضرر نہین ہے اگر چند دانہ اوس انگور کے کھائین جو خوشہ مین ایک زمانہ دراز تک لٹکے رہے ہون بشرطیکہ
انگور کھانے کی اونکو خواہش بھی ہو اور پھر بھی تھوڑی مقدار تناول کرین اور بیج اس انگور کے خوب چبالیا کرین اگر چبانا ممکن ہو
یعنی دانت اونکے مضبوط ہون — اگر مریض کے معدہ مین کوئی شے اشیاء مذکورہ سے خواہ اور دوا اور غذا کچھ بھی نہ ٹھہرتی ہو اور
جب کوئی شے دیجائے جی متلائے اور قے آنے لگے اوسوقت مریض کے شکم پر نیچے کیطرف ناف کے نزدیک ایک بڑا محجمہ یا تونبی چسپان
کرنی چاہیے جو خالی پچھنہ ہو اور اگر اس مقام پر نہ ٹھہر سکے تو درمیان دونو شانونکے چسپان کرنا چاہیے مگر نیچے کیطرف جھکی ہوئی ہو
اور اسی صورت پر اگر سولانا مریض کا ہو سکے نہایت صائب تدبیر ہے اور اگر میل مادہ ہیضہ کا بطرف اسفل کے براہ دست ہو تو
مریض کے دونون بغلونکے نیچے اور دونون بازو کی بندش کرکے اوسکو سولا دینا چاہیے اگر ممکن ہو — پھر اگر محجمہ کے چسپان کرنے
خواہ پٹی کی بندش سے درد کا احساس مریض کو ہونے لگے پھر دوبارہ محجمہ کے چسپان کرنا اور پٹی کی بندش کا اعادہ کرنا چاہیے
اور ان دونونکی چسپیدگی اور سختی مین تغیر نکرنا چاہیے کہ ڈھیلی ہو جائین اور زیادہ اونکی کم ہو جائے بلکہ اوسیطرح رہین
جبتک کہ مریض کو شدت قے وغیرہ سے امان حاصل ہو یعنی اگر قے آتی ہو تو غذا کا انحدار معدہ مین ہو جائے اور اگر دست آتے
ہون تو حرکت انحدار اسہال کی [illegible] ہو جائے اوسوقت پھر ان دونون سے جو کوئی کیون نہو [illegible] خواہ [illegible] اوسکو

ڈھیلا کر دینا چاہیے مگر یہ ڈھیلا کرنا بھی تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ عمل میں آئے۔ اور اگر معدہ مریض کسی شی کو قبول نہیں کرتا بلکہ جو کچھ دیا جائے بہ راہ اسہال خارج ہوجاتا ہو اوسوقت تغذیہ میں ایسی چیزین کیجا کرنی چاہییں جو قابض اور مخدر ہوں جیسے نشاستہ بریان کو طباشیر پوست خشخاش ہین اور اوسمین سک المسک ملادین اور شیرینی کسیقدر بھی داخل نکرین اسلیے کہ حلاوت غذا کی بیشتر سبب ناگواری کا ہوتی ہے اور نرمی طبع اور اسہال بھی پیدا کرتی ہے اور طبیعت سے قبض کو دور کرکے اوسمین روانی کا باعث ہوتی ہے۔ جب ایسی غذا ہو چکے مریض کو سولا دینا چاہیے۔ پھر اگر ایسے ہی مریض کو ہمراہ دستونکے قے بھی آرہی ہو تو بعد غذائے مذکور دیتے کے ایک چمچہ پودینہ کا شربت خواہ پودینہ کا رب بھی دیا جائے اور اگر اسہال ہی فقط ہو ایسی غذائے قابض اور مخدر پر آب بھی اور آب زعرور اور آب امرود چینی اور سیب شامی کا جو جوش ہوتا ہو تبع عنبر کے چوسنا مقدم کرنا لازم ہے۔ پیاس ارباب ہیضہ کی فرو کیجاتی ہے سیب کے ستو کو آب انار میں دینے سے۔ اور واجب ہے کہ خوشبو کی اشیا جو مقوی ہیں اونسے دور رکھی جائیں اور ایسے ہی خوشبو چیزونکے سونگھانے سے انکی کیفیت مرض کا تجربہ کیا جاتا ہے اسلیے کہ بروقت سونگھنے ایسے اشیا کے انکے طبائع میں اولٹ پلٹ پیدا ہوتا ہے بعضونکو روٹی کی خواہش ہوتی ہے اور بعض لوگ روٹی کی بو سے نفرت کرتے ہیں اور بعض کو اسکی بو سے لذت ملتی ہے بعضونکو شوربا اور یخنی کی بو سے کراہت ہوتی ہے کسی کو اسکی بو سے لذت پیدا ہوتی ہے اسیطرح کیفیت مشروبات کی بھی ہے نفرت اور خواہش کی راہ سے اور یہی حال بخورات کی خوشبو کا ہے۔ مگر فواکہ کی خوشبو تو اکثر مریض کی طبع اسکو قبول کرتی ہے۔ واجب ہے کہ انکو کوئی شے نہ کھلائی جائے جب تک کہ انکو اشتہائے صادق نہو لے۔ پھر اگر صفائی معدہ کی پہلے انکو بھوک لگے ہرگز غذا نہ دینی چاہیے بلکہ حمام میں داخل کرکے ان کے سرون پر نیمگرم پانی گرایا جائے بعد ازان انکو حمام سے باہر لائیں اور زیادہ ٹھہرنے ندین۔ پھر اگر تشنج کے آثار نمایان ہون مفاصل پر قیروطی یا نرم اور حار بالطبع جسمین قوت مخواصہ ہو ملی جائیں۔ جائز ہے تو روغن ناردین اور روغن سوسن اور گرمیون مین روغن گل اور روغن بنفشہ۔ اوسیطرح کپڑونکے ٹکڑے روغن ہائے مذکور مین ڈبو کر مفاصل پر رکھے جائیں وہ روغن مرطب اور ملین ہونے چاہییں اور زیت مین بھی ان چیتھڑونکا بھگونا کافی ہے۔ واجب ہے کہ ایسے مریض کے دونو چیزونکی خبر گیری بخوبی کیجاے پس ہمیشہ مقام زرفین یعنی لحیہ زیرین اور اون عضلات کے جو کہ لحاظ زیرین کو نیچے سے اوپر کو حرکت دیتا ہے نرم کرنے کا اہتمام اسطرح سے کیا جائے کہ قیروطیات ملینہ اوپر ملی جائیں۔ جب ہیضہ کی شدت کی آگ بجھ جائے اور مریض کو آرام اور چین کی نیند آجائے اور بعد نیند کے آرام سے بیدار ہون اوسوقت کسی قسم کا رب تھوڑا اسا اونکو پلانا چاہیے اور بہ نرمی اونکو حمام مین داخل کرنا چاہیے کہ دیر تک اوسمین نہ ٹھہرنے پائیں بلکہ اسیقدر ٹھہرین کہ رطوبت حمام کی کسیقدر اونکو پہونچے پھر حمام سے اونکو باہر لاکر خوشبو عطر وغیرہ کی اونکے ملی جائے اور تھوڑی سی غذا جسکا کیموس اچھا ہو اونکو دیجائے اور ترفیہ یعنی آسائش کا سامان اونکے لیے مہیا کیا جائے اونکو زیادہ پانی پینے کی مہلت ندینی چاہیے اور پانی اور شربت وغیرہ کے پینے مین وقفہ کرانا چاہیے تا اینکہ جب طعام اونکو دیا جائے اشیاء قابضہ اوسکے بعد استعمال کرین اور بعد اس حالت کے کہ اب غذا ہضم ہونے لگی پھر اونکی تقویت معدہ کی تدبیر کرنی چاہیے قرص ورد صغیر یا کبیر سے اور مثل گلقند اور طباشیر یا معجون خوزی سے۔ اکثر حمام مین جانا باعث اور سبب انتشار اخلاط اور مادہ ہیضہ کا ہوتا ہے اور رکتہ یعنی ہاتھ پاون و دیگر اعضا کے ٹوٹنے کا سبب ہوتا ہے **علاج اسہال دوائی کا** اس اسہال کی تدبیر جو ہمنے ایک باب جداگانہ لکھا ہے جس جگہ تدبیر ادویہ مسہلہ اور ادویہ قوی کو ہم نے بیان کیا ہے اور طریقہ استعمال

اون دواؤنکا ذکر کیا ہی مگر ہا نہیہ پھر ہم کہتے ہین اور باختصار بیان کرتے ہین کہ ابتدا مین اس اسہال کے واجب ہی کہ دودھ سے اور روغنون سے علاج کیا جاے خصوصًا اگر وہ مین کسی حیلہ سے ایسا کیا جاے کہ قابض ہوجائین اور روغنون مین بھی کسیقدر اثر ادویہ قابضہ کا آجاے پس یہ سب چیزین اوس لذع کی جو ادویہ سے پیدا ہوتی ہی تعدیل کرتے ہین سب سے اول ابتدا مین دودھ اور روغن ہی پر اقتصار کیا جاتا ہی ہمراہ آب گرم کے اور اکثر انہین چیزونکے پینے سے جو دفعہ دفعہ پلائی جائین سے گرم پانی اس مریض کو پلایا جاتا ہی خصوصًا جس وقت کہ جسقدر زہر دواسے حار کا معدہ مین لپٹا رہا ہو خواہ امعاؤن مین اوسوقت آب گرم اوس دوا کا اثر مٹا دیتا ہی پھر جسوقت بعد استعمال آب گرم کے حقنہ مغریہ اور معتدل کرنے والا دیا جاے خواہ ایسی ہی کوئی غذا کھلائی جاے یہ بھی نافع ہی **تدبیر اسہال بحرانی کی** اسہال بحرانی کا روکنا کسیطرح درست نہین ہی جبتک کثرت اسہال سے خطرہ پیدا نہو پھر جب افراط ہوجاے وہی علاج کرنا چاہیے تقریبًا جو ہیضہ کا علاج ہی لیکن ماء اللحم کا پلانا روا نہین ہی اگر مرض مین زیادہ حدت ہو بلکہ ایسی غذا دینی چاہیے جسمین تبرید اور تغلیظ ہو جیسے حریرہ جو کہ جو کے ستو اور سیب کے ستو سے بنایا جاے اور اگر گوشت کی برداشت کرسکے تازہ مچھلی جو آب انار مین پختہ کیجاے خواہ انار دانہ کے ساتھہ اور توابل اوسمین بجاے مصالح کے ڈالی جائین جیسے کشنیز خشک جو کہ سرکہ مین پروردہ کی ہو اور پھر سوکھائی گئی خواہ اور کوئی شی اسیطرح کی **زحیر یعنی پیچش کا بیان** پہلے سب سے ضروری امر یہ ہی کہ پیچش کی شناخت کرلیجاے کہ سچی ہی یا جھوٹی - زحیر کاذب تو اسطرح پر ہوتی ہی کہ مقعد سے اوپر ایک ثقل خواہ سدہ خشک اڑ جاتا ہی اور کبھی اوس سے بجز کوئی شی آجاتی ہی اور بیشتر امعاؤن اوسکی تحریک شدید سی گونہ خراش پیدا ہوجاتی ہی اور بیشتر چونکہ ایسا ہی واقع ہوتا ہی لہذا گمان غالب زحیر کا ہوتا ہی اور واقع مین کوئی ایسے ہی سدہ وغیرہ کی بات ہوتی ہی ایسی زحیر کاذب مین واجب ہی کہ حقنہ ہاے نرم سے علاج کیا جاے اور شیافات بالذع کا استعمال ہو پھر اگر حقنہ ہاے نرم سے اجابت نہو اونکو تیز کرنا چاہیے اور رطوبت اونکی بڑھانی چاہیے اسقدر کہ خشک سدہ وغیرہ تر کرکے خارج کردین - پھر اگر باقیماندہ فضلہ کے اخراج مین دودھ کی اور فقط خالص رطوبت کی حاجت ہو یعنی دواے ملین اور مسہل کچھہ ضروری نہو ایسے ہی چیزون پر اقتصار کرنا چاہیے - اور بیشتر احتیاج کھلانے حب مقل کے یا صمغ مقل کے ہوتی ہی خواہ حب البطم کے اگر غلظ مادہ کا مظنون ہو - اور اگر حرارت بھی ہو احتیاج املتاس اور شربت بنفشہ وغیرہ کی ہوتی ہی اور اس حب کے جوز لال املتاس اور رب السوس کثیرا سے طیار ہوتی ہی - لیکن اگر زحیر صادق ہو پھر اوسکا سبب اگر یہ ہو کہ برودت مقعد کو پہونچی اور زحیر پیدا ہوگئی اوسوقت خرقہ ہاے پارچہ کو گرم کرکے تکمید کرنی چاہیے اور سبوس گندم سے بھی مقعد کی سینک کیجاتی ہی اور دونون عجز اور عانہ یعنی پیڑو کی اور دونون حالب یعنی کولے کی تکمید کرنی چاہیے - اور باجرہ اور نمک کو کسی تھیلی مین باندہ کر اور گرم کرکے اوس پر مقام براز کو رکھہ کر بیٹھے خواہ اسفنج کی سینک کرے گرم پانیمین اسفنج کو ڈبوکر یا سوکھا ٹکرا ابر مردہ کا گرم کرکے اوسی سے تکمید کرے اور تدہین موضع مخصوص کی کسی قیروطی سے جو بعض روغنہاے گرم سے جنمین قوت قبض کی بھی ہو کرین اور کسی دواے کاوی سے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ طلا اوس مقام پر شراب گرم اور زیت انفاق سے کرین یا اینکہ مریض سے کہا جاے کہ حمام مین داخل ہو کر زمین گرم پر بیٹھے کہ برودت اکثر اوقات پیچش کو مضر ہوتی ہی اور اسیطرح تسخین لطیف کا حال ہی کہ اکثر اوقات مین اوس سے نفع ہوا ہی اور اسیطرح اکثر اقسام زحیر کو تکمید مفید ہی جیسے تبرید کہ وہ مضر ہی - اور اکثر انواع زحیر کو تناول ایسے ادویہ کا جو کیموس غلیظ پیدا کرین اور

بر پائین بھی مضر ہوتا ہی۔ پھر اگر سبب زحیر کا کوئی صلابت ہو جسکی ابتدا مرہ وغیرہ سے ہو پہنچی ہو اوسکو قیروطی روغن سوسن یا زیت یا روغن
جسمین کہ مقل اور موم ملا ہو نرم کرنا لازم ہی۔ یا زیت گرم [illegible] موضع صلابت کے نزدیک رکھین۔ اگر سبب پیچش
ورم گرم ہو اوسوقت اہتمام اسکے آنے اوس مادہ کی بند کرنی چاہیے [illegible] آتا ہو کیونکہ راہ سے [illegible] کے
طریقہ سے [illegible] اور تدبیر تعدیل خلط مادہ کی کرنی چاہیے۔ واجب ہی کہ ابتدا مین ایسے زحیر کے فصد کی جاوے
بشرطیکہ واجب بھی ہو یعنی شروط اوسکے موجود ہون اور تقلیل غذا کی زیادہ کرین بلکہ دو فاقہ ہم کرائین اگر ممکن ہو اور اول
مرض مین پانی اور نطول ایسے کراسے جائین جو کسی قدر مایل بہ برودت ہون اور ان مین قوت ارخا کی بھی ہو اور جو مادہ کہ ریزش
کر رہا ہی اوسطرف ورم کے اوسکو روکین منجملہ نافع ادویہ کے یہ ہی کہ [illegible] آب آس اور گلاب مین تھوڑی سی حنا ملا کر ڈبوئین اور
مقام خاص پر رکھین۔ اول ہی مرض مین آب جو اور آب مکوے سبز اور گلاب [illegible] روغن گل اور سپیدی بیضہ اور چاولون کی پیچ سے
حقنہ کرنا چاہیے۔ اور اگر مادہ ریزش کنندہ بذریعہ اسہال کے برآمد ہوتا ہو اوسکا بند کرنا اونہین ادویہ سے جو معلوم ہو چکین لازم ہی اوسکے
بعد نطول اور ضماد [illegible] سے مثل بابونہ وغیرہ کے کرین اور وہی اشیا ملائین جو معلوم ہو چکین از قسم قوابض کے پھر استعمال منضجات کا
کرنا چاہیے۔ اور اگر ورم جمع ہو چکا ہو مفتحات کو بعد نضج کے دینے کا زمانہ ہی اور سارے قواعد اکثر مقامات مین معلوم ہو چکے ہین۔ کبھی
زیت شیرین سے جسمین کوئی شی قابض پختہ کی ہو حقنہ کرنا بھی نافع ہوتا ہی جسوقت مریض کا زمانہ اول سے متعدی ہو جاسے اوسوقت
عمدہ تر غذا یہی ہی کہ دودھ مین ہینگ کو جوش کرکے پلائین کہ یہ دودھ سیلان مادہ کو جو اوپر کیطرف سے ہوتا ہو حبس کرتی ہی اور موضع
صلابت کو نرم کر دیتی ہی منجملہ ادویہ جیدہ کے جسوقت ارادہ انضاج اور تحلیل و تسکین درد کا ہو یہ ہی کہ حلبہ و خبازی کا لیپ کرین
یا اکلیل الملک۔ خواہ ضماد کرین یا مطبوخ کا کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی تر منظور ہو اسی مطبوخ مین تھوڑی سی پیاز اور تھوڑا سا
مقل بھی ملا لین منجملہ مرہم ہاے مجربہ کے جسوقت کہ ورم مین التہاب ہو یہ ہی کہ قاقلی سوختہ اور مغسول اور سپیدہ قلعی جو اسکی پھپھوندی
ہوتی ہی اور مرداسنگ پروردہ سب اجزا ہموزن سے زردی بیضہ مین روغن گل ملکر ملا کر مرہم طیار کرین کہ یہ مرہم بالغ النفع ہی اور
اگر خواہش ہو ایسے مرہم پر آب مکوے سبز اور آب کشنیز سبز ٹپکالین اور اگر خواہش ہو اقلیمیا بھی زیادہ کرین۔ کبھی ان لوگون کو
تجربہ لیا ہی تنہا ہمراہ زردی بیضہ اور روغن گل کے نافع ہوتی ہی۔ پھر اگر سبب زحیر کا ورم صلب سوداوی ہو اوسکا علاج بھی وہی
کیا جائے گا جو اور اقسام اورام صلبہ کا علاج ہی۔ مجرب دوا ایسی جگہہ کی ورم صلب مین یہ ہی کہ مقل اور زعفران اور حنا اور خیری
زرد اور یابس اور سپیدہ قلعی کہ انکو ابال مین مرغ کی چربی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاو خصوصًا بارہ سنگھا جو قسم گاو دشتی سے ہی
زردی بیضہ اور روغن گل خیری ملا کر مرہم طیار کرین۔ اگر سبب زحیر کا کوئی خلط متعفن ہو جو مقام خاص مین سما گئی ہی بلغم ہو
یا مرارہ۔ پھر اگر بلغم لزج ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ اسکو ادویہ مخصوصہ سے دھو ڈالین اور اجود یہ ہی کہ زیت نمک دادہ سے بقدر نصف
رطل کے حقنہ کرین تا اینکہ جسقدر بلغم مذکور اوس مقام پر ہو نکل جاے خواہ عصارہ برگ چقندر سے جسمین کسیقدر بنفشہ
اور ترنجبین بھی شریک ہو حقنہ کیا جاے بعد از آن مسکنات وجع سے اوسکا علاج کیا جاے جیسے شیافات زحیر کے۔ کبھی زحیر بلغمی کے
علاج مین حاجت استعمال حب منتن کی پڑتی ہی۔ اگر سبب زحیر کا بقیہ اوس مادہ کا ہو جو اوپر سے اوترتا ہی پھر اگر ایسے وقت اسہال
بھی ہو اوسکو بند کرنا چاہیے اور بند کرنے کے بعد دیکھو کہ اگر بیمار کو برداشت ہی یعنی جسمین اسہال سے کوئی ایذاے شدید ایسی نو

نہین ہوئی جسکی برداشت نہو سکے اور اسہال کے عود کرنے کا دوبارہ خوف نہو پھر اوسوقت نہایت خفیف حقنہ جہان تک اوسکے
خفیف بنانے کی قدرت ہو کرنا چاہیے خواہ ایک شیاف بنفشہ سے تھوڑا اسا نمک ملا کر طیار کرین بشرطیکہ مادہ صفراوی ہو یا ملتہب
جسکا شیرہ جما لیا گیا ہو اوسمین تھوڑا اسا بورہ اور شربت ملا کر استعمال کرین - اور اگر مادہ بلغمی ہو اور مسہل دینے پر جرات نہو سکے بوجہ
شدت کرب وغیرہ کے تو ایسے وقت اون ادویہ کا استعمال کرین جو مرخی ہون اور مخدر کہ سکون درد مین پیدا کرین وہ ادویہ از قسم
نطولات اور شیافات کے ہونی چاہیین - جب زحیر مین صعوبت اور دشواری بڑہ جائے اور کوئی مادہ ایسا نہو جسکا اخراج ہوتا ہو
بلکہ یہی بات ہو کہ مریض بار بار بتقاضاے حاجت کو جاتا ہو اور کچھہ برآمد نہوتا ہو بیشتر تو ایسی پیچش کا سبب ورم صلب ہوتا ہے اور بیشتر
ایک برودت لازمی ہوتی ہے جب برودت کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہو ہمیشہ اوسکی تکمید ایک صوف سے کرین جو گرم کیے ہوے
روغن مین ڈبویا گیا ہو جیسے روغن آس اور روغن بنفشہ اور بابونہ اور تھوڑی سی شراب اور ایسے روغن کو سرخ اور رعانہ تک بھی
اور خصیہ تک پہونچانا چاہیے - پھر اگر اس سے بھی سکون درد مین نہو پھر اوسوقت حقنہ روغن کنجد سے کرنا چاہیے اور دوا سے داخل شدہ
کو بذریعہ حقنہ کے اندر پہونچی ہے تھوڑی دیر ٹھہرانی چاہیے کہ یہی تدبیر موجب شفاء مریض ہے - یہ تدبیر وہی ہے جسکو اوائل الطبا نے بیان
کیا ہے اور متاخرین نے بلاف زنی اپنی طرف اسکو منسوب کیا ہے - ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ یہ تدبیر بخوبی نفع کرتی ہے - اگر زحیر بسبب قروح کے
پیدا ہوئی ہو اور تاکل یعنی سڑ جانا زخم وغیرہ کا سبب زحیر کا ہو پس دیکھنا چاہیے اگر طبیعت مریض کی مائل بصلابت ہو اوسکی یبوست کو
پسند نکرنا چاہیے بلکہ اوسکے نرم کرنے مین کوشش کرنی چاہیے ایسی دوا سے جو باعتدال مزلق ہو اور براز مین حدت پیدا نکرے اسلیے کہ براز مین
خشکی ایسے مقام پر نہایت زبون اور خراب بات ہے - واجب ہے کہ ایسے بیمار تلخ اور نمکین اور تیز اور ترش غذا نپائین اسلیے کہ ایسے مزہ کی
غذاؤن سے براز مین لذع الم رسان پیدا ہوتی ہے اور سحج امعا وغیرہ بھی عارض ہو جاتا ہے - مجمل یہ بات ہے کہ انکا علاج مثل علاج تاکل امعا اور
قلاع امعا کے کرنا چاہیے کہ زیادہ اعتماد شیافات پر ہو - اور جب حاجت اور ضرورت تنقیہ کی ہو ابتدا مین حقنہ ماء العسل کا تھوڑا نمک
خوب اچھی طرح ملا کر کیا جائے اور حقنہ کی دوا اتنے زور سے نہ چڑھائی جائے کہ امعا سے اوپر تک چڑھ جائے - ایک شیاف بورہ اور
شہد سے طیار کر کے استعمال کیا جائے بعد اسکے علاج قروح کا اشتغال کیا جائے - اگر زحیر بسبب بواسیر خواہ نواصیر یا شقاق کے
عارض ہوئی ہو ہر ایک سبب کا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جیسا ہم ہر ایک باب مین بیان کرینگے

بیان شیافات کا جو پیچش مین دینے چاہیین

جو شیاف کہ پیچش مین استعمال کیے جاتے ہین اون سب مین بہتر وہی شیاف ہے جو زیادہ قابض ہو - از انجملہ وہ شیاف ہے جو
بنام شیاف اسکندر مشہور ہے از انجملہ وہ شیاف ہے جو شیاف سندروس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سے شیافات ایسے کہ جنمین
تخدیر کا اثر ہے اور اونکو ہم نے باب علاج قروح مین ذکر کیا ہے (نسخہ شیاف زحیر کا) آفیون جند بیدستر کندر زعفران سب کو پیس کر
شیاف طیار کرین اور موضع معلوم مین رکھین ایضاً مازو سے خام سپیدہ قلعی کندر دم الاخوین اور آفیون - ضمادات وہی ہین
جو زردی بیضہ اور معدہ سے طیار کیے جاتے ہین اور بابونہ اور اوسکا پانی جو نچوڑا جائے تازہ بابونہ سے اور سویا خشک اور
خطمی لعاب تخم کتان وغیرہ - عمدہ ضمادات جو مریض کے مقعد پر لگایا جائے کراث شامی او بالا ہوا اور خطمی ہمراہ روغن گاؤ کے
اور روغن گل کے جسمین تھوڑا اسا موم بھی شریک ہو جو صاف شدہ ہو - بخورات اس مرض کے واسطے وہی دھونی دینے کی
ادویہ مین جو بناکر طیار کیجاتی ہین اور استعمال اون بخورات کا اوسوقت کیا جاتا ہے جب درد کی شدت ہو اسطرحکہ مریض کو

کرسی پر بٹھا کر جسمین سوراخ ہوا ور عین سوراخ پر اپنے مقام براز کو رکھے اور نیچے کرسی کے ایک چنگیر دان وغیرہ رکھکر اسی دواسے اوسکو دھونی دین منجملہ اون چیزونکے جن سے دھونی دی جاتی ہی کبر ہی اور گٹھلی زیتون کے پھل کی اور اونٹ کی مینگنی اور اگر زیادہ مقدار کندر کے دھونی لیجائے دفعتہ جب بھی فائدہ ہوتا ہی۔ پانی جسمین یہ مریض بٹھایا جاتا ہی یا بغرض تسکین درد کے اسکے واسطے تو وہ پانی ہی جسمین قسبا زمی اور سوبا اور بابونہ اور اکلیل الملک کو پختہ کیا ہو۔ اور اسہال بند کرنے کے واسطے ایسے پانی جنمین ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو۔ واجب ہی کہ دونون قسم کے پانی بقدر احتیاج جمع کر کے استعمال کیے جائین۔ پھر اگر مقعد باہر نکل آئے اور اونچی ہو جائے ایسے ہی پانی سے دھوکر اور صاف کر کے مریض کو آبہائے قابضہ مین جو قوی ہون بٹھائین خواہ بعد اوسکے رد کرنے اور اپنے مقام پر چلے جانے کے قوابض قوی سے ضماد کرین او وہ ادویہ قابضہ یسی ہوی بعض عصارات قابضہ قوی کے ذریعہ سے یکجا کیجائین

دوسرا مقالہ ابتدائی بیان قولنج اور درد ہائے امعا کا

پہلے بیان مغص کا ہم کرتے ہین مغص یعنی مروڑ کے اسباب مین یا تو ریح ہی جو گھٹی ہوی ہو یا کوی فضلہ دخانی حاد اور تیز خواہ غلیظ اور بالزوجیت جو کہ چسپیدہ ہو جاے اور دفع نہو سکے خواہ کوی قرحہ ہو یا ورم ہو خواہ حیات یعنی بڑے بڑے کیڑے خواہ کدو دانہ پڑ جائین۔ بعض قسم کا مغص بطور بحران کے ہوتا ہی اور بحرانی علامات سے شمار کیا جاتا ہی۔ جو مغص کہ شدید ہو مشابہ قولنج کے ہو جاتا ہی اور اوسکا علاج بھی بعینہ علاج قولنج کا ہی سوائے مغص صفراوی کے کہ اگر اوسکا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جانے خطرہ عظیم پیدا ہوگا بلکہ جو مغص کہ اوسکے ہمراہ دست نہ آتے ہون جسوقت اوسکی شدت ہوگی قولنج خواہ ایلاوس ہو جائے گا۔ جسوقت مغص کی شدت سے کزاز اور قی اور ہچکی اور زوال عقل پیدا ہو جاے موت پر دلیل ہوگی **علامات** مغص ریحی کے ہمراہ قراقر اور انتفاخ شکم اور تمدد بدون ثقل اور گرانی کے ہوتا ہی اور اخراج ریاح سے اسمین سکون پیدا ہوگا۔ جو مغص کہ خلط مراری سے عارض ہوا وسپر کمی گرانی شکم کی اور شدت لذع جسمین التہاب بھی ہو اور پیاس اور نکلنا اوسی خلط کا دلیل ہوگا اور یہی مغص مشابہ قولنج کے ہی اور اگر اسکا علاج مثل معالجہ قولنج کے کیا جائے خطاء عظیم ہوگی۔ علامت اوس مغص کی جو خلط بورقی سے پیدا ہو یہ ہی کہ اوس مین لذع ہوتی ہی اور گرانی زیادہ اور بلغم براز مین خارج ہوا کرتا ہی۔ علامت اوس مغص کی جو خلط لزج سے پیدا ہو گرانی اور لازم رہنا درد کا ایک ہی جگہہ اور نکلنا اخلاط کا جو اسی قبیل سے ہون بطرف براز کے۔ جو مغص کہ بسبب قروح کے پیدا ہوتا ہی اوسکے علامات وہی علامات سحج کے ہین۔ علامات مغص ورمی کے وہی علامات ورم کے ہین جو قولنج مین مذکور ہونگے۔ علامت اوس مغص کی جو دیدان کے سبب سے پیدا ہو وہی علامات ہین جو دیدان کے مذکور ہونگے **علاج** عموماً ہر ایک مغص کے واسطے جو تدبیر لائق ہی پہلے کر کے اور مریض کو قی کرا کے پھر مسہلات دینے چاہیین۔ مغص ریحی کا علاج پہلے تدابیر مناسب یعنی ادویہ کاسرۂ ریاح سے کرین اور جو شیا مولد ریاح ہین اونسے پرہیز کرائین اور غذا مین کمی اور بعد غذائے قلیل کے پانی مین کمی اور امتلاء معدہ کے وقت حرکت مین کمی کرانی چاہیے۔ پھر اگر لازم ہو اور ہر وقت رہتی ہو واجب ہی کہ علاج معا کا حقنہ سے کرین تا کہ جو خلط مبخر یعنی بخارات ریحی پیدا کرنے والی امعا مین ہی اوسکا اخراج ہو جائے اور اوسی حقنہ مین مرغ کی چربی روغن گل اور موم کو داخل کرنا لازم ہی یا اینکہ دواے مشروب مسہل پلائی جائے۔ اگر مغص کا مادہ امعاے اوپر محسوس ہو جیسے معجون شہریاران اور معجون تمری اور ایارج آب بزور کے ہمراہ اور اسیطرح معجون سفرجلی بعد مسہل یا حقنہ کے تریاق اور سنجرنیا وغیرہ کھلائین خواہ بزور محللہ کا استعمال

کرین (صفت حقنہ کی) بسفایج اور قنطوریون اور زیرہ اور سویا اور سداب خشک تخم کرفس حلبہ سب ہموزن لیکر پانی مین
جوش دین اور نرم آنچ سے جوش دے کر اسی جوشاندہ سے بقدر ستر درہم کے لین اور اوسمین بیخ اور مقل ہر واحد نصف درہم
خواہ کم و بیش بحسب ضرورت محلول کرین پھر اوس پر روغن ناردین بوزن دس درہم یا روغن سداب اسی قدر اور شہد
دس درہم اضافہ کر کے حقنہ کرین (صفت سفوف کی) زیرہ حب الغار سداب اجوائن ملکہ نصف درہم فانید سنجری یعنی قند
سپید پانچ درہم سب کا سفوف طیار کرین یہ ایک ہی مرتبہ کا شربت ہی ایضاً قنطوریون غلیظ ایک مثقال بطور مطبوخ کے پلائین ۔
یہ دوا ارباب تجربہ کی رائے مین عجیب النفع ہی خنزیر کا کعب یعنی سم کو سوختہ کر کے مریض استعمال کرے یا حب الغار خشک تنہا
بقدر دو ملعقہ کے ۔ جو دوا کہ ریحی اور بلغمی دونون قسم کی مغص کو نافع ہوتی ہی یہ ہی کہ حب البان اور حب بلسان ملکہ ایک درہم
آب گرم مین صبح و شام تناول کرے ۔ ضماد جو مشترک ریحی اور بلغمی کے ہین یہ بھی اونھین مین سے ہی کہ بندق کو مع پوست کے
بریان کر کے گرم گرم محل مغص پر لیپ کرین ۔ اسطرح تکمیدات مشترکہ سے سویا اور سداب اور دو نامرو اسوکھا ہوا ہی ۔ ناف پر کا ضماد
یہ ہی کہ حب الغار کوٹ کر شراب خواہ سداب کے پانی مین ملا کر ضماد کرین اور بیمار کو چاہیے کہ اسکے لگے رہنے کی حفاظت کرے کہ نافع
عجیب ہی ۔ غذا مغص ریحی اور بلغمی کی از قسم شوربا ہے قنابر یعنی چکور کا اور شوربا مرغ پیر کا ہی جو خوب گلا کر پختہ کیا جاے اور
اوسمین بہت سا سویا اور افاویہ اور بازیر پڑی ہون ۔ اور فقط شوربے پر اقتصار کرے جرم گوشت کی ممانعت ہی اور
روٹی مین نمک اچھی طرح پڑا ہوا اور خبز خشکار اسکے واسطے نہایت اچھی ہی ۔ شراب کہنہ جو رقیق ہو پلانی چاہیے ۔ واجب ہی
کہ ریاضت لطیفہ قبل طعام کے استعمال کرین ۔ ککڑی بھنی ہوی بنا بر قول بعض کے نافع ہی ۔ جو مغص کہ بلغم لزج سے پیدا ہوا ہی
اوسکی تدبیر علاجی ایک وجہ سے قریب قریب ہی مگر اینکہ یہان توجہ بطرف تنقیہ کے زیادہ چاہیے نیچے سے ہو خواہ اوپر سے ۔ منجملہ
ادویہ کے جو اس قسم کو مفید ہی بشرطیکہ اسہال نہو سفوف حماما کا دینا مفید ہی اور حرف ہمراہ زبیب کے اور اقراص افاویہ بھی نافع
ہین ۔ لیکن اگر ہمراہ بلغم مالح کے مغص بلغمی پیدا ہوا وسوقت بہت جلد استفراغ مادہ کو بین حقنہ ہاے تبریدیہ اور لعابیہ سے
جنمین کسیقدر تعدیل حرارت سپستان اور بنفشہ سے کر لی ہو ۔ ایضاً استفراغ ایسے مادہ کا مثل ایارج فیقرا اور سفرجلی سے کرکے
پھر استعمال ایسی غذاؤنکا کرین جنکا کیموس جید ہو اور چکنائی بھی عمدہ دہنیت سے ہو جیسے وہ چکنائی جو بچہ شیر خوارہ گاؤ کے
گوشت سے خواہ مرغیون اور بچہ ہاے فربہ مرغ کے گوشت سے برآمد ہوتی ہی اور غذا مین کمی رہے اور باوجود کمی اوسکے طریق
استعمال مین عمدگی کا برتاؤ ہو اور شراب رقیق تھوڑی سی پلای جاے ۔ منجملہ اون ادویہ کے جو ہر ایک قسم کے مغص بارد کو
مفید ہوتی ہی ماء العسل ہمراہ حب الرشاد کے ہی اور انیسون اور وج اور حب الغار اور اوسی کی پتی اور زراوند اور قنطوریون
اور عود بلسان یہ سب اجزا مفرد یعنی جدا جدا اور مرکب کر کے ہین ۔ جو مغص کہ مادہ صفرا سے پیدا ہوا وسوقت نظر کرنا چاہیے
کہ اگر قوت قوی ہو اور مادہ مین کثرت ہی تو اوسکا استفراغ طبیخ ہلیلہ سے خواہ آب انارین تھوڑی سی سقمونیا ملا کر یا بغیر سقمونیا کے
بلکہ فقط آب انارین کافی ہی کہ اوسکے بعد آب گرم پلایا جاوے ۔ یا طبیخ تمر ہندی اور املتاس اور شیر خشت خواہ اور اشیاء منجملہ
بعد ازان تعدیل مادہ کی اسبغول اور روغن گل سے مع آب انار کے کرنی چاہیے یا عصارہ خیار سے ہمراہ روغن گل کے
اور شکم پر ضمادہاے بارد اور آب مکوے سبز اور شاخہاے نرم انگور سے کرین ۔ واجب ہی کہ انھین ضمادونمین مثل افسنتین کے

ملا لین ۔ غذائین علسیہ اور سماقیہ اور اسفاناخیہ اور زرشک پڑی ہوئی خواہ اور اسیطرح کی دینی چاہیین ۔ واجب ہی احتراز کرنا اور بچنا اوس غلطی سے جو اس قسم کی مغص مین پڑتی ہی اور گمان ہوتا ہی کہ یہ قولنج ہی پس اوسی کا علاج کیا جاتا ہی اور مریض ہلاک ہو جاتا ہی علاوہ ازین ہم پھر دوبارہ رجوع کرین گے تعریف اور تشخیص تمام پر اس مغص کے سوا جبکہ جسوقت ہم قولنج صفراوی کا بیان کرین ناظر کتاب ہذا کو اوس مقام کا ملاحظہ کرنا چاہیے کہ پورا بیان اس معالجہ کا وہان سے معلوم ہوگا ۔ جو مغص کہ قروح کیوجہ سے عارض ہو اوسکا وہی علاج قروح کا ہی اور ہم قروح امعا کے باب مین بیان کر چکے ۔ اور جو مغص دیدان کے سبب سے عارض ہو اوسکا علاج بعینہ دیدان کا علاج ہی **قراقر اور بلا ارادہ خروج ریح کا بیان** قراقر یعنی پیٹ خواہ آنتون کا بولنا پیدا ہوتا ہی کثرت سے اون ریاح کے جنھین غذا ہاے مولد ریاح اور نفاخ نے پیدا کیا ہو خواہ سوء ہضمی کسی سبب سے منجملہ اسباب بدہضمی کے پیدا ہو اور ریاح پیدا کرے عام اس سے وہ بدہضمی اعضاے غذا کی وجہ سے ہوئی ہو یا بسبب غذاؤن کے یہ بدہضمی پیدا ہوئی ہو ۔ اور اکثر تو یہی ہی کہ سوء ہضم بسبب اعضا کے عارض ہوتی ہی جب ان اعضا کو برودت عارض ہو ۔ یا بسبب سقوط قوت اعضا کے سوء ہضم کا عروض ہوتا ہی جسطرح کہ آخر سل مین یہی بات بدہضمی کی اسی وجہ سے لاحق ہوتی ہی ۔ اکثر تو یہی ہی کہ قراقر ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہی اور جسوقت کہ ہیجان طبیعت کا بطرف اجابت اور دفع براز کے ہوتا ہی ۔ کبھی قراقر اوپر کے تین امعاء دقیقہ مین ہوتا ہی اوسوقت آواز قراقر کی بھاری اور ثقیل ہوتی ہی اور جسوقت ریاح مذکورہ کے ہمراہ کسی قسم کی رطوبت بھی شامل ہو اوسوقت قراقر کی آواز سے بقبقہ پیدا ہوگا کبھی قراقر علامت بحران کی ہوتی ہی ۔ اور کبھی بمشارکت طحال کے قراقر پیدا ہوتا ہی ۔ کبھی مریضان یرقان کو بسبب سدد ونکے بہ کثرت قراقر عارض ہوتا ہی بسبب اسکے کہ اونکے امعا مین برودت زیادہ ہوتی ہی ۔ اور کبھی قراقر اوسوقت بھی ہوتا ہی جب کہ جگر مین ضعف ہو ریح کا خروج بدون ارادہ کے کبھی تو بسبب استرخا اور ڈھیلے ہو جانے معاء مستقیم کے عارض ہوتا ہی اور کبھی بسبب استرخاے معاء صائم کے ۔ ان دونون اقسام مین تفرقہ فقط اسی طرح ہو سکتا ہی کہ قسم اول مین حس مقعد کی خروج ریح پر بہت کم ہی اور قسم دوم مین ظہور اور بیرون مقعد کا باہر کیطرف ہوتا ہی **علاج** تدبیر یہ ہی کہ غذا ہاے نافخہ سے پرہیز کرنا اور کثرت غذا سے روکنا اور بھوک پر صبر کرنا اور ہاضم کی تقویت اونھین ادویہ سے جو معلوم ہو چکی ہین اور تحلیل ریاح کی تدبیر کرنے اون دواؤن سے جنکو باب قولنج ریحی مین بیان کرین گے ۔ عمدہ تر اس مطلب کیواسطے اکثر اوقات معجون کمونی اور فلافلی ہی اور روح مرپے اور اگر یہ مرض ہمراہ اسہال کے ہو پھر معجون خوزی ہی ۔ ایضاً زیرہ اور اجوائن اور کاشم اور کرویا ہر واحد ایک جزو اور انیسون دو جزو ہمراہ قند سپید عمدہ کے بقدر پانچ درہم بطور سفوف کے تناول کرے ۔ اخراج ریح بلا ارادہ کا علاج فالج مقعد کے طور سے کرے یا تریاق اور روغن کلکلانج کا استعمال کرے اور ناف سے اوپر روغن قسط وغیرہ کی مالش کرے اگر یہ مرض بسبب معاء صائم کے عارض ہوا ہو **قولنج اور احتباس ثقل کا بیان** قولنج بیماری آنتون کی ہی دردرسان جسکے عارض ہونے سے جو چیزین براہ طبع خارج ہوا کرتی ہین اون کے نکلنے مین تغیر واقع ہوتا ہی ۔ قولنج دراصل نام ہی اوسی مرض کا جسکا سبب امعاء غلاظ مین ہو یعنی قولون اور متصل قولون کے جو معا ہی ۔ قولنج کا درد شدید ہی بکثرت اوسی معا مین بسبب برودت اور کثافت کے ہوتا ہی اور اسی برودت کی وجہ سے اوس آنت مین چربی زیادہ پیدا ہوتی ہی ۔ اگر یہ سبب امعاء دقاق مین ہو اوسکا نام خاص اصطلاحی جو متعارف ہی اور صحیح بھی ہی ایلاؤس ہی ۔ مگر بعض موقع پر ایلاؤسی کو بنام قولنج جو نام نہاد کرتے ہین وجہ یہ ہی کہ ایلاؤس کو

مشابہت شدید قولنج سے ہی یہ قولنج کے اسباب یا اینکہ خاص امعاء قولون میں پیدا ہوں یا کسی اور امعا متصل سے قولون میں پہنچ کر
قولون تک پہونچیں الغرض یہ اسباب بسبیل شرکت کے اور وہ بھی اسباب جو خاص قولون میں پیدا ہوتے ہیں یہ ہیں کہ یا تو سوء مزاج
مفرد حار ہو خواہ بارد خواہ یابس۔ سوء مزاج حار بسبب تجفیف کے اور بسبب زیادہ متوجہ ہونے غذا کے بطرف جگر کے اور دفع
کرنے بطرف اوسی معا کے صورت قولنج ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جسوقت حرارت زیادہ ہوگی غذا کو جگر زیادہ جذب کرے گا اور طبیعت
تفریق سے کے فضلہ کو بھی زیادہ دفع کرے گا اور حرارت امعا کی اوسی فضلہ کو خشک کر کے صورت قولنج ہوگی۔ اور سوء مزاج بارد
بسبب تجمید اور بستہ کرنے فضول کے قولنج پیدا کرتا ہی خواہ سوء مزاج مفرد پیدا کرے کہ برودت فاعل قولنج ہوتی ہی اور اکثر یہ قولنج بارد بسبب
سرد مزاج میں پیدا ہوتا ہی اور بروقت ابتری ہوا چلنے کے۔ برودت کبھی قولنج اسوجہ سے بھی پیدا کرتی ہی کہ عضل بطن یا استواری
بند کرتی ہی اوسوقت تشنج عضل کی جوف سے متصل ہو کر ثفل میں خشکی پیدا کرتی ہی۔ برودت عضل مقعد کو بھی بند کر دیتی ہی لہذا ثفل
اور اوسکے ہمراہ جو کچھ ہوتا ہی اوپر کی طرف دفع ہونے لگتے ہیں۔ مزاج یابس قولنج کو اس سبب سے پیدا کرتا ہی کہ جو شئی مزلق ثفل ہو وہ تو بوقت
یبوست کے معدوم ہوتی ہی اور ثفل کی خشک کرنے والی اور اوسکو اوسی جگہہ باقی رکھنے والی موجود ہوتی ہی۔ سوء مزاج رطب جو
مفرد ہو کبھی صورت قولنج نہیں ہوتا ہاں اگر اوسکے ہمراہ کوئی ایسا امر عارض ہو جو صورت قولنج ہوتا ہی جیسے کہ یہ مزاج بارد رطب مادی ہی
سوء مزاج مادی اگر حار ہو پس بسبب التہاب اور لذع کے قولنج پیدا کرتا ہی اور بسبب اسکے کہ حد مغص سے بڑھ کر درجہ قولنج تک پہونچا
دیتا ہی۔ اور سوء مزاج بارد مادہ کا اس جہت سے قولنج پیدا کرتا ہی کہ بسبب برودت ناگوار اسکے درد پیدا ہوتا ہی اور یہ سوء مزاج مختلف
بارد ہی بسبب درد کا ہوتا ہی۔ یا اینکہ بارد مزاج سے تفرق اتصال گذرگاہ ثفل میں پیدا کرتا ہی اگرچہ یہ تفرق اتصال خالص قولنج نہیں ہی
(بلکہ تشنج یا اشتقاق وغیرہ بھی اسکے ہمراہ ہی)۔ کبھی بارد میں یہ بات بھی ہوتی ہی کہ ساعت بساعت ریاح کا زور رہتا ہی اسلیے کہ ریح
مزاج بارد سے پیدا ہوتی ہی۔ کبھی خلط فاعلی اس درد قولنج کے ہمراہ سوداوی مادہ بھی ہوتا ہی۔ کبھی عارض ہونا اس قسم بارد کا
بطور نوبت اور دورہ کے بروقت غذا کھانے کے ہوتا ہی اور بیشتر اس درد میں ایک شئی ترش سوداوی کا نکل جانا بھی سکون
پیدا کرتا ہی اگرچہ برآمد ہوتا بروقت ایسے الم اور درد قولنجی کے اکثر بلغم کا ہوتا ہی اسلیے کہ برودت اعضا کی شدید ہوتی ہی یا اس سبب سے
کہ فساد ہضم پیدا ہوتا ہی یا اینکہ غذا اور فواکہہ اور ترکاریاں مورث اسکی ہوتی ہیں۔ یا اینکہ سبب قولنج ترش کا ایک سدہ ایسا ہوتا ہی
جو براز کے خروج کو منع کرتا ہی اور اخلاط اور ریاح کے نفوذ کو روکتا ہی اور یہی اخلاط اور ریاح دفع ہوتے ہیں لہذا درد اور تمدد
عظیم پیدا ہوتا ہی اور اکثر یہ سدہ اوسی وقت پڑتا ہی جب ورم نہو اسلیے کہ یہ تسدید جب واقع ہوتی ہی کہ پہلے اعور ممتلی ہو جائے
پھر بعد اوسکے قولون تک پہونچتی ہی۔ یہ سدہ یا تو ورم امعا کا ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم گرم ہوتا ہی۔ یا کہ خلط بلغمی بالزوجت ہوتی ہی
کہ فضائے معا کو پر کر دیتی ہی اور بھر کر دیتی ہی اور یہی قسم مرض قولنج کی اکثر واقع ہوتی ہی اور یہی قسم ایسی ہی کہ تپ آنے سے اسکو نفع ہوتا ہی
یا یہ سدہ ایسی ریح سے پیدا ہوتا ہی جو معترض ہو یعنی آڑی اور ترچھی ہو کر فضاء امعا کو روکے۔ یا کوئی پیچیدگی اور التوا ایسا پڑتا ہی
جو پانی اور ہوا کی پیچیدگی سے مشابہہ ہو اور ٹھہر جاتا ہی یعنی وہ پیچ پڑ کے دیر تک نہیں کھلتا ہی اور رباط باریک کو دبا لیتا ہی۔ یا کسی
معا کا اندفاع بجانب اربیہ اور کش رانکے ہوتا ہی یا بطرف خصیہ کے یا فتق اسکے اوپر کیطرف پیدا ہوتا ہی۔ یا کسی قسم سے اقسام کیڑوں کے
جو ہجوم کر کے مانع نفوذ ہوتے ہیں یا کوئی ثفل یابس رک جاتا ہی اور یہ ثفل خشک اسواسطے ہی کہ غذا ہاے یابسہ سے پیدا ہوا ہی

یا اینکہ وہ ینک امعا مین ٹھہرا رہا ہی لہذا اسمین خشکی آگئی اور اسکے باقی رہنے کا سبب امعا مین ضعف قوت دافعہ کا تھا۔ اور اکثر یہ معاملہ
تناول کسی شی مخدر کے خشک ہوجاتے ہین اسلیے کہ ادویہ مخدرہ ادن قوتون کو جو ثفل کی درستی مین اثر کرتی ہین تبریس اور سن کردیتی
ہین اور شی مخدر کے ہمراہ ثفل مین خشکی بھی آجاتی ہی۔ یا بسبب ضعیف ہونے قوت عاصرہ عضل بطن کے سدہ پڑتا ہی جیسے یہ ضعف اوس
شخص کو عارض ہوتا ہی جو بکثرت جماع کرتا ہی۔ یا ابطال حس امعا اسکا باعث ہوتا ہی۔ یا کمی انصباب مرار کی جو ثفل مین لذع پیدا کرتا ہی
اسکے رک جانے کی باعث ہوتی ہی۔ یا اس وجہ سے کہ ماساریقا چونکہ ثفل سے رطوبت کو زیادہ چوستی ہی کسی ادرار مفرط کی جہت سے
خواہ ریاضت بافراط کے واقع ہونے سے اور بشدت تحلل بدنی کی وجہ سے اور یہ تحلل کسی مزاج بدنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو یا اینکہ ہوا کے
سبب بدنی حارہ ہو لہذا تحلل بدنی عارض ہو الغرض ان سب صورتون مین چونکہ جذب رطوبت کا ماساریقا زیادہ کرتی ہی لہذا ثفل خشک
رہ جاتا ہی اور یہی سبب ہی کہ آب گرم سے نہانا قبض طبیعت پیدا کرتا ہی یعنی تحلل رطوبات سے چونکہ ثفل مین یبس عارض ہوتا ہی لہذا قبض
پیدا ہوتا ہی۔ ہوائے گرم کی تسخین یہان تک زیادہ ہی کہ جذب رطوبات کرلیتی ہی اگرچہ تحلل بھی نہ واقع ہو۔ یا تحلل تا صوری باعث جذب
رطوبت ثفل کے ہوکر قولنج پیدا کرتا ہی۔ کبھی یہ تحلل خواہ مزاج گرم بسبب کسی پیشہ خاص کے عارض ہوتا ہی کہ اوس پیشہ کیوجہ سے برداشت
کرنا حرارت اور گرمی کا زیادہ پڑتا ہی جیسے شیشہ گری اور حدادی اور سنگ وغیرہ۔ یا کوئی مزاج حار خاص شکم پیدا ہوکر بسبب اپنی حرارت کے
خشکی براز مین پیدا کرے۔ یا یہ کہ سبب اس حرارت کا خود ثفل مین ہو یا اینکہ جوہر ثفل خود بخود یابس ہو اور یہ بات کمتر حالات مین بسبب
کثرت مرارہ حارہ کے ہوتی ہی جو شکم پر ریزش کرکے ثفل کو جلا دیتا ہی جسوقت کہ اوسی مرارہ اور ثفل کا سامنا ہو مراد یہ ہی کہ ہر وقت انصباب
مرارہ کے اگر ثفل موجود ہو تو اوسے جلا دیتا ہی اور یہ جلا دینا یا بسبب قلت مقدار ثفل کے خواہ بوجہ خشکی اصل جوہر ثفل کے ہوتا ہی۔ اور
یہ بات کمتر واقع ہوتی ہی اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ انصباب صفرا سے دست آتے ہین اور جسوقت یہ قولنج مراری عارض ہو گو کمتر ہوتا ہی ایذا
اور الم امعا کو زیادہ پہونچتا ہی کہ اوسکا تحمل نہین ہوسکتا ہی۔ اور بیشتر سبب اسکا یبوست کا بشدت خارج ہونا کہ اوسکی جہت سے حرارت
اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہی اور بوجہ احتقان کے ادرار بول کرتی ہی اور مقعد کیطرف تسدید پیدا کرتی ہی پس ثفل اوپر کیطرف چڑھنے لگتا ہی
اور قولنج پیدا ہوتا ہی۔ یا حدوث قولنج کا کسی مزاج یابس سے ہوتا ہی جو امعا مین اور شکم مین ہو کہ ثفل کو خشک کردیتا ہو۔ بعض اطبا نے کہا ہی
کہ ثفل محتبس کبھی مثل پتھر کے سخت ہوگیا ہی اور پتھری کی شکل پر خارج ہوا ہی۔ جو قولنج بمشارکت عارض ہوتا ہی اوسکی مثال یہ ہی جیسے کہ جگر
اور گردہ اور مثانہ خواہ طحال مین ورم پیدا ہو پس امعا بھی تنگی اور ضغط مین شریک عضو متورم کے ہوجائین پس حجم ورم سے تو ضغطہ
اور تنگی پیدا ہوا اور قبض اور تسدید اسکو عارض ہو۔ یا جیسے کہ امعا کو شرکت گردہ سے پتھری کے درد مین ہو اور فعل دفع ثفل کا معا سے
ضعیف ہوجاے لہذا وہ فضلہ اور اخلاط محتبس ہوکر قولنج پیدا کرین پتھری کی شرکت سے۔ علاوہ یہ ہی کہ درد جو پتھری کے مرض سے
ہوتا ہی مشابہہ درد قولنج کے ہی اور اکثر لوگون پر یہ بات مخفی رہتی ہی اور شبہہ مین پڑجاتے ہین سوائے اوس شخص کے جو صاحب بصیرت ہی
اور ہم عنقریب ان دونون دردونین جو فرق ہی اوسکو بحث علامات مین بیان کرین گے۔ کبھی قولنج اور ایلاوس بطور امراض
وبائیہ کے عارض ہوتا ہی بجہت واحدہ سے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچتا ہی اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگجاتا ہی
اس بات کو بعض اطباے متقدمین نے ذکر کیا ہی اور اوسی نے کہا کہ بعض بیماران قولنج کو انجام مین صرع کا دورہ پڑتا تھا اور صرع کی
وہ قسم تھی جو قاتل اور مہلک ہی اور بعض بیمارون کو انخلاع یعنی اوترجانا امعا و قولون کا پیدا ہوتا تھا اور استرخاے امعا مذکور مین

مبتلا ہوتا تھا اگر زندگی اوسکی باقی رہتی اور اس کیفیت سے خلاصی ہونے چاہتی نجات اور شفا کی امید ہوتی ہی اور اکثر یہ شدائد مبتلا اوس ہی
میں پڑتے تھے یا اینکہ یہ ضرر قولنج کو بسبب استعمال سکے بر نہج بحران سکے عارض ہوتا تھا۔ یہی طبیب کہتا ہی کہ بعض اطبا نے علاج اس مرض کا
بطور تجیب کیا تھا اور وہ علاج یہ ہی کہ مریض کو اوس سے کاسنی اور کاہو اور گوشت غلیظ اور سنگین مچھلی کا اور گوشت ہر ایک تیز اور حریف
جانور کا کھلاتا تھا اور یہ سب چیزیں سرد کر کے کھلاتا تھا اور پانی بھی سرد پلاتا تھا اور ترشی کے اقسام کا استعمال کرتا تھا اور یہ سب کچھ
ایسے بیمار کو نفع دیتا تھا تا اینکہ چند اون اشخاص کو جنکی نوبت صرع اور فالج مذکور تک نہ پہونچی ہر ایک تیز اشیا اور پاچہ دیتا تھا اور بعض
ایسے بیماروں کو جنمیں صرع کا دورہ شروع ہوتا تھا بھی ایسی ہی اشیا اوس شخص نے کھلائیں پلائیں اور مفید پڑیں۔ کبھی قولنج اصحاب
تمدد کو عارض ہوتا ہی پس وہ لوگ رفع ثفل سے عاجز ہو جاتے ہیں اور دفع اخلاط کا امعائے عالیہ سے نہیں کر سکتے جسطرح کہ وہ لوگ
حبس کرنے اور روکنے سے اوس فضلے کے جو امعائے زیرین میں ہو عاجز ہوتے ہیں۔ اور بیشتر برودت مزاج ایسے ہی بیماران تمدد کی
سبب حدوث قولنج کا ہوا کرتی ہی۔ اکثر یہ ہی کہ قولنج کا عارض ہونا مادہ بلغمیہ سے ہوتا ہی اوسکے بعد پھر مادہ ریحی جو منفذ کو بند کر دے
اور طبقات امعا میں نفوذ کر جائے اور لیفیت امعا میں گھس کر تفرق اتصال پیدا کرے اسلیے کہ ریح کا پھیلنا معدہ میں بسبب وسعت
فضائے معدہ کے اور بسبب حرارت معدہ کے اور قریب ہونے اعضائے حارہ کے اوسی معدہ سے ہوتا ہی اور اوپر کی آنتوں میں ریح کا
پھیلنا بسبب رقت اور باریکی جرم امعائے مذکورہ کے ہوتا ہی اور باقیماندہ امعا میں بسبب اضداد امور مذکورہ کے ہوتا ہی مثلاً
اینکہ اونمیں برودت ہی اور ضخامت ہی اور تعاریج یعنی ترچھا پن خواہ سلوٹیں اونمیں زیادہ ہیں اور طبقات اونکا چسپیدہ ہی۔ قولنج ریحی اگرچہ
کسی ایسے مادہ سے نہیں ہوتا جو ابتدا حدوث ریح کی نہ کرے یعنی مادہ مولد ریح ضرور ہوتا ہی مگر نسبت اوس قولنج کی اوسی مادہ کیطرف
اسواسطے نہیں ہوتی کہ وہ مادہ تنہا ایسا نہیں ہوتا جو راہ برآمد ثفل وغیرہ کو روکے بلکہ جو ریح اوس مادہ سے حادث ہوتی ہی وہی مانع
برآمد ثفل وغیرہ کی ہوتی ہی۔ قولنج بلغمی بذات خود ایذا دہی کرتا ہی اور یہ مادہ بلغم بذاتہ مانع خروج ثفل وغیرہ کا ہوتا ہی۔ اور باقی سب اقسام
مذکورہ بالا بہت کم ہیں مادہ بلغمی کے بالذات ایذا دہی سے منجملہ اون اشیا کے جو امعا کو آمادہ قولنج پر کریں خصوصاً قولنج ریحی پر شراب کہ
جسمیں پانی زیادہ ملا ہو اور ترکاریاں خصوصاً کدو اور فواکہ تر خصوصاً انگور اور فواکہ تناول کر کے پانی پینا خواہ بعد کھانے فواکہ کے
حرکت کرنی اور جماع کثیر اور اخراج ریح کو ٹالنا اور برودت شدید کا امعا تک پہونچنا کہ امعا کی تبرید اور تکثیف مسامات کرے۔
جو چیزیں امعا کو قولنج ثفلی پر آمادہ کرتی ہیں بیضہ بریان کھانا اور امرود اور بہی ترش اور غلیظ اور جو کے ستو اور باجرہ اور چاول
اور جو چیزیں مثل اسکے مسدد ہیں۔ ایضاً براز کا روکنا اور ٹالنا بھی اسی قولنج ثفلی میں ڈالتا ہی۔ اور جماع دیر تک خواہ بکثرت کرنا
خصوصاً کھانا کھانے کے بعد جب غذائے غلیظ کھائی ہو۔ جو قسم قولنج کی خلط غلیظ سے خواہ ثفل ہائے بستہ سے پیدا ہوتی ہی اوسمیں
پہلے معاء اعور اوسکے مادہ سے بھر جاتی ہی اور اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہی اوسکے بعد پھر اور امعا میں امتلائے مادہ ہوتا ہی اور جب تک
وہ مادہ جو اعور میں ہی نہ نکل جائے گا تمام براز یعنی کھل کر اجابت معمولی نہو گی۔ اکثر قولنج امعا کو امداد اوپر کے اعضا سے پہونچتی رہتی ہی
اور جسقدر حقنہ کیا جائے خواہ تکمید اور سینک کریں اوپر سے مادہ زیادہ اوترتا ہی اور درد بڑھتا جاتا ہی اور تپ کا آجانا ایک
ایسے قولنج کو نافع ہوتا ہی اکثر اوجاع میں قولنج کے جو بسبب ریح یا بلغم کے پیدا ہوں سوء مزاج حار عارض ہوتا ہی اور یہ سوء مزاج بڑا امر ہی
منجملہ اون امور کے جن سے شفا قولنج ریحی کی ہوتی ہی۔ قولنج اکثر اوقات منتقل فالج کیطرف ہوتا ہی اور یہی اسکا بحران ہو جاتا ہی

اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہی جسوقت مادہ رقیق بطرف جوڑونکے اور اطراف بدنکے منتقل ہو پس عضل اوسکو پی لیوین اور اسیطرح
کبھی قولنج کا بحران وجع مفاصل کیطرف ہوتا ہی ۔ اور بیشتر منتقل بطرف درد پشت بلغمی کے ہوتا ہی ۔ دموی قولنج کو فصد نافع ہی
اسلیے کہ حرارت موضع معلوم کی مواد کو نضج دیتی ہی اور ادویہ قولنجیہ بھی مفید ہین جو مواد خام کو پختہ کرتے ہین ۔ جسوقت قولنج کا
انتقال وسواس و مالیخولیا اور صرع کیطرف ہو یہ علامت ردی ہی ۔ بیشتر انتقال اسکا بطرف استسقا کے ہوتا ہی اور بیشتر مزاج
جگر کا فاسد ہوجاتا ہی ۔ جسوقت قولنج ہمراہ اوجاع مفاصل وغیرہ کے پیدا ہو ان دردونکی ابتدا پھر معلوم نہوگی اور نہ معلوم ہونے کے تین
اسباب ہوتے ہین (۱) درد قوی یعنی قولنج کا بوزن فضل ہی بہ نسبت ضعیف کے (۲) مواد کا توجہ بطرف الم شدید کے ہوتا ہی (۳) بھوک
اور بیداری جو بہ ابتدا سے قولنج کے فضول مفاصل کی تحلیل کرتی ہی جسوقت کہ احتباس ثفل کا زمانہ زیادہ گذرے نفخ شکم عارض ہوا و
قتل کر بیگا ۔ اگر اعضا قولنج مثلاً امعا ایسے قوی ہون کہ فضول کو قبول نکرین پس یہ فضول پھیلتے ہین اور امراض سر پیدا کرتے ہین
اکثر قولنج ثقیل بعد ایسی روانی شکم کے پیدا ہوتا ہی جسمین غلیظ مادہ نکلجاتے ۔ اکثر علاج قولنج سے ہچکی پیدا ہوتی ہی **علامات قولنج کے**
جو ابھی مستحکم نہین ہوا ہی یہ ہین کہ براز سے پیشتر کوئی شی خارج ہو درد وغیرہ مین کمی ہوجاے اور نوبت براز کو ٹالتا ہو اشتہا مین کمی ہو
اشتہا بالکل زائل ہوگئی ہو مریض کو جملہ اقسام کی شیرینی اور چکنائی ناگوار معلوم ہو اگر کسی وقت تھوڑی سی خواہش ہو فقط ترش
چیز کی خواہ تیز اور شور کی ہو اور میلان خاطر و بکائی اور متلی پیدا کرے خصوصاً جسوقت کوئی چکنی شی تناول کرے یا کسی
مٹھائی کی بو سونگھ لے استمرا یعنی پچنا غذا وغیرہ کا اوسے نہین ہوتا اور نہ کوئی شی براہ مبرز برآمد ہوتی ہی تا اینکہ ریح کا خروج
بھی بند ہوجاتا ہی اور اکثر یہان تک نوبت پہونچتی ہی کہ ڈکار آنی بھی موقوف ہوتی ہی ۔ مغص یعنی مروڑ اور اینٹھن زیادہ ہوتی ہی
ایسا معلوم ہوتا ہی جیسے اوسکے پیٹ مین کوئی شی ایا برمہ سے سوراخ کر رہا ہی یا اینکہ کسی نے اسکی آنتونمین سلائی رکھدی
کہ جب ہلتا ہی درد اوٹھتا ہی پیاس ایسی شدید ہوتی ہی کہ یہ مریض کبھی سیراب ہی نہین ہوتا اگرچہ کتنا ہی زیادہ پانی پی جاے
اسلیے کہ جو کچھ پیتا ہی جگر تک اوسکا نفوذ ہی نہین ہوتا بسبب اون سدونکے جو رگہاے ماساریقا کے منفذ مین پڑ جاتے ہین
وہ منفذ ماساریقا کے جو متصل شکم کے ہورہے ہین ۔ رطوبات اور گولیان براز کی برابر بڑی مینگنی کے یا چھوٹی مینگنی کے
برآمد ہوتی ہین جو امعا کے اوپر طافی ہوتی ہین اور تیرتی رہتی ہین قی مراری اور بلغمی متواتر ہوا کرتی ہی اور ابتدا قی کی بلغمی ہی
اکثر ہوتی ہی ۔ بیشتر ایک رطوبت کراثی خواہ زنگاری بھی براہ قی برآمد ہوتی ہی اور بیشتر ایک شی از قسم سودا کی بھی قی مین برآمد ہوتی ہی
اور پھر رک جاتی ہی اسلیے کہ اخلاط اس شخص کے بوجہ درد کے اور بسبب بیداری کے سوختہ ہوجاتے ہین اور بسبب استعمال
ادویہ حارہ کے ۔ قی کا متواتر ہوتا اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ معدہ کو امعا سے شرکت ہی اور مادہ فراہم شدہ کی امعا مین کثرت ہی
اور نیچے کیطرف نکلنے کی راہ بند ہی ۔ اور دوسری یہ وجہ ہی کہ طریق اور راہ خروج مرار کی بیچ اکثر اوقات کے اس مرض مین بند
ہوتی ہی لہذا مرار اوپر کیطرف متوجہ ہوتا ہی اور اسیوجہ سے پیشاب مین سرخی رہتی ہی اسلیے کہ تمام مرارہ بطرف گردونکے متوجہ ہوتا
یا اینکہ بطرف مرارہ کے متوجہ نہین ہوتا ۔ مرہ کی کثرت اسواسطے ہوتی ہی کہ بوجہ سدہ کے رکا ہوا رہتا ہی اور راہ خروج کی
نہین پاتا ہی یا سرخی پیشاب کی یہ وجہ ہی کہ درد کا خاصہ ہی کہ پیشاب کو سرخ کر دیتا ہی اور یہ بھی سبب سرخی بول کا ہی کہ گردہ بھی
درد مین شریک امعا کے ہوتا ہی اور اسی وجہ سے اکثر پیشاب بند بھی ہوجاتا ہی ۔ کبھی اوائل قولنج مین پیشاب برنگ آب نخود کے

بیچ کی پیاس نہین بجھتی ہے

خواہ پنیر کے پانی کے ہوتا ہے - کبھی کبھی ہڈی مین سینہ کے ایک پھڑک اور دھچک سی پیدا ہوجاتی ہے اور اوسوقت اوسکا سینہ محتاج اسکا
ہوتا ہے کہ ہاتھ سے پکڑے رہے - بلکہ بوجہ شدت درد کے سر اپنا نکلنے کی نوبت پہونچی ہے اور غشی طاری ہوجاتی ہے **علامت**
سلامت قولنج کی اسلم اور بے خوف قولنج کی وہی قسم ہے جسمین احتباس اور قبض شدید نہو اور درد متصل رہے کہ بیشتر اوسمین
خفت ہوجایا کرے اگرچہ پھر دوبارہ عود بھی کرے اور مریض کو خروج ریح اور براز سے خواہ استعمال حقنہ سے راحت ملجایا کرے جیسے کہ ضد مخالف
ان امور کے صعب اور دشوار ترین اقسام قولنج مین ہوتی ہے **علامت قولنج ردی کی** درد کا شدید ہونا قے کا پے درپے ہونا
پسینے کا سرد نکلنا اطراف کا سرد ہوجانا شدت درد کی وجہ سے جو باطنی اعضا مین ہے اور خون اور روح کا میلان اوسی موضع درد کیطرف
ہوتا ہے کیونکہ درد جذاب ہے - جسوقت نوبت ہچکی کی پہونچے کہ دم لینا دشوار ہو اور اختلاط عقل اور کزاز کی نوبت پہونچے اور جلد اشیا
جنکا نکلنا اسطرف سے معتاد ہے بند ہوجائین نہ از خود نکلین اور نہ حیلہ اور تدبیر سے اوسوقت یہ مرض قاتل ہوتا ہے **غرائب علامت**
قولنج کی جس شخص کے شکم مین درد ہو اور پھر اوسکے بھوون پر دانہ ہائے سیاہ برابر باقلا کے نمودار ہوکر پھر منقرح اور شگافتہ ہوجائین
اور پھر نکلین اور دوسرے دن تک باقی رہین خواہ دوسرے روز سے زیادہ ایسا مریض مرجاتا ہے اسی شخص کو سبات اور نیند کی زیادتی
ابتداے مرض مین پیدا ہوتی ہے - سانس کا عمدہ بحال خود رہنا بھی اس نوع مین نجات مریض پر کمتر دلالت کرتا ہے چہ جاکہ سانس بھی خراب
ہوجائے **فرق درمیان قولنج اور سنگ گردہ کے** کبھی سنگ گردہ کے مرض مین وہی اعراض اور احوال قولنج کے مشابہ عارض
ہوجاتے ہین جنکا ابھی ذکر ہوچکا اسلیے کہ قولون کبھی شریک گردہ کے ہوجاتی ہے اوسوقت قولون مین وہی درد پیدا ہوتا ہے جو قولنج کا درد ہے
اور اس درد کو وہی اعراض لازم ہوتے ہین جو مناسب درد قولنج کے ہین - مگر فرق ان دونون مین یعنی درد قولنج اور درد سنگ گردہ مین
چھ طرح سے کیا جاتا ہے (۱) درد کی حالت اور کیفیت سے (۲) مقارنات خاصہ یعنی وہ امور جو قرین وجود ہر ایک کے ان دونون سے
ہوتے ہین (۳) جو چیزین ہر واحد کو ان دونون درد سے موافق ہوتی ہین یا موافق نہین ہوتی ہین (۴) جو چیز بروقت ہر ایک قسم
درد کے نکلتی ہے اور خارج ہوتی ہے (۵) مبلغ اور مقدار اعراض کی (۶) بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے جو ہر ایک سے پہلے موجود ہو
لیتے ہین - حالت اور کیفیت درد کی اوسمین اختلاف مقدار اور مکان اور زمانہ اور حرکت کا ہوتا ہے اسلیے کہ جو درد کہ سنگ گردہ
کا ہے اوسکی مقدار صغیر اور چھوٹی ہوتی ہے گویا ایک سوا خواہ باریک نکلا سا گڑا ہوا ہے اور قولنج کا درد مقدار مین کبیر اور بڑا ہوتا ہے
مکان درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد داہنی جانب کے نیچے سے شروع ہوتا ہے اور اوپر کیطرف پھیلتا جاتا ہے اور بائین طرف بھی
بڑھتا ہے اور جب ٹھہر گیا یعنی جگہہ پکڑ چکا پھر اوس کا انبساط یمین اور یسار کیطرف ہوتا ہے - ایک گروہ اطبا کے نزدیک یہ بات ہے
کہ قولنج کا درد بائین طرف سے کبھی شروع نہین ہوتا ہے اور یہ راے اونکی صحیح نہین ہے ہم نے اسکے خلاف کا تجربہ کیا ہے - قولنج کے
درد مین یہ بات بھی ہوتی ہے کہ آگے کیطرف اور اسبوے عانہ یعنی پیڑو کیطرف زیادہ مائل بطرف پشت کے ہوتا ہے - اور سنگ گردہ کا
درد اوپر کیطرف سے شروع ہوکر تھوڑا نیچے اوترنے کے بعد بس وہین تک اوترتا ہے جہان تک اوترکے ٹھہر جاتا ہے یعنی جگہہ پکڑ لیتا
اور پشت کیطرف زیادہ مائل ہوتا ہے - زمانہ کا اختلاف درد مین یہ ہے کہ سنگ گردہ کا درد بروقت خلو معدہ کے زیادہ شدت
کرتا ہے اور درد قولنج بروقت خلوے معدہ کے کم ہوجاتا ہے اور بروقت تناول کسی چیز کے قولنج کے درد مین شدت ہوتی ہے
درد قولنج کا دفعۃً شروع ہوتا ہے اور تھوڑے سے زمانہ مین اسکا آغاز نمایان اور پوری شدت ہوجاتی ہے اور ٹھہری کا

درد تھوڑا تھوڑا شروع ہوتے ہوتے آخر میں جاکر اسکی شدت ہوجاتی ہے اور زیادہ ہوجاتا ہے – اور یہ بات ہے کہ سنگ گردہ کا درد پہلے پشت میں ہوتا ہے اور عسر بول یعنی بہ دشواری پیشاب آنا پیدا ہولیتا ہے اوسکے بعد پھر وہ علامات جو درد قولنج سے مشترک ہیں پیدا ہوتے ہیں اور قولنج میں پہلے وہ علامات مشترکہ پیدا ہولیتے ہیں بعد اوسکے درد پیدا ہوتا ہے – حرکت درد کا اختلاف یہ ہے کہ قولنج کا درد مختلف جہات میں حرکت کرتا ہے اور سنگ گردہ کا درد ایک ہی جگہ ٹھہرا رہتا ہے – دوسرا فرق متقارنات کی وجہ سے وہ یوں ہے کہ پھریری بدن پر بکثرت سنگ گردہ کے درد میں ہوتی ہے اور قولنج کے درد سے کچھ اسکو نسبت نہیں ہے – تیسرا فرق بنظر موافق اور ناموافق ہونے اشیا کے یہ ہے کہ حقنہ اور خروج ریح اور ثفل سے قولنج میں بخوبی کمی ہوجاتی ہے اور سنگ گردہ کے درد میں ان امور میں تخفیف معتد بہ نہیں ہوتی اور اکثر حالات میں یہ تدبیریں اسمیں بیکار ہوتی ہیں – پتھری کے ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ سے سنگ گردہ کے درد میں کمی ہوتی ہے اور قولنج کو کچھ مفید نہیں ہوتی ہیں – چوتھا فرق باعتبار خروج فضلات وغیرہ کے یہ ہے کہ سنگ گردہ میں اکثر احتباس اور رک جانا ایسے فضلہ کا نہیں ہوتا کہ اگر وہ خارج ہو مثل اونٹ کی مینگنی کے ہو خواہ مثل گولیوں کے اور مثل گوبر کے ہو اور کسی رطوبت پر تیرتا ہوا برآمد ہو اور بیشتر تو ایسے درد گردہ کے ساتھ احتباس فضلہ کا مطلق ہوتا ہی نہیں اور نہ قراقر وغیرہ ہمیں ہوتا ہے اور قولنج کا درد ان امور سے کبھی خالی نہیں ہوتا – پانچواں فرق بنظر مبالغ اعراض کے پس دونوں بیماریوں کا درد اور درد پشت اور قشعریرہ سنگ گردہ کے درد کے ہمراہ اکثر اوقات ہوتا ہے مگر سقوط اشتہا اور قے مراری اور بلغمی اور کمی اشتہا یعنی غذا وغیرہ پچنے کے اور شدت درد کی اور نوبت بہ غشی اور سرد پسینہ تک پہونچنے کی اور انتفاع قے کا سنگ گردہ میں کم ہوتا ہے – چھٹا فرق بجہت اسباب اور دلائل متقدمہ کے یہ ہے کہ متواتر بدہضمی اور تخمہ کا ہونا اور غذا ہاے خراب کی خورش اور ہمیشہ مغص کا رہنا اور قراقر کا اور خروج ثفل کا احتباس قولنج سے پہلے ہوتا ہے اور پیشاب ریگ ملا ہوا اور خلطی یعنی مختلط باخلاط سنگ گردہ سے پہلے ہوتا ہے – یا اینکہ سنگ گردہ میں بول رقیق نہیں ہوتا پھر اوسکے بعد خلطی اوسکے بعد ملی ہوتا ہے

تفصیلی علامات ہر ایک قسم قولنج کے

بلغمی قولنج پر مقدم ہونا ایسے اسباب کا جو پیدائش بلغم کے واجب کرتے ہیں از قسم چربی اور اقسام غذاؤنکے اور سن اور عادت اور بلد اور وقت اور جملہ اشیا مولدات بلغم جو معلوم ہوچکے ہیں – بلغم کا ثفل کے ہمراہ برآمد ہونا قبل حدوث قولنج کے اور بروقت موجودگی قولنج کے ہمراہ براز کے بذریعہ حقنہ کے نکلنا بھی اسی پر دلیل ہے کہ قولنج بلغمی ہے – اسافل بدن کا سرد رہنا اور گرانی کا محسوس ہونا احتباس کی شدت زیادہ ہونی کہ ثفل کی مقدار کسیقدر بھی نہ خارج ہو اور نہ کوئی خلط نہ ریح کچھ بھی نہ برآمد ہو اور اگر شاید نکلے بھی تو ایسی پھولی ہوئی ایک شی برآمد ہو جیسے گوبر اور جیسے کہ ریح میں نکلتا ہے اور سبک ہوتا ہے – درد کی مدت طویل ہو – مناسب نہیں کہ طبیب فریب خوردہ ہوجائے اور دھوکہ میں آجائے بوجہ شدت پیاس اور التہاب کے اور بوجہ سرخ ہونے پیشاب کے اور گمان کرے کہ مرض قولنج مادہ حار سے ہے اسلیے کہ یہ سب علامتیں جملہ اقسام میں قولنج کے مشترک ہوتی ہیں حار یا بارد ہو –

علامت قولنج ریحی کی اسباب معلومہ کا مقدم ہونا جیسے بکثرت پانی پیتا ہو اور شراب نا پختہ پینے کی کثرت کی ہو اور نفاخ ترکاریاں زیادہ استعمال میں آئی ہوں اور اسیطرح فواکہ بھی ایسے ہی استعمال کرتا ہو یا غذائے غیر منہضم پر استعمال غذا کرتا ہو قراقر اور احتباس ثفل کا معا ہیں ہو اور تمدد یعنی کھچاؤ اور تمزق یعنی پارہ پارہ ہونے کی کیفیت بشدت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی کیلے وغیرہ سے انتڑیوں میں کوئی سوراخ اور چھید کرتا ہے یا اینکہ ایک کیلا کسی کے امعا میں داخل کردیا ہے – اور کیفیت

قولنج بلغمی مین کبھی اوسوقت ہوتی ہی جب احتباس ریاح کا خواہ ریح کو بلغم نے پیدا کیا ہو مگر ریحی مین اسکی شدت زیادہ ہوتی ہی ۔
ریحی مین ثقل اور گرانی زیادہ معلوم نہین ہوتی ہی کبھی قولنج ریحی مین پہلے قراقر کی کثرت اور ریاح کی زیادتی ہوتی ہی اور ریاح اوٹھتے اور
ٹھہر جاتے ہین پھر قراقر نہین ہوتا ہی اور شراسیف ریح صاف ہوتی ہی اور تنگی ریاح کی معلوم ہو ۔ اسطرح پہ ہیئتی ہی جب تمدید کمر مین خواہ زور سے
دبائین ۔ بیشتر درد ایک ہی جگہ ٹھہر جاتا ہی اور دبانے کے سبب حرکت کو نہین ہوتا ہی اور بیشتر انتقال اور پھیلنا درد کا ہاتھ رکھنے سے
معلوم ہوتا ہی اور اکثر دبانے سے معلوم ہوتا ہی ۔ اکثر اوقات ایسے قولنج کے ثفل بہت سفید ہوتی ہی اور بیشتر نہین ہی صاف ہوتی ہی سفید ہوتا
اوسیوقت ہی جب کہ مادہ مولد ریح ثابت اور رجا گزین ہو کہ جسوقت کوئی ایسی بات پیدا ہوسکے کہ حرارت خواہ تنین پیدا کرے ریح بھی
پیدا ہوجائے گی ۔ کبھی قولنج ریحی پر وہی ثقل خشوی یعنی وہ ثقل خشونہ کا دکے دلالت کرتا ہی جو پانی پر تیرتا رہے اور تیرنے کی وجہ
یہی ہی کہ ریح کی اوسمین کثرت ہوتی ہی ۔ بیشتر شکم قولنج ریحی مین نرم رہتا ہی اور اکثر دست بھی آتے ہین اور اخلاط بہ راہ اسہال کے
دفع ہوتے ہین اور اوسکا بند ہوجانا کچھ مفید نہین ہوتا ہی اسلیے کہ ریح غلیظ طبقات امعا مین بند اور رکی ہوئی ہوتی ہی ۔ جو قسم
اسکی ایسی ہی کہ اوسمین درد ایک جگہ سے دوسرے جگہ ہٹتا ہی اور محل واحد مین ٹھہرا ہوا نہین ہوتا ہی وہ اسلم ہی اور جو قسم اسی
قولنج ریحی کی ایسی ہو کہ اوسمین پیٹ کا پھولنا مثل استسقائے طبلی کے ہو وہ ردی اور خراب ہی **علامت قولنج ثفلی کی** پہلے اون
اسباب کا ہونا جیسے احتباس ثفل کا قبل درد کے پیدا ہونا یعنی ایک مدت دراز تک ثفل کا رک جانا اور محل امعا مین گرانی کا زیادہ ہونا اور
ایسا محسوس ہو گویا آنتین خود بخود پھٹی جاتی ہین اور جسوقت مروڑا ہو کر قضائے حاجت کو بیٹھے کچھ نہین نکلتا ہی بلکہ کبھی ایک شی
بالزوجت نکلتی ہی اور پھر غلیظ ہوجاتی ہی ۔ مگر ثفل مراری پہ ثفل کا رنگین ہونا اور بکثرت مرار کا نکلنا اور حرارت کا اوسمین ہونا دلیل ہوتا
اور التہاب اور لذع کا ہونا اور ما بعد اقبل اسہال مرہ صفرا کے ہونے اور زبان کی خشکی یہ سب علامات اوسی کے ہین ۔ جو قولنج ثفلی
کہ تحلل بدن سے پیدا ہوا وسپر دلیل یہ ہی کہ پہلے سے ثفل مین کمی ہوتی ہی اور بدن مین نرمی اور بسرعت بدن کو ایذا پہونچی حرارت
اور برودت خارجی سے ۔ جو ثفلی کہ حرارت شکم اور یبوست سے اوسکے پیدا ہوا وس پر دلالت وجود التہاب مراق سے ہوتی ہی اور
یبوست مراق کی اور تجابت یعنی کھردرا ہونا مراق کا اور بدبو براز مین ہونی اور سیاہی اوسکی جو کسیقدر سرخی بھی لیے ہو ۔ جو
قولنج ثفلی تحلل سے ہو اور ریاضت سے خواہ زیادہ پسینا برآمد ہونے کے تحلل سے یا اور قسم کے تحلل سے پیدا ہوا وسپر دلیل یہ ہی کہ پہلے ثفل
مین کمی ہو اور اسباب موجب تحلل کی موجودگی ہوتی ہی ۔ علامت اوس قولنج کی جو احتباس اوس مادہ صفرا سے پیدا ہو جو امعا پر
ریزش کر کے رک جائے یہ ہی کہ گرانی ہو اور نفخ شکم اور براز کا سپید اور بدشواری براز کا نکلنا اور وجع محدد کا ہونا اور مزاحمت
جو اسکے ہمراہ ہوتی ہی اور تنگی پیدا کرتی ہی اور بیشتر اسکے ہمراہ یرقان بھی عارض ہوجاتا ہی ۔ علامت اوس احتباس کی جو بسبب
برودت جگر کے ہوتا ہی خواہ اور اعضائے قریبہ جگر کے یہ ہی کہ منتن یعنی بدبو نہو اور رنگت براز کی سبزی مائل ہوجائے ۔ علامت
قولنج سوداوی کی کھٹی ڈکار اور براز کی سیاہی اور پیٹ کا پھول جانا اور درد مین کمی **علامت قولنج ورمی کی** ورم گرم سے
جو قولنج پیدا ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ درد مین کھچاؤ اور ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا جسکے ہمراہ گرانی اور ضربان التہاب سمیت
کہ اوسمین حمائے حادہ اور پیاس شدت اور سرخی رنگ کی ہو اور تہیج آنکھون مین اور پیشاب بند ہوجائے اور ریح حبس بول
علامت قوی اسکی ہی اور اسہال سے ایذا ہو ۔ اور کبھی یہ درد ہمراہ نرمی طبیعت کے ہوتا ہی اور بیشتر نوبت بہ اطراف کی

پہونچ جاتی ہی حالانکہ شکم مین بڑی گرمی ہوتی ہی - اور بیشتر یہ مقام شکم سے اس ورم کے سامنے ہی سرخ ہو جاتا ہی پھر اگر ورم صفراوی
ہو تمدد اور ضربان اور ثقل کمتر ہوگا اور تپ اور التہاب اور لذع کی شدت ہوگی - جو قولنج ورم بارد بلغمی سے پیدا ہوا اور وہ قلیل الورم
کمتر ہوتا ہی علامت اوسکی یہ ہی کہ درد متصل بلا وقفہ ہو اور ایک ہی جگہ خاص مین اوسکا ظہور ہو خصوصا جسوقت کوئی شی شکم سے
منحدر ہوتی ہی از قسم اونہین اشیا کے جنکا نکلنا عادت مین داخل ہو اور ہاتھ رکھنے سے ایک انتفاخ مع نرمی کے محسوس ہوتا ہی
اور جثہ یعنی ہاتھ پاؤن چہرہ مہرہ ایسے بیار و نکاسا ہو جاتا ہی جیسے مترہل یعنی وہ لوگ جنکو ترہل اور ڈھیلے ہونے اعضا کا مرض ہوتا
اور سابق اس سے وہی تدبیرین ہو چکی ہون جن سے بلغم کی پیدائش اور ورم بلغمی کی بنا قائم ہوتی ہی مثلا دودھ کے اقسام کا استعمال
اور مچھلی اور گوشت ہاے غلیظ اور فواکہ اور سبز ترکاریان جو تر و تازہ ہون اور علامت اوسکی امتلا کسی شی بارد رقیق سے کہ یہ
علامت اس مرض کے موافق ہی اور پوری پوری ہی براز بھی اس ورم مین ہوتا ہی علامت **قولنج التواے فتقی کی** یہ قولنج دفعۃ
بعد کسی حرکت سخت کے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ وہ حرکت شدید ہی یا کوئی سقطہ یا ضربہ یعنی گر پڑنے خواہ مارنے کی چوٹ سے خواہ ٹھوکر کھانے سے
یا کشتی لڑنے سے خواہ کسی بھاری اور وزنی چیز کے اوٹھانے سے خواہ فتق اور شگافتہ ہونے کسی عضو سے یا ریح شدید کیوجہ سے درد اس قولنج مین یکسان
اور متشابہ رہتا ہی جسمین اختلاف کمی کا نہین ہوتا پھر درد کی زیادتی تھوڑی تھوڑی ہوا کرتی ہی - قولنج فتقی پر وجود فتق کا دلیل ہی علامات
باقی اصناف قولنج کے جو خفیف ہین جیسے وہ قولنج جو برودت امعا خواہ ضعف حس یا دیدان یعنی کیڑونکی وجہ سے خواہ بسبب
فتق کے پیدا ہو - برودت امعا سے جو قولنج عارض ہوتا ہی اوسمین پیاس کی کمی اور براز مین ظہور برودت کا اسطرح سے کہ بھٹہ ابراز برآمد ہو
اور پھولا ہوا ہو اور برودت کا احساس امعا مین ہو اور درد کا خفیف ہونا اور بیشتر اوسکے ہمراہ متلی یا قے بارد بھی ہوتی ہی - علامت
اوس قولنج کی جو مرہ صفرا سے ہو وہی اسباب مقدم الذکر اور سن اور بلد اور سحنہ وغیرہ اور لذع شدید اور التہاب اور احتراق کا موجود ہونا
اور حقنہ حادہ سے ایذا پہونچنی اور اذیت اوس دوا سے جو مسہل ہین اور مرار کا اوترنا اگرسنگی سے گزند پہونچنا اشیاء مبردہ سے نفع پانا
اور اسیطرح استفراغ مرار سے نفع ہونا بشرطیکہ امعا مین یہ مرار سمانہ گیا ہو اور ایک روز درمیان دے کر زیادتی مرض کی ہونی اور
بیشتر ہمراہ اسکے تپ بھی ہوتی ہی اور کبھی تپ نہین بھی ہوتی ہی - اور اگر تپ ہو تو ایسی نہو جیسے جاڑے ورمی ہوتی ہی جسکے اعراض بڑے
اور سخت ہوتے ہین - بیشتر اسکے ہمراہ پیڑو مین ایسا درد ہوتا ہی جیسے کسی نے چھری چبھا دی ہو اور ریح اوس مقام پر نہین ہوتی ہی
علامت اوس قولنج کی جو ضعف قوت دافعہ سے عارض ہو یہ ہی کہ پہلے طبیعت نرم رہی ہو - اور اب بار بار تقاضاے حاجت کا تقاضا
بنا رہے مگر تھوڑا تھوڑا برآمد ہو - اور اسباب ضعف دافعہ پہلے سے پائے جائین جیسے وجود اون امور کا جو قوت گھٹانے والے ہین مثلا
حرارت یا برودت جو خارج سے پہونچی ہو خواہ تناول اشیاء حارہ اور باردہ کا کیا ہو - اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ شکم نرم ہوتا ہی خواہ نرمی
اور قبض مین شکم کی حالت معتدل ہوتی ہی اور مقدار اور کیفیت براز کی بموجب صحت اور مجراے عادت کے ہوتی ہی مگر باینہمہ
پھر بھی ثفل کا خروج محتاج استعمال آلہ کا یا حمول وغیرہ کا ہوتا ہی - اور بیشتر یہ ضرر اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ جو شی کھانے پینے مین آتی ہی
وہ براز مین نرمی زیادہ پیدا کرتی ہی اور لذع کم کر دیتی ہی کہ اسی جہت سے تقاضا اجابت کا اوس سے نہین پیدا ہوتا ہی ازین قبیل
گندنا اور پیاز اور پنیر بھی ہی - ایضا یہ بھی اسکو تناول سے اشیاء مذکورہ کے ہوتا ہی کہ حمولات حادہ کی ایذا کا احساس نہین ہوتا
جسوقت یہ حمول مستعمل ہون اور پیٹ مین نفخ کھانے پینے کیوجہ سے ہو جاتا ہی لہذا جس براز پیدا ہوتا ہی اور درد اسقدر جو شامل

کسی قسم کی دواے مسہل یا ملین وغیرہ نہ پلائی جاے اور فقط احتقان ہی پر اکتفا کریں اور یہ حکم اسواسطے کیا جاتا ہی کہ اکثر قولنج کا سبب
اخلاط غلیظہ ہوتی ہیں جو بجز بی پیچیدہ ایسی ہوتی ہی کہ بذریعہ ادویہ مستفرغہ کی تمام وکمال اوسکا اخراج نہیں ہوتا ہی پھر جب اوپر سے
دوا پلائی گئی تو یہ دوا فقط معدہ اور امعا سے اخراج خلط وغیرہ کا نکرے گی بلکہ اور ایسے مقامات سے بھی ایسا مادہ کھینچ کر نکالے گی جسکے
استفراغ کی کوئی حاجت نہ تھی اور یہ امر صورت ضعف مریض کا ضرور ہوتا ہی اب ضعف پیدا ہو گیا اور ابھی سارا مادہ قولنج بوجہ پیچیدگی کے
خارج نہیں ہوا لہذا پھر استفراغ تنقیہ امعا کی بذریعہ حقنہ ہاے کثیرہ باقی رہی اور استفراغات متواترہ ضرور کرنے پڑینگے جس سے ضعف
مریض بدرجہ غایت بڑھ جاے گی پس مناسب نا امکان یہی ہی کہ ایسے وقت جب کہ ضرورت پلانے دواے مسہل کی اوپر سے نہو فقط
احتقان پر اکتفا کیجاے خواہ جوش قائم مقام حقنہ کے ہی جیسے شیافات اور ضمادات مسہلہ اسلیے کہ حقنہ کا قاعدہ یہی ہی کہ جب تک امعا مین
خلط باقی ہی اور مقامات سے جذب نہین کرتا ہی اور جملہ اعضاے بدنی سے استفراغات کثیرہ نکرنے پڑینگے سو حقنہ اگر مکرر اور بمرات
کثیرہ کیا جاے بر طبق پیچیدہ ہونے خلط مرض کے تب بھی کچھ ضرر نہوگا اور خطرہ اسطرح کمتر ہی بہ نسبت اسکے کہ استفراغ مادہ کا اوپر کے
استعمال ادویہ سے کریں جو تمام بدن سے جذب مواد کرتی ہین - اگر حقنہ کرنے سے کچھ خارج نہوتا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی مادہ مین
نضج نہیں ہوا ہی پس صبر کرنا ضرور ہی اور حقنہ ندینا چاہیے خصوصًا حقنہ ہاے حادہ اسلیے کہ وقت مناسب اونکا بعد نضج کے ہی علاوہ
بران حقنہ ہاے حادہ کے استعمال مین قلب اور دماغ تک ضرر پہونچنے کا خوف ہوتا ہی - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بعض وقت جب حقنہ دیا جاتا ہی
پس دست تو نہین آتے بلکہ دردسر پیدا ہو جاتا ہی اور انتشار مواد ہو جاتا ہی اوسوقت واجب ہی کہ اعانت حقنہ کی دواے مشروب سے
کیجاے - بیشتر ایسا ہوتا ہی کہ اسہال کی خواہش طبیعت کے اوپر سے ہوتی ہی اور رشدہ نیچے کے امعا مین ہوتا ہی اوسوقت واجب ہی
کہ وہ مادہ رقیق جو اوپر کیطرف ہی اوسکو کسیقدر تخین اور غلیظ کردین قوابض کا استعمال کرکے تا کہ دونون مادہ فوقانی اور تحتانی
جنس واحد سے ہو جائین بعد ازان دونون کا استفراغ کیا جاے - واجب ہی کہ حقنہ مین تری زیادہ رہے اگر ہمراہ قولنج کے تپ ہو
اور روغن کی آمیزش ادویہ حقنہ مین کثرت سے ہو تا کہ شوریت نمک کی اسکے ملانے سے ٹوٹ جاے کہ بعض اوقات ایکدرہم سے
لیکر دو درہم تک نمک داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہی بلکہ اڑھائی درہم تک نمک ملایا جاتا ہی - اگر حقنہ سے کسی قسم کا مادہ نہ اوترے
اوسوقت ایارج فیقرا لخم یعنی کسی شربت وغیرہ کی تری سے گوندھا ہوا خواہ سفوف خشک ایارج مذکور کا دینا چاہیے اور اسیطرح
استعمال معجون شہریاران اور تمری کے بعد بھی ایارج مذکور کا استعمال کرنا لازم ہی - مناسب نہین ہی کہ ان بیمارونکے ایارج کو غاریقون سے
قوی کرین اسلیے کہ غاریقون مین قوت غواصی چونکہ زیادہ ہی لہذا احشا مین ٹھہر جاتی ہی - اور واجب ہی کہ بروقت ممتلی ہونے معدہ کے
غذا سے حقنہ ندیا جاے ورنہ خام غذا اسفل کیطرف جذب ہو کر آئے گی - اور واجب ہی کہ پیہم اور برابر استعمال حقنون کا نکرین بلکہ
درمیان دو حقنہ کے ضرور کسیقدر مہلت کا زمانہ بھی رہے **قولنج صفراوی** کی نوبت کے وقت حب ذہب کا استعمال کرنا چاہیے یعنی
اگر زمانہ نوبت کا معلوم ہو اوس زمانہ سے پہلے اس حب کا استعمال کرین - بیشتر ایسا ہوتا ہی کہ ادویہ جاذبہ اخلاط بدن سے
بطرف امعا کے اور اخلاط ردی کو جذب کرتے ہین یعنی علاوہ مادہ صفراوی موجودہ امعا کے اور بیشتر یہی اخلاط جذب شدہ
خراش پیدا کر دیتے ہین پس اوسوقت ہمراہ قولنج کے سحج امعا بھی پیدا ہوتا ہی اور یہ اجتماع سحج اور قولنج کا آفات مہلکہ سے ہی - بدتر
ادویہ سے جو قولنج مین پلائی جائین وہ مسہلات ہین جو مقدار اور حجم مین زیادہ ہون اور طبیعت اون سے متنفر ہی کہ معدہ مین

بوجہ اپنے بوجھ کے ٹھہر سکتے ہیں پاکہ لازم ہو کہ حبوب اور ایارج سے مسہلات تجویز کرین اور جو چیز کہ حجم مین کمتر اور خوشبو مین نہایت عطر ہو اوسی کا استعمال مسہلات مین اولی ہے - واجب ہو کہ توجہ طبیب کی بطرف اعضاے سر کے زیادہ ہو تاکہ ابخرہ اخلاط کو جو بوجہ قولنج کے محتبس ہو رہے ہین نیز ابخرہ ادویہ حارہ کو جنکے بدون استعمال کے چارہ نہین ہے دماغ وغیرہ قبول نکرے اور یہ اہتمام توجہ طبیب کا اکثر امراض قولنج مین درکار ہے اور بیشتر مقصود سے انہین بخارات کے نوبت وسواس اور اختلاط عقل کی پہونچ جاتی ہے اور یہ امر قولنج مین پیدا ہونا نہایت مضر ہے اور منجملہ ادن مضرتونکے جو بسبب ان اعراض کے پیدا ہوتی ہین ایک بڑی مضرت یہ ہے کہ طبیب کو اصلی صورت حال مریض کا پہچاننا غیر ممکن ہو جاتا ہے کہ جسکے بدون راہ پانے علاج واقعی پر نہین ہو سکتی ہے - یہ توجہ تقویت اعضاے سر کیطرف استعمال سے دواے بارد خوشبو سے تمام ہو سکتا ہے اور روغن ہاے باردہ سے اور جملہ وہ تدابیر جنکی طرف ہم نے امراض سر مین اشارہ کیا ہے بیشتر حاجت تسخین معاکی اور تبرید جگر کی قریب قریب زمانہ مین پیدا ہوتی ہے پس اسکی رعایت ضماد ہاے مبردہ جگر وغیرہ سے کرنی چاہیے - اور جانب جگر کے حفاظت اور صیانت اون ضمادات سے کرنی ضرور ہے جو شکم پر واسطے حل قولنج کے لگائے جاتے ہین اور اسیطرح وہ مروخات حارہ اور اسیطرح حال قلب کا بھی ہے - نہایت مناسب وہ دوا جس سے تبرید کیجائے یہ ہے کہ عصارات باردہ ہمراہ صندل اور کافور کے مستعمل ہون - واجب ہے کہ درمیان اطراف قلب اور جگر کے ایک حجاب مانع کسی کپڑے سے یا خمیر وغیرہ سے کیا جائے تاکہ یہ حجاب ٹپکنے سے اوس دوا کے مانع ہو جو مخصوص ایک واسطے لگائی گئی ہے مراد یہ ہے کہ قلب کی خاص دوا جگر تک اور جگر کی قلب تک آنے نہ پاوے - پیاس ان لوگونکو زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اجازت نہین ہے سواے قلیل پانی پلانے کے اور صبر کرنا پیاس پر اور اگر یہ آب قلیل کسیقدر جلاب سے ممزوج کر دیا جاوے بہت نافع ہوگا پیاس بجھانے کے واسطے اسلیے کہ بدن میٹھی چیز کی محبت رکھتا ہے اور پانی سے اوسکی تنفیذ ہو جاتی ہے **قولنج بارد کا علاج** قولنج بارد کی تدبیر بسبیل قانون عام کے پس اول یہ ہے کہ اوسمین مبادرت ادویہ مخدرہ کے بغرض تسکین درد کے نکرنی چاہیے - اسلیے کہ جو لوگ جلدی کرکے تسکین درد کی ادویہ مخدرہ سے کر دیتے ہین وہ ایک امر عظیم خطرناک کے مرتکب ہوتے ہین اسلیے کہ استعمال مخدرات کا علاج حقیقی نہین ہے کسی حال مین سوا اسلیے کہ علاج حقیقی تو وہی ہے جو قطع سبب مرض کا کر دے اور تخدیر کیوجہ سے تمکین سبب اور ابطال حس وجود سبب سے ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ سبب مرض تو جاگزین رہتا ہے مگر حس عضو بوجہ مخدر ہو جانے کے باطل ہو کر اوسکا احساس نہین کر سکتی ہے - تمکین سبب تو اسواسطے ہوتی ہے کہ سبب مرض اگر خلط غلیظ ہے ادویہ مخدرہ کے استعمال سے زیادہ تر غلیظ ہو جائیگی اور اگر سبب بارد ہے خواہ نفس برودت ہے جیسے سوء مزاج بارد مین تو ادویہ مخدرہ کیوجہ سے زیادہ تر سرد ہو جاوےگا یا اینکہ سبب ریح تخین ہے تو مخدرات اوسے زیادہ تر تخین کر دےگا یا شدت تکاثف جرم امعا سے قولنج پیدا ہوا ہے کہ جو کچھ امعا مین محتبس ہوا ہے با فراط تکاثف سے اب نکل نہین سکتا تو یہ بھی مخدرات کے استعمال سے زیادتی تکاثف کے حاصل کرےگا اور درد قولنج کا اعادہ بعد ایک روز خواہ دو روز یا تین روز کے جب تخدیر عضو کی جاتی رہےگی نہایت شدت سے ہوگا جو پہلے اسقدر نہ تھا غرضکہ صورت تمکین سبب ادویہ مخدرہ کی ہر صورت مین ثابت ہوی پس واجب نہین ہے کہ جب تک ممکن ہو تخدیر کے درپے ہون اور جیسا وسکے بے پروائی ہو اوسکا استعمال نکرین بلکہ سبب قولنج کے دور کرنے اور ہٹانے کی تدبیر اور راہ اوسکے قطع کرنے اور تحلیل کے اور مسامات اور راہین اون سدو نکی کشادہ کرنے کی فکر جو لیتہ ہو کر بسبب اپنی لزوجت کے موجب قولنج ہوے ہین کرنی چاہیے - اکثر ایسی

تدبیر کا امکان اوسمین ادویہ ملطفہ سے متصور اور منظور ہوتا ہے جو تسخین شدید پیدا نکرین اسلیے کہ شدید تسخین کرنے والی چیزین جسوقت کسی مادہ پر دفعۃً وارد ہوتے ہین اونکے ورود سے یہ توقع اس بات سے نہین ہوتی ہے بسبب تحلیل مادہ کا فعل اوس سے پیدا ہوگا اوس سے زیادہ یہ انگیخت کرنا ریاح کا فعل اون سے ہوگا مراد یہ ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سے تحلیل مادہ کم اور برانگیختہ ہونا ریاح کا زیادہ ہوتا ہے بلکہ واجب ہے کہ ان ادویہ مسخنہ کی مقدار اسیقدر رہے کہ ریح موجود کی تحلیل قوی کردے اور مادہ غلیظ کی تلطیف اور انضاج کرین تحلیل قوی اس مادہ کی کرنے کی قوت اون ادویہ مین دفعۃً نہونی چاہیے ۔ اور یہی سبب ہے کہ فقط آب دشفدا کا ترک کر دینا چند روز پے در پے حل قولنج مین کافی ہوجاتا ہے (یہ مثال تقلیل تسخین کے نفع کی ہے) اور یہی سبب ہے کہ تکمید سے بیشتر ہیجان اور شدت درد قولنج کی ہوجاتی ہے پھر اوسوقت مضطر ہوکر یا تو اب ترک تکمید کی اجازت دیجاتی ہے یا بکثرت تکمید کرنی اور مکرر سینکنا اسقدر ضرور ہوتا ہے تاکہ جوش ہیجان مین آنے والی درد کی ہے اوسکی تحلیل ہوجائے یعنی جو ریح کہ تکمید اول سے پیدا ہوکر درد کی زیادتی اوسنے کردی ہے اوسی ریح کی تحلیل ہوجائے (یہ مثال زیادتی تسخین مضرت کی ہے) ۔ پھر جسوقت استعمال حقنہ ہائے مستفرغہ کا ہو پس واجب ہے کہ اگر احتباس ثقل کا ہو اول ابتدا ایسے حقنہ سے کیجائے جسمین ازلاق ثفل کا ہو مثل لعابات اور ادہان کے اور وہ ادویہ جو ثقل سے خاص ہین اون مین سے علاج فقط قولنج ثقلی کا کیا جاتا ہے پھر ایسی دواؤن کے بعد وہ ادویہ جو استفراغ بلغم کا کرین استعمال کرنی چاہیین اگر قولنج بلغمی ہو خواہ ادویہ محللہ ریاح کا استعمال کیا جائے اگر قولنج ریحی ہو ۔ واجب ہے جاننا اس امر کا بیشتر اخراج ہر ایک خلط کا ہوجاتا ہے اور پھر بھی ایک ایسی قلیل شے باقی رہ جاتی ہے کہ وہی محیط بجانب عضو متالم اور سبب اکثر فسحۃ و شدت درد قولنج کی ہوتی ہے پس یہ کہنا چاہیے کہ علاج کچھ نفع نہین کیا بلکہ اس باقیماندہ کا بھی بذریعہ حقنہ کے استفراغ کرنا چاہیے اور بیشتر یہ بقیہ از قسم ریح کے ہوتا ہے فقط اور اوسکے محض ریح ہونے پر دلائل ریح کی دلالت ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ حقنہ ہائے مقویہ عضو یعنی مقوی امعا اور محلل ریاح کا استعمال کیا جائے کہ جنمین تسخین لطیف ہو ۔ بیشتر ایسے وقت کسی معجون قوی اور حار کا پلانا کافی ہوتا ہے جیسے تریاق وغیرہ اور بیشتر محجمہ ناری کا موضع درد پر رکھنا کافی ہوجاتا ہے اور اکثر بزور محللہ ریاح کا استعمال کافی ہوتا ہے اور اکثر دواے محمر کا استعمال جن سے بدن سرخ ہوجائے اور سب سے زیادہ قوی تر محمرہ خردلیہ ہے جو رائی کی آمیزش سے طیار ہوتی ہے اسلیے کہ یہ دوا اکثر اوقات تحلیل مادہ کرتی ہے اور اکثر جذب مادہ کا عضل شکم کیطرف کر لیجاتی ہے ۔ آبہاے حمام بھی جب کہ درد شدید قولنج کا اوٹھے اور اوسمین نہائین زیادہ نفع کرتے ہین ۔ اور آب نوشادری قولنج کے کھولنے مین عجیب الاثر دوا ہے کہ روانی شکم پیدا کرتا ہے اگرچہ بطور پلانے کے مستعمل ہو بشرطیکہ مریض کو اسکے پینے کا تحمل بھی ہو ۔ اسیطرح وہ آبزن جو ایسے پانی سے طیار کیا جائے جسمین ادویہ محللہ ملطفہ پکائی گئی ہون ۔ اگر فقط مالش جو نرمی سے پنڈلیون کے ہو فائدہ دیتی ہے ۔ بیشتر ہیجان درد کا سرد پانی پینے سے ہوتا ہے پس پیا آب سرد نہایت مضر چیز ہے اس مرض مین اسلیے کہ پیاس کو قولنج کی تو آب سرد کم نہین کرتا ہے اور ضرر برودت سے درد مین شدت ہوتی ہے بلکہ لطیف قلیل پانی پلانے سے بہتر ہے اور آب شیرین اور گرم درد کو زیادہ ٹھہرا دیتا ہے ۔ نہایت مضر تر ان لوگون کے واسطے برودت اور ہواے سرد ہے جیسے نہایت مفید انکے حق مین حرارت اور ہواے گرم ہے جسوقت سبب موجودگی برودت امعا کے ہوا اور مزاج مریض کا اصلی خلقت سے خواہ کسی وجہ سے رقیق ہو ایسا آدمی بہت جلد مبتلاے قولنج ہوتا ہے اور ہر وقت اوسکی نسبت عروض قولنج کا خوف رہتا ہے پس واجب ہے کہ ہمیشہ اوسکا شکم روئی کے کپڑے خواہ اوُن وغیرہ سے پہنا کر گرم رکھا جائے اور برودت کا اثر اوسکے

شکم سے ایسی چیزونسے دور کیا جائے جو خشک ہون جیسے پشمینہ وغیرہ خواہ اوسکے شکم پر ایسی ہی گرم چیزین بانسدار یعنی باندہی جائین اور استعمال کرنا مروخات کا روغنہاے گرم سے اور اسیطرح اوزان نطولات حارہ کا استعمال جنکو ہم آیندہ اسی باب مین ذکر کرینگے بھی ایسے شخص کو مفید ہی بیشتر احتیاج تکمیدات کی بھی ہوتی ہی اور اکثر حاجت اسکی ہوتی ہی کہ اوسکے لیے جو روغن ہاے گرم تجویز کیے جائین انمین جند بیدستر اور فربیون بھی ملادی جاے - جو قولنج بادی یعنی ریاحی یان بالا ایسا عارض ہو کہ سبب اوسکا جلب اور کچھ کر پہونچنا کسی شئی کا بطرف موضع ماؤوف کے امعا وغیرہ سے ہوا اور اوسی مادہ کے کھچ آنے سے درد پیدا ہوا ہو ایسے قولنج کا علاج استفراغ طبیعت سے جو متفرق یعنی تفرقہ دیکر ہو اور متواتر یعنی چند بار سے کرنا چاہیے ہان اگر یہ بات معلوم ہو جاے کہ اب اس موضع ماؤوف مین مادہ کثیر آگیا ہی پھر اوسوقت استفراغ قوی سے کل مادہ کا اخراج کر دینا واجب ہی - لیکن جو مادہ کہ بار بار کچھ کچھ کر آتا رہتا ہی اور اوسکا تولد کسی بدا مین بھی بار بار تھوڑا تھوڑا ہوا کرتا ہی اوسکے لیے تدبیر واجب یہی ہی کہ قریب زمانہ نوبت درد کے اور رات کے وقت تھوڑے حب صبر اور حب ایارج کھلای جاے اور وہ حب جو سقمونیا اور شحم حنظل اور سکبینج سے بنائی جاتی ہی اور جو حب اسمین سے کھلای جاے بقدر نصف مثقال سے بغایت دو ثلث مثقال یعنی ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک دینی چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر ایسی ہی کہ اگر اسکی مداومت کرین اور غذا کی اصلاح بھی ہوا کرے صحت یافتہ ہو جائینگے اور مرض سے نجات پائینگے - **قوانین مخصوصہ علاج قولنج ریحی کے** از قسم قولنج بارد کے - واجب ہی کہ حقنہ اور حمولات اور ضمادات مستعمل ہون جنکو قریب ہی کہ ہم بیان کرین اور غذا بالکل چھوڑ دیجاے اگرچہ تین دن تک برابر فاقہ رہے اور جہانتک ممکن ہو مسہلات کی تدبیر کیجاے کہ سوتا رہے اور مادہ ریحی کے قلع کرنے کی تدبیرین کوشش بذریعہ حقنہ گرم کے کرین اور تسخین عضو علوم کی انہین حقنونسے کرین اور عضو کے گرم کرنے کی خارجی تدبیرین اوسی طریقہ سے کرین جیسے پہلے ہم لکھ چکے ہین - پھر اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہانپر کوئی خلط اور مادہ بھی ہی مراد یہ ہی کہ بخوبی معلوم ہو جاے کہ قولنج فقط ریحی ہی جسقدر چاہین تسخین کرین اور جسقدر چاہین تکمید کرین اور محجمہ ناری چسپان کرنے مین پوری کوشش کرین مگر بلا شرط ہونے چاہیین - اگر طبیعت مین قبض ہو موضع درد کی لطیف مالش سے استعانت چاہیے اور تمریخ روغن زنبق اور روغن ناردین اور روغن بان کی کہ یہ روغن گرم بھی کر لیے جائین اور تکمید باجرہ اور نمک سے گرم کر کے جسقدر مناسب بحال مرض معلوم ہو - یہ بھی امتحان کیا جاے کہ چت لیٹنا خواہ پیٹھ کے بھل لیٹنا خواہ کسی کروٹ لیٹنا انمین سے کون سی شکل مریض کو آرام دیتی ہی اور اخراج ریح کا کس شکل مین زیادہ ہوتا ہی پس اوسی کو اختیار کرنا چاہیے - مشروبات مین سے کمونیا اور تخم سداب آبہاے بزور مین خواہ شراب کہنہ چار سالہ یا ماء العسل مین خواہ اینکہ قند سپید کے ہمراہ پلانا مفید ہوتا ہی - بیشتر ایسے وقت فلونیا کے دینے سے صحت اور نجات حاصل ہوتی ہی - مسہلات واسطے اون لوگون کے جو قولنج بارد مین گرفتار ہون قولنج بارد ریحی ہو یا مادہ بلغم سے ہو منجملہ مسہلات کے حقنہ کے اقسام ہین - یہ حقنہ اخراج بلغم اور ثفل کا کرتا ہی گوکھرو بسفائج حلبہ قرطم سپستان سب اجزا ہموزن اور تربد دو درہم شحم حنظل مسلم جو کوٹا ہوا نہو نصف مثقال انجیر دس عدد تخم کتان تخم کرفس انیسون قنطوریون دقیق جب خروع نیم کوفتہ بنفشہ ملکہ پانچ درہم سداب بوزن ایک باقہ برگ کرنب ایک کف دست یہ سب اجزا بہت سے پانی مین نرم آنچ سے جوش دین تا کہ تھوڑا سا پانی رہ جاے پھر انکو خوب ملین اور صاف کرین اور اسی جوشاندہ سے قریب سو درہم یعنی ۲۹ تولہ ۲ ماشہ کے لیکر اوسمین املتاس سات درہم اور شکر سرخ سات درہم سکبینج اور مقل ملکہ ایک درہم اور بورہ بوزن ایک مثقال روغن کنجد ۱۵ درہم ملا کر حقنہ کیا جاے - اور کبھی اسی مرکب مین تلخہ گاو کی آمیزش کرتے ہین - یہ حقنہ

بلغم چسپندہ کا اخراج کرتا ہے۔ یہی اجزا جو اوپر کے جوشاندہ میں مذکور ہو چکے انکو لے کر اور طریقہ مذکور سے درست بنا کر ان میں چربی زیادہ
داخل کر دیں اور تخم بیدانجیر پانچ درہم کو آب لبلاب میں پیس کر خوب ملائیں اور جو صاف شدہ جوشاندہ اول سے ہے اوس پر اسکا اضافہ کریں
اسطرح پر کہ عوض ماء التاس اور شکر سرخ کے پندرہ درہم مغز بیدانجیر داخل کریں اور سب کو ایکجا حقنہ کریں۔ بیشتر اسمیں روغن بیدانجیر
داخل کیا جاتا ہے۔ اور اکثر جوشاندہ بزور دار جاشا اور صعتر اور زوفا اور زیرہ اور فطراسالیون اور تخم سداب اور بسفائج اور قنطوریون
اور انجدان پر اقتصار کرتے ہیں اور پھر اوسمیں عصارہ قثاء الحمار گھول کر یا تین قریب نصف درہم کے اور حقنہ کرتے ہیں۔ یا اسکے
یعنی اوسی جوشاندہ کے اخلاط کے ہمراہ اصول قثاء الحمار اور تھوڑا سا شحم حنظل جوش دیکر اور سکنجبین اور جاؤشیر اور مقل مکہ لوزن ایکدرہم
اوسمیں گھول کر حقنہ کرتے ہیں۔ اکثر حقنہ ایسی سکنجبین سے کیا جاتا ہے جسمیں قوت تقطیع کی ہو۔ صفت سکنجبین کی جس سے حقنہ کیا جاسکے
بیماران قولنج کا یہ ہے کہ ایک قسط یعنی اڈھائی رطل خواہ ڈیڑھ رطل شحم حنظل تین مثقال شہد ایک قسط فلفل ایک اوقیہ زنجبیل دو اوقیہ
تخم سداب بستانی اور حماما کاشم انیسون افتیمون ہر واحد چار مثقال زیرہ کرمانی دو مثقال تخم شبت دو مثقال بسفائج ایک اوقیہ
سب اجزا کو جوکوب کرکے سرکہ میں جوش دیں شہد ملا کر تا اینکہ نصف وزن باقی رہ جائے پھر صاف کرکے حقنہ کریں۔ بیشتر اسی سکنجبین
میں انجدان اور بسفائج بھی داخل کرتے ہیں اور ہم کو زیادہ میلان خاطر ایسی تدبیرات کی طرف نہیں ہے جنمیں اضافہ ادویہ کا بعد طیاری کے
بطور حملان اور شرج کے ہو اور اصول اخلاط میں یہ اجزا داخل نہوں۔ حقنہ واسطے تسکین درد قولنج بارد کے جو بعض قدمائی تجویز
کیا ہے اور عمدہ ہے صبر اور جند بیدستر اور میعہ علک الانباط ہر واحد ایک اوقیہ عصارہ بخور مریم تازہ کا دو اوقیہ آفیون ڈیڑھ اوقیہ
سب کو ملا کر بحفاظت رکھ چھوڑیں اور بروقت حاجت کے اسی میں سے بقدر باقلا کے کسی اور حقنہ مرکبہ میں ملا کر استعمال کریں۔
بیشتر بعض قسم کے حقنوں میں بیل چربی اور روشن کا بھی ڈالا جاتا ہے اور پھر اوسی سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ یہ حقنہ قوی اوسوقت کے
لیے ہے کہ ثفل کا نکلنا بہت دشوار ہو اور اوسکے ہمراہ بلغم بالزوجت شدیدہ موجود ہوں جنکی قوت چسپیدگی اور نافرمانی قوت دافعہ کی
اثر قبول کرنے کی کچھ انتہا نہو اوسوقت واجب ہے کہ آب اشنان تازہ نصف رطل لیکر اوسکے ہمراہ ایک اوقیہ روغن کنجد اور پانچ درہم
بورق ملا کر حقنہ کیا جائے۔ اور اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حب شبرم اور برگ مازریون اور کرم مقشر اور بخور مریم اور عرطنیثا
پوست حنظل اور شحم حنظل اور قثاء الحمار اور تربد اور بسفائج ان سب اجزا کو بدستور متعارف پانی میں جسقدر کہ حقنہ کو درکار ہے
جوش دیں پھر اس جوشاندہ صاف شدہ میں روغن بیدانجیر اور شہد اور تلخہ گاؤ ملا کر حقنہ کریں۔ یا اینکہ ان دواؤنکو کسی روغن
گرم میں داخل کرکے حقنہ کریں۔ روغن قثاء الحمار سے جب حقنہ کیا جاتا ہے اکثر بلغم بالزوجت کا اخراج کر دیتا ہے بشرطیکہ بعد احتقان کے
چند ساعت صبر کریں اور اسیطرح روغن ترب اور کلکلانج اور بیدانجیر کا روغن۔ اکثر احتیاج بروقت شدت درد کے اس امر کی
ہوتی ہے کہ ان حقنوں میں خواہ اور ایسے ہی حقنوں میں حلتیت اور اشج اور برگ حمام اور قطران خصوصًا بوجہ گرم کرنے عضو کے
اور فربیون بھی بعض اوقات میں ملاتے ہیں۔ اکثر قطران کو ماء العسل کی مقدار کثیر میں خوب گھسپ کر داخل کرتے ہیں اور ماء العسل
افاویہ پر زیادہ شامل ہو پس درد میں سکون پیدا ہو جائے گا۔ عصارہ بخور مریم زیادہ عجیب الاثر ہے۔ اور بیشتر حاجت
سقمونیا اور فربیون وغیرہ کی ہوتی ہے کبھی وہ دوا بھی ملا دیتے ہیں جس کا ذنب الفار نام ہے جسوقت حقنہ میں پڑتی ہے نافع
ہوتی ہے۔ کبھی دو درہم جند بیدستر زیت میں پیس کر حقنہ کرتے ہیں ایضًا تین درہم زفت پر طلا اور روغن سداب

ادویہ مشروبہ

اور ثقل ہمراہ اوسکے ایک [illegible] ملا کر حقنہ کرتے ہیں جو بیشتر حقنہ ہائے قوی میں برگ انجیر اور پشم [illegible] بھی اضافہ کیا جاتا ہے
صفت ادویہ مشروبہ کی جو مسہل بلغم کی ہیں گولیون سے جو نافع قوی ہیں مرض قولنج میں [illegible] ہمراہ سکنجبین کے ایضاً حب
سکبینج ہمراہ حب مسہل کے ایضاً [illegible] اور حب مقل طری [illegible] تخم حنظل ہموزن لیکر سقمونیا ثلث جز [illegible] شہد [illegible] کے ذریعہ سے
گولیان طیار کیجائین اور کھلائین - حب جید واسطے بلغمی کے تخم حنظل ایک دانگ [illegible] ایک درم [illegible] قثاء الحمار نصف دانگ جند بیدستر
ایک دانگ زنجبیل ایک دانگ بابونج شیر [illegible] ثلث درہم اور اگر اس حب کو سقمونیا سے قوی کرین [illegible] مسہلات کے نسخے جیسے
اسقفی اور تمری اور شہریاران [illegible] قوی کیا گیا تخم حنظل سے اور [illegible] سیاہ انجیر و [illegible] کے [illegible] حب قوقیا
ثقل اور بلغم دونون مختلط ہوجائین اور ثقل کی مقدار زیادہ ہو اور بند [illegible] گولیان [illegible] بلغم
اور لزوجت کے سبب سے [illegible] خروج اوسکا نہ ہوسکے اوسوقت ضرورت داعی ہوگی استعمال [illegible] قوی کا [illegible] اور ہمین قوی
مسہلات سے یہ حب ہی فربیون اور حب مازریون صاف شدہ اور سقمونیا [illegible] ایک درہم [illegible] مسہل
جو زیادہ قوی ہے بیخال کبوتر صحرائی یعنی کبوتر کی بیٹ کو بہت سے پانی مین جوش دین تا آنکہ نصف جل جائے پھر صاف کرکے بوزن
دواوقیہ پلائین یہ دوا بہت قوی ہے اور خطرہ بھی اسمین زیادہ ہے - جملہ مقیئات کے دوا سے قولنج کھل جاتا ہے جیسے لاغیہ اور شبرم
وغیرہ - ایک دوا جسکو حب الصراط کہتے ہین وہ بھی از قسم مقیئات کے ہے اور اوس پر رومین مثل موسیٰ [illegible] دیکھتے ہین جسطرح کہ
دوا مردا [illegible] قسم [illegible] جسکی بتی بری ہوتی ہے اور بچھو کاٹنے کا علاج بھی اوس سے کیا جاتا ہے اور اوسمین دودھ زیادہ ہوتا ہے اور ہم نے
ادویہ مفردہ مین اسکو بیان کیا ہے [illegible] مسہلات و تنقیہ کی جو قوی ہین اور ثقل کثیر کو مع بلغم کے نکال دیتے ہین از انجملہ یہ ہے کہ ملح تری کی
یعنی نمک سنگ تلاش کرکے اوسی کا ایک لانبا ٹکڑا حمول کیا جائے خواہ ایک بتی شہد کی تخم حنظل ملا کر بنائی جائے خواہ بلوطہ
یعنی لانبی گولی قثاء الحمار اور تخم حنظل کے تلچھٹ گاو اور نطرون اور شہد کی آمیزش سے طیار کرین خواہ تخم حنظل اور قند سپید فقط اسکی
گولی لانبی بنائین - ایضاً تخم حنظل اور انزروت اور قند سے - ایضاً شہد اور ترنجبین اور تخم حنظل اور نمک سیاہ سب اجزا ہموزن
لیکر - ایضاً ایک دوا جو مشترک قولنج ثفلی اور بلغمی کے واسطے ہے اور ریحی کو بھی مفید ہے تخم حنظل اور جندبیدستر و [illegible] کے
قطران بقدر دو ملعقہ کے ہمراہ ایک قدر شہد کے استعمال کیا جائے - عصارہ بخور مریم کا حمول نہایت ہی قوی ہے اوسکی حاجت
اوسوقت ہوتی ہے جب کوئی شی کارگر نہو - اکثر حمول مین سقمونیا اور تخم اوشنگن اور فربیون کی حاجت ہوتی ہے - صفت حقنہ قولنج
ریحی کی یہ حقنہ جید ہے حاشا اور زوفا سداب خشک اور صعتر اور روغن ترکی تخم سداب تخم فنجنگشت مغز بید انجیر نیکوفتہ بابونہ
گوگلہ و قنطوریون اور شبت اور بیر ور ثلثہ اور انجدان اور فطراسالیون یہ سب اجزا ہموزن عصارہ سداب اور فودنج مین
خوب طرح سے جوش دین اسطرح سے کہ عصارہ کی مقدار بہت سی ہو اور پکاتے پکاتے جب تھوڑا اسا رہ جائے پھر اوسوقت
زیت ایک جز او عصارہ مطبوخہ مذکورہ سے دو جز لیکر اسقدر جوش دین کہ پانی جل جائے اور فقط زیت رہ جائے پھر اسمین سے
بقدر حقنہ کے لیکر اوسمین بط کی چربی اور بکری کی چربی اور تھوڑی سی جاؤشیر اور سکبینج ملا کر حقنہ کرین - اگر تنہا عصارہ کو
لیکر اوسمین صموغ مذکورہ مع چربیون کے حل کرین اور اوسمین سے دس درم لیکر حقنہ کرین بھی نافع ہوگا - جندبیدستر
اور حلتیت کا داخل کرنا بھی انکے حقنمین مفید ہے - اکثر بیس درہم زیت مین دس درم میعہ گھول کر حقنہ کرنے سے بھی

نفع ہوتا ہی بیشتر یہ ہو کہ مقعد رکھیں عصارہ سداب ہین اور گھٹ وس درم تک خواہ پندرہ درم تک ملا لیتے ہین کبھی روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور روغن بید انجیر سے حقنہ کرتے ہین صفت حمولات ریاح کی سداب کو اوسقدر پیسین کہ مثل مرہم مخلوط سکے قوام مین ہو جائے اور تھوڑی سداب کے پتے اور چہارم وزن نطرون ملا کر ایک بتی بنائین جسکا طول چہار انگل کا ہو۔ ایضاً ایک حمول جو تخم سداب اور بیدستر سے بمراہ شہد اور تلخۂ گاؤ اور انوزہ کے ہمراہ ایک مثقال ایضاً اسکنبیج اور مقل اور ایلوا اور حنظل اور شحم حنظل انہین اجزا سے بھی بنائی جائے۔ یہ حقنے اور حمولات اون لوگون کے لئے جنکو برودت اور مادہ غارض ہو اور جنکے قولنج ریحی اور بلغمی ہو اونکے واسطے حقنے اور حمولات ایسے مناسب ہین جیسے صاحب قولنج ریحی کو اور جیسے اونکے واسطے حمولات ہوتے ہین بیشتر ایسے لوگ تو تنہا نطرون سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہی اگر بوزن دو درم زیت مین ملا کر استعمال کیا جائے سب طرح پیچاپ کبیر تنہا صاحب عصارہ قولنج اور روغن بید انجیر ملا کر حقنہ کرین ۔ آبزن اور حمام اور تدہین کل آبزن کا نفع زیادہ ہوتا ہے قولنج مین خصوصاً اگر اوس پانی سے آبزن کرین جسمین ادویہ قولنجیہ کو جوش دیا ہو اسلئے کہ یہ آبزن بسبب اوس حرارت کے جو آگ سے حاصل ہوتی ہو اور بنظر اوس قوت کے جو ادویہ سے حاصل کرتا ہی سبب ورم کو تحلیل کر دیتا ہی اور بسبب اپنی رطوبت کے جو ہر ایک حرارت سے ہی عضو کو ڈھیلا کر دیتا ہی پس بآسانی انعاش اور بیداری سبب فاعل وجع کی ہوتی ہی اور عضو مقعد کی نرمی اور ارخا پیدا کرتا ہی اور یہ امور ایسے ہین کہ فضلہ محتبس کا دفع ہو جاتا ہی ۔ مگر آبزن سے کرب اور غشی پیدا ہوتی ہی اسلئے کہ قوت مین ارخا پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ آدمی نہایت احتیاط سے اسکا استعمال کرے اور بروقت استعمال آبزن کے ایسا ضعیف آدمی اپنے پاس ایسی چیزین مہیا رکھے جو مقوی ہون جیسے فواکہ خوشبو اور کرنباک جو ایک قسم کا کباب مرغ وغیرہ کا ہی اور بخورات حارہ اور اسیطرح ایسی اشیا جنسے اسکو لذت ملی ہو اور خوش آیند معلوم ہون اور بروقت کسل طبیعت کے اوسنے اسکو سکون اور آرام پیدا ہو اور کوشش کرے تاکہ پانی اسکے سینہ اور قلب تک نہ پہونچ جائے آبہائے حمات یعنی معدنی پانی بہت مفید ہین اگر اونمین قولنج کا مریض بیٹھے جیسے کہ شیرین پانی کے حمام کے نسبت اولی یہ ہی کہ یہ شخص پاس نجانے پائے ۔ جسوقت بعض قسم کے برتن میاہ حمات سے بھرے جائین خواہ ایسے پانی سے جنمین ادویہ قولنجیہ پختہ کی گئی ہون اور پھر اوسی برتن مین ایک چھوٹا سا سوراخ ایسا کیا جائے کہ پانی اوسمین سے بوجہ تنگی سوراخ کے بند رہے اور مریض کو چت لٹا کر برتن اوسکے پیٹ سے اوپر بقدر ایک قد آدم بلند کرین اور اوسکے پیٹ پر قطرہ قطرہ پانی اوسی برتن سے ٹپکنا شروع ہو اور متفرق بار بار متواتر ٹپکتا رہے یہ ترکیب بھی شدید النفع ہی کیفیت حقنہ اور آلات حقنہ کی وہ انبوبہ اور نلی جسکو اوائل اطبا نے واسطے حقنہ کے تجویز کیا ہی سب سے بہتر اوسکی شکل یہی ہی کہ انبوبہ مذکورہ کا دائرہ مختلف تینتیس ۳۳ حصون پر منقسم ہو اور درمیان دونون مختلف حصون کے ایک پردہ اوسی چیز کا جس سے اسی انبوبہ کی ساخت ہو رکھا گیا ہو اور یہ پردہ بخوبی اوس انبوبہ مین پیوست کر دیا گیا ہو تاکہ اوسکے دونون جز مختلف مین بطور حجاب ہو جائے اور زق یعنی وہ حصہ جو بطور مشکیزہ کے جسمین دوا بھری جاتی ہی بڑے حصہ کے منفذ پر درست اور ہموار بنائی گئی ہو اور چھوٹے حصہ کا منفذ کھلا ہوا ہو ۔ اور اگر یہ زق پوری انبوبہ کے منفذ سے درست اور ہموار بنائی گئی ہو تو چھوٹے حصہ انبوبہ کا منفذ کسی دوڑے وغیرہ سے باستواری باندھا گیا ہو تاکہ ہوا اوسکے اندر نجانے پائے اور زق مذکور کے نیچے ایسی جگہہ جو اندر مقعد کے نہین جاتی ہی اور باہر رہتی ہی ایک راہ اور منفذ ایسا ہو جسطرف

ریح کا اخراج ہو سکے۔ پس جسوقت کہ استعمال حقنہ کا کیا جاے اور قوت بدنی ریاح کو ہٹاسکے اور ہلاسکے پس ریح پلٹ کر اوسی دوسرے
جز انکے سوراخ مذکور سے خارج ہو جایا کرے اور حقنہ مملوے دوا کے اندر ریح کا گذر نہونے پائے جب یہ بات ہوگی پس حقنہ کا استقرار
اور بجاے خود ٹھہرا رہنا اچھی طرح سے ہوگا اسلیے کہ ریح کی وجہ سے حقنہ باہر کیطرف پلٹ آتا ہی اور جلد جلد تقضاے حاجت کے واسطے مریض اوٹھتا ہی
بعدازان واجب ہی تامل کرنا درد کی جگہہ کا پس اگر درد مائل بطرف پشت کے ہو مریض کو چت لٹاکر حقنہ دینا چاہیے اور یہ طریقہ مناسب
تر ہی بحال اوس مریض کے جسکو قولنج بشرکت گردہ کے عارض ہو۔ پھر اگر درد آگے کیطرف مائل ہوا سوقت حقنہ اوندھے بل کرکے
دینا چاہیے اسلیے کہ حقنہ کی دوا ایسی ہی نشست مین زیادہ پہونچتی ہی بہ نسبت بیٹھہ کے بل لیٹنے خواہ بیٹھنے کے اور کبھی حقنہ بائین طرف
لٹاکر دیا جاتا ہی اور کبھی کولے کے پہونچے سے ٹیک لگاکر اور داہنا پاؤن دبا کر اوسکو سینہ سے ملاکر اور بائیان پاؤن لانبا پھیلاکر حقنہ دیا جاتا ہی
اور جب حقنہ ہو چکے پیٹھہ کے بل اوسکو چت لٹا دیا جاتا ہی اور اسیطرح چت لٹا دینا لازم ہی ہر ایک شخص کا جسکا حقنہ کیا جائے یعنی کسی
مرض کا بیمار کیون نہو خواہ مریض قولنج کا کسی وضع اور نشست پر حقنہ کیا جاے۔ بعض آدمیونکو اسطرح لٹانے اور بٹھانے کی حاجت
نہین ہوتی اور بعض آدمیونکو مناسب یہ ہوتا ہی کہ اپنی چھوٹی اونگلی مقعد مین چند مرتبہ داخل کرین اور اوسی اونگلی مین قیروطی
اسقدر مل لی ہو تاکہ اندرون مقعد کے اوسکی دہنیت لگ رہے اور بوجہ اس دہنیت کے انبوبہ حقنہ کا اندرون مقعد کے بخوبی
چلا جاے اور درست ہو کر پہونچے۔ اور بعض آدمیونکو اسکی حاجت نہین ہوتی ہی۔ پھر جسوقت ارادہ حقنہ دینے کا ہو پس جو ترکیب مناسب
بحال مریض کے منجملہ ترکیب ہاے مذکورہ کے ہو اوسے کرنا چاہیے بعدازان انبوبہ اور مقعد کو قیروطی سے ملکر چکنا کرین اور انبوبہ اتنا
اونچا نہ کرین کہ بوقت دبانے اور پہونچانے دوا کے ادویہ حقنہ انہین امعا کے بچا سکین بلکہ معاے مستقیم سے زیادہ تجاوز نہ کرین
اور جسوقت اسیطرح کارروائی ہو جاے یعنی انبوبہ زیادہ اونچا ہو جاے اوسوقت دواے حقنہ کو اندر داخل کرنا نچاہیے پھر جسوقت
انبوبہ اپنی مناسب جگہہ پر ٹھہر جاے اور پورا درست ہو کر بیٹھے ادویہ حقنہ کو مشکیزہ خواہ مثانہ وغیرہ مین بھرنا چاہیے اور بھرنے کے
بعد دونون ہاتھون سے دوا کو دباکر نچوڑین اور یہ دبانا خواہ نچوڑنا متصل ہو یعنی بیچ بیچ مین وقفہ نہ دیا جاے اور بہت زور سے بھی نہ دبائین
کہ بیشتر زور کے دبانے سے دواے حقنہ بہت دور تک چڑھ جاتی ہی جہان پہونچنا دوا کا مطلوب نہین ہی بلکہ وہ مقام مقام حاجت کے
اوپر واقع ہی۔ اور اگر شاید ایسی بے احتیاطی بہ غفلت ہو جاے کہ دوا زیادہ اوپر چڑھ گئی ہو پس تدبیر صائب یہ ہی کہ سر کے بال
پکڑ پکڑ کر کھینچین اور کھینچنے کے بعد اوکھیڑین اور چہرہ پر سرد پانی کا چھینٹا دین اور دواے حقنہ کو نیچے کیطرف جذب کرنے اور اوتارنے
کی تدبیر کرین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ کا استعمال جسوقت ہو چکے اور کوئی چیز نہ برآمد ہو پھر اب اسوقت بدون استعمال حمولات کے
چارہ نہوگا مگر حمولات بھی ایسے ہی مستعمل ہون جو مناسب مرض کے ہون۔ اور باایں ہمہ پھر بھی اس امر کا لحاظ رہے کہ دواے حقنہ کا
اندر پہونچنا اسقدر نرمی اور کمزوری سے نہو کہ مقام حاجت تک بھی نہ پہونچے۔ جسوقت حقنہ اپنی درستی پر قائم نرہے اور ہل جاے
اور باہر نکل آنے پر اوسکا میلان ہو تو اوسوقت اوسکو نکلنے سے منع نکرنا چاہیے بلکہ بعد اوسکے میلان اور خروج کے اوسیوقت پھر
دوبارہ اوسکو اپنی جگہہ پر پھر درست کرکے رکھنا چاہیے۔ واجب ہی کہ جسوقت مریض کو چھینک آتی ہو یا کھانسی آرہی ہو اوسوقت
حقنہ نکیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حقنہ معتدل مقدار کا اوسکا نفع امعاء علیا تک نہین پہونچتا ہی اور اگر مقدار مین زیادہ
ہوتا ہی مضرت اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور آفات امعاے مذکورہ کا اوسمین خوف ہوتا ہی۔ ثخین اور غلیظ القوام کا لزوم اور ٹھہرا

اسہالین زیادہ ہو کر جو مضرت اون ادویہ کی ہے وہی پیدا ہوتی ہے اور رقیق کرنا ہی زیادہ ہو بحکم قلیل المقدار کے ہے تدبیر پلانے
روغن بید انجیر کی بارد قولنج کے علاج مین اور جسکو عادت ایسے مرض کی پڑ گئی ہو [illegible] روغن بید انجیر نہایت درجہ نافع ہے بیماران قولنج کو
جسوقت اپنے اندازہ اور مقدار مناسب پر پلایا جائے اور اپنے وقت مناسب پر ہمراہ آب [illegible] کے اور اسکا پلانا اوسیوقت تجویز
کیا جاتا ہے جب بدنکا تنقیہ حب سکبینج وغیرہ سے ہو چکا ہو - روز اول بقدر دو مثقال کے دینا چاہیے [illegible] دوسرے دن آدھا مثقال
زیادہ کرین اور اسیطرح نصف مثقال ساتوین روز تک (تاکہ پانچ مثقال کو پہونچ جائے) [illegible] آٹھوین روز سے
تھوڑا تھوڑا گھٹاتے جائین تاآنکہ پھر دو مثقال تک پہونچے - اور ساتوین روز تک اسکا استعمال ([illegible] درجہ بالا کے) پہونچے
اوسوقت پھر ٹھہر جانا اور وقفہ دینا بھی [illegible] اور جسوقت [illegible] اسکی [illegible] کی کرین
کہ خوب ملجائے - اور روا جب ہے کہ ہر روز [illegible] تک اسکو پلانے [illegible] دس گھنٹہ تک تاخیر کرین
اور یہان تک غذا نہ دین کہ ڈکار مین اسکی بو آئے [illegible] اور اگر ترشی پر راغب ہو تو
زیرباج یعنی شوربے اور ترشی کے اقسام پلانے مین [illegible] اور [illegible] حفاظت بعد پلانے
کے اسطرح سے کیجائے کہ [illegible] روغن گل خالص [illegible] استعمال کرے اور جب
روغن بید انجیر کے استعمال سے فارغ ہو چکے بطریقہ مذکورہ بالا اوسکے بعد ایارج فیقرا کا (جو شحم حنظل وغیرہ سے قوی کیا گیا ہو یا بغیر تقوی
شحم حنظل سے اگر حاجت تقوی ایارج فیقرا کی ہو) استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ ایارج فیقرا روغن بید انجیر کی مضرت دماغ اور آنکھ سے
دفع کرتا ہے صفت ایک دوا کی جو اصحاب قولنج بارد کو نافع ہے اور یہ نفع بسبیل [illegible] بسبیل
استفراغ کے (جو قیاسی ہے) یہ ادویہ از قسم مشروبات [illegible] اور [illegible] قسم کے حیلہ اور تدبیر کے
اقسام سے یہ ادویہ تجویز ہوئی ہین مشروبات مین احسن ہے کہ اسکی [illegible] درد ہاے قولنج بارد کے اور پھر لطف
یہ ہے کہ اسکے استعمال سے پیاس زیادہ نہین ہوتی جیسے کہ پیاز کھانے سے پیاس کی شدت ہوتی ہے - اکثر مریض قولنج ہر وقت محسوس ہونے
ابتداے آثار قولنج کے لہسن کا استعمال کرتا ہے اور غذا بالکل چھوڑ دیتا ہے اور ریاضت زیادہ کرتا ہے اور پھر کچھ نہین کھاتا بلکہ شب کو فقط
شراب خالص پی کر سو رہتا ہے بس اسی تدبیر سے وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور مرض سے نجات پاتا ہے منجملہ ادویہ مشروبہ کے جس سے درد قولنج
مین تسکین ہوتی ہے یہ ہے کہ تخمین کا استعمال پلانے مین کیا جائے یا اینکہ تنہا جاوشیر کا جوشاندہ خواہ ہمراہ اوسکے زیرہ ملا کر پلایا جائے - یا انیسون
اور [illegible] اور جندبیدستر سب اجزا ہموزن لیکر ان مین سے بوزن ایکدرہم کے استعمال کرین یا سنجرنیا اور کمونی اور تریاق اگر کوئی مانع
شرب تریاق سے موجود ہو - جندبیدستر ہمراہ فوتنج کے عجیب النفع ہے منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ اصل السوس چار درہم ہمراہ فراسیون کے جو پانی
مین پکایا گیا ہو خواہ ماء الجبن مین سوسن خود بھی اسی وزن سے پلانی مفید ہے - ایضاً خروب پانچ درہم قند سپید کے شربت مین ایک اوقیہ
روغن کنجد ملا کر - ایضاً [illegible] غرب چار درہم زنجبیل تین درہم اخروٹ اور چھوہارا ہر واحد چھ درہم آب شیرین ایک قسط یعنی اڑھائی رطل
ادویہ ریزہ ریزہ کرکے پانی مین اسقدر پکائین کہ ایک ثلث باقی رہ جائے اور ہر وقت جوش دینے سداب کے پتلی پتلی لکڑیون سے
چلاتے رہین اور پھر ہر روز بقدر دو اوقیہ کے پلائین - ایضاً غرب کے چھلکے اور شاخہاے سداب مذکورہ بالا اور زنجبیل کو چوگنے وزن
پانی مین جوش دین تاآنکہ ثلث باقی رہے اور ہر روز بقدر دو اوقیہ پلائین تین دن تک اور پھر تین دن راحت دین یعنی پلانا موقوف

ریزش کرکے پہونچی ہو اور کچھ زیادہ تشرب نہوئی ہو یعنی سارے خلط کو جرم معا نے پی نہ لیا ہو کہ ایسے آسان قسم کے علاج مین فقط
تعدیل مزاج اور اخلاط کی کافی ہوگی اور استعمال غذا ہاے باردہ کا جو مرطب ہون یا آلو بخارے کا جو سوئیان چبھو کر مشبک کرکے جلاب مین
بھگو دیا گیا ہو ایسے آلوے بخارا سے بیس دانہ کھلائے جائین — اسیطرح اسہال مادہ صفراوی کا انیسا ندہ آلوے بخارا سے ہمراہ شیرخشت کے
اور مثل آب انارین اور ترنجبین اور شیرخشت کے اور بمثل تھوڑی سی سقمونیا کے ہمراہ جلاب کے اور جیسے کہ بنفشہ او شربت بنفشہ
اور قرص بنفشہ اور رب بنفشہ سے — کبھی اس کلام کی دشواری زور ہونے کے واسطے فقط حلیب قرطم کا ہمراہ انجیر کے تناول کرنا
کافی ہوتا ہے خواہ تناول کرنا زیت آبی کا قبل طعام کے خواہ کھانا چقندر کا جو زیت مین پختہ کیا گیا ہو اور مری بھی اوسمین داخل ہو —
کبھی حاجت داعی ہوتی ہے اس امر کیطرف کہ حقنہ آب لبلاب سے ہمراہ بورہ اور بنفشہ اور مرّی اور روغن بنفشہ کے یا ہمراہ آب جو کے
روغن بنفشہ اور بورہ ملا کر کیا جاے — جو مادہ تشرب جرم معا مین ہو جانے سے قولنج صفراوی پیدا ہوا ہو اوسکے علاج مین حاجت ایارج فیقرا کی
ہوتی ہے کیونکہ یہ ایارج زیادہ تر نافع دوا اس قسم کی ہے اور سقمونیا ہمراہ حب صبر کے بھی احتیاج ہے — منجملہ حقنہ کے یہ حقنہ بھی ہے صفت اوسکی
کو بھر وتیس درہم برگ چقندر ایک مشت روغن بنفشہ سات درہم حلبہ اور قرطم اور بیخ رازیانہ تخم خربوزہ نیم کوفتہ ہر واحد پانچ درہم
سپستان تیس عدد ترنجبین بوزن تیس درہم املتاس دس درہم ہر سہ معہود سب کو پکا کر صاف کرین اور اوسمین بارہ درہم مری اور
شکر سرخ بارہ درہم اور صبر ایک مثقال بورہ ایک مثقال اضافہ کرکے استعمال کرین — کبھی اسی قسم مین فضلہ گرگ مذکورہ سابق
بھی مفید ہوتا ہے کھلانے مین استعمال کرین یا حقنہ مین اوسکو داخل کردین — مخدرات کا استعمال ایسے قولنج مین زیادہ تر لائق ہے اسلیے
کہ مخدرات سے قطع نظر تسکین درد کے حرارت مادہ صفراوی کی جو سبب فاعلی اس درد کا ہے بھی ٹھہر جاتی ہے اور بوجہ برودت مخدرات کے
حرارت صفرا کی اصلاح ہوجاتی ہے — جو قولنج کہ احتباس صفرا سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ تفتیح مجاری مرارہ کی کیجاے اور جو تدبیر
ہم نے باب یرقان مین بیان کی ہے اوسکو یہان بھی کرنا چاہیے بعد اوسکے ایسی چیزون کا استعمال کیا جاے جنمین تنفید اور جلا کی قوت ہو
جیسے لب قرطم ہمراہ انجیر کے خواہ جیسے معجون خولنجان — اور بیشتر اسکے ازالہ مین فقط چقندر او بالا ہوا کھانا جو زیت آبی سے اور مری
اور رائی سے خوشبو اور خوش مزہ کیا ہو قبل از طعام کے کافی ہوتا ہے **علاج قولنج ورمی کا** حار ورم سے ہو خواہ بارد سے — حار ورم سے
جو قولنج عارض ہو اوسکے علاج مین واجب ہے کہ اخراج خون کا باسلیق کی فصد لینے سے کرین اگر سن اور حال موجود مریض کا اور جملہ
امور جو شروط صحت فصد کے ہین بھی پائے جائین خواہ اینکہ وہی امور اس مریض کے فصد کو واجب کرتے ہون — پھر اگر ورم
بہت بڑا ہوا ور یہان تک اوسکی زیادتی ہو کہ اب گردہ بھی شریک ورم مین ہو جاے اور بسبب تورم گردہ کے پیشاب بند ہوجاے
اوسوقت فصد صافن کی بھی بعد فصد باسلیق کے لینی چاہیے — ایسے ورم کے علاج مین پہلے ابتدا ایسی پلانے والی ادویہ
کرنی چاہیے جو بارد رطب ہون جیسے ماء الخیار اور لعاب اسبغول وغیرہ سوائے آب کدو کے اسلیے کہ آب کدو کو امراض امعاء مین
خاصیت ردی ہے از انجملہ یہ نسخہ ہے کہ اسبغول چار درہم روغن گل عمدہ ایک اوقیہ دو اوقیہ پانی مین خوب ملا کر پلایا جاے — ملین
طبیعت کے واسطے آب انارین اور آب برگ خطمی اور آب کاسنی آب مکوے سبز پلانا چاہیے اور کبھی ایسے ہی ادویہ مین شیرخشت
اور املتاس بھی پلاتے ہین — جسوقت بوجہ یبس طبیعت کے حقنہ کی حاجت ہو آب جو مین تھوڑا سا املتاس اور شیرخشت ملا کر حقنہ
کرنا چاہیے اور اگر آب جو سپستان اور بنفشہ کو بھی پکا لیا ہو نہایت موافق ہوگا اور اگر اوسی آب جو مین آب مکوے سبز

اور کاکنج بھی داخل کرلین بشدت نافع ہوگا۔ اور مین پسند کرتا ہون کہ شیر بادہ حقنہ مین املتاس کو ملکر اور اوسی کا روغن اور روغن بادام
اور روغن شیرج سے حقنہ کیا جاوے۔ بیشتر سبب مادہ صفراوی اور مادہ حار مین کثرت ہوتی ہی اوسوقت حاجت مسہل کی سقمونیا
اور صبر سے جداگانہ ہوتی ہی تاکہ حقنہ کی مدد ہوجاوے بعد ازان توجہ بطرف تبرید اور ترطیب کے کرتے ہین۔ علاج مناسب وہی ہی
جو بحسب ورم کے ہو تاکہ زیادہ مفید اور زیادہ نجات دہندہ ہو۔ جب مرض ورم زمانہ ابتدا سے گذر جاوے اور تھوڑی سی نرمی پیدا ہو
اوسوقت حقنہ مین آب چقندر اور آب برگ خطمی اور تخم کتان اور کسیقدر حلبہ اور بابونہ اور شبت اور کرنب یا عصارہ ان دونون اخیر
دواؤنکا داخل کرنا چاہیے اور مثلث عصیر انگور کا اور املتاس داخل کرین اور اسیطرح دوا مشروب مین جو بغرض اسہال کے پلائی جاوے
شکر سرخ داخل کرنی لازم ہی۔ غذا ایسے بیمار کی آب نخود جو مطبوخ ہو ہمراہ جو مقشر کے اور آب رازیانہ بھی پلانے مین تجویز کیا جاوے
ضمادات بحسب اختلاف اوقات ورم کے خاص اونہین اجزا سے طیار کیے جائین جو اوپر حقنہ کی لکھی گئین اور جسوقت جو دوا
حقنہ مین تجویز ہوی ہین وہی ضمادات مین بھی مناسب ہین۔ ابتدا مین ضماد ہاے سرد کہ جنمین کسیقدر تلئین بھی ہو جیسے بنفشہ اور
تخم کتان پھر ایسے ضمادات ہون جو زیادہ ملین ہون جیسے بابونہ اور قیروطیان جو روغن گل اور روغن بابونہ اور مصطگی اور چربیون سے
مرکب ہون۔ جب ورم کسیقدر اونچا ہوجاوے اوسوقت صمغ البطم اور حلبہ اور زفت مناسب ہی۔ جو ورم بارد صورت قولنج ہو اور
یہ صورت بہت ہی کمتر واقع ہوتی ہی ایسے ورم کے معالجات جیدہ مین سے یہ ہی کہ دہن الغار ایک جزو اور زفت اور مرغابی کی چربی
بھی ایک ہی ایک جزو اسی کو استعمال کرین کہ عجیب النفع ہی۔ ضمادات جو ایسے ورم کو درکار ہین وہی ہین جو مرکب ہون قیصوم اور
شبت اور اذخر اور اکلیل الملک اور حلبہ وغیرہ سے اور ورم بارد بلغمیہ کا علاج کیا جاتا ہی اور ہر مقام پر اوسکا بیان ہوچکا ہی ایسے
ورم کو ضماد قیسوم جو قشر الیسود سے مرکب ہو بھی نافع ہی **علاج قولنج سوداوی** واجب ہی کہ اخراج سودا کا طبیخ افتیمون اور حب
لاجورد وغیرہ سے کیا جاوے اوسکے بعد حب شبرم اور حب سکبینج کھلائی جاوے۔ اور اگر احتیاج حقنہ کی ہو اوسمین بسفائج اور افتیمون اور
اسطوخودوس تجویز کرین اور اوپر سے ملانے کے اجزا مین حقنہ کے حجر لاجورد مثل غبار کے پسا ہوا خواہ حجر ارمنی ملایا جاتا ہی۔ اکثر اسکے
حقنہ مین پوست بیخ توت بھی ڈالتے ہین۔ اور شکم پر ضماد اور پیٹ کی سینک کرنے کے اجزا یہ ہین کلونجی اور سپند اور صعتر اور
فودنج ان سب کو جوش دیا جاوے **علاج قولنج ثفلی** جو قولنج ثفلی بسبب اجتماع ثفل غذا کے پیدا ہوا ہو اور ممکن ہو کہ جسقدر غذا معدہ
مین باقی ہی اوسکو نکالڈالین پہلے ہی تدبیر کرنی لازم ہی یا اینکہ اوس ثفل کو غذا ہاے مزلقہ جو بارد ہون اوسکے ساتھ نیچے کیطرف
اوتارلائین یہ غذا جیسے یخنی وغیرہ جنمین چکنی زیادہ ہو خصوصًا شوربا مرغ پیر کا جسکے پکانے کی ترکیب یہ ہی کہ پہلے اوس مرغ کو غذا دین
اور اسقدر کھلائین کہ وہ کھاتے کھاتے گر پڑے اور اوسمین قوت باقی نرہے بعد اوسکے ذبح کرین اور اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرین
اور ہڈیان اوسکی بھی ہمراہ گوشت کے توڑین اور جدا نکرین اور بہت سے پانی مین اوسکو پختہ کرین اور نمک اور شبت اور
بسفائج داخل کرکے اسقدر گلائین کہ گہرا ہوجائے اور ریشہ باقی نرہے بلکہ پانی مین گھل کر ملجاوے اور پانی مین اسکی قوت سب
آجاوے پس اس شوربے کو پلائین۔ اکثر اسمین روغن قرطم بھی داخل کرتے ہین۔ خواہ شوربا پالک کا جو بچہ ہاے مرغ فربہ سے
طیار کیا جاوے۔ خواہ شوربا ہاے آلو بخارا وغیرہ۔ اور یہ مزلقات یا تو اوس رکے ہوے ثفل کو خارج کردینگے یا اوسکو نرم کرینگے
اور جرم امعا مین جو ثفل کہ چسپیدہ ہو رہا ہی اوسکے اور جرم کے بیچ مین یہ مزلقات در آکر ثفل کو جرم امعا سے چھوڑا دینگے

کر اب اندک تحریک دوائے مسہل کی ثفل کے اخراج مین کافی ہوگی پھر جب تھوڑی سی مقدار مسہل کی پلا دی جائے یا قبضہ سا حقنہ دیا جائیگا
اخراج ثفل مذکور باسانی ہوجائیگا حقنہ خفیفہ جو اوپر مذکور ہو چکا ہے قولنج صفراوی کے علاج مین اسکا استعمال یہان بھی کیا جائیگا
اور ایک حقنہ یہ اور بھی ہے عصارہ چقندر اور بنفشہ مطبوخ اور مری اور کنجد اور بورہ چنانچہ اسکی ترکیب اوپر معلوم ہو چکی۔ یہ اور حقنہ ہے
چقندر ایک کف دست سبوس گندم ایک پیالہ بھرا ہوا انجیر دس عدد پانی ساڑھے تین سیر اور اسمین خطمی سپید کسیقدر داخل کرکے خوب
جوش دین تا اینکہ آدھ سیر پانی باقی رہ جائے پھر اسکو صاف کرکے اسمین شکر سرخ دس درہم ڈالکر بورہ ایک مثقال اور مری نبطی نصف
اوقیہ اضافہ کرکے حقنہ کیاجائے اور پھر اسی حقنہ کو دوبارہ اور سہ بارہ کرتے ہین یہانتک کہ جسقدر گوئیان سدہ کی ہین سب
نکل پائین اور طبیعت سبک ہو جائے۔ یہ حقنہ دوسرا بھی نافع ہے وہ یہ ہے سپستان اور قرطم کوفتہ ہر واحد دس درہم آلوے بخارا
دس دانہ انجیر دس دانہ بنفشہ [illegible] تربد دو درہم تخم کتان انجیسہ ہر واحد تین درہم ترنجبین تمر ہندی ہر واحد بیس درہم
شیرخشت اور املتاس ہر واحد بارہ درہم [illegible] چقندر اور کرنب [illegible] پانی مین جوش دین اور بعد
جوش دینے اور صاف کرنے کے مری اور شکر سرخ ہر واحد [illegible] درہم بورہ ایک مثقال [illegible] دس مثقال اسی سے حقنہ کیا جائے
پھر اگر احتباس ثفل مین زیادتی ہو اور [illegible] حقنہ [illegible] سے قوی کا استعمال کرنا چاہیے
جو قولنج بلغمی کے باب مین مذکور ہوئے اور انکے نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ قولنج بلغمی [illegible] ثفل [illegible] اسکے لیے مفید ہین۔ اونہین
حقنونکے اقسام سے حقنہ اشیائیہ بھی ہے [illegible] مشروبات [illegible] اور سفرجلی کی ہے انکا استعمال
اوسی زمانہ مین ہوتا ہے جب وہ مزلقات جو قولنج صفراوی مین مذکور ہوئے کچھ مفید نہون۔ جو دوا درمیان دونون قوت یعنی
تلیین اور اسہال کے جامع ہو وہ [illegible] شکر سرخ [illegible] روغن کنجد مین گھول کر پلائین۔ اسیطرح طبیخ انجیر ہمراہ [illegible] اسکے
اسکو شلث کے ہمراہ پلائین۔ پھر اگر یہ ادویہ بھی کچھ نفع نہ دین اور [illegible] جو اشیاء ابھی مذکور ہوئی ہین اوسوقت چارہ نہوگا
بدون اسکے کہ حبوب قوی کا استعمال ہو اور شربت [illegible] قوی جو باب قولنج بلغمی مین مذکور ہوئے ہین اور انکے نسبت یہ کہا گیا ہے کہ [illegible]
شدید بلغم اور ثفل کثیر کے دور کرنے مین شدید النفع ہین۔ دواے شدید اور قوی ایسے شدید احتباس کے واسطے [illegible] حب سیب اور
سفستان اور خیارشنبر اور انکی تجویز حسب مقتضائے حال مریض کے [illegible] صاف کرکے ایارج فیقرا ایک مثقال اور کسیقدر روغن
بیدانجیر اضافہ کرکے استعمال کرین۔ ایضاً ایارج دو درہم سات درہم روغن بیدانجیر ملاکر جوشاندہ شبت مین استعمال کیا جائیگا
جس شخص کو سرد مچھلی اور اوبالے ہوئے انڈے بافراط کھانے سے قولنج سدی پیدا ہو لازم ہے کہ پہلے بہت سا نمک پسا ہوا پھانکے پھر اوسپر گرم
پانی خوب سا پی جائے جہانتک وس سے پیا جائے اور بہتر ہے کسی قسم کی محنت دوڑ دھوپ کی کرے کہ بیشتر اسی تدبیر سے اوسکو دست
آجائے گا۔ لیکن اگر سبب قولنج سدی کا زیادہ تحلیل بدن کا ہو خواہ زیادہ تعریق اور پسینا ہونے سے خواہ اور قسم کی یبوست کیوجہ سے
قولنج ثفلی پیدا ہوا ہے ایسے وقت واجب ہے کہ علاجات خفیفہ جو قولنج صفراوی کے باب مین مذکور ہوئے ہین اونکا استعمال کرین
واجب ہے ایسے بیمارونکو جو قولنج ثفلی مین مبتلا ہین اور نیز وہ مریضان قولنج جنکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے کہ طعام اور غذا سے پہلے مزلقات
کا از قسم آلوے بخارا اور چقندر کے استعمال کرین جو زیت شیرین سے خوشبو کیا گیا ہو اور مری اور شیرخشت اور بیضہ نیمبرشت
اور انگور اور انجیر اور مشمش کو تناول کر لیا کرین اور مری کو نہار منہ خواہ زیتون الماء کو تناول کرین اور طعام مین ان لوگونکے

چکنائی زیادہ پڑنی چاہیے اور قبل طعام کے سلاقہ کرنب جو گوشت ماقورس فربہ خواہ چوزہ ہاے فربہ مین پختہ کیا جاے بھی تناول کیا کرین
اگر تحلیل بدن مین زیادہ ہوا وسکے افراط کی تکثیف روغن آس کی مالش سے خواہ اسی روغن کے قیروطی سے کرنی چاہیے اور حمام قلیل کے
ہمراہ جملہ تدبیرین جو ہنوز کور ہو چکی ہین بلکہ نہلانا اوسے سرد پانی سے بغرض تکثیف کے لازم ہی - پھر اگر بسبب قولنج ثقلی کا کثرت ادرار ہو اوسوقت
ثقل کا خروج اونہین تدبیرون سے ہوگا جو اوپر معلوم ہو چکی ہین اور بکثرت تناول کرنا چاہیے چھوہارے کا اور زبیب اور حلواے رطب
اور قند سپید کا اور جملہ ایسی چیزین جنسے بول مین کمی اور تلئین طبیعت پیدا ہوتی ہی علاج اوس قولنج کا جو ضعف قوت دافعہ سے
پیدا ہو یہ قسم قولنج کی ایسی ہی جسکو استعمال مقویات اور تریاق اور مثرودیطوس اور بنادریطوس اور سنجرنیا اور رحمر ثانیا کا مفید ہوتا ہی
اور وسست لانے کے واسطے ایسی قسم مین ایارج فیقرا ہمراہ آب افاویہ اور روغن بیدانجیر کے دیا جاتا ہی اور واجب ہی کہ غذا ایسے مرغون کی
جید ہو جیسے یخنی اور شوربائے گوشت ہاے سبک کا جو عمدہ اور پسندیدہ ہون علاج قولنج ضعف حس کا اور حس کے بالکل
جاتے رہنے سے جو قولنج عارض ہو ایسے قولنج مین لوغاذیا اور الفردیا اور قندادیقون اور تریاق اور مثرودیطوس اور پلاسنے کا اور شین
جیسے خندیقون اور میسوسن اور شراب خالص اور اوہان بھی پلاسٹے اور حقنہ مین استعمال کیے جاتے ہین - اور روغن کلکلانج اور روغن
بیدانجیر اور روغن قسط تو خاص ہی اور قطران ہمراہ زیت کے اور زفت رومی ہمراہ زیت کے بنا براوس ترکیب کے جسکو ہم نے اپنے
مقام پر تعلیم کیا ہی مباحث گذشتہ مین علاج قولنج التوائی کا افضل علاج قولنج التوائی کا یہ ہی کہ مریض ایک مکان مطین مین بٹھایا
جاوے اور شکم اوسکا بہت نرم اور آہستہ آہستہ مسح کیا جاوے اور اوسپر ہاتھ پھیرا جاے جس سے اوسکی آنتین اپنی اپنی جگہہ پر آجائین اور
اسیطرح اوسکی پشت کی بھی تدبیر کیجاے اور دونون پنڈلیان اوسکی پاؤنکی بہت مضبوطی اور سختی سے باندہی جائین علاج قولنج دود یعنی
کیڑونکے پڑجانے سے جو قولنج پڑتا ہی واجب ہی کہ دیدان کے کیڑونکی موجودگی اور اونکے اخراج کی تدبیر اوسی جگہہ ملاحظہ کرو جہان ہم دیدان کا
بیان کرتے ہین اور اونکے معالجات کو لکھتے ہین - پھر اگر یہ دیدان ناف سے اوپر ہون مشروبات کا استعمال کرین اور اگر ناف کے
نزدیک خواہ ناف سے نیچے دیدان کا وجود معلوم ہو اوسوقت وہی حقنہ مستعمل ہون گے جو باب دیدان مین مذکور ہین علاج
قولنج فتقی کا اصلاح فتق کی پھر تدبیر خاص قولنج کی کرنی لازم ہی اگر فتق کی اصلاح سے قولنج زائل نہوا ہو مخدرات کی تدبیر
ہم نے تدبیر کلی اور بیان معالجہ عام مین قولنج کی کیفیت وجوب اجتناب کے استعمال ادویہ مخدرہ سے لکھدی ہی (اور بدلیل ثابت
کردیا ہی کہ اسکے استعمال سے مرض کی زیادتی واقع مین ہوتی ہی) پھر اگر ضرورت شدید مستدعی ہو اور بدون استعمال مخدرات کے چارہ
نہو لیں اوسوقت موافق ترین ادویہ مخدرہ فلونیا ہی اور وہ معاجین جنکا ذکر ہم نے قرابادین مین کیا ہی - اسیطرح جو دواے مخدر کہ اوسمین
جندبیدستر بھی داخل ہو منجملہ ایسی ہی دواؤنکے اقراص اسطیر امخدرین نسخہ اوسکا یہ ہی زعفران میعہ سائلہ زنجبیل دار فلفل
بزرالبنج ہر واحد ایک درہم افیون جندبیدستر ہر واحد ربع درہم جمیع اجزا سے چھوٹی چھوٹی گولیان طیار کرو مقدار خوراک کی
دو ثلث درہم ہی خواہ پورے درہم تک دواے جید بنج فاوانیا اور زعفران قردمانا سعد ہر واحد سے دو اوقیہ پودینہ خشک
قسط مُر دار فلفل حمامہ سنبل ہندی ہر واحد تین اوقیہ تخم کرفس انجدان زنجبیل سلیخہ حب بلسان ہر واحد چار اوقیہ افیون
تخم شوکران پوست بیروج ہر واحد ایک اوقیہ شہد بقدر کفایت یہ دوا بناکر بعد چھ مہینہ کے استعمال کرین - ایضاً
بعض حقنہ ہاے مشہور اور معتدل کا استعمال کرین اور اوسمین جندبیدستر نصف درہم افیون مقدار باقلا [illegible] سے کمتر

ملا دیتے ہین – اکثر افیون وغیرہ روغنہا سے حقنہ قولنج مین واقع کرتے ہین اور اکثر اوسمین سکبینج اور حلتیت اور روغن بلسان اور کسیقدر
مشک بھی ملاتے ہین – اور بعضے فتیلہ افیون اور جند بیدستر سے جو زیت مین پگھلا کر اوسی فتیلہ کو اوسی زیت مین ڈبو کر مقعد
مین رکھ دیتے ہین اور اوس فتیلہ کے واسطے ایک ہرب یعنی خم اور گرہ ای رکھی جاتی ہی جو مقعد سے باہر رہتی ہی تاکہ ہر وقت بآسانی
اوسے نکال سکین اور جند بیدستر دوا اوسی فتیلہ مین بھر دی جاے – **غذا دینا بیماران قولنج** کا یہ بات کہ جملہ اصناف قولنج مین احتیاج
غذا سے مزلق اور ملین کی ہی اسمین تو کچھ شک ہی نہین ہی اور رہی یہ بات کہ مریض محتاج غذا سے مقوی کا ہی یہ امر اوسوقت کرنا
چاہیے جب بسبب شدت درد کے ضعف پیدا ہو جاے یا کثرت استفراغ یعنی مسہلات اور حقنون کے استعمال سے ضعف عارض ہو
مقویات مین بہتر ماء اللحم ہی جو کسیقدر زردی بیضہ نیمبرشت کی قوت سے بنایا جاے – اور لب لباب روٹی کا جو کسی شوربا سے مقوی مین گھولکر
پیالا جاے اور شراب بھی مقویات سے ہی – اب رہی یہ بات کہ غذا کا بالکل ترک کر دینا قولنج بلغمی اور ریحی کے واسطے مفید ہی یہ
ایسا حکم عام ہی جسکو بمنزلہ قانون کے سمجھنا چاہیے کہ ان دونون اقسام مین ہمیشہ یہی حکم جاری ہی اور اکثر بدرا اور سقمونیا مریضان قولنج کے
شوربے مین وغیرہ داخل کرتے ہین اور روٹی مین بھی ملا دیتے ہین – واجب ہی کہ روٹی کے اقسام مین خشکار خمیری انکو کھلائی جاے اور فطیری نہو اور
نرم ہو زیادہ سینکنے سے سخت نہو جاے – اکثر بیماران قولنج کو نافع یا غیر مضر اشیاء مندرجہ ذیل ہوتی ہین انجیر اور گولر اور زبیب اور کیلا کی
پھلی تر و تازہ بشرطیکہ یہ سب فواکہ شیرین ہون اور خربوزہ جو خوب میٹھا ہو اور اپنے رس پر خوب پک گیا ہو کسی طرح کی خامی اوسمین
نہو – پھر قولنج ورمی اور صفراوی کے مریض کی غذا امزورات باردہ مین جیسے آب جو اور شوربا مسور کا بطور یخنی کے اور شوربا پالک کا
بشرطیکہ پالک دینے سے خوف نفخ شکم کا نہو اور اجاصیہ وغیرہ – بوڑھے مرغ کا شوربا اور چکاوک اور چوزون کا قولنج ثفلی اور بارد
مین باضافہ مشترک ہی – جرم گوشت کا مرغ پیر سے اوسکے کھانے کی اجازت ہرگز نہین ہی – چکاوک کا گوشت ایک گروہ اطبا اسکی بھی
اجازت نہین دیتے اسلیے کہ جو گوشت کہ اوسکی قوت اور اثر چقندر کے ہمراہ پکانے سے چقندر مین آجاتا ہی پھر اب جرم گوشت مین قبض
اور بستگی طبیعت کا اثر پیدا ہوتا ہی – اور ایک قوم جیسے حکیم روفس یا جالینوس اپنے کتب مین اور خصوصًا کتاب تریاق مین حکم
کرتے ہین کہ چکاوک کا گوشت ہر گونہ مفید ہی اگرچہ بھنا ہوا بھی ہو – ہدہد کا گوشت بھی اسیطرح کا ہی کہ بعض اطبا تجویز نہین کرتے ہین
اور بعض اطبا اجازت دیتے ہین – مری نبطی کو گھونٹ گھونٹ پینا بقدر سات گھونٹ کے قبل از طعام ان لوگونکو نافع ہی مگر اوسی
قسم مین قولنج کے جو با حرارت شدیدہ نہو اور اسیطرح نیمبرشت بیضہ بھی نافع ہی – پھر جو غذا کہ قولنج بارد کے واسطے خاص ہی مری کو
کھانا اور لہسن کا اور انکے کھانے مین داخل کرنا اور گندنا پیس کر اونکے کھانے پر چھڑکنا اور تطییب اور تقویت غذا کی دارچینی اور زنجبیل
اور عنبر (اور دوسرے نسخہ) زعفر یعنی کنوچہ کا ہی اور زیرہ تخم اشنگن اور قرطم سے کرین – لازم ہی کہ یخنی کو رائی کے چھین اور کف کو ملا کر
تناول کرین اور رنگ ورانی صبر جسمین قرطم اور کلونجی اور زیرہ اور انیسون ملی ہو اور جملہ بقولات سے پرہیز کرین سوا
سداب اور چقندر کے – پودینہ مین بھی نفع ہی – مشروبات مین انکو شراب ریحانی اور شراب عسل افاویہ کے ہمراہ دینے چاہیے
مضرات قولنج کے جو اشیا کہ بیماران قولنج کو مضر ہین کچھ تو از قسم غذا اونکے ہین اور کچھ افعال خاص ہین – غذاؤن مین ہر ایک
گوشت غلیظ صحرائی جانور کا تا اینکہ خرگوش اور ہرن اور گاے اور بکرا اور بڑے مچھلی خصوصًا تازہ اور شور و نمکین اور ہر ایک
گوشت کا قلیہ کسی طرح کیون نہ بھنا ہوا اور اوجھہ اور اندرونی اعضا جملہ حیوانات کے بلکہ جرم ہر ایک گوشت کا سواے

ایک فرق ہی کہ ایلاؤس ریحی کے ایذا دہی بسبب سُدّہ واسطے کے زیادہ ہی بہ نسبت طبقات امعا کے پھاڑنے کے بلکہ شاید کل مفسرت
ایلاؤس ریحی کی اسی سُدّہ واسطے مین منحصر ہی اور یہ ایذا دہی قولنج کی ایذا دہی کے خلاف ہی یعنی اوسمین اس قسم کی ایذا نہین آتی ہی کہ ورم کی
وجہ سے ایلاؤس ہی اکثر پیدا ہوتا ہی بخلاف قولنج ورمی کے اور یہ قسم ایلاؤس کی زیادہ مہلک اور ردی ہی۔ اور ثقلی ایلاؤس بھی بکثرت
عارض ہوتا ہی اور ثقلی ایلاؤس مین درد کی شدت ہوتی ہی۔ اکثر یہ امر ہی کہ قولنج کا انتقال ایلاؤس کیطرف ہوتا ہی اور یہ حکم ایسا ہی کہ غالباً
ہوا ہی کرتا ہی۔ اکثر ایلاؤس ساتوین روز قتل کرتا ہی۔ ایلاؤس ایک شخص کا دوسرے کو لگ جاتا ہی اور ہوا سے وبائی مین بعض بلاد سے بطرف
دوسرے شہر دن کے اور بعض ہوا سے طرف دوسری ہوا کے پہونچ جاتا ہی جیسے اور امراض وافدہ وبائیہ کا یہی حال ہی کہ چلا پھرا کرتے ہین۔ بقراط
کہتا ہی جس وقت قولنج سے استفراغ منتہی یعنی ایلاؤس سے ہچکی اور اختلاط عقل اور تشنج پیدا ہو ہر ایک یہ امر دلیل مہلک ہی اور یہ اعراض اوس
مریض کو معدے اور دماغ کی شرکت سے عارض ہوتے ہین۔ بقراط یہ کہتا ہی اگر تقطیر البول ایلاؤس سے عارض ہو وہ مریض ساتوین روز مرجائیگا
مگر یہ کہ تپ عارض ہو اور تپ کے ہونے سے بول کثیر جاری ہو جاسے اور جالینوس پر بسبب اس حکم کا مخفی رہا ہی۔ ایلاؤس بلغمی اور ریحی کو تپ سے
نفع ہوتا ہی جس وقت قی خبیث اور بیری متواتر ہونے لگے اور کراز اور فواق پیدا ہو جاسے قاتل ہوگا۔ قارورہ کا اچھا ہونا جب اس مرض
مین کچھ زیادہ خیریت پر دلالت نہین کرتا چہ جائکہ وہ بھی خراب ہو۔ زیادہ تر مہلک وہی ایلاؤس ہی جسمین براز اوپر کیطرف سے برآمد ہو مثلاً قی وغیرہ کی
طرف سے اور اسی ایلاؤس کو منتن یعنی بدبو کہتے ہین۔ اور اسکے بعد خراب دوسری قسم ہی جسمین سینہ کی بدبو مثل براز کے ہو اسکے بعد وہ ہی کہ سانس مین ایسی بو ہو پھر
وہ قسم ہی جسمین ڈکار کی بدبو براز کی سی ہو اسکے بعد وہ قسم ہی جسمین ریح جو نیچے سے برآمد ہو بدبو ہو۔ علامات ایلاؤس کے
یہ ہین کہ درد ناف سے اوپر ہو اور کوئی شی نیچے کے منافذ سے برآمد نہوتی ہو اور حقنہ کرنے سے کچھ ایسا زیادہ فائدہ نہوتا ہو جیسا کہ بقراط نے
کہا ہی۔ اور بیشتر ثقل براز اوپر کو دفع ہوتا ہی پس قی کرنے مین نکلتا ہی کبھی تو براز اور کبھی چھوٹے چھوٹے کپڑے اور کبھی کدو دانہ اور منہ مین
مریض کے بدبو رہتی ہی اور ڈکار مین بھی وہی بو آتی ہی بلکہ اکثر تمام بدن مین بدبو غلیظ کی ہو جاتی ہی اور یہ سب دلائل ایسے ہین کہ تخلف
نہین کرتے یا تو سب پائے جاتے ہین ورنہ کوئی نہ کوئی انمین سے تو ضرور ہوتا ہی۔ نیچے سے خروج اشیا کا بند ہونا یہ امر تو اس مرض
مین لازم ہی لیکن قی کی بدحالی اور اوسمین فضلہ براز کا خروج یہ بات لازم نہین بلکہ بروقت بڑھ جانے خطرہ اور زیادتی رداوت کے
پیدا ہوتی ہی مگر حرکت قی اور اوبکائی آنا ایلاؤس مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہی اسلیے کہ ایلاؤس کا خلل اوس آنت مین ہوتا ہی جو
معدہ سے بہت قریب ہی اسیطرح اور اعراض کرب اور غم اور خفقان اور غشی اور بیداری مفرد اور برد اطراف کے یہ سب ایلاؤس مین
بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتے ہین۔ ثقل اور گرانی ایلاؤس بلغمی اور ثقلی مین بہ نسبت قولنج کے زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ سبب ایلاؤس کا
ایسے عضو مین ہی جو اونچا زیادہ ہی اور جرم اوسکا ضعیف ہی اور سہارا اوس عضو کا بدن پر کمتر ہی۔ کبھی آنکھونکا تہیج ایلاؤس مین بہ نسبت
قولنج کے زیادہ ہوتا ہی۔ اب رہے تفصیلی علامات ایلاؤس کے وہ مثل علامات قولنج کے ہین جنمین خاص خاص علامات ایلاؤس کے بھی
ہوتے ہین جیسے مقام درد کا بالاے ناف اور درد کا متحرک ہونا اور احتقان سے نفع کم پانا مگر جو ایلاؤس بسبب زہرون کے تناول کے
عارض ہوتا ہی اوس پر اور قسم کی دلائل بھی قبل شدت مرض کے ہوتے ہین اسلیے کہ جس ایلاؤس مین سم کا استعمال ہو کبھی اوسمین ضعف
[illegible] یہانتک بھی نوبت پہونچتی ہی اور خفقان ابتداے عروض ایلاؤس مین قبل اشتداد مرض اور زیادہ ہونے درد کے عارض ہوتا ہی۔
اور یہ [illegible] سے وجود پر قوی ہوتی ہی کہ اور کوئی سبب ظاہری اوسکے عروض پر سواے استعمال زہر کے نہین دریافت ہوتا ہی

انہی کے حاصل ہی از طرف صانع حکیم جو ہر ایک نوعی کے عطا کرنے پر قادر ہی یہ مادہ اوس کمال استعداد کی بسبب مجرد صورت [illegible] کیا جاتا ہی
اور یہی سبب ہی جس سے کہ دیدان یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہین اور مکھی وغیرہ دیگر جانور ایسے اقسام کے پیدا ہوتے ہین اور انکی
پیدائش اونہین مواد با عفونت سے ہوتی ہی جو رطوبی مادہ ہین اسلیے کہ یہ مواد زیادہ تر صلاحیت صورت قبول کرنیکی رکھتے ہین فقط اسی
بات کی رکھتے ہین کہ اونسے حیات اور زندگی چند روزہ کیڑون کی سی یا مکھیون کی سی متعلق کیجاسکے اور یہ حیات بخشی اور جوڑ گری
صانع بیچون و چرا کی بہ نسبت ایسے مواد خراب کے اس سے لاکھ درجہ بہتر ہی کہ فقط عفونت پر یہ مواد رطوبی انجام پذیر ہو (جو موجب
ہزارون امراض اور آفات کی ہی) اور یہی کیڑے اور مکھیان وغیرہ انکی پیدائش مین علاوہ اس بات کے کہ انکی خلقت سے کئی مواد عفونت
مین ہوتی ہی ایک فائدہ انکے موجود ہونے کے بعد یہ بھی ہی کہ عفونات جو عالم کون و فساد مین متفرق ہین اون پر متسلط ہو کر اپنی
غذا اونہین عفونات سے کھاتے ہین بسبب اوسی مشابہت ذاتی کے جو ان حشرات کو عفونت سے ہی اور آدمیونکے مساکن اور
آبادیون سے باقیماندہ عفونت کو لے لیتے ہین اور جو ہوا انسان کے بدن سے محیط ہی اوسکی عفونت بھی انکی غذا بنکر کمی قبول کرتی ہی خواہ
بالکل فنا ہو جاتی ہی (یہ دوسری منفعت انکی خلقت سے ہی جو شامل ہماری اصلاح تاسیہ پر ہی) پیٹ کے کیڑے بھی ازین قبیل ہین یعنی
یہی دونون منفعت اونمین بھی ہین — دیدان شکم کی خلقت ہر ایک خلط سے نہین ہو سکتی ہی — اسلیے کہ انکی پیدائش صفرا سے جو سرخ
رنگ ہی اور سیاہ سودا سے ممکن نہین اسوجہ سے کہ صفرا مین تو حرارت زیادہ اوس سے کیڑا جو ترشی ہی پیدا ہوہی نہین سکتا بلکہ صفرا تو مزاج
کیڑم کی ضد ہی اور سودا بارد یابس ہی جو مناسبت حیات سے بہت دور ہی یہی خون اور روح کا ضد و مقابل ہی — اب رہا خون اوسکی حفاظت کے
قدرت کا پورا پورا تسلط اور انتظام ہی اور اعضاے بدنی کو اوسکی طرف حاجت زیادہ ہی اور بحیثیت انسان یعنی دشت کی افزونی
اور عظمیت یعنی ستھوانکا غذا ہونا بس اسی کے واسطے بنایا گیا ہی نہ اینکہ اوس سے کیڑے جو اخس مخلوقات ہین پیدا کیے جائین اور
نہ خون اون چیزونمین ہی جسکا انصباب امعا پر ہو اور بعد انصباب کے وہان اتنا ٹھہرے کہ اوس سے دیدان پیدا ہون اور نہ رنگ
کیڑے کا اور نہ ہیئت اوسکی دلالت کرتی ہی کہ مثل مادہ دموی سے اسکی پیدائش ہوئی ہی — بلکہ مادہ تولد دیدانکا فقط بلغم ہی جس وقت
کہ متعفن ہو جاے اور کسیقدر سخونت اوسمین آجاے اور مقدار کثیر اوسکی امعا مین ہو اور دیر تک رہے — اسباب کثرت پیدائش
بلغم کی تو معلوم ہین کہ وہ بعض قسم کے ماکولات سے زیادہ پیدا ہوتا ہی اور تخمہ ہاے پیہم اور ضعف ہضم کسی قسم کا کیون نہو اور مزاج
اصلی خواہ غیر اصلی اعضاے خاصہ سے جو بارد المزاج ہین بھی پیدا ہوتا ہی — منجملہ مولدات بلغم کے وہ غذائین بھی ہین جو نرم اور بالزوجت
ہون جیسے گیہون اور لوبیا اور باقلا اور کچے آٹے کا پھلکا گوشت خام کھانا دودھ کے اقسام اور ترکاریان اور فواکہ رطب اور خام
اور چکنی سے بھی بلغم پیدا ہوتا ہی — گرم پانی سے بعد غذا کے نہانا اور اسیطرح استحمام بعد کھانے کے اور امتلاے معدہ پر جماع
کرنے سے بھی بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہی — اقسام دیدانکے چار ہین لانبے بڑے بڑے اور گول اور چپٹے اور انہین کو کدو دانے کہتے ہین
اور چھوٹے چھوٹے جنکو چنونے بولتے ہین — یہ اختلاف کیڑونکی شکل اور مقدار مین دو وجہون سے ہوتا ہی ایک تو اختلاف مادہ دیدانکا
جس سے یہ پیدا ہوتے ہین دوسرے اختلاف مکان اور محل کا جہان انکی پیدائش ہی — مادہ کے اختلاف کی یہ صورت ہی کہ بعض اقسام کے
دیدان تو ایسی رطوبت سے پیدا ہوتے ہین کہ جس پر ابھی انقسام اور تفرق اجزا بوجہ جذب جگر کے اور بہت شدت عفونت کے
طاری نہین ہوا ہی بلکہ وہ رطوبت ابھی بحال خود باقی ہی — اور بعض اقسام دیدان کی ایسی رطوبت سے پیدا ہوتی ہی جسکو

جیسے بلغم نے پیاز ڈالا اور اوسکے اجزا میں تفرقہ کر دیا ہو اور کبھی بمقدار [illegible] رطوبت کی [illegible] چھوٹے چھوٹے کر دیتے
ہیں اور یہ جب جگہ متصل [illegible] ہو اور [illegible] عفونت [illegible] کثرت [illegible] مسرور اور گندہ تاثیر
پس یہی اسباب اونکے چھوٹے ہونے کے ہیں [illegible] دیدان [illegible] پیدا [illegible] آخر [illegible]
قبل اسکے کہ وہ بڑے ہو سکیں پائین امعا [illegible] اونکو اپنے ہمراہ باہر لاتا ہی اسلیے [illegible] ایک [illegible] پیدا ہوتے ہیں
اقسام کے کیڑے دونوں رطوبت مذکورہ سابق کے [illegible] کیفیت کی رطوبت [illegible] پیدا ہوتے [illegible] رطوبت ایسی ہوتی ہی کہ
بالکل [illegible] اقسام [illegible] نہیں ہوا [illegible] پورا پورا [illegible] دیدان رطوبت [illegible] سے پیدا
ہوتے ہیں وہ تو وہی رطوبت ہی جسکو پہلے ہم نے بیان کیا ہی یعنی اوس رطوبت پر [illegible] اقسام [illegible] جگہ سے [illegible] اور جو
دیدان رطوبت معاء مستقیم کے پیدا ہوں وہ دوسری قسم کی رطوبت سے [illegible] ہو کر اوسکا اقسام
ہو گیا اور جو دیدان معاء اعور کے رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں خواہ معاء قولون کی رطوبت سے اونکا تولد ہوتا ہی وہ رطوبت میں [illegible]
تیسری قسم کی رطوبت ہی۔ اسلیے کیڑے پہلی قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی طول میں ایک بالشت سے زیادہ اونکی مقدار
ہوتی ہی اور گول اور [illegible] خواہ چپٹے تیسری قسم کی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایسے دیدان کبھی معاء علیا میں بھی پیدا
ہوتے ہیں [illegible] ہوتے اور [illegible] بڑے ہوں اور کبھی سوائے قولون کے اور کسی معا میں پیدا نہیں ہوتے یا اعور میں پیدا ہوتے
ہیں [illegible] ان سے منتشر ہو کر معدہ کے کسی جانب میں اور مقعد کے کسی طرف پہونچ جاتے ہیں۔ اور چھوٹے دیدان دوسری قسم کی
رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ چپٹے اور گول کیڑے گویا خاص اوسی لزوجت سے پیدا ہوتے ہیں جو امعا میں ٹھہری ہوئی ہی
و [illegible] اوسی لزوجت پر ایک جھلی مخاطی ایسی لپٹی ہوئی ہی جسکی شان سے یہ بات ہی کہ دیدان اسی سے پیدا ہوتے ہیں اور اسی میں
متعفن ہوتے ہیں۔ کمتر ضرر چھوٹے کیڑوں سے ہوتا ہی اسلیے کہ اول تو وہ چھوٹے ہیں اور دوسرے یہ بات ہی کہ اصول اعضا سے
دور رہیں تیسرے یہ ہی کہ محل اندفاع میں ہمراہ ثقل قوی کے ہیں جسمیں کثافت بھی ہی مگر یہی چھوٹے کیڑے۔ اگر مدت دراز تک باقی رہیں
اور بڑے ہو جائیں جملہ اقسام دیدان سے انکی برائی بڑھ جاتی ہی اسلیے کہ خراب مادہ سے انکی پیدائش ہی بعد ان چھوٹے دیدان کے
ہی ضرر میں لانبے کیڑے ہیں اسلیے کہ چوڑے چپٹے کیڑے جسکے مادہ میں عفونت زیادہ ہوتی ہی۔ چوڑے اور چھوٹے کیڑے زیادہ نکلا کرتے ہیں
مقعد کیطرف سے اسلیے کہ مقعد ہی کے نزدیک انکی پیدائش ہی اور ضعف خلقت کیوجہ سے انکا ٹھہرنا اور دردرنگ کرنا امعا میں مثل ٹھہرنے
اور دردرنگ کرنے لانبے کیڑوں کے نہیں ہوتا ہی اور جسطرح کہ لانبے کیڑے زیادہ گرفت امعا کرتے ہیں اوسیطرح چھوٹے کیڑے جلد
دفع ہو جاتے ہیں۔ اگر مریض دیدان کو تپ لاحق ہو جاوے اوسوقت اعراض اور تکلیف دہی دیدان کی زیادہ اور قوی ہو جاتی ہی
اور اس زیادتی کے پانچ سبب ہیں (۱) یہ کہ تپ کیوجہ سے غذا کیڑوں کی متفرق ہو کر انکے قریب سے دور ہو جاتی ہی اوسوقت
یہ کیڑے اپنی غذا کی تلاش کرنے کیواسطے متحرک ہوتے ہیں اور امعا میں انکا قیام اور دردرنگ کرنا زیادہ ہوتا ہی (۲) یہ ہی کہ تپ
بنظر انکی ذاتی کیفیت اور حالت کی موذی ہی اور روانی انمین پیدا کرتی ہی یعنی چلنا پھرنا انکا زیادہ کرتی ہی (۳) یہ کہ تپ کیڑوں کی
طبیعت میں عفونت بڑھا دیتی ہی اور حدت اور قلق کی زیادتی کر دیتی ہی (۴) مرار جسوقت کیڑوں پر اثنائے تپ میں گرتا ہی
انکو ایذا دیتا ہی پس یہ کیڑے سمٹ کر آنتوں میں لپٹ جاتے ہیں اور لذع شدید امعا میں پیدا کر کے سخت ایذا دہی کرتے ہیں

ہیجان اور تشویش خصوصاً کیڑونکا شام کے وقت اور سوتے وقت زیادہ ہوتا ہے اور تعب اور ریاضت شدید کے بعد اور کبھی زیادہ ریاضت کرنے سے اسہال دیدانکا ہوجاتا ہے جسوقت دیدان مثل شبیہات حاودکے پیٹ سے خارج ہون زیادہ خراب حالی پر دلالت نکرینگے اور ضعف قوت مریض اور استفراغ واقع کا دیرپا ہونیکا اور قبض انکے خروج سے معلوم ہوگا خصوصاً اگر بعد زمانہ اختلاط کے برآمد ہون اگر مردہ ہوکر برآمد ہون یہ علامت بری ہے خلاصہ یہ ہے کہ مردہ دیدانکا نکلنا احیاناً ان برانکے ہمراہ دلیل اچھی نہین ہے خصوصاً قبل زمانہ اختلاط کے انکا زندہ برآمد ہونا بہت اچھا ہے اور بیرون جسم کے اوراوقات مین دیدانکا خارج ہونا بشرطیکہ خون ہی انکے ہمراہ برآمد ہو ردی ہے اور اوقات بدفی خواہ محض اسہالی آفت یہ ہیضہ ہو۔ دیگرطرف سے کیڑونکا برآمد ہونا اخلاط ردی کے معدہ مین ہونے پر دلیل ہے

علامات حمیات اقسام دیدان ان کا زیادہ ہونا اور دونون ہونٹونکی تری رات کے وقت اور سوکھ جانا اونکا دن کے وقت اس سبب سے کہ حرارت دنکو منتشر ہو جاتی ہے ہوتی ہے لہذا خشکی رہتی ہے اور رات کو حرارت ایک ہی جگہ یعنی اندرون جسم کے محصور ہو جاتی ہے لہذا ہونٹون میں تری رہتی ہے پس جسوقت یعنی دنکو حرارت منتشر ہوگی رطوبت کو بھی اپنے ہمراہ جذب کریگی اور کیڑے جو کہ رہنے ہونگے پس معدہ کی رطوبت کو جذب کرینگے لہذا جو سطح کہ متصل معدہ کے ہو خشک ہوجائیگی اور وہ بھی سوکھ جاتی ہے اور اس جذب سے جسقدر خشکی پیدا ہوگی اوسکی اعانت ہوائے خارجی جو دنکو اکثر گرم رہتی ہے کریگی اب مریض اپنے ہونٹونکے تر کرنے کی غرض سے زبانکی تری کو بھی طلب کریگا یعنی زبانکو ہونٹون پر پھیرا کریگا لہذا زبان بھی خشک ہوجائیگی کبھی مریض دیدان کو تنگی نفس اور کلام کرنے مین گرانی پیدا ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی صورت غمگین اور بدخلق آدمی کی سی ہو رہی ہے اور بیشتر یہی حالت ہذیان تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے کہ بخارات خراب ان کیڑونسے اوٹھکر دماغ تک پہونچتے ہین اور اعراض قرانیطس اسکو عارض ہوتے ہین سوائے اس امر کے کہ یہ مریض تنکے خواہ جون وغیرہ نہین چنتا ہے اور نہ استہ ورد سے اور ختنیب یعنی کانون کا کونجنا عارض ہوتا ہے جو لوازم قرانیطس سے ہے۔ دانت پر دانت پھیرنا خواہ دانت پیسنا اس مریض کو رات کے وقت لاحق ہوتا ہے اور اکثر اوقات اسکی یہ صورت ہوتی ہے جیسے کچھ اپنے منہ سے چبا رہا ہے اور گویا کہ اسکی خواہش یہ ہے کہ زبان چاٹے گا اور باہر نکالیگا۔ سوتے وقت اسکو اوچھل پڑنا اور چیخ اوٹھنا اور تملل یعنی بےچینی اور اضطراب لاحق اور تنگی سینہ اور خفگی اوس شخص پر جو اسکو سوتے سے جگائے عارض ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد اوسے متلی اور کرب پیدا ہوتا ہے آواز اوسکی بند ہوجاتی ہے اور نبض اوسکی ضعیف در بروقت ہیجان دیدانکے نبض بمنزلہ ساقط کے ہوتی ہے براز اوسکا اکثر اوقات تری لیے ہوئے ہوتا ہے اور سقوط اشتہا کا حال تو وہی ہے جو ہم نے بیان اسباب مین لکھا ہے۔ بیشتر ان بیمارون کو پیاس ایسی لگتی ہے کہ وہ کسیطرح سیراب نہین ہوتے۔ اور اسیطرح انکو بعض اور امراض لاحق ہوتے ہین جنکو ہم نے اوسی جگہ ہمراہ اسباب کے ذکر کیا ہے۔ جسوقت مرض کی شدت ہوتی ہے اور درد شدید ہوتا ہے یہ لوگ گر پڑتے ہین یعنی صاحب فراش ہوجاتے ہین اور تشنج اور التوا یعنی پیچیدگی اعضا مین گرفتار ہوتے ہین جو صورت مرگی کے بیمارونکو ہوتی ہے۔ بیشتر ایسی ہی شدت کے زمانہ مین انکو قے ہوتی ہے کہ اومین کیڑے برآمد ہوتے ہین۔ رنگ چہرہ کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے اور آنکھون کے رنگ بدلنے کی بھی یہی صورت ہے کبھی رنگ چہرہ اور آنکھونکا اوڑ جاتا ہے اور کسی وقت پھر اصلی رنگ قائم ہوجاتا ہے۔ کبھی انتفاخ تہبج اور تہبیج یعنی چہرہ کی بھربھری پیدا ہوتی ہے اور شکم انکا مثل استسقا کے بیمارون کے کھچ جاتا ہے اور جیسے پیٹ انکے گھٹنوں تک

سما جاتین گے ۔ بیشتر اونکے دونون خصیے سوج جاتے ہین ۔ پسینا سر و اونکے بدن سے جاری ہوتا ہی جسمین بدبو زیادہ ہوتی ہی ۔
تفصیلی اور جدا جدا علامات ہر قسم کے بعض اونمین سے تو ایسے ہین کہ اونکی تفصیل بھی مشترک ہی اور دو کون سی علامت ہی جو
مشترک بھی ہو اور جدا بھی ہو جیسے ہمارا یہ قول کہ بر آمد ہونا ہر ایک قسم کا مخرج سے کہ بظاہر بیان عام ہی اور ہر وقت خروج دیدان
خاص کیکے اوسی قسم کے وجود خاص پر دلیل ہی ۔ پھر اسکے بعد اون تفصیلی علامات یہ ہین کہ لانبے کیڑونکے وجود پر دغدغہ فم معدہ یعنی
گدگدانا خواہ سرسراہٹ فم معدہ پر ہونی اور لذع کا فم معدہ مین پیدا ہونا اور نفث یعنی ضرورۃً متصل اسی لذع کے پیدا ہونا لوالہ او تر نے
مین دشواری اشتہا کا سقوط اکثر اوقات اور طعام کا معدہ مین گڑنا اور ہچکی آنی ۔ بیشتر پھیپھڑا اور قلب بھی قرب سے
فم معدہ کے متاذی ہوتا ہی پھر اوسوقت سوکھی کھانسی آتی ہی اور خفقان اور اختلاف نبض پیدا ہوتا ہی اور خواب و بیداری
مین انتظام باقی نہین رہتا ہی اور کسل اور بغض حرکت سے اور نظر کرنے سے طرف اشیا کے اور تیز نگاہ ڈالنے سے نفرت اور آنکھین
کھولنی ناگوار ہون بلکہ اوسکا جی آنکھ بند رکھنے کا زیادہ خواہشمند رہتا ہی ۔ آنکھین ان بیمارونکی کبھی تو سرخ ہو جاتی ہین اور کبھی
اونمین کمودت اور تیرگی آجاتی ہی ۔ اکثر شکم اونکے کھچ جاتے ہین اور مثل مستسقی کے صورت اونکے پیٹ کی ہو جاتی ہی اور بیشتر
انکو سہال عارض ہو جاتا ہی ۔ چپٹے اور گول کیڑے اگر شکم مین پیدا ہون اشتہا تو اکثر ان بیمارونکی زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ یہ دونون
قسمین دیدانکی بیشتر معدہ سے دور پیدا ہوتی ہین لہذا معدہ پر انکا بوجھ وغیرہ نہین ہوتا ہی اور نہ کوئی خرابی معدہ کی
انسے پیدا ہوتی ہی بلکہ اپنی غذا کو اوچکا اوچک کر خواہ کود کود کر جو کھاتے ہین اسوجہ سے رطوبات اور موجودہ اشیا معدہ کے
زیادہ خرچ ہونے سے خلو معدہ مستلزم اشتہا ہوتا ہی ۔ بر وقت گرسنگی کے ان دیدانمین حرکت پیدا ہوتی ہی اور ایسے ایسے حرکات
انکے ہوتے ہین جو موذی ہین اور قارض یعنی امعا کے کترنے اور کاٹنے والے اور قوت کے کمزور کرنے والے اور سست
کرنے والے اور تقطیع پیدا کرنے والے اون اعضا مین جو متصل ناف کے ہین ۔ چھوٹے کیڑونکے وجود پر خارش مقعد کی اور
ہر وقت نزدیک مقعد کے دغدغہ اور خلش کا رہنا دلیل ہوتا ہی اور اکثر یہ کیفیت اتنی زیادہ ہو جاتی ہی کہ غشی پیدا کرتی ہی
مریض کو بر وقت یکجا ہو جانے ان کیڑونکے معا مین ایک گرانی زیر شراسیف معلوم ہوتی ہی اور پشت مین بھی بوجھ سا
محسوس ہوتا ہی ۔ منجملہ علامات جملہ اقسام دیدانکے یہ ہی کہ اگر سوتے وقت مریض تھوڑا سا سرکہ پی لیا کرے اوسکو مفید ہوتا ہی

علاج دیدان کا غرض مقصود کیڑونکے معالجات مین منحصر چار قسم مین ہی اول تو یہ کہ اون ماکول اشیا سے انکو روکا جائے
جس سے مادہ کیڑونکا پیدا کرنے والا بنتا ہی چنانچہ اون اشیا کا بیان اوپر ہو چکا دوم جسقدر مقدار بلغم کی امعا مین فراہم ہی
اوسکا اخراج کیا جائے کہ اوسی بلغم سے کیڑے پیدا ہوتے ہین تیسری یہ بات ہی کہ جسقدر دیدان پیدا ہو چکے اونکا قتل کیا جائے
ایسے ادویہ سے جو بہ نسبت ان کیڑونکے بمنزلہ زہر کے ہون اور یہ وہی ادویہ ہین جو تلخ ہون اور انکی دو قسمین ہین گرم بھی اور
سرد بھی ہین اور دونون کو ہم بیان کرین گے خواہ اون دواؤن سے قتل کرنا چاہیے جو بالخاصیت کیڑون کی قاتل ہین ۔
چوتھی یہ بات ہی کہ بعد قتل کرنے دیدانکے بیمار کو دوائے مسہل دیکر دست کرائے جائین اگر طبیعت خود بخود کرم ہائے مردہ کو دفع
نکرے اور رہنا مناسب نہین ہی کہ بعد قتل کرنے اور مردار جیفہ ہونے کے طولانی زمانہ تک انکو شکم مین رہنے دین کہ پھر انکے بخارات
ضرر سمی پیدا ہوگا ۔ تلخ ادویہ جو گرم ہین تیسرے درجہ حرارت تک دیدان کی تدبیر مین زیادہ مناسب ہین اور جملہ اوقات مین

انکا استعمال بے خطر ہی سواے اسکے کہ تپ ہو خواہ ورم گرم ہو۔ اسلیے کہ ادویہ حارہ جو تلخ ہین دیدان اسکے مزاج کی ضد ہین بنظر حرارت کے
اور جس کیفیت سکے دیدان زیادہ حریص ہوتے ہین یعنی دسومت اور حلاوت اوسکی بھی یہ ادویہ ضد ہین بنظر تلخی کے۔ کبھی ادویہ مشروبہ
اور حقنہ کی دوائیان ایسی تجویز کیجاتی ہین جو ہر سہ صفات مذکورہ بالا کو جامع ہوتی ہین یعنی غرض دوم سے غرض چہارم تک۔ حمولات کو
اولویت زیادہ اسی امر کی ہی کہ اخراج دیدان کا کرین بہ نسبت اسکے کہ قاتل کرم ہون سواے اون کیڑون کے جو معا مستقیم مین ہون از قسم
چھوٹے کیڑون کے کہ اونکو حمولات قتل بھی کر سکتے ہین۔ کبھی یہی حمولات خواہ حقنہ ایسی ادویہ سے بھی مرکب ہوتے ہین جو از قسم چکنائی اور
شیرینی کے ہون تاکہ دیدان ان ادویہ کیطرف بسبب محبت ذاتی کے کھنچ کر آجائین اور پھر اونہین حمولات وغیرہ کے ہمراہ خارج ہوجائین
اولی یہ ہی کہ اگر مشروبات سے دیدان کا علاج کیا جاے تو بروقت خلو شکم کے دوا پلائی جاے۔ اور اگر زہرہاے کرم کشندہ دودھ اور
اور کباب وغیرہ مین ملا دیے جائین تو یہ کیڑے ان چیزون سے جو مقدار امعا مین پہونچ سکتی ہی اوسکے تناول پر دیدان زیادہ تر حریص ہونگے
اور یہ سموم جو دودھ وغیرہ مین ملا کر کھلاے گئے ہین اونکو زیادہ قتل کرینگے۔ بیشتر مریض دیدان کو بہت دور روز تک خالی دودھ پلا کر
پھر دودھ ہی مین کوئی دواے کرم کشندہ ملا کر پلاتے ہین۔ اور کبھی یہ تدبیر کرتے ہین کہ پہلے اون کو کباب چوسنے کی اجازت دیتے ہین جب
دیدان کو بوے کباب پہونچے پس جوشی اس کباب کے چوسنے سے اونکے مقام موجودگی تک اوترتی ہی اوسکے چوسنے پر دیدان کو توجہ اور شوق
ہو کر اونمین حرکت پیدا ہوتی ہی پھر اسکے بعد جو دواے قتال پلائی جاتی ہی بہت زیادہ مقدار دیدان کو قتل کرتی ہی۔ اگر حقنہ ہاے
کرم کشندہ کا استعمال ہو لازم ہی کہ معدہ پر ادویہ قابضہ کا لیپ کر دیا جاے خصوصًا جو ادویہ کہ قابض بھی ہون اور قوت کرم کو قتل کرنے
کی بھی اونمین ہو جیسے کہ سماق اور طراثیث اور اقاقیا کسی شراب مین گھول کر طلا کرنا اور اسیطرح کبر اور شبت کو شراب مین ملا کر۔
اور اگر ایسے ادویہ کے قبض کا تحمل نکر سکین اوسوقت گل مختوم ہمراہ شراب کے طلا کرنی چاہیے۔ جسوقت ادویہ کرم کشندہ پلائی جائین
واجب ہی کہ دونون نتھنے خوب اچھی طرح بند کر دیے جائین اور زیادہ سانس کی آمد برآمد مین توجہ نکیجاے یعنی جہان تک ممکن ہو
سانس کو روکنا چاہیے اسلیے کہ صواب بحال مریض یہی ہی کہ ان دوا کی بو اوسکو معلوم نہو۔ علاج دیدان سے متصل اور اوسکے قریب
علاج سقوط اشتہا کا بھی ہی اگر اشتہا ساقط ہوگئی ہو۔ اکثر بعض اقسام کے ضمادات اور مشروبات ایسے بھی ہین جنمین قتل دیدان کے ہمراہ تقویت
اشتہا کی خاصیت ہوتی ہی اور بعد قتل کے دیدان کے اخراج کی بھی خاصیت اونہین ضمادات مین ہوتی ہی جیسے صبر ہمراہ افسنتین کے
کہ اسکی گولیان بنا کر کھلائی جائین خواہ طلا کیجائین۔ اسیطرح صبر ہمراہ ربوب ہاے ترش کے۔ کبھی ہمراہ مرض دیدان شکم کے
اسہال بھی عارض ہوتا ہی پس احتیاج فقط اونکے قتل کرنے کی ہوتی ہی اسلیے کہ حرکت طبیعت کی دیدان کو متحرک خود ہی کر رہی ہی۔
اور بیشتر مقتضاے حال مریض اونکے قتل کرنے کا قوابض تلخ سے ہوتا ہی تاکہ ہمراہ کرم کشی کے قبض طبیعت پیدا ہو یہ تدبیر جسوقت
کہ دیدان اور اسہال دونون جمع ہون اور سقوط قوت کا خوف ہو مناسب ہی خصوصًا اون ضمادہاے قابضہ سے جنمین قوت قتل
دیدان کے بھی ہی پھر قوت بھی ساقط نہوگی۔ پھر بعد قتل کے یا تو وہ کیڑے بنظر دفع طبیعت کے از خود نکل جائینگے
یا کسی دوا کے پلانے سے یا حمول کرنے سے خارج ہونگے۔ کبھی ہمراہ دیدان کے اورام اندرونی اعضا کے بھی ہوتے ہین اوسوقت
تدبیر لطیف یعنی کمی غذا کی حاجت ہوتی ہی۔ جو ادویہ کہ حب القرع کے قاتل ہین وہ بہ نسبت لانبے کیڑون کی مارنیوالی دوا کی
زیادہ قوی ہوتی ہین۔ اور جو ادویہ کہ دودانہ اور گول کیڑونکو مار ڈالتی ہین وہی لانبے کیڑونکی بھی کشندہ ہین۔ سبب اسکا یہ ہی

آنکہ کدو دانہ دوائے مشروب کے اثر پہونچنے کے مقام سے دور تر پیدا ہوتے ہین اور جن رطوبات کے ہمراہ حب القرع ہوتے ہین اونسے زیادہ آمیختہ ہوتے ہین اور اکثر کسی کیسہ اور تھیلی مین بند ہوتے ہین - اور دوسرا سبب یہ ہی کہ کدو دانہ ایسے مادہ غلیظ سے پیدا ہوتے ہین جسکی غلاظت اور کثافت زیادہ ہوتی ہی اور مزاج حار کیطرف زیادہ تر قریب ہوتا ہی اور مشابہت زہر کی اوس مادہ کو زیادہ ہوتی ہی لہذا اپنی شکل موجودہ کو چھوڑنا اسی مادہ کو ممکن نہین ہی جب تک کہ بافراط حارا اور گرم ادویہ قتالہ کا استعمال نہو اور خصوصًا دیدان طوال کیواسطے تو ایسے ادویہ کا استعمال ضروری ہی - مفرد ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے فراسیون اور فرمانا ہی جسکو بوزن ایک مثقال پلائین اور شیح اور ترمس اور مر اور سلیخہ اور قردمانج اور عصارہ فودنج اور حب دہمشت اور قسط تلخ اور افتیمون اور قرطم اور پودینہ اور قنبیل جیسے تنبیل بھی کہتے ہین اور سونٹھی اور قنطوریون اور مشکطرامشیع اور بسن خاص کر بیشتر حب القرع کو یہ ادویہ قتل کرتی ہین تخم رازیانہ اور جبۃ الاسلا بھی اور صعتر اور فوفل اور افسنتین اور تخم کرنب اور قشور غرب اور بیخ راسن خشک شدہ اسکو تین اوقیہ پلائین اور زیرہ بریان اور قیسوم اور عنصران اور انیسون تخم کرفس - حرف دیدان کے بارہ مین قوی دوا ہی - اور کلونجی تخم بتھوا بعد قتل کرنے کے خود ہی اسہال کے ذریعہ سے دیدان کو خارج کر دیتا ہی - اسیطرح لبلاب اور بسفائج - مناسب زیادہ یہ ہی کہ بعد قتل دیدان کے حب کے ذریعہ سے انکا اسہال کیا جاوے - اگر کوئی شخص زیت کو بمقدار ایک رطل پی جاوے اور اسقدر زیادہ پیے جسقدر کہ ممکن ہی اس سے بھی کیڑے مر جاتے ہین اور خارج بھی ہو جاتے ہین خصوصًا اگر زیت انفاق کو پیا جاوے یہی زیت انفاق چوڑے کیڑونکو بھی قتل کرتا ہی کیونکہ بوجہ تلخی کے قتل کرتا ہی اور بسبب لزوجت کے اونکو پھسلا کر خارج کر دیتا ہی - اور اگر ایکبار اسکا پینا ممکن نہو چاہیے کہ مکرر ایک مرتبہ کے بعد دوبارہ تناول کرے اور دو دو ملعقہ ہر مرتبہ پیا کرے - حب النیل حیات کو قتل بھی کرتا ہی اور خارج بھی کر دیتا ہی اور اکثر چوڑے کیڑونکو سودمند ہوتا ہی - ادویہ مرکبہ اونمین سے کرم کشندہ تو یہ ہین جیسے تریاق فاروق اور جو دوا جامع قتل اور اخراج دونون کی ہی جیسے ایارج فیقرا اور جیسے شیح اور افسنتین ہر واحد ایک درہم اور ثلث درہم کا شحم حنظل بوزن ربع درہم تنک ہندی بوزن ایک دانق اسی کو استعمال کرین - اکثر پلانا زیرہ کا اور نصف وزن زیرہ کے نطرون ملا کر بھی دیدان مذکور کو قتل کرتا ہی اور دونون کا وزن دو مثقال کا ہونا چاہیے یعنی ۸ ماشہ زیرہ اور ۴ ماشہ نطرون - ایضًا نطرون فلفل قرد مانا سب اجزا ہموزن سے بقدر ڈیڑھ درہم ایضًا حب الغار زیرہ ہندی مصطگی شہد ملا کر تناول کرین صبح کے وقت بقدر ایک ملعقہ کے اور سوتے وقت بھی اسی قدر - خواہ راسن اور شیح اور فلفل اور سرخس اجزا سب برابر ڈیڑھ درہم سے تین درہم تک تناول کرین - حب افسنتین کے کھلانے سے لانبے کیڑے خارج ہوتے ہین - چوڑے اور چپٹے کیڑے ان ادویہ سے قوی تر دواؤنکے محتاج ہوتے ہین - جو ادویہ کہ خاص کدو دانہ سے ہین جیسے قطران کہ حقنہ مین بقدر تین درہم کے داخل کیجاوے اور برنج کابلی اور لب برنج اور سرخس اور قسط تلخ اور پوست بیخ توت اور عصارہ توت کا اور قنبیل اور شحم حنظل اور صبر شجار بھی عجیب النفع ہی چوڑے دیدان کے علاج مین اور پوست گنج کی درختون مین سے اور میرے گمان مین گنج ایک قسم سرو اور آزاد درخت کی معلوم ہوتی ہی - منجملہ اون ادویہ کے جو بلا اذیت اخراج ایسے کیڑونکا کرے یہ ہی کہ تین اوقیہ عصارہ راسن تازہ کا پلایا جاوے کہ یہ بھی دوا زیادہ تر عجیب ہی - علماے فن نے ذکر کیا ہی کہ اریان یعنی جھینگا مچھلی حب القرع کو خارج کر دیتا ہی - منجملہ ادویہ عجیبہ کے جملہ اقسام مین دیدان کے سر کے بال اور جو اسکے ہین جسکا اخر یعون نام ہی - قلقدیس بھی انکو قتل کرتی ہی اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی نفع ہی کہ اگر اسہال ہو بند کر دیتی ہی - ہم نے

قرار دین مین جوشاندہ قلقدیس کا بشمول اور ہلا نے قنطوریون کے لکھدیا ہی - مرکبات مین قتال کرم غرانشی جیسے تریاق اور حب التقتل اور اخراج جیسے کہ لبلاب پنج اور بسفائج ہر واحد چار درہم بلیلہ ہندی دو درہم فسطاطیح چھ درہم مقدار شربت اس مرکب سے پانچ درہم ہی - ایضاً شیح قرسی حب پنج سعفص تقنبل ہر واحد پندرہ درہم اور مقدار شربت پانچ درہم کی ہی - ایضاً شیر تازہ و شیرم تین دن تک صبح کو پلایا جاے اور اوسکے اوپر شیریاں تناول کرین پھر از ان چھ مثقال پنج اور تین درہم تقنبل اور اوسی کے برابر سنرس لیکر سب کو نوبہ کوفتہ اور سرکہ ترش خواہ سکنجبین مین اسکو گوندھکر پلاوین اور تھوڑا تھوڑا - اگر باب مریض چاہے تاکہ دیدان پر اوسکے بابت سے مرض غالب ہو جیسا اوپر بھی بیان ہوچکا ہے بعد از ان اسی دوا سے مذکورہ سے جو وزن اور مقدار براہ حدس وتجربہ طبیب کے مناسب ہو پلائی جائے - ادویہ بارد و او جنمین کہ حرارت کم ہی جیسے تخم کشنیز جسوقت تین روز برابر ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین اور تخم کرفس کہ یہ بھی زیادہ تر قوی ہی اور انشاستہ بھی اکثر ایسے دیدان کو قتل کرتا ہی اور تخم خلاف کہ یہ بھی قوی ہی اور ہر ایک قسم دیدان کو قتل کرتا ہی اور سکنجبین کے ہمراہ خواہ دوغ ترش کے پلاو اوسکا جوشاندہ بناکر اور فوفل اور برگ شفتالو اور اوسی کا عصارہ اور شوکہ مصریہ اور یہ بھی زیادہ گرم نہین ہی اور طلیق یعنی توت سگ بھی اور زلال پوست درخت آنار ترش اور پوست آنار جوش اسطرح پر کہ پانی مین ایسے پوست کو جوش دین اور تمام شب جوش دیا کرین اور صبح کو نتھار کر صاف کر لین اور پلا دین - اسیطرح سے وہ جوشاندہ جسمین بیخ آنار مذکور کو جوش دیا ہو - اور عصارہ بارتنگ اوس مریض کیواسطے مناسب ہی جسکو ہمراہ دیدان کے سہال بھی ہو یا بارتنگ خشک - ایضاً سماق کو بھگو کر پانی مین ملین اور پلا دین کہ یہ بھی عجیب النفع ہی - اور طراثیثا اور گل مختوم ہمراہ شراب کے عجیب دوا ہی - تخم خرفہ اگر بکثرت استعمال کیا جاے اسیطرح تخم کاسنی تلخ اور کاہو سے تلخ اور کرفس جو کہ سرکہ مین پرورد کیا ہو اور کبر پرورد کیا ہو اسرکہ مین - کہتے ہین کہ خربوزہ دیدان کو قتل بھی کرتا ہی اور اخراج دیدان بھی کر دیتا ہی اور گوکھرو قریب ہی انہین ادویہ کے اور اسکی قوت یہان تک پہونچی کہ چھوٹے کیڑون کو بھی نکالدیتا ہی میری مراد یہ ہی کہ گوکھرو کی قوت مثل تخم بید کے ہی - اور عصارہ شفتالو اور کشنیز اور کاسنی تلخ اور جعدہ وغیرہ بھی ایسے ہی ادویہ مین یہ ادویہ ہمراہ دوغ کے یا ہمراہ آب گرم یا سکنجبین کے پلائی جاتی ہین

تدبیر اخراج چھوٹے کیڑون کی کبھی فقط نمک کا حمول کرنا اور شور پانی یا نمک اور پانی کا حقنہ دینا چھوٹے کیڑون کا قاتل ہوتا ہی اور نمک کا استعمال ان کیڑون کے مادہ کو اوکھیڑ دیتا ہی - اقوی اس سے یہ ہی کہ ایسا حقنہ کرین جسمین قنطوریون اور قرطم اور زوفا اور تھوڑا سا شحم حنظل پڑا ہو اور گرم گرم استعمال کیا جائے - اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ حمول قطران کا اور حقنہ اوسی کا کرین خصوصاً روغن مشمش تلخ مین کہ شفتالو سے تلخ ملا کر اور اوسمین ادویہ قتالہ دیدان کو جوش دیا ہو - اور فقط قطران سے بھی حقنہ کرتے ہین - منجملہ حمولات کے جو اس مرض مین کیا جاتا ہی طنیشا اور زنجو مریم اور پوست بیخ لیخ مذکور سابق - منجملہ اور ادویہ کے جو ان چھوٹے کیڑونکو چن کر نکال دے یہ دوا ہی کہ مقام براز مین اندر کیطرف ایک ٹکڑا چکنائی بھرا ہوا گوشت جانور فربہ کا نمک آلودہ رکھین اور کھینچ کر ایک گرہ دوڑے کی لگا دین پس وہ کیڑے بسبب حرص و نہیت اوس گوشت کے اوسی ٹکڑے مین فراہم ہو کر لپٹ جائینگے اور بقدر ایک گھنٹہ خواہ زیادہ اس سے جسقدر ہوسکے صبر کرین اور یہ پارہ گوشت کو اوسی مقام مین رہنے دین پھر اوسکو نکالین اور دوبارہ پھر اوسی طرح رکھین تاآنکہ سب کیڑے

اسیطرح خارج ہوجائیں۔ حقنہ واسطے بیماران دیدان کے یہ ہین کہ زلال اور دیہ مذکورہ جو واسطے بیماروں کے واسطے اور ہمیشہ ہین
ہین اونمین اور دیہ مسہلہ جیسے شحم حنظل اور صبر اور تربد اور قثاء الحمار بسبب قوت اور وقت کے زیادہ کیجاتی ہین اور واجب ہی
کہ قطران اسکے حقنہ مین داخل کیاجائے کہ زیادہ نافع ہوتا ہے اور رعایت مقعد کی ایسے وقت بنظر رکھنے پیچش کے اور یہ خاصیت بھی
کرنی چاہیے اور شیافات جو باب زحیر مین مذکور ہوچکے اونکا استعمال مد نظر رہے اسیطرح رعایت معدہ کی ایسا ہو کہ ضعیف ہوجائے
استعمال کرتے ہین اور یہ شربہ اور ضمادہاے مقوی معدہ کے اور یہ سب ادویہ اور جو کہ اوس باب مین معلوم ہوچکی ہین۔ اکثر رقت
حقنہ کرنا آبہاے شور سے خواہ ایسے پانی سے جنمین شوریت نطرون وغیرہ کی ملائی جائے بھی نافع ہوتا ہے کبھی اسکے حقنہ مین عصارہ
برگ شفتالو اور زلال بیخ توت اور پوست آثار کا پڑتا ہے اور خصوصا اگر ہمراہ دیدان کے حرارت بھی ہو۔ ضمادات واسطے بیماران
دیدان کے کبھی ادویہ قدیمہ دیدان کے واسطے بیان ہوئین اونسے ضمادات طیار ہوتے ہین اور تقویت اون ضمادات کی شحم حنظل
اور تخم [illegible] اور قثاء الحمار سے کیجاتی ہی اور قطران اور صبر سے بھی تقویت کرتے ہین جسوقت ضماد صبر اور افسنتین کا خواہ
صبر اور ریوند کا خواہ ریب سیب کا کیا جائے دیدان کو قتل کریگا اور شتہا کو کھول دیگا خواہ اوس مین زیادتی پیدا کریگا اور
اگر ان سب کو جمع کرین نہایت عمدہ تدبیر ہے ضماد جسمین بیخ کلونجی کی آب حنظل مین چار دیں خواہ شحم حنظل کے ہوتا
ہین اور شکم اور ناف پر طلا کرین۔ کہتے ہین معز ساق گوزن سے جسوقت ناف پر ضماد کرین یہ بھی نافع ہوتا ہے اسیطرح روغن
اونمین ادویہ مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اگر اون روغنون سے طلا کیا جائے بھی نافع ہوتا ہے روغن بابونہ اور روغن افسنتین
سب روغنونمین خاص اس مرض کے واسطے ہی لتعقر یہ دیدان کے مریض کا جو غذا کہ بنظر مقابلہ سبب مرض کے مناسب ہی
وہ تو یہی ہی کہ گرم خشک ہو اور اوسمین لزوجت نہو اور اوسمین ایسی جلا ہو کہ دیدان کو خواہ مادہ دیدان کو جلا کرکے نکال دے ایسے
بیماروں کی غذا مین آب نخود اور برگ کرنب داخل ہی اور گوشت کبوتر کا بھی انکو نافع ہی اور شور پانی پینا جملہ بیماران دید انکو مفید
ہوتا ہے۔ اگر حرارت اور اسہال ہو احساء ترش سے غذا دین جو سماق سے ترش کئے جائین اسلیے کہ سماق حابس نہین بلکہ قاتل کرم ہی
اور اسیطرح آب آنار ترش۔ اور جسوقت کہ زیادہ اسہال ہونے سے ضعف ہوجائے اب احتیاج ایسی غذا کی ہوگی جو قوت
بڑہائے پھر اگر ایسی غذاے قوی ہضم نہوتی ہو از قسم احساء اور ماء اللحم کی غذا تجویز کرنی چاہیے۔ وقت اور ترتیب کی بابت
کہ ایسے بیمار کو بھوکھا نرکھنا چاہیے کہ ہر وقت بھوک کے دیدان کو ہیجان ہوتا ہی اور معدہ مین لذع پیدا کرتے ہین اور کبھی اشتہا کو
ساقط کر دیتے ہین بلکہ واجب ہی کہ قبل حرکت کرنے کیڑونکے مریض کو غذا کھلا دیجائے جسوقت کہ لذع معدہ وغیرہ سے اسکو راحت
اور سکون ہو۔ اور یہ بات بھی واجب ہی کہ ایسے بیماروں کی غذا متفرق اوقات مین دیجائے پس بہت ہی تھوڑی سی غذا بدفعات
انکو دینی چاہیے اور جسوقت خوف اسہال کا بسبب بدہضمی غذا کے ہو شکم پر ضمادہاے قابضہ جو معلوم ہوچکے ہین انکا لگانا چاہیے
چھوٹے کیڑونکے مریض کو مناسب یہ ہی کہ اوسکی غذا کا کیموس اچھا اور سریع الہضم ہو کہ اسمین دو فائدہ ہین اول تو یہ کہ ایسی
عمدہ غذا کی قوت بسبب اختلاف اور مضادت مزاج کے کیڑون تک البتہ نہ پہونچے گی دوم یہ کہ غذاے حسن الکیموس سے خراب
کیموس جو مادہ تولد دیدان کا ہی کمتر بنے گا سقطہ اور صدمہ جو شکم پر پہونچے تدبیر جائب جمیع ایسے آفات مین ضروری ہی کہ
خون جہانتک ممکن ہو نکال ڈالا جائے اور بعد خون نکالنے کے دم الاخوین اور گلنار اور گل ارمنی اور کہربا اور [illegible]

اور اسیوجہ سے بواسیر کی کثرت ہر وقت ہواے جنوبی چلنے کی ہوتی ہو اور بلاد جنوبی مین بھی اسکی کثرت ہوتی ہی۔ جو بواسیر سائلہ اور منفتحہ ہو کہ اوس سے خون جاری ہو مناسب نہین ہی کہ اوسکے خون جاری کو روک دین جب تک کہ خوف ضعف کا اور زانو کے استرخا اور غلبہ خفقان کا نہو اور خون سیاہی نہ آتی ہو اور بہتر یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا بند کرین اور ایکبارگی نہ روکین جسوقت خون ایام خون بواسیر کا رحم کیطرف مائل ہو جاے اور حیض کے ذریعہ سے نکلے اونکو اسکے برآمد ہونے سے مرض بواسیر کے بہ نسبت نفع ہوگا۔ اور اگر از خود اونکو ایسا بحران نہو واجب ہی کہ طبیب تدبیر صناعی سے اوسی طرف انکے خون بواسیر کو لیجاے اور ادرار طمث کی تدبیر بھی کرے اکثر بیماران بواسیر کا ایک خاص رنگ ہوتا ہی جو زرد مائل بسبزی ہی۔ اور اکثر اصحاب بواسیر کو رعاف عارض ہوا ہی اونکی بواسیر جاتی رہتی

علاج بواسیر کا واجب ہی کہ علاج شروع کرنے ہی پہلے اصلاح بدن کرنا چاہیے اور خون فاسد اور خراب کا استفراغ کرین حتی کہ صافن کی فصد اور اوس رگ کی جو پاشنہ کے پیچھے ہی بھی کھولدین اور مابض کی فصد ان دونون رگونکی فصد سے زیادہ نافع ہی اور حجامت دونون کولون کے درمیان کی بواسیر کو نافع ہوتی ہی۔ اور اخلاط سوداویہ کا استفراغ کرین اور طحال اور جگر کا علاج بھی کرنا چاہیے اگر بنظر قواعد واجب ہو اور جو خون ردی ان دونون عضو سے پیدا ہوتا ہو اوسکی اصلاح کرین۔ پھر اگر ورم اور درد اور انتفاخ نہو تو زیادہ حاجت بواسیر کے علاج کی نہین ہی اسلیے کہ اسکا علاج اکثر یہی ہی کہ منھ بواسیر ہو جاتا ہی اور شقاق مقعد کی نوبت پہونچتی ہی یعنی مسہ کی گرانی سے۔ بعد اسکے واجب ہی کہ تلئین طبیعت کی تدبیر مین کوشش بلیغ کیجاے تاکہ سختی ثفل کی مقعد کو ایذا نہ دے اور مصیبت زیادہ ہو جاے۔ بہترین تدبیرات یہ ہی کہ مسہلات اور ملینات ایسے تجویز ہون جنمین ادویہ نافعہ بواسیر کی پڑتی ہین جیسے حب المقل اور حب نیلہ مرج اور حب وادی اور وہ حبوب جنکو ہم آیندہ بیان کرین گے۔ واجب ہی کہ تفتیح فم باسور یعنی اوسکا منھ کھول دینا اور خون کا اوس سے جاری کرنا جسقدر ممکن ہو اوسمین کوشش کیجاے جب تک کہ ضعف نہو یا اینکہ خون سرخ نکلنا شروع ہو جاے کہ اوسمین سیاہی نہو۔ پھر اگر یہ تدبیر ازالہ مرض مین کافی نہو اب اوسکی تدبیر یہی ہی کہ باسور کو جدا کردین اور کاٹ کر گرا دین اون کو خشک کرکے خواہ جلا کر ایسی چیزونسے جو ایسے ہی افعال اور خواص رکھتی ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خون بواسیر سے جاری ہونا اور مقعد سے اوسکے جاری رہنے مین امان اور بچوتی ہی آکلہ اور جنون اور مالیخولیا اور صرع سوداوی سے اور حمرہ جاورسیا اور سرطان اور تقشر اور جرب یعنی خارش اور قوبا یعنی داد کے جملہ اقسام سے اور جذام سے اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سے۔ جسوقت خون معتاد بواسیر اور خون مقعد بند ہو جاے انہین امراض کا خوف ہوتا ہی اور استسقا کا خوف اسوجہ سے ہوتا ہی کہ ورم جگر سوداوی اور ردی پیدا ہوتا ہی اور فساد مزاج کا جگر مین عارض ہوتا ہی سل کے پیدا ہونے اور دردہاے شش یعنی پھیپھڑے کے عارض ہونے کا خوف ہوتا ہی اسلیے کہ خراب اور فاسد خون شش کیطرف ادھر سے رک کر دفع ہوتا ہی۔ جسوقت سیلان خون بواسیر سے غشی پیدا ہو چاہیے کہ جو کے ستو ہمراہ طباشیر اور گل ارمنی کے ملا کر تھوڑے تھوڑے کھلا دین

ادویہ باسوریہ ادنمین مفتحات ہین جو مسون کے منھ کھول دیتی ہین اور بعض مدملات ہین جو زخم کو مندمل کرتی ہین اور بعض ادویہ حابس ہین جو افراط روانگی خون کو بند کر دیتی ہین اور بعض ادویہ بواسیر کے گرادینے والی ہین اور بعض دوائین درد بواسیر مین سکون پیدا ہوتا ہی۔ پھر یہی ادویہ یا تو مشروبات ہین کہ پلانے اور کھلانے والی ہین یا حمولات ہین خواہ طلاؤن کے اقسام اور ضمادات اور نطوخات یعنی التیام کرنے والی دوائین یا ذرورات ہین جو چھڑکنے کے

کام مین آتی ہین یا بخورات مین جنکی دھونی دیجاتی ہی خواہ پانی کے اقسام ہین جنمین مریض بٹھلایا جاتا ہی - یا قوابض جنسے قطعاً خون کی آمد
بند کر دیجاتی ہی اور یہ جملہ اقسام ادویہ کے مفرد بھی ہین اور مرکب بھی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حب المقل کی منفعت بواسیر دوری مین
بخوبی ظاہر ہوتی ہی اور جو بواسیر بطور دورہ کے ہو اوسمین اسکا نفع زیادہ نہین ہوتا ہی - اور اگر شقاق اور ورم دونون جمع ہو جائین ہمراہ
بواسیر کے پہلے اونھین دونون کا علاج کرنا چاہیے بعد ازان بواسیر کا - روغن خستہ خوبانی جسمین مقل کو گھول دیا ہو بواسیر اور شقاق
دونون کو مفید ہی تدبیر قطع کرنے بواسیر کی - بواسیر کا گرا دینا کبھی بذریعہ قطع کے ہوتا ہی یعنی کسی آلہ آہنی وغیرہ سے اوسکو کاٹ
گرا دین - اور کبھی ادویہ حادہ سے اسکو کاٹ ڈالتے ہین - اگر بواسیر شمار مین چند عدد ہون ساتھ ہی سبکا قطع کر ڈالنا مناسب
نہین - بلکہ واجب ہی کہ بقراط کی وصیت کو سننا چاہیے اور ایک باسور کو بدستور مسلم چھوڑ دینا چاہیے پھر اوسکے بعد علاج کرنا چاہیے
بلکہ اس سے بہتر یہ ہی کہ ایک کو پہلے کاٹ کر پھر دوسرا کاٹین اور اسیطرح ایک کے بعد ایک کا علاج کیا کرین اگر مریض اس تدبیر کی
ایذا پر صبر کر سکے اور پھر اخیر مین جا کر ایک مستہ باقی رہنے دین تا کہ اوس سے خون فاسد بہا کرے جسکے خروج کی طبیعت خوگر ہو گئی ہی
یہ مستہ جسکو قطع کرنا منظور ہی اگر ظاہر بدن مین ہی اور آنکھ سے نظر آتا ہی تو پھر اوسکے قطع کی تدبیر سہل اور آسان ہو گی اور اگر اندر وار ہی
کہ نظر نہین آتا اوسکے قطع کرنے کی تدبیر مین صعوبت اور دشواری ہی - ظاہری مستہ کے قطع کرنے کی تدبیر عمدہ یہ ہی کہ اوسکی جڑ مین
ایک ڈورا ریشم کا خواہ کتان کا خواہ کوئی مضبوط بال خوب کھینچ کر باندھین اور ہر وقت گرہ کو تنگ کرتے رہین اگر اس تدبیر سے
گر جائے تو بہتر ہی ورنہ ادویہ مسقطہ کو اوسپر لگا کر امتحان کرین اگر اس تدبیر سے بھی نہ گرے پھر کاٹ ڈالنا چاہیے - اور جو مستے
اندرونی ہین اور نظر نہین آتے پہلے اوسے اولٹ دینا چاہیے اوسکے بعد قطع کر دینا چاہیے - اولٹ دینا کبھی تو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہی مثلاً
محجمہ ناری کے ذریعہ سے خواہ اور کسی شی کے ذریعہ سے کہ اوسکو مقعد پر رکھین تا اینکہ مستہ باہر نکل آئے بعد ازان قالب سے مستے کو
پکڑین اور اگر بعد نکل آنے مستہ کے جلدی اندر چلے جانے کا خوف ہو تھوڑے محجمہ کو زیادہ چسپان رہنے دین تا کہ مقام معلوم پر ورم
آجائے کہ بعد ورم ہو جانے کے پھر یہ گرہ وہ مستہ باہر آ کر اندر پلٹ نجائے گا - اور کبھی بعد خارج مین نکل آنے مستہ کے چابکدستی اور
جلدی سے اوسکی جڑ مین ڈورے کی گرہ مضبوط لگا دیتے جس سے ورم پیدا ہو جاتا ہی اور باسور پھر باہر ہی رہتا ہی - کبھی اولٹنا
باسور کا ایسی دواؤن سے ہوتا ہی جو اولٹ دینے کی خاصیت رکھتی ہین - مثلاً عصارہ قنطوریون اور عصارہ سویا کا جو ہرا
اور تازہ ہو اور مومیزج ان سب کو شہد سے گوندھ کر مقعد پر طلا کرتے ہین خواہ کسی پشمینہ وغیرہ کے کپڑے مین لگا کر بطور حمول کے
رکھتے ہین کہ اسکے ذریعہ سے براز برانگیختہ ہوتا ہی اور مقعد کے باہر لانے پر اور اسہال پیدا کرنے پر آمادگی پیدا کرتا ہی -
یا نطرون اور تلخہ گاؤ کا اسیطور سے استعمال کرین - یا فلفل اور قنطوریون کا استعمال کیا جائے - یا اینکہ انہین دواؤن مین سے
جو دوا ہو اوسمین عصارہ بخور مریم یا مومیزج کو بڑھا دین - منجملہ احتیاط کے ایسے باسلیق کی فصد کرنی ہی کہ قبل کاٹنے بواسیر کے یہ احتیاط
کر لینی چاہیے - جسوقت کاٹنے کا ارادہ ہو پہلے وہ شی جس سے مستہ کا قطع کرنا منظور ہی چمٹا دینا چاہیے اور مستہ مین خوب
چسپیدہ کر دینی چاہیے چاہے وہ مستہ بیرونی ہو خواہ اوسکو قالب وغیرہ سے باہر نکالا ہو گو ظاہری نتھا اور بعد چمٹا دینے کے
مستہ کو یا اوسی شی کو اپنی طرف بزور کھینچنا چاہیے اوسکے بعد جڑ سے مستہ کو قطع کر دینا لازم ہی نہایت تیز اور حاد دوا سے
خواہ نہایت تیز اور کاٹنے والے بارہ کے آلہ سے - اور مستہ کی جڑ سے زیادہ گذر کے سوائے مستہ کے اور گوشت وغیرہ

سیاہی آجاے کہ نب کو روغن زیتون مین اوبال کر باسور پر رکھنا چاہیے اور درد کی تسکین کی تدبیر کرنی چاہیے پھر دوبارہ دواے حاد
لگائی جاے تا اینکہ مستہ گر پڑے - بواسیر توثیہ اور جو شبیہ توثی کے ہو اوس پر زراجات یعنی اقسام پھٹکری کا پیسکر چھڑکنا بس ہی تدبیر
اوسکے خشک کرنے اور گرادینے کے واسطے کافی ہی اور انہین زراجات سے اوسکا قطع کر دینا بھی ہو سکتا ہی - اور فصد اور اسہال بہت
واجب ہی ان اقسام کے علاج مین اور ذرورات اور بخورات اور طلا کرنے کے ادویہ زیادہ تر اثر کرنے والی ہین بواسیر کے مرض مین
بواسیر اصم کے کھولنے کی تدبیر اور اوسکے رگ کے خونکے جاری کرنے کے طریقے - پہلے تو واجب یہ ہی کہ نہلانے سے حمام مین خواہ
بذریعہ آب گرم وغیرہ کے اوسمین نرمی پیدا کیجاے - اور تفتیح بواسیر کی اعانت فصد صافن اور باسلیق سے کرنی چاہیے اور مروخات کا استعمال
جیسے روغن لب شفتالو اور خوبانی کا جو تلخ ہو اور پوست کوہان شتر اور مغز ساق گاو دشتی اور مقل ازرق وغیرہ یہ سب اجزا جدا جدا
خواہ یکجا کر کے - اوسکے بعد عصارہ پیاز کا جو تیز ہو مثلاً سپید پیاز کا اوس پر لگایا جاے اور کبھی انہین ادویہ مین عصارہ بخور مریم بھی داخل
کیا جاتا ہی اور کبھی اسکے ہمراہ کوئی قسم یتوعات یعنی زہریلے دودھ کی بھی ملائی جاتی ہی اور مویزج اور برگ حمام کہ ضرور اوسکو کھول
دیتا ہی اور بیشتر تلخہ گاو بھی شامل کرتے ہین - قنہ کو یعنی بارزد کو بھی دربارہ تفتیح بڑا دخل ہی اسیطرح برگ سداب اور روغن اقحوان
اور خود اقحوان انکا کھانا خونکو جاری کر دیتا ہی اور مسام کو کھول دیتا ہی - دوا ہلیلہ ہمراہ بزور کے علاوہ نفع کرنے بواسیر کے خون بواسیر کو
بھی جاری کرتی ہی اسلیے کہ اسمین بزور ملطفہ پڑے ہوے ہین - خون بند شدہ کے ادرار کے واسطے یہ بھی ایک دوا ہی کہ شحم حنظل
تین درہم روغن بادام تلخ چار درہم سے ایک بتی لانبی طیار کرین اور مقعد مین اوسی رکھدین اور گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد بدل دیا
کرین اسیطرح کی پانچ بتیان پانچ گھنٹہ مین بدلی جائین اور جسوقت درد کی زیادتی ہو ایک بتی روغن گل سے بھگوکر رکھدین
اور ٹھہری رہنے دین - اور صافن کی فصد سے کبھی خود بخود بواسیر اصم کھلجاتی ہی بیان ادویہ باسوریہ کا لیکن بخورات اور ذرورات
پس اصوب یہ ہی کہ ذرورات قوی سے پہلے موضع خاص پر انزروت کو پانی مین گھول کر لگا دین - اور اگر مریض کو برداشت
ایذاے درد کی زیادہ ہو اور بڑا شجاع اور قوی دل ہو ایسے بیمار کی مقعد کے اندر ایک آب نارسیدہ بھر دینا چاہیے اور تھوڑا سا
ٹھہر کے کسی شراب قابض سے اوسکو دھو ڈالین اوسکے بعد پھر اوس پر زرور دکو پیس کر چھڑکین - منجملہ اون چیزونکے جو بواسیر پر
چھڑکی جاتی ہین تانبے کے چھلکے جو غرادے سے اوترتے ہین اونکو پیس کر تنہا خواہ ہمراہ قلعی سوختہ کے - ایضاً زرنیخ اور زراریح اور
نوشادر بواسیر پر چھڑکا جاتا ہی اور ان ادویہ کی تیزی کا تدارک روغن زرد وغیرہ کے ملنے سے بموجب بیان بالا کیا جاتا ہی - قوی
زیادہ تر یہ ادویہ اوسوقت ہو جاتی ہین جب کہ اونکو بکرے کے پیشاب مین انکو ملا کر لگائین اور یہ ادویہ بمنزلہ دواے حاد کے سمجھنی چاہیے
اب وہ دوائین جو انکے بہ نسبت نرم ہین یعنی اونکی تیزی کم ہی پس جیسے خاکستر جوز السرو شراب سے دھوئی ہوئی اور خاکستر
پوست بیضا اور خاکستر خستہ خرما اور ترمس تلخ جو بحالت خشک ہونے کے سوختہ کیجاے اور اسیطرح خستہ تمر سوختہ بالخاصہ
ازین قبیل یہ دوا ہی کہ شور مچھلی کا سر لیکر آگ کے قریب خشک کرین اور ہموزن اوسی کے پرانا پنیر ملا کر حلقہ دبر پر چھڑکین - اسیطرح
مچھلی مذکور کی دم کی راکھ - کلونجی بھی ذرورات بواسیر مین نہایت اچھی دوا اور عجیب النفع ہی - بخورات قوی سے واسطے
بواسیر کے تنہا دواے بلادر ہی خواہ ہمراہ اور سب دواؤنکے اور ہمراہ زرنیخ کے خاص کر زیادہ مفید ہی - اور تنہا زرنیخ اور
فقط گندھک بھی اسیطرح کی دوا ہی - اب اور سب طرح کی ادویہ جیسے انجدان اور بیخ کبر اور اشترغار اور بیخ سوسن اور

بیخ کبر اور بیخ کرفس بیخ حنظل بیخ حرمل عروق الصباغین تخم گندنا اور رائی اونٹ کی مینگنی اور سجی اور اشنان اور قنہ اور اخروٹ یہ ادویہ تنہا ایک ایک اور مجموع دو چار خواہ سب کے سب کا استعمال کیا جاتا ہی اور انمین سے بقدر بلادر بھی ملایا جاتا ہی اور روغن یا سمین مین گوندھ کر قرص بناکر رکھ چھوڑتے ہین تاکہ اس سے دھونی دیجاوے منجملہ اون ادویہ کے جو اسمین پڑتی ہین یعنی دھونی مین اشنان ہی اور قنہ اور اونٹ کی مینگنی کہ یہ نافع دوا ہی اور جہاؤ کی دھونی چند مرتبہ دینے سے کبھی کفایت ہوتی ہی اور دوسری دوا کی حاجت نہین رہتی ہی مجرب مگر بیخ کبر اور بیخ کرفس اور برگ کنیر اور بیخ شوکہ وہ شوکہ جسکو حاج اور محروث بھی کہتے ہین اور بیخ سوسن اور بلادر سب کو برابر وزن لیکر گولیان بنائین روغن زیتون کے ذریعہ سے اور اسی کی دھونی دین۔ کبھی اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ برگ اوس کی دھونی بہت نفع کرتی ہی اور کالے سانپ کی کینچلی اور نوشادر کی دھونی اور یہ دھونی کبھی تو خمدار خواہ ٹونٹی لگے ہوے برتن سے دیجاتی ہی کہ ایک سر اوسکا تو مقعد مریض کے اندر اور دوسرا جو بطور شگیر دانکے ہوتا ہی وہ آگ پر رکھا ہوا اور کبھی ایک دیگ وغیرہ سے کہ جسکے منھ پر سوراخ دار شبک کوئی ظرف ڈھانک کر مریض کو اوس پر بٹھاتے ہین اور دھونی دیتے ہین نہایت مناسب بواسیر کی دھونی سلگانے کے واسطے وہ انگارہ ہی جو اونٹ کی مینگنی جلاکر اخگر بنا ہو یا سور کی تر دوائین مرہمین جو مستوں پر بواسیر کے رکھی جاتی ہین خواہ جنکا ترشح دیا جاتا ہی بعض تو اونمین سے وہ آبہائے قوی ہین جو مثل تیزاب کے تیز ہون جیسے وہ پانی جسمین چونا تازہ جو بجھایا نہو اور سجی اور ہرتال کو پکایا ہو اور مکرر اوسی پانی کو تقطیر کرکے تیز کرین یا اوسی پانی مین جوش دی ہون پھر بعد اس پختہ کرنے کے اوسی پانی مین چونا اور سجی کو ملایا ہو۔ سیاہ شبیتہ یعنی پھٹکری کے معدن کے پانی خواہ جسمین پھٹکری محلول ہو گئی ہو انکے طلا کرنے اور پلانے سے و نیز اون سے مقام بواسیر کو دھونی سے خون بواسیر کا سیلان بند ہو جاتا ہی۔ یہ طلا جسکو ہم لکھتے ہین عمدہ اور مجرب ہی۔ ایک پھل اندرائن کا تر و تازہ لیکر اوسکی چار پھانکین کرین اور کسی برتن مین رکھ کر اوس پر ایسے اونٹ کا پیشاب ڈالتے رہین جو خود چرتا ہو اور شیرخوارہ نہو خصوصاً شتر اعرابی اور اتنا پیشاب اوس پر ڈالین کہ وہ پھل پیشاب مین ڈوب جاوے اور گرمیونکی دھوپ مین جب تک گرمی پڑتی ہی رکھتے رہین اور جسقدر پیشاب سوکھ کر کم ہو اور اور اوسمین زیادہ کرین پس یہ پیشاب بہت نافع ہی ضرور مستونکو کاٹ کر گرا دیتا ہی کبھی مرمکی کو بار بار طلا کرتے ہین کہ یہ بھی بواسیر کو سڑا دیتا ہی۔ آب خرنوب تر و تازہ مین صوف کو ڈبو کر بواسیر پر رکھتے ہین کہ یقیناً مستون کو دور کر دیتا ہی۔ اور اگر خرنوب سے ہمیشہ بواسیر کو کھجلایا کرین اوس سے بھی ضرور جاتی رہے گی جسطرح اور مقامات بدن کے مستونکو کھجلانے سے بذریعہ خرنوب کے بھی وہ سے مٹ جاتے ہین۔ اسیطرح بڑی قسم کی پیاز سے کھجلانے سے۔ مرہم خانقین پورا ناگھی اور روغن خستہ زردآلو اور روغن خستہ شفتالو اور رگ کوہان شتر کا روغن اور روغن خیری اور روغن حنا فتیلہ بواسیر کا اور حمول تھوڑی سی روئی کا گالہ شہد مین ڈبو کر اوس پر کلونجی کو جلا کر چھڑکین اور بطور فتیلہ خواہ حمول کے استعمال کرین۔ کبھی فتیلہ سوختہ اور جلے ہوئے ہوتے ہین کہ دونون قسم ہرتال یعنی زرد اور سرخ وغیرہ سے خواہ اور جملہ ایسے ادویہ ذرور یہ سے بنائے جاتے ہین جنکا استعمال فتیلہ مین داخل کرکے ہو سکتا ہی ہمراہ شہد کے۔ یہ بھی عجیب الاثر فتیلہ ہی مگر تیز بہت ہی اور صعوبت اسکی استعمال مین زیادہ ہی کہ بیخ لوف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرین اور ایک شبانہ روز اونکو شراب مین بھگو دین بعد ازآن جسقدر تحمل ہو سکے بطور فتیلہ کے استعمال کرین۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ اگر نیلوفر سے فتیلہ بناکر استعمال کرین نافع ہوگا اور میرے گمان مین یہ ہی کہ درد کی تسکین کا نفع

تدبیر ورم کے اقسام مین جسوقت حرارت شدید ہو تو پوست رمان حلو آٹھ درہم اور جوزالسرو دو درہم پیسکر پہلے مقعد
خارج شدہ کو شراب قابض سے تر کرین بعد ازان اس دوا کو اوس پر چھڑکین ایضاً اقاقیا گلنار ہر واحد آٹھ درہم
اور جوزالسرو خشک شدہ اور سپیدہ قلعی جسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ قلعی کے ایک ٹکڑے کو سرکہ مین شراب قابض کی
تری اور رطوبت دیکر اس سپیدہ سے دو دو درہم زردچوبہ اور سب ادویہ ملاکر اوسیقدر چھڑکین ایضاً اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس
اور سماق ہر واحد چار درہم مر ایک درہم تخم گل چار درہم مقعد کو پہلے دھو ڈالین اور پھر اوس پر یہ دوا تمام لگائین بعد ازان
شبت اور بابونہ اور سعد اور سپیدہ قلعی سب کو پیس کر اوس پر چھڑکین اور اگر اندر نہ جاسکے تو پانی اور پالستوار کی بند
کرین اگرچہ مقعد اندر کو نہ جاتی ہو اور ورم کے بڑے ہونے سے بازگشت اوسکی اپنے مقام پر نہ ہوتی ہو پس اوسوقت
اولی یہ ہی کہ پہلے تدبیر ورم کی کرین اور ورم مین نرمی پیدا کر دین اسطرح پر کہ مریض کو آبزن مین بٹھائین کہ اوسمین درد کی
تسکین دینے والی ادویہ کو جوش دیا ہوا اور ورم کی ڈھیلا کرنے والی ادویہ بھی اوسی پانی مین ڈالی ہون چنانچہ اپنی جگہ اوسکا
بیان ہو چکا ہی اور بٹھانے کے بعد جب باہر نکالین روغن شبت اور روغن بابونہ سے اوسکی تدہین کرین کہ اس تدبیر سے نرم بھی
ہوجائے گی اور اندر چلی جائے گی پھر اسوقت اور تدبیرات جو اوپر لکھی گئی ہین کرنی چاہییں منجملہ اون دواؤنکے جو ایسے وقت
مفید ہوتی ہین وہ مسکنات وجع کے ادویہ جو اوپر مذکور ہو چکی ہین اور ضماد طبیخ نیلوفر کا جو اوپر مذکور ہو چکا بواسیر کے
علاج مین اور وہ طبیخ جسمین عدس اور نخود اور باقلا پڑتا ہی نواصیر مقعد کا بیان یعنی نواصیر مقعد کے اخراجات اور مقعد کے
پھوڑون سے پیدا ہوتی ہی اور مقعد کے پھٹ جانے سے اور کبھی بواسیر کا کاٹنا ... مقعد کی نواصیر کی ایک قسم تو غیر نافذ
ہوتی ہی اور یہ قسم اسلم ہی اور ایک قسم اسی نواصیر کی نافذ ہوتی ہی اور یہ نہایت ردی ہی جو نواصیر قریب تجویف اور مدخل
یعنی قریب اوس جگہ کے ہو جہان اونگلی وغیرہ جاسکتی ہی وہ اسلم ہوتی ہی اسلیے کہ اگر اوسکو چاک کرین ساری عضلہ کو آفت
نہ پہونچے گی بلکہ بعض عضلہ کو پہونچے گی اور باقی جو عضلہ سے رہ جائے گا اوسی کے ذریعہ سے روکنا فضلہ براز وغیرہ کا مع دیگر
افعال کے عضلہ کرے گا اور بعید یعنی نافذ قسم نواصیر کی اوسکو جسوقت چاک کرین کے (اور یہی اسکا علاج ہی) اوسوقت
تمام عضلہ حابسہ اور اکثر مقدار اوسکی کٹ جائے گی اور ڈھیلی حس جاتی رہے گی اور فضلہ براز بدون ارادہ آنے کے نوبت
پہونچے گی بیشتر یہ قطع کرنا نواصیر کا یا خود ناصور متصل در دباسے عصب کے ہوتا ہی اوسمین خطرہ ہلاکت مریض کا ہوتا ہی
نواصیر کی قسم نافذ اور غیر نافذ مین تفرقہ اسیطرح پر کیا جاتا ہی کہ ایک سلائی ناصور مین ڈالتے ہین اور اونگلی مقعد مین داخل
کرتے ہین تاکہ منتہی مقام سلائی جانے کا بخوبی محسوس ہوجائے پس اوسوقت نفوذ اور غیر نفوذ کی شناخت ہوجاتی ہی
نافذ نواصیر کی شناخت کبھی سلائی کے ناصور سے نکل آنے سے بھی ہوجاتی ہی اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہی کہ چاک اور شگاف تمام عضلہ کو
پہونچے گا التعصب شیخ بعض متقدمین اولین نے کہا ہی اور بعض متاخرین اطبا نے اسکو دست برد کرکے اپنی طرف منسوب کیا ہی
اور ترکیب یہ ہی کہ اونگلی مقعد مین اور سلائی ناصور مین داخل کرکے مریض کو حکم دیا جائے کہ مقعد کو زور سے بند کرے اور اوپر کیطرف
اوسے اوٹھا کرے اوسوقت محسوس ہوگا کہ عضلہ مذکورہ سے کسقدر بند ہوتا ہی اور کسقدر باہر رہتا ہی اور کسقدر عرض اوس ناصور کا ہی
جو طول بدن مین پڑا ہی تھوڑا ہی یا بہت سا نواصیر نافذ کا منھ کبھی ایک ہی ہوتا ہی اور اسکے چند منھ ہوتے ہین علاج جو نواصیر نافذ نہو

اور اگر اونھین اعضا مین کوئی آفت نہو تی بول مین خامی اور عدم نضج کسب ہوتا حرارت دلائل گردہ کے حرارت پر گردہ کے
سرخی سے پیشاب کی استدلال کیا جاتا ہی اور زردی پیشاب کی بھی حرارت گردہ پر دلیل ہوتی ہی اور چربی کم ہوتے اور لمس کا
محل گردہ کا بھی حرارت گردہ کو بتاتا ہی اگر گردہ مقام گرم ہو — اور اورام جو بہت جلد گردہ کو عارض ہون جیسے اورام حارہ کہ ان سے
بھی حرارت گردہ کی معلوم ہوتی ہی — ذیابیطس حار بھی حرارت گردہ پر دلیل ہی — قوت شہوت جماع سے اور کثرت تشنگی سے بھی گردہ کے
حرارت معلوم ہوتی ہی **دلائل برودت گردہ** سپید رنگ کا پیشاب ہونا اور سپید رنگ بدن کا اور قوت جماع کا جاتا رہنا پشت
مین ضعف کا پیدا ہونا اور پیران خمیدہ کیطرف پیٹھ کا جھک جانا یہ سب دلائل برودت گردہ کے ہین — گردہ مین امراض باردہ
زیادہ ہوتے ہین اور برودت کا ضرر گردون پر زیادہ ہی **علاج سخونت گردہ** کا شیر مادہ خر پلانے سے خواہ شیر ایسے گوسپند کا
پلانا جو سرد و تر کاریان اور ساگ وغیرہ چرتی ہو اور گائے کا دہی خواہ چھاچھہ کا استعمال بشرطیکہ پتھری پیدا ہونے کا خوف نہو یہی گردہ
کی سخونت کا علاج ہی — اور اگر دہی پلانے سے خوف پتھری کا ہو دہی کا توڑ پلانا چاہیے کہ حرارت گردہ کو اچھی طرح بجھا دیتا ہی — اسیطرح
اور سب عصارات اور لعابات باردہ جو اکثر معلوم ہو چکے ہین — اگر انھین ادویہ باردہ سے حقنہ کیا جائے زیادہ مفید ہوتا ہی — کبھی
آب سرد اور مغز تخم خیار کے روغن سے حقنہ کرتے ہین یہ تدبیر بہت اچھی ہی — اسیطرح ضمادات جو ایسے ہی ادویہ باردہ سے
طیار کیے جائین اور تمریخ ادھان باردہ کی کہ مقام پر گردہ کے سرد روغنونکو ملین — کا غور مین تبرید گردہ کا اثر قوی ہی — جملی تدبیر یہ ہی کہ پیاس
حار مزاج گردہ والے کو متواتر لگتی ہی اور آب سرد کے پینے کو روکنا جائز نہین ہی **علاج برودت گردہ** کا حقنہ کرنا روغنہائے گرم سے
اور نیز حریرہ ہائے گرم اور روغن گاؤ اور روغن کنجد روغن اخروٹ اور روغن بادام تلخ اور روغن قرطم سے برودت گردہ کو نافع ہوتا ہی
آب حلبہ اور آب شبت اور یخنی گلہ اور چقندر وغیرہ کی کہ اس سے بھی حقنہ کرنا مفید ہی — خارجی تدبیر یہ ہی کہ لومڑی کی چربی اور سوسمار
کی چربی اور روغن غار اور روغن اخروٹ اور پستہ کا روغن اور روغن قسط خاص کر ان سب کی مالش گردون پر کیجائے — کبھی وہ پانی
جو ابھی اوپر مذکور ہوا اور یہی روغن اور چربیان بالمناصفہ ملا کر حقنہ تجویز کیا جاتا ہی — ضمادات بھی اونھین گرم ادویہ سے طیار کیے جاتے ہین
جو معلوم ہو چکے ہین — کمونی مین خاصیت عظیم ہی علاج برودت گردہ کے واسطے خصوصاً وہ معجون کمونی جسکے اجزا خوب باریک پیسے گئے
ہون — روغن قسط کا زیادہ قوی ہی براہ منفعت کے اور اسی کے بعد حقنہ روغن حب الخضرا کا ہمراہ روغن پستہ کے — روغن
الیہ کے حقنہ مین تاثیر عجیب ہی اور عمدہ چیز ہی گردہ گرم کرنے اور قوی کرنے کے واسطے **گردونکی لاغری اور ہزال** کبھی گردہ کو لاغری کا
مرض پیدا ہوتا ہی اور بہت سمٹ جاتا ہی اور چربی گردہ کی کم ہو جاتی ہی بلکہ بیشتر گردہ کی چربی بسبب کسی سوء مزاج کے خواہ کثرت
جماع کرنے سے کم ہو جاتی ہی علامات ہزال گردہ کے شہوت باہ کا ساقط ہو جانا اور پیشاب کا سپید رنگ آنا اور ذرو یعنی سیلان منی
اور ضعف پشت مین ہونا اور بیٹھے بیٹھے درد کا پیٹھ مین رہنا اور اکثر اس مرض کے ہمراہ تمام بدن کی نحافت بھی ہوتی ہی **علاج**
لبوب کا کھانا ہمراہ شکر کے اس مرض کو مفید ہی جیسے لب لوز اور ناریل اور بندق اور پستہ اور خشخاس اور نخود اور باقلا اور لوبیا
چربیونکی خورش جیسے مرغ کی چربی گوزن کی اور گردہ گوسپند کی چربی اور پنیر جسمین گرم چربی پڑی ہو اور ان چیزونمین ادویہ
مدرہ ملا دیتی ہین اور افاویہ خوشبو بھی داخل کرتے ہین تاکہ مدر ہون اور ان ادویہ مدرہ کے ذریعہ سے اور اشیا کا وصول گردہ تک
بخوبی ہو جائے — افاویہ اور خوشبو ادویہ کی شرکت اسواسطے ہی کہ قوت کی تحریک کرین — کبھی انھین لبوب وغیرہ کے ہمراہ

[illegible] اوس شی کی جسمین لزوجت ہو علیحدہ کی تاکہ جو ہر گوشت بدن کی تقویت کرے [illegible] شیر [illegible] گائو بھی پلایا جاتا ہی [illegible] کو پیش دیکر پلاتے ہین - اگر قرحہ گردہ کسی جانور کا [illegible] اور [illegible] پیدا کرنے والی ہی اور مقوی بدن ہو وہ بھی گردہ کے ہمراہ [illegible] اسیطرح [illegible] حقنہ [illegible] بہ مرغ اور [illegible] کلیجے کے ہمراہ [illegible] کیا جاتا [illegible] زیادہ مفید ہی اور اگر [illegible] گردہ مثل [illegible] (حقنہ) [illegible] گوشت [illegible] بلکہ قرحہ [illegible] اور اگر [illegible] کے ہمراہ دونون برنج ارزن کھیر [illegible] اور [illegible] پیاز بھی داخل کرین نہایت بہتر ہی اور اگر افراط تسخین کی حاجت ہو [illegible] روغن قسط کو داخل کرین اور اگر معتدل رکھنا مطلوب ہو روغن قرطم ملائین - ایضاً شیر دوشیدہ تازہ تازہ کہ دھونے کے بعد فوراً اوس سے حقنہ کیا جائے نافع ہوتا ہی - اور اگر حاجت اوسکے گرم کرنے کی آگ پر ہو یہ بھی ہو سکتا ہی - اور قرابادین مین ہم نے چند نسخہ حقنہ کے ان نسخون کے علاوہ لکھے ہین **ضعف گردہ** کبھی کسی سوءمزاج کیوجہ سے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہی اور نہایت ردی اور مہلک وہی ضعف گردہ ہی جو سوءمزاج مستحکم سے پیدا ہو - کبھی بوجہ لاغری گردہ کے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہی - کبھی بسبب کشادہ ہونے اور کھلجانے مجاری گردہ کے اور بسبب سست اور نرم ہو جانے گردآوری اور اجتماع قوام گردہ کے بھی ضعف پیدا ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ جرم گردہ مین ڈھیلاپن پیدا ہوکر ضعف آجاتا ہی اور یہ قسم ضعف گردہ کی خاص اسی عضو کو واسطے ہی اور یہی قسم ضعف گردہ کی ایسی ہی کہ اسکی موجودگی کے سبب سے گردہ تصفیہ مائیت کا اور شیا سے جو ہمراہ مائیت کے گردہ مین آتی ہین نہین کرسکتا ہی اور عاجز فعل تصفیہ مین ہوتا ہی - اکثر تو ایسے وقت عروق اور رگین سلیم ہوتی ہین اور بیشتر رگو نکین بھی سلامت حال مفقود ہوتی ہی - سبب ان خرابیونکا مثل کثرت جماع اور کثرت سے مدرات کا استعمال کرنا اور کثرت سے پیشاب کا آنا - گھوڑے پر زیادہ سوار ہونا خواہ اور اقسام کی محنت جو گھوڑے کے ساتھ کیجاتی ہی اور بدون تدریج اور اعتبار کے یعنی بلا وقفہ اور ضبط اوقات اور لحاظ قواعد حفظ صحت جو فن چابک سواری کے واسطے مقرر ہین گھوڑے کے ساتھ محنت کرنا اور اسیطرح ہر ایک قسم کا تعب اور گزند پہونچانا بس یہی اسباب ضعف گردہ کے ہین اور ہر قسم کا صدمہ جو گردہ کو پہونچے ازین قبیل زیادہ کھڑے رہنے سے اور زیادہ سفر کرنے سے خصوصاً زیادہ پیادہ چلنے سے یہ قسم ضعف گردہ کی پیدا ہوتی ہی **علامات** جو ضعف گردہ بسبب سوءمزاج کے پیدا ہو اوس پر وہی علامات دلیل ہونگے جو اوپر امزجہ گردہ کے بحث مین مذکور ہوے ہین - جو ضعف گردہ ہزال اور لاغری گردہ سے عارض ہو اوس پر علامات ہزال سے دلالت ہوتی ہی - جو ضعف گردہ بسبب کشادگی مجاری اور ڈھیلے ہوجانے لحمیت گردہ کے پیدا ہوتا ہی اوسکے ہمراہ درد گردہ مین سوائے بعض اوقات کے اور کبھی نہین ہوتا اور اشتہاے طعام بھی اسکے ہمراہ کم ہوجاتی ہی اور پیشاب جو قبل ہضم غذا کے اور قبل پہونچنے غذا کے عروق تک ہو اکثر تو یہی ہی کہ مائی اور رقیق ہوتا ہی مگر جسوقت کہ غذا عروق تک گذر جاتی ہی یعنی رگونمین پہونچتی ہی پس اکثر تو یہی ہی کہ خون اور دیگر رطوبات غلیظہ کا خروج ہمراہ

پیشاب کے ہوتا ہی اور اکثر ایسے وقت کا پیشاب اس مریض کا مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہی اسلیے کہ رگین بوجہ ضعف کے اوس مادہ سے
جو اون تک پہونچتا ہی بخوبی قبول نہیون کرتی ہین اور غلیظ شی رقیق سے جدا نہین ہوتی ہی اور اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ رطوبت دموی نیچے
بیٹھ جاتی ہی اور دوسری شی مثل [illegible] اوس وقت پیدا ہوتی ہی جب کہ رگین سلیم اور بحال صحت
ہون مگر جس وقت کہ رگین [illegible] کہ پیشاب [illegible] بحال خود باقی رہیگا اسلیے کہ
[illegible] ضعف ہی [illegible] گردہ [illegible] ہزال گردہ [illegible] ہر قسم کا ان دونون کے تابع کمی پیشاب کے اور تجرد جماع سے اور ضعف
[illegible] ہوتا ہی علاج جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج گردہ کے ہو اوسکا علاج تبدیل مزاج سے کرنا چاہیے اور اگر سوء مزاج
مادی ہو استفراغ مادہ موجودہ سے علاج کرین اور جو ضعف گردہ بسبب ہزال گردہ کے ہو اوسکا علاج وہی ہی جو ہزال گردہ کا علاج ہی
اور جو ضعف گردہ بسبب اتساع مجاری کے ہو اوسکے علاج مین ترک حرکت اور جماع کا کرین اور دیر تک بیٹھنا موقوف کرین اور سکون
اور آرام کے اسباب کیطرف رجوع کرین اور یہ قسم ضعف گردہ کی حقیقی ضعف ہی کہ دراصل اسی کو ضعف کہتے ہین خلاصہ اسکے علاج
مین ایسی تدبیر درکار ہی جس سے اسباب اتساع کی روک ہو جاوے اور تلزز یعنی سمٹنا حجم گردہ کا اور تقویت جرم گردہ کی پیدا ہو منع
اسباب اتساع کا ترک حرکت اور جماع اور زیادہ بیٹھنے سے اور سکون اور آرام کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہی اور مدرات کا ترک کرنا
بھی ازین قبیل ہی اور تلزز ایسے چیزونکے استعمال سے جو مغری ہون اور قبض پیدا کرین اور اونمین لزوجت ہو۔ غذائین جوان و ضماید
شامل ہون جیسے کہ سویق اور انگور اور آلوچہ اور بہی اور رمانیہ ہمراہ سنقی کے بیج اور [illegible] گوسپند کے اور مصوصات اور قریضات جو آرد
او[ر] [illegible] عصارون سے بنائی جائین خواہ سرکہ [illegible] اور کشنیز خشک وغیرہ سے طیار ہون۔ مشروبات مین نبیذ زبیب
خا[م] [illegible] اس غرض کے واسطے بہت عصارات قابضہ جنمین گل ارمنی اور صمغ عربی اور ضمادات سویق اور خرمائے
خام اور [illegible] کے اور جو قائمقام ان چیزونکے ہون اور مرہم ہائے مذکورہ جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے ابواب مین مذکور ہو چکے
ہین مقوی اشیا ہی غذائین اور حقنہ اور معجونات جن سے بدن مین فربہی آتی ہی اور جنکا بیان ہزال گردہ مین ہوا ہی۔ واجب ہی
کہ انہین ادویہ مین اشیاء قابضہ داخل کیجائین پس حقنہ مین خورمائے خام اور سفرجل کو داخل کرین۔ گردہ کے ضعف مین دودھ مادہ شتر
اور میش کا استعمال کرین کہ یہ دونون مقوی گردہ ہین اور اجزائے متحللہ کو جمع کرکے اونکو سخت کردیتے ہین۔ بھیڑ کے دودھ کا مثل اور نظیر کوئی
دودھ نہین ہی گردہ کے ایسے امراض مین جو بوجہ ضعف گردہ کے عارض ہون خصوصاً اگر اس دودھ مین گل ارمنی بھی داخل کرلین۔
گردہ حیوانات کے خورش ہمراہ اور ماکولات کے اور اشیاء نافعہ مذکورہ بالا کو گردہ سے ملا کر کھانا یہ بھی نہایت عمدہ تدبیر ضعف گردہ کی
امراض مین ہی ریح گردہ کبھی گردہ مین ریح غلیظ ایسی پیدا ہوتی ہی جو گردہ مین تمدد اور کھچاو پیدا کرتی ہی دلیل اس امر پر
کہ ریح گردہ مین پیدا ہوئی ہی یہ بھی ہوتی کہ درد مین ثقل اور گرانی نہین ہوتی اور نہ کوئی علامت علامات حصاۃ اور سنگ گردہ کی پائی جاتی ہی
اور اسیقدر انتقال یعنی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اس درد اور تمدد کا پہونچنا اور ہر وقت خلو معدہ کے ایک طرح کی
گرانی اور اسیطرح بعد ہضم جید کے بھی علاج واجب ہی کہ ایسی غذاؤن سے جو نفاخ ہین اجتناب کرین۔ اور مدرات جو محلل ریاح
ہون جیسے بزور اونکا استعمال کرین تخم سداب اور تخم سنبھالو کو ماء العسل خواہ جلاب مین بحسب حال مریض کے پلانا چاہیے۔
اور زیرہ اور بابونہ اور سویا سداب خشک کے تضمید کرنی اور انہین اجزا سے تکمید خواہ روغن زنبق اور روغن قسط وغیرہ سے کرین

درد گردہ کا بیان اور اوسکے علاج کا گردہ مین درد ریح سے بھی ہوتا ہی اور ورم اور سنگریزہ کیوجہ سے خواہ ضعف گردہ کیوجہ سے
یا قروح گردہ کے سبب سے - کبھی درد گردہ کے اقسام تابع ہوتے ہین ضعف استمرالغی تذا اسکے ہضم جید نہونے اور سقوط قوت اشتہا اور
متلیان اور متلی پیدا ہونے سے - علامات اقسام مذکورہ جو سبب درد گردہ کے ہین انکو ادسکے ابواب مین بخوبی معلوم کرچکے ہین
اور اوسکے علاجات بھی بخوبی بیان ہوچکے - جسوقت درد گردہ مین شدت ہو فلونیا اور قرص کوکب اور ایسے ہی ادویہ جو قائم مقام ان دواؤن کے
ہین تناول کرنے چاہیین تاکہ درد مین سکون پیدا ہوجاے پھر بعد سکون درد کے علاج درد کا کرنا چاہیے - آبزن کے اقسام درد گردہ
مین زیادہ نافع ہوتے ہین خصوصًا اگر آبزن مین طبیخات جو مسکن وجع ہین جوش دیے جائین جسطرح کہ ابواب سابقہ مین ہم نے بیان
کیا ہی - بنادق البزور ایسی دوا ہی کہ بدون اسکے امراض گردہ اور مثانہ مین چارہ نہین ہی خصوصًا ایسے امراض گردہ اور مثانہ کے
جو قروح کیوجہ سے عارض ہون مگر استعمال بزور کا بروقت درد کے خطرناک تدبیر ہی اسلیے کہ جذب مواد اِلنسے ہوتا ہی
اور استعمال مخدرات کا بھی احتیاط اور ہوشیاری کا مقتضا ہی ہی کہ اوس سے اجتناب کرین پس لازم ہی کہ اقتصار
نیم گرم پانی پر کرین درد کی تسکین مین اور زیادہ طولانی زمانہ تک استعمال بھی نکرین کہ نوبت تخدیر اور جذب کی پہونچے
دوسرا مقالہ گردہ کے ورم اور اوسی کے تفرق اتصال کے اقسام کا بیان ہی - اورام حارہ گردہ کے بعض اقسام خون
غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور بعض اقسام خون رقیق صفراوی سے کبھی اختلاف اقسام ورم مین محل ورم کے ہوتا ہی کہ بعض قسم کا ورم
جرم گردہ مین عارض ہوتا ہی اور بعض قسم ورم کی تجویف مین گردہ کے اور بعض قسم کا ورم بطرف اوس جھلی کے عارض ہوتا ہی جو گردہ پر
لپٹی ہوئی ہی اور بعض قسم ورم کی بطرف مجرای حالت کے ہوتی ہی اور بعض اقسام بطرف امعا کے اور بعض اقسام بطرف پشت کے
اور بعض اقسام بطرف مجراے فوقانی کے - ایضًا بیشتر ورم دونون گردونمین ہوتا ہی اور اکثر فقط ایک گردہ مین ورم ہوتا ہی - ایضًا
کبھی ورم گردہ مادہ مجتمع ہوکر پھوڑا ہوجاتا ہی اور کبھی مادہ جمع نہین ہوتا اگر جمع ہوگیا تو وہ بھی کبھی تو شگافتہ ہوجاتا ہی قریب مثانہ کے
اور یہ کیفیت نہایت عمدہ ہی اور سب صورتون انفجار سے اچھی ہی خواہ بطرف امعا کے شگافتہ ہوتا ہی کہ طبیعت گردہ سے اوس
مادہ کو بطرف اون امعا کے دفع کردیتی ہی جو گردہ سے ملی ہوئی ہین جسطرح طبیعت مادہ ذات الجنب کو بطرف استخوانہاے جنب کے
دفع کرتی ہی جو ظاہر بدن کیطرف واقع ہین - کبھی یہ دفع بسبیل رجوع کے بطرف جگر کے پہلے ہوتا ہی اور پھر اسکے بعد بطرف ماساریقا کے
اوسکے بعد بطرف امعا کے - جس مادہ کو طبیعت بطرف امعا کے دفع کرتی ہی کیطرح سے کیون نہ دفع کرے وہ خراب زیادہ اور ردی ہی
اور یہ مادہ بطرف فضاء اندرونی اور مقامات خالی کے ہوتا ہی پس محتاج بطرف بطا ور شگاف کے ہوتا ہی جس سے یہ مادہ خارج
ہوجاے - یا اینکہ ورم شگافتہ نہو بلکہ گردہ مین باقی رہے اور یہ ورم بھی محتاج شگاف دینے کے ہوتا ہی جس سے یہ مادہ خارج
علاج شگاف سے کیا جاتا تھا - گردہ کے جملہ قسم کے اورام بہت جلد متحجر ہوجاتے ہین یعنی سخت ہوکر پتھرا جاتے ہین - اور کیون
نہ پتھرا جائین اسلیے کہ گردہ جگہہ پتھری پیدا ہونے کی ہی جسوقت ورم گردہ مین ہو اور یہ ورم خالی تپ سے نہین ہوتا ہی پھر بعد
ورم کے اختلاط عقل بھی پیدا ہو یہ امر بسبب شرکت حجاب کے ہوگا کہ ورم گردہ بڑھ کر حجاب تک پہونچ گیا ہی اور ایسا ورم مع
اختلاط عقل کے قاتل اور مہلک ہی خصوصًا اگر اسکے ہمراہ اور دلائل خراب بھی ہون - اور اگر اسکے ہمراہ دلائل جید ہون
اوسوقت ایسے ورم کے شگافتہ ہونے سے توقع سلامت حال اور بچ جانے مریض کی کرنی چاہیے - اور اکثر ایسے ہی ورم کے

چپٹ جانے سے بعد گردہ کی چربی کسیقدر برآمد ہوتی ہی اور بیشتر ایک شی مثل سرخ بال کے ایک بالشت لانبی برآمد ہوتی ہی اسسے زیادہ طولانی
ہوتی ہی - اسباب ورم گردہ کے امتلا تمام بدنکا خواہ امتلا اونھین بعض اعضاے بدنیہ کا ہو جو گردہ کے مشارک ہین اور یہ ورم بوجہ امتلا یا بوجہ
مقدار خون کے خواہ کیفیت خونکے ہوتا ہی یا پتھری کی خراش اور زنگ کیوجہ سے ورم گردہ پیدا ہوتا ہی خواہ احتباس بول جو قریب گردہ کے ہو
اور تمدید گردہ مین پیدا کرے خواہ اور ایسے امور پیدا ہون کہ یہ سب چیزین ایسی ہی ہین جیسے گردہ مین ورم آجاتا ہی - اور اورام حارہ جو گردہ مین
پیدا ہوتے ہین اونمین تصلب اور سختی بہت جلد آجاتی ہی پھر اوسوقت علامات صلابت کے ظاہر ہوتے ہین علاوہ علامات مذکورہ بالا کے -
اکثر ہمیانی وغیرہ کو تنگی اور سختی سے کمر پر باندھنا ورم گردہ پیدا کرتا ہی علامات اورام حارہ گردہ کی علامت تپ کا لازم ہونا اور نیز اسی تپ کا
فترہ یعنی سکون اور ہیجان کا غیر منتظم ہونا جیسے کہ اوائل ربع مین ہوتا ہی اور اوائل نوبہ مین اس تپ کی نبض اسقدر صغیر نہین ہوتی ہی جسطرح کہ
اور سب تپون مین صغیر ہو جاتی ہی - ورم گردہ کی تپ مین برد اطراف کا خصوصًا ہاتھ پاؤنکا سرد ہونا ضرور ہوتا ہی اور پھر پھری کے ساتھ التہاب
ملا ہوا ہوتا ہی اور تمدد اور گرانی سے نزدیک گردہ کے کنارے کے ہمیشہ معلوم ہوتی ہی اور ہر ایک مدرّا اور تیز اور شور اور ترش چیز سے ضرر پیدا ہوتا ہی
اور التہاب بسبب سوزش مادہ کے کمی اور بیشی مین اور درد ایسا کہ کبھی اوسکا ہیجان ہو اور کبھی ٹھہر جاے خصوصًا اگر دبیلہ بھی پیدا ہو گیا ہو -
زیادہ تر سکون اس درد مین اوسی قسم مین ہوتا ہی کہ یہ ورم خاص جرم گردہ مین ہو لیکن اگر یہ ورم نزدیک جھلی اور علاقہ کے ہو یعنی جس چیز سے گردہ
لٹک رہا ہی اوسوقت مین درد زیادہ ہوگا اور شدت درد کی ہوگی - انتصاب اور سیدھے ہونے کو یہ ورم مانع ہوتا ہی کھانسی بھی زیادہ
اوٹھتی ہی چھینکین زیادہ آتی ہین جو قصبہ اور رئی کہ اوس پر یہ ورم مستقر نہین ہو رہا ہی اوسمین صعوبت ہوتی جبکہ بیمار بستر پر لیٹے - اگر یہ لوگ
چت لیٹین تو درد مین خفت اور کمی ہوتی بہ نسبت اسکے کہ اوندھے لیٹین کیونکہ اس وضع اور انداز سے گردہ لٹک جاتا ہی باینہمہ بوجہ سختی اور
صلابت مذکورہ کے اونکو اسی وضع پر لیٹنا آسان ہوتا ہی - بیشتر شدت ایسی تپ کی جو ورم گردہ مین ہوتی ہی بسبب ورم کے
بڑھ جانے کی ہوتی ہی کہ اختلاط ذہن تک نوبت پہونچتی ہی اسلیے کہ ورم کے بڑھنے سے حجاب کو بھی ایذا مین شرکت ہوتی ہی - ایضًا قے مراری بھی بوجہ
شرکت معدہ اور جگر کے عارض ہوتی ہی اور بیشتر یہ درد چہرہ اور آنکھون تک پہونچ جاتا ہی - اور حبس شکم اور قبض اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ
مادہ ورم امعا مین تنگی پیدا کرتا ہی - بول کا رنگ ورم حار گردہ مین پہلے تو سپید ہوتا ہی بعد از آن زرد اور ناری جو آمیختہ رسوب سے
نہو اوسکے بعد سرخ ہو جاتا ہی پھر اگر ہمیشہ بول سپید آیا کرے صلابت ورم پیدا ہونے کی خبر دے گا خواہ اینکہ ورم کا دبیلہ نہجائے گا -
خلاصہ یہ ہی کہ اگر بول اس مرض مین سپید اور بالزوجت ہو اور ہمیشہ اسی کیفیت پر آتا رہے یہ دلیل ردی اور خراب ہی -
جسوقت پیشاب مین رسوب محمود پیدا ہونے لگے اوسوقت نضج ورم کی خبر ملے گی اور یہ نضج بدون کسی خرابی کے ہی جو استحالہ
ورم سے بطرف دبیلہ وغیرہ کے ہوتا ہی - اگر ایام اولی اور زمانہ ابتدائی ورم کا گذر گیا اور ہنوز پیشاب صاف اور رقیق آتا ہی
معلوم کرنا چاہیے کہ ورم ابھی جمع ہو رہا ہی اور تصلب اور سختی اوسمین آتی جاتی ہی - اس بات کا معلوم کرنا کہ یہ بھی ورم خاص
جرم گردہ مین ہی یا قریب غشا اور جھلی کے ہی اوسی بیان سے ہوتا ہی جو ہم اوپر کر چکے ہین اشتداد وجع وغیرہ سے - اور یہ امر دریافت
کرنا کہ ورم داہنے گردہ مین ہی یا بائین گردہ مین اسطرح ہی کہ جس کروٹ لیٹے اور اوس جانب کے مقابل کروٹ لینے مین آسانی
نہو اوسیطرف ورم ہوگا اسلیے کہ جانب مقابل پر لیٹنا گردہ کے لٹکنے کو منع کر دیتا ہی لہذا آسانی ہوتی ہی - ایضًا
اگر درد اس ورم کا اطراف جگر تک دراز ہو ورم گردہ راست مین ہوگا اور اگر مثانہ تک درد مین کشش ہو معلوم کرنا چاہیے

کہ بائین گردہ مین ورم ہی اور اگر دونون قسم کی علامتین جمع ہون تو دونون گردونمین ورم ہوگا جسوقت ورم کا دُبیلہ بنتا ہی ثقل اور گرانی مین زیادتی ہوتی ہی اور گردہ مین ایسا بوجھ معلوم ہوتا ہی جیسے ایک کہ یعنی گولہ وزنی اور بھاری شکم مین پڑا ہی اور مقامات خالی مین نفخ پیدا ہوگا اور دیگر عوارض مذکورہ بالا مین شدت ہوگی اور شکم مین زیادہ درد خواہ چبھن محسوس ہوگی - بائین گردہ کا ورم اوسمین انثیین سکے اوپر ورم محسوس ہوتا ہی اور درد کی شدت پشت کے عضل مین زیادہ معلوم ہوتی ہی - جسوقت نضج ورم مین پیدا ہوتا ہی تپ مین خفت آجاتی ہی اور پھر پھری زیادہ ہونے لگتی ہی اور بول غلیظ ہوجاتا ہی اور رسوب جید اوسمین زیادہ پیدا ہوتے ہین - جب ورم شگافتہ ہوجاتا ہی لرزہ اور تپ یقیناً زائل ہوجاتا ہی - پھر اگر مدہ اور پیپ سپید ہو اور چکنا اور پھٹا ہوا خراب قوام کا نہو اور پیشاب کے ساتھ خارج ہو نہایت بہتر ہی اور اس سے بہتر اور کوئی بات نہین اسیطرح اگر خون برآمد ہوا اور سپید پیپ نکلے کہ یہ بھی عمدہ ہی اور اسکے خلاف جس رنگ اور قوام کا مدہ کسی طرح کیون نہ برآمد ہو ردی اور خراب ہی اور جسقدر اوصاف جید سے اوسکو مخالفت ہوگی رداءت اور خرابی اوسکی زیادہ ہوگی

علاج اول علاج تو یہی ہی کہ سبب ورم کو قطع کرین باسلیق کی فصد لینے سے اگر خون کی زیادتی اور غلبہ معلوم ہو - اور بیشتر بعد فصد باسلیق کے زانو کی رگ مابض کی بھی فصد کھولنی پڑتی ہی پھر اگر یہ رگ زانو کی نہ ملے صافن کی فصد کھولنی چاہیے - ایضاً اسہال سے قطع سبب ورم اوسوقت کیا جاتا ہی اگر خون کے ہمراہ اخلاط حادہ اور بھی ہون اور حقنہ ہاے نرم جنمین لعابات مناسب داخل ہون جہان تک ممکن ہی انسے بھی قطع سبب ورم کیا جاتا ہی - بہترین ادویہ مسہلہ ایسے وقت یہ ہی کہ ماء الجبن کے املتاس کا کرین - ماء الجبن مین امالہ مادہ کا بطرف امعا کے ہی اور غسل اور دھونا امعا وغیرہ کا مادہ سے اور جلا بھی ہی اور تبرید اور انضاج بھی ہی اور اصلاح قروح کی عفونت وغیرہ سے اور املتاس مین اسہال مادہ اور انضاج بہ نرمی ہی آب شکر یعنی شربت اور شہد کی زیادہ آمیزش ان اجزا مین کیجاتی ہی - اور اگر ممکن ہو پہلے تعدیل خلط کی کرلین اور بعد اوسکے مسہل دین تو یہ تدبیر افضل ہی - واجب ہی کہ اسہال مین درشتی اور قوت نہو ورنہ ضرر کی زیادتی ہوجاے گی بسبب انصباب اور ریزش کرنے خلط اور مادہ کے بطرف امعا کے جو قریب گردہ کے واقع ہین - ماء الشعیر ایسی عمدہ چیز ہی جسکا التزام اس مرض مین کرنا چاہیے - اور ادرار ہرگز نکرنا چاہیے اور بزور اور بادق بزور کبھی نہ دینا چاہیے خصوصاً جسوقت کہ بدنکا تنقیہ مواد سے نہوا ہو اسلیے کہ اخلاط اسوقت بطرف گردہ کے ریزش کرتے ہین تا اینکہ جب نضج کا ہونا صحیح صحیح معلوم ہوجاے اوسوقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی سبب ہی کہ تا امکان پانی پینے کو بھی منع کیا جاتا ہی ایسے ہی وقت مین یعنی جب تک ظہور نضج کا بالصحت معلوم نہو اگرچہ پانی بھی ایک وجہ سے علاج اس مرض کا ہی جب تک کہ تنقیہ اور صفائی پوری نہوجاے اور اگرچہ پانی کی تبرید اور ترطیب اورام حارہ کی مناسب ہی مگر چونکہ بکثرت پانی پینا ادرار کو زیادہ پیدا کرتا ہی اور مزاحمت اوس مادہ کی کرتا ہی جو بطرف ورم کے پختہ ہورہا ہی یعنی مادہ منصب سے پانی ملکر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ بوجہ کیفیت مذکورہ کے یہ مادہ جوہر ورم کی مزاحمت کرتا ہی پس ایسی مضرت رسانی پانی کی بسبب حرکت دینے کے زیادہ ہوگی بہ نسبت اوس منفعت کے جو کیفیت تبرید اور ترطیب سے مترقب تھی اور باوجود اس ضرر کے پانی اپنے ہمراہ اخلاط کو بطرف گردہ کے لاتا ہی کہ اون اخلاط کا اوترنا اور پہونچ جانا گردہ تک پانی کی اعانت سے باسانی ہوتا ہی - پھر اگر بدون پانی پلانے کے چارہ نہو آب شیرین اور صاف اور خوب سرد اسیطرح پلانا چاہیے کہ چوس چوس کر پلایا جاے اور گھونٹ گھونٹ کر بکثرت نہ پلایا جاے - اور واجب ہی کہ اتنا سرد بھی نہو کہ نضج مادہ کو منع کرے - گوشت اور شیرینی کے اشیا سے بالکل ممانعت کرنی چاہیے - آب گرم ان بیمارونکو

ضرر نہ متصور ہوتا ہی اور اسیطرح ہر ایک چیز جو گرم بالفعل ہو اور گرمی اوسمین قوی ہو اسمین آب گیتر اسیطرح کا کیون نہو اس ضرر سے خالی نہین ہی کہ گردہ مین تعب پیدا کرتا ہی بسبب حرکت اور ہلنے گردہ کے اور بسبب گذرنے اوسی پانی کے کہ وہ سے ہو کر بہ اورام اور قسم روح گردہ کے حق مین سکون اور آرام سے زیادہ مفید کوئی شی نہین ہی اور حمام ان بیمار ونکو ہرگز موافق نہین ہی ہان مگر بعد انحطاط مرض کے اورام حارہ کو البتہ مفید ہو سکتا ہی - واجب ہی کہ اول مرض ورم مین مشروبات اور طلا کرنے کے وہ اقسام جو مانع نضج ہین مستعمل ہون پھر بعد زمانہ اولی کے اونمین ایسے ادویہ ملائی جائین جو کہ جالی اور مرخی ہون اور منضج بھی ہون اور مقدار ان ادویہ کی کمی بیشی مین بقدر ورم کے بڑے چھوٹے ہونے کی تجویز کرنی چاہیے پھر اوسکے بعد ادویہ جالیہ اور مرخیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جالی اور مرخی ادویہ مین وہی اشیا اختیار کرنی چاہیین کہ جنمین لذع نہو پھر اگر ایسی دوا کی حاجت ہو جو قوی الجلا ہو اور اوسمین لذع بھی ہو کہ اسوجہ سے ورم کو بڑھا دیگی پس صواب یہ ہی کہ غالب اوزان ایسی دوا پر اوسی دوا کی تجویز ہون جسمین لذع بالکل نہو - اور اسیطرح اگر بدن مین مریض کے اخلاط لذاع بھرے ہون اور اونکا استفراغ نہو چکا ہو پس اوسوقت واجب ہی کہ کثرت ایسی غذا دیجاے جو از قسم احسا اور ستو وغیرہ کی ایسی ہو کہ گردہ کے مناسب ہی اور ورم کو بھی مفید ہی گرچہ غذا ایسی بھی ہو کہ اوسمین لذع نہو کہ ایسی غذا سے گردہ بھی غذا پاتا ہی - واجب ہی کہ حال اخلاط کا بھی رقیق اور غلیظ ہونے مین خوب پہچان لیا جاے اور جوہر اصلی ان اخلاط کا اچھی طرح معلوم ہو جاے کہ آیا یہ اخلاط جنس فاسد اور خراب کی ہین یا صحیح اور نافاسد اخلاط ہین یا اینکہ یہ سب اخلاط ایک ہی قسم کے ہین کہ اور کوئی خلط بھی انمین ملی ہی - اور مقدار انکی بھی بخوبی دریافت کر لیجاے تا اینکہ بنا بر اوسکی کمی بیشی کے مقابلہ اون اخلاط کا کیفیت اور کمیت ادویہ سے کیا جاے - جب تک طبیب قادر اس امر پر ہی کہ زیادہ تیز دوا سے علاج نکرے ادویہ حادہ کیطرف رجوع نکرنا چاہیے - جب ورم مین نضج بخوبی آجاے اور بول سے یہ بات معلوم ہو مدرات پلانے چاہیین جیسے بزور اور بنادق البزور ماء الشعیر وغیرہ مین داخل کرکے اور قبل نضج تام کے ہرگز مدرات نہ پلانا چاہیے خصوصًا اگر اخلاط ردی بھری ہون - اکثر مدرات کے استعمال سے ایسے وقت مین بھی ایک ثقل اور گرانی بدنمین محسوس ہوتی ہی اسکا کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ یہ گرانی فقط انھین مدرات کے پیتے پیتے آپ ہی آپ زائل ہو جاتی ہی - زیادہ تر مناسب ورم گردہ کے واسطے اور اسہال خلط کی غرض سے اسی ورم مین حقنہ کا استعمال ہی نہ ادویہ مشروبہ کا اسلیے کہ حقنہ کا وصول گردہ تک بہت زیادہ ہوتا ہی اور قوت ادویہ کی جو داخل حقنہ مین ہون زیادہ باقی رہتی ہی اور اسکے علاوہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہی کہ اوپر کے اعضا سے اور اخلاط کو جو زیادہ اخلاط موجودہ ورم گردہ سے ہون ادویہ حقنہ جذب نہین کرتی ہین جسطرح کہ ادویہ مشروبہ اور خصوصًا وہ ادویہ مشروبہ جو مسہل ہون جذب کرتی ہین - واجب ہی کہ حقنہ بھی وہی اختیار کرین جو حقنہ ہائے نرم باب قولنج مین درج ہوے ہین تاکہ نرمی اور آرام باقی رہے اور ناگواری استکراہ پیدا نہو اور نہ مزاحمت اور تنگی ورم مین پیدا کرکے ایذا دہی کرین ملتاس بہت عمدہ دوا ہی ورم گردہ کے علاج مین کہ جب ادویہ حقنہ مین املتاس داخل کیا جاتا ہی یا کہ ادویہ مشروبہ مین پڑتا ہی استفراغ مادہ ورم گردہ کا بدون درشتی کے کر دیتا ہی اور نضج مادہ ورم مین پیدا کر دیتا ہی - اگر معلوم ہو جاے کہ بدن اخلاط سے پاک ہی اور ورم بھی چھوٹا ہی تو بیشتر ماء العسل کا استعمال اوسکی اصلاح مین کافی ہوتا ہی اور آب نیشکر بھی کافی ہوتا ہی جسمین پانی زیادہ ملا ہو اسلیے کہ ان دونومین جو قوت جلا اور تلطیف اور تقطیع کی ہی اکثر ورم کی تحلیل بدون لذع کے کر دیتی ہی

جو چیزین کہ ابتدائے زمانہ ورم مین نافع ہین وہ ماء الشعیر ہے ہمراہ کسی روغن کے - اور عصارہ بیدسادہ اور دیگر عصارہ ہائے
باردہ اور ضماد ایسے جو حرارت ورم کو بجھا دین - اسبغول کا لعاب بھی پلایا جاتا ہی اور بیشتر دودھ پلانے کا بھی استعمال کرتے ہین جب
اگر ورم مین التہاب ہو اوسوقت دودھ کا استعمال اوس طریقہ سے مناسب ہوگا جسکو ہم سطور آیندہ مین بیان کرین گے -
حقنہ کا استعمال خطمی اور خبازی اور تخم کتان ہمراہ کسیقدر اشیاء باردہ کے کرین اور روغن گل بھی داخل کرین - اور ضماد مین
آرد جو اور بنفشہ اور باقلا اور اخیر زمانہ مین اجزاء باردہ کو ترک کرین اور حلبہ اور بابونہ وغیرہ بڑہا دین اور روغن کے اقسام مین
اب روغن کنجد اور روغن قرطم کو اختیار کرین - خارج بدن پر ایسی چیزونکا ضماد کرین جو منضج ہون اور قوت تسخین کی اونمین
زیادہ ہو - ازین قبیل یہ دوا ہی کہ صوف کا ٹکڑا روغن ہائے گرم مین ڈبوکر اوسی سے تسخین کرین اور جو پوٹلی کہ اوسمین کسیقدر سویا
اور خطمی داخل ہی اوس سے تکمید کرین - ضماد اس ورم کے واسطے کبھی آرد گندم اور آب پیاز اور برگ حلبہ اور کرنب اور
اصل السوس اور شبت اور خطمی اور بابونہ سے روغن کنجد سے ملاکر بنائے جاتے ہین - انھین ضمادات مین بنفشہ اور ملین قسم کی
چربیونکے داخل کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہی اور بغرض تحدیر کے خشخاش پوست تفاح بھی مناسب ہی - جو ورم از قبیل
حصاۃ اور سنگ گردہ کے ہو اوسکی تدبیر اوسیطرح کرنی لازم جو آیندہ حصاۃ گردہ کے واسطے ہم لکھین گے - درد جو ورم
گردہ مین اوٹھے اور ہیجان اور شدت اوسکی ہو خصوصًا مثانہ کے قریب مثانہ کے پتھری کے بڑہ جانے سے یا کسی قسم کا کسر
اور شکستگی جو عضو ہذا مین حادث ہوئی ہو اوسکی وجہ سے یا کسی قسم کی خشونت جسکے سبب سے خراش اور سحج پیدا ہوکر
درد پیدا کرے تو اکثر حمام اور آب زن کرنے سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی اگر افراط سے کیا جاے اور اگر پھر بعد آبزن
وغیرہ کے درد گردہ عود کرے بعد ایک ساعت کے پھر کرنا چاہیے - نطولات جن مین بابونہ داخل ہی اور یا اکلیل الملک کے
نطول خواہ اینکہ خطمی کے یا سبوس گندم کے نطولات کہ یہ بھی سب نافع ہین اور عمدہ ہین - اگر ہمراہ درد گردہ ورمی کے کسیقدر قبض طبیعت
بھی ہو پس رائے صائب یہی ہی کہ پہلے اخراج ثفل کا شیاف اور حقنہ سے کرین جو مقدار مین بڑا اور زیادہ نہو ورنہ بسبب مزاحمت
اور تنگی ورم مین پیدا کرنے کی ایذا دہی کرے گا بلکہ حقنہ سے تو شیاف ہی ایسے وقت زیادہ پسندیدہ رہے - طبیعت مین سبکی اور خفت
پیدا کرنے کی تدبیر سے درد مین بھی سکون پیدا ہوتا ہی - مسہل کا استعمال تو ایسے وقت کسی طرح ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ مسہل سے
ایذا ہوگی اور اخلاط کا اوترآنا اوپر سے زیادہ متصور ہی - اور حقنہ جسوقت اوسمین جیلان اور تھوڑی ہی اودیہ مرخیہ اور تھوڑی ادویہ مدرہ داخل
کیجائین ہمراہ قلیل اسہال کے درد کی شدت بھی توڑدے گا - منجملہ اون ضمادات قویہ کے جو واسطے انضاج مادہ پیلہ گردہ کے مناسب ہی
یہ ضماد ہی کہ انجیر کو ماء العسل مین اوبال کر ضماد کرین - پھر اگر احتیاج ہو کہ اوسکی تقویت مازریون سے کیجاے خواہ ایرسا سے یہ بھی
کر سکتی ہین - پلانے کی مجرب دواؤنمین سے یہ دوا ہی کہ تخم کتان دو مثقال اور نشاستہ ایک مثقال ملاکر دو حقنہ کرین ایک حقنہ
پوری مقدار شربت ہی - جب نضج تمام ہو جاے پھر اوسوقت مدرات کو مشروب اور حقنہ دونون طرح دینا جائز ہی - منجملہ ضمادات کے
یہ وہ ضماد ہی جو کمافیطوس اور جعدہ اور فطر اسالیون اور فقاح اذخر اور سنبل سے بنایا جاے - واجب ہی کہ درد کی پوری پوری خبرگیری
کرین اور جو قلق مریض کو ہوتا ہو اوسمین تسکین انھین مسکنات سے کرتے ہین جنکا ذکر اکثر ہو چکا ہی - بیشتر جس حقنہ سے کہ ثفل
رکا ہوا خارج ہوتا ہی اوسی سے راحت اور سکون درد مین بھی پیدا ہوتا ہی دو وجہون سے ایک تو یہ کہ مزاحمت ثفل کی جو ورم سے

موجود ہو جاتی ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ تشنج پیدا کرتا ہی — پھر اگر یہ دونون مادہ پیدا ہون تو حاجت اس امر کی ہوگی کہ تنقیہ بدن مین بذریعہ
اور حجامت کے پیدا کیجاے یعنی کہ اوسکے مراق پر درمیان قطن یعنی تہیگاہ اور پشت کے رکھنا چاہیے اوسکے بعد بغیری سینگی سے شرط کرانا چاہیے
اور مقام درد کی سینک صوف کو زیت گرم مین ڈبو کر بھی کیجاے اور روغن زیت ایسا ہو جسمین خطمی اور قیصوم اور بابونہ کو جوش
دیا ہو — ضماد اوسی مقام پر تخم کتان وغیرہ کا کرنا چاہیے — اور بیشتر حاجت پڑتی ہی کہ اس ضماد کو جعدہ اور کندر اور مر اور موم
اور روغن سوسن سے قوی کر دین — اور اکثر حاجت ہوتی ہی کہ دوا کے واسطے ایک نافذ کرنے والی چیز بطور امداد کے بھی تجویز کرین
مثلاً محجمہ رکھین خواہ شرط لگائین پھر اسکے بعد جب مسامات کھل جائین تکمیدات مذکورہ بالا سے سینکین — اکثر بزور مبردہ بالذات
بالفعل پھیلانے کی بھی حاجت ہوتی ہی تھوڑے تھوڑے اجزاے حار و لطیفہ ملاکر اور کسیقدر مخدرات بھی شریک کرکے جیسے انیسون
ہمراہ کرسنہ کے تھوڑی سی افیون ملاکر خواہ فلونیا کا استعمال کہ وہ نہایت افضل دوا ہی ایسے مقام پر — خاص علاج دبیلہ کا جبکہ
معلوم ہو جاے کہ ضرور دبیلہ کا مادہ فراہم ہوا چاہتا ہی اوسوقت ہی واجب ہی کہ اعانت اوسکی ایسی ادویہ منضجہ سے کیجاے جسکو
ہم نے بیان کیا ہی — اور ان ادویہ منضجہ کی قوت علک البطم اور اوشق اور سکبینج اور ایرسا اور آرد کرسنہ سے بڑھائی جاے
اور اکثر اوسمین بیخ فاشرا اور مازریون اور فضلہ کبوتر کی بھی حاجت ہوتی ہی — اور بیشتر انجیر ہمراہ شہد کے کافی ہوتا ہی — واجب
کہ حقنہ کے ادویہ مین اور مشروبات مین بھی ایسی اشیا کا استعمال ہو جو بقوت قوی نضج پیدا کرتی ہین — اور کمادات کے اقسام
جو مذکور ہو چکے ہین اونکو اجزاے مناسبہ سے قوی کرکے استعمال کرنا چاہیے — اکثر گاہ سبب بطوء نضج کا ایک سوء مزاج حار ملتہب
ہوتا ہی جب اوس مزاج کی تعدیل کر دی جاے پھر نضج اچھی طرح اور بسرعت ہو جاتا ہی اور تعدیل دودھ کے اقسام پلانے سے
خواہ دودھ سے احتقان کرانے سے حاصل ہوتی ہی اور ضمادون کے ذریعہ سے بھی تعدیل ہو جاتی ہی — انضاج مادہ کے واسطے
ایک حیلہ یہ بھی کیا جاتا ہی کہ بعض اشیا جو بارد بالطبع اور حار بالعرض ہون جیسے آب گرم کہ اوسمین مریض کو بٹھاتے ہین — پھر اگر
ورم شگافتہ نہو اوسوقت ایسے ادویہ کا استعمال کرین کہ جس سے ورم شگافتہ ہو جاے اور حقنہ ہاے حادہ کا استعمال کرینگے
تاآنکہ جس حقنہ مین خربق اور قثاء الحمار اور ثوم داخل ہو وہ بھی جائز ہی اور امداد کرنی چاہیے انھین ادویہ مفجرہ کی کمادات
اور ضمادات سے خارج مین اور مدرات قویہ سے مثل وج ترکی اور تخم فنجنگشت اور ان دونون ادویہ مین ایک عجیب خاصیت ہی
اورام کے شگافتہ کرنے مین — منجملہ مفجرات جیدہ کے دارچینی اور حرف بھی ہی — پھر جسوقت ورم شگافتہ ہو جاے آب مدرات
قویہ کا استعمال کرنا چاہیے اوسکے بعد ادویہ ملحمہ جو قروح مین گوشت بھرلانے کی خاصیت رکھتی ہین اونکو استعمال کرین اور
انکا بیان آیندہ کیا جائیگا **گردہ کے اورام بلغمی کا بیان** جو اسباب بلغم کی پیدائش کے ہین اونھین سے یہ اورام
گردہ مین بھی پیدا ہوتے ہین **علامات** گرانی اور تمدد یعنی کھچاؤ ہوتا ہی اور انفعال گردہ مین قصور یعنی کمی ہوتی ہی اور التہاب
نہین ہوتا ہی — بیشتر اس ورم کے ہمراہ ترہل یعنی ڈھیلا پن چہرہ اور آنکھ مین اور تمام بدن مین ہوتا ہی — منی زیادہ رقیق
اور سرد ہوتی ہی اور ورم صلب سوداوی کے علامات مفقود ہوتے ہین **علاج** ضمادہاے مسخنہ سے کرنا چاہیے اور مدرات
جو منقی ہون — واجب ہی کہ اگر نفع ظاہر ہو تو غار اور ورق غار پر اور روغن غار پر زیادہ اعتماد کرین اور سداب پر بھی
زیادہ اعتماد کرین ایسے اوقات مین کہ اوسکا استعمال حقنہ مین اور مشروبات دونون مین کیا جاتا ہی اور ضمادات مین بھی

اورام صلبیہ گردہ کا بیان کبھی یہ اورام ابتدائی ہوتے ہین اور اکثر بعد ورم حار کے پیدا ہوتے ہین – سبب ان ورام کا
کثرت مادہ سوداویہ کی ہی گردہ کی طرف جذب ہو کر پہنچا ہی خواہ کوئی ورم حار تحجر ہو کر مائل بسوادیت ہو گیا ہی بسبب اسکے کہ
برودت نے اوسمین تحجر پیدا کر دیا ہو یا کسی حرارت نے اوس ورم کو غلیظ کر دیا ہی اور یہی دونون سبب اسکے بھی ہین کہ نضج نہین ہونے
پاتا اسلیے کہ نضج مادہ کا مانع یہ حرارت معتدلہ کے ہی علامات گردہ کے ورم صلب پر گرانی شدید دلالت کرتا ہی جسکے ہمراہ درد معتدبہ
نہین ہوتا ہی سوائے اوس ورم صلب کے جو بعد ورم گرم کے پیدا ہو کہ اوسمین اکثر اوقات درد شدید کا ہیجان ہوتا ہی – منجملہ
علامات ایسے ورم صلب کے باریک ہوجانا دونون کوکھون کا جو پیٹھ کے اوپر کے داہنی بائین طرف ہین اور انھین دونون مقام کا
سُن ہو جانا اور دونون کولے مین بھی خدر یعنی سن کا عارض ہونا خواہ دونون کولے کا اوتر جانا – اور دونون پنڈلیون مین بھی خدر
پیدا ہوتا ہی مگر ضعف سے پنڈلیان کبھی خالی نہین ہوتی ہین – اور تمامی اعضاے زیرین مین یعنی گردونسے نیچے جتنے عضو ہین
سب مین لاغری اور نحافت عارض ہوتی ہی اور بدن بھی لاغر اور نحیف ہوجاتا ہی – بول رقیق ہوتا ہی اور مقدار مین قلیل
اسلیے کہ جذب مائیت بسبب ضعف گردون کے کم ہوتی ہی اور نضج بھی قارورہ مین نہین ہوتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ سدہ
جو بحالت ورم پڑا ہی وہ کدورات کو نفوذ سے مانع ہو رہا ہی اور بلکہ بہت سی مقدار مائیت رقیقہ کو بھی مانع ہی بلکہ اکثر یہ سدہ
بول کو روک دیتا ہی خواہ جمع کر دیتا ہی – اور ضعف گردہ قوت کو نضج بول سے منع کرتا ہی – کبھی ورم صلب سے تہبج بھی پیدا
ہوتا ہی اور اکثر انجام کار استسقا کی طرف بھی ہوجاتا ہی اسلیے کہ جو راہین خون کی مائیت کے آنے کی ہین وہ بند ہو رہی ہین اسیوجہ سے
اس مرض مین لازم ہی کہ ہمیشہ ادرار کی تدبیر کرتے رہین علاج سختی جگر کے علاج مین جو جو قواعد کلیہ بیان ہو چکے ہین پہلے اونکو
خوب تامل کرکے پھر اونھین ادویہ کو یاد کرو کہ بعینہ وہی طریقہ علاج کا اس مرض مین بھی ہی اور صلابت گردہ کا علاج اونھین
قواعد اور اونھین ادویہ سے کیا جاتا ہی – پھر اگر حاجت فصد کی ہو اسلیے کہ خون سوداوی مین کثرت ہی ضرور کر دینی چاہیے – کبھی
پلانا بزور کا جنمین تحلیل و تلئین کی قوت ہی مفید ہوتا ہی جیسے تخم مرو تخم کتان تخم خطمی اور تخم حلبہ اور تخم قرطم کہ انھین بزور سے سفوف
بنا کر اور مدرات ادویہ انمین بقدر حاجت ملا کر استعمال کرین – ادرار مین افراط نکرنی چاہیے ورنہ رقیق مادہ خارج ہو کر غلیظ باقیماندہ
پتھرا جائے گا اور صلابت زیادہ عارض ہوگی بلکہ مریض کے بول کو دیکھتے رہین جب غلیظ برآمد ہو اوسوقت ادرار کرکے باعتدال اوسکا
اخراج کر دین اور جب پھر بول غلیظ کا آنا رک جاے انضاج مادہ کرین – منجملہ علامات نضج مادہ کے یہ ہی کہ بول بمقدار کثیر آتا ہو – مرخیات
اور کمادات بھی اس ورم کو نافع ہوتے ہین جیسے روغن قسط اور روغن ناردین اور سمحتی اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور
روغن حنا اور ضمادات جو بابونہ اور اکلیل الملک اور تخم کتان سے طیار کیے جائین – اور بیشتر حاجت مقل اور اشق کی بھی ہوتی ہی
اور سکبینج اور خرس کی چربی خواہ شیر کی چربی اور مخ گاو اور بارہ سنگھا کا مغز ساق وغیرہ کہ ان اجزا سے مرہم اور ضمادات بنا کر
استعمال کیا جاتا ہی – اور کبھی حاجت ہوتی ہی کہ مقل اور اشق ان دونون کو مدرات کے جوشاندہ مین گھول دیتے ہین اسیطرح
بابونہ اور خسک اور اکلیل الملک اور بسفائج کو شرباً استعمال کرتے ہین **قروح گردہ کا بیان** جو اسباب گردہ مین قروح
پڑ جانے کے ہین وہی اسباب عام ہین جیسے اور جملہ اعضا مین قروح پیدا ہوتے ہین اور وہ اسباب کیا ہین کہ پہلے تفرق اتصال ہو
پھر اوسکے بعد تفتیح یعنی پھٹ جانا عارض ہو – اور یہ بات یعنی تفرق اتصال اور پھٹ جانا بھی تو کسی رگ کے شگافتہ ہونے

اور پھٹ جانے سے خواہ اوسی رگ کے کٹ جانے سے عارض ہوتی ہی اونھین اسباب معلومہ سے جو ایسے تفرق اتصال کے بارہ مین
بار ہا بیان ہو چکے۔ اور کبھی کسی وریدکے شق ہو جانے سے اور کبھی بوجہ سنگ گردہ کے قرحہ پڑتا ہی کبھی اخلاط مراری خواہ اخلاط بورقی
کہ اونمین کسی قسم کا تیج اور خراش پیدا ہوا خواہ اخلاط عجیبہ کیوجہ سے جنکی انقلاع عنیف سے یعنی بزور اونکو اپنی جگہ سے جدا کرنے سے
تفرق اتصال پیدا ہوا اور قرحہ پڑ گیا۔ گردہ کے قروح مین بہ نسبت قروح مثانہ کے رداوت کم ہوتی ہی اور نیز قروح سے اون مجاری کے
جو درمیان دونون کے ہین کہ اونکا حال رداوت مین درمیان رداوت قروح کلیہ اور مثانہ کے ہی۔ سبب اس کا یہ ہی کہ
قروح عضو عصبی کے اونکا اچھا ہونا بہت دشوار ہی بہ نسبت قروح عضو لحمی کے۔ اکثر جو قروح کہ مجاری مین پیدا ہوتے ہین
بسبب مادہ صفراوی کے ہوتے ہین کہ وہ مادہ ساحج ہی یعنی خراش پیدا کرنے والا ہی یا کوئی سنگریزہ ایسا حادث ہوا جسنے قرحہ
ڈالدیا۔ کبھی یہ قروح گردہ متاکل ہوتے ہین یعنی سڑ جاتے ہین اور کبھی متاکل نہین ہوتے۔ اکثر گاہ قروح گردہ سے نواصیر پیدا
ہوتی ہی اور یہ نواصیر ہرگز اچھی نہین ہوتی گو اسکا سیلان اور بہنا بند بھی ہو جائے مگر اس سیلان کا رک جانا ہر وقت نقاء بدن کے
مادہ سے ہوتا ہی اور پھر جب امتلاے مادہ بدن مین ہوا پھر جاری ہو جاتا ہی۔ ایسی نواصیر کی جو قسم مدت دراز تک مدہ اور ریم اوسکی
صورت پر رہے خواہ رہ چکی ہو اور کوئی شر اور فساد زیادہ اوس سے پیدا نہوا ہو اوس سے کچھہ زیادہ خوف نکرنا چاہیے اور زیادہ
پھیل جانے اور تاکل کا خوف اوسمین ہی اور جس کا مدہ اور ریم خراب اور ردی ہو اوس سے اتساع اور تاکل کا خوف ہوتا ہی جو انجام کار
ہلاک مریض پیدا کرتا ہی جس شخص کا گردہ پھٹ جائے فوراً مرجائے گا۔ اکثر ورم کا سر ابطرف خارج بدن کے مائل ہوتا ہی اوسوقت
یہ ورم اسی خارج کیطرف شگافتہ ہوتا ہی جس سے گردہ پھٹ جاتا ہی **علامات** قروح گردہ کے علامات یہ ہین کہ بول مین اخراج مدہ کا
اور اجزاے شعریہ کا ہو خواہ اجزاء حرشفیہ سرخ برآمد ہون یعنی ذرے ذرے موٹے موٹے اجزا گوشت کے۔ اور اکثر یہ مریض ایک قسم کا
الم نواحی گردہ مین پاتا ہی۔ اور بعض اوقات خون کا پیشاب اس الم سے پہلے ہوتا ہی خواہ گردہ کے قروح سے پہلے خونکا پیشاب ہوتا ہی
خواہ دبیلہ گردہ پہلے ہو کر تب قرحہ گردہ مین پڑتا ہی یا پتھری کے بزور نکلنے کا الم پہلے ہو کر اسی سبب سے گردہ مین قرحہ پڑتا ہی۔ کبھی
کسی قسم کی چوٹ جو قبل اسکے واقع ہوئی ہو خواہ کوئی اور صدمہ واقع ہوا ہو وہ بھی قروح گردہ پر دلیل ہوتا ہی۔ انفتاح یعنی
گردہ کا خواہ کسی رگ گردہ کا منہ کھلجانا اوس سے جو خونکا پیشاب ہوتا ہی اوسکے ہمراہ کبھی درد ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہی اور دلیل
انفتاح پر یہ ہی کہ بول الدم تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی اگر کسی دبیلہ کے منفجر ہونے سے ہو اور اگر کسی رگ کے پھٹ جانے سے جانب فوق گردہ کے
ہو ممکن ہی کہ یہ بول الدم فقط دو ہی روز خواہ تین دن ہوگا اور پھر بند ہو جائے پھر اگر زمانہ دراز تک رہے یہ بول الدم ضرور انفتاح
گردہ یا قرحہ گردہ سے ہوگا خواہ مثانہ کے قرحہ سے ہوگا مترجم دوسرا نسخہ یہ ہی۔ پھر اگر بول الدم زمانہ دراز تک رہے اور اسکے ہمراہ
تغیر لون بول اور آمیزش صدید کی بھی ہو پس سواے قرحہ گردہ یا مثانہ کے اور کسی سبب سے یہ بول الدم نہوگا متن یہ بول الدم
ضعف آور ضرور ہی اسلیے کہ اگرچہ مقدار اسکی تھوڑی تھوڑی ہر مرتبہ ہوتی ہی مگر بتواتر چند مرتبہ آنا تھوڑی مقدار کا بھی کثیر
مقدار کو پہونچ جاتا ہی اور مقدار کثیر کا استفراغ ہو جاتا ہی۔ فرق درمیان قروح گردہ اور قروح مثانہ کے یہ ہی کہ قروح گردہ کے
ہمراہ پیشاب بآسانی ہوتا ہی اور قروح مثانہ مین دشواری سے پیشاب ہوتا ہی۔ قروح مثانہ مین قشور یعنی چھلکے سپید ہوتے ہین
اور قروح گردہ مین چھلکے سرخ ہوتے ہین چھوٹے چھوٹے ہون خواہ باریک ہون اگر قروح مجاری مثانہ مین ہون اور مدہ بہے ہوئے ہون

اگر قروح نفس مثانہ مین ہون مگر پیپ ضرور ہونگے - مقام درد سے بھی فرق ان دونون کے قروح کا ممتاز ہوتا ہی اسلیے کہ مقامات دونون جدا جدا ہی گردہ کے قروح مین درد اوپر کیطرف ہوتا ہی اور قروح مجاری مین وسط اور درمیانی اور مجری قضیب سے قروح کا درد سب کے بعد اوسب سے نیچے - اکثر درد مین صعوبت قروح مجاری سے ہوتی ہی اور اوسکو ہیجان ہر ساعت ہوا کرتا ہی جیسے درد کی یہی کیفیت ہی کبھی ان فرق مطلوب پر درمیان قروح گردہ اور مثانہ وغیرہ کے یون بھی استدلال کرتے ہین کہ اکثر درد قروح مثانہ کا نہایت باصعوبت ہوتا ہی اسلیے کہ مثانہ عضو عصبی ہی اور حس اسکی قوی ہی - بول دم جو متواتر ہی اگرچہ وہ قروح گردہ اور مثانہ دونو مین مشترک ہی پھر بھی چھلکے مثانہ مین بمقدار قلیل ہوتے ہین اور بول سے آمیزش اوسے کم ہوتی ہی - اگر مریض قروح مثانہ یا قروح گردہ کو خون کا پیشاب بعد بول مدہ کے آنے ولیل سڑ جانے قروح پر ہوگی - کبھی قروح گردہ کی صعوبت اور خبث مادہ یا نفس قرحہ کے خبث پر یون ہی استدلال کیا جاتا ہی کہ قبول علاج کمتر کرتا ہی اور زمانہ دراز تک رہنا اور حکر یعنی درد کا پیشاب مین زیادہ ہونا اور سبز رنگ خراب اور بدبو پیشاب کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہی علاج سب سے پہلے مناسب یہی ہی کہ قروح گردہ کے مرض مین فصد کیجائے اور قروح مثانہ مین بھی فصد مقدم ہی اوسکے بعد تعدیل اخلاط کی فکر کرین اور مرارت اور بورقیت سے اونکو بطرف عذوبت اور حلاوت کے مائل کرین تاکہ بعد اوس جراحت کے جو زمانہ شوریت مین انسے پیدا ہوے اب جراحت بعد جراحت کے ہمیشہ نہ پیدا ہوا کرے - ہر ایک نمکین اور تیز اور ترش چیز سے پرہیز کرین اور پانی بھی زیادہ نہ پیا کرین تاکہ زیادہ اور بار بار پیشاب کا خطرہ نہ معلوم ہوا ورنہ بار بار پیشاب آیا کرے - گردہ کی تحریک ایسی چیزون سے نکرین جس سے مواد شور اوسکی طرف سیلان کرکے پہونچین اور خراش اوسمین پیدا کرین - اسلیے کہ عام قاعدہ علاج گردہ کا تسکین ہی - فصد بھی اونھین چیزون سے ہی جو تعدیل اخلاط پیدا کرتی ہی بشرطیکہ مناسب حال بھی ہو - اور اسہال جو لطیف ہو اور رقیق مادہ کا اخراج بلا درشتی کرے البتہ اوس سے تعدیل اخلاط ہوتی ہی ایسا اسہال نہو کہ اخلاط حادہ کو دفعۃً واحدۃً خارج کردے اسلیے کہ ایسا اسہال بدن سے نقصان مادہ لطیف کرکے اوسکو مائل خلاف جہت گردہ مین کر دیتا ہی - اور جب تک مسہل صفرا کا استعمال نہو وہی اولے ہی ہان اگر ضرورت ہو اوسوقت مضائقہ نہین - اولے اور انسب یہ ہی کہ پہلے تعدیل مادہ کی کرین اوسکے بعد اخراج مادہ کا کیا جائے خصوصًا بذریعہ قی کرانے کے قی کرانی امراض گردہ کے علاج مین نہایت جلیل القدر ہی اسلیے کہ تقلیل مادہ اور استفراغ مادہ کرتی ہی اور جذب اخلاط مخالف جہت گردہ مین کرتی ہی - اور اکثر اوقات اسی قی کرانے مین بتواتر علاج امراض گردہ کا منحصر ہوتا ہی اور دیگر اقسام علاجات سے مستغنی کر دیتا ہی - مناسب یہ ہی کہ پہلے بذریعہ بزور کے ادرار کیا جائے اوسکے بعد قی کرانے پر متوجہ ہون - واجب ہی کہ قی ایسے طعام کے بعد کرائین کہ اوسکے بعد قی کرنے مین سہولیت ہوتی ہی جیسے خربوزہ اور اوسکی بیخ ہمراہ کسی شربت شیرین کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے پانی گرم ملاکر اور واجب ہی کہ تہیج شدید جس سے درشتی اور سختی پیدا ہو قی کرانے مین نہ کیجائے - منجملہ اون اشیا کے جو تعدیل اخلاط کرتی ہین بطیخ زقی کا کھلانا اور ککڑی اور کاہو اور خشخاش کا کھلانا - منجملہ اون قواعد کے جنکی رعایت کرنی ضرور ہی یہ بھی ایک اصل ہی کہ جسوقت درد مین شدت ہو پہلے چاہیے کہ درد کا علاج کرین اوسکے بعد قرحہ کے علاج پر توجہ کیجائے - اگر قرحہ ابھی تازہ ہی اور ایسا ہی جیسے کہ ابھی ورم شگافتہ ہوگیا ہی اوسکا علاج اسی قدر کافی ہی کہ حب النشا ہمراہ شربت بنفشہ کے دی جائے - جسوقت مرض کہنہ ہو جائے علاج مین دشواری واقع ہوگی واجب ہوگا کہ جھٹ پٹ تنقیہ کر دین تخفیف کے واسطے تنقیہ تو مدرات خفیفہ سے

ہوسکتا ہی اور جیسے تخم کا کنچ اور خطمی تا مقدار زیادہ کہ اس سے زیادہ مدر قوی نہ دینا چاہیے۔ اور مادہ خبیث دردی مین پیدا ہوشتا
بمقدار معتدل اور ابہل سیاہ اور فراسیون اور آرد کرسنہ۔ اور حاجت اسکی بھی ہی کہ پلانے اور ضماد کرنے مین دونون طرح سے
استعمال ان ادویہ کا کیا جائے بشرطیکہ مرض مین خباثت ہو۔ اکثر اوقات زوفا اور سداب وغیرہ بھی نافع ہوتے ہین۔ پچھ بعد
استعمال ان اجزا کے بھی اگر تنقیہ ہو چکے اب تخم اور الحام کیطرف متوجہ ہونا چاہیے یعنی پیپڑی ڈالنے اور گوشت پیدا کرنے والی
ادویہ کا استعمال بعد پاک اور نقی ہوجانے قرحہ کے کرنا لازم ہی تاکہ تاکل اور سڑانڈ پیدا نہو۔ واجب ہی کہ سکون اور آرام انکو
زیادہ دیا جائے اور تا امکان تعب اور ماندگی سے بچائے جائین۔ بلکہ واجب ہی کہ ریاضت کے اقسام مین سے فقط اطراف کی
مالش پر اکتفا کیجائے۔ اور جوش کہ استفراغ اوسکا ریاضت سے ہوتا ہو اوسکو کمید یا ابس سے نکال ڈالین۔ یہان تک کہ انکو
حرکات سے بچایا جائے کہ بیٹھنے اور چلنے پر بھی اونکو قادر نکیا جائے۔ خصوصاً اگر وہ لوگ خوگر ریاضت کے ہون اوسوقت یہ تدبیر
دلک اطراف وغیرہ کی ضرور کرنی چاہیے۔ جسوقت مریض کو عافیت حاصل ہو رفتہ رفتہ ریاضت اوسکی بڑہائی جائے اور خفیف
ریاضت سے آہستہ آہستہ اپنی عادت اصلی کیطرف واپس لایا جائے اور اوسکی عادات اور حرکات بحال خود کردیے جائین۔
خاص علاج قرحہ کا یہ ہی کہ جماع بالکل ترک کرا دیا جائے اسلیے کہ جماع نہایت مضر ہی اور حرکت اور ریاضت زیادہ کیجائے اور
فقط مالش بدن خواہ اطراف پر کفایت کیجائے کہ یہ ریاضت نافع ہی اور جو ادویہ [illegible] ہونگے۔ و واسطے تدبیر قرحہ کی یہ ہی
کہ مجففات جالیہ ایسے تجویز کیے جائین جنمین لذع نہو۔ پھر اگرچہ زیادہ ردی اور اکثر ہو اور ضرر نہو تو بھی ادویہ جو تجفیف اور
جلا مین معتدل ہون کافی ہونگے۔ اور اگر قرحہ خبیث ہو اوسوقت احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جنکی قوت قرحہ کے پاک کرنے اور
چرک وغیرہ سے دہونے مین زیادہ قوی ہو اور تجفیف بھی زیادہ کرتی ہون کہ جدید ریم اور چرک پڑنے سے مانع ہون اور بعد ایسی
دوا کے پھر وہ ادویہ مین جنمین قبض بشدت ہو تاکہ انصباب اخلاط ردیہ کا نہونے دین۔ جب قرحہ چرک سے پاک ہوجائے اور
سوکھ جائے اور مواد کی آمد اونکی طرف بند ہوجائے پس یہی زمانہ اونکی صحت کا ہی۔ واجب ہی کہ جملہ ادویہ قروح مین مغریات
کی ضرور شرکت رہے جیسے نشاستہ اور کتیرا اور صمغ باردہ اسلیے کہ تغریہ سے حفاظت خراش اور سحج کی ہوجاتی ہی اسوجہ سے
کہ وہ ادویہ مغریہ کے ہمراہ جو دوا ہی ساتھ گذرتی ہی بآسانی بلاضرر گذرجاتی ہی اور جو دوا ادویہ مغریہ مین با دسومت ہو جیسے
الک وغیرہ اوسمین ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہی کہ گوشت کو عضو مجروح کے تہ مین اور استوار کردیتی ہی اور اوس عضو خاص کو استوار
کردیتی ہی جسکی دوا غذا بنتی ہی اور اوسی عضو مین لزوق یعنی چسپیدگی اور استعداد پپڑی پڑنے کی پیدا کردیتی ہی۔ یہ بھی واجب ہی
کہ انھین ادویہ قروح کے ہمراہ مدرات اور ملطفات بھی مخلوط کیے جائین تاکہ ادویہ مصلحہ قرحہ کے مقام قرحہ تک اچھی طرح
پہونچادین اور ادویہ خاتمہ کو بھی پہونچادین اگرچہ ایسے ادویہ مدرہ اور ملطفہ بذات خود اسوجہ سے مضر ہین کہ وخز یعنی چرک پیدا کرتی
ہین اور ہیجان مادہ انسے ہوتا ہی۔ بیشتر احتیاج انکے ہمراہ مخدرات کی آمیزش کی بھی ہوتی ہی جیسے خشخاش اور بزرالبنج اور لفاح
افیون اور شوکران اور یہ احتیاج اسوجہ سے ہی کہ درد مین سکون پیدا ہو اور وجع مین خفت آجائے۔ اگر معلوم ہوجائے کہ
کہ قروح مین چرک ہی اوسوقت ایسی دوائے جالی پلائی جائے جسمین قوت ادرار کی بھی ہو جیسے ماء السکر خواہ ماء العسل ہمراہ بعض
بزور کے تاکہ ادرار ہوکر چرک دہوجائے اوسکے بعد پھر ادویہ مجففہ ہمراہ ایسی ادویہ مشروبہ کے پلائی جائین جیسے اوس

تدبیر کا خارج کیا جاتا ہو جو زیادہ خبیث سے یعنی مقروح گردہ میں سے وہ قرحہ خبیثہ ہو۔ یہ ادویہ جیسے تخم خشخاش تخم خرفہ اور بیدانہ کی جڑ اور تخم کا تیج ہمراہ آب پکو سبز کے خصوصاً اس پانی کے کہ تخم خیار اور گل ارمنی ہمراہ جلاب اور بیچ خیار و شان ہمراہ ماء العسل کے استعمال السوس میں تخفیف اور تنقیہ اور انضاج اور تسکین پر سب قوتیں فراہم ہیں۔ ایضاً تخم کتان اور کتیرا ایک جزو نشاستہ دو جزو ہمراہ ماء العسل کے ایضاً حب اور تخم خیار اسکا سفوف بقدر کفدست پھانک جائے۔ ایضاً تخم خشخاش سفید ایک درہم زیرہ درہم جیسے پانچ میں جیسے اذخر اور اصل السوس جوش دیا ہو۔ ان سب سے قوی تر یہ ہے کہ فطر اسالیون اور زوفا ہمراہ شراب ریحانی اور تھوڑی سی طین ارمنی ملا کر استعمال کریں۔ کبھی مقل مخلول کر کے صمغ بطم اور طین مختوم ہموزن ملا کر استعمال کریں نفع ہوتا ہی اگر کسی شربت شیرین کے ہمراہ ایک مثقال تک استعمال کریں۔ ایضاً آردکرسنہ بھی تنقیہ قرح کیواسطے قوی ہی اور تخفیف بھی پیدا کرتا ہی جب قرحہ کی دوا میں طین مختوم اور اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس بھی ملا دیا جائے اوسکا فائدہ پورا ہوجاتا ہی۔ ایسا ہی قوی ہی اور یہی عمل کرتا ہی اور مثل انکے انفعال اسکے اور فعل بھی اوسکے ہیں۔ مرکبات کے یہ نسخہ ہیں تخم خیار مقشر ۳۰ دانہ حب صنوبر کبار ۲۱ دانہ بادام پانچ دانہ زعفران اسقدر کہ مثل ان اوزان کے ہو اس دوا کو نہار کھانا چاہیے۔ پھر اگر حرارت شدید ہو تو حب صنوبر کے عوض خیار دینا چاہیے۔ ایضاً حب صنوبر ۳۰ دانہ حب القثاء چالیس دانہ نشاستہ ڈیڑھ درہم ایک رطل پانی میں کہ اوسمیں نار بربر کو تخم کرفس ہمراہ آدھا درہم ڈال کر جوش دیا ہو تاکہ چہارم پانی رہ جائے۔ ایضاً گل مختوم دم الاخوین کندر نشاستہ تخم شربوز تخم بزر کتیرا سے پیچ تخم کدو اور رب السوس ایک ایک درم چینی او زصنوبر کبار خشخاش بزر البنج ہر ایک سب اجزا ہموزن لیکر بھر حسب مشابہ حال مریض کے دیئے جائیں میفختج کے ہمراہ۔ ایضاً حب صنوبر کبار ۳۰ دانہ بادام مقشر ۳۰ دانہ مویز منقی چہار پنیدرو ۵ عدد کتیرا چار مثقال زعفران ۱ مثقال میفختج میں معجون کریں۔ جسوقت درد میں شدت ہو واجب ہی کہ علاج قرحہ سے اعراض کر کے اسکی دوا کے اشتغال سے معالجہ کریں بزر البنج ایک درہم افیون قیراط تخم خیار دو درہم تخم کاہو ایک درہم تخم خرفہ ایک درہم یہ دوا تسکین درد میں پیدا کریگی اور فوراً درد موقوف ہوجائیگا۔ اگر درد تھوڑا سا اور خفیف ہو فقط دودھ پینا یجائے پانی کے بھی اوسکی تسکین میں کافی ہوگا اور شربت بنفشہ کے ہمراہ پیا جاتا ہی۔ ادویہ قویہ سے توقی اور اقراص کا کنج اور اقراص اسقلیدس اور سفوف ملک اور اقراص ویسقوریدوس اور سفوف راوند چینی ہمراہ تخم کاکنج کے اور سفوف کماذریوس قوی النفع ہی۔ اکثر اوقات وہ حقنہ جو ذوسنطاریا میں لکھے گئے ہیں وہ بھی بسبب قرب اور مجاورت عضو کے مفید ہوتے ہیں۔ کبھی ضمادات بھی اسی قسم کے مستعمل ہوتے ہیں وہ ضمادات پشت پر اور نزدیک اوس مقام کے لگائے جاتے ہیں جو مقام کمر بندھنے کا ہی اور مقامات خالی میں اونکا استعمال ہوتا ہی۔ ضماد کے ادویہ جیسے آردکرسنہ شراب میں پختہ کیے ہوے شہد ڈال کر۔ ایضاً گلسرخ جو خشک ہوا اور مسورا اور حب الاس کہ انھیں ادویہ سے ضماد کریں۔ یہ تدبیر تعفن سے بھی مانع ہوتی ہی اور اتساع یعنی قرحہ کے پھیل جانے سے بھی مانع ہی۔ مروخات کے اقسام یعنی مالش کے روغن جیسے روغن حنا اور روغن درخت مصطگی کا اور روغن سفرجل اور ان روغن ہائے مذکورہ کے ہمراہ اکثر میعہ بھی ملا دی جاتی ہی۔ کبھی احتیاج بط کی چربی کی ہوتی ہی بغرض تلئین کے۔ نواصیر جو گردہ میں پڑ جائیں اونکا علاج اور کچھ نہیں ہی سوا اسکے کہ تخفیف سیلان کی کیجائے اور فساد مادہ کو روکا جائے تخفیف کا طریقہ یہ ہی کہ ہمیشہ تنقیہ مادہ کا بدن سے کیا جائے اور امتلا سے روکا جائے اور بچایا جائے بقدر کمیت

تربیت کیجاوے مثلاً ترش ہو جیسے سکنجبین اور حب الآس کی اجزاے مذکورہ کے دانہ کے پانی کے ساتھ زیادہ ملائے اور سرکہ کو کسکی ساتھ ملائے اورن حب الاس سے جو ذکر کئے گئے کہ نہ ہون۔ غذا ایسی ہونی چاہیے جو کہ جسے اثر کرے گوشت کے غلیظ کے سوا اوسکا عمدہ ہو جیسے زردی بیضہ اور ایسی غذا جو تبرید اور ترطیب کرے جیسے چوزہ ہاے مرغ اور قطعات یعنی بچے تیتر کے اورکدو اور پالک تر و تازہ فواکہہ اور علاج جرب مجاری کا درمیانی علاج ہے جرب گردہ اور جرب مثانہ کا پس ان دونون مرض کے علاج کے بیانات کو دیکھنا چاہیے حصاۃ گردہ کا بیان گردہ کی پتھری اور مثانہ کی پتھری یہ دونون سبب فاعلی مین شرکت رکھتی ہین یعنی جس سبب سے ان دونون اعضا مین پتھری کی پیدائش ہوتی ہے وہ ایک ہی شی ہے۔ اسلیے کہ پتھری کی پیدائش پوری ہوتی ہے اوس مادہ سے جو متحجر ہونے کو قبول کرتا ہے اور اوس قوت فاعلہ سے جو اس مادہ کو متحجر کر دیتا ہے۔ مادہ اسکا ایک رطوبت ہے جو بالزوجت اور غلیظ ہو بلغم سے ہو خواہ مدہ خواہ اینکہ خون کسی ورم مین مجتمع ہو جائے جو دق ہوا چاہتا ہے اور ایسی پتھری کا پیدا ہونا بہت نادر الوقوع ہے۔ قوت فاعلہ وہ حرارت ہے جو حد اعتدال سے خارج ہو۔ اور مادہ کے دو سبب ہین ایک پتھری کے مادہ کی اصل اور دوسرا حابس مادہ۔ مادہ کی اصل اور جڑ غذا ہاے غلیظ جو دودھ کے اقسام سے ہون خصوصاً وہ اقسام دودھ کے جو خاثر ہون یعنی بکثرت ہون جیسے برفی پیڑا وغیرہ اور پنیر کے اقسام خصوصاً پنیر تازہ۔ اور گوشت کے اقسام جو غلیظ ہین جیسے گوشت اون طیور کا جو آجام مین رہتے ہین یعنی اون پانیونکی چڑیان جو سایہ مین درخت ہاے گنجان کے بسر کرتی ہین خواہ بڑی بڑی چڑیان جیسے ڈھینک وغیرہ جو خبیث الطبع ہین اور مردار خوار خواہ بڈھے اونٹ کا گوشت اور بڈھی گائے کا گوشت خواہ بڈھی بکری کا گوشت خواہ وحشی صحرائی جانور وغیرہ جو گوشت غلیظ رکھتے ہین۔ اسیطرح وہ مچھلی جس کا گوشت غلیظ اور سنگین ہوتا ہے اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کے جملہ اقسام اور روٹی چپک دار اور لبنی اور فطیری روٹی کے تیری اور اطریہ اور لاکشہ۔ اور بسطیہ۔ اور میدہ کی روٹیان اور حلواے جو بالزوجت ہو اور فواکہہ جو ترش ہون اور دیر ہضم اور جو چیز غلیظ بالزوجت پیدا کرے جیسے سیب خام اور شفتالو سنتا تمام خواہ اترج کے تخم یا امرود کے بیج۔ پانی کے اقسام مولد حصاۃ وہ ہین جو کدورت آمیز ہون اور غیر مالوف اور مختلف الوان اور ذائقہ کے ہون اور سیاہ چیزین جو پینے کی ہون اور گاڑھی ہون خصوصاً اگر ہضم مین ضعف ہے اوسوقت ایسے اشیا سے ضرور پتھری پیدا ہوتی ہے یا اینکہ بسبب کثرت استعمال ایسی چیزون کے پس قوت ہضم پر گرانی پیدا ہوتی ہے یا قوت مذکورہ باطل ہو جاتی ہے۔ یا بسبب سوء تدبیر کے خواہ ریاضت خراب جو امتلا پر ہو کہ یہ بھی پتھری پیدا کرتی ہے بیشتر مادہ پتھری کا مدہ قروح گردہ ہوتا ہے خواہ اور مقامات کے قروح کا مدہ اوس سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ حابس مادہ حصاۃ ایک تو ضعف قوت دافعہ گردہ کا کسی ایسے مزاج نامناسب کیوجہ سے جو گردہ مین عارض ہوا ہے خواہ ورم حار اور حمرہ یا قروح گردہ کہ اونکی جہت سے مادہ پتھری کا گردہ مین محتبس ہو جاتا ہے اور وہ مادہ فضول اور وسوبات ہین اون سب چیزون کے جو گردہ مین از قسم مائیت کے پہونچتی ہین شدت حرارت کی وجہ سے فضلہ مذکورہ قابل پیدا ہوتا ہے یعنی وہ فضلہ مثل رمل اور ریگ کے ہو جاتا ہے اور قبل اسکے کہ وہ فضلہ براہ بول دفع ہو متحجر ہو جاتا ہے۔ اور یہی حرارت اس فضلہ کو قبل ہضم تام کے اوپر کے اعضاے بدنی سے گردہ مین جذب کر لیتی ہے۔ یہ حرارت یا تو لازم ہے یعنی ہر وقت رہتی ہے اور یا عارض ہے کہ بعض اوقات جدا بھی ہو جاتی ہے اور بروقت تعب کے عارض ہوتی ہے یا بروقت تناول کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہے یا بسبب سدہ فضول مجتمعہ کے حرارت پیدا ہوتی ہے یا کوئی برودت جس سے

اتفیل در سینا کیفیت حرارت کا پیدا ہو خواہ اورام [illegible] ایسے صورت مین پتھری [illegible] کیونکہ حرارت [illegible] زیادہ
واقع ہوتی ہو — خواہ بارد ہو خواہ سرد اور یہ اور سختی کیوجہ سے مذکورہ چیز ابتداءً اور ورام [illegible] وغیرہ سے
جسوقت گردہ پر تنگی پیدا کرے کہ گردہ مین سدہ ڈالے کہ صورت حرارت مذکورہ ہوتی ہو — اور یہ [illegible] مثانہ مین [illegible]
پتھری پیدا کرتی ہین اگرچہ دونون جگہ کی پتھری جدا جدا اوصاف پر ہوتی ہو کہ جو پتھری کہ گردہ مین ہوتی ہو وہ کسیقدر سرخ اور
چھوٹی اور سرخی مائل ہوتی ہو اور مثانہ کی پتھری سخت اور بڑی زیادہ اور [illegible] رنگ [illegible] پتھری [illegible] اور
سپیدی مائل ہوتی ہو اگرچہ مثانہ مین پتھری کبھی منفعت یعنی پارہ پارہ خواہ وہ بڑی ہونگی بر قرار وہ بھی پیدا ہوتی ہو کہ [illegible] گردہ مین
پتھری اوسوقت بھی پیدا ہوتی ہو کہ ابھی پیشاب نہین ہوا ہو پس وہ پتھری بول کے [illegible] سے [illegible] گردہ مین [illegible] اور
اور مثانہ کی پتھری اکثر بعد جدا ہوجانے اور خارج ہونے پیشاب کے جو پیدا ہوتی ہو تو پیشاب سے منقطع ہوتی ہو [illegible] اوس کے
اور وہ سمجھتی ہو کہ ہمراہ بول کے نہین آتی اور بول سے جدا ہو کر پیچھے رہ جاتی ہو — یہ [illegible] ایک [illegible] ہو کہ اکثر گردہ کی پتھری اوسی
شخص کے بدن مین پیدا ہوتی ہو جو فربہ ہو اور مثانہ کی پتھری لاغر اور نحیف اندام کے بدن مین پیدا ہوتی ہو [illegible] مشائخ [illegible] سنگ گردہ کا
مرض بہ نسبت سنگ مثانہ کے زیادہ ہوتا ہو اور صبیان اور جو لوگ قریب سن طفولیت مین ہین اونکا حال برعکس [illegible] حال مشائخ [illegible]
کہ اونکو سنگ مثانہ بہ نسبت سنگ گردہ کے زیادہ عارض ہوتا ہو — اور اکثر یہ اوسی کیفیت درمیان طفولیت اور ابتدا بلوغ کے
ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ قوت دافعہ صبیان کی زیادہ ہو اور شبان یعنی نوجوان کے اخلاط رقیق زیادہ ہوتے ہین اسی وجہ سے
نفوذ مادہ حصاۃ کا اونکے گردہ مین نفوذ کر جاتا ہو — اکثر لڑکون مین پتھری کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہوتا ہو کہ پانی وغیرہ زیادہ پیتے ہین اور
مثلا معدہ پر حرکت زیادہ کرتے ہین اور دودھ زیادہ پیتے ہین کہ اونکے مثانہ کے مجاری مین تنگی آجاتی ہو — اور مشائخ مین جو [illegible]
ہضم ہوتا ہو اسوجہ سے تولد حصاۃ زیادہ ہوتا ہو — اور اسی وجہ سے بقراط نے حکم کیا ہو کہ پتھری کا مشائخ ہرگز اچھا نہین ہوتا
اور زائل ہونا اوسکا محال ہو جس بول مین اختلاط اجزا کا زیادہ ہو وہ لائق تر ہو اس امر کے کہ اوس سے پتھری پیدا ہو — اور یہ
بول وہی ہو کہ اگر تھوڑی دیر اوسی بحال خود چھوڑ دین نمک اوس سے پیدا ہوجائے — اسلیے کہ نمک کی پیدایش اوسی مائیت
اور رطوبت سے ہوتی ہو جسمین ارضیت زیادہ ہو اور حرارت اوسکا احراق کر دے — لڑکون کے پیشاب مین نمک بہ نسبت
بول مشائخ کے زیادہ ہوتا ہو اور اس زیادتی نمک کی یہ دلیل نہین ہو کہ ارضیت اون کے پیشاب مین زیادہ ہو بلکہ وجہ یہ ہو
کہ حرارت اونمین زیادہ ہو اور ارضیت جسقدر اونکے بول مین ہو احراق کا فعل زیادہ قبول کرتی ہو اور اسیوجہ سے اونکا پیشاب
بالکدورت ہوتا ہو اسلیے کہ استعمال آب وطعام وغیرہ مین بد پرہیزی زیادہ کرتے ہین اور بدن اون کے متخلخل ہوتے ہین لہذا
زیادہ مقدار مائیت کی اون کے بدن سے متحلل ہوتی ہو تحلل خفی سے اور جگر کیطرف وہ رطوبات کھچ کر پھر اعضاے بول تک
پہونچتی ہین — جسوقت اعضاے بول مین حرارت ہو پھر اوسوقت سبب فاعلی حصاۃ کا موجود ہی ہوگا — خلاصہ یہ ہو کہ
یبوست طبع بول کو غلیظ کر دیتی ہو اور زیادہ پیشاب بھی آتا ہو — جس شخص کے بول مین رسوب رملی برآمد ہو اوس کے
اعضاے بول مین پتھری نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ مادہ حصاۃ کا مجتمع نہین پاتا بلکہ براہ بول دفع ہوتا رہتا ہو — اور شاید کہ یہ مادہ
رملی جو ہمراہ بول خارج ہوتا ہو زیادہ بھی نہین ہوتا اسلیے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوتا پہلے تو اس سے ایک بڑا پتھری پیدا ہوتا

جو سخت ہوتا اور شاید اگر زیادہ بھی ہو تو [illegible] اور [illegible] ہو تو زیادہ [illegible] ہوگا [illegible] اور چونکہ
کثرت مقدار کے ہوتا تو ہمراہ پیشاب کے زیادہ [illegible] جیسے مادہ کی یہ صورت بیان [illegible] معلوم ہو گیا کہ مادہ
کسی سبب ذاتی سے اور نہ بسبب شدت حرارت کے غیر قابل انعقاد کے ہوتا ہو بلکہ بدون [illegible] کے سبب [illegible]
ہوا ہو اور اسیطرح سے مادہ کا ہمراہ بول دفع ہوتا اونکے قوی ہونے پر دلیل ہوتا ہو اور یہ حکم اکثری ہو ضروری نہیں ہو یہ بھی جاننا
ضرور ہو کہ لڑکیان اور عورتین بخلاف لڑکون کے سنگ مثانہ مین مبتلا نہین ہوتی ہین اسلیے کہ مجری بول اونکے مثانہ کا بطرف خارج کے
کوتاہ ہو اور زیادہ وسیع ہو اور پیچیدگی اوسمین بہت کم ہو اور چھوٹی مقدار ہونے کی وجہ سے بسہولت اخراج بول جیسا کہ اس
مجری سے ہوتا ہو بڑی اور طولانی مجری سے ایسی سہولت نہین ممکن ہو۔ بعض بیمارون کو پتھری کے پیدا ہونے کا زمانہ بھی
ہوا کرتا ہو اور نوائب اسکے مقرر ہوتے ہین اور اسکا بھی لوبہ ہوتا ہو کہ ایک دن اونکی پتھری پیشاب کی راہ سے نکل آتی ہو
پتھری پڑ گئی اور برآمد ہونے کا زمانہ قریب آپہونچا اوسوقت ان لوگون کے ایک درد ایسا اوٹھتا ہو جیسے قولنج کے بیمارون کے
درد ہوتا ہو۔ میعاد اس درد کی مختلف ہو کسی کو مہینہ بھر کے بعد اور کسی کو ششماہی میں ایک مرتبہ۔ جو شخص خوگرفتہ بڑی
پتھری کے درد کی برداشت کا ہوجاوے پھر اوسے اور اقسام کے درد جو مثانہ کے ہین اونکی برداشت آسان ہوجاوے گی اور
اس مرض کے بکثرت دورات پڑنے سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ اسکا مثانہ ورم پڑنے کے قابل بسبب شدت نہین ہو جب تو ایسے درد
سخت مین متورم ہوا اور نہ پایدار یعنی دیرپا درد سے ورم اسمین نہین آیا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ اس کا مثانہ ایسی اور درد
لازمی پیدا ہونے کے قابل ہو کیسلیے کہ اس مثانہ نے بڑی پتھری کے درد کا تحمل کر لیا اسلیے کہ یہ دونون یعنی درد شدید
پتھری کا اور خود پتھری ایسی چیزین ہین کہ اگر جدا جدا ہر ایک عارض ہو تب بھی دوسرے بدنین ورم مثانہ ضرور پیدا کر دے
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ ہر ایک جدا جدا چند علامات کے مورث ہوتے ہین علامات سنگ گردہ
اول تو اسکی علامت بول ثخین ہوتی ہو اور دوہ علامت یہ ہو کہ جسوقت پہلے پہل پیشاب غلیظ ہو کر پھر رفتہ رفتہ رقیق ہونے لگے
اور احتباس کدورت کا گردہ مین مظنون ہوا اوسوقت حکم کر دینا چاہیے کہ اب پتھری پڑنے لگی۔ علاوہ برآن یہ بھی ہو کہ کبھی
پہلے رقیق پیشاب بھی آجاتا ہو۔ پیشاب کا پہلے غلیظ ہونا زیادہ تر دلیل ہو کہ قوت گردہ کی صحیح ہو اور مجاری گردہ کے کھلے ہوے
ہین بیشتر ہمراہ بول غلیظ کے رسوب بھی زیادہ ہوتے ہین ایسے رسوب جو مشابہ اوس رسوب کے امراض جگر کے ہون
جسوقت کہ جگر مین کوئی مرض ہو۔ جسقدر بول مین صفائی زیادہ ہو اور وہ صفائی ہمیشہ رہے اور رسوب کثیر و کم پیدا
ہون دلیل قوی اسی کی ہو کہ پتھری زیادہ سخت ہو۔ بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ صحیح آدمی اور خصوصًا پیرانہ سال
جسوقت بول سیاہ کسی درد کے ہمراہ خواہ بلادرد کے کرے دلالت ہوگی کہ اوسکے مثانہ مین پتھری پیدا ہوتی ہو۔ اور تمام
استدلال ان سب اقسام کے دلائل کا یون ہوتا ہو کہ اگر ریگ پیشاب مین تہنشین ہوتی ہو اور مائل بسرخی ہو یا مائل بزردی
اور قوی دلالت پھر بعد ریگ آنے کے یہ ہو کہ پیڑو مین ایک گرانی خواہ درد سا محسوس ہو جیسے کوئی شی پھنسی ہوئی ہو کہ جب
یہ شخص حرکت کرتا ہو متصل پیڑو کے چبھتی ہو اور گڑتی ہو۔ اور یہ احساس زیادہ تر دلیل ہو کہ قوت گردہ کی قوی ہو اور مجاری
گردہ وسیع ہین۔ بہت زیادہ درد بسبب پتھری کے ابتدائی تولد حصاۃ مین اسوجہ سے ہوتا ہو کہ یہ پتھری جرم گردہ وغیرہ کو چھیلتی

[illegible] پتھری حرکت کرے [illegible]

[illegible] مثانہ [illegible]

[illegible] جب پتھری [illegible] اور مریض بھی [illegible]

[illegible] اور تنگی پتھری [illegible]

جگہ سے حرکت کرنے کی حاجت ہو [illegible] اگر [illegible]

[illegible] کی وجہ سے درد [illegible] طعام بھی زیادہ [illegible]

کہ طعام معدہ وغیرہ سے اوتر کر امعا میں پہونچے اور امعا سے بھی گذر کر آگے بڑھے۔ پھر جس وقت خلو معدہ ہو اور فضول غذا سے امعا

فارغ ہو جائیں اوس وقت ایسے اقدام کے درد میں سکون پیدا ہوتا ہے پتھری کی حرکت کرنے کے علامات [illegible] گرانی اور شدید

ہونا درد کا اور درد کا اوترنا [illegible] کشش رانوں تک [illegible]

تو پتھری پوری مثانہ میں آچکی ہوگی [illegible] معالجات [illegible]

سنگ گردہ اور مثانہ کو بھی ذکر کریں اور بعد اسکے پھر مثانہ کی پتھری کے واسطے [illegible] اور وہاں خاص خاص

علاجات سنگ مثانہ بیان کریں گے جن اغراض کو اطبا پتھری کے علاج میں خیال کرتے ہیں وہ اتنے ہیں کہ مادہ پتھری کا قطع کر دیا جائے

اور تولد حصاۃ کو روک دیں اسطرح سے کہ سبب تولد حصاۃ کو قطع کر دیں اور جسقدر پتھری پیدا ہو چکی ہو اوسکے جرم کی اصلاح کرکے

پھر اوسکو پارہ پارہ کر دیں اور جس جگہ پتھری [illegible] اوسکو جدا کرکے باہر نکال دیں ایسے ادویہ سے جن کا فعل

یہی ہے جو ابھی مذکور ہوا اور اس تدبیر سے تلطیف بھی کریں اور ترطیب کی حاجت ہے یہ اغراض جب ہی پورے ہوں گے کہ ادویہ مدرہ کا

استعمال بھی کریں اور خارج سے مقویات کا استعمال کریں پھر اوسکے بعد تسکین درد کی ضرورت ہے اور اصلاح قرحہ وغیرہ کی بھی ضرورت

جو بعد پتھری کے برآمد ہونے کے پیدا ہوتا ہے۔ بعض اطبا پتھری کے نکالنے پر چاک کرنے کی بھی جرات کرتے ہیں اسطرح کہ خاصرہ یعنی پیٹھ کے

بیچ سے خواہ پشت کے کسی اور مقام سے چاک کرکے نکال لیتے ہیں مگر اس تدبیر میں خطرہ عظیم ہے اور وہی شخص اسکا مرتکب ہو سکتا ہے جسکو

اتفاق ہو۔ پتھری کے مادہ کا قطع کرنا اس کا اہتمام اسطرح ہو سکتا ہے کہ پہلے استفراغ مادہ حصاۃ کیا جائے مسہل دینے سے یا قے کرانے سے

بعد ازاں پرہیز کرائیں ایسی چیزوں سے جو غذائے غلیظ اور کدورت آمیز پانی ہوں اور جو شی کھانے کو دی جائے اوسکی تعدیل

کر لیجائے اور معدہ کی تقویت اور جودت ہضم کی تدبیر اور ریاضت معتدلہ بروقت گرسنگی کے اور کمر بستہ کی حالت میں اچھی طرح

مالش کریں اور تلئین طبیعت ہمیشہ کرتے رہیں تاکہ اخلاط غلیظہ بطرف ثفل کے مائل ہو کر خارج ہوتے رہیں اور کسی قسم کا ثفل مزاحم

یعنی زحمت دہندہ گردہ کو نہو اور نہ کوئی سدہ گردہ کو زحمت پہونچائے۔ ادرار ہمیشہ کرانا بھی مثانہ کو ایسے فضول سے

دھو ڈالا کرتا ہے اگر بزور مدرہ سے ادرار کرتے رہیں۔ آب نخود اور آب خربق اور آب ترب اور خود مولی بھی اسکے واسطے نافع ہے

خصوصاً پتلی مولیاں تازہ۔ جب مریض کو چند روز مدرات خفیفہ دے چکیں ہوں پھر ایک روز مدر قوی کا بھی استعمال کریں

لڑکوں کے واسطے شراب رقیق ابیض تھوڑا سا پانی ملا کر پلانے پتھرے کے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے۔ کبھی یہ لوگ حقنہ ہائے

معتدل سے بھی منتفع ہوتے ہیں اسلیے کہ ایسے حقنہ سے اخراج ثفل بھی ہو جاتا ہے اور طبیعت بھی نہیں [illegible] جاتی ہے اکثر [illegible]

[illegible] ایسے ادویہ بھی ملاوے جو [illegible] پتھری کے [illegible] ادویہ [illegible] قوت [illegible] تک پہونچ جاتی ہے
[illegible] اسواسطے کہ [illegible] پتھری کی [illegible]
[illegible] خلط غلیظ کیواسطے بطرف گردہ کے ہو اور دوسرے سے مثانہ دوسری جانب اوسکو باہر لاتی ہو اور [illegible] راہ کو پاک
کردیتی ہو [illegible] حمام اور آبزن بھی اکثر سبب حصول پتھری کے ازلاق یعنی پھسلنے کا ہوتا ہو اور اکثر مواد [illegible] اوپر طرف ظاہر بدن کے
کھینچ کر لاتا ہو اور گردہ کی طرف سے ان مواد کو ہٹا دیتا ہو۔ اور اگر حمام اور آبزن کا استعمال زیادہ کیا جاوے قوت [illegible]
پیدا کرتا ہو اور گردہ کو ضعیف کر دیتا ہو۔ اسیطرح اگر علاوہ وقت حاجت کے اسکا استعمال قلیل بھی ہو تب بھی ضرر پیدا کرتا ہو
یعنی اگر بغیر وقت حاجت تلئین و تسکین درد کی اسکا استعمال کریں اوسوقت گردہ کو مائل اور آمادہ کرتا ہو اون مواد کا جو بطرف
گردہ کے ریزش کرتے ہیں اسلیے کہ گردہ کو سست اور ڈھیلا کر دیتا ہو۔ پشت پر خواب کرنا بھی اون امور میں سے ہو جو پتھری کو
نافع [illegible] پہونچاتی ہیں ادویہ مفتتہ پتھری کی یا ریزہ ریزہ کرنے والی ادویہ اکثر تو وہی چیزیں ہیں جو تلخ ہوں اور زیادہ گرم نہوں
کہ سبب حصاۃ میں زیادتی پیدا کریں۔ اور جسقدر تفتیت اونمیں زیادہ ہوگی اور حرارت اونکی کمی کے ساتھ ہوگی اوسیقدر اونکو
فضیلت زیادہ ہے۔ واجب ہو کہ مثانہ کی پتھری کے واسطے حرارت ادویہ کی زیادہ ہو بہ نسبت ادویہ حصاۃ گردہ کے۔ پتھری کے
واسطے کچھ ایسی بھی ادویہ ہیں کہ اونکا فعل بوجہ حرارت اور برودت نہیں سمجھا جاتا ہو بلکہ یہ اثر اونکا بطور بالخاصہ کے ہوتا ہے۔ ادویہ
مفتتہ میں سے کچھ ایسے ادویہ ہیں جنمیں قوت تفتیت کی زیادہ نہیں ہو اور اونکی طبیعت اسی قسم کی ہو کہ چھوٹی پتھری کی تفتیت
کرتی ہیں خواہ جو پتھری زیادہ سخت نہو اوسکی تفتیت کرتی ہیں اور بعض اقسام انمیں ایسے ہیں جنکی قوت تفتیت زیادہ ہو جیسے
قوت کی پتھری گردہ میں ہو یعنی جسقدر سخت اور بڑی پتھری گردہ کی ہو اوسی کے اندازہ پر ان ادویہ کی قوت تفتیت بھی
ہوتی ہو بخلاف مثانہ کی پتھری کے واسطے ان دواؤں میں بہت کم قوت ہوتی ہو بلکہ شاید نہیں بھی ہوتی ہو جیسے
حجر الیہود۔ اور بعض ادویہ ایسے کہ سنگ گردہ میں تو بخوبی اثر کرتی ہیں اور کبھی اونکا اثر سنگ مثانہ میں بھی ہو جاتا ہے۔
بعض ادویہ ایسے ہیں جنکا اثر دونوں پتھریوں میں برابر ہوتا ہے جیسے وہ عصفور یعنی کنجشک جسکا نام اطراغولیدوس ہے یا جیسے
بچھو کی راکھ۔ جسوقت پتھری کے ادویہ مرکب کیجائیں واجب ہو کہ اونکے ہمراہ ایسے اقسام کی ادویہ بھی ملائی جائیں جو پتھری
کی ادویہ کی قوت بڑہانے پر معین بھی ہوں۔ ان ادویہ میں سے کچھ تو وہ ادویہ ہیں جو بقوت ادرار کرتی ہیں کہ بول غلیظ کو
اسطرح نکالتی ہیں کہ اوسکے ہمراہ پتھری بھی اوکھڑ کر خارج ہو جاتی ہو اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہو۔ اور بعض ادویہ ایسی ہیں
جنمیں ایک قسم کی تفتیت ہو خواہ ایک قسم کا تشبث اور درنگ کی قوت ہو واسطے حرکت کرنے دوسری ادویہ کے یعنی یہ
ادویہ جو بطور معین شریک کیجاتی ہیں انکی وجہ سے ادویہ حصاۃ کا قیام اور درنگ دیر تک مثانہ خواہ گردہ میں ہوتا ہو اور
عمل ادویہ حصاۃ کا بوجہ دیر تک ٹھہرنے کے خوب ہو جاتا ہو۔ یہ وہ ادویہ ہیں جو بوجہ دسومت اور لزوجت کے سریع النفوذ
نہیں ہیں اور باوجودیکہ خود یہ ادویہ سریع النفوذ نہیں مگر قوت تفتیت کی ان میں پوری ہو جیسے بسفائج کا گوند۔ بعض ادویہ
سریع النفوذ خود بھی ہیں اور دیگر ادویہ کی تنفیذ بھی کر دیتی ہیں جیسے فلفل وغیرہ۔ بعض ادویہ ایسی ہیں جو عضو گردہ خواہ
مثانہ کی تقویت کرتی ہیں جسوقت کہ مختلف ادویہ کی تاثیرات اوس میں عضو ہوں اور مختلف اقسام کی حرکت اوسی عضو کو

پہونچنے اور یہ ادویہ قابض ہیں جیسے بل اور سنبل وغیرہ اور بعض ادویہ ایسی ہیں جنمین بعض لطیف کی قوت ہو جیسے رب فاکہہ کہ قوت عضو کی حفاظت کرتی ہین - جیسے ان ادویہ مین ایسی دوائین ملائی جاتی ہین جو مسکن اوجاع بالخاصہ ہون یا بسبب تخدیر کے درد میں سکون پیدا کرین - جسوقت ہم ادویہ حصاۃ کو ایسی دوائیں سے مرکب کرین جنکے یہ خواص اور فوائد بیان ہوئے اوسوقت طبیعت بدنی اونمین تصرف کرے گی طبیعت کے تصرف سے جو دوائین پتھری کی خاص ہین اونکا اثر پتھری مین پہونچ سکے گی اور جو ادویہ ملطف بدرقہ کے شریک کی گئی ہین اونکو بیان تک معطل اور بے اثر رکھے گی جب تک پتھری کی خاص ادویہ اوسمین اثر کرلین جب اسکا اثر پتھری مین ہوچکے گا اوسوقت ادویہ مدرہ سے فعل ادرار بلکہ یہ فعل کہ پتھری کے ادویہ کا اثر بطرف پتھری کے خوب پہونچانا حاصل ہوگا اور اب ادویہ مرتبہ ثلثہ کا استعمال ہوگا تاکہ دوا حصاۃ کو ٹھہرائے اور اوسکو درنگ کرنے دے تاکہ وہ دوا اپنا فعل پورا کرے اور جو ادویہ کہ منفذہ ہین خواہ ادویہ اونکا فعل اتنی دیر تک ہووے جتنے زمانہ تک اونکا یعنی ادویہ مخصوصہ کا فعل پورا ہونا ضرور ہے اور اوریہ استعمال دیگر ادویہ بدرقہ کی اون کے اثر کو طبیعت نے روک کر ادویہ مخصوصہ کو معطل کر دیا تھا - اور چونکہ اس سے پہلے انمین ادویہ منفذہ کو اسواسطے استعمال کیا تھا کہ ادویہ مخصوصہ کو پتھری میں عمل کرنے پر کام مین لاسکے قبل ازانکہ یہ ادویہ طبیعت بدنی اسقدر منفعل ہون کہ جس قوت سے اثر پتھری مین کرتی ہین اوسمین دہن اور سستی آجائے اور پھر ادویہ مفتتہ اور مزلجہ یعنی حرکت درست دینے والی کا استعمال کیا گیا ہے اوران ادویہ مفتتہ نے اپنا فعل کیا ہو لہذا ادویہ مرتبہ اپنے فعل سے معطل ہوجائیں گی اور ادویہ مدرہ کو طبیعت عمل کرنے دے گی - جسوقت درد کی شدت ہو ادویہ مخدرہ کا استعمال بنابر اوسی قانون مذکور کے کرنا چاہیئے جو ترتیب ادویہ کے بیان مین پہچانا گیا ہے اکثر حاجت دواے واحد مین جو مفرد ہو بہت سے ایسے ہی خصائل کی حاجت ہوتی ہے اب ہم ادویہ مفتتہ حصاۃ کو شمار کرین اوران ادویہ کو لکھین جو پتھری کو خارج کردیتی ہین اور یہ ادویہ جیسے قسط کی جڑ خواہ علیق یعنی توت سہ گل کی جڑ اور مقل اور بیخ رطبہ پوست بیخ دمشت نخود سیاہ خصوصاً آب نخود سیاہ تخم خطمی اور خطمی کا پھل ثمرہ فراسیاہ صمغ زمرور یعنی الوچہ کے درخت کا گوند اور خود الوچہ مین بھی یہی قوت ہے اور خسک یعنی گوکھرو کی جڑ بھی اس کے ہمدرہ ہے مہندی کی جڑ اور حنظل اور عنفص اور خل عنصل اور سکنجبین عنصلی اور کرفس جبلی اور فودنج اور فنتین سلیخہ جنگلی کھیرے کی جڑ عود بلسان حب بلسان روغن بلسان اور بلسان کی جڑ زیادہ قوی ہے تخم خیار دشتی اور حرشف اور حرشف کی جڑ کا پانی اور اسقولوقندریون پرسیاوشان بوزن دو درہم کے آب ترب کے ہمراہ اور کرفس اور نیل کی جڑ تخم شانج عصی الراعی خصوصاً اسکی قسم رومی اور نکون بری اور بنطافیلون کی جڑ اور اسی جڑ کا پانی اور کمافیطوس اور جعدہ اور بیخ بلیون اور تخم سعد مصری پوست بیخ خار تخم ترب اور اسقودریون اطراف فاشرا سداب بری ایضاً بورہ ارمنی پانچ درہم شہد ملا کر آب ترب کے ہمراہ پلائین تین روز برابر - ایضاً سوطرا ایک مثقال نیم گرم پانی کے ہمراہ - اور بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ ستہ دانہ سیاہ مرچ کے خوب باریک پیس کر اوسکے سات قرص بنائین اور ہر روز ایک قرص کھلایا جاے تو پتھری پیشاب کے راہ گر جاے گی - پستہ مین قوت ایسی ہے کہ پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے - گردہ کی پتھری کے واسطے قوی ادویہ حجر الیہودی اور مسکلمرا شیع اور کمافیطوس - اور مطلق پتھری کے واسطے یعنی گردہ اور مثانہ وغیرہ سب کے واسطے خاکستر گزدم اور روغن عقرب ہے اور اس روغن کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون کو دھوپ مین رکھین اور بچھو اوس مین ڈال دین

ہو روغن بطور ریطا اسکے بھی مستعمل ہوتا ہی اور پچکاری کے ذریعہ سے بھی مستعمل ہوتا ہو مثانہ کی پتھری مین سمجھو کہ براہ بنانے کی
عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ایک عمدہ شیشہ کو کل حکمت کرکے اوسمین مثانہ بھرین اور اوسکو تنور کے اندر رکھین اور خوب پکنے کو زیادہ
اور جلانے مین زیادہ مبالغہ نکرین اور صبح کو اوس شیشہ کو نکال لین شیشہ کا برتن مٹی کے برتن سے بہتر ہی کیونکہ مٹی کے برتن
مین قوت اور حدت عقارب وغیرہ کی جذب ہو جاتی ہی اور شیشہ کے برتن مین جذب نہین ہوتی اور کوشش کی جاوے کہ بالکل جلا ہوا
بنانی جاے سفید ہی اور قوی ہی اور مقدار شربت اوس سے دو درہم ہو پانی اس راکھ کا جو نکین ہوتا ہی اوسمین قوت حل کی
زیادہ ہی یعنی پتھری کو پانی کر دیتا ہی وہ ٹکیان خواہ بھنگے اور ڈالیں جو رات کو اوڑتے پھرتے ہین اگر اونکے سر اور اطراف یعنی پر
وغیرہ کو دور کرکے تانبے کے برتن مین رکھکر دھوپ مین خشک کرین یہ بھی قوی الاثر ہی ایضا شیشہ شور بسا ہوا اور خرابین
سو کھائی ہوئی شیشہ کی راکھ کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ لوہے کے چمچہ پر جو مثل چھلنی کے سوراخ دار ہو گرم کرین اور اوسی چمچہ کو
مع آبگینہ گرم شدہ کے آب باقلا مین بجھائین کہ جسقدر آبگینہ خاکستر ہوتا جائے گا اوسی پانی مین جوش کر رہ جائے گا پھر جب بالکل
راکھ ہو جائے اوسی پانی سے اسکے زیر سے جسقدر فراہم ہوئے ہون نکال کر خوب باریک پیسین کبھی یہ خاکستر آبگینہ ایکمثقال
ہمراہ بارہ مثقال آب گرم کے پلائی جاتی ہی اور بہتر یہ ہی کہ شیشہ سپید اور صاف ہو منجملہ قوی ادویہ کے وہ پتھر ہی جو اسفنج مین
پایا جاتا ہی ایضا بکری کا خون جو خشک کیا جاے اور بہتر یہ طریقہ ہی کہ جسوقت ابتداے تکون پتھری کا ہو اوسوقت ایک کورا برتن
مٹی کا لیکر پانی سے اوسے دھو ڈالین اور اسقدر اوسکے دھونے مین مبالغہ کرین کہ جسقدر اوسمین راکھ وغیرہ کے اجزا کی آمیزش ہی
خواہ شوریت ہو وہ سب دور ہو جائے اور اگر یہ برتن مثل دیگ کے ہو تو افضل ہی بعد اسکے ایسی بکری کو ذبح کرین جس کا سن چار سال کا ہو
اسی دیگ پر اور پہلی مرتبہ جو خون ذبح کرنے سے برآمد ہوتا ہی اور آخر مین جو خون نکلتا ہی اوسے بہ جانے دین اور بیچ کے دہلہ مین جو خون آئے
اوسی کو نفقلے لین اور اتنی دیر توقف کرین کہ وہ خون جم کر بستہ ہو جائے پھر اوس جمی ہوئے خون کو ریزہ ریزہ کاٹ ڈالین اور اوسکی
ٹکیان بنا لین اور کسی جالی پر خواہ اور صاف کپڑے پر رکھکر دھوپ مین اوسکو پھیلا دین اور غبار وغیرہ سے اوسکو بچائین مثلا کوئی ریشمی کپڑا
باریک اوپر سے ڈھانپ کر جب خوب خشک ہو جائے پھر ایسی جگہ رکھین کہ تری اور نمی نہ پہونچنے پائے اور بحفاظت رکھا رہے جب
اس خون کا کھلانا منظور ہو بقدر ایک ملعقہ کے ہمراہ کسی شربت شیرین کے ایسے وقت استعمال کرین جب درد مین سکون ہو خواہ ہمراہ آب
کرفس کو ہی کے کہ اسکا فائدہ عجیب نظر آئے گا منجملہ قوی ادویہ کے خاکستر بیضہ کے چھلکے بھی ہی یعنی وہ چھلکا جو بچہ برآمد ہونے کے بعد باقی رہ جاتا ہی
منجملہ اونھین قوی دواؤن کے جو زیادہ قوی ہی اور سب ادویہ مذکورہ بالا سے افضل ہی وہ عصفور ہی جس کا نام یونانی زبان مین اغولیدوس ہی
اور یہ کنجشک جملہ اقسام عصافیہ سے چھوٹی ہوتی ہی سواے عصفور ملکی کے اور اس چڑیا کے بدن کا رنگ درمیان خاکستری اور زرد اور
سبز کے ہی اور اوسکے دونون بازوون پر سنہری پر اور تمام بدن مین سپید سپید چتیان سی ہوتی ہین اکثر جاڑون کی فصل مین دکھائی
دیتا ہی اور شورہ زار زمین پر خواہ دیوارون پر اوترتا ہی اوڑتا بہت ہی کم ہی اور گرتا ہی اور اکثر ناچتا رہتا ہی اور ہر وقت اپنی دم اوٹھایا کرتا ہی
مترجم ان اوصاف سے تو میری نظر مین اوسی چڑیا کی صورت پھر رہی ہی جو دیوالی کے دنون مین فقط دکھائی پڑتی ہی اور
ہماری ٹھیٹھ زبان دیہاتی مین جسکو کنشر ریچا کہتے ہین مثن یہ چڑیا کچی بجنسہ کھلائی جاتی ہی اور کچا ہی اسکا کھلانا افضل ہی اور پختہ کرکے
اور بھون کر اور نمک سود کرکے خواہ قدید کی طرح بھی کھلائی جاتی ہی کبھی مسلم اسکو تنور مین مع بال و پر کے اسقدر جلاتے ہین

نانخواہ کسنٹہ بیخ کبر اثنا نبطی اور خاکستر خرگوش اور اسفنج کی پتھری اور بکری کا خون خشک کیا ہوا اور پسا ہوا اور ناکستر پوست بیضہ جو بچہ نکلنے کے بعد جدا ہوتا ہی اور حجر الیہود اور صمغ بوزاور وج ترکی سب اجزا ہموزن لیکر فطر اسالیون اور دوقو اور شکاعی اور صمغ اور تخم خطمی اور فلفل ہر واحد ایک جز اور نصف یعنی ڈیڑہ جز شہد لاکر معجون طیار کرین اور بحفاظت رکھ کر بمقدار شربت دو مثقال تک جایز ہو اور اس سے زیادہ بھی ہمراہ آب خیار خشک اور خسک تنہا بھی پتھری کو نافع ہی کہ پتھری کو مثل بلین ابیض یعنی سپید کیچڑ کے نکال دیتا ہی - ایضاً جو دوا کہ قوی ہی اور جامع ہی تخم خربوزہ اور آب گیہہ بنفشہ اور قلت یعنی کلتھی ہموزن اجزا لیکر آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلائین - ایضاً سنبل کبوتر اور مرغی کی بیٹ دو دو درہم سے کسی قدر سولی کے پانی کے ہمراہ پلائین خواہ شراب کے ساتھ خواہ پانی گرم کر کے اوسکے ہمراہ پلائین کہ یہ دوا جامع اور مجربات مذکورہ ہی منجملہ جامع الفوائد اور سیکہ یہ دوا بھی ہی کندش ایک درہم اور کبوتر کی بیٹ ایک درہم خشخاش یعنی کا نیر اور شعر ذوانی سب کو خوب کوٹ کر شراب کے ہمراہ پلائین - ایضاً سنگ یہود جو اسفنج مین ہوتا ہی اور اسقولوقندریون بسپایوشان تخم خطمی فطر اسالیون ہموزن اور بمقدار شربت بقدر حاجت آب کرفس خواہ ماء الاصول یا کرفس کا پانی یا اصول کا پانی اسکابرقہ - ایضاً دوا کے جامع بلسان کے پھل کا دانہ اور فو بیخ بری خشک شدہ اسفنج کا پتھر تخم خطمی بادروج اور بیخ سب ہموزن ایکر کوٹ کر چھان لین اور ہر روز ایک ملعقہ شراب آب ابنغہ کے ہمراہ استعمال کرین بچہ کی بمقدار چہار اوقیہ ہیں یہ دوا کہ پتھری کو شگاف کرتی ہی فیسوس ہموزن دو درہم موقندریون دو درہم فلفل چہار درہم بمقدار شربت بچہ بمقدار طبیب مناسب معلوم ہو ہمراہ سکنجبین عسلی کے - ایضاً سداب بری اور خبازی بیخ کبر اجزا ہموزن اس مین سے بقدر دو ملعقہ کے تناول کرین اس طرح سے کہ مقدار مذکور کو شراب مین جوش دے کر چھان کر پلادین - ایضاً بیخ بنطافیلیس ہمراہ عسلی سکنجبین کے یا ہمراہ ماء العسل کے - ایضاً تخم ترب اور کلتھی ہموزن اس مین سے بقدر بندق روغن بادام کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً دوا کہ مجرب ہی تخم خربوزہ تخم قرطم زعفران اور کلتھی اسی کو پے درپے پلائین - ایضاً حب محلب مقشر کو خوب کوٹ کر دو مثقال زعفران ایک مثقال زراوند نصف مثقال شہد مین آمیختہ کر کے بقدر چہار درہم کے استعمال کرین - ایضاً قردمانا اور زراوند ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ غار اور حرمل اور مقل کی گولیان بناکر ہر روز بوزن ایک درہم کے آب برگ ترب اور راسن خواہ آب زیتون کے ہمراہ تناول کرین یہ دوا فائق ہی درد مین سکون پیدا کرتی ہی اور پتھری کو گرادیتی ہی سمیوربیون یعنی کرفس دشتی کو (جسے کرفس قرس بھی کہتے ہین) لیکر بقدر ایک اوقیہ اور سعد مصری سنبل الطیب تخم خشخاش سپید دارچینی سلیخہ فلفل سپید تخم گندر پیروج ہر واحد ڈیڑہ اوقیہ حجر الیہود نصف اوقیہ وہ پتھر جو ماقادونیا سے آتا ہی وہ بھی نصف اوقیہ سب کو شہد سے ملا کر ایک درخمی ہمراہ پانی ملے ہوی شراب کے تناول کرین - دوسرا نسخہ اسفنج کا پتھر اور خسک کی جڑ تخم حب الیسر ہر واحد دو دو درہم تخم قثا بستانی تخم خربوزہ تخم خطمی دو درہم تخم رازیانہ انیسون جعدہ ہر واحد تین درہم - کبھی وہ پانی بھی پلائے جاتے ہین جنمین ادویہ حصویہ اور وہ ادویہ جو تفتیت حصاۃ کرتے جوش دیجاتی ہین جیسے وہ پانی جسمین کمافیطوس اور جعدہ اور فوتنج اور بسالیوس اور بیخ کوکمر وسکے اور اسقولوقندریون کا پھل اور خبازی کی جڑ اور برسیاوشان اور عصبی الراعی اور نیل کی جڑ اور بیخ غافث اور تخم خطمی اور صامر لوبا اور سوطیر اشنکطر اشیع وغیرہ کو جوش دین اور ادویہ مدرہ بھی اوسمین شریک کرین - اگر ایسے جوشاندہ کو ایام صحت مین استعمال کرین پتھری کے تولد کو منع کرتی ہین ایضاً منجملہ مطبوخ

جس سے سنگ گردہ کے مرض میں نفع ہوتا ہو اوسوقت کہ اوقات نوبت میں اسکا استعمال ہمیشہ کیا جاوے یہ مطبوخ ہو کہ برگ خبازی
مری کا جوش دیکر اوس میں روغن زرد اور شہد کو اضافہ کرین اور بہت سی مقدار اسکی پلائین یہ دوا پتھری کو پھسلا دیتی ہو
اور ادرار بول بھی کرتی ہو اور جو ادویہ پتھری کی آمد و شد کی ہین اون مین نرمی اور لینت پیدا کرتی ہو اور باسانی پتھری کو خارج
کر دیتی ہو - روفس حکیم کہتا ہو کہ بکثرت نہانا حمام سے کہ تیلیہ سے پتھری کو پارہ پارہ کرتا ہو مبادا روفس کی یہ ہو کہ مطلق آب گرم
نہیں قوت کبریتیہ ہو اوس سے نہانا تفتیت حصاۃ کرتا ہو - اور اسی طریقہ سے یہ بھی ماخوذ ہو کہ بعض قسم کے تیز پانی جن سے جلد میں
گرمی پیدا ہوتی جسوقت اون میں بعض قسم ادویہ خصوصیہ خواہ نباتیہ ادویہ جو انکی تیزی کی صیانت اور حفاظت کر کے جلد کے قریب کر دیگی
ملائے جائین اور کپڑا ڈبو کر مقام حصاۃ پر اوس پانی سے پہنچائین پتھری کو پانی کر دیتی ہین - ہم نے بعض ایسی چیزون کو تجربہ کیا کہ
پتھری کو ٹکڑے کر کے خارج کر جاوے یہ آمادہ ہونے کی تدبیر اور بعد ہو کہ باسانی دفع ہونے کا طریقہ اور بسہولت بھی کم برآمد ہونے کی تدبیر
بذریعہ دواسکے یہ ہو کہ ادہان اور روغنون کو جو مرخی ہین بطور مروخات کے استعمال کرین اسی طرح نطولات اور ضمادات اور
آبزن اور حمامات کا استعمال کیا جاوے اور آبزن اسقدر کہ ارخا اور ڈھیلا پن پیدا نکرے اور بافراط قوت کو سست نکر دے کہ قوت
دافعہ بھی ضعیف ہو جاوے اور بیشتر افراط مین ایسی تدبیر سے ایک مادہ بطرف عضو مادوف کے سیلان کر کے پہونچتا ہو - پس بعد
اس تدبیر معتدل کے وہ دوا جو پتھری کی اوکھیڑنے والی ہو استعمال کیجاوے تاکہ بسہولت اوکھڑ کر نکل جاوے - واجب ہو کہ مرخیات
کے ہمراہ مقویات کا بھی اضافہ کرین بنابر قانون معلوم کے خصوصًا جس دوا کی تقویت تخالف اثر غرض مطلوب یعنی تحلیل کے نہو
یہ روغن جیسے روغن سوسن اور روغن سنبل اور روغن حنا اور جرم ان ادویہ کے بھی ایسے ہی مفید ہین - روغن خیری بہت سے
فوائد کا جامع ہو بعد اسکے پھر باستواری میان جسم اور کمر اور پیڑو کی بندش کرین تاکہ مجاری اوپر سے کشادہ ہو جائین خواہ مالش
مالش کرین بعد از آن دواے تفتیت کا استعمال کرائین اور اگر یہ دوا پلا چکے ہون اوسوقت مدرات دینے چاہیین بعد
دواے مفتت کے کچھ خوف نہین ہو اگر املتاس ہمراہ روغن بادام کے پلایا جاوے خواہ کوئی اور عصارہ بالزوجت مدرات کے
عصارون سے جن مین لزوجت بھی اور ازلاق بھی ہو ہمراہ روغن بادام کے - منجملہ اون ادویہ کے جو بعد ارخا کے نافع ہوتی
خواہ جسوقت کہ ارخا سے مستغنا خود بخود یا بعد تدبیر کے او سوقت نافع ہون اور یہ مستغنا اسطرح معلوم ہوتی ہو کہ پتھری معلق
اور متحرک معلوم ہونے لگے بہرحال ایسی تکمید اسفنج وغیرہ کے ٹکڑے جو پانی اور ریت مین ڈبوئے گئے ہون خواہ بھوسی کے ذریعہ سے تکمید کرین
اور ضمادات سخنہ بھی مفید ہون گے اور مروخات روغنہاے گرم سے جیسے روغن سداب خواہ روغن زیتون اور جندبیدستر
اور حاجت ہو اس بات کی کہ سخونت ضمادات کی حفاظت کیجاوے - پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو خالی سینگی رکھنی چاہیین
پتھری کے نیچے اور جس جگہ درد ہوتا ہو تاکہ پتھری کو جذب کر لین پھر اس مقام سے اوتر کر اور نیچے سینگی کا استعمال ہو اور موضع اول
سے دوسرے مقام وضع محاجم کو الصاق ہو - اسی طرح بتدریج دونون گردون کے مقام سے اوترتی ہوئی دونون جانب
یعنی ناف کے گرد دونون جانب پیڑو کے سرون پر پہونچین جب مثانہ تک اوتر آئین درد ٹھہر جائیگا - اکثر ریاضت اور
حرکت اور چارپایہ جانورون کے سواری جو تیز رو ہون کافی ہو جاتی ہو اسی طرح زینہ سے اوترنا خصوصًا اگر پہلے سے مدرات کا
استعمال ہو چکا ہو - جسوقت مثانہ کے مجرا سے قضیب تک اوترنے مین اکثر درد پیدا ہوتا ہو اسوقت لازم ہو کہ وہی تدبیر کرین

تو اس مقام خاص کی تدبیر ہو اور آگے چل کر ہم بیان کرینگے ۔ درد کی تدبیر جسوقت کہ ہیجان اور شدت درد کے ہو خصوصاً کہ
مثانہ کا درد جسوقت پتھری بڑی ہو خواہ بسبب لوگون کے جو پتھری میں ہون اور عضو معلوم مین گرتی ہون خواہ کوئی ٹکڑا
پتھری کا ایسا جدا ہو گیا ہو کہ اوسمین سے ریگ وغیرہ پیدا ہو کر درد کی زیادتی ہوتی ہو خواہ اسکی خشونت سے پتھری کے بیچ اور
اندر خراش پیدا ہوا ہو اسوجہ سے درد زیادہ ہوتا ہو ۔ بہرحال ان جملہ اقسام کا درد کبھی تو حمام اور آبزن سے ان میں سکون
پیدا ہوتا ہے اور اگر بافراط ان دونون کا استعمال ہو بسبب ارخاے عضو کے درد دوبارہ پلٹ آتا ہے اور یہ درد شدید ہوتا ہے
جو ایک گھنٹہ کے بعد آبزن وغیرہ کے عارض ہوتا ہے ۔ نطولات وہی بابونہ اور اکلیل الملک اور خطمی کے نطولات خواہ نخالہ یعنی بھوسی
گندم کے نافع ہین ۔ اگر قبض ہو تو رائے صائب یہ ہے کہ شیافات و حقنہ کے ذریعہ سے اخراج ثفل کرین مگر مقدار حقنہ کی
زیادہ نہو ورنہ بوجہ انضغاط اور تنگی پیدا کرنے کے ایذا دہی کرے گا ۔ بلکہ شیافہ جیسے زیادہ پسند ہے تلیین طبیعت سے خفیف زیادہ
ہوتی ہے اور تسکین درد مین پیدا ہوتی ہے ۔ مسہل دینے کا اسوقت کوئی طریقہ نہین درست ہے اسلیے کہ الم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بسبب
اوترنے مواد کے اوپر کے اعضا سے ایذا بڑھ جاتی ہے حقنہ مین اگرچہ بیان اوپر کی چیزین اور ادویہ مرخیہ اور مدرہ ملائی جائین وہ
سکتے ہین کہ ایسے حقنہ سے فعل اسہال اور تلیین بھی پیدا ہوگی اور درد میں بھی آرام ہوگا اور پتھری کے نکالنے پر معین بھی ہوگا اگر
درد مین شدت ہو اور اوسی طریقہ سے جب علاج کرین تسکین بھی ہوگی ہو پھر جب ادویہ مفتتہ کا اوسکے بعد استعمال کرین تو بیچ
رجوع ہوتا ہو اوسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ جن ادویہ مین تحریک قوی ہے اون کے استعمال سے پرہیز کرین اور حقنہ ہائے لینہ کے
استعمال پر مشغول ہون اور سرد ضمادات قیروطی جو مرخی اور ملین اور مزلق ہو اوسے استعمال کرین ۔ بیشتر ایسے وقت قے کرانے سے
نفع ہوتا ہے اسلیے کہ قے کرنے سے وہ مواد پتھری سے مزاحمت کرتے تھے اور دبلتے تھے کم ہو جاتے ہیں اور بیشتر یہ قے مضر بھی ہوتی ہے اسلیے
کہ پتھری کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہے ۔ اگر درد ایسا ہو کہ کسی طرح نہ تھمتا ہو پس ضرور ہے کہ کوئی دوا مخدر کھلائی جاوے انفع یہ ہے
کہ فلونیا کا استعمال کرین ایضاً دواء اللقاح اور وہ تریاق جو ابھی پرانا نہوا ہو بلکہ ابھی کسی قدر تازگی اوس مین ہو اور قوت
اوسمین باقی ہو یہ تریاق وجوہ کثیرہ سے نافع ہوتا ہے ایک تو اسکی تریاقیت دوسرے اور تیسرے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے
تخدیر کے درد مین سکون پیدا کر دیتا ہے یہ وجوہ اسکے نفع کے ہین ۔ اکثر ایذا رسانی مین اوس ریح کو بھی اعانت ہوتی ہے جو گردہ مین پتھری کو
مزاحمت پہونچاتی ہے اور اسکی شناخت ریح گردہ کے علامات سے کیجاتی ہے یا وہ ریح معین درد پیدا ہوتی ہے جو امعا مین مزاحم پتھری کی ہوتی ہے
اور اوسکی شناخت علامات ریح امعا سے کیجاتی ہے اور ایسے وقت واجب ہے کہ کاسر ریاح ادویہ کا استعمال کرین جیسے سداب اور تخم سداب
اور تخم کرفس انیسون اور نانخواہ اور کرویا شونیز ان سب کو یا تو ماء العسل کے ساتھ پلائین یا انکا ضماد طیار کرین یا قیروطی انھین دواؤن سے
کسی روغن کی شرکت سے بنائین یا ان دواؤن کو حقنہ کے ذریعہ سے استعمال کرین ۔ اگر پتھری گردہ مین کسی ورم حار کے ہمراہ ہو پہلے
علاج ورم کا کیا جائے اور اس ورم کے علاج مین وہی تدبیرین کافی ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا جو از قسم نطولات و ضمادات اور قیروطیات
مبردہ کے ایسے ہین کہ اکثر ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور ان چیزون مین کسیقدر سرکہ بھی چھڑک دیا جاتا ہے تاکہ بخوبی نفوذ کرین اسی طرح
انھین کے عصارات کے حقنہ کہ روغن گل ملا کر لیا کیے جاتے ہین ۔ اگر فصد کی حاجت ہو کر لی جاے ۔ اگر ورم صلب سوداوی کے
سبب سے پتھری پیدا ہوئی ہو اوسکا علاج لعاب ہاے گرم سے کرنا چاہیے جیسے لعاب تخم کتان و حلبہ و خطمی تخم کنوچہ ان سب مین

کہ اونمین کوئی منفذ اور راہ نہین باقی رہتی ہی اور اسی سبب سے مثانہ اور بول بروقت پر ہونے مثانہ نیچے کی طرف
نہین پلٹنے پاتا ہی اور نہ بطرف دونون حالبون کے بعد ہوسکے باری تعالیٰ نے کہ بڑی قدرت اوسکی ہی مثانہ کے وسط اکی
گردن پیدا کی واسطے دفع کرنے مائیت کے طرف قضیب کے کہ جس گردن مین تھوڑی اینٹھن ناہمواری اور جھکاؤ بنا ہی
کہ اسی جھکاؤ کی جہت سے مائیت بول سے تمام و کمال مثانہ بیکدفعہ پاک ہوجاتا ہی نہ بتدریج - اور مردون مین کہ اونکے مثانہ مین
تین تعریجین ہین اور عورتون مین ایک ہی انعریج ہی اسلیے کہ اونکے مثانہ ارحام سے قریب ہین مشروع اس گردن کا گدا ہوا
ایک عضلہ سے جو مثل حلقہ کے گردا گرد گردن کے پھیر گیا ہی اور یہ حلقہ نچوڑنے والا رطوبت کا اسی فرش وضع سے گردا اوس گردن کا
پھرا ہی کہ خروج مائیت بول کو مثانہ سے جو بلا ارادہ ہو منع کرتا ہی اور جب ارادہ اخراج بول کا ہوتا ہی یہی عضلہ ڈھیلا ہوکر
رہ جاتا ہی اور پیشاب خارج ہوجاتا ہی اور بروقت ڈھیلا ہونے اس عضلہ کے عضلہ بطن بھی مسترخی ہوجاتا ہی چنانچہ ابتداء فن
اول تشریح مین اسکا بیان ہوچکا ہی - ہان جسوقت اس عضلہ کو کوئی آفت پہونچے یا عضلہ بطن کو اوسوقت خروج بول بے
ارادہ وجود ارادہ کے وقت ہوتی ہی - مثانہ کے دونون جانبون مین ایک پٹھہ بھی بمقدار معناسب پہونچا ہی اور چند رگین
ساکن اور متحرک بھی آئی ہین اور پٹھہ حس کے مثانہ مین زیادہ پیدا کیے گئے تاکہ حس مثانہ کے بروقت پر ہونے اور کچھنے سے آگاہ ہو
امراض مثانہ مثانہ مین امراض مزاجی مادہ سے او بلا مادہ اور اورام اور سدہ اور تمام اقسام امراض عارض ہوتے ہین - ازانجملہ پتھری کا
مرض بھی عارض ہوتا ہی کبھی امراض مقدار یعنی چھوٹے اور بڑے ہوجانے مثانہ سے عارض ہوتے ہین - امراض وضع اسطرح پر
لاحق ہوتے ہین کبھی مثانہ اونچا ہوجاتا ہی اور کبھی نیچے اوتر آتا ہی - امراض انحلال فرد مثانہ کے پھٹ جانے اور کھل جانے
اور کٹ جانے اور کشادہ ہونے سے عارض ہوتے ہین - کبھی امراض مثانہ دیگر اعضاے رئیسہ اور شریفہ کے بھی شریک
ہوتے ہین مثلاً دماغ کی شرکت کہ بعض امراض مثانہ کے ہمراہ دردسر بھی پیدا ہوتا ہی اور دوار بھی عارض ہوتا ہی اور بیشتر
تا بہ سرسام نوبت پہونچتی ہی اگر مثانہ مین امراض حارہ پیدا ہون - جگر کو بھی امراض مثانہ سے شرکت ہوتی ہی جیسے
برودت مثانہ سے اکثر استسقا پیدا ہوتا ہی - امراض مثانہ کی جاڑون مین کثرت ہوتی ہی - کبھی علاج مثانہ کا اوسی طرح
ہوتا ہی جسطرح امراض گردہ کا علاج ہوتا ہی اور گردہ سے زیادہ تر قوی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہی - امراض مثانہ کے
علاج مین مشروب اور پچکاری اور مروخات کا استعمال ہوتا ہی - اور ضماد دونون حالبون پر اور زیر ناف اور دونون
ورزین جو الگ الگ ہین اون پر لگایا جاتا ہی - اوجاع مثانہ کی کثرت شمالی ہواون اور ریاح اور شمالی بلاد اور فصول
بارد مین ہوتی ہی - جن چیزون سے مثانہ کو گرمی پہونچائی جاتی ہی وہ کل مدرات حارہ ہین جنسے مثانہ گرم ہوجاتا ہی
اور مروخات اور زرقات ادہان حارہ او صموغ حارہ سے جیسے روغن قسط اور ناردین اور روغن بان اور کما دات اور
ضماد اون دواؤن سے جو باب گردہ مین مذکور ہوچکین کرنا چاہیے - مبردات مثانہ یہ ہین شیرہ تخم خرفہ شیرہ تخم خیار
و تخم کدو و طباشیر بریان ہمراہ پانی کے پلانے سے بھی تبرید مثانہ ہوتی ہی - طلا صندل اور کافور او فوفل ہمراہ دوغ
ترش کے اسی طرح اور عصارہ اور لعابات اور ادہان باردہ جیسے روغن گل جو عمدہ ہو اور روغن تخم کدو و روغن
خشخاش و روغن کاہو ہمراہ کافور وغیرہ کے پچکاریون مین خاص کر یہ چیزین مستعمل ہوتی ہین جیسے شیر مادہ خر

سنگ مثانہ کا بیان اور علامتین اوسکی واجب ہی کہ پہلے اون امور کو تامل دیکھین جو ہم نے سنگ گردہ کے بیان مین لکھے ہین
اور پھر اون مضامین کو تامل لفکر کرین جو سنگ مثانہ کے بارہ مین ذکر ہوے اوسی جگہہ ہم نے سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کا فرق بیان
کر دیا ہی اور کیفیت اور مقدار دونون کی بیان کر دی ہی اب اس جگہہ ہم پھر کہتے ہین کہ بول سنگ مثانہ مین سفیدی مائل ورصاف
رسوب ہوتا ہی سرخ نہین ہوتا ہی بلکہ مائل بیاض اور رمادیت کی طرف ہوتا ہی۔ اکثر بول غلیظ ہوتا ہی کہ اوسکا ثقل ریتی ہوتا ہی۔
اکثر اوقات رقیق ہوتا ہی خصوصًا ابتداے مرض مین۔ درد پیدا اکثر نا سنگ مثانہ کا مثل سنگ گردہ کے شدید نہین ہی اسلیے کہ مثانہ
ایک وسیع مقام ہی ٹھہرا ہوا ہی۔ ہان جسوقت پتھری بول کو روکتی ہی اوسوقت درد کی شدت ہوتی ہی اور جسوقت پتھری مجری بول
مین واقع ہوتی ہی اوسوقت بھی درد کی شدت ہوتی ہی خشونت سنگ مثانہ مین زیادہ ہی اسلیے کہ وہ پتھری ایسی خالی جگہہ مین ہی
جسے ممکن ہی کہ اوسپر کوئی ایسی چیز چڑھ جائے جو پتھری کو کھر کھری کر دے اور یہ بھی وجہ ہی کہ یہ پتھری بہت بڑی ہی اسلیے کہ وسیع جگہہ
مین پیدا ہوئی ہی۔ کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ ایک ہی شخص کے مثانہ مین دو پتھریان یا دو سے زیادہ پڑ جاتی ہین پس آپسمین رگڑ رگڑ کے
زیادہ ریت گرتی ہی اور ہمراہ بول کے خارج ہوتی ہی۔ اور کبھی ہمراہ اس ریگ کے ثقل خالی بھی ہوتا ہی اس سبب سے کہ سطح مثانہ کی
سخت پتھری کی رگڑ سے چھلتی رہتی ہی۔ سنگ مثانہ کے مرض مین کھجلی اور درد قضیب اور قضیب کی جڑ اور پیڑو مین جو مشارک مثانہ کا ہی
ہمیشہ رہتا ہی۔ اکثر یہ مریض اپنے آلہ بول سے کھیلا کرتا ہی خصوصًا اگر لڑکا ہو۔ تندی ہر وقت بنی رہتی ہی بیشتر اس کیفیت کا انجام
یہان تک ہوتا ہی کہ مقعد باہر نکل آتی ہی۔ اور حبس بول خواہ عسر بول عارض ہوتا ہی یا ایسے جسقدر پیشاب نکلتا بہت قوت سے خارج
ہوتا ہی اسلیے کہ یہ پیشاب تنگی مین پھنسا ہوا اور اوسکے پیچھے ایک وزنی چیز دبائے ہوئے ہی۔ اکثر نوبت اسکی بھی پہونچتی ہی کہ بے ارادہ
پیشاب ہو جاتا ہی اور جسوقت پیشاب کرنے سے فراغت پاتا ہی پھر خواہش ہوتی ہی کہ فورًا پیشاب کرے اور اس خواہش کی متقاضی
وہ پتھری ہوتی ہی جسکی شان سے یہ بات ہی کہ ہمراہ بول مجتمع کے دفع ہو جائے۔ اکثر خون کا پیشاب بھی آجاتا ہی بسبب رگڑ جانے
مثانہ کی پتھری سے خصوصًا جبکہ پتھری سخت اور بڑی ہو اور اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہی۔ جب سنگ مثانہ کا مریض چت لیٹے
اور دونون کولے اپنے ڈھیلے کر دے اور جنبش کرے پتھری مجری سے نکل جاتی ہی۔ اور اسوقت اگر پیڑو کو دبائے اور پیشاب کی دھار
چھوٹے یہ دلیل قوی ہی پتھری کے موجود ہونے پر۔ اکثر سہولیت شناخت یا سہولت اخراج حصاۃ اس طریقہ سے بھی ہوتی ہی کہ
مریض دو زانو بیٹھے اور اپنے بعض اعضا کو بعض اعضا سے ملا دے اور بیشتر سہولت اخراج کا یہ بھی طریقہ ہی کہ اپنے مقام براز مین
اونگلی داخل کرے اور اسی صورت سے کھڑے ہو کر پتھری کو اپنی جگہہ سے ہٹا دے اور بھی بہت سے طریقہ باسانی پتھری کی شناخت
اور نکالنے کے ہین دبانے سے اور نچوڑنے سے اور سوتنے سے چت لیٹنے سے اور طرز خاص پر بیٹھنے سے کہ تجربہ کرنے سے ہر ایک
مریض کے واسطے اوسکی پتھری نکالنے مین بکار آمد ہوتے ہین۔ جسوقت یہ تدبیرین نفع نکرین اوسوقت قاثاطیر یعنی بڑی سلائی
سوراخ دار کا استعمال کرین۔ پھر اگر اندرون بائنرہ کے کوئی ایسی چیز ہو جو سرے پر قاثاطیر کے لگتی ہو اور اوسکو باہر کی طرف
ہٹاتی ہو اور پیشاب کی دھار چھوٹتی ہو اس بات کو دلالت قوی ہوگی پتھری کے موجود ہونے پر۔ اسی طرح اگر بدشواری یہ
سلائی اندر جاتی ہو تب بھی پتھری کے وجود پر یقین کرنا چاہیے۔ مناسب ایسے وقت یہ ہی کہ سلائی ڈالنے مین بہت سختی
اور درشتی نکرین بیشتر قاثاطیر کے داخل کرنے سے اوس مادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہی جس سے پتھری کی پیدایش ہوتی ہی چھوٹی

پتھری پیشاب کو زیادہ بند کرتی ہی بہ نسبت بڑی پتھری کے اسلیے کہ چھوٹی پتھری مجری بول مین پوری بیٹھ جاتی ہی اور بڑی پتھری
مجری بول سے جلدی الگ ہٹ جاتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ مثانہ کی پتھری بلاد شمالی مین اور خصوصًا صبیان کے مثانون مین
زیادہ پیدا ہوتی ہی **علاج** مثانہ کی پتھری کا علاج قوی دواؤن کا محتاج ہی اسلیے کہ مثانہ کا مزاج زیادہ بارد ہی اور مثانہ کی پتھری
بہت دور جگہہ پر ہوتی ہی اور اسلیے کہ مجاری مثانہ کے زیادہ جگہہ دینے والے ہین پتھری کے کہ ان مجاری مین انعقاد اور بستگی کی
کیفیت بشدت ہی - ادویہ جو سنگ مثانہ کے لیے لایق ہین وہی ہین جو قوی ادویہ سنگ گردہ مین لکھی گئین - سنجرنیا اور شرودلیکو ر
بھی انکو مفید ہی اگر پتھری چھوٹی یا نرم ہو - اسی طرح اثاسانیا اسقولوقندریون ایک اوقیہ محلب مقشر نصف اوقیہ شراب کے ہمراہ نافع ہی -
کلتھی کو فتہ پندرہ درہم پرسیاوشان سات درہم اسقولوقندریون تین درہم گوکھرو دس درہم دوقوفطراسالیون ہر ایک چار درہم
انجیر سپید سات دانہ چار رطل پانی مین جوش دین یہان تک کہ ایک رطل باقی رہجاے اور حمام سے نکلنے کے بعد نصف رطل اس جوشاندہ کے
پلائین جو اقسام آبزنون کے اس مرض مین استعمال کیے جاتے ہین لازم ہی کہ بہت قوی ہون اور اون مین ہمراہ ادویہ معلومہ مذکورہ کے
ان دواؤن کا بھی ہونا مناسب ہی برگ فنجنگشت پرسیاوشان سانج شواصر الکسرخ اور کوئی ایسی چیز جسمین تھوڑا سا قبض ہو تاکہ
ارخاء بافراط نہ پیدا ہو - مروخات مین انکے بروزہ زفت اشق فربیون اور سب سے افضل ضماد مقل کمی کا - روغنون مین سب سے بہتر
روغن عقرب ہی ضماد بھی کیا جاے اور قطور بھی اسی کا ہو اور پچکاری بھی اسی کی ہو اس مین کوئی چیز مقوی بھی ملائی جاے - ضماد کی
دوائین ان لوگون کے واسطے اسقولوقندریون کی جڑ سنبل کی جڑ جعدہ سانج خطمی پرسیاوشان ان دواؤن مین مثل برگ عصی الراعی کے
بھی شامل کرنا چاہیے - وہ کنجشک جسکا بیان سنگ گردہ مین ہوچکا ہی معہ اون چیزون کے جو اوسکے ہمراہ اور اقسام عصافیر
اوسی رنگ اور قد کے لکھی گئی یہان بھی نافع ہین - سنگ مثانہ کے خاص معالجات مین سے یہ بھی ہی کہ پتھری کی دواؤن کو پچکاری
مین بھر کر استعمال کرین اس سے بہت نفع ہوتا ہی - اگر عسر بول یا حبس بول بوجہ پتھری کے عارض ہو اور چاک کرنا کسی حائل کی وجہ
یا مریض کے جین کی وجہ سے نہوسکے اوسوقت بعض آدمی یہ حیلہ کرتے ہین کہ درمیان کیسہ اور خصیہ کے چھوٹا سا شگاف دیتے ہین
اور اوس سوراخ مین ایک نی لگاتے ہین تاکہ پیشاب نکل آئے اور بوجہ حبس بول کے موت نہ واقع ہو اور اگر کوئی جھلی نکل آے اوسے
درست کرکے اندر کردین - جسوقت دوا کارگر نہو اور چاک کرنے کا ارادہ مصمم ہوجائے واجب ہی کہ اسکے واسطے ایسا دست کار
تجویز کرین جو تشریح مثانہ کو خوب جانتا ہو اور اوس مقام کو بھی پہچانتا ہو جس جگہہ گردن مثانہ سے اوعیہ منی متصل ہوتے ہین اور
موضع شریان اور موضع لحمی کو بھی جانتا ہو تاکہ جن جن چیزون کو چاک کرتے وقت بچانا چاہیے خیال رکھے پس آفت قطع نسل کی
پیدا نہو جائے اور نہ شریان کے کٹنے سے ایسا خون جاری ہو کہ بند نہوسکے اور موضع لحمی کے کٹ جانے سے ناسور نہ پیدا ہو
کہ بھر نہ سکے - واجب ہی کہ چاک کرنے سے پہلے معا اور مثانہ کی مقل سے تکمید کرین اور باوجود ان احتیاطون کے پھر بھی چاک
کرنے مین خطرہ عظیم ہی مین تو کبھی اسکی اجازت نہین دے سکتا تدبیر چاک کرکے پتھری نکالنے کی جس طریقہ کو مین تجویز
کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ایک کرسی بچھائی جاے اور مریض کو اوس پر باندھ کر بٹھائین اور ایک خادم اوسکے پاس حاضر ہوکر اپنے ہاتھ اوسکے
زانو کے نیچے ڈالکر اوسکو گرفت کرے بعد اوسکی تدبیر چاک کرنے کی کیجاے - پہلے واجب ہی کہ پتھری کو ٹٹول کر اوسکی خاص جگہہ
دریافت کرلیا جاے بعد ازآن اوسی مقام پر چاک کرین جس جگہہ پتھری کا پتا لگے اور یہ بات اسطرح پر معلوم ہوتی ہی کہ ہیچ کی

اونگلی مردون کی اور دوشیزہ عورتون کی مقعد مین ڈال کر دیکھین اور جن عورتون کی بکارت زائل ہو چکی ہی اون کے فم رحم
مین اونگلی ڈال کر دیکھین اس سے مقام پتھری کا معلوم ہو جائیگا اور دوسرے ہاتھ سے پتھری کے اوپر سے سونتنا شروع کرین
مراق سے لیکر ناف تک تا اینکہ پتھری مثانہ کے منفذ تک اوتر آئے اور خوب کوشش کرنی چاہیے اسبارہ مین کہ پتھری اوس درز سے
جو تشریح مثانہ مین بیان ہو چکی ہی بقدر ایک جو کے ہٹ جائے اور خبردار رہنا چاہیے ایسا نہو کہ یہ درز چاک ہو جائے کہ نہایت مہلک ہی
اور درز درحقیقت فم مثانہ سے ملی ہوئی ہی واجب ہی کہ پتھری کے ہٹانے مین کوتاہی نہونے پائے ورنہ بہت دور تک چاک کرنا پڑیگا
کہ پھر یہ زخم مندمل نہوگا جب پتھری ہٹ جائے اور چاک شدہ مقام اتنا گہرا نہو کہ پتھری تک پہونچ گیا ہو اب اور زیادہ کھولدینا چاہیے
بشرطیکہ زیادہ چاک کرنے سے الم شدید اور گردن مثانہ کی ہیچیدگی اور سقوط قوت اور بطلان حرکت اور کلام اور چھپان آنکھون پر
پڑجانے کی نوبت نہ آئے - اگر یہ آثار پیدا ہون اور زیادہ چاک کیا جائیگا تو فوراً مرجائے گا - چاک کرنے کے بعد بشرطیکہ مذکورہ
پھر ایک چاک تھوڑا اسا بہ نہج توریب کرنا چاہیے - اسمین بھی احتیاط اسکی رہے کہ منفذ تک نہ پہونچنے پائے اور کوشش بلیغ اس
امر مین رہے کہ مثانہ کی گردن چاک نہو جائے اسلیے کہ اگر مثانہ کی گردن چاک ہو گئی یا جرم مثانہ تک چاک پہونچا کبھی التیام نہ پائیگا
پس جہان تک ممکن ہو چھوٹا چاک دینا چاہیے - اگر پتھری چھوٹی ہی بیشتر اوقات سونتنے اور دبانے سے نکل جاتی ہی اور بڑی پتھری
بڑے شگاف کی محتاج ہوتی ہی اور اکثر بڑی پتھری محتاج اتنے بڑے زخم کی ہوتی ہی جو اوسکو کھیسلے - اور اکثر پتھری اتنی بڑی ہوتی ہی
کہ بقدر اوسکے حجم کے چاک کرنا ممکن نہین ہوتا ہی ایسے وقت واجب ہوتا ہی کہ اوسکو سنسی سے پکڑلین اور تھوڑی تھوڑی توڑ کر
نکالین اور ٹکڑا اوسکا مثانہ مین نہ رہنے دین ورنہ پھر بڑا ہو جائیگا - کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہی کہ پتھری مثانہ کی گردن تک
پہونچ جاتی ہی یا متصل قضیب کے اوتر آتی ہی اسوقت واجب ہی کہ پیڑو پر ہاتھ پھیرتے رہین اور دباتے رہین اور ایک آلہ
سعین بھی پاس رہے تا اینکہ جب پتھری کسی مقام پر پہونچکر ٹھہر جائے تو اوسکے نیچے سے چاک کرکے نکال لین - بیشتر ایسے صائب
یہ ہوتی ہی کہ جہان تک پتھری پہونچ گئی ہو اوسکے پیچھے یعنی اوپر کیطرف ایک دوڑے سے باندھ دین تاکہ اوپر کو چڑھ نجائے - اگر پتھری
قریب راس قضیب کے پہونچ گئی اوسوقت واجب ہی کہ اوسکے نکالنے مین درشتی نکرین ورنہ ایسا زخم پڑجاتا ہی جو مندمل نہین ہوتا
بلکہ واجب ہی کہ اوسے برابر کردین کہ اوبھری نرہے اور اوپر کے مقام کو ڈورے سے باندھ دین اور راس قضیب کے نیچے چاک کرین
کہ پتھری نکل آئے - جب پتھری کے نکالنے مین یہ سب تدبیرین اور احتیاطین جو اوپر بیان ہوئین کر چکین اور پتھری نکل آئے اکثر پیشتر
بزور دبانے سے اور چاک کرنے کے درد کیوجہ سے ایک ورم پیدا ہوتا ہی یہی بات نہایت خوفناک ہی منجملہ اون تدبیرون کے
جو اس خوف سے نجات دینے والی ہین یہ ہی کہ پہلے مریض کو حقنہ دین تاکہ ثقل براز وغیرہ دفع ہو جائے پھر ادویہ ملینہ پلاتے رہین اور
کھانا بہت تھوڑا کھلائین اور اگر احتیاطی فصد لینی مناسب ہو کھول دینی چاہیے اور اگر علامات ورم کے ظاہر ہون اور درد
زیادہ ہو کہ احتیاط کثیر کیجائے مریض کو آبزن مین بٹھائین خواہ ایک طشت ایسا پانی بھر کر بٹھائین جسمین ملینات کو جوش دیا ہو
جیسے ملوخیا تخم کتان خطمی سبوس گندم اور اس پانی مین بہت سا تیل ملا کر خوب ہلا دیا ہو اور یہ پانی نیم گرم ہونا چاہیے - جب
مریض کو آبزن سے نکالین اطراف شکم وغیرہ کے جہان جہان دبایا ہو تمریخ روغن ہائے ملینہ سے کرین جیسے روغن بابونہ اور
شبت - اور مقام جراحت پر جہان چاک کیا ہی روغن زرد نیم گرم ٹپکائین اور اوسکے اوپر روئی کا پھایا روغن گل یا ور

تھوڑے سے سرکہ میں تر کیا ہوا رکھیں اور اوسکے بعد انہیں مرہمونکو استعمال کرین۔ اگر ورم بڑھ جاے ہر وقت مریض کو ایسے آبزن مین بٹھانا چاہیے جسمین جو شاندہ حلبہ اور تخم کتان داخل ہو۔ پھر اگر درد زیادہ ہو دوسرے اور تیسرے دن تیل اور آب گرم مین بٹھانا چاہیے جس شخص کو چاک کرنے سے درد زیادہ نہو یہ تھوڑا سا درد تیسرے دن خود بخود جاتا رہیگا۔ واجب ہی کہ ہمیشہ تسخین مثانہ کی روغن سداب سے کیجاے اسلیے کہ مثانہ جب گرم رہیگا نہایت اچھی صورت پر ہوگا اور پیشاب بھی کمتر آے گا۔ پیشاب زیادہ اذیت دیتا ہی ایسے لوگون کو جنکی پتھری چاک کرکے نکالی گئی ہی۔ اسی طرح واجب ہی کہ پانی تھوڑا تھوڑا انکو پلایا جاے۔ اور جسوقت پیشاب کرنے لگین واجب ہی کہ خادم یعنی تیماردار مقام زباط یعنی جہان پٹی وغیرہ بندھی ہی اوسکو بحفاظت تھام لیا کرے اور ہاتھ سے اپنے سنبھالے رہے اور زور سے دبائے رہے تاکہ پیشاب مقام زخم پر نہ پہونچنے پائے۔ پھر خون کے نکل جانے کی دو صورتون مین سے ایک صورت ضرور واقع ہوگی یا اینکہ خون جسقدر مناسب ہی اوتنا نہ برآمد ہوا ور کسیقدر باقی رہ جاے اور اوسمین خوف ورم اور فساد عضو کا ہوتا ہی خصوصًا اگر رنگ عضو کا سرخی سے بطرف سیاہی کے مائل ہو جاے۔ یا اینکہ خون مقدار مناسب سے زیادہ نکلے اور خوف نزف الدم کا ہو۔ پہلی صورت مین جب کہ خون مقدار مناسب سے کم برآمد ہوا ہی وہی علاج اور تدبیر کرنی چاہیے جو مناسب علامات مذکورہ سابق کے ہو کہ فورًا پچھنے لگائین تاکہ باقیماندہ خون نکل جاے اور اگر حاجت ہو اوسپر ضماد سرکہ اور نمک کا پارچہ کتان پر لگاکر رکھین کہ فساد عضو کو مانع ہو۔ اور دوسری صورت مین کہ خوف نزف الدم کا ہی تدبیر صائب یہ ہی کہ مریض کو آبہاے قابضہ مین بٹھلائین اور مقام آمد خون پر کندر اور سرخ پھٹکری پسی ہوی چھڑکین اور اوس پر روئی رکھکر پھر اوسکے اوپر بڑا سا پھاہا روئی کا رکھین جو سرکہ اور پانی مین بھیگا ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ کوئی بڑی رگ خواہ شریان کٹ گئی ہی اوسکے علاج مین تدبیر بششکی بھی کرنی چاہیے۔ اگر باینہمہ اہتمام اور تدابیر کے کسی طرح خون بند ہی نہوا ور اوسکے روانی نہ رکی مریض کو آبزن اور تیز سرکہ مین بٹھا دین۔ اور بیشتر بقاعدہ جذب الی الخلاف کے حاجت اسکی ہوتی ہی کہ مریض کی فصد کھولی جاے۔ اور اکثر حاجت یہ بھی ہوتی ہی کہ پیڑو پر اور دونون ران پر مخدرات کو رکھین مثر جم کا تجربہ کہ ہری دوب کو پیس کر ٹکیہ اوسکی نزف الدم شدید پر رکھنے سے کیسا ہی قوی نزف الدم ہو رک جاتا ہی اگرچہ شریان بھی کٹ گئی ہو۔ منجملہ اون امور ایذادہندہ کے جو کہ چاک کرنے سے اور بعد چاک کرنے کے زیادہ خون برآمد ہونے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ایک امر ہی کہ ایک ٹکڑا خون کا بہ کر مثانہ تک پہونچتا ہی اور مثانہ کے منھہ پر جم جاتا ہی لہذا عسر بول پیدا ہوتا ہی ایسے وقت ضرور ہی او نگلی چاک شدہ داخل کرکے اوس خون کے ٹکڑے کا ہٹا دینا خواہ نکال لینا ضرور ہوتا ہی تاکہ مثانہ کا منھہ اور گردن مثانہ کی پاک اور صاف ہو جاے یا معالجہ موضع مذکور کا سرکہ اور پانی سے کرین تاکہ وہ ٹکڑا خون کا جو بستہ ہو کر اڑ گیا ہی پگھل کر بہ جاے اور نکل جاے۔ منجملہ اون امور کے جو چاک کرکے پتھری نکالنے سے عارض ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ انقطاع نسل ہو جاتی ہی۔ وہ علامات ردی جنکے عارض ہونے سے بعد چاک کرنے طبیب کو یقین ہلاک مریض پر ہو جاتا ہی وہ یہ ہین کہ درد زیر ناف بشدت ہوا اور بر داطراف پیدا ہو جاے اور حمی حادہ عارض ہو لرزہ اجاے قوت ساقط ہو جاے پھر جسوقت شدت درد کی بڑھ جاے یعنی خاص عضو چاک شدہ کا درد شدید ہو اور ہچکی آنے لگے اور شکم مین حرکت ناملائم پیدا ہو اب زمانہ موت کا قریب آپہونچا علامات جیدہ یہ ہین کہ عقل صحیح ہو جاے اور اشتہا بھی اچھی پیدا ہو اور رنگ اور سحنہ بھی درست ہو جاے

ورم گرم مثانہ کا بیان کبھی کبھی گو کہ یہ امر اکثر یہ نہین ہوتا ہم ورم گرم مثانہ مین مادہ دموی صفراوی سے عارض ہوتا ہے
خواہ مادہ مرکبہ سے یہ ورم گرم پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض ردی اور مہلک ہے اکثر یہ ورم گرم اور بالخصوص لڑکون کو بسبب
پتھری کے خواہ پتھری کی ایذا رسانی اور زخم پہونچانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے علامات مثانہ کے ورم گرم پر تپ و پیشاب
بند ہوجانا یا بدشواری اوترنا یا تقطیر بول یا بند ہوجانا پیشاب کا بروقت لیٹنے کے اور بدون سیدھے کھڑے ہونے کے پیشاب کا
نہونا اور اکثر پاخانہ بھی بند ہوجاتا ہے اور پیڑو اور تہیگاہ پر انتفاخ جسکے ہمراہ ضربان اور کسیقدر وجع ناخس بھی ہوتا ہے اور شدت
سرخی اوسکی خارج سے بھی نمایان ہوتی ہے۔ استدلال اس ورم پر اسطرح بھی ہوتا ہے کہ مریض اپنی راحت اور ارام کو کماد
اور سینک سے پاتا ہے منجملہ اون اعراض کے جو اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین یہ ہے کہ پیاس زیادہ لگتی ہے اور قے صفراوی
خالص ہوتی ہے اور ربو یعنی دمہ اور برد اطراف اسقدر کہ کبھی گرم نہین ہوتے اور ہذیان اور زبان کی سیاہی اور ہر ایک
تپ ہونے سے ضربان خصوصًا جسوقت اخلاط بدن کے گرم ہون ۔ سن مریض اور اسباب سابقہ اور حاضرہ سے بھی اس
ورم پر استدلال کیا جاتا ہے جیسا کہ معلوم ہوچکا ۔ نہایت ردی اس ورم کی وہ قسم ہے جسکے ہمراہ حمائے حادہ برابر رہے
اور احتباس بول و غائط کا زیادہ ہو درد کی شدت ثقل مین نضج ہو اور یہ ورم قتال ہے۔ اکثر اسکا مہلک ہونا اوسوقت ہوتا ہے
جب دبیلہ ہوجائے لیکن جسوقت بول مین ثقل راسب سپید رنگ چکنا پیدا ہوجائے اوسوقت امید نجات کی ہوتی ہے دبیلہ کے
علامات یہ ہین کہ اوسکے ہمراہ مختلف تشعریرے اور مختلف حمیات ظاہر ہوتے ہین اوسی طرح کے جیسے دبیلہ گردہ مین بیان
کیے ہین ۔ دبیلہ کے نضج پر مقام ورم کے نرمی اعراض کا سکون بول کا نضج اور رسوب دلیل ہوتا ہے اور دبیلہ کے ٹوٹ
جانے پر پیشاب مین صفائح کا آنا دلیل ہوتا ہے ۔ پھر اگر علامات نضج کے ظاہر نہون اور نہ ورم شگافتہ ہو ایک ہی ہفتہ مین
قتل کرتا ہے ۔ اکثر مثانہ کے جراحات مثانہ کی گردن کی طرف بٹے ہوئے ہوتے ہین اور اطراف مین بھی مثانہ کے جراحات پیدا
ہوتے ہین ۔ کبھی ان جراحات کا منھ باطن مثانہ کیطرف کھلتا ہے اور کبھی اور طرف بھی کھلتا ہے معالجات پہلے بائین باسلیق کی فصد
بسبب قوت یعنی چاہیے اسلیے کہ یہ اول علاج اورام مثانہ کا ہے اور بہت جلدی کرنی چاہیے اگر حرارت شدید ہو ۔ پھر ضمادات رادعہ کا
استعمال تھوڑی مدت تک کرین اور روادع مین افراط نہونے پاے اور نہ زمانہ دراز تک استعمال روادع کا ہو اسلیے کہ یہ مضر ہے اور ورم کو
بہت جلد سخت کردیتا ہے بلکہ اگر ابتدا مرخیات سے کیجاے اور کوئی مانع زیادتی احساس درد وغیرہ کا نہو یہ بہتر ہوگا اسلیے کہ بعضے متورم
بعضی اسی سبب سے مریض کو کمادات سے راحت پہونچتی ہے جب اسفنج یا صوف کو ایسے پانیون مین ڈبوئین جنمین محللات ملینہ کو جوش
دیا ہو خواہ مثانہ کو پھونک کر اوسمین گرم پانی خواہ ادہان ملینہ ملطفہ بھر کر تکمید کرین ۔ اور ان سب باتون کا بیان ہم علاج گردہ مین
کرچکے ہین باینہمہ پھر بھی تلطف بحال مریض کرنا چاہیے اسطرح پر کہ اگر مریض برداشت کرسکے قاثاطیر مین پہلے لعاب اسبغول شیر
مادہ خر مین نکال کر پچکاری لگائین یا آب جو شیر مادہ خر مین کہ یہ نہایت اسلم ہے اور بعد اسکے شیر مادہ خر اور چربیون کی پچکاری
اوسکے بعد املتاس عورتون کے دودھ مین گھول کر بنا بر اوسی تدبیر کے جو معلوم ہے بحسب اوقات اورام کے ۔ اکثر حقنہ بھی
علی حسب مراتب نافع ہوتے ہین ضمادہاے جیدہ سے بعد اول زمانہ ابتدا اسکے خطمی سپید مقشر ہمراہ روغن بنفشہ اور بابونہ
وغیرہ کے ہے بیضا اوبلا ہوا شلغم اور اوبلا ہوا حلبہ اور سولی ضماد آ اور کماد آ دونون طرح مستعمل ہے ۔ پھر جب ایک ہفتہ گذر جاے

اور منتہی قریب پہونچے اوسوقت آرد باقلا اور بابونہ ہمراہ شراب مثلث کے اور جو مین زمانہ انحطاط کا آئے فصد صافن کردینی چاہیے
اور بکشادہ پیشانی استعمال محللات کا ضماد اور مراہم سے جو باب گردہ مین بیان ہوچکے کرنا چاہیے — کبھی احتیاج ضماد مین زوفا اور
جند بیدستر اور موم کی ہوتی ہی خصوصًا بعد استعمال مخدرات کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ہمیشہ بٹھلانا انکا آبزن مین زیادہ نافع ہی
یہانتک کہ اگر پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اصوب یہی ہی کہ ادسی آبزن مین پیشاب کرین بہت بہتر پانی جنسے انکا ابزن کیاجاے وہی ہی
جسمین ارخا ہوا اور اوسکو ہم مکرر بیان کرچکے ہین — کبھی اس پانی مین دارشیشعان قردمانا شبت سعد اذخر حماما حلبہ تخم کتان پڑتا ہی
کہ اس سے درد مین تسکین ہوتی ہی اور ورم مین تخفیف ہوتی ہی یہ پانی جسمین قوت ارخا ہی اور مکرر اونکی شناخت ہوچکی ہی وہی پانی ہی
جسمین تخم کتان اور حلبہ جوش دیا جاے ایضًا وہ پانی جسمین شلغم اور گوکھرو اور کرنب جوش دیا ہو — دبیلہ مثانہ کا علاج قریب دبیلہ گردہ کے ہی
بلکہ قوی دواؤن کی اسمین حاجت زیادہ ہی — اطبا نے مدح کی ہی اس دوا کی خشخاش ابیض دو درہم طبیخ سنبل اور اذخر مین ملائین خصوصًا
اگر عسر بول اور درد ہو جسوقت درد کی ایسی شدت ہو کہ موت کا خوف ہو بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہوگا۔ طلاء استعمال
کیے جائین یا حمولات کے ذریعہ سے — طلا کی یہ ترکیب ہی کہ بیخ ابیروج اور خشخاش زبیب مین پیس کر اور چوتھائی درہم افیون
داخل کرکے روغن بنفشہ مین گھول کر تھوڑی سی زعفران شریک کرکے ایک کپڑا اسمین بھگودین اور مقام براز کے اندر بطور حمول کے
استعمال کرین اسکے لگانے سے اکثر اتنی راحت ملتی ہی بیٹھے بیٹھے سوجاتا ہی — قاناطیر مین ان دواؤن کا استعمال وصولات چاہیے
جب کہ مریض متحمل ہوسکے — افیون کا باہر سے طلا کرنا اسمین تخدیر زیادہ ہوتی ہی — پلانے کی دوائین اور سب علاج مثل علاج سرسام
و برسام کے ہی **ورم صلب مثانہ کا بیان** کبھی مثانہ مین ورم اونھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جن اسباب سے گردہ مین پیدا
ہوتا ہی — اکثر یہ ورم صلب بعد ورم گرم کے پیدا ہوتا ہی اور ضربہ اور سقطہ کے بعد اور اکثر چاک کرنے کے پیچھے **علامات**
پیشاب پاے خانہ دونون بدشواری ہوتے ہین اور وہ اعراض بھی اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہین جو صلابت گردہ مین بیان ہوے
جیسے جیسے براز ساقین مین خدرا اور اضطراب اور ضعف استسقا کے قریب تک نوبت پہونچتی اگرچہ بہ نسبت صلابت گردہ
یہ علامت اس ورم مین کم ہوتی ہی — گردہ اور مثانہ کی صلابت مین تمیز اوس مقام سے کیجاتی ہی جہان گرانی محسوس ہو
اور اوس عرض سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہی کہ پہلے کہان عارض ہوا گردہ مین یا مثانہ مین علاج بعینہ جو علاج صلابت گردہ کا بیان
ہوا وہی اس ورم صلب کا بھی علاج ہی کہ تمریخ روغن ہاے گرم سے اور تکمید ایسے ہی روغن ہاے گرم سے اور جوشاندہ جسمین
بزور مدرہ اور شہد اور املتاس داخل ہو اونکا پلانا اور آبزن کا اسی طریقہ سے استعمال کرنا اور اوسی تدریج سے رفتہ رفتہ
قوت ادویہ کی بڑھانے جو صلابت گردہ کے باب مین مذکور ہوچکی — خاص علاج ورم مثانہ کا یہ ہی کہ ان ادہان اور صموغ کو
بذریعہ قاناطیر کے استعمال کرین اور قاناطیر سے اس جگہہ وہ آلہ مراد ہی جو پیشاب کی پچکاری ہی اگر اوسکا استعمال ممکن ہو
قروح مثانہ کا بیان یہ قروح بھی اونھین اسباب سے پیدا ہوتے ہین جنکو ہم نے قروح گردہ کے باب مین شمار کیا ہی —
مثانہ کے قروح اکثر پتھری کی خراش اور ریگ سے پیدا ہوتے ہین یا کسی خلط سے جو تیز ہو اور کبھی بعد شگافتہ ہونے ورم کے خواہ
ایسے بثور کہ جنمین قرحہ پڑجاے — جس شخص کو بول حاد ہمیشہ آتا رہے ایسے پیشاب کے بعد جراحت اور قروح ضرور پڑجاتے
ہین — مثانہ کے قروح بہ نسبت گردہ کے زیادہ سخت ہین اسلیے کہ یہ قروح ایک عضو عصبی کے ہین جس شخص کا مثانہ پھٹ جاے

اکثر تو یہی ہی کہ فوراً مر جاتا ہی اور اگر مثانہ کے کوئی جانب پھٹ جائے اوسکا پھر ملجانا دشوار ہی ہان اگر یہ شگاف غضروفی مثانہ مین ہو تو
اوسکا التیام البتہ ممکن ہی علامات ہم نے باب قروح گردہ مین اوس فرق کو بیان کیا ہی جو گردہ اور مثانہ کے قروحون مین ہوتا ہی اور
یہ بھی ذکر کیا ہی کہ قروح مثانہ کے پیشاب مین دشواری پیدا ہوتی ہی اور بند ہو جاتا ہی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قروح مثانہ کا درد
پیڑو کے مقام پر اور ہنسگاہ مین ہوتا ہی اور پیشاب کے ہمراہ چھلکے قروح مثانہ مین نکلتے ہین یا تو بڑے بڑے اور گندہ اگر قرحہ مثانہ مین ہو
یا پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے اگر قروح مجاری بول مین ہین اور بہت سے امور ایسے بیان کر دیے ہین جنکی شناخت اوسی مقام سے
کرنی چاہیے اور چند علامات باقی بھی ہین اونکو ہم اوسی طرز پر بیان کرتے ہین جسطرح باب گردہ مین بیان کیا مشترک علامت قروح
گردہ اور مثانہ کے یہ ہی کہ پیشاب خونی آئے یا مدہ مگر تھوڑا تھوڑا نہ کہ دفعۃً پھر یہ دونون قروح ایک دوسرے سے اپنی اپنی خاص علامتون سے
الگ ہوتے ہین وہ علامتین جو گھل جانے اور پھٹ جانے اور سڑ جانے کی ہین ہم نے سب اوسی جگہ بیان کر دی ہین معالجات
کھانے کی جتنی چیزین تیز اور نمکین اور ترش ہین اور جتنی چیزین زیادہ میٹھی ہین جنسے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہی سب سے پرہیز کرنا چاہیے
اور ایسی غذا مین جنکا کیموس شیرین اور خوشگوار بخوبی بنے اور وہ غذا ئین جنسے تغریہ پیدا ہوا و نہین کھانا چاہیے - ریاضت ہر قسم کی
ان لوگون کو مضر ہی اسلیے کہ التہاب پیدا کرتی ہی اور مواد کو نیچے اوتار لاتی ہی پھر اگر ریاضت سے یہ ضرر پیدا نہو اوسوقت نافع
ہوگی اسلیے کہ عضو کو قوی کرتی ہی پس لازم ہی کہ تھوڑی تھوڑی ریاضت کرا کے تجربہ کرین اور اون قوانین کو خیال مین لائین
جو باب قروح گردہ مین بیان ہوئے ہین اور اکثر کو اونمین سے ہم یہان پر بھی نقل کرتے ہین - اسی طرح اون قواعد کو بھی دیکھنا چاہیے
جو دودھ کے اقسام پلانے کے بارہ مین ہم نے لکھے ہین کہ وہ سب اقسام دودھ کے بشرطیکہ مذکورہ بالا قروح مجاری بول کے
لیے بھی مفید ہین خصوصاً گھوڑے کے دودھ کے اقسام کا پلانا یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ احتیاط علاج قروح مثانہ مین یہ ہی
کہ پہلے قروح کا تنقیہ اور صفائی ماء العسل اور شکر کے ذریعہ سے کرین جو مدرات کے ہمراہ جوشاندہ مین داخل ہو اور یہ مطبوخ
پلایا بھی جائے اور پچکاری کے ذریعہ سے قروح تک پہونچایا جائے بعد ازان اور سب ادویہ اسکے بعد مستعمل ہون - اگر مدہ
جو براہ بول آتا ہی زیادہ برآمد ہوتا ہو اوسوقت لازم ہی کہ پچکاری کی دوا مین خاکستر چوب انجیر اور خاکستر بلوط اور خاکستر شیح
داخل کر کے پچکار دین تاکہ اچھی طرح صفائی اور تنقیہ زخم کا پیپ سے ہو جائے - مشروب ادویہ یہ ہین جیسے اسفیوس ہمراہ روغن
گل کے اور جیسے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر مادہ اسپ ہمیشہ پلاتے رہین جتنا کہ ہضم ہو سکے - زیادہ سے زیادہ مقدار تین
اوقیہ تک ہی - ان جانورون کا دودھ اوسوقت پلانا چاہیے کہ ان کے چارہ مین قوابض صبر دہ دیے گئے ہون - قرص خشخاش
اور قرص کاکنج بوزن ایک درہم کے ہمراہ سہ درپانی کے یہ بھی ادویہ مشہورہ مین سے ہی - وہ مرہم جید جسکی مالش کیجاتی ہی یہ ہی
میعہ سائلہ ایک درہم مرغابی کی چربی تین سے چار درہم تک موم سفید دو استار یعنی نو مثقال باہم ملا کر ضماد کرین ایک یہ مرہم
بھی نافع ہی خصوصاً جسوقت قروح مین تاکل ہو جیسے مارا سنقہ ماز واقاقیا شبت طراثیث کبھی انکمین زوفا اور میعہ بھی
داخل کرتے ہین اور کبھی قبل اس مرہم کے اور اوس قرحہ مین جسمین تاکل نہو موم اور بط کی چربی روغن گل کا استعمال کیا جائے
مجففات کا استعمال پلانے اور پچکاری دونون طریقہ سے کرنا چاہیے کبھی انھین دواؤن سے بعینہٖ حقنہ طیار کر کے استعمال کرتے ہین
درانحالیکہ مریض پیٹ کے بھل لیٹا ہو جسوقت مشروبات سے نفع نہو خصوصاً اوس قرحہ مین جو مجری سے قریب ہی اور عطیم

تا کل بھی ہی ایسے قرحہ کا علاج یہ ہی کہ ادویہ ملحمہ کو عورتون کے دودھ مین گھول کر پچکاری دیجائے منجملہ ادویہ ملحمہ کے اقراص قرالیس
اور اقراص اندروئین ہی تھوڑا اسا مرداسنگ سفیدہ اور نشاستہ اور آہک شستہ ملا کر۔ ایک عمدہ نسخہ یہ بھی ہی گل مختوم تخم بنگ پسیا
خاکستر شاخ گوزن سوختہ سب ہموزن اور شادنج اور شبت ثلث وزن ہر واحد افیون نصف جزو مرہم سفید و تین جزو انزروت
ڈیڑھ جزو مرکندر ہر واحد دو دو ثلث جزو کے سب کو جمع کر کے روغن گل یا مرہم ملا کر پچکاری دین اور کبھی ہمیں زراوند بھی ایک جزو
داخل کرتے ہین اس سے زیادہ ہلکا نسخہ یہ ہی انزروت نشاستہ سفیدہ دودھ ملا کر پچکاری دین پھر اگر اسکو قلعی سوختہ اور کندر
ملا کر استعمال کرین قوی ہو جائے گا۔ قرص مجرب اور قسطیداس حکیم کا گل مختوم بسد کہربا نشاستہ تخم خیار تخم خطمی تخم خربزہ مقشر تخم کرفس
فطراسالیون دو فو اقراص کاکنج اور ایک دوا مجرب تخم خیارزک تخم خربزہ تخم کدو سب مقشر کیا پانچ درہم نشاستہ چار درہم رب السوس
آٹھ درہم تخم خرفہ ساڑھے تین درہم بادام شیرین مقشر بندق بریان کیا چار درہم حب الصنوبر ساڑھے تین درہم تخم کرفس دو قوجز حبیر
قلیمی مقشر ڈھائی درہم تخم حماض بادام مقشر ہر واحد تین درہم کتیرا صمغ لوز ہر ایک ابنج افیون ملکہ تین درہم نخود سیاہ دس درہم زعفران
پانچ درہم سفیختج مین پیسکر قرص بنائین ہر ایک قرص بوزن دو درہم کے ہو آب ترب یا آب کرفس یا آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلایا جائے
خصوصاً جسوقت کہ قرحہ مدہ وغیرہ سے پاک ہو واجب ہی کہ سرد پانی پینے مین کمی کیجائے جسوقت درد مین زیادتی ہو اسوقت شیاف
ابیض کی پچکاری عورتون کے دودھ مین گھول کر دی جائے جو امراض چشم مین لکھا گیا اسی شیاف ابیض کے قریب قریب یہ ہو کہ [illegible]
اور افیون اور مرغ کی چربی کا حقنہ دین یا حمول کرین یا پچکاری دین **جرب مثانہ کا بیان** حرقت بول اور اسکی بدبو سے
اور درد شدید سے جو ہمراہ خارش کے ہو اور رسوب نخالی سے جرب مثانہ کی شناخت ہوتی ہی اور بیشتر خون بھی پیشاب مین آتا ہی
علاج واجب ہی کہ جلا کرنیوالی دوائین جیسے صفای مثانہ کی ہو پہلے استعمال کیجائین اوسکے بعد وہ ادویہ مخففہ جنمین تسکین ہو اور خاصہ
یہ ہی کہ یہ سب دوائین بہ نسبت اور قروح کی دواؤن کے بہت قوی ہونی چاہیئین۔ ادویہ مجربہ کردہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے استعمال
کرین اور پلانے مین مغریات مبردہ بھی پلائے جاتے ہین جیسے لعاب بیدانہ اور لعاب اسبغول جو روغن بادام مین نکالا جائے۔ غذائین
ایسی جنکا کیموس شیرین بنے ایسے مریض کو مفید ہوتی ہین جیسے لزوجت پایہ کی اور چکنے شوربے جنمین روغن بادام پڑا ہو ماء الشعیر اور
ہریسہ جو پرند جانورون سے بنایا جائے۔ دودھ کے اقسام مین سے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر بز اور شیر گاؤ اور ہمیشہ بدن کا تنقیہ
برابر چلا جائے **جمود الدم مثانہ** مین خون کے بستہ ہونے پر امور مفصلہ ذیل دلالت کرتے ہین کرب عارض ہونا قریب بغشی نوبت
پہونچنی برد اطراف نفس کوتاہ نبض کا صغیر ہونا تواتر کے ساتھ سرد پسینہ نکلنا متلی ہونی کبھی ہمراہ اسکے لرزہ بھی ہوتا ہی پہلے اس مرض سے
مرض بول الدم بھی ہو لیتا ہی یا ضربہ اور سقطہ کی آفت مثانہ پر پہونچی ہو **علاج** اسکا علاج بعینہ پتھری کا علاج ہی اور بیشتر فقط سکنجبین کے
پلانے سے کار برآری ہو جاتی ہی اگرچہ قی کر دے خصوصاً سکنجبین عنصلی علی الخصوص جب اوسمین خاکستر انجیر ملائی جاے یا ادویہ حصاة کو
سکنجبین مین جوش دین اکثر مثانہ مین پنیر مایہ خرگوش اور ادویہ حصویہ کی پچکاری دیتے ہین آب زن بھی وہ تجویز کیا جاتا ہی
جسمین ایسے حشائش کو جوش دیا ہو جو پتھری کے مناسب ہین منجملہ اون دواؤن کے جسکا پلانا اس مریض کو منظور ہی یہ ہی
حب بلسان دو درہم خواہ اسکی مقدار پر ذو فاوانیا یا حب فاوانیا خصوصاً عود کے ہمراہ خواہ عود کے ہموزن اظفار الطیب
یا ایک مثقال گرم پانی کے ہمراہ قرد مانا یا ہمراہ سرکہ شراب یا زیت کہنہ کے سکنجبین عنصلی ترش مجھے زیادہ پسند ہی بہ نسبت

سرکہ کے اسلیے کہ سرکہ جو سکنجبین میں ہی تفتیح کرتا ہی اور شوربے سے تحلیل اور جلا کا فعل ہوتا ہی ایضاً ازن حلتیت اشق جندبیدستر صموغات انکو
گولیان بنائیں مقدار شربت چار گولیان ہر ایک گولی بوزن ایک دانق کے ہمراہ ماء العسل کے پلائی جائے اور پچکاری بھی دیجائے
باغاریقون اور سیسالیوس یا دو مثقال حلتیت یا زراوند طویل ہو خاصیت در اگلے کا حجر الیہود سنگ پشت پنیر مایہ خرگوش خصیہ
خاکستر چوب انگور کے ہمراہ قیصوم بھی اس مرض میں نافع ہی انجیر خام ودو خشک کیا ہوا اگر تھوڑا سا پچکاری کے ذریعہ دیا جائے یا بقدر ایک [illegible]
اسی سے نطول کیا جائے کسی اور پانی میں ملاکر اسی طرح سے نطول ایک مثقال پنیر مایہ خرگوش کا یہ بھی نافع ہی وہ پانی جنکے ہمراہ
یہ دوائیں پلائی جاتی ہیں جیسے آب تخم سیاہ دارو گیہوں کا پانی خاکستر انجیر کا پانی خاکستر چوب انگور کا پانی قیصوم کا پانی اور طبیخ قیصوم
ہمراہ سداب کے خلع مثانہ اور استرخائے مثانہ مثانہ کا اوتر جانا اسطرح پہچانا جاتا ہی کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہی اور
استرخا یعنی ڈھیلا ہو جانا مثانہ کا اسطرح پہچانا جاتا ہی کہ بے ارادہ پیشاب آتا ہی خلع مثانہ کبھی بوجہ رطوبت کے ہوتا ہی اور کبھی
بسبب ایچ کے او بشیم پر صدمہ ضربہ یا سقطہ کا پہونچنے سے ہوتا ہی۔ استرخائے مثانہ اونھین اسباب سے ہوتا ہی جو ہر ایک
عضو کے استرخا میں معلوم ہو چکے ہیں کبھی استرخا اور خلع مثانہ کے ہمراہ عسر بول بھی ہوتا ہی اور کبھی سلسل البول اور یہ دونوں [illegible]
مطابق اوسی غرض کے ہوتی ہیں جو ضعف اکو تحدد اور اتساع سے یعنی کھنچنے اور پھیلنے سے لاحق ہوتا ہی علاج اگر خلع مثانہ یا استرخا
بوجہ ضربہ اور سقطہ کے ہو اوسکا علاج دشوار ہی مگر مثانہ کے پلٹنے اور صرف ہو طبا نظنے سے ساتھ اور [illegible] کے اسکا بھی علاج
کیا جاتا ہی جنکا ذکر ہم آگے کرینگے۔ جو قسم اسکی مزاج فالجی سے پیدا ہوا وسکو یہ تدبیر نافع ہوتی ہی جو مواد بلغمی رقیق ہیں اونکا
استفراغ کیا جائے اور آیندہ اون کے پیدا ہونے کو روکا جائے اور یہ تدبیر کہ اٹھنے بیٹھنے حرکت کرنے [illegible] فالج کی کیجاتی ہی یہی اس مرض میں
بھی کرنی چاہیے۔ قی اس مریض کو نافع ہوتی ہی اگرچہ چربی سپید کے ذریعہ سے کرائی جائے مگر بڑی احتیاط کرنی چاہیے۔ اگر پیشاب
بے ارادہ ہو جاتا ہو واجب ہی کہ بہت زور سے بندش کیجائے اور قابضات شدیدہ کا استعمال ہو اور زیادہ ارخا نکیا جائے بلکہ درمیان
تحلیل اور شد کے یعنی روکنے کے علاج فالج کا سا کیا جائے اور جو چیز تغلیظ مثانہ کرتی ہی اوسکا استعمال کرنا چاہیے اور جو چیز دسوت
مثانہ میں پیدا کرے اور خون محمود اور غلیظ مثل فالودہ کے پیدا کرے۔ لیکن اگر پیشاب بحال خود برابر آتا ہو خواہ کسیقدر
اوسکے آنے میں دشواری ہو اوسوقت مرخیات پر متوجہ ہونا اور کسیقدر تحلیل کی بھی رعایت رہنی مناسب ہی اور تقطیع بھی
کمال کی مقدم ہی منجملہ مشروبات کے جو مفلوجین اور مصروعین کے واسطے نافع ہی مثرودیطوس اور سنجرنیا اور امروسیا
اور دبید کرکم اور تریاق ہی۔ ایضاً مرو انحوان اور سعد اور کرنب سب اجزا ساتھ ہی خواہ جدا جدا اور ثعلب بھی ایسی ہی
دوا ہی ایضاً آب برگ سداب تازہ ایضاً فنجنگشت اور اوسکے تخم جاوشیر اور کمون کبھی خربوزہ کا سوکھا چھلکا اگر اوس سے شکر ملاکر حقنہ دیا جائے
یہ بھی نفع کرتا ہی خصوصاً جسوقت کہ عسر بول بھی ہو۔ اکثر اسی کے قائم مقام خرگوش کا خصیہ خشک کیا ہو ہمراہ شراب ریحانی
بھی ہی اور اسکو بالخاصہ مفید تجویز کیا ہی۔ یا سنجرہ مرغ یعنی مرغ کا پوٹا جلا کر نہار آب گرم کے ساتھ پلائیں۔ پچکاری کے
ادویہ جیسے روغن زنبق روغن ناردین اور روغن سداب روغن قسط روغن الغار روغن قثاء الحمار روغن صنوبر اوس میں
جندبیدستر اور حلتیت اور بیروزہ جاوشیر اور یہ ادویہ ایسے بھی ہیں کہ پیڑو پر بطور مالش کے لگائی جاتیں اور مرق ہم
خصوصاً روغن نافع جسمیں ابازیر خوشبو داخل ہوں اور قوت قبض کی اون ابازیر میں ہو جیسے سعد اور [illegible]

اور بیماسہ صبح یا بونا اور شیح اور شونیز کے سے کبھی حقنہ یا سے گرم سے بھی علاج کرتے ہین جنکے لئے قنطوریون اور جند بیدستر وغیرہ
چونکہ مذکور ہو چکے ہین — دریائے شور مین بیٹھنا اور آب گرم مین نہانا زیادہ نافع ہے اوجاع مثانہ کا بیان کبھی سوء مزاج مثانہ سے
درد مثانہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی پتھری سے اور قرحہ سے اور ورم سے اور ریاح سے اور ہر ایک درد کا حال اور دوا علاج
ہر ایک اپنی جگہ بیان ہو چکا کبھی درد مثانہ دلائل سے ہوتا ہے بحران کے ہوتا ہے جو بذریعہ بول کے ہونے والا ہو — اوجاع مثانہ
ہر وقت چلنے ہوا سے شمالی کے زیادہ ہوتے ہین — بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر مریض درد مثانہ کے بائین بغل کے نیچے ورم ہرا چھوٹی
سی سکے پیدا ہوا اور یہ ورم ساتوین روز پیدا ہوا ہو وہ شخص پندرہ دن مین مر جائیگا خصوصاً اگر اسکو سبات بھی عارض ہو
ضعف مثانہ کا بیان کبھی مثانہ مین بھی ضعف عارض ہوتا ہے جیسے سوء مزاج سے اور اکثر جہت مزاج بارد کے یہ ضعف پیدا
ہوتا ہے اور ورم صلب کی وجہ سے بھی ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہے یا سے تر ہونا اور انخلاع مثانہ کے سبب سے بھی عارض ہوتا ہے علامات
جسمانی کے ظاہر ہین اور علاج بھی سب اقسام کا معلوم ہے جسوقت مثانہ ضعیف ہوتا ہے تو وہ مقدار بول کی برداشت
نہین کر سکتا اور مشتاق اپنے خالی رہنے کا رہتا ہے کبھی عضلہ مثانہ اسقدر ضعیف ہوتا ہے کہ مثانہ کی اعانت اخراج بول مین
نہین کر سکتا پس ان دونون باتون کے جمع ہونے سے یعنی ضعف مثانہ اور ضعف عضلہ سے تقطیر بول عارض ہوتی ہے
ریح مثانہ کا بیان کبھی یہ ریح بند ہوتی ہے اور کبھی منتقل ہوتی ہے اور سبب ریح کا غذا ہائے نفاخ اور کثرت رطوبت مثانہ
اور ضعف اور حرارت کی ہے علامات ریح کا تمدد اور کھینچنا مثانہ کا بدون گرانی کے خصوصاً اگر ریاح بستہ نہون بلکہ منتقل
ہون علاج نہایت نافع علاج اس کا (بعد پرہیز کرنے کے نفخ اشیا سے اور احتیاط رکھنے سوء ہضم سے) یہ ہے کہ روغن بید انجیر ہمراہ
ماء الاصول کے پلائین اور پیٹرو پیرو اسنہ خوشبو محلل ہین اور صموغ حارہ کو طلا کرین اور ضماد کرین سداب اور مشک اور
تودریج اور شبت کا کسی مقدار زائد سے جندبیدستر کا اور حلتیت اور مشک کو اسطرح استعمال کرین کہ ان روغنون کی
پچکاری تھوڑا سا جندبیدستر ملا کر مثانہ مین پہونچائین — عصارہ سداب اور مشک اور روغن بان کی بھی پچکاری دین
غالیہ روغن زنبق کا — اور پھر بھی جو کچھ باب گردہ مین مذکور ہوا ہے اوسے یاد کرین — گردہ اور مثانہ مین جسوقت درد ہو خواہ اور کوئی
مرض ہو اوسوقت بنادق البزور کا کبھی استعمال نکرین ورنہ درد کی زیادتی ہوگی بلکہ آب گرم بھی اسقدر نہ پلایا جائے کہ کسی چیز کو جذب کرے خواہ کسی شی کو اوتارے

دوسرا مقالہ اون آفات کے بیان مین جو بول کو عارض ہوتے ہین عام اس سے کہ وہ کیفیات امراض ہون یا اعراض

فصل بیان مین کیفیت خروج بول کی جو بالطبع ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ مثانہ براہ اصل خلقت کے بول کو اسطرح
دفع کرتا ہے کہ رطوبت بول کو ہر طرف سے سمیٹ کر اوسکو نچوڑتا ہے پھر اوسوقت جو عضلہ کے مثانہ کے منھ پر ہے کھل جاتا ہے اور عضل
مراق تو نچوڑتا ہے آفات بول کے یہ ہین حرقت بول یعنی سوزش ہونی اور احتباس یعنی پیشاب کا بند ہونا اور سلس البول
اور منجملہ انھین آفات کے کثرت بول اور تقطیر بول اور ذیابیطس ہے **حرقت بول کا بیان** حرقت بول کا سبب یا حدت
اور تیزی پیشاب کی خواہ بورقیت بول کی کسی مزاج کی وجہ سے یا سبب نہونے اوس رطوبت کے جو لحوم غددیہ مین ہوتی ہے
اور لحوم غددی جو اوسی مقام مین ہین یعنی مثانہ مین ہین اسلیے کہ وہ رطوبت مجرائے بول پر پہنچتی رہتی ہے اور تقریبہ بول کرتی ہے
اور بول سے مل جاتی ہے اور اوسکی تعدیل کرتی ہے — پھر جسوقت یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے مواضع مذکورہ کا تقریبہ جاتا رہیگا

اور بول کی تنقیح یعنی اخراج جاتی رہے گی اسی سبب سے حرقت بول مین پیدا ہوتی ہے نیز اون امور سے کہ جو حرقت بول کے
معین ہوتے ہین بکثرت جماع کرنا اسلیے کہ رطوبت جماع کے سبب سے مجرا ہی منی مین رگڑ جاتی ہے اور زیادہ گاڑھی ہو جو امراض
کہ بدنکو پگھلا دیتے ہین از قسم بخار حرقت بول مین آجاتی ہے جیسا کہ بخاری بول مین قروح پیدا ہون اور تقیب سے نزدیک ہون
اور جرب یعنی خارش پیدا ہو اور اس کے سبب سے یہ رطوبت جل جاسکے جیسے علامت قسم اول کی جو حرقت بول سے پیدا ہوتی ہے
یہ ہے کہ بول جلا اور تیز برآمد ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ مدہ نہین ہوتا ہے اور دوسری قسم کی علامت خون اور مدہ کا پیدا ہونا
اکثر اوقات قسم اول کا انجام بطرف قسم دوم کے ہو جاتا ہے بنابر اوس طریقہ کے جو اوپر کے ابواب مین بیان ہو چکا ہے پس معلوم ہوا
کہ پہلی قسم گویا مقدمہ ہے دوسری قسم کے واسطے جسطرح کہ اسہال صفراوی مقدمہ ہے قرحہ امعا کے واسطے علاج حرقت بول کا
اگر اوسکے ساتھ مدہ بھی آتا ہو وہی علاج ہے جو قروح مثانہ کے واسطے اوپر لکھا گیا ہے اور جو مثانہ کے قروح کا علاج جو مذکور ہو چکا
اور خاص اسکے واسطے ہمکو ایک نسخہ جیدیہ بھی پہونچا ہے کہ اون ادویہ سے قرص بناتے ہین صفت بنانے کی یہ ہے تخم خربوزہ تخم خیار
تخم کدو ہر ایک بیس درہم کندر صمغ دم الاخوین ہر ایک دس درہم افیون تین درہم تخم کرفس ایک درہم شربت خشخاش کے ہمراہ
پلایا جاسے مقدار شربت اس دوا کی دو درہم ہے یعنی دو درہم کا ایک قرص بنایا جاسے اور اگر قرح جدید ہو اور مدہ بہت ہو عمدہ علاج
اوسکا یہ ہے کہ پیشاب کی مقدار بڑھائی جاسے اسطرح سے کہ استفراغ فضول بذریعہ اسہال الطبیعت کیا جائے جیسا کہ ابواب
امراض مثانہ مین معلوم ہو چکا ہے اور قے کرانا بھی عمدہ علاج ہے اور ادویہ ہر مرطبہ از قسم خوردنی اور بقول اور فواکہ
بھی اور ہر ایک شور چیز اور تیز چیز سے اور زیادہ میٹھی چیز سے پرہیز کرنا اور تعب اور جماع سے بچنا لعابات کا پلانا اور پچکاری لعابات کی
بھی نافع ہوتی ہے جیسے لعاب تخم مرو اور لعاب بہدانہ اور کسیقدر خشخاش اور بزر بار دو جو مدر بھی ہون اور یہ ادویہ آب مرو کے ہمراہ
پلائی جاتی ہین کشک شعیر اور آب جو اور نیمبرشت اور قرعیہ یعنی کدو ڈالکر جو گوشت پکتا ہے اور ماشیہ یعنی وہ غذا جو مونگ سے
طیار ہو یا تو مثل روغن بادام کے ملا کر خواہ بچہ اور فربہ چوزہ ملاکر۔ اگر بسبب حرقت بول کا وہ جفاف اور خشکی ہو جو لحوم مفرط کے
عارض ہوئی ہے اوسکا علاج ترطیب بدن سے کرنا چاہیے اور ترک اون امور کا جنسے تجفیف غذا مین پیدا ہوتی ہے مثل جماع وغیرہ کے
اقسام سے پچکاریون کے جو اس قسم مین قابل استعمال کے ہین لعاب اسبغول لعاب تخم مرو لعاب بہدانہ اور صمغ عربی سپیدہ اور
تازہ انڈے کی سپیدی شیر دختران بھی اس مرض کی پچکاری مین پڑتا ہے یا فقط اسی دودھ کی پچکاری دیجاتی ہے بیشتر فقط
پچکاری شیر مادہ خر کی خواہ شیر دختران کی ہمیشہ دینے مین کفایت ہوتی ہے عورتون کا دودھ لڑکی کی ولادت سے ہونا چاہیے
نہ پسر کا اور گوسپند کا دودھ بھی پچکاری مین دیا جاتا ہے کبھی دودھ مین لعاب ہاے بارد اور کسیقدر شیاف ابیض بھی داخل
کیا جاتا ہے کبھی فقط انڈے کی سپیدہ کی پچکاری کافی ہوتی ہے خواہ اوشیاے مذکورہ ملا کر اور ہمراہ روغن گل۔ اور کبھی
اسمین مخدرات کو داخل کرتے ہین۔ پھر اگر درد مین شدت ہو خصوصًا مدہ بھی آتا ہو پچکاری مین ضرور مخدرات کا ملانا چاہیے
اونھین نسخون کے عنوان پر جو باب قروح مین لکھے گئے۔ نسخہ عمدہ ایک یہ ہے۔ پوست خشخاش اور نشاستہ رب السوس
انھین ادویہ سے پچکاری طیار کرین اور اگر اس سے زیادہ قوی دوا درکار ہو کسیقدر افیون اور بزر البنج بھی داخل
کردین **قلت بول** یا تو پانی کم پینے کیوجہ سے پیشاب مین کمی ہوتی ہے یا تحلیل بکثرت ہوتے ہے یا ضعف گردہ کی وجہ سے

کہ جذب رطوبات جگر سے نہین کرتا ہی خواہ جگر ایسا ضعیف ہو کہ تمیز مائیت کی غذا سے نہین کر سکتا ہی جیسے کہ سوء القنیہ مین کبھی
پیشاب کی اسی وجہ سے ہوتی ہی اور استسقا مین بھی ایسی ہی کیفیت ہوتی ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ترشی کے جملہ اقسام ان لوگون کو
مضر ہین اور جماع بھی ان کے مرض کو بڑھاتا ہی عسر بول اور احتباس بول دشواری سے پیشاب ہونا یا کسی ایسے سبب سے
عارض ہوتا ہی جو مثانہ مین ہو مثلاً ضعف مثانہ ہو جسکے تابع مزاج ردی اور خراب ہوتا ہی جیسے اگر شمالی ہوا زیادہ چلے اوسوقت
یہی بات پیدا ہوتی ہی خواہ مثانہ مین ورم وغیرہ ہو کہ اوس سے پورا پورا اشتمال مثانہ کا بول پر نہو سکے اور جب بول کی فراہمی پر
بخوبی قادر نہین ہوتا ہی تو پیشاب کو کچھ گر دفع کرنے پر بھی جو امر طبعی ہی قادر نہین ہوتا لہذا عسر بول اوسکے جہت سے عارض ہوتا ہی کبھی
سبب عسر بول کا برودت خواہ حرارت خارجی ہوتی ہی یا حبس بول زیادہ ہونے سے آخر کار عسر بول پیدا ہو جاتا ہی جیسے وہ لوگ
کہ اکثر پیشاب کو ٹالا کرتے ہین اونکو یہ مرض لاحق ہوتا ہی یا عسر بول کا سبب مثانہ کے گردن مین اور وہی مجرای بول ہی
اور احلیل مین ہوتا ہی یا سبب اسکا قوت مثانہ مین ہوتا ہی اور کوئی سبب آلہ مین جو عضلہ مثانہ ہی یا ایسے عضو مین جو باعث
یعنی برانگیختہ کرنے والا بول پر ہی خواہ ایسکہ خود پیشاب مین کوئی خرابی ایسی ہوتی ہی جسکی وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہی
مجرائی مثانہ مین جو سبب ہوتا ہی یا تو اولی ہی یعنی پہلے پہل اوسی مین پیدا ہوتا ہی یا بمشارکت کسی عضو کے سُدّہ مثانہ مین
کبھی تو خاص مثانہ ہی مین بسبب ورم حار خواہ ورم صلب کے پڑتا ہی خواہ کسی شی غلیظ سے جیسے رطوبت خواہ کوئی علقہ یعنی بستہ
[illegible] اکثر سدہ کا سبب ہو جاتا ہی خواہ پتھری یا ریح جو مانع خروج بول ہو خواہ مستہ پڑ جاوے یا کسی زخم اور قرحہ کے مندمل ہونے سے
کوئی فزونے مثانہ مین بڑھ جاوے یا تشنج اور کھچاو برودت شدید کیوجہ سے تنگی مجری مین پیدا کرے خواہ حرارت کیوجہ سے مثانہ کی
گردن وغیرہ سمٹ جاوے جیسے حمیات محرقہ مین اسی وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہی خواہ اور امراض جنمین ذوبان اور اعضا کا پگھلنا
لاحق ہوتا ہی اور کبھی سبب اسکا قرحہ ہوتا ہی جو مجرائی مذکور مین پڑے ۔ کبھی عسر بول بسبب تمدد اور کھچ جانے مثانہ کے عارض ہوتا ہی
کہ یہ تمدد سادہ اور مانع خروج بول بسہولت کا ہوتا ہی جیسے وہ احتباس اور عسر بول جو پیشاب کے روکنے اور ضبط کرنے والون کو اسوجہ سے
عارض ہوتا ہی کہ اس بیہودہ حرکت سے مثانہ بستہ ہو کر مجری چسپیدہ ہو جاتا ہی ۔ رات کو حبس بول بسبب خواب کے ہوتا ہی اور دنکو
چونکہ آدمی مشغول کار ہاے ضروری مین ہو کر تقاضاے پیشاب سے غافل رہ جاتا ہی اسی جہت سے حبس بول ہو جاتا ہی ۔ وہ قسم
اس مرض کی جو بدہ مشارکت کیوجہ سے عارض ہوتی ہی اوسکی مثال ایسی ہی کہ معاء مین خواہ رحم مین یا خود ناف مین کوئی ورم حار
پیدا ہو یا ورم صلب یا کسی عضو مذکورہ بالا مین ثقل اور فضلہ خشک یا بلغم کثیر جسکے سبب سے مقدار مثانہ کی پر ہو کر تمدد اور کھچاو
پیدا ہو جیسے پانی زیادہ بھرنے سے مشک وغیرہ مین تناو پیدا ہوتا ہی ۔ یا ورم مقعد مین ابتدا پیدا ہو خواہ پیچش کی وجہ ورم مقعد
عارض ہو خواہ بواسیر کے قطع کرنے سے ورم مقعد مین آجاوے یا ایذاے بواسیر خواہ شقاق ایذا دہندہ کے سبب سے ورم مقعد مین
ہو جاوے ۔ یا بجانب اسفل پشت کے ورم ہو خواہ التوا اور پیچیدگی اسی جگہہ یعنی اسفل صلب مین عارض ہو ۔ یا اینکہ خصیہ اوپر
چڑھ جاوے اور مراق تک پہونچ کر مزاحم مجرائی بول کا ہو اور اوسکو اوپر کیطرف کھینچے اور تنگی پیدا کرکے خروج بول مین تنگی پیدا
کرکے عسر بول پیدا کرے اور درد پیدا ہو کر تھوڑا تھوڑا پیشاب برآمد ہو ۔ کبھی سبب عسر بول خواہ حبس بول کا ایک درد ایسا
ہوتا ہی جو فروج مجری مین ہو اور سدہ نہ پڑا ہو اور نہ ورم پیدا ہوا ہو پس جسوقت ارادہ پیشاب کا آدمی کرے درد ہونے لگے

اور درد کیوجہ سے پیشاب کرنے والا اپنے مثانہ کے عصر اور نچوڑنے پر زیادہ زور نکر سکے تاکہ شدت سے درد کی پہنچے اور خصوصًا اگر
اس درد کے ساتھ عضل مثانہ مین ضعف بھی ہو خواہ تشنج بھی ہو یا اور کوئی آفت عضل مثانہ مین ایسا ہی عارض ہو۔ ایسا آدمی اگر درد کی
ایذا کو برداشت کرکے پیشاب کرلے مقدار طبعی پر کمیت اور کیفیت مین ہوگا اور درد بھی زائل ہوجائیگا اسی طرح اگر یہ شخص تھوڑا اوس
غلبہ کرکے پیشاب کرلے تب بھی تھوڑی پیشاب ہوجائیگا اور عسر بول خواہ حبس البول عارض نہوگا۔ اکثر ایسا آدمی باوجودیکہ عسر بول
مین مبتلا ہوتا ہی تقطیر بول بھی اوسکو عارض ہوتی ہی شاید اگر پیشاب برآمد ہو گو تھوڑا تھوڑا اور اسکے بعد خروج بول سے کہ تخفیف
ایذا مین ہوجائے گی اور تحمل درد کا بھی کرنے لگے گا۔ قوت مین جو سبب پیدا ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہی یا تو قوت حساسہ مین ہو یا محرکہ
مین یا قوت طبعیہ مین۔ قوت حساسہ مین سبب اسطرح پیدا ہوتا ہی کہ حس مین مثانہ کے خواہ عضل مین یا اوسکے کوئی ایسی آفت
پیدا ہو کہ اسکے سبب سے دافعہ سے دفع قوی نہوسکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نسکے۔ خواہ مبادی مین مثانہ کے کوئی آفت
ایسی ہی پیدا ہو جیسے قرانیطس و لیثرغس مین نسیان اور کمی حس کے عارض ہو کر عسر بول خواہ حبس بول کا سبب ہوتی ہی
قوت محرکہ مین سبب کے یہ صورت ہی کہ عضلہ مثانہ ایسا باقی نرہے کہ اپنے کو مطلق اور آزاد کرکے حرکت انقباض سے بطرف حرکت
انبساط کے پھیرے اور جسوقت مثانہ منقبض ہوتا ہی اسکو بھی وہی فعل اور حرکت کرنے پر توانائی ہو جو مناسب بحال دفع بول کے ہو
یا اینکہ عضل بطن قبول کرنے والی قوت مثانہ کی نہو اسقدر کہ جو کچھ مثانہ مین ہو اوسے نچوڑ کر دفع کر دے اور یہ امر یا تو بسبب
ضعف قوت کے ہو یا بسبب ایک ایسے حال کے جو عضل مذکور مین تمدد وغیرہ سے عارض ہورہا ہو۔ قوت طبعیہ مین سبب
اس مرض کا یون پیدا ہوتا ہی جیسے کہ دافعہ کو سوء مزاج مختلف حار عارض ہو اور یہ بات کم ہوتی ہی یا سوء مزاج بارد ہو اور
یہ امر اکثر ہی خواہ سوء مزاج مادی ہو جیسے کہ حار سوء مزاج حدت بول کے ہمراہ ہوتا ہی اور بارد سوء مزاج ہمراہ رطوبات مرخیہ یا رطوبات
منجمدہ کے ہوتا ہی۔ کبھی سبب اس ضعف کا یہ ہوتا ہی کہ معارضہ اختیار طبیعت کا جس سے ہوا کرتا ہی یعنی طبیعت کا اقتضا
دفع بول کا ہوتا ہی اور آدمی اوسکے خلاف روکتا رہے لہذا قوت دافعہ ضعیف ہوجاتی ہی یا یہ سبب عضلہ مین ہوتا ہی کسی آفت
مزاجی کیوجہ سے خواہ ورم یا آفت عصبی کی وجہ سے جیسے تشنج یا استرخا اور بطلان قوت حرکت کا بسبب ضربہ اور سقطہ
وغیرہ کے یا تو خود مثانہ مین خواہ مبادی حرکت مین جیسے شعبہ ہاے عصب و نخاع اور دماغ۔ جو عسر بول خواہ امتناع بول
بسبب عضو باعث کے ہو یعنی بسبب آفت اوس عضو کے جو بول پر برانگیختہ کرنے والا ہی پس باین طور کہ مثلاً گردہ مین
ورم حار خواہ ورم صلب ہو خواہ پتھری ہو یا ضعف جاذبہ اوپر کیطرف سے ہو خواہ ضعف دافعہ نیچے کیطرف سے خواہ جگر کو
قدرت تمیز مائیت پر نہو اور باحوال استسقا کے واسطے اس رطوبت کو جگر جابجا چھوڑ دیتا ہی اور فراہم رہ جاتی ہی اور یہ قسم
ایسی ہی جسکے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ درکار ہی یا اسکو ہم قلت بول کے قبیل سے تجویز کرین جو عسر بول بسبب کسی خرابی
اور برائی پیشاب کے ہو وہ یہ ہی کہ جیسے بول گرم اسقدر ہو کہ اوسکے اخراج مین ایذا ہوتی ہی اور اکثر اوقات اسکا تجربہ بھی ہوا ہی
کہتے ہین کہ جس شخص کو عسر بول ہوا اور پھر اوسکے بعد عسر بول کے پیچش عارض ہو ساتوین روز مرجائیگا مگر اینکہ اوسکو تپ
آجائے اور ادرار بکثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بیشتر بعد حرقت بول کے اور بعد زائل ہوجانے اسی حرقت کے
ایک طرح کی خشکی چند مقامات مین عارض ہوجاتی ہی کہ اوسکی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول پیدا ہوتا ہی جیسے

کر ترطیب کا استعمال کرین تاکہ خشکی وغیرہ نہ پیدا ہو علامات جس جس بول خواہ عسر بول کا سبب برودت مزاج کے ہو
اوسکی علامت سپیدی پیشاب کی اور غلیظ ہوتا بول کا خواہ رقیق ہوتا پیشاب کا اور قطرہ پیشاب کا زیادہ ہوتا قبل عارض
ہونے اس مرض کے اور استحمام کا استعمال پہلے سے زیادہ ہوا ہو اور برودت کا احساس بھی ہوتا ہو اور جملہ اقسام علامات
حرارت کے نہونے ۔ جسوقت حرارت کی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول عارض ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ پیشاب مین
حدت ہو اور التہاب بھی اور یہ دونون حدت اور التہاب محسوس ہوتے ہوں ۔ اور اگر بسبب تقبض اور کھچاؤ برودت کے
یہ مرض پیدا ہوا اوسکی علامت یہ ہو کہ تدبیر ارخا کی مفید ہوتی ہو ۔ اور اگر ذوبان اور حمیات محرقہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا
ہوا ہو ترطیب کا نافع ہونا اوسکی علامت ہو ۔ ایضاً اسکی علامت سے یہ بھی ہو کہ تھوڑا پیشاب نہین خارج ہوتا ہو اور
زیادہ بسہولت خارج ہوتا ہو کہ بسبب ترطیب مجری کے مجری مین تری اور کشادگی پیدا ہوتی ہو ۔ جو قسم عسر بول کی
بوجہ ورم مثانہ کے عارض ہو خواہ اوس عضو کے ورم کی وجہ سے جو قریب مثانہ کے ہو یا کسی خراج اور پھوڑے کی وجہ سے
جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہو اور ہر ایک ایسے ہی اقسام کا بیان جداگانہ ابواب مین ہو چکا ہو ۔ پھر بھی فرق دشواری بول کا جو
ورم کیوجہ سے ہو اور جو دشواری بول کی ورم کی وجہ سے نہو یہ ہو کہ ورم چونکہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہو اور دفعۃً نہین پیدا ہو جاتا
مگر اینکہ ایسا ہی کوئی امر عظیم واقع ہو جسکی وجہ سے ورم بھی دفعۃً عارض ہو جاوے ۔ جو عسر بول مثانہ کے اون سُدّون کی
وجہ سے عارض ہو جو کسی مرض کی وجہ سے مثانہ مین پیدا ہوئے ہون یا کوئی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالی شی مثانہ مین گر گئی ہو
اور دھنس گئی ہو خواہ مثانہ اوس شی کیوجہ سے پھول گیا ہو خواہ کھچ گیا ہو اور یہی کیفیات علامت بھی اسی قسم کی ہین ۔ جو عسر بول
عضو باعث کی وجہ سے عارض ہو اور مثانہ مین کسی شی کا ارتکاز یعنی پھنساؤ خواہ پھولنا اور تمام اقسام کے وہ علامات جو سُدّہ
مثانہ مین عارض ہوتے ہین نہو خواہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنیوالے کی وجہ سے جو جو اعراض پیدا ہوتے ہین وہ بھی نہون اور درد بھی
نہو جو ضاغط کیوجہ سے ۔ ورم کی شناخت اوسی سُدّہ ڈالنے والی شی سے ہوتی ہو چنانچہ معلوم ہو چکا ہو اور بدون ورم کے جو شی
بند کرنیوالی پیشاب کی ہو اوسکی شناخت قاثاطیر سے کیجاتی ہو اور خون جو نکلتا ہو خواہ جو خلط سوائے خون کے برآمد ہوتی ہو خواہ
جو چیز ٹھہر جاتی ہو اور نکلنے نہین پاتی اور رستہ خواہ پتھری وغیرہ کے اڑ جانے سے خواہ کسی زخم کے بھرنے سے جگہ تنگ ہو جانے
اور آمد برآمد بول وغیرہ مین رکاؤ ہوتا ہو اس سے بھی شناخت ہو سکتی ہو ۔ پتھری کا روکنا اپنے علامات خاص سے پہچانا جاتا ہو
اور قاثاطیر کے چھو جانے سے بھی معلوم ہو جاتا ہو کہ کوئی شی پتھر کی سی کھٹ کھٹاتی ہو ۔ خون اور خلط کی شناخت گذشتہ
اور مقدم زمانہ کے پیشاب سے بھی ہوتی ہو اور مثانہ مین خون کے بستہ ہونے سے اور رنگ کی زردی اور کوتاہی نفس
اور نبض کے صغیر ہونے اور متواتر ہونے اور سرد پسینہ برآمد ہونے تپ اور لرزہ اور متلی پیدا ہونے سے ہوتی ہو مگر
یہ متلی کی علامت زبون حالی پر دلیل ہو کمتر مریض جان بر ہوتا ہو ۔ خلط غلیظ کی شناخت کبھی اوس گرانی سے کیجاتی ہو
جو محسوس ہو اگر اوس خلط کی کوئی مقدار معتد بہ ہو اور یہ بھی علامت ہو کہ بول مین خام فضلہ برآمد ہو ۔ جو عسر بول بسبب
برودت منقبضہ کے یا بسبب برودت متصعفہ اور ٹھہرانے والی کے عارض ہو اوسکی شناخت اسباب قریبۃ العہد سے
خواہ اسباب مقدمہ سی ہوتی ہو ۔ ریح کیوجہ سے جو عسر بول ہو اوسکی علامت یہ ہو کہ تمدد بلا ثقل کے ہوگا اور کبھی

اس ریح کو انتقال اور سرکنا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچتا ہی اور کبھی مثانہ مین یہ ریح بند رہتی ہی اور شدت حبس کیوجہ سے
جو عسر بول عارض ہوتا ہی اوسکی علامت یہ ہی کہ لذع بول پیش نہو۔ علامت اوس عسر بول کی جو ضعف دافعہ کیوجہ سے عارض ہو
یہ ہی کہ دبانے سے پیشاب باسانی نکل آئے۔ استرخاء عضلہ کیوجہ سے جو عسر بول ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ دھار پیشاب کی کمزور
ہوکر صعود نہ کرے جس سے زمین مین گڑھا نہ پڑے اور حبس بول نہوا ہو اور کبھی ایسا معلوم ہو کہ کوئی شی اندر رکی ایسی ہی جو نچوڑنے عضلہ کو
قبول نہین کرتی ہی اور دبانے سے پیشاب نکل جاتا ہی۔ تشنج عضلہ کے علامات یہ ہین کہ بیمار کا پیشاب جو تھوڑا سا نکلتا ہی وہ بھی
اس زور سے ہو کہ زمین کھد جائے اور گڑھا پڑ جائے۔ ضعف گردہ کیوجہ سے جو عسر بول عارض ہو اوسکے علامات وہی ہین جو ضعف
گردہ کے باب مین بیان ہوئے۔ اسی طرح سنگ گردہ اور ورم گردہ کا بھی حال ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ اگر درد اور گرانی بجانب گردہ
محسوس ہو کر عسر بول خواہ حبس بول ہوتا ہو اوسوقت اصلی مرض گردہ ہی مین ہوگا۔ پھر اگر علامات ورم گردہ کے ہون اوسوقت
ورم گردہ کا مرض ہوگا اور اگر گردہ مین زیادہ گرانی ہو پس گردہ مین پیشاب کی رطوبت محتبس ہو رہی ہی اور اگر زیادہ گرانی
نہو اوسوقت کوئی اور رطوبت ایسی ہی جو اخراج بول کو روکے ہوئے ہی اور یہ روکنا ورم کیوجہ سے ہی خواہ بلا ورم ہی اور اگر
ثقل اور گرانی نہو بلکہ وجع ممدد ہو ریح گردہ کی وجہ سے ہوگی۔ اور اگر شکم نرم ہو یعنی قبض نہو اور نہ علامات سدہ گردہ کے ہون
اور نہ سدہ و مثانہ اور ضعف مثانہ وغیرہ کے موجود ہون۔ پس سبب یہ ہی کہ جذب گردہ مین ضعف آگیا ہی یا دافعہ جگہ مین
ضعف ہی یا دافعہ جگہ کے ضعف پر دیگر احوال استسقائیہ دلیل ہون گے۔ جو عسر بول بوجہ کسی ایسے درد کے ہو جو معارض خروج
بول کسی قرحہ کیوجہ سے خواہ حدت بول کی وجہ سے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ اگر درد پر صبر کرلے تو پیشاب ہو جائے اور اسی طرح
اگر جبر اور قہر کرکے پیشاب کرے۔ قرحہ کیوجہ سے جو حبس بول خواہ عسر بول ہوتا ہی اوسکے ہمراہ علامات قروح کے ہوتے ہین۔ جفاف
غددیہ کی خشکی اور جفاف کیوجہ سے جو عسر بول عارض ہوتا ہی اوس پر تقدم اسباب مذکورہ بالا دلیل ہوتا ہی اور یہ بھی علامت
اوسکی ہی کہ ترطیب کرنے سے باسانی پیشاب روان ہو جاتا ہی علاج جملہ اقسام کا یہ ہی کہ اگر سبب اس مرض کا سدہ یا کوئی خلط ہو
اوسکا علاج مفتحات سے کرین اور وہی مدرات قویہ جو معلوم ہو چکے ہین اونکا استعمال کیا جائے اگر خوف اس امر کا نہو کہ یہ
مرض ایسا نہین کہ جسکو دوائے مدر کے استعمال سے فائدہ پہونچے اور پھر اگر مدرات کا استعمال بھی کیا جائے ایک ورماده کو
مثانہ تک کھینچ لائے گا اور درد اور تمدد مین زیادتی ہوگی اور کچھ بھی خارج نہوگا۔ آب ترب کے واسطے اس امر مین قوی تاثیر ہی
اور یہان تک مفید ہی کہ اسی مولی کی ترکاری سے غذا بھی کرنی واجب ہی۔ اسی طرح آب نخود سیاہ بھی ہی۔ مدرات
جیسے فطراسالیون اشق دوقو مرو فوہ حماما قسط سیسالیوس وج شبت تخم شبت یہ سب ادویہ آب ترب مین جوش دیکر
خواہ اینکہ آب نخود سیاہ مین خواہ گوکھرو کے پانی مین یا عصارہ کرفس اور رازیانہ مین خصوصاً رازیانہ دشتی اور سکنجبین عنصلی بھی
خوب نافع ہی اور مثرودیطوس اور تریاق فاروق شدید المنفعت ہی اور دواء الکرکم اور امروسیا اور دوائے قباد المعالجت
لڑکون کو اپنی مان کے دودھ مین ان دوا اون کو دینا خواہ دایہ کے دودھ مین مفید ہوتا ہی نسخہ مدر قوی ابہل اسارون
اذخر حماما خواہ تخم کرفس فطراسالیون مجیٹھ بادام تلخ سنبل ہر یک بیس درہم تخم خربوزہ دس درہم اجساد ذراریح
پارہ پارہ کرکے اور سر اور بال و پر جدا کرکے بوزن ایک درہم اشق کو رقیق شراب مثلث مین گھول کر اور ادویہ ملا کر گولیان

طیار کریں مقدار شربت تین درہم تک ہی۔ ایضاً دوا بے ماہیل اور حلتیت جو مذکور ہو چکے باب جمود خون کے مثانہ میں کہ وہ دوا پلانے اور پچکاری دینے مین بکار آمد ہی کبھی ایسی ادویہ طیار کیجاتی ہین جنمین جند بیدستر اور فربیون اور زنجبیل اور دار فلفل اور روغن بلسان داخل ہوتا ہی بیشتر انہین ادویہ مین افیون اور بنج داخل ہی بسبب زیادتی درد کے شریک کرتے ہین ان ادویہ کے قرابادین مین نسخہ لکھے ہین سے جملہ ادویہ خصوصیہ جسے پتھری گر جاتی ہی وہ بھی اس موقع پر نافع ہین اور اکثر ضماد کو اس مرض کی حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہر گونہ یہ ادویہ مفید ہین بعد لحاظ اس امر کے کہ خون اور قرحہ ہو جیسے کہ سم عقارب کی خواہ اسفنج مین جو سنگ پیدا ہوتا ہی اور آبگینہ کی راکھ۔ منجملہ اون ادویہ کے جنکو بیقدر بر راہ خاصیت کے اس مرض مین دخل ہی جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہی کہ نولہ کا مثانہ سوکھا کر تین درہم اوسمین سے ہمراہ شراب ریحانی کے دیا جاتے ایضاً سرطان نہری سوختہ وزن دو درہم ہمراہ شراب ریحانی کے خصوصاً بچون کے واسطے۔ ہم نے ادرار ادویہ بھی لکھے ہین واسطے اوس ضعف کے جو بسبب برودت مثانہ کے عارض ہو واجب ہی کہ اس مقام کے علاج مین اونھین بھی پڑھ لیتے جو حصر بول بسبب بستہ ہو جانے کسی علقہ اور گرہ کے مثانہ مین ہوا اوسکا علاج وہی ہی جو باب جمود علقہ مثانہ مین لکھا گیا کبھی انھین ادویہ سے ضمادات بنا کر بھی لگائے جاتے ہین مولی کا پانی شریک کر کے اور کبھی تریاق مصطگی اور امروسیا اور دوا کرکم اور دواے قباد الملک بھی استعمال کیجاتی ہی۔ اکثر حاجت قوی نطولات کی پڑتی ہی جو حرمل اور مشکطرامشیع اور برگ حمام سے طیار کرتے ہین ایضاً بورہ اور عاقرقرحا اور خردل سے ضماد طیار ہوتا ہی کہ یہ بھی نافع ہی۔ یہ ضماد اسکی ترکیب ہم بیان کرتے ہین بھی خوب مجرب ہی۔ حب الغار شبت حماما اکلیل الملک اور نخود سیاہ بابونہ ہر یکدس درہم دو قوتم ترب تخم کرفس بستانی اور کمونی ہر یکدس سات درہم اسی سے ضماد طیار کرین روغن بلسان خواہ روغن سوسن ملا کر اور کرنب رومی کے پانی سے گوندہ کر استعمال کرین۔ صفت مرہم جید کے سکبینج مقل جاوشیر وج سب اجزا ہموزن لیکر بط کی چربی کے ذریعہ سے مرہم طیار کرین اور موم زرد اور روغن سوسن کو اضافہ کرین۔ پچکاریون مین سے یہ ہی کہ ببرونہ یعنی جاوشیر تقلقطار یعنی سبز پھٹکری اور کبھی اسمین حلتیت بھی ملاتے ہین۔ اگر سبب اس مرض کا پتھری ہو اوسی کا علاج کرین گے جہان کہین کہ پتھری ہو گردہ کی خواہ مثانہ کی اور اگر سبب اسکا امتلا ہو خواہ کسی گوشت کے بڑہ جانے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اوسوقت آنرین ہاے مرخیہ جو باب مثانہ مین معلوم ہو چکے اون سے علاج کرین گے اور ترش چیزون سے اور قوابض سے پرہیز کرین گے۔ اکثر یہ علاج مفید ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہی۔ اور اگر ورم کے سبب سے ہوا وسی کا علاج کیا جائے گا اور ارخا اور نرم کرنے کی تدبیر کرین گے اور حمام مائی سے تعریق کرین اور وہ ملینات جنکے ذریعہ سے ضماد کیا جاتا ہی اور اسی طرح پچکاریان جو اسی قسم کی ہین خواہ شیافات وغیرہ جو مقعد مین رکھے جاتے ہین اور پانی پینے مین کمی کیجاے اور مدرات بالکل متروک ہون اور غذا بھی آدھے دن نہ دی جاے اور جسوقت ورم مین نرمی آجاے۔ کبھی پیشاب دبانے اور زور کرنے سے اوتار اجاتا ہی بعد اسکے کہ اچھی طرح سے تلئین اور ارخا کی تدبیر ہو چکے کرنب اور خطمی اور پیاز اور گندنا اور بال کہ اس بارہ مین معین ہوتے ہین جسوقت کہ انکا ضماد کیا جاے۔ فصد منجملہ اون تدبیر کے جنکا کرنا واجب ہی پہلے باسلیق کی پھر اوسکے بعد صافن کی کہ اکثر ایسے فصد ہی کے ہونے سے ادرار بول ہو جاتا ہی

ہوا اکثر یہ الاقیہ واقع ہوتا ہے اور جلد یہ بات ہے کہ پین او تعبیر تدبیرون سے جو معلوم ہو چکی ہین - اور اکثر یہ ضعف واقع ہو جاتا
عارض ہوتا ہے اسکا علاج ایسی دواؤن سے کرنا چاہیے جسمین تسخین اور قبض ہو اور خصوصاً وہ دوائین جنکو ہم نے ضعف حس کے بارہ مین
لکھا ہے - اگر سبب اس مرض کا زمانہ دراز تک پیشاب کا روکنا اور بند رکھنا ہو اوسوقت علاج اسکا آبزن ہاے مرخیہ سے جو
ملین چیزون اور تخم کتان اور حلبہ اور قرطم اور رطبہ سے بنائے گئے ہین کیا جائے اور ضماد بھی جو ایسے ہی ادویہ سے طیار
کئے جائین اور سکے بعد وہ ادویہ مستعمل ہوتی ہین جو شدت اور ادرار کرین اور قاثاطیر کا استعمال ہو - روغن بلسان اور مثل اسی کے
اور روغنون کو خاصیت بھی ہر ایسے مرض مین سے گردہ اور جگر اور امعا اور پشت کے سبب سے اگر حبس بول عارض ہوا ہو وقت
دیا جائے کیونکہ مقصود اصلی علاج انہین اعضا کا ہو اسلیئے کہ اگر ان اعضا کے علاج مین تدبیر کارگر ہوئی تو اس مرض خاص کا زوال
ہو جائیگا اور کچھ نفع علاج سے نہوگا - اور خلاصہ یہ ہے کہ مدرات اور مرخیات کا استعمال آبزن اور ضماد اور پچکاری کے
ذریعہ سے ضرور کرنا چاہیے اور مدرات کا استعمال بھی ضروری ہے مگر یہ کہ اون کے استعمال سے خوف اس امر کا ہو کہ مادہ کثیر بطرف
مثانہ کے اوتار لائین گے پس یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ استعمال دودھ کا اس کے واسطے نہایت عمدہ ہے بشرطیکہ تپ نہو اور جس وقت
کہ بنادق البزور کا استعمال مناسب ہو اسکے ساتھ بھی یہ ہے کہ دودھ ہی کے ہمراہ اونکا استعمال کیا جائے **پیشاب کی ادرار
کرنیوالی اشیا کا بیان** بعض لوگ کہتے ہین کہ پچال کبوتر مع سیاہی ملا کر جب اسکی پچکاری دیجائے فوراً پیشاب کھلجاتا ہے
الغرض جو ادویہ سدہ خلیط کے اخراج کیواسطے اوپر لکھی گئی ہین اور جو دوائین اوس مقام پر ہم نے لکھی ہین کہ حبس بول
برودت سے عارض ہوا ہو - بعض اطبا نے کہا ہے کہ ہمارا تجربہ ہوا اور دواے ہذا کارگر بھی ہوئی وہ یہ ہے کہ ملح طبرزد کا
حمول مقعد مین رکھنے سے ادرار بول بھی ہوتا ہے اور دست بھی آجاتا ہے - کہتے ہین کہ اگر نائزہ مین جون رکھدی جاے
خواہ وہ قراد ہو یعنی چچڑی جو بیلون سے لپٹی رہتی ہین اور مشہور بنام قسافس ہے اور اجل بھی اوسی کو کہتے ہین پس اوسے
احلیل مین داخل کرین پیشاب فوراً کھلجاتا ہے - اسی طرح اگر یہ جانور ہمراہ لہسن کے طلا کیا جائے ادرار پیشاب کا ہوجاے
یا اینکہ سوراخ پیشاب کے مقام مین ایک ریشہ زعفران رکھا جاے پیشاب کھلجاتا ہے اگر ورم کیوجہ سے پیشاب بند نہوا ہو
بلکہ سدہ کے سبب سے اور کیسا ہی سدہ کیون نہو اوسوقت وہ روغن زیتون جسکو دھوپ مین سپید بچھو ڈال کر
چند روز رکھا ہو بطور پچکاری کے استعمال کرنے سے ادرار بول کر دیتا ہے اور یہ بچھو زیادہ زہریلے نہون اور پچکاری چاندی کی
ہو اور پھونکنے کے ذریعہ سے دوا کے پہونچانے مین اعانت بھی کیجاے **قاثاطیر کا بیان اور قاثاطیر کے استعمال کا طریقہ
پیشاب کرانے کیواسطے اور پچکاری دینے کے واسطے کیونکر ہے** جسوقت ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہو اور کسیطرح
ادرار بول نہوتا ہو پھر کچھ چارہ نہوگا اور کوئی حیلہ تدبیری کا استعمال کیا جاے اور قاثاطیر اور آلہ مبتولہ یعنی جسکے
ذریعہ سے پیشاب کرایا جاتا ہے اوسکا استعمال کرین - خبردار ایسے آلہ کا استعمال بوقت ورم کے ہرگز نکرنا چاہیے
ورنہ ایسے وقت کرنا چاہیے جب کہ کوئی شی ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والی مثانہ کے قریب جگہہ پر ہو اسلیئے کہ ایسے وقت
ان آلات کے داخل کرنے سے ورم مین زیادتی ہوگی اور درد زیادہ ہوگا - نہایت عمدہ قاثاطیر کی وہی قسم ہے کہ نرم سیسہ
سے بنایا جائے اور زیادہ تر قبول ٹھہرنے اور درنگ کرنے کا مثانہ مین کرے - کبھی قاثاطیر کے بنانے کے واسطے

بعض دریائی حیوانات کی کھال کی بناتے ہیں اور بعض جانوران صحرائی کی جلد کو بھی پسند کرتے ہیں بشرطیکہ ان جلود کی دباغت اچھی طرح
کر لی ہو اور اسکے بعد ان کھالوں سے آلہ طیار کیا ہو اور ریشم پنیر سے اوسکو چپکایا ہو - اسرب اور قلعی سے جو قاثاطیر بناتے ہیں
وہ بہت اچھا ہوتا ہی پھر اگر زیادہ نرم ہو تھوڑا سا مثل شیشا اور گھونگا ملا کر کسیقدر سخت کر لیتے ہیں یا اسکو زیادہ پگھلاتے پگھلاتے اور
بکرہ کے خون میں بجھاتے ہیں جب سختی آجاتی ہی اوسوقت آلہ بناتے ہیں اسلیے کہ بکرہ کا خون اس بارہ میں زیادہ نافع ہی یعنی
حبس بول کے بارہ میں اور یہ بھی ہی کہ سیسا اور رانگے کے سخت کرنے میں بھی اس خون کو بڑا دخل ہی - واجب ہی کہ سرا قاثاطیر کا
سخت ہو اور گول بھی ہو اور اوس میں چند سوراخ ہوں تاکہ جو سوراخ اس آلہ کا ریت یا خون یا اور کسی خلط غلیظ کے آنے سے
بند ہو جاوے باقیماندہ سوراخ واسطے پہونچانے دوا کے پچکاری کے اور واسطے پیشاب کی دھار چھوٹنے کے کھلے رہیں اور بار بار
اسکے نکالنے پیٹھانے کی حاجت نہ رہے - کبھی یہ آلہ چاندی سے بنایا جاتا ہی اور دیگر اجساد سے بھی اسکی ساخت ہوتی ہی - کبھی یہ
سارا آلہ مثل حقنہ کے بنایا جاتا ہی اور کبھی اوسکا سرا جو کھلا ہوا ہی اوس پر ایک شی ایسی بنائی جاتی ہی جیسے چھوٹی جریب خواہ مثانہ
جو باشش دیکر بڑا کیا گیا ہو اور نرم کیا گیا ہو اور اوسی مقام میں وہ ابھر کر اوپر چڑھائی جاتی ہی جسطرح کہ حقنہ کی بھی ایسی ہی
کیفیت ہی - کبھی ممکن ہی کہ اسکو ایسی شکل پر بنائیں جس صورت کا آلہ احتقان طیار ہوتا ہی جسکی صورت ہم نے قولنج کے باب میں
بیان کی ہی - اگر یہ آلہ بطور مستعمل کے بنایا جاوے اوسوقت محتاج اسکا ہوگا کہ اسمیں کسیقدر تحدیب اور کوز یعنی قب بھی رکھا جاے
اس سبب سے کہ خلا کا رہنا محال ہی لہذا واجب ہی کہ پہلے اسمیں کوئی شی بھر کے پھر اسکو قب دار بنائیں اور قوت سے اس
تحدیب پیدا کریں تاکہ اپنے پیچھے کیطرف اوس بول کو جو دھار چھوٹ کر آتا ہی جذب کرے خواہ اور کسی چیز کو سواے پیشاب کے پانی
ذریشتی سے اوسی مقام میں خواہ اوس جگہ سے اوپر بیٹھے وہ شی جو ہوا سے محصور اور گشت کر اوس جگہ پہونچتی ہی جسقدر کیونکہ
پھر جسوقت یہ جذب کرے اور ہوا داخل نہو سکے گی ضرور ہی کہ پیشاب اوس جگہ پہونچ کر پہونچ جاوے جس چیز سے یہ قرحہ اور
مغاک اندرونی پر کیا جاتا ہی یا تو صوف ہونا چاہیے جسکے ڈورے خوب درست کیے گئے ہوں اور وسط یعنی درمیان و بیچ ان ڈوروں کا
خوب طرح باستواری بندھا ہو یہانتک کہ اگر اوسکے دونوں مختلف کنارے اور طرفین اوسی تجویف اور مغاک میں تھوڑے سے
داخل کئے جائیں بعد ازاں وہ درمیانی ڈورا کھینچ لیا جاوے یہ صوف بھی اوسی کشش سے نکل آوے اور اوسکے ہمراہ وہ چیز بھی
نکل آوے جو مطلوب الاخراج ہی یعنی پتلی اور عمود جو اس مغاک میں سمائی ہوئی ہی خواہ دستہ اور کیل وغیرہ جو شامل اسکے ہی
مع اوس دستہ اور مقام گرفت کے جسکے ذریعہ سے یہ حشو اندرونی نکالا جاتا ہی - اب رہا بیان استعمال ان ادویہ کا بذریعہ
اس آلہ کے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ بیمار کو اوسکے سرین کے کناروں کی ہڈیوں کے بل پر بٹھائیں اور اوسکی مقعد کو
نیچے کیطرف سے حرکت دیتے رہیں اور دونوں زانو کو اوسکے تربیع کریں یعنی اوسکے دونوں زانو چوتڑوں سے ملا دیں
مگر تھوڑا سا فاصلہ بھی رہنے دیں کہ بالکل مل نہ جائیں - اور کبھی آبزن ہاے مرخیہ سے اوسکو نہلا بھی دیتے ہیں اور ضمادہاے
مرخیہ اور مرخات مرخیہ کا استعمال کر لیتے ہیں بعد اسکے قاثاطیر بقدر طول قبضہ کے یعنی دستہ کے داخل کریں اور بہتر یہ ہی
کہ اوسکی تنگی اور کشادگی بقدر تنگی اور کشادگی عضو ہر شخص کی نپی ہوی ہو اور پہلے اس سے قاثاطیر کو قیروطیات سے
ملا کریں خصوصاً ادھان مناسبہ غرض مطلوبہ سے اور اسقدر اس آلہ قیروطی وغیرہ سے آلودہ کریں جسقدر اگر

حالت استعداد کی ہین تھوڑا ہوتا ہی جبکہ پورا الیستادہ ہو [illegible] اسہال بطرف ناف کے ہو بعد ازان بہ نرمی تھا تھیر
تھوڑی مثانہ تک بقدر ایک گھڑی خواہ دو گھڑی [illegible] مثانہ کی فلان جگہ ہو اور ٹھہر جائے گا اور اوسکے ساتھ
درد بھی ٹھہر جائیگا اگر ہو جائے گی خواہ [illegible] کو حرکت دینے لگے اور کھینچا کا پیدا ہو
اور خلاصہ یہ ہو کہ [illegible] ہوتا باقی رہے یا اور زیادہ اول
کیطرف جب یہ سب کام [illegible] ہو وے اور اوسکا علاج [illegible] اور دفع کردین
اگر اوسکے دفع کا ارادہ ہو اور مختصر یہ ہو کہ کوشش ایسی کرین کہ خراش [illegible] اور نرمی [illegible] مہلت دیکر تا ایک سے نہ جائے تقطیر بول کا
بیان تقطیر بول یا تو خود پیشاب ہی کی [illegible] خرابی کی وجہ سے [illegible] یا مثانہ کی [illegible] یا کسی ایسے سبب سے
جو مبادی [illegible] میں ہو اور اسکی وجہ سے پیشاب کی خرابی یہ ہو کہ یا تو حدت اور تیزی پیشاب میں زیادہ ہو یا کثرت سے پیشاب کی
تقطیر پیدا ہو ۔ حدت بول سبب تقطیر کا اوسی وجہ سے ہوتی ہو جیسا ہم نے حسر بول کے باب میں بیان کیا ہو کہ ایسے تیز پیشاب کو
بے تکلف خارج کرنا اوسکی حدت اور تیزی کی وجہ سے ایذا دیتا ہو اور مثانہ میں ایسے تیز پیشاب کا جمع رہنا اور اوسکا بار گران بھی
قابل تحمل و برداشت کے نہین ہو پس طبیعت اوسکو قطرہ قطرہ کر کے دفع کرتی ہو اور یہی تقطیر بول ہو کہ ایک حالت درمیانی ہو
حبس بول اور ادرار بول کے ۔ اور یا اینکہ چھوٹی بوند بھی ایسے تیز پیشاب کی چونکہ بشدت ایذا دہندہ ہو اپنی تیزی کیوجہ سے لہذا
مستدعی اسی کی ہو کہ نکل جائے پس قوت دافعہ اوسکو خارج کر دیتی ہو اگرچہ ارادہ پیشاب کرنے کا نہو ۔ تیزی اور حدت پیشاب مین
یا تو بوجہ غذاؤن کے آجاتی ہو یا دواؤن کے سبب سے خواہ تعب اور جماع وغیرہ کی وجہ سے یا مزاج اون اعضا کا سبب اس
حدت کا ہوتا ہو جو بمنزلہ مبدا کی ہین جیسے جگر اور رگہائے جگر اور گردہ عام اس سے کہ یہ مزاج ساذج بلا مادہ ہو خواہ اینکہ مادی ہو
اور یہ مادہ از قسم مرہ کے ہو یا سوائے مرہ کے اور کوئی شی ہو ۔ یا اینکہ تمام بدن کے سبب سے پیشاب مین حدت پیدا ہو اسلیے
کہ فضول حادہ کے تمام بدن مین کثرت ہو اور طبیعت ان فضول کو دفع کرے اور مجاری بول مین بھی فضول حادہ دفع طبعی سے آجائین
کثرت مقدار بول سبب تقطیر البول اسطرح ہوتی ہو کہ جب مقدار پیشاب کی مثانہ مین زیادہ ہوتی ہو اوسکی گرانی اور ناگواری سے
عضلہ مثانہ تھوڑا سا کھلتا ہو اگرچہ ارادہ نہو اور بلا ارادہ قطرہ قطرہ پیشاب کا گرا کرتا ہو ۔ جو سبب خاص کر عضلہ مثانہ خواہ
مبادی مین اوسکے ہوتا ہو جیسے استرخائے مفرد جو ہمراہ خدر اور بطلان حس کی ہو جسطرح کہ مقعد کو بھی ایسی ہی کیفیت عارض
ہوتی ہو یا ورم کی وجہ سے خواہ کوئی سوء مزاج جو ضعف پیدا کر دے اور اوسی مثانہ سے یہ ضعف شروع ہو خواہ مبادی سے
بطرف مثانہ کے پہونچے اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہو اسی واسطے جو شخص پیشاب کو روکتا ہو اور زیادہ
روکتا ہو تقطیر بول اوسے عارض ہوتی ہی ۔ اور جب مثانہ مین ضعف آجاتا ہو پھر اوسکے انقباض اور سمٹنے پر مطابق مجرائے
طبعی کے قادر نہین رہتا ہو اور اسکے ہمراہ اطلاق اور روانی بول مین بھی ضعف آجاتا ہو خاص کر کے جسوقت مثانہ کی
شکست اس ضعف مین عضل کی ہین بھی کرے مثانہ کی وجہ سے جو تقطیر بول عارض ہوتی ہو پس یا تو ضعف مثانہ کسی سوء مزاج
بارد کی وجہ سے ہو کر تقطیر پیدا کرے اور اکثر یہ بات جیسے ابھی ہم کہہ چکے پیشاب کے روکنے والی کو لاحق ہوتی ہو اور یہ مزاج
اور یہ ضعف دو وجہون سے تقطیر البول پیدا کرتا ہو ۔ ایک یہ ہو کہ ماسکہ کو ضعیف کر دیتا ہو پس ماسکہ کو قدرت باقی

نہین رہتی ہی کہ جو تھوڑی سی مقدار پیشاب کی مثانہ مین آتی ہی اوسے روک نہین سکتا ہی تاکہ زیادہ مقدار جمع ہوکر دفعتاً نچوسکے اور کھل کر پیشاب آسکے کیونکہ ارادہ نہوینی خروج قطرات کا ارادہ نہین ہوتا اور پھر بھی ضعف اسکی وجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہی - دوسری وجہ یہ ہی کہ قوت دافعہ مین ضعف آجاتا ہی پس فشار اور نچوڑنا پیشاب کا بمقدار کثیر نہین کرسکتی ہی اور تھوڑی سی مقدار کو دفع کرتی ہی اور یہ تقطیر کی وہ قسم ہی جو ہمراہ عسر بول کے ہوتی ہی - کبھی یہ ضعف خود مثانہ ہی مین ہوتا ہی اور کبھی بمشارکت اوعضا کے ہوتا ہی جو مثانہ کے اوپر ہین اور ان عضا مین ضعف بسبب الم اور دبیلہ و تضیع یعنی چرک آلودہ ہونے گردہ وغیرہ کے ہوتا ہی پس مثانہ بھی اسی ضعف مین شریک ان اعضا کا ہوجاتا ہی اور یہ چرک وغیرہ رطوبات کے اقسام بطرف مثانہ کے اون عضا سے سیلان کرکے آتے ہین اور ان سے ایذا مثانہ کو پہونچتی ہی - کبھی بسبب قروح مثانہ کے بھی یہ مرض تقطیر البول کا عارض ہوتا ہی اور جرب مثانہ بھی اسکا سبب ہی کہ مثانہ بسبب درد قروح کے قادر حبس بول پر نہین ہوتا ہی - کبھی سدہ یا سے مثانہ کی وجہ سے بھی تقطیر بول عارض ہوتی ہی اور یہ سدہ از قسم ورم مثانہ کے ہو خواہ ورم رحم سے ہو اور امعا کے ورم سے خواہ پشت کے ورم سے خواہ پتھری کی تسدید ہو خواہ کوئی اور قسم سدہ کی ہو مگر پورا سدہ ایسا نہو کہ بالکل راہ پیشاب کی بند کردے اور نہ طبیعت کو قدرت ہو کہ پیشاب کو کسی حیلے سے مثلاً قطرہ قطرہ کرکے دفع کردے - کبھی تقطیر بسبب درد قروح مثانہ کے ہوتی ہی جیساکہ ہم نے باب عسر بول مین اسے لکھا ہی کہ تقطیر البول ایک تو وہ ہی جسکے ساتھ عسر بول بھی ہوتا ہی اور ایک وہ قسم ہی جسکے ہمراہ سوزش اور حرقت بول ہوتی ہی جسکے ہمراہ ان دونون مین سے کوئی شی نہین ہوتی ہی - شاید کہ اکثر اوقات تقطیر البول کے اسباب یہی ہوتے ہین کہ سلس البول کے اسباب سے عارض ہو خواہ عسر البول کے اسباب سے یا حرقت بول کے اسباب سے علامات اورام اور سدد اور اسباب بادیہ وغیرہ اکثر اقسام اور اصناف کے علامات توبخوبی معلوم ہوچکے اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ علامت مزاج حار کی یہ ہی کہ رنگ پیشاب کا اوس پر دلیل ہوتا ہی اور التہاب اور سوزش مقام بول کی اور پہلے سے علامات حرارت کا موجود ہونا - اور علامات مشارکات کے بخوبی معلوم ہوچکے اور کچھ ضرور نہین ہی کہ ہم تطویل کلام ایسے امور مین کرین علاج اوپر معلوم ہوچکا ہی علاج ہر قسم کا جداگانہ کیونکر کیا جاتا ہی - مگر اکثر یہ مرض چونکہ بسبب برودت کے عارض ہوتا ہی اور بسبب فالج کے اور اکثر علاج فالج کا وہی ہی جس سے تسخین اور تقبض پیدا ہو - جو شخص کہ پیشاب کے روکنے سے عاجز ہو اور یہ باہیہ سے اوسکو نفع ہوتا ہی - مشروبات کے اقسام سے جو اسکو نافع ہین تریاق اور مثرودیطوس اور ایارج جالینوس اور انقردیا اور سنجرنیا خواہ سنجرنیا کے ہمراہ بعض مقبضات قویہ ملاکر جیسے حب الآس اور جفت بلوط خواہ اور بھی ایسی ہی چیزین جیسے اکثر مذکور ہوچکی ہین ایضاً حرف بھی نافع ہی اور استعمال ثوم کا بھی نافع ہی کہ ادرار بول منقطع کرتا ہی اور اصلی حالت کی طرف اوسکو پھیر لاتا ہی - منجملہ مجربات کے حاشیا ہمراہ عاقرقرحا ہی اور خاص یہ دوا ہمارے تجربہ مین ہی ہلیلہ کابلی بریان ایک جزء بہمن سپید نصف جزء قونجنج یابس حب الآس اور سندروس اور مر اور کندر سعد اور بسباسہ ملکہ ہر ایک تہائی جزء قرنفل نصف جزء راسن خشک شدہ اور حب المحلب دو جزء شیرہ آملہ سے معجون طیار کرین اور نگاہ رکھین اور استعمال کرین معجون قوی - ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی اور شک ملکہ پانچ درہم مر اور جند بیدستر ملکہ ڈیڑھ درہم کہربا سعد ہر واحد ڈھائی درہم کندر حب المحلب ملکہ دس درہم شہد کے ذریعہ سے طیار کرین اور ہمیشہ ایک مثقال تناول کرین - ایضاً کمون اور قنطوریون اور صعتر ہر واحد دو درہم آب گرم کے

براوے دوسرا نسخہ حب الآس بلوط قشار کندر اور کہون کر پانی ملا نصف جز مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کہنہ کے پینا
ہلیلہ کابلی ہلیلہ آملہ بریان ملک سات درہم قشار کندر پانچ درہم جفت بلوط شرب ہیسیں اور حب خشک ہوجاے ایسے پانی سے تر
کریں جو بلیلہ آہن تاب کیا گیا ہو بعد ازان رب الآس سے معجون کریں — دوسرا معجون حب الآس الاذن ربع جز و تمر ہیرون دو جز
ورق رب سے معجون کریں مقدار شربت دو درہم — یا برگ حنا او صرو کندر اور گلنار اور بلوط سب اجزا ہموزن کسی شربت مناسب کے
ہمراہ بمقدار کافی پلائین — صفت معجون کی جو نافع ہی اور مجرب ہی اور جسکو بول فی الفراش کا مرض ہی او سکے مرض کی اصلاح کر دیتا ہی
نسخہ او سکا یہ ہی ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ ہر واحد دس درہم بلوط ایک شبانہ روز سرکہ مین بھگویا ہوا اور بھنا ہوا بعد بھگونے کے
او سعد روس اور سعد اور کندر نر اور رب الآس یابس اور میعہ یابسہ اور بسد مکد پانچ درہم صرمکی تین درہم شہد سے معجون کریں
دواے قوی جند بیدستر او قسط تلخ اور حاشا جفت بلوط عاقرقرحا سب اجزا ہموزن لیکر آب آس تازہ سے معجون کریں اور سوتے
وقت ایک درہم تناول کریں یا اینکہ روغن حنا اور کندر ہر واحد سے ایک درہم تناول کریں معالجات خفیفہ سے یہ ہی کہ تخم حرفا ایک
مثقال تناول کریں — اور بلوط بھی نافع ہی خصوصاً اگر بلوط سرکہ مین بھگویا گیا ہو اور سرکہ خل العنصل ہو یعنی ایک شبانہ روز
بھگوئین اور پھر ایک توے خواہ ماہی توسے پر بریان کریں اور دس درہم اسکو پلائین — ایضاً انجیر روغن زیتون مین بھگویا ہوا
ایضاً سعد اور کندر ہموزن سفوف بناکر بمقدار ایک مثقال تناول کریں — ایضاً شونیز اور تخم سداب ہموزن لیکر بقدر
ایک درہم کے استعمال کریں — آن بہت اچھی دوا ہی اور ریشہ کا تیل بھی پلانے مین عمدہ دوا ہی اور مالش کرنے مین بھی — شہد کی مداومت
بھی مشائخ کے واسطے اچھی تدبیر ہی — یہ دوا بھی ان لوگون کو نافع ہی جند بیدستر افیون بزر البنج تخم سداب ایک مثقال اسکی مقدار
ایک اوقیہ طلا نامی شراب کے ہمراہ — اگر مومیائی کو روغن زنبق گھول کر شیاف لین اور ناثرہ مین اسی کا ایک قطرہ ٹپکائین
پیشاب کے روکنے پر قادر ہوسکتے ہین — اسی طرح انجیر کھانا ہمراہ روغن زیتون کے سلس البول کا بیان سلس البول کی
یہ صورت ہی کہ پیشاب بدون ارادہ کے ہوجایا کرے اور اکثر یہ مرض افراط برودت سے پیدا ہوتا ہی اور استرخا سے جو عضلہ کو عارض
ہوتا ہی خواہ مثانہ کو جو استرخا عارض ہوتا ہی جیسے آخر مین امراض کی یہی صورت پیدا ہوتی ہی اور کبھی زیادہ استعمال مدرات سے
بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی منجملہ اون مدرات کے شراب رقیق کے اکثر گاہ پینے سے اور خصوصاً بروقت کھانے اور پھیلے ہونے مجاری
گردوں کے اور قوی ہونے قوت جاذبہ کے — کبھی حرارت کثیرہ مثانہ تک جذب کر رہی ہی اور بدن سے رطوبات کو پکار رہی ہی
اوس سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی منجملہ اسباب اس مرض کے فقرات اور گردون کا اپنی جگہہ سے زائل ہو جانا ہی کہ اسکی جہت سے
آفت عضلہ مین آجاتی ہی اور سمٹنے پر عضلہ قادر نہین رہتا ہی لہذا سلس البول پیدا ہوتا ہی — اکثر یہ بھی ہی کہ سلس البول بسبب
آفت مثانہ کے نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ عضلہ مذکورہ کی آفت سے اور نہ خاص پیشاب کی خرابی سے بلکہ کسی ضاغط اور تنگی
پیدا کرنیوالے کے سبب سے پیدا ہوتا ہی جو ہر ساعت تنگی پیدا کر رہا ہو لہذا اوسکی مزاحمت کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا اسا
پیشاب نچوڑ نچوڑ کر ہر وقت بلا ارادہ خارج ہوا کرتا ہی جیسے کہ یہ بات حاملہ عورتون کو خواہ جن لوگون کے شکم مین گرانی
زیادہ ہو عارض ہوتی ہی خواہ اون لوگون کو جو صاحب اورام عظیمہ ہون کہ وہ اورام اون کے اعضاے بالاے مثانہ پر
ہون اب ہر ایک قسم کی تفصیل چونکہ بیان ہو چکی جداگانہ سب کے علامات بیان کرنے کی حاجت نہین ہی کہ اون پر

آگہی با آسانی ہو سکتی ہی علاج جو سلس البول کہ بسبب حرارت کے ہی اور وہ کمتر ہوتا ہی اوسکا علاج ادویہ مبردہ اور مقبضہ سے کیا جاتا ہی
ازانجملہ یہ سفوف ہی تخم خشخاش گلسرخ زیرہ ہر ایک دو درہم واحد پانچ درہم طباشیر دس درہم تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک چار درہم گل ارمنی
پانچ درہم گلنار ایک درہم کافور نصف درہم صمغ عربی دو درہم آب انار ترش سے طیار کرین — ایضاً کہربا گل ارمنی طباشیر سماق سب برابر
مقشر ہر ایک دو درہم گشنیز بریان سرکہ مین بھگوئی ہوئی ایکدرہم مقدار شربت ایکدرہم — ذیابیطس حار کا بھی علاج اس مرض مین کیا جاتا ہی اور
پیاس بند کرنے کی تدبیر مین سماق اور مصل یعنی چھاچھ جوش دیا ہوا اور سوکھا کر ایسکی گولی خواہ تکیہ باندھ کر اور تمر ہندی گشنیز
انار دانہ کے رکھنے سے کیجاتی ہی سلس البول بارد کا علاج وہی ہی جو تقطیر البول بارد کے واسطے مذکور ہوا ہی — ایضاً جاوشیر اور سعد اور راسن خشک
لسان العصافیر ہر ایک دو درہم مر کی تین درہم پس یہی سفوف ہی — کمونی زیادہ نافع ہی خصوصاً جب اوسکے اجزا خوب باریک پیسے جائین اور
کمونی طلا کرنے سے بھی نفع ہوتا ہی — اور خلاصہ یہ ہی کہ کمونی اوس شخص کو نافع ہی جسکے اعضاے بول مین برودت شدید پہونچی ہو
منجملہ اون ادویہ کے جو نافع ہین یہ ہی کہ چار درہم کندر کو تناول کرین کہ اس سے سلس البول بند ہو جاتا ہی خواہ دو درہم محلب کو
تناول کرین — روغنہاے گرم اور ایسے ہی ضماد جیسے مشک اور علتیت اور جند بیدستر اور حضض ہین وغیرہ — حقنہ جید ایک رطل
گوکھرو بیس درہم سعد دس درہم محلب کو چار رطل پانی مین جوش دین اور پہلے آٹھ پہر اسکو بھگو رکھین جب پانی ایک رطل رہ جاے
صاف کرکے نصف وزن اوسکا روغن کنجد ملائین اور استعمال کرین اور روغن مذکور سے حقنہ بھی کیا جاتا ہی — یا ایک حصہ پانی
اور روغن قارا اور روغن بان اور بندق اور پستہ اور بن اور محلب یہ سب اجزا ہموزن اور وزن انکا جیسا براہ حدس طبیب کے
مناسب معلوم ہو اور تھوڑی سی مشک اوسمین حل کرکے حقنہ کرین — روغن بان زیادہ قوی ہی — **بول فی الفراش کا بیان**
بستر پر پیشاب ہو جانا اسکا سبب استرخاء عضلہ مثانہ ہوتا ہی اور اکثر اعانت اس مرض کے پیدا ہونے پر تیزی پیشاب کی بھی کرتی ہی
اور لڑکون کو اکثر گہری نیند سونے سے بھی اس مرض کی اعانت ہوتی ہی — جب پیشاب لڑکون کا اپنی جگہ سے ہٹا طبیعت نے
اور وہ ارادہ مخفی جو اونمین سوتے وقت مشابہ ارادت تنفس سے ہوتا ہی قبل ازانکہ وہ بیدار ہون اوسے بول کو دفع کر دیتی ہی
پھر جسوقت ہاتھ پاؤن طاقت ور ہوے اور جو نیند مین سختی پیدا ہوئی نیند بھی کم ہوتی ہی اور عضو مسترخی اوسکا بھی سختی لاتا ہی
پھر پیشاب کم ہوتا ہی علاج جس شخص کو استرخاء مثانہ اور تقطیر البول و سلس البول ہو جو اوسکا علاج بھی وہی اس مرض کا
بھی علاج ہی خصوصاً دوا اہلیلجات اور دوا راسن اور میعہ اور مروخات مین سے روغن بان کا فائدہ زیادہ ہی او — بایہمہ
واجب ہی کہ سولانے کی تدبیر کیجاے اور غذاے خفیف دینی چاہیے تاکہ نیند بھی ہلکی سے آئے اور زیادہ پانی نہ پینے پائین اور
سونے سے پہلے قصداً پیشاب کرنے کی کوشش کرین اگرچہ خطرہ پیشاب کا نہو — کبھی کوئی بیمار اس مرض کا اوسکی یہ کیفیت ہوتی ہی
کہ خواب مین اوسے خیال ایسا ہوتا ہی کہ اسکو پیشاب زور سے لگا ہوا ہی اور وہ کسی مقام پر پہونچا منجملہ مقامات کے اور وہان
پیشاب کر دیا اور پھر جب اوس مقام پر خواب مین اپنا پہونچنا دیکھے گا ضرور وہان پیشاب کر دے گا تا اینکہ اسکی عادت ہو جاتی ہی اور
بول فی الفراش کا مرض اسکو لاحق ہو جاتا ہی بہ نسبت اوسی مکان خاص کے — پھر اگر وہ مقام جسکو خواب دیکھنے سے اسکو
عین حالت نوم مین پیشاب ہو جاے درحقیقت موجود ہی اور بمنزلہ بیت الخلا یا کنیف اور بدرو ہی خواہ صحرا ای مقامات
براز گاہ سے ہی اور اپنے مرض کے دور کرنے کی تدبیر یہ ہی شخص اوس مقام کے مسجد خواہ اور قسم کے گھر بنا ڈالے جہان پیشاب کرنا

ایک گستاخی اور بے ادبی کی بات ہی اب اسکے خیال مین بحالت بیداری یہ امر راسخ ہو جاے اور پھر جب سو جاے تو موافق عادت
سابق پھر خواب مین اپنے تئین اوسی مقام پر دیکھے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی اوسے یاد آجاے کہ اب تو مین نے اس مقام کو ایک متبرک
خواہ پاکیزہ مکان بنالیا ہی کسی طرح قابل پیشاب کرنے کی اب یہ جگہ نہین ہی اب خواب مین اسکی قوت ارادی (جو پوشیدہ ہو گئی ہی اور
غلبہ خواب سے پورا پورا شعور اوس پر نہین ہی) اس ادب اور لحاظ سے مانع ہو گی پس اسکو توقف عارض ہوگا یعنی پیشاب کرنے سے
رک جائیگا اور یہی توقف مانع تقاضاے قوت دافعہ کا خروج بول پر ہوگا پس ادھر پیشاب کرنے مین اسنے توقف کیا اور فوراً اسکی
آنکھ کھل جاے گی اور جاگ پڑے گا مترجم حاصل اس حکایت کا یہ ہی کہ جو شخص کسی مقام خاص پر پیشاب کرنے کا خواب مین خوگر ہو جائے
اوسکی اس عادت کے ترک کرانے کی ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ اوس مقام پر کوئی مکان ایسا بنالے جہان پیشاب کرنا اوسکے عقائد
مذہبی خواہ رسمی خیالات دنیوی کے اوسے خلاف شان ہو پس جہان اور تدابیر دوائی سے اوسکا علاج ہو سکتا ہی ایک حیلہ غیر دوائی
یہ بھی ہی فقط منجملہ مجربات کے ایسے بیمارون کے واسطے یہ بھی ہی کندر اور بلوط اور مرکی سب ہموزن لیکر تین اوقیہ شراب مین جوش
دین تا اینکہ ایک اوقیہ رہ جاے بعد ازان چھان کر پلائین اور ایک درہم روغن آس ملائین - کہان کیا گیا ہی کہ خرگوش کا گردہ سوکھا کر
ایک جزو اور تخم شبت ایک جزو اور عاقرقرحا اور تخم شبت نصف جزو ان سب ادویہ کو یکجا کوٹ پیس کر بقدر اڈھائی درہم کے
ہمراہ ایک اوقیہ آب سرد کے تناول کرین تو یہ دوا زیادہ نافع ہوگی - دماغ ارنب بری بھی اس مرض کو نافع ہی - جو قرص کہ طیار کیے جائین
اسطرح پر کہ بچگال کبوتر کو پانی مین گوندہ کر قرص بنایا ہو وہ بدرجہ غایت مفید ہین - یا اینکہ مر کو ہمراہ شراب کے جو سرد کی گئی ہو نہار
استعمال کرین - کبھی حقنہ کرنا ایسے ادویہ سے جو کہ حابس بول ہین بھی نافع ہوتا ہی - اور پچکاری بھی ایسی ہی دواؤن کی مثانہ مین
لینی اسی طرح نافع ہوتی ہی **ذیابیطس کا بیان** اس مرض کی یہ صورت ہی کہ ادھر پانی پیا اور فوراً پیشاب ہو گیا - اس بیماری کی
نسبت پینے والی چیزون کی طرف اور بطرف اعضاے بول کے ایسی ہی جو نسبت زلق المعدہ اور امعا کو کھانے والی چیزون کی
طرف ہی - اس بیماری کے یونانی مین یعنی ذیابیطس کے اور بھی نام ہین کہ اسکو ذیاسقوسس اور قراسیس کہتے ہین اور عربی زبان مین اسکو
دوارہ اور دولاب و زلق الکلیہ کہتے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بیماری دفعۃً عارض ہو جاتی ہی اسلیے کہ یہ کیفیت ایک امر طبعی ہی
ارادہ سے واقع نہین ہوتی ہی اور زلق الامعا تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہی اسلیے کہ زلق الامعا مین جس کے ہمراہ ارادہ بھی ہوتا ہی
اور مجاری کی بیماری اور معا کی اور زلق المجاری یہ سب رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہین ذیابیطس کا بیمار پیاسا ہوتا ہی اور پانی پیتا ہی مگر پیاس اوسکی
نہین بجھتی ہی بلکہ ادھر پانی پیا اور پیشاب کر دیا پیشاب کے روکنے پر بالکل قادر نہین ہوتا ہی - سبب اس مرض کا گردے کی خراب
حالی ہوتی ہی یا گردہ ضعیف ہو جاے یا پھیل جاے یا اوس مجری کے منفذ کھل جائین جو گردے مین ہی کہ اس خرابی سے جو مائیت گردے
مین آتی ہی وہان رک نہ سکے - کبھی یہ خرابی اوس برودت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی جو تمام بدن پر غالب ہو رہی ہی یا جگر اور گردے پر
غالب ہی - کبھی یہ خرابی زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوتی ہی یا کسی زیادہ سردی کے پہونچنے سے جو گردے کو زیادہ صدمہ دے
کبھی یہ صورت پیدا ہوتی ہی یا بسبب شدت جذب کے جو قوی حرارت کی جہت سے پیدا ہوا اور وہ حرارت غیر طبعی ہو اور
اوسکے ہمراہ مادہ بھی ہو یا نہو یہ مرض پیدا ہوتا ہی اسطرح پر کہ گردے اور جگر سے یہ حرارت اوس مقدار مائیت سے زیادہ
کشش کرتی ہی جو گردے مین ہو اور گردہ جگر سے اور مائیت کھینچتا ہی اور جگر اپنے اوپر والے اعضا سے رطوبت کھینچتا ہی اور یہ سلسلہ

کوشش کا اور فوراً پیشاب ہونے کا جب مسلسل جاری رہتا ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ جب گردہ و جگر رطوبت سے خالی ہوا اور جگر نے اوپر سے رطوبت کو کھینچا اور اوپر کے مقامات بھی رطوبت سے خالی ہوے پس خشکی پیدا ہوی اور پیاس لگی اور اسی طرح پانی پینے اور پیشاب کرنے کا دورہ چلا جاتا ہی بیشتر یہ مرض انجام کار ذوبان اور دق کیطرف رجوع کرتا ہی سبب یہی ہی کہ رطوبات بدن کے زیادہ کھچ جاتے ہین اور یہ جذب رطوبت بدنکو تر نہین رہنے دیتا اور جسقدر فضلہ پانی کی رطوبت کا بدن مین رہنا چاہیے وہ نہین رہنے پاتا پس ذوبان و دق پیدا ہوجاتی ہی بخوبی معلوم ہی اور اچھی طرح شناخت ہوچکی ہی اون علامات کی جو اسوقت تک اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین علاج اکثر ذیابیطس کی بیماری حرارت ناری سے پیدا ہوتی ہی لہذا اکثر اوسکا علاج تبرید و ترطیب سے کیا جاتا ہی سرد ترکاریان اور سرد فواکہہ اور رُبوب بارد ہ ایسے جو ادرار نکرین جیسے کاہو خشخاش وغیرہ اور ہواے بارد رطب مین بیمار کا ٹھہرانا اور ایسے آبزن سرد مین بیمار کا بٹھلانا جس سے بدن اینٹھ جاے اور پیاس مین تسکین پیدا ہوجاے اور گردے مین برودت آجاے مجاری گردہ مضبوط ہوجائین ۔کافور اور نیلوفر کا سونگھنا بھی مفید ہوتا ہی اسی طرح اور پھول جنکی خوشبو سرد ہی سونگھانا اس مریض کو بہت مفید ہی اور پیاس کے خیال سے بھلا دینا اور پیاس کے روکنے کی تدبیر کرنی سب باتون پر مقدم ہی پس واجب ہی کہ پیاس ہی کی تدبیر کو مقدم کرین اگرچہ بہت پانی پلانے سے ممکن ہوسکے ۔بہتر یہ ہی کہ بہت سرد پانی پلائین اور قی کرادین اور پھر قی کرائین اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی کی سردی سے اندرونی اعضا سرد ہوجائینگے اور پیشاب زیادہ نہ آے گا ۔واجب ہی کہ انکے گردے سے رطوبت کو بقاعدہ جذب الی الخلاف کسی اور طرف پھیر لیجائین مثلاً قی کرائین کہ اوپر کیطرف سے وہ رطوبت نکلجاے خواہ تعریق کرین تاکہ پسینے کی طرف سے رطوبت نکلجاے یا پیڑو کے اطراف پر آنب کی تخدیر کرین یعنی قوت حساسہ کو باطل کردین تاکہ پیشاب کے تقاضے کا احساس باقی نرہے اور اوپر سے رطوبت کی کشش نکرسکے ۔واجب ہی کہ پشت کو تعب دینے سے باز رکھین مدرات سے احتیاط کرنا اور طبیعت کا نرم کرنے سے بھی انکو فائدہ ہوتا ہی اگرچہ معتدل حقنون کے ذریعہ سے طبیعت نرم کیجاے اسلیے کہ اکثر بیماران ذیابیطس قبض شکم مین گرفتار ہوتے ہین ۔کبھی ابتدائی مرض مین حاجت فصد کی بھی ہوتی ہی منجملہ مشروبات نافعہ کے یہ ہی کہ ترش دہی پلائین بہت عمدہ دہی وہی ہی جو لچ دار ہو یعنی بھربھرا ہو خصوصاً بھینس کے دودھ کا اور خوب سرد کیا ہوا ہو ۔اور آب کدوے بریان یا آب خیار ہمراہ اسبغول کے اور آب انار ترش آب توت آب آلوے بخارا اور اسی قسم کی اور سب پینے کی چیزین اس بیمار کو پلانا چاہیئے اور جہان تک ممکن پانی پینا چھوڑ دے ۔رب نعناع بھی انکو زیادہ فائدہ کرتا ہی اور گلاب بلکہ گلاب کا تازہ پھول نچوڑ کر یہ عرق زیادہ فائدہ کرتا ہی اور اونکی پیاس مین تسکین دیتا ہی مقدار شربت دو قوطولی ہی ۔ایضاً وہ پانی جو گاے کے دودھ کے دہی سے خواہ بھیڑ کے دودھ کے ترش دہی سے مقطر کیا جاے وہ بھی نافع ہی اور پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی منجملہ اون چیزون کے جو انکو مفید ہی جیسا لوگ کہتے ہین وہ یہ ہی کہ تین انڈے سرکہ مین آٹھ پہر بھگو رکھے اوسکے بعد وہی انڈے کھلا دے ۔ہم نے جس دوا کا تجربہ کیا ہو وہ یہ ہی کہ آرد جو اور آب دوغ ترش مروق سے بعد اسکے کہ دہی مین جوش اور ترشی آجاے فقاع طیار کرین اور اسکو صاف کرکے خوب نتھار لین اور پھر دوبارہ آرد جو ملا کر پہلی ترکیب کرین اسی طرح جسقدر مکرر بنائینگے زیادہ سرد ہوگا ایسے نتھرے ہوے پانیکو خوب سرد کرکے پلائین ۔منجملہ مرکب دواؤن کے قرص گلنار ہی جسکا یہ نسخہ ہی اقاقیا دو درہم گل سرخ تین درہم گلنار چار درہم صمغ عربی ایک درہم کتیرا نصف درہم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین لعاب اسبغول

اور سرد پانی کے ہمراہ پلائین یا آب کدو کے ہمراہ اور ایضاً قرص طباشیر ہمراہ آب کدو یا آب خیار کے یا آب انار کے۔ ایضاً طباشیر
گل مختوم سرطان نہری سوختہ اور بہدانہ یا ہوا ہو اور ایک جز دس تک سے تین جز تخم خشخاش اصل برگ تخم کاہو ہمراہ اسکے ڈیڑھ جز لعاب
اسبغول کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت جیسی راے طبیب کی ہو مقوی دلی اونمین دواؤن سے بنا کے جانتے ہین
جنمین تبرید شدید ہو یہ نسخہ ضماد کا بہت عمدہ ہو آرد جو نرم نرم کو پلین و رشت انگور کی اور اگر دستیاب ہو روغن شگوفہ بھی اور
شگوفہ سیب ہو بھی ان دونون ادویہ کے ہمراہ شریک کرین اور اسی طرح گل سرخ تازہ اور ریباس و زرانگور خام و عصی الراعی
اور انار کے چھلکے سب کو ملا کر ضماد طیار کرین ایضاً یہ بھی دوا طلا کے طور پر استعمال کیجاتی ہو اقاقیا چار درہم کندر دو درہم عصارہ
لحیۃ التیس گلنار ہر واحد دو درہم ماز و ایک درہم سب دواؤن کو کوٹ کر آس تر و تازہ کے پانی مین گھول کر طلا کرین ۔ منجملہ
قوی حقنہ کے ایک یہ نسخہ ہو جو بہت عمدہ ہو دوسرا یہ کہ جو ترشی ہین اور عصارات جو بارد و قابض ہون او چھنکا کر اوپر چھکا ہو
جہان ضماد کا بیان کیا ہو اونکو ملا کر حقنہ دین کبھی تازہ دودھ یا دودھ اور روغن کدو اور روغن بادام سے حقنہ کیا جاتا ہی
غذا ان لوگون کی وہ چیز ہو جسکا بہت مائل ہو ... بسبب لطیف ہونے کے بخارات بنکر بہت سی
مقدار اوسکی متحلل ہوجاے اور فضلہ خشک باقی رہ کر قبض پیدا کرے اور خشکی اوسکی اسوجہ سے زیادہ ہوگی کہ امعاء کی
رطوبت کو دے مین کچھ جاتی ہی بلکہ اگر وہ غذا لطیف ہو اور اوسکی مائیت متحلل ہوجاتی ہو بدون اسکے کہ اوس سے زیادہ مقدار
پیشاب کی جمع ہو جاے پس لازم ہو کہ لطافت کے ہمراہ اوس غذا مین خاصیت تلیین طبیعت کی بھی ہونی چاہیے ایسی غذا
ان لوگون کے واسطے بہت عمدہ ہو اسلیے کہ عمدہ تر وہ غذا کہ جسکے استعمال کا ان لوگون کو حکم دیا جاتا ہی وہ ہو جسمین تلیین
طبیعت کی خاصیت ہو اور پیاس کو بھی توڑ دیتی ہو ۔ موافق مرض کے ان لوگون کے واسطے یہ غذا ہی کہ جو کا ستو یا آب کشک
شعیر اور ... اور ... کہ اونمین ایسی چیزین ملای جائین جو دافع قبض ہون اور شوربے ایسے جنمین چکنائی زیادہ ہو و کیسالہ
بچھڑون کے گوشت کے اور خرپزہ اور پالک و تازی مچھلی جسمین ترشی پڑے یا نہ پڑے بشرطیکہ پیاس کا خوف ہو اور ... دودھ
پانی ملا کر اسقدر پکائین کہ سب پانی جلجاے اور تھوڑا سا دودھ بھی جلجاے یہ سب چیزین مفید ہین ۔ واجب ہی کہ ایسے لوگ ایسے پرہیز
کرین جو سرد بھی ہون اور قبض بھی پیدا کرین یا ادرار پیشاب کا کرین جیسے بھی سوء ذیابیطس جو برودت سے پیدا ہوتا ہی اور یا نہیم
پیاس سے خالی نہین ہوتا ہی اور ہم نے آج تک کوئی بیمار اس قسم کا نہین دیکھا جسکو ذیابیطس بارد ہو پھر بھی بعض علماء متقدمین نے
اوسکی تدبیر کی ہی اور یہ کہا ہی کہ بہ لطافت اوسکی پیاس مین سکون پیدا ہونے کی تدبیر کرین اوسکو چند مرتبہ حقنہ لینہ سے مسہل دین
پھر اوسکو حب جبر گیارہ عدد چنے کی برابر کھلائین پھر اوسکو تین دن آرام دین پھر وہی پہلی تدبیر کرین پھر اوسکو کھانا کھلا کر
سولی وغیرہ سے قے کرائین پھر اوسکے بدن کو سینگیان لگا کر گرم کرین اور انھین مقامات پر جہان سینگیان لگی ہین کمادات
اور بخورات کو رکھین خصوصاً اطراف پر ۔ اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہی کہ ادویہ محمرہ کا استعمال کرین پھر چند روز اوسے
راحت دین پھر سواری کی ریاضت بقدر معتدل اوس سے کرائین اور مالش بدن کی بقدر معتدل کرائین خصوصاً اوسکے
اطراف کی مالش ۔ کبھی حمام گرم سے نہلائین اور شراب ریحانی پلائین ۔ **کثرت بول کا بیان** پیشاب زیادہ آنے کی کئی وجہین
ہوتی ہین ایک یہ بھی ہو جیسے ذیابیطس مین زیادہ پیشاب آتا ہی اور یہ کثرت پیشاب کی فقط یہی نہین ہی کہ اسکے ہمراہ پیاس ہو

بلکہ ایسی پیاس ہو کہ فرو نہو تی ہو اور دم پانی پیتا اور فوراً پیشاب کی راہ نکلجائے - بعض قسم کثرت بول کی وہ ہوتی ہے جسمین پیاس کی چندان شکایت نہین ہوتی ہے پر اوسکے ہمراہ پیشاب مین سوزش اور تیزی بھی ہو اسکا سبب وہی پیشاب کی تیزی یا قروح ہوتے ہین جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور اگر سوزش و تیزی پیشاب مین نہو تو اس مقام پر سبب سلس البول یا وسکے ہین سکتے - برودت کا یہ خاصہ ہے کہ ادرار زیادہ پیدا کرتی ہے اسوجہ سے کہ قبض شکم سردی سے پیدا ہوتا ہے اور انتڑیوں مین گرمی پیدا ہوتی ہے جس شخص کو پاخانہ زیادہ آسے اور پتلا ہو اوسکو پیشاب کم آتا ہے اور جسکو پاخانہ خشک ہو اوسکو پیشاب زیادہ آتا ہے - قریب قریب اسی کے اوپر کے بیانات سے بہت سی باتین معلوم ہو چکی ہین اور ان سب کے علاج بھی اوپر گذر چکے ہین - اس جگہ بھی چند معالجات اوس کثرت بول کے ہم بیان کرینگے جو برودت کی وجہ سے عارض ہو - اب ہم کہتے ہین کہ جمیع ادویہ باہیہ اوس شخص کو نافع ہین جسکو سردی سے زیادہ پیشاب آتا ہو اور نہار او شہد کر نیم برشت انڈا کھانا بھی نافع کرتا ہے جوش کیا ہوا دودھ بھی اسکو مفید ہوتا ہے ایضاً حب الآس اور سوکھا ہوا امرود اور تھوڑی ون کا جوشاندہ ہر روز نہار بقدر دو اوقیہ پینا چاہیے مرکی بھی اسکی عمدہ دوا ہے اسی طرح محلب اور اسی طرح سعد اور اسی طرح کندر اور اسی طرح تودریجان اور اسی طرح خبث الحدید اور کشنیز خشک کہ یہ بھی نافع ہے - یہ ایک دوا ہے جو بنائی جاتی ہے چند بید سعتر اور قسط اور مرور حاشا اور جفت بلوط عاقرقرحا یہ سب اجزا برابر لیکر تازہ آس کا پانی نچوڑ کر گولیان طیار کرکے بمقدار شربت سوتے وقت انکو دیتے ہیں - ایک حقنہ بہت عمدہ ہے جو گردے کو قوی کرتا ہے یہ ہے کہ کھر و کو لیکر اوسکا عرق نچوڑیں اور بھیڑ کے پائے کا گودا اور اوسی کے دونون خصیہ اور بکری کے گردے کی چربی ان سب کو برابر اجزا لیکر اور انھین جانورون کے گوشت کی چربی اور تازہ دوہا ہوا دودھ اور چھسے کی جڑین اور روغن حبۃ الخضرا سب کو بقدر وزن اول کے لیکر ملائین اور حقنہ کرین

بول الدم اور بول مدہ اور بول غسالی اور شعری وغیرہ کا بیان

محض خون کا پیشاب یا تو اس سبب سے آتا ہے کہ اوپر کے اعضاے بول جیسے گردہ مثانہ جگر اور تمام بدن مین خون بافراط پیدا ہوا اور رگونمین تفرق اتصال ایک قسم کا منجملہ اقسام سہ گانہ کے معلوم ہو چکے ہین پیدا کرے یا کسی عادت کا ترک ہو جانا خواہ اور وہ باتین پیدا ہون جو اوپر معلوم ہو چکی ہین یا بطور بحران کے خون آسے یا فضول دموی کا اس خون کے نکلنے سے تنقیہ ہو جاسے یا کوئی صدمہ خواہ اوچک پھاند کے سبب سے یا گر پڑنے کی وجہ سے یا ایسی چوٹ لگنے سے جو خون کو ہلا دے اسی طرح اور جو چیز قائم مقام انھین امور کے ہو مگر ایسی صورتون سے خون کا پیشاب کمتر ہوتا ہے - یا یہ کہ قریب قریب اعضاے بول کے کسی رگ کے کٹجانے سے یا منھ کھلجانے سے یا پھٹ جانے سے کسی چوٹ کے صدمہ سے یا گرنے کے صدمہ سے یا زیادہ سردی کی وجہ سے جو تکثیف کی وجہ سے رگ کو پھاڑ دیتی ہے خون کا پیشاب آسے یا تاکل یعنی کسی عضو کے سڑ جانے سے خون کا پیشاب ہو - کبھی بول الدم تمدد اور گزاز قوی سے بھی پیدا ہوتا ہے - کبھی ایک قسم بول الدم کی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ لحمیت بدن کی پگھل کر خون رقیق بنجاتی ہے یا یہ سبب ہوتا ہے کہ خون بدن کا بہت پتلا ہوتا ہے کہ اسوقت اگر گردہ قوی ہوا خون کو زیادہ جذب کرتا ہے - پہلی بات یعنی دو بان اوسکے لیے دو قسم کے معین ہین واسطے بسہولت جاری ہونے خون کے ایک تو یہ کہ یہ خون جو گوشت پگھل کر بنتا ہے خون صالح نہین ہوتا ہے بلکہ بمنزلہ فضلہ کے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان خون کا قوام درست نہین ہوتا ہے اسوجہ سے اعضا کے

بدن اسکو قبول نہین کرتے لہذا مثانہ مین جذب ہوکر پیشاب کی راہ نکلجاتا ہی۔ اور دوسرا امر یعنی خون کا رقیق ہونا اسکے واسطے
ایک ہی معین ہی اور یہ اوسکا پتلا ہونا ہی جسوقت گردہ اسکو بقوت جذب کرتا ہی پس مثانہ کی طرف دفع کر دیتا ہی۔ بول الدم
غسالی بسبب ضعف ہاضمہ یا ضعف قوت ممیزہ گردہ کے پیدا ہوتا ہی یا جگر کے انھین دونون قوتون مین ضعف آجانے سے
پیدا ہوتا ہی۔ وہ بول الدم جسمین اخلاط غلیظہ ملے ہون اکثر ضعف گردہ کی وجہ سے ہوتا ہی۔ اسی طرح پیشاب مین ایسی چیز کا آنا
جو بال سے مشابہ ہو بیشتر اسکا سبب رگون کا ضعف ہضم ہوتا ہی اکثر یہ بال جو پیشاب مین آتا ہی وہ بالشت تک لانبا پایا گیا ہی
کبھی سفیدی مائل اور کبھی سرخی مائل ہوتا ہی اس بال کا اسقدر لانبا ہونا اس سبب سے ہی کہ اسکی پیدائش گردے وغیرہ کی
پیچیدگی راہ اور چھلنی سے ہوتی ہی اور غذا غلیظ اور دودھ کے قسام اور دانہ جیسے باقلا وغیرہ کھانے سے۔ پیشاب مین ایسے
بالون کے نکلنے سے کچھ خوف نکرنا چاہیے جسقدر ناواقف آدمی کا دل اسکے دیکھنے سے بہت تنگ ہوتا ہی اور اوسپر خوف طاری
ہوتا ہی۔ پیپ کا پیشاب اور خون اور پیپ ملا ہوا پیشاب اسکا سبب اکثر یہی ہوتا ہی کہ اوپر کے اعضا جیسے پھیپھڑا و سینہ
جگر ان مین پھوڑے ہوتے ہین اون کے پھوٹنے سے ایسا پیشاب ہوتا ہی یا گردے و رحم اعضاے بول کا شگافتہ ہوجانے
یا قروح اعضاے بول کے اونمین کھجلی ہو یا نہو اون سے یہ پیپ اور خون پیشاب مین آتا ہی۔ بول غلیظ کا سبب یا تنقیہ اور
بحران اور دفع طبیعت ہوتی ہی کہ اوسکے بعد سبکی اور خفت بدن مین پیدا ہوتی ہی اور کبھی کثرت اخلاط غلیظہ کی ضعف ہضم
پیدا کرکے گھاڑے پیشاب ہونے کا سبب ہوتی ہی۔ چکنے پیشاب اور دوا قسام پیشاب کے جو بسہولت نکلتے ہین چربی کے پگھلنے پر
دلالت کرتے ہین۔ واجب ہی کہ اوس تفصیل کو ملاحظہ کرین جو ہم نے پیشاب کے بیان مین لکھی ہی بقراط کہتا ہی جسوقت
خون کا پیشاب آئے اور درد نہو اور تھوڑا تھوڑا پیشاب مختلف اوقات مین ہو اوس سے کچھ خوف نہین ہی لیکن اگر ہمیشہ اور
بہت دنون تک خون کا پیشاب آے تو اکثر تپ پیدا ہوتی ہی اور پیپ پیشاب مین آنے لگتی ہی علامات جو پیشاب خالص
خون کا بسبب امتلاے بدن اور ایسے اسباب سے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین عارض ہو اوسکے اسباب اور علامات وہی ہین
جو اوپر مذکور ہوچکے۔ جو بول الدم کسی رگ کے منھ کھلجانے یا پھٹ جانے سے عارض اوسکے ہمراہ درد نہین ہوتا ہی
اور خون صاف اور درست قوام کا ہوتا ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ جو خون رگ کے کھلجانے سے آتا ہی وہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہی اور
جو خون رگ کے پھٹ جانے اور شق ہوجانے سے آتا ہی وہ زیادہ ہوتا ہی۔ مثانہ کے کھلجانے یا پھٹ جانے سے زیادہ خون کا پیشاب
نہین ہوتا ہی جیسے گردے کے پھٹ جانے یا منھ کھلجانے سے بکثرت خون کا پیشاب ہوتا ہی اسلیے کہ مثانہ مین غذا کی مائیت صاف
ہوکر آتی ہی اور جو خون مثانہ کی غذا ہونے کے واسطے آتا ہی وہ اوسکی چھوٹی چھوٹی رگون مین آتا ہی پس زیادہ خون مثانہ مین
نہین موجود ہوتا ہی اور گردے کی یہ کیفیت ہی کہ اوس مین خون کثیر ہمراہ مائیت کے آتا ہی اور وہین پر یہ خون مائیت سے
صاف ہوجاتا ہی اور بڑی بڑی رگین جو گردے مین آگئی ہین اون مین یہ خون مائیت سے جدا ہوکر اور اعضاے بدنی کو
پہونچتا ہی پس گردے مین خون مقدار محتاج الیہ سے زیادہ ہوتا ہی لہذا اسکے پھٹ جانے یا منھ کھلجانے سے پیشاب
مین زیادہ خون آےگا۔ گردے کی رگین بھی چندان مضبوط نہین ہین اور نہ اونکی خلقت مین وسعت ہی اور نہ اونکی
[illegible] ہی اور مثانہ کی رگین خوب دوختہ ہین ایسی کہ پھٹ جانے اور شگافتہ ہونے کے قابلیت ان رگون مین [illegible]

بنظر اون کے وضع خاص کے کم تھی - زخموں سے جو خون آتا ہی اوسکے ہمراہ درد بھی کسیقدر ہوتا ہی اور اگر قرحہ میں آکل بھی ہو تھوڑا تھوڑا خون آئے گا اور سیاہی مائل ہوگا اور کبھی اوسمین بدبو بھی ہوگی اور اکثر بعد امراض دیگر کے ہوتا ہی اور اکثر اوسکے ہمراہ چھلکے اور پیپ بھی ہوتا ہی اور جب خون پاکیزہ نکلنے لگے تو یہ مرض زائل ہو جاتا ہی اور بھی وہی علامتین قروح کی اور جو چیزین قروح سے خارج ہوتی ہین سب موجود ہوتی ہین - ذوبان سے جو بول الدم عارض ہوتا ہی اوس پر دلالت خود ذوبان کرتا ہی اور وہ یہ ہی کہ وہ خون رقیق ہوتا ہی جیسے جلا ہوا خون اور جیسے ریگ سے جدا ہوا پانی - جو خون اس سبب سے آتا ہی کہ تمام بدن کا خون رقیق ہوگیا ہی اوس پر دلیل یہ ہوتی ہی کہ اگر فصد لی جائے خون نہایت پتلا نکلے اور کوئی بھی علامت اسکی نہین ہی جس مقام سے پیپ یا خون آتا ہی اوسکی شناخت درد سے کیجاتی ہی بشرطیکہ درد اوس مقام پر ہو اور اون بیماریون کی شناخت سے جو ان اعضا مین تقین ورم ہو خواہ دبیلہ یا قرحہ ہو یا امتلا ہو اور یہ سب باتین بذریعہ اختلاط اور آمیزش کے پہچانی جاتی ہین جسقدر آمیزش پیشاب مین زیادہ ہو اوسیقدر وہ عضو مثانہ سے بلندتر اور دورتر ہوگا اور جسقدر یہ عضو جانب اسفل مین ہوگا اوسیقدر پیشاب مین آمیزش خون وغیرہ کی کم ہوگی اور پیشاب اوس سے جدا ہوگا - جو بول الدم ایسے اسباب سے ہو جو قریب احلیل یعنی ناثرہ کے ہی اوسکی شناخت یہی ہی کہ پیشاب پہلے ہو اور خون وغیرہ پیچھے آتا ہی اور جو بول الدم کہ اعضاے بعیدہ احلیل سے ہوتا ہی اوسمین کبھی پیشاب کے بعد خون آتا ہی اور کبھی پیشاب سے ملا ہوا ہوتا ہی - بول الدم غسالی جو ضعف گردہ یا ضعف جگر پر دلالت کرتا ہی پس جو گردے کے ضعف سے ہوتا ہی وہ سفید زیادہ ہوتا ہی اور کسیقدر غلیظ ہوتا ہی اور ضعف جگر سے جو بول الدم ہو وہ مائل بسرخی ہوتا ہی اور رقیق ہوتا ہی اور خون کے مشابہ زیادہ ہوتا ہی - بول الدم ورمی پر جو غسالی ہو یا مدی ہو اوس پر علامات ورم ہر عضو کے بجائے خود دلالت کرتے ہین اور تپ کا لازم ہونا بھی اس پر دلیل ہی - جو بول الدم قیحی ہو اور کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے یہ پیپ نکلی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ بمقدار کثیر دفعۃً نکلتا ہی اور انجام مین اوسکے کچھ یعنی خراش او قرحہ نہین پیدا ہوتا ہی اور نہ کوئی اور ضرر اوس سے عارض ہوتا ہی اور قروح سے جو پیپ نکلتی ہی وہ تھوڑی تھوڑی اور متفرق اوقات مین ہوتی ہی اور اکثر جس عضو سے گذر کر آتی ہی اوسکو فاسد کر دیتی ہی اور اوسمین پیپ ڈالدیتی ہی جو قسم ایسے پیشاب کی جسمین خون یا پیپ وغیرہ نکلتا ہی بطور بحران کے ہو اوسکے ہمراہ خفت پیدا ہوتی ہی اور قوت آجاتی ہی اور دفعۃً سکون ہو جاتا ہی جو بول الدم بسبب امتلاء بدن یا ترک ریاضت یا کٹ جانے کسی عضو کے ہو وہ کے واسطے ادوار ہوتے ہین علاج جو بول الدم بسبب امتلاے بدن کے ہو خواہ اور اسباب سے جو اوسکے ہمراہ مذکور ہوئے ہین اوس کا علاج بیان اصول کلیہ مین اور بعد اون کے بھی ہو چکا ہی - اور جو بول الدم قروح کی وجہ سے ہو اوسکا علاج وہی ہی جو قرحہ اور آکلہ کا علاج ہی اور اس سب کو اپنے مقام خاص مین بیان کر دیا ہی ضعف ہضم گردے اور جگر کے سبب سے اور ذوبان کے سبب سے اور رقت اخلاط کے سبب سے جو بول الدم پیدا ہو اوسکا بھی علاج معلوم ہو چکا ہی - اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ دفع بحرانی اور جو دفع بر سبیل تنقیہ طبیعت ہو اوسکا بند کرنا اچھا نہین پھر اگر حاجت اوسکے بند کرنے کی ہو تو صافن کی فصد بہ نسبت باسلیق کے زیادہ مفید ہی اور چاہیے کہ بعد فصد کے غذا کی تلطیف کرین اور قابض غذا کا استعمال نکرین جیسے سماقیہ جبتک پیشاب صاف نہوا ہو پہلے کہ قابض چیزین کہانے سے خون کی چھوٹی چھوٹی پوٹیان بندہ جائنگی اور مجاری مین تنگی پیدا کرینگی اور ایسی تنگی کی وجہ سے کہ مائیت اولی طرف چلی جاتی ہی اور اس مین بڑا خطرہ ہی اور اسی طرح ترش چیزین کھلاتے مین

قطرے یا پانی جو پیشاب مین آتے ہین اون کے علاج مین حاجت اس بات کی ہی کہ ادویہ ملطفہ مقطعہ بلا قسم مدرات کے استعمال کیا جاسے اور پتھری نکالنے کی دوائین جو مذکور ہوچکین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے - غذا ایسی دینی چاہیے جسمین ترطیب غریزی ہو جو خون پیدا کرے جس بول الدم کا علاج ہمکو اس مقام پر لکھنا واجب ہی وہ یہ ہی کہ خالص خونکے پیشاب کا علاج لکھین - خالص خون کا پیشاب جو بہ سبب رگون کے تفرق اتصال کے عارض ہو اونیز وہ علاجات مشترکہ جو بہ سبب گردے اور مثانہ کے بول الدم مین کرنی چاہئین یہی ہین کہ تبرید پیدا کرین اور خون روکنے کی تدبیر اون دواؤن سے کرین جنکو ہم نے خون حیض کے روکنے مین لکھا ہی اور ان دواؤن کے ہمراہ تھوڑی سی مدرات شامل کرین تاکہ ان کا نفوذ بخوبی ہوجاے - اور یہ بھی لازم ہی کہ خون کو کسی اور طرف کھینچ لیجائین جیسے اکثر ہر بار ایک فصد باسلیق کی کھول کر جسمین تھوڑا سا خون نکلے - غذا ایسی کھلائین جو خون کی تبرید کرے اور خون کو گاڑھا کردے آرام اور راحت رسانی ان بیمارون کی زیادہ کرین اور اطراف کی بندش بھی کرنی چاہیے - جماع کو یہ بیمار بالکل ترک کردے - آبزن ایسے کہ جسمین ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو جیسے عدس مقشر اور پوست انار اور یہی اور امرود و مازو عصی الراعی وغیرہ کو جوش دیا ہو - منجملہ قوی دواؤن کے اس بول الدم کے روکنے مین گوکھرو ہی اور تراشہ چوب چنی و قنطوریون کی جڑ اور حب قاوانیا - طلا کے اقسام مین سے جہان مل سکے بیخ عوسج اور خرنوب نبطی و خرنوب الشوک و سماق و جنگلی آلو بخارے کی جڑ اور پوست انار ان سب مین ابریسم یا آب انگور خام یا آب گل سرخ تازہ ملاکر طلا طیار کرین حی العالم سے تنہا طلا طیار ہوتا ہی اور بہت اچھا ہوتا ہی خصوصاً اوسکی جڑ سے کتیرا اور دیگر عصارات قابضہ ملاکر - لطوخات جو تھیہ اور پیڑو پر لگاے جائین اون مین سے ایک نسخہ یہ ہی مرمکی پھٹکری سرخ مازو کاغذ سوختہ اقاقیا - پینے کی دوائین جیسے قرص گلنار ہمراہ دم الاخوین کے اور قوی دوا پینے کی جسکی حاجت اوس بول الدم مین ہوتی ہی جو مثانہ کی خرابی سے پیدا ہو وہ یہ قرص ہی پھٹکری گلنار دم الاخوین ہر ایک درہم کتیرا دو درہم صمغ عربی نصف درہم مازو کے شربت شیرین کے ہمراہ استعمال کرین یا شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ - جو دوا اس سے کم قوی ہی اسلم ہی وہ یہ ہی کتیرا تخم خشخاش گل مختوم عصارہ لحیۃ التیس صمغ الوے بخارا سیاہ کہربا سب جز برابر مقدار شربت دو درہم تک یا تین مثقال تک ایضاً بیخ حی العالم کہربا ہر ایک جز شادنج نصف جز گل ارمنی ڈیڑھ جز مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک اور بعض عصارات قابضہ ملاکر اور کبھی انھین عصارات مین مخدرات ملاے جاتے ہین جیسے یہ نسخہ زعفران سپند خبازی کے دانہ آفیون ہر ایک درہم بادام چھلا ہوا سا ہی تین عدد مقدار شربت ایک جلوزہ اور دوسرے نسخہ مین بقدر ایک جوزہ کے ایضاً - پوست بیخ یبروح بریان انیسون بریان تخم کرفس بریان ہر ایک تین درہم خشخاش سیاہ بارہ درہم طلا نامی شراب سے ملاکر طیار کرین مقدار شربت دو درہم ایضاً سفوف کا نسخہ شاخ گوزن سوختہ اور کتیرا دونون ہموزن لیکر ہمراہ رب آس کے پھانک جائین ایضاً ایک دوا ہی جسکی قدیم زمانہ کے طبیبون نے بہت تعریف کی ہی حب صنوبر بارہ عدد بادام تلخ مقشر نو عدد تخم خبازی تین درہم مقدار شربت ایک درہم نہار اوٹھ کر - جو دوا بول الدم مثانی خاص ہی اوسمین قوی دواؤن کو اختیار کرنا چاہیے اور مدرات بھی قوی درکار ہین - منجملہ اون دواؤن کے یہ بھی ایک دوا ہی کہ آس یا عفص کو سرکہ مین پکاکر ضماد کرین تمام مثانہ پر اور دونون کولھون پر اور اس مرض مین لازم ہی کہ پچکاری بھی دیجاے ایسی دواؤن سے جیسے عصارہ بارتنگ اور عصارہ بطباط اور عصارہ تخم خرفہ - انھین دواؤن مین سے وہ قرص پھٹکری

کا ہی جو اوپر مذکور ہو چکا ہی اور قرص اون مخدرات کا جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور شاخ گوزن سوختہ کہربا شادنج [illegible]
عصارہ لحیۃ التیس گلنار تھوڑی سی پھٹکری قاعی سوختہ [illegible] اور تھوڑے سے مخدرات جیسا افیون سے [illegible]
منجملہ تدبیرون کے جو سیلان بول الدم مثانہ کو بند کرے [illegible] یہ ہی کہ پچھنے سے اور رگڑنے سے اور پیڑو کے مقامات پر سینگیان [illegible]
کہ یہ تدبیر خون کو روک دیتی ہی پھر بعد اوسکے وہ تدبیر کرین جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہی جو کہ اون سے خون بند کرنے کے بیان [illegible]
غذا اسکے وہ روٹی ہی جو دہی مین چور اکرکے بھگوئی گئی ہوا ور رمانیہ و سماقیہ اور اگر قوت ضعیف ہو اوسکی تقویت [illegible]
کرنی چاہیے جو قابض ہو اور گھلے ہوئے گوشت کا ہو یخنی کبک و دراج اور بچلے کی جسمین ترشی آب انگور خام اور انار [illegible]
پڑی اور دودھ خوب پکایا ہوا اسی طرح اور غذائین - پھر اگر بدون پلانے اسی شراب کے چارہ نہوا سلیے کہ قوت ساقط [illegible]
اور خواہش زیادہ ہی تو مازو کی شراب جو غلیظ اور سیاہ ہی پلانا چاہیے جسوقت وہ بیمار جسکے پیشاب مین خون یا پیپ آتا ہو اچھا ہو جاے اوسکو چاہیے
کہ پانی ملی ہوئی شراب پئے تاکہ جلا کرے اور ادرار کرے اور پیشاب کو اپنے کبھی نہ روکے ورنہ بیماری پلٹ آسکے گی دوسرا مقالہ تمام ہوا

بیسوان فن مردون کے اعضاے تناسل کے احوال کا بیان

اس فن مین دو مقالہ ہین پہلا مقالہ کلیات کے بیان مین اور منی کے رہنے کی جگہ جن اعضا مین ہی اون کا بیان

پہلا مقالہ کلیات کے بیان مین دونون انثیین جیسا اوپر بیان کیا گیا وہ عضو جسمین پیدا کیے گئے ہین انثیین مین منی اوسی
رطوبت سے پیدا ہوتی ہی جو انثیین مین رگون سے پہنچ کر آتی ہی گویا کہ وہ رطوبت تمام بدن کی غذا [illegible]
پختہ خون اور نہایت لطیف سے بنتی ہی ان دونون مین پہونچکر روح کو حرکت دیتی ہی اور اون مجاری مین پہونچتی ہی دونون
بیضونمین از قسم رگون کے ہین اور اون رگون کا نکلنا اور پیدا ہونا ایک رگ متحرک اور ایک رگ ساکن سے ہی یہ دونون رگین [illegible]
اصل اور جڑ کے ہین جن رگون مین یہ خلط آتی ہی اور دونون بیضونمین وہ رگین ساکن او متحرک دونون قسم کی ہین انکا گھماو
اور پیچیدگی اور شاخ در شاخ ہونا بہت زیادہ ہی یہان تک اگر ایک پتلی سی رگ بھی ان مین سے کٹ جاے ایسا معلوم ہوگا جیسے
بہت سی رگین کٹ گئین اسکا سبب یہ ہی کہ انثیین کی رگونمین سوراخ اور منہ زیادہ ہین ایسے کہ ظاہر ہوتے ہین [illegible]
یہ منی اون مقامات مین گرتی ہی جنکو ہم اوعیہ منی کہتے ہین اور اون کا بیان آگے آتا ہی اوعیہ منی سے پھر نایزہ مین پہونچتی [illegible]
نایزہ سے عورتون کی شرمگاہ مین پہونچتی ہی جس مقام پر جماع کیا جاتا ہی اور یہی جماع [illegible] رحم تک پہونچتی ہی رحم
کھل کر اسکو اچھی طرح سے جذب کر لیتا ہی بشرطیکہ مرد اور عورت دونون کی تندی شہوت ساتھ ہی ہو اور ساتھ ہی انزال ہو جاے
انثیین دونون مجوف یعنی کھوکھلی ہین اور ہر ایک بیضہ عضو غددی ہی سفید گوشت اور بہت مشابہ ہی پستان کے گوشت سے سو [illegible]
جو خون اس مین آتا ہی وہ بھی اسی کے ہمرنگ ہو جاتا ہی خصوصًا اس سبب سے کہ حرارت غریزی روح کی اسکو پلا دیتی ہی - دونو جسمین رگین
انثیین تک آتی ہین ایک بڑی جھلی ہی جو پیڑو پر کھنچی ہوئی ہی - اور وہ جھلی جو اورده اور شرائین وارده انثیین کو ڈھانپے ہوئے ہی
اوسکا منشا یعنی جاے روئیدگی صفاق اعظم سے ہی جیسا کہ پہچانا گیا ہی اور اپنے مقام پہ بیان ہو چکا ہی اور اسی سبب سے تعلق [illegible]
اس جھلی کو نخاع کی جھلی سے - اور اسی جھلی سے اوترتی ہین وہ چیزین جو اوترتی ہین از قسم رگون کی اور علائق کے اطراف مین
پٹھون کے اور انثیین کے پس اسی سے ریاح پیدا ہوتی ہین جسقدر کہ بیکار آمد ہین اور اس مین نفوذ کرتی ہین - اور

وہ جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوے ہی چونکہ چند خون تک اوسکا نفوذ ہی وہ بھی تولید ریاح کرتی ہی۔ تشریح عروق کے بیان مین یہ بات معلوم ہو چکی ہی
کہ بائین بیضہ مین وہ رگ آتی ہی جو غدد مین نہین آتی ہی اور یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ جو رگ داہنے بیضہ مین آتی ہی اوسمین جو خون پہونچتا ہی
نہایت پختہ اور نہایت پاکیزہ اور صاف مائیت سے ہوتا ہی۔ داہنا بیضہ اکثر آدمیون مین بہ نسبت بائین بیضہ کے قوی تر ہوتا ہی
سوا اسکے اوس شخص کے جو حکم مین اعسر یعنی بائین ہتھے کے ہی۔ اوعیہ منی کی ابتدا مثل پیچ یعنی چھچھے کے ہوتی ہی ہر ایک بیضہ مین ایک
چھچھہ سا ہوتا ہی اور بھرا ہوا گویا کہ بیضہ سے جدا ہی اور اوس سے پیدا نہین ہوا ہی اگرچہ چھچھہ ہر ایک بیضہ سے ملا ہوا ہی اور مماس
بھی ہی۔ ہر ایک چھچھہ بیضہ کے قریب آکر خوب پھیل جاتا ہی اور اسی جگہہ پر اس مین قبب پیدا ہوتا ہی جو خوبی محسوس ہی پھر اسمین تنگی اور
کوتاہی شروع ہوتی ہی اگرچہ یہ دونون چھچھہ کبھی بعد کوتاہی کے پھر پھیل جاتے ہین خصوصاً عورتون کے بدن مین انکا پھیلاو دوبارہ
اوس مقام پر ہوتا ہی جہان پر یہ پیچ انتہا کو پہونچ جاتے ہین۔ یہ اوعیہ منی پہلے تو اوپر چڑھتی ہین بعد اوسکے ہمراہ گردن مثانہ کی
مجرای بول سے نیچے کی طرف جھکتی ہین۔ قضیب یعنی ڈانڈ یہ ایک عضو مرکب ہی جسکی ترکیب چند اعضاے مفردہ سے ہوی ہی اون مین
رباط بھی اور پٹھے بھی ہین اور رگین بھی ہین اور گوشت بھی ہی اور مبدا اسکی جائے روئیدگی کا وہ جسم ہی جو پیڑو کے گوشت سے اوگتا ہی
اور یہ جسم رباطی ہی تجویف اس مین زیادہ ہی اور پھیلا ہوا ہی اگرچہ اکثر اوقات یہ تجویفین چپیدہ بھی ہو جاتی ہین اور انھین تجویفون مین
جب ریح بھرتی ہی انتشار یعنی تندی پیدا ہوتی ہی۔ اور اسی جرم کے نیچے بہت سے شرائین پھیلی ہوی ہوتی ہین زیادہ اوس مقدار سے
جو اس عضو کے لائق ہین۔ اور پٹھے بھی اس عضو مین آتے ہین فقرات عجز سے اگرچہ یہ پٹھے اس عضو کے جوہر مین داخل نہین ہین پٹھون
سے جوہر اس عضو کا اسواسطے ملایا گیا کہ دراصل یہ عضو رباطی اور بیحس تھا۔ وہ اعصاب جنسے انتشار پیدا ہوتا ہی جالینوس کے
نزدیک اور ہین اور جن پٹھون سے یہ عضو پھیلا ہوتا ہی وہ اور ہین۔ عضل جو خاص قضیب کے واسطے ہین اون کی شناخت باب تشریح
عضل مین ہو چکی ہی۔ قضیب مین تین مجری ہین ایک مجرا پیشاب کے واسطے دوسرا مجرا منی کے واسطے تیسرا ودی کے واسطے۔ یہ بھی
جاننا چاہیے کہ قضیب مین انتشار کی قوت اور ریح قلب سے آتی ہی اور حس دماغ اور نخاع سے آتی ہی اور خون معتدل اور شہوت
جگر سے آتی ہی اور شہوت طبعی کبھی اسکو گردے کی شرکت سے ہوتی ہی اور میری راے یہ ہی کہ اصل اس شہوت کی قلب سے ہوتی ہی
سبب استشار انتشار عارض ہوتا ہی بسبب اوس پٹھے کے جو مجوف ہی اور جو چیز متصل اوس پٹھے کے ہوی ہی عریض اور
طویل ہو کر اسلیے کہ اوس پٹھے وغیرہ مین ریح قوی داخل ہوتی ہی جس ریح کو روح شہوانی یہتین یہان تک کھینچ لاتی ہی کہ اوسکے
ساتھ بہت سا خون اور روح غلیظ بھی کھچ آتی ہی اور اسی سبب سے سوتے وقت چونکہ جوش رائین اعضاے منی مین ہین
گرم ہو جاتے ہین ورکشش ریح اور روح اور خون کی ان رگون مین زیادہ ہوتی ہی لہذا تندی پیدا ہوتی ہی۔ منجملہ اون
چیزون کے جو اس انتشار پر معین ہین وہ چیز ہی جسمین رطوبت غریبہ ہی جسے آمادگی اس بات پر ہی کہ ریح کی طرف مستحیل ہو جاے
مگر یہ آمادگی ایسی نہین ہی کہ بسہولت اور آسانی ہضم اول اسکو ریح بنا دے اور اوسکو تحلیل کرکے فنا کر دے بلکہ یہ رطوبت
تیسرے ہضم تک رہتی ہی اب اسوقت جاکر نفخ پاتی ہی۔ استعمال جماع کا اس عضو کو قوی کر دیتا ہی اور موٹا کر دیتا ہی اور
ترک جماع سے یہ عضو لاغر و ضعیف ہو جاتا ہی اسلیے کہ کام لینا اس عضو سے بنا بر قول بقراط کے اسکو موٹا کرتا ہی اور بیکار
چھوڑ دینا اس عضو کا اوسکو لاغر کر دیتا ہی بسبب شہوت کا حرکات اوسی شہوت کے ہین جماعی ہون یا بسبب کثرت

منی پختہ نضج یافتہ اور غلیظ ہوتی ہی اور عورت کی منی از قسم خون حیض کے ہوتی ہی جسمین تھوڑا سا نضج ہوتا ہی اور تھوڑا سا انعقاد
ہوتا ہی اور خون کی جنس سے اوسکو زیادہ دوری نہین ہوتی ہی جسقدر مرد کی منی کو اس سے دوری ہوتی ہی اس سبب سے
فیلسوف متقدم عورت کی منی کا طمث نام رکھتا ہی حکما یہ بھی کہتے ہین کہ مرد کی منی جسوقت عورت کی منی سے ملتی ہی اپنا فعل قوی
کرتی ہی اور اوسکے جرم کو کچھ زیادہ مداخلت مولود کے جرم بنانے مین نہین ہوتی ہی اسلیے کہ مولود کا جرم بنانا یہ فعل عورت کی منی
کی طرف سے ہوتا ہی اور خون حیض سے بلکہ زیادہ توجہ اور عنایت مرد کی منی کو روح مولود کی جرم بنانے پر ہوتی ہی اور یہ منی مرد کی
مثل جستہ یا پنیر مایہ کے واسطے دودھ کے ہی جو دودھ کا پنیر بنا دیتا ہی اور خمیر اوٹھا دیتا ہی ۔ عورت کی منی بمنزلہ اصل و دودھ کے ہی
واسطے جرم بنانے بدن مولود کے ۔ ہر ایک قسم ان دونون منی کی بڑھتی ہی اور زیادہ ہوتی ہی ۔ بسبب پیدا ہونے خون حار رطب کے
جس سے روح کی پیدائش ہوتی ہی ۔ ان دونون مذہبون کی صحت اور غلطی کی شناخت علم طبعی پر موقوف ہی اور طبیب کو
اس سے جاہل رہنا کچھ مضر نہین ۔ ہم نے اسکا حال بخوبی اپنے اصول کتب مین مشرح بیان کر دیا ہی ۔ بقراط جو کہتا ہی اوسکے
معنی یہ ہین کہ تمام مادہ منی کا دماغ سے ہوتا ہی اور وہ اوتر کر اون دو رگون مین آتا ہی جو کانون کے پیچھے ہین و راسی واسطے فصد سے
ان رگونکی مرد کی نسل منقطع ہو جاتی ہی اور عورت بانجھ ہو جاتی ہی خواہ ان رگون کا جس سے منی نکلتی ہی وہ دودھ کی طرح کا ہوتا ہی اور نخاع سے
یہ دونون مل گئی ہین تاکہ ان کو دماغ سے بعد نہو یا شبیہ بعد مسافت نہو کہ مزاج اس خون کا بدل جاے اور دوسری طرح کا ہو جاے
بلکہ یہ دونون نخاع تک پہونچی ہین پھر گردے تک پھر اون رگون تک جو انثیین مین پہونچی ہین ۔ جالینوس کو اس بات کی
شناخت نہین ہوی کہ ان رگون کا کٹجانا موجب عقر ہوتا ہی یا نہین ۔ اور میری راے یہ ہی کہ منی کا فقط دماغ سے پیدا ہونا
کچھ ضرور نہین ہی اگرچہ خمیر منی کا دماغ سے ہوتا ہو اور بقراط جو کچھ دونون رگون کا حال کہتا ہی وہ صحیح بھی ہو بلکہ واجب ہی
کہ ہر عضو رئیس سے کسیقدر منی آنے کا راستہ ہو اور یہ بات بھی ہونی چاہیے کہ دیگر اعضا سے ترشح منی کا ان اصول
اعضا کی طرف ہوتا ہو اور اسی وجہ سے اعضاے مولود مین مشابہت ہوتی ہی اور یہی سبب ہی کہ عضو ناقص سے
عضو ناقص پیدا ہوتا ہی اور یہ بات نہو گی جب تک رگین خوب آگاہ نہو جائین اور شہوت بسبب بخوبی شعور ہونیکے
رگون کے پوری پوری استادگی نکرے ۔ منی کو کبھی ریح بھی دفع کرتی ہی جو اوسمین ملی ہوی رہتی ہی اور ضرور ہی اسوقت
کہ یہ ریح پہلے منی سے خارج ہو دلائل امزجہ منی کے جو طبعی ہین حار مزاج کی علامت یہ ہی کہ رگین جو آلہ ذکر
اور کیسہ انثیین مین ہین بخوبی نمایان ہون و رموٹی ہون اور اونمین خشونت ہو سر و پر کالے بال جلدی نکل آئین اور بال سخت اور گھنے
ہون اور ادراک امور شہوی کا جلدی ہو جایا کرے جسکو پسند یہ بات ہو کہ اپنی منی کا مزاج پہچان لے مناسب ہی کہ اپنی تدبیر
غذا وغیرہ کی اصلاح کرے اوسکے بعد اپنی منی کے رنگ مین تامل کرے ۔ بارد مزاج کی علامت یہ ہی کہ حار مزاج کی علامتون سے
مخالفت ہو ۔ رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی پتلی ہو اور زیادہ ہو نعوظ مین ضعف اور سستی ہوا کرے ۔ یابس مزاج کی علامت
یہ ہی کہ رطب مزاج کے خلاف ہو اور کبھی ایسے شخص کی منی مین ڈورے سے پڑے ہوے معلوم ہوتے ہین ۔ حار یابس
مزاج کی علامت یہ ہی کہ جوہر منی ثخین ہو اور تندی شہوت کی ہمراہ دق کے تھوڑی سی مباشرت مین ہو جاے اور نطفہ
اسکے جماع کرنے سے زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جب نطفہ رہے نرینہ پیدا ہو شہوت اسکی زیادہ ہو اور جلدی جلدی ہوا کرے

نعوظ اسکا قوی ہو لیکن یہ شخص جماع کرنے سے فارغ جلدی ہو جاتا ہی پھر اگر حرارت اور یبوست زیادہ ہو مقدار منی کی کم نکلے گی
انزال مین بھی کمی ہوگی مگر تندی و انتشار مین کثرت ہوگی - پیڑو اور رانون وغیرہ پر بال گھنے ہون گے اور زیادہ ہون گے
حار رطب مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت حار یابس مزاج کے مگر بال اسکے کم نکلتے ہین اور نطفہ اسکا کم رہتا ہی
کثرت جماع پر قوی زیادہ ہوتا ہی لیکن شہوت اور تندی اسکی زیادہ نہین ہوتی ہی جماع مفرط کی ترک کرنے سے اسکو ضرر پہنچتا ہے
احتلام یعنی سوتے وقت نہانے کی احتیاج اسکو زیادہ ہوتی ہی انزال بھی جلدی ہو جاتا ہی - بارد رطب مزاج کی علامت
یہ ہی کہ پیڑو وغیرہ پر بال کم پیدا ہون جماع کی شہوت دیر مین ہو منی پتلی ہو نطفہ کم ٹھہرے انزال دیر مین ہو اور مقدار کم ہو
بارد یابس مزاج کی علامت یہ ہی کہ منی غلیظ ہو اور تھوڑی ہو اور حار رطب مزاج کی سب علامتون مین مخالف ہو -
علامات مزاج ہاے غیر طبعی کے یہ ہین کہ یہی علامات جو اوپر ہر ایک مزاج کے مذکور ہوے ہین پہلے اوس شخص مین نہون
اور پھر پیدا ہو جا ہین اور شناخت اسکی بہ تفصیل حس کے ذریعہ سے ہوتی ہی **منافع جماع کے** جماع معتدل جو وقت
مناسب تک کیا جاے اوسکی تابع چند چیزین ہوتی ہین استفراغ فضول کا ہوتا ہی بدن ہلکا ہو جاتا ہی نمو اور بالیدگی پر
بدن کو آمادگی ہوتی ہی اسکی مثال ایسی ہی جیسے بدن مین کسی دوسری غذا سے ایک چیز غصب کر کے لی ہو اور اوس وقت
طبیعت اوسکو قبول نہین کرتی ہی اور اوس غذا کی طلبگاری مین حرکت قوی کرتی ہی اوس حرکت کی تابع تاثیر قوی ہوتی ہی
جسکی اعانت وہ چیزین کرتی ہین جو بستاہی لکھی گئی ہین - کبھی جماع کے تابع یہ بات ہوتی ہی کہ جو فکر غالب ہو وہ بھی دفع ہو جاتی ہی اور
دلیری اور جوان مردی پیدا ہوتی ہی اور غصہ جو زیادہ ہو وہ بھی فرو ہو جاتا ہی اور ہوشمندی بڑھ جاتی ہی - مالیخولیا کو بھی جماع سے نفع
پہونچتا ہی اور نیز دیگر امراض سوداوی کو اس سبب سے کہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہی اور دخان منی جو جانب قلب و دماغ جمع ہوا ہی
اوسکو دور کر دیتا ہی - درد ہاے گردہ جو امتلا کی وجہ سے عارض ہون اور جملہ امراض بلغمی کو بھی جماع سے نفع ہوتا ہی خصوصا اوس شخص کو
جسکی حرارت غریزی قوی ہو کہ منی نکلنے سے اوسکو خشکی اور ضعف نہ عارض ہو پس ایسے شخص کو جماع سے اشتہاے طعام پیدا ہوتی ہی
اکثر اوقات جماع اون اورام کے مواد کو قطع کرتا ہی جو بطرف دونون چڈھون کے اور دونون بیضون کے پیدا ہوتے ہین جس شخص کو
ترک جماع سے اور منی کے بدن کے اندر گھٹے رہنے سے تاریکی بصر اور گھمنی اور گرانی سر اور دونون کولون مین اور چڈھون مین
درد اور ورم پیدا ہوا ہو ایسے شخص کو جماع معتدل ان بیماریون سے شفا دیتا ہی - اکثر یہ ہوتا ہی کہ جس شخص کا مزاج مقتضی جماع کا
ہو اور نہ کرے اوسکا بدن سرد ہو جاتا ہی اور حال اوسکا خراب ہو جاتا ہی اشتہاے طعام اوسکی ساقط ہو جاتی ہی یہان تک کہ اوسکا
معدہ غذا کو قبول نہین کرتا اور قے کر دیتا ہی - اور جس شخص کے بدن مین بخار دخانی زیادہ ہو جماع سے اوسمین کمی پیدا ہوتی ہی اور
نفع ہوتا ہی اور جن مضرتون کا احتقان بخاری سے اسکو خوف ہوتا ہی وہ دور ہو جاتی ہین - کبھی مردون کو بسبب ترک کرنے
جماع کے اور رکنے منی کے اور زیادہ ہونے مقدار منی کے اور مستحیل ہونے منی کے بطرف سمیت کے یہ خرابی پیدا ہوتی ہی
کہ اس منی سے قلب اور دماغ تک ایک بخار ردی اور سمی پہونچتا ہی جسطرح عورتون کو اختناق رحم عارض ہوتا ہی اور کبھی
اس ترک جماع کا قبل از آنکہ سمیت منی کی پھیل جاے یہ ہی کہ بدن مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور برودت آجاتی ہی اور حرکات بدن
دشواری سے ہوتے ہین **جماع کے ضرر کا بیان اور اوسکی خرابی حالات اور اشکال کی جماع سے جو ہوتا ہے**

بدنی کا استفراغ ہوجاتا ہی اسی جہت سے جتنا ضعف جماع سے پیدا ہوتا ہی اور قسم کے استفراغ سے نہین ہوتا جو ہر روح سے بھی بہت سی چیز بسبب
لذت کے نکلجاتی ہی اور اسی سبب سے اکثر آدمیونکو اوسوقت لذت ہوتی ہی جب ضعف مین پڑجاتین – انگو اجماع سے بہت جلد بدنمین برودت اور
خشکی اور تحلیل حرارت غریزی اور گھٹنا قوت کا پیدا ہوتا ہی اور پہلے پہلے تو اس جماع سے حرارت غریزی یہان تک برانگیختہ ہوتی ہی
کہ بال زیادہ پیدا ہوجاتے ہین پھر اوسکے بعد تیزی بدن کی زیادہ اور بصارت اور سماعت مین ضعف پیدا ہوجاتا ہی اور دونون پنڈلیون
سستی اور درد ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اپنے بدن کے بوجھ کی برداشت نہین کرسکتا ہی اور کبھی اسکا حال مشابہ پوشیدہ مرگی کے
اسی جماع کی وجہ سے ہوجاتا ہی اور بیشتر سودا کا غلبہ ہوتا ہی پھر صفرا اور درد ا رہی اسکو عارض ہوتا ہی مگر ضعیف کہ اسکی حرکت اعضا
مین اس شخص کے مشابہ چونٹی کے چال کے ہوتی ہی سر سے شروع ہوتی ہی اور آخر پشت تک پہونچتی ہی طنین بھی اسکو عارض ہوتی ہی
یعنی کان گونجا کرتے ہین حمیات حادہ محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین اور اون حمیات مین وہی شدائد ہوتے ہین جو ان حمیات
خاص مین کبھی رعشہ بھی عارض ہوتا ہی اور ضعف بصر اور بیداری اور بے خوابی آنکھون پر چھپان ایسا جیسا بروقت نزع کے
ضلع یعنی گنجہ اور ابرودہ یعنی بغا اور درد پشت اور درد گردہ اور درد مثانہ بھی پیدا ہوتا ہی پشت کا یہ حال ہی کہ پہلے گرم ہوجاتی
اور مادہ درد کو جذب کرتی ہی – قبض بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی قولنج بھی پیدا ہوتا ہی اور تبخیر زیادہ ہوتی ہی منھہ مین اور دانتون کی
جڑ وہنین بوئی بد آنے لگتی ہی – جس شخص کے بدنمین اخلاط ردی مراری بھرے ہون بعد جماع کے اوسکو کپکپی آتی ہی – اور
جس شخص کے بدنمین اخلاط باعفونت ہون بعد جماع کے اوسکے بدن سے بری بو آتی ہی اور پھیلتی ہی – اور جس شخص کو ضعف ہضم ہو
بعد جماع کے اوسکے پیٹ مین قراقر پیدا ہوگا – بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اون کے بدن مین امتلا کسی مزاج ردی سے ہوتا ہی
اگر یہ شخص جماع کو ترک کرے ثقل بدن اور گرانی سر اور دل تنگی پیدا ہو اور احتلام اسکو زیادہ ہو اور اگر ترک جماع کا ہو معدہ ضعیف
ہوجاے اور خشکی آجاے – نہایت لائق ترک جماع کا وہ شخص ہی جسکو بعد جماع کے بدنمین تشنج و سردی اور سانس مین تنگی
مگر پوشیدہ آنکھونمین گڑھے پڑجانا اشتہاے طعام کا جاتا رہنا عارض ہوتا ہو اور وہ شخص جسکے سینہ مین کوئی مرض ہو یا معدہ اوسکا
ضعیف ہو اسلیے کہ جماع ترک کرنا بہت اچھا ہی اوس شخص کے واسطے جسکا معدہ ضعیف ہو – اور جو عورتین اسقاط کرتی ہین
اونکے جماع سے بچنا چاہیے **خراب اشکال جماع کے** جماع کرنے کے چند اشکال ایسے خراب ہین کہ اون سے احتراز کرنا اولی ہی
ایک صورت اوسکی یہ بھی خراب ہی کہ عورت اونچے مقام پر ہو اور مرد نیچے ہو کہ اس شکل سے جماع کرنا برا ہی اور خوف عروض ادرہ یعنی
پانی اوترنے اور استفاخ اور قروح ذکر کا ہی اور بدشواری جڑہنا منی کا عورت کے اندرونی جگہہ مین ہوتا ہی اور شاید کہ عورت
کی منی خواہ اور کوئی رطوبت ریزش کرکے مرد کے ذکر مین چلی آئے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ منی کا روکنا اور انزال کا ٹالنا
بہت ہی مضر ہی اکثر اسکی وجہ سے ایک بیضہ ناپید ہوجاتا ہی – یہ بھی واجب ہی کہ بروقت احتیاج اور تقاضاے بول و براز وغیرہ
و دیگر فضلات کے جماع نکرے اور نہ بروقت کسی ریاضت بدنی خواہ اور کسی قسم کی حرکت کے خواہ بعد کسی قوی انفعال نفسانی
مثل غضب وغیرہ کے – اور اغلام کرنا قبیح ہی نزدیک جمہور عقلا اور اطبا کے اور شریعت کی رو سے تو قطعاً حرام ہے
اور ایک اور طریقہ اور وجہ سے ضرر اوسکا کثر بھی ہوتا ہی – اگر اس امر کا لحاظ کیا جاے کہ طبیعت بروقت اغلام کے محتاج
زیادہ حرکت کرنے کے ہوتی ہی تب جا کر انزال ہوتا ہی تب تو یہ فعل نہایت مضر ہی اور اگر اس امر کا خیال کیا جاے

کہ منی کا اخراج زیادہ دقیق اور زور سے احتلام کرنے مین نہین ہوتا ہی جیسے کہ عورات سے جماع کرنے مین ہوتا ہی تو اسکا ضرر کمتر ہی
اور اسی حکم مین ہی عورتون سے مباشرت کرنا سوائے مقام فرج کے یعنی دبر مین وطی کرنا اوقات جماع واجب ہی کہ امتلاء
غذا کے وقت قبل از ہضم کے جماع نکرے کہ ہضم کو مانع ہی اور اون امراض مین ڈالتا ہی جو اور حرکات کرنے سے بروقت امتلا کے
پیدا ہوتے ہین اور جلد تر پیدا ہوتے ہین اور زیادہ تر صعوبت ان امراض مین ہوتی ہی اور اگر کسی سے ضبط نہو سکے اور اسی امتلا کے وقت
مین وہ مرتکب جماع کا اتفاقاً ہو جاے پس واجب ہی کہ فراغ کے بعد تھوڑی سی حرکت کرے مثلاً چہل قدمی کرے تاکہ طعام معدہ مین
ٹھہر جاے اور طافی نہ رہے یعنی معدہ کے اوپر لٹکا ہوا نرہے بعد اس حرکت کے اگر نیند آ سکے سو جاے — یہ بھی ضرور ہی کہ بحالت
گرسنگی کے بھی جماع سے پرہیز کرے کہ ایسے وقت جماع کرنا بہ نسبت امتلاء معدہ کے زیادہ تر مضر ہی اور طبیعت پر زیادہ تر گرانباری
کرتا ہی اور حرارت غریزی پر اسکا ضرر زیادہ متوجہ ہوتا ہی اور ذوبان اور دق کا زیادہ تر کھینچ لانے والا ہی بلکہ واجب ہی کہ جماع
بروقت انحدار طعام کے معدہ سے اور پورے ہو جانے ہضم اوّل کے واقع کرے اور ہضم دوم بھی ہو چکا ہو اور ہضم سیوم کا
توسط حال ہو یعنی آغاز کے بعد اور تمام ہضم سیوم سے پہلے واقع کرے اور یہ حالت بحسب اختلاف اشخاص انسانی کے مختلف
ہوتی ہی — اور جو شخص اس بات کو کہتا ہی کہ ہر ایک ہضم تمام کے بعد جماع کرنا چاہیے اوسکے قول کو نہ سننا چاہیے اسلیے کہ وہ تو
خوا اور بھوک کا وقت ہو جسکی مضرت ہم نے بیان ہی کر دی ہی بلکہ عمدہ وقت جماع کا یہ ہی کہ انتشار بدن شروع ہو جاے
یعنی سناٹا پیدا ہوا ہو اور ابھی کسیقدر اعضا مین بقیہ غذا کا ہضم آخری سے موجود ہو جو ہضم ہو رہا ہی — پس بعض آدمیون کو
یہ حالت اوائل شب مین محسوس ہوتی ہی پس اون کے واسطے تو عمدہ وقت جماع کا وہی زمانہ ہی بنظر وجوہ مذکورہ بالا اور
دوسری وجہ عمدہ ہونے کی یہ ہی کہ بعد ایسے وقت جماع کرنے کے دیر تک سونا ملے گا اور قوت بوجہ سکون اور آرام کے بحال
خود برقرار رہے گی کسی قسم کی تحلیل بوجہ حرکات بیداری کے جو عارض ہوتی ہی عارض نہو گی مرد کو تو یہ فائدہ ہو گا اور جب
سو اوسکے قوت بحال خود عود کرے گی — عورتون کے رحم مین استقرار اور ٹھہرنا منی کا زیادہ رہے اور جب تک سویا کرے
گی منی کسی طرح نہ ہلے گی جس سے استقرار نطفہ کی امید قوی پڑتی ہی — واجب ہی کہ بدون بیتابی شہوت
صحیح پوری خواہش کے جماع نکرے اور پوری شہوت کے یہ معنی ہین کہ عورت کو دیکھکر خواہ کسی کے حسن و جمال مین
تامل و فکر کر کے شہوت نہوی ہو اور نہ کسی قسم کی کھجلی و سوزش قضیب کے پیدا ہونے سے شہوت ہوی ہو بلکہ ہیجان شہوت کا
فقط کثرت منی سے ہوا ہو اور امتلاء منی نے اسکی ہمراہی کی ہو اور صحت قوت اسکی معین ہوی ہو — تخمہ اور بدہضمی کے
بعد بھی جماع سے اجتناب کرین اور بعد استفراغ ہاے قوی کے جو قے یا اسہال اور ہیضہ اور ذرب کی وہ قسم جو دفعۃً عارض ہو
اوس سے اور بھی دیگر اقسام حرکات بدنی اور نفسانی سے جو عارض ہوا اوسکے بعد بھی جماع نکرین — اور حرکت بول اور براز
اور فصد کے بعد بھی اس سے پرہیز کرین — ذرب قدیم یعنی اسہال کہنہ مین جماع کرنے سے کبھی خفت پیدا ہوتی ہی اسلیے
کہ جماع سے تخفیف پیدا ہوتی ہی اور مادہ کا جذب خلاف جہت امعا مین ہو جاتا ہی — واجب ہی کہ زمانہ حار اور بلد حار
مین بھی ترک جماع کرین — مرد کو لازم ہی کہ جسوقت اوسکا بدن گرم ہو خواہ سرد ہوا وسوقت جماع نکرے — گو کہ بروقت
گرم ہونے بدن کے جماع کرنا اسلم ہی بہ نسبت سرد ہونے بدن کے اور اسی طرح بعد رطوبت خواہ نمناک ہونے بدن کے

بہتر ہو جماع کرنا بعد یبوست بدن کے ۔ بہترین اوقات جماع کا وہی ہو کہ جو شخص اوسکا بدن کیفیات چہارگانہ مین معتدل ہوا و تجربہ کر کے بعد ازانکہ تھوڑے زمانہ تک اوس نے جماع نکیا ہو کہ جماع کرنے سے خفت اور صحت نفس اور ذکا حواس پیدا ہوتی ہو اور جو وقت اوسکی تجربہ مین ایسا ٹھہر جاے اوسی کو وقت جماع قرار دے کس کی منی سے نطفہ بنتا ہی اور کس کی منی سے نہین بنتا ہی سکران یعنی مست بیہوش و شیخ الیسن اور لڑکا نابالغ او کثیر الجماع کی منی سے تولد کی امید نہین ہی ۔ اور جسکے اعضاے بدنی درست نہون کمتر اوسکی منی سے لڑکا تام الخلقت پیدا ہوگا ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر قضیب زیادہ لانبا ہو مسافت حرکت منی کی رحم مین زیادہ ہو کر حرارت غریزی اوسکی ٹوٹ جاتی ہی اسکی منی سے اکثر انعقاد نطفہ نہین ہوتا ہی **جماع کنندہ کی شناخت** بعد جماع کے جو شخص پیشاب کرتا ہی اوسکے بول مین دو ریسے نظر آتے ہین او شعبہ شعبہ سے پیدا ہوتے ہین جو ایک دوسرے سے آمیختہ اور ملے ہوے نظر آتے ہین **نقصان باہ کا بیان** یا تو بسبب اسکا خاص قضیب مین ہوتا ہی یا اعضاے جماع مین یا اعضا رجیا و رہ مین جو کہ قریب اعضا جماع کے ہین اور مخصوص ہین بوجہ قرب کے امر جماع مین ۔ یا بسبب قلت نفخ کے اسافل بدن مین نقصان باہ کا پیدا ہوتا ہی یا اینکہ تمام بدن مین نفخ کی کمی سے کیفیت پیدا ہوتی ہی ۔ جو نقصان باہ کہ خاص قضیب مین اوسکا سبب ہوتا ہی یا تو کوئی سوء مزاج اوسی قضیب مین پیدا ہو یا استرخاء مفرط اوسی قضیب مین عارض ہو ۔ جو ضعف باہ بسبب انثیین اور اوعیہ منی کے عارض ہو یا سوء مزاج مفرد اور یا تر اطلا ادنہین آجائے ۔ یا اینکہ خشکی بے اندازہ اون اعضا مین لاحق ہو جاے اور یہ قسم زیادہ تر دی ہی ۔ یا اینکہ غالب اور مستولی اون اعضا پر فقط یبس ہو ۔ کبھی بسبب کمی حرکت منی کے اور نہونے لذع کے جو ہیجان شہوت کرنیوالی ہی بھی نقصان باہ پیدا ہوتا ہی حتی کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے کہ منی کی اون کے بدن مین کثرت تھی اور جب جماع کرتے تھے انزال نہوتا تھا اسلیے کہ منی اونکی جامد ہو گئی تھی اور رات کو جب سوتے تھے احتلام ہو جاتا تھا اسلیے کہ شب کو بوجہ لزوم کے اوعیہ منی اونکے گرم ہو جاتے تھے اور وہ گرمی منی مین بھی آتی تھی لہذا رقیق ہو کر بوقت احتلام کے اوسکا اخراج ہوتا تھا ۔ جو نقصان باہ بسبب اعضاے رئیسہ کے ہو یا تو بسبب قلب کے ہوگا کہ مادہ روح اور اوس ریح کا جو منی کی پراگندہ کرنیوالی ہی منقطع ہو جاتا ہی ۔ یا بجہت جگر کے ہوتا ہی کہ مادہ منی کا منقطع ہو جاتا ہی یا بسبب دماغ کے ہوتا ہی کہ مادہ قوت حساسہ منقطع ہو جاتا ہی ۔ یا بسبب گردہ کے کہ برودت گردہ مین آجائے خواہ گردہ لاغر ہو جاے خواہ اور قسم کے امراض معلومہ گردہ کو عارض ہون خواہ بجہت معدہ کے بوجہ سوء ہضم کے ضعف باہ عارض ہوا ور یہ سب امور یا تو بسبب ضعف مبدا کے پیدا ہوے ہون یا بسبب سدہ ہاے مجاری کے جو درمیان مبدا اور اعضاے جماع کے ہین ۔ اکثر اوقات یہ ضعف جو بسبب جماع کے ہوتا ہی وہ تابع کسی ضربہ اور سقطہ کے ہوتا ہی ۔ جو بسبب اس باہ کے ضعف کا بذریعہ اسافل اور اعضاے زیرین کے ہوتا ہی یا تو وہ بارد ہوتا ہی یا حار زیادہ خواہ ایس المزاج کہ خشکی کی جہت سے نفخ معدوم ہوتا ہی ۔ نفخ بہت اچھا معین ہی باہ کے واسطے اسلیے کہ جس شخص کو نفخ زیادہ ہوتا ہی اور اوسکا پیٹ زیادہ پھولتا ہی نہ اتنا زیادہ کہ ایذا رسانی کرے پس ایسے گوارہ نفخ سے انعاظ اور برانگیختہ ہونا باہ کا پیدا ہوتا ہی ۔ سوداوی مزاج کے آدمی کثیر الباہ ضرور ہوتے ہین یہی سبب ہی کہ نفخ اونھین زیادہ عارض ہوتا ہی مجاورات اور اعضاے قریبہ کے وجہ سے جو نقصان باہ عارض ہوتا ہی اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کسی کی بواسیر

کائی جاسے خواہ اوسکی مقعد کو اور کسی طرح کا الم اور گزند پہونچے جو مضرت رسانی کرے اوس پٹھہ کے جو شرکت درمیان مقعد
اور عضلہ مقعد اور قضیب کے ہی منجملہ اون امور کے جو کہ جماع کرنے سے سستی اور رنج پیدا کرتے ہین امور وہمیہ بھی ہین مثلاً
جس سے جماع کرنا منظور ہو اوس سے کسی جماع کرنے والے کو بغض ہو خواہ اوسکی حشمت اور شان و ہیبت اس پر غالب آجائے خواہ
اسکے دلمین پہلے سے یہ امر راسخ ہو کہ مجھسے تو اب جماع ہو ہی نہین سکتا اور اب تو مین جماع کرنے سے عاجز ہو گیا ہون - اور
خصوصاً اگر ایسا اتفاق کبھی ہو بھی چکا ہو یعنی ایک وقت اس نے قصد جماع کا کیا تھا اور کسی اور سبب اتفاقی کی وجہ سے اوسوقت
اوس سے جماع نہو سکا پھر اب جب کبھی یہ خیال قبل اسکو ہر وقت ارادہ جماع کے ہوگا ضرور ہے کہ اوسی وہم مین گرفتار ہو کر یہ شخص
جماع پر قادر نہوگا منجملہ اون حیل کے جو اکثر پیرزادہ وغیرہ کرتے ہین یہ بھی ایک حیلہ قوی ہے کہ بعض اوقات کوائی دوا وغیرہ
کھلاتے پلاتے ہین کہ مرد کو جماع کرنے سے باز رکھے خواہ تعویذ ایسے ہی پانیین گھول کر پلاتے ہین اور دوبارہ جب اسی شخص پر
قوت وہمی کا استیلا ہوگیا پھر لاکھہ ہی یہ شخص قصد کرے قادر جماع پر اوس عورت کے اسی امر وہمی کی وجہ سے نہین رہتا و بعض
کبھی ضعف باہ کا سبب ترک جماع بھی ہوتا ہے کہ مدتون کوئی شخص مجرد رہے اور اوسکا نفس لذت جماع کو بھول جائے اور اعضا
منی جماع سے منقبض ہوجائین اور طبیعت بدنی فراہم کرنے مادہ منی سے کمی کرے جیسے کہ وہ عورت جس نے دودھ پلانے سے بچہ کے
اپنے کو رہا کر دیا ہو اور باوجودیکہ ابھی زمانہ ایسا ہے کہ دودھ کی پیدایش اوسکے پستان مین ہوسکتی ہے مگر بوجہ چھوڑ دینے دودھ کے
اب اوسکی چھاتیون مین دودھ نہین اوترتا ہے اور سوکھہ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ انعاظ کا سبب وہ ریح ہے جو منی سے خواہ
اور چیزون کے علاوہ برانگیختہ ہوتی ہے - برودت اور حرارت دونون اس ریح سے متضاد ہین اسلیے کہ برودت مانع تولید ریح ہے
اور حرارت مادہ ریح کو کبھی تحلیل کر دیتی ہے ریح کی تولید جسقدر رطوبت معتدلہ اور حرارت سے بقدر اوسی رطوبت کے ہوتی ہے
اتنی کسی کیفیت سے نہین ہوتی ہے منجملہ اون اشیا کے جو معین تولید ریح ہین گھوڑے کی سواری ہے بشرطیکہ باعتدال ہو
اور خوگری بھی اسکی رکھتا ہو اور گردہ اور اعضاء متصل بگردہ مرطوب بھی ہون خواہ اسکے ہمراہ ادنیٰ برودت بھی ہو - مگر
جس شخص کے گردہ مین حرارت ہو اور یبوست اور خوگر سواری اسپ کا نہو اوسکی باہ کے واسطے سواری گھوڑے کی مضر ہے اور جو ضعف
ہضم ہوتی ہے **علامات** جو ضعف باہ بسبب استرخاء قضیب کے ہو خواہ برودت مزاج عصب اوسکا باعث ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ
تندی نہوتی ہو اور تقلص ہو یعنی نہ قضیب مین استادگی پیدا ہو اور نہ سمٹے سرد پانی مین رکھنے سے خواہ سرد پانی ڈالنے سے - اور
کبھی ایسے شخص کے بدن مین منی کی کثرت بھی ہوتی ہے اور بسہولت خروج منی کا ہوجاتا ہے - اور کبھی ایسے شخص کو بلا تندی کے
انزال ہوجاتا ہے اور کبھی اسکے ہمراہ نحافت بدن اور ضعف اور کمزوری بھی ہوتی ہے اور شہوت مین کچھہ نقصان نہین ہوتا ہے
جو ضعف باہ بسبب خصیہ کے عارض ہو یا بسبب اور اعضاء منی کے پس اگر بسبب برودت ان اعضا کے لاحق ہو اوسکی دلیل
یہ ہے کہ منی کے خروج مین دشواری ہوتی ہے اور یہ دشواری کچھہ بوجہ کمی مقدار منی کے نہین ہوتی اور برودت ملمس سے
بھی اسکی شناخت کیجاتی ہے - اور اگر بسبب یبوست انھین اعضا کے اور قلت منی کے نقصان باہ عارض ہوا ہے
اوسوقت خروج منی کا بہت دشواری سے ہوتا ہے اور کمی بھی منی مین ہوتی ہے اور اکثر اسکے ہمراہ کمزوری بدن کی بھی
ہوتی ہے اور گوشت بھی بدن مین کم ہوتا ہے اور خون کی بھی کمی ہوتی ہے اور ترطیب یعنی نہلانا وغیرہ ایسے بیمار کو نافع ہوتا ہے

اور اسی طرح سے غذاؤن کے ذریعہ سے رطوبت بڑھائین اس سے بھی فائدہ ہوتا ہی جو نقصان باہ بسبب اون اعضا کے ہو جو عضو
جماع سے مقدم ہین پس اگر جگر اور گردہ کی وجہ سے ہو تو اشتہا کم ہو جائے گی بلکہ ہضم اور اشتہا اور خون کی پیدائش بقدر رہنا سبب باقی
نہ رہے گی اور قلب کی وجہ سے نقصان باہ پیدا ہو تو تندی مین کمی ہوگی اور بیشتر بدون تندی کے انزال ہو جائے گا نبض اوسکی
ضعیف اور نرم ہوگی گرمی بدن پر کم محسوس ہوگی۔ اور اگر دماغ کے سبب سے ہو حرکت منی کی حس مین کمی ہوگی اور تقاضاے
شہوت کا جماع پر جو ہوتا ہی اتنا نہوگا نہ ہیجان مین آجائے اور جوش پیدا ہو۔ حواس کے احوال سے بھی اس قسم پر استدلال کیا جاتا ہی
اور خصوصًا بصر کے ذریعہ سے۔ اگر نقصان باہ بعد کسی چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے جسکا صدمہ دماغ پر پہونچا ہو عارض ہو جب بھی یہی
علامات پیدا ہون گے۔ جگر اور قلب اور دماغ کے ضعف کی علامتین سب اوپر بیان ہو چکین ہین اور گردے کے امراض گردے
مین بیان ہوے ہین وہان سے پہچاننے چاہیین۔ جو نقصان باہ اعضاے اسافل مین نفخ کی کمی سے پیدا ہو اوسکی شناخت
یہ ہی کہ قوی اعضا کے درست معلوم ہون اور تندی مین فقط ضعف ہو اور قلب اور گردے مین قوت ہو اور اشتہا اچھی ہو منی
بزور برآمد ہو اور جسوقت منفخ چیزون کا استعمال کیا جاے نفع دے۔ جو نقصان باہ بسبب قلت حرکت منی کے ہو یا بسبب قلت
دغدغہ کے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ بروقت جماع کے منی زیادہ نکلے اور گرم ہو اور اکثر یہ مرض بعد عارض ہونے کسی مزاج بارد کے
ہوتا ہی لیکن سزاوار ہی کہ منی بکثرت نکلے اور ٹھہری ہوئی ہو یعنی زیادہ زور سے برآمد نہو ایسے آدمی بہ نسبت لاغر اندام کے
باہ مین زیادہ تر عاجز ہوتے ہین۔ جسکا ارادہ بکثرت جماع کرنے کا ہو اوس پر واجب ہی کہ پسینہ نکالنے کی تدبیر کمتر کرے اور استحمام ایسا
جس سے پسینہ نکلتا ہی ترک کرے۔ فصد بھی تا امکان نہ کھلواے دونون قدمون کی مالش روغن ہاے گرم سے کرتا رہے
کہ اس تدبیر سے گردون اور اوعیہ منی مین قوت پیدا ہوتی ہی **معالجات** جسوقت معلوم ہو جاے کہ بسبب اس مرض کا اعضاے
رئیسہ مین ہی پس واجب ہی کہ علاج کرنے مین اونہین اعضا کا قصد کیا جاے پھر اگر یہ مرض بسبب برودت اعضاے رئیسہ کے ہو اور یہی اکثر
ہوتا ہی اوسوقت کوئی دوا امشرودیطوس سے بہتر نہین ہی کہ یہ نہایت قوی دوا ہی اس مرض کے واسطے بلکہ ہر ایک قسم
نقصان باہ کی جو کسی عضو کی برودت سے عارض کیون نہو سب مین یہ دوا مفید ہی۔ اور اگر ضعف جگر کے سبب سے
یہ مرض پیدا ہو اوسوقت دواء الکرکم اور امروسیا اور سنجرنیا کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر بدہضمی سے معدہ کی یہ مرض پیدا ہو
معدہ کی تقویت کرنا چاہیے اور اگر گردے کی خراب حالی سے پیدا ہو پہلے وہی علاج کرنا چاہیے جو گردے کے مناسب ہی اور
اکثر یہ علاج گرمی پہونچانے سے پورا ہوتا ہی اسلیے کہ پشت مین اور گردہ مین گرمی پہونچانا انعاظ کو مفید ہوتا ہی جب یہ گردے کا
علاج ہو چکے اب علاج باہ کا کرنا چاہیے۔ خوشبو چیزین سونگھنے کی اور جو تازہ ہون وہ بھی ان لوگون کو نافع ہین ایضًا دواء المسک
اور تریاق اور مثرودیطوس بھی نافع ہی۔ اگر یہ مرض بسبب کمی نفخ اعضاے اسافل کے ہو اور سبب اوسکا شدت
برودت اسافل کی ہی اوسوقت دلک لطیف اور اون مروخات کا استعمال کرنا چاہیے جنکا ہم بیان کرین گے اور
دارچینی کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور غذا مین حبوب جیسے باقلا اور لوبیا کھلانا چاہیے۔ پیاز اور لہسن نمک ملے ہوے
پانی کے ہمراہ کھلائی جنمین تھوڑی سی ہینگ ملی ہوئی ہو بھی مفید ہی اور اگر نفخ مین زیادہ کمی ہو بھونا ہوا گوشت
کھلانا چاہیے اور تعدیل اسکی آبزن اور مروخات اور طلاؤن سے اور دیگر اقسام کی غذاؤن سے کر لی چاہیے۔

لازم ہی ایسی چیزون کا استعمال کرین جنمین برودت اور نفخ دونون ہون جیسے امرود اور توت شامی باقلا اور دودھ اور ریاست — اور اگر ضعف
باہ انکے سبب سے یہ مرض پیدا ہو تمام بدنکی تقویت قوی غذاؤن سے کرنی چاہیے جیسے یخنی اور مطنجن سے اقسام اور شراب کے اقسام اور کباب بھونے
ہوئے کلے پایے کا لعاب بیضہ نیمبرشت شلجم اور دودھ روغن زرد میدہ کی روٹی الیدہ جن جیسے لیت یا ادام لیت جو زردک نارجیل پستہ چرونجی وغیرہ ان
مین گرم مصالح پڑے ہوئے ہون اور پیاز اور پودینہ گندنا اور میتھی اور بسکھپرا یہ سب اسی طرح بدن کی تقویت ایسے سہلانے سے کرنا چاہیے
کہ اون پانیون مین مالش کے تیل ملے ہون جیسے روغن سوسن اور روغن بان — پھر اگر حاجت زیادہ گرمی دینے کی ہو انمین دواؤن مین
تھوڑی سی مشک اور جند بیدستر وغیرہ ملانا چاہیے — پھر اگر سبب اس مرض کا برودت اعضائے منی کے ہو علاج اون دوائون سے کرنا چاہیے
جن کو ہم بیان کرینگے اور سعوطہائے گرم بھی — اور اگر ہمراہ برودت کے خشکی بھی ہو مرطبات حارہ کا استعمال کرنا چاہیے جو از قسم
خوردنی کے ہون — اور اگر سبب اس مرض کا حرارت اعضائے منی کی بافراط ہو اوس وقت جس چیز سے تبرید اور ترطیب بدرجہ اعتدال
حاصل ہو نفع کرے گی جیسے چھاچھ گاے کا اور دودھ جسمین تخم خرفہ پکایا ہو — اور اگر خشکی زیادہ ہو مرطبات حارہ از قسم حمام کے استعمال
کرین انڈے کی زردی کھلائین اور تازہ دودھ دوہا ہوا اوسمین بقدر دو فلس کے ترنجبین داخل کر کے پلائین — اور غذا مین یخنی دینی
چاہیے ترطیب روغنہائے بارد سے کرین حتی کہ روغن کاہو اور کدو بھی چاہیے — اگر سبب اسکا یبوست ہو بدن کی ترطیب کرین
غذاؤن کے کھلانے سے تیل کی مالش و دودھ کا استعمال حمام کرانا شراب رقیق پلانی اور خورش مین ایسی چیزین تجویز کرنی جو نرم ہون
از قسم حبوب کے اور مریض کا دل خوش کرنا اور آرام دینا — اگر سبب نقصان باہ تشنج کے پٹھون کی برودت اور پٹھون کا مسترخی
ہو جانا ہو اوسکا علاج وہی کرنا چاہیے جو استرخا اور برودت مثانہ کا علاج مذکور ہو چکا ہے — واجب ہے کہ بعد سیر شکم کے جماع سے پرہیز کرین اور بعد
تعب کے اور کسی پھوڑے وغیرہ کے چاک کرنے کے اور بعد حرکات نفسانی کے اسلیے کہ یہ سب باتین ہر قسم کی ضعف پیدا کرتی ہین اور یہ
اسی طرح جماع کو بھی ضعیف کرتی ہین — چاہیے کہ پیٹ بھرا اور بکثرت جماع سے پرہیز کرین پھر اگر کسی شخص کو یہ بات عارض ہو یعنی کثرت جماع سے ضعف باہ
ہو گیا ہو چاہیے کہ تھوڑے دنون اس سے باز رہے اسلیے کہ بکثرت جماع کرنے سے باہ قطع ہو جاتی ہے — اور تخمہ بدہضمی سے بھی بچنا چاہیے
اور اگر بدہضمی عارض ہو غذائے سبک کا استعمال کرین اور ہضم کی جودت کی فکر کرین اور معدہ کی تقویت کرین — پانی پینے مین کمی کرین
اسلیے بکثرت پانی پینے سے زیادہ مضر کوئی چیز نہین ہے واجب ہے کہ جو چیز محلل ریاح ہو اور جس چیز سے بخارات خفیف پیدا ہوتے ہون اون سے
بھی پرہیز کرنا چاہیے جیسے سداب اور مرزنجوش جربل فوفل مرمکی جوز کمون تخم پنجنکشت — اور جو چیز خشکی ہمراہ برودت کے پیدا کرے جیسے
مسور اور خرنوب جوارش اور ترش بیرین اور قابض چیزین ان سے بھی پرہیز کرین کہ خشکی بھی پیدا کرتی ہین اور جو چیز کہ زیادہ تبرید کرتی ہو
مثلاً مخدرات یا کافور اور اسبغول اور کاسنی اس سے بھی پرہیز کرے — تخم خشخاش مین اگرچہ تھوڑی تخدیر ہے لیکن اسکی چکنائی اور انبعاث
ریاح کا برانگیختہ کرنا اوس تخدیر کی تلافی کرتا ہے اور زیادہ مضر نہین ہوتا ہے — حائض کے جماع سے اور بڈھی عورت اور بیمار اور نابالغ
جو پورے سن کو نہ پہونچی ہو اور جس عورت سے زمانہ دراز تک کسی نے جماع نکیا ہو اور باکرہ عورت کے جماع سے پرہیز کرین اسلیے
کہ ان سب عورتون کے ساتھ جماع کرنے سے اعضائے منی کی قوت مین ضعف آجاتا ہے اور جماع کو بھی — واجب ہے کہ ایسے بیمار کے
سامنے اخبار اور حکایات جماع کرنے والون کے اور جو کتابین انھین حالات مین تصنیف کی گئی ہین پڑھی جائین اور اشکال جماع
جنکو آسن کہتے ہین اور علم کوکہ مین سنسکرت سے ترجمہ کی ہوی کتابین اونکو بتلائی جائین اور دکھلائی جائین اور مشابہ دو

اسی مین فکر کرتا رہے جماع بالکل ترک کردے تا اینکہ بخوبی قادر ہو جائین — انھین بیمارون کے قریب قریب حال اون لوگون کا ہی جو بسبب
ترک کرنے جماع کے اور اپنے تئین روکنے سے اور مدت تک لنگوٹ بند رہنے سے سست ہو گئے ہین ان لوگون کو مناسب ہی کہ رفتہ رفتہ
جماع کا شغل کرین اور مروخات اور مالش کی وہ دوائین جنکو ہم بیان کرینگے اونکا استعمال کرین اور ان کے روبرو اون اسباب کا
بیان کیا جاوے جنکے ذریعہ سے آدمی قادر جماع پر ہوتا ہی اور اسی قسم کے حکایات بھی بیان کیے جائین — اور حیوانات کو جفتی کرتے ہوئے دیکھین
کہ اس سے بھی تندی شہوت پیدا ہوتی ہی — وہ تدبیر جو مخصوص ہی عضو جنسی کے نام سے وہ یہی ہی کہ تسخین و ترطیب اور تفتیح اور پشت کا گرم کرنا
اور گرم دے کا ایسا مفید امر ہی جو اسی طرح کا فائدہ کرتا ہی سینکنے سے ہو خواہ مالش کرنے سے ہو روغن بان اور بہنوسلے کے تیل سے گرم کرکے
وہ دوائین کھلانے پلانے کی جو باہیہ مشہور ہین دستانیج پیچھے کے برووت مین لگانے اور پینے دونون طرح سے ہوتا ہی وہ دوائین جو ہضم
اور کیموس خواہ ہضم سوئم مین نفخ پیدا کرتی ہی اور گرمی پیدا کرتی ہو وہ بھی انھین ادویہ باہیہ مین داخل ہون نفخ کرنا اونکا بسبب رطوبت
غریبہ کے ہی اور اس سے نفخ بھی پیدا ہوتا ہی — اور وہ دوائین بالخاصہ ہی ہین اور وہ غذائین جنکی خاصیت باہ پیدا کرنے کی ہی اور وہ
غذائین جیسے خون گرم اور تر بکثرت پیدا ہوتا ہی اور نیز ونکین ساتھ اس فائدہ کے نفخ اور لزوجت اور مضبوطی قوام کی بھی ہی جیسے
نخود اور لوبیا اور وہ غذائین جنکو ہم آگے ذکر کرینگے اور جنکا استعمال بوجہ احسن بعد حمام رطب کے ہی اور مالش کرنا روغن زنبق
اور بیسون اور نرگس وغیرہ سے کہ ہی بہت تیز ہین قبل طعام کے اس طرح پر کرنا چاہیے کہ اوسپر نمک ماہی سقنقور کا چھڑکا ہو —
بعد ایسی غذا کے جیسی ہو تھوڑی سی شراب ریحانی پینی چاہیے پھر اپنے فرش خواب پر جاکر گرم پانی سے اپنے دونون پاؤن
دھووے اور مروخات اور مسوحات ایسے جو انعوظ پیدا کرنیوالے ہین اونکا استعمال کرے — اب ہم ان دواؤن اور غذاؤن کا
بیان شروع کرتے ہین اور اسطرف بھی اشارہ کرتے ہین کہ ہر قسم مین ضعف باہ کے کونسی دوا مفید ہی یہ بھی جاننا ضروری ہی
کہ اعتماد ضعف باہ کے بارہ مین اکثر غذاؤن پر ہی بسبب اسکے کہ مادہ منی بکثرت غذا سے پیدا ہوتا ہی انتعاش قوت بھی ایسی تدبیر سے
ہوتا ہی — واجب ہی اوس شخص پر کہ جسکی رغبت افزایش باہ کی ہی جب زیادہ ادویہ باہیہ کا استعمال کرچکے اپنے بدن کی بھی رعایت کرے
پھر اگر گرمی تپ کی یا التہاب یا امتلاے بدن معلوم کرے فصد لے ڈالے اور اپنی طبیعت کی تعدیل کرے اوسکے بعد پھر ادویہ باہیہ کا
استعمال کرے — زیادہ مبالغہ کرنا تسخین مین جائز نہین ہی کہ اس سے تجفیف اور خشکی پیدا ہوتی ہی جسوقت دوا اور غذا اصلی کا
استعمال کرے اوسکے بعد ایک قدحہ شراب ریحانی کا پی جاوے ادویہ باہیہ مفردہ بزور یعنی بیج کے اقسام جیسے تخم شلجم تخم کرنب تخم
اوشنگن ترمس جرجیر گاجر پودینہ بستانی تخم ہلیون تخم ترب بزر رطبہ تخم خربزہ تخم کرفس فطراسالیون قردمانہ قاقلہ دارفلفل ہیل جوز بویہ تخم گنجد
تخم کتان حب الرشاد اور روغن اسکا حب البان حب فلفل حب زلم حلبہ خصوصا وہ میتھی جو شہد مین پکا کر سوکھا لی گئی ہو حبوب
یعنی دانون کے اقسام مین سے جیسے نخود باقلا لوبیا وغیرہ پوست کے اقسام مین سے اور کماس جیسے دارچینی اور تج بسباسہ گوکھرو
طالیس فر لبوب کے اقسام مین سے جیسے حب صنوبر لسان العصافیر چرونجی حب فلفل پستہ اور بندق — گوند کے اقسام مین
کتیرا اور ہینگ لگانے مین بھی اور پلانے مین بھی مفید ہی اسلیے کہ گرم ہی اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہی جسوقت سردی کا مارا ہوا
ایک مثقال ہینگ شراب کے ہمراہ پیوے اوسکو نفع کرتا ہی — جڑین اور لکڑی کے اقسام جیسے لونگ کی جڑ اور دونون بہمن
اور زرنباد اور قسط شیرین اور خصیۃ الثعلب کہ یہ بھی انعوظ پیدا کرنے مین قوی ہی ہلیون اور بیخ حرشف اور بصل خصوصا

بریان کیا ہوا اور سقنقور شدہ ہی اور شقاقل زنجبیل خصوصاً جب کہ پروردہ کی جاسکے اور خولنجان عاقرقرحا گوکھرو کی جڑ اور اسارون
اور بوزیدان ناریل اور مغلیات لعلیا بہریسہ کہ بسبب باہ کو برانگیختہ کرتی ہین جسطرح شراب کی گرمی سارے جسم مین پہونچتی ہے حیوانات
مین سانڈہ اور ورل یعنی گوہ اور ماہی سقنقور خصوصاً اوسکی دُم کی جڑ اور ناف اور گردے اور اوسی مچھلی کا نمک یہ مچھلی فصل ربیع
مین پکڑی جاتی ہی اور ذبح کرکے اسکی اندرونی آلایش نکال کے اوسمین نمک بھرکر سایہ مین لٹکا دیتے ہین کہ سوکھ جائے جب سوکھ جاسکے تو
نمک لے لینا چاہیے اور مچھلی کو پھینک دیسے اسکا نمک بہت تھوڑا کافی ہوتا ہی بہ نسبت مقدار سقنقور کے جری یا ونیرا ایسے
کو سنج پانی کی گھاس سے اور سمک حار۔ اونٹنی کا دودھ بیس دن پیا جاتا ہی ہر روز اسقدر کہ ہضم ہوجاسکے اور گرانی پیدا نکرے
چھوٹی مچھلیان اور نہر کی مچھلیان سوکھی ہوئی مقدار شربت سات درہم مچھلی کے بیضے اور مرغی کے انڈے خصوصاً کبوتر کے انڈے
اور کنجشک کے انڈے اور سب جانور شکاری خصوصاً مرغ کے بچون کا اور مغز کنجشک اور بط صحرائی اور چوزے یکسان ایسے پیش بہا
نمک کے منجملہ اون دواون کے جو بالخاصہ مفید ہین یہ ہی کہ بیل کا عضو تناسل سوکھا کر پیسے اور نیمبرشت انڈے پر تھوڑا سا چھڑک کے
کھا جائے۔ ایک عجیب دوا ہی از قسم حیوانات کہ شتر دودھ چھوٹے ہوئے بچے کا سوکھا کر ایک چنے برابر تین رطل پانی مین گھول کے
بارہ گھنٹے پہلے جماع کرنے سے تناول کرے اور اگر کچھ ایذا کرے سرد پانی سے نہاؤ اسلے ایضاً شہد کو پکا کر بے ملانے خوشبودار چیز کے
ماء العسل تیار کرین اور روغن ہائے مناسب کے ہمراہ پیے اور اگر تھوڑی سی زعفران اس مین ملائے جائز ہی۔ پانی کے اقسام
مین سے ماء حدیدی اور شراب تازہ پورانی شراب سے بخار لطیف پیدا ہوتا ہی اور اوسکی تحلیل بھی ہو جاتی ہی اور باہ کو مضر ہی فواکہ
مین سے انگور شیرین باہ کے واسطے بہت اچھا ہی خصوصاً انگور تازہ اسلیے کہ یہ میوہ خون مین رطوبت اور ریح کو بھر دیتا ہی اور حرارت
پیدا کرتا ہی اور دستانت غذا کی بھی اس مین ہی۔ ترکاریان وغیرہ پس گوکھرو اور خصوصاً اوسکا پانی جسمین شہد اسقدر پکایا جاسکے
کہ لعوق کے قوام مین آجائے ایضاً جرجیر خصوصاً جب ہر صبح اوسکا عصارہ ایک رطل نبیذ صلب کے ساتھ پیا جائے پھر اوسکے بعد
جو غذا پسند ہو وہ کھائی جاسکے کہ اسکا نفع فوراً ظاہر ہو جاتا ہی۔ مرکب دوائین جو کھلائی پلائی جاتی ہین سب کے سرے پر شرودیطوس
اور دواء المسک اوسوقت مفید ہی کہ جب نقصان باہ ضعف قلب کے سبب سے ہو ایضاً جوارش بزور تین مثقال ایک اوقیہ
آب جرجیر تازہ کے ہمراہ پلائین۔ انھین مرکبات مین دوائے سقنقور جو مشہور ہی ایضاً جرجیر تازہ دشتی تین درہم ہمراہ روغن گاؤ کے
دواء الخسک دوائے ترنجبین دوائے ہندی ایضاً نمک سقنقور کا اور تخم جرجیر زردی بیضہ پر چھڑک کر کھلائین ایضاً مرغ کا
خصیہ سوکھا کر اوسکے ہموزن سقنقور کا نمک ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً تخم جرجیر تخم ترب تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزو
شیر تازہ کے ہمراہ پلائین ایضاً حب صنوبر تخم کرفس کوہی تلخہ شتر کا علک الانباط سب ہموزن شہد مین ملائین اور ایک مثقال
استعمال کرین ایضاً اشق شقاقل تخم جرجیر دونون تودری زنجبیل دارفلفل ہر واحد دو درہم لسان العصافیر مغز کنجشک اور کندر
ہر واحد ایک درہم سب کو ناریل کے روغن مین لت کرکے شہد اور قند مین معجون تیار کرین اور استعمال کرین جس شخص کو
سردی کا ضرر باہ مین زیادہ پہونچا ہو اوسکو معجون حرف اور عاقرقرحا کھلائی جائے ایضاً جاؤشیر تین درہم اوس پانی مین گھولو
جو ایک اوقیہ ہو اور اوس مین مرزنجوش کو جوش دیا ہو اور تین دن اسکو پلا دین ایضاً زنجبیل تین جزو دارفلفل ایک جزو
شہد سے معجون کرین اور ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ایضاً تخم لیمون شقاقل زنجبیل پانچ درہم فودنج بہمن سفید

زیادہ ہی اسی طرح چند ہون کی چربی کا تیل حقنہ میں اور روغن جوز اور روغن کنجد روغن گاؤ روغن پستہ اور بنفشہ روغن نارجیل روغن محلب روغن بنولہ بھی عجیب ہی گرم مزاج کے واسطے گوکھرو کا تیل روغن خشخاش روغن کدو روغن تخم خربزہ وغیرہ - یہ حقنہ ہمارا تجویز کیا ہوا ہے اور پائے مغاث بوزیدان شقاقل کے ہمراہ رات بھر خوب تیز آنچ سے تنور میں پکائیں اور اوس پر بقدر نصف وزن کے دودھ اور چھٹا حقنہ گھی اور روغن محلب اور روغن نارجیل ہر واحد ساتوان حقنہ جو ربحا اور چربی گردہ گاؤ اور ایضاً بچھیرے کی چربی جسقدر رطل سکے ملائیں اور مثل اس کے جو بکرے کے چھڑ کی ہوئی ہو اوسی سے حقنہ کرین دوسرا حقنہ گوکھرو تازہ ایک مشت سیتھی ایک کف دست کھیرے کے بیج کاجر کے بیج تخم جرجیر بابونہ ایک کف دست بکرے کا اجرام مغز اور دونون خصیے کٹے ہوئے اور دماغ ٹکڑے کئے ان سب دواؤن پر دو رطل پانی ڈالیں اور شیر تازہ دو رطل ملائیں اور اسقدر پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر روزانہ چار اوقیہ اسمین سے لیکر ایک اوقیہ روغن البطم ملا کر نہار بعد فراغت پاخانہ کے حقنہ کرین تین روز برابر - دوسرا حقنہ کسی جانور کا الیہ لیکر اوسکو چاک کرین اور چاک شدہ مقامات میں نصف درہم جندبیدستر کٹا ہوا رکھیں اور قسط کو اوسکے تھے اوپر رکھکر تین روز کسی بھاری چیز کے نیچے دبائیں بعدہ اوسکو چاک کر کے مع جندبیدستر کے پگھلائیں جسقدر چربی اسمین سے نکلے بحفاظت نگاہ رکھیں اسی چربی سے ایک سکرجہ اور روغن گاؤ نصف سکرجہ طبیخ حلبہ نصف سکرجہ ملا کر حقنہ دین عصر کے وقت سے تین گھنٹہ رات گذرنے تک پھر جب سونے لگیں تجدید حقنہ کرین اور تین دن تک اسی طرح کرتے رہین - حقنہ قوی بھیڑ کی سری اور تین یا چار سنگریزے اور اینٹ کے ٹکڑے اور چنے ان سب کو تنور میں پکائیں اور جسقدر پانی یا تیل اسمین سے نکلے بعد خوب پکانے کے اوسمین روغن بادام اور روغن حبۃ الخضرا اور سقنقور کی چربی ملا کر حقنہ دین - اور بہت سے حقنے ہین جنکو ہم نے قرابادین مین لکھا ہی غذا خالص غذا ان بیمارون کے واسطے جو مناسب ہی وہی ہی جو گوشت جدی فربہ اور ترشی اور بھیڑ کے گوشت سے اور چنے سے طیار کیجائے اور پیاز بھی شریک ہو مگر گوشت بھونا نجائے اسلیے کہ بھوننے سے تقویت گوشت کی نہین رہتی ہی اور کثرت غذایت بھی جاتی رہتی ہی - اور سمکات اگر چہ مری سے ترش کی گئی ہون وہ بھی بہت عمدہ ہین اسی طرح مرغ کے چوزے اور چڑیون کے بچے فربہ خصوصاً ابخدانیات اور بیضہ نیم برشت جسمین دارچینی اور فلفل اور خولنجان اور سفوف گوشت سقنقور چھڑ کا گیا ہو - اور مچھلی کا بیضہ اور اوسکا گوشت جو گرم اقسام کی مچھلی ہی مناسب ہی - اور اگر مرض مین برودت ہو اوسکے گرم مصالح یہ ہین زنجبیل فلفل سیاہ دارفلفل قرنفل دارچینی وغیرہ اور انھین دواؤن سے اون غذاؤن کی تقویت کرنی چاہیے - لفتی اور کرنبی اور جزری خصوصاً جوزری اقسام کی غذائین بعد پکانے کے جید ہین - گوشت کی غذایا جو گوشت مین پڑتی ہین مغز کنجشک مغز کبوتر اور دودھ روغن زرد - اسی طرح ہریسہ کے اکثر اقسام اور جوذابات اور کباب کے اقسام اور چانول دودھ کے ہمراہ اور گوشت بھیڑ کے دودھ کے ساتھ - ایسے بیمار کی تنقل مین بلیون جرجیر کراث حرشف پودینہ خاص کر پڑتا ہی اسلیے کہ اوعیہ منی کو تقویت دیتا ہی اور بعد قوی ہونے کے سنبھال لینا اور روک رکھنا اون اعضا کا منی پر قوی ہوتا ہی اور شہوت مین شدت ہوتی ہی - اقسام جوذابات سے عمدہ وہی قسم ہی جسمین زعفران اور میدے کی روٹی اور دودھ اور ناریل کا پانی پڑا ہو - مجربین کہتے ہین جو شخص گوشت کنجشک نر کھا کر پانی کی جگہ دودھ پی لیتا ہو ہمیشہ اوسکی منی مین انتشار زیادہ ہوگا اور تندی ہوا کرے گی - یا پیاز کو گھی مین بھون کر جب سرخ ہو جائے اور گہرا ہو جائے اوسپر انڈے

توڑ دے اور کھالے ۔ گرم مزاج آدمی کی غذا یہ ہی چکنادہی اور دودھ ماہی بریان گرما گرم شوربا زردی بیضہ کی ان کا تری لکہ و فواکہ تر و تازہ کے جملہ اقسام تا اینکہ کاہو اور تخم کاہو ۔ تخم خرفہ انکی منی کو زیادہ کرتا ہی اور سفیدی انڈے کی انکو زیادہ نفع کرتی ہی کہ منی کثرت پیدا کرتی ہی ۔ دماغ اور بھیجے حیوانات کے اور بچے انڈے جو پیٹ چاک کرنے سے نکلتے ہیں اور سرطان جو نہر میں پیدا ہوتے ہیں وہ غذا اور جو دوا اسکے مشابہ ہیں اونمین سے ایک یہ ہی کہ ایک رطل دودھ میں چالیس درہم ترنجبین معتدل مزاج کے واسطے ڈالکر پکائین اتنا کہ خوب گاڑھا ہوجاے ہر روز ایک قدح پلائین اور یہ ترکیب گرم مزاج والون کی بھی تعدیل کرتی ہی ۔ دودھ میں ملاکر خوب پلائین یا ایک قدح نہار پلائین یا کھانے کے بعد پانی کی جگہہ پر مگر اسکے پلانے کے بعد پانی نہ پئین خصوصاً اگر غذا میں تیہو اور بھیڑ کا گوشت کھایا ہو کبھی یہ ترکیب اوسکو بھی فائدہ کرتی ہی جسکو برودت اور خشکی سے نقصان باہ ہوگیا ہو ۔ ازآن جملہ یہ نسخہ ہی کہ روغن گاو مقدار ایک کوزہ کے اور گاے کا دودھ ایک کوزہ روغن پستہ ایک کوزہ سب کو اسقدر پکائین کہ تہائی باقی رہ جائے اور صبح کو دو چمچہ کسی شربت کے ہمراہ پی جائین ایضاً قند ایک رطل آب پیاز ایک رطل شیر تازہ ایک رطل کو پکاکر جب گاڑھا ہوجاے ہر صبح کو بقدر ایک اوقیہ کے تناول کرین ۔ نخود سیاہ کے بڑے بڑے دانہ لیکر آب جرجیر میں بھگو دین تاکہ انکے پھول جائین بعد ازان اونکو سایہ مین خشک کرین اور قند کے ساتھ پیس کر معجون بنائین مقدار شربت صبح کو بقدر ایک جوز کے اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک بندق کے اور قدح اسکے اوپر کوئی چیز مذکورہ بالا مین سے پئین ۔ اور اگر اسی چنے کو کھروسکے پانی مین بھگوئین اور کسی کپڑے وغیرہ کو تان کر اوسکے نیچے دھوپ مین پھیلا دین تاکہ دھوپ کے سامنے نرہے اور گرمی دھوپ کی پہونچے اور جب سوکھ جاے پھر اوسی پانی مین بھگوئین بعد اوسکے چکی مین پیس کر بحفاظت رکھہ چھوڑین اور اوسکا ستو دودھ اور قند کے ہمراہ پیا کرین ۔ ایضاً تین رطل شیر تازہ مین نصف رطل ترنجبین اور نصف رطل تین کوٹے ہوے ملاکر جوش دین پھر نرم نرم ملکر چھان لین اور اس چھنے ہوے مین سے نصف رطل کسی برتن مین لیکر ہموزن ترنجبین داخل کرین اور چند روز جسقدر ہضم ہوسکے اوپر جاے پی جایا کرین کہ یہ غذا عجیب و غریب ہی ایضاً آب پیاز کے ہموزن شہد ملاکر جوش دین جب پانی جلجائے فقط شہد باقی رہ جائے بس تیار ہوگیا مقدار شربت ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ ۔ ایضاً گیہون کو آب شیرین مین مثل ستو کے کھولین اور خوب نچوڑین بہت سے دودھ مین پکائین اور دودھ پر آب ناریل کا اضافہ کرین اور چکنائی بط کی چربی کی ملاکر مثل ہریسہ کے تیار کرین ۔ ایضاً زردی بیضہ کو نیم برشت کرکے اوسپر پینگ اور سقنقور کا نمک چھڑکین اور یہ بہت قوی ہی خصوصاً بعد نہانے کے اور چنبیلی کے تیل اور روغن سوسن کی مالش بدن مین کیجاتی ہی ایضاً انڈون کی زردی کو خوب پھینٹے اور اگر سفیدی بھی اوسکے ہمراہ ہوجاے ہی بعد پھینٹنے کے چہارم وزن آب پیاز کو فتہ ملادین اور اسکو نیم برشت کرین اور اونھین اقسام کے نمک جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اور گرم مصالح ملاکر کھایا کرین ۔ جزر یعنی گاجر کو خوب کوٹین اور پیاز کو کوٹین اور شلجم باقلا کے ہمراہ تناول کرین چنے اور شہد گوشت کے ہمراہ کھانا بہت اچھا ہوتا ہی اور گرم مصالح ملاکر ۔ باقلا اور چنے اور لوبیا لیکر گرم پانیمین بھگوئین اوسکے بعد بھیڑ کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے اسطرح کرین جسطرح تیہو کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہی پھر اوسکی بتیان بطور شیاف کے تیار کرین اور پیاز اور زیتون اور باقلا وغیرہ جو اوپر لکھے گئے اون کے بھی شیاف بنائین اور ہر ایک شیاف پر سقنقور کا نمک اور تھوڑی سی پینگ دارچینی اور اونگ بہت سی چھڑکین

بعد اوسکے اونمین شیاف پھر رکھے جائیں کنجشک اور کبوتر کے چوزے ہیں اور اسی طرح کرتے رہیں کہ وہ شیاف اسقدر نرم ہو جائے
کہ نگل جانے کے قابل ہو جائے پھر اوسے چنے رہ دن تک گاجر تنہا یا ہمراہ پاؤں کے پکائیں اور تری اور پیاز وغیرہ سب مل کر ایک
ہو جائے ۔ ایضاً کنجشک کے بچے ۲۰ عدد لیکر کسی شیشہ کے پیالہ میں رکھیں تاکہ خوب تر ہو جائے پکنے سے نہ مارے گئے ہوں اور کچھ اونمین
بعد اوسکے او سپر چربی گردے گوسپند کی ذبح کرنے کے بعد ڈالیں اور لونگ اور فلفل اور زنجبیل اور بندق پیسکر چھڑکیں
اور ایک اسمین سے پہلے کھائیں پھر ایک کے بعد ایک کھاتے رہیں ہر وقت ہر ایک جماع کے کہ یہ خاگینہ ہمارا تجویز کیا ہوا
بہت عمدہ ہی دماغ ہائے کنجشک اور کبوتر پچاس عدد زردی بیضہ کنجشک چالیس عدد زردی بیضہ مرغ جوان ۱۰ عدد
بھیڑ کے گوشت کا کوٹ کر پانی نچوڑا ہوا اور پیاز کا پانی نچوڑا ہوا تین اوقیہ گاجر کا پانی پانچ اوقیہ نمک اور گرم مصالح بقدر حاجت
گھی پچاس درہم اسی کا خاگینہ بنائیں اسکو کھا کر جب ہضم ہو جائے شراب قوی ریحانی پئیں **حلوہ اور مٹھائیاں** حب
صنوبر صاف کیا ہوا دو جزء تخم جرجیر تخم خربوزہ ہر واحد ایک جزء گھی میں جوش دیکر تھوڑی فلفل اور دارچینی ملا کر شہد بقدر کفایت ڈالیں
دوسرا حلوہ چنے کو پانی میں بھگو دیں یا آب جرجیر کے پانی میں یا گوکھرو کے پانی میں یہاں تک کہ پھول جائیں پھر اوسکو تھوڑے سے
گھی میں بھونیں کہ جل نجائے اور ہموزن اوسکے حب صنوبر کوچک ملائیں اور شہد اسقدر ڈالیں کہ وہ گوندھ سکے اور
تھوڑی سی مصطگی اور دارچینی شریک کریں پھر اوسکے لوز کاٹ لیں ۔ دوسرا حلوہ شہد کو پکا کر گاڑھا کریں اور او سپر
حب صنوبر کبار اور تخم جرجیر اور تخم گاجر دار فلفل شقاقل دارچینی اور تھوڑی سی زعفران ملا کر مثل جوارش کے تیار کریں اور
اگر تخم جرجیر سے کراہت معلوم ہو اوسکے عوض تھوڑی بہن اور تھوڑی سی مشک ملا دیں ۔ ایک ہمارا ترتیب دیا ہوا نسخہ
مجرب ہے حب فلفل اور بادام اور فندق اور بندق ہر ایک پانچ جزء ناریل اور چلغوزہ ہر واحد سات جزء ہر ایک کو الگ الگ کوٹ کر
ہموزن قند کا شربت ملا کر اوسمیں بقدر ایک حبہ مشک و نصف درہم زعفران شریک کریں مقدار شربت پانچ درہم کہ یہ نافع ہے
شراب یعنی پینے والی چیزوں کا بیان وہ مشروبات شیرین اور جن میں کہ زبیب پڑتا ہے وہی ہیں کہ خوب میٹھے منقے
سے بنائی جائیں گاڑھے قوام کی ہوں کہ ان لوگوں کو زیادہ نفع کرتی ہیں اور اسی سبب سے یہ شراب جسکی ہم صفت بیان
کرتے ہیں ان کو موافق ہوتی ہے گوکھرو جرجیر گاجر شلجم کو پانی میں خوب پکائیں بعد اوسکے پانی کو صاف کریں اوسکے بعد فی بارہ
جزء پانی میں پانچ جزء قند یا شکر سرخ اور سفید زبیب طائفی جو خوب میٹھا ہوا اور پیالیسواں حصہ اسی پانی کا ناریل کٹا ہوا ملا کر بھٹی پر
چڑھا دیں تاکہ نبیذ بنجائے دوسرا نسخہ دوشاب انگور لیکر فی دس من تین من اس دوا کو ڈالیں جسکو ہم بیان کرتے ہیں
تخم جرجیر تخم شلجم بوزیدان تخم ہلیون اور لسان العصافیر حب فلفل لعبہ بربریہ تخم گاجر دونوں بہمن سب اجزا ہموزن ملا کر
پیسیں اور ایک ڈھیلی تھیلی میں باندھ کر دوشاب مذکور میں ڈالیں اور ہر وقت ہلاتے رہیں یہاں تک کہ اوٹھ آئے ۔
دوسری شراب گاجر اور انگور خشک بہت سے پانی میں پکائیں اور چھان لیں پھر اس پانی میں منقے کو دانہ سے صاف کر کے
پکائیں اور صاف کریں اور قند ڈالکر رکھدیں یہاں تک کہ جوش آ جائے مار حدیدی اور وہ پانی کہ جسمیں لوہا بجھایا ہوا ہو
وہ بھی بہت مقوی باہ ہے **کثرت شہوت کا بیان** کثرت شہوت اگر ہمراہ قوت بدن اور افزائش خون اور صحت
مزاج اور مناسبت سن کے ہو اور باہ پر خوب اقتدار ہو اور بعد انزال کے ضعف نہوتا ہو اوسکی تدبیر میں اور

توڑ دینے مین مشغول نہونا چاہیے اسلیئے کہ ایسی شہوت کا کم کرنا اور توڑ دینا مزاج اصلی مین سستی پیدا کریگا اور قوت بدن و صحت
مزاج کو غارت کریگا ہان اگر کوئی شدید ضرورت ہو اوسوقت کچھ مضائقہ نہین ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ منی کا بکثرت پیدا ہونا قلب
اور بدنکو تقویت دیتا ہی اور کمی ہوجانے سے منی کے رنگ بدن کا بگڑجاتا ہی اور قوت ذکر اور فہم مین ضعف آجاتا ہی پھر اگر ان لوگونکو بسبب
کثرت منی کے تکلیف ہو انکا عارض ہو اور پسینہ باسانی نکلتا ہو ریاضت معتدل کا استعمال کرین اور اگر ممکن ہو سرد پانی سے نہا یا کرین
اور جس شخص کی شہوت کا توڑنا درست ہی جیسے کہ کثرت شہوت بسبب زیادتی امتلاء حرارت یا رطوبت کی ہوئی ہو پس اس امتلاء کی تعدیل
کرین ... بطرح پر کہ استفراغ اوس خلط کا کرینگے ـ لیکن جس شخص کی کثرت شہوت بسبب حدت منی کے ہو یا اینکہ یہ کثرت
منی کی ہمراہ ضعف بدن کے ہو اور ضعف اس سبب سے ہوتا ہو کہ اوعیہ منی قوی ہین اور انکی قوت کی وجہ سے جذب منی کا بطرف
انکے زیادہ ہوتا ہی اور اگر بدن مین کسیقدر افاقہ اور توانائی ہو جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ بعض اعضا بنسبت بعض کے زیادہ قوی
ہوتے ہین ایسی زیادتی منی مین بعد انزال کے کسیقدر خفت ہوتی ہی ـ اور اگر کثرت شہوت کی بسبب کھجلی یا داؤن کے اوعیہ منی
مین ہو جسطرح عورتون کی فم رحم کی کھجلی سے کسیقدر شہوت بڑھ جاتی ہی کہ اونکی شہوت مین کبھی سکون ہوتا ہی نہین ـ یا کثرت
شہوت بسبب کثرت نفخ کے ہوتا ہی اور اسی سبب سے کبھی ایسی قرقر مین جو ایذا رسان نہو انعاظ شدید ہوتا ہی سوداوی مزاج کے
آدمی کو تندی کی شہوت کی زیادہ ہوتی ہی ـ مردون کی شہوت سرد ملکون مین اور سرد ہوا اور سرد فصلونمین زیادہ ہوتی ہی اور گرم
ایسے مقامات مین اونکی قوت کا یکجا کرنا ہوسکتا ہی یعنی انتشار اور تندی مین اون کے سکون نہین ہوسکتا ہی ـ عورتونکا حال
تندی شہوت مین برخلاف مردون کے ہی یعنی گرم ملکونمین اور گرم ہوا اور گرم فصل مین اونکی شہوت تیز ہوتی ہی اسلیئے کہ اونکی قوت
جاذبہ کا انتشار ان مقامات اور اوقات مین ہوتا ہی جو بوجہ برودت مزاج کے بستہ ہورہی تھی پیٹھ کے بل سونا بھی انعاظکو
بڑھاتا ہی **علامات** صحت بدن اور امتلاء کے علامات ایسے نہین ہین کہ جو پوشیدہ رہ سکین ـ منی کے جید ہونے کی
علامت یہ ہی کہ جلدی نکلا کرے ـ اور تیزی اور حرقت بھی ہو پیشاب مین سوزش بھی ہوجاے اخراج منی کے بعد ضعف بھی عارض ہو
کثرت منی اور حدت کی علامت یہ ہی کہ بدنمین وہ احوال جو قوت پر دلالت کرتے ہین وہ نہون اور نہ خون کی کثرت ہو اور چلنی
منی کی بقدر معتدبہ ہو اور بیشتر اوسکے ہمراہ ضعف بھی ہوتا ہی لیکن منی زیادہ ہوتی ہی اور متواتر احتلام ہوا کرتا ہی اور
جسقدر منی نکلتی ہی زیادہ ہوتی اور بدنمین ضعف پیدا کرتی ہی ـ کھجلی کی وجہ سے کثرت شہوت کی علامت یہ ہی کہ جماع کرنے سے
شہوت بڑھی اور اکثر شہوت ہوتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایذا نہین ہوتی ہی اور جماع کے بعد ایذا ضرور ہوتی ہی ـ نفخ کی وجہ سے
کثرت شہوت کی علامتین یہ ہین کہ انعاظ کی شدت ہو اور پہلے کچھ ایسی چیزین استعمال کی ہون جنسے نفخ پیدا ہوتا ہی اور
مزاج منفخ ہونا جیسے سوداوی مزاج ہونا **علاج** جو کثرت شہوت امتلاء حار سے ہو اوسکا علاج فصد سے کرنا چاہیے اور
سبک غذا دیجائے اور مبردات کا استعمال کرایا جاے اور جو کثرت شہوت امتلاء مادہ رطب سے ہو اوسکا علاج وہ ہی جو مجففات
حار منی کے ہم لکھتے ہین اور اوسکے ہمراہ ادویہ بانیہ بھی دیجائین تاکہ ان دواؤن کو اوعیہ منی تک پہونچا دین ـ جو کثرت
شہوت حدت منی سے ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ اخلاط کی تعدیل کرین اور تبرید اخلاط کا ہو خرفہ ساگ اور تخم خرفہ وغیرہ سے
کرین اور کاسنی کدو ککڑی سے اور فواکہ بارد اور رہے دھنیا سے ـ ضماد جین نیلوفر اور کاہو ـ قیروطی جو سرد روغن

اور تر و تازہ گھاس کے عرق سے تیار ہو۔ کافور کا استعمال طلا کرنے مین اور پلانے مین دونون طرح ہوتا ہے۔ اسرب کے پتر پیڑو پر
باندھے جائین اور سرد پانی پلایا جائے فرش خواب پارچہ کتان سے تجویز کیا جائے خواہ اور اسی قسم کے کپڑے سے۔ غذا مسور اور خرفہ
اور جنکا ہضم قوی ہو قریض نامی غذا جو اندرونی اعضا حیوانات سے طیار کیجاتی ہے کھلا دیجائے۔ جو کثرت شہوت زیادتی تولید منی سے
ہو اوسکا علاج بھی یہی کرنا چاہیئے کہ تبرید اور یہ مذکورہ بالا سے کرین۔ جو کثرت شہوت کھجلی یا دانون کے سبب سے ہو اوسکا علاج
فصد اور اسہال مادہ حادہ سے کرین اور طلا ہائے باردہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اونکو بھی لگائین اور کبھی مخدرات کی بھی حاجت
ہوتی ہے بھنگ اور برگ شوکران کا طلا کرنا بھی تجویز کیا گیا ہے۔ سرد پانیمین بدن کا بھیگا رہنا بھی مفید ہے۔ جو کثرت شہوت
منفخات کی وجہ سے ہو اوسکا علاج مبردات سے اوسوقت مین کیا جائے گا جبکہ حرارت زیادہ ہو تاکہ مادہ کی حرارت اچھی طرح
بجھ جائے۔ اور محللات ریاح سے اوسوقت علاج کیا جائے گا اگر یہ کثرت شہوت ہمراہ برودت شدید کے ہو اور خلط سودا کا
استفراغ کیا جائے اگر یہ لوگ سوداوی مزاج ہون مجففات منی یا ردمنی کی خشک کرنیوالی یہ چیزین ہین مسور اور اوسکا
پانی خصوصا جو شہدانج مین پکایا گیا ہو اگر گرم نہ ہو اور نیلوفر دھنیا تخم خرفہ کا نچوڑا ہوا پانی اور کھٹے دہی کا پانی اور آرد بلوط
سرکہ شہدانج تخم کاہو اور اکثر قطع باہ ہو جاتا ہے اگر بکثرت کاہو کا استعمال کرین ادھان کی قسم مین سے روغن زیتون منی کو کم کرتا ہے
اور کائی کا لیپ کرنا اور گیاہ شوکران اور بھنگ وغیرہ کا انثیین او مقعد پر رکھنا بھی یہی اثر کرتا ہے۔ اور اسی طرح سپیدہ دھویا
ہوا اور مردار سنگ قیمولیا اور سرکہ سے انھین مقامات کو لیپ کرین ایضا یہ مرکب سرد ہے تخم کاہو اجوائن خراسانی اور تخم خیار تخم کاسنی
اسبغول نا کوفتہ کشنیز خشک نیلوفر خشک سوائے اسبغول کے اور سب کو کوٹے اور سفوف بنالے۔ اہل تجربہ نے امتحان کر کے
لکھا ہے کہ برہنہ پا چلنے سے شہوت ساقط ہو جاتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ جن لوگونکو عادت ننگے پاؤن چلنے کی نہین ہے وہ لوگ اگر برہنہ پا
چلائے جائین تو اون کی شہوت ساقط ہو جائے گی مجففات منی حار کلونجی بریان اور غیر بریان تخم سداب تخم فنجنگشت
فودنج فربیون جند قوقی مرسپید زیرہ۔ مرکبات مین سے معجون کمونی بھی منی کو خشک کر دیتی ہے اور اگر صاحب منی کا مزاج
گرم ہو سرکہ کے ہمراہ پلائی جائے اور صعتر بقدر بریان اور غیر بریان ہر واحد دس درہم گلنار گلسرخ ہر واحد پانچ درہم
تخم سداب سات درہم تخم فنجنگشت پانچ درہم سب کو کوٹ کر سفوف بنائین۔ صنوبر کے داخل کرنے کی غرض یہ ہے کہ جمیع
ادویہ مین اتصال ہو جائے اور بریان اسواسطے کرتے ہین تاکہ جو اوسمین قوت اعانت باہ کی ہو وہ ٹوٹ جائے ایضا
تخم خرفہ تخم سداب تخم کاہو مکہ چار درہم آب مذکور مین پلائین۔ ایضا تخم سداب جند بیدستر اجوائن خراسانی ہموزن اجزا ملا کر
مقدار شربت ایک درہم ہمراہ شراب آب امیختہ کے ایضا تخم سداب ایک درہم انیسون ایک درہم جند بیدستر اجوائن
خراسانی سفید ہر واحد دو درہم گلسرخ گلنار ہر واحد تین درہم کوٹ کر چھان لین مقدار شربت دو درہم سرد پانی کے ہمراہ
شراب پانیمین ملا کر ایضا بیخ سوسن دو درہم تخم سداب تین درہم گلنار پانچ درہم اسمین سے دو درہم کے ہمراہ دو درہم تناول کرین
ایضا تخم کاہو ساڑھے تین درہم تخم سداب ڈھائی درہم اسمین سے دو درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کرین ایضا تخم سداب
ایک درہم گلنار دو درہم تخم فنجنگشت ایک درہم یہ سب ایک ہی خوراک ہے۔ ایضا دوائے مرکب جو حار ہے بیخ سوسن
خشک شدہ حق جبلی اور مصطکی ایک درہم فربیون نصف درہم تخم سداب تخم کاہو تخم فنجنگشت ہر ایک ایک درہم سب کو

کوٹ پیسکر علیحدہ کر لے مقدار شربت ایک درہم۔ ایضاً اوس گھانس کی جڑ جسکا نام خصی الکلب مشہور ہے اور تخم شہدانج بریاں ملکر ایک مثقال تخم فنجنگشت بریاں شدہ دو مثقال تخم کرنب الماء ایک مثقال مقدار شربت سب سے ایک مثقال ہمراہ شراب سیاہ کے جو قابض ہو اس دوا کی تعریف قرابادین میں کی ہے **کثرت ورود منی اور مذی و ودی کا بیان** اس کثرت کا سبب یا تو خود منی میں ہوتا ہے یا اوعیہ منی میں ہوتا ہے یا گردے میں ہوتا ہے یا ان عضل میں ہوتا ہے جو جاذب منی ہیں یا اسبا دی میں ہوتا ہے جو سبب کہ منی میں ہوتا ہے یا تو بسبب کمی جماع کے ہو یا بکثرت مولدات منی کا استعمال کیا گیا ہو کہ جس سے مقدار اوسکی بڑھ جائیگی اور یہ افزونی اوعیہ منی کو گزند پہونچاکر محتاج کرے گی اس طرف کہ منی کے دفع کرنے پر قوی حرکت کرے اسی حال میں یہ اوعیہ منی بھی شامل ہیں اور اس کیفیت کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ بجز اسطرف سے نفس منی دفع ہوتا ہے اوسکا منھہ کھلجاتا ہے۔ یا سبب اسکا رقیق ہونا منی کا ہے کہ مثل اور پتلی چیزون کے ٹپکا کرتی ہے۔ یا بسبب حدت اور تیزی منی کے لذع پیدا ہو کر طبیعت محتاج اوسکی دفع کی طرف ہوتی ہے وہ سبب جو اوعیہ منی میں ہوتا ہے یا ضعف ماسکہ ہے یا قوت دافعہ میں شدت ہوئی یا کوئی اور مرض مرکب تشنج سے ہو یا تمدد جو مضطر کرے بطرف حرکات بدکے پس دافعہ حرکت کرکے منی کو اس طرح نکال دے جیسے کسی اور موذی کو نکال دیتی ہے جس طرح قے عارض ہوتی ہے جس وقت کوئی موذی معدہ میں ایسا ہو جو طعام کو اولٹ پلٹ دے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تشنج خود تو عاصر ہے اور نچوڑتا پیدا کرتا ہے اور نچوڑنے سے چھندگی خروج منی وغیرہ کا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اوعیہ منی کا سیلان منی ہے اور تشنج عضل مقعد کا عاسر ہے اسلیے کہ عضل مقعد جس کے واسطے پیدا کیے گئے ہیں اور اوعیہ منی نچوڑنے کے لیے یا یہ بات بسبب استرخائے اوعیہ منی کے پیدا ہو کہ اس وجہ سے منی کے روکنے پر قادر نہون یا مجاری میں اتساع عارض ہوا ہو کہ اوسکی وجہ سے ان فضلات کا خروج ہوجایا کرے۔ یا عضل جاذبہ میں کوئی ایسا سبب عارض ہو کہ تشنج پڑ جائے یا استرخا گردے میں عارض ہو اسلیے کہ اکثر شدت شہوت سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہے۔ یا کثرت جماع کی وجہ سے جماع کرنیوالون کے پیشاب میں بعد پیشاب کے ایک ایسی چیز نکلتی ہے کہ کپڑے سے لپٹ جاتی ہے اور یہ خراب علامت ہے بدن اور قوت دونون میں سستی پیدا کرتی ہے۔ مبادی میں سبب کی یہ مثال ہو کہ جیسے جماع کے بارہ میں فکر زیادہ کیا کرے خواہ حکایات جماع کے زیادہ سنا کرے یا اسکے دل میں خواہش پیدا ہو جماع کرنے کی اوس طرح پر یا اوس عورت سے جوش اور مانند مطبوع طبع کے ہے پس اعضا متحرک ہو فعل جماع کی طرف تحریک ضعیف کرکے پس مذی نکل آئے یا قوی حرکت کرین کہ انزال ہوجائے۔ کبھی عورتون کو بہت ایذا اس سبب سے ہوتی ہے کہ فم رحم اونکا ڈھیلا ہوجاتا ہے اور اونکی اوعیہ منی میں ضعف آجاتا ہے اس پر دلیل یہ ہوتی ہے کہ جو اسباب اوپر ذکر کیے گئے **علامات** اگر خروج مذی وغیرہ کا بسبب کثرت مذی کے ہو اوسکے بعد ضعف نہین ہوتا ہے اور نہ منی میں کمی ہوتی ہے باوجود کثرت جماع کے ہان اگر بدن ضعیف ہو یا اوعیہ منی قوی ہون اوس وقت علامت یہ ہوگی کہ جو کچھ از قسم مذی وغیرہ نکلتا ہے وہ زیادہ ہوگا اور قوام اوسکا درست ہوگا اور کسیقدر ضعف بھی بدن کو پہونچے گا اگر ان چیزون کا نکلنا بسبب رقت منی کے ہو اوس پر غلبہ رقت منی از روے مشاہدہ دلالت کرے گا۔ اور اگر یہ مرض بسبب حدت اور تیزی منی کے ہو یہ تیزی بر وقت نکلنے منی کے محسوس ہوگی پھر اکثر سوزش بول کی بھی ہوا کرے گی اور رنگ اوسکا زردی مائل ہوگا اور وہ اسباب سابقہ بھی اسپر دلیل ہون گے جو از قسم غذا اور حرکت کے ہین۔ اگر یہ مرض بسبب ضعف آجانے کے آلات میں عارض ہو مثلاً کہ ضعیف ہوگئی ہو بدون استادگی کے انزال ہوجایا کرے گا اسی طرح اگر

استرخا ہوگیا ہو جو قسم بسبب تشنج کے عارض ہوتی ہی پھر اوسکے ہمراہ انعوظ بھی ہو اور اسطرح وہ قسم جو شدت قوت دافعہ کی وجہ سے
عارض ہو کر اوسکے بعد استرخا اور تشنج واقع ہوا اسکی علامت وہی ہی جو بطور مفصل بیان ہوچکی ہی تو علاج غذا مین کمی کرین اور استفراغ مادہ
کرین اور استعمال اون چیزون کا جنکو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ منی کو سبک کرتی ہین اور اونمین کمی پیدا کرتی ہین اور وہ علاج کرین جو اسکی
تیزی کی تعدیل کرے تشنج اور استرخا کا علاج ہم بیان کرچکے ہین اور معلوم ہو چکا ہی مگر رقت منی کا درست کرنا ایسی چیزون سے
ہو سکتا ہی جسمین قبض و تسخین بھی ہو اور اوسکے ہمراہ ادویہ مجففہ بھی ملی ہون اور ان سب کا بیان اوپر ہوچکا ہی کہ پلانے کے لائق
کون کون سی دوا ہی اور طلا کے قابل کون چیز ہی قوت دافعہ کی تسکین مبردات اور مخدرات سے کیجاتی ہی مگر مخدرات بہت کم ہونے
چاہیئین - لعقاح بھی بہت عمدہ چیز ہی منی کے غلیظ کرنے کے واسطے اور تقویت اعضاء منی کے واسطے اطبا کے کتب مین چند
مرکبات ایسے درج ہین جیسے حبس در ور منی کیا جاتا ہی اور اکثر اونمین سے ایسے ادویہ ہین جو زیادتی منی بھی پیدا کرتی ہین
کثرت احتلام - اسکا سبب اسکا منجملہ اسباب کثرت در ور منی کے ہوتا ہی اور اکثر جو لوگ تعب و ریاضت نہین کرتے بیشتر اونکی کی حرکت
سوائے وقت خواب کے اور کسی وقت نہین ہوتی ہی خصوصاً جب پیٹھ کے بل سوئین خواہ اوس طرح سے جسکی علت اور علاج سے
بیان سے ہم فارغ ہوچکے ہین اور علاج اس مرض کا بھی وہی علاج ہی جو اوپر لکھا گیا اور سیسہ کے پتر پشت پر باندھنے کو تاثیر قوی ہی
احتلام کے روکنے مین - مگر بیشتر یہ تدبیر گردہ کو مضر ہوتی ہی پس لازم ہی کہ اسکی بھی رعایت کرین - اس طرح فرش ہائے مبردہ
سونا اور برگ بید سادہ وغیرہ کا بچھونا کرنا بھی مفید ہی منی کی کمی اور سوتے ہوکر نکلنا یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو
ضد اسباب در ور منی کے ہین اور اکثر اونمین لوگونکو یہ مرض دامنگیر ہوتا ہی جو لوگ تعب اور ریاضت مین زیادہ مبتلا ہون اور
علاج اس مرض کا وہی ہی جو باہ کا علاج ہی اور منی کا ضبط اور قطرہ کی شکل سے برآمد ہونا اوسکا علاج مرطبات سے کرنا چاہیئے
تدبیر اوس شخص کی جسے کثرت جماع ضرر پہونچا ہو ایسے شخص کو چاہیئے کہ تقویت معدہ اور جودت ہضم کی تدبیر کیطرف متوجہ ہو اور یہ
تدبیر بذریعہ اون مشروبات کے اور طلا اور ضماد ہائے مذکورہ کے کرے جو باب معدہ مین بیان ہوچکی ہین تاکہ اوسکے ضعف کا
تدارک ہوجائے جو ہر وقت جماع کرنے بنظر ضرورت کے اسکو عارض ہوتا ہی اور یہ تدارک ادویہ قلبیہ سے کرنا چاہیئے - اور اعضاء
باہیہ پر اونمین ادویہ مین سے ادویہ مبردہ قابضہ منی کا استعمال کرے جنکو ہم آیندہ لکھینگے اور مشروبات وہی استعمال کرے
جو مضاد اور مخالف منی کے ہین اور اپنے فرش خواب اور مالش بدن کے واسطے اون چیزون کو اختیار کرے جو مریض فریسموس یعنی
کثیر الباہ جنکا استعمال کرتا ہی - اور جو شی تولید منی کرتی ہی اوسکو قطعاً چھوڑ دے - اور اوپر کے اعضائے بدنی کی ریاضت
ہمیشہ کرتا رہے جیسے موگری وغیرہ سے بدنکا کوٹنا خواہ گیند کھیلنا یا پتھر کا اوٹھانا - یہ بھی واجب ہی کہ ایسے لوگ جماع کے چھوڑنے
مین خواہ کم کرنے مین جلدی نکرین بلکہ رفتہ رفتہ کمی کرین اسطرح پر کہ مثلاً اگر اول شب کسی رات کو جماع کرین ایک دن
یا دو دن تک آیندہ ایام سے شب تک تا وقت سونے کے جو معمولی ہی باز رہین خواہ اوس رات کے بعد تک - اور غذا کی
اصلاح اس زمانہ ترک جماع مین کرتے رہین اور بعد جماع کے سو جائین - بعد اوسکے عدد ایام مذکورہ ترک جماع مین اوسی
نسبت سے ترک کے زمانہ مین اضافہ کرتے جائین اور شغل انکا لہو و لعب مین طبیعت بہلنے کے واسطے رہے - وہ غذا
جو ان کے ضعف کا تدارک کرے نان پاکیزہ ہی جو کسی اچھے شربت مین ڈبو کے کھائی جائے تدبیر اوس شخص کی

جسکو جماع کی وجہ سے بصارت میں ضرر پہونچا ہو اور تمام سر مین خواہ بعض اجزاے سر مین گرمی پہونچکر
رعشہ پیدا ہو گیا ہو ان رگون کی تنقیہ اور ترطیب مین غذاہاے جید سے مشغول ہونا چاہیے ایسی غذائین ہون جنکی تھوڑی
مقدار مین غذائیت زیادہ ہوتی ہو اور حمام کرایا جاے بشرطیکہ اوس نگ باشی زیادہ اہتمام چاہیے اور تدبیر سے فضلات تن کی جاے سوا اسکے
مین کوشش کیجاے آرام اور آسایش و دلچسپی ناچ رنگ وغیرہ سے ہر وقت رہے بھیڑ کا دودھ اور گاے کا دودھ ایسے بیمار کو
تقویت دیتے اور پیدا کرنے مین حرارت غریزی کی زیادہ معین ہی اگر نہار او مکھ کر بقدر ہضم ہو جانے کے پیا جاے اور پینے کے
بعد پھر سو جاے ۔ واجب ہی کہ ریاضت اسقدر دکا بھی استعمال کرے ۔ اگر مثرودیطوس یا دواء المسک کا بافراط ترطیب
کے استعمال کیا جاے اس سے بھی انتعاش قوت ہوجاتا ہے پھر اگر ضعف بصر کا ظہور بسبب کسی آفت دماغ کے ہوا ہو تو چاہیے
کہ سر پر مالش تیل روغن بنفشہ وغیرہ کے ہمیشہ کی جائے اور سعوط بھی ایسے ہی روغن کا اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا ناک مین
اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا کانون مین کرتے رہین اور میٹھے پانیمین غوطہ لگا کر آنکھین کھول دے اور ٹھہرا رہے ۔ اور اگر رعشہ
پیدا ہو گیا ہو اور مادہ رطوبت زیادہ ہو تو حب منتن اور قثاء الحمار اور قنطوریون سے مسہل دین اور بعد مسہل کے پیٹھ کا علاج
مروخات قوی سے کرین جنمین عنبر اور مشک اور روغن بان داخل ہو اور روغن قسط اور سوسن اور روغن سعد اور محلب
اور روغن ابہل اور یہی روغن گرم کہ اوس مین قبض بھی ہو اوس سے پیٹھ کی تدبیر کرین ۔ اور اگر مادہ نہو اونمین مروخات سے
علاج کرین جو خاص رعشہ کے واسطے ہین ۔ جس شخص کو بعد جماع کے رعشہ عارض ہوتا ہو جاوشیر کو آب مرزنجوش مین جسقدر
برداشت کر سکے پیے اور آب مرزنجوس کی مقدار ایک اوقیہ تک کی ہی **کثرت انعاظ جو بسبب شہوت کے نہو**
اور فریسموس کا بیان سبب ترتیب بکثرت سیدھے ہونے اور تنجانے قضیب کا یہ ہی کہ ریح غلیظ بجانب اعضاے جماع بکثرت
ہوتی ہی اور اس کثرت کا سبب یا تو فاعل شعبہ مجوفہ مین ہوتا ہی یا شرائین اور اوعیہ منی سے اوسی عصبہ مین وارد ہوتا ہی خواہ دونون
سبب ساتھہی موجود ہوتے ہون ۔ اور مادہ اس ریح کا رطوبت کثیرہ ہوتی ہی اور فاعل اس رطوبت کا تھوڑی سی حرارت ہوتی ہے
اور یہ مادہ مستحکم ہی اور ثابت ہی اوعیہ منی مین یا جہان یہ پیدا ہوتا ہی وہان پر ثابت ہو اور راسخ نہو اور کسی طرح کیون نہو ثابت رہنا
اس ریح کا اور قوی ہونا اسکا یا بسبب برودت کے ہوگا یا بسبب غلیظ ہونے اس ریح کے اور کبھی سبب فاعلی اور مادی کا اور استاد
آلیہ کا معین اور بھی کچھ ہوتا ہی مثلاً قضیب کی جلد مین کثافت ہو کہ تحلل کو منع کرے یا اون رگون کے منھ پھیل جائین جو قضیب کی طرف
آرہی ہین جسطرح یہ پھیلنا رگون کے منھہ کا اوس شخص کو عارض ہوتا ہی جو اپنے دونون کولونکو زور سے باندھا کرے ۔ یا جو شخص مدت تک
جماع کو چھوڑ دے تو اوسکی منی مین اور ریح مین حرکت قوی پیدا ہو گی اور بیشتر یہ حرکت فریسموس تک پہونچے گی ۔ اور کبھی
ان سب چیزون کی اعانت اسباب متقدمہ بھی کرتے ہین یا وہ اسباب غذائی گرم اور تیز نفخ پیدا کرنیوالے سے ہون جیسے نخود
اور انگور زردی بیضہ اور وہ غذا جو دونون صفت کو جامع ہی جیسے جرجیر اور وہ غذا جسمین خاصیت تولید منی کی ہی جیسے شراب تازہ
یا اسباب حالات کے اقسام سے ہون جیسے پیٹھ کے بل زیادہ سونا کہ منی کو پگھلا کر ریح بنا دیتا ہی یا دونون کولون کو ازار بند
اور عمامہ وغیرہ سے کس کر باندھنا کہ اس سے رگون کے منھہ پھیل جاتے ہین ۔ اور فریسموس کی کیفیت یہ ہی کہ ان اسباب
مین سے کوئی چیز قوی ہو کر تندی شہوت مین پیدا کرے اور سختی سے ایستادگی قضیب کی ہوا کرے اگرچہ شہوت اور حاجت

جماع کی خواہش اور بعد تقاضا حاجت جماع کی یہ تندی پیدا ہو۔ کبھی قضیب میں یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ وہ بڑھنا شروع کرتا ہی اور سختی پائی جاتی ہی اور عین آجاتی ہی زیادہ لانبا ہو جاتا ہی بسبب ریزش مواد کثیر کے اور اکثر بسبب بڑھنے کا حرارت ہوتی ہی یہ مرض ساتیریاسیس کا نام اصطلاح طب میں اس مرض کی طرف نقل کیا گیا ہی تصور کرنے سے صورت اوس شخص کی کہ جسکا آلہ ذکر ایستادہ ہوا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ بازی کر رہا ہو۔ یہ مرض ایسا ہی کہ اگر اسکا علاج نہ کیا جائے تو اسکے اوعیہ منی میں تمدد اور ورم گرم پیدا ہو کر اسکو قتل کرتا ہی۔ علامات اس چیزوں کے علامات پر واقف کار ہی ہو سکتی ہی اگر اصول اور قواعد کلیہ پر نظر کیجائے جسقدر اس وقت تک بیان ہو چکے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اگر ریح کا تولد خود قضیب میں ہوتا ہی اوس سے پہلے انتشار قضیب بہت زیادہ ہوگا اور اگر ایسا نہو بسبب قضیب سے اوپر ہوگا اور میان تک اور ترکیب پہونچا ہوگا اور شریانین اوعیہ منی سے قضیب تک آیا ہوگا۔ علاج ہر وقت سیدھے رستے قضیب کا علاج اونھین طریقون سے کرنا چاہیے جنکو ہم نے نفخ کے منع کرنے میں تجویز کیا ہی مشروبات کی قسم سے ہون خواہ طلا کرنے کی قسم سے۔ لیکن فریسموس کا قاعدہ علاج یہ ہی کہ فصد اور قے کے ذریعہ سے استفراغ کیا جائے اسہال کبھی تجویز نہ کیا جائے اسلیے کہ اسہال سے خوف اسبات کا ہی کہ مواد اوپر سے نیچے اوتار لائے اور اسی واسطے واجب ہوتا ہی کہ ریاضت اور پیر والے اعضا کے طلا وغیرہ سے کھیلنے کی ہوا اور جماع کو بالکل ترک کر دے سوائے اوسی ضرورت کے کہ کوئی بے غیرت جماع کے ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہو۔ پھر اوسکے بعد تبرید اور تنفیذ جھوڑنے کی چیز دہنین گل سرخ اور بید ساد کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ جسکے تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکے ہیں اوسی طور پر کرنی چاہیے اور سیسے کی پتر باریک پیڑو پر باندھے جائین۔ سلانے کی دوائین سرد ہون اور نیلوفر اور کافور اور کاہو سے زیادہ غذا دیجائے اور جو چیزین سرد تین اشیاء مذکورہ کے پیچ میں ہین یعنی اونھین تبرید جسقدر کم ہو۔ اور بعد کم کرنے مادہ ریح کے کبھی یہ بھی جائز ہی کہ استعمال ایسی چیز کا کرین جو بدون سخونت کے تلطیف پیدا کرے جیسے نطولات بابونہ اور فنجنگشت اور اسیوقت مثل سداب اور تخم فنجنگشت وغیرہ کے بھی استعمال کر سکتے ہین بعد اسکے کہ قطع مادہ ہو جائے۔ شراب سفید اور رقیق کا پلانا جائز ہی جماع کو بالکل ترک کر دے اور اوسکے بارہ مین کچھ فکر نہ کرے جسکی طرف دیکھنے سے شہوت غالب ہوتی ہی اوسکی طرف نہ دیکھے ہان جس شخص کو فریسموس بسبب ترک جماع کے عارض ہوا ہو جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اس صورت مین تو علاج یہی ہی کہ جماع کرے۔ غذا اس بیمار کی جیسے مسور وغیرہ۔ اور ترش چیزون کے کھانے مین افراط نکرے اسلیے کہ بیشتر ان سے نفخ پیدا ہوتا ہی۔ **غطیوط کا بیان** غطیوط اوسکو کہتے ہین کہ جماع کرتے وقت جب اوسکو انزال ہو جائے پاخانہ کیطرف ایک سو کھی سی ہیگنی گر پڑے اور اپنی مقعد کو ہیگنی گرانے سے اوسوقت روک نہ سکے۔ اکثر یہ لوگ ایسے ہوتی ہین کہ شوق جماع انکو زیادہ ہوتا ہی اور لذت انکو زیادہ ملتی ہی استراحت بھی زیادہ کرتے ہین اسلیے کہ انکی روح کا تحلل زیادہ ہوتا ہی اور بدن انکے اکثر ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہین علاج ایسے بیمار کی تدبیر مین واجب ہی کہ مرہم اور ضمادہائے قابضہ کا استعمال کرے جنسے عضل کی تقویت پیدا ہو جیسے روغن ناردین خاص کر اور روغن سعد اور روغن ابہل یہ نسخہ مرہم کا بہت عمدہ ہی بہی کا تیل اور حنا کا تیل لیکر کہربا اور اقاقیا اور سوسن خشک سلو منڈیکو پیسین اور روغنون تیل ملاکر مرہم طیار کرین اور ہمیشہ عضل مقعد پر لگاتے رہین۔ حمول یابس جو پاخانہ کو روکتے ہین

اوسکا بھی استعمال کیا جاتا ہی خصوصًا وقت جماع کرنے کے مثلاً ایک شیاف زرانگ اور رازہ اور کندر اور گلنار سے بنا کر حمول کرین
ایضاً اردو مین پانی سے قابضہ کا بھی حمول کیا جاتا ہی ۔ یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ ان لوگون کی غذا مین جودت کی تجویز کی جائے اور
تدبیر کا لحاظ انکی غذا مین رہے اور تلطیف کی جائے یہ ایسی تجویز ہی جسکو اس مرض خاص مین کچھ دخل نہین ہی ہان اگر غذا سے
مراد یہ ہو کہ جو غذائے قابض ہی لوگ کہتے ہین اونمین ان تدبیرون کا خیال کیا جائے تو ہو سکتا ہی ۔ اسی طرح جو حقنہ یا وسعت
اور بیرودت پیدا کرنیوالے کہ اطبا ان بیمارون کے واسطے بیان کرتے ہین میری رائے مین اون سے بھی کچھ فائدہ نہین ہی
بلکہ واجب ہی کہ ان حقنون سے بھی بچی اور یہ قابضہ مراد لیجائین جو ہم کہہ چکے ہین اور پوری توجہ کیجائے اسطرح کہ اونکی منی کی
حدت ٹوٹ جائے اور اونکے دل اور دماغ کی تقویت کیجائے علت ابنہ کا بیان ابنہ درحقیقت وہ بیماری ہی جو پیدا ہوتی ہی
اوس شخص کے بدن مین جسکی عادت یہ ہو کہ مردون سے وطی کراتا ہو اور شہوت وہمی اوسکی بہت ہو اور منی اوسکے بدن مین بہت ہو
مگر متحرک نہو دل اوسکا ضعیف ہو انتشار اور تندی شہوت اوسکو اصل خلقت مین ضعیف ہوتی ہو یا اب ضعیف ہو گئی ہو
اور پہلے اسکا یہ حال تھا کہ خود جماع کرنے کا عادی تھا اور اب آرزو اور خواہش جماع کی کرتا ہی مگر اوس پر تھوڑی سی بھی قدرت
نہین رکھتا پس اسکی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کسی شخص کو جماع کرتے ہوئے دیکھے اور جو منی کہ اسکے بدن مین ہی اوسکا جاری اور
متحرک ہو کر نکلنا جو بروقت انزال کے ہوتا ہی آنکھون کے سامنے آجائے کہ اوسوقت اسکی شہوت مین بھی حرکت پیدا ہو پھر جب اسکی شہوت مین حرکت
پیدا ہوئی اگر اسکے ساتھ کوئی اور شخص جماع کرے یہ بھی منزل ہو جائے گا یا اسکے عضو تناسل مین ایستادگی پیدا ہوگی کہ جماع کرنے پر دوسرے
شخص سے اپنی قضائے حاجت کرنے پر قادر ہو جائے گا ۔ ان بیمارون کے دو گروہ ہوتے ہین ایک گروہ کا تو یہ حال ہوتا ہی
کہ اون کی شہوت اوسیوقت ایستادہ او متحرک ہوتی ہی جب اون سے کوئی مرد جماع کرے اسوقت اس نابون کو انزال کی
لذت ملتی ہی خود یہ منزل ہو یا نہو ۔ اور دوسرے فریق کا یہ حال ہی کہ جب ان سے کوئی جماع کرتا ہی اوسوقت اونکو انزال نہین
ہوتا بلکہ ایستادگی اونمین پیدا ہو جاتی ہی کہ اوسکی وجہ سے وہ شخص اور دوسرے کے ساتھ جماع کرنے پر قادر ہو جاتا ہی ۔ اور
خلاصہ یہ ہی کہ یہ بیماری سقوط النفس و خبث طبیعت اور خرابی عادت اور زنانہ پن سے پیدا ہوتی ہی اور اکثر ایسے زنانونکے
اعضائے جسمانی نہایت خوبصورت ہوتے ہین بہ نسبت مردون کے اعضا کے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اور جو کچھ
اس بیماری کی نسبت بیان کیا جاتا ہی سب باطل ہی اور بڑا جاہل وہ آدمی ہی جو ان بیمارون کے علاج کرنے کی خواہش
کرے اور کسی علاج سے اس مرض کو دور کرے کیونکہ انکی بیماری کوئی مرض طبعی نہین ہی پھر اگر کوئی علاج انکو مفید ہی
اور قواعد علم اخلاق کے ذریعہ سے درست ہو سکتا ہی وہ یہی ہی کہ انکی شہوت جماع کرنے کی توڑ ڈالی جائے اور اوس
توڑنے کی تدبیر یہی ہی کہ طرح طرح کے رنج انکو پہونچائے جائین بھوکھون مرین سونے نہ پائین قید شدید مین گرفتار ہین
مار کے مارے بیدم ہو جائین بس یہی انکا علاج ہی ۔ بعض طبیب کہتے ہین کہ سبب ابنہ کا یہی ہی کہ وہ پٹھہ حساس
جو قضیب مین آتا ہی ان لوگونمین اوسکے دو شعبہ ہو جاتے ہین باریک شعبہ تو قضیب کی جڑ سے ملجاتا ہی اور غلیظ شعبہ
حشفہ تک آتا ہی پس باریک شعبہ نہایت زیادہ کھجلانے کا محتاج ہوتا ہی تب جاکر اوسکو حس ہوتی ہی پس چاہیے کہ بیمار
کسی دوسرے سے جماع کرا کر اوس باریک شعبہ مین کھجلی پیدا کرائے تب جاکر اسکی شہوت اور تندی ظہور پکڑے

اور معاملہ جماع پر قادر ہو یہ قول اس طبیب کا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی- اور پہلے جو ہم نے لکھا ہی وہی معتمد علیہ ہی- ایک البتہ
گروہ سے جنکو بیقدر علم تھا اور حفظ واز منفعت بدامین رکھتے تھے اور مداخلت اونکی تاریخ حالات انسان مین زیادہ تھی اون سے
عجیب عجیب حکایتین ایسے لوگون کی سنی گئی ہین **خنثی کا بیان** ایک تو خنثی وہ ہوتا ہی جسمین نہ مردون کے اعضاء خاص ہوتے ہین
نہ عورتون کے اور ایک قسم خنثی کی ایسی ہوتی ہی کہ جسمین دونو طرح کے عضو ہوتے ہین مگر دونون عضو ضعیف اور پوشیدہ نہین ہوتے
ہین بلکہ ایک ضعیف اور پوشیدہ ہوتا ہی مردون کا عضو ہو یا عورتون کا اور دوسرا عضو اوسکے برخلاف قوی اور ظاہر تر ہوتا ہی ایک
راہ سے پیشاب کرتا ہی اور دوسری راہ سے نہین کرتا ہی اور ایک قسم خنثی کی وہ ہی کہ جسمین دونون علامتین برابر ہوتی ہین مجھے خبر پہونچی ہی
کہ بعض خنثی ایسے بھی ہین جو فاعل اور مفعول دونون ہوتے ہین مگر مین ایسی گپون کو بہت کم سچ جانتا ہون- اکثر خنثی کا علاج
اسی طرح سے کیا جاتا ہی کہ جو عضو اونمین پوشیدہ ہی اور زیادہ نمایان نہین ہی اوسے کاٹ ڈالین بعد اوسکے اندمال زخم کی تدبیر کرکے
مطمئن ہوجائین **فصل** درجہ ہوا الطبیب کا اون باتون کے بیان مین جو تعلیم کرتا ہی تدبیر زن اور مرد کی اور تنگی
فرج اور تسمین ذکر کی کچھ عار و ننگ طبیب کو نکرنا چاہیے جس وقت بیان کرے اون تدبیرون کو جنسے ذکر کا بڑھانا اور فرج کا تنگ
کرنا عورتون مین لذت پیدا کرنا بخوبی ہو سکتا ہی اور یہ بے شرمی اسواسطے اختیار کی جاتی ہی کہ تدبیرون کے ذریعہ سے نسل انسانی کی
افزایش ہوتی ہی اور بقاء نوع انسانی اسکے وسیلہ سے متصور ہی اسلیے کہ اکثر دیکھا گیا ہی کہ قضیب کے چھوٹے ہونے کے سبب سے
عورت کو جماع مین لذت نہین ملتی کیونکہ اسکی چھوٹائی مین لذت کا ملنا خلاف عادت ہی اور جب لذت نہ ملے گی تو عورت کو انزال
نہوگا جب انزال نہوگا تو لڑکا نہ پیدا ہوگا- اور یہ بھی اکثر ہوتا ہی کہ اگر قضیب چھوٹا ہو تو عورت اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہی اور
دوسرے مرد کی خواستگاری کرتی ہی اور بدکار ہو جاتی ہی اسی طرح اگر فرج مین تنگی نہو تو مرد اپنی عورت سے خوش نہین ہوتا
اور نہ عورت اوس مرد سے راضی ہوتی بلکہ ہر ایک کی خواہش تبدیل جفت کی ہوتی ہی مرد کی تو یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی
ایسی عورت ملے جسکی فرج مین تنگی ہو اور عورت کی یہ خواہش ہوتی ہی کہ کوئی ایسا مرد ملے جسکا ذکر موٹا ہو- اسی طرح لذت
بڑھانے کی تدبیر سے عورتونکا انزال جلدی ہو جاتا ہی اسلیے کہ عورتین اکثر اوقات دیر مین منزل ہوتی ہین اور مرد اونکے انزال سے
پیچھے انکا انزال ہوتا ہی اور چونکہ مردونکی تندی شہوت بعد انزال کے جاتی رہتی ہی پس اتنی دیر تک بعد انزال کے نہین ٹھہر سکتے
کہ عورتونکے انزال کی لذت پوری ہو جاے لہذا اولاد نہین ہوتی- یہ بھی ایک سبب ہی کہ چونکہ وہ عورتین مرد کے جلدی
منزل ہو جانے سے اپنی بیخودی شہوت پر باقی رہ جاتی ہین پس اونکو تلاش ہوتی ہی ایسی بدکار عورتونکی جو مساحقہ کرتی ہون
اور چپٹی بازاتی ہون اسلیے کہ چپٹی لڑانے مین چونکہ دونون عورتین ہوتی ہین اور دونون کا انزال ساتھی ہوتا ہی حاجت
برآری ایسی عورتونکی زیادہ ہوتی ہی جنکے مرد جلدی منزل ہو جاتے ہین یا جنکے قضیب موٹے نہون **طلہ ذات مردونکے**
اور عورتونکے جو چیزین دونون کو لذت دیتی ہین وہ تو یہ ہین کہ ہینگ کو یا کباب کو منھہ مین رکھہ کر جو لعاب دہن پیدا ہو
یا شیرہ آملہ اور شہد مین سقمونیا ملا کر خواہ سونٹھہ اور فلفل شہد مین ملا کر سوپارے کو چھوڑ کر قضیب پر لگا دین اسلیے کہ
سوپارے پر ایسی دواؤن کے لگانے سے کچھ فائدہ نہین ہی **تعظیم ذکر** پہلے گرم کپڑے سے قضیب کو ملے اوسکے بعد
چربیان یا گرم اقسام کے تیل کی مالش کرین اور دودہ کا قضیب پر ٹپکانا خصوصاً بھیڑ کے دودہ کا اوسکے بعد زفت کا

چھینٹا دینا اگر خوب کھینچ کر بیٹھا اور اپنی لذت جنبش کی وجہ سے بقدر کہ خون جاذب کیا ہی اوسکو روک لے اور وسعت کی وجہ سے
اور میں نکلو بستہ کرے اور دستے پہ تدبیر اول روز اور آخر روز میں کرنی چاہیے رفتہ کے چھانٹنے کی کیفیت اور اسکا تفصیلی بیان
اور فن میں کتاب الزینت کے بیان ہوگا جہان پر ہم تمہیں پر نکا ذکر کرینگے جونک کو سوکھا کر اگر اوسکا طلا کرین یا کچھ اسکا
اور طلا بہ جو ایک قسم لبلاب کی ہی کہ ادسمین وہ جو بہتی ہوتا ہی اور بادروج کا پانی اس طرح پہ کہ سوکھی ہوئی جونک لیکر ایک
تار مین جیسکے اندر پانی بھرا ہو رکھ چھوڑ دین ایک ہفتہ تک اور زیادہ اس سے رہنے دین تا اینکہ خشک ہوجاوے پھر اوسکو
پیسکر پیشاب میں ملا کرین قروح کی تنگی کرنیوالی دوائین عود اور سعد اور راسن اور لاک تھوری سی مشک ان سبکو
پیسکر اور کپڑے میں چھانکر [illegible] بنا کر خوب سا [illegible] تمام نہانے میں رکھے ایضاً مازو خام دو جزو
اقاقیا ایک جزو کسی بار یک چھلنی میں چھانکر ان کو شراب مین بھگو کر حمول کرین واجب ہی کہ ان فتیلونکو طیار کرکے
اپنے برتن میں رکھیں جیسے منہ بند ہو اور ایک فتیلہ کو بعد دوسرے کے استعمال کرے کہ اسکے استعمال سے بکارت دوبارہ
پلٹ آتی ہی ایضاً پوست منہ کوفتہ چار جزو چھکری دو جزو سعد ایک جزو شراب ریحانی مین کتان کے ٹکڑونکو بھگو کر حمول
تیار کرین اور منہ بند کیے ہوے برتن میں رکھین اور ایک کو بعد دوسرے کے استعمال کرین یہ دوا نہایت عمدہ ہی ایضاً
اپنی عورت کے تمام نہانے کو تنگ کرنیوالی دوا مشک الے زعفران کو شراب ریحانی میں جوش دیکر خرقہ کتان کو اوس میں تر کرکے استعمال کرے کہ اس سے
تلذذ بھی پیدا ہوتی ہی کرم دانہ بھی اس بارہ میں عجیب نفع پیدا کرتا ہی دوسرا مقالہ
ان اعضا کے اون حالات کا بیان جنکو با دسے لگاؤ نہیں ہی اور خصیون کے ورم ہاے گرم اور اون چیزونکا ورم
جو خصیون سے قریب ہین جیسے قضیب کے کنارہ کا حلقہ جسمین حشفہ پڑتی ہی ورم خصیہ کا بیان ورم کبھی خصیہ مین ہوتا ہی اور
کبھی [illegible] خصیہ مین ہوتا ہی جو ورم کہ خصیہ مین ہوتا ہی اوسکا چھونا ممکن ہی اور اوسکی سختی اور نرمی اور رنگ کا حال
دریافت کرنا آسان ہی اور جو ورم خصیہ مین ہوتا ہی اوسکے ان حالات کا دریافت کرنا مشکل ہی محسوس وہی ورم ہوتا ہی
جسمین ورم کیسہ تک پہونچ جاے کبھی ورم کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہی اسلیے کہ عضو شریف ہی اور قلب سے ملا ہوا ہی اور
اکثر یہ ہوتا ہی کہ کیسہ پھٹ جاتا ہی پس بیضہ گر جاتے ہین اور پھر پلٹ جاتے ہین اور دونون خصیہ معلق ہو جاتے ہین پھر
وہ شگاف بھر جاتا ہی اور ایک سخت کیسہ نیا پیدا ہو جاتا ہی جو پہلے نہ تھا اکثر خصیہ مر جاتا ہی پس اوس شخص کو خصی کرنے کی
ضرورت ہوتی ہی تاکہ شر اوسکا پھیل نجاے اکثر اوقات ورم خصیہ سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہی پس مادہ بطرف سینہ کے
منتقل ہو جاتا ہی علاج واجب ہی کہ پہلے فصد کیجاے اور طبیعت نرم کی جاے خصوصاً ایسی دواؤن سے جو نیچے کی طرف
مستعمل ہوتی ہین اسلیے کہ اگر حمولات کا استعمال ہوگا بہت تھوڑا نفع ہوگا اور مادہ کھنچ کر مقعد کی طرف آجاے گا بیشتر
دوبارہ فصد لینے کی بھی حاجت ہوتی ہی کہ باسلیق کی فصد کھول کر دوبارہ صافن کی فصد کھولی جاے واجب ہی کہ جانب
درد کی رعایت کیجاے پس جس طرف درد ہو اوسی جانب کی فصد کھولی جاے اور اگر دونون خصیہ مین درد ہو تو بقدر
حاجت لینا ضرور ہی دونون ہاتھون کی فصد لیکر نکالین غذا سبک دینی ضرور ہی گوشت بالکل ترک کر دینا چاہیے
اسی طرح جو غذا مشابہ گوشت کے ہی اور تدبیر لطیف کرنی چاہیے پہلا عضو مقوم پر سرکہ اور گلاب مین [illegible]

استعمال کرے - زنبق نانخواہ مین چند مرتبہ ٹپکانا عجیب نافع دوا ہے - ایضاً مصطگی انزروت خلازامی شراب مین اور زنبق ملاکر
اسپر ضماد کرے - رینڈی کے تیل کو خصیہ پر ملنا اور دوامین عجیب خاصیت ہے اگر مشک کو روغن زنبق مین گھول کر نانخواہ مین
ٹپکائین نہایت عمدہ دوا ہے ورم صلب خصیہ کا علاج انجیر پکی جڑ بی ایک ایک جزو برگ زیتون برگ سرواشق
کا رنیصف جزو ملا اور روغن گل مین پکا کر ضماد کرین - ایضاً حلبہ اطارا ور زوفائے تر اور مرہم روغن گل اور بارہ سنگے کی پشل کی کا حرام
سنجر اور برگ خلیق سب اجزا ہموزن لیکر بطور ضماد طیار کرین - ایضاً مقل اشج مثلث مین گھول کر تھوڑا اسا آرد باقلا اور روغن
ملائین یہ علاج عمدہ ہی اس ورم کے واسطے سرس گندم لیکر کوٹے اور باریک چھانے اور پھر کوٹے اور پھر چھانے یہان تک
کہ سب چھن جائے پھر اشق کو سکنجبین مین گھولے اور یہ بھوسی چھنی ہوئی اسمین ملا دے اور مقام ورم پر اسکو بالتزام لگاتا رہے یہ دوا
گرم ہی مگر حرارت اسکی معتدل ہی اور جب خشک ہوجائے چھوڑ کر پھر لگائے تا اینکہ ورم زائل ہوجائے یہ دوا ہر ایک سختی کے واسطے
نافع ہی ایضاً ورم صلب کے واسطے بابونہ اور سینگ وچھی اور باقلا اور رکھی اور دوشاب انگور یا انجیر پھر اکیا ہوا ان سب کا ضماد کرے
ایضاً چھوہارے کی گٹھلی کی راکھ دو جز خطمی ایک جز سرکہ مین پیسکر ضماد کرین **عاقونا اور دار ساطون کا بیان** یہ بیماری
شاذ نادر ہوتی ہی عورتون مین تو بہت ہی کم ہوتی ہی کیفیت اس بیماری کی یہ ہی کہ مردون کے آلہ ذکر مین اور عورتون کے رحم کے منہ مین
اختلاج پیدا ہوتا ہی اور تمدد اوعیہ منی مین ورم حار کی جہت سے پیدا ہوتا ہی اگر اس بیماری سے نجات نہو آخر کار خلع اوعیہ منی اور
اون مین استرخا اور تمدد اور تشنج عارض ہو کر قتل کر ڈالتا ہی اور اسوقت مریض کا پیٹ پھول جاتا ہی اور سرد پسینہ نکلتا ہی **علاج**
جسوقت یہ بیماری ظاہر ہو واجب ہی کہ فصد کیجائے اور پچھنے لگائے جائین جونکین چسپان کی جائین پھر مسہل دیا جاے اور ایک ہی
دفعہ نہین ورنہ کوئی مادہ اعضاء علیا تک اوتر آئیگا بلکہ تھوڑا تھوڑا یہ نرم مسہل دین جیسے آب لبلاب اور املتاس
یا آب چقندر آب برگ مکو اور املتاس کے ہمراہ اور گھونگھے کے شوربے کھلائین اور سرد تر کاریونکا شوربے پلائین اور لطیف
جیسے پالک اور بتھوہ وغیرہ اور حقنہ ان دواؤن سے تجویز کرین سپستان آلو بخارا خطمی چقندر شیر خشت سرد دواؤن کے
طلا کرنے مین زیادہ مبالغہ کرنا چاہیے کہ اعضائے جماع اور پشت پر لگاتے رہین تا اینکہ شوکران قیمولیا اور حملہ ادویہ جنکی
شناخت فرمانیموس گرم اور ورم انثیین گرم مین ہو چکی ہی - نیلوفر کی جڑ اور اصل السوس کو اس مریض کے مزاج سے
نہایت موافقت ہی **انثیین اور قضیب کے درد کا بیان** سوء مزاج مختلف بارد اور حار سے اور ریح سے اور ورم
اور چوٹ لگنے سے اور کسی صدمہ سے پیدا ہوتا ہی **علامات** اگر سوء مزاج سے ہوگا تمدد شدید نہوگا اور گرمی سردی اوسکی
بذریعہ حس کے دریافت ہوگی گرم مین سوزش ہوگی اور سرد مین خدر ہوگا اور زیادہ بھی نہوگا - ریحی درد کے ہمراہ تمدد
ہوتا ہی اور بدون گرانی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاتا ہی اور یہ سب قسمین اپنے اپنے سبب اور علامت کے
ہمراہ ہوتی ہین **علاج** ہر ایک قسم کے درد کا علاج ظاہر ہو سکتا ہی اوس بیان سے جو خصیہ کے تبرید اور تسخین کے بارہ مین
بیان ہوا یا اوسکے ورم کا علاج خواہ اوسکے ریح کی تحلیل کا علاج یاد کرنا چاہیے - اگر برودت شدید ہو اوسکا علاج یہ ہی
کہ رینڈی کے تیل مین فربیون کو گھول کر استعمال کرین اور اگر التہاب اور سوزش زیادہ ہو عصارات مبردہ کہ
اسمین شوکران اور افیون بھی ہو استعمال کرنا چاہیے - چوٹ لگنے سے اور صدمہ سے اگر درد ہوتا ہو پہلے فصد لیکر

پھر جو عضو دردکرتا ہو اوسپر چربیات رادعہ رکھین جنمین قبض نہو ورنہ ایذا ہوگی بلکہ اون چربیات مین تلئین کی قوت ہو
جیسے بنفشہ کدو نیلوفر وغیرہ اور بعد اسکے لعاب خطمی اور بابونہ وغیرہ کا استعمال کرین — انگھار اسپغول اور سرد پانی کے ہمراہ
اور تخم کتان سرد پانی مین گوندھکر پلاکین مین عاقلے الانبا لاسبب ہوون خصیون کے بڑھ جانے کا بیان کبھی دونون خصیے
بڑھ جاتے ہین تنہا بغیر ورم کے بلکہ بوجہ فربہی اور شادابی کے جیسے دونون پستان عورتون کے بھی اسیطرح بڑھتے ہین علاج
ایسی سرد دوائون سے علاج کرنا چاہیے جیسے باکرہ عورتون کے پستانونکا خواہ اون عورتون کے پستان کا علاج کیا جاتا ہے جنکے
پستان بہت بڑے ہوجاتے ہین اور وہ دوا چپکنے والی ہو تاکہ چھوٹ نجاوے اور گرنہ پڑے جیسے شوکران کو بھنگ ملاکر جگا لکر
اور اسی طرح جو دوا کہ قوت غاذیہ مین ضعف پیدا کرے سیسہ کے ٹکڑونکو آپس مین رگڑنے سے جو برادہ گرے اوسکو
ہرے دھنیاکے پانی مین گھول کر لگانا چاہیے — گرنڈا اور لوٹی ہوی چکی کا پتھر رگڑکر جو برادہ گرے وہ بھی اسمین ملالین
اگر ہر وقت روغن زنبق کو نایزہ مین پچکاری سے ٹپکاتے رہین یہ بھی اس مرض کو مفید ہوتا ہی اور اپنی معتدل مقدار سے
اس عضو کو پھیرلاتا ہی — **خصیہ کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہوجانا** کبھی خصیہ کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ سمٹ جاتا ہی
اور چھوٹا ہوجاتا ہی اس سبب سے کہ برودت اور ضعف کا غلبہ اوس پر ہوجاتا ہی اور اکثر غائب بھی ہوجاتا ہی اور چڑھتے
چڑھتے پیٹ کی اوس جھلی تک پہونچتا ہی جسکو مراق کہتے ہین تا اینکہ پیشاب دشواری سے ہوتا ہی اور پیشاب کرتے وقت
درد ہونے لگتا ہی تقطیر بول پیدا ہوتی ہی **علاج** مروخات اور ضمادات گرم جو مقوی ہون اور جذب کی قوت اونمین ہو
کہ جنکا بیان الفاظ منی مین ہوچکا ہی اونمین کو استعمال کرے — اگر خصیہ غائب ہوجاے اور اپنی جگہ سے جلا جاے
اوسکا علاج یہ ہی کہ ہمیشہ استحمام کرین اور پے در پے آبزن کرتے رہین — اور کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہی جسکو قدیم
زمانہ کے طبیبون نے ذکر کیا ہی کہ نایزہ مین ایک نلی داخل کرکے پھونکین تاکہ اوسکا بدن نرم ہوجاے اور خصیہ اوتر آئے
دوالی اور صلابات صفن کا بیان کبھی خصیہ کی تھیلی اور اوسکے گرد جو چیزین ہین اون مین رگین پھیل جاتی
ہین اور پیچیدہ ہوتی ہین اور بہت سی ہوتی ہین اور کبھی ان مین ریح بہت سی بھر جاتی ہی اور متواتر اختلاج پیدا ہوتا
اور اکثر عضو پر ورم صلب آجاتا ہی کہ وہ از قسم اورام باردہ کے ہوتا ہی — اور اکثر یہ بات بائین طرف پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ بائین
جانب اسکی ضعیف ہی اور ایک رگ بھی اسطرف زیادہ ہی جسمین ریزش مواد کی ہوتی ہی **علاج** اسکا علاج وہی ہی جو اورام
صلب کا علاج ہی **استرخائے صفن کا بیان** کبھی صفن لانبا اور ڈھیلا ہوجاتا ہی اور اسوجہ سے ایک بات خراب
پیدا ہوتی ہی جسکا ذکر ہوا ہی **علاج** ہمیشہ نطول کرین ایسی سرد دواؤنکا جو قابض ہین لیپ بھی انہین دواؤنکا کرین
اور جماع مین کمی کرین — بعض طبیب ایسے بھی گذرے ہین جو تھوڑی سی مقدار صفن کی کاٹکر اور بعض صفن بھی کسیقدر
کاٹ کر باقی ماندہ کو دوڑے سے سی دیتے تھے تاکہ حجم اوسکا بقدر معتدل پر ہوجاے — اور احتیاط کی عمدگی یہ بھی ہی
کہ پہلے سی لین اوسکے بعد عضل کو کاٹین **او را اور فتوق کا بیان** ہمنے اس تیسری کتاب کے اخیر مین ایک باب
جداگانہ قیلہ اور فتق کے بارہ مین لکھا ہی وہان اسکو دیکھنا چاہیے **دونون خصیہ اور ذکر کے سمٹ جانے کا بیان**
یہ بات نہایت سردی کیوجہ سے پیدا ہوتی ہی یا بالکل قوت ساقط ہوجاے جیسے بیماران امراض حادہ کو اور افسردنا

زخم کے اندر پہونچائین **قضیب کی کھجلی کا بیان** یہ کھجلی ایسے مادہ گرم سے ہوتی ہی جو قضیب مین اوترتا ہی یا کوئی عرق گرم
جو قضیب کی جانب سے ترشح کرتا ہی پس کھجلی اوٹھتی ہی **علاج** اس مادہ کو دور کردینا چاہیے فصد اور اسہال کے ذریعہ سے
بعد اوسکے یہ مرہم استعمال کیا جاوے اقاقیا اور ملیثا ہر ایک نصف درہم نشاستہ ایک دانگ صبر ایک دانگ زعفران نصف دانگ و سب دوائون کے
ہموزن ہشنان سب دوائونکو کوٹ چھان کر روغن زنبق ملاکر مرہم طیار کرین کہ یہ مجرب ہی کبھی اس کھجلی مین سکون اسطرح پر پیدا
ہوتا ہی کہ حمام مین جاکر سرکہ اور روغن گل اور بیروزہ اور نطرون اور پھٹکری کو طلا کرین اور اگر زیادہ خراب کھجلی ہو اسی دوا مین
تھوڑی سی مویزج داخل کردین پھر جب حمام سے نکلے انڈے کی سفیدی شہد ملاکر لگائے - اور اگر کوئی دوا نفع نہ دے اور فصد
اور استفراغ ہوچکا ہو لازم ہی کہ ران کی اندرونی جانب مین پچھنا لگائے اور قریب قریب اسی مقام کے اور جونکین بھی اوسی جگہ
لگانی چاہیین **قضیب کے اورام حار کا علاج** یہ علاج بھی قریب قریب انثیین کے اورام حارہ کے ہی لیکن قضیب کے
ورم قابض دوائون کے متحمل زیادہ ہین - ان اورام کے خاص نسخہ مین سے ایک یہ نسخہ ہی پوست آنار خشک گل سرخ سوکھا
مسور سب کو پانی مین پکائین جب مہرا ہوجاوے روغن گل ملاکر پیسین اور استعمال کرین - ایضاً قیمولیا آب مکوئے سبز کے
ہمراہ - اسی طرح سے گل ارمنی اور مسور اور برگ کاہو **قضیب کے اورام باردہ کا علاج** اسکا بیان بھی قریب قریب
انثیین کے اورام باردہ کے علاج سے اور یہ ورم سوء القنیہ اور استسقا مین اکثر ہوتا ہی - منجملہ تجربات کے ایسے ورم کے واسطے
چھوہارے کی گٹھلی پسی ہوئی دو جز خطمی ایک جز سرکہ مین پیسکر ضماد کرین - اور وہ دوا جو بھوسی اور اشق سے بنائی
جاتی ہی اور ورم صلب انثیین کے علاج مین مذکور ہوچکے وہ بھی اسکے مناسب ہی اور بہت مناسب اس دوا کے واسطے ہی
جب قضیب مین ورم صلب عارض ہو - **شقاق جو قضیب مین اور اوسکے گرد پیدا ہو** اسکا علاج بھی
وہی ہی جو شقاق مقعد کے علاج مین لکھا گیا بہت جلد نفع کرنے والی دوا یہ ہی کہ قیمولیا اور توتیا اور پسی ہوئی حنا کو
سب ہموزن لیکر موم اور زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر مرہم طیار کرین **قضیب کے درد کا بیان** یہ درد
مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر اوقات پیشاب کے بند ہونے سے عارض ہوتا ہی - شفا اس درد سے نرم حقنہ
لینے سے اور فقط آب جو ہمراہ جلاب کے پلانے سے ہوتی ہی اور بزور کے پاس نہ جانا چاہیے تاکہ فضول کا جذب ہوجاوے
بعد حقنہ دینے کے پیڑو اور قضیب کے گرد اسقدر سینکین کہ جلد نرم ہوجائے اوسکے بعد نیم گرم پانی اوس مقام پر
گرائین اور بنفشہ کو طلا کرین کہ یہ تدبیر نافع ہی **ثالیل جو ذکر پر ہون** سے کاٹ ڈالنا چاہیے اور بعد کاٹنے کے خون
بند کرنے والی دوا لگائی جاوے اور پھر عام ستونکا علاج کیا جاوے **علاج اون دانونکا جو مشابہ توت کے ہون**
اور اوس گوشت کا جو انھین مقامات پر بڑھ جائے نسخہ بورہ سوختہ خاکستر چوب انگور پانی ملاکر نرم نرم پیسین اور اسی
دانہ پر جو مثل توت کے ہی لگائین خواہ کوئی اور دانہ جو مشابہ اسکے ہو - جب دوا کارگر نہو اس دانہ کو کاٹ ڈالین
اور زنگار اور سنگ پھٹکری اوس پر چھڑکین - پھر اگر اس دانہ مین خرابی زیادہ ہو بے داغ دینے کے چارہ نہوگا
ترچھا ہونا ذکر کا پہلے نرم کرنے والے روغن سے ذکر کو نرم کرین جیسے تل کا تیل اور روغن سوسن اور
روغن نرگس اور لطیف چربیان جو معلوم ہوچکی ہین جیسے مرغ کی چربی اور بط کی چربی حرام مغز ساق گاؤ

اس سبب سے جنین [illegible] کہ [illegible] کسی چیز کو دو دفعہ
چھپکا ہین لیکن [illegible]
آمیزش ہوئی اور اگر [illegible] ہر وقت [illegible] دیکھنے کے [illegible]
بھی بلکہ ان دو [illegible] اندرونی [illegible]
اندر ایک کنارہ گول [illegible] ایک زائدہ بھی بنایا گیا ہے [illegible]
بہت سی رگین پیدا کی گئی ہین [illegible] بیان کیا ہی پس اسی جگہہ پر [illegible] کثرت رگون کے
جنین کے واسطے سامان [illegible] رحم کی بندش [illegible] صلب سے بہت قوی اور
رباطات سے [illegible] اور [illegible] کی گئی ہی لیکن [illegible] وہ رحم بہت نرم ہی بہ نسبت اپنی
رباطات کے اور بہ نسبت اون چیزون کے جو رحم سے متصل ہین از قسم پٹھے اور رگون کے جنکا بیان تشریح عصب و عروق مین
مذکور ہوچکا۔ رحم کی پیدائش [illegible] کی گئی تاکہ وقت شامل ہونے جنین کے خوب کھنچے اور ہر وقت بچہ
پیدا ہونے کے خوب سمٹے اور چھوٹا حجم ہو جائے اور اوسکی تجویف پوری نہ ہو جائے جب تک تمام نمو کو نہ پہونچ جاوے جسطرح
دونون پستانونکا بھی یہی حال ہی کہ اونکا حجم بھی پورا نہین ہوتا ہی جب تک تمام نمو کو نہ پہونچ جائین اسلیے کہ یہ تجویف قبل
اس زمانہ کے بیکار رہتی ہی اور محتاج الیہ نہین ہوتی ہی اور اسی واسطے ناکتخدا لڑکیونکا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہی جب تک
باکرہ رہین بہ نسبت دوشیزہ عورتون کے۔ اسی عضو کے واسطے آدمیون مین دو تجویف ہین اور غیر انسان مین بہت سی تجویفین
ہین جنکا شمار پستانون کے سرون سے کیا جاتا ہی اور مقامات اس تجویف کے مثانہ کے پیچھے ہین اور فصل اور جدائی تجویف کی
مثانہ پر اوپر کی طرف سے ہوتی ہی جسطرح مثانہ اس تجویف پر زائد اور جداگانہ نیچے کی طرف سے ہوتا ہی اور معا کے آگے سے
ہوتا ہی تاکہ ایک فرش گاہ نرم طیار رہے اور حفاظت کی جگہہ مین ہو۔ اسطور کی خلقت مین اس عضو کی غرض اولی
رحم کی طرف متوجہ نہین ہی بلکہ جنین کی طرف ہی اور یہ فرش گاہ ناف کے قریب سے آخر منفذ فرج تک تیار ہوتی ہی اور
گردن بھی یہی ہی۔ رحم کی گردن کا طول معتدل اکثر عورتون مین چھہ انگل سے گیارہ انگل تک ہوتا ہی اور بیچ مین اسکے بیچ
سات انگل سے لیکر دس انگل تک کبھی اس سے چھوٹا اور لانبا بھی ہوتا ہی جماع کرنے اور نکرنے کی وجہ سے اور اسکی شکل
مقداری اوسی طرح کی ہوجاتی ہی جس شخص کے جماع کرنے کی یہ عورت خوگر ہو۔ خود رحم کا طول بھی قریب قریب اسی مقدار کے
ہوتا ہی اور اسقدر طولانی ہوتا ہی کہ اوپر کی تینون معا کو مس کرتا ہی۔ رحم کی خلقت دو طبقون سے ہوئی ہی اندرونی طبقہ
قریب اسکے ہوگیا ہی کہ رگونکی خلقت سے مشابہ ہوجاے اور خشونت اسی طبقہ کی اسی وجہ سے ہی منھہ ان رگون کے
جو کہ یہان کے طور پر رحم مین ہین نقرہ رحم بھی کہلاتے ہین انھین نقرون سے جنین کی جھلیان متصل ہوتی ہین اور انھین سے
خون حیض بہتا ہی اور انھین نقرون سے جنین غذا پاتا ہی۔ ظاہری طبقہ رحم کا قریب عصبانی ہونے کے ہی۔ اور ہر ایک
طبقہ ان دونون سے کبھی سمٹتا ہی اور کبھی پھیلتا ہی اوسی استعداد سے جو اسکی طبیعت مین ہی۔ خارجی طبقہ سادہ ہی
اور ایک ہی جسم ہی اور داخلی طبقہ گویا دو قسمون پر شامل ہی کہ دونون الگ الگ ہین اور باہم چسپیدہ نہین ہین اسطرح پر

کہ اگر اندرونی طبقہ بطور پوست کے اوتار لیا جاوے تو بیرونی طبقہ بھی اوسکے ساتھ اودھڑ جاوے - رحم غلیظ اور ثخین بھی ہوتا ہی
جیسے کہ موٹا ہوجاتا ہی اور یہ بات رحم کو ایام حیض مین عارض ہوتی ہی پھر جب عورت حیض سے پاک ہوگئی دُبلا او خشک ہوجاتا ہی
رحم کو ایسی نرمی ہی کہ جسقدر جنین بڑہتا ہی اوسیقدر رحم بھی بڑہتا ہی اور پھیلتا ہی بقدر حجم جنین کے اور جسوقت کسی عورت سے جماع کیا جاوے رحم کی
مدافعت اور پیش آمد فرج کے منہ تک ایسی ہوتی ہی جیسے کہ وہ براہ طبیعت شائق ہوکر باہر نکلا آتا ہی - اگر کوئی شخص کہے کہ رحم کی خلقت
عصبانی ہی اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ اسکی پیدائش دماغی پٹھے سے ہی بلکہ مطلب اوسکا یہ ہی کہ اسکی پیدائش ایسے جسم سے ہی کہ
مشابہ پٹھے کے ہی کہ سفیدی اور خون اوسمین نہین ہی اور دراز ہوکر نرم ہوگیا ہی - اور پٹھہ ایک دماغ سے اسمین آتا ہی اوسی سے
اس مین حس پیدا ہوتی ہی - اور اگر عصبانی ہونے کے اس مین آثار زیادہ ہوتے دماغ کی مشارکت اسکو زیادہ ہوتی - رحم کی
گردن غضروفی ہی جیسے گرہ پر گرہ پڑی ہوئی کہ اس تلے اوپر ہونے سے گندہ ہوکر اوسکی سختی اور غضروف ہونے کی صفت بڑہتی ہی
اور تحمل اور برداشت اوسکا زمانہ حمل مین زیادہ ہوتا ہی - اسی عضو مین ایک مجری ایسا ہی جو مقابل ہی فرج کے اوس منہ کے
جو باہر ہی اسی مجری مین مقدار کافی منی کی پہونچتی ہی اور خون حیض بھی اسی طرف سے نکلتا ہی اور لڑکا بھی اسی طرف سے پیدا
ہوتا ہی - رحم کا منہ زمانہ آبستن مین بہت تنگ ہوجاتا ہی اتنا تنگ ہوتا ہی کہ سلائی کا سرا بھی اوسمین داخل نہین ہوسکتا ہی
پھر وقت پیدا ہونے بچے کے خداوند تعالے کے حکم سے پھیل جاتا ہی اوسی طرف سے جنین نکلتا ہی - پیشاب
کی راہ عورتون کے واسطے اوسکی اور جگہہ مقرر ہوئی ہی اور وہ قریب فم رحم کے ہی متصل اوپر کے مقامات کے
بائین طرف ہٹی ہوئی ہی اور بعض عورتونمین داہنی طرف رحم کی گردن کے ہی - قبل ازالہ بکارت لڑکی کے گردن رحم مین
چند جھلیان ایسی ہوتی ہین جنکی بناوٹ پتلی رگون اور رباطات سے ہوتی ہی کہ ہر ایک شاخ سے اوسکے ایک چیز اوگتی ہی کہ
ان سب کو ازالہ بکارت توڑ دیتی ہی اور جو خون انمین بھرا ہوتا ہی اوسی طرف سے نکلجاتا ہی جنین کے پیدا ہونے کی کیفیت
جسوقت رحم منی پر شامل ہوا یعنی مرد کی منی اوسمین ٹھہر گئی تو پہلے حالت منجملہ حالات حمل کے خواہ استقرار نطفہ کی جو رحم مین
پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ منی مین پھین سا اوٹھتا ہی اور یہ بات قوت مصورہ کے فعل سے پیدا ہوتی ہی اور درحقیقت حال
زبدیت کا تحریک ہی قوت مصورہ کی طرف سے اسلیے کہ منی مین روح نفسانی اور طبعی اور حیوانی تینون موجود مین پس قوت
مصورہ ہر ایک روح کو اوسکے معدن تک حرکت دیتی ہی تاکہ اوسی معدن مین یہ روح ٹھہر جاوے اور جس روح سے جس عضو کی
خلقت مناسب ہی اوس سے پیدا ہو جاوے اوسی طرح پر جیسا ہم نے کتب اصول طبعیات مین توضیح کے ساتھ بیان
کیا ہی - اور اسی طرح تمام یہ پھولی ہوئی مقدار درمیان اور وسط تک رطوبت کے پہونچتی ہی اور اوسکو آمادگی اور فراہمی
ایسی جگہہ ہوتی ہی جہان پر قلب اس مولود کا پیدا ہوگا اور اوسی حصہ کے درستی کا سامان پہلے پہل ہوتا ہی پھر اس جگہہ کے
داہنی طرف اور اسکے اوپر کی طرف دو پھولی پھولی چیزین اوٹھتی ہین جیسے اسی جگہہ سے برآمد ہوئی ہین ایک زمانہ تک
بعد اوسکے یہ دونون زیادتیان جدا جدا ہوجاتی ہین اور پہلا مقام پھولا ہوا قلب کے واسطے علقہ بن جاتا ہی اور بائین
جانب والا جگر کے واسطے علقہ ہوجاتا ہی اور اخیر نقطہ سفیدی مائل خون سے بھر کر ظاہر تک اوس رطوبت کے پہونچتا ہی
جو پھیلی ہوئی ہین اور اس کے بعد ایک نقطہ رہتی اس مین سوراخ کرتا ہی تاکہ اسکی مدد رحم سے اور روح اور خون سے

پہونچتے اور ناف پیدا ہوتی ہے۔ پہلے سب سے جو چیز پیدا ہوتی ہے یہی وہ تین چیزین ہین جنکا ذکر کیا گیا ہے لیکن وہ نقطہ جو قلب اور جگر اور دماغ کے
واسطے ہین انکی خلقت ناف کی خلقت پر مقدم ہے لیکن تمام خلقت ان تینون اعضا کی بعد ناف کی خلقت سے متاخر ہے اور یہ
وہ مسئلہ ہے جسکی تحقیق ہم نے کی ہے اور جسکو ہم نے کتاب اصول علم طبعی مین بیان کیا ہے اور بعض خلاف اس مسئلہ مین ہے اوسکو بھی لکھدیا ہے
جسوقت منی ٹھہر جاتی ہے اور اوس مین جھلی پیدا ہوتی ہے وہ جھلی غیر یعنی رحم جانے تک پہونچتا ہے جو قلب کے بننے کے واسطے کافی ہے وقت
ایک جھلی صورت کی منی کی حرکت سے مرد کی منی تک پیدا ہوتی ہے اور یہ جھلی لگی ہوتی ہے کہ رحم سے اسکو کچھ تعلق نہین ہوتا ہے سوا
اتصال جوف بہ غذا لینے کے۔ اور جنین اس جھلی کے ذریعہ سے جبھی تک غذا پاتا ہے جب تک یہ جھلی پتلی ہے اور جب تک تھوڑی سی غذا کی حاجت ہے
لیکن جسوقت یہ جھلی سخت ہو گئی اوسوقت سے جنین کا غذا پانا اوسی چیز سے ہوتا ہے جو کہ مشیمہ مین پیدا ہوتی ہے یعنی رگہاے ناف سے اون رگونکے
جو کھلی ہوئی ہین بعد ایک مدت کے اس جھلی سے چند قسمین اور جھلی کی بنجاتی ہین ... حق یہی ہے کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہے
وہ قلب ہے اسکے بعد دماغ ہے اور اسکے بعد ... اسکی بھی حکایت کی گئی ہے کہ پہلا عضو جو پیدا ہوتا ہے وہ دماغ ہے اور دونون آنکھین اور اس
حکایت کا سبب یہ ہے کہ اکثر مین جسوقت بچہ پڑتا ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے مگر سبب اولی پیدائش کی چیز نہین ہر شے کے ظاہر اور جلی
نہیں ہوتا ہے۔ ایک فضول بیان کرنیوالا آدمی بعد زمانہ بقراط کے ایسا بھی گذرا ہے جسکا قول یہ ہے کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہے
رای صائب یہی ہے کہ جگر ہو اسلیے کہ پہلا فعل بدن کا تغذی ہے جو بسہولت ہوسکتا اس رائے کو صائب قرار دینا اور جو کچھ اس بارہ مین
اس کہنے والے نے کہا ہے اوسکا غلط ہونا تجربہ کی راہ سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے کہ جو لوگ کہ تشریح اس غرض خاص کے دریافت کرنے ہین اور
اونھون نے کبھی اسکے قول قیاسی کے مطابق مشاہدہ نہین کیا۔ اور فساد رائے یہ ہے کہ اگر نفس الامر مین اسی کے قول کے بنا پر ایسا ہی ہوتا کہ
پہلی خلقت اوسی عضو کی ہوتی جسکے فعل کو سبقت کی احتیاج ہے اور اگر وہ عضو پہلے نہ پیدا ہو تو غذا پانا بدن کا بقول اس شخص کے
نہو سکے تو اس شخص کو جاننا چاہیے کہ کوئی عضو حیوانی غذا نہین پاتا ہے اگر اوس سے تمہید حیات کی بذریعہ حرارت غریزی کی نہو
اور جب یہ بات ضرور ہوئی تو پھر ایسے عضو کا مخلوق ہونا جس سے حار غریزی اور روح حیوانی بدن مین پھیلتی ہے قبل خلقت غذا دینے
والی عضو کے ضرور ہوگا اسلیے کہ قلب سے حار غریزی اور روح حیوانی جگر مین بھی آتی ہے۔ اور قوت مصورہ ہروقت صورت
گری کے محتاج تغذیہ کی نہین ہے جب تک ایسا تحلل نہ واقع ہو جسکا ضرر بخوبی محسوس ہو پس احتیاج روح حیوانی اور حار غریزی کی
پہلے ہوگی تاکہ صورت گری کا فعل قائم ہو۔ اب اگر یہ کہنے والا یون کہے کہ فعل قوت مصورہ کو بذریعہ آلات کے حاصل ہے پس اسی طرح
غاذیہ بھی ہمراہ مصورہ کے تولید غذا بجہت آلات کے کرتی ہے پھر کیون تقدیم وجود پر اسکو غلبہ نہوا یہ تو ہو چکا۔ اب دوسرا
حال یہ ہے کہ خون کا نقطہ صفاق مین ظاہر ہوتا ہے اور اوسکا بڑھنا صفاق مین کسیقدر جب ہولیتا ہے تو اسی حالت مین وہ پھولے
ہوئے نفاخات انمین سے جو دموی ہین اونکا استحالہ دمویت کی طرف ہوتا ہے اور جو ریحی ہین اونکا استحالہ ناف کی صورت
کی طرف محسوس ہوتا ہے۔ اور تیسرا استحالہ منی کا علقہ کیطرف ہوتا ہے اور بعد اس تیسرے استحالہ کے مضغہ بنجاتا ہے اب اسوقت
اعضاے رئیسہ کا انفصال محسوس اور ظاہر ہوتا ہے اور اونکی ایک مقدار محسوس ہوتی ہے اسکے بعد استحالہ یہان تک تمام ہوتا ہے
کہ صلب وغیرہ اعضا اولی بنجاتے ہین۔ اور یہ بات شروع ہوتی ہے کہ بعض اعضا بعض سے الگ الگ ہوجاتے ہین اسی کے
بعد وہ استحالہ ہے جسمین وشائج معلومہ اور طرح طرح کی بناوٹین ہونے لگتی ہین اور اطراف بدن کے خطوط اور نشانیان پڑنے

وہی اتفاقی ہی ہی اسلیے کہ مثانہ اتفاقیہ [illegible] اول جلیل سے نہین ہی اور اس
مقام کے گرد ایک عضلہ ہی جسکی [illegible] پیچ اور پیچیدگیان ہین وقت اوسکے سکونکا
وہی وقت ولادت کا ہی اور جسوقت [illegible] اوسکا سپید ہونا درست ہی پیشاب
کے واسطے ایک مقبض خاص جدا [illegible] اور یہ بات ظاہر ہی پیشاب مین اور
رگونکی رطوبت مین بو اور سرخی رنگ کا فرق [illegible] کچھ ضرر نہ پہونچے کبھی یہ مقبض اوس
رطوبت کو بھی لے لیتا ہی جس پر رگین [illegible] باریک جھلیان ہین جنمین جال بندی رگون کی
ہو رہی ہی اور ہر قسم کی رگ انمین [illegible] پہونچی ہین شرائین اور اوردہ دونون تک ان رگونکی
رسائی ہوتی ہی اوردہ کی رگ جسوقت [illegible] پہونچ جاتی ہی اور یہ دونو داخل ہوکر
ملکر ایک ہو جاتی ہین تا کہ سلامت [illegible] جاتی ہی تا کہ اسکے [illegible] مزاحمت
نکرے جانب تقعیر سے اور حقیقت حال یہ ہی کہ [illegible] سے پیدا کرتی ہی اور اس مقام پر
اس مین جدائی پیدا ہوکر دو رگین بنجاتی ہین اور یہان سے نکل جاتی ہی [illegible] متحرک ہوکر اون رگون کے منھہ تک
جاتی ہی جو رحم مین ہین - ان رگونمین دو باتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ انمین سوراخون اور منھہ کے پاس یہ رگین ملین ہین
اوس مقام پر یہ باریک ہوتی ہین گویا کہ یہ دونو کنارہ ہین فروع اور شاخون کے اور یہ بھی ہی کہ انکا سرخ ہونا پہلے
اسی مقام پر اس سبب سے ہوتا ہی کہ اسکا منبت اور جاے روئیدگی اوسی جگہ سے ہی اسلیے کہ خون کو یہ رگین اوسی
مقام سے پاتی ہین - پھر اگر اوسکی وسعت ثقب کا اعتبار کرین یہی متوہم ہوتا ہی کہ اصل انکے جگر سے ہی اور اگر استحالہ
انکا بطرف خون کے اعتبار کیا جائے یہ بات متوہم ہوگی کہ اصل انکی مشیمہ سے ہی مگر اعتبار اول خواہ اوسکے اور پسندیدہ
اعتبار وہی اعتبار ثقبہ اور منافذ کا ہی - رہے استحالات پس یہ کمالات ہین اون ظرفون کے واسطے جو ان سوراخ اور
ثقبون کو محیط ہین - اسی طرح پر دونون شریان بھی جسوقت مشیمہ سے ابتدا کرتی ہین اسی طرح پائی جاتی ہین کہ جیسے
وہ دونون شریان ناف سے اوس شریان تک نافذ ہوتی ہین جو شریان جگر کی ہی اور پشت پر گذری ہی اور قوت
گرفتہ ہونا دونون شریان کا مثانہ پر ہی اسلیے کہ مثانہ قریب تر اعضا کا ہی واسطے استناد اور تکیہ بنانے ان دونون
شریان کے اور انکے سلامت رہنے کا باعث مثانہ اچھی طرح ہوتا ہی بعد اسکے پھر یہ دونون شریان اوس شریان
مین جاکر نافذ ہوتی ہین جو آخر حیات تک حیوان کے نہین ٹوٹتی اور بیٹھتی ہی - پس یہ بیان تو خلاصہ ہی ظاہر
قول اطبا کا - اور حقیقت حال یہ ہی کہ یہ دونون رگین گویا دو شعبہ ہین جنکا منبت حقیقی شریان سے ہی اور اوسی قیاس
اور قاعدہ پر جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہی - اور اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دونون شعبہ لائق طولانی ہونے کے اسقدر نہوے
کہ قلب تک پہونچ جاے اسلیے کہ وہان تک پہونچنے مین انکی مسافت زیادہ طولانی تھی اور بہت سے جوہر اعضا انکی
نکاس کے روبرو پڑتے تھے - اور چونکہ ان دونون کو قریب مسافت پر ایک ایسا عضو یعنی شریان متصل
ہونے کو بہم پہونچ گیا جو قلب سے ملا ہوا ہی اب اوسکے ذریعہ سے بالواسطہ انکو اتحاد قلب سے ہو گیا لہذا

بلا واسطے اتصال سے جو اتحاد انکو قلب سے ہوتا اوسکی محتاج نہ رہے - اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ شریان اور ورید جو دونون قلب اور ریہ مین نافذ ہین چونکہ ہر واحد انکا ان دونون شعبہ ہاے مذکورہ سے ایسے وقت مین تنفس کا نفع عظیم دیتا ہی اسی جہت سے صرف کیا گیا ہی ہر واحد شریان اور ورید کا ان دونون شعبون کے غذا مین نفع دینے کے واسطے لہذا ایک ان دونون کا شریان اور ورید سے منفذ واسطے دوسرے کے بنایا گیا جو بروقت ولادت کے بند ہوجاتا ہی - یہ بھی اطبا کا قول ہی کہ ریہ یعنی پھیپھڑا اکثر جنین کا جو سرخ ہوتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ جنین مین تنفس نہین ہوتا بلکہ غذا اوسی جنین کی خون سرخ سے ملتی ہی - اور بیشتر ہوا کی مخالطت اور آمیزش اوسے سپید بھی کر دیتی ہی - اطبا کا قول یہ بھی ہی کہ لفائفی جھلی عورت کی منی سے مخلوق ہوتی ہی جو مرد کی منی سے بہت قلیل مقدار مین ہوتی ہی اسی سبب سے یہ جھلی با وسعت نہوی اور طولانی اسلیے بنائی گئی تاکہ جنین تک اسفل مقامات رحم مین پہونچے اور جملہ رطوبات سے صاف اور پاک ہونے کی وجہ سے یہ جھلی ضرور ہوا کہ تنہا ہوکر جلدے ریزش عرق اور پسینہ کی مقر کیجائے - اور یہ سب باتین ان طبیبون کی بناوٹ کی ہین جنکا ثبوت نہین ہوسکتا ہی - جنین کے قلب پر جسوقت مزاج نر ہونے کا پہلے پہونچے پھر سب اعضا پر بھی مزاج فائض ہوتا ہی اور ذکوریت مین یہ جنین اپنے باپ کا مزاج حاصل کرلیتا ہی - اور کبھی اسکے نر ہونے کا سبب سوائے مزاج پدر کے اور کچھ ہوتا ہی یا تو وہ کوئی حال احوال رحم سے ہی یا کوئی مزاج ہی جو منی کو عارض ہوتا ہی خاص کرکے اور یہی وجہ ہی کہ جسوقت جنین نر ہونے مین مشابہ اپنے باپ کے ہوتا ہی واجب نہین کہ اور جملہ امور مین اور سائر اعضا مین بھی اسکو اپنے باپ سے مشابہت ہو بلکہ بسا اوقات ان اعضا مین اپنی مان کے مشابہ ہوتا ہی - شبیہ شخص کے تابع شکل ہوتی ہی اور بعض نر ہونا اسکے تابع شکل نہین ہوتی بلکہ مزاج اسکا تابع ہوتا ہی بیشتر قلب جنین کا مزاج مثل مزاج باپ کے ہوتا ہی جو اور اعضا مین بھی پہونچ جاتا ہی - استعداد شکل کی راہ سے جنین کا یہ حال ہی کہ قبول مادہ کا اطراف بدن مین ضرور مائل بطرف شکل مادری کے ہوتا ہی اور اکثر مصورہ کو ایسی بھی قدرت ہوجاتی ہی کہ منی پر غالب آکر اور اوسکی صورت گری بذریعہ تخطیط کے کرکے شکل پدری کی صورت فائض کر دیتی ہی - مگر پھر بھی مصورہ عاجز ہوجاتی ہی کہ مزاج کو مثل مزاج پدر کے نہین کرسکتی ہی - ایک گروہ علما نے کہا ہی اور جواز اور امکان کے دائرہ سے اس امر کو باہر نہین تجویز کیا ہی مراد یہ ہی کہ اگر کیفیت مندرجہ ذیل واقع ہو امتناع عقلی اسمین نہین ہی اور وہ بات یہ ہی کہ منجملہ اسباب شبیہ اور صورت ہونے مان باپ کے علاوہ جنین کی صورت کسی اور انسان کی بھی ہوسکتی ہی جسکی صورت خیال اور وہم مین یا باپ خواہ مان کے بروقت علوق اور نطفہ ٹھہرنے کے مرتسم ہوئی ہو بشرطیکہ وہ صورت انسانی ممکن بھی ہو - قد و یعنی پستہ ہونے کا سبب کبھی نقصان قد کا سبب یہ ہوتا ہی کہ قلت مادہ کی پہلے سے ہوتی ہی خواہ غذا کی کمی بروقت علوق کے ہوتی ہی خواہ رحم کی طرف سے مثلا رحم کی کوتاہی اور چھوٹا ہونا اسکی وجہ سے جنین پھیلنے کی جگہہ نہین پاتا ہی کہ اعضا اوسکے بڑھین جیسے بعض چھلونکی بھی ایسی ہی کیفیت ہوجاتی ہی اگر کسی قالب وغیرہ مین بحالت خام ہونے کے پڑجائین کہ پھر اوسی صورت کے ہوجاتے ہین جس قالب مین وہ پڑگئے ہون اور اوس سے بڑھ کر مقدار اونکی نہین ہوتی - توام اور جوڑیا پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہی کہ دونون بطن رحم مین اس کثرت سے گرتی ہی کہ دونون بھر جاتے ہین اور جدا جدا ہر ایک بطن کو

پورا لقمہ دہن سے مل جاتا ہی۔ اور کبھی اختلاف سے دو مرتبہ کے انزال سے بھی توام نطفہ پیدا ہوجاتا ہی اگر دونون کا
انزال ایسے وقت ہون کہ حرکت رحم کی جذب منی مین دونون مرتبہ ایک ہی شوق سے ہوئی ہو اسلیے کہ رحم کو پیرونی
جذب کرنے منی کے حرکات پے در پے عارض ہوتے ہین جیسے کوئی ایک لقمہ بعد لقمہ کے تناول کرتا ہو اور جیسے پہلی مرتبہ سانس
لیتی ہی ویسی طرح رحم بھی منی کو چند دفعات تھوڑا تھوڑا کر کے وقفہ کرتا ہی اور ہر دفعہ مین ایک جذب کرتا منی کا خارج بدن سے ہوتا ہی اور
طلب کرنا رحم کا منی کو پہلے ہوتا ہی لیکن وہ دونون منی فراہم ہوجاتی ہین اور یہ ایسی عجیب بات ہی جسکو منتقی خواہ جماع کنندہ اپنی بذریعہ
حس کے معلوم کرلیتا ہی اور تیز عورتین بھی اگر انکا شعور اچھی طرح ہو حس کے ذریعہ سے معلوم کر لیتی ہین اور یہ دفعات
خالص اور یکسان نہین ہوتے بلکہ انمین اختلاج اور پھڑکن بھی ہوتی ہی جیسے ہر ایک ان دونون مین سے مرکب چند
حرکات سے ہی مگر ہر ایک دفعہ بدون چند مرتبہ کی پھڑکن اور اختلاج کے تمام نہین ہوتا ہی بلکہ بعد ہر ایک جماع اختلاجات سے
بمنزلہ واحد تصور کرنا چاہیے کہ بقدر سکون ہوکر پھر دوبارہ ایسے سکون کے زمانہ مین جو درمیان ریختہ کرنے
کی منی کو ہوتا ہی اور ہر ایک مرۃ ثانیہ یعنی دفعہ دوم قوت مین ضعیف تر اور شمار مین کمتر از روے عدد اختلاجات کے
ہوتا ہی بیشتر یہ مرات تین خواہ چار سے زیادہ ہوتے ہین اور اسی طرح عورتون کی لذت بھی دو چند سے چند تک ہوتی ہی
اسلیے کہ وہ لذت یاب اپنی منی سے بھی ہوتی ہین اور مرد کی منی سے جو اوسکے فم رحم مین حرکت کرتی ہی اور باطن رحم تک
جاتی ہی اوس سے بھی اونکو لذت ملتی ہی۔ بلکہ اونکو نفس حرکت رحم ہی لذت کثیر دیتی ہی۔ اوس شخص کے قول کی تصدیق
نکرنی چاہیے جو کہتا ہی عورتون کی لذت اور تمام لذت اونکی یہ دونون باتین مرد کے انزال پر موقوف ہین شاید
اس شخص کی راے مین یہ بات سمائی ہی کہ اگر مرد کا انزال نہو عورت فقط اپنے انزال سے کچھ بھی لذت نپاویگی اور
اگر مرد کا انزال ہوجاے اور عورت کے رحم مین ایسی حرکتین نہ پیدا ہون خواہ پیدا تو ہون مگر انمین سکون نہونے پاے
اوسوقت عورت کو تھوڑی سی لذت ملیگی کہ ویسی لذت مرد کو بھی قبل حرکت کرنے اونکی منی کے ہوتی ہی جو مشابہ کھجلی اور
دغدغہ کے ہی جو وہ ذیش پیدا ہوتا ہی پس اسکی تصدیق نکرنی چاہیے۔ اور نہ اس قول کی جو وہ کہتا ہی کہ مرد کی منی جسوقت عورت کے
رحم پر گرتی ہی اوسکی حرارت اور بھڑک بجھا دیتی ہی جیسے ٹھنڈا پانی جسوقت گرم پانی پر گرے کہ جوش کھا رہا ہو۔ اسلیے کہ یہ
اطفاء حرارت ہر وقت نہین ہوتا ہی بلکہ جسطرح پر ہم نے بیان کیا ہی اوسی وقت ہوتا ہی جب عورت منزل ہو اور مرد کی منی کو
چوس جاے خواہ بلع کر جاے بفور مرد کے انزال کے اور سواے اسوقت کے اور وقت ایسی قوت اسکو نہین ہوتی ہی
جسکا شمار کیا جاے۔ اکثر اوقات ریزش منی کی ذکر سے نرینہ نطفہ کے ہمراہ مادہ نطفہ کے ریزش کرتی ہی پس اوسوقت
دونون ریزشین باہم آمیختہ ہوجاتی ہین اور بعد ان ریزشون کے چند ریزشین ایسی ہی یکے بعد دیگرے ہوتی ہین اور اوسوقت
عورت کے چند نطفون سے حیثیت رہ جاتا ہی اسلیے کہ ہر ایک اختلاط بجاے خود ایک نطفہ جداگانہ ہی۔ اور کبھی دونون منی
ملکر دونون منقطع ہوجاتی ہین خواہ ایک منقطع اور بے اثر ہوجاتی ہی اور ایک سے نطفہ بنجاتا ہی اور وہ ایک
منی جو منقطع ہوجاتی ہی وہی ہوتی ہی جو پہلے رحم مین گری ہو اور یہ انقطاع اور بے اثر ہونا اوسکی کبھی ایسی خواہ اختلاجی
سبب سے ہوتا ہی خواہ کوئی اور سبب اسباب متفرقہ سے ہو پس اوسوقت ہر ایک منی جداگانہ اپنے طور پر

حرکت نکلنے کی کرے یہ ہی کہ اکثر اپنے چہرے سے دونون پانون پر ٹیک لگائے ہوئے ہوتا ہی اور دونون ہتھیلیان اسکی دونون گھٹنون پر رکھی ہوئی ہوتی ہین اور ناک اوسکی دونون زانونکے درمیان مین ہوتی ہی اور دونون آنکھین اسکی دونون زانو پر رکھی ہوئی اور دونون زانوؤن کو آگے کی طرف لاے ہوے اپنے گردن اور اپنے چہرہ کو اپنی مان کے پشت کی طرف جھکائے ہوے جیسے کہ اب اولٹا چاہتا ہی اور کلا کھانے پر مستعد ہی اور یہ وضع اوسکے واسطے بچانے اور حمایت قلب کے ہوتی ہی اور اسی طرح سے کھڑا ہوا بچہ کا رحم مین انقلاب اور پلٹہ کھانے کے زیادہ موافق ہی یہ شکل جنین کی تو اکثرون کے مشاہدہ مین آئی ہی اسکے علاوہ ایک قوم نے یون کہا ہی کہ مادہ بچہ کے منھ کا رکھ رکھاؤ مذکورہ بالا کے خلاف ہوتا ہی اور جو اوپر مذکور ہوا یہ انداز نرینہ مولود کا ہی - اولٹ جانے پر اور پلٹا کھانے پر جنین کے اوپر کے اعضا کا بھاری ہونا اور سر کا بڑا ہونا خاص کر معین ہوتا ہی - اور جسوقت جنین رحم سے جدا ہوتا ہی رحم اسقدر کھلجاتا ہی کہ اتنا کبھی نہین کھل سکتا ہی اور ضرور ہی کہ مفاصل مین بھی انفصال عارض ہو اور یہ امر فقط عنایت الٰہی کا ہی کہ مہیا کر دی ہی خدا نے اسی وقت خاص کے واسطے اور لطف یہ ہی کہ یہ رحم اسقدر کھلجاتا ہی اور اسقدر اسمین انفصال آجاتا ہی کہ قریب انفصال طبعی کے پہونچ جاتا ہی اور یہ فعل منجملہ افعال قوت طبعیہ کے ہی اور بھی قوت مصورہ سے متعلق ہی - اور ایک متصل اور ملی ہوئی شی کا جو از طرف خالق تعالے کے چسپان پیدا ہوئی ہو ہمیشہ جتنا جتنا نمو اور بالیدگی جنین کو ہوتی ہی اوسیقدر پھیلتا جاتا ہی یہ سب کچھ لطف خدا کا ہی برتر ہی وہ اللہ جو حقیقی بادشاہ ہی اور بہت اچھا با برکت ہی خدا کہ اچھی پیدائش کرنے والو نمین سب سے زیادہ خوشنما وہی خالق ہی - اب حاصل اور خلاصہ ان سب بیانات کا یہ ہوا کہ جب پیدا ہونے بچہ کا احتیاج اوسکی ہواے کثیر اور غذائے کثیر کی طرف ہی اور اوسوقت کہ جب اسکی آگاہی قوی ہوتی ہی کہ اپنے لیے جگہہ اور مکان وسیع کو طلب کرتا ہی اور نسیم خوشگوار اور غذاے وافر کی طرف اسکو رغبت ہوتی ہی اور تنگ جگہہ سے مثل رحم کے گریز کرتا ہی اور گھٹی ہوئی ہوا اور کمی غذا سے بھاگتا ہی - جسوقت پیدا ہوتا ہی اسکو نیند اور بیداری مین پوری پوری امتیاز نہین ہوتی اور جب ان دونون مین ایسی امتیاز آجاتی ہی بعد چالیس روز کے پھر ضحک پیدا ہوتا ہی اور ہنسنے لگتا ہی امراض رحم کا بیان رحم کو جمیع امراض مزاجی اور امراض آلیہ او مشترکہ عارض ہوتے ہین اور حبل یعنی حمل کے امراض جو خاص رحم سے ہی متعلق ہی بھی لاحق ہوتے ہین مثلاً حاملہ نہوتا خواہ حاملہ تو ہو مگر اسقاط کر دے یا اینکہ حمل بھی بری طرح سے نہو جننے مین دشواری ہو خواہ بچہ جدا ہونے کے بعد خود زچہ مرجاے یا بچہ رحم ہی کے اندر بروقت وضع حمل کے مرجاے - حیض کے امراض بھی رحم عورات کو عارض ہوتے ہین جیسے کہ حیض نہ آئے خواہ تھوڑا سا آئے یا خراب اور ردی قسم کا خون آئے خواہ وقت معمول کے خلاف اور وقت مین آئے خواہ بافراط اور کثرت سے خون آئے - امراض خاصہ بھی اسکو ہوتے ہین اور امراض مشترکہ بھی اسطرح پر کہ رحم کو شرکت اور اعضا کے امراض ہون اور کبھی رحم کی شرکت سے اور اعضا مین امراض پیدا ہو جاتے ہین جیسے کہ اختناق رحم مین یہی صورت ہوتی ہی - جب رحم مین امراض کی کثرت ہوتی ہی جگر بھی ضعیف ہو جاتا ہی اور مستعد اس امر کا ہو جاتا ہی کہ جگر مین استقا پیدا ہو دلائل امزجہ رحم کے

حرارت مزاج رحم کے دلائل یہ ہین تلخی دہن اور مشارکت بدن کی حرارت مین بھی رحم کی حرارت پر دلیل ہوتی ہی اور کمی حیض کی اور رنگ خون حیض کا بھی حرارت رحم پر دلیل ہوتا ہی خصوصًا اگر پارچہ کتان پر لیکر رات بھر رکھہ چھوڑین ولے پھر سایہ مین اوسکو سکھائین اور پھر دیکھین کہ سرخ ہی یا زرد ہی کہ دلیل حرارت اور غلبہ صفرا پر ہوگی خواہ غلبہ خون تا اینکہ وہ کپڑا سیاہ ہوگا یا سپید اسوقت ان دونون مزاج کے ضد پر دلالت ہوگی مگر سیاہی اوسمین اگر بو کے ساتھہ ہوا اور عفونت کے ساتھہ اوسوقت حرارت پر دلیل ہوگی اور ماسوا اسکے دلیل برودت پر ہی کبھی استدلال حرارت رحم پر اطراف جگر کے دردہاے مختلفہ سے بھی کیا جاتا ہی اور ادن زخمون سے اور قروح سے بھی استدلال کیا جاتا ہی جو رحم مین حادث ہوتے ہین علامات کے دونو ہونٹھون کی خشکی اور بالونکا زیادہ ہونا اور پیشاب کا اکثر رنگین ہونا اور نبض کی سرعت یہ بھی حرارت رحم پر دلیل ہی دلائل برودت رحم کے حیض کا بند ہوجانا خواہ کمی حیض کی اور خون حیض کا رقیق ہونا اور سپید ہونا خواہ سیاہی اوسمین زیادہ ہونی مثل سواد سوداوی کے اور ایام طہر یعنی خون نہ آنے کا زمانہ زیادہ رہنا اور پہلے اسوقت سے جسوقت کہ طبیب استدلال کررہا ہی غذاہاے غلیظہ کا استعمال ہوچکا ہو خواہ مادہ غلیظہ ہوا ور پہلے اس سے بکثرت جماع کرا چکی ہو یا اوپر کی طرف رحم مین خدر اور رسن کا ہونا پیرو وغیرہ پر بالون کی کمی پیشاب مین رنگ کا بہت کم ہونا اور جو رنگ ہو وہ خراب ہوا کرے یہ سب دلائل برودت مزاج رحم کے ہین دلائل رطوبت رحم کے حیض کا رقیق ہونا اور سیلان رطوبت مین کثرت اور اسقاط کر دینا بچہ کا اوسکے بڑہتے کے ساتھہ ہی بلا توقف اور درنگ کے دلائل یبوست رحم کے خشکی اور سیلان رطوبت مین کمی ہونی عقر اور عسر حبل کا بیان عقر یعنی بانجہ ہونے کا سبب یا تو مرد کی منی مین ہوتا ہی یا منی مین عورت کی ہوتا ہی یا اعضاے رحم مین یہ سبب ہی یا قضیب کے اعضاے سبب عقر کا ہی اور آلات منی مین یا مبادی مین یہ سبب ہوتا ہی جیسے خوف اور غم کا مستولی ہونا اور فزع اور اچانک ڈرجانا خواہ دردہاے سر اور ضعف ہضم اور تخمہ سے عقر ہوتا ہی یا وطی کرنے مین کوئی خطا اور سوء تدبیر ایسی ہوتی ہی جس سے نطفہ قرار نہین پاتا ہی منی مین جو سبب ہوتا ہی وہ سوء مزاج مختلف جو قوت تولید منی مین ہی حار پیدا ہو خواہ بارد اور بارد سوء مزاج بوجہ برودت طبعی کے عارض ہو خواہ طول احتباس منی سے جو امر قاصر ہی یعنی خلاف طبیعت کے ہی خواہ رطوبت یا اینکہ یبوست کی وجہ سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا اور اسکا سبب غذائین ایسی جو موافق طبع منی کے نہون خواہ ترش چیزین کہ وہ بھی از قسم اونھین اشیا کے ہین جو برودت اور یبس پیدا کرتی ہین کبھی سبب عقر کا جو منی مین ہی ایسا یبس ہوتا ہی جو مانع تولید نہین ہوتا مگر نطفہ کے قرار پانے مین دشواری پیدا کرنیوالا اور جو غذا جنین کو فم رحم کی طرف سے آتی ہی اوسکو فاسد کرنے والا ہوتا ہی کبھی سبب مرد کی منی مین جو ہوتا ہی کہ مرد کی منی مین مخالف اثر تاثیر عورت کی منی کے ہوتا ہی اور مستعد واسطے قبول اثر عورت کی منی کے ہوتا ہی خواہ مشارک اثر مین عورت کی منی سے ہوتا ہی بنا بر اختلاف ہر دو مذہب کے جو اس مسئلہ مین ہی اور دونون منی زن و مرد سے لڑکا پیدا نہین ہوتا اور اگر ہر ایک کی منی کا اثر بدل دیا جاے یعنی جو اثر مرد کی منی مین بوجہ سوء مزاج کے آگیا ہی وہ عورت کی منی مین پیدا کر دیا جاے اور عورت کی منی کا اثر بدل دیا جاے مرد کی منی کے اثر موجود سے اوسوقت

کیا عجب ہی کہ عقر جاتا رہے اور لڑکا پیدا ہونے کی امید ہو سکے - کبھی یہ بات ہوتی ہی کہ دونون منی مین ایسا اختلاف ہوتا ہی بوجہ سوء مزاج کے کہ ایک منی دوسری منی سے آمیختہ ہو کر قوام معتدل جسکو قابلیت استقرار نطفہ کی ہم پہونچے نہین پیدا کرتی ہی بلکہ آمیزش سے ہر دو منی کے فساد بڑہ جاتا ہی - اور اگر دونون کا مزاج بدل دیا جاے اوسوقت ہر ایک منی مین ایسی بات بوجہ تضاد مزاجین کے پیدا ہو جاے گی اور ایسی صفت آجاے گی جسکو اعتدال اوسی قسم کا ہو گا جو ولد بنانے والے منی کو درکار ہی اور اوس خرابی سے دونون منی جدا ہو جاینگی جس سے ولادت نہین ہوتی ہی - نابالغ لڑکی منی اور مست متوالے اور جو شخص تخمہ مین گرفتار ہو اور پیر فرتوت کی منی اور جسکو باہ زیادہ ہوتی ہی اوسکی منی اور جس شخص کا بدن صحیح نہین ہی اوسکی منی یہ سب اونہین اقسام کی ہین جنسے نطفہ نہین قرار پاتا ہی - اسلیے کہ منی ہر عضو سے بہکر عضو تناسل مین آتی ہی پس عضو سلیم کی منی بھی سلیم ہوتی ہی اور عضو سقیم کی منی سقیم ہوتی ہی بنا بر قول بقراط کے اور یہ سارے احوال خرابیون کے مرد اور عورت دونون کی منی مین موجود ہو سکتے ہین - اطبا نے یہ بھی کہا ہی کہ منجملہ اسباب فساد منی کے یہ بھی ایک سبب ہی کہ نابالغہ لڑکیون سے جماع کرنا اور یہ امر مفسد مدلل کسی دلیل سے نہین ہو سکتا ہی ہان بالخاصہ اگر یہ فساد پیدا ہوتا ہو تو ہو - رحم مین جو سبب عقر اور بانجھ ہونے کا ہوتا ہی وہ یا تو ایسا سوء مزاج ہی جو مفسد منی کا ہو اور اکثر برودت ایسی ہو جو منی کو منجمد اور بستہ کر دے جیسے کہ سرد پانی پینے سے عورتونکو چونکہ اونکا رحم زیادہ سرد ہو جاتا ہی یہی خرابی پیدا ہوتی ہی اور اسی طرح مردونکو بھی ٹھنڈا پانی پینے سے یہی بات پیدا ہو جاتی ہی اور یہی سرد پانی اجزا طمث مین بھی تغیر عظیم پیدا کر دیتا ہی اور مسام طمث کو بھی اسقدر تنگ کر دیتا ہی کہ جنین تک خون حیض براے غذا نہی پہونچ نہین سکتا ہی - اور اکثر یہ سرد مزاج رحم کا ہمراہ کسی مادہ اور رطوبت کے ہوتا ہی جو اپنے مخالطت اور آمیزش کی وجہ سے منی کو فاسد کر دیتی - یا کوئی مزاج رحم مین ایسا ہو جو مجفف منی ہو خواہ محلل ہو یا مرطب ایسا ہو جو ازلاق پیدا کرکے ماسکہ مین ضعف پیدا کرے اور یہ سوء مزاج اکثر عارض ہوتا ہی - یا وہ سوء مزاج قوت جاذبہ منی مین خرابی پیدا کرتا ہی کہ پہر بقوت واجبی جذب منی کا رحم سے نہین ہوتا ہی - خواہ یہ سوء مزاج ایسا ہو کہ مجاری غذا مین تنگی بوجہ برودت کے آجائے یا بسبب حرارت کے خواہ بسبب یبوست کے اور بیشتر رحم کا یبس اسقدر بڑہ جاتا ہی کہ مشابہ سوکھی ہوی کھالون کے ہو جاتا ہی - یا سوء مزاج رحم کا ایسا ہو کہ غذاے صبی اور جنین کو فاسد کر دے خواہ جنین تک اوس غذا کو پہونچنے نہ دے اسلیے کہ رحم مین انضمام اور پیوستگی شدید بوجہ یبوست خواہ برودت کے آگئی ہو خواہ اینکہ قروح کا التحام اور گوشت بھر جانا یا گوشت زائد از قسم مسہ وغیرہ کے ایسا ہی پیدا ہو جاے جو وصول غذا کو روکے - یا اینکہ یبوست مشیمہ پر اسقدر غالب ہو کہ منافذ غذا کو بند کر دے - رحم بارد رطب مین منی کو وہ امور عارض ہوتے ہین جو دانہ اور تخم کو زمین تر اور ترائی مین عارض ہوتے ہین اور رحم گرم وخشک مین منی کو وہ باتین عارض ہوتی ہین جو چونہ اور گچ کی زمین مین دانہ اور تخم کو عارض ہوتے ہین - یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہی جسوقت رحم اوسکے جذب کرنے سے عاجز ہو اور اوسی خون کے پہونچانے مین جنین تک یہ مرض پیدا ہوتا ہی یعنی عورت بانجھ ہو جاتی ہی - یا اینکہ میلان اور اپنی جگہ سے

بہت جانا رحم کو عارض ہوکر خواہ انقلاب اور پلٹ جانا خواہ منضم ہوجانا فم رحم کا خواہ بتنگہ رحم مین کوئی پیند اتر اور کوئی لحم
قبل ولادت کے از قسم سدہ یا صلابت خواہ گوشت زائد مسہ کے شکل کا ہو خواہ ثولول ہو - یا گوشت کا پیدا ہوجانا گوشت کے
قرحہ وغیرہ کے بھرنے سے اور برودت سے جو قبض اور سکڑ جانا پیدا کرے اور انہین قبیل سے اور بہت سے امور جو موجب
سدہ پیدا ہونے کے ہین اون سے آمد غذاے جنین کے رک جاے خواہ یبوست کے اسباب اور جو ایسے پیدا ہوتے ہین
کہ نطفہ منی کا ہونے نہین پاتا - یا پیچیدگی رحم مین بعد ولد ہونے کے ایسا ضعف ہوتا ہی کہ جنین کو ٹھہرا نہین سکتا
یا چربی کی زیادہ کثرت ہوتی ہی کہ اوسکی وجہ سے جنین یا نطفہ ٹھہر نہین سکتا کبھی تمام بدن کی کثرت سے یہ مرض پیدا
ہوتا ہی اور کبھی فقط رحم مین یہ اسباب عارض ہوتے ہین یا شرب مین خواہ تنہا رحم مین - اور جسوقت شرب پر چربی زیادہ
آجاے تو ایک غشا پیدا ہوگا کہ منی کو نچوڑ کر نکال دے گا اور یہی فعل اوسکا باعث عقر کا ہوگا - یا نہایت لاغری سے
بدن کے یا فقط رحم کی لاغری سے یا اور کوئی آفت رحم مین از قسم ورم یا قروح یا بواسیر کے پیدا ہو یا زائد گوشت
ایسے پیدا ہو جائین جو مانع استقرار نطفہ کے ہون اکثر فم رحم مین ایک سخت چیز ایسی پیدا ہو جاتی ہی مثل قضیب یعنی
پتلی چھڑی کے جو مانع دخول ذکر اور منی کے ہوتی ہی - یا قرحہ اسطرح مندمل ہوتے ہین کہ رحم کی ساری جگہہ کو بھر دیتی ہین
یا اون رگونکے منھ کو سخت کر دیتی ہین جدھر سے خون حیض رحم مین آتا ہی یا خشونت رحم کی مانع استقرار نطفہ کے ہوتی ہی
لیکن وہ سبب عقر کا جو اعضاء تولید مین ہوتا ہی یا تو ضعف ہوجاے اوعیہ منی مین یا تو فساد اوعیہ منی کے مزاج مین جا
جیسے کسی شخص کے کان کے پیچھے کی رگین کاٹی جائین خواہ مثانہ پتھری کی وجہ سے چاک کیا جاے کہ اسکی وجہ سے اعضاء
تولید کو بھی ضرر پہونچتا ہی اور بیشتر تھوڑا اسا عضلہ مثانہ کا کٹ جاتا ہی کہ اسکی وجہ سے تنگی اوعیہ منی مین آجاتی ہی
یا اعضاء تولید کی قوت مولدہ منی مین فساد آجاے خواہ منی کو بہر دو ریزش کرنے مین فساد آجاے - اور یہی حال
اوس شخص کا ہی جسکے خصیے ڈھیلے ہوجائین یا شوکران کا ضماد خصیون پر کرتا رہے یا کافور کی مقدار کثیر تناول کرے
جو سبب عقر کا قضیب مین ہوتا ہی مثلاً اصل خلقت مین چھوٹا ہو یا بسبب مرد کے فربہی کے گوشت قضیب مین
زیادہ ہوجاے خواہ مرد اور عورت دونون کے فربہی سے فم رحم دور مسافت پر ہوجاے یا درست ہوکر قضیب
رحم مین بیٹھ نہ سکے یا قضیب مین کجی آجاے پس مجرا منی کا جو قضیب مین ہی محاذات سے فم رحم کے ہٹ جاے
اس سبب سے منی کی ریزش فم رحم تک نہو مبادی مین اسباب عقر کے اونکو تو ہم یکان یکان شمار کر چکے ہین
اور لکھ چکے ہین کہ یہ بات ضروری ہی کہ اعضاء ہضم اور اعضاء روح قوی ہون تب نطفہ کا ٹھہرنا آسانی سے ہوگا
خطا طاری یعنی افعال اور حرکات مین مرد اور عورت دونون کی خطا اوسکی اوقات بھی مختلف ہوتے ہین ایک تو
یہ ہی کہ انزال منی قبل اشتمال یا بعد اشتمال کے خطا ہو - انزال قبل اشتمال کی خطا یہ ہی کہ مرد اور عورت دونو
انزال کا زمانہ مختلف ہو اسطرح پر کہ ہمیشہ ایک کا انزال پہلے ہوجایا کرے اور دوسرے کا بعد اوسکے - اب اگر مرد کا
انزال پہلے ہوجاتا ہی تو عورت اوسی طرح رہ جاے گی منزل نہوگی اور اگر عورت پہلے منزل ہوجاتی ہی تو مرد کا انزال
بعد عورت کے انزال کے ہوگا اخرا عورت کا فم رحم حرکات جذب منی سے ٹھہر جاے گا اس حال مین کہ منی اوسکا

کہلا ہوگا مرد کی منی کے انتظار مین اور یہ منھہ کہلا رہنا مکرر سکتر ہوا کرے گا حالانکہ جذب شدید اس مین ہوگا جو بروقت انزال عورت کے محسوس ہوگا اور یہ فعل رحم سے عورت کے جو خاص بروقت اوسکے انزال کے ہوتا ہی کہ اوسکا منھہ کہلا رہتا ہی یا تو اسکا سبب یہ ہی کہ مرد کی منی کو جذب کرے ہمراہ اوس رطوبت کے جو اوسی عورت کے اوعیہ منی باطنی سے قعر رحم تک بہتی ہی اور داخل تک پہونچتی ہی جیسا کہ ایک قوم کی یہ راے ہی یا یہ سبب منھہ کھلے رہنے کا ہی کہ اپنی منی کو خود جذب کرے اگر امر حق وہی ہو جسکو دوسری قوم اطبا کی کہتی ہی اور انکا یہ قول ہی کہ منی عورت کی اگرچہ اندر پیدا ہوتی ہی لیکن خارج تک فم رحم کے اوسکی ریزش ہوتی ہی پھر اوسکے بعد فم رحم اوسکو پیجاتا ہی تاکہ حرکت رحم کی خاص اپنی منی کے جذب مین جسوقت ہو پس منی باہر سے یعنی اور بدن سے اسمین آتی ہی اوسکے بھی اس منی کے ہمراہ جذب کرے یعنی مرد کی منی کو عورت اپنی منی کے ہمراہ جذب کرلے - بعد اشتمال یعنی قریب زمانہ قرار پانے نطفہ کے جو خطا پیدا ہوتی ہی اوسکی یہ صورت ہی کہ جیسے بعد انزال دونون عورت مرد کے جو ٹھیک وقت پر ہوا ہو زیادہ ہلنا چلنا کودنا پھاندنا عورت کرنے لگے یا کوئی صدمہ چوٹ وغیرہ کا اوسکو پہونچے یا انزال کے بعد جھٹ پٹ کھڑی ہوجاے ازین قبیل اور حرکات جو بعد بستگی نطفہ کے عورت سے ہون یا مثلاً کوئی خوف اوس پر طاری ہو اور سب اسباب اسقاط کے جو باب اسقاط مین بیان ہونگے - بقراط کہتا ہی کسی مرد کا مزاج زیادہ سرد عورت کے مزاج سے نہین ہوسکتا یعنی کسی مرد کے اعضاء رئیسہ کا مزاج اور مزاج اولی مرد کا اور مزاج صحیح مرد کی منی کا عورت کے ان مزاجون سے زیادہ سرد نہین ہوتا سواے اوس مزاج عارضی کے جو مرد کو عارض ہو یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو عورت حاملہ ہوتی ہی اور اوسکے اولاد پیدا ہوتی ہی اوسکے امراض بہت کم ہوتے ہین بہ نسبت بانجھ عورت کے لیکن ایسی عورت کو ضعف بدنی بہ نسبت بانجھ عورت کے زیادہ ہوتا ہی اور بڈھی بہت جلد ہوجاتی ہی - اور بانجھ عورت کو امراض زیادہ لاحق ہوتے ہین اور بڈھی دیر مین ہوتی ہی اور زیادہ حصہ اوسکے عمر کا مشابہ جوان عورتونکے ہوتا ہی یعنی اکثر اوقات عمر اوسکی جوانی سے مشابہ ہوتی ہین **علامات** اس بات کی علامت کہ عقر دونون منی عورت اور مرد سے کسکی منی سے پیدا ہوا ہی اسکے بارہ مین بہت سے اقوال ایسے کہے گئے ہین جنکی صحت نہین معلوم ہی اور نہ اون پر کوئی حکم صحیح کیا جاسکتا ہی مثلاً اطبا نے کہا ہی کہ مرد اور عورت دونون کی منی کا پانی مین ڈالکر امتحان کرین جسکی منی پانی کے اوپر تیرتی رہے اور ڈوب نجاے عقر اوسی کی طرف سے ہوگا - یہ بھی اطبا نے کہا ہی کہ دونون مرد عورت کا پیشاب کاہو کی جڑ پر ڈالین جسکے پیشاب ڈالنے سے کاہو کی جڑ خشک ہوجاے اوسی کی طرف سے عقر پیدا ہوتا ہی - ازانجملہ ایک یہ بھی تجربہ بیان کیا ہی کہ سات دانہ گیہون کے اور سات دانہ جو کے اور سات دانے باقلا کے لیکر مٹی کے برتن مین رکھین اور مرد سے خواہ عورت سے کہین کہ اوس برتن مین پیشاب کرے جسکے پیشاب مین یہ دانہ جم جائین اوسکی طرف سے عقر نہوگا - ایک آدھ تجربہ اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس بیان کیا ہی - بہت اچھا تجربہ جو عورت کے واسطے لکھا ہی وہ یہ ہی کہ عورت کے رحم کو دھونی دین اسطرح پر کہ کسی چنگیر دان وغیرہ مین خوشبو چیزین جلاکر بند ہوائین عورت اپنے کو اوس سے دھونی لے اگر خوشبو

اوس کو معلوم کرتی ہے کہ اندر رحم سے ہو کر [illegible] تک پہونچتی ہے [illegible] کی طرف سے سونگھا جاتا
اگر وہ پہونچے تو معلوم کر لینا چاہیے کہ اوسکے رحم میں خرابی اور [illegible] مقامات [illegible] اگلا [illegible] ظاہر ہوتا
خراب ہو گئے ہیں کہ [illegible] سدے [illegible] مانع حاملہ ہونے کے ہیں یا خوشبو [illegible] نہیں آتی [illegible] کہ عورت
ایک [illegible] انگشت [illegible] کی بو [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] اگر
نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہ بھی خود مانع ہے [illegible] دلالت اس امر پر ہے کی خوشبو وغیرہ معلوم ہونے یا نہونے سے اسی
بات پر ہے کہ اوسکے رحم وغیرہ میں سدے ہیں کہ نہیں پھر اگر سدے ہونگے تو اوسکے بانجھ ہونے کی یہی دلیل ہے اور اگر
سدے نہ ہونگے پھر بھی اولاد نہ ہوتی ہو تو پس دور نہیں ہے کہ [illegible] اور بھی اسباب [illegible] سے موانع حمل
اور بھی بہت سے ہوتے ہیں - جو عورت حیض سے پاک ہو جائے اور باوجود پاک ہونے کے اوسکے رحم کا منہ تر ہی
رہے ایسی عورت مزلقہ ہے یعنی نطفہ پھسل کر اوسکے رحم سے گر جاتا ہے [illegible] اور [illegible] منی [illegible]
مزاج کے اونکی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا منی کی [illegible] اور [illegible] سے معلوم ہوا اس سے [illegible]
ہوتی ہے اور بھی عورت جو اپنے رحم سے [illegible] دریافت کرتی ہے اور منی اوسکے [illegible] سے ہونے سے
خواہ رکھنے پن سے خواہ اوسکے پتلی ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہے [illegible] اور پیڑو کے بالون کی کمی بیشی سے [illegible]
منی کے رنگ اور بو سے اور حیض کی کثرت اور [illegible] ہونے سے خواہ کمی
رنگ سے اور بدن کے مشارکت سے بھی شناخت ہوتی ہے [illegible] کی شناخت اسطرح پر
ہوتی ہے کہ اگر منی کم اور گاڑھی ہو تو یبوست ہوگی اور منی زیادہ ہو یا پتلی ہو تو رطوبت ہوگی صحیح مزاج
کی منی وہی ہے جو سفید ہو لس دار اور براق کہ اوسمین چمک ہو اور مکھیان اوس پر بیٹھین اور اوسے کھائین
اور بو اوسکی مثل شگوفہ خرما کے ہو یا مثل یاسمین اور چنبیلی کے ہو خون حیض اور اوسکے اعضا کی علامت
مزاج اس پر استدلال جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے یون کیا جاتا ہے حرارت اور برودت پر استدلال بذریعہ لمس کے کیا جاتا ہے
اور رنگ خون کا بھی دیکھتے ہین کہ وہ زردی اور سیاہی مائل ہے یا کدورت اور سفیدی لیے ہوئے ہے - پیڑو کے بالون کے
احوال سے بھی استدلال کیا جاتا ہے - رطوبت اور یبوست پر کثرت اور رقت خون حیض سے استدلال کرتے ہین
دونون آنکھون مین ورم سا ہونا اور اونمین تیرگی ہونی اس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اسلیے کہ آنکھین بقراط کے
نزدیک رحم پر دلالت کرتی ہین - اگر حیض کم ہو اور غلیظ ہو تو یبوست ہوگی - جو عورت حیض سے پاک ہو جائے
اور اوسکے رحم کا منہ خشک نہو بلکہ تر باقی رہے ایسی عورت حاملہ کبھی نہوگی - فربہ ہونا اور لاغر ہونا اور چربی
کا زیادہ ہونا قضیب کا چھوٹا ہونا اور کج ہونا وتر نامی رگ جو قضیب کے اندر ہے اوسکا چھوٹا ہونا رحم کا اولٹ پلٹ
جانا مرد اور عورت دونون کے انزال کے حالات یہ سب ایسی باتین ہین جو اختیار اور امتحان سے پہچانی جاتی ہین
جو فرج عورت کی ایسی ہو کہ اوسکے شرب نامی جھلی پر چربی زیادہ ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ بروقت دخول کے اوسکی
تنگی معتدبہ ہوتی ہے اور وہ قرون یعنی سینگ کے مثل زیادتیان جو تشریح مین بیان ہو چکی ہین ایسی فرج مین

پچھلی چھوٹی ہوتی ہین اور ایلیون اسکے اونچے اور بلند ہوتے ہین سانس کی تنگی اسکو ہر وقت ہر ایک حرکت دینے اسکو
ہوتی ہی پایہ حرا ... ایسی عورتونکو ربو اور ضیق النفس ہوتا ہی اور تھوڑی سی منی ہونے اسکو ایذا ہوتی ہی ... کے
میلان ... یہ ہی کہ اندرون فرج بند ہوتا ہی اور اگر رحم کا منفذ محاذی فرج کے نہو پس یہ رحم مائل ہو
... کچھ ہوگیا ہی یا اوات آگیا ہی اور اسکو ہر وقت جماع کرانے کے ایک درد محسوس ہوتا ہی
... علاج ... باتونکی دو طرح پر تقسیم کی گئی ہی پہلے عامل بدلنے کی تدبیر اور اس مین تلطیف کرنے دوسرے
اون اسباب کا استعمال ... جو حمل کے مانع ہین لیکن پانچ عورت اور مرد جو ازروے خلقت کے عقیم ہو اور وہ شخص جسکا
مزاج اپنی خلقت کے مخالف ہو اور اوسکا نتیجہ ہو کہ اوسکا خلقت مناسب اوسکے مزاج کے بدل دیا جاے اور وہ
شخص جسکا آلہ ذکر چھوٹا ہو ایسے اشخاص کی کچھ دوا نہین ہوسکتی - اسی طرح وہ عورت جسکے راہین اور رگونکے منھ
رحم کے اندمال سے ایسے بند ہوگئے ہون کہ اب رحم تک خون حیض نہ آسکے اسی طرح وہ عورت جو محتاج شوہر پانے
کی ہو کہ اسکا علاج طبیب سے متعلق نہین مگر ان سب امور معلومہ کی تدبیر علاوہ طبیب کے اور طرح سے ہوسکتی ہی
حاملہ بنانے کی تدبیر تفصیل یہ ہی کہ عمدہ اوقات جماع کو اختیار کرے جسکو ہم اوپر بیان کرچکے ہین اور اوقات مین سے
اچھے زمانہ حیض کو اختیار کرے مراد یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہوئے اور فوراً ہم بستر ہوجاے اور اسی وقت
جماع کرے جسکو ہم نے ذکر کردیا ہی - واجب ہی کہ دونون مرد اور عورت جماع کرنے اور کرانے کو اتنے زمانہ تک
ترک نکرین کہ دونون کی منی مین فساد برودت کا آجاے اور اگر ایسی بات فساد منی کی پیدا ہوچکی ہو اوسوقت
جماع اس غرض سے نکرین کہ نطفہ ٹھہر جائیگا بلکہ غرض جماع سے یہ ہو کہ خراب منی نکل جاے پھر چند روز جماع کو ترک
کردین تا زمانیکہ بخوبی معلوم ہوجاے کہ اچھی منی پھر فراہم ہوگئی ہی اور اسی طرح جب اطمینان ہوجاے اب
پھر رعایت اسی بات کی کرین کہ جماع اول زمانہ طہر مین واقع ہو - اب یہی حال ہی کہ ہر ایک بدن مین ایک مدت
دوسری قسم کی ہوتی ہی جب ایسا وقت مناسب جماع کا باہم پہونچے چاہیے کہ مرد عورت دونون پہلے دیر تک مساس
کرین خصوصاً اون عورتونکے ساتھ جنکے مزاج مین کچھ خرابی نہو - اس طرح پر مساس کرین کہ پہلے مرد عورت کے
دونون پستان کو بہ نرمی چھوئے اور اوسکے پیڑو پر گدگداے اور اوس سے اسقدر رہے اور پھر ہٹ جاے کہ بالکل
چسپیدہ نہو جاے پھر جب وہ عورت شہوت سے بیخود ہوجاے اور سرور اور نشاط اوس سے پیدا ہوا اب اوس سے
چمٹ جاے اس طرح پر کہ درمیان اوسکے شفرہ کا اوپر سے اسے دکھلائی دے رہا ہو اور اوسے گدگداے کہ یہ مقام
عورت کی لذت کا ہی اب اس بات کا انتظار کرے کہ وہ عورت خود کب چمٹتی ہی اور آنکھین اوسکی کب سرخ
ہوجاتی ہین اور سانس اوسکی چھوٹنے لگتی ہی اور کلام مین کب اوسکے اختلاط پیدا ہوتا ہی یعنی پوری بات
اب اوسکے منھ سے نہین نکل سکتی ہی اب اسوقت مرد اپنی منی کو مقابل فم رحم عورت کے گراے اور اتنی جگہ
اوسکے رحم مین چھوڑ دے جہان اسکی منی ٹھہر سکے اور اتنی زیادہ نہ چھوڑے کہ اوس مین ہوا کا اثر پہونچ جاے
اسلیے کہ ہوا فوراً منی کو فاسد کردیتی ہی اور اس قابل نہین رکھتی ہی کہ اوس سے نطفہ قرار پاسکے اور بچہ

پیدا ہوجاتی ہی [illegible] جسوقت منی تنگ جگہ مین چھوڑی جاتی ہی لیکن قضیب سے جسوقت گرتی ہی اوسوقت قضیب پیچھے [illegible] اوس [illegible] ہوتا ہی جو مقابل اوسکے رحم مین ہی تو اکثر منی ضائع ہوجاتی ہی بلکہ واجب ہی کہ جسوقت منی گرائی جائے فم [illegible] اور ناپید ہو مخرج منی بند نہو جائے - بعد ایسے انزال کے پھر اوس عورت کو تھوڑی دیر چت لیٹے رہین [illegible] اوسکو اس زور سے [illegible] جو [illegible] معلوم ہو جائے اسکو [illegible] مقامات فم رحم کی حرکت سے ٹھہر گئی ہین اور [illegible] ہوئی [illegible] سانس اسکی [illegible] درست چل رہی ہی اور بعد اسکے [illegible] ایسا ٹھہر جائے اور [illegible] اسوقت اس شکل پر ہو جائے کہ [illegible] اوسکے ٹانگین اوپر کی طرف سے ملی ہوئی اور ایڑیونکی طرف [illegible] دونون کولہے اوسکے زانون تک اوٹھے ہوئے اور پشت کی طرف اوترے ہوئے یا جھکے ہونگے - اب اسوقت عورت کو پیچھے کر الگ ہو جائے اور عورت کو اسطرح پر چت پڑ رہے کہ دونون ٹانگین اوسکی [illegible] اور [illegible] اور اگر حرکت کے بعد عورت کراہنے لگے اور [illegible] ہو تو یہ بات نطفہ کے قرار پانے پر تاکید دلالت کرے گی - اور اگر پہلے جماع کرنے سے عورت کو اسی قسم کی دھونی دی گئی ہو یہ بات بہت مناسب ہی کی نطفہ ٹھہرنے کے واسطے یا [illegible] حمول بھی اسی قسم کے ہو چکے ہون خصوصاً [illegible] کی چیزین جو زیادہ گرم ہون جیسے گوگل وغیرہ کہ انکا حمول جماع سے پہلے کر لیا جائے منجملہ اون تدبیرون کے جنکا نفع عجیب ہی یہ ہی کہ عورت کو نیچے کی طرف سے رحم کے ایسی گرم چیزون سے دھونی دیجائے جو خوشبو ہون اور یہ عورت بو ناک سے سونگھنے نپائے پھر ایک نے طولانی لیکر ایک سرا اوسکا گرم راکھہ مین رکھے اور دوسرا اوسکے رحم مین اتنی دیر تک اوسکی گرمی رحم کو ایذا نہ پہونچے کہ ناگوار ہو اور اسی حالت پر عورت سو جائے یا اتنی دیر تک بیٹھی رہے کہ جتنی اسکو قدرت ہی بعد ازان اوسطرح پر اوس سے جماع کیا جائے - موانع حمل کے دور کرنے کی تدبیر یہ ہی کہ اگر مانع حرارت اور اخلاط گرم ہون استفراغ کیا جائے اور مزاج کی تعدیل کھانے پینے والی چیزون سے کرین جو معلوم ہو چکی ہین اور رحم پر ایسے قیروطی کا استعمال کرین جو اوسکے حرارت کی تعدیل کرے از قسم عصارات اور لعابات اور روغن ہائے سرد کے اور اگر برودت اور رطوبت سے حمل نہوتا ہو اوسکا علاج اوسی طرح سے کرین جسکو ہم آگے لکھینگے اور یہی بات اکثر ہوتی ہی - اور اگر بسبب ہٹ جانے فم رحم کے اپنی جگہ سے حمل نہوتا ہو ہٹ جانے کا علاج کرین اور پچھنے اوسی جگہ پر لگائین جنکا بیان اوسی مقام پر کیا گیا ہی - صافن کی فصد اوسی جانب کی کھولین جدھر کی فصد بموجب بیان آئندہ مناسب ہی - اگر سبب منع حمل کا چربی کی کثرت ہو ریاضت کا استعمال کیا جائے اور غذا کی تلطیف کی جائے اور نہانا ایسا جو تری پیدا کرے اوسکو ترک کردین سوائے سیاہ حمامات یعنی ایسے پانی کی جو گرمی اور خشکی پیدا کرتے ہین اور استفراغ بذریعہ فصد کے اور حقنہ ہائے حادہ سے کرین اور مجففات مسخنہ جیسے تریاق میثادریطوس کو تناول کرین - شراب رقیق سفید کو بالکل چھوڑ دین اور سرخ شراب جو خالص اور قوی ہو تھوڑی سی پیا کرین - فرزجہ انکے واسطے یہ ہی عسل ماذی یا روغن سوسن اور مر - اگر یہ مرض بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہوا ہو جو اچھی طرح منی کو ٹھہرنے نہین دیتے اوسکا علاج کمونی سے کرنا چاہیے

نکال دے اور فرج مین عورت کی صحیح کندر کا حمول کرین تاکہ رطوبت کو نکال دے ۔ بخورات کے قرص مرا در
حب الغار سے بناے جاتے ہین اور ہر روز انھین کی دھونی دیجاتی ہی ایضاً امرتل سرخ جوز السرو میعہ سایلہ لاکر
کسی چنگیر دان مین رکھکر اول طہر مین تین دن تک پے درپے دھونی دین اسی طرح مر اور میعہ سایلہ اور بیج ورد
حب الغار کلونجی مقل زوفا علا واث حبل اور احکام حبل کا بیان حمل ٹھہرجانی کی علامت پر دلالت
یہی باتین کرتی ہین جو اوپر مذکور ہوچکی کہ مرد اور عورت کا انزال ساتھ ہی ہو اور ایک حالت بعد انزال کے ایسی
پیدا ہوتی ہی کہ مثل فتور کے جماع کے پیچھے اور سو بیاری ایسی نکلتی ہی جیسے عورت کے رحم نے اسکو چوس لیا کہ یہ
سوکھی ہوتی ہی کسی طرح کی تری اس پر نہین ہوتی ہی ۔ اسی حالت کے پیچھے رحم کا منھ بشدت ملجاتا ہی اس
طرح پر کہ نوجوان آدمی اوسمین دخول نہین کر سکتے اور اسی طرح فم رحم اوپر کی طرف اوٹھ جاتا ہی آگے کی طرف
جھکا ہوتا ہی ۔ اور رمشار رحم کا اس انداز پر ہوتا ہی کہ اوسمین سختی نہین ہوتی ہی اور نہ اسطرف کے اعضا مین خشکی
زیادہ ہوتی ہی ۔ خون حیض کا آنا ایام معمولی مین بالکل بند ہوجاتا ہی کہ ایک زمانہ تک نہین آتا ہی یا تھوڑا سا کبھی
آگیا ۔ کم کم درد درمیان ناف اور مقام نہانی عورت کے جو فاصلہ ہی ہوا کرتا ہی عسر بول اور دشواری پیشاب
ہونا اکثر عارض ہوتا ہی ۔ جماع سے کراہت ایسی عورت کو بعد حاملہ ہونے کے ہوجاتی اور برا جانتی ہی پھر اگر اوس سے
جماع کیا جاے منزل نہین ہوتی ہی اور وقت جماع کے زیر ناف درد ہونے لگتا ہی اور متلی بھی اوسوقت پیدا ہوتی ہی
جو حاملہ نرینہ بچہ کی ہی اوس کو بغض جماع سے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اوس عورت کے جو مادہ بچہ کی حاملہ ہو اسلیے
کہ دختر کی حاملہ اکثر جماع سے کراہت نہین کرتی ۔ پھر اسکے بعد عموماً حاملہ عورتونکو کرب اور کسل بدن کا بھاری ہونا
خبث نفس یعنی بد دلی تھوڑی متلی کھٹی ڈکار پھر پیسے درد سر گھمنی تاریکی چشم خفقان لاحق ہوتا ہی ۔ پھر اسکے بعد ایک
مہینہ خواہ دو مہینہ گذر کر خراب چیزون کی اشتہا کا ہیجان ہوتا ہی اور آنکھہ کی سفیدی مین زردی اور سبزی آجاتی ہی
اور اکثر اوسکی آنکھون کے ڈھیلے اندر کس جاتے ہین اور گڈھے پڑ جاتے ہین اور پلکین ڈھیلی ہوکر گر جاتی ہین اور تیز
نگاہ سے دیکھنے لگتی ہین آنکھونکے ڈھیلے سبک ہوجاتے ہین اور اکثر عورتونمین آنکھونکی سفیدی مین غلظت آجاتی ہی زردی
نہین ہوتی ہی مگر رنگ بدل جانا آنکھون کا ضرور ہی اور اسی طرح ایسے آثار کا حادث ہونا جو طبیعت سے خارج ہی اگرچہ
یہ آثار حمل نرینہ مین کمتر ہوتے ہین حمل دختری مین زیادہ ہوتے ہین ۔ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ حاملہ ہونے کے سبب سے
درد پشت اور دونون کولہنکے درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہی اس سبب سے کہ حمل کے سبب سے رحم مین گرمی
آجاتی ہی پھر بچہ پیدا ہوجاے وہ درد پلٹ آتا ہی ۔ اکثر اوسکے پستان اوس شکل سے بدل جاتی ہین جو پہلے سے
تھی کھل جاتی ہین اور جو رگین پستانون پر ہین وہ زرد ہوجاتی ہین یا سبز ہوجاتی ہین ۔ اکثر حالات مین یہ بات حاملہ
عورتون کو پیدا ہوتی ہی کہ اون کے بدن ڈھیلے ہوجاتے ہین بہ سبب بند ہونے حیض کے اور بسبب زیادہ محتقن
ہونے اوس مقدار حیض کے جسکے جنین کو حاجت ہی اور یہ بات ابتداے ایام حمل مین ہوتی ہی کہ جنین چھوٹا ہوتا ہی
اور غذا لینے مین ضعیف ہوتا ہی پھر جب اسکا جثہ بڑھا اور پوری غذا فضلہ حیض سے پانے لگا حاملہ کے تیور درست

ہو جاتے ہین اور بدن کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہی اور جو اعراض اوپر ذکر ہوئے ہین سب حیض کے رک جانے کے اون مین سے کم ہو جاتا ہی
پندرہ برس کے سن سے جو لڑکی حاملہ ہو جاے اوسکے مرجانے کا اندیشہ ہی اسلیے کہ رحم اوسکا چھوٹا ہی ۔ اسی طرح جو حاملہ
عورت پانترہ سال سے بڑی ہین اگر اوسکو زمانہ حمل مین حمی حادہ یعنی شدید تپ عارض ہو یہ بھی اوسکی قاتل ہی دو سبب سے
ایک تو یہ بات ہی اس تپ کی وجہ سے جنین کو سوء مزاج لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعیف ہو کر تحمل نہین ہو سکتا ہی اور یہ بھی سبب ہی
کہ غذا جنین کی اوسکو فاسد کر دیتی ہی اور اس جہت سے کہ خون حیض تپ کے زمانہ مین اگر جنین تک نہ پہونچے جنین ضعیف
ہو جاے گا اور اگر پہونچے یہ حاملہ ضعیف ہو جاے گی ۔ اسی طرح اگر حاملہ عورت کے رحم مین ورم گرم پیدا ہو اگر ثانوی ہو تو
اکثر امید اسکی ہوتی ہی کہ جنین ہلاکت سے بچ جاے اور اوسکی مان بھی بچ جاے ۔ لیکن ماشرا نہایت خراب اور مہلک
ورم ہی حاملہ عورتونکے لیے ۔ حاملہ ہونے کی شناخت کے لیے چند تجربہ معتبر بیان کیے گئے ہین از انجملہ ایک یہ بھی ہی کہ سوتے وقت
یہ عورت دواء قیہ شہد ہموزن آب باران ملا کر پی جاے اگر اسکے پینے سے پیٹ مین مروڑا ہو تو حاملہ ہی اور اگر مروڑا
نہو تو حاملہ نہین ہی سبب اسکا یہ ہی کہ احتباس نفخ یعنی کمر ور چیلی وغیرہ کا بہ شرکت آنت کے ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ اطبا اس
دوا کے ایسے اثر سے تعجب کرتے ہین حالانکہ یہ نہایت تجربہ ہی اور صحیح اگر سواے اوس عورت کے جو شہد اور ایسے پانی پینے
کی پہلے سے خوگر ہو کہ اوسپر یہ تجربہ پورا نہ اوترے گا ۔ ایضًا دوسرا تجربہ یہ ہی کہ بدن بھر اوسکے لفافہ دیا جاے اور شام کے
قریب چند کپڑے اوسے اوڑھا کر بشرطیکہ منہ اوسکا کھلا رہے کسی سوراخ کی کرسی وغیرہ پر بٹھائین اور نیچے کسی دیگچی وغیرہ
وغیرہ مین خوشبو سونگھائین اور اوس دھوئین کو کسی ٹونٹی یا نلی وغیرہ سے اسکے رحم مین پہونچائین پس اگر دھوان
اور خوشبو اسکے منہ اور ناک تک پہونچے تو حاملہ نہو گی تیسرا تجربہ یہ ہی کہ بر وقت گرسنہ ہونے حاملہ کے ایک لہسن اوسکے
مقام نہانی مین رکھین اور کہین کہ سو جاے جب سو اوٹھے اگر لہسن کی بو اور بدبو اوسکے منہ مین نہو تو حاملہ ہی ورنہ
حاملہ نہو گی ۔ اور یہ بھی تجربہ ہو سکتا ہی جسکو ہم نر بنانے اور خواہ مادہ بنانے بچہ کے باب مین بیان کرین گے زراوند کا شہد
ہمراہ حمول کیا جاے ۔ حاملہ عورتون کا پیشاب زمانہ اول مین یعنی تین مہینے تک زرد مائل بہ کبودی ہوتا ہی ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ اس پیشاب کے اندر دھنی ہوئی روئی کا گالہ رکھا ہوا ہی ۔ کبھی حاملہ ہونے پر وہ پیشاب دلالت کرتا ہی جسکا
قوام صاف ہوتا ہی اور اوسکے اوپر ایک دھوان مثل کہر کے چھایا ہوا نظر آتا ہی خصوصًا اگر اسمین ایک گول گول
دانہ سا ہو کہ اوترتا اور چڑھتا ہو ۔ آخر زمانہ حمل مین یعنی ساتوین مہینے سے مثلًا کبھی اسکے پیشاب مین سرخی ظاہر ہوتی ہی
بجاے اوس کبودی کے جو اول حمل مین تھی ۔ اگر حاملہ عورت کے قارورہ ہلانے سے کدورت اوس مین
آجاے تو آخر زمانہ حمل کا ہی ورنہ الا پس اول زمانہ حمل کا ہو گا سبب نر اور مادہ ہونے بچہ کا نر ہونے کا سبب
نطفہ مین مرد کی منی ہوتی ہی اور اوسکا گرم ہونا اور زیادہ ہونا اور جماع کا اول طہر اتفاقًا واقع ہونا علاوہ اسکے
منی کا داہنی طرف گر کر آنا اسلیے کہ داہنی جانب بدن کی منی زیادہ گرم ہوتی ہی اور قوام بھی گاڑھا ہوتا ہی اور داہنے
گردے سے اسکی آمد شروع ہوتی ہی جو زیادہ گرم ہی اور بہت شاداب ہی یا بلند ہی اور جگر کے نزدیک ہی اور اسی طرح
اگر یہ منی رحم کے داہنے جانب گرے ۔ اور یہی حال عورت کی منی کا ہی اپنے خواص مین اور داہنی جہت مین ۔ سے

ایکا و خصیۂ بارد اور رادہ تر ہی ہو انطفہ کے نرم ہونے پر معین ہوتی ہی اور ضعیف اُن تینونکے نطفہ کی مادہ ہونے پر معین
ہوتی ہین۔ اسی طرح جوانون کا نطفہ اکثر نرینہ اولاد کا سبب ہوتا ہی اور لڑکپن کا اور سن شیخوخت کا برعکس ہی بعض
طبیبون نے کہا ہی اگر مرد کی منی داہنے جانب سے عورت کے رحم کے داہنے طرف جاے نرینہ بچہ پیدا ہوگا اور اگر مرد کی منی بائین طرف سے
عورت کے رحم کے بائین طرف جاے لڑکی پیدا ہوگی اور اگر مرد کے بائین طرف سے رحم کے داہنے جانب مین جاے ایسے لڑکی پیدا ہوگی جسمین علامات
مرد کے بھی ہونگی اور اگر مرد کے داہنی طرف سے عورتکے رحم کے بائین جانب مین جاے ایسا بچہ پیدا ہوگا جسمین آثار عورتونکے بھی ہونگے یعنی مخنث
بھی ہوگا ایک طبیب حاذق کا یہ قول ہی کہ حمل جسدن عورت حیض سے نہاے اوسکے پانچوین دن تک نرینہ ہوتا ہی چھٹے
دن سے آٹھوین دن تک کے حمل سے دختر پیدا ہوتی ہی پھر نوین دن سے گیارھوین دن تک لڑکا پیدا ہوتا ہی پھر
بارھوین دن سے دوسرے حیض تک درمیانی زمانہ مین خنثی پیدا ہوتا ہی جو عورت فرزند نرینہ سے حاملہ ہی اوسکا خون بہت
گرم ہوتا ہی بہ نسبت حاملہ بدختر کے **علامات حمل کے نر اور مادہ ہونیکے** نر سے جو عورت حاملہ ہوتی ہی اوسکا رنگ
اچھا ہوتا ہی اور دل خوش زیادہ ہوتی ہی چہرہ مہرہ اوسکا پاکیزہ ہوتا ہی بھوک اچھی لگتی ہی اعراض مین اوسکے سکون ہوتا ہی
داہنے طرف رحم کے گرانی محسوس ہوتی ہی اسلیے کہ اکثر نر کی پیدائش اوسی منی سے ہوتی ہی جو داہنی طرف رحم کے گری ہو اور
یہ بات یا تو اس سبب سے ہوتی ہی کہ قبول کرنا داہنے جانب کا پہلے ہوتا ہی یا اسوجہ سے کہ ریزش منی کی داہنے بیضہ سے
ہوتی ہی جسوقت نرینہ جنین حرکت شروع کرتا ہی داہنے جانب سے شروع کرتا ہی اور پہلے پستان بڑھنے شروع ہوتی ہین
اور اونکی رنگت کا بدلنا آغاز ہوتا ہی فرزند نرینہ کے پیٹ رہنے مین یہ سب کچھ داہنے جانب سے ہوتا ہی خصوصًا داہنے
پستان کے سر مین یہ آثار نمایان ہوتے ہین اور اسی داہنی چھاتی مین دودھ پہلے اوترتا ہی اور اسی سے پہلے دھار
دودھ کی چھوٹتی ہی اور جو دودھ اسکی چھاتی سے دوہا جاتا ہی گاڑھا اور لس لسا ہوتا ہی اور پتلا پانی سا نہین ہوتا ہی
تا اینکہ اگر فرزند نرینہ کے حمل کا دودھ کا ایک قطرہ لیکر آئینہ پر ٹپکائین اور دھوپ مین اوسکو دیکھین ایسا نظر آئیگا
جیسے پارہ کی بوند ہی یا موتی کا دانہ ہی نہ بہیگا نہ پھیلیگا کہ چپٹا ہوجاے ۔ پستان کا سر نرینہ حمل مین روز بروز سرخی
پکڑتا جاتا ہی ایسا سیاہ نہین ہوتا ہی جسکی سیاہی گاڑھی ہوجاے اور اسکے دونون پاؤن کی رگین بھی سرخ ہوتی ہین سیاہ
نہین ہوتی ہین ۔ اسکی داہنی نبض مین امتلا اور تواتر زیادہ ہوتا ہی ۔ اہل تجربہ کہتے ہین کہ جب یہ حاملہ ٹھہری ہوئی ہو
اور اوٹھنے یا چلنے کا ارادہ کرے پہلے داہنے پاؤنکو حرکت دے گی اور یہ تجربہ صحیح ہین اور کھڑے ہوتے وقت داہنے
ہاتھ کو ٹیک کرکے کھڑی ہوگی اور داہنا ہاتھ اسکا حرکت کرنے مین سبک اور تیز ہوتا ہی ۔ لڑکا ماں کے پیٹ مین ابتدائے
حمل سے تین مہینے کے بعد حرکت کرتا ہی اور لڑکی چار مہینے کے بعد ۔ اہل تجربہ کہتے ہین کہ منجملہ حیلونکے شناخت حمل نرینہ کی
ایک یہ بھی تدبیر ہی کہ زراوند ایک مثقال پیسکر شہد ملا کر سبز کپڑے مین بتی بناکر حمول کرین صبح سے دوپہر تک اور عورت
نہار منہ رہے کچھ کہانے نہ پاے اب اگر اسکا تھوک میٹھا ہوجاے تو حمل نرینہ ہی اور اگر تھوک کڑوا ہوجاے تو لڑکی کا حمل ہی
اور اگر بدستور پھیکا بنا رہے تو یہ حاملہ نہین ہی اس حیلہ مین میرے نزدیک نظر ہی اور اسکی صداقت تجربہ کی محتاج ہی یا بار بار
بحث کرنیکی حاجت ہی اوس شخص سے جس نے اس تجربہ کی تعلیم کی ہی حمل کے دختر ہونے کے علامات یہ ہین جو حمل سے

نر ہونے کے مخالف ہون۔ اور اگر عورت کے دونون پاؤنمین زخم زیادہ ہون خصوصًا دونون پنڈلیونمین یا پاؤن مین
ورم بکثرت ہو اوسوقت دختر کے پیدا ہونے پر زیادہ یقین کرنا چاہیے ۔ کبھی نرینہ حمل بھی ایسی لڑکی کا ہوتا ہی جو لڑکا مخنث
اور خوار ہوتا ہو اور بہت خراب حالی مین ہوتا ہی اور اسکے علامات حاملہ عورت مین قوی دختر کے علامات سے زیادہ تر
ہوتے ہین۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہی اوسکا بند ہونا پچیس دن سے لیکر تیس دن تک دیکھا گیا ہی مگر اینکہ
اوس عورت کو کوئی بیماری ہو اور لڑکی کے پیدا ہونے کا خون پینتیس دن سے چالیس دن تک دیکھا گیا ہی اور یہی بات
اکثر ہوتی ہی۔ طبیبون کے تجربے مین یہ بھی آچکا ہی کہ اگر حاملہ عورت کا دودھ پانی کے اوپر ڈالدین اور تیرتا رہے نیچے
نہ ڈوبے تو لڑکا نرینہ پیدا ہوگا اور اگر ڈوب جاے اور پانی کے اوپر نہ تیرے تو لڑکی پیدا ہوگی نطفہ کے نر بنانے کی
تدبیر واجب ہی کہ مرد اور عورت دونون گرم مزاج کا عطر لگا کر خواہ گرم دھونی لیکر یا گرم غذا کھا کر اپنے اپنے بدن گرم
کرلین اور مثرودیطوس کو تناول کرین اور بخورات اور فرزجہ جو اوپر مذکور ہوچکے اگر اونکی حاجت ہو اور حقنہ ہاے
مذکورہ بشرط حاجت اونکا بھی استعمال کرین تاکہ تسخین پیدا ہو اور مروخات مذکورہ کی مالش بھی کیجاے اوس شخص کے قول
کی طرف التفات نکرنا چاہیے جو کہتا ہی کہ عورت کی منی کا ضعیف ہونا واجب ہی واسطے تولد بچہ نرینہ کے۔ بلکہ صحیح یہ بات
کہ نرینہ حمل کے واسطے ضرور ہی کہ عورت کی منی گرم اور قوی اور حار ہو کہ ایسے قسم کی منی کو اولے اور انسب ہی جو نطفہ
نرینہ کو قبول کرے لیکن واجب ہی کہ عورت کی منی سے مرد کی منی زیادہ عاجز نہو اور زیادہ کمزور نہو بلکہ ضرور ہی کہ
مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ قوت نر ہونے کی رکھتی ہو۔ واجب ہی کہ ایک مدت تک جماع کو ترک کردے اور یہ
ترک کرنا جماع کا اس نظر سے نہو کہ اب جماع کو اس نے چھوڑ دیا ہی اور رغبت دلی کو نفرت سے بدل دیا ہی اسلیے کہ ایسے
قصد سے ترک جماع کرنے مین بموجب بیان بالا کے منی فاسد ہوجائے گی۔ زیادہ پانی پینے سے بھی پرہیز کرے اور تھوڑا تھوڑا
پیا کرے اور غذا ہاے قوی اور مسخنی کھایا کرے۔ بعد ان تدبیرون کے مرد کو چاہیے کہ اپنی منی کا امتحان کرے جب تک
کہ رقیق ہی جاننا چاہیے کہ ابھی علاج کی حاجت باقی ہی۔ پھر جب منی غلیظ ہوجاے اسکے بعد بھی صبر اتنی دیر تک کرے
کہ چند روز گذر جائین اور اوسی تدبیر گذشتہ پر استمرار کرتا رہے تا اینکہ منی اسکی قوی ہوجاے اور بوجہ بشارت
صحیح ہوجاے یعنی ایسے طاقتور ہوجاے کہ رحم عورت کا اسکی منی کو بوجہ اجتماع اجزا اور غلظت پی سکے اور باہر نہ گرادے
ایسی درستی اور اصلاح قوام منی کے بعد عورت سے ہم بستر ہو اوسی طریقہ سے جو اوپر مذکور ہوچکا ہی اور جس جگہہ
ہم بستر ہو نہایت خوشبو اور معطر ہو عطرہاے گرم کے خوشبو سے جیسے مشک اور زعفران اور عود ہندی خام اور
کافور کی خوشبو سے پرہیز کرے اور نہایت مسرت اور سرور کی حالت مین ہو اور نہایت خوش دلی کے ساتھ اور جتنے
امور باعث رنج وملال کے ہین سب سے الگ ہو اور افکار اور تردد کے گرد پر امول نہو اور اپنے دل مین تصور
بھی سے اونھین مردونکا خیال کرے جو بڑے طاقتور اور ستیزہ ہوتے ہین اور اپنے آئینہ خیال مین ایسے
مرد کی صورت کے لائے جو پوری خلقت پر ہی اور جسکی ہیبت اور دبدبہ زیادہ ہوتا ہی ایسے شخص کی صورت کا
خیال کرتے کرتے جماع کرتا رہے تا اینکہ جماع سے فارغ ہوجاے علامات قیس مذکر کے قیس مذکورہ شخص کے

جو مرد قوی البدن اور معتدل ہو اور اسکا گوشت ہموار نرمی اور سختی مین متوسط ہو اور اسکی منی غلیظ ہو اور بکثرت اوسکے بدن مین منی ہو اور گرم
مزاج اور اسکی منی کا اخراج دونون انثیین سے ہو اور اوسکے ہر ایک بیضہ سے [illegible] ہوئی ہو جماع کرنے پر اوسکو
زیادہ قوت اور اقتدار ہو اور جماع کرنے کے بعد ضعیف اوسکو نہ ہو [illegible] اعضاء تناسل کی منی کو
گراتا ہو – اسلیے کہ اہل تجربہ نے [illegible] سانڈ [illegible] ہمیشہ [illegible] اور سانڈ کے [illegible] دیتے ہین تاکہ اوسی واہنی طرف
یہ سانڈ منی گرائے اور بچہ گھوڑے وغیرہ کا نر پیدا ہو – پھر اگر [illegible] بیضہ [illegible] ہوتا ہو پس وہ نر [illegible] مونث
اور اسی طرح جس لڑکے کو احتلام بدون کسی آفت کے ہوا اور جلدی ہوتا ہو یعنی [illegible] کسی آفت اور خرابی سے اوسکو احتلام
نہوتا ہو تو وہ لڑکا مذکر ہوگا اور اولاد ذکور اوسکی زیادہ ہوگی مثلاً [illegible] ان عورتون کے جو فرزند نرینہ زیادہ جنتی ہین
ایسی عورتین جنکے فرزند نرینہ زیادہ پیدا ہون اونکی شناخت یہ ہے کہ رنگ اونکا معتدل ہوتا ہے اور یعنی چہرہ [illegible] اونکا بھی
معتدل ہوتا ہے بدن اونکا نہ زیادہ سخت اور نہ روکھا ہوتا ہے اور نہ زیادہ نرم ڈھیلا – خون حیض اونکا نہ ایسا رقیق اور پتلا ہوتا ہے
جو قیمہ کی طرح کا ہو اور نہ زیادہ قلیل اور پانی ہوتا ہے – اور بہت کم اور گاڑھا ہوتا ہے نہ زیادہ غلیظ ہو – رحم کا منھ ایسی
عورتونکا مقابل اور محاذی فرج کے اونکے ہوتا ہے اور ہضم اونکا جید اور خوب ہوتا ہے – رگین اونکی نمایان و ظاہر ہوتی ہین
اور خوب بھری ہوی اور اوبھری ہوئی – حواس اور حرکات ایسی عورتونکے اوسی قدر درست ہوتے ہین جو مناسب اور
لائق بحال صحیح اور تندرست آدمیونکے ہوتے ہین – ہمیشہ رواں شکم یعنی ہلیین پاخانہ انکو بطور دست کے نہین آتا اور نہ
ہمیشہ قبض شکم رہتا ہے – آنکھین اونکی سرمہ گون ہوتی ہین نہ ایسکہ یعنی کبود چشم ہون یہ عورت خوش مزاج ہنس مکھ ہوتی ہے
اور خوش مزاج اور ہنسوڑ آدمیونکو پسند کرتی ہے – اور سہیلیان اور ہمجولیان خواہین اپنی بھی اسی طرح کی چاہتی ہین جو بھری
بھری ہون اور جو تازہ سن جوانی خواہ سن بلوغ کو پہونچی ہون – حاملہ یہ عورتین بہت جلد ہوتی ہین اسلیے کہ حرارت انمین
قوی ہے اور چربی انکے رحم مین کم ہے اور رطوبت بھی اسلیے رحم مین کم ہے – جو عورتین کہ اونکا ہضم جلدی پورا ہو جاے
وہ زیادہ لائق ہین نر بچہ پیدا کرنے کی اور جو عورتین کہ زمانہ اونکے حیض سے پاک ہونے کا تھوڑا ہے مثلاً بائیس ۲۲ دن تک
نہ وہ عورتین جنکا زمانہ طہر کا چالیس دن تک ہو

توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت

دو بچے ساتھ پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہوتی ہے اور اوسکا دو نطفہ کی طرف تقسیم پانا خواہ دو سے زیادہ نطفونکی
طرف – اور دونون تجویفونمین رحم کی منی کا پڑنا – دو لڑکے جو ساتھ پیدا ہون اونکا زندہ رہنا زیادہ نہین دیکھا گیا
یعنی کمتر زندہ رہتے ہین اور بہت سے مر جاتے ہین – توام لڑکونکا الگ الگ پیدا ہونا اگر ہوتا بھی ہے تو بیچ مین دونون کی
ولادت کے بہت دنونکا فاصلہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر انکی پیدائش ایک ہی جماع سے ہوتی ہے اور بہت کم یہ بات ہے کہ ایک
جماع سے حمل رہجانے کے بعد دوسرے جماع سے پھر نطفہ ٹھہرے اگر کبھی ایسا اتفاق ہو تو اونھین عورتون مین ہوگا جنکے بدن
فربہ اور شاداب ہون اور بالونکی اونکے بدنمین کثرت ہو اور خون کی زیادتی ہو اسلیے کہ حرارت اونکی قوی ہے اور
یہ وہی عورتین ہین جنکی قوت بدنی کے سبب سے ایام حمل مین بھی انکو خون حیض آتا ہے اور اسکی کچھ پروا نہین ہے
اسلیے کہ اونکی منی مین قوت زیادہ ہوتی ہے اور رحم بھی اونکے قوی ہوتے ہین کہ باوجودیکہ ایام حمل مین حیض آتا ہے اور

اسقاط نہین کرتی باوجودیکہ رحم کا منفذ کھلجاتا ہی اور اکثر زمانہ حمل مین چند مرتبہ انکو حیض آتا ہی دو مرتبہ خواہ زیادہ دو دو مرتبہ سے
پھر اگر کسی حاملہ عورت کو دوسرا حمل رہجاے اور یہ عورت بہت ناتوان نہو خواہ اوس عورت کے جسکے رحم کا منفذ زیادہ قوی ہو سکے
سبب سے نہ کھل گیا ہو ان دونون صورتونمین خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ پہلا نطفہ ضعیف ہوگیا ہی پس وہ دوسرے حمل کو بھی خراب
کردے گا اسیطرح اگر قوی عورتونمین دوسرا حمل رہجاے اوسوقت یہ خوف ہوگا کہ اگر دونون نطفہ ایک ہی طرف رحم کے قرار پاسکے
ہین دونونمین تنگی کی زحمت پیدا ہوگی جسکا انجام اکثر بطرف سقط ہوتا ہی چہرہ پر پھر بھری آجاتی ہی اور بہت سے امراض پیدا ہوتے ہوتے
ایک حمل اون دونون سے گرجاتا ہی **توام کے علامات اور دو سے زیادہ بچہ پیدا ہونیکے** بنابر قول طبیبون کے تجربہ یہ بات
ہوچکی ہی کہ پہلے جو لڑکا پیدا ہوا وسکی ناف جو دونون طرف لپٹی ہوتی ہی پس اگر اوسکی ناف مین سکن یا سلوٹین اور گرہین نہون
تو سواے ایک لڑکے کے دوسرا لڑکا پیدا نہوگا اور اگر ناف مین لکیرین یا گرہین وغیرہ ہون اونھین کے شمار پر حمل کو متعدد شمار کرنا چاہیے
تنہا ایک بچہ پیدا ہونے کی علامت قرب جسوقت عورت حاملہ کا زمانہ ولادت قریب پہونچتا ہی تو ایک گرانی
زیر شکم ناف کے نیچے اور پیٹھ مین اوسے معلوم ہوتی ہی اور ایک درد رانون کی جڑ مین اور حرارت شکم مین معلوم ہوتی ہی اور
فم رحم مین نفخ شدید محسوس ہوتا ہی اور تری بھی فم رحم مین آجاتی ہی جب یہ علامتین ظاہر ہوجائین پس زمانہ ولادت کا نزدیک
پہونچا پھر جسوقت سوتڑ عا اوسکا ڈھیلا ہوجاے اور ناک کے بیچ کی ہڈی پھول جاے اور زیادہ پھولن اوسمین آجاے اب زمانہ
حمل کے نزدیک ہونے مین کچھ کلام نہین باقی **ضعف جنین کے علامات** جنین کے ضعیف ہونے پر اوسکی مان کی
بیماریان دلالت کرتی ہین اور جو متفرغ کے اقسام اوسکی مانکو عارض ہوے ہون خصوصًا علیہم خون حیض کا جاری رہنا
جو زیادہ زمانہ عادت تک رہے یعنی اتنے دنون تک اگر کسی کو حیض آے تو بہ کثرت اور قلت ہوا ور بہ سبیل اسکے ہو جو جنین کی
غذا سے بچ رہتا ہو اسی طرح پہلے مہینے مین حمل کے دودھ کا پیدا ہوجانا کہ اگر چھاتی کو نچوڑین دودھ نکل آئے – یہ بات بھی اوسکے
ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہی کہ بچہ بھی حرکت نہ کرتا ہو اور یا یہ کہ غیر وقت حرکت کرتا ہو **مولود کے ضعیف ہونیکی علامت**
جنین جسوقت پیدا ہوا ور ناف اوسکی کھلی ہوئی نہو اور نہ اوسکو چھینک اے اور نہ اوسکے بدن مین حرکت ہو
اور جب بعل پیدا ہوا ہی دیر تک اوسی طرح پڑا رہے اور پلٹا نہ کھاسکے یہ لڑکا ضعیف ہی زندہ نہ رہیگا
دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان نطفہ کی خلقت پیدا ہونے کا زمانہ اور حرکت کرنے کا زمانہ اور ولادت کا
زمانہ ان سب کو تو ہمنے باب تشریح اور مابعد اس بات کے بیان کر دیا ہی اور اونھین مقامات مین یہ بھی معلوم ہوتا ہی
کہ ساتوان مہینہ اول مہینون کا ہی جسمین ولادت جنین قوی خلقت اور قوی مزاج کی ہوتی ہی ایسا اوسکا مزاج ہی کہ اوسکی
خلقت جلدی پوری ہوتی ہی اور حرکت جلدی کرنے لگتا ہی اور باہر نکلنے کی خواہش جلد کرتا ہی ۔ اکثر جو لڑکے کم اس مدت کے
پیدا ہوں مرجاتے ہین اوسکا سبب یہی ہوتا ہی کہ حرکات شدید کی برداشت ضعف خلقت مین کرتے ہین اسلیے کہ سات
مہینے سے کم کا لڑکا مثلاً شش ماہا لڑکا اگرچہ اصل خلقت مین قوی ہو پھر بھی اوسکی تکون اور رحم مین خلقت تمام ہونے کا
زمانہ قریب ہوتا ہی ۔ مگر آٹھوین مہینے جو لڑکا پیدا ہو وہ اکثر ہلاک ہوجاتا ہی اور کمتر زندہ رہتا ہی پھر اگر وہی لڑکا سات مہینے کا
تنہا زندہ رہے یہ بات نہایت نادر ہی ۔ اور لڑکی آٹھ مہینے کی تو بہت کم زندہ رہتی ہی اور بعض شہر دنھین تو آٹھ مہینے کا

اکثر کاہر گز نہین زندہ رہتا ہی واسطے کہ ایسے لڑکے اونکا حال اس بات سے خالی نہین ہی یا تو اونکی خلقت کا پورا ہونا اور حرکت
کرنا اور شوق پیدا ہونا ولادت کا اسوقت تک متاخر ہوا ہی یہ بات دلالت کرتی ہی کہ قوت اصل خلقت مین انکے قوی نتھے
پھر اگر ایسے ہون تب قصد اون حرکات کا کیا کہ رحم مین گرفتار نرہین اور یہ قصد انکا اول زمانہ اتمام خلقت مین ہوا ہی تو یہ لڑکے
زیادہ ضعیف ہونگے بہ نسبت اوس مولود کے جو قصد کرتا ہی حمل سے باہر نکلنے کا اول زمانہ اتمام خلقت مین بجالی کہ قوت
اوسکی قوی ہوتی ہی جیسے وہ لڑکی جو ساتوین مہینے پیدا ہوتی ہین اگر یہ لڑکی ایسے نہون بلکہ انکی خلقت اور حرکات اور اونکی
ہیبت شائق بطرف ولادت کے ہو کہ جلدی پیدا ہون اور حرکت انکی بطرف پیش آمدکے آٹھوین مہینے سے پہلے تمام ہو چکی ہو
تو ایسا جنین اسی حالت مین ہوگا کہ اپنی جاے امن ورماوی سے نکلنے کا قصد کرتا ہوگا اور اولٹ پلٹ کر چکا ہوگا اور
اسکے اوس انقلاب سے جسمین یہ اپنی غرض کو نہین پہونچا ہی اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوگا اور یہ اوسی طرح اولٹا ہو
رحم مین رہیگا جب تک کہ پھر دوبارہ اسمین قوت اسے پھر اسکو اسکے ضعف قوت ہی نے عاجز کر دیا تھا جو باہر نہ نکل سکا
اور ضرور اسکو وہ چیز عارض ہوگی جو ایسے جنین ضعیف کو عارض ہوتی ہی جو قصد حرکات مختلفہ کا کرے اور یہ خرابی اوسوقت
عارض ہوگی کہ جہان جانے کا اسکو ارادہ ہی وہان تک بسبب ماندگی اور کسل اور عاجز ہونے کے نہ جاسکے پس ضرور
بیمار ہو جاے گا اور ضعیف ہو جائیگا اور قوت اسکی گھٹ جاے گی پھر جب ایسے وقت پیدا ہوا تو اس خراب حالی مین اسکا
حکم اوسی مولود کا ہوگا جو بیمار اور ضعیف ہی اور اوسکا حکم یہ بھی ہی کہ اوسکی زندگی کی امید نہ رکھنی چاہیے پس آٹھوین مہینے کا
مولود بھی اسی حکم مین داخل ہوگا – نوین مہینے کا مولود اگر اوسکی خلقت تمام ہو کر مشتاق حرکت اور باہر آنے کا ساتوین مہینے
ہوا ہو اور کسی سبب سے قادر باہر آنے پر نہوا بلکہ رحم مین باقی رہ گیا اور آٹھوین مہینے اوسکو وہی خرابیان در پیش آئین
گی جو ابھی ہم لکھ چکے ہین پس ایک مہینہ مین اسکو انتعاش یعنی بیداری قوت ایسے پیدا ہو جائےگی کہ اسکی قوت پھر آئےگی
اور اپنی اولٹ پلٹ مین درست ہو کر ایسا ہو جائےگا کہ پھر دوسرا پلٹا کھا کر استحکام کے ساتھ حرکت کریگا اور جسوقت
پیدا ہوگا بصحت اور بسلامت ہوگا – اور اگر ایسا نہو بلکہ اسی نوین مہینے مین حرکت ہوی ہو اوسکا حکم مثل ایک مولود ضعیف کا
حکم یقیناً ہی – اکثر دسوین مہینے جو لڑکا پیدا ہوتا ہی اوسکا یہی سبب ہی کہ نوین مہینہ خواستگار باہر نکلنے کا ہو مگر نکل نہ سکے
اور وہی بات اوسکو عارض ہوگی جو آٹھوین مہینے کے بچہ کو عارض ہوتی ہی – بہت کم یہ بات ہوتی ہی کہ بچہ ساتوین ماہ کا قصد
باہر نکلنے کا کرے اور دسوین مہینے تک قوت پانے کا انتظار رحم مین کرتا ہی تا اینکہ دسوین مہینے اوسکو پوری قوت آجاے اور
یہ بات بہت شاذ و نادر ہوتی ہی اور باینہمہ ضعف قوت پر بھی دلیل ہوتی ہی تدارک ضعف کا ساتوین مہینے سے دسوین
مہینے تک ہوتا رہے تدبیر کلی حاملہ عورتون کی واجب ہی کہ انکی طبیعت نرم کرنے پر توجہ ہمیشہ رہے مگر معتدل طور سے
تلئین کیجاے کہ چکنی چکنی یخنی پلائی جائین اور شیر خشت وغیرہ اوسوقت دیجائے جب قبض بہت ہو – ریاضت معتدل بھی
کرتے رہین اور نرم رفتار سے چلا کرین زیادہ چلنا پھرنا اسقاط پیدا کرتا ہی اور اس ریاضت کا حکم اسواسطے دیا جاتا ہی کہ انکے
بدنمین امتلا ہی اسلیے کہ خون حیض بند ہو کر فضول کی کثرت ان کے بدنمین ہو گئی ہی – حمام کے پاس نجانے پائین بلکہ
حمام کرنا انکے اوپر گویا کہ حرام ہی ہان جسوقت زمانہ ولادت قریب ہو اوسوقت حمام کر سکتی ہین – سر مین تیل

نہ ڈالنے پائین اسلیے کہ اس سے تنزل پیدا ہوتا ہے پس [illegible] اور بچہ کو غشی ہوگی کہ اوسکا ارادہ او بیستاند کرنے سے پھر
ہوجاے گا اور اسقاط کا خوف ہے یا افراط حرکت [illegible] بولنے سے اور چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے اور خصوصاً
جماع کرنے سے اور زیادہ پیٹ بھر غذا کھانے سے [illegible] احتیاط کرین اور اپنے کو بچاے رہین اور کوئی چیز اونہیں
ایسی نہ وارد کیجاے جس سے رنج اور ملال پیدا ہوتا ہے [illegible] اسباب اسقاط کے ہین سب اونسے دور کیجیے جائین
خصوصاً پہلے مہینے اور بیس دن تک علی الخصوص [illegible] دن تک نطفہ ٹھہرنے کے دن سے کہ اسوقت
ان پر حرام ہے کسی حرکت دینے والی چیز کے پاس بجائین ۔ اوس مقام پر نظر کرنا چاہیے جو ہم نے حفظ جنین کے بارہ مین
لکھا ہے ۔ ان شراسیف کے نیچے نرم نرم پارچہ [illegible] اور [illegible] کی تدبیر کرین ۔ غذا انکی نان پاکیزہ بچنونکے
ہمراہ اور جتنی تیز اور تلخ چیزین ہین اون سے پرہیز کرین جیسے ترمس [illegible] زیتون خام اور جو چیز حیض کی مدر ہے اوس سے پرہیز کرنا
جیسے لوبیا چنا کنجد ۔ اور کھانے کی خواہش ہو روز [illegible] بقراط کہتا ہے کہ پانی مین ستو گھول کر پئین اسلیے کہ جو کا ستو
اگرچہ نفخ پیدا کرتا ہے مگر غذا بدن بہت پہنچاتا ہے ۔ شراب انکے واسطے ریحانی رقیق اور کہنہ مناسب ہے اور بقراط کہتا ہے
شراب سیاہ پئین اور شاید بقراط کی مراد اس سے یہ ہے کہ شراب سیاہ رقیق ہو اور غلیظ نہو پس اسکی سیاہی بسبب قوت کے
ہوگی نہ اس سبب سے کہ اوس مین درد زیادہ ہے ۔ نقل تنقلات انکے واسطے زبیب اور بہی شیرین اور امرود جو اشتہا پر
لگاتا ہے پیدا کرتا ہے اور سیب میخوش اور انار میخوش ۔ اور یہ انکے واسطے جیسے جوارش لولو جسکا نسخہ یہ ہے موتی مسلم جنین
سوراخ نہوا ایک درہم عاقرقرحا ایک درہم زنجبیل مصطگی ہر واحد چار درہم زرنباد درونج تخم کرفس شیطرج الاچی جوزبوا
بسباسہ قرفہ ملدد دو درہم بہمن سفید بہمن سرخ فلفل دارفلفل ہر ایک تین درہم دارچینی پانچ درہم شکر سلیمانی کا وزن دوا او
برابر بمقدار شربت ایک ملعقہ کہ اس معجون سے اسکے رحم کی حالت کی اصلاح ہوجائیگی اور معدہ کی حالت بھی اچھی ہوجا
گی ۔ واجب ہے کہ انکے معدہ کی طرف توجہ زیادہ رہے اور تقویت معدہ کی برابر چلی جاے اس طرح پر کہ اونکو قلقند مین
عود اور مصطگی وغیرہ کھلاتے رہین اور جوارشین جو بہت سی شکر سے خوشبو اور لطیف دوائین ملاکر بنائی گئی ہون اور
زیادہ تیز نہون اونکا بھی استعمال چلا جاے اور ضمادہاے قابضہ جو گرمی پیدا کرنیوالے ہون اور خوشبو ہون وہ بھی لگاے
جائین **نفساکی تدبیر** جو خون بعد ولادت کے آتا ہے تو اوسکو نفاس کہتے ہین اور وہی عورت نفسا ہے ۔ واجب ہے کہ
جسوقت لڑکا پیدا ہوجاے کوشش کرے کہ تمام خون حیض نکل جاے اور غذا کی اصلاح کرتی رہے اور دفعتاً تدبیر غلیظ
کی طرف انتقال نکرے ورنہ تپ پیدا ہوجاے گی اور توبہت [illegible] اوسکے جگر مین ہی ضعیف ہوجانے گی پیاس بڑھ جائیگی
بیشتر استسقا پیدا ہوجاے گا پھر اگر ان خرابیونکے ہمراہ جگر بھی اوسکا سخت ہوگیا اوسکے بچنے کی امید نرہیگی ۔ ایام نفاس
کے واسطے حرکات اور دورات ہوتے ہین ابتدا اونکی اوسوقت سے ہوتی ہے جسوقت سے حاملہ پر اضطراب اور درد
پیدا ہوتا ہے ۔ اگر مریض تیس دن تک تجاوز کر جاے خواہ چوبیس دن تک اور بیماری نفاس کی ابھی تک قایم ہے یا جاتی رہی
اور پھر پلٹ آتی ہے اس بات کو دلالت ہوگی کہ دیر مین یہ مرض جاے گا ۔ ضرور ایسے مریض کا استفراغ کرنا چاہیے جسدن
بحران نہو بشرطیکہ ضعف نہوا ہو اور اگر ضعف ہے تو پہلے اسہال نکرنا چاہیے **اشتہاء حوامل کا بیان** جسوقت

اشتہا والی عورت کی ساقط ہو جاے زیادہ چکنی چیزونکے ترک سے فائدہ ہوگا اور زیادہ میٹھی چیزونکو ترک کرے اور تیلی چیز کھانے کو
استعمال کرے اور پانی پینے مین درمیانی حالت اختیار کرے اور شراب ریحانی فقط تھوڑی سی انکی اشتہا کی مصلح ہی اور جو تتلی اور
تی زیادہ ہوتی ہی اوسے بھی فائدہ کرتی ہی — دوائین جو مفید ہین وہی دوائین ہین جنمین قبض اور لطیف حرارت ہو جیسے عصی الراعی
کسی شراب مین جوش دیکر اوسکا زلال پلایا جاے — زراوند کھانا کھانے سے پہلے خواہ تنہا تھوڑی سی کھانی بھی مفید ہی ضماد
ایسے معروف ہین جو مقوی معدہ کے ہین اونکی ساخت ہی اور بھنگ قصب الذریرہ اور سنبل سی شراب ریحانی کہنہ ملا کر ہوتی ہی
اور کبھی اوسمین تخم کرفس اور انیسون اور رازیانہ بھی داخل کیا جاتا ہی خصوصاً اگر درد اور نفخ بھی ہو — جب اشتہا اس عورت کی بہت
خراب ہو جاے اوسوقت اسکے معدہ کی تنقیہ ایسے گلقند سے کرنا چاہیے جو ورد فارسی سے بنایا گیا ہو بعد اوسکے ترش چیزونسے
اور رب انگور سے یا شربت انگور سے جو شہد سے بنایا گیا ہو اوسکی اصلاح کرے یا وہ شربت شکر سے بنایا گیا ہو کہ ان چیزون کا
نفع بہت زیادہ ہوتا ہی اور جنین کو بھی فائدہ کرتی ہی نشاستہ سوکھا ہوا بھی مفید ہی اون عورتونکے واسطے جنکو مٹی کھانے کی
خواہش ہوتی ہی — کبھی یہ عورتین تیز چیزون سے مثل رائی وغیرہ سے نفع پاتے ہین کہ یہ تیز چیزین خلط ردی کو قطع
کر دیتی ہین اور اشتہا یعنی بھوک کھول دیتی ہین یہی تدبیر نہایت درجہ کی ہی اونکی بھوک کھولنے کے واسطے — جب انکی
بھوک اور اشتہا صادق پیدا ہونے لگی ہو کوییلے کی آگ پر اوسکو بھون کر کھانا چاہیے کہ یہ پنیر اوس سے کہ ہوے پنیر سے اچھا ہی
جو خشک ہوکر تیز ہو گیا ہو اور اوسمین تلخی آگئی ہو اسلیے کہ پہلے تدبیر نضج کا فعل زیادہ کرتی ہی دوسری سے بھوک بڑہتی ہی —
ریاح جو انکے معدے مین اوٹھتے ہین اور درد جو ہوتا ہی اوسکے واسطے یہ جوارش کھلانی چاہیے زیرہ کرمانی پہلے سرکہ مین
بھگوئین اوسکے بعد بھون ڈالین اور کندر اور صعتر فارسی ہر واحد ایک جز جند بیدستر تین جز کا سفوف تیار کرین اور بقدر
مثقال سے ایک مثقال تک پھانک جائین کھانا کھانے کے بعد جو قے انکو ہوتی ہی چاہیے کہ بعد غذا کے ایسی چیز دیجاے جس مین
عطریت اور قبض بھی ہو جیسے بہی ہوی بہی خصوصاً جس بہی مین عود ہندی کی کرچین گاڑ کر بھونین — ہاتھ پاؤن کا دبانا
ہمیشہ انکا چلا جاے اور معدے پر ضماد ہاے معلومہ کی مداومت رہے اور منہہ مین انکے انار دانہ اور پودینہ کی پتی پڑی
رہے اور تھوڑی میعہ اور گل ارمنی انکی متلی کو روکتی ہی **خفقان حوامل کا بیان** اکثر جو ایسی عورتونکو بھر عارض ہوتا ہی
بشرکت فم معدہ کے ہوتا ہی اور بسبب کسی خلط کے جو معدہ مین ہو اور اکثر اس مین تخفیف اسطرح پر ہوتی ہی کہ آب گرم
ایک ایک گھونٹ پئے اور ریاضت خفیف اتنے کرے جو فم معدہ سے جو کچھ اوسمین ہی اوسکا انحدار کر دے **تدبیر بند کرنے**
حاملہ عورتونکے حیض کی وہ قابض دوائین کہ جنمین خوشبو نہو پانیمین جوش دیکر آبزن کیا جاے جیسے مسور پوست
انار گلنار مازو و بلوط وغیرہ اور کبھی مازو اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک سے سرکہ ملاکر پیڑو پر ضماد کرین **حاملہ**
کے پاؤن پیر کی سوجن اور پاؤنکا میلاپن اگر ہو جاے اون پر برگ کرنب کا لیپ کرین اور نبیذ سرکہ مین ملاکر ملا
کرین اور ابترج کو جوش دے کر اون پر لگائین خواہ اینکہ قیمولیا کو بھی لگا دین — ... کو سرکہ مین پیس کر اور پھٹکری سرکہ کے
ہمراہ بھی لگائی جاتی ہی **اسقاط کا بیان** اسباب اسقاط کے یا تو بادی اور خارجی ہوتے ہین از قسم ضربہ و سقطہ
ریاضت جو با فراط ہو یا کود پھاند بشدت واقع ہوی ہو خصوصاً پیچھے کی طرف کودنا اور پھاندنا کہ ایسی حرکت سے

اکثر جو منی قریب پیوستہ ہونیکے ہوا و ستہ گرا دیتی ہے - خواہ کوئی الم آلام نفسانی سے جیسے زیادہ غصہ کرنا یا خوف شدید خواہ حزن
اور ملال شدید یا برودت اور حرارت ہوا کی بحد افراط پہونچے - از قبیل حاملہ کے واسطے بری بات ہی کہ [illegible] سے ٹھہر
کر اوسکی سانس پھول جائے اور بڑی بڑی سانس آنے لگے اسلیے کہ حامل بطرح اسبب [illegible] کے استقاط کی [illegible]
کبھی اس [illegible] سے بھی استقاط کرتا ہی کہ جنین کو محتاج ہوا سے سرد کا کر دیتا ہے - اور کبھی [illegible] استقاط [illegible]
[illegible] ہوتا ہی اور [illegible] اور تخلخل کی وجہ سے ڈھیلا ہو اسکے برخلاف [illegible]
[illegible] استقاط کا [illegible] اور زیادہ [illegible] خواہ [illegible]
زیادہ خون کا [illegible] استعمال سے نکلجانا یا فصد کرنے سے زیادہ خون کا نکلجانا یا خود بخود بدون کسی سبب ظاہری کے خون
نکلا ہو جانا خواہ اینکہ خون حیض بکثرت خارج ہوجائے خصوصًا بعد ساتوین مہینے کے اور جسقدر لڑکا بڑا ہوگا یعنی زیادہ حمل کو
زیادہ گذر چکا ہوگا اوسیقدر فصد کا ضرر زیادہ ہوگا - خواہ امتلاء سے شدید اور تخمہ زیادہ جو جسقدر تقدا ہو یعنی غذا سے
[illegible] کو فاسد کرے خواہ کوئی شے دوا ایسا داخل ہو [illegible] اور غذا سے جنین کی بند کر دے - یا بسبب کثرت جماع کے [illegible]
حرکت بطرف خارج کے زیادہ ہو کر استقاط عارض ہو خصوصًا ساتوین مہینے کے بعد کثرت سے نہانا اور حمام کرنا بھی [illegible]
اور رحم کو ڈھیلا کر دیتا ہی اور استقاط پیدا کرتا ہے علاوہ یہ ہی کہ حمام بسبب استرخا کے اور محتاج کر دینے جنین کو ہوا سے سرد کی
[illegible] بھی بسقدر ہوتا ہی جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا ہی یہ سب اسباب جو ذکر ہوئے ہیں اسباب بادیہ کا طبقہ ہی کبھی استقاط
بسبب جنین کے ہوتا ہی مثلاً اوسکی موت کسی سبب سے منجملہ اسباب موت جنین کے آجائے اب طبیعت کو استکراہ
اوسکے رحم مین باقی رہنے سے ہوگا خصوصًا جب صدید کی رطوبت اوس سے جاری ہوگی کہ اوسوقت زیادہ استکراہ
طبیعت پیدا ہوگا اور رحم کو لذع کرکے ایذا بھی پہونچائے گا - خواہ اینکہ جنین ضعیف ایسا ہو کہ ٹھہر نہ سکے - خواہ بسبب
اون جھلیونکے جو کہ جنین پر لپٹی ہین اور لفافہ کے جسوقت یہ لفافے اور جھلیان پھٹ گئین خواہ ڈھیلی ہوگئین اور جو رطوبت
انمین بھری ہوتی ہے وہ ریختہ ہوگئی رحم کو ایذا دے گی اور دفعۃً متحرک ہو کر ضرور جنین کے پھسلانے پر معین ہو گی -
خواہ استقاط رحم کے سبب سے ہوتا ہی کہ رحم کا منھ کشادہ ہو جائے اور انضمام مین اوسی رحم کے کمی آجائے - خواہ یہ سبب
اون رطوبات مین پیدا ہو جو رحم مین ہوتی ہین خواہ منھ مین اون رگونکے جنکا نام نقر ہی پس جنین پھسل جائے اور بھاری
ہو کر استقاط ہو جائے - کبھی استقاط بسبب جملہ سوء مزاج رحم کے کسی ایک قسم سے عارض ہوتا ہی یہ سوء مزاج حرارت
ہو خواہ برودت سے ہو خواہ یبوست سے اور جنین کی غذا مین کمی ہونے سے سوء مزاج رحم کی وجہ سے - کبھی قسم رحم کی
ریح کی وجہ سے استقاط ہوتا ہی اور ورم ماشرا خواہ صلابت اور سرطان سے بھی استقاط ہوتا ہی - کبھی رحم کی قروح
کی وجہ سے بھی استقاط پیدا ہوتا ہی - اکثر جو استقاط کہ حمل کے دوسرے مہینہ خواہ تیسرے مہینہ ہوتا ہی بسبب ریح
اور رطوبات کے ہوتا ہی جو اون رگونکے منھ پر ہوتی ہی جنکا نام نقر ہی اور پھر اونھین رگون سے بناوٹ مشیمہ کے
رگونکی ہی جب یہ رگین تر ہو گئین جو چیز لٹکے اوسکی بافت ہوی ہی خواہ مخواہ ڈھیلی ہو جائے گی پس جنین کا استقاط
ہو جائے گا تھوڑے ایسی محرک کی حرکت سے وہ محرک ریحی ہو خواہ گرانی اور بوجھ کسی قسم کا ہو - کبھی استقاط بسبب

اور کبھی ریح کے سبب سے جو اسقاط ہوتا ہے اوسکی شناخت علامات ریح سے ہوتی ہے کہ تمدد بدون ثقل کے ہو یا انتقال ریح
ایک جگہ سے دوسری جگہ ہوتا ہو یا زیادتی ریح کی نفخ پیدا کرنے والی چیزون کے تناول سے ہو۔ اسباب یا دیر تک خارج بدن پیدا
ہو کر اسقاط کرتی ہین اونکی شناخت ظہور سے انہین اسباب کی ہوتی ہے موت جنین کی اوس پر دلالت اسطور پر ہوتی ہے
کہ ایک بے انگی اوسکی ہوتی ہے چیز پیٹ مین بھاری جیسے پتھر ایک طرف سے دوسری طرف ڈھلتی پھرتی ہو خصوصاً جب پہلو بدلے
پہلو پہ لیٹے اور ناف حاملہ کی اوبھر آتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ ... گرم تھا پستان ڈھل جاتی ہے اور چھوٹی ہو جاتی ہے
بیشتہ بدبو دار رطوبات بدبو بہنے لگتی ہے اور ان سب علامتون پر تاکید اس سے ہوتی ہے کہ حاملہ عورت کو ایسے امراض حادہ
لاحق ہون جنکی حرارت سے ایسے شدید پہونچے اگر ان بیماریون مین عورت کو غذا نہ دیجائے بھوک سے جنین مرجائے اور اگر
غذا دیجائے حاملہ کا مرض بڑھ جائے۔ اور بھی بہت سے امراض سخت کا لاحق ہونا موت جنین پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی بروقت
موت جنین کے خواہ اوسکی موت سے پہلے یہ بات ہوتی ہے کہ حاملہ کی آنکھ اندر کیطرف بیٹھ جاتی ہے اور یہ حالت جنین کے مرنیکا
خوف دلانے والی ہے اور سفیدی مین آنکھ کی تیرگی آجاتی ہے۔ کبھی حاملہ کا کان سفید ہو جاتا ہے اور اوسکی ناک کا سرا بھی
سفید ہو کر شقاق سرخی پکڑتا ہے اور ایک حالت مشابہ استسقاء کے پیدا ہو جاتی ہے **جنین کی حفاظت اور
اسقاط سے بچانے کا بیان** جنین کا تعلق رحم سے اوسی طرحکا ہے جیسے پھل کو درخت سے تعلق ہے اور جسطرح پھلونکے
گر جانے کا خوف درختون سے زیادہ تر اوسی زمانہ مین ہوتا ہے جو زمانہ پیدا ہونیکے پیدائش کا ابتدائی ہو اور ابھی وہ سخت نہین
ہوئے اور نہ اونکی ٹہنیان سخت ہوئی ہین اور دوسرا زمانہ پھلونکے گر جانے کا خوف ناک وہ ہے کہ آپ قریب ٹپکنے کے
آپہنچے اور رسیلے ہو گئے یہی حال جنین کا ہے کہ اسکے گرنے کا خوف بھی یا ابتدائے انعقاد نطفہ مین ہوتا ہے یا قریب زمانہ ولادت کے
پس واجب ہے کہ انہین دونون وقت مین اسباب مذکورہ اسقاط سے بچایا جائے۔ دوائے مسہل بھی اسقاط کے اسباب
مین داخل ہے پس واجب ہے کہ دونون زمانہ مذکورہ بالا مین مسہل نہ دیا جائے یعنی چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتوین مہینے کے
بعد مسہل نہ دینا چاہیے اور درمیان ان دونون زمانہ کے مسہل کا دینا اسلم ہے اور بروقت ضرورت کے دے سکتے ہین
اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان دونون وقتونمین بھی حاملہ کو مسہل دینے اور خون نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جنین کا
مزاج اپنی ماں کے سوء مزاج سے بگڑ نجائے مگر پھر بھی بہ نرمی و سہولت مسہل یا فصد کی تجویز کرنی چاہیے۔ کبھی کسی عورتکا
یہ حال ہوتا ہے کہ قبل زمانہ آبستن ہونے کے پورا پورا حیض اسکو نہین آتا اور فضول حیض اس مین بھرے ہوتے ہین
لہذا ابتدائے زمانہ حمل مین اسکا تنقیہ کر دینا واجب ہوتا ہے اگر نہ کیا جائے جنین کو فاسد کر دیگا اس تنقیہ مین
بھی بہت نرمی کرنی چاہیے۔ اور پینے کی دوائے مسہل نہ دینی چاہیے بلکہ حمول کرنی چاہیے اور حمول بھی فم رحم کے
اوسی طرف پہونچے بلکہ رحم کی گردن تک رہے۔ جیسا تنقیہ کرنا ہو دفعتاً نہ کیا جائے بلکہ دفعہ دفعہ کرکے دفعات
کثیرہ مین پورا تنقیہ کیا جائے۔ اگر کسی عورت کے نسبت یہ خوف ہو کہ بسبب امزجہ خراب یا اورام اور قروح کے
یا بسبب ریح وغیرہ کے اسقاط کر دیگی اوسکا علاج ہر قسم کا اوسی طور پر کرنا چاہیے جیسا معلوم ہو چکا ہے۔ اور
اگر اسقاط کسی سبب خارجی سے کرتی ہو خیال کرنا چاہیے کہ وہ سبب خارجی اگر ایسا ہے کہ کسی مزاج مین تحریک

پیدا کرتا ہی تو اوس مزاج کی تعدیل کیجائے اور اگر اسکے سوا اور کسی طرح کا سبب ہو اور اوس مین یہ بات ہو کہ رحم کی طرف کوئی مادہ دھار مائل کیے دیتا ہی جس سے ورم پیدا ہو جانے کا خوف ہی اوسوقت علاج رادعات سے کیا جائے اور اون تدبیرون سے جو ورم کی مانع ہین اور بسا اوقات ہم ال ست بھی علاج کیا جاتا ہی اور اگر وہ سبب ایسا نہو بلکہ وہ سبب ایسا ہو کہ اوسکی جہت سے جنین کو ایسی ایذا اور ایسا الم پہونچے گا کہ جس سے جنین گر جائیگا یا مر جائیگا واجب ہی کہ اوسکا علاج ایسی دواؤن سے کرین جو حافظ جنین ہین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے ۔ رطوبتہائے بہہ جانیکا سبب جو اکثر پیدا ہوتا ہی اوسکے واسطے واجب ہی کہ زمانہ حمل مین حقنہ پاسے جن سے فضلہ از باہر نکلجائے پہلے استعمال کرے اوسکے بعد پچکاریان اور مدرات بول اور رحم کا تنقیہ ہو جانے کے استعمال کیے جائین ۔ ایک حقنہ عمدہ اسی فائدہ کے واسطے ستر کا تخم اجوائن سویا کی پتلی پتلی شاخین بابونہ سعد ابہ گوکھرو میتھی سب ہموزن لیکر تین رطل پانی مین جوش دین جب آدھا جلجائے اوسمین سے ایک رطل سے کم لیکر روغن ناردین اور روغن رازقی روغن کنجد ایک سکرجہ ڈالکر حقنہ کرین اور چار دن تک برابر اسی وزن سے حقنہ کرتے رہین ایضاً اندرائن کا پھل لیکر اوسمین سوراخ کرکے بیج نکال ڈالین اور روغن سوسن بھرکے ایک شبانہ روز رہنے دین بعد اوسکے گرم گرم راکھہ پر اوسکو رکھین تا اینکہ تیل کھولنے لگے پھر اوتار کر صاف کرین اور نیم گرم عورت کے اگلے مقام نہانے مین حقنہ کرین یہ دوا عجیب ہی اور اس ازلاق کے واسطے جو رطوبت سے ہوتا ہو مسہلات مین سے پہلے ماءالاصول بدون بیدانجیر ڈالکر پلائین یا گوکھرو میتھی جوش دیکر روغن بیدانجیر ڈالکر پلائین اور ہر دس دن مین ایک مرتبہ تھوڑے سے حب منتن بھی کھلانے چاہیئے اور ایارج جالینوس بھی کھلائی جائے کہ نفع کرتی ہی بعد ایسے استفراغ کے ایسے روغن کا استعمال کیا جائے جو گرم ہو اور خوشبو مین پانی کرکے خواہ پچکاری مین یا حمول کی طرح سے صوف وغیرہ مین اور بڑے بڑے معجون اور دوائی کا سکینج دہن یا سکبینج یا ہر تین دن یا پانچ دن مین ایک مرتبہ ۔ اسی طرح دواءالمسک اور دوائے بزور ایضاً قشور کندر اور سعد دونون پارہ پارہ کیے ہو ہر واحد ایک جزو مر نصف جزو پانی سات گونا وزن دوا کا لیکر اسقدر پکائین کہ چوتھائی پانی باقی رہے اب اسکو چھانکر چار اوقیہ لیکر ہر تین دنمین ایک مرتبہ حقنہ کرے یہ حقنہ بعد اوس زمانہ کے کرنا چاہیے کہ عورت کی شرمگاہ سے رطوبت کا استفراغ ہو چکا ہو ۔ بخورات جیدہ مین سے مقل علک الانباط اشق کلونجی چاہین سب ملاکر دھونی دین چاہین الگ الگ مگر بعد تنقیہ کے یہ دھونی دینی چاہیے ۔ سنبل اور زعفران اور مصطکی اور برہمنگ اور جندبیدستر اور مقل وغیرہ کا روغن ناردین یا بط کی چربی ملاکر سبز کپڑے مین لگاکر حمول کرنا چاہیے جو تدبیرین مقدم بیان ہو چکین ہین اونکے بعد خرگوش کے پنیر کا حمول کرین ۔ حافظ جنین مانکے پیٹ مین جسوقت کوئی آفت مزاج گرم یا ورم وغیرہ کے نہو وہی ادویہ قلبیہ ہین جیسے زرانباد درونج دونون بہمن اور مفرح المسک مثرودیطوس ۔ ایک دوا جو مانع اسقاط ہی اوسکا نسخہ یہ ہی درونج زرانباد جندبیدستر بہمنگ بھنگ مشک الاچی خرد بازو طباشیر ہر یک ایک درہم زنجبیل دس درہم مقدار شربت ہر روز ایک مثقال سرد پانی کے ہمراہ اور پہلے اس دوا سے ایسے گرم حقنہ دیے گئے ہون جنمین سعتر اور بابونہ میتھی سویا اجوائن وغیرہ پڑی ہو تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی تدبیر کبھی ہمکو احتیاج حمل گرادینے کی بعض اوقات مین ہوتی ہی از انجملہ وہ وقت بھی کہ

کم چھوٹی لڑکی حاملہ ہو جاے اور اسکا پیدا ہونے سے خوف اوسکے مرجانیکا ہو ازانجملہ یہ ہی کہ فم رحم مین کوئی آفت ہو یا گوشت
کی زیادتی ہو جسکی وجہ سے جنین کے نکلنے مین تنگی ہوتی ہو کہ بچہ کو ہلاک کردے - ازانجملہ جسوقت بچہ ماںکے پیٹ مین مرجاے
اوسکا بھی گرانا واجب ہی یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ اگر چار دن درد زہ رہے اور بچہ کے پیدا ہونے مین دشواری ہو اور وقت
یقین کرنا چاہیے کہ جنین مرچکا ہی اب اسوقت اوسکی ماںکے بچانے کی تدبیر کرنی چاہیے جنین کے زندہ رہنے کی فکر جانے دو
بلکہ اوسکے نکالنے اور گرادینے کی تدبیر کرنی چاہیے - اسقاط جنین کبھی چند حرکات سے ہوجاتا ہی اور دواؤن سے بھی
ہوتا ہی دواؤن سے یہ فعل دو طرح سے ہوسکتا ہی ایک تو یہ کہ جنین کو قتل کرین اور لقوت اور ادرار حیض کرین دوسرے
یہ کہ بسبب ازلاق کے جنین کو نکال دین - جنین کی قتل کرنے والی دوائین وہ ہین جو تلخ ہون اور ادرار حیض کرین
کہ وہ بھی تلخ ہوتی ہین اور تیز ہوتی ہین اور مزلق دوائین وہی ہین جو تر ہون اور اونمین لزوجت ہو - پلانے کے
ذریعہ سے بھی استعمال کی جاتے ہون اور بطور حمول کے بھی - حرکات کے اقسام مین سے فصد بھی ہی خصوصاً صافن
کی فصد بعد باسلیق کے بہت سی خشکی اور بھوک پیدا کرنے کے بعد اور ریاضت اور کودنا پھاندنا جو زیادہ ہو اور
بہت بھاری بوجھ اوٹھانا اور تنقیہ کرنا اور چھینک پیدا کرنا - عمدہ تدبیر اسکی ایک یہ بھی ہی کہ حاملہ عورت کے فم رحم مین
کاغذ کی بتی بناکر رکھین یا کوئی پیر یا لکڑی کا تنکا جسمین پٹی ہوئی جگہ بقدر ریشہ شنان کے ہو یا سداب کی یا نرطینیا
یا خس کے ہو کہ اس تدبیر سے فوراً اسقاط ہوجاتا ہی خصوصاً یہ لکڑی وغیرہ کسی ایسی دوا سے آلودہ کرین جو اسقاط کرنیوالی ہو
جیسے قطران اور شحم حنظل وغیرہ - اسقاط کرنیوالی دوائین مفرد بھی ہین اور مرکب بھی ہین ادویہ مفردہ کو ہم نے اون نقشونمین
ذکر کیا ہی جو ادویہ مفردہ کے واسطے جلد ثانی مین ہین اور ادویہ مرکبہ کو قرابادین مین ذکر کرینگے مگر اس جگہ پر ہم دونون قسم کے
دوائین ایسی بیان کرتے ہین جنکا اثر اسقاط مین زیادہ ہی - ادویہ مفرد ایسے جو شدت حرارت سے درد ہین جیسے فنجنکشت اور
مشلہ بتر اور ادویہ مفرد جو گرم ہون جیسے تخم شلجم کہ حرف سے مشابہ ہین اور ادویہ سکی بو ایسی ہی کہ جسوقت حمول کیا جاے
اسقاط کردیتی ہی تخم حرمل بھی پلانے مین اور حمول کرنے مین اسقاط کرتا ہی روغن بلسان اور روغن بان کا جسوقت حمول
کیا جاے جنین اور مشیمہ کو نکال دیتا ہی سینک اور بیروزہ یہ بھی دونون قوی ہین اور بخور مریم بھی اس بارہ مین بہت قوی ہی
پلانے مین ہو خواہ حمول کرنے مین ہو یہان تک کہ ایک گروہ اطبا نے کہا ہی کہ اس گھانس پر حاملہ کا چلنا موجب اسقاط
عصارہ بخور مریم کا اگر پیٹ پر طلا کیا جاے جنین کو فاسد کر دیتا ہی چہ جائیکہ اسکا حمول کیا جاے - اسی طرح عصارہ
تمام عرطنیثات کی - اگر شنان فارسی تین درہم پلائی جاے یہ بھی اسقاط کردیگی اوسی دن جسدن پلائی جاے اور اگر گرم
دانہ دو دام پلایا جاے اسکا بھی گرجاے گا اور ایک طرح کی حرارت اور کھجلی پیدا ہوگی - ایضاً اگر شحم حنظل کو جوش دیکر اوسے
پچکاری مین جسکا بیان بقری کے باب مین ہوچکا ہی بھر کر اندر پہونچائین یا کسی صوف مین آلودہ کرکے حمول کرین جسقدر
برداشت ہوسکے وہ بھی یہی فعل کریگا - منجملہ عمدہ ادویہ کے ایک یہ بھی دوا ہی دارچینی مین جسوقت مجیٹھ ملاکر پلائین
یا حمول کرین اسقاط کردیگی اور بانیمہ مقلی مین بھی تسکین پیدا کرتی ہی - ایک دوا بالخاصیت یہ ہی کہ گدھے کا سم بنا ہو
بقول طبیبوں کے اگر اوسکی دھونی عورت کے مقام نہانے مین دیجاے زندہ اور مردہ دونون قسم کے حمل کو گرادیتا ہی اور اگر

اوسکی ایبدکو کسی برتن مین رکھکر دھونی دین مردہ حمل کو گرا دیتی ہی۔ اسی طرح اگر شور مچھلی کی انگشت کی دھونی دین۔ مرکب دواؤن مین سے جو پلائی جاتی ہین بغرض اسقاط کے ایک یہ بھی دوا ہی جسکا اثر اسقاط مین قوی ہی اور مردہ ہو جسکے بچہ کو گرا دیتی ہی پہینگ نصف درہم برگ سداب خشک تین درہم ہر ایک درہم مجموع ایک شربت ہی زلال اسہل کے ہمراہ ایک ہفتہ صبح کو اور ایک مرتبہ شام کو۔ یا اینکہ زراوند طویل جنطیانا حب الغار مر قسط بحری سلیخہ سیاہ مجیٹھ عصارہ افسنتین فرودانا تازہ اور تیز فلفل بشکل مشیمہ سب ہموزن لیکر ہر روز ایک مثقال دس دن تک پئین منجملہ ادویہ جیدہ کے جو اسقاط کردیتی ہی اور تکلیف مین بھی سکون پیدا کرتی ہی یہ دوا ہی دارچینی فرودانا اسہل کمدوس دانہ مرکا پانچ درہم بمقدار شربت تین درہم ہر روز پلائین کہ اسکے ساتھ تنقیہ خون نفاس کا بھی ہوجاتا ہی اور مشیمہ بھی نکلجاتا ہی۔ تریاق اربعہ بھی اسقاط کرنے مین قوی ہی اور حمل مردہ کو نکال دیتا ہی۔ مرمکی بہت بچہ کے واسطے اور ایک نسخہ ہی تین اوقیہ آب سداب اور اسیقدر میتھی کا پانی انگور خشک مین جوش خفیف دیکر تین درہم مرمکی ملاکر پلائین کہ اس سے بھی بچہ مرا ہوا چسل کر نکلجاتا ہی۔ کبھی سرد پانی صاف کیا ہوا ایک رطل لیکر خطمی کو پیس کر اوسمین چھڑکین اور پلائین اور قے کرائین اور چھینک لانے کی تدبیر کرین اور آب سداب بمقدار کثیر ہمراہ روغن حلبہ جو کہ چھوہارے کے ساتھ پکائی گئی ہو اوسکو پلائین اور مشیمہ کی اصلاح کرین۔ فرزجہ ایک یہ ہی کہ ایک کرمدانہ اور اشق سے ملاکر فرزجہ طیار کرین اور حمول کرین۔ اسی طرح اسکو آب سداب چار اوقیہ روغن جوز خالص ایک اوقیہ مین پلائین کہ اسقاط کردے گا اس دوا کو ہم نے بھی چند مرتبہ آزمایا ہی۔ اسی طرح ایک قوم کا گمان ہی کہ مرد جسوقت اپنے سوپارے پر مر اور صبر اور شحم حنظل آب سداب مین گھول کر لگالے ایک دوا خواہ سب کو بعد سوکھ جانے دوا کے جماع کرے اور انزال دیر مین کرے اور جب منزل ہو جاے ایک گھنٹہ اوسی طرح ٹھہرا رہے پس اس ترتیب سے بھی اسقاط ہوجاتا ہی جیسا اون لوگون نے کیا ہی ایضاً یہ فرزجہ قوی ہی عصارہ قثاء الحمار بوفیرا دبیل کے تلخہ مین لت کرکے حمول کرین کہ اس سے مردہ اور زندہ دونون طرح کا جنین گرجاتا ہی۔ یہ فرزجہ یونس حکیم کا مجوزہ ہی حزبق سیاہ مویزج بخور مریم حب مازریون شحم حنظل اشق سب دواؤنکو پیسین سواے اشق کے کہ اسکو پانی مین گھول لین اور پسی دواؤنکو اسمین ملائین اور کبھی اس مین تلخہ نر کا دسوکھا ہوا ایک جز بھی ملالیتے ہین اور اسکی فرزجہ تیار کرین۔ یہ فرزجہ بھی قوی ہی نوشادر پسا ہوا دس درہم اشق تین درہم اشق محلول مین ملاکر فرزجہ تیار کرین اور عورت اسکا رات کو حمول کرے اور تمام رات دونون پاؤن اپنے اونچے کیے رہے اس طرح پر کہ اونچے تکیہ پر پاؤن ہون۔ ایضاً طبیخ افسنتین اور اسیقدر عصارہ سداب اور اسی قدر جوشاندہ اسہل ریندی کا تیل ملاکر کسی رحم کے لائق پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرین اور واجب ہی کہ یہ نی پچکاری وغیرہ کی چکنی ہو اور گردن اسکی لانبی ہو اوسقدر جتنی لانبی گردن کا رحم اوس عورت کا ہی جسکا علاج کیا جاتا ہی اور ایسی بھی ہو کہ فم رحم مین داخل ہو جاے اور عورت کو محسوس ہو جاے کہ پچکاری اندرونی مقام رحم مین داخل ہو گئی ہی پس ایسے اوصاف کی نی وغیرہ سے اوس دوا کا داخل کرنا چاہیے جو قاتل جنین کی ہوتی ہی اور پھیلا کر اوسکا اخراج کر دیتی ہی۔ بعض قدیم طبیبونکی تدبیر جنین کے نکالنے کی اور اوسکو چاقو وغیرہ سے کاٹ ڈالنے کی۔ جسوقت لڑکا پیدا ہونے مین دشواری ہو دیکھنا چاہیے کہ ابھی عورت بسلامت باقی رہ سکتی ہی کہ نہین پس اگر عورت بسلامت رہ سکتی ہی

اوسکے علاج پر ہم جرات کرینگے ورنہ علاج سے باز آئینگے اسی طرح جس عورت حاملہ کی حالت ردی ہو کہ اوسکو غشی کے
ہمراہ سہر اور نسیان جوڑ بند وغیرہ کا اوترجانا عارض ہوتا ہی اور اگر اوسکو چلا کر پکارین شاید جواب نہ دے گی پھر جب بہت
زور سے آواز دین تو بہت ضعیف آواز سے بولتی ہی اور پھر اوسے غش آجاتا ہی۔ اور بعضی عورتین ایسی ہین جنکو تشنج کے
ہمراہ تمدد پیدا ہوتا ہی یا ہاتھ پاؤن اونکے کھچے جاتے ہین اور بعضی ہین اونکے اضطراب پیدا ہوتا ہی اور عقد الکھانے سے باز رہتی
ہین نبضیں اونکی ضعیف صغیر اور متواتر ہوتی ہی۔ اور جو عورت بچنے والی ہی تو اوسمین کوئی خرابی امور مذکورہ بالا سے
نہین پیدا ہوتی۔ پس مناسب ہی کہ عورت کسی تخت وغیرہ پر پیٹھ کے بل لٹائی جاوے اور سر ہانا اوسکا نیچا ہو اور دونون
پنڈلیان پاؤنکی اونچی ہون اور بہت سی عورتین اوسکو دونون طرف سے تھامے رہین اور اگر عورتین نہ آسکین
اور تنہا ہو چاہیے اوسکا سینہ تخت اور پلنگ وغیرہ سے ایک طرف باندھدین تاکہ بروقت جذب اور کشش کے مرتے پیچھے
ہین اوسکا بدن ادھر اودھر پلٹتا ہو۔ بعد اوسکے دائی جنائی اسکے رحم کی گردن کے اوپر جو پیٹھو چیت کے ہی اوسکو
کھولے اور بائیان ہاتھ اپنا تیل سے ملکر ایسی انگلیان چارون ملاکر سیدھی کرلے کہ اونمین خم نہ باقی رہے بعد اوسکے
اپنا ہاتھ انگلیون سمیت اوسکے رحم کے منھ کے اندر ڈالے اور اونھین انگلیون سے گردن رحم کو ہلادے تیل لگاکر
اور تلاش کرے وہ کونسی جگہ ہی جہان ضمارات یعنی کانٹا زنبور وغیرہ لگاکر جنین کھینچا جا سکتا ہی اور بلند مقامات کو
تلاش کرے جس مقام پر ضمارات کے گڑونے کا موقع ہی اور یہ مقامات اوس جنین مین جو سر کے بل پیدا ہونیوالا ہی
دونون آنکھیں اور منھ اور سر کے پیچھے گدی اور حنک اور ڈاڑھی کے نیچے اور حنجر گردن جسے ہسلی کہتے ہین اور وہ مقام
جو پسلی کے قریب ہین اور شراسیف کے نیچے یعنی کوکھ کے پاس ہی۔ اور جو بچہ پاؤن کے بل پیدا ہونیوالا ہی اوسکے بدن کی
وہ ہڈیان جو پیڑو کے اوپر ہین اور بیچ کی پسلیان اور حنجر گردن۔ بعد اوسکے اوس آلہ کو داہنے ہاتھ مین لیکر جس سے
بچہ کھینچا جاتا ہی بائیان ہاتھ اپنا اوسکے رحم مین داخل کرے ضمارہ یعنی کانٹی وغیرہ اپنے اونگلیون مین لیکر کسی ایک مقام پر
مقامات مذکورہ جنین سے گڑو دے تاکہ یہ کانٹا کسی خالی مقام پر پہونچ جاوے اور اوسکے سامنے دوسرے مقام پر
دوسرا کانٹا گڑو دے تاکہ کھینچنے مین کجی باقی نرہے اور کسی طرف جھکنے نہ پاوے بلکہ کنارون مین بھی اسی طرح کانٹے
یا پھندی لگا دینا چاہیے جیسے دانت اوکھاڑنے کے واسطے تدبیر کیجاتی ہی۔ اسی درمیان مین لائق یہ بھی ہی کہ کھینچنے
مین نرمی کرے اور بعد اپنے انگوٹھے کو تیل لگاکر اور چند انگلیان بھی بیچ مین رحم اور جسم جنین کے جو پھنس گیا ہی
داخل کرے اور اپنی انگلیونکو جسم کے گرد پھرائے پھر جسوقت بچہ بقدر مناسب پھر جاوے چاہیے کہ پہلا ضمارہ جو اسمین
بلند مقام پر لگا ہی اوسکو ہٹاکے اوپر کی طرف لیجاکر چبھو دے اور اسی طرح اور کانٹونکو اوپر چڑھاتی جاوے
تا اینکہ جنین سب کا سب کھینچنے سے نکل آوے۔ پھر اگر اسکا ہاتھ نکل آوے اور جنین اندر ہی رہ جاوے اور تنگی مقام کی
وجہ سے پھر دوبارہ ہاتھ کا لیجانا ناممکن ہو مراد یہ ہی کہ اندر لیجانا دشوار ہو پس چاہیے کہ اوسپر ایک چیتھڑا لپیٹین تاکہ پھسلنے
نہ پاوے اور کھینچتی رہے تا اینکہ جسوقت سب ہاتھ نکل آوے جنین کا اوسکو مونڈھے پر سے کاٹ ڈالے اور اسی طرح
کرنا چاہیے اگر جنین کا ہاتھ قبل دونون پہونچونکے نکل آوے اور سارے کانٹے جو جنین کے اون مقامات مین گڑو گی

ہین اونکو کھینچ کھینچ کر سارا جنین نکال لینا چاہیے - اسی طرح دونون پاؤنکو بھی اگر اوسکی بقیت سے تمام بدن نکل
آسکے کاٹ ڈالنا چاہیے - رانون کی جڑ سے - پھر اگر بچہ کا سر بڑا ہو اور نکلنے مین تنگی ہوتی ہو اور اوسکے سر مین کچھ پانی جمع
ہوگیا ہو چاہیے قابلہ اپنی انگلیون کے بیچ مین چاکو یا چھری (شوکی) یعنی نوکدار یا وہ چھری کہ جس سے بدن سے آنتی کاٹی جاتی ہو
اس سے اوسکے سر کو چاک کرین تاکہ پانی نکل جاوے پس سچپٹا ہو کر نکل آئے - اور اگر سر مین پانی نہ بھرا ہو اور اوسکے کھینچنے نکالنے
کی حاجت ہو یہ بھی کر سکتے ہین - اور اگر جنین کا سر اصل خلقت مین بڑا ہو اوسوقت چاہیے کہ اوسکی کھوپری کو توڑ ڈالین
اور چاک کر ڈالین اور کلبتین یعنی سنسی جس سے ڈاڑھ اوکھاڑی جاتی ہین اوسکے ہڈیونکو کہ جسمین چٹخی جاتی ہین اوس سے کھوپری کی
کر چین چین کے نکال ڈالین - اور اگر سر نکل آئے اور سینہ پھنس جائے چاہیے کہ آہستہ آہستہ اون مقامات کو چاک کرین جو
متصل چنبر گردن کے ہوتا ہین کہ یہ پھاڑنا اور چاک کرنا اون ہڈیون تک پہونچ جائے جو خالی ہین اور جو رطوبت سینہ مین ہے
وہ ٹپک کر گر جائے گی اور سینہ کے جوڑ بند باہم چپیدہ ہو کر چھوٹے ہو جائین گے اب بآسانی نکل آئے گا پھر اگر اب بھی سینہ
چپیدہ ہو جاے اوسوقت چاہیے کہ سینہ کا کاٹنا شروع کرین اور ہنسلیونکو نکال لین اسلیے کہ ہنسلیان جسوقت نکل جائینگی
سینہ چھوٹا ہو کر بآسانی باہر آجائے گا - اور اگر جنین کے شکم کے نیچے ورم ہو مردہ ہو یا زندہ ہو لازم ہے کہ پہلے اوسی چیز کو نکالین جو
اوسکے پیٹ کے اندر ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے - جو بچہ پاؤنکی طرف سے نکلتا ہے اوسکا کھینچ لینا آسان ہوتا ہے اور اوسکے جسم کا
فم رحم تک برابر کر لینے مین سہولت ہوتی ہے - اور اگر شکم یا سینہ کے پاس ہر وقت نکلنے کے رک جائے چاہیے کہ اوسکا
کھینچنا اسطرح پر تجویز کیا جائے کہ اوسکو چیر پھاڑ ڈالین جیسا ہم نے بیان کیا ہے اگر جو کچھ اوسکے پیٹ کے اندر ہے سب
ریزش کر کے نکل جائے - پھر اگر اعضا جنین کے نکل آوین اور سر پھنس جائے دائی کو چاہیے کہ اپنا بائیان ہاتھ اندر ڈال کر
سر کو ڈھونڈھے جب ملے تو اونگلیون سے پکڑ کر فم رحم تک لائے اوسکے بعد سر مین ایک کانٹا خواہ دو کانٹے جن سے جنین
کھینچ کھینچ کر نکالا گیا ہے اسکو بھی کھینچکر نکالین - اور اگر فم رحم مل گیا ہے اور کسی ورم گرم کے عارض ہونے سے اوسکا
سوراخ بند ہو گیا ہے اوسوقت سختی اور درشتی کرنی مناسب نہین ہے بلکہ اسوقت چاہیے کہ چکنی چیزین زیادہ ٹپکائی
جائین اور ترطیب کیجائے اور آبزن مین حاملہ بٹھلائی جائے اور ایسے ضماد لگائے جائین کہ رحم کا منھ کھل جائے بعد اوسکے
اوسی ترکیب سے سر کو نکالین جیسا ہم لکھ چکے ہین - جو بچے کسی ایک پہلو پر نکال لیے جاتے ہین اگر ممکن ہو کہ برابر نکل آئین
تو اونھین راہون سے چلنا چاہیے جنکو ہم نے بیان کیا ہے ورنہ تمام جنین کو اندر کاٹ کاٹ کر نکالنا چاہیے - بعد استعمال
ان تدبیرون کے اور نکل آنے جنین کے پھر وہ اقسام علاج کے کرنی چاہیئین جو رحم کے ورم گرم کے واسطے مقرر ہین
پھر اگر جنین کے اخراج کے بعد خون جاری رہے اور بند نہو وہی علاج کرنا چاہیے جو باب نزف الدم مین لکھا گیا ہے - **تدبیر
حاملہ کی بعد اسقاط کے** جب عورت بچہ کا اسقاط کر دے چاہیے کہ مقل اور زوفا اور حرمل علک البطم سعتر اور سفید
رائی کی دھونی دین تاکہ خون بہ جائے اور گاڑھا ہو کر رک نہ رہے کہ درد پیدا کرے اور ایذا دے - **مشیمہ نکالنے
کی تدبیر** جسکو چھوڑ کہتے ہین جو حیلہ اسکے نکالنے مین غیر دوائی کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ چھینک لائی جائے اونھین
چیزون سے جنکے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور نتھنے اور منھ بند کر دیے جائین تاکہ پیٹ مین تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہو

اور شیمہ پھسل کر نیچے اوترے جب نمایان ہوجاے آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا اوسے کھینچین اور درشتی نہ کرین تاکہ ٹوٹ جاسکے
پھر اگر خوف ٹوٹ جانے کا ہو جسقدر نکل آیا ہی اور ہاتھ اوس تک پہونچ سکتا ہی اوسکو عورت کی رانغین نرم بندش سے
باندہ دے اور پھر چھینک پیدا کرنے کی تدبیر کرے - اگر شیمہ کے نکلنے مین دیر ہوا وسکو زیادہ کھینچنا نچاہیے بلکہ اوسکو اوپر کی طرف
رانون مین اس طرح سے باندہ دین کہ اب پھر اوپر نہ چڑہ سکے - اور اگر رحم کے اندر چمٹا ہوا ہو اوسکے جدا کرنے مین نرمی
کرنی چاہیے اور خفیف حرکت سے اوسکو ادہر اودہر ہلانا چاہیے تاکہ رباطات اوسکے ڈھیلی ہوجائین اور اس تدبیر مین
درشتی ہرگز نہ کیجاے - اگر شیمہ کا نہ نکلنا بسبب بند ہونے اور سمٹ جانے فم رحم کے ہو خاص کر اوسکی تدبیر ایسی کرین
کہ کھلجاے یا انگلی ڈال کر یا قیوطی ہاے کرم جنسے فم رحم ڈھیلا ہوجاے ایسی شکل سے جسمین سیدہا ہونا عورت کا ممکن ہو
استعمال کرے - کبھی اوسکو چت لٹا کر اس تدبیر کا کرنا آسان ہوتا ہی اور کبھی مروخات اور ضمادات ملینہ رحم سے باہر لگانا جیسے
ناف کے نیچے خواہ ریڑہ کے نیچے بھی اسپر معین ہوتا ہی اور کبھی فقط دائی کو انگلیونکا اندر پھیلا دینا کافی ہوجاتا ہی پھر اوسکی وہی
تدبیرین چھینک لانے اور دھونی دینے کی اور پلانے کی کرنی چاہئین اور جو حیلہ مناسب ہو وہ کیا جاے اسلیے کہ شیمہ بہت جلد
متعفن ہوجاتا ہی اور بدبو پیدا کرتا ہی اور ایسے مدرات قوی سے جو مناسب ہون بھی استعانت کرنی چاہیے اور اس آبزن کا
استعمال کرین جسمین اشنان کو جوش دیا ہو کہ وہ شیمہ کو گرا دیتا ہی - مرہم باسلیقون کو رحم مین ٹپکانے سے بھی شیمہ گر جاتا ہی
اسلیے کہ یہ مرہم اوسکو ملکر نکال دیتا ہی جسوقت شیمہ نکال لیا جاے روغن گل وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے منجملہ اون چیزونکے
جو شیمہ کو پھسلانے پر معین ہوتی ہین یہ بھی ہی کہ تازہ پھول گلاب کا اوسمین خطمی چھوڑ کر پلائی جائے یا کسیقدر ورق بازی
پلائین خواہ حمول کرین اور اسکے اوپر اون دوا ؤنکا استعمال کرین جنکو ہم نے باب اسقاط جنین مین لکھا ہی اور فرزجہ
اور بخورات کا بھی استعمال کرین بخورات جیدہ مین سے ایک یہ بخور ہی خربق سپید کی دھونی دیجاے اور کبوتر کی بیٹ کی
دھونی دیجاے اور زراوند کی دھونی دیجاے - بعض قدیم طبیبون نے دائی جنائی کو اجازت دی تھی کہ اپنے ہاتھ مین
چیتھڑے لپیٹ کے رحم مین ڈالکر شیمہ کو نکال لین یہ علاج ایذا دہندہ ہی - اگر شیمہ نہ نکلا تو متعفن ہوجاتا ہی اور بعد
بہت دنون کے نکلتا ہی لیکن عورت کو ایک خراب حالت عارض ہوتی ہی بسبب اسکے کہ برے بخارات شیمہ سے دماغ
اور قلب اور معدہ تک چڑہتے ہین پس واجب ہی کہ اون بخارات کی ایذا روکنے کے واسطے خوشبو دھونی کیجائین اور میسوسن
پلائی جاے اور دوالمسک کھلائی جاے اور معدہ اور قلب پر ادویہ قلبیہ جو خوشبو ہین اونکا طلا کیا جاے - بعض قدیم
طبیبون نے اخراج شیمہ کے بارہ مین جو کچھ کہا ہی اوسکو بلفظ ہم لکھتے ہین - لاؤدیوس حکیم کہتا ہی اگر شیمہ رحم مین بچہ کے
نکلنے کے بعد باقی رہ جاے پھر اگر رحم کا منھ کھلا ہے اور شیمہ بے لگاؤ ہی اور لپٹ کر گول گول ہوکر رحم کے ایک جانب مین
آرہا ہی اوسکا نکلنا آسان ہی چاہیے کہ بائین ہاتھ کو گرم کرکے تیل لگا کر قابلہ زچہ کے رحم کے اندر ڈالے اور شیمہ کو ڈھونڈے
یہان تک کہ ملجائے گا پھر اگر رحم کی گردن سے ملا ہوا پائے اوسکو سیدہا نہ کھینچے اسلیے کہ سیدہا کھینچنے سے رحم کے پلٹ جانیکا
خوف ہی اور زیادہ زور سے بھی نہ کھینچے بلکہ مناسب یہ ہی کہ پہلے اوسکو آہستہ آہستہ داہنے بائین ہٹاتے رہین اور ہٹانے مین
زور نہ کرے بعد اسکے کھینچنے مین کسیقدر زور زیادہ کرے کہ شیمہ اب اسوقت الگ ہوجائے گا لپٹا نرہے گا - اور اگر رحم کا

سنھ بلگیا ہو اوسوقت وہی اقسام علاج کے کرنی چاہئیں جنکو ہم اوپر بیان کرچکے ہین - اور اگر قوت ضعیف نہ ہوگئی ہو ایسی
چیزونکا استعمال کرین جنسے چھینک آتی ہی اور بخورات خوشبودوا اون سے کسی دیگ مین دیجاے اگر رحم کا سنھ کھلجاے تو ہاتھ
ڈالکر مشیمہ نکال لینا چاہیے جیسا اوپر بیان ہوچکا ہی - پھر ان چیزون کے استعمال سے اور ان تدبیرون سے نہ نکلے کچھ اوداس
نہونا چاہیے اور نہ دل مین اسکا زیادہ خیال کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد تھوڑے دنون کے یہ خود گلجائیگا اور مثل مائیت خون کے
گلابی رنگ پانی ہوکر بہجائیگا لیکن اسکی بو کی خرابی سے درد سر پیدا ہوتا ہی اور معدہ خراب ہوجاتا ہی اور اکثر سبا معدی پیدا
ہوتا ہی لہذا مناسب یہی ہی کہ اسکے نکالنے مین جلدی کیجاے - اور لازم ہی کہ دھونی کے دینے مین کمی نہ کیجاے ایسی چیزونسے
جو اسکے مناسب ہین - یہی حکیم کہتا ہی کہ ہم نے تجربہ کیا ہی حرف کی دھونی اور انجیر خشک کی دھونی کرین - اسکے سواے ایک
اور حکیم نے جو کچھ کہا ہی اوسکو بھی ہم بجنسہ لکھتے ہین وہ یہ کہتا ہی کہ تیز دوائین جیسے سداب فراسیون قیصوم روغن سوسن
روغن حنا اسقدر کہ خشک دوائین اوسمین تر ہوجائین بعد اوسکے ان سب دواؤنکو لوہے کی دیگ مین رکھکر اوسکے
سنھ کو بند کردین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ اوسمین کرین اور ان سوراخون مین چھوٹی چھوٹی چھوچھیان لگاکر دیگ کے
نیچے آنچ کرین جب پہلا جوش آجاے دیگ کو اوتارلین اور کویلون پر رکھین اور وہ کرسی جس پر عورت بٹھائی جائیگی
قریب دیگ کے لائین اور وہ چھوچھی جو اوسمین لگی ہی عورت کی شرمگاہ مین رکھین اور بہت سے کپڑون سے اوسے اوڑھا
دین اور ایک گھنٹہ اور دو گھنٹہ تک اسی طرح بیٹھی رہے تاانیکہ مشیمہ اپنی جگہ چھوڑدے پھر اگر یہ تدبیر کافی نہو اور مشیمہ کے
نکالنے سے اضطرار ضعیف ہو پس لازم ہی کہ وہ ضمادات لگائین جو جنین کو گرا دیتے ہین کہ بعد دھونی دینے کے ان ضمادات کا
اثر قوی ہوتا ہی اور قوت انکی زیادہ نفوذ کرتی ہی **منع حمل کا بیان** چھوٹی لڑکی جس پر لڑکا پیدا ہونے سے خوف ہو اور
وہ عورت جسکے رحم مین کوئی مرض ہو اور وہ عورت جسکے مثانہ مین ضعف ہو کہ جنین کے بوجھ سے اوسکا مثانہ پھٹ جائیگا
پس بیماری سلس البول کی ہوجائیگی اور پیشاب کے روکنے پر تمام عمر قادر نرہیگی ایسی عورتونکے واسطے منع حمل کی
تدبیر کرنی واجب ہی منجملہ تدبیرات کے ایک یہ بھی تدبیر ہی کہ جماع ایسی طرح سے نہ کرین کہ جس سے حمل رہجاتا ہی جسکی صورتین
اوپر ہم بیان کرچکے ہین اور یہ بھی تدبیر ہی کہ مرد اور عورت دونون کے انزال مین اختلاف وقت کیا جاے اور مرد بعد
انزال کے بہت جلد عورت سے جدا ہوجاے اور اوسکو اجازت دے کہ بعد فراغ کے کھڑی ہوجاے اور پیچھے کی طرف
سات مرتبہ سے نو مرتبہ تک اوچھلے اور کودے کہ اس اوچھلنے سے اکثر یہی ہوتا ہی کہ منی گرجاتی ہی لیکن اوٹھنا اور حرکت
کرنا اور پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف کودنا اس سے تو اکثر منی ٹھہرجاتی ہی - کبھی منی کے پھسلاکر نکال دینے پر یہ تدبیر بھی
معین ہوتی ہی کہ چھینک پیدا کیجاے - منجملہ اون چیزون کے جنکی رعایت کرنی واجب ہی یہ ہی کہ قبل جماع کے قطران کا
حمول کیا جاے اور مرد اپنے ذکر پر اسکو مل لے اور اسی طرح روغن بلسان اور سفیدے کی خاصیت ہی اور یہ بھی ہی
کہ قبل جماع یا بعد جماع کے آثار کا معتصر جو اندر سے نکلتا ہی اور سوئی کا حمول کرین اور فقاح کرنب اور تخم کرنب کا حمول قبل
جماع کے یا بعد جماع کے اسکے واسطے قوی ہی اور ہر وقت خون حیض سے پاک ہونے کے اور خصوصاً جسوقت قطران
مین ڈالا جاے یا کسی اور جوشاندہ مین یا عصارہ فوتنج مین - ورق غرب کا حمول بعد طہر کے کسی صوف مین [illegible]

کہ جسوقت وصوف آب برگ غرب مین ڈوبا گیا ہو اسی طرح شحم حنظل ہڑ ارچشان خبث الحدید کبریت سقمونیا تخم کرنب سب ہموزن لیکر قطران ملاکر حمول کرین ۔ فلفل کا حمول بعد جماع کے مانع حمل کا ہوتا ہی اسی طرح ہاتھی کی لید تنہا یا ہمراہ شجر یہ کے اوقات مذکورہ مین پلانے کی دوا یہ ہی کہ آب بادروج تین اوقیہ پلانے سے منع حمل ہوتا ہی **رجا یعنی جھوٹے حمل کا بیان** کبھی عورت کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین کہ حاملہ سے مشابہ ہوجاتی ہی مثلا خون حیض رکجانا چہرہ کا رنگ بدل جانا اشتہا ساقط ہوجانی رحم کا منھ ملکر بند ہوجاتا کبھی کسیقدر صلابت بھی ہوجاتی ہی اور کبھی صلابت کے ہمراہ تمام رحم سخت ہوجاتا ہی دونون پستان پھول جاتے ہین اور بھر جاتے ہین کبھی دونون مین ورم بھی آجاتا ہی اور اسکے پیٹ مین ایک ایسی چیز حرکت کرتی ہی جیسے بچہ پھر رہا ہی اور اوسکا حجم بھی بچہ کے حجم کے مانند معلوم ہوتا ہی اور دبانے سے داہنے بائین ہٹتا بھی ہی کبھی یہی صورت چار پانچ برس تک باقی رہتی ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ آخر عمر تک یہی کیفیت اوسکی رہتی ہی اور علاج نہین قبول کرتا ہی ۔ کبھی اس عورت کو استسقا کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہی اور پیٹ پھول جاتا ہی مگر مائل بسختی ہوتا ہی نہ ایسا حال جو استسقاء طبلی مین ہوتا ہی کہ پیٹ بجانے سے ڈھول کی ایسی آواز آوے ۔ کبھی اس عورت کو حیض بھی آجاتا ہی اور درد زہ بھی اوٹھتا ہی مگر لڑکا نہین پیدا ہوتا ہی اور بیشتر اس درد کا سبب یہ ہوتا ہی کہ حیض کی رگون مین کھنچاؤ اور نفخ بھی پیدا ہوجاتا ہی اسی وجہ سے بچہ نہین جنتی ہی اور کبھی ایک گوشت کا لوتھڑا جنتی ہی مختلف صورت کا جسکے اقسام کا قاعدہ نہین منضبط ہوسکتا ہی ۔ اور کبھی فقط ریح نکل کر رہجاتی ہی اور کبھی بہت سے فضول جو مجتمع ہوچکے ہون ہمراہ اوس خون کے نکلتے ہین جسکی آمد بند ہوچکی تھی ۔ رجا ان سب قسمون مین وہی دوسری قسم ہی اور اوسی کا نام مولی بھی ہی اور سوا دوسری قسم کے اور کسی قسم کو مولی نہین کہتے ہین اور زبان فارسی مین بادروغین بھی کہتے ہین ۔ اس گوشت کے ٹکڑے پیدا ہونے کا سبب بنظر حدس صحیح کے دو معلوم ہوتے ہین ایک تو مواد کی کثرت ریزش جو بطرف رحم کے ہوتی ہی یا اینکہ حرارت اوسکی شدید ہی دوسرے جماع ایسا کہ جس مین عورت کے رحم مین منی پہونچتی ہی اور پھر اوسکو غذا کی بھی مدد ملتی ہی لیکن بسبب نہونے قوت کے مرد کی منی مین خلقت جنین کی پوری نہین ہوتی ہی **علامات** جو علامتین ایسی کہ رجا یعنی جھوٹے حمل کے ان اقسام مین اور سچے حمل مین تمیز پیدا کردین وہ یہ ہین کہ یہ شی رجا مین جو متحرک ہوتی ہی وہ ایک ہی وقت متحرک ہوکر پھر نہین حرکت کرتی ہی اور پیٹ کی سختی بھی اس مرض مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اوس عورت کے پیٹ کے جو سچی حاملہ ہو ۔ اور علامت یہ بھی ہی کہ مرض رجا مین عورت کے ہاتھ پاؤن زیادہ ڈھیلے ہوتے ہین اور پتلی زیادہ ہوتے ہین ۔ وہ علامات جو رجا مین اور دیگر اقسام جو اون پر بیان ہوے اون مین تمیز دین یہ ہین کہ رجا مین تو ہم اس بات کا ہوتا ہی کہ جنین پیٹ مین ہی اور ایک جسم ملا ہوا رحم مین محسوس ہوتا ہی ۔ اور اکثر رجا مین وہی بات عارض ہوتی ہی جو ورم رحم مین قولنج کے اعراض سے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اعور نامے آنت مین رجا سے تنگی پیدا ہوتی ہی پس وہ تنگی درد شدید پیدا کرتی ہی ۔ علاوہ برین اکثر اوقات رجا کے ہمراہ ایک قسم کا ورم اورام قولنجی سے بھی ہوتا ہی ۔ قولنج رجائی مین تمری اور معجون شہریاران وغیرہ سے اسی جہت سے فائدہ ہوتا ہی کہ ایسے معجون اس درد کو بھی دور کرتے ہین اور رجا کو بھی نکال دیتے ہین **علاج** تدبیر اسکی یہ ہی کہ حرکت کم کیجاے اور ریاضت چھوڑا دیجاے

پیشاب کے بعد سونا کہ جس سے اعضا ازبیرون ملے رہین اور مواد کی ریزش جانب اسفل ہونے پاوے - اگر حاجت فصد اور استفراغ اور قی کی ہو کرنا چاہیے اور تمام علاج اور ام کے جو جالینوس نے بیان ہین اور مرخیات سے بطور ضماد کے یا سینک کے خواہ نطول اور آبزن کے کرنی چاہیے اور اون دواؤن سے جو سقاط کرتی ہین بعد ان تدبیرون کے کہ بسا اوقات جو مادہ رجا پیدا کرنیوالا ہے اوسکو خواہ اوسکے مشابہ کو یہ دوائین فنا کردینگی اور اکثر اوقات تو اوسکو ساقط کردینگی - اور اکثر اس مرض کی دشواری دور کرنے مین فقط لوغاذیا کا استعمال کافی ہے - اور روغن کلکلانج بھی اس مرض مین بہت نفع کرتا ہے لڑکے کی پیدائش کی شکل طبعی اور غیر طبعی کا بیان ولادت کی شکل طبعی یہ ہے کہ لڑکا سر کے بھل باہر نکلے سامنے کیے ہوئے سر کو فم رحم کے کسی طرف جھکا ہوا نہو دونون ہاتھ اوسکے اپنی زانون تک پھیلے ہوئے ہون - سواے اس شکل کے اور طرح پر لڑکا پیدا ہو وہ شکل طبعی نہین ہے - قریب اس شکل کے یہ بھی ہے کہ بچہ کے پاؤن پہلے نکلین اور ہاتھ اوسکے دونون زانون پر کھلے ہوئے رکھے ہون - پھر اگر سر اوسکا فم رحم کے سامنے سے ہٹ کر نکلا یا ہاتھ اوسکے دونون زانون سے جدا ہو کر باہر آئے اور پاؤن بعد آئے اور اوسکے ہمراہ ہاتھ نہ نکلین اسطرح سے بچہ کا نکلنا اچھا نہین ہے - بری شکل سے بچہ کا نکلنا کبھی تو جنین اور مان دونون کو قتل کرتا ہے اور کبھی مان بچ جاتی ہے اور بچہ مرجاتا ہے اسلیے کہ بچہ کو ایک مشقت شدید پہونچتی ہے اور نکلتے نکلتے بچہ کو ورم بھی عارض ہوجاتا ہے اگر زمانہ ولادت مین دیر ہوجاے اور پھنسا رہے کہ تین دنکے اندر پورا باہر نہ نکل سکے - کبھی خراب شکل پر بچہ کا پیدا ہونا ورم رحم ایسا پیدا کرتا ہے جو قاتل ہو پس بچہ تو باہر نکل آتا ہے اور مان مرجاتی ہے اور کبھی بری شکل سے پیدا ہونے مین لڑکے کو اختناق عارض ہوتا ہے کہ اسی سے وہ مرجاتا ہے عسر ولادت کا بیان ولادت مین دشواری یا بسبب حاملہ کے ہوتی ہے یا بسبب جنین کے یا بسبب رحم کے یا بسبب مشیمہ کے یا بسبب قریبی کے اعضا اور مشارکات کے یا بسبب وقت ولادت کے ہوتی ہے یا قابلہ کے سبب سے یا اسباب بادیہ سے جو خارج بدن ہین - حاملہ عورت کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہے کہ ضعیف ہو اور بیماریونکی تکلیف اوٹھا چکی ہو بھوکی بہت رہی ہو یا بہت کم سن لڑکی ہو یا بھی اسکو عادت حمل اور وضع حمل کی نہ ہوئی ہو بلکہ یہ پہلا ہی لڑکا پیدا ہوگا پس اسکا خوف زیادہ کرتی ہے کہ درد بھی بشدت ہوتا ہے یا بدمزاج یا ضعیف ہے یا گوشت اسکے بدن مین بہت ہے یعنی بہت موٹی ہے اور جس مقام مین بچہ ہے وہ تنگ ہو رہا ہے کشادہ نہین ہوتا اور قادر لڑکے کے باہر لانے پر بروقت پیدائش کے اسطرح پر کہ رحم کو اچھی طرح نچوڑ کر خالی کردے مع عضلات شکم کے نہو - یا درد پر بہت کم صبر کرتی ہو اور اولٹ پلٹ زیادہ کرتی ہو اور زیادہ کر لیٹنا اور بیٹھنی ہونے کے حال مین ہو کہ اس سبب سے تغیر شکل ولادت مین ایسا پیدا ہوگا جو موافق شکل طبعی کے نہین ہے مولود کے سبب سے عسر ولادت یا براہ جنس مولود ہوتا ہے اسلیے کہ دختر کی ولادت فی الجملہ پسر کی ولادت سے زیادہ دشوار ہوتی ہے یا بہت بڑا ہوگیا ہے یا لڑکے کا سر بڑا ہوگیا ہے یا اوسکی جھلی موٹی ہوگئی ہے یا چھوٹا بہت ہے اور ہلکا ہے کہ بقوت نیچے کو نہین اوترتا ہے یا اوسکی خلقت مین ایسا تغیر ہوگیا ہے کہ مستوی خلقت نہ رہا جو باسانی پھسل کر باہر آجاے مثلاً اسکے بدن مین دو سر ہین یا کئی جنین کا حمل ہے جو آپس مین تنگی اور مزاحمت کرتی ہین کہ اکثر پانچ جنین سے بھی پیٹ رہجاتا ہے بلکہ بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بہت سے بچے چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے ہوتے ہین اور اکثر ایک تھیلی مین بہت سے بچے

پیٹ مین رہتے ہین اور تھیلی کی تھیلی کی شکل آتی ہی کبھی دشواری ولادت اس سبب سے ہوتی ہی کہ جنین مردہ ہی اپنی حس حرکت سے
جو مدد اپنی ولادت پر نہین دے سکتا ہی یا ضعیف اسقدر ہی کہ اپنی حرکت سے نکلنے پر مدد نہین پاتا۔ کبھی عسر ولادت اس سبب سے
ہوتا ہی کہ جس شکل سے جنین نکلنا چاہتا ہی وہ شکل طبعی نہین ہی مثلاً پاؤن کی طرف سے نکلے یا کسی پہلو کے بل نکلے یا پہلے اوسکے
ہاتھ نکلین یا جھکا ہوا دونون زانو پر اور دونون زانون پر سر ڈالے ہوے نکلے اور یہ بات بسبب فساد حرکت جنین کے پیدا
ہوتی ہی یا اس سبب سے کہ اسکی مان نے بہت سی پچھاڑین کھائین ہین اور بہت سی اوٹی پلٹی ہو ہر وقت ولادت کے یا تمام
زمانہ حمل مین کسی وقت۔ ولادت مین سستی ڈالنے کا ایک یہ بھی سبب ہی کہ دردزہ نیچے کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہو اور سانس
کی آمد رفت بری طرح سے ہو۔ جو عسر ولادت رحم کے سبب سے ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ مثلاً رحم چھوٹا ہو یا تنگ ہو کہ اوس مین گنجایش
بہت کم ہو یا خشکی زیادہ ہو جنین اوس مین پھسل نہ سکے یا منہ اوسکا اصل خلقت مین تنگ ہو یا زخمون وغیرہ کے بھرنے سے
فم رحم مین تنگی آگئی ہو خواہ اور سبب تنگی کے اوسمین ہون یا اوسمین کوئی مرض از قسم امراض ردیہ سے ہو جیسے فلغمونی یا قروح یا شقاق
یا بواسیر رحم یا اینکہ یہ عورت پہلے رتقا ہی یعنی اس سے جماع نہین ہو سکتا تھا بعد اوسکے فم رحم کی جھلی اوسکی پھاڑی گئی مگر پوری
نہین پھٹی تو اوسکا بھی حال وہی ہی جو اوس عورت کا ہوتا ہی جسکا رحم اصل خلقت مین تنگ ہی۔ مشیمہ کے سبب سے جو عسر
ولادت ہوتا ہی وہ اسطرح پر ہی کہ مشیمہ بسبب زیادہ گندہ ہونے کے نہ پھٹے پس جنین نکلنے کی راہ نہ پائے یا ایسا ہو اور کمزور ہو
کہ جلدی پھٹ جائے اور جتنی رطوبتین اوسمین بھری ہین قبل جنین کے نکلنے کے بہ جائین اب جنین پھسلنے کی جگہہ نہ پائے۔ گرد جوار کے
اعضا کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہی جیسے مثانہ مین کوئی ورم ہو یا کوئی دوسری آفت ہو پیشاب کے رک جانے
وغیرہ سے یا آنتون مین خشک فضلہ بھرا ہوا اور زیادہ ہو یا آنت مین ورم ہو یا قولنج اور قسم کا ہو یا بواسیر یا شقاق مقعد کا ہو
یا کمر عورت کی پتلی ہو۔ وقت ولادت کی خرابی سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ جنین قصد پیدا ہونے کا جلدی کرے اور اپنے
پیدا ہونے مین اسکو تشدد ہوا اور جو ایذا اسکو رحم مین رہنے سے ہی اوسنے صعوبت ایسی ڈالی ہی کہ اب ٹھہر نہین سکتا ہی جیسے
یہ بات اکثر پیدا ہو جاتی ہی بلکہ ایک ریح وقت دشواری ولادت کے اسی قسم کی عارض ہوتی ہی اسلیے کہ قوت جنین کی اگرچہ
قوی بقدر اوسکی حس کے ہی لیکن بقدر حاجت کے وہ قوت ضعیف ہی یعنی جسقدر قوت کی حاجت اسکو باہر آنے مین ہی
اوتنی نہین ہی۔ اسباب خارجی کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہی کہ مثلاً سردی زیادہ پڑے کہ اعضاء ولادت مین
انقباض پیدا ہوا اور سکڑ جائین اور اسی سبب سے بلاد شمالی اور تر ہری ہوا مین عسر ولادت زیادہ ہوتا ہی اور جو ملک
بارد ہین اور جو فصلین بارد ہین اونمین ولادت سخت ہوتی ہی۔ اکثر عسر ولادت کے سبب سے پیٹ مین گرہے پڑ جاتے ہین
اور مراق کی جھلی پھول کر نمایان ہو جاتی ہی۔ یا گرمی زیادہ ہو کہ استرخا قوت مین زیادہ ہو جائے یا کوئی غم اوسکو پہونچے
یا یہ کہ عورت خوشبو مین ڈوبی رہتی ہو اور زیادہ سونگھتی ہو کہ اوسکا رحم ہمیشہ اوپر کیطرف کھچتا رہتا ہی اور اسی وجہ سے
مناسب نہین ہی جسوقت عورت کو عسر ولادت عارض ہوا اور اوسکی وجہ سے سقوط قوت ہو گیا ہو کہ اوسکو حاجت سے
زیادہ خوشبو سونگھائی جائے تاکہ قوت ساقطہ اوسکی واپس آئے۔ اکثر عسر ولادت جو بسبب ایسی برودت کے پیدا ہوتا ہی
کہ اوس سے قبض یا تکثیف ہو جاتی ہی اوسکی وجہ سے یہان تک نوبت پہونچتی ہی کہ جو رگین سینہ یا پھیپھڑے مین ہین وہ کم

جاتی ہین پس انجام اسکا انفشاث الدم اور اوس کھانسی کی طرف ہوتا ہی جو سل مین پیدا ہوتی تھی ۔ اور اکثر انجام اسکا پھیپھڑا اور
عضل کے کٹ جانے تک ہوتا ہی اسیلیے کہ تمدد اور کشش انمین زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اوسکی برداشت بوجہ نہونے نرمی اور
لوچ کے کم ہوتی ہی لہذا اکثر اتنک نوبت پہونچتی ہی ۔ اور کبھی امر ولادت کی خرابی یہانتک پہونچتی ہی کہ مراق بطن
پھٹ جاتی ہی اور یہ بات جب ہوتی ہی کہ تکاثف مین افراط ہو دشواری اور آسانی سے ولادت کی شناخت
اگر ولادت سے پہلے یا قریب زمانہ ولادت کے دردزہ آگے کی طرف اور پیٹ اور پیڑو کی طرف مائل ہو ولادت مین آسانی ہوگی اور
اگر دردزہ پیچھے اور پشت کیطرف مائل ہو ولادت مین دشواری ہوگی تدبیر اوس عورت کی جسکو دردزہ اوٹھے
جب حاملہ قریب جننے کے ہو واجب ہی کہ ہر وقت گرم پانی سے نہلائین اور آبزن کرین اور افضل طریقہ اوسکا یہ ہی کہ حمام سے
باہر نہائے تاکہ ضعف نہو جائے پس بدن ڈھیلا ہو جائے ۔ تمریخ پیڑو کی اور پشت کی اور شرمگاہ کی روغن شبت اور بابونہ
اور خیری وغیرہ سے کیجائے اور خوشبو چیزونکا حمول کرتی رہے اور پتلے قوام کی قیروطی اوسکے شرمگاہ مین ٹپکائی جائے اسی طرح
اور تیل کے اقسام جو مرخی ہین اور لعابات مرخیہ اور چربیان پتلے قوام کی جیسے مرغیونکی چربی اور مرغابی فربہ کی چربی یہ سب
نیم گرم ہون سرد نہون اور مائل بحرارت ہون خصوصاً اگر اوسکی فرج مین خشکی ہو یا تمام بدن پر مع فرج کے خشکی غالب ہو
اور واجب ہی کہ عسر ولادت کے خیال سے ایک مہینہ کامل ہر روز نہار منھہ اوٹھکر لعابات پیا کرے جیسے لعاب بہدانہ لعاب
تخم کتان کے ہمراہ ۔ اسی طرح بروقت دردزہ کے آب حلبہ پلایا جائے ۔ اور اوسکی غذا ملین ترکاریون سے ہو اور یخنی اور
فربہ جانورونکے گوشت اور فربہ مرغیان ۔ قابض چیزون کا کھانا اسپر حرام ہی ۔ مشک و عطر سے اسکی فرج کو خوشبو کرنا چاہیے
جب زمانہ ولادت کا پہونچ جائے اور دردزہ شروع ہو جائے قلیل مقدار چیز کھائے جسمین غذائیت زیادہ ہو اور اوسکے اوپر
شراب ریحانی پیے ۔ بعد اوسکے واجب ہی کہ عورت ایک گھنٹہ بیٹھے اور دونون پاؤن اپنے دراز کردے پھر بیٹھنے کے قبل ایک
گھنٹہ لیٹے پھر دفعتہً کھڑی ہو جائے اور زینہ وغیرہ پر چڑھے اور اوترے پھر جسوقت رحم کا منھہ تھوڑا سا پھولے اور پھولنے کے
بعد اوسکا بڑھنا شروع ہو جائے اور کھلنے لگے پس واجب ہی کہ چلا چلا کر کراہنا شروع کرے جہانتک اسکو طاقت ہو خصوصاً
بروقت پھٹنے اوس جھلی کے جسمین سے بچہ نکلتا ہی اور بتکلف چھینک پیدا کرے اور منھہ اپنا جسقدر ممکن ہی کھول دے اور ہوا
کثیر بذریعہ استنشاق کے اندر پہونچائے جتنی زیادہ پہونچا سکے کہ یہ ترکیب جنین اور مشیمہ کو نکال دیتی ہی ۔ بہت بہتر ایسی چیز جسپر
زچہ بٹھائی جائے بروقت پیدا ہونے بچہ کے وہ کرسی ہی کہ جسکے پیچھے کا تکیہ لگا ہو اور اس کرسی پر بعد کھلجانے رحم کے
بٹھلانا چاہیے ۔ اور اگر عورت موٹی ہو اسقدر جھکے جسطرح دھوبی کپڑا دھوتے وقت جھکاتا ہی سر اپنا جھکا دے اور دونون
زانون اپنے پیٹ کے نیچے رکھلے تاکہ اوسکا فم رحم معہ فرج کے سیدھا ہو جائے بعد اوسکے اوسکی فرج کو روغن ہائے ملینہ
مذکورہ سے پونچھنا چاہیے ۔ واجب ہی کہ اوسکی فرج کو کشادہ کیا جائے اور اونگلیون سے کھولی جائے جب ایسا کیا جاے
اور اوسکا پیٹ خوب دبایا جائے بہت جلد جنے گی جیسے چوپائے جانورون کے بہت جلد بچہ ہوتا ہی ۔ پھر جسوقت مشیمہ
دکھلائی پڑے اور معلوم ہو جائے کہ اب جنین قریب نکلنے کے ہی پس اگر مشیمہ بوجہ گندگی کے پھٹا نہو ناخون سے یا آہنی
تام آلہ سے اوسکو چاک کر دینا چاہیے اور دائی جنائی یا خود حاملہ اوسکو اپنی انگلیون مین نرمی سے دبائے رہے تاکہ

تاکہ بچہ زور سے نکلے اور جو بچہ کی راس پر ہو اوسکو اپنی جگہ سے ہٹا دے تاکہ سارا مشیمہ پھٹ جائے اور رطوبت بہنے لگے۔ پھر اگر مشیمہ کے پھٹنے مین
دیر ہو جائے اور بچہ اوس سے جدا نہ ہوا ہو اور زمانہ طولانی گذر گیا اور فرج عورت کی خشک ہو گئی واجب ہی کہ
اوس پر مزلق چیزین روغن زیتون وغیرہ کی پچکاریان اور لعاب اور چکنی چیزین ڈالین اور انڈے کی زردی اور سفیدی تدبیر اوس
عورت کی جسکو ولادت مین تکلیف ہو [illegible] یہ ہی کہ اس طریقہ سے جو مین کہتا ہون جسوقت عسر ولادت ہو اوسکو لذیذ
خوشبو سونگھانی چاہیے اور تریاق قلیل جو خوشبو سونگھائی جائے اگر قوت اوسکی ضعیف ہو اور ماء اللحم اور غذا ہاے جیدہ بمقدار
قلیل دینی چاہیے جیسے بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور چند پیالہ شراب ریحانی پاکیزہ اوسکو پلائی جائین پھر اوسکو نہلا دین اور اوسکے بیٹھنے کی
جگہ مین کی وسعتی اور تعدیل کرین اگر جاڑے کی فصل ہو تو آگ روشن کر دین اور اگر گرمی کے دن ہین پنکھون وغیرہ کی ہوا
دین اور [illegible] نیم گرم پانی مین بٹھائین [illegible] خصوصاً اوس دیگ مین جسمین ایسا پانی بھرا ہو کہ [illegible] جزو
[illegible] اور [illegible] کرین جیسے عطر کا شیاف اور مالش [illegible] اور انفصال ولادت کی کرین
اور پیٹھ کی مالش [illegible] عسر ولادت کا سبب برودت ہو اسی طرح لعابات کا استعمال
کرنا چاہیے [illegible] اوسکی فرج مین حقنہ کیا جائے اس طرح پر کہ اوس سے کہا جائے جسوقت وہ چت
لیٹی ہو کہ اپنے دونون گھٹنے [illegible] ایک تکیہ رکھے اور دونون پاؤن اوسکے اونچے کر دئے جائین اور دونون رانین
اوسکی الگ الگ کر دیجائین جسقدر ممکن ہی بعد اس تدبیر کے اوسکی فرج مین ادویہ مزلقہ وغیرہ زور سے پہونچائی جائین ایسی
پچکاری کے ذریعہ سے جسکی نلی کا طول برابر طول رحم کے ہو یا اوس سے زیادہ اور ایک گھنٹہ تک اوسکو بحال خود چھوڑ دین
تا اینکہ عورت کو نظر آجائے کہ اوسکے رحم کا منھ کھل گیا ہی اور رطوبات نے بہنا شروع کیا اب اسوقت اس عورت کو کپڑے اوڑھا دین
اور اوسکے پیر چڑھا دین اور کرسی [illegible] بٹھائین اور حکم کرین کہ اپنے زیر شکم کو زور سے سوتے اور نچوڑے اور بہ تکلف لڑکا
نیچے پر اپنی طبیعت کو آمادہ کرے اور اپنی کمر کو [illegible] گاہ تنگ دبائے پھر یہ عورت قریب ہی کہ بچہ جن دے۔ کبھی احتیاج ہوتی ہی
کہ اوسکی فرج کو لوب [illegible] آہستہ کھولدین تاکہ اوسکے رحم کا منھ کھلجائے۔ واجب ہی کہ زچہ کے لٹانے کی شکلون کا امتحان کیا جائے
اور دیکھا جائے کہ اوسکو اوندھا منھ کے بل لٹانا یا چت لٹانا یا کسی پہلو پر لٹانا ان شکلون مین سے کون سی شکل ایسی ہی
کہ لڑکے کا منھ [illegible] فرج کے آجاتا ہی اور ولادت مین آسانی ہوتی ہی۔ خبردار رہنا چاہیے کہ دائی جنائی کو کبھی اختیار نہ دے کہ
سختی سے حاملہ عورت کے ساتھ پیش آئے یا مزلق دواؤن سے عورت کی فرج کو بھر دے اگر یہ تدبیرین کارگر نہون پھر دواؤن
اور بخورات اور حمولات سے مدد لینی چاہیے۔ جسوقت کسی حاملہ کو صبح سویرے ادویہ مسہل ولادت گولی وغیرہ پلائی گئی ہون
اور لڑکا پیدا نہو چاہیے کہ ٹھیک دوپہر کو لوبیا اور چنے کا گاڑھا گاڑھا پانی روغن کنجد مین ملاکر پلائین پھر اگر شام ہو جائے اور
لڑکا پیدا نہو اسیقدر حمولات جنکا ہم آگے ذکر کرینگے رکھکر وہ عورت سو رہے اگر صبح ہو جائے چند بخورات جنکو ہم بیان
کرینگے اوس سے دھونی دیجائے پھر دوبارہ اوسکو وہی دوا پلائین جو گذشتہ صبح کو پلائی تھی پھر اگر اس سے بھی نفع نہو پیشاب
[illegible] پر جمائے آب [illegible] گندم دیوانہ پیسکر طلا کرین۔ اور اگر درد کی زیادتی ہو خصوصاً سردی کے سبب سے فرج مین
عورت کے کوئی روغن گرم کا استعمال کرین جسکو ہم نے قرابادین مین ذکر کیا ہی۔ بہت قدیم اور پرانے زمانہ کے طبیبون نے

جنین کے نکالنے کا ایک حیلہ از قسم حرکات کے ذکر کیا ہی ہمنے اوسکو نہین بیان کیا اسلیے کہ اوسکے فائدہ کرنے کی ہمکو امید نتھی **تدبیر اوس عورت کی جسکے بچہ کا پاؤن سر سے پہلے نکلے** واجب ہی کہ اس عورت کے ساتھ نرمی کیجاے اور بچہ کو بھی بہت نرمی سے کھینچین اور اوسکے پاؤن کو آہستہ آہستہ اولٹین پلٹین تا اینکہ سیدھا بیٹھ جاے اور اوسکی دونون پنڈلیان تھوڑی تھوڑی اونچی کرین تا اینکہ سر اوسکا اپنی جگہہ درست ہو کر بیٹھے اور اگر ان باتونمین سے کچھ نہو سکے بہت سی پٹیون سے اسکو باندھین اور جتنا دھڑ اوسکا رحم سے نہین نکلا ہی اوسکو نکالین ـ پھر اگر بدون کاٹنے کے نہ نکل سکے وہی تدبیر کرین جو مردہ بچہ کے بارہ مین ہمنے لکھی ہی **تدبیر اوس عورت کی جسکا لڑکا کسی پہلو پر پیدا ہوا** اسکی تدبیر بھی وہی ہی جو ابھی بیان ہوئی ہی اور اوپر کی طرف اوٹھا کر اسکو درست اور برابر کر دین اور بٹھانے مین اور اولٹنے مین نرمی کرین **تدبیر اوس عورت کی جسکے رحم مین ورم ہو** قیروطی اور روغنون کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ معاملہ اوس سے کرنا چاہیے جو اون عورتون سے کیا جاتا ہی جنکے بچہ فربہ ہون آسانی سے پیدا ہوے ہون یا سختی سے **تدبیر اوس عورت کی جسکے لڑکا پیدا ہونے کی دشواری بچہ کے بڑے ہو جانے سے ہو** واجب ہی کہ دائی جنائی اس لڑکے کی گرفت مین اور کھینچنے مین نرمی کرین اور تھوڑا تھوڑا کھینچین اگر اس طرح نکل آئے تو بہتر ہی ورنہ اپنے کپڑے کے کنارے سے اسکو باندھے اور آہستہ آہستہ کھینچین اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو کانٹے وغیرہ جنین پھنسانے کی تدبیر اوپر لکھی ہوئی ہی اونمین پھنسا کر کھینچین ـ اور اگر یہ بھی کارگر نہو تو ٹکڑے کر کے نکالین اور وہی تدبیر کرین جو مرے ہوے بچہ کی ہی **تدبیر اوس عورت کی جسکو عسر ولادت بسبب بچہ کے مر جانے ہو یا ایسی بری شکل پیدا ہو کہ اوسکے جینے کی امید نہو** اون دواؤنکا استعمال کرنا چاہیے جو مردہ بچہ کو نکالدیتی ہین جیسا کہ اوپر کہا گیا اور آیندہ کہی جائینگی اگر یہ تدبیر کارگر نہو سنبور سے پکڑ کر ذرہ ذرہ سے ٹکڑے کاٹ کر نکالین اور بہت جلدی کرین کہ پھولنے نہ پاوے اور اگر سر اوسکا بڑا ہو تو اوسکے چاک کرنے یا کاٹنے مین ایسی تدبیر کرین کہ جو رطوبت اوسکے سر مین ہی وہ بہ جاے **حاملہ عورت کی غشی کی تدبیر** واجب ہی کہ اوسکے منھ پر پانی چھڑکین اگر یہ خوف نہو کہ لڑکا اوپر چڑھ جاے گا اور اوسکی قوت کو خوشبو سونگھانے سے بیدار کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب اوسکو خوشبو چیزین ملا کر پلائین **ادویہ مسہلہ ولادت** تمام ایسی دوائین جو چھوٹے کیڑون اور کدو دانہ کو نکالتی ہین وہی دوائین جنین کو نکال دیتی ہین ـ اگر عورت کو پوست املتاس چار مثقال پلائین اوسیوقت بچہ پیدا ہو جائیگا ـ ہینگ اور جند بیدستر کا پلانا بھی بہت نافع ہی ـ دارچینی بھی بہت عمدہ ہی کہ دردزہ اور ولادت دونون مین آسانی ہوتی ہی ـ ایضاً جوشاندہ برگ خطمی رومی ہمراہ ماء العسل کے بھی ولادت آسانی سے کرتا ہی ـ آب حلبہ سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی ـ یہ بھی دوا جید ہی پرسیاوشان کو پیسکر کسی شراب مین بھگوئین اور کوئی روغن مناسب ملا کر پلائین ـ اسی طرح مشکطرامشیع بھی مفید ہی **حبوب جو تسہیل ولادت مین بکار آمد ہین** اونمین سے ایک یہ حب ہی جسکو بعض نوجیز قدیم اطبا نے تجویز کیا تھا اور متاخرین نے دعوی کیا کہ میرا نسخہ ہی دارچینی ابہل ہر ایک دس درہم سلیخہ جعدہ بر واحد سات درہم قرفہ مر زراوند مدحرج قسط تلخ ہر ایک پانچ درہم میعہ افیون ہر ایک دو درہم مشک چہارم ایک درہم کی اسی کی گولی بنائین اور تین مثقال یہ گولیان ہمراہ دو اوقیہ شراب کہنہ کے پلائین ـ مجھے یہ بات پسند ہی کہ افیون کی مقدار کم کر دیجاے اور بجاے دو درہم کے

ایک ہی درہم ڈالی جاوے ۔ دوسری گولی اہل دس درہم سداب پانچ درہم حرمل چار درہم حلتیت اشق مجیٹھہ ہر ایک تین درہم ان دواؤن کی
گولیان بنائین اور ایک درہم کسی ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائین جو ادرار حیض کرتا ہو جیسے اہل شکاعی (شنبلید) اور مجیٹھہ کا جوشاندہ
یا لوبیاے سرخ کا جوشاندہ سداب کے نچوڑے ہوے پانی مین ملا کر پلائین یہ نسخہ بہت عمدہ ہی اہل دو درہم ہینگ نصف درہم
مجیٹھہ نصف درہم یہ ایک مقدار شربت ہی ۔ ایضًا زراوند طویل فلفل مُر سب ہموزن لیکر گولیان بنائین مقدار شربت تین درہم
ایک وقیہ آب ترمس کے ہمراہ روزانہ ہی کہ اس سے استفراغ دزدت ہوتا ہی اور رحم پاک بھی ہوجاتا ہی اسی کے مثل جملہ فوائد مین یہ بھی
دوا ہی حقل ازرق مُر اہل سب کی گولیان بنائین اور استعمال کرین کہ اسقاط کروے گی اور ولادت باسانی ہوگی ۔ یہ معجون بہت
عمدہ ہی کہتے ہین کہ اسکا مثل نہین ہو سکتا مُر جند بیدستر سیعہ ہر ایک یہ مثقال دارچینی نصف مثقال اہل نصف مثقال
شہد ملا کر معجون طیار کرین مقدار شربت دو مثقال اور بہتر یہ ہی کہ اس معجون کو کسی شربت مین ملا کر پئین کہ نہایت درجہ کا فائدہ
ہوگا ۔ ضمادات اور طلاؤن کا بیان ۔ شحم حنظل عصارہ رطبہ عمدہ دوا ہی اور اسی مین عصارہ سداب بھی ملایا جاوے اور تھوڑی سی مُر
اوسمین داخل کر کے پیڑو سے ناف تک طلا کرین ۔ حمولات قوی اوتارنے مین اوس چیز کے جو چھوٹ کر رحم مین رہجاتا ہی صوف کا
ٹکڑا عصارہ شحم حنظل اور سداب مین ڈبوئین اور حمول کرین یا زراوند کو صوف کے ٹکڑے مین آلودہ کر کے حمول کرین یا بخور مریم
سے حمول کرین یا مویزج کو یا قثاء الحمار کو یا کندش کو یا ایک شیاف خربق سیاہ و شیر تلخہ گاؤ کا حمول کرین کہ زندہ یا مردہ جیسا بچہ ہوگا
پیدا ہوجاوے گا ۔ جو دوائین کہ براہ خاصیت یہ فعل کرتی ہین وہ یہ ہین جس عورت کو عسر ولادت ہو اوس سے کہا جاوے مقناطیس
اپنے بائین ہاتھ مین رکھے یا گدہے کا سم جلا کر اوسکی راکھ کو طلا کرے یہ نہایت مفید ہی یا گدہے کا سم جلا کر اوسکی دھونی لے اسی طرح
گھوڑے کے سم کی خاصیت ہی اسی طرح ماہی شور کی آنکھ کی دھونی لینی ۔ بعض کا یہ قول ہی کہ اگر مونگا داہنی ران مین عورت کے
لٹکایا جاوے عسر ولادت کو نافع ہی یہ بھی کہا گیا ہی کہ اگر حاملہ کی ران پر بیضہ خشک جسکو اومطراطون وزیقی کہتے ہین لٹکایا جاوے اوسکو
دردزہ نہوگا یہ بھی کہتے ہین کہ اگر زعفران کو پیسکر گھولین اور اوس سے کوی نقش وغیرہ کی صورت لکھکر اوسکو نہادین بچہ
نکل آوے گا ۔ دھونی مُر کی اگر دیجاوے تو یہ بھی بہت عمدہ ہی دوسری دھونی مُر بیروزہ جاؤشیر تلخہ گاؤ مین ملا کر دھونی دیجاوے
اور دوا ایک مثقال ہونی چاہیے اور دھونی زرد گندھک اور مُر سرخ رنگ تلخہ گاؤ اور بیروزہ کی دھونی دیجاوے ۔ سانپ کی
کینچلی کی دھونی دینی یا کبوتر کی بیٹ کی دھونی سے بھی سہولت ولادت مین ہوتی ہی اور بسا اوقات کینچلی کی دھونی سے جنین
مرجاتا ہی جاؤشیر کی دھونی تنہا دینے سے بھی ولادت مین سہولت ہوتی ہی اور اسی طرح باز کی بیٹ کی دھونی یہ بھی لڑکا جسوقت
پیدا ہووے اوسی وقت دیجاوے بہت نفع دیتی ہی اور یہ ایسی بات ہی کہ جسکے بیان سے ہم فن کلیات مین فارغ ہوچکے اوسی
مقام پر اسکو دیکھنا چاہیے **نفساء کے احوال کا بیان** نفاس کا زمانہ نرینہ اولاد کے بعد تیس دن سے زیادہ نہین رہتا ہی
اور لڑکیون کی ولادت کے بعد چالیس دن تک یا دس سے کچھ زیادہ رہتا ہی ۔ نفاس والی عورت کو بہت سی بیماریان عارض
ہوتی ہین جیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہوجانا ۔ زیادہ خون جاری ہونے سے سقوط قوت کی نوبت پہونچتی ہی اور
خون بند ہونے سے ایسی ایسی تپین پیدا ہوجاتی ہین جنکا علاج دشوار ہوتا ہی اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہین جو بدشواری
علاج قبول کرتے ہین ۔ کبھی اس عورت کو پھوڑے بکثرت عارض ہوتے ہین عسر ولادت کے سبب سے اور کبھی اسکا پیٹ

پھول جاتا ہے اور اکثر مر جاتی ہے۔ نفاس کا خون سیاہی میں زیادہ ہوتا ہے [illegible] حیض سے اسلیے کہ یہ زمانہ دراز تک بند رہا ہے [illegible]
نفاس کا علاج جس وقت خون نفاس کا زیادہ آتا ہو [illegible] ہاتھوں کو پٹی سے باندھ دیں اور اوسکے پیٹ پر [illegible]
سرکے میں بھگو کر رکھیں اور شیاف گلنار اور کہربا اور گل سرخ اور کندر کا شراب میں ملا کر رکھیں۔ اور کافور جن دواؤں میں ملتا ہو
اون سے اجتناب کریں کہ ایسی دواؤں سے رحم میں خرابی پیدا ہوتی ہے اسلیے [illegible] عصبانی ہے منجملہ اون دواؤں کے جن کو خون نفاس
روکنے کی خاصیت ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر سور کا فضلہ صوف میں لپیٹ کر اوسکی رانوں میں لٹکا دیں تو خون بند ہو جائیگا۔ نفاس کم
کم آنے کی تدبیر جس وقت حاملہ [illegible] تا کہ [illegible] اسباب کا ہے کہ خون اسے کم آئے گا یا کمی آمد خون کی
ظاہر ہو جاوے تو صدائے [illegible] تدبیر یہ ہے کہ [illegible] خون کے اور ادرار میں کوشش کیجاوے اور خون پتلا کر دیا جائے اسلیے کہ اگر یہ بند ہو جائیگا
اور ورم پیدا کرے گا۔ چھینک لانا بھی اسکے واسطے نافع ہے۔ اور دھونیوں کے اقسام میں سے یہ ہے کہ حرمل اور رائی اور مر اور
مقل کی دھونی دیں۔ ایضاً شونیز (؟) کی دھونی یا گندھک کے سم کی یا گھوڑے کے سم کی دھونی دیں پھر اگر ان چیزوں سے
کچھ فائدہ نہو تو فصد صافن کی ضرورت ہے تا استفراغ اور ورم پیدا ہونیکے ضرر کو منع کر دے اور بیشتر اس فصد سے ادرار خون کا
بھی ہو جاتا ہے یا بعض کی فصد بھی اس بارہ میں قوی ہے بہ نسبت اور رگوں کی فصد کے۔ نفساء کے حمیات کی تدبیر [illegible]
پلانا مفید ہے کیونکہ کبھی فائدہ کرتا ہے اور حیض بھی نہیں بند کرتا ہے اسی طرح آب انار شیریں بھی اچھا ہے۔ اکثر انکی تپ حیض کے
بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے کہ جس وقت فصد صافن کا علاج کیا جاوے نفع ہوگا۔ نفساء کے پیٹ پھول نیکا [illegible]
سعوطوں (؟) کھلائی جاوے اور گلقند بھی مفید ہے اور سکبینج اور [illegible] اور مصطگی ہموزن کو استعمال کریں۔ رحم کی تدبیر [illegible]
اقسام کے ورم ہوتے ہیں اونکی غرض سے اس عورت کو نیم گرم پانی میں بٹھانا چاہیے اور مقامات معلومہ کی تحریر [illegible]
اور نیم گرم ہو کر تی چاہیے رحم کے زخم کی تدبیر مرہم سپید وغیرہ سے اوسکا علاج کریں اور جو مرہم قابل ایسے زخموں کے ہیں [illegible]
ہیں ہوتے ہیں اونسے علاج کریں۔ دوسرا مقالہ تمام امراض رحم کے بیان میں سوائے اون امراض کے جو [illegible]
اقسام سے ہیں خواہ حمل میں اور ورم کے [illegible] احکام حیض کا بیان حیض کی قسم معتدل جو اپنی مقدار میں نہ کم ہو نہ زیادہ اور کیفیت
بھی اوسکی معتدل ہو اور اوسی زمانہ میں جاری ہو جو کہ عادت براہ طبیعت اس عورت کے ہے اور ہر مرتبہ جب آئے [illegible]
معمولی میں اسی عمدگی سے آتا ہو ایسا حیض اس عورت کی صحت کا سبب ہوتا ہے اور اسکے بدن کا تنقیہ ہر ایک [illegible]
موذی سے کرتا ہے جو مضر اسکو براہ کیفیت اور مقدار کے ہو۔ اسی طرح اس عورت کے عفیفہ اور پاکدامنی [illegible] شہوت
جماع کی از حد بڑھنے کو روکتا ہے۔ معتدل زمانہ حیض کا یہ ہے کہ بیس روز کا طہر یعنی زمانہ خون نہ دیکھنے کا [illegible]
آتا ہو اور بیس روز تک اسکی حد ہے یعنی زمانہ طہر کا حیض سے تیس روز تک بھی کھنچ جاتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کم مثلاً
پندرھویں روز خواہ سولھویں روز یا سترھویں روز حیض کا آنا یہ امر طبعی نہیں ہے۔ جب خون حیض اپنی طبعی حالت سے
متغیر ہو جاوے بہت سے امراض کا سبب ہوگا۔ کمتر یہ بات ہے کہ حیض اپنے زمانہ اعتدال میں متغیر ہو جاوے۔ تغیر حیض کے
مضار جو بوجہ زیادتی آمد خون کے ہیں عورت کا ضعیف ہونا اور سحنہ کا متغیر ہونا اور نطفہ کے روکنے پر کمتر قادر ہونا [illegible]
زیادہ کر دینا جو اولاد اوسکی ہو وہ بھی ضعیف ہو اور بعد ولادت کے حبس خون ہو جایا کرے۔ احتباس حیض [illegible]

اور حیض کی کمی آمد کے مضار یہ ہین کہ بہت سے امراض کا ہیجان ہوتا ہی وہ امراض جو امتلائی ہین اور اسم پر اس عورت کو
ماندگی ہو جاتی ہی اور درد سر اور تمام اعضا کا درد اور تاریکی چشم اور کدورت حواس اور اقسام حمیات کا عروض ہوتا ہی
اور استلا اوعیہ منی ہو کر شہوت جماع کرانے کی اس پر غالب ہوتی ہی اس سبب سے عفیفہ اور پاکدامن نہین رہتی ہی
اور نہ قابل اولاد کے ہوتی ہی اگر حمل بھی اسکا رہ جاے اسلیے کہ رحم اسکا فاسد اور بگڑا ہوا ہوتا ہی اور منی بھی اسکی خراب
اور فاسد ہوتی ہی — انجام کار مین ایسی عورت اختناق رحم مین گرفتار ہوتی ہی اور ضیق النفس اور سانس کا بند ہو جانا اور
خفقان اور غشی اسکو لاحق ہوتی ہی — اکثر ایسی عورت کو حبس بول اور تقطیر بول بسبب سُدّہ پیدا کرنے مواد ہذا کے
لاحق ہوتا ہی — کبھی ایسی عورت کو نزف الدم اور خونی قی عارض ہوتی ہی خصوصًا باکرہ عورتونکو — اور یہ امراض دوری ایسی
عورات مین بحسب اختلاف اونکے امزجہ کے مختلف طور پر ہوتے ہین — اگر عورت صفراوی مزاج ہی اوسکو امراض صفراویہ
لاحق ہونگے — اور اگر اوسکا مزاج سوداوی ہی امراض سوداویہ عارض ہونگے اور بلغمی مزاج مین امراض بلغمی اور
دموی مزاج مین امراض دموی پیدا ہونگے — بعض عورتونکو حیض کے ایام کا مسٹ جانا اور پھر خون کا نہ آنا جلد عارض
ہو جاتا ہی کہ چالیس برس کی عمر خواہ پینتیس ہی برس کی عمر مین انکو حیض آنے سے فراغ ہو جاتا ہی اور بعض عورات کو جب
پچاس برس کی عمر پوری ہو تب جا کر انقطاع حیض ہوتا ہی — کبھی حیض کے بند ہو جانے سے عورت کا حال متغیر ہو کر مردونکے
حالات سے مشابہت پیدا کرتا ہی جیسا کہ ہمنے باب احتباس حیض مین اسکو لکھا ہی — کبھی جو عورت کہ اوسکا زمانہ حیض
آنے کا گذر چکا ہو اوسکی یہ صورت ہوتی ہی کہ دودھ اوسکے پستان مین خود بخود پیدا ہو جاتا ہی ایسی علامت سے معلوم ہوتا ہی
کہ اب سن یاس کو پہونچ گئی — کبھی احتباس حیض بوجہ فربہی اور موٹای رحم کے ہوتا ہی افراط روانگی خون حیض حیض کے
خون میں افراط کبھی بسبیل دفع طبیعت کے ہوتی ہی یعنی طبیعت فضول بدنی کو دفع کرتی ہی اور یہ افراط محمود اور پسندیدہ ہی بشرطیکہ
زیادتی فاحش نہو اور سیلان زائد غیر محتاج الیہ نہوتا ہو — کبھی افراط حیض کسی مرض کی وجہ سے ہوتی ہی اور یہ مرض یا کسی خرابی
حالی رحم سے ہوتا ہی یا خون حیض ہی کی زیادتی خرابی سے اسکی زیادتی آمد نہین ہوتی ہی — رحم کی خراب حالی یہ ہی کہ رحم مین
ضعف آگیا ہو یا کسی اور طرح خرابی رحم مین اوسکے سوء مزاج کے سبب سے آگئی ہو خواہ آکلہ رحم یا بواسیر رحم یا حکہ اور
خارش اور شقاق رحم پیدا ہوا ہو یا اینکہ رحم کی رگونکا منھ کھل گیا ہو خواہ وہ رگین کٹ گئی ہون یا پھٹ گئی ہون
کسی بدنی سبب سے خواہ کسی سبب خارجی سے کہ چوٹ لگی ہو خواہ گر پڑنے سے اوسے کوی صدمہ پہونچا ہو یا اور کوی بات
ایسی پیش آئی ہو کہ رحم مین سوء مزاج پیدا ہوا ہو — خواہ ولادت کے خراب طور پر ہونے سے افراط حیض کا مرض لاحق ہوا ہو
بوجہ سوء مزاج رحم کے خواہ عسر و لادت کی وجہ سے رحم مین سوء مزاج آگیا ہو — خواہ حمل کی شدت اور سختی ایسی ہوی جسنے
مزاج رحم کا خراب کر دیا ہو — خون کی وجہ سے افراط حیض اسطرح پر ہوتی ہی یا تو خون مین جوش اور غلیان آگیا ہی یا خون مین
کثرت ہی یا خون کا نکلنا زیادہ قوت سے ہوتا ہی جو قوت طبعی کے خلاف ہی اور جو اصلاح بحال طبیعت مناسب ہی اوس مین
نہین ہی — ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ خون حیض جو تدبیر اور تصرف سے طبیعت کے آتا ہی وہ اوسکی کیا کیفیت ہوتی ہی — یہ دونون
قسم خون حیض کی یعنی طبعی اور غیر طبعی مختلف ہین اگرچہ بہت دنون تک بھی جاری رہین اور بدون ضعیف کر دینے

[illegible] کے بند ہونے سے یا اسلئے کہ خون کا اشتعال اور گرانی بدن زیادہ ہوا گرچہ وہ خون اپنی کمیت اور کیفیت مین حد اعتدال سے تجاوز
[illegible] یا اسوجہ سے کہ حدت اور تیزی خون کی زیادہ ہو یا رقت قوام اور لطافت اوسکی بڑھ گئی ہو بسبب حرارت کے خواہ بوجہ کثرت
مائیت کے [illegible] یا رطوبت کا غلبہ اوسپر ہوا ہو۔ علاوہ بران جب خون جاری ہوتا ہی پہلے تو رقیق اور پتلا ہوتا ہی اور
تھوڑا تھوڑا نکلتا ہی پھر [illegible] اوسمین غلظت آتی جاتی ہی اور یہ غلظت قوام اوسکا چندے برقرار رہکر پھر اس غلاظت سے اوتر کر
پھر رقیق ہونے لگتا ہی اور اوسمین لطافت پیدا ہوتی ہی یہی حال خون کا ہر ایک نزف الدم مین ہوتا ہی کسی سبب سے ہو
[illegible] پیدا ہوا ہو اسکا سبب یہ ہی کہ رگونکے منھ اور راہین خون کے آنے سے پہلے وہ تنگ اور چھوٹی چھوٹی
ہوتی ہین [illegible] تنگ ہو جاتی ہین [illegible] بعد کشادگی آپس مین منضم اور پیوستہ ہو جاتی ہی۔ جب
خون [illegible] مین افراط ہو جاتی ہی ضعف اشتہا بھی اوسکی طبیعت سے پیدا ہوتی ہی اور ضعف ہضم یعنی غذا پچ جانے کا ضعف اور
اطراف کا تشنج اور بہت بری رنگ کی خرابی بھی پیدا ہوتی ہی۔ اور اکثر اسکے بعد استسقا بھی ہو جاتا ہی۔ اور اکثر زیادہ بہ آمد ہونا خونکا
غلبہ صفرا بھی پیدا کرتا ہی اور صفراوی حمیات کی کثرت ہوتی ہی جو لازم ہوتے ہین ما اشتعال حرارت لذاعہ کا ہوتا ہی جو خونکی موجودگی
اوسکی تعدیل کرتی تھی۔ ایضاً قشعریرات اور پیہم پھریریان آتی ہین۔ جسوقت یہ حرارت عارض ہوتی ہی سقوط اشتہاے طعام
کی زیادتی ہوتی ہی وہ سقوط اشتہا جسکو ضعف معدہ نے بوجہ نہونے خون کے واجب کر دیا تھا۔ پشت مین درد اوٹھتا ہی
بسبب تمدد اور کھچاؤ پٹھونکے جو وہان تک ملے ہوے ہین ایک دوسرے سے وصل پیدا کر رہا ہی۔ کبھی ارحام کا نزف الدم بوقت
کثرت ارش باران زیادہ ہوتا ہی علامات جو سیلان حیض بہ سبیل دفع طبیعت کے ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ اوسکے بہنے سے
کوئی ضرر نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ انجام مین اوس سے نفع ہوتا ہی اور نہ اوسکے ہمراہ کسی قسم کی ایذا اور نہ قوت مین کسی طرح سے تغیر
ہوتا ہی اور اکثر یہ سیلان حیض اونہین عورات کو ہوتا ہی جو ناز و نعمت کی پروردہ ہون اور تنومند فربہ ہون۔ جو سیلان حیض
بسبب امتلاے عام کے عارض ہو کہ طبیعت نے اوسکو دفع کیا ہو یا طبیعت کا غلبہ ہوا اسوجہ سے وہ خون دفع ہوا اوسکی
علامت چہرہ کا امتلا اور تمام بدنکا امتلا اور رگونکی پرے وغیرہ ہوتی ہی اور نیز دیگر علامات امتلا کے جو معلوم ہین۔ کبھی
اسکے ہمراہ درد ہوتا ہی اور کبھی نہین بھی ہوتا ہی اور جب تک یہ سیلان ضعف نہ پیدا کرے ہرگز اسکو بند نہ کرنا چاہیے۔ ایسے
خونکے ہمراہ جو خلط غالب برآمد ہوتی ہی اوسکی شناخت کا یہ طریقہ ہی کہ خونکو خشک کرین بعد ازآن تامل کرکے دیکھین کہ آیا
سپیدی مائل ہی خواہ زردی یا سیاہی لیے ہوے ہی یا فرق اوسمین ہی بعد اسکے جو خلط غالب سمجھ مین آے اوسی کا استفراغ
کرین۔ جو سیلان خون بوجہ ضعف رحم کے پیدا ہوا ہی اور اسوجہ سے کہ رحم کی رگونکے منھ کھل گئے ہین اوس پر دلالت خون کی
صاف ہونے سے ہوتی ہی اور یہ بھی ہی کہ درد اوسکے ہمراہ نہین ہوتا ہی۔ اگر افراط حیض بسبب حدت خون کے ہو اوسکی شناخت
رنگ اور تیزی اور سرعت خروج سے اور بہت جلد اوسکے بند ہونے سے کیجاتی ہی اسلیے کہ وہ رقیق ہو رہا ہی بسبب مائیت اور رطوبت
خونکے پس ضرور ہی کہ وہ خون مائی ہوگا اور گرم نہوگا بلکہ سرد ہوگا بروقت خروج کے اور قوابض کے استعمال سے ضرر ہوتا ہوگا
اور کبھی ایسے مین کچھ آثار مشابہ حمل نمایان ہونگے۔ اور کبھی اوسے مثل دردزہ کے ایک درد ہوگا اور عوض بچہ جننے کے ایک
رطوبت کو جنے گی اور اوسکے بدنکے عضل بہت ڈھیلے ہونگے اور اونکا ڈھیلا پن ایسا ہوگا گویا کہ یہ نرمی انھین نطفہ منعقد

ہونے سے آتی ہی یعنی جسطرح حوامل کے حیض بعض نوبت آجاتی ہی جسوقت کہ جنین سے حاملہ ہوتی ہین - اور اکثر ایسی عورت کو وہ معالجات
مضر ہوتے ہین جو اوسکی حرارت کو بگہلا دینے سے خون کی مائیت اور رقت تو ام پیدا کرین - جو افراط حیض بوجہ قروح کے ہو اوسکے
ہمراہ پیپ اور درد بھی ہوتا ہی - جو افراط حیض قروح آکلہ کی وجہ سے ہو وہ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہی اور سیاہ ہوتا ہی جیسے دردی شراب
وغیرہ کی خصوصًا اگر یہ خون اوردہ اور بسا اوقات کہ گون سے آتا ہو اور شرائین سے نہ آیا ہو - اور اگر آکلہ رحم کی گردن مین ہو سیاہی
رنگ مین اوسکے کم ہوگی اور اگر اندر جگہ اور فم رحم مین آکلہ ہوگا اوسکا چہو لینا اور مس کرنا بھی ممکن ہوگا - بواسیر کی وجہ سے
جو افراط حیض ہو اوسکے آمد دورہ سے ہوگی اور وہ دورہ سوائے دورہ معمولی حیض کے ہوگا اور کبھی اسکے لیے دورہ بھی نہین
ہوتا ہی بلکہ ایسا استلا کے ہوتا ہی اور علامات بواسیر رحم کے ظاہر ہوتے ہین اور خون اکثر تو سیاہ ہوتا ہی ہان اگر شرائین سے خون کے
آمد ہو اوسوقت سیاہ نہوگا - کبھی باسوری خون کی آمد قطرہ قطرہ کرکے ہوتی ہی اور اکثر ہمراہ بواسیر رحم کے درد سر اور سرگرانی
اور درد احشا مین اور درد جگر اور درد طحال بھی ہوتا ہی - پہر جسوقت خون جاری ہوکر انھین بواسیر سے نکل جاے یہ اعراض
دفع ہوجاتے ہین علاج پہلے ہم علاج نزف الدم کا بطور عام بیان کرکے پہر انھیں مین علاج استحاضہ لکھین گے - جو سیلان خون بوجہ
دفع طبیعت کے ہو اور افراط حیض بوجہ امتلا کے ہو اور گرانی خون کی بدن پر ہو کر یہ خون حیض جاری ہوا ہو ایسی افراط حیض کے
نسبت یہی مناسب ہی کہ بند نہ کیا جاے جب تک خوف اس امر کا نہو کہ ضعف پیدا ہوگا - اور اکثر اوقات فصد کرنی فقط اسکے
علاج مین کافی ہوتی ہی کہ انتظار ضعف پیدا ہونے کا نکرین اور فصد کر دین اسلیے کہ فصد سے جذب مادہ خلاف جہت مین
ہوتا ہی اور امتلا مادہ دور ہوجاتا ہی - اگر سبب اس امر کا حدت اور صفراویت خون کی ہو استفراغ صفرا کرین خصوصًا بذریعہ
شاہترہ اور ہلیلہ کے اسلیے کہ ان دونون مین قوت قابضہ بھی ہی - اگر سبب اس مرض کا مائیت ہو اوسکا احدار کرین اور احدار سے بعد
اوسکو بطرف جلد کے کہینچ لائین کہ اوسکو صمغ عربی اور کتیرا پلائین - اور اگر سبب اسکا ضعف رحم ہو اوسوقت ادویہ قابضہ کے
ہمراہ ادویہ مقویہ جو معطر اور خوشبو ہون اور بالخاصیت بھی مقوی ہون - اور اگر سبب قروح کے یہ افراط حیض ہوتی ہو اودیہ
مرکبۃ الاثر سے علاج کرین کہ اونمین ادویہ مغریہ اور قابضہ اور مخدرہ داخل ہون - بواسیر کی وجہ جو افراط حیض ہو اوسکا علاج وہی ہی
جو بواسیر کا علاج ہی - تخم کتان ہمراہ آب گرم کے پلانا بھی مفید دوا ہی - اوقات راحت کی مراعات کرنی ضرور ہی اگر یہ سیلان خون
بطور دورہ کے ہوتا ہو پس بر وقت نہونے دورہ کے علاج کیا جاے اور زمانہ دورہ مین فقط تسکین پر اعتماد کیا جاے - جب
خون کے سیلان مین از حد افراط ہوجاے اوسوقت واجب ہی کہ بندش رباطات وغیرہ کی بدن پر کیجاے اسطرح پر کہ پہونچون کی
جڑ سے ہاتہونکی بندش کرین اور رانون کی جڑ سے پاؤنکی بندش کیجاے دونون جڑھون تک بعد ازان محاجم یعنی سینگیان پستانکے
نیچے رکہین اور اس مقام سے وہان تک وتر تے اور سینگیان لگاتے چلے آئین جہان وہ رگین چڑھتی ہین جو رحم سے دونون پستان تک
آتی ہین اور پہر اونکو چوسنا شروع کرین جسطرح سینگی والیان چوستی ہین اور سینگیان بڑی بڑی ہونی چاہیین جالینوس اور دوسرے اطبا
تو یہی کہتے ہین کہ اس تدبیر سے خون فورًا بند ہوجاے گا پہر اسکے بعد اور اقسام کے علاج کرنے چاہیین کبھی اس خون کو
یہی تدبیر بند کر دیتی ہی کہ سینگیان دونون کولون کے بیچ مین رکہین - واجب ہی کہ جس عورت کا خون اسطرح پر جاری ہو
اوسکی غذا اندہ کی بیضہ نیمبرشت تجویز کیجاے اور اسی طرح جو غذا کہ سریع الہضم ہو اور مقوی بھی ہو - اکثر اوقات مالشعیر

رینے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسا ماء اللحم جو قوی ہو اور سماق کی ترشی اسمیں پڑی ہو اور کباب کے اقسام اور بھنے ہوئے گوشت
جو بخوبی بھنے ہوں اور قسم جبہ سے ہوں اور دو تو ایسی عورتوں کو ضرور ہی کھلائی جائیں اور اسی طرح سے اشربہ طبیہ یعنی ستو اور
نشاستہ کے اقسام ہیں۔ شراب تازہ اور غلیظ جو شیرین ہو تھوڑی سی دینی چاہیے اور شراب کہنہ اور رقیق شراب سے پرہیز
کرنا لازم ہے اکثر گاؤ اور سکو بنیز شہد تازہ کا مفید ہوتا ہے۔ ادویہ مشترکہ خصوصاً ایسے نزف الدم کو جو گرم ہو اور خون میں
حدت بھی ہو پس بارتنگ بہترین ادویہ ہے بلکہ اوسکے نظیر کوئی دوا نہیں ہے اور اکثر پلانے سے اور پچکاری دینے سے ہر گونہ نفع
کرتا ہے اور نزف الدم کو مفید اور غیر مرض دونوں کو نفع دیتا ہے اور سرکہ پلانا بھی مفید ہے اور کتا فور کا استعمال پلانے میں اور حمول
کرنے میں دونوں طرح سے نافع ہے منجملہ ایسے ہی ادویہ کے دودھ کو بہ ترکیب ذیل پلانا چاہیے کہ دودھ میں خبث الحدید کو
گرم کرکے بجھائیں اور چند مرتبہ جوش دیں اور اوسی دوا کو بجھائیں اور جوش پورا دینا چاہیے بعد ازاں ہمراہ قوابض
ادویہ کے روزمرہ تناول کریں بوزن تین اوقیہ کے۔ ترشہ اترج کا رب بھی مفید ہے۔ اسی طرح صمغ عربی ہمراہ کتیرہ کے
اور تخم کتان ہمراہ آب گرم کے۔ اقراص طباشیر کافور ملا کر بھی نافع ہیں اور قرص گلنار بھی۔ صفت دوائے جید کی جسکے منفعت
کی حد نہیں ہے اور تجربہ بھی ہے۔ موصیائی گل مختوم گل ارمنی پھٹکری مازو دم الاخوین سب ہموزن پیسکر اسمیں سے ایک درہم
اور کافور بوزن دو حبہ شکر ایک دانگ ان سب کو شربت آس ایک اوقیہ ملا کر تناول کریں۔ ایضاً اقاقیا گلنار مازو [illegible]
اور شادنج سماق پاک کردہ از دانہ وغیرہ اور مر اور کندر افیون سب کو برابر لے اور شربت آس میں آمیختہ کرکے بقدر نصف درہم کے
تناول کریں۔ ایضاً زاج الاساکفہ اور جفت بلوط اور مر اور کندر اور افیون کی گولیاں طیار کریں اور ایک درہم خوراک اسکی ہے
اور یہ حب بہت عمدہ ہے۔ ایضاً چلپاسہ کی راکھ دو درہم آب سماق اور آب بہی اور آب غورہ خام کے ہمراہ۔ غذا ان لوگوں کی
قبل ازانکہ انکی قوت بڑھانے کی حاجت ہو الام اور قرنفل و مصوص تجویز کرنی چاہیے اور یہ جملہ اقسام غذا گوشت بزغالہ
اور پرندہ طائران کوہی سے طیار کریں اور طبیخات اور عدسیات جو سرکہ سے بنائی جاتی ہیں اور ترشی اونمیں داخل ہو اور ان
جملہ اقسام اغذیہ کو سرد کرکے کھانا چاہیے اور جو غذا گرم ہو خواہ اوسکی تاثیر گرم ہو یا اینکہ ابھی تازہ طیار ہونے سے پکانے کی گرمی
اوسکی بر طرف نہوئی ہو اوس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ حمولات مشترکہ جو ہر ایک افراط سیلان خون کے واسطے مفید ہوں
اونمیں سے یہ بھی ایک حمول ہے مرتکا اور زاج اور گلنار اور گل مختوم اور گل ارمنی اور سرمہ وغیرہ۔ یہ نسخہ جید ہے قلقطار اقاقیہ
قشور کندر اور سرمہ سب کو پیس کر قرص طیار کریں اسی قرص سے ایک مثقال اور گل ارمنی صمغ عربی کہربا ملکر ایک مثقال
کسی عصارہ قابضہ میں جو بقدر دو اوقیہ کے لت کرکے رحم میں بطور بیان سابق کے حقنہ کریں جو طریقہ رحم میں حقنہ کرنے کا سابقاً
معلوم ہو چکا ہے سوا اینکہ نصف درہم شبت اور ایک درہم بزرالبنج ایک دانگ افیون بطور متعارف حمول کریں۔ یہ نسخہ ہمارا آزمودہ ہے
تخم خرفہ کہربا صمغ عربی پوست بیضہ سوختہ کاغذ سوختہ ہر ایک دو درہم استخوان سوختہ کتیرا ہر ایک تین درہم سب کو ملا کر یکجا کریں مقدار
شربت تین درہم ہمراہ رب بہی کے۔ فرزجہ کا نسخہ یہ بھی عمدہ ہے خصوصاً اگر تاکل ہو گیا ہو اور قروح پڑ گئے ہوں اور وہ
ادویہ یہ ہیں تنور کی ٹھیکریاں اور عصارہ لحیۃ التیس اقاقیا سب کو یکجا کرکے فرزجہ طیار کیا جاوے مازو ہی خام کے پانی میں
لت کرکے۔ ایضاً مازو بے خام نشاستہ افیون پھٹکری ریوند چینی گلسرخ حب الآس جو تازہ اور سبز ہو سماق عصارہ

لحیۃ التیس جب حصرم کا غذ … شیر خشک بموزن سب اجزا
ملا کر بقدر … درہم کسی صورت مین رکھ کر … پیس مین تر کیا ہوا اور اس حمول کو تمام شب
رکھا رہنے دے – کبھی انھین دواؤن سے کاغذ سوختہ کو … ترکی لیا کرتے ہین اور ان اقراص سے ایک مثقال آب بارتنگ کے ہمراہ
پلاتے ہین – آب بارتنگ جسکو … اور اوسکے برگ اور تخم ہین اور اوسی کی جڑ ہین کہ انکو ہمراہ آس
اور گلسرخ مع اقماع کے اور پوست انار … لحیۃ التیس مازو کے جوش دین – ایک نسخہ
حمول کا یہ ہی کہ طلا وغیرہ اور کاغذ سوختہ اور … سرخ پھٹکری زیرہ سمر کہ مین بھگو کر حمول کیا جاے – ایضاً کل ادوی
اور ربہ قرظ یعنی ببول کا گوند وغیرہ آب … تمام شب حمول کرے اور بیکالے – طلا اور ربعروضات مین سے یہ ہی کہ
ناف پر طلا کرین اور اطراف رحم مین روغنہاے … مین قبض قوی ہوا اونکی تمریخ کرین – اب ہم تفصیلی علاج اوس خونکی
افراط سیلان کی طرف عود تقریر کرتے ہین جو رقت خون اور اوسکی مائیت سے عارض ہو – پس ہم کہتے ہین کہ اوسکی صورت
یہ ہی کہ مائیت کا اسہال کیا جاے اور ادرار اور تعریق سے اوسکا اخراج کیا جاے مثل طبیخ اسارون اور کرفس اور … وغیرہ کہ
ایسے اجزا سے کسی دن مسہل دیا جاے اور کسی روز … ادرار کیا جاے اور پسینا نکالا جاے اور مریضہ کے بدن کی مالش
پہلے نرم نرم کپڑون سے کیجاے اوسکے بعد کھُرے کپڑون سے اور طلا اوسکے بدن پر شہد کی کرین اور جو اقسام ضماد کے مشتی
کیواسطے تجویز ہو چکے ہین وہی ضماد بھی لگاے جائین – کبھی ان لوگونکو جو خوب کھل کر ہو جاے نافع ہوتی ہی – خلاصہ یہ ہی کہ انکی
دوا اور غذا دونون مین ایسی تجویز کرنی لازم ہی کہ تجفیف اور تغلیظ خون کی ہو جاے – اگر بسبب افراط سیلان خون کا قروح کا پڑ جانا ہو
ایسے بیمارون کو یہ مرہم نفع کرتا ہی – گلنار اور مرداسنج اور موم سے قیروطی روغن گل ملا کر طیار کرین اور اسی کا حمول کیا جاے

علاج مستحاضہ کا ایک قوام الطبا نے علاج مستحاضہ کا جداگانہ باب لکھا ہی اور یہ علاج مرکب ہی تنقیہ اور قبض سے اور تقویت بھی
ضرور کیجاتی ہی اوسکی تفصیل یہ ہی کہ ادرار حیض کی تدبیر وقت معین اور ایام عادت مین کیجاے تاکہ عادت سے پیچھے کے ایام مین
نہ آے اور پھر اوسکی حرکت مین اضطراب پیدا ہو جاے کہ کبھی عادت سے پہلے آنے لگے اور کبھی پیچھے – اور رحم اوسکا پاک کر دیا جاے
اور بعد تنقیہ رحم کے اوسکی تقویت بھی کر دین تاکہ فضول نامناسب کو خارج سے قبول نکرے – اب اس علاج کلی کے بعد
اطبا نے کہا ہی کہ واجب ہی کہ ابہل دس درہم تخم نغنع جسکو … کہتے ہین ایک درہم تخم رازیانہ دو درہم کسی دیگ مین رکھ کر
شراب خالص دو رطل اوس پر چھوڑین اور جوش دینا شروع کرین تاکہ نصف رہ جاے پھر اوس پر … ورانزروت ہر واحد
دو دو درہم ڈالین اور روغن گاؤ اور شہد ہر ایک بقدر ملعقہ ملائین اور اسمین سے ہر بار ایک ملعقہ اوسے پلائین اور عصر تک
اوسکو غذا نہ دین اور تین دن تک اسی طرح تدبیر کرتے رہین – مین کہتا ہون کہ اگرچہ یہ تدبیر اکثر اوقات نافع ہوتی ہی مگر استحاضہ
اور چند اسباب سے پیدا ہوتا ہی کہ اوسمین مجرد قبض پیدا کرنے کی حاجت ہی اور یہ قسم استحاضہ کی اوپر کے ابواب مین بیان ہو چکی ہی

قروح رحم کا بیان اور قروح کا متعفن ہو جانا – ہم نے بخوبی استدلال کر دیا ہی کہ یہ قروح رحم مین کیونکر پیدا ہوتے ہین
اور ناظر کتاب ہذا خوب سمجھ سکتا ہی کہ اسباب قروح رحم کے وہی اسباب ہین جو اور قروح کے از قسم اسباب باطنہ ہوتے ہین
اور سیلان رطوبات حادہ کا اور جراحات کا شگافتہ ہونا خواہ کسی چوٹ لگنے سے یا اور کوئی صدمہ پہونچنے اور ٹھیس لگجانے

خواہ ولادت کے خراب طور پر ہونے سے وغیرہ وغیرہ اور کبھی امور ہین جیسے کسی دوا کے استعمال سے رحم مین قرحہ پڑجاتا ہے اور وہ دوا بطور حمول کے مستعمل ہوئی ہو خواہ کسی آلہ کے کاٹنے سے قرحہ پیدا ہو گیا ہو کبھی یہ قرحہ متعفن ہو جاتا ہے اور کبھی یہ ان جملہ قروح مین جنمین پیپ اور پیپ بھی ہوتی ہے اور کبھی پاک صاف ہوتے ہین کبھی قرحہ وغیرہ کے ہوتے ہین کبھی عنق رحم مین نہین ہوتے اور کبھی عمق رحم مین ہوتا ہے ہین کبھی ہمراہ اکال اور سرطان کے ہوتے ہین اور کبھی ورم کبھی قرحہ کے ہمراہ ہوتا ہے اور کبھی ورم نہین ہوتا ہے علامات درد کا ہونا قرحہ رحم پر دلیل ہوتا ہے خصوصاً اگر قرحہ فم رحم مین ہو یا قریب اسکے کسی جگہ ہو اور مدہ کا بہنا اور طرح طرح کی رطوبات کا نکلنا بھی اوسی پر دلیل ہے جن رطوبات کے رنگ اور بو مختلف ہوتی ہین اور ادویہ حریفہ کے لگانے خواہ اور طرح سے استعمال کرنے سے ضرر ہونا اور جو قابض و مجفف ہون اونکے استعمال سے نفع ہونا بھی قرحہ پر دلیل ہے علامت اوس قرحہ رحم کی جو چرک وغیرہ سے پاک ہے یہ ہے کہ جو رطوبت خارج ہوگی بھی اور سپیدی مائل ہوگی اور چپکی ہوا ورد اوسمین کم ہوگا اور بدبو نہو علامت قرحہ رحم کی جسمین چرک وغیرہ پڑگئی ہے یہ ہے کہ بکثرت رطوبات صدیدی برآمد ہون اور جو کچھ بہکر آتا ہو پاک اور صاف نہو پھر اگر قرحہ مین عفونت بھی آگئی ہے مثل آب گوشت کے رطوبت آتی ہوگی اور اگر رطوبت ترشح کے رستی ہوگی بدبو اور خراب ہوگی اور اگر ہمراہ اکال کے قرحہ پڑا ہے جو رطوبت وغیرہ برآمد ہوگی سیاہ ہوگی اور درد شدید ہوگا اور ضربان بھی ہوگا علامت اوس قرحہ کی جسمین ورم بھی ہو یہ ہے کہ تپ لازم رہیگی اور قشعریرہ بھی لازم ہوگا اور دیگر علامات جنکو ہم ورم رحم اور اکالہ رحم اور تعفن کی علامتون مین ذکر کرینگے **تعفن رحم کا بیان** یہ مرض یعنی ایک قسم قروح رحم کا ہے اور سبب اسکا عسر ولادت خواہ جنین کا مرجانا اور ادویہ حریفہ کا استعمال ہے یا کسی دوا اور تیز رطوبت کا رحم سے بہنا اور جراحات اور زخمون کا رحم مین پڑکر متعفن ہو جانا اور یہ تعفن قریب رحم کے بھی ہوتا ہے اور عمق مین بھی ہوتا ہے اور چرک بھی ہوتی ہے اور نہین بھی ہوتی ہے جو تعفن عمق رحم مین ہوتا ہے وہ اس علامت سے خالی نہوگا کہ مختلف رطوبات بھی اوسمین نکلتے ہون اور اکثر یہ رطوبات ہمرنگ دردی شراب کے ہوتے ہین **اکالہ رحم کا بیان** ہمنے رحم کے سڑجانے کا بیان کر دیا اور اوسکی علامت اوسمین بیان کی ہے جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اور زیادہ زمانہ تک اوسکا ٹھہرنا اچھی بات نہین ہے سرطان رحم کی یہ علامت ہے کہ اوسمین درد ہمیشہ رہا کرتا ہے اور ضربان مدت ہائے دراز تک ہوتا ہے یعنی ضربان دیر تک ہوتا ہے ایسا نہین کہ جھپک ہوئی اور مٹ گئی علاجات واجب ہے کہ پہلے خوب دیکھ لین کہ قرحہ رحم چرک آلودہ ہے یا نہین اگر چرک آلودہ ہو پہلے اوسکی صفائی ماء العسل وغیرہ سے کرین اور یہ ادویہ بذریعہ پچکاری کے رحم مین پہونچائین خواہ طبیخ ایرسا اور مرہم ہائے منقیہ سے پہلے اوسکو پاک و صاف کرین اور اگر اکال ہو ایسے مرہم کی پچکاری دین جو اکال کی اصلاح کرے اور تنقیہ بدن کا بھی ہمراہ اصلاح اکال کے کیا جائے اور استعمال ایسی غذاؤن کا کرین جو موافق مزاج کے ہون اور اسکا بھی لحاظ کرین کہ یہ مرض ہمراہ ورم کے ہے یا ورم نہین ہے اگر ورم بھی ہو پہلے اوسی کا علاج کرین اور تسکین پیدا کرین اون علاجات سے جو ورم کے واسطے ہم بیان کرینگے جب رحم کی صفائی بخوبی ہو جائے اوسوقت ادویہ مدملہ اور مرہم ہائے مذکورہ سے علاج کرنا چاہیے یہ نسخہ مرہم کا ابتدائے مرض مین نفع کرتا ہے جبکہ زخم مین گوشت نہ اوگا ہو مرتک اور سپیدہ اور انزروت ہموزن لیکر قیروطی بذریعہ موم اور روغن گل کے طیار کرین اور اگر قرحہ مین چرک سپید ہو اسی قیروطی مین زنگار داخل کرلین جب زخم مین گوشت پیدا ہونا شروع ہو

اور بھرنے لگے اور بنا گوشت پیدا ہونا محسوس ہو جاے اوسوقت ... پھر مرہم سے کرنا چاہیے تو تیا ے مغسول دو جزو اقلیمیا ے
فضی سپیدہ انزروت ہر ایک جزو روغن گل اور موم ... بقیصہ عورتونکی یعنی جن عورتونکی بکارت باقی رہی ہو
جماع وغیرہ سے — ایسی عورتونکو بروقت ازالہ بکارت کے درد ... ہوتے ہین خصوصاً اگر اونکے رحم کی گردنین تنگ
ہون اور بکارت کی جھلی تنگ اور بودی کمزور ہو اور ... جو ازالہ بکارت اس عورت کا کرتا ہی بڑا ہو جسوقت
ان عورتونکو بعد ازالہ بکارت کے نزف الدم یعنی جریان خون عارض ہو اور درد ہاے شدید اونکو ستائین واجب ہی کہ آبہاے
قابضہ اور شراب اور روغن زیتون مین بٹھای جائین اور بعد آبزن ہاے مذکورہ کے قیروطیات کا استعمال کیا جاے اس طرح قیروطی
کو قیروطی کو چیتھڑے مین لگا کر کسی انبوبہ خواہ مجوف شی پر لپیٹ کر مقام معلوم مین رکھین جو التحام زائد یعنی بالکل زخم کے پور جانیکو
بھی منع کرے ورنہ سوراخ سبب بند ہو جانے کا اور جماع مین ... نہ کیجاے — اور اگر قرحہ پڑ جاے لازم ہی کہ پہلے
ادویہ منقیہ جو ریم اور چرک سے پاک کردین استعمال کرکے بعد ازان وہی مرہم لگاے جائین جو اور قسم کے قروح کے واسطے
مذکور ہو چکے ہین اور طین مختوم وغیرہ اونمین داخل کردین **شقاق رحم کا بیان** رحم کا شقاق یا اندر ہوتا ہی یا گردنین بہرحال
یہ شقاق یا تو ایسی خشکی اور یبوست زائد سے پیدا ہوتا ہی جو رحم پر طاری ہوتی ہی خصوصاً جو خشکی رحم کی بعد وضع حمل کے
ہوتی ہی — یا کسی ورم کے سبب سے شقاق عارض ہوتا ہی اور پہلے بہت خفیف عارض ہوتا ہی کہ درد بھی اوسمین تھوڑا سا
اور وہ درد زہ مین نہ چھپا ہوا یعنی درد زہ اور ولادت کے ساتھ شقاق کے درد کا امتیاز نہین ہوتا ہی اور بعد ولادت
جو کسیقدر بقیہ درد کا رہ جاتا ہی اوسکے ہمراہ بھی درد شقاق کی تمیز نہین ہوتی بعد ازان پھر یہ درد شقاق اچھی طرح ظاہر
ہو جاتا ہی خصوصاً جب وس مقام کو چھوئین — کبھی شقاق زیادہ بڑھ جاتا ہی اور بشیر مثل ثالیل اور مسون کے بڑھ جاتا ہی شقاق کا
زخم باقی رہ جاتا ہی اگرچہ مقام معلوم کا زخم جو ولادت وغیرہ سے ہو مندمل بھی ہو جاے **علامت** شقاق کی اور اوسکی شناخت
کبھی اسطرح بھی ہو سکتی ہی کہ ایک آئینہ عورت کی شرم گاہ کے سامنے رکھکر اوسکی عضو مخصوص کو کھولین اور جو شیج اور شکل
پھٹی ہوئی اور چاک زخم وغیرہ کا آئینہ مین دکھائی دے اوسے دیکھ لین — منجملہ ان چیزونکے جو شقاق پر دلیل ہوتی ہین
یہ بھی ہی کہ بروقت جماع کرنے کے درد ہو اور آلت مرد کے خون بھرے ہوے بروقت جماع کے نکلین — **علاج** شقاق دو حال سے
خالی نہین ہی یا تو اندر رحم کے ہو یا رحم کی گردنین اور قریب گردے کے ہو — اندرونی شقاق کا علاج ایسے حمولات سے کیا جاے
جو نافذ ہون یعنی اونکی ادویہ مین قوت نفوذ کی زیادہ ہو اور قطورات کے ذریعہ سے بھی علاج اوسکا کیا جاتا ہی جو پچکاری کی
طرح سے اندر پہونچائی جائین اور اونمین قابض ادویہ کے پانی مراہم مصلحہ ملاکر مستعمل ہوتے ہین جیسے وہ مرہم جو اقلیمیا اور مرداسنج
سے بنتی ہین اور مرہم شقاق مقعد بھی اونمین سیاہ قابضہ مین داخل ہوتا ہی — اور جس قسم کا علاج شقاق کا کیا جاے
اوسی کے مطابق اور مناسب ہر ایک شی لاذع اور تیز سے پرہیز بھی کرنا چاہیے — پھر اگر شقاق کے معالجہ مین کسی قدر انضاج
کی حاجت ہو مراہم باسلیقون مین چربیان مناسب ملاکر استعمال کرین — اور اگر شقاق کے ہمراہ گندگی زیادہ ہو اور اس پر
دلیل یہ ہی کہ شقاق مدت دراز کا ہو اور علاج کا اثر کمتر قبول کرے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہی اوسوقت مرہم قرالیس ہمراہ
روغن گل کے استعمال کرین — پھر اگر اس مرہم کا تحمل نہو سکے اوسکے ساتھ روغن سوسن اور علک الانباط ملاکر

استعمال کرین پھر جب کسیقدر سکون اور آرام ہو تو باشتقاق کا علاج کرنا چاہیے خصوصًا اگر شیر یہ پہنچا ہو۔ اکثر واسطے خشک کرنے رحم کے اسپر کا چھیلن یا برادہ باریک پیسا ہوا خواہ صرف پھٹکری اور زاج ہر ایک روا انتہا تو اوجھ پہنچ سے ادویہ کی حاجت ہوتی ہے۔ جو شقاق کہ خارج مین ہو یعنی رحم کے اندر نہو اوسکے علاج کی دشواری فقط اتنی ہے کہ سائیدہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور کار براری ہو جاتی ہے اسطرح سے کہ توتیا کو مرہم سا پیسکر زیتے کی زردی ملا کر استعمال کرین اور ہر وقت یہی دوا لگی رہنے دین اور مرہم سپیدہ بھی اسی طرح بکار آمد ہے اور زاج بھی **بیان رحم کی کھجلی اور قرحہ مسوس کا** کبھی رحم مین کھجلی بسبب اخلاط حاد صفراویہ کے خواہ اخلاط شورہ یا بورقی کے یا اخلاط کالہ سوداویہ کے پیدا ہوتی ہے اور ان اخلاط کا ظہور حیض کا خون سوکھا کر بخوبی ہو جاتا ہے خواہ رطوبت شور یا بورقی یعنی سیلان ہو اور نہین اخلاط سے پیدا ہوتی ہین علامتی عورت کی جو زیادہ گرم ہو بروقت منزل ہونے کے معلوم ہوا اوس سے ان اخلاط کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اکثر کھجلی مین اسقدر افراط ہوتی ہے کہ سقوط قوت کی نوبت پہنچتی ہے اور کبھی اسی عورت کو یہ بیتابی ہوتی ہے کہ جماع سے اسکا جی نہین بھرتا ہے اور طبیعت سیر ہی نہین ہوتی اور یہی قرحہ مسوس وہ ہے جو عورتون کو عارض ہوتا ہے اور جسقدر ایسی عورت سے جماع کیا جاے مرض اسکا بڑھتا جاے گا اور خراب حالی مین ترقی ہوتی جائے گی **علاج** رحم کی خارش کا علاج یہ ہے کہ پہلے تمام بدنکا تنقیہ عام فصد کے ذریعہ سے کرین اور ہفت اندام کی فصد کھولین اور پھر اگر حاجت باقی رہے باسلیق کی فصد کھولی جاے۔ اور خلط حاد کا استفراغ کیا جاے اور ہر ایک خلط کا استفراغ اونھین ادویہ سے کرین جو اوسکے مناسب ہین مثلاً خلط صفراوی کو سقمونیا سے اور بلغم کو حب اصطمخیقون سے اور سودا کو حب افتیمون سے اور جوشاندہ افتیمون سے اور منی کی تیزی اور جوش کو ادویہ مفردہ سے جو بار دہین توڑ ڈالنا چاہیے اور اون دواؤن سے جن سے اخراج منی کا ہو جاتا ہے اور یہ اخراج بقدر حاجت کے کرنا چاہیے اور مزاج مریض کا مشاہدہ کر کے طبیب مقدار اخراج منی کو تجویز کرین۔ اور فم رحم کو اقاقیا اور ہو فسطیداس اور گلسرخ اور صندل سے اور شیاف مامیثا اور پوست درخت سے اور سرکہ اور روغن گل سے آلودہ کرتے رہین ایضًا عصارہ خرفہ سے فم رحم کو تر رکھین اور اکثر ان ادویہ کے ہمراہ تخم کتان بھی ملا دیتے ہین نطول ایسے پانی سے کرین جسمین ادویہ قابضہ کو پکایا ہو اور ثفل اونکا بطور ضماد کے استعمال کرین۔ اور اگر حاجت دواے منقی رحم کے ہو شہد ہمراہ نہایت سرد پانی کے پلائین۔ یہ دوا جسکو ہم اب لکھتے ہین کھجلی کے لیے نہایت مجرب ہے۔ برگ پودینہ اور پوست آنار عدس مقشر نبیذ مین پکاکر حمول کرین ایضًا یہ دوا ہے زعفران اور کافور ہر واحد ایک دانق مرداسنگ دو دانق حب الغار نصف درہم کوٹ کر چھانین اور سپیدہ بیضہ اور روغن گل تھوڑی سی شراب ملا کر حمول کرین ایضًا ہلیلہ اور گلنار ہر واحد دو درہم حضض اور نوشادر اور شراب کہنہ سب کو اسقدر پیسین کہ سوکھ جاے اوسکے بعد روغن گل سے مقام معلوم کو پہلے آلودہ کر کے پھر اوسپر اسی دوا کو چھڑکین منجملہ بخورات کے حضض ہے اور لب حب اترج ان دونون کی دھونی دین خواہ ایک ہی کی انمین سے دھونی دین کہ یہ دھونی بہت نفع کرتی ہے **ناصور رحم کا بیان** ناصور کبھی رحم مین پڑ جاتا ہے اور اکثر یہ ناصور رحم کو توڑ کر جو اعضا کہ رحم سے مجاور اور قریب ہین وہان تک جا پہونچتا ہے تا اینکہ عانہ یعنی پیڑو کی ہڈی فاسد کر کے اوسکو متعفن کر دیتا ہے اور گردن رحم کو اوسی ہڈی کے ہمراہ بھی سڑا دیتا ہے۔ اور کبھی یہ ناصور پیڑو کے

پیچھے جسقدر جگہ باقی ہو وہان تک پہونچ جاتا ہی اور اکثر پیڑو مین خواہ پیڑو کے پیچھے چھوٹے چھوٹے سوراخ ڈالدیتا ہی اور بعضی
یہ ناصور پیڑو کی طرف رخ کرکے پھر طرف مقعد اور عضل مقعد کیطرف جاتا ہی پس بقدر احتقنہ اوسی ناصور کا ظاہر رحم سے متعلق معلوم
ہوتا ہی اور بعض مقدار اوسکی باطن رحم مین معلوم ہوتی ہی مراد یہ ہی کہ رحم کے اندر اور باہر دونون طرف اس ناصور کا ہونا
معلوم ہوتا ہی اور کبھی رحم کے ہر طرف اور ہر جانب مین یہ ناصور پہونچ جاتا ہی یہ جو قسم یا جو مقدار اس ناصور کی گردن رحم مین ہو
اوسکا علاج ناممکن ہی اور اسی طرح جو ناصور رحم کہ مثانہ اور مثانہ کے منفذ تک پہونچ جاے اور اسی طرح جو ناصور کسی عضو
عصبی تک پہونچے کہ اوسکا بھی علاج ناممکن ہی اور جو ناصور عضلہ مثانہ تک پہونچے اور دیگر اقسام ناصور رحم کے جو اوپر مذکور ہوے
اون سب کا علاج ممکن ہی اگرچہ دشوار بھی ہی اور سب سے زیادہ دشواری اوس ناصور کے علاج مین ہی جو پیڑو کے بالون کی
جگہ مین ہو خصوصا اگر پیڑو کی ہڈی مین چھوٹے چھوٹے سوراخ کردے **علامات** ناصور رحم کی شناخت یہ ہی کہ زمانہ طولانی تک
عفونت اور سیلان مدتی رہے اور درد ہمیشہ ہوا کرے اور ناصور سے پہلے ایسے قروح پیدا ہوے ہون کہ اچھے نہوتے ہون
یعنی اونکا اندمال نہوا ہو اور علاج اونکا اگرچہ برابر ہوا تھا اور زمانہ دراز اون قروح کی مدت اور علاج کا گذر چکا ہو اور
صدید بہتا ہو پھر بعد ان خرابیونکے درد کے ایسے اقسام عارض ہونے لگین جیسے کہ سرطان مین درد ہوتا ہی ناصور کا
مقام میرودنامے آلہ سے معلوم ہوتا ہی اور اوسکی انتہائی جگہ اوسی آلہ کے اندر ڈالنے سے پہچانی جاتی ہی اسطرح کہ سلائی
ڈالکر ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہی کہ یہ ناصور ابھی گوشت ہی تک پہونچا ہی خواہ گوشت سے تجاوز کرکے ہڈی کو بھی توڑ چکا ہی
اور یہ شناخت سلائی کی نوک اور کنارہ سے ہوتی ہی یعنی گوشت کی نرمی اور ملاست اور ہڈی کی سختی اور خشونت
سلائی کی نوک سے معلوم ہوجاتی ہی **علاج** ایک قسم ناصور کے علاج کی یہ ہی کہ چاک کیا جاے اور اکثر اسطرح سے
علاج کرنے مین چونکہ عضو مذکور عصبانی ہی کزاز تک نوبت پہونچتی ہی اور آواز بند ہوجاتی ہی اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہی
اور چاک کرنا بھی اوسی قدر ناصور کا ہوسکتا ہی جو دکھائی دیتا ہی اور مردار گوشت کے ٹکڑے اوسمین سے کٹ سکتے ہین
مگر احتیاطی معالجہ یہ ہی کہ ناصور پر ادویہ مجففہ کا استعمال کیا جاے اور بدن کا تنقیہ کرین اور رحم کی تقویت کیجاے
اور نگہبانی اور حفاظت رحم کی عفونت اور مواد فاسدہ سے کیجاے **ضعف رحم کا بیان** اسکا سبب سوء مزاج
رحم کا ہوتا ہی اور نسیج رحم کا تہلہل یعنی بناوٹ عروق وغیرہ کے ڈھیلے ہوجانے سے اور امراض جو پہلے عارض ہوے ہون
اونکی برداشت کے صدمہ سے بھی رحم کا ضعف عارض ہوتا ہی رحم کے ضعیف ہونے سے شہوت باہ مین کمی اور خون
حیض برآمد ہونے کی زیادتی اور منی وغیرہ کی بکثرت آمد ہوتی ہی اور حمل قرار نہین پاتا **علاج** ضعف رحم کا اوسی سوء مزاج کا
علاج کرنا چاہیے جسکے سبب سے ضعف رحم عارض ہوا ہی اور تدارک اون آفات کا کرنا چاہیے جو رحم کو عارض ہون
اور اوپر انکی شناخت ہوچکی ہی **اوجاع رحم کا بیان** سوء مزاج مختلف سے اور تار پود رحم کے ڈھیلے ہونے سے اور
امراض سابق کے عروض سے اور ریاح جنسے کشش پیدا ہو اور رطوبات ایسے جو درد پیدا کنندہ ہین انھین اسباب سے
درد رحم مین پیدا ہوتا ہی یہان تک کہ بعض اوقات رحم مین ایسا درد اوٹھتا ہی جیسے کہ امعا مین درد قولنج اوٹھتا ہی
کبھی رحم کا درد اورام اور سرطان رحم کیوجہ سے اور کبھی قروح کی وجہ سے عارض ہوتا ہی اور رحم کے ساتھ درد مین خاصکر

پیش ہوگا وہ کہ مقامات اور پستان یعنی پونکی چھاتیان اور دونون پٹھ لیان اور پیٹھ اور پیر وسب شریک ہوتے ہین اور حجاب اور پردہ اور تمام سر خصوصاً یافوخ بھی شریک ہوتا اور رحم کیساتھ ہوتے ہین یعنی رحم کے درد سے ان اعضا مین درد پیدا ہوتا ہے۔ اور پیتہ رحم کا درد بعد ایک مدت کے نہایت دس ماہ کے بعد دونون یعنی دونون کولون کی طرف منتقل ہوجاتا ہے اور وہان پر کچھ بس ٹھہر جاتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا ان جملہ اقسام کے درد کا علاج بخوبی جانتا ہے ان مقامات کے پڑھنے سے جو اوپر گذر چکے ہین پھر اسکا تکرار بیان سے کچھ فائدہ نہین ہے۔ سیلان رطوبت رحم کبھی بعض عورات کے رحم سے رطوبات متعفن کا سیلان ہوتا ہے اور کبھی بعض عورتون کے رحم سے بہنے لگتی ہے اول یعنی رطوبات کے بہنے کا سبب یہ ہے کہ فضول کی اونکے ارحام مین کثرت ہوتی ہے اور جسوقت رحم مین عفونت آجاسے حیض کے ایسے کی جو رگین ہین اونمین ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور اس مرض کے بیان کرنے اور رطوبت کے علاج کے بیان کا ایک جداگانہ باب ہم نے تجویز کیا ہے اور جوہر اس مادہ کا خون حیض کے رنگ سے بعد اسکے خشک کرنے کے پہچانا جاتا ہے اور حیض کا البتہ خواہ گدی وغیرہ جو عورتین ایام معمولی مین رکھتی ہین اوسکے دیکھنے سے بھی جوہر مادہ کی شناخت بذریعہ رنگ خون حیض کے ہوجاتی ہے۔ اور دوسرا مرض یعنی منی کا سیلان اوسکے اسباب وہی ہین جو مردونکے سیلان منی مین ہوتے ہین۔ پھر اگر سیلان منی کا بلا شہوت ہو اوسکا سبب ضعف ہضم رحم کا ہوگا اور ضعف اوعیہ منی کا ہوگا اور استرخا اوعیہ منی کا۔ اور اگر سیلان منی کے ہمراہ قدرے شہوت اور لذع اور دغدغہ بھی ہو اوسکا سبب منی کا رقیق ہوجانا اور اوسمین حدت کا آجانا ہے۔ اکثر سبب سیلان منی کا رحم کی کھجلی ہوتی ہے اور اوسکا دغدغہ اور کھجلی اور نفخ یا انزال منی ہوجاتا ہے۔ جس عورت کو سیلان منی کی شکایت ہے اوسکا نفس تنگی کرتا ہے اور شہوات طعام اوسکی ساقط ہوجاتی ہے اور رنگ اوسکا بدل جاتا ہے یعنی خراب ہوجاتا ہے ورم اور نفخ اوسکی آنکھ مین پیدا ہوتا ہے مگر اوس نفخہ مین درد نہین ہوتا اور کبھی ہے اور کبھی آنکھونکی سوجن کے ہمراہ درد بھی اوسی نفخہ مین ہوتا ہے **علاج سیلان منی کا عورتون کے** سیلان منی کا علاج بھی اوسی طرح کیا جاتا ہے جسطرح مردونکی سیلان منی کا علاج ہے۔ لیکن سوائے منی کے اور قسم کی رطوبات کا سیلان اوسکے علاج مین ابتدا تنقیہ بدنکی بذریعہ فصد کے کرنی چاہیے اور اگر حاجت ہو مسہل بھی دینا ضرور ہے بعد اوسکے رحم کا تنقیہ پہلے تو ایسے منقیات سے کرین جو ہمراہ تنقیہ رحم کے تجفیف بھی ہون یعنی خشکی بھی پیدا کرین جیسے جوشاندہ ایرسا اور فراسیون۔ اور دونون پنڈلیونکی مالش روغنہائے ملطفہ سے ادویہ حارہ ملا کر کرنی چاہیے جیسے روغن اذخر عاقرقرحا اور فلفل ملا کر اوسکے بعد ادویہ قابضہ کا استعمال حقنہ مین بھی اور پلانے کے ذریعہ سے بھی کرین۔ حقنہ رحم کا عمل بعد استفراغ اور تنقیہ بدن کے زیادہ ہوتا ہے۔ حقنہ رحم کے وہی ترحزین اور پانی کے اقسام ہین جنمین مازو اور گلنار پوست انار اور اذخر اور آس وغیرہ کو جوش دیا ہوا **احتباس حیض اور کمی آمد حیض** خون حیض جو بند ہوجاتا ہے یا تو کسی ایسے سبب خاص سے بند ہوتا ہے کہ رحم مین وہ سبب ہے یا کسی عضو مشارک کے سبب سے بند ہوتا ہے۔ خاص رحم کا سبب یا تو اصلی اور غریزی رحم کا ہوتا ہے یا اینکہ وہ سبب رحم مین نیا حادث ہوا ہے اصلی اور غریزی نہین ہے۔ دوسری طرح سے بیان سبب کا یون کرتا ہون کہ حیض کا بند ہونا یا کسی ایسے سبب سے ہے جو قوت دافعہ بدن سے متعلق ہے یا وہ سبب مادہ اور جوہر خون حیض مین ہے یا آلہ مخرج حیض مین وہ سبب ہے بس اور کہین نہین۔ قوت مین احتباس حیض کا سبب

جیسے کہ ضعف قوت بسبب کسی سوء مزاج کے عارض ہو عام اس سے کہ وہ سوء مزاج بارد خواہ یابس ہو خواہ حار یابس ہو۔ بارد سوء مزاج یا مادی ہی یا مادی نہین ہی بلکہ ساذج ہی یہ مادہ مین ہی سبب ہی یا تو اوسکی مقدار سے ہی یا بوجہ کیفیت مادہ ہی خواہ دونون کمیت اور کیفیت مادہ ملکر سبب احتباس ہوون سو مقدار مادہ مین تو بسبب احتباس قلت اور کمی اوسکی ہوتی ہی اور یہ کمی یا تو غذا کی کمی سے پیدا ہوگئی اور اگر باوجود کثرت غذا کے بھی کمی مقدار مادہ حیض مین کمی ہو تو پھر ایسا ہوگا کہ اوس غذا سے کثیر فضول طمثی نہین باقی رہتی ہین یعنی سبکی سب ہضم ہوکر جزو بدن ہوجاتی ہی۔ اور ایسی توانا عورت کی طبیعت مردون کے طبیعت مشابہ ہوگی اور ہضم کامل پر قادر ہوگی اور ہضم ہاے غذا کو مقامات اور اعضاے بدنی پر بانٹنے اور تقسیم کر دینے پر بقدر مناسب قادر ہوگی اور فضول غذائی کے دفع کرنے پر بھی اسکو پوری قدرت ہوگی جسطرح جیسے کہ اون فضول کو مردان قوی دفع کرتے ہین اور یہ وہی عورتین ہین جنکے پٹھے اور عضل فربہ ہوتے ہین اور انھین مین وہ بھی ہین جو مردانہ مزاج ہین اور جنکے اوراک اور سرین چھوٹے اور تنگ ہوتے اور سینہ انکے کشادہ اطراف بدن انکے جیسے کہ دست وغیرہ خشک اکثر رہا کرتے ہین۔ یا کمی مقدار مادہ طمثی کی باوجود کثرت غذا کے بوجہ استفراغات کے ہو کہ ادویہ مستفرغہ کا استعمال ہوا ہی خواہ ریاضت کی وجہ سے کمی ہوئی ہو اور خصوصًا وہ استفراغ جیسے خون بدن کا نکالا جاتا ہی یا خود بخود نکلتا ہی جیسے رعاف اور بواسیر خواہ کوئی اور زخم وغیرہ۔ کیفیت مادہ کا سبب احتباس ہونا جیسے کہ خون کا غلیظ ہونا برودت کی وجہ سے خواہ اوس خون مین اخلاط غلیظ لزجہ کی آمیزش زیادہ ہونے سے اور اکثر یہ بات بوجہ لزج کے خواہ جو کیفیت قائم مقام لزج کی ہاں ہوسکے پیدا ہوتی ہی جیسا کہ معلوم ہوچکا ہی۔ جو سبب کہ از طرف آلہ کے ہوتا ہی وہ سدہ ہی جو کبھی بسبب حرارت مجففہ کے پڑجاتا ہی کہ اوسکو تقبض اور سکڑ جانا بھی لازم ہوتا ہی خواہ برودت مجففہ سے یہ سدہ پڑتا ہی۔ اور اکثر سدہ کا مورث زیادہ پانی کا پینا ہوتا ہی اور یہی احتباس حیض جو سدہ سے عارض ہوتا ہی عورت کو بانجھ اور عاقر کر دیتا ہی۔ خواہ یہ سدہ بوجہ یبوست مکثفہ کے پڑتا ہی جسکی وجہ سے تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہی خواہ زیادتی سے چربی کے یہ سدہ پڑجاتا ہی یا اخلاط غلیظہ کی افزونی سے جنمین لزوجیت ہو خواہ اورام رحم کی وجہ سے یا رتق غشائی کے عیب کی وجہ سے جو عورت کو ہوتا ہی خواہ گوشت کی زیادتی کہ اوس سے عورت رتقا ہوجاتی ہی اور قابل جماع کرانے کے نہین رہتی خواہ رحم مین قروح پڑجانے سے کہ وہ قروح پڑکر جب مندمل ہوے رگہاے ظاہری کے منھ کو بند کر دیا۔ یا درد کے اقسام رحم مین ایسے ہون کہ خروج حیض کے راہ مین سدہ ڈالین خواہ انقلاب رحم اون دردہاے رحم سے ہوگیا ہو یا گردن رحم کی چھوٹی ہونے سے راہ آمد حیض کی بند ہوگئی ہو خواہ چوٹ لگنے سے اور گر پڑنے سے کوئی ایسی فزونی پیدا ہوجاے کہ ابواب اور راہین رگہاے حیض کی بند کر دے خواہ اسقاط حمل کے بعد یہ انسداد پیدا ہوا ہو۔ مشارکت اعضا سے جو احتباس حیض ہوتا ہی اوسکی یہ صورتین ہین کہ جیسے ضعف جگر اسقدر ہو کہ خون کا انبعاث اور پہونچنا جگر سے دیگر مقامات بدن مین نہو سکے اور نہ تمیز خون کی جگر اور رطوبات سے کر سکے تو لید خون کی کر سکے یا کوئی سدہ جگر مین ایسا پڑا ہو خواہ تمام بدن مین سدہ پڑگئے ہون کہ مجاری خون کے بند ہوگئے ہون۔ زیادہ فربہی اور سمن مفرط سے بھی سدہ پڑتے ہین اسلیے کہ مسالک اور راہونمین بوجہ مزاحمت کی تنگی پیدا ہوتی ہی اور ہزال یعنی لاغری بدن سے بھی مسالک مین تنگی بسبب جفاف

اور خشکی کے پیدا ہوتے ہین اسواسطے تسدید مسالک لاغری سے بھی ہوجاتی ہی اور خون کی کمی بھی چونکہ بوقت لاغری اور ہزال کے
ہوتی ہی اسوجہ سے بھی احتباس طمث لاغری مین ہوتا ہی اور بعض مفرط مین بشحم وغیرہ کی افزایش سے بھی کمی خون کی اور
حبس طمث ہوجاتا ہی خون کا مقتضی یہ ہی کہ رحم پر اوسکا حملہ بنظر خروج کے ہوتا ہی یعنی خون کا رحم کی طرف آنا چونکہ مقتضی
طبعی ہی لہذا وہ مقدار خون کی رحم کی طرف آنے پر طبیعت آمادہ رہتی ہی پھر جب کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکور الصدر کے
اوس خون کو راہ ادھر آنے کی نملے پلٹ جاتا ہی اور سبب مکرر اسطرح خون کا حملہ آمد کا بطرف رحم کے ہوا اور پلٹ گیا
پھر بعد تکرار واپسی کے تمام بدن مین پھیل جاتا ہی اور راس اوسکا فاسد سبب سے امراض ردی اور مہلک پیدا کرتا ہی
اعراض احتباس حیض جس عورت کا حیض بند ہوجائے اوسے چند امراض عارض ہوتے ہین ازانجملہ
اختناق رحم ہی اسلیے کہ رحم زمانہ احتباس مین گندہ اور فربہ اور کسی ایک طرف جھکا ہوا ہوتا ہی - ایضاً ایسی عورت کو
اورام رحم گرم ثم خون خواہ اورام صلبہ سودا ویہ اور اورام احشا بھی عارض ہوتے ہین - معدہ کے امراض از قسم
ضعف ہضم اور سقوط اشتہا اور شہوت فاسدہ اور متلی اور تشنگی بشدت اور لذع معدہ اسکو عارض ہوتے ہین
امراض راس اور عصب کے امراض از قسم صرع اور فالج کے اور سینہ کے امراض مین کھانسی اور سوء تنفس بھی عارض
ہوتے ہین اور اکثر اقسام امراض جگر کے جیسے استسقا وغیرہ بھی عارض ہوتے ہین اور سحنہ اسکا متغیر ہوجاتا ہی - ایضاً
ایسی عورتون کو عسر بول اور حصر بول یعنی پیشاب کا گھٹا ہوا رہنا اور اوجاع قطن یعنی ریڑھ کے درد اور گردن کا درد
بھی عارض ہوتا ہی بدن بھاری ہوجاتا ہی اور قلق اور کرب پیدا ہوتا ہی اور پھریری اسکے بدن مین اوٹھا کرتی ہی اور حمیات
محرقہ بھی اسکو عارض ہوتے ہین - بیشتر کلام کرنے اور بولنے مین اسے دشواری پیدا ہوتی ہی اور عضل زبان کی
تجفیف وہ بخار گرم کرتا ہی جو اسکے رحم وغیرہ سے اوٹھا کرتا دماغ وغیرہ پہونچتا ہی - کبھی یہ گرانی بدن کی بسبب
درد کے پیدا ہوتی ہی - قلق اور کرب اسکو عارض ہوتا ہی بوجہ اون اوجاع کے جو صفن مین اوٹھتے ہین اور بسبب اوسی
بخار حار کے جو ابھی مذکور ہوا ہی - اور کبھی اسکے تمام بدن مین ورم آجاتا ہی - خون سے صدید کا کھچ کر آنا بھی اسکو عارض
ہوتا ہی - اکثر اسکو بوقت احتباس حیض کے تشبہ مردونکا ہوجاتا ہی اگر پیراہ خلقت قوی ہو اور اسقدر قوت اوسمین ہو
کہ جو فضلہ حیض کا اسکے بدن مین محتبس ہو رہا ہی اوسکے استعمال مناسب پر قادر ہو جیسے مرد کے جملہ اشخاص اس فضلہ کے
احالہ پر قادر ہوتے ہین - اور یہ مشابہت ایسی عورتون کی مردون سے اسطرح ہوتی ہی کہ بال اسکے بدن پر بکثرت
پیدا ہوجاتے ہین اور ایک چیز مثل ڈاڑھی کے اسکے چہرہ پر اوگ آتی ہی آواز اسکی جو ذیل کی ہی ڈوک مین آجاتی ہی اور
بھاری ہوجاتی ہی جیسے مرد کی آواز شروع بلوغ ڈوک مین آتی ہی بعد اس حالت کے یعنی مشابہت بمردان پھر یہ
عورت مرجاتی ہی اور بیشتر قبل مرجانے کے ایسی حالت مین یہ عورت ہوجاتی ہی کہ اب ادرار حیض کی تدبیر اوس کی
ممکن نہین ہوتی مترجم کہتا ہی یہ حالت ایسی ہی جیسے کہ آج کل بتواتر ہمارے قرب وطن مین ایک دختر قوم کائتھ
کی مرد ہوجانے کی خبر مشہور ہوی اور ہم نے بہت سے اشخاص سے کہ اکثر لوگون نے امتحاناً اوسکی شرمگاہ کو دیکھا
بجائے عضو مخصوص بزنان اب اوسکے آلہ مردی پیدا ہوگیا ہی اب اوسکے ادرار حیض کی تدبیر محال ہی اور یہ

نفلبغ بارہ بنکی تحصیل ہتی گہاٹ متصل قصبہ رُدولی واقع ہونا مشہور ہوا ہی وان اللہ علی کل شئی قدیر **متن** اکثر عورتین جنکو تشبہ
مردون سے احتباس حیض سے ہوجاتا ہی خواہ وہ عورتین جنھین مرض احتباس عارض ہوتا ہی وہی عورتین ہین جو کثیر الولادت ہوتی
ہون - پھر جب اون سے جماع نکیا جاے اور اونکے شوہر اونسے غائب ہوجائین او حیض اونکے بند ہوون پس نرم دلی اور
رقت قلب انکے بوجہ نکلجانے مقدار معتدبہ کے خون سے بذریعہ حیض جو خاصہ عورتون کا ہی جاتا رہتا ہی اور رحم سے بار وس
ہونیکو قبول کرنا اور جماع کرانے سے دل خوش ہونا اور مردونکی زبردستی اور مطاوعت اوسی خضوع کی وجہ سے پسند کرنا
بسبب زنانہ خواص اوسی احتباس کی وجہ سے زائل ہوجاتے ہین منجملہ اعراض کے جو عموماً عورتونکو احتباس حیض سے
لاحق ہوتے ہین یہ بھی ہی کہ اونکا پیشاب سیاہ ہوتا ہی اور پیشاب ہین رسوب صدیدی مثل ماء اللحم کے ہوتا ہی اور بیشتر محض
خونکا پیشاب انکو آتا ہی **علامات** جو احتباس حیض کے اقسام متعلق اسباب بارد سے ہین اونکی شناخت یہ ہی کہ نیند گہری
آتی ہو اور بحالت خواب تبخیر زیادہ ہوتی ہو اور بدنکا رنگ سپید ہو رگون مین سبزی نظر آے نبض متفاوت ہو پسینا
کمتر نکلا کرے پیشاب زیادہ آتا ہو بہرازین بلغمیت کا غلبہ ہو - اور جو اقسام احتباس حیض کے حرارت سے متعلق ہین
اون پر دلالت التہاب سے ہوگی اور رحم خشک رہیگا اور دیگر علامات حرارت جو بارہا معلوم ہوچکے ہین - جو قسم
احتباس کی متعلق بیبوست ہی اوس پر علامات یبس کے دال ہونگے اور یہ علامات بھی معلوم ہین اور لاغری بدنکی
اور رگونکا خالی ہونا اون علامات کی تاکید کریگا - ورم اور رتق وغیرہ کے سبب سے جو احتباس ہوا ہو سکے بھی علامات
معلوم ہین اونھین بیانات سے جو ابتک اکثر ابواب مین لکھے گئے اور ہمکو کچھ احتیاج اونکے تکرار بیان کی نہین ہی معالجات
تسخین اور تبرید اور خون کے تولید کی تدبیر اور بدن کی ترطیب اور اورام کا علاج اور رتق کا معالجہ وغیرہ وغیرہ یہ سب
امور اونھین قواعد کلیہ سے معلوم ہوسکتے ہین جو مکرر لکھے جاچکے - اور وہ قسم احتباس کی ایسے رتق سے عارض ہو
جسکا علاج نہین کرنا چاہیے خواہ رگونکے منھ بند ہوجانے سے جو زخمون کے پورجانے سے بند ہوگئے ہون خواہ کسی وجہ سے
انسداد او ربند ہوجانا رگونکے منھ کا سبب اس احتباس کا ہوا ہو ایسی عورات تو گویا اونھین بیمار ونمین شمار
کیجاتی ہین جنکی صحت سے یاس قطعی ہو - انکا علاج بنظر حفظ صحت باقیماندہ بس یہی ہی کہ خون کا اخراج انکے بدن سے
ہوا کرے تاکہ خون کی کثرت انکے ابدان مین نہوجاے اور بدن کا انکے تنقیہ ہوا کرے اور ریاضت کا استعمال انھین
برابر کرایا جاے - ہمکو تو اسوقت واجب یہی ہی کہ اون علاجات کا بیان کرین جنسے ادرار حیض ہوتا ہی اور یہ وہی
ادویہ وغیرہ ہین جو خون کو رحم کی طرف متحرک کرتے ہین اور خون کو مسام مین نافذ کردیتے ہین اور مسام کو کھولدیتے
ہین - ہم نے ایسے ادویہ کا بیان ادویہ مفردہ کے نقشہ جات اور جدولون مین کیا ہی اور مرکب نسخہ جات کو قرابادین
مین لکھدیا ہی - مگر اس مقام پر ہمارا ارادہ یہ ہی کہ ایسی تدابیر اور ادویہ کا بیان کرین اور ایسے مداوا کا بیان کیا جاے
جو اسی مقام کے زیادہ تر لائق ہو - احتباس حیض کی تدبیر دور کرنے کی یہ ہی کہ خون کی تحریک بقوت حیض نکلجانے
کی طرف کیجاے اور منجملہ اون تدابیر کے یہ ہی کہ فصد رگ صافن کی بھی یہ فعل کرتی ہی اور اوس رگ کی فصد جو پاشنہ
پا کے پیچھے ہی اور زانو کی رگ کی فصد اور مابض کی فصد اس رگ سے زیادہ قوی تر ہی - حجامت ساق پر کرنے

اور کعب پر خصوصًا جو عورتین فربہ ہون کہ اونھین زیادہ موافق آتی ہی۔ بیشتر اسکی حاجت ہوتی ہی کہ دوبارہ دوسرے پاؤن سے
فصد صافن کی کھولی جاے۔ ہمیشہ اعضاے زیرین کو پٹی وغیرہ کس کر باندھے رہنا اور بندش کرکے اوسی طرح چھوڑ دینا
چند روز تک بعد ازان اون ادویہ کا استعمال جو تفتیح مسام کرین اور رطوبات لزجہ اگر بدن مین ہون اسہال کے ذریعہ سے اونکو
نکال دینا چاہیے بشرطیکہ سبب احتباس کا رطوبت ہو۔ پھر ان تدابیر کے بعد ادویہ خاص کا استعمال کرنا چاہیے اور ادرار حیض کی
تدبیر ایسی ادویہ سے کرین جو خون کی تلطیف اور تفتیح سدد کرتی ہین۔ انھین ادویہ مین سے کچھہ تو پینے کے لائق ہین جیسے فوتنج
اور اوسکا جوشاندہ ہمراہ ماء العسل کے اور اسی کا پسا ہوا سفوف ماء العسل پر چھڑک کر۔ ابہل اس سے بھی زیادہ قوی ہی
اور مشکطرامشیع زیادہ قوی ہی اور دارچینی اور ایارج فیقرا اور سکبینج اور جاؤشیر اور پپل اوسی درخت کا جسمین سے جاؤشیر نکلتی ہی
اور جندبیدستر قردمانا اور جوشاندہ اشنان اور جوشاندہ لوبیاے سرخ کا اور مجروث اور اشترغار اور تخم مرزنجوش۔ حمول کے
ادویہ بھی ہین جیسے خربق سپید شحم حنظل لبنی یعنی اذان الغار وشتی قنطوریون جنگلی ایتون کا گوند جاؤشیر جندبیدستر حلتیت
سکبینج قردمانا عصارہ افسنتین۔ اور کبھی ادہ فربیون کو روئی کے پھل پر لگاکر حمول کیا جاتا ہی اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر
نکال ڈالا جاتا ہی مگر زیادہ تاخیر نکرنی چاہیے اور نہ بافراط اس دوا کی مقدار کا استعمال جائز ہی۔ یہ حمول جیسے ہم لکھتے ہین ہمارا
مجرب ہی اور نسخہ دوسرا یہ ہی حمول جیسا مرمکی فوتنج ملکہ چار درہم ابہل پانچ درہم سداب خشک ۲ درہم زبیب خستہ برآوردہ
بیس درہم تلخہ گاؤ مین پیسکر چند فرزجہ طیار کرین۔ ایضًا جندبیدستر اور مرمکی سک مثل بلوط کے مخروطی شکل کی بتی روغن بانکے
ذریعہ سے بناکر حمول کرین۔ روغن اقحوان بھی ادرار حیض کرتا ہی جب اوسکا حمول کیا جاے عصارہ شقائق اور نسرین
بھی ادرار کرتا ہی ایضًا اشنان فارسی عاقرقرحا کلونجی سداب تازہ فربیون سب ہموزن لیکر نرم نرم پیسین اور گندہ بروزہ
مین لت کرکے ایسے صوف مین جو روغن زنبق مین ڈوبویا گیا ہو اوسکے اندر رکھہ کر حمول کرین اور اندر رحم کے پہونچا دین۔
ازانجملہ ضمادات اور کمادات بھی ادرار کے واسطے مستعمل ہوتے ہین۔ افاویہ سے تکمید کرنی بھی ادرار حیض کرتا ہی۔ ازانجملہ
بخورات بھی مدر حیض ہین جیسے حنظل تنہا کہ اسکے دھونی فورًا ادرار حیض کرتی اسی طرح جاؤشیر اور قردمانا اور حلتیت او سکبینج۔ ازانجملہ
آبزن کے اقسام ہین ایسے پانی سے جنمین ملطفات مدرہ طمث کو جوش دیا ہو جیسے فوتنج اور سداب اور مشکطرامشیع وغیرہ

چوتھا مقالہ آفات وضع رحم اور اوسکے اورام وغیرہ کے بیان مین یعنی جو وضع اور طرز شکل رحم کی ہوتی ہی

رتق کا بیان رتق ایک قسم کی افزونی ہی جو فم فرج مین پیدا ہوکر اسقدر بڑہ جاتی ہی کہ جماع سے منع کرتی ہی اور یہ فزونی
ہر ایک شی زائد سے پیدا ہوتی ہی عضلی ہو خواہ مضبوط اور قوی جلی سے ہو۔ خواہ اوسی مقام پر قروح کا التحام ہونے سے
یہ بات پیدا ہو جائے یا خلقت اصلی کی وجہ سے یہ عیب پیدا ہو جاے۔ خواہ درمیان فرج کے منھ کے اور فم رحم کے انھین
اقسام کے بعینہ کوئی فزونی پیدا ہو جاے۔ یا فقط فم رحم پر کوئی ایسی چیز پیدا ہو جو حمل اور حیض کی آمد کو مانع ہو اور یہ شی
از قسم جلی کے ہو خواہ التحام رحم قرحہ وغیرہ کا ہو۔ یا اینکہ اصل خلقت مین سوراخ ہی پیدا نہوا ہو یہان تک کہ بعض
لڑکیونکو بروقت ابتداے حیض کے یہ کیفیت ہوتی ہی کہ حیض کے نکلنے کی راہ اونکے بدن مین نہین ہوتی کسی ایک
سبب سے انھین اسباب مذکور الصدر سے تب اوسکو درد ہاے شدید عارض ہوتے ہین اور بلاے عظیم مین

[illegible] ہوتی ہے ... اگر کوئی تدبیر ... اوسکے خوف کے اثر ... اوسکے حاملہ ہونے کا قصد کیا جاے تو خون اوپر کی طرف
پلٹ ... یا درنگ ... اختناق الرحم مین گرفتار ہوکر مرجاے گی - کبھی اتفاقیہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رتقا عورت
[illegible] ہوجاتی ہے پس بعد حاملہ ہونے کے خود وہ عورت اور اوسکا بچہ مرجاتا ہے اگر کسی پہلے سے استقرار جنین کا شکر دیا گیا
اور ... عورت کا حاملہ ہونا ... کسی ایک وجہ سے منجملہ جو وجوہ مندرجہ ذیل کے ہوسکتا ہے یا تو یہ بات ہے کہ جو مقدار رتق کی محاذی اوس
سوراخ رحم کے ہو اوسکی بناوٹ بالکل ڈھیلی اور بیہودی پھسپھسی ہو خواہ اوسی مقدار مین سوراخ زیادہ ہون اسقدر
کہ اونکی وجہ سے رحم کو یہ بات ممکن ہو کہ منی مرد کو کسی قدر جذب کرسکے اگرچہ تھوڑی ہی سہی بس اسی تھوڑی مقدار سے
نطفہ قرار پاتا ہے - یا اینکہ حق اور صحیح کسی قدر تو راے فیلسوف کے ہو اور کسی قدر صحیح راے جالینوس طبیب کی ہو -
اب اس فرض پر محتاج الیہ اعضاے مولود کی خلقت مین عورت کی منی ہوگی بنا بر قول حکیم فیلسوف کے اور رحم کے اندر اوسی کا
ادرار بنا بر قول جالینوس کے ہوتا ہوگا اور مرد کی منی عورت کی منی سے ایک قسم کی قوت اور رائحہ پاتی ہوگی برطبق راے
فیلسوف کے اسلیے کہ اوسکی راے یہ بھی ہے کہ خاکی انڈا جسوقت اوسے ایک قسم کی سردی ایسی پہونچے کہ [illegible]
رائحہ منی نر جانور کا انڈے مین پہونچ جاے پھر وہ خاکی نر ہی کا بلکہ بے عیب اور قابل بچہ پیدا ہونے کے ہوجاتا ہے - ایسے رتق کا علاج
سواے لوہے سے کاٹنے کے اور کسی طرح نہین ہوسکتا ہے - اگر یہ رتق اور فرجی ظاہر اور نمایان ہو اوسکی ... تدبیر
یہ ہے کہ دونون باڑھین خواہ دونون لب فرج کے چیر کر خوب طرح اوسکا منھ کھول دیا جاے اور پھیلا دیا جاے اور پھیلانے کی
تدبیر یہ ہے کہ ہر ایک پہل پر ایک رفادہ خواہ دھجی سے پٹی کس کر باندھین اور باندھنے والا اپنے دونون انگوٹھون پر ایک ایک چیتھڑا
لپیٹ لے اور دونون باڑھون کو فرج کی زور سے کھینچے تاکہ درمیانی جگہ اچھی طرح سے کھل جاے اور شگاف نمایان ہوجاے
بعد اسکے کسی تیز آلہ حدید سے جو خوب اوپی ہوی باڑھ رکھتا ہو جیسے پتلی چھری چاکو نشتر وغیرہ اور چھوٹا اسقدر ہو کہ
جھلی مین چھپا ہوا رہے ایسے تیز آلہ کی اعانت سے وہ جھلی جس سے عورت چیرہ بند ہوجاتی ہے پھاڑ ڈالی جاے اور اوس
جھلی کے نیچے جو گوشت زائد پیدا ہوکر مرض رتق کا سبب ہوا ہے کاٹ ڈالین بشرطیکہ اس جھلی کے نیچے وہ گوشت ہو بھی
اور کاٹنے مین بھی یہ طریقہ بہتر ہے کہ تھوڑا تھوڑا ایسا کاٹین جتنے کہ اُس فرجی مین سے کسی قدر بھی باقی نہ رہ جاے اور اوسی گوشت
ذرا سا بھی نہ لگنے پاے اور یہ بات بدون قالب اور سانچہ کے نہین ہوسکتی کہ سانچہ مین اوس فرجی کو لے کر اوسکو
کاٹنا شروع کرین - جھلی مین اور زائد گوشت مین فرق یہ ہے کہ جھلی نظر نہین آتی اور گوشت بخوبی نظر آتا ہے - پھر بعد
کاٹ ڈالنے کے دونون باڑھون کے بیچ مین ایک پھاہا زیت اور شراب مین ڈبو کر رکھدین اور تین روز تک اوسی طرح
چھوڑ دین اور اگر حاجت ہو اوسپر ماء العسل کا استعمال کرین - اور زخم کے اندمال کے واسطے ایسے مرہم لگائین
جن سے زخم بھر آے مگر خوب لحاظ کرین کہ التحام اور پیوند ہونے سے فرجہ اندرونی بند نہو جاے اور نہ اوس مین
تنگی آجاے - خصوصًا اس احتیاط کا موقع اوسوقت زیادہ ہے کہ فرجی قطع کی گئی ہو جو از قسم گوشت کے تھی اور جھلی اگر
کاٹ ڈالی ہو بعد شق کرنے کے وہ تو کمتر ملتحم ہوتی ہے - لیکن اگر رتق کی فرجی اندر زیادہ گھسی ہوی ہو اوسکی تدبیر
یہ ہے کہ ... وغیرہ اندر ڈال کر جب گرفت مین آجاے اور جھلی ہو تو چاک کردین اور ایک چاک اوس مین کرین اور

یہ

اوس چاک کو چندان سیدھا ہونا (جو عضو علی الافق ہو) ضرور نہین بلکہ بعض ہی کہ اکثر بوجہ سیدھے ہونے کے مثانہ وغیرہ تک پہونچ جاتا ہے
بلکہ مثانہ کے قریب جو جگہ ہو وہان سے ترچھا کر دینا چاہیے - اور اگر رتق مذکور گوشت زائد ہو تو تھوڑی تھوڑی مقدار اوسکی
کاٹ کاٹ کر الگ کر دین اور کٹی ہوئی جگہ پر پھاہا کسی شراب خالص ڈبوکر ہر وقت رکھے رہین کہ وہ شراب بکثرت ہو خواہ مازو کی شراب
مین بعد ازان آبزن ایسے کرین جنمین ادویہ مرخیہ کو جوش کیا ہو لیکن اوسکے ایسے مرہمون کا استعمال کرین جو صلاحیت رحم کے پورے شغل
رکھتے ہین بطور جھول کے اور پچکاری کے ذریعہ سے اور اوس وقت جب زخم اچھا ہوا فوراً بتکرار اوس سے جماع کرنے پر متوجہ ہون - اور واجب ہے
کہ اس حیلے کے چاک کرنے خواہ گوشت زائد کے قطع مین مقدار فزونی سے کمی نکرین اسلیے کہ یہ کمی اگر ہوئی اور کسیقدر رتق باقی
رہ گیا تو پھر اوس عورت کے جماع کرنے سے حمل نرہیگا اور اگر نطفہ رہ بھی گیا تو عسر ولادت اسکو ہوگا اور ایسی دشواری ولادت کی
کہ بچہ اور ماں دونون جبر عرض ہلاکت مین پڑین گی - اور اسکا بھی بچاؤ ہے کہ وہ فزونی اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کٹنے پاسے اور
جو سر رحم سے کسی قدر چاک نہو جاے خواہ کٹ جائے ورنہ رحم مین ورم آجائیگا اور درد پیدا ہوگا اور کزاز اور تشنج اور دیگر
امراض قاتلہ پیدا ہونگے - جب یہ علاج کسی عورت کا کوی معالج کرے واجب ہے کہ سردی پہونچنے سے اوس مریضہ کو ضرور بچاوے
اور کوئی دواے سرد بالفعل اوسکے پاس نجانے دے بلکہ جسقدر قطورات خواہ پچکاری کی دوائین مستعمل ہون سب کی برودت
دور کر لیا ہو خلاصہ بیان اس چاک کرنے اور قطع کرنے کا ایک کرسی روشنی مین اس عورت کے واسطے بچھائی
جاے اوسی پر یہ عورت بیٹھے اور کسیقدر تکیہ بھی پشت پر لگائے رہے اور جب اچھی طرح درست ہو کر بیٹھے چاہیے کہ دونون پنڈلیان
اوسکی دونون رانون سے ملادئے جائین اسطرح سے کہ بیچ مین کسیقدر کشادگی بھی رہے اور اسطرح دونون پاون اوسکے
شکم سے ملادئے جائین اور دونون ہاتھ اوسکے دونون مابض کے نیچے رکھے جائین اور اسی ہیئت سے پھر اوسکو باستواری
باندھ دین کہ بدن اوسکا ہلنے نہ پائے بعد اسکے طبیب معالج قصد چاک کرنے خواہ قطع کرنے گوشت کا کرے - کبھی طبیب کو
حاجت ایک آئینہ سامنے رکھنے کی ہوتی ہے جسوقت کہ رتق کا مقام اندر زیادہ ہوتا ہے - جسوقت گیرہ وغیرہ سے جھلی کو
خوب کھینچین تو ایسا نہو کہ رحم کو کسی طرح انزعاج خواہ تکلیف ہو یا گردن مثانہ کو کسی طرح لغزش خواہ نکان ہو ایسا نکان
اور ایسی لغزش جس سے ان اعضا کے کھینچنے مین ایذا پہونچے پہلے ایذا تو کھینچنے کی ہے اور دوسری ایذا یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہین ہے
کہ موچنے اور گیرے وغیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ گردن مثانہ کی کھچ کر باہر نکل آئی ہے اوس مقدار تک بھی تیزی بانہ کی چھری
وغیرہ کی پہونچ جاے اور اصلی عضو کا کوئی حصہ کٹجائے خواہ چاک ہو جاے - پس آئینہ اگر سامنے رکھا ہوگا وہ بذریعہ انعکاس کے
طبیب کو دکھلائے گا جو کچھ دست کاری یہ کرے اور بخوبی پہچنوا دے گا اور آنکھون کے سامنے کر دے گا کہ ہمراہ جھلی زائد کے
جس سے کہ مرض رتق پیدا ہوا ہے جسقدر حصہ کسی عضو کا اعضاء مجاورہ رحم سے کھچ آیا ہے مثانہ وغیرہ سے - اور اگر اتفاقاً
کھینچنے مین زیادتی ہوگئی تو چھوڑ دینا چاہیے تاکہ غیر محتاج الیہ عضو معہود مع رتق مطلوب کے اپنی جگہ پلٹ جائے پھر بعد
تھوڑی دیر کے غشاء راتق یعنی جس جھلی سے رتق پیدا ہوا ہے اوسکو نرمی سے کھینچین بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا ترچھا چاک کرین کہ مثانہ تک نہ پہونچے
پھر دیکھین کہ اگر اول ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون برآمد ہو بخوف و خطر چاک کرنا چاہیے اور اگر خون زیادہ برآمد ہو تھوڑا تھوڑا چاک
کرین تاکہ غشی نہ عارض ہو اور صغر نفس یعنی کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو - اکثر اسکی بھی حاجت ہوتی ہے

کہ آدھ یا نصف جسکا ادتا البیا او رسا بچہ رکھنا چاہیے دوسرے دن تک رحم مین صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہی اور چیتھڑون سے
اوسے باندھ دیتے ہین۔ جب چاک کرنے کا دن گذر کر دوسرا دن آئے مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کرین اگر اوسمین قوت تو ابھی
علاج او عمل جراحی کو پورا کردین ورنہ دو روز کی مہلت دینی چاہیے اور پھر تحصین آلہ مذکورہ کو باہر نکال لین۔ اور چاک شدہ مقام
ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہیے تاکہ جسقدر اور جو مقدار چاک کرنے کے لائق ہی اور ابھی چاک نہین ہوی ہی دوبارہ اوسے چاک کردین
جب مریضہ کو اس علاج سے فراغت ہو جائے اور چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب ہی سب ہو چکے تب اوسکو ایسے آبزن مین بٹھانا
لازم ہی جسمین ملینات کو جوش دیا ہوا اور وہ پانی آبزن کا گرم ہو ٹھنڈا ہونے پائے خصوصاً اگر ورم آگیا ہوا اور بہتر تو یہ ہی کہ
ایسے وقت مراہم کا استعمال اوس مقام پر کیا جائے تاکہ انضمام اور ملجانے کو منع کرے اور راہ بند نہو جائے اور بہترین قالب
وہ ہی جو اندر سے خالی ہوا اور اوسمین سوراخ بہت سے ہون تاکہ اون سوراخون سے فضول اور ریاح خارج ہوا کرین جس وقت
آلہ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہونچ جاتا ہی یعنی فرزنی کے ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہی سیلان بول اور کثرت سے پیشاب
آنے کا مرض پیدا ہوتا ہی کہ پھر اوسکا علاج ممکن نہین ہی **انغلاق رحم کا بیان** رحم کا بند ہو جانا کبھی تو رتق کی وجہ سے عارض
ہوتا ہی اور کبھی اورام حارہ خواہ اورام صلبہ کی وجہ سے ہوتا ہی اور علاج انغلاق رحم کا وہی علاج ہی جو رتق اور اورام کا علاج ہی
رحم کا اونچا ہونا اور باہر نکل آنا اور پلٹ جانا اور اسی پلٹ جانے کی وجہ سے انغلاق رحم پیدا ہوتا ہی۔ اونچا ہونا رحم کا
یا کسی سبب ظاہری سے پیدا ہوتا ہی جیسے مارنے کی چوٹ خواہ دوڑنے سے کوی ضرب پہونچے خواہ چیخنے چلانے سے کہ خود ہی عورت
چیخی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ چنگھاڑنا اور چیخنا کسی شی کا سنکر اسکو خوف ہوا اور ڈر گئی ہو یا ایسے چوٹ
لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہو جائین۔ خواہ کسی لڑکے کی ولادت مین دشواری ہوی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ
پیدا ہوا ہو جسکا بوجھ رحم پر زیادہ پڑا ہو۔ خواہ دائی جنائی نے بچہ کے نکالنے خواہ مشیمہ کے اخراج مین درشتی کی ہو خواہ کوی بچہ
دفعۃً باہر رحم سے نکل آیا ہوا اوسکا جھٹکا پہونچے۔ یا رطوبات ایسے رحم مین ہون جنھون نے رباطات رحم کو سترخی ور ڈھیلا
کر دیا ہو۔ خواہ عفونت کے اقسام رباطات رحم مین پیدا ہو گئے ہون۔ کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہی اور کبھی
منقلب ہو جاتا ہی اور پلٹ جاتا ہی اور کبھی جڑ سے گر جاتا ہی **اعراض اور علامات** جس عورت کے رحم مین ان خرابیون مین سے
کوئی خرابی عارض ہوتی ہی اوسکے پیڑو مین درد شدید اوٹھتا ہی اور معدہ او رقطن اور پشت مین بھی درد بہت ہوتا ہی
او بیشتر ان خرابیون کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہین اور اکثر اس عورت کا پیشاب رکا ہوا رہتا ہی اور ایسی بستگی بول
ہوتی ہی کہ رحم کو بجائے براز اور بول کے نچوڑا کرتا ہی۔ کزاز اور رعشہ اور خوف بلا سبب بھی اسکو پیدا ہوتا ہی۔ اور
پیڑو مین فرج کے قریب ایک گول گول چیز مثل گولہ کے محسوس ہوتی ہی خصوصاً پورا انقلاب رحم کا ہو جائے اور سطح اندرونی
رحم کے باہر نکل آئے اور اگر بقیہ کا احساس نہو معلوم کرنا چاہیے کہ بیخ رحم اولٹ گئی ہی اور نکل آئی ہی اور اگر بقیہ بھی محسوس
ہوتا ہی معلوم کرنا چاہیے کہ رحم اولٹا نہین بلکہ بجنسہ باہر نکل آیا ہی اور سوا اسکے اور کچھ خرابی نہین ہوی ہی کہ رحم کی
گردن گر پڑی ہی **علاج** جوان عورت کو اگر جدید مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج پذیر ہو سکتا ہی۔ اول پہلے حقنہ کے
ذریعہ سے طبیعت کو نرم کرنے کی تدبیر کرین اور ادرار بول مدرات کے ذریعہ سے کرکے جب اس سے فارغ ہو جائین

عورت کو چت لٹا کر دونون رانین اسکی اندر و اسکی پنڈلیان اوتر جائین پھر ایک کپڑا خرم وغیرہ کا لیکر رحم پر لپیٹین پھر دوسرا پارچہ لیکر اوسکو سمارہ اقاقیا مین بھگو کر خواہ کسی ایسی شراب مین تر کرکے جسمین کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ کو رحم پر رکھیں اور بنرمی رحم کو اندر کی طرف پھیرین تا اینکہ سارا اکثر اصوف کا اندر کی طرف ہوجائے بعد ازآن دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی مین بھگو کر فرج پر رکھین اور مریضہ کو تکلیف دیجائے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونون پنڈلیان ملائے اور وہ صوف جہان رکھا ہوا ہی اوسی جگہہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈولنے نہ پائے اور ناف کے نیچے خوب درست کرکے مجمر رکھے جائین اور پشت پر بھی اسی طرح مجمر چسپان کرین اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزین اوسے سونگھائی جائین تاکہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھ جائے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اس بارہ مین کہ رحم کے قریب کوئی شی گندی اور بدبو نجانے پائے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنے کے نیچے اوتر جائے گا جب تیسرا دن ہو اوس پارچہ صوف کو بدل ڈالنا چاہیے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب مین تر کرکے رکھا جائے جسمین آس اور گلسرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہوا ور بعد ہم شراب مذکور مین اوس کپڑے کو تر کرین اور باقیماندہ شراب مریضہ کو ناف اور پیڑو پر ترڑا دین۔ اور لصوقات یعنی چسپان کرنیوالی ادویہ جنکی ساخت آرد جو اور طحلب یعنی کائی سے ہو استعمال کرین اور وہ لصوقات جو مسور سے مع دیگر قوابض کے طیار کیے ہون پس یہ تدبیر ایسی ہی کہ بیشتر ایسے مریضہ کو شفا دیتی ہی اور بعد ان تدابیر کے جوشاندہ اذخر اور آس اور گلسرخ مین اوسے بٹھائین اور آبزن کرین۔ اور نمکین چیزین جنسے تشنگی زیادہ ہوتی ہی اسکو بچائین اور چھینک لانیوالی اشیا اور کھانسی پیدا کرنیوالی چیزون کے کھلانے پلانے سے اسکو دور رکھین اور پرہیز کرائین

میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان۔ کبھی رحم مین یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ کسی ایک شق اور جانب کی طرف جھک جاتا ہی اور اس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا منھہ محاذاۃ اور رسیدہ مین اوس مجری کے نہین رہتا ہی جدھر سے منی ریزش کرکے رحم مین گرتی ہی۔ پس کبھی تو سبب اسکا سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہی خواہ تکاثف اور تقبض یعنی کھچنے اور سمٹنے سے اوس جانب اور شق کے دونو جانب مین رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنی رحم کے دونون حصے تر ہونے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور تشنج مین ہوتا ہی۔ اور بیشتر سبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہی کہ ایک ہی شق اور جانب رحم کے رگونمین امتلائے مادہ ہوتا ہی۔ اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہی کہ ایک جانب مین اخلاط غلیظہ خواہ اخلاط بالکل رقیق بھر جاتے ہین لہذا دوسری جانب اوسی شق ممتلی کی طرف کھچ جاتی ہی اور اکثر اسی میلان کی وجہ سے اختناق رحم پیدا ہوتا ہی دائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کی طرف جھک گیا ہی انگلیون سے ٹٹول کر بخوبی ہوجاتی ہی اور صحیح صحیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہین اور یہ بھی پہچان سکتی ہین کہ یہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہی یا بسبب امتلائے ہوا ہی اور رگونکا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگون کی اور محتاج اونکا استفراغ کی طرف یہ سب دائی کو باسانی معلوم ہوتا ہی **علاج** واجب ہی کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جائے اور یہ فصد محاذی اوسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جھکاؤ رحم کا ہو اگر امتلاء عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اسطرف کی رگین کھچی ہوئی ہین اور رگونمین امتلا ہی اور وہان غلظ مادہ بھی ہی اور اگر اوسطرف تشنج ہو یعنی فقط جفتہ پڑ گئے ہون اور غلظ مادہ نہو ملینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہیے اور مروخات ملینہ کا استعمال کیا جائے اور حمام کرایا جائے اور غذا اچھی کھلائے

اگر اوس جانب مین رحم کے رطوبات ہون اونکا استفراغ ادویہ معلومہ سے کرنا چاہیے اور روغن بیدانجیر کا استعمال کیا جاے
ایضاً حمولات کا بھی استعمال کرین اور اسی طرح مالش اوسکے نجاشن کی بھی کرنی چاہیے اور اوسکے رحم مین روغن بلسان کی پچکاری
خواہ روغن رازقی وغیرہ کی دیجاے اور اسوقت ہوسکتا ہی کہ قابلہ اپنی اونگلی مین قیروطی خواہ بط کی یا داغی کی چربی لگاکر رحم کے
اندر لیجاے اور رحم کو برابر درست کردے اور جو مقدار رحم کی ترچھی ہو گئی ہی اوسے کھینچکر ایسی جگہہ لاے کہ فم رحم محاذی
فرج کے ہو جانے **ورم گرم رحم کا بیان** رحم مین اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہین اور سبب ان اورام کا یا تو بادی اور امر خارجی
ہوتا ہی جیسے چوٹ لگنے خواہ گرپڑنا یا کثرت جماع یا اسقاط یا بدسلیقگی قابلہ کی بروقت لڑکا جنانے کے۔ اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس
حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہی یا نفخ ورم جو متحلل نہو اور اونکا ثقل زیادہ پیدا کرے۔ کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک
چڑھ آتی ہی ورم پیدا ہو جاتا ہی۔ کبھی یہ ورم فم رحم مین ہوتا ہی کبھی اندرون رحم کے ہوتا ہی اور کبھی کسی جانب مین دونون جہات
رحم سے ورم آجاتا ہی اگلی جانب ہو رحم کی خواہ پچھلی۔ ردی اور مہلک وہی قسم ورم رحم کی ہی جو ہر جانب اور جہت رحم مین پیدا ہو
ورم حار رحم کا کبھی وبیلہ ہو جاتا ہی اور کبھی صلابت اور سرطان کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی علامات مشارکات سے اس ورم پر
استدلال کیا جاتا ہی۔ معدہ چونکہ رحم کا مشارک ہی ابتدا اوسمین درد ہوتا ہی بروقت تورم رحم کے اور معدہ مین غثیان اور کرب
اور متلی اور ہچکی پیدا ہوتی ہی اور بسبب ہضم یعنی جودت ہضم اور اشتہاے طعام فاسد ہو جاتی ہی۔ باوصف دماغ کا بھی اسکے مشارکات سے ہی
لہذا درد سر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد آنکھونکی جڑونمین اور آنکھونکے ڈھیلونکے اندر درد مع ثقل اور گرانی کے رہتا ہی اور
یہ درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور انگلیون تک پہونچ جاتا ہی اور دونون ہاتھ کے گٹھونمین اور دونون ساق اور مفاصل مین بھی
درد ہوتا ہی اور درد کے ہمراہ استرخاء مفاصل بھی پیدا ہوتا ہی پیٹھ کے دونون پہل اور رانونکے دونون چڈھے اور بدن اور
پیڑو کو ایذا پہونچتی ہی مراق مین نفخ پیدا ہوتا ہی اور ان جملہ مقامات مین گرانی پیدا ہوتی ہی اور عسر بول اور اسر بھی یہان تک پیدا
ہوتا ہی کہ ریح کے خروج کا منفذ بطرف خارج کے نہین رہتا ہی اور یہ خرابی اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ ورم کی وجہ سے تنگی منفذ مین
پیدا ہو کر جس جگہہ مجرای ریح پر زیادہ انضغاط اور تنگی خواہ دباؤ ورم کا پڑتا ہی اوسی جگہہ احتباس بھی زیادہ ہوتا ہی۔ کبھی حصر
بدون اسر کے اور کبھی اسر بدون حصر کے ہوتا ہی۔ یہ بھی اعراض سے ورم رحم کے ہی کہ نبض مین ضعف اور صغر اور تواتر پیدا ہوتا ہی
پھر اگر ورم حار ہو یہ سب اعراض مذکورہ شدید ہونگے اور انکے ہمراہ تپ ملتہبہ جسکے ساتھہ دمبدم پھریری بھی آتی ہوگی اور
اور زبان سیاہ ہو جاے گی اور درد اور ضربان مین شدت ہوگی اطراف بدن مین پسینا زیادہ برآمد ہوگا۔ اور بیشتر نوبت آواز
بند ہو جانے اور تشنج اور غشی کی پہونچے گی۔ جسطرف رحم مین ورم ہی اوسی جانب کا ضربان اوس پر دلیل ہوگا اور مشارکت اور
اعضا کی بھی اوسپر دلیل ہوگی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ درد ناف تک ہی خواہ پشت تک ہوتا ہی خواہ دونون حقوین اور
چڈھون تک۔ جو ورم قریب فم رحم کے ہوتا ہی اوسکی دشواری اور شدت اعراض بہ نسبت اوس ورم کے زیادہ ہوتی ہی
جو قعر رحم مین ہو۔ اسلیے کہ فم رحم عضو عصبانی ہی اور ملموس بھی ہی یعنی بقوت لامسہ اوسکو چھو سکتے ہین۔ اور جو ورم اندرون
قعر رحم کے ہو اوسکا چھونا اور لمس کرنا دشوار ہی۔ کسی جانب مین رحم کے ورم کیون نہو میلان رحم جہت متورمہ کے خلاف
مین ہوگا اور اوسی جہت مخالف کی طرف ثقل و حرکت لینے سے نیند بدشواری پڑے گی اور اوسی جہت مخالف کی طرف ثقل

وحرکت اور قیام کرنا اور بیٹھنا بھی دشوار ہوگا۔ ایسی مریضہ کو لازم ہوگا کہ چلتے وقت لنگ کرے۔ علامت اس امر کی کہ ورم تحلیل بطرف دبیلہ کے ہوتا ہے یہ ہے کہ درد زیادہ بڑھتا جائے اور اعراض مین شدت روز بروز ہوتی جائے اور حمیات مختلف پیدا ہون اور اختلاط سوائے حمیات کا ہوجائے اور مریضہ کو چین اور آرام ہر وقت روانگی شکم اور اخراج بول کی ملے۔ ورم کے انفجار تام کی علامت یہ ہے کہ تپ اور ضربان مین سکون پیدا ہو اور ناقص یعنی لرزہ خوب زور سے آنے لگے۔ ورم رحم خواہ دبیلہ رحم اگر فم رحم مین ہو اوسکا جاتا رہنا اور اچھا ہونا ممکن ہے اور اگر اندر اور قعر رحم مین ہو تو بیر علاج سے اوسکا اچھا ہونا ممکن نہین ہے۔ معالجات اورام حارہ مین احتیاج خون نکالنے کی بھی ہوتی ہے جسوقت اور دلائل مشہورہ بھی معین ضرورت استفراغ خون کے ہون۔ باسلیق کی فصد کی بھی حاجت ہوتی ہے اور اگر برمحل یہ فصد کھولی جائے نفع اسکا یہ ہے کہ حیض کو بند کر دیتی ہے اور خون رحم کو اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ صافن کی فصد رحم سے زیادہ مشارکت رکھتی ہے اور خونکو زیادہ جذب کرتی ہے بہ نسبت باسلیق کے اور ادرار کر دینے حیض کے لیے زیادہ تر لائق ہے اور نفع بھی اسکا زیادہ ہے خصوصًا اوس ورم رحم کے علاج مین جسکا سبب احتباس حیض ہوا ہو۔ ابتداء ورم مین اصوب تدبیر یہی ہے کہ فصد باسلیق کی کھولی جائے تاکہ انصباب مادہ کو منع کرے اوسکے بعد پھر صافن کی فصد لیجائے تاکہ مادہ موجودہ کو موضع ورم سے جذب کرے اور جو مضرت مشارکت کی باسلیق کی فصد سے ہوئی ہے اوسکی تلافی ہوجائے۔ واجب ہے کہ جسوقت فصد کھولی جائے دونون پاؤن مریضہ کے اونچے ہون اور یہ عورت چت لیٹی ہو اور خون کے اخراج مین مبالغہ کیا جائے۔ غذا دینی اسکو بند کر دین اور ایام اولی مین تین روز تک تقلیل غذا کرائین اور پانی نہ دیا جائے خصوصًا بروز اول اگر فصد لی ہو اور ایسے مکانون مین اوسے ٹھہرائین جو معطر اور خوشبودار اور بیدار رہنے کی اوسپر تاکید کیجائے جہان تک اوسے قدرت جاگنے کی ہے کہ فصد کے بعد سونا مضر ہے۔ قے کرانی ایسی مریضہ کو زیادہ نافع ہے اور اکثر احتیاج مسہل دینے کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط کا اخراج کر دے۔ ضرور ہے کہ ایسے ادویہ مشروبہ مین کوئی ایسی چیز بھی داخل ہو کہ متلی کو روکے اور بروقت حاجت کے تقلیل کیجائے۔ ابتداے ورم مین آبزن آب شیرین کا عمدہ روغن گل ملا کر کرنا چاہیے اور نطول قابض پانی کا کرین پھر بھی اسکا لحاظ رہے کہ زیادہ استعمال قوابض کا نہو کہ ورم مین صلابت آجائے۔ منجملہ اون چیزون کے جنکا استعمال ایسے وقت کے لائق ہے یہ ہے کہ خشخاش کو اسقدر پختہ کرین کہ مہرا ہوجائے اور زیت الانفاق ملا کر ضماد کرین یا روغن گل یا روغن سیب ملا کر بعد ازان بہت جلد ملینات کی طرف رجوع کرین اور نطول مین شراب ہمراہ روغن گل کے نیم گرم استعمال کرین اور ایک پارچہ کو ایسے پانی مین بھگو کر حمول کرین جسمین خطمی اور تخم کتان اور گوکھرو اور بہت سی حرمل کو جوش دیا ہو اور تھوڑی سی قوت قابضہ اوسی پانی مین بارتنگ خواہ خرفہ کی بھی آگئی ہو اور اسی طرح مرہم جو انڈے اور اکلیل الملک سے پختہ اور مہرا کر کے طیار کیا ہو اور بیشتر اوسمین روغن زعفران اور روغن ناردین بھی داخل کرتے ہین۔ بعد ازین توجہ انضاج ورم پر کرنی چاہیے۔ منجملہ منضجات ورم کے تمر ہندی ہے جسکو آرد جو کے ساتھ اسقدر پختہ کیا ہو کہ مہرا ہوجائے اور روغن حنا اور خصوصًا منتہی مین ورم کے یہ دوا زیادہ مناسب ہے۔ ضمادات مین زوفا اور چربی اور روغن زرد اور مغز ساق گوزن وغیرہ۔ جسوقت مرض انحطاط کو پہونچے اوسوقت فقط محللات سے علاج کرنا چاہیے ازانجملہ حمام اور مرزنجوش اور غار ہے اور راتینج وغیرہ جو معلوم ہو چکین ہین

اور اسوقت یعنی زمانہ انتظار مین مریضہ کو غذا بھی دینی چاہیے اور تقویت اوسکی کرنی چاہیے اور قوت غریزی کا تجربہ ہانا چاہیے جسوقت ورم پر ضمادات لگائے جائین بندش نکرنی چاہیے اسلیے کہ بندش ورم کو مضر ہوتی ہی۔ دبیلہ رحم کا علاج یہ ہی کہ پہلے اوسکے انضاج مین مشغول ہون اور اگر دبیلہ فم رحم کے قریب ہو اوسکا چاک کرنا مثل رتق کے ممکن ہی اور جو دبیلہ اندرون رحم کے ہو اوسکا نضج فی نفسہ گو ممکن ہی تو اسکا انتظار کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر پر اقتصار کرین کہ جس ادویہ سے مادہ رقیق ہوجاتا ہی اونھین کے استعمال سے اوسکا ادرار کردین جیسے دودھ اور تخم بطیخ تو اہ بعد انضاج فی نفسہ کے اوسکا پھوٹ جانا خود بخود اگر ہوسکتا ہی اسکا بھی انتظار کرین۔ اور اگر تبرید اور تحلیل ہوسکے یہ تدبیر اولی ہی۔ جب دبیلہ شگافتہ ہوجاے پیپ اوسکی فرج کی طرف سے برآمد ہوگی۔ واجب ہی کہ ایسے وقت اوسکے صاف ہوجانے کے اعانت کرین اور جو بقایا مواد رہ گئے ہین اونکے تحلیل کی فکر کرین۔ مرہم باسلیقون صغیر کی پچکاری اوسمین دینی چاہیے۔ اکثر دبیلہ کی ریم مثانہ کی طرف سے نکلی ہی اور اسوقت واجب نہین ہی کہ مدرات سے اعانت کیجاے اوسکے تنقیہ اور صاف ہونے کی کہ مدرات دینے سے اور قسم کے مواد کا انصباب مثانہ کی طرف ہوگا اور یہی مدرات سے قروح مثانہ کے احداث پر مدد کامل ملے گی بلکہ بلطف اور نرمی اس بارہ مین کارروائی کرنی چاہیے اور اقتصار ایسی دوا پر کرین جو ادرار رقیق مادہ کا کرے جیسے دودھ اور تخم خربوزہ اور کسیقدر لعابات ملاکر اور کبھی دبیلہ کی پیپ براز کی راہ سے نکلتی ہی۔ اور کبھی احتیاج اسکی ہوتی ہی کہ اون ادویہ سے دبیلہ مین شگاف پیدا کیا جاے جو اور دبیلونکے واسطے اپنے اپنے مقامات مین مذکور ہوچکے ہین جیسے وہ ضماد جو انجیر اور درای اور پنجال کبوتر سے طیار ہوتا ہی اور بعد ازان پھر زخم کی صفائی ماء العسل سے کرنی چاہیے اور یہی تدبیر مکرر اور بار بار کیجاے جب تک گاڑھی پیپ آتی ہو اور جب قرحہ پاک ہوجاے پھر علاج قرحہ کا کیا جاے جسوقت اعراض دبیلہ شدید ہوجائین ضرور ہوگا کہ ضمادات ملینہ جو آرد جو اور انجیر سے مرکب ہون اور حلبہ اور تخم کتان اور اکلیل الملک وغیرہ داخل ہو استعمال کئے جائین۔ اور ابزن بھی جو اسی خواص کے ہون۔ واجب ہی کہ مراعات اون قواعد اور اصول کے بھی کرین جو ہم باب اورام حارہ اور دبیلات مین اور اعضا کے لکھے ہین تاکہ اتمام معالجہ کا ہوجاے اور جو اختصار اس مقام پر ہم نے اپنے بیان مین کیا ہی اوسکا نا سہا سب پورا ہوجاے اسلیے کہ ہم نے اور مقامات مین پورا بیان اس معالجہ کا وہان کردیا ہی

ورم بلغمی رحم کا بیان اس ورم پر وہی دلائل ہوتے ہین جو اورام بلغمی کے اور مقامات مین مذکور ہوچکے ہین از قسم ثقل اور انتفاخ وغیرہ مگر ان اورام مین ایسا درد نہین ہوتا ہی کہ معتدبہ ہو اور اطراف بدن مین ترہل ہوتا ہی اور پیڑو پر اسی طرح پھولا پن ہوتا ہی جیسے اسکا مثل بیماران استسقائے لحمی کے ہوتا ہی۔ علاج اوسکا مثل علاج اون اورام بلغمی کے جو احشا یعنی اعضائے باطنی مین ہوتے ہین کرنا چاہیے جسکا بیان اکثر ابواب مین ہم کرچکے ہین

ورم صلب رحم کا بیان ورم صلب پر بذریعہ لمس کے استدلال ہوسکتا ہی اور پیشاب کے خروج مین دشواری ہوتی ہی اور ثقل یا گرانی بھی ہوتی ہی خواہ ایک ان دونون مین سے کوی خرابی ہوتی ہی۔ لیکن درد مین کمی ہوتی ہی جب تک یہ ورم سرطان نہوجاے اور اگر درد ہو بھی تو بہت خفیف ہوتا ہی بدن مریض کا لاغر ہوجاتا ہی خصوصًا دونون پنڈلیان اور دونون قدمون پر ورم آجاتا ہی اور پنڈلیان پتلی ہوجاتی ہین اور اکثر پیٹ اسکا بھاری ہوجاتا ہی اور ایسی حالت ہوجاتی ہی جیسے استسقا کی حالت ہی خصوصًا اگر صلابت زیادہ آگئی ہو

غشی سافج واقع ہوتی ہی اور یہ پہلے واقع ہونا غشی سافج کا وہی بات ہی کہ ہر ایک شئ ضعیف کسی کیفیت کے قبل ہر ایک قوی شئ کے
اوسی قسم کی واقع ہوتی ہی ورنہ دفعۃً تحمل قوی کا کیونکر ہوے۔ جو اختناق رحم احتباس حیض سے پیدا ہوتا ہی وہ اسلم ہی بہ نسبت اوس
اختناق رحم کے جو منی کے احتباس سے پیدا ہوتا ہی۔ اسلیے کہ منی اگرچہ اوسکی پیدایش خون سے ہی عورات کے بدن مین مگر ہر دلالت
اور خرابی کو زیادہ قبول کرتی ہی بہ نسبت خون کے جیسے کہ دودھ بھی زیادہ خرابی کو قبول کرتا ہی بہ نسبت خون کے۔ کبھی اس مرض کے
دورہ ہوتے ہین اور کبھی خریف مین زیادہ عارض ہوتا ہی۔ اکثر اسکے دورہ دیر دیر مین ہوتے ہین اور اکثر یہ ہی کہ روزانہ اسکے دورہ
پڑتے ہین اور تھوڑے زمانہ تک متواتر ہوا کرتے ہین اور ایسی صورت اکثر یہی ہی کہ متصل ولادت اور بچہ جننے کے ہوتی ہی۔ یہ اختناق
حرکت رحم کی بہت درشتی اور سختی سے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ حرکت رحم کی اسوقت متشابہ جمیع اقطار مین ہوتی ہی اور آہستہ ہوتی ہی
دفعۃً نہین ہوتی ہی اور بطرف اسفل کے ہوتی ہی اسلیے کہ مولود کا رخ باہر آنے کا ہی اور فعل طبعی ہی کہ اسمین اوسکا انجذاب کسی مقام سے
نہین ہی جو بطرف اعضاء رئیسہ کے جاتا ہو۔ بہت صعب اور سخت قسم اختناق رحم کی وہ ہی جس سے بظاہر سانس کی آمد بند ہوجائے
اگرچہ جب تک دم مین دم ہی سانس کی آمد شد ضرور ہی گو روئی کے گالے وغیرہ کو ناک کے سامنے رکھکر معلوم کیا جاے۔ الغرض
نہایت سخت قسم اختناق رحم کی وہی ہی جو بظاہر ابطال نفس کردے اور حس اور حرکت کا بھی ابطال کرے اور مشابہ موت کے ہو
اور اکثر یہ صورت اوسی اختناق رحم مین ہوتی ہی جو منی کی وجہ سے پیدا ہوا اور اسیسبب بیوہ عورتونکے واقع ہوا ہو [illegible]
مین وہ قسم ہی جو ابطال نفس نکرے بلکہ چھوٹی سانس کردے اور تنگی کردے۔ اور تیسرا درجہ وہ ہی جو تشنج اور تمدد اور بیہوشی پیدا کرے
اور عقل اور حس مین کسی قسم کی ایذا نہ پہونچاے۔ علامات جب دورہ اس مرض کا قریب ہوتا ہی تو عسر نفس اور خفقان
اور درد سر اور خبث نفس اور ضعف راے اور مبہوت ہونے کی حالت اور کسل اور دونون پنڈلیونکا ضعف رنگ کی زردی اور
تغیر اوسکا عارض ہوتا ہی اور کسی ایک حال پر ثبات مریض کا نہین رہتا ہی۔ اور کبھی اگر بخار گرم سبب مرض کا ہوا تو پیاس بھی
لگتی ہی۔ پھر جب زیادتی ہوئی تو سبات اور اختلاط عقل چہرہ اور آنکھونکی سرخی اور ہونٹھ کی سرخی بھی پیدا ہوتی ہی آنکھون مین
پتھرا جانے کی کیفیت آجاتی ہی اور کبھی برعکس اسکے ایسے بند ہوجاتے ہین کہ ہرچند ارادہ کرے مگر کھلتی نہین۔ سانس مین ضعف
زیادہ ہوتا ہی اور پھر بعد ضعف کے اکثر بند ہوجاتی ہی پس مریضہ کو گمان ہوتا ہی کہ جیسے کوئی چیز اسکے پیر وسے اوٹھکر اوپر کو جاتی ہی
دانت کی بتیسی بھنچ جاتی ہی اور بدبو آجاتی ہی اور حرکات غیر ارادے اوس سے سرزد ہوتے ہین اسلیے کہ فساد عقل ہوچکا ہی اور
حال اوسکا متغیر ہوجاتا ہی اور کلام کرنا موقوف کر دیتی ہی اور اگر کچھ کہتی بھی ہی سمجھائی نہین پڑتا۔ بعد ازان یہ بات اوسکو
عارض ہوتی ہی اور خصوصاً احتباس منی سے جو اختناق پیدا ہوا ہو کہ غشی آنے لگتا ہی اور آواز بند ہوجاتی ہی اور پنڈلیان اوپر کو
کھچی جاتی ہین۔ اور بدن مین کسیقدر تری جو زیادہ نہو بلکہ تھوڑی سی نمایان ہوتی ہی۔ اکثر انحلال اس کا خالص بلغم کی قے
کی طرف اور درد سر اور درد زانون اور درد پشت کی طرف ہوتا ہی اور قراقر کی طرف اور برآمد ہونے رطوبت کے رحم سے اسکی طرف
ہوتا ہی اور اکثر انجام مین اسکے ذات الریہ اور خناق کی طرف اور ورم زانون و ورم سینہ اور پشت اور قبض شکم کی طرف
ہوتا ہی۔ نبض ابتدا مین تو اسمین متموج متشنج اور متفاوت ہوتی ہی بعد اسکے متواتر ہوجاتی ہی نظام قرعاتکا محفوظ نہین ہوتا
خصوصاً بروقت سقوط قوت کے اور صحت کے۔ پیشاب مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہی خواہ دموی اور طمثی اختناق ہو

خواہ اوسکا حیض بند ہوا ہو یا منی کا احتباس ہوا سلیے کہ اس تدبیر سے رحم پیچھے کی طرف جھکتا ہی اور ہمواری کی طرف مائل ہوتا ہی اور حیض کو
ادرار پر آمادگی بھی ہوتی ہی اسلیے کہ اس طریقہ سے ایک عجیب ہیئت رحم کی پیدا ہوتی ہی ۔ آبزن کے وہ اقسام جو مدر ہین بھی نافع ہین
خصوصاً جو آبزن کا شم اور حلبہ تخم کتان مرزنجوش اور قیصوم سے طیار کیا جاے ۔ میاہ حمامات یعنی گندھکی پانی اور گرم خاصیت کے پانی
بھی اسکو مفید ہین ۔ فصد باسلیق کی اوس ہاتھ سے کھولنی چاہیے جس طرف رحم کو میلان ہوا ہی ۔ اور اگر میلان رحم کسی طرف
نہوا ہو بلکہ اوپر کی طرف سمٹ گیا ہو جیسے حمل مین یہی صورت ہوتی ہی پھر اختیار ہی جس ہاتھ کی رگ باسلیق کو چاہے کھولدے
خواہ دونون ہاتھونکی ساتھ ہی فصد کرے ۔ اگر رحم وغیرہ مین رطوبات کی کثرت محسوس ہو اور یہ مستفرغہ رطوبات محسوسہ کا استعمال
کرنا لازم ہی جیسے ایارج روفس اور تیاذریطوس سے یہ بھی یاد رہے کہ کبھی فصد کرانے اور خون نکالنے کے ساتوین روز کے پیچھے مسہل
کی بھی حاجت ہوتی ہی اور ایارج حنظل اور ایارج فیقرا کا مسہل دیا جاتا ہی اور کبھی مکرر مسہلات کا استعمال درکار ہوتا ہی اور بیشتر حب شیطرج
اور حب منتن کی حاجت ہوتی ہی پھر بعد تین روز کے پشت اور مراق پر پچھنے لگانا چاہیے اور دوبارہ دونون رانون پر اور بیخ
ران پر سینگیان لگائی جائین اور تدبیر لطیف یعنی تقلیل غذا سے سبک کرنی چاہیے اور پنچے کا دھڑ اور اعضا زیرین سب بذریعہ مالش
کرنے اور کمادات اور مروخات کے گرم رکھنے ضرور ہین ۔ بعد ازان جند بیدستر اور مر کو ہمراہ ماء العسل کے اور سکنجبین اور دحمرثا اور معجون
فلافلی اور کمونی کا استعمال کیا جاے ۔ اور کاسکبیج آب لیموں کے ہمراہ خواہ آب لوبیاے سرخ کے ساتھ ۔ لونگ کا استعمال بھی نافع ہی
مشروبات جیدہ مین سے یہ ہی کہ اوسکو کمونی بقدر ایک مثقال کے ہمراہ آب سداب خواہ آب طبیخ فنجنگشت کے ساتھ کھلائی جاے
غاریقون بھی اس مرض مین اچھی دوا ہی جس وقت کسی شربت کے ساتھ پلائی جاے ۔ اور جند بیدستر تو ایسی مفید دوا ہی کہ اکثر اسکے
استعمال سے پوری صحت حاصل ہوتی ہی ۔ اسی طرح عسل اور خل عنصل جس وقت گھونٹ گھونٹ بھر پیا جاے خواہ اسی سرکہ کی سکنجبین
بنا کر استعمال کرین مگر ترشی اوسمین زیادہ ہو اور شیرینی بہت کم ہو ۔ آب شواہ پر اوسکو پلایا اور مرض سے نجات ہوگئی ۔ ایضاً دو درہم
دارچینی نبیذ قوی کے ہمراہ پلائین ۔ روغن بیدانجیر زیادہ نافع ہی ۔ ایضاً عصارہ برگ فنجنگشت کسی شراب اور روغن کے ہمراہ ۔
ایضاً جاوشیر ایک درہم اور جند بیدستر دو دانگ کسی شراب کے ہمراہ پلائین کہ یہ بھی زیادہ نافع ہی اور مدر حیض بھی اور یہ دوا مجرب بھی
ہو چکی ہی ۔ ضمادات اور کمادات وہی مناسب ہین جو خونکی تلطیف کرین اور اوسکو رقیق اور مدر ارکر دین ۔ حمولات جیدہ مین سے
یہ ہی کہ سکنجبینا کو روغن غار ملا کر حمول کرین خواہ روغن سوسن بقدر بندقہ کے ملائین ۔ واری کا اشیاف کسی شراب مین بنا کر
حمول کرائین ۔ ایضاً میعہ سائلہ تین اوقیہ فلفل و کندر ایک ایک اوقیہ بطکی چربی چار اوقیہ تخم اوشنگن چار مثقال کسی فتیلہ مین لیکر
حمول کرائین ۔ ایضاً حقنہ اور شیاف ایسے ادویہ سے بنائے جائین جو تسخین کرین اور مدر ہون اور اسہال اخلاط غلیظہ کرین اور
ریاح کی تحلیل کردین ۔ اگر بسبب اختناق رحم کا احتباس منی ہو بہت جلد اوس عورت کی تزویج کردی جاے اور جب تک زوج
بہم نہ پہونچے ریاضت اور مجففات منی کا استعمال رہے جیسے سداب اور فوتنج اور تخم مرا اور جوارش کمونی ہمراہ طبیخ الاصول کے
مثل بدرقہ کے اور دواء المسک اور تریاق کا استعمال کرین ۔ اگر دواء المسک و مثرودیطوس سے خوف افزائش منی وغیرہ کا
واجب ہی کہ زن قابلہ اپنے ہاتھ مین روغن سوسن خواہ ناردین یا دہن الغار لگاکر اندرون جسم نہانی مریضہ کے داخل کرے
اور سہلاے اور سرا بیرونی شرمگاہ کا خواہ رحم کا سرا بہ نرمی کھجلاے اور گدگداے اور زیادہ گدگداے اور ضرور ہی کہ اس حرکت مین

قابلہ کو اسکا لحاظ رہے کہ ایسی طرح کرے کہ لذت سکے بھراو کسیقدر درد بھی عورت کے جسم نہانی مین پیدا ہو جیسے بوقت جماع کرنے کے
دخول کی چوٹ لگتی ہے ایسی تدبیر سے اکثر مریضہ کا انزال ہوجاتا ہے اور مرد منی گرادیتی ہے اور مرض سے نجات پاجاتی ہے - اسی طرح اگر حمول
ایسی چیزونکا کیاجائے جو لاذع ہین اور جن سے دغدغہ خواہ جھلاہٹ اور سرسراہٹ پیدا ہوتی ہے جیسے سنجرنیا روغن غار کے ساتھ خواہ
جیسے زنجبیل اور فلفل اور کرمدانہ عجیب موثر دوا ہے ایسی کھجلی پیدا کرنے کے واسطے خبردار ایسے اختناق مین فصد نہ لینی چاہیے
بلکہ استعمال ایسے ہی چیزونکا اور ایسی تدبیرونکا کرنا چاہیے جو حرارت غریزی کو بیدار کرین - اور علاج قسم غشی منی کا کرنا لازم ہے
ایسے اختناق اور اسکے خراب اعراض کو معجون نجاح کی منفعت بھی عجیب ہے اور زیادہ ہے - سنجرنیا اور مثرودیطوس اور دوا المسک
اور تریاق کا استعمال کرین اگرچہ دوا المسک و مثرودیطوس سے خوف تحریک منی کا ہے مگر تقویت قلب و طبیعت کے جو ان
دونون سے ہوتی ہے ضرر تحریک منی کا مقابلہ کرتی ہے اور اوس ضرر پر یہ نفع غالب ہے - کاسکبینج اور قرنفل دونون کا نفع بھی جیسے ہے
اسی قسم مین اختناق کے **تدبیر بوقت ہیجان دورہ اختناق رحم کے** سر پر مریضہ کے روغن خوشبو معطر اور مقوی خوب گرم کرکے
ڈالنا واجب ہے جیسے روغن ناردین اور روغن بان اور بہت جلد دغدغہ رحم اور سہلانا بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصاً ایسے کہ اور
کھجلانے کی چیزون سے جنمین لذع کی قوت ہو اور شیافات مدرہ اور حمولات جاذبہ جو رحم کو نیچے کی طرف اوتارین اونکو استعمال کرنا چاہیے جیسے
غالیہ اور خوشبو قسام کے تیل مثلاً چنبیلی کا تیل اور روغن بان اور روغن اقحوان روغن سانج اور جملہ قسم کا عطر جو گرم ہے اور رحم کو اوسکی طرف
میلان طبعی ہے اور اسکے ساتھ اوسمین تلطیف و ادرار بھی ہے - اسی طرح دھونی دینے مریضہ کو نیچے سے مشک و رعود کی اور دخان سوس
کی جو کسی گرم اور تقطیر سنگریزہ پر چھڑکا ہو - اور خلوق اور غالیہ کا طلا کرنا - سانس کو روک کر دھونی دیجائے اور حلق مین پر وغیرہ ڈالکر
قی کرنے پر تحریک کیجائے اسلیے کہ قی کے ہونے سے اسکی خفت معلوم ہوگی اور چھینک لانے کی تدبیر کیجائے اور انجیر کی بو سونگھائی جائے
مترجم یہ لفظ مشکوک ہے متن یعنی بدبو بھی ہو سکتی ہے اسلیے کہ ناک سے بدبو سونگھانے کا فائدہ یہ ہے کہ رحم متنفر ہو کر نیچے کی طرف ہٹے گا اور
نیچے کیطرف ہٹنا ہی مطلوب ہے متن اسافل یعنی اعضائے زیرین پر اسکے سینگیان چسپان کرنے کا التزام رہے تاکہ خون کو اور
رحم کو نیچے کھینچا کرین اور اوپر کی طرف چڑھنے سے روکین خصوصاً دونون رانون پر خواہ دونون چڑھون پر یا ایسے مقام پر جو سامنے
اور محاذات مین اوس جگہ کے ہو جدھر میل اور جھکاؤ رحم کا ہوا ہے بشرطیکہ میلان رحم کا اوس طرف بخوبی محسوس ہوتا ہو تاکہ خون اور
رحم کو جذب الی الخلاف کا اثر پہونچے اور دونون پاؤن کی مالش بقوت کیجائے اور کولون کے اوپر پڑوکے اور دونون رانون
اور پنڈلیونکی اور بہت سخت بندش ساقین کی اسطرح پر کرین کہ اوپر سے باندھتے ہوئے نیچے تک چلے آئین اور تمریخ انکی روغن
رازقی سے کرین اور ادویہ حارہ سے جو کہ جلد کو سرخ کردیتی ہین کہ فربیون بھی انھین ادویہ مین سے ہے - مقعد اور مقامہ پر انہین
اسکے حمول ایسے کیے جائین جو محلل ریاح ہین اور معدہ پر بھی ایسے ادویہ کو طلا کرین اور چلا کر اسکو پکارین اور خوب جھنجھوڑین اور
جھٹکے دیدے کرین اسکو ہلاتے رہین اور جب یہ سب تدبیرین کرچکین اور ہوش مین نہ آئے اور سانس اسکی بحال خود واپس نہ آئے
ضرور ہے کہ اسکے سر پر کھولتا ہوا کوئی روغن گرم ٹپکائین خواہ اسکے یافوخ سر یعنی سر کے چندیا پر داغ دین کہ اسکی اشد ضرورت ہے
کبھی یہ مریضہ عود دورہ سے افاقہ محض فصد کرانے سے پاتی ہے - بہت خوف ہے کہ اسکو شراب کسی قسم کی پلادی جائے اسلیے کہ اس
بیماری کے مریضہ کو پانی کے اقسام ہی موافق تر ہین - اسی طرح گوشت ہائے غلیظ خواہ جن چیزون سے خون اور منی کی

افزایش ہوتی ہی وہ بھی اسکو ہرگز ہرگز بند نہ کرنی چاہیے اور اسی طرح اوس قسم کے معالجات جس سے افزایش خون اور منی کی ہوتی ہی
جیسا کہ معلوم ہی وہ بھی جائز نہین ہین اور مضر ہین **رحم کے بثور اور چھالے اور بواسیر کا بیان** کبھی رحم مین مستہ ہاے
چند پیدا ہوتے ہین اور مثل توت کے حجم اور لون مین اوسی شکل پر ہوتے ہین جیسے بواسیر ذکر کا بیان ہو چکا اور کبھی رحم پر مختلف
طور کی پھنسیان اور دانہ ایسے پیدا ہوتے ہین کہ بعض قسم کا نام حاشار رکھا گیا ہی اسلیے کہ حاشا کے سر کے مشابہ ہوتے ہین اور کبھی
سپید رنگ کی ہوتے ہین اور کبھی رحم پر مستہ ہاے سماری یعنی نوک دار کیلیون کی شکل کے اوبھر آتے ہین اور ایسے مستہ شقاق
رحم کے خواہ اورام صلبہ کے بعد پیدا ہوتے ہین — بواسیر رحم سے نجات ممکن ہی جب کہ یہ بواسیر رحم کی بیرونی جانب مین ہو
اور کمتر نجات اوس بواسیر سے ہوتی ہی جو اندرون رحم کے ہو — کبھی وہ عورت جس کا حیض بند ہی بواسیر مقعد اور بواسیر رحم سے جو
بجانب ظاہر رحم کے ہو نفع یاب ہوتی ہی اسلیے کہ ان دونون قسم کی بواسیر مین امید ہی کہ کھلجائین اور خون جاری ہو اور بعد
اجراے خون کے خود مرض بواسیر سے شفا ہو جاے اور اون امراض مشکلہ سے بھی امان حاصل ہو جنکو احتباس حیض پیدا کرتا ہی
جیسا کہ مذکور ہو چکا ہی — کبھی آئینہ سامنے شرمگاہ عورت کے رکھ کر ممکن ہی کہ شکل بواسیر رحمی کی بخوبی دیکھ لیجاے جسطرح ہم نے
باب شقاق رحم مین بیان کیا ہی اور آئینہ مین نظر آنا دو وقتون مین سے کسی ایک وقت مین ہوگا یا ہر وقت درد و ایذا کے جسوقت
کہ خون نکلنا بواسیر سے بند ہوتا ہی اوسوقت تو سرخ سرخ اور سخت نظر آئے گی یا ہر وقت سکون درد کے دیکھی جاے اوس وقت
مستہ ہاے بواسیر بیٹھے ہوئے اور چپٹے چپٹے دکھائی دین گے اور یہ کیفیت ہر وقت سیلان اور بہنے اوس رطوبت کے ہوگی
جو بواسیر سے مثل دردی کے سیاہ رنگ بہتی ہی **علاج بواسیر رحم کا** یہ بواسیر بشدت اوسی وقت دکھتی ہی اور درد شدید اس مین
اوسی وقت ہوتا ہی جب کہ مستہ ہاے بواسیر پھولی ہوی اور لب لباہٹ اونمین پیدا ہو پس لازم ہی کہ اونکے نرم کرنے کی تدبیر
کرین اور رطوبت بہانے پر اوسکو آمادہ کرین — پھر جب یہ تدبیر نافع نہو اور مستہ ہاے بواسیر چپٹے چوڑے نہون آلہ آہنی سے
کاٹنے کے سوا کچھ چارہ نہوگا جیسے بواسیر مقعد کے بارہ مین بیان کیا گیا اور قالب معلوم مین انکو کاٹ کر لینا چاہیے — اور یہ تدبیر
اوسوقت کارگر ہوگی جب کہ خارج رحم کے مستہ ہون — پھر جب کاٹ لیے جائین محل قطع پر سرخ پھٹکری اور سپید پھٹکری چھڑکنا
چاہیے اور قشار کندر وغیرہ — جب مستہ کاٹنے کا ارادہ ہو مریضہ کو کسی سرد مکان مین لیجائین اور اوسی جگہ بواسیر کو کاٹ کر لٹا دین
اور اوس سے کہدین کہ اپنے دونون پاؤن کسی دیوار کی طرف اونچے کر کے پھیلا دے اور دو گھنٹہ تک اسی طرح اونچے رکھے
اور اوسکے پیڑو پر اور پشت پر اور درمیان مخرجین بول اور براز کے چیتھڑے آبہاے قابضہ مین تر کیے ہوے رکھے جائین
اور برف سے اونکو سرد کر لیا ہو پھر اگر اس تدبیر سے بھی خون بند نہو پیڑو اور پشت پر شاخین لگا دی جائین کہ خوب چمٹ
جائین اور حمول اوسکو ایسے پارچہ سے کیا جاے کہ جو طبیخ ادویہ قابضہ مین تر کیا ہو جسمین اقاقیا اور ہوفاقسطیداس اور جفت
وغیرہ محلول کر دیا ہو اور مریضہ کو ایسے آبزن مین بٹھائین جو میاہ قابضہ کو جوش دے کر طیار کیا ہو — اگر بواسیر چوڑی اور
چپٹی ہو اوسکے قطع کرنے کے درپے نہون مگر اوس مجففات قوی جو خون بند کرنیوالی ہین اونکا استعمال جیسے عصارہ
قندشکلے اور حماض مین پارچہ ڈبو کر اوس پر اقاقیا اور جفت وغیرہ چھڑک کر حمول کیا جاے — اطراف بدن کو باستواری
بندش کرین — اور مریضہ کو حکم دین کہ وہ ایسی شکل سے لیٹے اور سوئے کہ جو حمول رکھا گیا ہی وہ اپنی جگہ محفوظ رہے

اوسکا ورد بھی عزت نجائے۔ اور نزف الدم کی تدبیر کرین اور بواسیر ہو تو اسکے علاج کا اگر ہو سکے ہین فقط اسی قدر فائدہ پر راضی رہین
کہ خون کی مقدار معتدل اوس سے بہا کرے اور اسقدر نہ بہے کہ قوت ساقط کر دے منجملہ نرم کرنیوالے اسکے مسہ اسکے بواسیر کی یہ تدبیر ہی
کہ عورت ایسے آبزن مین بٹھائی جائے جس مین ادویہ ملینہ کو جوش دیا ہو جیسے خطمی اور بابونہ تخم کتان حلبہ اکلیل الملک۔ روغن کا
استعمال اسکے واسطے روغن سوسن اور زنبق اور اکلیل الملک کا مناسب ہی مساسیر کا علاج نوک دار مسہ کے علاج میں اجب ہی
کہ مریضہ جوشاندہ حلبہ اور ملینات مین بٹھائی جائے اور روغن بھی آبزن مین داخل ہون۔ فرزجہ جنکی ساخت زوفا اور نطرون
اور زراتیج سے ہو اونکا حمول کرایا جائے گوشت زائد اور رستہ فرج بڑھ جانے کا بیان اور ایک ایسی شی کا فرج مین پیدا ہونا
جیسے کہ مردوں کا قضیب ہوتا ہی اور اوس شی کا پیدا ہونا جس کا قرقس نام ہی۔ کبھی فم رحم کے پاس ایک گوشت زائد پیدا ہو جاتا ہی
اور کبھی عورت کی شرمگاہ مین ایک شی مثل قضیب کے ایسی پیدا ہو جاتی ہی کہ جماع کرانے کو مانع ہوتی ہی کبھی وہ قضیب اسقدر
بڑھ جاتا ہی کہ یہ عورت دوسری عورتوں سے جماع کرنے پر قادر ہو جاتی ہی مشابہ مجامعت مردوں کے مترجم مشابہ جماع مرد کے
قید سے مطلب یہ ہی کہ مساحقہ اور چپٹی لڑانا تو ہر ایک عورت ناہنجار کر سکتی ہی اور یہ عورت جس کے ایک فرد کی مثل قضیب کے
پیدا ہو جائے اسکی مجامعت مثل جماع مردوں کے ہوگی نہ مساحقہ کی طرح سے متن کبھی یہ قضیب چوڑا اور عظیم یعنی بڑا ہو جاتا ہی
قرقس نام ہی اوس گوشت کا جو فم رحم مین اوگتا ہی اور کبھی یہ گوشت بھی کوتاہ اور طولانی ہوا کرتا ہی طولانی ہونا اسکا فصل گرما مین
ہوتا ہی اور چھوٹا جاڑون کی فصل مین ہوتا ہی۔ شہادت اسکے مشاہدہ کی ایک جماعت اطبا نے دی ہی جنھون نے خود مشاہدہ
کیا جیسے ارچیجانس اور جالینوس اور ابنارقلس طبیب اسکا منکر ہی علاج قضیب اور بڑا رستہ فرج کا اوسکا علاج تو یہی ہی کہ پہلے
اوسکو اولٹ دین اور پھر کاٹ ڈالین اور لٹکی ہوئی مقدار کو گرفت کرکے اور اصلی مقدار کو باندھ کر عمق سے اور جڑ سے اوسکو
قطع کر دین تاکہ خون زیادہ جاری نہو۔ اوس قسم کا زائد گوشت اکثر اوسکا علاج ایسے ادویہ سے ممکن ہوتا ہی جو گوشت کو سڑا دین
اور بہا کر اوسکو گرا دین جنکا ذکر اور طریقہ استعمال ہم بد گوشت کے بیان مین کرین گے اور کبھی بدون کاٹنے ایسے گوشت
زائد کے چارہ نہین ہوتا ہی اور اسوقت اسکی تدبیر وہی کیجاتی ہی جو بواسیر رحم وغیرہ کی لکھی گئی۔ قرقس نام کا گوشت کبھی
ایک دوڑے سے اوسکو اچھی طرح باندھ دین اور مضبوط گرہ لگا کر دو تین روز تک چھوڑ دیتے ہین بعد ازان اوسکو کاٹتے
ہین۔ اور اوسکو بندھا ہوا اتنے زمانہ تک چھوڑ دینے کا مشورہ دیا جاتا ہی کہ متعفن ہو جائے اوسکے بعد کاٹ کر گرا دیتے ہین
تاکہ خون کم جاری ہو رحم مین پانی بھر جانے کا بیان عورتوں کے رحم مین کبھی پانی بھر کر محتقن ہو جاتا ہی علامات اوسکی
یہ ہی کہ پہلے احتباس حیض ہوا ہو اور شکم مین قرقرہ زیادہ ہوتا ہو خصوصًا بر وقت حرکت اور چلنے کے اور زیر شکم ورم نرم
عارض ہو اکثر اسکی شکل مثل مستسقی کے ہو جاتی ہی اور بکثرت اسکے رحم سے رطوبت بہا کرتی ہی۔ اکثر تو ہم اسکا ہوتا ہی کہ
یہ عورت حاملہ ہی اور اکثر اسکی فرج سے بہت سا پانی دفعۃً برآمد ہوتا ہی علاج فصد کا استعمال بشرط حاجت کیا جائے
اور ریاضت بھی کرائی جائے اور اور ایسے آبزن مین بٹھائین جنمین دوائین قوی مدرات کی داخل ہون کہ پانی اور رطوبت کا
ادرار کر دین اور جو ادویہ استسقاء مائی کے ضمادات مین پڑتی ہین وہ بھی داخل آبزن ہون خواہ اونکا ضماد کیا جائے
تا اینکہ سب پانی باہر کھینچ کر نکل آئے۔ بعد اسکے قوی مدرات حیض کی ادویہ کا استعمال ہو اور مدرات بول بھی پلائی

جائین - کچھہ خوف نہین ہی اگر حقنہ بائے مستقا سے اسکا بھی استفراغ کیا جائے - شیافات بھی ایسے دئے جائین جو پانی اور حیض کا ادرار کرین - خربق سپید کا حمول بھی ایسی مریضہ کو نافع ہی اور بہت سا پانی نکال دیتا ہی ۔ مترجم حکیم علویخان مرحوم نے ایک شہزادی کو نفخہ کا علاج اسی مرض کا عجیب غریب ترکیب سے کیا کہ ایک پتلا اور لانبا کھیرا اوسکے مقام نہانی مین داخل کرایا جس سے ایک جھلی اندرون رحم کے پھٹ گئی اور سارا پانی بہ بوا اور ہلا دفعۃ بہ گیا اوس مریضہ کو یہ مرض احتباس منی سے عارض ہوا تھا اور بوجہ قصر آلہ قضیب شوہر کے چونکہ انزالین کا توافق نہین ہوتا تھا لہذا مریضہ کی منی کا اخراج بذریعہ انزال نہونے سے تھوڑے زمانہ مین مرض آب رحم کا عارض ہوگیا تھا اور دیگر اطبا اسکے علاج سے عاجز ہوچکے تھے - پس طبیب کو لازم ہی کہ ایسے امراض مین علم کو کھا اور قیافہ کو بھی اچھی طرح جانے اور زوج اور زوجہ کی کیفیت مباشرت سے بذرائع اور وسائل پوری واقفیت بہم پہونچاکے فقط طب کے قواعد کو نہ کر جا کرے اسلیے کہ طبیب کو ہمہ دان ہونا اور پھر سرد و گرم زمانہ کا تجربہ کرنا بھی ضرور ہی واسطے برخلاف اطبائے زمان اور معاصرین کے جنھون نے نام طب یونانی کا خراب کر ڈالا **نفخہ رحم کا بیان** بیشتر سبب اوسکے نفخہ اور ریح رحم کے پیدا ہونے کا غرض اور سقطہ وغیرہ ہوتا ہی کہ اس وجہ سے مزاج رحم کا ضعیف ہوجاتا ہی - اور اکثر عسر ولادت جو فم رحم کے اولٹ جانے سے ہو خواہ شدت برودت سے فم رحم مسدود ہوجاے اور ریاح اندرونی فضاء رحم مین خواہ لیف رحم کی درز اور سوراخ مین خواہ رحم یا لیف رحم کے زاویہ اور گوشون مین بوجہ اسی برودت کے محتقن ہوجائین - جو احتقان ریاح کہ لیف رحم کی درز مین ہو کر نفخہ پیدا کرتا ہی اوسکی صعوبت بہت زیادہ ہوتی ہی اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو زوایا مین احتقان ہو اوسکے بعد صعوبت اوسکی ہی جو تجویف احتقان ریاح سے پیدا ہو - **علامات** کبھی ایسی قوت سے ریح اندر رحم کے اور رحم کی لیف مین بند ہوجاتی ہی تا اینکہ اوسکا درد اور اوسکی تمدید اور کشش پیڑو تک پہونچتی ہی اور دونون پیچ رانمین پھیل جاتی ہی اور پھر دونون رانون تک چڑہ کر پہونچتی ہی اور حجاب اور معدہ تک بھی پھیل جاتی ہی - اوس نفخہ کے بجانے سے آواز ڈھول کی آتی ہی اور جیسے استسقاء طبلی مین شکم کے آواز ہوتی ہی کبھی یہ نفخہ کسی مقام رحم سے منتقل ہو کر دوسری جگہہ پر آجاتا ہی - ہمراہ اس نفخہ کے مغص یعنی پیچ اور ضربان اور چبھن ایسی ہوتی ہی کہ قوی اور گرم ادویہ سینک سے اوسمین سکون پیدا ہوتا ہی ور پھر جب سردی پہونچے وہی اعراض عود کرتے ہین - دبانے سے قراقر ہو کر اس نفخہ کے چند ٹکڑے الگ الگ ہوجاتے ہین - پیڑو اس نفخہ کے ہونے سے اونچا ہوجاتا ہی - اکثر یہ ریح مدت العمر باقی رہتی ہی کہتے ہین یا گمان اطبا کا یہ ہی کہ یہ ریح بر وقت شامل ہونے رحم کے منی پر فنا ہوجاتی ہی اور یہ اشتمال رحم کا منی پر مثل اشتمال حمل کے ہو یا نہو بلکہ کسی اور وجہ سے منی رحم مین آجائے جیسے احتباس منی کے طرق اوپر مذکور ہوچکی ہین **علاج** ایارج لوغاذیا اور ستجرینیا کا استعمال ہمراہ ماء الاصول اور بزورر کے سودمند ہی بعد استفراغ اوس مادہ کے جو اس نفخہ کو پیدا کرتا ہی اور یہ استفراغ تمام بدن سے اور خاص رحم سے بذریعہ ایارج فیقرا کے کرنا چاہیے خصوصًا جبکہ مرض پرانا ہو اوسوقت ایارج ارکاغانیس طبیب کے ذریعہ سے کیا جاے - اور روغن کلکلانج نافع ہی اور نفع اسکا اس نفخہ کو زیادہ ہی - شیافات سقل اور عود بلسان اور حب بلسان کے روغن ناردین اور روغن سداب ملا کر طیار کیے جائین - اور نطول بھی روغن سداب اور روغن شبت کا کیا جاے - رحم پر ضماد سداب اور تخم فنجنکشت اور کمون اور قنطوریون اور برنجاسف اور مرزنجوش اور انیسون اور فوتنج اور سلیخہ اور نانخواہ اور تمام بزور کا کیا جاے - کبھی انھین ادویہ ضماد کو جو مذکور ہوچکین آبزن مین

داخل کرتے ہین اور کبھی افاویہ حارہ کی دھونی دیتے ہین اور رحم پر اور پیٹر و پر محجمہ بازے چسپان کیے جاتے ہین **ریاح رحم کا بیان** رحم مین
جس عورت کے ریاح پیدا ہون اوسکو ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہی اور خصوصاً ہمراہ اوقات مین جیسے کوئی شی اوسکے رحم مین چھوڑتی اور لٹکتی ہی
اور جدا جدا مقامات مین درد ہوکر ہشتار رہتا ہی علاج طبیب ماہر پر واجب ہی کہ روزانہ مریضہ کو قی کرا تا رہے اور ہر روز دہم شربت اصول درہم کو ساتھ
جوشاندہ کے ہمراہ پلاوے جس مین قنبیہ ایک درہم زیرہ دو درہم مصطگی ایک دانگ جوشش دی ہو اور غذا اسکی نخود آب اور ریدانہ یا ثمر ہی

بائیسوان فن امراض ظاہرہ وظرفیہ کے بیان مین

یعنی جو امراض جسم کے باہر بھی ظاہر ہوتے ہین اور اطراف یعنی جلد اور ہاتھ پاؤن وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین انکا بیان اور اس فن مین دو مقالے ہین
پہلا مقالہ بیان مین ان آفات کے جو ان اعضا کو مقدار اور وضع مین لاحق ہوتے ہین بہیئت شرب اور دونون صفاق کی ۔ واجب ہی پہلے یہ بات معلوم
ہو جاوے کہ شکم پر بعد جلد ظاہری کے جسکو کھال اور چمڑا کہتے ہین دو جھلیان تنی ہوئی ہین ۔ ایک جھلی کا نام طافی ہی اور یہ جھلی امعا یعنی آنتونکو حاوی ہی اور انکو
گھیرے ہوے ہی بسبب اپنی کثافت اور وسعت یعنی چکنے ہونے کے اور عضل بطن کو بھی جھلی جسکا طافی نام ہی گھیرے ہوے ہی ۔ دوسری جھلی اور ہی
بطن ہی جسکا نام باریطون اور مدور بھی اوسی کا نام ہی اسلیے کہ جب وہ جھلی جدا کیجاے اور اپنی تنہائی کی حالت مین دیگر احشا سے الگ کر دیجاے سمت کر
مثل کرہ کے گول گول ہو جاتی ہی اور اوسپر تھیلیان اور فرونی ہاے چند نرم نرم پیدا ہو جاتی ہین اور چھوٹے چھوٹے سوراخ یا خانہ ہاے باریک مثل چھتہ
شہد مکھی خواہ زنبور وغیرہ کے نمایان ہوتی ہین ۔ ایک اور باریک جھلی باریطون مین آتی ہی جو شکم کی جلد اور جھلی کے نیچے ہی اور وہ اعضا عضلہاے شکم سے
اوسکو لازم اور چسپیدہ ہین اطراف یمین و یسار کے اور انکا لزوم اور چسپان ہونا بہت شدت اور استواری سے ہوا ہی ۔ بعد اتصال ان دونون عضلہ کے
پھر یہ جھلی حجاب اور اجزاے لحمیہ حجاب سے ایسی متصل ہوتی ہی گویا کہ متصل ہوکر متحد اور یکذات ہو جاتی ہی ۔ معدہ سے اس جھلی کا اتصال
بعد استحکام اور استحصاف یعنی کھرے ہونے جوہر اصلی اسی جھلی کے ہوتا ہی مراد یہ ہی کہ نرمی اور بوداپن مٹ جانے کے بعد جب
خوب مستحکم اور مضبوط ہو لیتی ہی تب معدہ سے متصل ہوتی ہی اور یہ اتصال اسکا معدہ سے منبسط اور پھیلا ہوا ہوتا ہی کہ دونون
جدا جدا معلوم ہوتے ہین گو متصل بھی ہین مگر یہ جھلی بروقت متصل ہونے کے جگر سے بہت پتلی ہو جاتی ہی ۔ جب یہ جھلی معدہ کی طرف
چڑھتی ہی اور پھر جب پیچ کھا کر اور گھوم کر معدہ سے اوترتی ہی اوس مقام پر مجاری عروق اور شرائین کثیرہ کی تمکین اور قرار دہی کے
مقامات اور لٹکنے کے جگہ جابجا اسمین درست بنائی گئی ہین ۔ پھر جب اس مقام سے اوترتی ہی اور نیچے آتی ہی اب شرب ہو جاتی ہی
اگر مقدار اور جسامت پر باریطون کے ایک باریک عضلہ سے جو شکم پر عریض ہوکر پھیلا ہی اور جھلی کی شکل بن گیا ہی الغرض
یہی عضلہ باریطون پر پہونچ گیا ہی اور اس طرح اوس پر پہونچا ہی گویا کہ باریطون کا جزو متحد معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اسکو باریطون سے
اتصال زیادہ ہی اور مشابہت اسکو باریطون سے عصبی ہونے مین قوی ہی ۔ جب اوس عضلہ سے باریطون الگ کر دیجاتی ہی
پھر اسکے نسج اور بناوٹ زیادہ باریک ہوتی ہی اور در حقیقت باریطون یہی ہی ۔ نہایت باریک اور بالکل خالص باریطون سے
آمیزش کسی اور عضو کے نزدیک خاص تین کی ہی ۔ غشاء مستبطن اضلاع کا نبات اور رویدگی اوسی جھلی سے ہی جسکو باریطون کہتے ہین
منفعت باریطون کی یہ ہی کہ درمیانی جگہہ عضل بطن اور امعا کو بھر دے اور خلا نرہے اور اسی موضع کو مضبوط کر دے اور بطن کے
عضل کو اس بات سے روکے کہ خالی مقامات مین جا نہ پڑین اور اس روکنے مین جانب خلف سے معونت اون دونون کو

اسکی جہت سے ملتی ہی۔ ایضاً غلفت کی طرف سے امعا اور احشا کو فضول جو غذا وغیرہ کے واسطے فراخی اور خالی بنائی گئی ہین پہنچ
اسطرح پہونچتی ہی کہ اونمین شقوق جو غیر فضول کا پیدا ہوتا ہی اور ثقل براز کو اور بول اور منی سب کو اسی عصر کی وجہ سے احشا
اور امعا فوقانی کو دیتی ہین۔ ایضاً احشا کے ثقیل شدہ کو بعد پردہ کے غذا وغیرہ کے بہی باریطون منع کرتی ہی اور احشا کو آپس مین ربط اور
ارتباط قوی سے مرتبط کر دیتی ہی۔ صلب کے مقام پر تو باریطون مثل شی واحد کے ہی۔ اور تمام باریطون مین پیچھے اور خلف کی طرف
ایک فرجہ ہی اور زیادتی بڑھ جاتی ہی جو شکم خندوی کی طرح ہوتی ہی اور یہ زیادتی مثل غطا اور پردہ کے باریطون کے واسطے اور بڑی
بڑی رگون اور جداول منتشرہ درمیان انثیین کے اور معدہ کے جو ہین اونکے واسطے۔ ایک قوم اطبا کا قول ہی وہ کہتے ہین یہ بات
کسی درست نہین ہی کہ صفاق کے واسطے چند قسم کے لیف ہین جو بنے ہوے اور بافتہ ہین جہات معلومہ پر اور اجناس چند اوسی
لیف کے ہین جیسا کہ ہی تینون اقسام شبیہ کا۔ یہ لوگ جب لیف کے تعدد اجناس کو مانع ہین پھر انکو ناممکن ہی کہ طبقات عروق اور
مثانہ اور رحم مین بہی ایک ہی جھلی کے قائل ہون اور بلکہ اوسکو جسم واحد سمجھین۔ یہ دونون حجاب احشا جوف اسفل کی نگاہ بانی
کرتے ہین پھر جب یہ دونون حجاب پیڑو تک پہونچے انمین دو سوراخ باریک اور تنگ پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہی دونون
سوراخ دونون طرف یعنی داہنے اور بائین طرف انثیین کے ہین پھر یہ دونون اوترتے اوترتے جب ذکر کے مقام پر پہونچتے ہین دونون
بیضون کے لیے مثل دو کیسہ اور تھیلی کے ہو جاتے ہین۔ اور نیچے انمین دونون حجابون کے شرب ہی۔ اور شرب کی تالیف دو جھلیون سے
ہوئی ہی کہ ایک جھلی دوسری جھلی کو چھپائے ہوے ہی اور دونون جھلیون کے بیچ مین بہت سی شریان اور عروق علاوہ شرائین کے ہین
شکل شرب کی مثل کیسہ اور تھیلی کے ہی جو معدہ اور ماساریقا اور قولون کے ساتھ بندھی ہوئی ہی اور اوس چیز سے جو غشا اور حمل
مشتمل قولون کا ہی جو مقدار بفرونی باریطون سے قریب معدہ اور اثنا عشری کے اوترتی ہی اور جو مقدار اوسکی فرونی سے نزدیک
پیڑو کے اوپر چڑھتی ہی۔ پہلے جو چیز شکم سے ملتی ہی وہ جلد ہی اوسکے نیچے غشاء اول جسکا نام لحافی رکھدیا ہی اور ان دونون اول
اور دوم کا نام صفاق ہی پھر صفاق کے بعد باریطون ہی اوسکے بعد شرب ہی شرب کے بعد امعا ہین **فتق کا بیان** اور جو مرض مشابہ
فتق کے ہی ادرہ اور قیلہ وغیرہ۔ فتق کا حدوث کھلجانے خواہ پھٹ جانے سے جھلی کے ہوتا ہی اور اوسمین کسی چیز کے پڑنے سے جسکو کوئی
جسم غریب جو اوسی مین پہلے سے گھرا ہوا تھا نافذ کر دیتا ہی۔ خواہ اس وجہ سے فتق عارض ہوتا ہی کہ تنگی مجاری غشا مین اتساع
پیدا ہو خواہ انحلال عارض ہو۔ پھر جسوقت یہ امر واقع ہو اور دفع ہو کر وہ جسم نافذ کھسکتے کھسکتے دونون خصیون تک پہونچے
اسکا نام اُدرہ بضم ہمزہ وسکون دال مہملہ رکھا جائے گا اور قیلہ بہی کہین گے۔ اور سوائے اسکے سب کا نام عموماً فتق ہی۔
اکثر اُدرہ خصیہ کا اور صلابت اوسکی اور ہٹ جانا خصیہ کا اپنی جگہ سے اور صلابات صفن یعنی فوطہ اور کیسہ کے شرب ہی مین
واقع ہوتے ہین اسلیے کہ کبھی یہ امر عارض ہوتا ہی کہ وہ دونون چھوٹے سوراخ جو مذکور ہوچکے پھیل جاتے ہین ضعف کی وجہ سے
خواہ جو شی متصل دونون ثقبہ کے ہی پھٹ جائے کسی رطوبت مغریہ کی وجہ سے خواہ رطوبت بالمرخی کے سبب سے یا کسی چیز
کی اعانت کی وجہ سے اور چیخنے چلانے یا کسی حرکت منزعجہ سے اور سقطہ اور گر پڑنے سے یا امساک یعنی رک جانے منی متحرک
کی وجہ سے جو دفعۃً رک جائے اور روفق اوسکا معدوم ہو جائے۔ خواہ مرد کے اوپر عورت کے چڑھنے سے بروقت جماع کے
خواہ زیادہ تعب وہی نفس کی ہو بروقت مجامعت کے خصوصاً کہ وہ جماع بروقت امتلاء معدہ کے ہو اسی طرح جماع

کرنے سے بروقت پیدا ہمیں اور تجمع کے اور ہر وقت مجتمع ہونے ریح اور براز کے شکم ہین کہ ان سبب صدور تو نہین یا تو شرب اور ثرب آتی ہو
یا حجاب یا دونون ساتھ ہی اور اونکے ہمراہ آنت بھی اوتر آتی ہو خصوصًا جس آنت کا نام اعور ہو اسلیے کہ اعور محض بے لگاؤ آنت ہو
کسی سے مربوط نہین ہی - یا فتق چند رطوبات سے پیدا ہوتا ہو جو خصیہ مین ریزش کرکے آتی ہین ہمراہ دفع طبیعت کے خواہ اوسی
خصیہ مین وہ رطوبات ہوتے ہین اسلیے کہ سر طبیعت کا عضو ہی اور خون کو مستحیل بطرف مائیت کے کر دیتا ہی - کبھی یہ فتق ایک
خاص جھلی کو خصیہ مین پیدا کر دیتا ہی اور اکثر رطوبت مذکورہ خالص خون کی ہوتی ہی یا دموی رطوبت اور وردی ہوتی ہی جسکا
سبب فتق کا چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا ہوتا ہی - خواہ ریاح نافخہ سبب فتق کے ہوتی ہین - بیشتر لوہے سے علاج کرنا یعنی کاٹ چھانٹ
اس مرض کو مفید ہوتا ہی - کبھی اوسی مقام پر گوشت اوگ آتا ہی - اور اکثر فوطہ سوکے ہو جاتے ہین یا سخت ہو جاتے ہین
کسی ورم کی وجہ سے خواہ بسبب فربہی کے اوسوقت یہ فتق مشابہ اُدرہ کے ہو جاتا ہی اور نام اسکا اوسوقت اُدرہ لحمی رکھا
جاتا ہی کبھی یہ مرض اسی طرح سے اربیہ اور کش ران مین بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی رگین خصیتین کے پھول جاتی ہین اسکا نام
اُدرۃ الدوالی ہی - کبھی ثرب یا خصیتین مین استرخاے شدید بدون فتق کے پیدا ہوکر مشابہ اُدرہ کے ہو جاتا ہی - کبھی فتق
دونون خصیے کے اوپر پیدا ہوتا ہی اور کش ران کے نزدیک خواہ اوس سے اوپر یا ناف مین اور ناف کے اوپر یا دونون جانب
جو پڑو کے داہنے بائین ہین انھین یہ مرض پیدا ہوتا ہی - ناف کے اوپر بہت کم اور بندرت پیدا ہوتا ہی بہ نسبت اور مقامات کے
اسلیے کہ یہ مقام عضل کی کثرت سے دبا ہوا ہی اور اسکے نیچے پورے پورے اطراف اور کنارہاے عضل پہونچے ہوے ہین - کبھی
ناف اونچی ہوکر اوبھر آتی ہی اور یہ بھی از قبیل فتق ہی - جو فتق ناف سے اوپر ہو اوسکے اعراض بہت خراب اور مہلک ہوتے ہین
اگرچہ تزید اور بڑھنا اسکا کمتر ہوتا ہی اور اول زمانہ عروض مین زیادہ ایلام اور ایذا دہی نہین کرتا ہی - اسلیے کہ ایسے فتق مین معاد
دقاق کی آمد ہوتی ہی اور انھین خود مزاحمت اور تنگی ہی پھر ثقل براز ایسے مریض کا محتبس ہو جاتا ہی اور بہراہ مبرز جیسے نہ نکلا
تو قے کی راہ سے برآمد ہوتا لہذا یہ فتق از قسم ایلاوس کے ہوتا ہی اور وہی قلق اور کرب اسمین ہوتا ہی جو ایلاوس کا ہی (اللھم احفظنا)
مگر جو فتق ناف کے نیچے ہی اتساع اور پھیلنے کو زیادہ قبول کرتا ہی اور زیادہ بڑھتا جاتا ہی اور پہلے زیادہ مولم نہین ہوتا ہی یہ بھی جاننا
ضرور ہی کہ قیلۃ الامعاء اور قیلۂ ثرب مرض قوی ہی اور بدشواری علاج پذیر ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین چھوٹا ہو اور قیلۃ الماء مرض
سہل ہی اگرچہ بڑا ہو **علامات** علامت مشترکہ جملہ اقسام فتق کے یہی ہی کہ ایک زیادتی اور فزونی ظاہر ہوتی ہی اور درمیان
صفاق داخلی اور مراق کے ظاہر ہوتی ہی اور ظہور اوسکا بروقت حرکت کے زیادہ ہوتا ہی اور بروقت سانس گھٹ جانے کے
اور جو فتق بسبب اتساع اور پھیل جانے مجری کے ہو اوسکی علامت یہ ہی کہ تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور فوطون مین نمایان
ہوتا ہی بدون حرکت عنیف اور چلانے وغیرہ کے اور یہی اُدرہ خصیہ ہوتا ہی - اور اس سے زیادہ پھر جو فتق ہی اوسمین انخراق
اور پھٹ جانا کسی عضو کا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے علاج مین تخفیف کی تدبیر نافع نہین ہوتی - آنت سے جو فتق پیدا ہوتا ہی
اوسکی علامت یہ ہی کہ آنت جو محل شق مین در آتی ہی جسوقت مریض چت لیٹے بہت جلد وہ آنت اپنی جگہہ عود کرتی ہی
اور قراقر کی آواز محسوس ہوتی ہی خصوصًا بروقت دبانے کے - ثرب اور صفاق کا فتق اوسکی حدوث کی دلیل یہ ہی
کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہی اور عمق بدن کی طرف مائل ہوتا ہی اور وضع اوسکی مستوی اور ہموار ہوتی ہی اور ایسے

اُدرہ مین قرقرہ دبانے وغیرہ سے نہین پیدا ہوتا ہی اور اکثر اسکا حجم عمق مین چھوٹا ہوتا ہی اور اکثر بائین طرف خارج بھی ہوجاتا ہی اور نکل آتا ہی اور اوسکا حجم زیادہ ہوتا ہی اور نجات اوس سے دشوار ہوتی ہی اور مثل قیلہ الماء کے نہین ہوتا ہی مگر اوسکا چھونا مخالف چھونے اوس کرنے اوس مریض کے ہوتا ہی جسکو قیلہ الماء ہی اور جیسے قیلہ ریحی عارض ہی فتق معوی اور فتق ثربی کا رجوع اور اپنی جگہہ پلٹ جانا زیادہ دشوار ہی بہ نسبت رجوع فتق ریحی کے - قیلہ الماء کی شناخت چھونے سے اور فوطہ کے تمدد اور کھچاوسے اور اوس پر چمک اور بریق پیدا ہونے سے اور فوطہ کی ملاست اور نرماہت سے کیجاتی ہی - اور یہ فتق بھی رجوع نہین کرتا ہی اور اپنی جگہہ پلٹ نہین جاتا ہی اور نہ اندر داخل ہوتا ہی - قیلہ الریح ایک معروف اور مشہور مرض ہی اسلیے کہ انتفاخ ریحی ظاہر چیز ہی اور یہ قیلہ ریحی بلا مزاحمت زائد عود کرتا ہی اور پلٹ جاتا ہی اور نہ اسکے رجوع کرتے وقت کسی قسم کا درد ہوتا ہی اور اوسی حال موجود مین رجوع کر جاتا ہی - اور چت لیٹنے سے کچھ اسکا پلٹنا بہت نہین ہوتا ہی بہ نسبت وقت آخر کے جسوقت چت نہ لٹایا جاے اسلیے کہ حکم اوسکا چت لیٹے اور نہ لیٹنے مین متشابہ ہی اسلیے کہ اوسمین گرانی اور چپیدگی نہین ہی - اور قیلہ معوی کا رجوع مختلف طور پر ہی کہ چت لیٹنے کے وقت تھوڑی سی آسانی رجوع مین ہوتی ہی - اس معوی فتق سے درد بہت شدید پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ فوطون مین تمدد پیدا ہوتا ہی اور خصیون مین عصر اور فشار ہوتا ہی - لحمی کی علامت یہ ہی کہ خاص فوطون مین ہوتا ہی نہ داخل مین اوسکے اور اسمین کسیقدر صلابت اور غلظ اور اختلاف شکل بھی ہوتا ہی اور اکثر تحجر بسبب ورم صلب کے اسمین ہوتا ہی اوسکا نام بورس ہی - اور دوالی کی شناخت بھری ہوی رگون سے ہوتی ہی اور رگون مین التوا اور پیچیدگی گرہ کی صورت کے ہونے سے اور اوسکے نشیب مین استرخا اور ڈھیلاپن ہوتا ہی اور سیکڑ نا سمیٹ جانا دونکا اسمین مخالف ہوتی ہی اور حرکات سے ممانعت پیدا ہوتی ہی اور انگلیونسے دبانا اگر تمدد پیدا کرے تو شرائین کا اُدرہ بھی اور جو ادرہ شرائین کا نہوگا اوسکے دبانے سے تمدد پیدا نہوگا بلکہ یہ اُدرہ اون ادرہ مین ہوگا جس سے غذا ان اعضا کو ملتی ہی علاج تدبیر کلی اور علاج تمام اقسام کے فتق کا یہی ہی کہ امتلا کو ترک کردین اور حرکت زیادہ نکیا کرین اور اوچھل پھاند اور بے دھڑک اوٹھہ کھڑا ہونا اور زیادہ جماع کرنا بھی ترک کردین - اور بہت بُری حالت ان حرکات کے کرنے سے جب ہوگی کہ بروقت امتلاء معدہ کے واقع کرین - ان بیمارونکے لائق یہ امر ہی کہ جن غذاؤن سے نفخ پیدا ہوتا ہی اونکو بالکل ترک کردین اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کرین اور جتنی چیزون سے ارخا اور ڈھیلاپن پیدا ہوتا ہی اونکو بھی ترک کرین تا اینکہ حمام کا نہانا بھی چھوڑ دین - جسوقت یہ مریض کچھہ کھاے لازم ہی کہ چت لیٹ جاے اور جب بیٹھے فتق کی جگہہ بندھی ہوی ہو اور جماع کے وقت خاص کر ضرور فتق کو باندھ لیا کرے - اور جسوقت جماع کرے چاہیے کہ پیٹ اسکا خالی ہو اور کسی قسم کی گرانی غذا وغیرہ کی شکم مین نہو - یہ بھی معلوم رہے کہ غرض فتق کے علاج مین شق اور شگاف کے مقام کا ملجانا اور درست ہوجانا ہی اگر یہ امر ممکن ہو یا اینکہ جسقدر چاک ہوگیا ہی اوسی قدر باقی رہے بڑہ نجاے یا اینکہ جس جگہہ ارخا اور ڈھیلاپن پیدا ہوا ہی اوسمین خشکی پیدا ہوجاے خواہ جو جگہہ کشادہ ہوگئی ہی سمٹ جاے اور جو چیز اوتر آئی ہی غرب ہو خواہ کوئی آنت ہو اوسکو پھر اپنی جگہہ پھیر پہنچانا اور جو کچھہ اوسمین جمع ہوا ہی اوسکی تحلیل کردینی اگر پانی ہو یا ریح ہو اور جو مادہ کہ تمدد پیدا کرتا ہی اوسکی پیدایش کو منع کرنا اور اگر متحلل نہو تدبیر اوسکی اخراج کی کرین کے بعد اوسکے مقام شق کا التحام اور جوڑنا خواہ اوس

یحال خود محفوظ رکھنا چاہیے تاکہ زیادہ نہ ہو اور یہ سبب تدبیرین ایسی دواؤن سے ہوتی ہین جو مغری اور مقوی ہین اور قبض کی
قوت بھی اونمین ہو جسقدر شگاف چھوٹا ہوگا اوسکا ملنا اور زخم کا بھر آنا آسان ہوگا بیشتر داغ لگانے سے اس بارہ مین اعانت
ہیجاتی ہے اور شگاف بند ہوجاتا ہے تخفیف ادویہ محللہ سے حاصل ہوتی ہے اور داغ دینے سے بھی تخفیف حاصل ہوتی ہے لہذا اس سے
استواری ہوتی ہے - اوتری آنت وغیرہ کا پھیر لیجانا بندش اور پٹی چڑھانے سے حاصل ہوتا ہے مجتمع رطوبات کی تحلیل ضمادات
استفراغ سے کیجاتی ہے خواہ اور امراض رطوبی کے ضمادات سے - مادہ کی آمد کا روکنا بذریعہ استفراغ کے ہوتا ہے اور بذریعہ تعدیل
غذا کے - اخراج مادہ موجودہ کا ادویہ معروفہ سے ہوتا ہے اونمین بھی قوی ادویہ کو اختیار کرنا چاہیے - اور عمل بید سے یعنی جراحی
کرکے بھی اخراج مادہ کا ہوتا ہے فتق معا اور ثرب کا علاج اگر نزول ان دونون کا کیسہ انثیین مین ہو رد کرنا اور اپنی جگہہ پر
لیجانا ممکن ہے مگر دشوار ہے بہ نسبت رد کرنے ان دونون کے اوس فتق مین جو اوپر کی طرف ہوا ہے اسلیے کہ ایسا فتق اسکا رد کرنا چت
لیٹنے سے باسانی ہوسکتا ہے اور تھوڑا سا ہاتھ سے دبا کر اپنی جگہہ آجاتا ہے - اور رد کرنے سے فتق یعنی شگاف مین زیادتی ہوجاے
جسقدر بڑہ جاے اوسکی تخفیف کرنی چاہیے اور رطوبت اوسکی خشک کردیجاے اور جو مقام پھٹ گیا ہے اوسے ملا دیا جاے
اور اوسکے جوڑ دینے کی تدبیر کرنی ضرور ہے - اور جب بالکل آرام ہوجاے اور فتق سے نجات ہوجاے بیمار کو کسی آب گرم مین
بٹھائین اور مقام فتق پر طلیات کا ضماد کرین اور گرم چیتھڑون سے سینکین تاکہ اوتری ہوئی شے اپنی جگہہ پر آجاے بعد اوسکے
باستواری بندش کردین اور اوس پر ایک پارچہ موم جو بسر کے ہوئی عضو کو یکجا کردیتی ہین اوس پر رکھین اور تین روز تک یہی تدبیر
جاری رکھین اور مریض چت لیٹا رہے اور پٹی چوکور مربع سے بندش کیجاے اور اون لفائف کا استعمال رہے جو کھلے ہوے زخم کے
پارچون کے یکجا کردینے کے واسطے طیار رہتی ہین - اکثر اسی مقام بندش پر داغ بھی لگا دیا جاتا ہے - زفادہ اور پٹیان بہت سی
اور گول تختیان نہ باندھی جائین ورنہ زخم کھچکر زیادہ پھیل جاے گا - ہر شگاف ضرور ہے کہ اوسکا التحام کیا جاے اور اوسکے
ملجانے اور بھر آنے کی تدبیر کیجاے اور ایسے فتق کے پاس لوہے کا کوئی اوزار لیجانا درست نہین ہے - ادویہ مشروبہ کہ جنکے پینے سے مریض
فتق کو نفع ہوتا ہے سنجرنیا اور جوشاندہ جوز السرو کا ہے خصوصاً جبکہ اسی جوشاندہ مین سنجرنیا کو گھول دیا ہو اور کمونی بھی مفید ہے
ضماد جو مقام شق پر لگانے کے لائق ہین مناسب یہی ہے کہ اوسکا استعمال اوسوقت کیا جاے کہ دونو بازے مین زخم کی یکجا
ہوگئی ہون اور دونون کگر ہین زخم کی سمٹ کر اوپر کی طرف چڑہ چکی ہون اور جو شی اوتر آئی تھی آنت خواہ ثرب اوسکو اپنی
جگہہ پھیر لیجانے سے فراغ حاصل ہوچکا ہو ان سب احوال کے بعد ضمادات معلومہ مین سے کوی ضماد کیا جاے جس مین
ابہل اور جوز السرو اور برگ سرو داخل ہو اسلیے کہ یہی ادویہ اصول ہین اون ضمادات کے جو واسطے جمع کردینے عضو کے
طیار کیے جاتے ہین بسبب اسکے کہ انکا نفع زیادہ ہے اور مقل اور کتیرا اور صمغ اعرابی سریشم ماہی اور سریشم جلود اور دبق اور
کماۃ خشک گوشت سرطان اور کلسیخ مسلم مع بونڈی کے اور جملہ قوابض اور مصطگی اور آس یابس اور مونگ مقشر
اور مداد یعنی روشنائی اور برگ خطمی شب یمانی اور سماق اور ثمرۃ الطرفا اور مغرہ قنطوریون اور صبر سمحانی اور مر - نسخہ ضماد کا
یہ ہے کہ اشق اور کندر اور صبر سمحانی اور زبلق ملکہ تین درہم مقل ۲ درہم اقاقیا انزروت ملکہ ایکدرہم ان دواؤن کو دستہ مین کوٹ کر
اول شب سرکہ مین بھگو دین پھر صبح کو کسیقدر ابہل ملا کر پیسین اور روئی کا ایک پھاہا اسی دوا مین خوب تر کرکے مقام

شق پر کھین اور پٹی وغیرہ سے باندھ دین (ضماد خفیف) مصطگی انزروت کندر سب ہموزن لیکر پیش مین جو شق کے نشیب مین جمع ہو گیا ہوا ان ادویہ کو خوب ملائین اور کاغذ کے ٹکڑے پر طلا کرکے مقام شق پر چپکا دین اور بندش کر دین - اسی طرح کا دوسرا نسخہ یہ ہے صبر اور ریشم اور کندر - ایضاً اور نسخہ جوز السرو کندر اقاقیا گلنار انزروت دم الاخوین اور مرمکی اور مازو اور ابہل سب ہموزن لیکر باریک پیسین اور صمغ مین گوندھ کر بیضہ پر خواہ اور جس جگہ فتق ہو چپکا دین اور جب تک خود چھوٹ کر نہ پڑے لگا رہنے دین - یہ ضماد جید ہے کہ اکثر لوگونکے فتق کو جلد تر دور کر دیتا ہی اور گوشت پورا لاتا ہی پوست انار دس درہم مازو خام پانچ درہم کسی شراب قابض مین جوش دین اور پانچ اوقیہ سے وزن شراب زیادہ نہو بعد اوسکے آنت وغیرہ کو اوپر چڑھا کر آب مذکورہ سے پہلے موضع مادوف کا نطول کرین اور پھر یہی ضماد لگا دین اور ایک ہفتہ تک جدا نکرین خواہ ہر ایک دس روز کے اندر ایک مرتبہ ضماد کرین - یہ ضماد بھی عجیب ہے مصطگی قشور کندر جوز السرو مرمکی سریشم ماہی انزروت ہموزن لیکر پہلے سریشم کو سرکہ شراب مین گھولین پھر ادویہ کو اسی کے ذریعہ سے یکجا کرین اور ضماد بنا لین - کبھی اکثر لوگونکے لیے ضماد گلنار اور سنبل اور بیخ سوسن تر کے کا کر دینا کافی ہوتا ہی اور بیشتر ضماد لگانا عدس اور لبلاب جو کائی کی ایک قسم ہے کافی ہو جاتا ہی اور کبھی اونکے فتق پر مقل شراب اور روغن زنبق گھول کر خواہ اوسمین جند بیدستر ملا کر استعمال کر دینا کفایت کر جاتا ہی خصوصاً اگر فتق مائی ہو اکثر اشراش مین جو کا ستو ملا کر ضماد بھی اونکے لیے کافی ہو گیا ہی فتق مائی کا علاج کبھی مائیت کا اخراج بزل مدیح سے یعنی ایسے شگاف سے جو طبقہ دار ہو کیا جاتا ہی - کبھی ادویہ محرجیہ مائیت سے استفراغ مائیت کرتی ہین کبھی لوہے سے داغ دیتے ہین خواہ ادویہ حارہ مسخنہ سے اوسمقام کو جو متصل فتق کے ہے صفاق سے کہ وہ جھلی بعد داغ دینے کے تنگ ہو جاتی ہے اور پھر پانی کا اوترنا رک جاتا ہی - بزل اور بضع جو دو طریقہ شگاف دینے کے ہین اونکا طریقہ یہ ہی - پہلے خصیئے اوپر کی طرف اوٹھائے جائین اور کیسہ انثیین سے اوپر چڑھ جائین اور پیڑو پر نورہ لگایا جاے اور بال اور روئین پیڑو پر اور بھی سب کاٹے بال نورہ سے گرادیئے جائین اور موضع علیل پر کے بھی بال صاف کرکے مریض کو تختون پر خواہ دو کانچی وغیرہ پر چت لٹایا جاے اور ایک خادم داہنے ہاتھ پر اوسکے بیٹھ کر اوسکے ذکر کو اوپر کی طرف کھینچے بعد ازان کسی سنسی وغیرہ چوڑے ہتھیار سے جلد کھینچی جاے مگر بچایا چاہیے اس امر سے کہ فقط داہنے بائین درز کے یہ کشش خاص درز اور سیون تک نہ پہونچے بعد ازان سیون کے متوازی چاک کر دیا جاے - کوشش اچھی طرح کرنی چاہیے کہ سب مائیت اوتر آے اور سارا پانی نکلجاے - پھر دوبارہ اختیار ہی اگر جی چاہیے تھوڑی دیر کے بعد جب پانی اوتر آئے پھر اسی طرح سے بزل کرین اور اگر جی چاہے بزل اول ہی کے بعد اوسی مقام کو داغ دین - داغ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک باریک سلائی وغیرہ لوہے کی لین جسکے منھ پر گھنڈی سی گول گول ہو اور جسقدر گرمی داغ لگانے کے واسطے درکار ہو اوتنی ہی حرارت سے اوسکو گرم کرین اور دونون خصیون کو باندھ کر جسقدر اونکو دور ہٹانا ممکن ہی ہٹا دین بعد ازان آلہ آہنی مذکور کو کیسہ انثیین پر پھیرنا شروع کرین اس طرح سے کہ خصیئے سے چھو جاے اور کیسہ انثیین اور باریطون تک پہونچے کہ اوسکے جرم کو سمیٹ دے اور اینٹھا دے تاکہ اوسمین پانی نہ اوترنے پاے - مدخل کا رکھنا جیسے چھونچھی وغیرہ اندر رکھکر پانی نکال لیتے ہین بزل سے یہ نہایت اجود ہی - بعد داغ دینے کے خشک ریشہ اور پپڑی کا علاج معلوم کرین جو کتاب چہارم مین آتا ہی اور زخم کا اندمال کیا جاے اکثر باریطون کو کسیقدر قطع کرکے پھر اوسکو داغ دیتے ہین اور شق شدہ موضع پر قوابض کو رکھتے ہین اور بیمار کا پانی پلانا بند کر دیتے ہین - ضماد جو قیلۃ الماء کے واسطے مناسب ہین وہی اضمدہ استسقا اور طحال کے ضمادات ہین - مثلاً ایک یہ ضماد ہی مویزج

اور کمون کو ہمراہ زیت جستہ برابر درہم کے یکجا کرین اور پیسین کہ مثل مرہم کے ہوجاے اور اسی کا ضماد کرین - ایضاً فلفل اور حب الغار
اور بورہ اور موم اور زیت کہنہ کا مرہم بنا کر اوس پر رکھین - ایضاً خاکستر بلوط کو زیت مین جوش دیکر گاڑھا کیا ہو گرم کر ضماد کرین
کہ بہت نافع ہی - یا نطرون تیس درہم موم چھہ اوقیہ زیت چھہ اوقیہ مرچ سیاہ تیس حب الغار تیس دانہ ان سب اجزا کا ضماد چسپیندہ
طیار کرین - مقل عربی اودین کہ نچوڑ مین گھول کر ضماد کرنے سے اکثر لوگونکا قیلہ مائی دور ہوگیا ہی **فتق ریحی کا علاج** تدبیر تمام اوسکی
یہ ہی کہ نافخ اشیا سے دوری اختیار کرین بقول کے اقسام سے ہون خواہ حبوب سے اور امتلا بیش از حد جس سے قراقر پیدا ہوتا ہی
اور بد ہضمی عارض ہوتی ہی اوس سے اجتناب کرین اور جملہ اقسام کی غذا اور شراب ہاے نفاخ سے دوری اختیار کرین - ادویہ محللہ
ریاح جیسے کمونی اور سنجرنیا اور اطریفل کبیر اور ایسے ہی جملہ ادویہ خولنجان کے جوشاندہ کے ساتھہ استعمال کرین - یہ معجون ان لوگون کے
واسطے عمدہ ہی برگ سداب خشک اور زوفرا اور کمون اور اجوائن تخم فنجنگشت بورہ اور فوتنج سب کو ہموزن لیکر اور کل ادویہ کے
ہموزن انجیر داخل کر کے شہد کے ساتھہ طیار کرین - سداب اور کمون اور فنجنگشت اور فوتنج اور وج ترکے اور حب الغار
اور مرزنجوش اور شیح ارمنی اور میعہ کا بھی ضماد کیا جاتا ہی - جن ادہان کی تمریخ اور مالش کیجاتی ہی وہ یہ ہین روغن قسط اور زنبق
اور ناردین خاص کر زیادہ مفید ہی - تکمید اور سینک ادویہ محللہ ریاح سے کیجاتی ہی جو اکثر مذکور ہوچکی ہین - جب درد کی شدت ہو
شیافہاے مسہلہ جو شہد اور نطرون اور سکبینج اور جاوشیر اور کمون اور تخم سداب اور برگ سداب اور جند بیدستر سب ادویہ ملا کر
خواہ بعض ادویہ جیسی حاجت ہو اونہین سے طیار کرین **قیلہ لحمی اور دوالی کا علاج** اسکا علاج وہی ہی جو اورام صلبہ کا ہی - اور
اکثر گاہ یہ ہی کہ قیلہ الدوالی مین تمریخ اور مالش مرہم باسلیقون کی کافی ہوجاتی ہی اور نرم چربیان اور حرام مغز جانورون کے بھی
کفایت کرتے ہین **ناف کا اونچا ہونا** کبھی بطور فتق معلوم اور مذکور کے ناف اونچی ہوجاتی ہی اور کبھی بسبیل استسقا کے مرض
اسطرح سے پیدا ہوتا ہی کہ تنہا اسی مقام مین رطوبت مجتمع ہوجاتی ہی خواہ ریح کا اجتماع اسی خاص مقام پر ہوجاتا ہی - اور کبھی
ورید یا شریان اسکا سبب اس طرح سے ہوتا ہی کہ خون کی مقدار کثیر بطرف ناف کے بہا کر ناف تک پہونچتا ہی - ورم صلب کے
سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہی اور گوشت کی زیادتی زیر جلد ہوجانے سے بھی ناف اوپر آتی ہی **علامات** ثرب یا آنت کے
خروج سے اگر ناف اونچی ہوجاے اوسکی شناخت یہ ہی کہ رنگ اوسکا بعینہ بدن کے رنگ کا ایسا ہوتا ہی اور وضع یعنی نشیب
فراز مین اختلاف ہوتا ہی خصوصاً فتق امعا کی وجہ سے اگر ناف اونچی ہوی ہو اور آنت کی فتق کے ہمراہ درد بھی کسیقدر ہوتا ہی
اور بھینچنے دبانی سے ناف غائب بھی ہوجاتی ہی اور اکثر قرقرہ کی آواز دے کر غائب ہوتی ہی اور مرخیات کے استعمال سے ناف کی
اونچائی زیادہ ہوتی ہی جیسے حمام کرانا خواہ مالش روغن کی کرنی اور حرکت سے بڑہ جاتی ہی - جو اوبھرنا ناف کا بسبب رطوبت
استسقا نے وغیرہ کے ہوتا ہی دبانی سے وہ دبتی نہین ہی اور نرمی اوسمین زیادہ ہوتی ہی اور بھینچنے دبانے سے کسی طرحکا تغیر اوسکی
بلندی مین نہین ہوتا ہی رنگ اوسکا مثل رنگ بدن کے ہوتا ہی - جو ناف ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہی اوسکی نرمی اور
مدافعت بہ نسبت اوس اونچی ناف کے بہت کم ہوتی ہی جو رطوبت کے سبب سے اونچی ہوی ہی اور آواز اوسکی ٹھوکنے
بجانے مین مثل طبل اور ڈھول کے ہوتی ہی - اور جو ناف خون کی آمد سے اونچی ہوجاتی ہی اوسکا رنگ خون کا سا اور
سیاہ ہوتا ہی - جو ناف گوشت زائد کے اوگنے سے خواہ کسی اور صلابت زیر ناف کے عارض ہونے سے اونچی ہوتی ہی

[illegible] ہوتی ہی اور [illegible] ہوتا ہی [illegible] اور شکل پر گراف [illegible] سے اور نیز پیچھے سے وہ ہرگز نہیں ہوتی ہی علاج جو بات رگ جہند کے
خواہ [illegible] سبب [illegible] اونچی ہوتی ہو [illegible] نہیں کہ اسکے علاج کے درپے ہون اور اگر اوسکا علاج کیا جاے ضرور ہی کہ
[illegible] ڈالے اور [illegible] لگانے اور [illegible] کرنے کی حاجت ہوگی سوا اسکے علاوہ اور اقسام کا علاج یہ ہی کہ مریض کو کھڑا کرکے بہ تکلیف
[illegible] اور [illegible] کرے کہ اچھی طرح سے اپنا پیٹ پھلاوے اور سانس بند کرے تاکہ اونچائی ٹانٹ کی جسقدر ہی خوب نمایان
ہوجاے [illegible] نمایان ہوجاے گی اوسکے ایک دائرہ کی لکیر کسی چیز سے کھینچ دین کہ تمیز اور جدا ہوجاے یعنی ہر وقت وہی حد
[illegible] معلوم ہے اوسکے [illegible] رکھ دیا جاے اور [illegible] وغیرہ سے جسقدر نشان بنا ہی گرفت کرکے خوب کھینچین اور
[illegible] اسی طرح [illegible] وغیرہ [illegible] کرین مگر لحاظ رہے کہ مراق کی نیچے کی جلد وغیرہ نکھنچنے پاے پھر اوسمین سوی اور دو تا
[illegible] سے لیجیئے کہ جسم تک سوئی کا ڈوب نہ پہونچے بعد اوسکے چاک کردین فقط مراق کے نیچے تک اب اگر بات کے
نیچے کوئی آنت آگئی ہو اوسکو نیچے ہٹا دین ۔ اور اگر ثرب آگئی ہو اوسکو کھینچ کر عضل کو کاٹ ڈالین بعد اوسکے موضع چاک شدہ پر
[illegible] برابر ڈوب سے اور مضبوط اور سخت ڈورون سے کہ ایک ڈورا دوسرے کو تنا و دے اور قطن پر اونکے بند شو
[illegible] دیا جاے اور ڈورونکے چار سرے نکال دیجائین اور اسکی رعایت رہے کہ عضل ساقط کردیجاے اور جو
باقی رہے اوسکا ازالہ ہوجاے اور زیادہ کوشش کیجاے کہ اندرون طرف اندمال ہو باہر کی طرف نہو ورنہ بدنما معلوم ہوگا سرّہ کی
علاج بھی وہی بزل اور قطع کرنا و ٹانکے لگانا ہی جسطرح اوپر بیان ہوا حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان کوزہ پشتی اور کوبڑ
نکل آتا کہ آگے کو جھک جاے خواہ لقمہ کبوتر کی طرح چھاتی کو زیادہ اکڑ جاے دونون کو حدبہ کہتے ہین اور ایک قوم نے پیچھے کی طرف
اکڑنے کا نام تقصع رکھا ہی بہر حال حدبہ پیٹھ کے فقرات اور گوریونکا اپنی جگہہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی آگے کی طرف ہٹین
خواہ پیچھے کی طرف آگے ہٹنے کو حدبہ المقدم کہتے ہین اور جب آگے کی طرف زوال فقرات ہو اوسکا نام قعس و تقصع ہی اور پیچھے
اور جانب خارج پشت کی طرف ہٹنے سے حدبہ المؤخر پیدا ہوتا ہی اور کسی ایک داہنے بائین ہٹنے سے التوا پیدا ہوتا ہی اسباب
حدبہ کے یا امور بادیہ خارج از بدن ہوتے ہین جیسے چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا وغیرہ یا امور بدنی اور داخلی ہوتے ہین کہ رطوبت مائی
جس سے فالج پیدا ہوتا ہی اور رباطات پھیل جاتے ہین یا رطوبت رباطیہ جو تشنج پیدا کرتی ہی ۔ اکثر تو یہی ہی کہ حدبہ رطوبت فالجیہ سے
عارض ہوتا ہی ۔ اور کبھی التوائی ہوتا ہی نہ آگے کی طرف اور نہ پیچھے کی طرف ۔ کبھی حدبہ بسبب ایک ورم کے پیدا ہوتا ہی جو سخت
اور درست ہو اور اندر سما جاتی ہو ۔ یا ورم اور اخراج ایسی طرح کا ہو جو خلفاقات اور چھلیونکو کسی ایک جہت مین کشش کر لیجاے
اگر حدبہ ورمی ہو تو فقط اسی ذریعہ سے جانا رہتا ہی کہ خون کے رنگ وغیرہ مین اختلاف ہوجاے جس سے نفخ ورم پر اور ورم کے
شگافتہ ہونے پر دلالت ہوتی ہی اور اکثر یہ ورم مورث حدبہ صلب اور سوداوی ہوتا ہی ۔ کبھی حدبہ بسبب تشنج رباطات کے
پیدا ہوتا ہی اور یہ قسم حدبہ کی کمتر واقع ہوتی ہی اور بہت جلد قتل کرتی ہی مترجم سدیدی مین جو عبارت قانون کی نقل کی ہی
اوسمین بجاے سریع القتل کے سریع الزوال لکھا ہی یعنی ایسا حدبہ بہت جلد دور ہوجاتا ہی یہ نسخہ نسخہ حاضرہ مترجم سے جو کہ چند
نسخون سے مقابلہ کیا ہوا ہی بالکل مخالف ہی اور خلاف واقع بھی معلوم ہوتا ہی کہ جو حدبہ تشنج رباطات سے عارض ہو وہ جلد
زائل ہوجاے بعض سب قسم کا حدبہ یا تو بر سبیل شرکت چند فقرات پشت کے بتدریج اور رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہی یا اس طرح

نہیں ہوتا ہی (بلکہ اوسمین فقرات کے زوال سے دفعۃً خواہ خاص کسی ایک ہی فقرہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہی اور جسقدر
پیدا ہو اپنی پیداوار بڑھیگا) حدبہ اور خصوصًا وہ حدبہ جو بطرف داخل کی ہو یہ اور پھیپھڑے پر جگہ سے تنگی پیدا کرتا ہی لہذا سوء تنفس
پیدا کرتا ہی اور جسوقت لڑکے کے بدن میں یہ حدبہ پیدا ہو سینہ کو پھیلنے اور کشادہ ہونے سے مانع ہوگا لہذا اعضاء تنفس باوجود واقعہ
زیادہ پیدا ہونگے کہ تنفس مین اون اعضا پر تنگی ہوا کریگی - اسی سبب سے بقراط نے کہا ہی جس شخص کا حدبہ ربو اور سعال یعنی سوء
تنفس اور کھانسی پیدا کرے اور ابھی سن اوسکا کم ہو یعنی لڑکا ہو اور کالے بال اوسکے بدن پر نہ آئے ہون یہ شخص ہلاک ہوگا اور
مر جائیگا - اور یہ حکم بقراط کا اسلیے صحیح ہی کہ ایسا حدبہ جو موروث وسوء وغیرہ کا ہو دلالت کرتا ہی کہ جو مادہ موروث حدبہ ہی وہ فقرات
کی طرف منتقل ہو گیا اور وہان جاکر اسی مادہ نے خراج قوی پیدا کیا ہی اور وہ خراج ثابت ہی یعنی متحرک نہیں ہی اور مادہ قوی سے
پیدا ہوا ہی اور وہ مادہ غلیظ بھی ہی کہ اگر اتنا غلیظ نہوتا اوس سے حدبہ پیدا نہوتا اور جب یہ صورت ہی پھر سینہ کا اتساع اور
پھیلاو بقدر گنجایش رہ سکے نہوگا یعنی ایسے شخص کا سینہ ضرور تنگ ہو جائیگا لہذا تنفس مین حبس پیدا ہوگا بلکہ ضرور ہی کہ سوء
تنفس عارض ہوا اور یہ سوء تنفس منجر بہلاک اس شخص کے ہوگا جیسا بقراط کا قول ہی لیکن جن حدبہ اور ریاح افرسہ کی پیدایش
اوسوقت ہوتی ہی کہ غذا وقت مناسب سے پہلے اونکو ملتی ہو پس اونکے اخلاط غلیظ ہو کر فقرات کی طرف میلان کرتے ہین -
حدبہ کے مریض کی پنڈلی اور ساق پاؤن کی پتلی اسواسطے ہو جاتی ہی کہ بعض بخاری اور منافذ جدھر سے غذا ساق پہونچتی ہی
اونمین سدہ پڑ جاتا ہی جو مانع وصول غذا ہوتا ہی **علامات** جو حدبہ اسباب خارجی سے پیدا ہوا اور جو حدبہ کہ رطوبت سے عارض ہو
اوسکی شناخت یہ ہی کہ سستی بدن اور لمس سے معلوم ہوتا ہی اور مقام حدبہ پر اگر تیل کی مالش ہو تیل کو نہ سوکھے گا اور بالکل
جذب نہ کریگا خواہ بہت دیر مین جذب ہوگا اور پہلے سے یعنی قبل حدوث حدبہ کے تدبیر مرطب اوس بدن کے ہو چکے ہونگی -
جو حدبہ ورم سے پیدا ہوا اوسکی شناخت مقام حدبہ کے چھونے سے اور درد اور چبھن خاص اوسی جگہہ پیدا ہوتے اور اون حمیات
اور تپ کے اقسام سے جو ایسے مریض کو لاحق ہون کہی جاتی ہی - جو حدبہ یبوست سے پیدا ہوا اوسکی شناخت یبوست بدن سے
اور پیر داشت ایذاے حمیات حارہ سے اور استفراغ کے اقسام جو اوسی بدن مین ہو چکی ہون اور تیل بہت جلد مقام حدبہ پر
جذب ہو جانے سے ہوتی ہی **علاج** حدبہ اور ریاح افرسہ کا رطوبت اور یبوست سے جو حدبہ عارض ہوا اوسکا علاج بعینہ فالج کا
علاج ہی خواہ تشنج یابس کا علاج کہ اگر رطوبت سے ہی استفراغ رطوبت کرین اور یبوست سے تو پھر ترک استفراغ کرین اور کیفیت
ضمادات اور نطولات کی بھی وہی ہی جو فالج اور تشنج یبسی کے بیان مین گذر چکے اور ازین قبیل اور تدابیر بھی - قانون ادویہ کا اوس
حدبہ کے واسطے جو یبوست سے نہو یہ ہی کہ ادویہ قابضہ ایسی جو اون رباطات کو مستحکم کر دین جنھون نے مسترخی ہو کر فقرات کو
بھر لیا ہی اور وہ ادویہ گرم بھی ہون تاکہ اون رباطات خواہ فقرات پشت کو قوی کر دین اور تحلیل کی قوت ادویہ مین ہو
تاکہ اون رطوبات کو جو مرخی ہین یا معین ارخا ہین فنا کر دین خواہ بستہ کر دین اسلیے کہ اگر فقط ادویہ قابضہ پر اقتصار کیا جائے
ممکن ہی کہ رباطات کو قوت آجاے مگر پھر بھی یہ خیال ہی کہ اگر مادہ متحلل نہوا ممکن ہی کسی اور عضو کی طرف منتقل ہو جاے
اور اکثر اوسکا انتقال اسفل بدن کی طرف محتمل ہوتا ہی جیسے دونون پاؤن پھر وہان پہونچ کبھی مادہ فالج وغیرہ پیدا کر دے
کچھہ دور نہین جتنا وہ مادہ ہو رقیق ہو یا غلیظ اور جسقدر اسکو مخالطت اوس عضو سے ہو جدھر گیا ہی کہ بالکل اوسمین

سو جاے تو ان کا بہرای یا اوس ہی جنکے ہیں اور مادہ دونون کو دفع کرے اسکے بعد تنقیہ کرکے اس مادہ کو فنا کر دیا او سوقت قوابض کے استعمال سے کچھ خوف انتقال مادہ کو نہ ہوگا بلکہ کبھی تنقیہ کے بعد تسکین اور تحلیل یک ایک ہی دوا مین مجتمع ہوتی ہی جیسے جوز السرو اور برگ سرو ہیں اور جیسے زرد قی عفاز اور قصب الذریرہ اور سنبل اور راسن ہیں ۔ اکثر تالیف بلا امتزاج ادویہ کے قوابض بارد سے مثل گلنار اور گلسرخ اور اقاقیا کے ہمراہ قوابض حارہ کے ہوتی ہی کہ وہ مسخن اور محلل بھی ہوتی ہین جیسے حب الغار اور جند بیدستر اور نانخواہ یعنی کیفری پتی اور روح ترکی شمل کے اقسام جو حدبہ رطوبی کو مفید ہین وہ گرم ادویہ سے طیار کیجاتی ہین منجملہ قبض بھی ہی جیسے روغن سعتر اور سداب اور ضماد ہین جنمین ادویہ محللہ بڑھائی جاتی ہین جنکی تحلیل قوی ہو جیسے برگ کیفر اور روح ترکی اور جند بیدستر اور سداب اور روغن کے اقسام مین سے اضافہ روغن سداب اور روغن جند بیدستر اور عاقرقرحا اور افربیون کا کیا جاتا ہی جن کے بنانے کی یہ ترکیب ہی ۔ فلفل و جند بیدستر عاقرقرحا تخم حنظل افربیون ہر ایک کو روغن سداب مین خوب طرح سے ملا دین اور اگر ایک اوقیہ مجموع ادویہ ہموزن سے ہو ایک رطل روغن کی مقدار ہو بعد ملانے کے دھوپ مین رکھین اور دو ہفتہ کے بعد روغن کو نتھار لین اور پھر وہی ادویہ مذکورہ بالا کی جدید مقدار اوسی وزن پر اس روغن مین ڈالکر وہی دو ہفتہ تک دھوپ مین رکھین اور صاف کرین اسی طرح چند مرتبہ بتکرار عمل مذکور کرین اور کم سے کم تین مرتبہ اسکے بعد استعمال کرین ۔ یہ روغن جسکو ہم ذیل مین لکھتی ہین قوی ہی واسطے حدبہ رطوبی اور ریحی کے مگر نسخہ اوسکا یہ ہی ابہل اور شیح اور آس اور جوز السرو اور عاقرقرحا زنجبیل اکلیل الملک قردمانا اور خربق ہر ایک کو پانی مین جوش دین مگر آنچ دھیمی اور نرم رہے پھر پانی کو صاف کرکے نصف وزن پانی کا کوئی روغن اوسمین ملا کر پانی جلا ڈالین اور مکرر اسی طرح ادویہ پانی مین پکا کر اوسی تیل مین جلا لیا کرین بعد چند مرتبہ کے جند بیدستر اور فربیون اور ابہل کو پیس کر اوسی روغن مین ملا دین اور استعمال کرین اس روغن مین تقویت عضو کی ہی اور ریاح کو منتشر اور پراگندہ کر دیتا ہی اور رطوبت غلیظہ کی تحلیل کرتا ہی جو عقب رطوبات ہین ۔ ضماد واسطے حدبہ ریحی کے میعہ یابسہ اور قسط اور قصب الذریرہ اور ابہل ان سب سے بقدر ایک اوقیہ کے اور فربیون ایک درہم روغن نار دین بقدر حاجت حدبہ ورمی کا علاج مثل اون اورام کے علاج کے ہی جو بدشواری نضج پاتے ہین اور دشواری سے پھوٹتے ہین یا اینکا اوس تحلیل خاص سے ایسے حدبہ کا علاج کیجئے جس سے اورام صلبہ علاج ہوتا ہی ضماد واسطے حدبہ رطبہ کے عمدہ ہی روح ترکی اور راسن کو ریزہ ریزہ کرکے اب سرد مین جوش دین اور موضع حدبہ پر اسی کا ضماد کرین ۔ ضماد حدبہ رطوبی اور ریحی کو نافع ہی معًا راسن اور ابہل اور روح ترکی شراب مین پکاتے پکاتے مہرا ہو جائین اور مقل اوسمین ڈالدین کہ مثل مرہم کے ہو جاے اور استعمال کرین ۔ جب ادویہ مشروبہ اور ضماد وغیرہ کچھہ اثر نکرین پھر داغ دینے کا استعمال کرین تاکہ استرخا دور و ڈھیلاپن زائل ہو جاے اور موضع مخصوص مین صلابت آجاے **دوالی کا بیان** دوالی قدم اور ساق کے رگون کی پھیل جانے کو کہتی ہین جو اتساع یعنی پھیل جانا بسبب زیادہ اوترنے خون سوداوی کے عارض ہوتا ہی ۔ اور کبھی یہ خون پاک صاف غیر سوداوی ہوتا ہی کبھی خون غلیظ بلغمی ہوتا ہی اور کیسا ہی کیون نہو اس خون مین عفونت نہین ہوتی ہی ورنہ اسکے اوترنے سے پاؤن مین قرحہ ضرور پڑ جاتا اور اورام خبیثہ پیدا ہو جاتے ۔ اکثر یہ دوالی کا مرض الفتوح اور حمال بارکش لوگ اور پیدل چلنے والے جیسے قاصد ہرکارہ ڈاک اور باادب کھڑے رہنے والے بحضور بادشاہان ملک کو عارض ہوتا ہی ۔ اور یہ بھی

اکثر یہ ہی کہ بعد امراض حادہ کے اسوجہ سے عارض ہوتا ہی کہ مادہ امراض حادہ کا پاؤن کی طرف دفع ہو کر اوترتا ہی اور ان لوگون کے بدن مین جو مستعد مرض ہذا کے انھین اشخاص مذکورہ مین سے ہین ۔ کبھی ابتدا ہی حدوث دوالی کا مثل مرض وجع مفاصل ابتدائی ہوتا ہی ۔ اور انھین اشخاص مین سے جنکو مرض انحلال کا ہی اونکو بھی یہ دوالی عارض ہوتا ہی ۔ یہ دوالی کی قسم قابل علاج کے نہین ہی کبھی اسکو قطع کرتے ہین تو بکثرت قطع کرنے سے لاغری اوس عضو کی پیدا ہوتی ہی اسلیئے کہ مواد دوالی کا ۔۔ غذا عضو کی آتی ہی معدوم ہو جاتی ہی ۔ اور جسکو خون سوداوی کے نزول سے دوالی کا مرض لاحق ہوا ہو اوسکے قطع کرنے سے اور نزول خون کے منع کرنے سے امراض سوداوی اور مالیخولیا عارض ہوتے ہین ۔ لیکن اگر خون پاکیزہ ہو خراب نہو اور دوالی کو قطع کرین اور فصد وغیرہ کو نکال ڈالین تو مرض مالیخولیا کا خوف نہوگا ۔ اکثر یہی کہ جو مواد کہ دوالی مین اوترتے ہین متعفن ہو جاتے ہین پس نوبت قروح کے پیدا ہونے کی پہونچتی ہی **داء الفیل کا بیان** یہ ایک زیادتی قدم مین پیدا ہوتی ہی اور تمام پاؤن مین ۔ جسطرح دوالی کی زیادتی ساق مین ہوتی ہی پس قدم موٹا اور بھاری ہو جاتا ہی اور کعب بھی کندہ اور موٹا ہوتا ہی ۔ کبھی اسکی صورت خلط سوداوی ہوتی ہی اور یہی اکثر ہوتا ہی اور کبھی خلط بلغمی ہوتی ہی اور یہ بلغم زیادہ غلیظ ہوتا ہی کبھی عروض داء الفیل کا اسباب داء الفیل سے ہوتا ہی اور خون جید سے عارض ہوتا ہی جسوقت یہ خون زیادہ اوترے اور پاؤن کی غذا اس سے ملے کسی طرح کی غذا پانی سے تھوڑی ہو یا بہت اور یہ قسم داء الفیل کی پہلے سرخ ہوتی ہی پھر سیاہ ہو جاتی ہی سبب حدوث اس مرض کا بشدت امتلا کا ہونا اور عضو خاص کا ضعیف ہونا بسبب کثرت حرارت کے کہ اوسکو حرکت سے ہیجان ہوا ہی اور جو احوال کہ دوالی کے حدوث پر معین ہین وہی اس حرارت خون پر بھی اعانت کرتی ہین **علامات** ہر ایک قسم داء الفیل کی تمیز اپنے خاص سبب سے ہوتی ہی رنگ دیکھکر اور تدبیر مقدم پر لحاظ کرنے سے ۔ سوداوی قسم داء الفیل کی سخت اور مائل بحرارت ہوتی ہی اور سرخ رنگ کا داء الفیل سیاہ سے زیادہ تر اسلم اور بےخطر ہوتا ہی اور بلغمی قسم نرمی لیے ہوئے ہوتی ہی اور اکثر قسم سوداوی بہت جلد اوسمین پھٹ جانا عارض ہوتا ہی اور قرحہ پڑ جاتا ہی اور دموی کے علامات معلوم ہو چکے ہین **علاج** دوالی اور داء الفیل کا ۔ داء الفیل تو نہایت خبیث مرض ہی کمتر زائل ہوتا ہی اور واجب ہی کہ بحال خود اوسکو چھوڑ دین اگر زیادہ ایذا نہ دیتا ہو پھر اگر تقرح کی نوبت پہونچے اور اکلہ کا خوف یعنی پاؤن سڑ جانیکا ہو پھر کوئی تدبیر نہوگی سوا کاٹ ڈالنے کے کہ جڑ سے اوسکو کاٹ ڈالین ۔ اگر ابتداے عروض مین اس مرض کا تدارک کیا جاے ہو سکتا ہی کہ استفراغات سے کرین اور خصوصًا قی کرانے سے جو ورقتی سے کرائی جاے اور اون چیزون سے استفراغ کرائین جو بلغم اور سودا کا اخراج کرتے ہین اور اگر حاجت ہو فصد بھی کیجائے بعد اوسکے قوابض کا استعمال پاؤن پر کرین ۔ لیکن جب یہ مرض مستحکم ہو جاتا ہی پھر بہت کم زائل ہوتا ہی اور علاج کارگر ہونے کی امید کمتر ہوتی ہی ۔ اور اگر کسی علاج کے نفع کی امید بھی ہی تو یہی جاننا چاہیے کہ تمام علاج اور خلاصہ یہ ہی کہ جو علاج کہ اس مرض مین ہی اوسکا فائدہ مترتب ہی یہی ہی کہ علاج دوالی مین خوب اہتمام اور مبالغہ کیا جاے اور محللات قویہ کا استعمال کرین یہ بھی کہتے ہین کہ قطران کا استعمال بطور لعوق کے اس مرض مین فائدہ کرتا ہی اور بطوخ بھی اسی کا لگایا جاتا ہی ۔ دوالی کی تدبیر یہ ہی کہ ہاتھ کی رگون سے خون نکالا جائے اور سودا اور اخلاط غلیظہ کا اخراج کرین اور تدبیر غذای کی اصلاح کرین اور ہر ایک مغلظ غذا وغیرہ کو ترک کر دین حرکات متعبہ کو جنسے تعب زیادہ ہوتا ہی اور قیام طویل کو چھوڑ دین ۔ پھر بعد ان تدبیر و نکے

خاص ان رگونکی طرف توجہ کرین کہ انکی فصد کردین اور جسقدر خون سوداوی انمین ہی سب نکال ڈالاجائے اور آخر کو پھر صافن کی فصد کردین بعد اوسکے تھوڑی مہلت دیکر تنقیہ بدن کا ایارج فیقرا سے کرین اوسمین حجرلاجورد بھی تھوڑا سا شریک کیا جاے اور ہمیشہ روزانہ جہان تک ہوسکے افتیمون کا استعمال ہمراہ ماءالجبن کے کرائین اور حرکت کرنا ہلنا ڈولنا بالکل موقوف کردین اور پٹی کی بندش دونون پاؤن پر اسطرح سے کیجائے کہ نیچے سے لپٹی ہوئی اوپر کو چلی آئین اور پاشنہ پا سے رانون تک ور ساتھ ہی بندش کے طلا ہین ادویہ قابضہ کا بھی استعمال چلا جاے خصوصًا رباط کے نیچے۔ مناسب ایسے مریض کے واسطے یہ ہی کہ بدون پاؤن باندھے اور پٹی وغیرہ لپیٹنے کے نہ کھڑا ہوا ور نہ چلے۔ طلا کرنے کے ادویہ جو مقام خاص کے واسطے مناسب ہین (خصوصًا بعد تنقیہ فصد کے دونون ہاتھونسے اور خاص انھین پاؤنکے رگون سے) یہ ہین کہ رماد کرنب اور روغن زیت ہمراہ طرفا اور ترمس کو پیس کر چھڑکین اور ترمس کو جوش دیکر طلا کرین اور اوسی کے پانی کا نطول کردین۔ گوسپند کی مینگنی اور آرد حلبہ اور تخم ترب اور تخم جرجیر بھی اسی قبیل سے ہی۔ جب کوئی تدبیر مفید نہو سواے کاٹ ڈالنے کے گوشت چاک کرین اور نہار ین اور دوالیہ کو چاک کرنے کے ذریعہ سے نمایان کرکے طول مین چاک کردین اور عرض مین کٹ جانے سے پرحذر رہین خواہ ترچھے اور اریب مین چاک کرنے سے ورنہ ہٹ جائے گی اور ایذا دیگی (جیسے نارو اور عرق مدنی کا بھی حال ہوتا ہی اگر رہ گیا اور اندر گھس گیا) اور جب چاک کرنے کا عمل کیا جاے تو لازم ہی کہ دوالیہ اور دوالی کے اندر جو کچھ ہی سب خون نکال لیا جاے۔ اور ضرور ہی کہ جس قدر اوسکا بہانا ممکن ہی بہایا جاے پھر اوسکو طول مین چاک کیا جاے۔ اور بیشتر ایک طرز خاص سے اوسکو کشادہ کرتے ہین اور جڑ سے کاٹ دیتے ہین اور ایسے تدبیر ہین اوسکو بالکل نیست نابود کردینا چاہیے ورنہ ضرر پہونچائے گی۔ افضل طریقہ مسل کا داغ دینا ہی اسلیے کہ داغ لگانا بہتر ہی بہ نسبت نشتر کے اور مسل کرنا سرخ رنگ دوالی کا جائز ہی سیاہ سوداوی کا ہرگز جائز نہین اور سیاہ کی تدبیر وہی مناسب ہی جو ہم لکھ چکے تنقیہ وغیرہ کی کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہی کہ قرحہ نہین اچھا ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک بہت مبالغہ اور بڑا اہتمام تنقیہ مین نکیا جاے اور بعد فصد کے قوی مسہل ندیا جاے جو اخلاط غلیظہ اور سوداویہ کا اخراج کردے پس واجب ہی بعد قطع اور مسل اور قی کے جمیع اشیاء مولد سودا ہین اونسے پرہیز کرین اور ہمیشہ تنقیہ بدن کا کرتے رہین تاکہ خلط سوداوی پیدا نہو کہ مرض دوبارہ عود کرآے۔ ہان اگر توجہ مادہ بطرف پاؤن کے مسدود نہو یا اینکہ جس مادہ کے حرکت کی خوگری ہوچلی ہی کہ ایک جگہہ نہین ٹھہرتا ہی وہ مادہ پاؤن سے کہ عضو خسیس ہی طرف کسی عضو شریف کے حرکت کرنے کا آمادہ ہوا اوسوقت چاک اور بط وغیرہ کسی طرح جائز نہوگا۔ علاوہ برآن بط اور شق مین یہ بھی ایک خطرہ عظیم ہی کہ جو مادہ عضو خسیس مین آچکا ہی وہ بھی کسی عضو شریف کی طرف اعضاء عالیہ جسم سے پلٹ جاتا ہی لہذا صواب یہی ہی کہ بط اور رگ وغیرہ کچھ نکیا جاے جب تک تنقیہ اچھی طرح نہو چکے۔ اگر سلعہ یعنی بتوڑی اور داءالفیل مین اشتباہ واقع ہوتا ہی مگر سلعہ تو لوہے سے اوسکو چھوکر پہچان سکتے ہین اور داءالفیل کی شناخت تو ابھی ہم لکھ چکے ہین

دوسرا مقالہ درد پشت کا بیان یہ درد عضل پشت مین اور اوتار جو اندرون پشت کے ہین اور جو اوتار اور رودہ پشت کے باہر ہین اور اوسکو محیط ہو رہی ہین ان سب کے یعنی ہر ایک کے ماؤف ہونے سے عارض ہوتا ہی۔ اور کسی جگہ اس درد کا مادہ کیون نہ آئے حدوث اسکا یا تو برودت مزاج اور بلغم خام سے ہوگا یا تعب اور ماندگی کی کثرت سے یا جماع کثیر کی وجہ سے۔ کبھی درد پشت انھین اسباب سے پیدا ہوتا ہی جو حدبہ کے اسباب مذکور ہوچکے اگر حدبہ کا استحکام ابھی نہوا ہوا اور جدید ہو یا بوجہ

مشارکت بعض احشائی بھی درد پشت عارض ہوتا ہے جیسے کہ بوجہ ضعف گردہ کے اور گردہ کے لاغر ہونے سے ہے یا بسبب امتلا بسبب شدید اوس بڑی رگ کے جو پشت پر واقع ہے یا بسبب ورم اور جراحت کے جو قسمہ ریہ مین پہونچے اور یہ درد بیچ مین پیٹھ کے ہوتا ہے کبھی پشت کا درد بشرکت رحم کے ہوتا ہے جیسے بر وقت قرب زمانہ ایام معمولی حیض کے عورتونکے پیٹھ مین درد ہوتا ہے یا بر وقت اختناق رحم کے ہوتا ہے اور بر وقت درد زہ کے بھی درد پشت عارض ہوتا ہے کبھی درد پشت علامات بحران سے بھی ہوتا ہے جیسا کتاب چہارم مین بیان ہوگا علامات قسم بارد اور جو درد پشت بلغم خام کی وجہ سے پیدا ہوا وسکو توچلنا اور ہلنا اور ریاضت کرنا بھی اکثر گاہ سکون دیتا ہے اور ایسے درد کی ابتدا تھوڑے تھوڑے درد سے ہوتی ہے اور بیشتر اس درد کے ہمراہ سردی بھی محسوس ہوتی ہے جو درد پشت بوجہ تعب کے اور کسی بھاری بوجھ کے اوٹھانے سے عارض ہو خواہ اور اسی طرح کے امور سے اور جو درد بسبب کثرت جماع کے عارض ہو ان سب اقسام پر انھین امور سے کسی کا پہلے حادث ہونا دلیل ہوگا۔ جو درد پشت بسبب گردہ کے عارض ہو وہ نزدیک قطن اور تہیگاہ کے ہوگا اور ایسے درد مین ضعف باہ بھی ہوتا ہے اور یہ درد کئی ایک سبب سے اسباب ضعف گردہ کے عارض ہوتا ہے جو بیان امراض گردہ مین مذکور ہو چکے۔ جو درد پشت بسبب حرارت ساذج کے عارض ہوا وس پر التہاب اور لذع مع خفت موضع درد و عدم ضربان کے دلیل ہوگی۔ جو درد پشت بسبب امتلاء رگونکے پیدا ہوا وس پر دلیل یہ ہوگی کہ تمام پیٹھ مین درد پھیلا ہوا ہوگا اور اوسمین گرمی اور التہاب اور ضربان بھی ہوگا اور امتلاء بدن کا بھی ہوگا۔ جو درد پشت بسبب حدبہ کے عارض ہوا وس پر دلیل وہی امور ہونگے جو باب حدبہ مین مذکور ہو چکے۔ پشت کے درد کے جملہ اقسام یا تو ایسے ہوتے ہین کہ مریض اونکے سبب سے جھک جاتا ہے اور خمیدہ ہو جاتا ہے یا ایسے ہوتے ہین اونکی وجہ سے آدمی زیادہ سیدھا ہو جاتا ہے کہ ہرگز جھک نہین سکتا۔ جو درد پشت خمیدہ اور منحنی کرنے کا مقتضی ہو وہ وہی ہے جسمین کوئی سبب از قسم ورم صلب وغیرہ اسباب حدبہ سے ہوتا ہے اور جو درد پشت کہ آدمی کو زیادہ سیدھا کر دیتا ہے یہ وہی قسم ہے کہ جسمین آدمی مضطر ہوتا ہے اور با ضطرار وہ حرکات اس سے سرزد ہوتے ہین جو خلاف مراد نفس اور تنفس کے ہین از قسم تسلیم عضل اور عضل کا رام اور نرم رکھنا پیچیدہ کرنے اور گھمانے اور لپیٹنے سے کہ ان دونون وجہ سے بوجہ زیادہ سیدھے ہونے کے ورود ہوتا ہے مگر پیچیدہ کرنے عضل سے اگر درد ہو تو سبب عضل ہائے ظاہری مین ہوگا اور اگر نہو تو عضل باطن مین ہوگا

علاج واجب ہے کہ اسکے علاج مین معالجہ اوجاع مفاصل کی طرف جو ہم آئندہ بیان کرتے ہین رجوع کرین اور معالجات حدبہ اور ریاح افرسہ کو یاد کرین کہ ایک ہی طریقہ سے ان سب امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ قسم بارد اس مرض کی بلحاظ اوسکی برودت کے اونھین مشروبات اور ضمادات اور مروخات سے اوسکا علاج کیا جاتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے گذشتہ ابواب مین۔ اور بنظر اسکے کہ مادہ خام موجود ہے ایسی قسم درد پشت کا علاج استفراغ مادہ سے مثل ایارج شحم حنظل اور حب منتن کے کیا جاتا ہے۔ جو درد پشت بوجہ تعب وغیرہ کے عارض ہوا ہوا وسکا علاج غذائے جید اور مروخات معتدلہ سے اور نیم گرم روغن کے اقسام سے کرنا لازم ہے۔ جو درد پشت بوجہ کثرت جماع کے لاحق ہوا وسکا علاج وہی ہے جو اوس مریض کا علاج ہے کہ بوجہ کثرت جماع کے ضعف ہو گیا ہے گردہ کے سبب سے جو درد پشت پیدا ہوا وسکا علاج ضعف گردہ کے علاج سے کرنا چاہیے زیادتی امتلاء عروق سے جو درد پشت پیدا ہوا وسکا علاج یہ ہے کہ باسلیق کی فصد اور مابض کی فصد زانو کی کھولین کہ فی الحال تسکین درد پیدا ہوتی ہے خصوصًا اگر اوسکے بعد مروخات روغن گل وغیرہ کا استعمال کیا جاوے۔ جو درد پشت بسبب مرض حدبہ کے عارض ہوا وسکا

علاج وہی حدبہ کا علاج ہوگا اور چونکہ اکثر یہ ہوکہ پیٹھ کا درد جب لاحق ہوتا ہو پشت ہی کی برودت سے عارض ہوتا ہو یا بسبب ضعف
گردہ کے لہذا واجب ہو کہ اوسکے علاج مین بھی اکثر انھین دونون جہات کا لحاظ رہے گردہ کی رعایت کرنی اوسکے امراض کا علاج
تو ہم نے باب امراض گردہ مین بخوبی بیان کردیا ہو اور تسخین صلب کی تدابیر مرض حدبہ کے بیان اسی باب سے پہلے لکھدیا ہو مگر معالجات
خاص جو درد پشت کے واسطے ہین قسم بارد کے وہ استعمال روغن اور فربیون کا تنہا مشروبات جو یہ ہین ہے اسکے واسطے تریاق اربعہ اور
روغن بیدانجیر آب کرفس کے ہمراہ اور یہ ہو کہ نخود سیاہ کو بھگو کر پلادین اور روح ترکی بمقدار کثیر ہمراہ روغن زرد چار درہم کا اور شہد ایک درہم اور
یہ دوا چودہ روز تک مستعمل ہونی چاہیے - ملیون کا تناول کرنا اور اوسکی مداومت بھی درد کمر کو نافع ہو - گولیان مسہل کی قسم بارد کے واسطے
اوس مریض کو جسکا مزاج بھی سرد ہو جب منتن ہی ضمادات مین کہنہ درد کمر کو نیز کالیپ زائل کردیتا ہو - اور جاوشیر اور مقل اور اشق اور
سکبینج اور جندبیدستر اور فربیون ایک ایک کا ضماد خواہ سبکو ملاکر ہمراہ دہن الغار اور روغن حب الغار اور روغن سداب اور روغن تخم سداب
اور روغن میعہ اور رینڈی کے تیل کے زیادہ نافع ہوتا ہو - مروخات اور مالش کے ادویہ روغن فربیون اور روغن قسط اور روغن سداب
اور خاص کر روغن سوسن تو عجیب ہی دوا ہو - اولی یہ ہو کہ پہلے پیٹھ کو گرم کرین اوسکے بعد کھردرے کپڑے سے خوب مالش کرین بعد
ازان ایسے روغن کی مالش کرین تہیگاہ کا درد بھی درد پشت کے قریب قریب ہو اور اکثر یہ درد رکھی ہوتا ہو اور علاج اسکا درد پشت
حار کے قریب ہو - خاص علاج اس درد کا یہ ہو کہ حلبہ اور حب الرشاد اور تخم کرفس اور اجوائن اور دارچینی اور زنجبیل کو ہموزن لیکر سکبینج
برابر جملہ ادویہ کے ملاکر چھوٹی چھوٹی گولیان بنائین اور استعمال کرین - اور تہیگاہ کا درد ایسے عضو کے خواہ اینکہ عضو مشارک تہیگاہ کے
ورم سے لاحق ہوا ہو اوسکا علاج اوسی ورم عضو کا علاج ہو اور کبھی یہ ہو کہ سوء مزاج حار مادی سے یہ درد لاحق ہوگا مگر چونکہ درد خاصرہ بسبیل
مشارکت اعضاے بول خواہ امعا کے ہوتا ہو کہ یہ قسم فقط سوء مزاج سے نہین عارض ہوتی ہو اور اس قسم کا علاج ظاہر ہو کہ امراض اعضا
بول اور امعا کا علاج کرنا چاہیے **اوجاع مفاصل** جوڑون کا درد جو نقرس اور عرق النسا اور دیگر اقسام درد کو شامل ہو ان
سب مین عضو منفعل جو قبول مرض کرتا ہو وہی سبب منفعل ہو اور سبب فاعلی جسکی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہو وہ اقسام مزاج ہاے
اعضاے مفاصل ہوتے ہین اور خراب اقسام کے مواد اسباب فاعلی ہوتے ہین - سبب منفعل جو اولی ہو وہ تو مجاری طبیعیہ کا
وسیع ہونا کسی عارض امر کی وجہ سے خواہ براہ خلقت کے یا بسبب حادث ہونے کسی مجرائی غیر طبعی کے وسعت مجاری ہوگئی ہو
کہ اوس غیر طبعی مجری کو حرکت نے خواہ تہلہل اور تخلخل خلقی یا عارضی نے پیدا کیا ہو جیسے لحوم غدد یہ کی یہی کیفیت ہوتی ہو - بعد
ازان پھر وجع مفاصل کے اقسام اپنے اپنے خاص اقسام کی طرف جدا ہوتے ہین - پس عضو قابل ہی سبب حدوث ان امراض کا
ہوتا ہو یا ضعف عضو کی وجہ سے یا سوء مزاج متحکم اور خصوصاً مزاج بارد یا بسبب ضعف عضو کے جو خلقی ہو نہ بوجہ کسی مزاج کے
ضعف آگیا ہو - یا بسبب اسکے کہ حدت حرارت زیادہ کرتا ہو خصوصاً اگر اس حرارت کی اعانت بوجہ حرکت کے ہوتی ہو خواہ
اور اقسام درد کے اسکے معین ہون یا اسباب خارجی جذب حرارت کی اعانت کرین اگرچہ یہ قسم یعنی جو بسبب جذب حرارت کے
ضعف عضو پیدا کرتی ہو مزاجی اقسام ہی مین داخل ہو یعنی بدون سوء مزاج عضو کے کثرت جذب حرارت نہین ہوگا -
یا حدوث اس مرض کا بسبب وضع خاص اوسی عضو کے ہو کہ نیچے اور اعضا کے واقع ہوا ہو خواہ ایسی جگہ یہ عضو واقع
ہوا ہو کہ اوس طرف براہ طبیعت مواد زیادہ متحرک ہوتے ہین جسطرح کہ پاؤن کی یہی صورت اور رونگ یعنی کولے کے

سبب فاعلی وجع مفاصل کا یا سوء مزاج تمام بدن کا ہی خواہ اعضاء رئیسہ مین سے اوسی بدن کے کسی عضو کا سوء مزاج ہوگا حرارت اور تلہب
پیدا کرنیوالا یہ سوء مزاج ہو یا مبرد اور منجمد بوجہ برودت کے ہو خواہ یابس اور متقبض ہو خصوصاً جب اسکو رطوبت غریبہ بھی ملے - مادہ مرض کی یہ
بات ہی کہ یا تو محض خون ہو یا خون بلغمی یا خون صفراوی یا سوداوی خون ہو یا فقط بلغم ہو یا سدہ خام بلغم کا ہو یا مرہ تنہا ہو یا کوئی خلط مرکب ہو
بلغم اور مرہ سے یا کوئی قسم مدہ کی ہو - یا ریاح ہون جو اندر منافذ کے در آئے ہون - اکثر یہ مادہ بلغم کا ہوتا ہی جو مرہ کی آمیزش بھی اوسمین ہوتی ہی کم
اوسکے بعد خام سے بھرا ہوا اوسکے خون سے اوسکے بعد صفرا سے اور بندرت وجع مفاصل کا مادہ سوداوی ہوتا ہی - اقسام اس سبب فاعلی کے جو
مذکور ہو چکے انکے اسباب وہی ہی بعض امور مین جو ابھی مذکور ہو چکے - نزلہ اور زکام کے جملہ اقسام بھی اسباب سے وجع مفاصل کے ہین - قولنج کا معالجہ
اسطور پر کرنا کہ امعا قوی ہوکر جو فضول کہ اونکے خروج کی عادت امعا کی طرف آنے اور دفع ہونے کے ہی اون سب فضول کو امعا قبول نکرین
اور اطراف بدن کی طرف دفع کرین یہ بھی اسباب وجع مفاصل سے ہی - ایضاً اسباب سے وجع مفاصل کے وہ غذا بھی ہی جو اوسی قسم کا مادہ
پیدا کرے جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہی منجملہ مواد وجع مفاصل کے ہضم مین کمی اور سکون آرام مین زیادہ بسر ہونے ریاضت کا ترک کردینا
جماع زیادہ کرنا اور متواتر سکر اور مستی شراب وغیرہ مین مبتلا رہنا جن استفراغ ہائے بدنی کی عادت ہو اونکا بند ہو جانا جیسے خون حیض یا خون
بواسیر جو مبرز کی طرف سے آتا تھا اور بھی ازین قبیل جس استفراغ کی خوگری ہوکر بند ہو جائے مثلاً فصد کرانے کا عادی تھا اور نہ کرائے
خواہ مسہل کا خوگر جلاب نہ لے - ایضاً امتلا پر ریاضت کرنی خواہ امتلا پر جماع کرنا - کھانا کھاکر جماع کرنا نہار منھ اوٹھکر قبل غذا کے پانی
پینا کہ اس سے پٹھے کو گزند پہونچتا ہی - نرم یا خام اخلاط جسوقت بدن مین مجتمع ہون اور خود بخود از راہ دفع طبعی کی طرف براز اور بول کے
خارج نہون اور نہ از روے صناعت طب کے اونکا اخراج مناسب کیا جائے ضرور ہوگا کہ منجر بدرد ہائے مفاصل ہو جائین گے اگر
وہ اخلاط بطرف مفاصل کے پہونچین اور بطرف حمیات عفونت کے اونکا انجام ہوگا اگر وہ اخلاط بجاے خود باقی رہکر متعفن ہو جائین
لیکن اگر طبیعت ان اخلاط کو براہ بول یا براز دفع کرے جب تک یہ اخلاط نکلا کرین گے پیشاب ہمیشہ غلیظ ہوا کرے گا نہ رقیق
ہوگا اور نہ خام - ایسے زمانہ مین سزاوار یہ ہی کہ انکے ضرر سے امان مین رہنے کی تدبیر کرنی چاہیے - اور اگر اونکا اخراج ہوتا ہی
ایک ضرر منجملہ ہر دو ضرر کے جو ابھی ہم نے لکھا ہی ضرور ہوگا - اور اگر اعانت اس مواد خام کی وہ حرکت مفاصل کرے جس سے
تعب مفاصل مین لاحق ہوتا ہی خواہ ضربہ اور سقطہ ان مواد کے آنے کا بطرف مفاصل کے معین ہو یا ضعف قوی کی زیادتی
ایسے غضب اور رنج اور بیداری نے کی ہو جس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہی اور مواد ہائے خام جذب ہوکر اون مواد کو نافذ اور
غواص کر دیتے ہون تب بھی درد ہائے مفاصل کو یہ اخلاط پیدا کر دین گے - یہ اخلاط اکثر اونکی پیدائش ہضم دوم اور سیوم
فضلہ سے ہوتی ہی زیادہ تر مناسب ایسے اخلاط کے بکثرت پیدا ہونے کے مشائخ کے بدن ہین اور وہ لوگ جو امراض مزمنہ مین
گرفتار ہون اور ناقہین جنھون نے اپنی تدبیر صائب خود نہ کی ہو اور یہ بات ناقہین مین اسواسطے پیدا ہوتی ہی کہ ہضم جید سے
اونکی قوی ضعیف ہو جاتے ہین خصوصاً اگر اونکا علاج بذریعہ تسکین کے کیا گیا ہو اور پورا پورا استفراغ مادہ اور دفع کامل
نکیا گیا ہو - مفاصل مین درد اکثر اسی جہت سے لاحق ہوتا ہی کہ یہ اعضا بہ نسبت جملہ اعضا کے زیادہ تر خالی ہین اور حرکت
انکو زیادہ رہتی ہی اور مزاج انکا زیادہ ضعیف ہی اور زیادہ سرد ہی مقام انکے اور جہان یہ ہین اطراف اور کنارہ بدن کے
ہین جو مدبر اول یعنی قلب سے خواہ معدن حرارت سے بہت دور ہین - اکثر یہ ہوتا ہی کہ مواد اندرونی مقامات مین مفاصل کے

سنجا اور سخت ہو جاتی ہین اور شل چونہ کے جم جاتی ہین خصوصًا جو مواد کہ خام ہین اور مفاصل مین بستہ ہو گئے ہین ۔ اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے بیمار ونکے مفاصل مین گوشت زائد پیدا ہو جاتا ہی خصوصًا انگلیون کے بیچ مین پس انگلیان لپٹ جاتی ہین اور ملکر ایک ہو جاتی ہین اور درد کسی وقت کم ہوتا ہی اور کسی وقت شدید ہوتا ہی اور کسی وقت درد مین سکون ہو جاتا ہی ۔ اور یہ جملہ امراض اکثر گرم مزاج شخصون مین پیدا ہوتے ہین اور گوشت کا پیدا ہونا فقط انھین لوگونکے بدنمین ہوتا ہی جنکا مادہ دموی ہو ۔ اور اکثر عرق النسا و وجع مفاصل کا متوارث ہوتا ہی یعنی یہ مرض امراض متوارثہ مین سے ہی اسلیے کہ بیٹی کا مزاج والد اور باپ کا ہوتا ہی ۔ اور اکثر علاج کرنا وجع مفاصل کا اور مفاصل کی تقویت اور مواد کا مفاصل سے دفع کرنا یہ ہر ایک تدبیر سبب ہلاک مریض کے ہوتی ہی اسلیے کہ یہ فضول جنکی خو گری ایسی ہوئی ہی کہ جدا ہو کر مفاصل کی طرف آتی ہین جب ادھر سے اونکو ہٹا دینگے اعضاے رئیسہ کی طرف ضرور پہونچین گے ۔ پھر اگر یہ مواد بڑے بڑے مفاصل کبیرہ کی طرف جذب ہو کر نہ پہونچین صاحب مواد کو اور طرح کے خطرہ مین ڈالین گے ۔ نہایت مناسب زمانہ اور وقت جسمین درد مفاصل پیدا ہوتا ہی اور نقرس کا مرض بھی حادث ہوتا ہی وہ زمانہ ربیع کا ہی اسلیے کہ حرکت خون کا اور اخلاط کی حرکت کا وہی زمانہ ہی اور خریف مین بھی یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہی اسلیے اخلاط خراب ہو جاتے ہین اور ہضم بھی خراب ہو جاتا ہی اور توسیع مسامات بدن کا خریف سے پہلی فصل گرما مین ہو چکا تھا جب یہ خریف کی فصل آئی ہی اور گرمی اور حرارت دنکو خریف مین زیادہ ہوئی اگر تدارک اوجاع مفاصل کا اول ظہور مین کیا جاے علاج باسانی پورا ہو جاے گا اور جسوقت یہ مرض ٹھہر گیا اور جگہ پکڑ چکا اور مریض خوگر ہو گیا خصوصًا جو وجع مفاصل کہ اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوا ہو اوسکا علاج نکرنا چاہیے ۔ اور جسوقت بیماران وجع مفاصل اور نقرس کے بدنمین دوالی ظاہر ہو جائین اونکی نجات پانی اسی سے ہو جاے گی یعنی انتقال مادہ مفاصل اور نقرس کا دوالی کی طرف ہونے سے اونکو صحت ہو جاے گی ۔ جو لوگ وجع مفاصل مین مبتلا ہوتے ہین اونمین بعضی ایسے اشخاص ہین کہ اس مرض مین اپنی خراب تدبیر غذائی سے مبتلا ہو جاتے ہین اور بعض لوگ فساد ہیئت اعضا سے اور مجاری عروق کے زیادہ وسیع ہونے اور اخلاط ردی اور خراب کے اوسی بدنمین پیدا ہونے سے بوجہ سوء مزاج اعضاے بدنی کے انکے بدنمین اوجاع مفاصل کے پیدا ہوتے ہین ۔ کبھی اوجاع مفاصل کا ہیجان حمیات مین عارض ہوتا ہی اور زمانہ صعود یعنی تزاید کے اوقات مین جیسا ہم نے بیان کیا ہی کہ حمیات مین اوجاع مفاصل عارض ہوتے ہین مراد یہ ہی کہ عرق النسا اوجاع مفاصل حمیات مین جسطرح ہوتا ہی اوسی طرح انکا ہیجان بھی ہوتا ہی **عرق النسا کا بیان** عرق النسا بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی یہ درد کولہ کے جوڑ سے شروع ہوتا ہی اور پیچھے کی طرف سے ران پر اوترتا ہی اور بیشتر زانون تک اور کعب تک یعنی ٹخنے تک اوترتا ہی اور جسقدر زمانہ اسکے عروض کا طولانی ہوتا جاتا ہی اسکا اوترنا نیچے کو زیادہ ہوتا جاتا ہی جیسی کمی بیشی مادہ مین ہو کبھی یہ درد پاؤنکی انگلیون تک کھچ کر پہونچ جاتا ہی اور پانون سارا اور ران پتلی پڑ جاتی ہی ۔ آخر زمانہ مین مریض کو پاؤنکے دبانے سے اور تھوڑی دور پنجون کے بل چلنے سے لذت ملتی ہی ۔ اوندھا ہونا اور قامت کو سیدھا کرنا ایسے مریض پر صعوبت لاتا ہی ۔ کبھی خود بخود اسکو دست آجانے سے نفع ہو جاتا ہی کبھی عرق النسا کا انجام یہ ہوتا ہی کہ ران کا سرا اور کنارہ اوتر جاتا ہی اور یہ انخلاع اور اوتر جانا زمانت اور بیکار ہو جانے حق الورک سے ہی یعنی جس مغاک مین ران کے کنارہ کی ہڈی خواہ سر استخوان ران اوسمین سمایا ہوا ہی اوس مغاک سے باہر نکل آتا ہی **وجع الورک کا بیان** یہ وہ مرض ہی جسمین درد کولہ مین ٹھہرا رہتا ہی اور اوس درد کا انتقال عرق النسا

ٹانگ تک نہین ہوتا ہی یعنی یہ درد نیچے کو نہین اوترتا ہی پس جسوقت یہ مرض وجع الورک کا منتقل عرق النسا کی طرف ہوجاے اوسوقت پھر اپنی جگہہ بھی چھوڑ دیتا ہی اور نیچے بھی اوترآتا ہی۔ اکثر وجع الورک کولہ کے ضعف سے لاحق ہوتا ہی اور وہ ضعف کولہ مین زیادہ زمانہ تک سخت چیزون پر بیٹھنے سے عارض ہوتا ہی اور کبھی چوٹ کے لگنے سے ران پر یا سوار ہونے کے ہمیشہ عادت ڈالنے سے کولہین ضعیف ہوجاتے۔ اسباب وجع الورک کے وہی ہین جو عام وجع مفاصل کے لیئے مذکور ہوچکے۔ مگر اکثر یہ درد خاص بلغم خام سے پیدا ہوتا ہی اکثر ورک کا درد رحم کے درد یا اوسکے منہ سے منتقل ہوکر پیدا ہوتا ہی وہ پورا نے اوجاع رحم جنکا زمانہ بقدر دس مہینہ کے قریب تک پہونچا ہو کبھی وجع الورک مواد حارہ سے اور نیز مواد مختلطہ جنمین حار اور بارد کی آمیزش ہو اونسے بھی پیدا ہوتا ہی اور رگہاے ورک کی امتلا خون سے بھی اور باطنی اورام سے جو ورک کے اندرونی مقام مین ہون بھی وجع الورک عارض ہوتا ہی مگر یہ ورم چونکہ بہت اندرونی موضع عضو کے ہی لہذا وجع الورک مین ورم کا ظہور مثل دیگر اورام وجع مفاصل کے نہین ہوتا ہی۔ پیشین گوی طور پر کہا گیا ہی کہ جس شخص کو وجع الورک کا مرض ہو اور اوسکی ران پر حمرہ شدید یعنی ورم حمرہ بقدر تین اونگل کے پیدا ہو اور اوس ورم مین درد نہوتا ہو اور ناگاہ اوسی جگہ مین خارش زیادہ پیدا ہوا ور بقولات کی طرف اسکو رغبت ہوجاے اس کیفیت کے ظہور سے وہ شخص پچیس روز کے بعد مرجائےگا۔ جس عضو مین وجع مفاصل ہوتا ہی وہ عضو نحیف اور لاغر ہوجاتا ہی سواے عرق النسا اور نقرس کے جتنے اقسام اوجاع مفاصل کے ہین جب اونکا علاج بخوبی کیا جاے اور استیصال مادہ کا ہوجاے پھر جلدی عود نہین کرتے۔ مگر عرق النسا اور نقرس یہ مرض اس قسم سے ہین کہ جلدی عود کر آتے ہین اور تھوڑے سے سبب سے دوبارہ پیدا ہوجاتے ہین اور اونکے عود کرنے کی وجہ یہ ہی کہ اس عضو کی وضع اور جگہہ ایسی ہی کہ خواہ نخواہ عود کر آتے ہین۔ یہ قسم وجع مفاصل کی اور خصوصًا نقرس امراض متوارثہ مین سے ہی۔ مادہ عرق النسا کا اکثر عضل مین پیدا ہوتا ہی پھر اوسکے بعد کچھ کہ عصبہ عریضہ مین پہونچتا ہی۔ جب درد زیادہ ہونے لگتا ہی پھر عضو کو آمادہ ریزش مواد کا تمام بدن سے ہوتا ہی یعنی اوپر کے اعضاے بدنی سے علاوہ اون مواد کے جو پہلے سے محتقن ہورہے تھے۔ کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہی کہ مادہ اس مرض کا عضل مین نہین ہوتا ہی بلکہ عصبہ عریضہ مین ہوتا ہی۔ اکثر گاہ رطوبت مخاطیہ حق مین یعنی گڑھے مذکور مین زیادہ آجاتی ہی پس وہ رباط جو درمیان زائدہ اور حق مذکور کے ہی ڈھیلا ہوجاتا ہی لہذا ورک اپنی جگہہ سے اوترجاتا ہی اور اوترجانے سے پہلے ایک حالت درمیانی اوسکی ایسی ہوتی ہی کہ جو ہستگی اور اوترجانے کے بیچ مین ہی اور یہ حالت وہ ہی کہ بہت جلد اپنی جگہہ سے باہر نکل آتا ہی اور بہت ہی جلد پھر عود کرکے اپنی جگہہ بیٹھ جاتا ہی اور زیادہ روان ہوجاتا ہی عرق النسا کا درد اوجاع مفاصل کے سبب سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا ہی اور داغ دینے کے بعد اس درد سے آمان ہوجاتی ہی نقرس بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہی کبھی پاونکی اونگلیون سے خاص کر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہی اور کبھی پاشنہ یعنی ایڑی سے اور کبھی قدم کے نیچے سے اور کبھی قدم کے کسی ایک جانب سے شروع ہوکر پھر تمام قدم مین پھیل جاتا ہی اور بیشتر ران تک چڑھ جاتا ہی اور کبھی ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور شاید کہ یہ ورم اوتار اور عصبہ مین نہوتا ہو بلکہ رباطات اور اون اجسام مین جو محیط مفاصل کو ہین اونمین ورم ہوتا ہو بنا بر قول جالینوس کے اور یہی سبب ہی کہ اج تک اس تجربہ کی نوبت نہین آے کہ مریضان مرض نقرس کے ورم اور درد کی حالت مین کبھی تشنج پیدا ہو۔ منجملہ عوارض کے جو اصحاب نقرس کو عارض ہوتے ہین

ہی کہ انکے کیسہ خصیہ کی جھلیاں بہ جاتی ہیں — تقرس ہرا رہی اکثر اوقات رگ سے اجاتا ہی پیدا اکثر ابی خصوصًا جس وقت کہ تب زیادہ کیجاۓ
علامات پہلے جس امر کی شناخت کرنیکی ہی کہ ان امراض کے اسباب مع علامات کے چاہیئے وہ یہی ہی کہ ان بیماریوں کا
منشا بلا مادہ ہوتا اور مادی ہوتا ہم جانا ہیں — مشائخ کی شناخت یہ کہ بہت کم ہوا اور شاذ و نادر ہوتا ہی اور درد بھی وجع مفاصل
مشائخ کا بدون ثقل و گرانی کے ہوتا ہی اور بنا بریں انتفاخ اور تلزیق بادرشہ علامت کسی مادہ کے ہوتی ہی — مادی وجع مفاصل
میں پہلے شناخت جنس مادہ کی کرنی چاہیے اور اوسکی سبیل یہ ہو کہ درد و مقام کے رنگ سے خواہ ورم کے رنگت سے شناخت
کریں اور اوسکے ساتھ درد کا بھی لحاظ رکھیں جیسا کہ ظاہر مادہ میں ہوتا ہو — اور لمس یعنی چھونے سے بھی مادہ کی شناخت ہوتی ہی
کہ سرد ہی یا گرم ہی سرد مادہ کا مقام درد مثل برف کے ٹھنڈا اور گرم سے ایسا گرم ہو وہ مقام دہکتا ہی — یا عادت مریض سے
دریافت کریں تاکہ درد کے اعراض سے شناخت کریں کہ آیا درد کے ہمراہ التہاب شدید ہی اور ضربان بھی زیادہ ہی یا کہ التہاب
معتدل اور تمدد بھی اوسکے ساتھ ہی خواہ التہاب نہیں ہی فقط تمدد ہی — یا مسکنات درد و نیز استعمال سے اور جن ادویہ سے
نفع پہونچتا ہو اونکے ذریعہ سے شناخت مادہ و مرض بڑا کی ہوتی ہی اسطرح کہ اگر زیادہ تخدیر اوسکی استعمال سے نہو جاۓ اور
بطلان حس زیادہ نہو ورنہ شناخت نہو سکے گی — پھر بعد لحاظ اس شرط کے اگر دواۓ سرد سے موافق ہوتی ہو گمان کیا جاۓ گا کہ مادہ
مرض حار ہی حالانکہ اس دواۓ بارد کا نفع فقط اسی تخدیر تقلیل کی وجہ سے ہوا ہو پس یہ گمان حرارت مادہ کا صحیح نہوگا — یا اینکہ
بروقت ایسی تدبیر کے جس سے تکثیف مسامات ہوجاۓ درد کی زیادتی نہو اوسوقت گمان غالب یہی ہوگا کہ مادہ بارد اور
کثیف ہی یا اینکہ سکون درد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے نکلجاۓ اور علامات حارہ قوی نہ لگ جائیں پس گمان ہوگا کہ مادہ بارد ہی
حالانکہ ایسی تدبیر میں بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہی اور علامات حارہ خفیفہ کے تحلیل پاکر اوسکی درد رسانی اور ایذادہی میں سکون پیدا
ہوتا ہی اور بسبب بغلط گمان برودت مادہ کا کرتا ہی پس لازم ہی کہ فقط نظر سرسری سے تشخیص حرارت اور برودت مادہ کی نہ کریں
بلکہ ان سب امور کی رعایت کرکے حکم حرارت اور برودت مادہ کا کرے — وقت سے درد کے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی اسطرح سے
کہ بروقت خلو معدہ کی ہی یا امتلا کے وقت ہی اور بہت جلد ورم آجانے اور دیر میں متورم ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہی
یا اینکہ ورم آتا ہی نہو ہر ایک صورت بعث انتشر غیر مرتب اخلاط ردی خراب پر کہ رقیق ہوں اور حار ہوں خواہ مادہ مرکب اور
بین بین یا مادہ خام تنہا پر دلالت کرتی ہی — انتقال اور ہٹ جانے سے مادہ کے بھی شناخت ہوتی ہی اسلیے کہ رقیق مواد کہ جنکی
مقدار کثیر کا اجتماع دفعۃً واحدۃً میں ممکن ہی ایسے مادہ میں انتقال بکثرت ہوتا ہی — اکثر اوقات پیشاب اور پیخانہ سے اور جو بول
و براز پر غالب شی ہو اوس سے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی کہ آیا غالب اوس پر شی صفراوی ہی یا مخاطی — سن اور عادت
اور تدبیر مقدم خورد و نوش سے بھی شناخت ہوتی ہی اور ریاضت اور آرام یا بے یعنی ترک ریاضت سے بھی شناخت ہوتی ہی
اور بے آرامی کسی قسم کی ہو اور تکان پہونچنے سے — اور تمام بدن کی مشارکت مزاجی سے بھی شناخت ہوتی ہی — مادہ دموی
سرخی محل عضو کی دلالت کرتی ہی بشرطیکہ عود کرنا درد کا بشدت نہو اور نہ ابھی بخوبی ورم ظاہر ہوا ہو اور تمدد شدید اور نفعت
یعنی دبلتے وقت زور سے دبنا اور ضربان اور گرانی موضع کی اور تدبیر آب و غذا کی جو گذر چکی ہی اور دیگر علامات جو اغلب ان
دموی کے بارہا مذکور ہوچکے ہیں وہ سب دلیل ہوتی ہیں — اکثر بدن مریض کا تجسیم ہوتا ہی اور غلظت اوسکے بدن میں

ہوتی ہی۔ عرق النسا اگر دموی ہو اوسکا درد طولانی اور دراز ہوتا ہی اور جسقدر طول یعنی پہیلاؤ درد کا ہی سب جگہہ درد یکسان ہوگا اور
فصد سے فوراً اوس درد مین سکون ہوجاتا ہی۔ صفراوی مادہ وجع مفاصل کا اوس پر دلیل وہی حرارت شدیدہ ہوتی ہی کہ چہونیوالے کو
مقام ماؤف کی ایذا دیتی اور حجم ورم کا چہوٹا ہوتا ہی گرانی بہی اوسمین کم تمدد مین بہی کمی سرخی بہی کمتر درد کا سیلان ظاہر جلد کی طرف
زیادہ سردی سے زیادہ استراحت کا ہونا اور تدبیر گذشتہ جو ہو چکی ہی طعام اور شراب کی اور تمام دلائل غلبۂ صفرا جو بار بار مذکور ہوچکے اور
بدن صفراوی کا حال جو معلوم ہوچکا ہی۔ بلغمی مادہ سے جلد کا رنگ متغیر نہین ہوتا ہی یا اگر متغیر ہوتا ہی رصاصیت کیطرف متغیر ہوتا ہی اور التہاب مین
کمی اور درد کا ہر وقت لازم رہنا خون کی علامات اور رقت کے ہونے اور درد کے جانے مین شدت ہونی بدنکا پہولا اور گداز ہونا
مگر اینکہ گوشت کی سی فربہی نہو بلکہ چربی کی بہرتی ہو اور دیگر دلائل جو مزاج بلغمی کے معلوم ہوچکے اور اونکا بیان اوپر ہوچکا ہی۔
سوداوی مادہ پر کبہی دلیل یہ امر ہوتا ہی کہ درد پوشیدہ رہے یعنی درد سیٹہا سیٹہا بنا رہے اور تمدد کم ہو علاج سے نفع بہی کمتر ہوتا ہی
مقام درد سیکڑا ہوا نہ اوسمین ڈہیلا پن اور نہ رنگ کی چمک اور اکثر مائل بکمودت اور تیرگی ہوجاسے۔ کبہی اوسی مادہ پر پاؤن کا
مزاج اور طحال کا حال یا مریض کے تمام بدن کا مزاج اور شہوت یعنی اشتہا اوسکی جو با فراط ہو اور تدبیر طحال کی خواہ مریض کے وا امراض
مین جو گذر چکی ہو اور دیگر دلائل جو ہم نے تعریف مزاج سوداوی مین لکہے ہین دلالت کرتے ہین۔ سترہ کا مادہ اگر ہو اوس پر حرارت
شدیدہ جسکے ہمراہ ایک کیفیت کہجلی کی بہی ہو اور جس چیز سے سخونت پیدا ہوتی ہی اوسکے استعمال سے ضرر شدید ہو اور جس سے
تبرید اور تبض ہوتا ہی اوس سے زیادہ نفع ہوجاسے۔ ریحی مادہ پر تمدد اور زیادہ کہچاؤ اور گرانی کا نہونا اور درد کا ایک جگہہ سے
دوسری جگہہ ہٹ جانا اور مولد ریاح کی تدبیر غذاے وغیرہ کا پہلے استعمال ہونا دلیل ہوتا ہی۔ مواد مختلط یعنی چند قسم کے مادونسے
اس مرض کا پیدا ہونا اوسکی دلیل یہ ہی کہ سرد گرم دونون قسم کی دواسے نفع ہوتا ہو اور مختلف اوقات مین ادویہ مختلفہ سے نفع بہی ہوتا ہو
ایک وقت کسی دواسے نفع ہوا اور دوسرے وقت اوس دوا کے مخالف مزاج دوانے فائدہ کیا۔ اکثر یہ کیفیت یعنی عسر وض
وجع مفاصل مرکب مادہ کا ایسے ہی ابدان کو خاص کر ہوتا ہی جو حار مزاج ہون اور طبیعت مراری رکہتے ہون اور اوسی طبیعت کی
اصلاح اور تبدیل سوء مزاج کی غرض سے تدبیر مرطب کا جو مولد بلغم ہی اور خام مادہ کرتی ہی بیش از حد نہایت استعمال کیا کہ غذا سے مرطب
کہلائی گئی ہی اور امتلائے معدہ پر حرکت کرائی ہی کہ اسی جہت سے دونون خلط باہم آمیز ہوجائین اور خلط غلیظ ہمراہ خلط رقیق کے۔ بطور
بدرقہ کے یہی دفع ہوجاتی ہی اور دموی اور مراری دونون خلط مفاصل پر کرتی ہین۔ اور یہ لوگ اکثر منتفع ہوتے ہین اور ان کے
درد مین سکون آہستہ آہستہ ہاتہون سے دبانے کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور چند آدمی انکے ہاتھ پاؤن کے جوڑون کو اگر دبائین تو
انکو فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ خلط مرہ اسی ذریعہ سے نضج پاکر متحلل ہوجاتی ہی اور اگر مروخات جنکی حرارت معتدل ہو اونکا استعمال
کرین اور سکون بہی رہے یعنی حرکت سے پرہیز کرین تب بہی انکو فائدہ ہوتا ہی اسلیے کہ حرکت نضج کی مانع ہی۔ **معالجات اوجاع**
مفاصل اور نقرس اور عرق النسا کا بیان یہ ہی اگر شناخت ہوجاے کہ سبب ان امراض کا مزاج سازج بلا مادہ ہی اوسکی تدبیر سہولت
اور آسانی ہوسکتی ہی اسلیے کہ اکثر اوقات وجع مفاصل سازج بلا ورم ہوتا ہی اوسوقت فقط تبدیل مزاج ہی کافی ہوتی ہی اور بہت
بڑی احتیاج ایسے وقت اخراج مرہ صفرا کی طرف ہوتی ہی اور خون کی طرف۔ اسی طرح کبہی جمود اور برد ایذا دہندہ عارض
ہوتا ہی اوسوقت بہی فقط تبدیل مزاج کافی ہوتا ہی اور اسوقت بڑی احتیاج بلغم کے اخراج اور خون کے گرم کر دینے کی طرف

ہوتی ہی- اور اکثر فقط یبوست ایسی پیدا ہوجاتی ہی کہ جو سخن بھی ہوتی ہی اوسوقت محض ترطیب کی حاجت ہوتی ہی جیسا کہ بخوبی
معلوم ہی- لیکن اگر بسبب ... کا کوئی مادہ ہو واجب ہی کہ جو مادہ ریزش کر رہا ہی اوسکی ریزش اسطرح روکی جاے کہ خلاف
جہت ریزش کے اوسے جذب کرلیں اور کبھی اوس مادہ کی بھی استفراغ مناسب مادہ کے سبب سے کرین اور جس عضو پر
اوسکی ریزش تھی اوسکی تقویت ایسی کرین تاکہ اوس مادہ کے انصباب کو قبول نہ کرے اور جسقدر بقیہ اوسی مادہ کا
رہ گیا ہی اوسی عضو مین تحلیل پاجاے اور ان تمام تدبیرات مین قوانین کلیہ کی طرف رجوع نظر کرنا چاہیے- اگر یہ مادہ دموی ہو
تو بلحاظ غلبہ خون کا تسکین اور مادہ کے ہمراہ ہو واجب ہی کہ جہت مخالف کے فصد کھولی جاے اور اگر تمام مفاصل مین عموماً
پھیلا ہوا سوقت یمین و یسار دونون طرف کی فصد کردین اوسکے بعد تھوڑا کرائین خصوصاً اگر اسفل اعضا مین ہو اسلیے کہ ایسے
مریض کو قے بہ نسبت مسہل کے زیادہ فائدہ کرتی ہی اور بعد قے کرانے کے مسہل دینا چاہیے اور مسہل بھی قوی اور یہ سے
دینا چاہیے بشرطیکہ عدم نضج مادہ اور غلیظ ہونا اوسکا مانع مسہل قوی کا نہو- پھر بھی مین کہون گا کہ رفق اور نرمی بہر حال
اسلم طریقہ ہی اور بتدریج رفتہ رفتہ قوت ادویہ مسہلہ بڑھانی چاہیے بعد اوسکے ایسے مسہلات دیے جائین جنسے بتدریج تنقیہ مادہ کا
ہوجاے بعض اطبا نے ابتداے علاج اسطرح مرسوم کی ہی کہ برفق و نرمی شروع کرتا ہی اور روز بروز نرمی مین کمی کرتے کرتے
خاتمہ علاج دواے قوی سے بعد نضج تام کے کرتا ہی- طریقہ صائب اسمین یہ ہی کہ اگر مادہ رقیق صفراوی ہو بہت جلد استفراغ اوسکا
کر دیا جاے اگر نضج ہو چکا ہی اور اگر مادہ غلیظ ہو اوسوقت کچھ قباحت نہین ہی اگر پہلے ایسی دوا دیجاے جو اوس مادہ کی ترقیق کرے
اور نضج پیدا کرے اور اوس مادہ کو اعتدال قوام کے ذریعہ سے آمادہ خروج اور دفع پر کردے اوسی راہ سے جدھر سے اوسکا نکلنا آسان ہی
طبیب ماہر درمیانی مادہ کو جو نہ زیادہ رقیق ہو اور نہ زیادہ غلیظ ہو بذریعہ اسہال کے خشک کر دیتا ہی اور اخراج اوسکا بدون تعدیل
قوام کی کر دیتا ہی- اگر مادہ مرکب ہو مسہل اور ضماد بھی مرکب ادویہ سے کرنا چاہیے علاوہ یہ ہی کہ بڑی احتیاط اسی مین ہی کہ ابتدا ہی مین
معالجہ اور مداوا کیا جاے اور فصد نہ لی جاے اسلیے کہ فصد مادہ کو منتشر کر دیتی ہی اور اخلاط کو زیادہ کر دیتی ہی اور مقدار محتاج الیہ
خارج نہین کرتی ہی اسی طرح استفراغ مادہ بھی ابتداے مرض مین نکرنا چاہیے کہ وہ بھی مثل فصد کے پورا تنقیہ نہین کرتا ہی- اب جو
پلانے کا التزام کیا جاے جب تک کہ نضج مادہ بخوبی ظاہر نہو جاے- پھر کثرت امتلا معدہ کی وجہ سے اگر مادہ کی کم دینے کی حاجت ہو
تو قبل نضج کے ایسی ملین دوا پلانی چاہیے کہ ایک یا دو دست آجائین جیسے آب کاسنی سبز خواہ آب مکو سبز قدرے املتاس ملاکر خواہ
حقنہ کیا جاے اور یہ تدبیر اصوب ہی- جب مرض کا انحطاط شروع ہو پھر اوسوقت استفراغ پر ایسے ادویہ مسہلہ سے جو مدر بر نہون
جرات نکرنی چاہیے ورنہ بیشتر ایسے ادویہ جو مدر بر نہون مواد کو مواضع بعیدہ سے بطرف مفاصل اور موضع مرض کی حرکت دیکر
کھینچ لاتے ہین اور بحرانات کو اور جو اعراض ردی چوتھے اور ساتوین اور گیارھوین روز پیدا ہوتے ہین ایسے ادویہ کے استعمال سے
ضرور پیدا ہوتے ہین- بحران فاصل اور جیدان بیمارون کا چودھوان روز ہی پھر اگر ممکن ہو کہ استفراغ اوس روز تک نکیا جاے
اور نضج کا انتظار کیا جاے اور نطولات پر اقتصار کیا جاے سرد پانی خواہ گرم پانی خواہ نیمگرم پانی سے بموجب قانون مذکور کے جو اسی
مرض کے واسطے لکھا گیا ہی اور باب نطول مین اوسکا ذکر جداگانہ ہوا ہی پھر تو ٹالنا ہی مناسب ہی اور ابتدا
نطول آب سرد سے کرنی چاہیے- طلا کے اقسام جو گرم ہین اور ادویہ مخدرہ یہ سب ایسے بیمارون کو مضر ہین طلای مارکا

مضر اسلیے ہی کہ جذب مادہ او متقامات سے کرتے ہین اور تحذیرات بھی جیسے کہ دینے مادہ ہوئے وہ کے اور وہی مادہ مین خامی پیدا
کرنیکے مضر ہین - ایضا طلا مے بارد غلیظ مادہ مین خامی پیدا کرتا ہی اور رقیق مادہ مین تحلیل اور کندی پیدا کرکے اوسکا نضج ہونے
ہونے دیتا اور مرض کو طولانی کر دیتا ہی - اگرم بھی انکو اسلیے مضر ہی کہ مفاصل مین رطوبت پیدا کرتا ہی اور تجبین ترشی کی وجہ سے
زیادہ موافق انکو نہین ہی - بخور قوی جیسے تخم زرایانہ مین یہ خرابی ہی کہ فضلہ کا احراق کرکے ایسے تحجر کر دیتے ہین - جب نضج تمام
ہوجاے استفراغ از قسم سورنجان اور بوزیدان اور انجیرہ او ویسے جیسے کر یہ سے کرنا چاہیے - اور فصد سے بھی کرانی چاہیے
اور ایسے وقت یہ بھی جائز ہی کہ سرکہ اور کائی وغیرہ سے طلا کرین سے تھیر دار اور ابتدا سے مرض مین کبھی دوا سے ضعیف استعمال
نہ کرنے چاہیے اسلیے کہ ایسی دوا مادہ کو حرکت دے کر بذریعہ اسہال اوسکی مقدار مستعد بہ خارج نہین کر سکتی ہی بلکہ اکثر اور اقسام کے
مادہ بستہ کو رقیق کرکے عضو ماؤف کی طرف بہالاتی ہی - واجب ہی کہ جو شخص دوا سے مسہل پینے کا قصد کرے صبح کو دو دن پہلے اور غذا مین تا خیر
کرے پھر بعد تین گھنٹہ کے دس مثقال یعنی ۳۲ تولہ روئی کسی شربت خواہ تھوڑے سے پانی کے ہمراہ تناول کرے - اور چھ گھنٹہ کے بعد حمام مین
داخل ہو اور نہاے پھر وہ غذا کھاے جو اوسکے مناسب حال ہو بعد ازان ادرار کی تدبیر کرے اسلیے کہ ادرار مادہ وجع مفاصل کو قطع
کرتا ہی اسلیے کہ مفاصل کے درد فضلہ سے اوس ہضم کے پیدا ہوتے ہین جو کہ جگر اور رگہاے مخصوصہ مین رہ جاتا ہی خصوصا اوس گرم
مادہ - علاوہ یہ ہی کہ اکثر لوگ جو اوجاع مفاصل بار دمین گرفتار ہوتے ہین اور مزاج اونکے مرطوب ہین اسہال کثیر سے اونکو نفع نہین ملتا
مشروب مسہل ہو یا حقنہ پھر جب مدرات سے اونکا علاج کیا جاتا ہی شفا پاتے ہین - بعض ابدان ایسے نحیف ہوتے ہین جو متحمل اسہال
اور ادرار کثیر کے بھی نہین ہوتے اور مسہلات اور مدرات سے اونکے بدنمین خونکا احتراق پیدا ہو جاتا ہی پس طبیب پر ان سب
امور کی رعایت ضروری ہی - تریاق بھی وجع مفاصل بارد مین نافع ہی خصوصا بعد استفراغ کے اسلیے کہ بقایاے مواد کو بہ سرعت
تریاق پاک کر دیتا ہی اور اوس سے جو کچھ باقی رہے اوسکی تحلیل کرتا ہی اور جمیع اعضا کی تقویت کرتا ہی - ردع کرنا مادہ کا عضو
ماؤوف سے کچھ ضرور نہین کہ پورا واقع ہوجاے جسوقت کہ مادہ کی ریزش قوی ہو اور مدت کثیرہ سے گر رہا ہو اسلیے کہ ردع سے
دو فعل خراب پیدا ہوتے ہین - ایک تو یہ کہ مادہ کو نچوڑ کر ہٹا دیتا ہی اور جسطرف اوسکے گرنے کی حرکت ہی اودھر سے معارضہ کرکے
دوسری طرف مادہ کو حرکت دیتا ہی اسی وجہ سے درد شدت سے پیدا ہوتا ہی جب ایسی کیفیت رادعات ادویہ کے استعمال سے
پیدا ہو پس ٹھہر جانا لازم ہی اور استعمال دوا کو روک دینا چاہیے اور ملینات کا استعمال کرنا چاہیے - دوسرا ضرر رداع سے یہ ہوتا ہی
کہ بیشتر مادہ کو اعضاے رئیسہ کی طرف لیجاتا ہی پس خطرہ عظیم مین ڈالتا ہی - لیکن اگر مادہ زیادہ نہو خواہ تھوڑی مدت کا ہو اوسکے
ردع کرنے مین کچھ خوف نہین ہی گو ابتداے تکون خواہ شروع مرض مین - سواے مرض عرق النسا کے علاج مین اسلیے کہ اس مرض
مین ردع مادہ کرنے سے عمق بدنمین حبس مادہ ہوجاتا ہی پس واجب ہی کہ تھوڑا تھوڑا استعمال رادعات کا کرین اور ضعیف ادویہ
رادعہ کو اختیار کرین خواہ انکا استعمال ہی ترک کرین اور استفراغ مادہ پر توجہ کرین - لیکن آخر مرض عرق النسا کے ایسے ادویہ کا
استعمال کرین جو محلل اور ملطف ہون اور مادہ کو اندرون جسم سے ظاہر کی طرف نکالین اگرچہ یہ تدبیر بھرے ہوی چھپنون سے
پوری ہو خواہ داغ لگانے سے اور چوسنے سے خواہ جلد کے سرخ کرنیوالی اور دانہ اوٹھانیوالی دوا سے یہ بات ہو سکے کہ وہ
ادویہ مواد کو اوپر لاکر بہا دین گے اور جو دانہ اور چھالے پڑین ایک وقت معین تک اونکے زخم کا اندمال نہ کیا جاے -

بجملہ ادویہ مقطعہ کے [illegible] اور پیاز ہی کہ شیرہ بادیہ کے ہمراہ پہلے انکا استعمال ہوا ہو [illegible]
شوربہ بہ تخیر دا اور انجیر کا [illegible] ہی کہ ادویہ محللہ اور ادویہ مقطعہ کے ہمراہ کوئی چیز [illegible] گرم ہو اوسکو بھی شریک کر دیا جاوے [illegible]
تحجر ہو جائینگے اسلئے کہ تنقیہ [illegible] پیدا کرنے کا فعل بھی مثل تحلیل کے ہی اس بات مین کہ غلیظ مادہ رہ جاتا ہی اور رقیق اوڑہ جاتا ہی - یہ بھی نافع ہی کہ ادویہ محللہ و منقطعہ کے ہمراہ چربیان ملائی جائین اور برودت سے احتراز کیا جاوے - مناسب نہین ہی کہ قوی محللات مفاصل پر پہلے سے استعمال کیے جائین قبل استفراغ مادہ کے ورنہ مواد کثیر کو جذب کرینگے لطیف رقیق کی تحلیل کرینگے اور باقی کو کثیف کر کے چھوڑ دینگے اور مفاصل مین اوسکا حبس ہو جاویگا - واجب ہی کہ رعایت اس قاعدہ کی اکثر اوقات کیجاوے خصوصاً اگر مادہ مین لزوجیت ہو خواہ وہ مادہ سوداوی ہو - جب درد مفاصل کا شدید ہو کہ تحمل نہو سکے اوسوقت مسکنات وجع کے استعمال سے چارہ نہوگا بلانے کے [illegible] کرنے کے [illegible] ادویہ یا تو اسوجہ سے تسکین درد پیدا کرتے ہین کہ تلطیف و تحلیل مادہ کرتے ہین یا اسلئے کہ تخدیر سے اوس کی عضو حس [illegible] ہوتا ہی - مخدر کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیے بدون شدید ضرورت کے اور پھر بھی بوقت ضرورت اوسی قدر استعمال کرین کہ شدت درد کی مٹ جاوے - وجع مفاصل حار مین استعمال ادویہ مخدرہ پر جرأت زیادہ ہو سکتی ہی اور ایسی ہی دوا کی طرف متوجہ ہونے کا زیادہ موقع ہی - اور اکثر فائدہ تخدیر کا اس راہ سے ہوتا ہی کہ جو مادہ متوجہ بطرف مفاصل کے ہی اوسے غلیظ کر دینے کی وجہ سے دوائے مخدر روک دیتی ہی - یہ بھی معلوم رہے کہ تدبیر صائب استعمال ادویہ مین یہ ہی کہ بدل بدل کر دوائین اثر واحد کی مستعمل ہون کیونکہ بیشتر ایک دوا کسی عضو کو نافع ہوتی ہی اور دوسرے عضو کو نہین نفع کرتی ہی اور اکثر بعض ادویہ ایک وقت خاص مین اونکا نفع معلوم ہوتا ہی پھر دوسرے وقت وہی دوا مشتر ہوتی ہی اور اوسی سے درد پیدا ہوتا ہی - واجب ہی کہ مشروبات ہر قسم کے بالکل چھوڑ دین جبتک کہ یہ لوگ بالکل صحیح اور تندرست ہو جائین اور بعد صحت کے بھی چارون فصلین حالت صحت مین گذر جائین - اور جو شخص خوگر شراب کے پینے کا ہو مناسب ہی کہ بتدریج اوسکو ترک کرے اور دفعۃً نچھوڑ دے اور جب ترک کرے اوسکے عوض مدرات کا استعمال کرے - جس شراب یعنی شربت مین شہد ہمراہ مدرات کے شریک ہو ایسے لوگونکو نفع کرتی ہی جو وجع مفاصل مین گرفتار ہون - مریض وجع مفاصل جسکا مادہ سوداوی ہی اوسکے طحال کی اصلاح کرین اور خلط سودا کا استفراغ اوسکے بدن سے کر کے ترطیب اوسمین پیدا کرین اور غذا کے ذریعہ سے نرمی بدن کی پیدا کیجاوے اور مالش وغیرہ سے اور زیادہ تحلیل کے پیچھے پڑ کے تلیین کثیر کو چھوڑ نہ دین جیساکہ اصول کلیہ مین معلوم ہو چکا ہی - گوشت کھانا وجع مفاصل مین قطعاً چھوڑ دیا جاوے حتی کہ سرد مادہ سے بھی اگر یہ مرض پیدا ہوا ہو تب بھی گوشت سے پرہیز کرین اور اگر ضرور ہی گوشت کھانا ہی تو پہاڑی پرندونکا گوشت اور خرگوش اور غزال وغیرہ جو گوشت ایسا ہی کہ فضول اوسمین کمتر ہون اوسکو کھلائین پھر اگر پشت مین درد پہلے ہو کر پھر طرف اور مقامات بدن کے منتقل ہو جاوے ہاتھہ کی رگ سے فصد کھولنی چاہیے اور جسطرف خلط کا میلان ہی اوسی طرف سے اوسکا اخراج کیا جاوے مسہل کے قواعد بیماران وجع مفاصل کے واسطے واجب ہی کہ فقط بلغم کا مسہل انکو نہ دیا جاوے بلکہ ادویہ مسہلہ صفرا بھی اوسمین شریک رہین اسلیے کہ اگر فقط بلغم کا مسہل انکو دیا جاوے گا سر دست تو نفع ہوگا مگر صفرا باقیماندہ بلغم کو بہا کر عضو ماؤف پر دوبارہ گرا دیگا - یہ بھی واجب ہی کہ زیادہ گرم ادویہ مسہلہ انکو نہ دیجاوے اور نہ زیادہ قوی ادویہ ہو ورنہ اخلاط کو پگھلا کر پھر اوسی عضو کی طرف واپس لائینگے اور جسقدر اخلاط اسہال سے دفع ہو چکے ہین

اوس سے دو چند چہار چند دوبارہ پھر مفاصل پر گرین گے ۔ سورنجان کے نسبت ہمارا تجربہ یہ اعتقاد ہوگیا ہی کہ زیادہ نفع کرتا ہی
فی الحال خلط بار دکا اسہال کر دیتا ہی اور ایک نفع زائد اسمین یہ ہی کہ بعد اسہال کے قبض اور تقویت بھی کرتا ہی اور ان دو نون خواص کے
ساتھ پھر ممکن نہین کہ جو فضول ادویہ سہل سے جذب ہو چکے اور ابھی اونکا اخراج نہین ہوا بلکہ ہنوز باقی رہ گئے وہ فضول
بطرف مفاصل کے پھر گرین اور قوت دواے سہل سے جو خلط رقیق ہو چکی ہی سورنجان اوسکو جاری ہونے مفاصل کی طرف سیلان
کرنے سے منع کرتا ہی ۔ یہ فعل سورنجان کا بخلاف جملہ محللات کے ہی اور جملہ مفرغات حارہ سے مخالفت ہی حالانکہ اکثر ایسے ادویہ
منافذ کو وسیع کر دیتے ہین اور بعد وسیع کرنے کے اوسی طرح اونکو کھلا ہوا چھوڑ دیتے ہین ۔ لیکن سورنجان معدہ کو
مضر ہی لہذا واجب ہی کہ اوسکے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور زیرہ بھی داخل کیا جاے ۔ کبھی اوسمین صبر اور سقمونیا ملاتے ہین تاکہ اسہال
اوسکا قوی ہو بعض اطبا نے لکھا ہی کہ رجل الغراب (جنکو کاگ چنگلی کہتے ہین) اوسکا فعل بھی مثل فعل سورنجان کے ہی اور معدہ کو مضر بھی
نہین ہی حجر ارمنی اوجاع مفاصل کو نافع ہی مشہور ادویہ مین حب نجاح اور حب منتن اور ایارج روفس عرق النسا اور نقرس کو نافع ہی ۔
حب النیل بھی نافع ہی حب الملوک و ربوزیدان اور ماہیزہرا اور رعی الحمام او قنطوریون او حنظل اور صبر اور فاشرا اور فاشرستین جرمل کے ہمراہ اوسمین
شریک کیا جاتا ہی اور راشق اور انزروت او مقل اور تربد اور عاقرقرحا ۔ یہ نسخہ جسکو ہم لکھتے ہین مسہل رقیق ہی اور خوب نفع کرتا ہی ۔
زنجبیل ایک درہم فلفل نصف درہم غاریقون نصف درہم لب قرطم دو درہم اصل الغراب تین درہم سب کو ملا کر سفوف طیار کرین
مقدار شربت اٹھارہ قیراط سے ہم قیراط تک ہی جس سے چھ ساتھ دست آجائینگے ۔ ایضاً زیرہ کرمانی اور زنجبیل اور سورنجان ملکر
نصف درہم صبر دو درہم اسکو اڈھائی درہم بطور سفوف کے تناول کرین طبیخ شبت کے ہمراہ کہ یہ نافع ہی اور فوراً اسکا نفع ظاہر ہوتا ہی
ایضاً دہن الجوز او انزروت خواہ رینڈی کا تیل اور انزروت ایکدن ایارج فیقرا کے ہمراہ اور ایکدن تنہا اسی طرح سات روز
استعمال کرین اور اکثر ہمراہ آب شلغم ہیج اور شبت کے دونونکو جوش دے کر استعمال کرتے ہین ۔ ایضاً سورنجان شاہترہ بوزیدان
ماہی زہرہ فلفل زنجبیل انیسون دو دو قو شہد ملا کر ہر روز تناول کرین ۔ ایضاً سورنجان تیس درہم شحم حنظل دس درہم دونونکو
پندرہ رطل پانی مین جوش دین تا اینکہ تین رطل باقی رہ جاے مقدار شربت روزانہ نصف رطل ہی تین اوقیہ شکر ملا کر یہ دوا
عجیب النفع ہی مسہل خفیف جو نافع ہی انزروت سرخ تین درہم سورنجان تین درہم دونون کو پیس کر سوچوزہ کے روغنین
ملا کر آب شبت کے ساتھ تناول کرین کہ یہ مسہل عجیب ہی بدون تعب اور مشقت کے اسہال کرتا ہی اور سبکی پیدا کرتا ہی ۔
مقوی توی اصحاب رطوبت اور سوداوی مادہ سے جنکو وجع مفاصل ہوا ونکے واسطے اور عرق النسا کے مریضونکے واسطے
صبر ایک اوقیہ خربق سیاہ ایک اوقیہ سقمونیا فربیون نصف نصف اوقیہ عصارہ کرنب سے یکجا کر کے رکھہ چھوڑین
جسوقت اس دوا کے ذریعہ سے قی کرائی جاے وجع مفاصل کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی اور بیخ و بنیاد سے کھو ڈالے گی
ادویہ مشہور بہ ان بیمارون کے واسطے از انجملہ دواے لسد ہی باین صفت ۔ لسد جسکو بعض اطبا خیری سرخ بھی
کہتے ہین ڈیڑہ مثقال قرنفل پانچ درہم فاوانیا اور مرمکی او حب شبت یعنی سوئے کے بیج ہر واحد سے ایک اوقیہ
جعدہ بارہ گڈی ذرا وند اور بوزیدان ہر واحد دو اوقیہ ان سب ادویہ کو یک جا درست القدر ایک نواۃ کے
جو کم سے کم دو دانگ کا ہی تناول کرین اور ماء العسل کا بدرقہ ہی پھر ۹ گھنٹہ تک کچھ نہ کھائین اور دس روز تک

تجویز ہوا ہے - ضماد قوی یہ بھی ہی زبیب کہنہ ڈیڑھ رطل نطرون سکندرانی ایک رطل تلملک البطم ایکرطل فربیون ایک اوقیہ ایرسا دو اوقیہ آرد حلبہ ڈیڑھ رطل ان سب کا ضماد طیار کرین - ایضاً مقل جاؤشیر چربی پگھلائی ہوئی زیادہ مفید ہی ایسے وجع مفاصل کے واسطے جو خام مادہ سے زانو اور مفاصل مین عارض ہو - یہ ضماد محلل ہی نطرون بورہ ارمنی اشق ہر ایک دانگ لیکر ضماد کرین - ایضاً مقل جاؤشیر یا فربیون پیس کر روغن ملا کر طلا کرین - ضماد قوی بورہ اور سک عاقرقرحا مویزج چونا سب کو ملا کر مفاصل پر طلا کرین اور سرکہ اور شہد تھوڑا اسا ملین - ضماد محلل اشق عفص ہموزن شراب کہنہ مین ملا کر ضماد کرین اور روغن زیتون کہنہ اور آرد باقلا گرم کر کے ضماد کرین - ضماد خاکستر عرطینا ہمراہ شہد اور سرکہ کے عجیب ہی منجملہ ضمادات کے وہ اقسام بھی ہین جنکی حاجت بلحاظ تقویت عضو اور تحلیل بقایا سے مواد کے ہوتی ہی اور بعد پورے استفراغ کے اونکی حاجت ہوتی ہی - اونھین مین سے یہ ضماد بھی ہی اہل جوز السرو استخوان سوختہ ہموزن اور شبت شش حصہ مجموع کا اور سریشم ماہی اسقدر کہ اجزا ایکجا ہو جائین - دوسرا ضماد ہی جو بہت سے امراض مین اپنا فعل کرتا ہی اسلیے کہ تفتیح کرتا ہی اور کانٹا خواہ سڑے ہوے ٹکڑے ہڈی کے اندرون جسم سے نکال دیتا ہی اور استرخا کو بھی نفع کرتا ہی - تخم اوشنگ صاف کیا ہوا اور کف بورہ کا اور نوشادر اور نیزرا وند مدحرج پیخ حنظل علک الانباط ہر ایک بیس مثقال حلبہ فلفل دارفلفل ہر ایک دس مثقال اشق بارہ مثقال مقل قردمانا شاخہاے نرم بلسان کی اور کندر اور مر کی پیپہ نیزرا تیس پیخ ہر ایک دس مثقال موم چار رطل دبق آٹھ رطل شیرالحیرہ دشتی آٹھ مثقال روغن سوسن جسقدر دوا اونکے پگھلانے مین کافی ہو اور شراب عمدہ قسم کی جو خشک ادویہ کے گوندھنے مین کفایت کرے سب کو ملا کر خوب طرح سے ملین اور گھیین اوسکے بعد استعمال کرین - دوسرا ضماد کہ فی الفور نفع کرتا ہی عرق النساء مین اور ہاتھ اور پاؤن کے دردمین اور تمامی اوجاع مفاصل کو - کسی مٹی کے برتن مین ڈالکر اوسپر سرکہ پانی ملا ہوا بقدر کفایت ڈالین اور کوئلہ کی آنچ سے اسقدر پکائین کہ تمام ہو جاے پھر اوسمین شہد بقدر کفایت ڈالین اور پھر دوبارہ کوئلہ کی آنچ سے پکائین سرکہ انگوری داخل کرکے کہ تمام ہو جاے اور باحتیاط رکھ چھوڑین - اور یہ نسخہ بھی اسی قدر مفید ہی زفت معدنی تین رطل دردی سرکہ جو خشک ہو چکی ہو اوسکو جلا کر دو رطل بورہ ارمنی ڈیڑھ رطل صمغ صنوبر اور موم کبریت مسلم بے جلا ہوا مویزج ہر ایک رطل عاقرقرحا نصف رطل قردمانا ایک قسط - مروخات اور مالش کے ادویہ جو فوراً موثر ہوں روغن حنظل اور روغن جندبیدستر اور روغن خردل اور روغن جوز رومی خصوصاً جسوقت جلایا جاے اور اوسمین سے روغن ٹپکے - روغن قسط نہایت درجہ مفید ہی خصوصاً ہمراہ میعہ کے - اور روغن حنظل جو اس طرح طیار کیا جاے کہ عصارہ حنظل روغن گل مین جلائین کہ پانی جل جاے اور تیل رہ جاے خواہ روغن قسط ہمراہ حلتیت کے منجملہ مروخات کے روغن زیتون مین سانپ کو پکائین کہ یہ روغن وجع مفاصل کو بالکل زائل کر دیتا ہی - ازانجملہ روغن خفاش ہی اوسکا نسخہ یہ ہی کہ بارہ عدد خفاش کو ذبح کرین اور عصارہ برگ مرزنجوش اور روغن زیتون [illegible] ایکرطل نیزرا وند چار درہم جندبیدستر تین درہم قسط تین درہم سب کو ساتھ ہی [illegible] اور تیل باقی رہ جاے - [illegible] وجع مفاصل سے [illegible] وجع کرتا ہی سک اور سعتر [illegible] سرکہ مین پکائین [illegible] اور نطول کہ جو وجع مفاصل حار کا بھی نطول کیا جاتا ہی - ایضاً مرزنجوش

اور شبت ورق غار اور سداب کمون اور شعیر کو جوش دین اور نطول کرین - مفاصل کو دھونی دینی بھی مفید ہوتی ہی - سر کہ مین چھٹا حصہ جرمل کوٹ کر ملائین اور سنگریزے گرم کرکے اوسمین بجھانے سے جو دھوان اور بخارات اوٹھین اوسکی دھونی لین اور چادر اوڑھ کر بیٹھین - حمار وحشی کے جملہ اعضا بدنی پارہ پارہ کر کے شبت اور نمک و دیگر بزور اور کراث کے ہمراہ جوش دین اور اسی پانی سے آبزن کرائین - کفتار اور لومڑی کے جوشاندہ سے بھی آبزن کرنا چاہیے صفت اوسکی یہ ہی کہ پہلے کسیقدر پانی کو جوش دین تاکہ دو ثلث اوسکے جلجائین بعد ازان کفتار اور لومڑی دونون زندہ ہون خواہ ذبح شدہ کو اوسی پانی مین ڈالدین اور اسقدر پکائین کہ دونون پھٹ کر گھل ملجائین اور پھر اوسی پانی کو صاف کرکے اوسی مین آبزن کرائین خواہ اسی پانی مین روغن زیت ملاکر پھر پکائین یہان تک کہ دونون مین امتزاج کامل ہوجاے یا پانی جلکر فقط روغن زیت رہ جاے اور اسی کا آبزن کرین کبھی فقط روغن زیتون ہی مین بدون پانی کے اسکو پکاتے ہین - استحمام اور نہلانا ایسے بیمارون کو گرم تر پانی سے مضر ہوتا ہی کہ اخلاط کو پگھلا دیتا ہی اور مسامات کو وسیع کرتا ہی ہان البتہ آبہاے گرم خشک کبریتی کا استحمام مفید ہی اور خشک حمام اوسکے ہمراہ نطرون اور نمک سے مالش کرنی انکو مفید ہی - خاکستر گرم مین لیٹنا اور پسینا نکالنا انکو نافع ہی - مسکنات درد اوس وجع مفاصل کے جو حار ہو اور زیادہ شدید نہو - میتھی کو سرکہ مین پانی ملاکر پیسین کہ خوب پس جاے پھر اوس پر شہد ڈال کر پکائین تاکہ بستہ ہوجاے بعد ازان کھرل مین پیس کر جب مثل غالیہ کے ہوجاے طلا کرین اور خرقہ کتان پر لگا کر مقام درد پر چپکا دین کہ دو روز خواہ تین دن لگا رہے جب اوپر سوکھ جاے روغن گل سے تر کر دیا کرین اور یہ دوا ابتداے مرض کے لائق ہی اور جب صعود کا زمانہ ہو - ایضاً ابتداے مرض مین اور بعد زمانہ انحطاط کے جب بقایاے مواد کسیقدر رہ جاے لعاب حلبہ اور تخم کتان روغن کنجد مین گھیپ کر جب مثل شہد کے گاڑھا ہوجاے طلا کرین ایضاً اگر درد زیادہ نہو کرنب تازہ اور کرفس کا ضماد کرین اور اگر درد قوی زیادہ ہو ایرسا کو پیس کر اور میتھی کا آٹا اور نخود کو شراب عسل مین تھوڑی سی شراب ملا کر لیپ کرین اور تھوڑا اسارو غن حنا بھی - خاکستر کرنب چربی ملا کر - قیروطی جو روغن بابونہ سے بنائی جاے وہ بھی نہایت عمدہ ہی - مسکنات درد جو مخدر ہون از انجملہ افیون چار مثقال زعفران ایک مثقال گاے کے دودھ مین پیس کر استعمال کرین اور اوس پر میدہ کی روٹی کا ما واچھڑک کر نرم کرلین اور ضماد لگا کر برگ چقندر خواہ برگ کاہو سے باندھ دین خواہ بدل لباب جنبر کو قیروطی داخل کرین - ایضاً تخم شوکران چھ درہم افیون ایک درہم زعفران ایک درہم شراب شیرین جسقدر بکار آمد ہو اور قیروطی ملا کر ضماد کرین - ایضاً بزر البنج افیون اسغول اقاقیا اور مغاث یعنی میدہ لکڑی سب کا قرص طیار کرین اور روغن گاؤ ملا کر طلا کرین اور کسی پتے سے باندھ دین تاکہ چھوٹ نجاے - ایضاً صبر دس درہم افیون دس درہم زعفران ایک درہم عصارہ شیح ارمنی چھ درہم شوکران چار درہم ہوفا فسطیداس تین درہم لفاح بیس مثقال زعفران چار مثقال پہلے لفاح کو سرکہ مین اسقدر پکائین کہ مہرا ہوجاے پھر اسی کو اور ادویہ باقیماندہ مین ملا کر ضماد کرین - ایضاً ہر روج کو روغن گاؤ مین ڈال کر پیسین بعد ازان مقام درد کی اوس سے مالش کرین - ایضاً میعہ افیون ملا کر طلا کرین - بہت سا پانی مفاصل پر گرانے سے بھی تخدیر پیدا ہوتی ہی بشرطیکہ قروح نہون - ایضاً اسغول بلغم مین بھگوئین جب پھول جاے روغن گل ڈال کر پھینین اور سرد کر کے طلا کرین - مشروبات مخدرہ مین سے یبروج دو دانگ

ہمراہ طلا اور شہد کے - یہی وجع مفاصل کا علاج ہی جو حدہ ریحی کا علاج ہی اون تدبیرون سے جنمین ہمراہ مسنا قوت تسکین درد کے
تخدیر بھی کسیقدر ہو - جیسے تخم کتان اور بنفشہ اور اجوائن اور زیرہ اور تخم شبت تخم خیار اور سورنجان پوست لبلاب یعنی پوست بیخ ... سب
... اور افیون نصف جزو ... شربت اسکی دو درم تک ہی۔ داغ لگانے کی تدبیر داغ لگانے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اونکی قائمۃ
داغ دیئے کیہ ہی کہ مریض ایسے انداز سے بیٹھے جیسا کہ حال کے مناسب ہو اور پہلے سے شمع گرم کرین اور درد کے گرد گویا دائرہ کا لگاوی
اور پیچھے اوسکے تھوڑا سا نمک رکھین اور اوس پر تھوڑا زیت رکھین پھر اوس پر شمع پہنچنے سے تبرید رکھین اور تنبیہ کرین تاکہ
داغ لگانیوالے حاضر رہین اور زار داغ لگانے کے اونکو گرم کرکے اوس پر رکھتے ہین مگر پہلے اتنی گرمی دیجائے کہ جسمین ہو پر اسقدر
گرمی کہ اندر کے محسوس ہو پھر اسقدر کہ برداشت ہو سکے پھر جب اسقدر گرمی دیتے کہ پوست تک پہنچے کہ جسمین گذر جاوے تا غیرہ
جو کچھ ہو سب کو چھوڑ دالین اور مریض کو حکم دیا جاوے کہ تھوڑا کسی شربت تک جاوے تاکہ نمک اور زیت نکلجاوے پھر اوسکے بعد
اسی جگہ صوف سے ڈھانپ کر باندھ دیجاوے - واجب ہی کہ بیمار کے سر پر پانی سے بھرا برتن رکھا ہو خواہ گلاب سے پر ہو کہ اوس
اپنے منھ کو پر اسکو کر پہنچتا رہے احتیاط کرے کہ گوشت نہ جلجاوے اور قرحہ نہ پڑ جاوے وجع مفاصل حار کا علاج
ایسے اشیا سے علاج کرین کہ تبرید اور ترطیب کرتی ہین بقول اور گوشت اور غذا اور فواکہ اور رطوبات اور نطولات اور قیروطیات
اور ریاضت باعتدال کرین اور آب شیرین سے نہائین بعد از انکہ آلبسر اونکے اطراف پر گرایا جاوے بیت اول مین حمام سے اور
آبزن میں گرم کرایا جاوے بعد اوسکے آب سرد مین ڈوبے جائین اور دفعتہ خوطہ مارین اور اوسکے پاؤن پر بھی سرد پانی ڈالا جاوے -
مسہل بھی دیا جاوے اور ادرار بھی کرایا جاوے مگر مدرات بھی ایسے ہون جنمین زیادہ تسخین نہو جیسے شربت ورد معجون سفرجلی
دواے جید ہو کہ اوسمین ادرار اور اطلاق کے ہمراہ تسکین درد کا فائدہ ہی - دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیار سورنجان سپید
مغاث ہر ایک جزو افیون ثلث ایک جزو کا سب کو یکجا کرین مقدار شربت اسکی چار درم ساتھہ چار درم شکر کے اس کا
نفع اوسی وقت ہوتا ہی جب کھلائی جاوے - طلا کا تمام قاعدہ یہ ہی کہ طلا اگر مبرد اور قابض ہو جیسے کہ صندل پس اکثر ایسے طلا
ایذا دیتے ہین بلکہ محتاج ہین کہ کسیقدر گرم کیے جائین اور قیروطی سے نرم کرکے استعمال انکا ہو - جب مبردات سے ایذا ہو
اور تحذر پیدا کر دے استعمال مرخیات کا کرین جیسے بنفشہ اور روغن گل اور قیروطی اور اکثر مقام درد پر چیتھڑے پانی سے تر کرکے
رکھتے ہین اور سرکہ بھی اوسی پانی مین ملا دیتے ہین منجملہ مجربات کے نی کی تازہ پتیان نچوڑ کر اگر طلا کرین فورًا درد مین سکون
پیدا کرتا ہی - ایضًا بلوط کو نرم نرم کوٹین اور پھر خوب طرح سے جوش دین اور اسی کا نطول کرین ایک گھنٹہ تک - جب ادویہ
مبردہ کا تحمل ہو جاوے اور مبردات سے بوجہ تکثیف اور تمدید کے درد نہو پھر آب کاسنی سبز اور آب مکوے سبز اور آب حی العالم
اور چولائی کا پانی اور کھیرے اور کدو وغیرہ کا پانی دینا کچھ مضر نہوگا اور اسی طرح چربی وغیرہ سے ضماد کرنا اور بطیخ سے ضماد
کرنا کہ مبرد بھی ہی اور ملین بھی ہی - لعاب اسبغول کی تبرید قوی ہی - ایضًا صندل اور ماميثا وغیرہ - اور اگر درد مین سکون
ہوا نہین کہ فورًا ایسے ضماد کو چھوڑ دالین - منجملہ ادویہ کے جو آخر بقایاے مواد اوجاع مفاصل اور نقرس حار کو مفید ہین
یہ دوا ہی کہ صبر اور مر اور زعفران ہموزن لیکر آب کرنب خواہ آب کاسنی ملا کر طلا کرین جسقدر مقدار حرارت کی کم و بیش ہو
ایضًا قیروطی روغن بابونہ کے ہمراہ - ایضًا اخلیون کو روغن بابونہ مین پگھلا کر ضماد کرین استحمام گرم انکو مضر ہوتا ہی

اور سرکہ و پانی سے کبھی نفع ہوتا ہے کہ وجع مادہ کو گراتا ہے اور مفاصل کو قوی کرکے تسکین درد مین پیدا کرتا ہے - مسہلات بلیلہ زرد دس درہم سورنجان بوزیدان ہر واحد تین درہم تخم کرفس انیسون دو دو درہم شکر پانچ مین گھول کر اون مین یہ ادویہ ملائین مقدار شربت ہر روز دو درہم بیتا ہی کہ تخیئر کر اوسکا پانی ایک رطل سے کہ انگوری تین اوقیہ شکر ایک رطل سقمونیا مجموع ادویہ سے فی رطل تین درہم مقدار شربت تین اوقیہ - ایضاً سورنجان دس درہم سقمونیا ایک درہم اور دو دانگ کبابہ تین درہم شکر طبرزد تیس درہم مقدار شربت تین درہم - ایضاً سقمونیا سے مشوی جو بہی کے اندر رکھکر بھونی جاسے خواہ آب بہی ترش مین خواہ سیب ترش بشرطیکہ اوسکے قوام کی رعایت کیجاسے جب قوام غلیظ ہوجاسے پس منہ اوس شی کا بند کر دیا جاسے جسمین سقمونیا کو پختہ کیا ہی اور بند کرکے چھوڑ دین تا اینکہ خشک ہوجاسے اور بعد خشک ہونے کے بقدر دس درہم اوسمین سے لیکر بیس درہم شکر طبرزد اور کبابہ جو باریک مثل مرہم کے پیسا ہو دو درہم سب کو بذریعہ جلاب کے یکجا کرین اور گولیان بناکر سایہ مین سوکھائین اور دو گولیان خواہ تین اوسمین سے ہر روز کھایا کرین - اگر بادہ مین ترکیب ہوا ایارج فیقرا کا استعمال کرین - ایسے بیمارون کو شراب ورد یا ین نسخہ خوب فائدہ کرتی ہی - آب گلسرخ تازہ دو رطل اور شہد چار رطل سقمونیا بریان ایک اوقیہ یہان تک پکائین کہ قوام درست ہوجاسے مقدار شربت دو قلنجا سے پانچ قلنجا تک یعنی ۷ ماشہ سے ۱۲ ماشہ تک ایضاً نقیع تمر ہندی املتاس ملاکر آب کاسنی اور رازیانہ مین اور اگر تپ ہو جوشاندہ بلیلہ اور شاہترہ اور آلو بخارا تمر ہندی اور افنتین جیسا طبیب کی راے مین آسے دینا چاہیے - ایضاً بوزیدان سورنجان گلسرخ ہموزن مقدار شربت ایکمثقال اور نصف یعنی ۷ ماشہ اس دوا مین درد کی تسکین خوب ہی ایسے بیمار بیشتر غذا ہاسے سرد اور تغلیظ سے نفع پاتے ہین جیسے مسور کی غذا جو سرکہ مین پکائی جاسے اور جملہ اغذیہ مبردہ جو تغلیظ خون کرتی ہین جیسے چنے کے پکوان اور ریطوان خواہ او جیسہ ذبیحہ جانورون کے جو ترش پکائی جائین اور گوشت اور گوشت کی غذا جو گائے کے گوشت سے طیار کیجاسے - کبھی اغذیہ مجففہ سے بھی انکو نفع ہوتا ہی جیسے کہ بتیہ - مناسب نہین ہی کہ یہ لوگ زیادہ بھیکے رہین - فواکہہ مین سے انکو امرود اور سیب اور انار اور شفتالو کی اجازت دی گئی ہی - مگر مجھے ناپسند ہی انکو ایسے فواکہہ دینا جو نہین رطوبت اور ریاحیت کثیرہ پیدا کرتی ہین اور جیسے آڑو اور مشمش کہ یہ بھی مجھے پسند نہین جو ان بیمارونکو دی جائین

گوشت کی غذا کے بعد تجربہ اجازت ہی

مفاصل متحجرہ کا علاج اور ان مفاصل کا جو سوکھ گئے ہون - یہ لوگ وہی ہین جنکے مزاج حار ہین اور مواد غلیظ سے انکا مرض پیدا ہوا ہی - ان لوگونکے مواد کی تحلیل بدون تلیین کے نکرنی چاہیے بلکہ واجب ہی کہ تحلیل اور تلیین ساتھ ہی کیجاسے منجملہ مختار ادویہ کے اوس شخص کے واسطے جسکے مفاصل مین تحجر آگیا ہو وہ ضمادات ہین جو آرد کرسنہ اور ترمس سے سکنجبین ملاکر بنائی جائین اور انجدان اور رفا شرائین ایک جزء حضض اور رشق شراب کہنہ سے ملاکر اور زیت الفاق بھی داخل کرین اور اکثر اسی ضماد مین آرد باقلا بھی داخل کرتے ہین - منجملہ ادویہ مفیدہ کے جس کے مفاصل متحجر ہوگئے ہون خواہ اونمین تحجر آتا چلا ہو وہ ضمادات ہین جسکو ہمنے وجع مفاصل بارد مین بیان کیا کہ اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوا ہو اور مروخات اور نطولات بھی وہی ہین جو اونمین ضمادات کے ہمراہ ہم لکھ چکے - اور آرد ترمس ہمراہ سکنجبین کے بھی انکو مفید ہوتا ہی یا ہمراہ سرکہ آب آمیختہ کے - بیخ محروث الصابلوس کوٹ کر ضماد کرنا پانی ملاکر تحجر ابتدائی کو روکتا ہی - اسی طرح وہ نطولات کہ پانی مین فوتنج اور حاشا کو جوش دیا ہو خواہ سرکہ مین انمین ادویہ کو پکایا ہو - نیز کمیلہ انمین جوش دیا ہو

خصوصاً اگر التباس کی بھی اوس بانچھین شرکت ہو اور رنطردن اور فربیون اور راکھ کا پانی اور کرنب سوختہ مثل اوس روغن کے
کا علاج جو نیچے کا دھڑ رہ جاتا اوسی کو افتادہ کہتے ہین اور زمانت کے معنی کسی عضو کا بیکار ہو جانا معلوم رہے کہ ایسے اشخاص کو
روغن سند قوقی جسکو سیکھر کہتے ہین پلانا اور اوسی روغن کی مالش نہایت مفید ہے - اس روغن کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ
سند قوقی جب اوسمین بیج پڑجائین ہموزن شراب اور زیت مین اسقدر پکائین کہ مائیت اوسکی جلجائے مقدار شربت تین درم تک ہے
اور کم بھی اس سے - یہی اقعاد کا علاج مثل ریاح افرسہ کے ہے - اقعاد کے واسطے منجملہ تجربات کے یہ دوا ہے کہ بکری کی کھال جسوقت
ذبح کرے اور اوتھیڑی جائے اوسی گرمی کی حالتمین مریض اوس چرسے پر بیٹھے اور درد و زہ کہ فوراً ادبر آگیا ہو اوسی کھال مین لگا دیا جائے
اس تدبیر سے مریض کو نفع ہوتا ہے - حمام یا بسل و تنور کی گرمی سے پسینہ نکالنا خواہ کسی گڑھے مین ریگ کے ٹھیک دوپہر کے
وقت گیہونمین بٹھا کر پسینہ نکالنا ایسے بیمارونکو مفید ہوتا ہے وجع مفاصل سے بچانے کی تدبیر جو شخص عادی مفاصل کے
درد کا ہو ربیع کے زمانہ مین فصد اور مسہل کرائے اور جب زمانہ مرض کے دورہ کا قریب معلوم ہو اور تدبیر معتدل کا غذا مین
لحاظ رکھے یعنی لطافت مین غذا کے اعتدال ہو - خلاصہ یہ ہے کہ اگر سبب مرض کا اوسکے بدنمین کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کثیر سے
اون اخلاط کو زیادہ نہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اخلاط کی کرتا رہے اور ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا رہے تاکہ اخلاط کے
فضول باقی نرہنے پائین - اور اگر سبب اس مرض فساد کا اخلاط ہو اوسکی تدبیر ایسے استفراغ سے کرے جسمین مقابلہ بالضد
اوس فساد کا بھی ہو اسلیے کہ بلغم کی پیدایش مبردات کی اعانت سے ہوتی ہے اور معلوم ہے اس تولید کا روکنا کس طرح سے ہوتا ہے
اور مرارہ کی تولید مسخنات سے ہوتی ہے اور اسکی تدبیر بالضد بھی معلوم ہو چکی ہے اور سودا کی تولید اور اوسکے کم کرنے کی تدبیر
سب بخوبی معلوم ہو چکی ہے - اور جب استفراغ کسی خلط کا ہو چکے پس تدبیر صائب یہ ہے کہ عضو ماؤف کی تقویت کیجائے بذریعہ
قوابض کے تاکہ فضول کو قبول نکرے خصوصاً اگر قوابض کے استعمال سے اوس مادہ کا اعضائے رئیسہ کی طرف جانے کا خوف نہو
بسبب اسکے کہ تنقیہ پہلے ہو چکا ہے اور اعضاء رئیسہ بھی خالی ہو چکے ہین یہ ادویہ جیسے اقاقیا اور گلنار اور عصارہ عصی الراعی
اور حضض اسیشا وغیرہ مین - ایضاً اوسی مقام کی مالش نمک کو زیت مین پیسکر کیجائے مگر اینکہ یبس شدید ہو - اگر ورم بلغمی ہوتا ہے
مریض کو زراوند دحرج دو درہم ہمراہ شراب کے چند مرتبہ پلانی چاہیے اور جاڑون مین بھی اسی کا استعمال کرین کیونکہ یہ
تدبیر دورہ کی مانع ہوتی ہے - ریاضت معتدل کا استعمال کرے اور سواری بھی کرتا رہے مگر سوار ہونے مین افراط نہ کرے ورنہ
اوجاع مفاصل اور نقرس کا ہیجان ہوگا اور جس چیز کا انمین سے عادی نہو اوسکو دفعۃً نکرنے لگے بدون تدریج کے پھر اگر ایسا
اتفاق ہو جائے روغنہائے قوی کی مالش کرے - گوشت ہائے غلیظ سے پرہیز کرنا اسکو واجب ہے اور شور نمکین گوشت سے
پرہیز کرے اور نمک سود سے ترکاریون مین چقندر گاجر اور کھیرا ہرگز نکھائے اور خربوزہ اسوجہ سے کہ خلط مائی پیدا کرتا ہے
مضر ہے اور چونکہ ادرار کرتا ہے لہذا مفید ہے بس خربوزہ کا نافع اور مضر ہونا بہ نسبت بدن کے جداگانہ ہے - زیادہ شراب
اور شراب غلیظ کا استعمال بلکہ ہر طرح کی شراب انکو مضر ہے - غذا ایسی اختیار کرین کہ جید الہضم اور زود ہضم بھی ہو -
امتلا سے اور ریاضت مین لطافت اور ٹالنے سے پرہیز کرے اور زیادتی تعب اور ریاضت سے بھی احتراز کرے
خصوصاً امتلاء معدہ پر - جماع سے بھی اجتناب کرے - نہانے مین کمی کرے اسلیے کہ آب گرم سے نہانا اخلاط کو

پہنچا اگر روان کرتا ہی مفاصل کی طرف سے سیاہ حمات یعنی گرم پانی ایسے لوگونکو وقت مرض مین نفع کرتے ہین منجملہ اوس
تدبیر کے جو نہانے کے ابتدا مین اور بعد فراغت غسل کے اور نہانے کے درمیانی زمانہ مین انکو مفید ہو وہ یہ ہی کہ سرد پانی
مفاصل پر گراوین اگر کوئی مانع ضعف عصب کا نہو کبھی سرد پانی مفاصل پر گرانے سے ضرر تمام کا دفع ہو جاتا ہی کھانا کھا کر سونے سے انکو پرہیز
کرنا ضرور ہی کہ نہایت مضر چیز ہی انکے واسطے **خاص علاج** عرق النسا اور وجع الورک و درد زانو کا جو ٹھہر گیا ہو - واجب ہی کہ ان امراض کے
علاج مین پہلے تو انھین قوانین کی طرف رجوع کرین جو عموماً اوجاع مفاصل کے علاج کے مندرج ہو چکے ہین - یہ بھی اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ اقسام اوجاع
مفاصل دیگر سے اس امر مین جدا ہین کہ ابتدا مین رادع کرنا انمین ضرر کرتا ہی اور شدید ضرر ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ انکا درشت ہوتا ہی
اور رادع اوسکو اوسی جگہ محتبس کر دیتا ہی اسطرح سے کہ اوسکی تحلیل دشوار ہو جاتی ہی اسلیے کہ مواد یابسہ بدون رادع مفاصل کو
اپنی جگہ سے اوتار دیتے ہین لہذا واجب ہی کہ جب وقت تسکین وجع کا ارادہ ہو ابتداے مرض مین تو مرخیات مسکنہ لطیفہ سے
تدبیر کرین ہان اگر اتفاقاً یہ بات پیدا ہو کہ مادہ زیادہ رقیق ہو - کبھی سرد بلاد اور فصل بارد مین اس مرض کا علاج دشوار ہوتا ہی
اور فربہ اندام کا وجع مفاصل اور بائین طرف کا زیادہ سخت ہوتا ہی - قوی مادہ کا وجع مفاصل اوسکے واسطے نہایت نافع یہ ہی
کہ فصد کھولی جاے کہ فوراً فصد سے نفع ہوتا ہی اسطرح پر کہ پہلے ہاتھ کی فصد ہو اوسکے بعد پاؤن کی اور پاؤن کی فصد
ہرگز نہونی چاہیے بدون ہاتھ کی فصد کھولنے کے - قی کرانے سے بھی نفع ہوتا ہی اور مسہل تو بیشتر مضر ہوتا ہی - اگر قی اچھی طرح
ادویہ قوی سے کرائی جاے تو اوسی پر اقتصار کرنا چاہیے تاکہ اگر مسہل دیا بھی جاے تو ادویہ مسہلہ مادہ کو جانب اسفل جذب
نکرین ہان اگر یہ امر معلوم ہو کہ مادہ قلیل ہی - بہتر یہ ہی کہ پہلے دو فاقہ مریض کو دیے جائین پھر فصد کیجاے یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ عرق النسا کی فصد زیادہ نافع ہی بہ نسبت فصد صافن کے مریض عرق النسا کو ہان اگر درد کا پھیلاؤ جانب وحشی اور
بیرونی طرف پاؤن کے نہو بلکہ درد کا پھیلاؤ فقط جانب انسی اور اندرونی رخ مین پاؤن کے ہو کہ اوسوقت صافن کی بہ نسبت
فصد عرق النسا کے زیادہ عمدہ ہی بنا بر اسکے کہ یہ دونون رگ یعنی صافن اور عرق النسا دو شعبہ ایک ہی رگ کے ہین
اور انکا حال مثل باسلیق اور قیفال کے رگہاے ہر دو دست سے ہی مگر جالینوس فقط صافن اور مابض کی فصد کا ذکر اس جگہ
کرتا ہی اور مابض کی فصد عرق النسا اور صافن دونون سے زیادہ مفید ہی - منجملہ اون رگون کے جو اس مرض مین اونکی
فصد کھولی جاتی ہی ایک رگ درمیان خنصر اور بنصر کی پاؤن کی اونگلیونکی ہی اوسکی عرق النسا کے مرض مین فصد کرتے ہین
بعض اطبا نے کہا ہی کہ اس رگ کی فصد عرق النسا کی فصد سے زیادہ مفید ہی جیسے کہ اسیلم کی فصد ہاتھ کے باسلیق سے
زیادہ نافع ہی امراض جگر اور طحال مین - بلغمی درد عرق النسا کا مثل اورام غلیظہ کے ہی استحقاق علاج مین اسی وجہ سے
مناسب نہین ہی کہ محللات قوی کا استعمال مقدم کیا جاے استفراغ مادہ پر بنا بر اوسی دلیل کے جو اوپر معلوم ہو چکی اور
یہ بھی ہم کہہ چکے ہین کہ قی کرانے کا نفع بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہی اسلیے کہ مسہل سے مادہ کے تحریک بجانب موضع
درد کے ہوتی ہی اور قی سے مادہ اوس جہت سے دوسری طرف جذب ہو جاتا ہی - عمدہ طریقہ یہ ہی کہ قی بذریعہ بورہ اور
سرکے کے کرائی جاے اور جب قوی دوا سے قی کرائی جاے جنکی حاجت اونکو اخلاط غلیظہ کے اخراج مین ہی تو واجب ہی
کہ اوسکے بعد ادویہ ملطفہ مسخنہ کا استعمال کرائین - کبھی وجع مفاصل بلغمی مین بلکہ اور بھی مواد کثیرہ مین قی کرانے کے

ہیئت مجموعی کی حاجت ہوتی ہی ۔ بعد استفراغ کے اونھین ہدایات کا استعمال کرین جو ہم اوپر لکھ چکے ہین مثلاً شربات و الخصوص سکنجبین سیب و ماء عنب الثعلب کیساتھ ملے ہوے اور جس سے یہ خاص کر کے اور یہ دوا بھی نہایت عجیب ہی کہ ماذریون جنطیانا ایک دانگ و قیمونیا آدھ دانگ قیمونیا ایک دانگ خشک کرکے ایک طلا کرین کہ چھانین باریک چھلنی مین بمقدار شربت ایک ملعقہ ضماوات محلل کا بھی استعمال کیا جاتا ہی اور زلولات محللہ اور ابھارنے والی چیزیں کا چھڑکنا اور ادویہ حاجت برابری سے حقنہ کا استعمال کیا جاے بعد ازان دردون کو لپیٹنے پر پچھنے لگاے جائین یا خالی پچھنے پسپان کیے جائین اور جلد کی سرخ کرنیوالی ادویہ اور داغ اور اوٹھانیوالی دواؤن کا استعمال کیا جائی اور جسقدر بثور وغیرہ پڑ جائین اونکا اندمال نہ کیا جاے جب تک صحت کامل نہو ۔ ضماد جو مستعمل ہوتے ہین اونکی حدت اور تیزی دو غرض زیادہ کیجاتی ہی ایک تو تحلیل دوسرے جذب خارج کی طرف ۔ اور ایک غرض سے اونکی حدت ناپسند بھی ہی وہ یہ بات ہی کہ ایسے تیز ادویہ بیشتر مادہ کو خشک بھی کر دیتے ہین اور تحجر کرتے ہین اور مادہ کو قابل علاج کے نہین رکھتے ہین ۔ جب حدت کے فائدہ دو ہون اور ضرر ایک ہی اور وہ بھی گاہ بگاہ لہذا واجب نہین ہی کہ ہمیشہ ملین کی طرف لحاظ کیا جاے ۔ بیشتر حاجت مجبر کے چسپان کرنیکی ہوتی ہی تاکہ جذب مادہ کرین ۔ انطول اور آبزن ۔ روغن حنا ایک رطل سرکہ کہنہ ایک رطل نطرون ربع رطل قاقلہ ڈیڑھ اوقیہ اور زوفا سے بھی اسی قدر ان دواؤن مین کپڑا ڈبو کر مقام درد کو سینک کرین ۔ آبزن کا استعمال کیا جاے اون ادویہ مفردہ سے جو محلل ہین اور اسی باب مین اونکا ذکر ہو چکا ہی ۔ مروخات جیسے روغن قسط روغن فربیون روغن عاقرقرحا روغن حنا روغن جند بیدستر انکا استعمال بعد ہفتہ کے کیا جاے اور قیروطی ہمراہ جاوشیر کے اور فربیون اور روغن ہاے مذکورہ ۔ طلا و ضماد کے اقسام مین سے یہ ضماد محلل بھی ہی اور نہایت درجہ جذب کنندہ مادہ ہی اندرون مفاصل سے بطرف خارج کی تخم سداب صحرائے اور حب الغار اور انجدان اور نطرون اور شیح ارمنی قردمانا شحم حنظل نانخواہ ہر ایک چار مثقال سداب تازہ دس کا آٹھوان حصہ زفت بھی آٹھوان حصہ دس کا دشق ایک من مازو چھ مثقال جاوشیر چار مثقال کبریت زرد چار مثقال جملہ ادویہ کو مرہم بناکر کرین اگر عرق النسا مین جہاز کی میگنی اور سرکہ کہنہ کا طلا کرین اسکا اثر مثل دواء خردل کے ہوگا بلکہ اوس سے بھی افضل ہی ۔ مراہم محمرہ اور منفطہ جن سے دانہ اوٹھ آئین اور دانہ اوٹھنے کے بعد واجب ہی کہ اون بثور اور نقاطات کو توڑ ڈالین اور رطوبت بہ جاے اوسکے بعد دوا مجفف اون پر چھڑکین پھر دوا منفط یعنی دانہ اوبھارنے والی کا دوبارہ استعمال کرین اور پھر اسی طرح کیا کرین تا اینکہ صحت کامل حاصل ہو ۔ ایضاً ایک رطل بورہ اور ایک رطل زیت لیکر طلا طیار کرین ۔ ایضاً یہ ضماد مجرب ہی موم ڈیڑھ رطل اور مردار سنگ سوختہ دو رطل عاقرقرحا نصف رطل حرمل ایک رطل اور نصف رطل بارزد ایک رطل کبریت ایک رطل بورہ ایک رطل زیت تین قوطولی صمغ صنوبر کو بارزد کے ساتھ بریان کرکے پھر سب ادویہ سے مرہم طیار کرین اور لگائین ایضاً دوسرا نسخہ زفت ایک جز کبریت ایک جز مثل سرمہ کے باریک پیسین اور کولہ پر طلا کرین اور اوسکے اوپر کاغذ چسپا دین اور اسی طرح لگا رہنے دین کہ خود چھوٹ کر گر جاے ۔ منجملہ مجربات کے یہ ہی کہ شیطرج کے تازہ پتیان گرمیون میں توڑ کے خوب باریک پیسین اور بڑا اہتمام اسکے کوٹنے پیسنے مین کرین کہ دشواری سے کٹتی ہی پھر اوسمین چربی ملا کر کولے پر لگا دین اور درد کے مقام پر بھی اور اوس پر پٹی وغیرہ سے بندش کر دین اور چار گھنٹہ بندھی رہے نہایت چھ گھنٹہ تک بعد ازان مریض کو حمام مین داخل کرین جب بدن پر تری آنی شروع ہو اور تھوڑی نمی یا تراوٹ آ جاے آبزن مین اوسکو بٹھائین اور ضماد مذکور کو چھوڑ دالین

اور اوس مقام پر صوف وغیرہ سے بندش کردین اور ایک ہفتہ خواہ دس روز تک مریض کو راحت دین اور پھر بعد اسقدر زمانہ کے یہی تدبیر دوبارہ کرین کیونکہ ضماد دوا سے خردل اور ثافسیا سے مغنی ہوتا ہے اینطرح مومیرج اور زراوندکا ضماد کرین - ایضاً ثافسیا اور موم اور روغن سداب ایضاً عاقرقرحا اور دبق جسکو مومیرج عسلی کہتے ہین اور زہرہ سنگ آمتقوس اور بورق اور مومیرج کا مرہم طیار کرین کبھی ایسے مرہم مین حرف کو زیادہ کر دیتے ہین چنانچہ ادویہ نافعہ کے اس مرض مین زیرورد ہاسے رانون کے واسطے قیروطی فربیون کی ہے - ایضاً روغن حنا اٹھارہ اوقیہ سرکہ چار اوقیہ فطرون دو اوقیہ عاقرقرحا ایک اوقیہ پہلے عاقرقرحا روغن حنا مین تر کرین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے تین دن اوسی روغن مین اسکو بھیگو رکھین اور پھر اوسکو اوسی روغن مین خفیف جوش دے کر اوسپر سرکہ اور فطرون داخل کرین اور ایک پیالا کپڑا اوس مین آلودہ کرکے مقام درد پر اوسکو چند دنون تک پاس سے رکھین - دوسرا ضماد بھی اسی کے مثل ہے موم صاف بوزن سو مثقال علک الانباط پچیس مثقال اور زنگار چھ مثقال سوسن اور بارزد اور مرمکی ملکر چھ مثقال قطران پانچ مثقال ان سب اجزا کو ایسی طرح یکجا کرین کہ گویا ایکذات ہو کر مثل دواے واحد کے ہو جائین اور مقام درد پر چڑھوتی جگہ سے اسکا لیپ کرین خصوصاً اگر وہ مادہ جس سے درد پیدا ہوا ہی خون ہو کہ خاص کسی مفصل مین اوسکا قیام راسخ ہو گیا ہی خواہ وہ مادہ بلغم غلیظ زجاجی ہو جسکو مفاصل نے مفصل کے تشرب کر لیا ہو اور پی لیا ہو - یہ مرہم عرق النسا کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی زیت کہنہ اٹھارہ اوقیہ برادہ اسرب اور نمک خمیر اور علک الانباط ملکر سو مثقال برادہ مس احمر تین اوقیہ زنگار مجسد و دلیعنی خالص جیسا آمیزش ہو اور کندش بیخ ماذریون سیاہ زراوند اور خردل ملکر دو دو اوقیہ اور کبھی بعض اوقات اس مین عاقرقرحا ایک اوقیہ بھی داخل کیا جاتا ہی - دوسرا نسخہ ابخدان اور تخم سداب دشتی حب الغار پورہ حنظل شیح ارمنی نانخواہ قردمانا ملکر چار مثقال سداب تازہ بستانی زفت یابس علک الانباط راتینج اشق چربی گوسالہ یکسالہ ملکر سولہ مثقال جاوشیر چھ مثقال کبریت ناسوختہ چار مثقال روغن حنا اٹھارہ اوقیہ - دوسرا نسخہ زفت تازہ اٹھارہ اوقیہ زراوند ڈیڑھ اوقیہ موم ایک رطل صمغ صنوبر چالیس مثقال کبریت ناسوختہ ایک رطل بورق ڈیڑھ رطل مومیرج ایک قسط اور زروقوطولی بھی ہوتا ہی عاقرقرحا ایک رطل قردمانا ایک قسط بارزد ایک رطل پگھلنے والی چیزون کو پگھلا کر اور پیسنے والی خشک دواؤنکو پیس کر سبکو ملا دین اور پھر پگھلائین اور بطریق مذکور سابق اور جسطرح آیندہ پھر کہا جائے گا خوب ساکوٹین مسہلات جیدہ جنکا پورا اثر ہی وہ حب سورنجان اور حب منتن حب شیطرج اور حب ہنسی ہی مگر پھر بھی یہ حبوب حب النجاح کو نہین پہونچتے اور نہ ایارج ہرمس کو پہونچتے ہین جو ربیع کے زمانہ مین مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور جو شخص اسکا استعمال کرتا ہی اوسکے مفاصل جنمین درد ہو نم ہو جاتے ہین اور پسینا اونمین سے برآمد ہونے لگتا ہی اس ایارج مین زیادہ اسہال کی قوت نہین بلکہ تلطیف تنقیہ کرتا ہی مفردات ادویہ مسہلہ اس مرض کی شحم حنظل اور قنطوریون اور صموغ اور ماہی زہرہ اور شیطرج اور عصارہ قثاء الحمار ہی - دو پھل اندرائن کے لیکر اونمین سوراخ کرین اور سوراخ کرکے جو کچھ اونمین ہو شحم اور تخم سب نکال ڈالین اور روغن کنجد دونون مین بھر کر رکھدین ایک شب اسی طرح رکھے رہین پھر جبکو دونون حنظل مع روغن کے جو اونمین بھر دیا ہی کسی دیگ مین رکھین اور ڈیوڑھا وزن پانی بہ نسبت تیل کے ملاکر اسقدر پکائین کہ دونون حنظل خوب پختہ ہو جائین اور پھول جائین دونون کو نکال کر پھینک دین اور اب تیل اور پانی کو پکائین یہانتک کہ پانی اور بکار آمد تک بعد ازان اوسی پر روئی پاکیزہ کوٹی ہوی اور باریک چھانی ہوی ڈالکر اتنا صبر کرین کہ سب پانی بستہ ہو جائے اور مجموعہ مثل حلواے تر کے ہو جائے پھر اوسکی گولیان ریٹھہ کے برابر بنالین ان گولیون سے اٹھارہ گولیان مریض کو بعد ہضم کے

کھلا ئین - دوسرا طریقہ روغن بنانے کا یہ ہے کہ عصارہ حنظل ہین روغن کنجد کو پکائین - جب تنقیہ بذریعہ اسہال و قے کیے ہو جائیں اور مرض کا زمانہ طولانی ہو جاے اوسوقت حمولات کا استعمال کرنا ضرور ہوگا ایسی ادویہ سے جو خراش کر کے خون کا اخراج کرین جیسے شحم قثاء الحمار اور حنظل اور تلخہ گاؤ عاقرقرحا قنطوریون حرف شیطرج اور اوبلی ہوی مچھلی کا پانی پس یہ ادویہ انکو مفید ہین ایسے وقت اور اکثر اسی سے زوال مرض ہو جاتا ہے اور اکثر حقنہ مین فربیون بھی ملا دیتے ہین - اور قبل کہنہ ہونے مرض کے خواہ پہلے اوسوقت کے جب حقنہ کا زمانہ تجویز ہوا ہے فربیون کا داخل کرنا مضر ہے کہ جملہ تصرفات ادویہ کو منع کرتا ہے مگر آخر زمانہ مین مفید ہوتا ہے مقصد تھا اگر اوویہ تحلیل کے بعد اسکا استعمال ہو - اکثر اوقات سحج اور خراش خود بخود بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسی کی وجہ سے شفا حاصل ہوتی ہے - یہ حقنہ مسہل ہے جس سے خراش مثل حمول کے پیدا ہوتی ہے حنظل اور حرف اور بیخ کبر اور قنطوریون اور قثاء الحمار اور شیطرج اور مویزج کو جوش دیکر حقنہ کرین پانی سے حقنہ کیا جاے اور ثفل اسکا ورک پر ضماد کرین اور یہ بھی حقنہ ہاے نافعہ سے ہے - ایضاً حقنہ خفیفہ بھی ہے - ایضاً سرکہ اور سبوس کو گرم کر کے ضماد کرین - پھر اگر اس جگہ خون مردہ کسی مفصل مین ٹھہر گیا ہے طلا سے احمر یعنی خالص گندرن سے اوسکو داغ دینا چاہیے تاکہ خون مذکور جاری ہو کر خارج ہو جاے - اسی طرح بابونہ اور غاریقون و حنظل مطبوخ بھی مجرب ہے ایک چیز بنام ... مشہور ہین یہ دانہ ساق پا پر نکل آتے ہین اور سیاہ سوداوی ہوتے ہین جیسے جھاؤ کے پھل یا اون کی شکل کے ہوتے ہین بڑے بڑے بھی ہوتے ہین اور چھوٹے چھوٹے بھی مادہ انکا مادہ دوالی ہے - علاج اوسکا براہ تنقیہ وہی علاج ہے جو دوالی اور قروح سوداویہ کا ہے جنکو ہم کتاب چہارم کے باب قروح مین بیان کرین گے **وجع العقب** پاشنہ پا کا درد بھی کسی صدمہ سے یا گر پڑنے سے خواہ موزہ کی رگڑ سے خواہ اور کسی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے - اس درد کو زیادہ نطول کرتا آب سرد سے اور طلا کرنا امیثا اور طین ارمنی کا مفید ہوتا ہے پاؤن کا پتلا اور کم زور ہونا کبھی خلقی ہوتا ہے اور کبھی تعب کثیر اور استفراغ سابق سے اور غذا کی راہونکے بند ہونے سے جیسے خصیان اور خواجہ سرا ایسے لوگونکو اسی وجہ سے ضعف یا عارض ہوتا ہے **داخس** کا بیان بسہری ورم گرم ہے جو ناخن کے قریب پیدا ہوتا ہے اوسکے درد کی شدت تمام بدن مین پھیلتی ہے اور ضربان اوسمین زیادہ ہوتا ہے اسقدر تنگی ہے کہ قرار نہین ہوتا - اور کبھی اسکی ایذا بغل کے نیچے تک پہونچتی ہے اور بیشتر اسکی وجہ سے تپ شدید آجاتی ہے - اگر یہ ورم ناخن کی جڑ مین پیدا ہو جڑ سے ناخن اوکھڑ جاتا ہے - اکثر اوقات دونون ہاتھو نمین بسہری پیدا ہوتی ہے اور اکثر متفرج بھی ہو جاتی ہے اور کبھی قرحہ پڑکے تاکل اور سڑائن بھی اسمین آجاتی ہے اور انگلیان سڑا دیتی ہے اور یہ خرابی اوسوقت ہوتی ہے جب اس سے مدہ بدبو بہا کرتا ہے **علاج** یہ ہے کہ فصد کیجاے اور مسہل دیا جاے اور تدبیر لطیف یعنی غذا مین کمی کیجاے اور ابتدا مین ایسی چیز شدی جاے جسمین قبض ہو بعد اوسکے جو گوشت زائد ہو گیا ہے اوسکو دور کرین ایسی دوا وغیرہ سے جسمین زیادہ لذع نہو - چھوٹی بسہری اور ابتدا کے ورم داخس کو شہد ماز و ملا ہوا اچھا کر دیتا ہے خواہ اوسکے بڑہنے کو اور اوسکے مادہ کے جمع ہونے کو روک دیتا ہے - منجملہ اون اشیا کے جو ابتدا مین نافع ہین یہ بھی دوا ہے کہ سرکہ اور سبوس گرم کر کے ضماد کرین - مرہم کافوری (جو دراصل مرہم کافور ہے نہ وہ مرہم جسکا نام مرہم کافوری رکھ لیا ہے) بھی مفید ہے اور وہ اصلی مرہم کافوری وہ مرہم ہے جسکی ساخت اوسی شے سے ہوتی ہے جس سے کافور بنایا جاتا ہے - ایضاً افیون اور لعاب اسبغول جو سرکہ سے نکالا جاے صبر عربی جو آب اقاقیہ سے دھویا گیا ہو وہ بھی داخس کو مفید ہے - صبر ہندی بھی نافع ہے اسی طرح اصل السوس اور کندر پسا ہوا تنہا خواہ اور کسی کے ہمراہ پیس کر بھی مفید ہوتا ہے - یہ دوا عمدہ ہے داخس کے واسطے صبر گلنار ماز و کا ضماد بسہری کو دفع کر دیتا ہے اور اوسکے مادہ کے

فراہم ہونے کو روکتا ہی - ایضاً چرک گوش از قسم حضض کا جسوقت ملا کرین قبل اسکے کہ مادہ داخس کا فراہم ہو چکا ہو نفع کرتا ہی اور مادہ کو فراہم
ہونے سے روک دیتا ہی مگر جب انگلی کی بسہری مین پیپ پڑنے لگے - ایضاً حب الآس کو عقید انگور مین پکا کر لگانا بھی نافع ہی - بالخاصیت ناخن کی
بسہری کو سفید کرتی ہی جب داخس مین درد شدید ہونے لگے بار بار ہاتھ کو کسی روغن مین گرم کرکے ڈبوئین اور بعد ازان ضماد ہاے
مذکورہ مین سے کسی ضماد کو لگادین - اور اگر یہ تدبیر پہلے سے کیا جاے مادہ کو روک دیگی اور سفید ہوگی - جب تقیح ہوکا شروع ہو تخم مرو
اور اسبغول دودھ مین بھگو کر پکا جاے جب مادہ اچھی طرح سے جمع ہو جاے واجب ہی کہ چاک کرین جہان تک زرد پیپ پڑ چکی ہو اور
بہت گہرا زخم نہ لگائین جو خام ورم تک پہونچ جاے اور جسقدر پیپ ہو اوسی کو نکال ڈالین پھر آرد جو کا خواہ اسپی بوی زعرور کا ضماد
کرین اور مشور گلنار اور گلسرخ وغیرہ کا ضماد بھی مفید ہی اور اگر خود ہی پک جاے اسی قسم کے ادویہ سے علاج کیا جاے - اور اگر
متقرح ہو جاے ترمس پسا ہوا اوسپر لگانا مناسب ہوگا اور اگر زیادہ تقرح اوسمین ہو مرہم زنگار سے خواہ مرہم ابیض ملا کر یا مرہم سپیدہ سے
علاج کرین - اور ایک کپڑے کو شراب مین ڈبو کر اوس سے پوچھین اور پھٹکری سرخ بریان اور کندر ملکر ایک جز زنگار نصف جز شہد مین
پیس کر بسہری پر کسی کپڑے مین لگاکر رکھین - ایضاً پوست انار ترش اور مازو اور توبال نحاس شہد سے ملاکر لطوخ طیار کرین - مرہم گلنار بھی
ایسے وقت نافع ہی - واجب ہی جسوقت متقرح ہو جاے گوشت کو ناخن سے جدا کردین جہان تک ممکن ہو تاکہ اثر تقرح کا ناخن تک نہ پہونچ جاے
اور اگر ناخون گوشت زائد کے اندر آگیا ہو اوس ناخون کو اوکھاڑ ڈالین - پھر اگر قرحہ اور زخم اسکا اور چرک وریم داخس کا حد سے زیادہ
بڑہ جاے اوسوقت فلدفیون کے استعمال سے نجات ہوگی - اور گلنار اور ہرتال اور چونے کا استعمال کہ یہ بھی قوی مجفف ہی - ایضاً اوسپر
کندر اور سرخ ہرتال ہموزن پیس کر چھڑکین اور بہت زور سے اوسکو دبائین - اور جسوقت بسہری سے مدہ رقیق بہتا ہوا نظر آوے
جاننا چاہیے کہ اب اونگلی سڑنے لگی ہی پس جلدی اوسکے کاٹنے کی خواہ داغ دینے کی تدبیر کرین - شاید ہمکو دوبارہ کتاب چہارم مین بھی داخس کے
بیان کا اتفاق ہوگا **ناخون کا پس جانا** اور درد جو ناخن مین ہوتا ہی اوسکا علاج قریب علاج رضہ کے ہی منجملہ ادویہ کے یہ ضماد بھی نافع ہی
برگ سرو اور برگ آس کا ضماد کرین اور مرہم چربیون کا جیسے کی میگنی اور گاے کے گوبر سے طیار کرکے - جوز السرو اور اہیل کا ضماد بھی مفید
ہوتا ہی - پستہ کو جوش دیکر ضماد کرنا بھی مفید ہوتا ہی - اور جو خون اور رطوبت پسے ہوے ناخن کے نیچے ہوتی ہی اوسکو آرد جو زفت مین گوندہ کر
لگانا دور کر دیتا ہی **ناخن کا پھول جانا** اور ناخن مین کھجلی کا پیدا ہونا آب دریا شور اور شہد سے ہمیشہ ناخون کا دھونا اس مرض کو دور
کر دیتا ہی پاسشور اور مر کا جوشاندہ سے خواہ حسنی کے جوشاندہ سے دھونا منجملہ ضمادوں کے سبوس اور زفت اور انجیر ہی خوب یکجا کرکے
جوش دی جائین خواہ جدا جدا جوش دیکر ضماد کیا جاے - بائیسوان فن کتاب سیوم کا باعانت بادشاہ مہیمن خداے بزرگ کے تمام ہوا

خاتمہ از طرف مترجم قانون

آج خدا کی شکر گذاری کہان تک کرون جسکے فضل عمیم اور احسان جسیم سے مجھ ایسے بے پر و بال نے اس کتاب کے تین مجلد یعنی جلد اول
و چہارم و سیوم کا ترجمہ تمام کیا ابتداے ترجمہ سے آج تک قریب پندرہ برس کے ہوے دو مجلد یعنی اول اور چہارم کا تو مسلسل ترجمہ رہا یہ جلد
سیوم امراض جزئیہ کی اسکے ترجمہ کی ابتدا جب سے ہوی زمانہ کی خوبی اور ابناے زمانہ کی خوش اسلوبی کا کیا ذکر کرون یہی ترجمہ ہی کہ مین نے
کلکتہ سے تا پشاور اور جہون کہ تمہ مقامات نامی گرامی ہون گے جہان اسکے چند اجزا تحریر نہ کیے ہون - جو کتاب مجھے نصیب ہوی اوسکو بھی
کیا کہون کیسی تھی اور جو نسخہ مقابلہ کو کہین بہم پہونچا سبحان اللہ اوسکی صحت کا کیا کہنا حق تو یہ ہی کہ علم و کمال طب جو کہ اہل اسلام ہند سے

اب گویا رخصت ہو چکا ہی لہذا جو خرابیان پیش نہ آئین تعجب ہی ناظرین با تمکین کو ضرور خیال ہوگا کہ مترجم اپنی کم فہمی کو اس پیرایہ مین دور
کرنا چاہتا ہی تا کہ اگر کسی مقام پر ترجمہ غلط کیا ہو معذور رکھا جاے حالانکہ یہ غرض میری نہین ہی بلکہ مین ابتداے ترجمہ جلد اول مین اپنی
معذرت وغیرہ سب لکھ چکا ہون اب پھر اسکو دوبارہ لکھنے سے غرض فقط اسی قدر ہی کہ جن لوگون کے پاس قانون کے نسخے ہین اور جہانتک
میری نظر سے اطراف ہندوستان کے سیاحت مین گذرے ہین یون تو اپنے زعم کو سبھی ٹھیک کہتے ہین مگر مین نے تو سواے ایک نسخہ کے
جو مٹیا برج کلکتہ مین سرکار وسیر الدولہ بہادر خزانچی سرکار شاہ اودھ سے ملا تھا کوئی نسخہ صحیح نہین پایا وہ نسخہ البتہ اصل نسخہ ابو مسعود کی
شیخ الرئیس سے منقول تھا اور اوسکی شان کتابت زمانہ حیات شیخ الرئیس کے قریب قریب ہی اوسی نسخہ سے اکثر مقامات مین نے اپنے نسخہ کے
صحیح کیے ہین تا اغراض صدر پھر جب سے اوس کتاب کے مالک نے خست اور بخل کیا آج تک کوئی نسخہ صحیح نظر سے نہ گذرا اگرا اعتماد کلکتہ
چھاپہ پر ہی تو بھی اچھی طرح دیکھ لیا ہی کہ الفاظ تک اوسکے درست نہین ہوے ہین مصر کے چھاپہ کا قانون اب آیا ہی خاکسار کی نظر سے
نہین گذرا اگر چہ مین کہہ سکتا ہون کہ جس علوم کی عبارت قانون کی صحیح سمجھنے کو درکار ہی مصر کے اہل علم اون علوم سے بالطبع متنفر ہین
اسی قدر سے مجھے کہنا کافی ہی ہمارے معاصرین اطبا اور علماے ہند اگر قانون کا درس دیتے ہین تو وہی حمیات کا بحث پھر ان تک باقی
مجلدات کے دیکھنے کی بھی اونکو مدت العمر نوبت نہین آتی تا بہ تصحیح اغلاط چہ رسد پس جس زمانہ مین ہمکو خدا نے پیدا کیا اوس مین
نایابی کتاب تو ایسی اور ناواقفی علوم کی ایسی اور اگر کسی قدر ہی بھی تو حسد اور نفسانیت کا برا ہو بھلا کیا مجال ہی کہ اگر کوئی فقرہ
مشتبہ ہو اور بنظر تحقیق کسی سے پوچھا جاے اصلی جواب تو بجا مگر جدال و محاربہ کی نوبت آے پھر فرمایے کہ اصلاح اغلاط کیونکر ہو یہی
سبب قوی تھا کہ اس جلد کے ترجمہ کے اکثر مقامات اور بیشمار فقرات متن کتاب کے ترجمہ مین برسون گذر گئے تب جا کر کسی قدر
قابل اطمینان ترجمہ ہوا اور پھر بھی مین اپنی تیز فہمی پر ناز نہین کرتا ہون اور معترف بعجز و انکسار ہون سے خطا پوشی اگر کیجیے تو میرا نام رہ جاے

چند امور جنکا لحاظ قبل مطالعہ کتاب ضروری ہی ان امور کا اندراج ابتداے ترجمہ مین ضرور تھا مگر چونکہ انکشاف ان امور کا تمام
کتاب سیوم کے ترجمہ کے بعد ہوا ہی لہذا خاتمہ مین انکو لکھتا ہون ناظرین سے امید ہی کہ انکو ملاحظہ کر کے اس ترجمہ کے ملاحظہ پر متوجہ ہون
پہلا امر یہ ہی کہ مکررات بیانمین شیخ کے زیادہ ہین اور اگرچہ تکرار خالی فائدہ نہین ہی تاہم نظر سرسری سے مکرر عبارات کی طرف
خیال زائد اور لغو ہونے کا ہوتا ہی مترجم نے پابندی اصل کے لحاظ سے مکررات کو حذف نہین کیا مگر بعض الفاظ ایسے بڑھا دیے ہین
جنسے شاید فوائد تکرار کی طرف اشارہ اجمالی ہو گیا ہو **دوسرا امر** تناقض احکام اور قواعد کا جو قانون مین ہوا ہی اور شارحین در پے
نقض و الزام کے اون مقامات مین ہو کر تغلیط شیخ کی کرتے ہین مترجم نے حتی الوسع کوشش کی کہ اوس تناقض کو کسی تاویل صحیح سے
رفع کر دیا ہی مثلاً ذیابیطس حار کے علاج مین قانون عام تبرید اور ترطیب مقرر ہوا اور پھر معالجات مین تعریق قوی جو بدون تسخین کے
ممکن نہین ہی شیخ نے تجویز کی اسکی تاویل بخوبی کر دی بلکہ ایک رسالہ جداگانہ اسی تاویل کی غرض سے خاص ذیابیطس کے بارہ مین
لکھا اور اسی قبیل اور مقامات مین بھی **تیسرا امر** ادویہ مرکبہ جنکا شیخ نے قرابادین مین حوالہ کیا ہی مین نے بھی اوسی طرح کیا ہی اسلیے
کہ قرابادین کا ترجمہ بھی انشاءاللہ جدا لکھونگا اور چھپ کر مشتہر ہوگا **چوتھا امر** الفاظ مشتبہ جو کسی مقام پر قانون مین تھے اونکے
معانی جو جو اوس مقام پر مناسب و چسپان ہو سکتے تھے سب کو بیان کر کے مطلب فقرہ کا جدا جدا لکھدیا ہے مگر جو مختار نسخہ تھا
اوسے اصل ترجمہ مین اور نسخوں کو جداگانہ لکھدیا **پانچوان امر** اوزان قدیمہ جو اس کتاب مین درج ہین اونکی تحویل اوزان

مروجہ ہند کیطرف اگرچہ صدر کتاب میں اسکا وعدہ بھی کیا تھا مگر چونکہ اب اون اوزان کی تفسیر میں اختلاف زیادہ ہو گیا ہی لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ ادویۂ مفردہ اور قرابادین کے ترجمہ میں بخوبی اسکی تحقیق کیجاوے گی کسی جگہ بنظر رعایت مقدار شربت انکے ادویہ کی تحویل بھی کر دی ہی خصوصا اون کتابوں کی جن کے اجزا ہمارے ملک ہندوستان میں قابل استعمال بہم پہونچ سکتے ہیں اب میں اس ترجمہ کو ختم کرتا ہون - حمد خداے حکیم پر اور درود نامحدود ارواح پاک انبیا سیما خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ پر و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین - کتبہ عبدہ الداثر غلام حسنین کنتوری

خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد وثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہی جسکی ادنی ادنی حکمتوں اور آسان آسان صنعتوں کی کنہ حقیقت کو پہونچنا اور اون کی ماہیت کا جاننا تمامی افہام اور جملہ ادراکات ذوی العقول سے خارج ہی - درود نامحدود اور نعت غیر معدود اوس برگزیدہ باری کی جناب میں جسکے وجود عیسوی نے ہم سب کو مہلک مرض جہالت وگمراہی سے نجات دی اور آئین شاہراہ ہدایت و رستگاری دکھا دی - صلی اللہ علیہ والہ الطیبین الطاہرین بمصداق و مفہوم - العلم علمان علم الادیان و علم الابدان - فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد اور منافع کما حقہ بیان نہیں ہو سکتے ہر چند علم طب میں بہت سی کتابیں مدون ہوئیں مگر اب تو علی العموم اطبا کا دار و مدار قانون شیخ الرئیس پر ہی اور سب اقوال کا استناد یہی کتاب نفیس ہی - خدا کا شکر ہی کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریادلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اردو ہو گیا اور چھپ بھی گیا یہ جلد کتاب سوم (منجملہ کتب پنجگانہ) کا دوسرا حصہ ہی شیخ نے اس کتاب سوم میں اون امراض کو بیان کیا ہی جو ہر ایک عضو کو بالخصوص عارض ہوتے ہیں یعنے از سرتا قدم جملہ اعضا کے امراض جدا جدا ایک ایک فن میں بیان کیے ہیں کارپردازان مطبع نے کتاب مذکور کے ترجمہ کو بخیال زیادتی حجم کتاب کے دو حصوں میں کر دیا حصہ اول میں دماغ سے معدہ تک کے امراض کا بیان ہی اور اس دوسرے حصہ میں امراض جگر سے تا امراض قدم کا ذکر ہی بجملاً مقاصد و مطالب کے معلوم ہو جانے کی غرض سے ہر ایک حصہ کے شروع میں فہرست لگا دی گئی ہی کہ مقامات کی تلاش کرنے میں ناظرین کو زحمت نہو - بحمدہ یہ حصہ دوم کتاب سوم بھی ماہ اپریل ۱۸۸۶ء میں بہمہ جہت چھپ کر طیار ہو گیا - اور اہتمام کتابت و تصحیح کتاب مذکور حقیر سراپا تقصیر محمد علی کنتوری سے متعلق تھا -

ترجمہ ذخیرۂ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب مین اعلے درجے کی کتاب زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسنی جرجانی تھی اسکا ترجمہ اردو مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلد مین

۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم یکجائی۔

۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم یکجائی۔

۳۔ جلد ہشتم و نہم و دہم ایکجائی۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسائل بحران وغیرہ مفصلہ ذیل۔

۱۔ میزان الطب۔

۲۔ رسالہ بحران اردو۔

[illegible]

۴۔ رسائل دلائل النبض۔

۵۔ رسالہ دلائل البول۔ مترجمہ حکیم مولوی [illegible]۔

[illegible]

[illegible]

زینت الخیل۔ مع تصاویر اشکال اقسام اسپ اور انکے امراض کا علاج و شناخت حسن و قبح وعمر اسپ مولفہ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجۂ اسپ مین مولفہ منشی سعادت یار خان رنگین دہلوی۔

لغات مختص بہ مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین۔ کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مضر مصلحات بدل قدر شربت افعال وخواص شرح لکھے ہین اور انکے ساتھ [illegible] حاشیہ پر [illegible] تمام [illegible] پسندیدہ چیزین ہین تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی۔

[illegible] مخزن الادویہ [illegible] اردو و فارسی [illegible] ماہیت طبیعت و افعال وخواص [illegible] اختصار [illegible]

[illegible]

۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اسکی نسبت کا پتہ۔

۲۔ مقالہ مین مرکبات طبیہ کے مجرب نسخے مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری۔

معدن الشفاء۔ سکندر شاہی ہم قالب طب یونانی و بیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مضر مصلح و بدل مقدار شربت افعال وخواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہین اور جن دواؤن کا نام عربی فارسی مین تھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بہوہ خان نے تالیف کی۔

میزان الادویہ والفاظ الادویہ و فرہنگ [illegible] مخزن الادویہ [illegible] تصنیفات حکیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طب فارسی

طب عربی

لغت فارسی